

ذخیرۃ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل  
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

# لغات الحیث

عربی - اُردو



حضرت علامہ حمید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

نعمانی مکتب خانہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ  
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

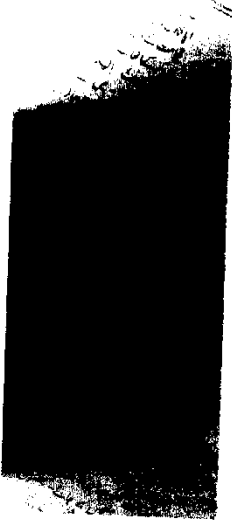
ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



# لغات الحریث

عربی - اُردو



24063  
ج-۱-۱

مکتبہ  
... ۹۹... جے، ڈال ٹاؤن - لاہور  
نمبر.....16029...



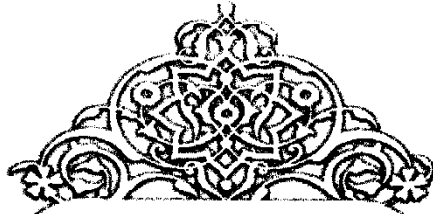
www.KitaboSunnat.com



**COPY RIGHT**

*All rights reserved*

Exclusive rights by Nomani  
Kutab Khana Lahore Pakistan.  
No part of this publication  
may be translated, reproduced,  
distributed in any form or by  
any means or stored in a data  
base retrieval system, without  
the prior written permission of  
the publisher.



نام کتاب  
**لُغَاتُ الْحَدِيثِ**  
عربی - اُردو

حضرت علامہ حبیب الزمان رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دوم

سرورق  
رخصم لاہور

تاریخ اشاعت  
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ  
علی آصف پرنٹرز لاہور



e-mail: nomania2000@hotmail.com



ذخیرہ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل  
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

# لغات الحدیث

عربی - اُردو جلد دوم

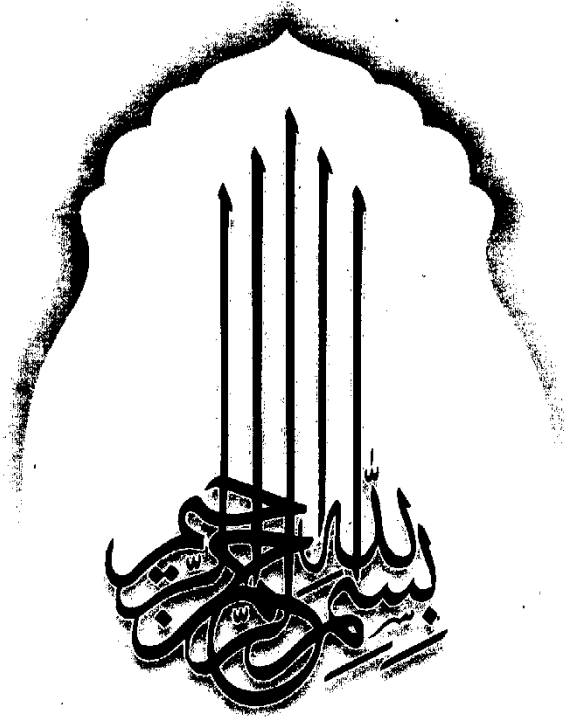
اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث، اہل سنت و امامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علامہ حبیب الزماں رحمۃ اللہ علیہ



www.KitaboSunnat.com

نعمانی مکتب خانہ



شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

# کتاب الزال ذ

میری طرف ایک چھوٹا سا کمزور بے قرار لشکر نکلا۔

تَدَاءَ بَيْتِ الرِّيحِ - (سے ماخوذ ہے یعنی) ادھر ادھر سے ہوا اضطراب کے ساتھ آئی کمزوری کے ساتھ۔

ذُنْبٌ - بھیڑیا لائڈ کا (اس کی جمع اذْوَابٌ اور ذُؤَابَانٌ ہے۔)

مُسِخَ الذُّنْبِ وَكَانَ اَعْرَابِيًّا ذُؤَابًا - بھیڑیا اصل میں ایک گنوار تھا دیوث جس کو اللہ نے مسخ کر کے بھیڑیا بنا دیا (دیوث کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ بھیڑیے کو ذُنْبٌ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چلنے میں اضطراب کرتا ہے۔)

ذُؤَابَةٌ - بالوں کا وہ حصہ جس کو نکلتا ہوا چھوڑ دیا جائے (اگر اس کو گوندھ کر لپیٹ دیں تو حَقِيقَةٌ کہیں گے۔ اس کی جمع ذُؤَائِبٌ ہے۔ جو اصل میں ذُؤَائِبٌ تھی وہ زمروں کو قتل سمجھ کر پہلے کو واؤ سے بدل دیا)۔

الْفُكَّامُ الْمُدَّابُ - گیسو والا لڑکا۔

الْشَّيْبُ فِي الدُّؤَائِبِ شَجَاعَةٌ - گیسوؤں میں سفیدی بہادری کی نشانی ہے۔

ذُؤَابَةٌ - عمامہ کے کنارے اور کوڑے کے پھندے کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ اَبِي يَطْوِلُ ذُؤَائِبَ نَعْلَيْهِ - میرے باپ جو توں کے گیسوؤں (تسموں) کو لمبا رکھتے تھے۔

ذَاؤُرٌ - ڈرنا، کسبیا، اجرات کرنا عادت کرنا شرارت کرنا غصہ ہونا۔

ذ - حرف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے نواں حرف ہے۔ حساب جمل میں اس کا عدد سات سو ہے۔

## باب الذال مع الهمزة

ذ - اسم اشارہ ہے۔ جس سے مفرد مذکر قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر متوسط ہو تو:

ذَاكَ کہتے ہیں (اور اگر بعید ہو تو):

ذَٰلِكَ کہتے ہیں یا ذَٰئِكَ - تو ذَٰلِكَ میں ذَا اسم اشارہ ہے اور کاف خطاب کی ہے اور لام یا ہمزہ بعد کی علامت ہے کبھی ذَا پر ہائے تسمیہ لاتے ہیں تو هٰذَا کہتے ہیں۔

ذٰلِكُمْ اور ذٰلِكُمْ اگر مخاطب دو یا زیادہ ہوں تو یہ کہیں گے۔ بعض نے کہا ہر حال میں ذٰلِكَ کہہ سکتے ہیں۔ تو یہ کاف مطلق خطاب کے لئے ہے خواہ مخاطب مفرد ہو یا متعدد مگر یہ قول صحیح نہیں ہے۔

ذَابٌ - جمع کرنا، ہانکنا، ڈرانا، تحقیر کرنا، برائی کرنا، گیسو بنانا زور سے آواز کرنا۔

اِنَّكَ مَحْنَتٌ مِّنْ ذُؤَائِبٍ قُرَيْشٍ - تو قریش کے معزز اشراف لوگوں میں سے نہیں ہے۔

ذُؤَائِبٌ (جمع ہے ذُؤَابَةٌ کی بمعنی) گیسو۔

ذُؤَابَةُ الْجَمَلِ - پہاڑ کی چوٹی (پھر مجازاً عزت اور بزرگی اور شرف و کمال کے لئے استعمال کرنے لگے۔)

خَرَجَ مِنْكُمْ اِلَيَّ جُنَيْدٌ مُنْذَائِبٌ - تمہارے پاس سے



## لَحَائِبُ الْحَرِيفِ ا ب ت ث ج ح خ د ز س ش ص

الذُّنُونُ يَقُولُ اِتَّبِعْنِي وَلَا اَتَّبِعْكَ - (حذیفہ نے جناب بن عبداللہ سے کہا) تم اس وقت کیا کرو گے جب ایک کیل یا ذونون کی طرح (دبلا پتلا، حقیر، نوجوان کسن) شخص تمہارے پاس آئے گا (اور) کہے گا تم میری پیروی کرو میں تمہاری پیروی نہیں کر سکتا۔ (حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ آپکے گمراہ شخص جو کثرت عبادت و ریاضت سے دبلا ہو گیا ہو اس لئے کہ لوگوں کو اپنا معتقد بنائے، وہ تم لوگوں کے پاس آ کر یہ چاہے گا کہ تم کو بھی بہکا دے اور اپنا تابعدار بنا دے حالانکہ وہ نوجوان کسن ہو گا مگر معمر بزرگوں سے اپنی پیروی کا خواستگار ہوگا)۔

حَرَجُوا يَتَدَانُونَ وَيَتَطَرُّونَ وَيَتَمَغْفَرُونَ - وہ نکلے ذونون اور طروشہ اور مغافیر چننے کو (طروشہ بھی ایک گھاس ہے اور مغافیر ایک قسم کا گوند ہے جو عرقلہ کے درخت سے بہتا ہے شہد کی طرح بیٹھا ہوتا ہے مگر بدبودار)۔

### باب الذال مع الباء

ذَبَابٌ - دبلی پتلی بیج چھو کری۔

ذَبٌّ - دفع کرنا، روکنا، مارے مارے پھرتا، خشک ہو جانا، دبلا ہو جانا، سوکھ جانا۔

رَأَى رَجُلًا طَوِيلَ الشَّعْرِ فَقَالَ ذُبَابٌ - آنحضرت نے ایک شخص کو دیکھا اس کے بال بہت لمبے تھے تو فرمایا یہ ایک نحست ہے یا قائم رہنے والی برائی ہے (اہل عرب کہا کرتے ہیں:

أَصَابَكَ ذُبَابٌ مِّنْ هَذَا الْأَمْرِ - تجھ کو اس بات ہمیشگی ایک برائی لگ گئی۔

شَرَّهَا ذُبَابٌ - اس کی برائی قائم رہنے والی ہے۔  
رَأَيْتُ أَنَّ ذُبَابَ سَيْفِي بَسُرَ فَأَوَّلَتْهُ أَنَّهُ يُصَابُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِي - میں نے خواب میں دیکھا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر میں یہ یہی کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی مارا جائے گا آخر ایسا ہی ہوا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے)۔

صَلَبَ رَجُلًا عَنَى ذُبَابٌ - ایک شخص کو ذباب پر سولی

لَمَّا نَهَى عَنْ ضُوبِ النِّسَاءِ ذُبِرَ النِّسَاءُ عَلَيَّ  
أَزْوَاجِهِنَّ - جب آنحضرت نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو وہ اپنے خاوندوں پر دلیر ہو گئیں (شرارت کرنے لگیں)۔

ذَافٌ - جلدی سے مرجانا (جیسے ذَافَانٌ ہے)۔

إِذَافٌ - جلدی سے مار ڈالنا۔

مَنْ كَانَ مَعَهُ أَسِيرٌ فَلْيُذِنْفِ عَلَيْهِ - جس کے پاس کوئی قیدی ہو تو وہ جلدی اس کو مار ڈالے (ایک روایت میں فَلْيُذِنْفِ عَلَيْهِ دال مہملہ سے اس کا ذکر اور پُرْغَزْرُ چکا ہے)۔

ذَالٌ بِأَذَالَانَ - جلدی جلدی یا اترا کر چلنا۔

ذَوَالَةٌ - بھیڑ یا ایگیز۔

مَرَّ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ وَهِيَ تَرْقُصُ صَبِيحًا لَهَا وَقَوْلُ  
ذُؤَالٍ يَا بِنْتُ الْقَوْمِ يَا ذُؤَالَةَ فَقَالَ لَا تَقُولِي ذُؤَالُ فَإِنَّ

ذُؤَالٌ شَرُّ السَّبَاعِ - آنحضرت ایک سانولی لونڈی پر سے گزرے وہ ایک بچہ کو نچا رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی ذوال سردار

کے بیٹے ذوال! آپ نے فرمایا اری ذوال مت کہہ وہ تو بڑا خراب درندہ ہے۔ (نہا یہ میں ہے کہ ذوال ترخیم ہے ذُؤَالَةُ

کی اور وہ بھیڑیے کا نام ہے جیسے اُسَامَةُ شيركا)۔

ذَامٌ - عیب کرنا، حقارت کرنا، ہانک دینا، ذلیل کرنا۔

عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالذَّامُ - (حضرت عائشہ نے یہودیوں سے فرمایا جب انہوں نے السلام علیکم کے بدل السام علیکم کہا) تم

ہی پر موت اور ذلت پڑے (ذَامُ الف سے اور ذَامُ ہمزہ سے دونوں طرح مستعمل ہے۔ ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے جس کا بیان اوپر ہو چکا)۔

ذَامَةٌ يَادَمَةٌ - (دونوں مترادف ہیں یعنی) اس کی برائی کی خدمت کی۔

ذَانٌ - حقیر ہونا، ذلیل سمجھنا۔

ذُونُونٌ - ایک لمبی گھاس ہے اس کا سرا گول ہوتا ہے۔ بعض گوار لوگ اس کو کھاتے ہیں۔

تَدَانٌ - ذونون چننا۔

كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا آتَاكَ مِنَ النَّاسِ مِثْلُ الْوَتِدِ أَوْ مِثْلُ

کوکاٹ ڈالتی ہے تاکہ وہ اگے نہیں۔ یہ جو فرمایا کہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری کے اثرات ہیں اور دوسرے میں تندرستی کے تو یہ خلاف قیاس نہیں، جانوروں میں ایسی تفریق اللہ جل جلالہ نے رکھی ہے۔ مثلاً شہد کی مکھی کو دیکھو کہ اس کے پیٹ میں شہد ہے جس میں شفا ہے اور اس کے ڈنک میں زہر ہے۔ بچھو کے ڈنک میں زہر ہے اسی بچھو کو بچل کر ڈنک زدہ مقام پر لگاؤ تو اس کے زہر کی دوا ہے۔ سانپ کو دیکھو اس کا زہر سم قاتل ہے اور اس کا گوشت اثرات زہر کو زائل کر دیتا ہے۔

فَإِنَّهُ يَذَّبُ عَنْهُ الْمَظَالِمَ - وہ اس پر سے مظالم کو دفع کرتا ہے۔

وَأَذُنَايَهَا مَذَابِيهَا - ان کی دمیں ان کے سچکھے ہیں (دم بلا کر وہ کھینوں اور کینڑوں کو دفع کرتے ہیں۔)

لَوْ كَانَ لِي نَحْوًا مِنْ فُلَيْبِ بْنِ رَجُلًا لَا زَلْتُ ابْنَ الْحِلَابَةِ الْوَيْتَانَ - اگر میرے طرفدار تیس مرد بھی ہوتے تو میں مکھی خورنی کے بیٹے کو (خلافت سے) ہٹا دیتا (ان کو خلیفہ نہ بننے دیتا) (یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ محض افتراء ہے جناب امیر پڑ، کیونکہ اس وقت بنی ہاشم کے سب لوگ اور قریش اور انصار کے متعدد اشخاص آپ کے طرف دار موجود تھے۔ خود ابوسفیان نے جو قریش کا سردار تھا جناب امیر سے یہ کہا تھا کہ خلافت قریش کے ذلیل ترین خاندان میں چلی گئی، اگر آپ اٹھتے ہیں تو میں اب بھی اس میدان کو سوار اور پیادوں سے بھردیتا ہوں، لیکن جناب امیر نے قبول نہ کیا، بات یہ ہے کہ آپ کو حضرت ابو بکر صدیق کی فضیلت اور قدامت صحبت اور رفاقت نبوی کا انکار نہ تھا۔ مگر آپ کو یہ ناگوار ہوا کہ صحابہ نے خلافت کے مشورہ میں آپ کو شریک نہ کیا اور اتنے بڑے اہم کام کو آپ کی رائے لئے بغیر فیصلہ کر لیا۔ جب حضرت ابو بکر صدیق جناب امیر کے پاس گئے تو آپ نے یہی فرمایا۔ پھر مسجد نبوی میں علی رؤس الاشهاد آ کر آپ نے مع سب بنی ہاشم کے حضرت ابو بکر صدیق سے بیعت کر لی۔)

مَنْ ذَبَّ عَنْ حَوْضِ نِيْمَةٍ - جو شخص اپنی جو رو اور زنانہ کو (دشمنوں کی زیادتی سے) بچائے۔

دی (ذباب ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں)

عُمَرُ الذُّبَابِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا - مکھی کی عمر چالیس دن کی ہوتی ہے۔

ذُبَابٌ - مکھی (اور وہ کئی قسم کی ہوتی ہے، گدھے کی مکھی، کتے کی مکھی، شیر کی مکھی، نیلے رنگ کی مکھی، محیط میں ہے کہ یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض نے کہا جانوروں کی لید اور گوبر سے اس کی جمع اذیۃ اور ذبائن اور ذب آتی ہے۔ بعض نے کہا ذباب ماخوذ ہے ذب سے چونکہ وہ چینی جاتی ہے اور دفع کی جاتی ہے۔)

الذُّبَابُ فِي النَّارِ - مکھی دوزخ میں جائے گی (نہ اس لئے کہ اس کو دوزخ کا عذاب ہو بلکہ دوزخوں کے عذاب کے لئے ان پر مسلط کی جائے گی وہ ان کو ستائے گی۔)

فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابٌ غَيْبٌ يَأْكُلُهُ مَنْ شَاءَ - شہد کیا ہے بارش کی مکھی ہے جس کا جی چاہے اس کو کھائے (بارش کی مکھی کا مطلب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے یہ مکھی پھول وغیرہ کھانے آتی ہے اور شہد اوگتی ہے۔ نہا یہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو جو طائف میں تھا یہ لکھا کہ اگر یہ شہدہ ٹھیکیدار شہد کا دسواں حصہ جو آنحضرتؐ کو دیا کرتا تھا دیتا رہے تب تو جنگل اس کے لئے محفوظ کر دے یعنی وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے یا وہاں کی گھانس پھول وغیرہ کوئی نہ کاٹ سکے اس لئے کہ جب گھانس پھول وغیرہ کاٹ لیں گے تو شہد کی مکھی کو خوراک بہت کم ملے گی اور شہد کم بنائے گی۔)

إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ فَلْيَغْمِسْهُ - جب مکھی کسی برتن میں گزے تو اس کو ڈبو دے (کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اس کی عادت ہے کہ پہلے بیماری و جراثیم کا بازو ڈبو تی ہے۔ یہ ایک الہام الہی ہے اس قسم کی عقل اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو دی ہے۔ جیسے علم حیوانات میں بیان کیا گیا ہے۔ بیا اپنا ٹیشن کس حکمت سے بناتا ہے اور اندھیری رات میں جگنو لاکر اس میں روشنی کرتا ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک کس خوبصورتی سے جمع کرتی ہے، شیریں علیحدہ کھاری الگ دونوں کو اگر تر ہوں تو پھیلا کر دھوپ میں سکھا دیتی ہے، ان

سے محفوظ رہیں گے۔ خیر مشرکوں کو تو بھڑ میں ڈالو۔ نام کے مسلمان بھی ان ہی کی پیروی کرنے لگے ہیں۔ کنواں کھودتے وقت خضر یا خوجہ الیاس کے نام کی نماز کرتے ہیں ایک بکرا کاٹتے ہیں یہ سب ذبائح جن میں داخل ہیں۔ جن سے آنحضرت نے منع فرمایا۔ درمختار جو فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے بادشاہ اور کسی رئیس کے آنے کے لئے جانور کاٹا اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی لیا تب بھی وہ جانور حرام ہوگا کیونکہ وہ "وَمَا أُهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ" میں داخل ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ فِي النَّحْرِ مَذْبُوحٌ۔ ہر ایک دریائی جانور ذبح کیا ہوا ہے (اس کو ذبح کرنے کی حاجت نہیں وہ یونہی حلال ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذبح سے خون نکال دینا مقصود ہوتا ہے اور دریائی جانوروں میں کھرت سے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا)۔

ذَبْحُ الْخَمْرِ الْمَلْعُ وَالشَّمْسُ وَاللَّيْنَانُ۔ شراب کا ذبح نمک اور دھوپ اور چھلی سے ہوتا ہے (شراب میں یہ چیزیں ڈال کر رکھ دو تو وہ شراب نہیں رہتی جیسے جانور ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے ویسے ہی شراب میں یہ چیزیں ڈال دینے سے اس کا پینا درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ سرکہ ہو جاتا ہے اس میں نشہ نہیں رہتا)۔

أَخَذَتْهُ الذَّبْحَةُ فَأَمَرَتْهُمَنْ لَفْظَةً بِالنَّارِ۔ ابراہم بن معرور کو خنقاں ہو گیا (حلق کا درم یا پھوڑا) تو آنحضرت نے حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغ دیا جائے۔

كُنُوزِي أَسْعَدُنِي زُرَادَةٌ فِي حَلْفِيهِ مِنَ الذَّبْحَةِ۔ اسعد بن زرارہ کو بھی خنقاں کی وجہ سے داغ دیا گیا۔

إِنِّي لَا أَحْتَسِبُ قَوْلَهُ وَفَعَالَهُ يَوْمًا وَإِنَّ طَالَ الزَّمَانُ ذَبَّاحًا۔ میں اس کی بات اور اس کے کام کو ایک دن خواہ مدت کے بعد ہو قتل کرنا سمجھتا ہوں (مشہور روایت دینا حاشا ہے یعنی اس کے قول و فعل کو باہوائی سمجھتا ہوں)۔

ذَبَّاحٌ۔ ایک بوٹی بھی ہے جس کے کھالینے سے مر جاتے ہیں۔

أَذْخَلُوهُ الْمَذْبَحَ (ایک شخص اسلام سے پھر گیا تھا کعب

ذَبْحٌ يَذْبَاحٌ۔ چیرنا پھاڑنا کاٹنا نحر کرنا کھا گھونٹنا۔ تَذْبِيحٌ۔ بہت ذبح کرنا۔

مَنْ ذُبِّيَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَبْحِيْنٍ۔ جو شخص قاضی (جج یا جسٹریٹ) بنایا جائے وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا (یعنی گو بدن اس کا صحیح و سالم معلوم ہوگا مگر اس کا دین اور ایمان تباہ ہو جائے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ چھری ہو تو جانور آرام سے کٹ جاتا ہے لیکن بغیر چھری اس کو ماریں تو بڑی تکلیف سے مرتا ہے۔ یہی مثال اس قاضی کی ہے کہ وہ بڑی تکلیف کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ نہا یہ میں ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو عہدہ قضا کی خواہش کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے سعی و کوشش کرے لیکن جو شخص زبردستی قاضی بنایا جائے اس کو خواہش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور اس کو عدل و انصاف اور ٹھیک فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا)

قَدْ عَابَ ذَبْحٌ قَدْ بَحَهُ۔ پھر ایک کاٹنے کا جانور منگوا یا اس کو ذبح کیا۔

ذَبْحٌ۔ یہ کسٹریہ ڈال ہو جانور جس کو ذبح کریں۔ اور بہ نختہ ذال مصدر ہے یعنی کاٹنا۔

وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابْحَةٍ زَوْجًا۔ (یہ ام زرع کی حدیث میں ہے) مجھ کو ہر ذبح کرنے کے جانوروں میں سے (یعنی اونٹ گائے بیل بکری اور بھیر میں سے) ایک ایک جوڑا دیا (مشہور روایت ذابحة ہے)

نَهَى عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ۔ آنحضرت نے جنوں کے ذبیحہ سے منع فرمایا (عرب لوگوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی مکان خریدتے یا کوئی چشمہ پانی کا نکالتے یا کنواں کھودتے یا کوئی عمارت تیار کرتے تو ایک جانور وہاں ذبح کرتے اس عمل سے ان کا یہ مطلب ہوتا کہ جنات ان کو نہ ستائیں گویا یہ جانور جنات کی نذر کیا جاتا۔ ہندوستان کے مشرک بھی اب تک ایسا کرتے ہیں کہ مکان کی بنیاد بھرتے وقت یا دروازے چڑھاتے وقت یا کنویں کی بندش کرتے وقت یا مکان کے تیار ہو جانے پر ایک مرغ یا بکرا لاتے ہیں اس کو وہاں کاٹتے ہیں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے وہ ضرر



## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لَعْنَةُ الْحَاذِيَةِ

مسح کا یا اور کسی پیر یا پیغمبر یا دلی یا مرشد کا یا بتوں کا یا ٹھا کروں کا یا اوتاروں کا ایسا جانور تو بلا تفاق سب کے نزدیک مرد اور ۷ ام ہے لیکن بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر نصاریٰ مسح کے نام پر ذبح کریں تو مسلمان اس کو اللہ کا نام لے کر کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا وہی طعام حلال رکھا ہے۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے اہل کتاب کا وہی کھانا حلال ہے جو مسلمانوں کے مذہب میں حلال ہے اگر وہ مردار یا سور پکا میں تو مسلمان کو اس کا کھانا ہرگز درست نہیں ہے۔

فائدہ: ایک معتبر شخصیت نے مجھ سے بیان کیا کہ حیدرآباد میں کچھ لوگوں نے بڑے پیر کی نیاز کی، مجھ کو بھی دعوت دی۔ میں نے پوچھا تم نے نیاز کا بکرا کیا کہہ کر کا؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے یا غوث کہہ کر کاٹ دیا۔ یہ سنتے ہی میں لا حول پڑھ کر بھاگا اور میں نے کہا یہ جانور مردار اور حرام ہو گیا۔ انسوس ہے بڑے پیر کی نیاز مردار پر کرتے ہو۔ لیکن انھوں نے میرے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا اور مزے سے وہ کھانا نوش جان کیا۔ اب علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ جانور کے سوا اور کوئی چیز مثلاً شیرینی، شربت وغیرہ اگر اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لیے تیار کی جائے اور اس پر غیر خدا کا نام لیا جائے۔ مثلاً کھڑے پیر کی جلیبیاں یا خوبہ نجم الدین کا توشہ یا قنصل صاحب کے کاک یا روٹ یا مشکل کشا کے گل گلے یا امام سین کا شربت تو اس کا کھانا یا پینا درست ہے یا نہیں؟ اکثر علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے کیونکہ وما اھلہ بغیر اللہ میں ما کلفظ عام ہے ہر چیز کو شامل ہے، بعض نے کہا 'ما' سے مراد جانور ہیں۔ کیونکہ اس آیت کا سیاق و سباق جانوروں ہی پر دلالت کرتا ہے۔ بہر حال اس کے مشتق ہونے میں شک نہیں اور احتراز بہتر ہے۔ البتہ اگر کھانا اللہ کی تعظیم کے لیے تیار کیا جائے یعنی یوں کہیں کہ اللہ کی نیاز کا کھانا ہے یا اللہ کی نیاز کی شیرینی ہے اور اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچانا مقصود ہے تو وہ بلا تفاق سب کے نزدیک جائز اور حلال ہے۔

فَيُذَبِّحُ بِالْمُوتِ۔ پھر موت کو ذبح کیا جائے گا (جو قیامت میں ایک جانور کی صورت میں نمودار ہوگی)۔

نے کہا) اس کو حجرے میں بیجا یا محراب میں (اور توراہ رکھو اس کو اللہ کی قسم دو)۔

نَهَى عَنِ التَّذْبِيحِ فِي الصَّلَاةِ۔ رکوع میں سر جھکانے سے آپ نے مسح فرمایا (بلکہ سر اور پشت برابر رکھے نہ بچا کرے نہ اونچا۔) (ایک روایت میں تَذْبِيح ہے وال مہملہ سے۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

أَنْ يُعْبَدَ ذِمًّا۔ ایک دوسرا جانور پھر ذبح کرے۔ مَنْ ذَبَحَ لِعَظِيمٍ اللَّهُ۔ (اللہ کی لعنت اس پر) جو خدا کے سوا اور کسی کی (تعظیم کے) لیے ذبح کرے (کیونکہ ذبح ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے دوسرے کے لیے نہیں ہو سکتی جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے اگر ذبح سے غیر خدا کی تعظیم کی نیت ہو تو وہ کافر ہو گیا۔)

اسی طرح اگر کسی نے خدا کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے نماز پڑھی یا اس کے نام کا روزہ رکھا یا اس کی منت مانی تو وہ بھی کافر ہو گیا، کیونکہ یہ شُرک فی العبادۃ ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قصاصت تمہارت کے لیے جانور نہ کاٹے یا مہمان کو کھلانے کے لیے یا دوست احباب کی ضیافت کے لیے کوئی جانور نہ کاٹے یہ سب درست ہیں۔ کیونکہ قصاصت کو گوشت کا پہنچانا مقصود ہوتا ہے نہ ذبح اسی طرح مہمان یا دوست احباب کے لیے گوشت کا تیار کرنا مقصود ہوتا ہے نہ کہ ان کے لیے ذبح کرنا۔ ذبح ہمیشہ اللہ کے لیے یعنی اس کی تعظیم کی نیت سے اسی کے نام پر ہونا چاہیے۔ اب گوشت میں اختیار ہے خواہ وہ بھی اللہ کی نذر کرو محتاج اور مسکینوں کو دو یا فروخت کر دیا خود کھاؤ یا دوست احباب کو کھاؤ۔ ہر طرح جائز ہے۔ اس حدیث سے اس آیت کا بھی مطلب کھل گیا یعنی وما اھلہ بغیر اللہ کا۔ اور صاف معلوم ہو گیا کہ اگر جانور غیر خدا کی تعظیم کے لیے کاٹا تو وہ حرام ہو گیا، گم ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے۔ البتہ اگر ذبح اللہ کی تعظیم کے لیے ہو اور اس کا گوشت مساکین یا فقرا کو بانٹ کر کسی کو ثواب پہنچانے کی نیت ہو تو یہ جائز ہو گا۔ بعض نے کہا کہ وما اھلہ بغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً حضرت

## عَمَّالُ الْخَرِيفَةِ

آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں نہ مسجد میں محراب تھی نہ کوئی منبر اینٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا۔ خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے پتھر اس کو اٹھا ڈالتے، اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر نہ بنائیں، مگر کون سنتا ہے۔ لوگ رسم و رواج کے پابند ہو گئے ہیں الا ماشاء اللہ۔

قَوْمَاةُ اللَّهِ بِالذَّبْحَةِ (امام اسماعیل بن جعفر کے بیٹے امام محمد امام موسیٰ کاظمؑ کی شکایت بارون رشید سے کیا کرتے) آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر خناق کی بیماری بھیجی (امامیہ کا اس میں بہت اختلاف ہے کہ امام جعفر صادق کے بعد ان کے کون سے صاحبزادے امام ہوئے؟ اثنا عشری کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ اور اسماعیلیہ کہتے ہیں امام اسماعیل یا ان کے بیٹے کیونکہ امام اسماعیل امام جعفر صادقؑ کی حیات میں گزر گئے تھے۔ اہل سنت ان سب جھگڑوں سے پاک ہیں وہ ان سب کو اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہیں اور تمام حضرات اہل بیت کی تعظیم و تکریم جزو ایمان تصور کرتے ہیں۔ لیکن امامت سے دینی امامت مراد لیتے ہیں نہ کہ دنیوی بادشاہت اور ریاست۔ اسی طرح امام زین العابدین کے بعد اثنا عشری امام محمد باقر کو امام کہتے ہیں اور زید یہ امام زید بن علی کو۔ اسی طرح امام حسین کے بعد اثنا عشری امام زین العابدین کو امام قرار دیتے ہیں اور شیعہ کا ایک فرقہ امام محمد بن حنفیہ کو۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ذَبْدَبَةٌ - لکننا ذانواں ڈول ہونا، حمایت کرنا، ایذا دینا اور ہلانا۔

مَنْ وَقَى شَرَّ ذَبْدَبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اپنا ذکر (عضوتنا سل) شر سے بچالے گا (یعنی حرام کاری سے محفوظ رہا) وہ بہشت میں جائے گا (بشرطیکہ مومن ہو۔ کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں کی رو سے بہشت میں جانے کے لئے ایمان شرط ہے) (نہایت میں ہے کہ ذکر کو ذبذب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہلتا رہتا ہے)۔

فَكَاتِبِي أَنْظُرِي إِلَى يَدَيْهِ تَذَبْدَبَانِ - جیسے میں اس کے دونوں ہاتھوں کو دیکھ رہا ہوں، وہ ہل رہے ہیں (یعنی آستینیں)۔

ذَبَحَ الْمَطَرُ الْأَرْضَ تَذْبِيحًا - بارش نے زمین کو آراستہ کر دیا یا سنواریا۔

فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ - (جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو) اچھے طور سے ذبح کرو (تیز چھری سے تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو)

الذَّبْحُ الْعَظِيمُ الْحُسَيْنُ - (ذبح عظیم سے اس آیت میں وَقَدَيْنَاهُ بِذَّبْحِ عَظِيمٍ امام حسینؑ کی شہادت مراد ہے) (یہ تفسیر امامیہ کی ہے)۔

أَرَادَ إِبْرَاهِيمَ أَنْ يَذْبَحَ ابْنَهُ إِسْمَاعِيلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي حَمَلَتْ أُمُّ رَسُولِ اللَّهِ عِنْدَ الْحِمْرَةِ الْوُسْطَى - حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو اس مقام پر ذبح کرنا چاہا تھا جہاں اب حجرہ وسطیٰ ہے (مٹی میں) وہیں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئی تھیں۔

أَنَا ابْنُ الذَّبْيَحِيِّنِ - میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک تو حضرت اسماعیلؑ جن کی اولاد تمام عرب ہیں، دوسرے حضرت عبد اللہؑ آپ کے والد ماجد اس لئے کہ عبدالمطلب آپ کے دادا نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں تو میں ایک بیٹے کو اللہ کی منت میں قربانی دوں گا۔ اللہ نے ان کو دس بیٹے دیئے، انہوں نے قرعہ ڈالا تو بار بار قرعہ حضرت عبد اللہ پر آیا۔ آخر میں سو اونٹ ایک طرف گئے اور دوسری طرف حضرت عبد اللہ کو اور ان دونوں پر قرعہ ڈالا تو اونٹوں پر قرعہ آیا۔ عبدالمطلب نے سو اونٹ ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبد اللہ ذبح کئے جانے سے بچے تو گویا وہ بھی ذبح ہوئے، اب اگر ذبح حضرت اسحاق ہوں، جس طرح بعض لوگوں کا قول ہے تب بھی حدیث کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ چچا بھی باپ کی طرح ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے (عَمَّ الرَّجُلِ مِنْوَابِيهِ) كَانَ عَلِيٌّ إِذَا رَأَى الْمَحَارِبَ فِي الْمَسَاجِدِ كَسَّهَا وَيَقُولُ كَانَتْهَا مَذَابِيحَ الْيَهُودِ - حضرت علیؑ جب مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو ان کو توڑ ڈالتے اور فرماتے، یہ تو گویا یہودیوں کی قربانیاں ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ محراب سے مراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لئے مسجد کے عین درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے۔

### باب الذال مع الخاء

ذُخْرٌ يَأْذُخُوْا - اختیار کرنا، ضرورت کے لئے چھپا رکھنا، تیار کرنا۔

ذَخِيْرَةٌ - (ذُخْرٌ سے ماخوذ ہے) جو چیز ضرورت کے وقت صرف کرنے کے لئے جوڑ کر رکھی جائے۔

كُلُوْا وَاذْخِرُوْا - اب قربانی کا گوشت کھاؤ اور رکھ بھی چھوڑو۔

اِذْخَارٌ اَصْلٌ فِيْ اِذْخَارٍ تَحَا - تا کو ذال سے بدل دیا پھر ذال کو ذال سے اور ذال کو ذال میں ادغام دے دیا۔ بعض نے تا کو ذال سے بدلہ اور ذال کو ذال میں ادغام دے دیا۔ اس طرح اِذْخَارٌ بنا۔ معنی وہی ہے جو ذُخْرٌ کے ہیں۔

اُمُورٌ اَنْ لَا يَدْخِرُوْا فَاذْخِرُوْا - اصحابِ مائِدہ کو یہ حکم ہوا تھا کہ جمع کر کے رکھیں، لیکن انہوں نے جمع کر کے رکھا۔ اَرْجُوْا ذُخْرَهَا - میں چاہتا ہوں وہ میرے لئے جمع رہتے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ اَجْرًا وَّذُخْرًا - اے اللہ! اس میت کو ہمارے لئے اجر اور آخرت کا ذخیرہ کر (یعنی آخرت میں ملے)۔

مِنَ الْاُمُوْرِ الْمَذْخُوْرِ الْاِتْمَامِ فِي الْحَرَمَيْنِ - حرمین میں کوئی کام مکمل کرنا آخرت کا ذخیرہ ہے۔ اِذْخُرْ - ایک خوشبودار گھاس ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

### باب الذال مع الراء

ذَرَأٌ - پیدا کرنا، دانت گر جانا۔

اِذْرَاءٌ - غصہ کرنا، ڈرانا، بہانا، لاچار کرنا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأٌ وَبَرَأٌ - میں اللہ کے پورے حکموں کی پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جن کو اس نے بنایا اور پیدا کیا اور نکالا۔

كَانَ عَلَيَّ بَرْدَةٌ لَهَا ذَبَابٌ - میں ایک چادر اوڑھے تھا جس میں حاشیے لگے تھے (یعنی سرے جو جھار کی طرح ملتے ہیں)

وَالَا فَانَتْ مِنَ الْمَذْبُذِبِيْنَ - نکاح کر لے ورنہ تو ادھر لٹکتے لوگوں میں سے ہوگا (نہ مومن کیونکہ مومنوں کی سنت نکاح ہے نہ درویش نصرانی، کیونکہ تو ان کے طریق پر نہیں ہے)۔

ذَبْرٌ - لکھنا پڑھنا جانا سمجھنا۔

ذَبْرَةٌ - اچھی طرح دیکھنا۔

مِنْهُمْ الَّذِي لَا ذَبْرَةَ (بہشت کے لوگ پانچ طرح کے ہوں گے) ان میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی زبان نہیں (اچھی طرح بولنا نہیں جانتے) یا ان میں سمجھ نہیں۔

كَانَ يَذْبُرُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - وہ مضبوطی کے ساتھ اس کو آنحضرت سے روایت کرتے۔

ذَابِرٌ - اچھا چید عالم۔

مَا حِبُّ اَنْ لِيْ ذَبْرًا مِّنْ ذَهَبٍ - مجھ کو یہ خواہش نہیں کہ سونے کا ایک پہاڑ میرے پاس ہو۔

ذَبْرٌ - جہش کی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔

اَنَا مَذَابِرٌ - میں جانے والا ہوں۔

ذَبْلٌ يَأْذُبُوْلٌ - گھٹ جانا، سوکھ جانا، دبلا ہونا۔

مَا تَسْأَلُ عَمَّنْ ذَبَلَتْ بَشَرَتُهُ - (عمرو بن مسعود نے معاویہ سے کہا) تم کیا حال پوچھتے ہو اس شخص کا جس کا بدن سوکھ گیا ہو (اس کی تازگی اور رونق مٹ گئی ہو)۔

### باب الذال مع الحاء

ذَحْلٌ - بدلہ چاہنا، دشمنی، کینہ۔

مَا تَكَانَ رَجُلٌ لِيَقْتُلَ هَذَا الْعَلَامَ بِذَحْلِهِ اِلَّا لَقِدِ اسْتَوْفَى - اگر کوئی مرد اس لڑکے کو بدلہ لینے کی نیت سے مار ڈالے تو اس نے اپنا بدلہ پورا لے لیا۔

اَللّٰهُمَّ اطْلُبْ بِذَحْلِهِمْ وَوَتْرِهِمْ وَدِمَائِهِمْ - یا اللہ! اماںوں کا بدلہ ان کا عوض، ان کے خون کا معاوضہ لے۔

ذَحْوٌ - "ذحل" کی جمع ہے۔ جیسے فَلْسٌ كِي فُلُوْسٌ



ذُرْبٌ - معدے کی بیماری ہے جس میں غذا بگڑ جاتی ہے صحیح طریق پر ہضم نہیں ہوتی یعنی (ڈس پائپ سیا) بد ہضمی (محیط میں ہے کہ ”ذرب“ اور ہیضہ میں یہ فرق ہے کہ ہیضہ میں دست دتے دونوں ہوتے ہیں اور ذرب میں صرف دست آتے ہیں اور ہیضہ کی بیماری مزمن نہیں ہوتی ”ذرب“ کی بیماری مدت تک رہتی ہے)۔

إِلَيْكَ أَشْكُو ذُرْبَةً مِنَ الذَّرْبِ (یہ انشی شاعر نے اپنی بیوی کی شکایت میں آنحضرتؐ کو سنائی یعنی) میں خرابیوں میں سے ایک خرابی کی شکایت آپ سے کرتا ہوں یا بد زبانوں میں سے ایک بد زبانی کی۔ (مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی عورت خائن یا بد زبان ہے)۔

إِنِّي رَجُلٌ ذُرْبُ اللِّسَانِ - میں ایک تیز زبان والا آدمی ہوں (سخت سست کہہ بیٹھتا ہوں)۔

شَكَا ذُرْبَ لِسَانِهِ - اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی۔  
ذُرْبُ النِّسَاءِ عَلَيَّ أَرْوَأَجِئُنَّ - عورتیں اپنے شوہروں پر زبان دراز ہو گئیں (ایک روایت میں ذُرْبُ النِّسَاءِ ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔)

مَا الطَّاعُونُ قَالَهُ ذُرْبٌ كَالذَّمِّ - طاعون کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک زخم ہے دل کی طرح (محیط میں ہے کہ ”ذرب“ وہ مرض جو اچھانہ ہو) (عرب لوگ کہتے ہیں:  
ذُرْبُ الْجَوْحِ - جب زخم لا علاج ہو جائے کسی دوا سے چنگانہ ہو)۔

شَكُوْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ذُرْبًا وَجِلْدَةً - میں نے امام ابو جعفر سے جگر کی بیماری کا شکوہ کیا (جمع البحرین میں ہے کہ ذُرْبٌ یہ کسرۃ راجلہ کی ایک بیماری اور ذُرْبٌ بہ فتح رamedہ کی بیماری جس میں کھانا ہضم نہ ہو)۔

لِسَانُ ذُرْبٍ - فصیح زبان یا فحش زبان۔

أَمْرَأَةٌ ذُرْبَةٌ - زبان دراز عورت۔

ذُرْحٌ - اڑا دینا، پھیلا دینا۔

ذُرَاخٌ - کپڑا ڈالنا۔

ذُرَاخٌ اور ذُرُوخٌ اور ذَرِيحٌ اور ذُرُوخٌ اور ذُرُوخٌ

ذُرَّةٌ اور خَلْقٌ کے معنی ایک ہیں (بعض نے کہا ذُرَّةٌ خاص اولاد کا پیدا کرنا)۔

لَا ظَنُّكُمْ إِلَى الْمَغِيْزَةِ ذُرَّةُ النَّارِ - (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولیدؓ کو لکھا) میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لئے پیدا ہوئے ہو (اللہ تعالیٰ نے تم کو دوزخ کے لئے بنایا مغیرہ اور امیہ کی اولاد میں بڑے بڑے شریروں اور کافر لوگ پیدا ہوئے جو آنحضرتؐ سے دشمنی اور جنگ کرتے رہے اور بنی امیہ نے تو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد سے وہ سلوک کیا جو کوئی دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔ اس لئے امیر المومنین حضرت عمرانؓ دونوں خاندانوں سے بہت نفرت کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ - ان دونوں فاجر خاندانوں سے جہاد کرنے کے باب میں اتری ہے یعنی بنی امیہ اور بنی مغیرہ سے) ایک روایت میں ذُرْوُ النَّارِ ہے یعنی دوزخ میں بکھیرے جائیں گے یہ ذُرْبُ الرِّبْحِ الشَّرَابِ سے نکلا ہے۔ یعنی ہوانے خاک کو بکھیر دیا۔

ذُرَارَى الْمُشْرِكِيْنَ - مشرکوں کی اولاد (جو ایام طفولیت میں مر جائے آخرت میں اس کا کیا حال ہوگا؟ اس بارے میں اختلاف ہے اور صحیح توقف ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، میرے دو بچے جو زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے (یعنی اگلے شوہر سے) وہ کہاں رہیں گے؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں۔ انہوں نے کہا پھر آپ سے دو بچے پیدا ہوئے؟ جواب میں فرمایا وہ بہشت میں رہیں گے)۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيِّ - بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

كَسَبُ الْحَرَامِ يَبِيْنُ فِي الذَّرِيَّةِ - حرام کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے (اولاد بد معاش اور آوارہ نکلتی ہے)۔  
ذُرْبٌ - تیز کرنا، جیسے ذُرْبٌ حدت اور تیزی اور بگڑ جانا، پیپ بہنا۔

فِي أَلْبَانِ الْإِبِلِ وَأَبْوَا لَهَا شِفَاءٌ لِلذَّرْبِ - اونٹ کے دودھ اور پیٹاب میں ذرب کی تندرستی ہے۔



# لَعْنَةُ الْبَيْتِ

غروب کے وقت -

ذَرَّ الْبَقْلُ - ترکاری بھاجی کا کو یا نکلا (یعنی مولکد سوا) -  
 ذَارَتِ النَّاقَةُ فِيهِى مَذَارٌ - اونٹنی کی عادت بد ہوگئی -  
 ذَرَعٌ - ہاتھ سے ناپنا، غلبہ کرنا، سفارش کرنا، اونٹ کے ہاتھ پر  
 پیر رکھنا اس پر سوار ہونے کے لئے پیچھے سے گلا گھونٹنا -  
 ذَرَعٌ - ہاتھ سے پینا، سفارش قبول کرنا، تھک جانا -  
 تَذْرِيعٌ - پیچھے سے گلا گھونٹنا، اقرار کرنا - خبر دینا، اونٹ کا  
 ہاتھ باندھ دینا، ہاتھوں کا بلانا -  
 مَذَارَعَةٌ - ملانا، ماپ کر بیچنا -

اِذْرَاعٌ - صاحب اولاد ہونا، افراط کرنا، ہاتھ سے لینا -  
 اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَذْرَعَ ذَرَاعِيهِ مِنْ اَسْفَلِ الْحَبْتَةِ -  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چغہ کے تلے سے اپنی  
 دونوں ہانہیں نکال لیں (اس لئے کہ آستینیں تنگ تھیں، چغہ  
 نہیں سکتی تھیں) -

وَعَلَيْهِ جُمَاةٌ فَاذْرَعَ مِنْهَا يَدَهُ (ایک روایت میں  
 فَاذْرَعَ ہے) آپ ان کا ایک کرتہ پہنے تھے تو اپنا ہاتھ اس میں  
 سے نکالا -

حَسْبُكَ اِذْ قَلْبْتُ لَكَ ابْنَةُ اَبِي فُحَاةٍ ذُرْبَعَاتِهَا  
 (حضرت زینبؓ نے آنحضرتؐ سے کہا) آپ کو تو یہ کافی ہے کہ  
 ابوقحافة کی بیٹی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ  
 ہے۔ ابوقحافة ان کے دادا تھے) اپنی چھوٹی ہانہیں الٹ دے  
 (یعنی آپ تو اسی کی محبت میں سرشار ہیں، دوسری بیویوں کی  
 پرواہ نہیں کرتے) -

تَلْدُوْا اَمْرَكُمْ رَحْبَ الْمِدْرَاعِ - اپنا سردار ایسے شخص کو  
 مقرر کرو جو زور اور قوت والا ہو (سرداری اس پر زب دے)  
 (اصل میں ذراع کہتے ہیں بانہہ کو۔ یعنی کہنی سے لے کر سچ کی  
 انگلی کے سرے تک۔ اس کی جمع اذرع اور ذرعان ہے۔ فقہاء  
 کے نزدیک ذراع مساوی ہے ۲۴ انگلیوں کے، یعنی ملی ہوئی  
 ۲۴ انگلیوں کے برابر۔ اسی کو ذراع النکو باس کہتے ہیں) -

فَكَبُرَ فِي ذُرْعِيْ - اس کا مرتبہ میرے نزدیک بڑا ہو  
 گیا۔ (یعنی میں نے اس کو باوقت سمجھا) -

مغزوہ لوگ چینیوں کی طرح حشر کئے جائیں گے (تا کہ ذلیل  
 و خوار ہوں لوگ ان کو پاؤں سے روندیں گے اگر چہ ان کی  
 صورت آدمیوں کی سی ہوگی مگر جثہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا جیسے  
 چوٹی یا تشبیہ صرف حقارت میں ہے نہ کہ جثہ میں، کیونکہ دوسری  
 حدیث میں ہے کہ جسم کے سب اجزا جو دنیا میں تھے وہ لوٹائے  
 جائیں گے اسی لئے بے ختنہ حشر ہوں گے، قَلْفَهُ (ذکر کی کھال  
 جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے) وہ بھی لگا دی جائے گی اور یہ بھی ممکن  
 ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اجزائے اصلیہ کو چھوٹا کر کے چوٹی کے  
 برابر کر دے) -

كَلِمَتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاحْرَامِهِ بِذُرِّيُوْتِهِ - میں نے  
 آنحضرتؐ کو احرام باندھتے وقت زریہ کی خوشبو لگائی (ذریہ  
 ایک خوشبو ہے۔ جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ بعض نے  
 کہا وہ ایک جوف دار کلمزی کا ریزہ ہے جو ہندوستان سے آتا  
 ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریہ نہاوند سے آتا ہے  
 جہاں پر یہ اگتا ہے وہاں اس کو سانپ گھیرے رہتے ہیں۔ بعض  
 نے کہا غیر) -

يُنْشَرُ عَلٰى قَيْمِصِ الْمَيْتِ الذَّرِيُوْتِ - میت کی قمیص پر  
 ذریہ پھیلا دیا جائے -  
 تَكْتَحِلُ الْمَجْدُ بِالذَّرُوْرِ - سوگ والی عورت سوکھی دوا کا  
 سرمد آنکھ میں لگا سکتی ہے -

ذُرِّيٌّ وَاَنَا اَحْرُوكُ - تو ہانڈی میں آنا ڈال میں تیرے  
 لئے حریرہ بناؤں -

الذَّرَةُ تَخْرُجُ مِنْ حُجْرٍ هَاتِطَلْبُ رِذْقِهَا - چوٹی اپنے  
 سوراخ سے نکل کر روزی ڈھونڈھتی ہے -

فَذَرَّ عَلٰى كُلِّ قَوْمٍ شَيْئًا مِّنْ ذُرِّيُوْتِهِ وَتَكْفُوْرِهِ - میت  
 کے ہر کپڑے پر تھوڑا ذریہ اور کافور چھڑک دے -  
 اَبُو ذَرٍّ - مشہور صحابی ہیں جو کامل درویش اور تارک الدنیا  
 تھے -

اَلشَّيْطٰنُ يُقَارِنُ الشَّمْسَ اِذَا ذَرَّتْ وَكَبَّدَتْ وَاِذَا  
 غَرُبَتْ - شیطان تین وقتوں میں سورج کے قریب ہو جاتا ہے  
 ایک تو طلوع کے وقت، دوسرے استوا کے وقت، تیسرے

ذَرْعُ الرَّجُلِ - آدمی کی طاقت۔  
لَنَا مَسْئَلَةٌ وَقَدْ صَفْنَا بِهَا ذَرْعًا - ہم ایک مسئلہ میں حیران رہ گئے ہیں (یعنی اس کا جواب نہیں دے سکتے۔)  
مَصِيرُكُمْ إِلَى أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ - تم کو آخر کار چار ہاتھ بھر جگہ (قبر) میں جانا ضروری ہے (جیسے ہندی میں کہتے ہیں 'اجی دو گز جائے اور دس گز کپڑا بس وہی اپنا باقی سب بھگلا)۔  
أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ مَوَالِينَا بِالْبَطْنِ الذَّرِيعِ - ہمارے غلاموں یا دوستوں میں سے اکثر پیٹ چل کر مر رہے ہیں (یعنی اسہال سے)۔

أَذْرِعَاتٌ - شام میں ایک مقام کا نام ہے۔  
ذَرْفٌ - یا ذَرْفَانٌ يَأْذُرُونَ يَأْذُرِيْفٌ يَأْذُرَافٌ بہنا، سستی سے آہستہ چلنا۔

فَوْعَطْنَا مَوْعِظَةً بِلَيْعَةٍ ذَرْفَتْ مِنْهَا الْعِيُونَ -  
آحضرت نے مہم کو ایسا عمدہ وعظ سنایا جس کی وجہ سے آنکھیں بہنے لگیں (یعنی لوگ رو دیئے آنسو جاری ہو گئے)۔

هَآ أَنَا الْآنَ ذَرْفْتُ عَلَى الْخَمْسِينَ - اب تو میں پچاس سال سے متجاوز ہو گیا (یعنی پچاس سے زیادہ عمر ہوئی)۔  
وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فَإِذَاعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ فَقُلْتُ مَا لَكَ قَالَ آتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُنِي هَذَا فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ وَآتَانِي بِتَرْبَةِ حَمْرَاءَ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے میں نے کہا خیر تو ہے (آپ کیوں رونے لگے؟) فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو یہ خبر سنائی کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی (یعنی امام حسین کو) میں نے کہا ہائے اس کو؟ کہنے لگے ہاں اس کو اور ایک لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی جہاں جناب امام حسین شہید ہوئے)۔

اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر اور امام زین العابدین سے روایات صحیحہ مستندہ موجود ہیں۔ جن

فَكَسَّرَ ذَلِكَ مِنْ ذَرْعِي - اس نے میری ہمت توڑ دی۔  
میرے عزم کو روک دیا۔

أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ ابْنِي لِي بَيْتًا فَصَاقَ بِذَلِكَ ذَرْعًا -  
اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو وحی بھیجی کہ میرے لئے ایک گھر بنا، وہ تنگ دل ہو گئے یا عازر ہو گئے نہ بنا سکے۔

كَانَ ذَرْيَعُ الْمُشِي - آنحضرت قدم بڑھا کر جلدی جلدی چلا کرتے۔  
فَأَكَلُ أَكْلًا ذَرْيَعًا - جلدی جلدی بہت سا کھا گیا۔

ذَرْعَهُ الْفَيْءُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ - اگر روزہ دار کو آپ ہی آپ تے ہو جائے (خود اپنے ارادہ سے تے نہ کرے) تو اس پر روزہ کی قضا لازم نہ ہوگی (کیونکہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا)۔  
كَانُوا بِمَدَارِعِ الْيَمَنِ - وہ یمن کے ان گاؤں میں تھے جو شہر کے قریب باغات اور جنگل کے درمیان واقع ہیں۔

خَيْرٌ كُنَّ أَذْرَعُكُنَّ لِلْمَغْزُولِ - تم میں بہتر وہ عورت ہے جو چرخہ خوب کا تتی ہو۔

مَوْتًا ذَرْيَعًا - جلدی کی موت یا وسیع موت۔  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّ الذَّرَاعَ - آنحضرت دست کا گوشت پسند کرتے تھے (چونکہ وہ بے ریشہ اور مزیدار ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے۔ بعض لوگ ران کے گوشت کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔

مَا يَكُونُ بَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ - اس میں اور بہشت یا دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بالکل بہشت یا دوزخ میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے)۔

فَأَوْلَيْتَنِي ذِرَاعًا قَدِيرًا عَمَّا - اس نے مجھ کو ایک دست دیا پھر ایک دست۔

لَوْ أَهْدَى إِلَيَّ ذِرَاعٌ - اگر کوئی مجھ کو ایک دست ہدیہ کے طور پر بھیجے۔

إِمْرَأَةٌ ذِرَاعٌ - خوب چرخہ کا تنے والی عورت۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ فِي الْجَنَّةِ رِيحًا مِّنْ دُونِهَا نَابٌ مُّغْلَقٌ لَّوُفَيْحٌ ذَلِكَ الْبَابُ لِأَذْرَتِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ہوا بنائی ہے جو ایک بند دروازے سے رکی ہوئی ہے اگر وہ دروازہ کھول دیا جائے تو جتنی چیزیں آسمان اور زمین کے درمیان ہیں ان کو یہ ہوا اڑا دے۔ (ایک روایت میں لَذْرَبَتِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ہے یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اڑا دے)۔

ذَرَبَتِ الرِّيحُ اور أَذْرَتِ اور تَذَرُوْا اور تَذْرُوْا سب کے ایک معنی ہیں یعنی اڑا دیا اور اڑاتی ہے۔ قرآن میں ہے۔

تَذْرُوْهُ الرِّيحُ - ہوا میں اس کو اڑا دیتی ہیں۔

تَذْرِیةَ الطَّعَامِ - اناج کو بھوسا نکلانے کے لئے اڑانا۔

إِذَا مَنَّكَ فَأَخْرِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّیحِ - جب مر جاؤں تو ایسا کرنا کہ میری نعش کو جلانا۔ پھر (راکھ) کو آندھی میں اڑا دینا (کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو پالے گا تو سخت عذاب کرے گا ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گیا) (ایک روایت میں ذَرُوْنِیْ ہے بضم ذال معنی وہی ہیں یعنی آندھی میں پھیلا دینا)۔

یَذْرُوْا الرِّیَابَ ذَرُوْا الرِّیحَ الھَشِیْمَ - روایت کو اس طرح بیان کرتا ہے جیسے سوکھی گھاس کو ہوا اڑاتی ہے (یعنی جلدی جلدی بے سوچے سمجھے)۔

أَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ ذُو ذَرْوَةٍ لَا یُعْطِیْ حَقَّ اللّٰهِ - پہلے وہ شخص دوزخ میں جائے گا جو مال دار ہو اور اللہ کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرنا ہو۔

ذَرْوَةٌ ذَرْوَةٌ - مال داری اور تو نگری۔

أَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِبِلٍ غَرَّ الدَّرِیْ - آنحضرت کے پاس سفید کوہان والے اونٹ لائے گئے۔

ذَرِیْ جَمْعٌ هِیْ ذَرْوَةٌ كِیْ عِیْنِ كُوْهَانَ كِیْ بِلْدِیْ اور ہر چیز کی بلندی۔

ذَرْوَةُ النَّجْبِلِ - پہلا کی چوٹی۔

سے امام حسین کا نقل ہونا ثابت ہے اور ترمذی نے ام المومنین حضرت ام سلمہ سے روایت کی کہ انہوں نے خواب میں آنحضرت کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا تو فرمایا۔ میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسین مارا گیا اور تمام مورخین اور سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب امام حسینؑ کربلا میں شہید کئے گئے۔ اور آپ کا سر مبارک پہلے ابن زیاد ملعون پھر یزید کے پاس لایا گیا۔ بایں ہمہ جو کوئی آپ کی شہادت کا انکار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے۔

واقعہ: جب میں دمشق میں مسجد بنی امیہ میں گیا تو وہاں ایک طرف چھوٹا سا گنبد بنا ہے۔ کہتے ہیں کہ امام حسینؑ کا سر مبارک وہاں مدفون ہے۔ یہ بھی ایک قول ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا سر مبارک بالاتفاق کربلائے معلیٰ میں ہے۔ دمشق میں عجیب اتفاق ہوا۔ جب میں اس گنبد کی زیارت کو گیا تو اس کے نزدیک جاتے ہی واقعہ شہادت کا تصور بن گیا اور میں چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ سارے عرب جو حاضر تھے وہ تعجب کرنے لگے۔ میرا روننا تمہتا ہی نہ تھا اور بار بار عربی زبان میں کہتا "ہائے ہماری بد قسمتی کہ ہم آپ کے بعد پیدا ہوئے اگر اس وقت ہوتے" جب آپ کربلائے معلیٰ میں گھر گئے تھے تو پہلے ہم آپ پر تصدق ہو جاتے پھر کوئی ملعون آپ پر ہاتھ ڈالتا تو خیر۔

صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ كَلَّمْنَا ذَرَكْتَ عَیْنٍ - جب کوئی آنکھ آنسو بہائے تو حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار۔

ذَرَفَ اور ذَرَفَ - دونوں کے ایک معنی ہیں۔

ذَرَفَ عَلَیْ الْاِیْمَاءِ تَذْرِیْفًا - سو سے بڑھ گیا۔

ذَرَفٌ یعنی ذَرَفٌ - یعنی پرندے کا بیٹ کرنا۔

فَاعٌ كَثِیْرٌ الذَّرَاقِ - ایک میدان جس میں ذرق بہت تھے (وہ ایک مشہور بھاجی ہے جس کو حندقوق کہتے ہیں)۔

ذَرُوْا ذَرْمًا - اڑا دینا، پھیلا دینا، بکھیر دینا، توڑ دینا، جدا کر دینا، جلدی سے گزر جانا۔

اِذْرَاءٌ - اڑا دینا، بکھیر دینا۔

۱۰۰ رقم کو ایسی کوئی ایک روایت بھی بخاری و مسلم سے نہیں ملی جبکہ حضرت حسین کی شہادت کی آنحضرتؐ کو پہلی خبر سے متعلق تمام روایات ضعیف ہیں۔ البتہ کربلا میں واقعہ شہادت سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ (م)



لَحَاكُ الْخَلِيفَةِ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ي ء

کنویں میں آنحضرتؐ پر جادو کا سامان رکھا گیا تھا۔  
ذُرْوَانَ ایک مقام کا نام ہے جو قندیدہ اور جحفہ کے درمیان واقع ہے۔

أَطُولُ مَا كَانَتْ ذُرْمَى - وہ اونٹ خوب لمبے کوہان والے ہوں گے (یعنی اس صورت میں جب وہ دنیا میں پورے قد و قامت کے اچھے تو انا اور فرہ اونٹ تھے)۔

إِلَّا فِي ذُرْوَةَ مِنْ قَوْمِهِ - اپنی قوم کے بلند اور شریف لوگوں میں۔

شَرَابٌ مِنَ الذَّرَّةِ - جوار کی شراب۔

لِفَرْقٍ مِنْ ذُرْوَةَ - جوار کا ایک فرق (فرق ایک پیاناہ کا نام ہے جس میں سولہ صاع غلہ آتا ہے)۔

مِذْرَوَانٌ - دونوں چوڑوں کے کنارے۔

ذُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَتَسَامُهُ الْجِهَادُ - اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (یعنی اسلام کا رکن اعظم ہے)۔

ذُرْمَى الْأَكْمَامِ - ٹیلوں کی چوٹیاں۔

باب الدال مع العين

ذَعْتُ - گلا گھونٹنا یا دھکیلنا جیسے ذَعْتُ ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي يَقْطَعُ صَلَاتِي فَأَمَّكَيْتَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَعْتُهُ - شیطان میرے سامنے آیا میری نماز توڑنے کو پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قدرت دی میں نے اس کا گلا گھونٹنا یا زور سے اس کو دھکیل دیا) نہایہ میں ہے کہ ذَعْتُ کے معنی مٹی میں لوٹنے کے بھی ہیں۔

كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يَشْتِمُ الشَّيْخِينَ قَرَأَى عَمْرِي الْمَنَامَ فَذَعْتُهُ فَلَوْتُ نِيَابَهُ فَجَاءَ نَا تَائِبًا (اصمعی نے کہا) ہمارے پاس ایک شخص رہتا تھا جو شیخین (حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ) کو برا کہا کرتا تھا۔ ایک بار اس نے خواب میں حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اس کا گلا گھونٹنا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خطا ہو گیا (اٹھا تو کپڑے سب آلودہ) آخر اس نے ہمارے پاس آ کر توبہ کی (اسی طرح ایک دوسری حکایت ہے۔ ایک شخص درود شریف میں آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ

ذُرْوَةُ الْحَبَلِ (مچیل میں ہے کہ ذُرْوَةُ بے ضمہ ذال اور بے کسر ذال) اونچی جگہ (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ فِي ذُرْوَةِ الشَّرَفِ - وہ شرافت کے ٹیلے پر ہے (یعنی بڑا شریف ہے)۔

عَلَى ذُرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ - ہر اونٹ کی کوہان کی بلندی پر شیطان رہتا ہے۔

سَأَلَ عَائِشَةَ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ يَقْتُلُ فِي الذَّرْوَةِ وَالْعَارِبِ حَتَّى أَجَابَتْهُ - حضرت

زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی تم بصرے چلو (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی وجہ سے بہت سے لوگ حضرت

علیؓ کی مخالفت پر لڑتے کھڑے ہوں گے اور سب مل کر ان سے حضرت عثمانؓ کے باغی قاتلوں کو مائیں گے) انہوں نے نہ مانا

(خلیفہ وقت کی مخالفت بری تھی) لیکن زبیرؓ برابر کوہان اور غارب سہلاتے رہے وہاں کے بال بٹنے رہے یہاں تک کہ

حضرت عائشہؓ راضی ہو گئیں (آخر عورت ذات تھیں حضرت زبیرؓ کے پھسلانے میں آ گئیں) (یہ ایک عرب کا محاورہ ہے

جب کوئی اونٹنی شریر اور خندی ہوتی ہے تو اس کو نرم کرنے کے لئے کوہان کے بال بٹتے ہیں اور کوہان اور گردن کے بیچ میں جو

مقام ہے اس کو غارب کہتے ہیں وہاں کے بھی بال مسلتے اور بٹتے ہیں تو وہ نرم ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باتیں بنا کر آخر

حضرت عائشہؓ کو پھسلا لیا ان کو نکلنے پر راضی کر لیا)۔

بَلَّغْنِي عَنْ عَلِيٍّ ذُرْوِمِنْ قَوْلِي - (سلیمان بن جرد نے کہا) مجھ کو حضرت علیؓ کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی

(یعنی ادھوری اور نامکمل)۔

كَيْفَ حَدِيثُ كَذَا يُرِيدُ أَنْ يَدْرِي مِنْهُ (ابو الزناد اپنے بیٹے عبدالرحمن سے پوچھتے) فلائی حدیث کیونکر ہے۔ ان کا یہ

مطلب ہوتا کہ لوگ عبدالرحمن کی قدر و منزلت کریں (کہ حدیث کو خوب یاد رکھتا ہے)۔

أَذْرَى حَسْبِي أَنْ يُشْتَمَا - میں اپنے حسب و نسب کو بلند کرتا ہوں اس سے کہ کوئی اس کو برا کہے۔

بِنُورِ ذُرْوَانَ - ایک کنواں تھانی رزق کا مدینہ میں۔ (اس

مصرف میں صرف ہوئے)۔

ذَعَدَعْتُ بِهِ صُرُوفَ اللَّيَالِي - جس کو راتوں کی گردش نے پریشان کر دیا۔

لَا يُحِبُّنَا أَهْلُ الْبَيْتِ الْمُدْعَعُ (امام جعفر صادق نے فرمایا) ہم اہل بیت سے وہی محبت نہ کرے گا جو مذعزع ہو گا۔ (لوگوں نے عرض کیا مذعزع کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا) "ولد الزنا" (نطفہ حرام)۔ باقی جو نطفہ حلال سے ہو گا وہ ضرور آنحضرت کے اہل بیت سے محبت رکھے گا اور ان کی محبت کو جزو ایمان سمجھے گا)۔

ذَعْرٌ - ڈرانا، دھمکانا۔

ذِعْرٌ - ڈر گیا۔

مَذْعُورٌ - ڈرا ہوا۔

ذَاعِرٌ - ڈرنے والا، خبیث۔

ذُعْرٌ - خوف۔

وَلَا تَذَعُوهُمْ عَلَيَّ - (آنحضرت نے جنگ احزاب میں زبیر سے فرمایا) ذرا قریش کے لوگوں کے پاس جا) مگر چپکے چپکے ان کو خبر نہ ہو ایسا نہ ہو کہ تو ان کو ڈرائے وہ میری طرف متوجہ ہوں۔

كَمَا ذَاكَ لَا تَذَعُرُوا عَلَيْنَا (ہم اندران کے پھل سے کھیل رہے تھے ایک دوسرے کو مار رہے تھے حضرت عمر آئے تو انہوں نے اتنا ہی کہا) بس کرو! ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ) ایسا نہ ہو کہ وہ ڈر کر بھڑک اٹھیں)۔

لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَاعِرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ - شیطان مومن سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے (ایمان کے ساتھ اس کا بہکانا بے نتیجہ ہوتا ہے۔ دوسرے اذان اور تکبیر کہتا ہے۔ شیطان اس سے ڈر کر پادتا ہوا بھاگتا ہے)۔

مَا ذَعَرْتُمَا - میں نے اس کو نہیں ڈرایا۔

لَقَدْ رَأَى ذُعْرًا - یہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے۔

كَمَا أَنَّهُ مَذْعُورٌ - جیسے وہ خوف زدہ ہے۔

أَذَعَرْتُمَا - میں نے اس کو ڈرایا یا بھڑکا دیا۔

فَأَتَيْتَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذَعُرْهُمْ عَلَيَّ - قریش (کی

سیدنا کا لفظ نہیں کہتا تھا۔ چونکہ اس کی کتاب میں وہاں پر سیدنا کا لفظ نہیں لکھا تھا۔ اس نے خواب میں حضرت عمرؓ کو دیکھا آپ اس پر خفا ہوئے اور فرمایا تو آنحضرت کو سیدنا نہیں کہتا حالانکہ آپ سید العالمین ہیں۔ اس شخص نے توبہ کی۔ ایک تیسرا خواب خود مترجم کا دیکھا ہوا ہے۔ ہمارے ایک دلی دوست ڈاکٹر مرزا صفدر علی حیدر آباد میں تھے وہ امامیہ مذہب رکھتے تھے جب وہ مر گئے تو مترجم نے ان کو خواب میں دیکھا ایک درخت کے نیچے مغموم اور محزون بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا حالت ہے؟ انہوں نے جواب دیا بڑی فکر میں ہوں اب تک تو میں اس درخت کے نیچے بیٹھا گیا تھا لیکن اب مجھ کو یورہ لے جانے کا حکم ہے وہاں سخت تکلیف اور عذاب ہے۔ میں اس آفت سے ایک طرح نجات پا سکتا ہوں وہ یہ کہ دنیا میں ایک مجلس کے اندر میں بیٹھا تھا۔ اس مجلس میں شیعہ صاحبان جمع تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق کو برا کہنا شروع کیا۔ میں نے اس کو ڈانٹا کہ ایسی بے ادبی اور بد تہذیبی سے باز رہے اگر کوئی شخص یہ خبر جناب ابو بکر صدیق کو پہنچا دے اور وہ آنحضرت سے میری سفارش کریں تو شاید میں یورہ میں جانے سے بچ جاؤں۔)

ان خوابوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کی ارواح سے بعد موت بھی بحکم و مرضی الہی تفرقات ہوتے ہیں اور طرح طرح کے فیوض و برکات بھی حضرات صوفیہ کا اس پر اتفاق ہے اور اتفاق کے ساتھ بد تو اتران سے اس قسم کے واقعات منقول ہیں جن کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض اہل ظاہر نے جو سخت تشدد اور غلور رکھتے ہیں ان امور کا انکار کیا ہے۔

ذَعَدَعْتُ - جدا کرنا، بانٹ دینا۔

ذَعَدَعْتُهَا التَّوَابِ وَفَرَّقْتُهَا الْحَقُوقَ (ایک شخص کے پاس بہت سے اونٹ تھے حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا تیرے اونٹ کیا ہوئے؟ تو اس نے کہا) آفتوں اور زمانہ کے حوادث نے ان کو پریشان کر دیا اور حقوق نے ان کو متفرق کر دیا (یعنی جن جن لوگوں کے حقوق مجھ پر تھے یا نکلے وہ اونٹ ان کو معاوضہ میں دیئے گئے تب حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو اچھے

## ض ط ظ ث غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَعَائِنَاتِ

وَوَحْتَشِي وَتَسْتَفِرُّ - اور پھاہہ رکھے اور لنگوٹ کس لے (مجمع البحرین میں ہے کہ تَسْتَفِرُّ اصل میں تَسْتَفِرُّ تھا تا کو دال سے بدل دیا)۔

ثُمَّ اذْفِرُهُ بِالْحِزْفِ - پھر ایک چھترے سے اس کو باندھ دے۔

ذَفَّ يَذْفُقُ - مار ڈالنا، جلدی کرنا، ہلکا کرنا۔

سَمِعْتُ ذَفَّ نَعْلَيْكَ فِي الْجَنَّةِ - (بلال) میں نے تیری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (مشہور دلف ہے دال مہملہ سے)

وَاِنْ ذَقَقْتُ بِهِمُ الْهَمَالِيحَ - اگر چتر کی گھوڑے ان کو جلدی جلدی یجا کر چلیں۔

اِنَّهٗ اَمَرَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَنُوْدِي اَنْ لَا يَتَّبِعَ مُدْبِرًا وَلَا يُقْتَلَ اَسِيرًا وَلَا يُذَقَّقَ عَلٰى بَحْرِيحَ - حضرت علیؑ نے جنگ جمل کے دن منادی کرائی، جو محض پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو اور جو کوئی قید کر لیا جائے اس کو قتل نہ کرو اور جو شخص زخمی ہو جائے اس کی جان نہ لو (اس کو قتل نہ کرو)۔

فَذَقَّقْتُ عَلٰى اَبِيْ جَهْلٍ - میں نے ابو جہل کا کام تمام کیا۔ (وہ زخموں سے چورسک رہا تھا۔ عبداللہ بن مسعود نے جا کر اس کا سر کاٹ لیا)۔

اَفْعَصَ ابْنًا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ وَذَقَّقَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ - ابو جہل کو عفراء کے بیٹوں نے (تلواریں مار مار کر) گرا دیا تھا۔ عبداللہ بن مسعود نے اس کا کام تمام کیا۔

سَلَطَ عَلَيْهِمْ اٰخِرَ الزَّمَانِ مَوْتٌ طَاعُوْنَ ذَفِيْفٍ - اخیر زمانہ میں ان پر جلدی کی موت طاعون کی (دبا) بیگی جائے گی۔

وَهُوَ يُصَلِّيْ صَلَاةً خَفِيْفَةً ذَفِيْفَةً كَاتِبَتَهَا صَلَاةٌ مُّسَافِرٍ - (میں انس بن مالک کے پاس گیا) وہ ہلکی پھلی نماز پڑھ رہے تھے جیسے مسافر کی نماز ہوتی ہے (یعنی مختصر سورتیں پڑھ کر)۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع و سجود برابر ادا نہیں کرتے تھے)۔

نَهَى عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ فَقَالَتْ شَيْءٌ ذَفِيْفٌ

کاروائیوں کی اطلاع خفیہ طور پر لا! ان کو میرے اوپر بھڑکا نہیں (یعنی اگر وہ تجھ کو دیکھ لیں گے تو تیرا تعاقب کریں گے۔ تو ہماری طرف آئے گا تو وہ ہمارے اوپر بھی حملہ کریں گے، بیٹے بٹھائے جنگ کی تحریک ہوگی اور جس مقصد کے لئے تم کو مامور کیا جا رہا ہے تمہارے ظاہر ہو جانے پر وہ بھی فوت ہو جائے گا)۔

ذُو اَلَا ذُعَارٍ - یمن کا ایک بادشاہ تھا، اس کا یہ لقب اس وجہ سے ہوا کہ اس کی صورت ہولناک تھی، لوگ اس سے ڈرتے تھے (بعض نے کہا وہ کچھ وحشی لوگوں کو قید کر کے لایا تھا لوگ ان کو دیکھ کر ڈرے بعض نے کہا بن ناس کو پکڑ لایا تھا، لوگ اس سے ڈر گئے)۔

ذُعْلَبٌ بِاَذْعَلْبَةَ - تیز رفتاری اونٹنی۔

تَذَعْلَبُ الرَّجُلُ - چپکے سے چلا۔

اَلذُّعْلَبُ اَلْوَجْنَاءُ - تیز رفتاری سخت اونٹنی یا تیز رو بڑے کلد والی اونٹنی۔

### بَابُ الذَّلَالِ مَعَ الْفَاءِ

ذَقِرٌ - باس نکلتا، بو پھوٹا خواہ اچھی ہو یا بری، بغل کی بد بو۔

وَطَيْبُهُ مِسْكٌ اَذْقِرٌ - اس حوض کی کچھ عمدہ خوشبودار مشک ہوگی۔

تَرَاهُمَا مِسْكٌ اَذْقِرٌ - بہشت کی مٹی عمدہ مشک ہے۔

فَمَسَحَ رَاسَ الْبَعِيْرِ وَذَفْرَاهُ - اونٹ کے سر پر اور اس کے کانوں کی بڑوں پر ہاتھ پھیرا۔

اِنَّهٗ جَزَعَ الصُّفِيْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِيْ ذَفْرَانٍ - آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر ذفران میں اتر پڑے۔

ذَفْرَانٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (صفراء وادی مشہور مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)

ثُمَّ اسْتَدْفِرُوْا بِسُوْبٍ - پھر ایک کپڑے میں خوشبو لگا کر اس کا استعمال کر (ایک روایت میں اسْتَدْفِرُوْا دال مہملہ سے۔ یعنی بدبو رفع کر۔ مشہور روایت اسْتَفِيْرُوْا ہے یعنی

لنگوٹ کس لئے جیسے اوپر بیان ہو چکا)۔

## لَعْنَةُ الْخَنَازِئِقِ

نَمَّ جَلَسُوا عِنْدَ الْمَذْكُورِ حَتَّىٰ بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ - پھر ذکر کے مقام (یعنی حجرِ اسود) کے پاس بیٹھے رہے یہاں تک کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا (ذکر کا لفظ کنی حدیثوں میں آیا ہے مراد اس سے اللہ کی یاد ہے یعنی اس کی تحمید اور تقدیس اور تسبیح اور تہلیل ثناء اور صفت وغیرہ)۔

يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ - خطبہ سنتے ہیں۔

نَمَّ قَعْدُوا إِلَى الْمَذْكُورِ - پھر واعظ کے پاس بیٹھے رہے۔  
إِنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُ فَاطِمَةَ - حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ کا ذکر کرتے ہیں (یعنی ان کا پیغام دیتے ہیں)۔

مَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا إِثْرًا - پھر میں نے باپ دادا کی قسم نہ اپنی طرف سے بات کرنے میں کھائی نہ دوسرے کا کلام نقل کرتے ہوئے۔

الْقُرْآنَ ذِكْرًا فَذِكْرُوهُ - قرآن بڑا شریف کلام ہے عزت والا اس کی عزت کرو!

إِذَا غَلَبَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرًا - جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو دونوں کا بچہ نر پیدا ہوتا ہے (یعنی لڑکا، نرینہ اولاد)۔

إِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ - جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو وہ اللہ کے حکم سے نر بچہ بنتی ہے۔ (اگر عورت کا پانی غالب آتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نطفہ میں مرد اور عورت دونوں کے پانی شامل ہوتے ہیں)۔

هَبَلَتْ أُمَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَتْ بِهِ - اس کی ماں اس پر رونے اس نے اس کو نر بنا (اچھا ڈانڈ کا مضبوط)۔

وَاللَّهُ مَا وَلَدَتْ الْبَيْسَاءُ أَذْكَرَ مِنْكَ - خدا کی قسم عورتوں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی مرد نہیں بنا (یعنی جو ان مرد بہادر اپنے عزم کو پورا کرنے والا یہ طارق نے عبد اللہ بن زبیرؓ کے بارے میں کہا)۔

إِبْنُ لَبُونِ ذِكْرٌ - دو برس کا نر اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو (ابن خود نر کو کہتے ہیں، تو ذِکْرٌ تاکید کے لئے ہے۔ بعض نے کہا جانوروں میں ابن کا اطلاق مادہ پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے

يُرْبِطُ بِهِ الْيَمْسُكُ - آنحضرتؐ نے سونے اور خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ایک ٹھوڑا سا ریشمی کپڑا ہے جس میں منگ باندھی جاتی ہے۔

مَوْتُ ذَفِيفٌ يَحْزِنُ الْقَلْبَ - جلدی کی موت جو دل کو ملول کرے (ایک روایت میں ذَفِيفٌ ہے)۔

### باب الذال مع القاف

ذَفْنٌ - چیت لگانا جیسے صَفْعٌ اور قَفْدٌ ہے، ٹھوڑی پر مارنا، ٹھوڑی رکھنا۔

ذَفْنٌ اور ذَفْنٌ - ٹھوڑی۔

تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَا فَيْتَيْ وَذَا فَيْتَيْ - آنحضرتؐ نے میری ہنسی (دگدگی) اور ٹھوڑی کے بیچ میں وفات پائی (آپ وفات کے وقت حضرت عائشہؓ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ کا سر مبارک ان کے سینے سے لگا ہوا تھا)۔

فَوَضَعَ عَوْدَ الدِّيْرَةِ نَمَّ ذَفْنٌ عَلَيْهَا وَقَالَ هَاتِي - (عمران بن سوده نے حضرت عمرؓ سے کہا) چار باتوں پر تمہاری رعیت تم سے ناراض ہے۔ یہ سن کر (حضرت عمرؓ نے اپنی ٹھوڑی ڈرے کی لکڑی پر رکھی اور فرمایا بیان کرو!

### باب الذال مع الكاف

ذِكْرٌ يَأْتِي كَارًا - بیان کرنا، ذہن میں محفوظ رکھنا یا دکرنا۔

تَذْكِرَةٌ - یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

مَذْكِرَةٌ اور تَذْكِرَةٌ - گفتگو کرنا۔

إِذْكَارٌ اور تَذْكِيْرٌ - یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

ذِكْرٌ - یاد رکھنا۔

الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحَمِّدَ - کوئی آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں (یعنی ناموری اور شہرت کے لئے) کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کی (بہادری کی) تعریف کریں۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ - قرآن ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے (ذکر کے معنی شرف اور فخر)۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَعَلَّاتُ الْغَائِبَاتِ

ابن اوی (گیڈر) ابن عرس (نیولہ) پر اس لئے ”ذکر“ کہہ کر  
اشکال رفع کر دیا۔

إِنَّ مَخَاضِي ذَكْوٍ - ایک برس کے زراونٹ (ذکور کا جر  
علی الجوار ہے۔ ایک روایت میں ذکور ہے)

يَا وَلِيَّ رَجُلٍ ذَكْوٍ - جو مرد زقریب رشتہ کا ہو اس کے لئے  
(حالانکہ مرد زری ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذکْوٍ تاکید ہوگی۔  
بعض نے کہا ذکور اس لئے فرمایا کہ خشتی نکل جائے جس میں مرد  
اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوتی ہیں یا اس لئے کہ عصب ہونے  
کی تخصیص نہ سے ثابت کریں یعنی عورت عصب بنفسہا نہیں ہو سکتی  
یا اس لئے کہ کوئی مرد کو بالغ سے خاص نہ سمجھے۔)

كَانَ يَطْوِفُ عَلَيَّ نِسَابِهِ وَيَغْتَسِلُ مِنْ كَلْبٍ وَاحِدَةٍ  
وَيَقُولُ إِنَّهُ أَذْكَرُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی  
بیویوں کا دورہ کرتے (ہر ایک سے صحبت کرتے) پھر ہر بار  
غسل کرتے اور فرماتے یہ غسل کرنا باہ کو تیز کرتا ہے (کیونکہ  
شھنڈے پانی سے غسل کرنے سے حرارت غریزی بڑھتی ہے اور  
باہ کو تحریک ہوتی ہے۔ اس حدیث سے آنحضرت کی قوت  
رجولیت معلوم کرنا چاہیے اس وقت جب آپ کی عمر شریف  
پچاس سال سے تجاوز ہو چکی تھی اور ایسی قوت کے ساتھ آپ  
نے عین شباب میں ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی۔ اس موقعہ  
پر مجھ کو ایک نقل یاد آئی۔ مولوی علی رضا خاں صاحب ایم۔ اے  
جو ایک متدین حق پرست عمدہ دار تھے ان سے اور مولوی چراغ  
علی صاحب شاگرد رشید سرسید سے تعدد ازواج کے موضوع پر  
گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران میں مولوی چراغ علی صاحب نے کہا  
کہ ایک عورت مرد کے لئے بہت کافی ہے۔ مولوی علی رضا خان  
نے فرمایا ہاں جو کوئی ہیز اور کم قوت ہو اس کے لئے کافی ہے  
مگر یہ کیا ظلم ہے کہ ایک ہیز ڈھیلا تمام دنیا کو اپنے اوپر قیاس  
کرنے اس پر بہت ہنسی ہوئی اور مولوی چراغ علی صاحب  
خاموش ہو رہے۔)

كَانَ يَنْتَكِبُ بِذَكَارَةِ الطَّبِيبِ - آنحضرت مردوں کی  
خوشبو کا استعمال کرتے (جس میں رنگ نہیں ہوتا جیسے مشک عود  
اور عنبر وغیرہ۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو جیسے

زعفران، مہندی اور کسم وغیرہ)۔

كَانُوا يَكْرَهُونَ الْمَوْتُ مِنَ الطَّبِيبِ - صحابہ عورتوں کی  
خوشبو کو (جس میں رنگ ہوتا ہے) مردوں کے لئے مکروہ جانتے  
تھے (جیسے مہندی زعفران وغیرہ۔ مگر نکاح کے وقت مکروہ نہیں  
جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے)۔

إِنَّ عَبْدًا أَبْصَرَ جَارِيَةً لِسَيِّدِهِ فَقَارَ السَّيِّدَ فَجَبَّ  
مَذَاكِبِيَّةً - ایک غلام نے مالک کی لونڈی پر نظر ڈالی مالک کو  
غیرت آئی اس نے غلام کی (قوت) مردی کے آلے کٹوا  
دئے (یعنی اس کو بیچوا کر دیا)۔

فَعَسَلَ مَذَاكِبِيَّةً - مردی کے اعضاء کو دھویا (یعنی ذکر  
اور خبیوں اور ان کے حوالے کو)۔

فَذَكَرْتُ قَوْلَ سَلِيمَانَ - میں نے سلیمان کی دعا یاد کی  
(انہوں نے کہا تھا مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی  
قیامت تک نہ ملے اس خیال سے آپ نے شیطان کو چھوڑ دیا  
ورنہ آپ اس کو باندھ دیتے اور سب لوگ اس کو دیکھتے اس  
حدیث سے شیطان کا مجسم اور موجود ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو  
شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کا رد ہے۔

وَأَقْصَى الْحَدِيثِ يُذَكِّرُكَ مَعَ النَّهْيَةِ - اور حدیث کو لوٹ  
کے ساتھ بیان کیا (یعنی اس میں لوٹ کا ذکر کیا)۔

فَأَذْكَرُهَا عَلَيَّ - تو میرا پیغام اس کو دے۔  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَهَا - آنحضرت ﷺ نے اس  
کو پیغام دیا ہے۔

لِيُذَكِّرَكَ مِنْ مَعْدَا - اس کو فلاں فلاں باتیں یاد دلانے کو  
(جن کا خیال نماز سے پیشتر نہیں آتا تھا نماز میں شیطان یاد  
دلاتا ہے)۔

اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ - قرآن کو پڑھتے رہو یاد کرتے  
رہو۔

جَارِيَةٌ تُذَكِّرُكَ بَعْضُ مَامَضِي - تمہاری شادی ایک  
جوان چھو کر سی سے کر دیں جو تم کو کچھ گزری ہوئی باتیں یاد دلا  
دے (یعنی جوانی کے مزے اور چونچلے)۔

فَلَا تَنْتَكِرُوا - فلاں عورت حضرت عائشہ کی تعریف کرتی



## لِحَاثِ الْحَدِيثِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ر | ز | س | ش | ص

تھی کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہیں۔ **يَا فُلَانَةَ تَذْكُرُو لَيْعْنِي فَلَاحِ**

عورت کی تعریف کی جاتی ہے۔)

**اجْتَمَعْنَ وَذَكَرْنَ**۔ آپ کی سب بیویاں جمع ہوئیں اور اس بات کا ذکر نکالا (کہ لوگ آپ کو اسی دن تحفے بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ کی باری ہوتی ہے)۔

**ذَكَرْتُهُ بِطَاوُسٍ فَقَالَ تَزْرَعُ**۔ میں نے مزارعت کا بیان طاووس سے کیا (کہ لوگ اس کو جائز جانتے ہیں) انہوں نے کہا تو مزارعت کر۔

**ذَكَرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ**۔ تو نے ہر دن ہم کو یاد الہی میں رکھا۔

**اِذَا ذَكَرْتَنِي فِي الْمَسْجِدِ اِنَّهُ جُنُبٌ فَخَرَجَ كَمَا هُوَ**۔

جب کسی کو مسجد میں جانے کے بعد یاد آئے کہ اس کو نہانے کی حاجت ہے تو اسی طرح جس حال میں ہو نکل جائے اور غسل کرے۔

**ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّافُوسَ**۔ لوگوں نے آگ اور نرسنگے کا ذکر کیا (کسی نے کہا بلندی پر آگ روشن کر دیا کرو اس کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ نماز تیار ہے۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح نکل بھاگنا کرو۔)

**ذَكَرْنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَوةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ**۔ اس شخص (یعنی حضرت علیؑ) نے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یاد دلا دی (آپ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہونے پر تکبیر کہا کرتے، لیکن حضرت عثمان ضعیف یا کبر سن کی وجہ سے یہ تکبیریں آہستہ کہتے ہوں گے، معاویہ گو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ تکبیریں ترک کر دیں تو معاویہ نے ان کی پیروی کی اور زیاد نے معاویہ کی پیروی کی، حضرت علیؑ نے سنت کے موافق نماز پڑھائی اور یہ تکبیریں پکار کر کہیں)۔

**كَانَ اَبُو قَلَابَةَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا**۔ ابو قلابہ عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے قسامت کا ذکر کیا۔

**اَمَّا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْءَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا**۔ آپ شرم نہیں کرتے اس سے کہ یہ عورت کوئی ایسی بات بیان کرے

(جو آپ کے زمانہ کی شان کے خلاف ہو۔)

**وَبَقِيَّتِ حَتَّى ذُكِرَ**۔ ام خالد زندہ رہیں یہاں تک کہ اس کیس کا تذکرہ ہونے لگا (جو آنحضرت نے ان کو پہنایا تھا کیونکہ وہ خلاف عادت بہت دنوں تک چلتا رہا)۔

**وَيَذْكُرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَبِيَّةَ وَرَفْعَةَ وَلَا يُهَجِّرُ اِلَّا لِحَاثِ النَّبِيِّ**۔ معاویہ بن حبیہ سے مرثوعا اس طرح منقول ہے کہ گھر ہی میں ہجران ہے (یعنی چھوڑ دینا) بعض نسخوں میں **رَفْعَةَ** بلاوا ہے تو **يَذْكُرُ** کا مفعول **الم**۔ ہم فاعلہ وہی ہوگا۔)

**وَذَكَرَ جَبْرًا**۔ اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا (گویا نماز سے پہلے قربانی کر لینے کی یہ وجہ بیان کی)۔

**وَلَا يَذْكُرُهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ**۔ اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرنے اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

**مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ**۔ اس شخص کی مثال جو حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے (حق تعالیٰ کی یاد نماز اور تلاوت و قرآن اور حدیث و تدریس اور تالیف و ترجمہ کتب و دین اور سعی اقامت دین سب پر محیط ہے)

**اَذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ**۔ جو لوگ تم میں مرجائیں ان کی خوبیاں بیان کرو (برائیوں کا ذکر نہ کرو!)

**وَاذْكُرْ بِالْهَدْيِ هَذَا بَيْتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَاذَ سَدَاذَ السَّهْمِ**۔ جب تو "هَذَا بَيْتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَاذَ سَدَاذَ السَّهْمِ" پڑھے تو دل میں یہ خواہش کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو راستہ بتلائے اور راستہ بھی کیسا تیر کی طرح سیدھا (خالص سچا راستہ جس میں ذرا بھی کجی اور غلطی نہ ہو)۔

**فَذَكَرَ مِنْ طَيْبٍ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ**۔ وہاں کی خوشبو بیان کی اور مشک کا ذکر کیا (گویا اس خوشبو کو مشک سے تشبیہ دی)۔

**اَنَا مَعَهُ اِذَا ذُكِرْتِي**۔ جب بندہ میری یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں (یعنی توفیق اور امانت اور مدد سے) (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذات الہی زمین پر ہے کیونکہ اگر یہ مراد ہوتی تو ذکر کی تخصیص لغو ہو جاتی۔ امام ابن تیمیہ نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور پھر ہمارے ساتھ بھی ہے یہ معیت تو عمومی ہے اب

ہر حال میں کرتے رہتے اس لیے تلاوت قرآن یا دوسرے اذکار حالتِ حدیث میں جائز ہیں، اولیٰ یہی ہے کہ طہارت کے ساتھ کئے جائیں۔

قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ - (آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا، کیا میں تم کو وہ بات بتلاؤں جو اللہ کی راہ میں سونا چاندی خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتلائیے ارشاد فرمایا) اللہ کی یاد (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر اور مقصودِ اصلی ہے)۔

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - سب ذکروں میں افضل لا الہ الا اللہ ہے (یعنی کلمہ توحید۔ پھر سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر) اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ صرف اللہ! کہنا کیا ہے۔ حضراتِ صوفیہ نے اس کو بھی ذکر الہی میں داخل کیا ہے اور اس آیت سے دلیل لی ہے قُلِ اللَّهُ تَمَّ ذَرَهُمْ فِي حَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ اور علمائے ظاہر کہتے ہیں کہ صرف اسم ذات کا ذکر آنحضرت اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے اور اس آیت کا منشاء یہ نہیں ہے کہ اللہ! اللہ! کہتا رہے بلکہ وہ جواب ہی اس سوال کا قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ بِآيَاتِهِ لِيُنذِرَ لِقَوْمِهِ إِذْ أَنْزَلْنَاهُ عَلَىٰ نَارٍ مِّن سَمَوَاتٍ مُّطَهَّرَةٍ تَأْتِي سُرَّةَ الْمُنَادِيَاتِ يُدْعَىٰ بِهَا صَوْتُ نَجْوَىٰ لِيُنذِرَ الْوَالِدَ الْكَافِرَ الَّذِي يَأْتِي بِالصَّبِيِّ السَّامِيِّ الْأُولَىٰ إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ کہہ دے کہ اللہ ہی نے اس کتاب کو اتارا۔ تو بہتر یہی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہئے، یعنی نفی و اثبات کا کلمہ ذکر کے لئے اختیار کرے تا کہ فریقین کے نزدیک ماجور اور مشاب ہو۔ میں کہتا ہوں حضراتِ صوفیہ اس حدیث سے دلیل لے سکتے ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا۔ اور شاید علمائے ظاہر نے اس حدیث پر خیال نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

مَا عَمِلَ آدَمِيُّ عَمَلًا أَنْجِي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ - آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ذکر الہی سے بڑھ کر نہیں ہے۔

مَنْ ذَكَرَ وَعَبَدَ وَابْتَغَىٰ - جو ذکر کیا پوچھا گیا ڈھونڈھا گیا۔

وَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَيَعَادُ رَوْحُهُ - آنحضرت نے کافر کی موت کی سختی کا حال بیان کیا۔ اس کے بعد یہ فرمایا کہ اس کی

جہاں یہ آیا ہے کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے یا نیکوں کے ساتھ تو اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنے فضل و کرم اور عنایت و اعانت اور امداد اور توفیق خیر سے۔

ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَفَاصَتْ عَيْنَاهُ - اللہ کو تنہائی میں یاد کیا پھر اس کی آنکھیں بہہ نکلیں (اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو دیا)۔  
إِنَّمَا جُعِلَ رَمِي الْجِمَارِ وَالسَّعْيِ لَا قَامَةَ ذِكْرُ اللَّهِ -  
کنکریاں مارنا یا صاف مروی میں سعی کرنا اللہ کی یاد قائم کرنے کے لئے ہے (سب حرکات سے مقصود ذکر الہی ہے کنکریاں مارنے سے غرض یہ ہے کہ شیطان پر خاک ڈالی)۔

تَحْتَبُ فِي الذِّكْرِ - لوح محفوظ میں لکھا۔  
إِذَا رَأَوْا ذِكْرَ اللَّهِ (اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) جب ان کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے (کیونکہ ان کے چہرے پر محبت الہی اور ذوق و شوق کے ایسے انوار ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کا دل بے اختیار پروردگار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ یہ اولیاء اللہ کی شناخت آپ نے ایسی بیان فرمادی ہے کہ ہر ایک آدمی سچے دلی کو جھوٹے مدعی ولایت سے تمیز کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقبول بندوں کا دیکھنا بھی ذکر اور عبادت الہی میں داخل ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے)۔

فَذِكْرِي لِي أَنْ أَحَدَهُمَا - مجھ سے بیان کیا گیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے (آنحضرت سے پوچھا)

وَلَا يَصُورُكُمْ ذِكْرًا نَاكِنًا أَوْ نَائِلًا - عقیدت کے جانور نہ ہوں یا مادہ کچھ قیامت نہیں۔ اسی طرح قربانی کے جانور بھی۔

كِرْهَتْ أَنْ أذْكَرَ اللَّهُ إِلَّا عَلَىٰ طَهْرٍ - مجھ کو بے وضو اللہ کا یاد کرنا اچھا معلوم نہ ہوا (اس وجہ سے میں نے سلام کا

جواب دینے میں تاخیر کی کیونکہ میں بے وضو تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ ذکر الہی کے لیے طہارت مستحب ہے۔ حالانکہ

سلام علیکم کے جواب میں ذکر الہی نہیں ہے کیونکہ علیکم السلام کے معنی یہ ہیں کہ تم سلامت رہو مگر چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا بھی

ایک نام ہے اس لیے باطہارت جواب دینا آپ نے مناسب سمجھا۔ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت اللہ کی یاد

## لَعَابُ الْجَانِيَةِ

روح لوٹائی جاتی ہے۔

ذُكُورٌ - یاد رکھنا۔

ذُكُورٌ - ذکر پر مارتا۔

أَعُوذُ مِنَ الذُّكُورِ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں میں ذلت اور رسوائی سے کہ لوگ برائی کے ساتھ میرا تذکرہ کریں۔

فَتَمَّانَ كَلَامَهُمْ ذُكُورًا - ان کا کلام ذکر الہی ہوگا۔

كُنْتُ ذُكُورًا قِصْرُ نَيْبِيَا - میں یاد رکھنے والا تھا اب بہت بھولنے والا ہو گیا ہوں۔

ذَكَا يَا ذُكُورُ يَا ذَكَا - آگ کا روشن ہونا، شعلے مارنا، ذہن کا تیز ہونا۔

ذَكْوَةٌ - جانور کا ذبح کرنا۔

ذَكَاةٌ - آفتاب۔

ذِكْوَةُ الْجَنِينِ ذِكْوَةُ أُمِّهِ - پیٹ کے بچہ کی ذکوۃ اس کی ماں کی ذکوۃ ہے (بچہ کو علیحدہ ذبح کرنے کی حاجت نہیں بعض نے ذکوۃ اُمِّہ پڑھا ہے تو اس قرأت سے معنی یہ ہوں گے کہ پیٹ کے بچہ کی ذکوۃ اس کی ماں کی طرح ذبح کرنا چاہیے بعض نے ذکوۃ الْجَنِينِ ذِكْوَةَ أُمِّہ دونوں کو منسوب روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں۔)

مجمع البحار میں ہے کہ کسی صحابی یا تابعی سے یہ منقول نہیں ہے کہ پیٹ کے بچہ کو دوبارہ ذبح کرنا چاہئے، صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے۔

كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيًّا - تیرے تمام کتے (جن کو تو نے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو)

جس جانور کو پکڑ لیں اس کو کھا، خواہ وہ ذبح کیا جائے (مثلاً تو اس کو زندہ پائے اور ذبح کر لے) یا ذبح نہ کیا جائے (مثلاً کتا اس کو مار ڈالے تیرے ہاتھ آنے سے پہلے) اس حدیث سے

یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کتے کا جوٹھا پاک ہے اور کتا نجس نہیں ہے ورنہ آپ یہ حکم فرماتے کہ اس جانور کو دھو کر کھاؤ! اور

دھونے سے بھی کیا ہوتا جب اس کی نجاست رگوں اور خون میں سرایت کر جاتی۔ دوسرے اگر اس کا منہ نجس ہوتا تو اس کا شکار حلال نہ ہوتا، اس لئے کہ اس کا لعاب جانور کے رگ و پوست

میں گھس جاتا ہے جو دھونے سے بھی نہیں نکل سکتا۔ امام بخاری اور محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ لیکن جمہور علماء کتے کے

جھوٹے کو نجس کہتے ہیں اور اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منڈال کر چڑچڑ کرے تو اس کو سات

بار دھوؤ اور آٹھویں بار منی لگا کر ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ (اس لحاظ سے کہ بعض کتے کے منہ میں

زہر ہوتا ہے۔ اگر نجاست کی وجہ سے ہوتا تو تین بار دھونا کافی سمجھا جاتا اور منی سے رگڑنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ دوسرے

سور جو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے اس کا جھوٹا سات بار سے بھی زیادہ دھونے کا حکم ہوتا، حالانکہ ایسا کوئی حکم شارع نے

نہیں دیا۔)

ذَكَاةُ الْأَرْضِ يَنْسُهَا - زمین سوکھ جانے سے پاک ہو

جاتی ہے (یہ امام محمد بقرا کا قول ہے)۔

فَشَيْبَتِي رَيْبَهَا وَأَحْرَقْتِي ذَكَاؤُهَا - اس کی ہوانے مجھ کو زہر آلود کر دیا اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا دیا۔

ذَكَيْتِ النَّارُ تَذْكُو ذَكَا - جب آگ شعلے مارنے لگی۔

قَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لَيْسِي أَدَمَ - اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو آدمیوں کے لئے پاک کر دیا (اس کے ذبح کرنے کی حاجت نہیں)۔

دَبَاغُهَا ذَكْوَتُهَا - کھال کی دباغت کرنا گویا جانور کو ذبح کرنا ہے (جیسے جانور ذبح سے پاک اور حلال ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ خواہ کھال حلال جانور کی ہو

یا حرام جانور کی یا مردار کی سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور بعض نے سورا آدمی کی کھال کو مستحی رکھا ہے مگر اس استثناء پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ سور کی کھال جدا ہی نہیں ہو سکتی

اور اسی طرح آدمی کی بھی۔ مگر کسی طور سے اگر جدا کر لی جائے اور دباغت کر لیں تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے مگر اس کا استعمال مکروہ ہو

گا۔ اس لئے کہ آدمی معزز اور محترم ہے اس کے ہر جزو بدن کو زمین میں دفن کر دینا چاہئے۔ تاگزیر حالت میں اگر معالجہ کے لئے آدمی

کی کھال کی ضرورت ہو تو دباغت کے بعد اس کے پاک ہو جانے میں کوئی شک نہیں، جیسے اس کی ہڈی اور بال وغیرہ کہ وہ بھی

پاک ہیں)۔

ہے۔

كُلُّ يَابِسٍ ذَرَكِيٌّ - ہر خشک چیز پاک ہے۔

قَبْرٌ عَلَيَّ بَيْنَ ذِكْوَاتِ بَيْضٍ - حضرت علیؑ کی قبر سفید  
مشتعل کنکروں کے درمیان ہے۔

ذِكْوَانٌ - ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

ذَرَكِيٌّ - ذہین روشن طبع (اس کے مقابل عَبِيٌّ ہے)۔

## باب الذال مع اللام

ذَذَلَّةٌ يَأْتِ الذَّلُّ - مضطرب ہونا، ہلنا، لٹک جانا۔

يَخْرُجُ مِنْ نَذْبِهِ يَتَذَلُّ - اس کے پستان سے نکل کر تھل

تھل کرتا ہوگا (یہ ماخوذ ہے ذَلَّ ذُلُّ التَّوْبِ سے یعنی کپڑے کا

نیچا کنارہ جو لٹکتا ہو۔ محیط میں ہے کہ ذَلَّ ذُلُّ اور ذَلَّ ذُلُّ اور ذَلَّ ذُلُّ

اور ذَلَّ ذُلُّ اور ذَلَّ ذُلُّ اور ذَلَّ ذُلُّ سب کے یہی معنی ہیں۔ بعض

نے کہا ذَلَّ ذُلُّ وہ کپڑے تلے اوپر پہنے جائیں اوپر والا کپڑا نیچے

والے سے چھوٹا ہوتا کہ دیکھنے والوں کی نظر سب پر پڑے۔)

ذَلْفٌ - ناک چھوٹی ہونا، اس کی نوک برابر ہونا یا ناک موٹی

اور چھوٹی ہونا تنھے پھیلے ہوئے۔

أَذْلَفٌ - جس شخص کی ناک چھوٹی یا چھٹی ہو۔

ذُفٌّ أَذْلَفٌ كِي جَع (جیسے حدیث میں ہے کہ

لَا تَقْرُومُ السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صَغَارَ الْأَعْيُنِ

ذُفٌّ الْأُنْفِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم

ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چھوٹی

اس کی نوک برابر ہوگی (مرا دترک لوگ ہیں)۔

ذُفٌّ - پرندے کا بیٹ کرنا۔ جیسے زَرَقٌ اور ذَرَقٌ اور سَلْعٌ

ہے۔ تیز ہونا، تیز کرنا، تازہ کرنا۔

ذُفٌّ - تیز ہونا، روشن کرنا، گھبرانا، پیاس سے مرنے کے

قریب ہونا۔

ذَلْفَةٌ - تیزی (ذُفٌّ سے ہی مشتق ہے)۔

ذَلِيْقُ اللِّسَانِ - تیز زبان اور بہت باتیں کرنے والا

(چنانچہ کہتے ہیں!

فَلَانَ ذَلِيْقُ اللِّسَانِ يَاطْلِقُ اللِّسَانَ فَصِيْحُ البَيَانِ - وہ

بڑا زبان آور زبان دراز فصاحت کے ساتھ تقریر کرنے والا

لِسَانٌ ذُلُقٌ طَلِقٌ - تیز زبان بڑی چلتی ہوئی۔

فَلَمَّا أَذْلَقْتُهُ الحِجَارَةَ - جب پتھروں کی مارنے ان کو

(یعنی معاذ اسلمی کو) بے قرار کر دیا یا پانا تو ان کر دیا۔

تَكَانَتْ تَصَوُّمٌ فِي السَّفَرِ حَتَّى أَذْلَقَهَا الصَّوْمُ - حضرت

عائشہ سفر میں بھی روزہ رکھتیں یہاں تک کہ روزہ نے ان کو گال

دیا (ضعیف کر دیا کزور کر دیا)۔

إِنَّهُ أَذْلَقَ يَوْمَ أَحَدِ مِنَ الْعَطَشِ - وہ احد کے دن پیاس کی

وجہ سے مرنے لگے۔

أَذْلَقَيْتِ الْبَلَاءُ فَتَكَلَّمْتُ (حضرت ایوب نے اپنی دعا

میں عرض کیا) تیری آزمائش نے مجھ کو مجبور کر دیا آخر میں نے

عرض کیا (صبر کی انتہا ہوگئی اب صبر نہ کر سکا)۔

يَكْسَعُهَا بِقَائِمِ السَّيْفِ حَتَّى أَذْلَقَهُ - تلوار کے قبضے

(مٹھے) سے مارتے رہے یہاں تک کہ اس کو بے قرار کر دیا۔

جَاءَتْ رِجِيمٌ فَتَكَلَّمْتُ بِلِسَانِ ذُلُقٍ طَلِقٌ نَاطِقٌ

تعالیٰ کے پاس آیا اور بڑی تیز اور چلتی ہوئی زبان سے اس نے

بات کی اہل عرب کہتے ہیں۔

لِسَانٌ طَلِقٌ ذُلُقٌ يَاطْلِقُ ذُلُقٌ يَاطْلِقُ ذُلُقٌ يَاطْلِقُ

ذُلُقٌ - (سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی) تیز اور چلتی ہوئی

زبان۔

ذُلُقٌ كُلُّ شَيْءٍ - ہر چیز کی دھار۔

عَلَى حَدِّ بَسَانٍ مُذَلَّقِي - جیسے تیز نیزہ کی آلی (نوک)

(مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنے شوہر کے پاس رہنا ایسا ہے جیسے

نیزہ کے نوک یا تلوار کی دھار پر رہنا۔ یعنی بالکل بے قراری

اور اضطراب کے ساتھ)۔

فَكَسَّرْتُ حَجْرًا وَحَسَرْتُهُ فَأَذْلَقْتُ - میں نے ایک

پتھر توڑا اور اس کو صاف کیا وہ تیز ہو گیا (یعنی نہ دھار دار ہو گیا

کاٹنے لگا)۔

أَلَمْ تَسْقِ الحَصِيْحَ وَتَسْحَرِ الْمَيْدَ لَاقَةَ الرُّفْلَا - کیا ہم

نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز روساندنی کو جس کے دودھ

سے برتن بھر جاتے ہیں نہیں کاٹا۔

## الحج والعمرة

مَامِنَ شَيْءٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَقَدْ جَاءَ عَلَيَّ أَدْلَالِيهِ - اللہ کی کتاب میں جو آیت ہے وہ اپنے صاف سیدھے رستوں پر آئی ہے۔

أَدْلَالٌ - جمع ہے ذل کی کسرہ ذال (اہل عرب کہتے ہیں)۔  
رَكِبُوا أَدْلَ الطَّرِيقِ - اچھے صاف رستے میں گئے۔

إِذَا رَأَيْتُمُونِي أَنْفَعِدْكُمْ الْأَمْرَ فَانْفَعِدُوا عَلَيَّ أَدْلَالِيهِ (زیاد بن ابی سفیان نے خطبہ سنایا تو کہا) جب تم دیکھو میں تم کو کوئی حکم دوں تو اس کو عمدہ رستوں پر چلاؤ (یعنی تدبیر اور دانائی سے اس حکم کو نافذ کرو)۔

بَعْضُ الدُّلِّ الْقِيَامُ لِلْأَهْلِ وَالْمَالِ - کبھی ذلت آدمی کے مال اور اہل و عیال کو باقی رکھتی ہے (جب ایک ظالم اس پر ظلم کرے اور اس سے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی ذلت پر صبر کرے اور خاموش رہے تو اس کا جان و مال محفوظ رہے گا اور اگر غصہ کر کے اپنی عزت بحال رکھنا چاہے تو جان اور مال کے تلف ہونے کی پرواہ نہ کرنی چاہیے)۔  
كُنَّا نَوَاطِقُوهُمْ أَنْ يُسْتَدْلُوا ذَلِيلًا هُوَ لَنَا بِسَدِّ كَرْتِهِ تَحْتِ -

مَوْتُ الْعِزِّ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاةِ الدُّلِّ - عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہتر ہے (اردو میں ایک مثال ہے مال صدقہ جان و جان صدقہ آبرو - شریف آدمی جان دینا بہتر سمجھے گا مگر ذلت کو گوارا نہ کرے گا اسی طرح عزت دار قوم لڑکر مرجانا پسند کرے گی مگر غلامی کے ساتھ جینا گوارا نہ کرے گی)۔  
إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الدُّلَّ - (جب جہاد چھوڑ دیں گے تو) اللہ ان پر ذلت بھیجے گا (کیونکہ جب کبھی ہاڑی میں مصروف ہوئے تو رعیت بنے رہے اب حاکم ان پر طرح طرح کے ظلم کریں گے اور خدا کے دیے ہوئے قانون سے لاپرواہ ہو کر اپنا قانون ان پر چلائیں گے وہ اس کو گوارا کریں گے اور ذلت کی زندگی گزارتے رہیں گے کیونکہ اللہ کے قانون کے لیے جہاد ترک کر چکے ہوں گے)۔

الدُّلُّ فِي نَوَاصِي الْبَقْرِ - گائے تیل کی پیشانی میں ذلت دھری ہوئی ہے (کیونکہ گائے تیل وہی لوگ زیادہ رکھتے ہیں جو

ذُلْفِيَّة - ایک شہر ہے ملک روم میں (حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں اس کا ذکر ہے)۔

ذَوَلْفِيَّة - تین حروف ہیں را اور لام اور نون - (شفویۃ تین دوسرے حروف کو کہتے ہیں با اور میم اور فاء)  
ذُلٌّ بِأَدْلَالَةٍ يَامَدْلَةٌ يَأْدَلَةٌ يَأْدَلَةٌ - رسوا کی بے عزتی (یہ ضد ہے عِزَّة کی)۔

تَذَلُّلٌ اور اذْذَلٌ - آسان کرنا، تابعدار کرنا، ذلیل کرنا۔  
تَذَلُّلٌ - تواضع، فروتنی، تابعدار ہو جانا۔  
الْمُذَلُّ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے - یعنی ذلیل کرنے والا جیسے مُعَزَّزٌ دینے والا۔

كَمْ مِنْ عِدْقٍ مُدْلَلٍ لِأَبِي الدُّخْدَاحِ - ابوالدحداح کے کتنے خوشے ہیں کھجور کے جو تذلیل کئے گئے (تذلیل اس کو کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں کھجور کے پھل نمودار ہوتے ہیں تو عرب لوگ ان میں ڈالیوں کی طرف سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ توڑنے میں آسانی ہو - ایک روایت میں عِدْقٍ ہے یہ فتح عین جو کھجور کے درخت کو کہتے ہیں تو معنی یہ ہوں گے کہ ابوالدحداح کے لیے کھجور کے کتنے درخت ہیں جن کا میوہ لینا آسان کر دیا گیا ہے یعنی ان کا میوہ زمین سے قریب ہے ہر شخص بہ آسانی توڑ سکتا ہے)۔

يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُدْلَلَةً لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَاضِي - مدینہ کو اچھی طرح میوے نزدیک لٹکے ہوئے چھوڑ کر چلے جائیں گے صرف جنگلی جانوروں ہاں اکٹھا ہوں گے (آدمی کوئی نہ رہے گا)۔

اللَّهُمَّ اسْقِنَا ذُلًّا السُّحَابِ - یا اللہ! ہم کو ان بادلوں سے پانی پلا جو نرم ہوں (ندان میں چمک ہونہ گرج)۔  
ذُلٌّ جمع ہے ذُلُولٌ کی - یعنی نرم، ملائم، ہموار اس کی ضد ضَعْبٌ ہے یعنی سخت یہ ذل کسرہ ذال سے مشتق ہے۔

إِنَّهُ خَيْرٌ فِي ذُلِّهِ مِنْ ذُلِّ السُّحَابِ وَصِعَابِهِ فَاخْتَارَ ذُلُّهُ - ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم ملائم بادل (جن میں گرج اور چمک نہ ہو) اختیار کرے یا سخت (جن میں گرج اور چمک ہو) انھوں نے نرم ملائم بادل کو پسند کیا۔



مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ قَائِلًا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ  
فَأَذْلُو نَيْتٌ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَهُ- میں نے ایک کہنے والے کا  
کہنا سنا کہ اللہ کے رسول گزر گئے یہ سنتے ہی میں بھاگی (دوڑ کر  
چلی) اور میں نے آپ کا چہرہ (منور) دیکھا۔

### باب الذال مع الميم

ذَمْرٌ - ملامت کرنا، بھارتا، برا بھانتہ کرنا۔  
تَذْمِيرٌ - اندازہ کرنا (بہ معنی تنقید ہے)۔  
تَذَامُرٌ - لڑائی پر ابھارنا۔  
تَذَمَّرٌ - ایک فوت شدہ چیز پر اپنے آپ کو ملامت کرنا۔  
غصہ ہونا ڈرانا۔

ذِمَارٌ - جس کی آدمی کو حفاظت کرنی چاہیے (جیسے عزت  
آبرو، عصمت، زنا، و نگہداشت اطفال وغیرہ)۔

أَلَا إِنَّ عُمَانَ فَصَحَّ اللَّيْمَا رَفَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
(حضرت علی نے کہا) عثمان نے تو زمار کو سوا کیا (جھبی تو جنگ  
احد میں آنحضرت کو چھوڑ کر بھاگ گئے) آنحضرت نے فرمایا  
خاموش رہ۔

حَبْدًا يَوْمَ الدِّمَارِ - دھار کا دن کیا عمدہ دن ہے (یہ  
ابوسفیان کا قول ہے۔ یعنی جنگ کا دن جس دن آدمی ان  
چیزوں کی حفاظت کرتا ہے جن کی حفاظت اس پر لازم ہے)۔

فَخَوَجَ يَتَذَمَّرُ - پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا نکلا۔  
إِنَّهُ كَانَ يَتَذَمَّرُ عَلَى رَبِّهِ - حضرت موسیٰ اپنے پروردگار  
پر جرات کرتے تھے (یعنی بے تکلف معروضہ کرتے تھے)۔ کبھی  
جذبات میں وہ باتیں منہ سے نکال بیٹھے تھے جو دوسرے لوگ ہر  
گز بارگاہ الوہیت میں منہ سے نکال سکتے۔ جیسے رَبَّنَا إِنَّكَ  
أَتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَئَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا أَلَا  
بِئْسَ مَا أَتَاهُمْ لَكِنَّا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنَّ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ -  
یہ باتیں حضرت موسیٰ ہی کو سزاوار تھیں جو پروردگار کے خاص پر  
وردہ غلام اور لاڈ لے تھے)۔

إِذَا أُمَّهُ تَذَمَّرَتْ وَتَسَبَّتْ - (حضرت طلحہ جب مسلمان  
ہوئے تو) ان کی ماں ان پر غصہ کرنے لگیں ان کو برا کہنے لگیں یا

رعایا اور زراعت پیشہ ہوں ایسے لوگ ہمیشہ ملکوں کے محکوم اور  
تختہ مشق بنے رہتے ہیں۔ اس کے برخلاف عزت اور بھلائی  
گھوڑوں کی پیشانی میں ہے کیونکہ گھوڑوں کے سوار سپاہی اور  
مخت کش جنگی لوگ ہوتے ہیں وہ دوسروں پر حکومت کرتے ہیں  
نہ یہ کہ محکومی کی زندگی بسر کریں)۔

حَانِطٌ ذَلِيلٌ - پست دیوار۔

بَيْتٌ ذَلِيلٌ - پست کوٹھری (جس کی چھت نیچی ہو)۔

لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذَلَّ نَفْسَهُ - مومن کو نہیں چاہئے  
کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے (بلکہ پروردگار پر بھروسہ کر کے  
اپنی عزت کو قائم اور اپنے مقام کی مدافعت کرنا چاہئے) اگر  
مارے گئے یا قید ہوئے تو سبحان اللہ۔ اپنے ایمان اور حق و سچائی  
کی حمایت اور طرف داری میں اہل باطل کی جانب سے جو  
تکلیف لاحق ہو وہ ایک مومن کے لیے قدر سے زیادہ شیریں  
ہونی چاہیے)۔

أُمُورٌ لِلَّهِ حَارِبَةٌ عَلَى أَذْلَالِهَا - اللہ کے کام اپنے  
مناسب راستوں پر جاری ہیں یا معمولی راستوں پر۔

تَذَلُّ الْأُمُورُ لِلْمَقَادِيرِ حَتَّى يَكُونَ الْحُتْفُ فِي  
التَّذْيِيرِ - سب کام تقدیر کے تابع ہیں کبھی آدمی کی موت اس کی  
تدبیر ہی سے ہوتی ہے (وہ موت سے بچنے کی ایک تدبیر کرتا ہے  
لیکن اس کی موت اسی میں مقدور ہوتی ہے) تدبیر الہی پڑتی  
ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر چھوڑ دینا چاہیے نہیں  
تدبیر دل کھول کر اور جان توڑ کر کرنا چاہیے مگر بھروسہ اللہ کی  
تدبیر پر رکھنا چاہیے اپنے ساز و سامان اور ذرائع و وسائل پر یا  
اصابت رائے پر مغرور نہ ہونا چاہیے۔ اس میں ایک فائدہ یہ بھی  
ہے کہ جب تدبیر کر کے ناکامی ہوتی ہے تو زیادہ رنج نہیں ہوتا  
آدمی صابر اور شاکر رہتا ہے یہ سمجھ لیتا ہے کہ ہمارے مقدر میں  
کامیابی نہ تھی اور جو لوگ تقدیر الہی پر ایمان نہیں رکھتے صرف  
تدبیر پر نازاں رہتے ہیں جب ان کی تدبیر نہیں چلتی تو بسا  
اوقات خودکشی کر لیتے اور جان دیتے ہیں)۔

ذَلْمِي - چننا۔

إِذْكَو لِي - دوڑا چلا۔

حضرت عمر نے ایک غلام کی امان سارے کافروں کے لشکر پر جائز رکھی (بجائے اللہ اسلام کی سارے دین ہے جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو برابر حق اور مساوی عزت اور حرمت حاصل ہے اور مسلمانوں کو عہد پورا کرنے کی کیسی تاکید ہے دعا بازی اور عہد شکنی یہ اسلام کا شیوہ نہیں بلکہ کافروں کی خصلت ہے)۔

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ - مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے (ادنیٰ کر کے یا اعلیٰ ہر ایک کا ذمہ صحیح اور واجب الایفاء ہے)۔  
أَوْصِيهِ بِذِمَّةٍ - میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اہل ذمہ کا ذمہ پورا کرے (ان کو ہر طرح امان میں رکھے اگر کوئی دشمن ان پر چڑھ کر آئے تو ان کو بچائے)۔  
أَقْبَلْنَا بِذِمَّةٍ هَمُّ كَوْنِ كَسَاةٍ هَمُّ بَارِئٍ فِي لُؤْلُؤِ نَوَادٍ - فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ - اس سے اللہ کی امان اٹھ گئی (اور اب اللہ اس کو ذمیل اور خوار اور ہلاک کرے گا)۔

لَا تَسْتَرُوا رَقِيقَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَأَرَاضِيهِمْ - ذمی کافروں کے غلام لوٹدی اور زمینیں نہ خریدو (کیونکہ جب وہ اچھے حال اور ثروت میں ہوں گے تو مسلمانوں کو زیادہ جزیہ (ٹیکس) وصول ہوگا اگر مسلمان ان کی جائیدادیں خرید لیں گے تو وہ اپنے تئیں مفلس ظاہر کر کے بہت کم جزیہ دیں گے یا دارالاسلام سے چلے جائیں گے تب بھی جزیہ کا نقصان ہوگا۔ بعض نے ذمیوں کی زمینیں خریدنے سے اس لیے ممانعت فرمائی کہ ان کی زمین سے خراج لیا جاتا ہے اگر مسلمان اس زمین کو لے گا تو اس سے بھی خراج لیا جائے گا۔ اس میں اسلام اور مسلمانوں کی ذلت ہے)۔

مَا يَجْعَلُ مِنْ ذِمَّتِنَا - ہم کو ذمیوں سے کیا کیا لینا درست ہے۔

ذِمَّتِي زَهِيَّةٌ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ - میرا ذمہ گروی ہے اس کو پورا کرنا مجھ پر ضروری ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَةٌ الرِّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةُ عَبْدُ أَوْ أَمَةٌ - دودھ پلانے کا حق مجھ پر سے کیسے اترے گا؟ فرمایا ایک بڑھڑا کو دینا غلام ہو یا لوٹدی (اگر چہ دودھ پلانے والی کو اس کی اجرت دینی جاتی ہے مگر دودھ چھوٹنے کے وقت اس کو

ان کو اسلام سے بھر جانے پر ابھارنے لگیں۔

وَأُمُّ أَيْمَنٍ تَذْمُرُ وَتَصْحَبُ - ام ایمن (آنحضرت کی آیا کھلائی) غصہ کرنے اور نل بچانے لگیں (ایک روایت میں تذمر ہے)۔

فَجَاءَ عُمَرُ ذَامِرًا - اتنے میں حضرت عمر ڈراتے ہوئے آئے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ ذَمَّرَ جَزْبَةً - شیطان نے اپنے گروہ کو ہمت دلائی ابھارا۔

فَتَذَا مَرَّ الْمُشْرِكُونَ وَقَالُوا هَلَّا كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ - اب مشرکین بچھتانے لگے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے (بڑی غلطی کی) مسلمانوں پر اس وقت حملہ کیوں نہیں کیا جب وہ نماز میں تھے (ارے بیوقوفو! یہ انتہائی نامردی ہے کہ ایک شخص خدا کی عبادت میں مصروف ہو اور تم اس کو غافل پا کر اس پر حملہ کرو)۔

فَوَضَعْتُ رِجْلِي عَلَى مُذْمَرِ أَبِي جَهْلٍ - میں نے ابو جہل کے کندھے یا گردن پر پاؤں رکھا (وہ مردود ذمہ حالت میں پڑا تھا)۔

ذِمَاذٌ - ایک گاؤں کا نام ہے ملک یمن میں جو مقام صنعا سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔

ذَمْلٌ يَأْمُولُ يَأْمِيلُ يَأْمَلَانُ - اونٹ کی ایک قسم کی چال (رقار) ہے جو "عقن" سے زیادہ ہے۔

يَسْبُو ذَمِيلًا - نرم چال چلتا ہے۔

ذَمٌّ يَأْمَلَةٌ - برائی کرنا (یہ ضد ہے مدح کی)۔

ذِمَّةٌ - عہد امانت اور ضمانت۔

تَذْمِيَةٌ - بہت برائی کرنا (نہا یہ میں ہے کہ "ذمہ" اور "ذمام" دونوں کے معنی عہد اور امان اور ضمانت اور حرمت اور حق اور جو کافر دارالاسلام میں امن سے رہتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں ان کو ذمی اور "اہل الذمہ" کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اسلامی ریاست میں حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں)۔

يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَذْنَاهُمْ - ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے (اب دوسرے مسلمانوں کو اس کی امان کو توڑنا جائز نہیں)۔

## ض ط ظ غ ف ق ک ل م ن و ع ی ء

اور بھی کچھ دینا عرب لوگ پسند کرتے تھے اس لئے فرمایا کہ اجرت کے علاوہ اگر ایک بردہ اس کو دودھ چھڑاتے دقت دیدیں تو اس کا پورا حق ادا ہو جائے گا۔ ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک ہند میں بردے کا وجود مخالف حکومتوں کی وجہ سے نہیں رہا ہے اب اس کے عوض ایک کپڑے کا جوڑا کچھ نقد یا اور کچھ متاع مثلاً زیور، جانور وغیرہ دیدیں تو کافی ہے۔)

اَلتَّدْمُ لِلصَّاحِبِ اَنْ يَّحْفَظَ ذِمَّتَهُ - عمدہ خصلتوں میں تدمم ہی ہے۔ یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا اور لوگوں کی برائی سے اپنے آپ کو بچانا۔ جس صورت میں ذمہ توڑا جائے۔

اِحْفِزْ ذِمَّتَكَ لَا تَنْزِفْ وَلَا تَدْمُ (عبدالمطلب سے خواب میں کہا گیا) تم زمرم کو کھو دو اس کا پانی خشک نہ ہوگا نہ لوگ اس کی برائی کریں گے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے "نہ اس کا پانی کم ہوگا") یہ بیہوشی سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ کنواں جس میں پانی کم ہو۔)

فَاتَيْنَا عَلِيَّ بِيَدِ ذِمَّةٍ - ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس میں پانی کم تھا (اصل میں لوگ ایسے کنوئیں کی مذمت اور برائی کرتے ہیں اس وجہ سے یہ لفظ اس پر اطلاق کیا گیا تو ذمہ بہ معنی مذمومہ ہے یعنی برائی کیا گیا)۔

وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ اَذَمَّتْ - ان کی اونٹنی خستہ ہوگئی (چلنے کے قابل نہیں رہی) گویا لوگوں کی مذمت کے لائق ہوگئی وہ کہہ سکتے ہیں کیسی خراب اور ناکارہ اونٹنی ہے۔)

فَحَرَجْتُ عَلَيَّ اَتَانِي تَلِكُ فَلَقَدْ اَذَمَّتْ بِالرَّكْبِ - میں اسی گدھی (مادہ خر) پر سوار ہو کر نکلی اس نے قافلہ کو روک دیا (اس وجہ سے کہ وہ سستھی دیر میں چلتی تھی۔ یہ قول حلیمہ سعدیہ آنحضرت کی ان کا ہے۔)

وَإِذَا فِيهَا فَرَسٌ اَذَمٌ - ان میں ایک خستہ گھوڑا تھا (جو چل نہ سکتا تھا)۔

إِنَّ الْخُوتَ قَاتَنَهُ رَدِيًا ذِمًّا - مچھلی نے حضرت یونس کو اگل دیا وہ ناتوان مردے کی طرح ہو گئے تھے۔ (بہت بری حالت) ذَرُّوْهَا ذِمِّيَّةً - (کچھ لوگوں نے آنحضرت سے عرض کیا ہم ایک گھر میں جا کر رہے تھے۔ جب ہم پہنچے تھے تو

میں کہتا ہوں کہ یہ خیال تو دوسری جگہ منتقل ہو جانے میں بھی پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ اگر انتقال سکونت کے بعد کوئی مالی وجائی نقصان مقدر نہ ہو تو سمجھیں گے کہ جو کچھ خرابی ان پر آئی وہ سابقہ مکان ہی کی وجہ سے تھی۔ تو صحیح تو چہ یہ ہے کہ انسان کی صحت پر اس کے وہم اور گمان کا بڑا اثر ہے۔ چونکہ ان کے دل میں یہ وہم آ گیا تھا کہ اس گھر کا اثر ہے جو ہم پر خرابی آگئی۔ پس اگر وہیں رہے تو یہ وہم اور توی ہو کر ان کو بیمار کر دیتا ان کی صحت پر برا اثر ڈالتا اس لئے آپ نے دوسرے گھر میں اٹھ جانے کا اور اس گھر کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر واقعی ایسا تنگ و تاریک، مرطوب ہوتا ہے جس میں رہنے سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے معذور ہو کر روٹی کمانے سے لاچار ہو جاتے ہیں تو مرگ اور مفلسی دونوں حملہ کرتی ہیں اب طاعون سے بھاگنے کی ممانعت جو دوسری حدیث میں آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کو جہاں طاعون پھیل گیا ہو چھوڑ کر دوسرے ملک کو نہ جاؤ۔ لیکن جس گھر میں طاعون کی کثرت ہو وہاں طاعون کے چوہے مر رہے ہوں تو وہاں سے اٹھ کر دوسرے گھر میں چلے جانا منع نہیں ہے۔ اسی طرح اگر بستی میں طاعون پھیلے تو میدان یا جنگل یا پہاڑ پر جا کر رہنا منع نہیں۔

بعض نے کہا شاید اس گھر کی ہوا ان کے مزاج کے ناموافق ہوگی اس لئے آپ نے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا۔)

هُمْ يَلْعَنُونَ مَدْمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ - (اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی گالی گلوچ سے مجھ کو کیسا بچایا، وہ مذم (یعنی جس کی

ہنگ حرمت ہو، اس کے فرائض ادا نہ کئے جائیں یا جو کام اس کے حرام کئے ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے۔)

فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ- اللہ کی امان کو مت توڑو (جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبیلے کی طرف منہ کیا، ہمارا کاٹا ہوا جانور کھایا، بس وہ مسلمان ہے اللہ کی امان میں ہے)۔

مَنْ صَلَّى الْعِدَّةَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ- جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے وہ اللہ کے ذمے میں ہے (یہ دونوں نمازیں نفس پر بہت بھاری ہیں دوسرے ایک دن کے شروع میں ایک رات کے شروع میں گویا ایک نماز سے دن بھر کی امان ہوتی ہے اور دوسری نماز سے رات بھر کی)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدَبَرِيَ مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ- جس شخص نے عمداً (جان بوجھ کر قدرت رکھتے ہوئے) نماز کو ترک کیا، وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے نکل گیا (اللہ اور رسول نے جو عہد بندوں سے لیا تھا اس عہد کو اس نے توڑ ڈالا)۔ اب گویا وہ اللہ اور رسول کا دشمن ہو گیا۔ بعض نے کہا اس کا قتل درست ہو گیا، اب اس کو امان نہ رہی)۔

أَصْبَحْتُ فِي ذِمَّتِكَ- میں صبح کے وقت تیری امان میں آیا۔

مَنْ نَامَ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدَبَرَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ جو شخص ایسی چھت پر سویا جس کے کناروں پر روک نہ ہو (نہ کھرانہ منڈیر) اس کے محفوظ رہنے کا ذمہ نہیں رہا (کیونکہ احتمال ہے سوتے سوتے لڑھک کر نیچے آ رہے)۔

مِنَ الْمَكَارِمِ النَّذْمُ لِلْجَارِ- عمدہ اخلاق میں یہ بھی ہے کہ ہمسائے کی حفاظت کرے (اس کو تکلیف سے بچائے)۔

### باب الدال مع النون

ذَنْبٌ- گناہ، پیچھے جانا۔

ذمت کی گئی) پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں (یعنی سراہا گیا تعریف کیا گیا)۔

فَلَهَا عَلَيْنَا حُرْمَةٌ وَذِمَامٌ- ہم پر ان کا حق ہے، ان کی حرمت لازم ہے۔

أَخَذْتَهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذِمَامَةً- ان کو اپنے ساتھی سے حیا آئی، ملامت کا ڈر ہوا۔

فَأَصَابَنِي مِنْهُ ذِمَامَةٌ حَتَّى تَمَادَانَ يَا خُدَيْبِيُّ (حضرت عبد اللہ ابن عمر کہتے ہیں) میں ابن صیاد سے شرمایا گیا قریب تھا کہ اس کی بات مجھ پر اثر ہو (میں اس کے دعوے کی تصدیق کروں (جموٹوں، دجالوں سے علیحدہ رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ ان کا جادو ہم پر بھی چل جائے) دوسری حدیث میں ہے جو کوئی دجال کو پائے تو (جہاں تک ہو سکے) اس سے دور رہے۔ میں نے اپنے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی سے کہا چلے قادیان میں مدعی مہدیت اور نبوت سے مل کر آئیں انھوں نے کہا، ہرگز نہ جاؤ اور یہی حدیث پڑھی)۔

فَإِنَّ لَهُ ذِمَّةً وَرَجْمًا (معاویہ نے یزید کو وصیت کی کہ امام حسین سے متعرض نہ ہونا) ان کا ذمہ ہم پر ہے اور ان سے رشتہ بھی ہے (اس کے باوجود یزید نے اپنے باپ کی وصیت کا خیال نہ کیا اور ابن زیاد ملعون کو یہ نہ لکھا کہ امام حسین کو عزت اور احترام کے ساتھ مدینہ پہنچا دو یا میرے پاس بھیج دو) مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمْ اللَّهُ بِذِمَّتِهِ- جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت اور امان میں آ گیا، اب ایسا نہ ہو (تم اس کو ستاؤ اور قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اپنی امان کی جواب دہی تم سے کرے (اللہ تعالیٰ یہ فرمائے کہ جس کو میں نے امان دی تھی، اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، تم نے اس کو کیسے ستایا، میری امان میں خلل ڈالا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز ترک نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی امان کی چیز تم سے طلب کرے، یعنی یہ فرمائے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی تاکہ تم امان میں رہتے)۔

تَنْتَهَكَ ذِمَّةَ اللَّهِ- اللہ کا ذمہ پھاڑا جائے (یعنی اس کی

آئے نہیں گے۔)

مَذَابٍ۔ بھی اَذْنَابِ کے ہم معنی ہے۔

وَذُنُوبًا جَسَانَةً۔ جو زمینیں سخت نہیں وہاں سے نالے نکالے۔

فَإِذَا كَانَ ذَٰلِكَ حَضَرَ يَعْسُوبُ الدِّينِ بَدْنِيَةً (اس فساد میں) جب یہ واقع ہوگا دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر جلدی سے چل دے گا (اور فتنہ میں شریک نہ ہوگا)۔

فَأَمَرَ بَدْنُوبَ مِنْ مَاءٍ فَأَرِيقَ عَلَيْهِ۔ آپ نے حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کا اس پر بہا دیا گیا۔

فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبِينَ۔ انہوں نے (یعنی ابو بکر صدیق) ایک یا دو ڈول نکالے (وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اس میں

اشارہ ہے کہ خلافت کا زور شور اور رعب و داب ان کے وقت میں نہ ہوگا۔ ان کی خلافت دو برس تین مہینے رہی تو ہر سال کے بعد ایک ڈول ہوا اور تین مہینے کو حساب میں نہیں رکھا یہ راوی کا

شک ہے کہ ایک ڈول فرمایا یا دو ڈول چونکہ ان کی خلافت دو برس سے زیادہ رہی تو دو ڈول صحیح ہوئے۔)

طَهَّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا۔ مجھ کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے دونوں کے ایک معنی ہیں۔ بعض

نے کہا ذنوب سے حقوق العباد اور خطایا سے حقوق اللہ مراد ہیں۔)

يَنْفِي الذُّنُوبَ۔ گناہوں کو دور کر دیتا ہے (مٹا دیتا ہے) پاک صاف کر دیتا ہے۔)

إِذَا تَصَافَحَا لَمَّا يَبِيحُ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ۔ جب دو مسلمان ہاتھ

ملائے ہیں تو دونوں کا کینہ نہیں رہتا۔

لَوْلَمْ تَذُنُبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ۔ اگر تم (بالفرض) معصوم

ہوتے، گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو دنیا سے اٹھا لیتا (اور ایسے لوگوں کو پیدا کرتا جو گناہ کرتے) (مطلب یہ ہے کہ دنیا میں

پروردگار کو اپنی کل اسماء اور صفات کا ظاہر کرنا مقصود ہے شہلہ ان صفات کے ایک صفت غفاری ہے، یعنی معاف کر دینا بخش دینا اگر کوئی گناہ نہ ہو تو شان غفاری کا ظہور نہ ہوگا اگر کوئی کافر نہ ہو تو صفت قہاری کا ظہور نہ ہوگا۔ ایمان اور کفر اور گناہ اور

تَذْنِيبٌ۔ دم لگانا۔ عمامہ کا سرا لگانا۔ کھجور کا ایک طرف سے پکنا۔

يَكْرَهُ الْمَذْنُوبَ مِنَ الْبُسْرِ۔ آنحضرتؐ نیم پختہ کھجور کو برا جانتے تھے (یعنی گدڑ کھجور) اس کا نیب بنا کر پینا ناپسند کرتے تھے

کیونکہ کچی کچی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے جس کو غلیظ کہتے ہیں (اور وہ نیم پختہ کھجور بھی گویا غلیظ کی طرح ہے)۔

كَانَ لَا يَقْطَعُ التَّذْنُوبَ مِنَ الْبُسْرِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْتَضِحَهُ۔ حضرت انس جب نیم پختہ کھجور کو توڑ کر بھگونا چاہتے تو

اس کا پکا ہوا ٹکڑا نہ کاٹتے (جو دم کی طرف ہوتا ہے کھجور اسی طرف سے پکنا شروع ہوتی ہے)۔

كَانَ لَا يَرَى بِالتَّذْنُوبِ أَنْ يَنْتَضِحَ بِنَسَا۔ اگر نیم پختہ کھجور بھگوئی جائے (اس کا نیب بنایا جائے) تو سعید بن مسیب

اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

مَنْ مَاتَ عَلَى ذُنَابِي طَرِيقَ فَهْوٍ مِنْ أَهْلِهِ۔ جو شخص کسی امر کے راستہ پر مر جائے (یعنی اس کام کے لئے جاتے ہوئے

مثلاً جہاد یا حج کے راستہ میں) اس نے گویا وہ کام کر لیا (حج کا راستہ ہو تو حاجیوں میں اس کا شمار ہوگا) جہاد کا راستہ ہو تو مجاہدین

میں۔)

ذُنَابِي۔ ذُنَابِي دراصل جانور کے اس مقام کو کہتے ہیں جہاں دم اگتی ہے۔ بعض نے کہا خود دم کو۔

كَانَ فِرْعَوْنُ عَلَى قَرَسٍ ذُنُوبٍ۔ فرعون جب ڈوبا ہے اس وقت وہ ایک دم دار گھڑے پر سوار تھا (یعنی جس کی دم

بہت لمبی تھی بہت بالوں والی)۔

حَتَّى يَرَوْكِبَهَا اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ فَلَا يَمْنَعُ ذَنْبٌ تَلْعَةً۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرشتوں کی لائیں کھلائے گا وہ کسی نیلکے کے دم کو

یعنی اس کے نشیبی حصہ کو) روک نہ سکے گا (مطلب یہ ہے کہ ذلیل و خوار ہوگا اس کا کوئی غم خوار نہ ہوگا)۔

أَذْنَابُ الْمَسَائِلِ۔ نالوں کے نشیبی حصے۔

يَقْعُدُ أَعْرَابُهَا عَلَى أَذْنَابِ أَوْ دِيْتِهَا۔ وہاں کے جنگلی لوگ نالوں کے نشیبی حصوں میں بیٹھیں گے (کسی کو حج کے لئے



## باب الذال مع الواو

ذُو - صاحب - (جیسے ذوال مال صاحب مال - یعنی مال والا اس کا  
تثنیہ ذَوَانِ اور جمع ذُوُونٌ ہے۔

ذُوْبٌ - یا ذُوْبَانٌ - گل جانا، پھل جان (یہ ضد ہے جمود کی یعنی  
جم جانا) سخت گرم ہونا، واجب ہونا، احمق ہو جانا ہمیشہ شہد کھانا -  
تَذْوِيبٌ اور اِذَا بِنْتٌ غَلَانَا پگھلانا۔

مَنْ أَسْلَمَ عَلَى ذُوْبَةٍ أَوْ مَا ثَرَّةٍ فِيهِ لَهٗ - جو شخص کچھ  
بچا ہوا مال رکھ کر اسلام لائے یا کوئی عزت کی چیز رکھ کر تو وہ اسی  
کی ہوگی (یعنی اسلام لانے سے اس کی ملکیت اور عزت زائل  
نہ ہوگی)۔

فَيَفْرَحُ الْمَرْءُ أَنْ يَذُوْبَ لَهُ الْعَقْبُ - آدمی اس سے خوش  
ہوتا ہے کہ اس کا حق کسی پر ثابت ہو جائے۔

أَذُوْبٌ اللَّيَالِي أَوْ يُجِيبُ صَدَا كُفْمَا - میں راتوں کو لوٹتا  
رہوں گا یہاں تک کہ تمہاری آواز جواب دے یہ اِذَا بِنْتٌ سے  
ماخوذ ہے - عرب لوگ کہتے ہیں۔

أَذَابٌ عَلَيْنَا بَنُو قُلَانٍ - فلاں لوگوں نے ہم پر ڈاکہ  
مارا۔

كَأَنَّ يَذُوْبَ أُمُّهُ - اپنی ماں کی چوٹیاں گوندھنا (اصل  
میں يَذُوْبٌ تھا۔)

فَيُصْبِحُ فِي ذُوْبَانِ النَّاسِ - پھر وہ چوروں میں محتاجوں  
میں شریک ہو جائے گا۔

ذُوْبَانٌ - جمع ہے ذُوْبٌ کی۔

أَذَابُهُ اللَّهُ فِي النَّارِ - اللہ اس کو آگ میں گلا دے  
گا۔ (یعنی آخرت میں یا دنیا ہی میں اس طرح گل جائے گا جیسے  
راگ آگ میں گل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم بن عقبہ جس نے مدینہ والوں کو ستایا لوٹا اور قتل  
کیا وہاں سے لوٹے ہی ہلاک اور برباد ہوا یزید ملعون نے جس  
نے مسلم کو بھیج کر یہ آفت مچائی وہ بھی تھوڑے ہی عرصہ میں فی

بے گناہی ہدایت اور ضلالت سب ساتھ ساتھ دنیا میں چلتے  
رہیں گے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے۔

گناہ من ارنامدی در شمار  
ترا نام کے بودی آمرزگار

ذُوْبٌ کے معنی حصہ اور قبر اور سیرین کے گوشت کے بھی  
آئے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ گناہ کئی قسم کے ہیں بعض  
گناہوں سے نعمت میں تغیر ہو جاتا ہے، بعض سے غضب الہی کا  
نزول ہوتا ہے، بعض سے ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے، بعض سے  
دشمن مسلط ہو جاتے ہیں، بعض سے دعا قبول نہیں ہوتی، بعض  
سے بلا اترتی ہے (جیسے وبا طاعون وغیرہ) بعض سے کثرت  
بارش اور سیلاب، بعض سے بد اخلاقیوں کی پردہ درسی، بعض  
سے عمر گھٹ جاتی ہے، بعض سے ہوا میں شدت، تیزی اور  
تاریکی آتی ہے بعض سے بے جا افعال و ندامت اور احساس  
کتری اور بعض معاصی کے ارتکاب سے عصمت درسی اور  
رزق کی تنگی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور سارے گناہوں کی اصل  
چار چیزیں ہیں حرص و حسد اور شہوت و غضب۔ جو کوئی ان  
چاروں دشمنوں کو مارے گا اس سے بہت کم گناہ سرزد ہوں  
گے)۔

إِنَّ مِنَ الذُّنُوبِ ذُنُوبًا يُكْفَرُهَا إِلَّا الْوُفُوفُ  
بِعَرَفَةَ - بعض گناہ ایسے ہیں جو بغیر عرفات میں وقف کیے  
ہونے نہیں اترتے۔

تَتَّبِعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ - تم اونٹوں کی دموں کا پچھا لو گے  
(یعنی دنیا کے دھندوں تجارت، زراعت وغیرہ میں مصروف ہو  
جاؤ گے)۔

وَاتَّبِعْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ - تم بیلوں کی دیمیں سنبھالو  
گے (یعنی ہاڑی میں مصروف ہو گے)۔

ذَنْبُ السَّوْطِ - کوزے کا کنارہ۔

ذَنْبُ الثَّعْلَبِ - ایک بوٹی ہے۔

واسباب پر بہت نگاہ رکھنے والی محافظت کرنے والی۔

ذَوْدُ - ہانکنا، دور کرنا، تین سے لے کر دس تک یا چندہ یا  
میں یا تیس تک اونٹ یا دو سے لے کر نو تک۔

ماتَكْرُوهٍ مِنَ النَّاسِ فَذَرُوهُ عَنْهُمْ۔ جو تو لوگوں کی طرف  
سے برا جانتا ہے اس کو ان سے دفع کر (یعنی جو کوئی کردہ بات  
ان کو پیش آئے وہ ان سے دور کر)۔

أَذْرُدُ النَّاسَ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ۔ میں حوض کوثر سے لوگوں  
کو ہٹاؤں گا۔ یمن والوں کے لئے (پہلے ان کو آب کوثر پلاؤں  
گا۔ اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی۔ دوسری  
حدیث میں ہے کہ اسلام یعنی ہے اور حکمت بھی یعنی ہے یمن  
میں اکثر اہل حدیث گزرے ہیں وہاں مقلد بہت کم ہیں ابھی  
تک یمن میں اہل حدیث کثرت سے ہیں یہ حدیث شریف کے  
اجتہاد کی برکت ہوگی کہ حوض کوثر سے پہلے وہ میراب ہوں گے  
دوسرے لوگ ان کے لئے ہٹائے جائیں گے) نووی نے کہا  
انصاری بھی اصل میں یمن کے رہنے والے تھے یمن سے آ کر  
مدینہ طیبہ میں بس گئے تھے تو ان ہی کی وجہ سے دوسرے لوگ  
ہٹائے جائیں گے کیونکہ انہوں نے دنیا میں اللہ کے پیغمبر پر سے  
دشمنوں کو ہٹایا تھا)۔

كَمَا بُدِّأَ الْعَرُوبُ مِنَ الْإِبِلِ۔ جیسے غیر پر اپنا اونٹ (جو  
اپنے اونٹوں میں مل کر چلا آتا ہے) ہانک دیا جاتا ہے (کرمانی  
نے کہا یہ لوگ جو حوض کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے منافق  
یا مرتد لوگ ہوں گے یا گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے یا  
بدعتی یا ظالم کئی قول ہیں)۔

وَأَمَّا إِخْوَانُنَا بَنُو أُمَيَّةَ فَقَادَةَ زَادَةَ۔ ہمارے بھائی بنی  
امیہ تو فوجوں کے لانے والے اور دفع کرنے والے ہیں (یعنی  
بڑے جنگی لوگ ہیں اور حرم کے محافظ ہیں وہاں سے لوگوں کو  
ہٹاتے ہیں)۔

فَلْيَدِّ اذْنُ رَجَالٍ عَنِ حَوْضِي۔ میرے حوض پر سے کچھ  
لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے (ایک روایت میں لَا يُزَادُنُ  
ہے یعنی ایسا مت کرو کہ حوض پر سے ہانک دیئے جاؤ)۔

فِي خَمْسِ ذَوْدِي مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ۔ پانچ اونٹوں میں ایک

النَّارِ وَالسَّقَرِ ہوا اسی طرح جو کوئی مدینہ طیبہ والوں کو ستانا  
چاہے گا وہ تباہ ہوگا)۔

أَكْمَلُ الْأَشْيَانِ يُذَيَّبُ الْبَدَنَ۔ اشنان کھانا بدن کو گلا دیتا  
ہے۔

ذَابَتِ الْعَذْرُوتُ فِي الْمَاءِ۔ پلیدی پانی میں گھل گئی۔

ذَابَ لِيْ عَلَيَّ۔ میرا حق اس پر ثابت ہوا۔

ذَاتُ۔ وہ چیز جو معلوم ہو سکے اس کی خبر ہو سکے (بعض نے کہا)

ذَاتُ الشُّنِّيِّ۔ خود وہ شے۔

ذَاتُ يَوْمٍ۔ ایک دن۔

ذَاتُ لَيْلَةٍ۔ ایک رات۔

هَذِهِ أُخْتِيْ وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ (حضرت ابراہیم نے  
سارہ کو اپنی بہن کہا اور فرمایا) یہ جھوٹ بولنا اللہ کے لئے ہے  
(کیونکہ انہوں نے یہ کہہ کر اپنی عزت اور سارہ کی عزت اس  
ظالم بادشاہ سے بچائی)۔

لَا تَتَفَكَّرُوا فِي ذَاتِ اللَّهِ۔ (اللہ کی مخلوقات میں فکر کرو)  
اللہ کی ذات میں فکر نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات کو کوئی سمجھ نہیں سکتا  
کہ وہ کیسی ہے۔ امام ابن تیمیہ نے کہا جب کوئی تم سے پوچھے اللہ  
کا ہاتھ کیسا ہے؟ تو جواب میں پوچھو اس کی ذات کیسی ہے؟)

أَخْيَشُنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ۔ اللہ کی ذات میں سخت۔

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِبِلِ۔ اللہ کی ذات میں ہے (یعنی  
اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہوں)۔ یہ حضرت حنیب نے شہید  
ہوتے وقت کہا)۔

نَزَلَ بِذَاتِهِ (خداوند کریم جب عرش سے اترتا ہے تو) اپنی  
ذات سے اترتا ہے (یعنی حقیقتاً اترتا مراد ہے بلا تاویل یہ نہیں کہ  
اس کی رحمت اترتی ہے یا فرشتے اترتے ہیں جیسے معتزلہ اور بعض  
اہل کلام نے تاویل کی ہے۔ ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ اگر  
رحمت اترتا مراد ہو تو نزدیک کے آسمان تک اس کا ظہر جانا ہمارے  
حق میں کیا مفید ہوگا جب تک اس کی رحمت زمین پر نہ آئے)۔

إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ۔ آپس میں محبت اور الفت رکھنا۔

فَلَمَّا كَانَ ذَاتُ يَوْمٍ۔ ایک دن ایسا ہوا۔

أَزْعَاهُ عَلَيَّ زَوْجِ فِي ذَاتِ يَدِهِ۔ اپنے شوہر کے مال

## لَحَائِكُ الْحَدِيثِ

بکری (سال بھر میں) زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

ذُوذُ - دونوں سے لے کر نو اونٹوں تک کو کہتے ہیں (ایک روایت میں فی خَمْسٍ ذُوذُ ہے تو ذود بدل ہوگا خَمْسٌ سے)۔

لَيْسَ فِيهِ أَقَلُّ مِنْ خَمْسٍ ذُوذُ صَدَقَةٌ - پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مَذَاذُ اور مَذُوذُ - جہاں جانوروں کا چارہ ہو۔

مَذُوذُ - زبان کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوْرٌ - ڈرانا - ذغر۔

ذَوُطٌ - گلا گھونٹنا۔

لَوْ مَنَعُونِي جُدِيًّا اذُّ وَطٌ لَفَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ - اگر ایک بکری کا بچہ جس کی ٹھڈی گری ہوئی ہو نہ دیں گے (جو

آنحضرتؐ کے عہد میں دیتے تھے) تو میں اس کے لئے ان سے لڑوں گا) یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بعض عربوں نے زکوٰۃ کو روکا۔ دوسری روایت میں عَنَاقًا ہے معنی وہی ہے۔ بعض نے کہا

اَذُّوْطٌ جس کا اوپر کا ٹالو لہبا ہو نیچے کا چھوٹا)۔

ذُوْفٌ - نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلنا، ملانا۔

وَيُذَيِّقُونَ مِنَ الْقَطِيعَاءِ - تم اس میں قطیعا (جو ایک قسم کی کھجور ہے) ملائے ہو (مشہور روایت دال مہملہ سے ہے جیسے

اوپر گزر چکا)۔

ذُوْفٌ - چکھنا، آڑنا، کھینچنا۔

اِذَافَةٌ - چکھانا۔

لَمْ يَكُنْ يَذُمُ ذَوَاقًا - آنحضرتؐ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے (اگر پسند خاطر ہوتا کھالتے، ورنہ خاموش رہتے)۔

مَا ذُقْتُ ذَوَاقًا - میں نے کچھ نہیں کھایا، چکھا تک نہیں۔

سَمَّانًا إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ لَا يَتَفَرَّقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقِي - صحابہ جب آنحضرتؐ کے پاس سے اٹھ کر جاتے تو کچھ نہ کچھ فائدہ لے کر جاتے (یعنی علم یا ادب کی کوئی بات حاصل کرتے)۔ اس کو تشبیہ دی ذواق یعنی کھانے پینے کی چیزوں سے کیونکہ کھانے سے جسم کی پرورش ہوتی ہے اور علم و ادب سے

روح کی)۔

إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ لَمَّا رَأَى حَمْرَةَ مَقْتُولًا مُعْفَرًا قَالَ لَهُ ذُقْ عُقُقْ - ابوسفیان نے جب جناب امیر حمزہؓ کو احد کے دن

مقتول خاک آلودہ پایا تو کیا کہنے لگا، ارے نافرمان اپنی نافرمانی کا مزہ چکھ (یعنی تو نے جو ہماری مخالفت کی اپنے باپ

دادا کا دین چھوڑا، اب اس کا مزہ چکھ۔ یہ مجازاً ہے جیسے)

ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ اور قَدْ أَقْوَا وَنَالَ أَمْرِهِ اور قَدْ أَقْفَهُمُ اللَّهُ لِبَاسِ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ - اس لئے کہ

چکھنا تھینہ جسم سے متعلق ہوتا ہے نہ کہ معنی سے۔ اردو میں بھی یہی محاورہ ہے کہتے ہیں "اب اپنے کئے کا مزہ چکھو"۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الذَّوْاقِينَ وَالرَّوْاقَاتِ - اللہ ان مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو مزہ چکھتے پھرتے ہیں (آج نکاح کیا کل طلاق دے دی)۔

الصَّائِمُ يَذُوقُ الْمَرَقَ - روزہ دار شوربا چکھ سکتا ہے (یعنی اس کا نمک مصالح وغیرہ آزمانے کے لئے اس کو زبان پر رکھے مگر تھوک دے اسی طرح عورت گھر کا کھانا چکھ سکتی ہے گو وہ

روزہ دار ہو)۔

لَا يُفْتَرُونَ إِلَّا عَنْ ذُوْقٍ - وہ تسلی نہیں پاتے مگر چکھنے سے (یعنی علم کی کوئی بات حاصل کریں اس وقت ان کے دلوں کو سکون ہوتا ہے)۔

ذُوْقٌ اور مَذَاقٌ خط اور خوشی کو بھی کہتے ہیں (جیسے کہا جاتا ہے کہ ان کو شاعری کا ذوق یا مذاق ہے)۔

ذُوْقِي - سوکھ جانا۔

كَانَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ بَعُوْدُ قَدْ ذُوِي - آنحضرتؐ روزے میں سوکھی لکڑی بے مسواک کرتے (ہری شاخ سے نہ کرتے)۔

قُرَشِيٌّ يَمَانُ لَيْسَ مِنْ ذِي وَلَا ذُو - مہدی قریش کے قبیلے سے (بنی فاطمہ میں سے) یمن کے ملک کا ہوگا، ان بادشاہوں کی اولاد میں سے نہیں ہوگا جن کے نام پر "ذُو" کا

لفظ ہے (یعنی قدیم یمن کے بادشاہوں کی نسل سے آپ نہیں ہوں گے۔ اگلے یعنی بادشاہ جن کو ملوک حمیر کہتے ہیں ذُوْيَرُن

ہوں گے۔ اگلے یعنی بادشاہ جن کو ملوک حمیر کہتے ہیں ذُوْيَرُن

اللہ تعالیٰ چاہتا ان پر سونے کے خزانے کھول دے تو بے شک ایسا کرتا۔

كَأَنَّ إِذَا آرَادَا الْعَانِطُ أَبْعَدَ الْمَذْهَبَ - آپ پاخانہ نکرنا چاہتے تو دور جگہ میں جاتے (بستی سے الگ یہ سراسر حکمت پر مبنی تھا۔ اول تو دور جگہ پر لوگوں کی نظر نہیں پڑتی دوسرے بستی پاک اور صاف رہتی ہے جو صحت اور تندرستی کا موجب ہے)۔

لَا قَرْعَ رَبَابُهَا وَلَا شَقَانَ ذَهَابُهَا - اس کے بادل نکلے سے نکلے نہ ہوں اور اس کی بارشیں سردی اور آندھی کے ساتھ نہ ہوں (یہ جمع ہے ذہبہ بالکسر کی یعنی ہلکا مینہ)۔

سُئِلَ عَنْ أَذَاهِبٍ مِنْ بُرٍّ وَأَذَاهِبٍ مِنْ شَعِيرٍ فَقَالَ يَضُمُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَزَكَّى - عکرمہ سے پوچھا گیا اگر کئی ذہب گیہوں کے اور کئی ذہب جو کے جدا جدا پڑے ہوں؟ انہوں نے کہا سب کو اکٹھا کر کے اس میں سے زکوٰۃ نکالیں۔

ذَهَبٌ - ایک پیمانہ ہے یمن والوں کا غلہ ناپنے کا۔

لَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذًا - تم جا کر ایسا نہ کہو، ابن عباس نے یہ کہا (اور میرا نام لے کر لوگوں کو غلطی میں ڈالو تو اچھی طرح میری بات سمجھ لیا کرو)۔

كَأَنَّ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ - وہ ایسا ہو گیا جیسا کل کا دن جو گزر گیا (یعنی فوراً اس کو مار ڈالو ایسیست دنا بود کر دیا)۔

وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ - قسم اس خدا کی جو آنحضرت ﷺ کو اٹھا لے گیا۔

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ - ہمیشہ آدی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے (لوگوں سے بہتر جانتا ہے یہاں تک کہ مغرور ہو جاتا ہے اور خود پسند)۔

إِذْهَبَ بِهَا الْآنَ - اب یہ باتیں لے کر جا (یہ عبداللہ بن عمر کا قول ہے۔ یعنی جو باتیں میں نے تجھ کو بتائیں اور حضرت عثمان غنی کی نسبت جو تیرا خیال تھا اس کو میں نے باطل کر دیا اس کا دھیان رکھنا جو باتیں تو پہلے حضرت عثمان کے بارے میں کہتا تھا اب ان باتوں کو لے کر جا، کیونکہ ان کا جواب بھی میں نے تجھ کو سنا دیا)۔

خواب: میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان اور حضرت علی موجود

اور دُورُ عَيْنٍ اور دُورُ كَلَامٍ اور دُورُ قَرْنَيْنِ گزرے ہیں ان کے ناموں کے سروں پر ”دُور“ کا لفظ تھا)۔

يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ ذِي يَمَنٍ عَلِيٌّ وَجْهَهُ مَسْبُجَةٌ مِنْ ذِي مَلِكٍ - تم پر ایک شخص یمن کا رہنے والا نمودار ہوگا جس کے چہرے پر بادشاہت کا نشان ہوگا (یہ آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا اس کے بعد جریر بن عبداللہ بجلي جو رد سائے یمن میں سے تھے آئے اور مسلمان ہوئے ذی کا لفظ اس میں زائد ہے۔ بعض نے کہا کہ ذی یمن سے مراد یہ ہے کہ یمن کے ان بادشاہوں کے خاندان سے ہوگا جن کے نام کے ہرے پر ڈوٹھا جیسے ابھی گزر چکا)۔

### باب الذال مع الهاء

ذَهَابٌ يَذْهَبُ يَمْذُوبٌ - چلنا، جانا، مرجانا، گزر جانا۔

إِذْهَابٌ - لے جانا۔

ذَهَبٌ - سونا۔

تَذْهِيْبٌ - سونا کاری، سونا چڑھانا۔

مَذْهَبٌ - پاخانہ یا وضو یا استنجاء کا مقام دین، طریق، اعتقاد۔

ذَهْبَةٌ - ہلکی یا مہیب بارش۔ چھڑی۔ تھوڑی یا بہت برسات۔

ذَهَبَةٌ ذَهِيْبَةٌ - سونے کا نکلنا یا سونے کا سکہ۔

ذَهَابٌ - عرب کے مشہور دنوں میں سے ایک دن۔

مَذْهَبٌ - سونا چڑھایا ہوا۔

رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مَذْهِيْبَةٌ -

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھا ایسا چمک رہا تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی چیز (ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزرا) (نہا میں ہے کہ مَذْهِيْبَةٌ ماخُوذٌ ہے ذہب سے بہ معنی سونا یا فرس مذہب سے، یعنی وہ گھوڑا جس کی سرفی پر زردی چڑھ گئی ہو۔ اور مؤنث کا صیغہ اس لئے لائے کہ مادہ کا رنگ نر سے زیادہ صاف اور لطیف ہوتا ہے)۔

فَبَعَثَ مِنَ الْيَمَنِ بَذْهِيْبَةٍ - حضرت علی نے یمن سے ایک

چھوٹا نکلنا سونے کا بھیجا۔

لَوْ آرَادَ اللَّهُ أَنْ يَفْتَحَ لَهُمْ كُنُوزَ الدَّهْبَانِ لَفَعَلَ - اگر

بلا سے میں نے نماز پوری نہیں کی تو سن کی گھر میں تیرے کہے سے تو اس کو پورا کرنے والا نہیں۔ یہ عمدہ علاج ہے وہ ہم کا۔

ذَهَبَ بِهَا هُنَالِكَ - (اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ پیغمبر بھی شک کرنے لگے) یعنی ان کے دل میں یہ وسوسہ شیطان نے ڈالا کہ اللہ نے اس سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ حقیقتاً ان کے دل میں شک ہو گیا کیونکہ پیغمبروں کو اللہ کے وعدے پر پورا یقین ہوتا ہے مگر وسوسہ ان کے دل میں بھی آتا ہے اور ہر ایک مومن کے دل میں آتا ہے۔ صحابہ نے بھی آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارے دلوں میں دوسے آتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کا کام دوسے پر ہی روک دیا۔

صَلْوَةُ اللَّيْلِ تَذْهَبُ بِمَا عَمِلَ بِهِ فِي النَّهَارِ - رات کی نماز دن میں جو برے کام کئے ان کو مٹا دیتی ہے۔

كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ وَقَفَّ عَلَيَّ بَابِ الْمَذْهَبِ - حضرت علیؑ جب حاجت کو جانا چاہتے تو پاخانے کے دروازے پر ٹھہر جاتے۔

ذَهَبَ الرَّجُلُ - آدمی سونا دیکھ کر چکا چوند ہو گیا (یعنی اس کی آنکھیں پتھر اگیں سونے کی چمک سے)۔

ذَهْلٌ يَأْذُنُونَ - چھوڑ دینا، بھول جانا، دہشت سے غافل ہو جانا۔

ذَهْلٌ - ایک قبیلے کا نام ہے اور ایک درخت بھی ہے (بعض نے کہا "بشام" کا درخت)۔

ذَهْنٌ - تیز ذہن ہونا۔

مَذَاهِنَةٌ - ذہن آزمائی۔

ذَهْنٌ سَجْجٌ عَقْلٌ يَأْذُنُونَ حَافِظَةٌ حَرَبِيٌّ طَائِفَةٌ -

### باب الذال مع الياء

ذَيْتٌ وَذَيْتٌ جِيسَ كَيْتٌ وَكَيْتٌ - ایسا ایسا (یہ الفاظ کنایہ ہیں۔ بعض نے کہا باتوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ذَيْتٌ وَذَيْتٌ افعال ہیں)۔

كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتٌ وَذَيْتٌ - اس نے ایسی ایسی باتیں

ہیں۔ حضرت علیؑ معاویہؓ کی شکایت کرنے لگے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔ تم نے معاویہؓ کو شام کی حکومت سے معزول کرنا چاہا اس لئے وہ تمہارا دشمن بن گیا۔

أَذْهَبَ النَّاسُ - اے پروردگار! بیماری دور کر دے۔  
أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ فَلَاذَةً مِنْ ذَهَبٍ قَلَّدَتْ مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ - جو عورت سونے کا ہار پہنے وہ (قیامت کے دن) ویسا ہی ہار دوزخ کی آگ کا پہنائی جائے گی (یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے جو آگے آتی ہے۔ اور جو لوگ زیور میں زکوٰۃ کو واجب کہتے ہیں۔ یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

فِي إِحْدَى يَدَيْهِ حَوْرِيٌّ وَهِيَ الْآخِرَى ذَهَبٌ - (آنحضرتؐ برآمد ہوئے) آپ کے ایک ہاتھ میں خالص ریشمی کپڑا تھا دوسرے ہاتھ میں سونا تھا (فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو درست ہیں)۔

ذَهَبٌ يَسْتَسْنِي - وہ مجھ کو سخت ست کہنا چاہتا تھا۔

أَكَلَ السَّمَكِ يَذْهَبُ الْجَسَدَ - مچھلی کا گوشت بدن کو خراب کر دیتا ہے (اس کی کثرت غارشت پیدا کرتی ہے یہ مجرب ہے طباً مچھلی کا گوشت فساد خون پیدا کرتا ہے گو یہ حدیث نہیں ہے۔ لَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُ بِأَذْهَبِهَا تَوَطَّلِي (اکثر بے علم لوگ فساد خیال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض چیزوں کو محض مفروضہ کی بنیاد پر نامبارک اور مخوس خیال کر لیتے ہیں۔ عورتیں کہا کرتی ہیں۔ اچھی سبز قدم آئیں کہ گھر کا ناس کر دیا) لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (مومن اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اس کی مشیت اور ارادے سے ہے اور شیطان کا وسوسہ یعنی بد فالی کا خیال اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دور کر دیتا ہے)۔

أَيُّنَ تَذْهَبُ بِلَكْ - یہ آیت تجھ کو کہاں لے جا رہی ہے (یعنی تو اس کا مطلب غلط سمجھا ہے)۔

فَأَنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ عَنْكَ حَتَّى تَنْصَرِفَ يَهُمُّ (جو شیطان اکثر ڈالتا رہتا ہے کہ میں نے نماز پوری پڑھی یا نہیں) تیرے دل سے نہیں جانے کا یہاں تک کہ تو چل دے (اور شیطان سے کہے

کیں۔

ذَبِيحٌ - کبر اور غرور۔

كَانَ الْأَشْعَثُ ذَا ذَبِيحٍ - اشعث بن قیس مغرور (متکبر)

آدی تھا۔

فَإِذَا هُوَ بِذَبِيحٍ مَتَلَطِّحٍ (حضرت ابراہیم اپنے باپ پر نگاہ ڈالیں گے تو کیا دیکھیں گے ایک بچہ کچڑیا گوشتھرا ہوا اللہ اس صورت میں اس کو بدل دے گا تا کہ حضرت ابراہیم اس سے علیحدہ ہو جائیں یا اس لئے کہ ان کی سبکی نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)۔

ذَبِيحَةٌ - بچہ کی مادہ (بعض نے اس حدیث کی صحت میں تردید کی ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم دنیا ہی میں اپنے باپ سے الگ ہو گئے تھے جیسے اللہ پاک نے فرمایا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ۔

وَالذَّبِيحُ مَعْرُوحًا (اس خط نے) بچہ کو سستا ہوا چھوٹا بنا ہوا کر دیا (کیونکہ کھانے کو نہیں ملا)۔

ذَبِيحٌ يَذْبُوعٌ يَذْبَعُوهُ يَذْبَعَانِ پھیلنا، منتشر ہونا، مشہور ہونا۔

إِذَاعَةٌ بِمَعْنَى إِشَاعَةٌ، مشہور کرنا، فاش کرنا، منادی کرنا۔  
مَذْبِيحٌ - جو شخص پیٹ کا ہلکا ہو راز نہ چھپا سکے اس کی جمع مذابیح ہے۔

لَيْسُوا بِالْمَذْبِيحِ الْبُذُرِ - اولیاء اللہ راز کو فاش کرنے والے پیٹ کے ہلکے (جو سب وہ کہہ دیں) نہیں ہوتے، (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے بری بات کو مشہور کرنے والے نہیں ہوتے)۔

مَنْ آذَاعَ عَلَيْنَا حَتَّى نَسْتَبِيحَ اللَّهَ الْإِيمَانَ - جو شخص ہماری بات فاش کر دے (ہم کو ضرر پہنچانے کے لئے) اللہ تعالیٰ اس کا ایمان چھین لے گا (وہ بے ایمان ہو جائے گا)۔

إِذَاعَةٌ كِي ضِدِّ تَقِيَّةٍ ہے۔  
ذَبْيَانٌ يَذْبَعَانِ يَذْبَعَانِ زہر تار (ذَبْيَانٌ ہمزے کے ساتھ بھی مستعمل ہے)۔

يَقْدِيهِمْ وَوَدُّوا الْوَسْفُوهُ مِنَ الذَّبْيَانِ مُتْرَعَةً مَلَانًا۔  
وہ چاہتے ہیں کہ اس کو بھرے ہوئے لبریز پیالے زہر کے

پلائیں اور وہ ان پر فدا ہونا چاہتا ہے۔

ذَبِيلٌ - لٹکانا، دامن دار ہونا۔

تَذْيِيلٌ - دامن لگانا، کچھ زیادہ کہنا۔

بَاتَ جِبْرِيلُ بِمَعَالِيهِ لَمَّا إِذَا لَيْلَةُ الْخَنَازِيرِ - جبریل رات کو گھوڑوں کی خبر نہ لینے پر مجھ پر عتاب کرتے رہے۔

نَهَى عَنْ إِذَا لَيْلَةِ الْخَنَازِيرِ - گھوڑوں کو ذلیل کرنے سے آپ نے منع فرمایا: (مثلاً ان کے دانے چارے مالش کی خبر نہ رکھے یا ان پر بتیل کی طرح بوجھ لا دے یا گاڑی میں جوتے)۔

أَذَالَ النَّاسُ الْخَنَازِيرَ - لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا (ان سے دوسرے کام لینے لگے یا سامان جنگ ان پر سے اتار کر خالی چھوڑ دیا)۔

وَيُذَيِّلُ بِمَعْنَى الْيَمْنِ (حضرت مصعب بن عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں بڑے عیش طلب تھے (امیر اور مالدار تھے) غیر کا تیل خوشبودار لگایا کرتے) اور یمنی چادر لٹکایا کرتے (خوب لمبی چادریں اوڑھتے مگر جب جہاد میں شہید ہوئے تو پورا کفن بھی نہ ملا ایک کھیل تھا اس سے سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا)۔

كِتَابَةُ طَوِيلَةَ الذَّبِيلِ - ایک لمبی تحریر۔

ذَيْمٌ - عیب برائی (جیسے ذام ہے)۔

عَادَتْ مَحَامِدُهُ دَامًا - اس کی خوبیاں برائیوں سے بدل گئیں۔

عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالذَّامُ - تم ہی مرد تم ہی پر برائی پڑے۔  
(یہ حضرت عائشہؓ نے یہودیوں کو کہا۔ جب کہ انہوں نے السلام علیکم کے بدلے "السام علیکم" کہا تھا بڑے شری تھے، کہو اس سے فائدہ کیا؟)

ذَامَةٌ - اس کی برائی بیان کی (جیسے ذمہ)۔

ذَيْنٌ - عیب۔

لَا يَفْرَقُ بَيْنَ الزَّيْنِ وَالذَّيْنِ - وہ ہنر اور عیب میں فرق نہیں کرتا۔

ذِيٌّ - یہ عورت اسم اشارہ ہے (جیسے تھی مؤنث قریب کے لئے)۔





## کتاب الرءاء المهملة

رَأْدٌ - ہم سن، ہم عمر (جیسے تَرَبُّبٌ اور قُرُونٌ ہے)۔  
رَأْدُ الصُّحَى - دن چڑھے کا وقت (یعنی شَبَابُ النَّهَارِ)۔

رَأَى رَأًةً - آنکھیں پھرانا، تیز نظر کرنا۔  
رَأَى الرَّأْعَيْنِ - جو ہر وقت آنکھوں کو گھماتا رہے۔  
رَأْسٌ - سر یا سر پر مارنا۔

كَانَ يُصِيبُ مِنَ الرَّأْسِ وَهُوَ صَائِمٌ - آنحضرتؐ  
روزے میں سر سے مزہ لیتے تھے (یعنی اپنی بیویوں کا بوسہ  
لیتے)۔

أَلَمْ أَذْرِكْ تَرَأْسُ وَتَوْبَعُ (پروردگار قیامت کے دن  
اپنے بندے سے فرمائے گا) کیا میں نے دنیا میں تجھ کو نہیں چھوڑا  
تھا تو لوگوں پر سرداری کرتا تھا، لوٹ کا چوتھائی مال ان سے لے  
لیا کرتا تھا (اہل عرب کہتے ہیں)۔

رَأْسُ الْقَوْمِ رِمَاسَةٌ - وہ لوگوں کا سردار بن گیا۔ (اسی  
سے ہے)۔  
رَأْسٌ - بمعنی سردار، پیشوا، حاکم۔

رَأْسُ الْكُفْرِ مِنَ قِبَلِ الْمَشْرِقِ - کفر کی چوٹی مشرق کی  
طرف سے نمودار ہوگی (یعنی دجال جو مشرق سے نکلے گا، بات  
یہ تھی کہ ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک عرب سے مشرق کی  
جانب واقع ہیں، اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں مشرقی اقوام کفر  
میں مبتلا تھیں)۔

وَأَرَأْسَاهُ - ہائے سر پھینا جاتا ہے، یا ہائے سر گیا۔  
فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يُبْقِي مِمَّنْ هُوَ عَلَى

”ر“ دسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے، حساب جمل میں  
اس کا عدد سو ہے۔

### بَابُ الرءاء مع الهمزة

رَأْبٌ - درست کرنا، جوڑ دینا، صلح کرانا۔ (اہل عرب کہتے  
ہیں)۔

رَأَبُ الصَّدْعِ - شکاف کو ملا دیا۔  
رَأَبُ الشَّنِيِّ - اس کو زمی سے جوڑ دیا، باندھ دیا۔  
كُنْتُ لِلدَّيْنِ رَأْبًا (حضرت علیؑ نے ابو بکر صدیقؓ کی  
تعریف میں کہا، یعنی) تم دین کو جوڑنے والے تھے (اس میں  
جو پھوٹ پڑ گئی تھی اس کو تم نے مٹا دیا اور تمام اہل عرب کو ایک  
دین پر قائم کر دیا)۔

يُرَأَبُ شَعْبَهَا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف  
میں کہا) دین کے پھین کو وہ جوڑتے تھے۔

وَرَأَبُ النَّاسِ يَأْرَأَبُ النَّاسِ - انہوں نے بگڑے کو بنا  
دیا۔ یا ضعیف کو طاقت ور کر دیا۔  
لَا يُرَأَبُ يَهْنُ إِنْ صَدَعَ يَأْصِدَعُ - اگر اس میں رخنہ  
پڑ جائے تو پھر ان سے نہ بڑے۔

اللَّهُمَّ ارْأَبْ بَيْنَهُمْ - یا اللہ! ان میں میل جول کر دے  
(ان کو جوڑ دے، ملا دے)۔

إِرْأَبٌ - جوڑنا، ملا دینا۔  
رُؤْبَةٌ - لکڑی کی چپ (گوندھ) جس سے برتن جوڑا  
جائے، اور ایک شخص کا نام ہے۔

## الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

میں۔

رَأْسُ الْعَمَالِ - اصل لاگت یا اصل خرید۔

رَأْسُ الْجَبَلِ - پہاڑ کی چوٹی۔

رَأْسُ - اصلاح جغرافیہ میں وہ کنارہ پہاڑ یا زمین کا جو

سندر میں گھسا چلا گیا ہو جیسے ”راس الرجا“ یا راس کمار ہی وغیرہ۔

رَأْسًا بَرَأْسٍ - برابر سر ابرؤ نہ عذاب ہونے ثواب۔

اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جَهَالًا - لوگ اپنے سردار اور صدر

جالوں کو بنا لیں گے (یعنی وہ غلط فتوے دے کر خود بھی گناہ کا ارتکاب کریں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے) (ایک روایت میں رؤساء ہے جو ”رئیس“ کی جمع ہے)۔

خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ فِي الرَّأْسِ - پیدائشی سنتوں میں سے پانچ سر میں ہیں (حالانکہ مسواک اور مضمضہ اور استنشاق منہ میں ہوتے ہیں مگر منہ بھی سر میں شامل ہے کیونکہ کبھی سر کا اطلاق گردن تک ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں - قَطَعَ رَأْسَهُ - اس کا سر کاٹ ڈالا۔

خَطَبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرَّؤْسِ - آنحضرتؐ نے ذی الحج کی بارہ تاریخ کو خطبہ دیا۔

الرَّيَا سَتَانِ - شمشیر اور قلم۔

رَأْفَةٌ - يَارَأْفُ - مہربانی رحم (بعض نے کہا یہ رحمت سے بڑھ کر ہے۔ بعض نے کہا رحمت یہ ہے کہ خوشی کی چیزیں دینا اور رافت یہ کہ نقصان دینے والی چیزیں مٹانا) اللہ تعالیٰ کا ایک نام رؤف بھی ہے یعنی بہت مہربانی بڑی محبت کرنے والا)۔

رُؤْفٌ بِالْمُؤْمِنِينَ - مومنوں پر بڑی مہربانی کرنے والا۔

رَأْلٌ - شتر مرغ کا بچہ (اس کی جمع اَرْدُولٌ اور رَنَلَانٌ اور رِنَالَةٌ اور رِنَالٌ ہے)۔

رَأْمٌ - محبت کرنا، الفت کرنا، زور سے بٹنا، درست کرنا، جڑ

جانا۔

تَوَأَّمَةٌ وَبَابَاہَا - دنیا حضرت عمرؓ پر مہربانی کرتی تھی (ہر

طرف سے ان کے پاس سمٹ کر آتی تھی) مگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تھے)۔

ظَهْرُ الْأَرْضِ أَخَذَ - آج سے سو برس کے ختم پر جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا (سب مر جائیں گے) ایسا ہی ہوا ابو الطفیل عامر بن وائلہ بھی جو صحابہ میں سب سے بعد فوت ہوئے ہیں ان کا سن وفات بھی ۱۰۲ ہجری ہے)۔

تَوَفَّاهُ عَلِيُّ رَأْسِ بَيْتَيْنِ - اللہ نے آپ کو ساٹھ برس کے آخر پراٹھا لیا (ایک روایت اسی طرح پر کہ آنحضرتؐ کی عمر

شریف ساٹھ سال کی ہوئی۔ اور صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی)۔

إِنَّ اللَّهَ يُعِثُّ عَلِيُّ رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ - اللہ تعالیٰ ہر صدی کی چوٹی (یعنی اخیر پر ایک ایسے شخص کو) میری امت میں سے) اٹھائے گا جو دین کو نیا کر دے گا (دین کی تعلیمات جو لوگوں نے مسخ کر دی ہوں گی ان کو کتاب اور سنت کے موافق درست کرے گا) بدعتوں کو مٹائے گا اور سنت کو رائج کرے گا۔

ایسا شخص اس صدی کا مجدد کہلائے گا) (ہر صدی کے آخر میں ایسے عالم اللہ تعالیٰ نے اس دین میں پیدا کئے ہیں۔ جنہوں نے اچھے سنت اور امانت بدعت کی دین کو از سر نو حیات تازہ بخشی

مگر ان کی تعیین میں اختلاف ہے واللہ اعلم) ہمارے زمانے میں ایک شخص گمراہ جس کو دجال کا پیش خیمہ کہنا چاہئے نمودار ہوا۔

علاوہ دعوہ مجددیث کے اس نے عیسویت اور مہدیت کا بھی دعویٰ کیا اور بہت سے کم عقل مسلمانوں کو اس نے اپنے جال میں پھانس کر گمراہ کر دیا وہ اپنی مجددیت پر اس حدیث سے بھی استدلال کرتا تھا۔ اس بے علم کا ذب کو اتنی خبر نہ تھی کہ ”راس“

سے شروع صدی مراد نہیں ہے بلکہ آخر صدی ہے۔ اور اس کا ذب مدعی کا نشوونما چودھویں صدی کے آغاز میں ہوا اور ۱۳۲۶ء میں دنیا سے گزر گیا۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ساری دنیا کے لئے ایک ہی شخص مجدد ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ ہر ہر اقلیم میں جہاں

صدی کے آخر پر ایسا کوئی عالم گزار ہے جس نے حقیقی دین کو پھیلایا ہوا شاعت سنت کی ہو اس کو مجدد کہہ سکتے ہیں)۔

رَأْسُ الشَّهْرِ - مہینے کا پہلا دن۔

رَأْسُ السَّنَةِ - محرم کا مہینہ مسلمانوں میں اور جنوری کا انگریزوں میں اور فروردی کا پارسیوں میں اور چیت کا ہندوؤں

اصل ہے مشرکوں اور کافروں سے دوری اختیار کرتے ہیں اور جو لوگ کافروں کے ساتھ مل کر رہنے میں قباحت نہیں سمجھتے ان کی تردید کرتی ہے۔

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ كَثِيرًا مِّنْ أَهْلِ عِلْيَيْنَ كَمَا تَرَوْنَ  
الْكَوْكَبَ اللَّذْرِيَّ فِيهِ الْفُجَى السَّمَاءِ - بہشت کے لوگ اوپر  
دلوں کو اس طرح سے دیکھیں گے جیسے چمکتا ہوا تارہ آسمان  
کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے۔

تَرَاءَ يَنَا الْهَيْلَالُ - ہم نے چاند کو دیکھنا شروع کیا (نظر  
آتا ہے یا نہیں؟)

إِنَّمَا كُنَّا رَأِيَانَا بِهِ الْمَشْرُكِينَ - ہم نے طواف میں مل  
کر کے (اکڑ کر چلنا کندھوں کو ہلاتے ہوئے) مشرکوں کو  
دکھایا (کہ ہم قوی اور زور آور ہیں اور مشرکین کا یہ خیال غلط  
ہے کہ مدینہ کی آب و ہوائے مسلمانوں کو کمزور ست اور ناتواں  
کر دیا ہے)۔

إِنَّهُ عَطَبٌ قُرْوَىٰ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ - آنحضرتؐ نے  
خطبہ پڑھا پھر گمان ہوا کہ آپ نے لوگوں کو نہیں سنایا۔ (یعنی  
سب لوگوں کو آپ کی آواز نہیں پہنچی) یہاں روایت بہ معنی ظن  
کے ہے اس کے دو مفعول آتے ہیں۔

حَتَّىٰ رَأَىٰ فِي وَجْهِهِ لِقَامَ لَمَعًا - آپ کے چہرے  
پر کراہت اور نفرت کا نشان دیکھا گیا پھر آپ کھڑے ہوئے  
اور اس کو کھریج ڈالا (یعنی اس بلغم کو جو کسی نے مسجد کی دیوار پر  
تھوک دیا تھا)۔

فَمَارَ إِيَّ بَعْدُ عُرْيَانًا - اس کے بعد پھر بھی آپ کو ننگا  
نہیں دیکھا۔

أَرَاهُمْ أَرْعَمِي الْمَاطِلُ شَيْطَانًا - (حضرت عثمان نے  
کہا) میں سمجھتا ہوں کہ ان کے غلط اور باطل خیال نے ان کو یہ  
سمجھایا کہ میں شیطان ہوں (مجھ کو غلط راہ پر چلنے والا سمجھا جس  
طرح شیطان غلط طریقہ اور باطل راستہ پر چلتا ہے) رکھنا یوں  
چاہئے تھا أَرَاهُمْ أَيَّايَ اور أَرَاهُمُومِي تو اس عبارت میں  
شذوذ ہیں ایک تو ضمیر منفصل کے بجائے ضمیر متصل لا نا دوسرے  
داؤ ضمیر کا حذف کرنا ضمیر متصل کے ساتھ)۔

كَمَا تَرَأَمُ الْأُمُّ وَلَدَهَا وَالنَّاقَةُ حَوَارَهَا - جیسے ماں اپنے  
بچہ کو اور اونٹنی اپنے بچہ کو پیار کرتی ہے (اس کو سمجھتی ہے اور  
چاہتی ہے)۔

رَيْثُ - سفید ہرنی (اس کی جمع آزَامُ اور أَرَامُ ہے)۔  
رَأْمَةٌ - حب کا تعویذ۔

رَيْثُ - مقعد۔  
رَوَائِمُ - چولہے کے پتھر (جن کو اتانی کہتے ہیں)۔

رَيْثُ - بھیڑ۔  
وَلَا تَمَلَّاءُ رَيْثِي جَنْبِي - میرا بھیڑا میرے پہلو کو نہیں  
بھرتا (یعنی میں نامر اور بزدل نہیں ہوں کہ مصیبت کے وقت  
خوف کی وجہ سے میرا بھیڑا پھول جائے)۔

رَأَىٰ يَارَاءَهُ يَارَأَيْتَهُ يَارُؤُبْتَهُ يَارُنْيَانُ - دیکھنا (آنکھ سے  
ہو یا دل سے) گمان کرنا سلگانا بھیڑوے پر مارنا گاڑنا۔  
لَا تَرَأَىٰ نَارَاهُمَا - مسلمان اور مشرک کی آگیں ایک  
دوسرے کو نہ دیکھیں (یعنی مسلمانوں کو مشرکوں سے دور رہنا  
چاہئے اور اتنے نزدیک نہ ہونا چاہئے کہ جب دونوں آگ  
سلگائیں تو ایک دوسرے کی آگ تو دیکھیں نہا یہ میں ہے کہ  
آنحضرتؐ نے مشرکوں کی ہمسائیگی اور قرب کو کمرہ رکھا اس  
لئے کہ ان سے عہد نہیں ہے نہ ان کو اتنا مان ہے) (تَرَأَىٰ رُؤَيْتُ  
سے نکلی ہے) عرب کہتے ہیں:

تَرَأَىٰ الْقَوْمُ - جب ایک دوسرے کو دیکھیں اور  
تَرَأَىٰ لِي الْمَشْيُءُ - وہ چیز مجھ کو دکھلائی دی (اور دیکھنے کی  
نسبت آگ کی طرف مجازاً ہے۔ جیسے کہتے ہیں دَارِي نَنْظُرُ  
إِلَىٰ دَارِ فُلَانٍ - یعنی میرا گھر فلاں شخص کے گھر کو دیکھتا ہے  
(مطلب یہ ہوا کہ آسنے سامنے بالمقابل ہے) (حدیث کا  
مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی آگ خدا کی طرف بلائی ہے اور  
مشرک کی آگ شیطان کی طرف تو دونوں ایک جگہ میں کیسے  
رہیں گے؟ بعض نے کہا تار کے معنی یہاں علامت اور نشان کے  
ہیں۔ یعنی مومن کو مشرک کی نشانی کا استعمال جائز نہیں مثلاً تَقْتَدُ  
زَنَا وَغَيْرُهُ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو مشرک کی  
عادات اور خصائل اور اشکال اختیار نہ کرنا چاہئے اور یہ حدیث

## لَعْنَةُ النَّبِيِّ

إِرْتَأَىٰ أَمْرُهُو بَعْدَ ذَلِكَ مَاشَاءَ أَنْ يَرْتَسِي (متحد)  
آنحضرت اور حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت اور آغاز خلافت  
عمرؓ میں ہوتا رہا) اس کے بعد ایک شخص نے عقل دلائی جس  
طرح اس نے چاہا (یعنی ان کی رائے یہ قرار پائی کہ متحد حرام  
ہے)۔

وَلَيْسَ رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ - ہم میں ایک شخص تھا جو اپنی رائے  
شامل کرتا تھا (یعنی قرآن کی تفسیر حدیث اور اقوال صحابہ سے  
نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی رائے سے کرتا تھا۔ مراد خارجی لوگ  
ہیں اور اہل حدیث قیاس پر عمل کرنے والوں کو بھی اصحاب  
الرأے کہتے ہیں۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کو "امام اہل الرائے  
کہتے تھے۔ حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ ضعیف اور مرسل  
احادیث بلکہ اقوال صحابہ بھی قیاس اور رائے پر مقدم ہے۔ بات  
یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ ۱۵۰ھ تک کوفہ میں رہے اور ان کے زمانے  
تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں لہذا ان کو بہت سے مسائل میں  
حدیث نہ ملی تو انہوں نے قیاس کیا، لیکن اپنے تبیین کو یہ وصیت  
کر گئے کہ "میرا قول اگر حدیث کے خلاف پاؤ تو اس کو رد کر  
کے حدیث پر عمل کرنا" وہ تو یہ فرما کر دنیا سے رخصت ہو گئے، مگر  
ان کے تبیین نے اس وصیت کو فراموش کر کے مجرد امام صاحب  
کے اجتہاد پر عمل کرنا کافی سمجھا۔ بلکہ امام صاحب کی رائے کی  
تائید میں احادیث و آثار کی تاویل شروع کر دی، گویا اپنے امام  
کے قول کو اصل کا درجہ دے دیا۔ اس وجہ سے ان کا لقب اہل  
حدیث نے "اصحاب الرائے" رکھا)۔

أَرَأَيْتُمْ لَيْسَتُمْ هٰذِهِ - تم نے اس رات کو دیکھا اس کو یاد  
رکھو یا اس رات کا حال مجھ سے کہو اس کی تاریخ یاد رکھو (اس  
کے بعد دنیا میں عجیب عجیب واقعات ہوں گے)۔  
عَرَجْنَا لِأَنْتَوَىٰ إِلَّا الْحَجَّ - ہم نکلے اور ہمارا حج کرنے کا  
قصد تھا (ایک روایت میں لَآنْتَوَىٰ ہے یہ صیغہ مجھول یعنی لوگ  
ہم کو سمجھتے تھے کہ حج کے لیے جا رہے ہیں)۔

فَإِنِّي أُرَيْتُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ - مجھ کو (شب معراج میں)  
تم (یعنی عورتیں) دوزخ میں زیادہ دکھائی گئیں (یعنی مردوں  
کی بہ نسبت دوزخ میں عورتیں زیادہ تھیں)

تَدْعُهَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَمَا رَأَىٰ عَيْنِي - آپ ہم کو  
دوزخ اور بہشت کا حال ایسا سنائیں گویا ہم ان دونوں کو آنکھ  
سے دیکھ رہے ہیں (تو تقدیر عبارت کی یوں ہے كَمَا رَأَىٰ لَمْ أَهْمَا  
رَأَىٰ عَيْنِي) عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جَعَلْتُ الشَّيْءَ رَأَىٰ عَيْنِيكَ - میں نے اس چیز کو تیری  
آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

فَلَا تَبْرَأُ مِمَّا كَفَرَ بِكَ - فلاں شخص کو تو دیکھ سکتا ہے (یعنی  
تیری آنکھوں کے سامنے ہے)۔

فَإِذَا رَجَلٌ كَرِهَ الْمَرْأَةَ - ناگاہ ایک بد صورت و بد وضع  
شخص نظر آیا (محیط میں ہے کہ موافقہ بمعنی منظر اور ظاہر اور  
لائي)۔

حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَهُ رَيْبَهُمَا - یہاں تک کہ وہ دکھائی دینے  
لگیں۔

أَرَأَيْتَ أَوْ أَرَأَيْتُكُمْ أَوْ أَرَأَيْتُمْ - یعنی مجھ کو بتلاؤ  
مجھ سے بیان کرو (الم تر تعجب من موقع پر کہا جاتا ہے یا مخاطب کو  
آگاہ اور متوجہ کرنے کے لئے)۔

أَنْتَ الْدِي أَنَاكَ رَبِّيكَ بَطْهُورٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَالَ نَعَمْ - (حضرت عمرؓ نے سواد بن قارب سے کہا) تو وہی  
شخص ہے جس کے پاس اس کا ہمزاد (جن) آخ حضرت کے  
ظاہر ہونے کی خبر لایا تھا؟ اس نے کہا ہاں (نہا یہ میں ہے کہ جو  
جن تابع ہوتا ہے اس کو رہتی کہتے ہیں، بروزن فَعِيلٌ يَفْعُولُ  
کیونکہ وہ متبوع کو دکھائی دیتا ہے) بعض نے کہا کہ یہ رائے سے  
نکلا ہے)۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

فَلَا تَرِنِّي قَوْمِيهِ - فلاں شخص اپنی قوم والوں کا صاحب  
الرأے (یعنی رائے و مشورہ دینے والا) ہے (لوگ ہر ہم میں  
اس سے صلاح اور مشورہ کرتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل  
کرتے ہیں)۔

فَإِذَا رَأَىٰ - یکایک ایک بڑا سانپ نمودار ہوا (عرب کے  
لوگ سانپ کو جن سمجھتے تھے اسی واسطے اس کو شیطان اور حباب  
اور جان کہتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ جنات سانپ کی شکل  
میں ظاہر ہوتے ہیں)۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ي ع لَحْمَاتُ لَحْمَاتِي

حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی عقل بہت سے محسوسات کی کنہ اور علت دریافت کرنے میں عاجز ہے تو مجردات کی حقیقت کیا دریافت کرے گی اور خدا اور رسول کے کلام کی تکذیب ظاہری عقل کی مخالفت سے کرنا زری بے وقوفی اور نادانی ہے۔  
لَا رَاهُ مُؤْمِنًا - میں اس کو مومن (دل سے یقین کرنے والا) سمجھتا ہوں (یعنی میرا گمان یہی ہے کہ وہ سچا ایمان دار ہے)  
أَرَيْتَ النَّارَ - مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی۔

مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ - میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے اسی دن دیکھا (اس کا یہ مطلب ہے کہ اور دنوں میں پڑھتے ہوئے انھوں نے نہیں دیکھا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اور کبھی یہ نماز نہیں پڑھی جیسے حضرت عائشہ سے دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ میں نے آنحضرت کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ پھر وہی کہتی ہیں کہ آپ چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے۔ انھوں نے دوسرے مشاہدین سے سن کر یہ معلوم کیا ہوگا۔)

رَأَيْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ - میں نے (اس دیوار کے عرض میں) بہشت اور دوزخ کو دیکھا۔ (یعنی حقیقتاً آپ کے لیے کشف کی گئیں۔ جیسے بیت المقدس آپ کو دکھلایا گیا تھا بعض نے کہا ان کی تصویریں دیوار میں نمودار ہوئیں اور یہ قیاس کے خلاف نہیں ہے کہ دیوار کو اللہ تعالیٰ آئینہ کی مانند کر دے آئینہ میں بڑی سے بڑی چیز کی تصویر دکھائی دیتی ہے اب یہ شبہ جو بعض بے وقوفوں نے کیا ہے کہ اتنی بڑی بہشت جس کے عرض میں آسمان اور زمین سما جائیں مسجد کی دیوار میں کیونکر سمائی؟ محض لغو ہے ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ آنکھ کے طبقہ شبکیہ میں جو نہایت چھوٹا ہے سورج اور چاند اور زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کی تصویر کیونکہ مرسم ہوتی ہے جس کے ایک طائفہ حکماء قائل ہیں کہ بصارت انطباع سے ہوتی ہے۔ بعض نے کہا روایت سے مراد یہ ہے کہ وحی سے ان دونوں کا حال ایسا معلوم ہوا جو پہلے آپ کو معلوم نہ تھا اور مجازاً اس کو روایت کہا۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنی قوت بیانیہ کے زور سے اس چیز کو سامنے لا کر کھڑ کر دیا۔)

رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ لَمَّا شِئِي - میں نے آپ کو دیکھا کہ میں اور آنحضرت ﷺ مل کر چل رہے تھے۔  
يَرُونَ أَنَّ الدُّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ سَمِعْتُهُ تَحِيَّةً اس شہر میں (یعنی مکہ میں) دعا قبول ہوتی ہے۔ (اور یہ نہ سمجھے کہ دعا کرنے والے کیسے ہیں، کیونکہ وہ کافر تھے اور پیغمبر کی دعوت کو رد کر چکے تھے)۔

أَرَأَيْتَ إِنْ رُجِمْتَ قَالَ أَتُرْكُ بِالْيَمَنِ اس نے کہا بتلائیے اگر لوگوں کا ہجوم ہو (اور ہجوم کی وجہ سے میں حجر اسود کو نہ چھو سکوں؟) عبد اللہ بن عمر نے کہا بتلائیے وتلائیے یمن میں چھوڑ آ (یعنی شخص یمن کا رہنے والا تھا تو حضرت عبد اللہ نے اس کو سنت کا طریقہ بتایا جب اس نے یہ مین میخ نکالی کہ اگر ہجوم ہوئے ہو وہ ہو تو انھوں نے خفا ہو کر کہا یہ باتیں یمن میں کر جب تو یہاں طریقہ سنت دریافت کرنے کے لیے آیا اور وہ میں نے تجھ کو بتا دیا تو اب اس پر عمل کر غیر ضروری سوالات اور بلاوجہ کرید کرنے کی زحمت نہ کر۔)

رَأَى مِنْهُ كَرَاهِيَةً - ان کی ناراضی معلوم کی۔  
كَرَاهِيَةً لِدَلِيكَ وَشِدَّتَهُ - ان کی ناراضی اس بات سے اور سخت ناراضی (راوی کو شک ہے کہ كَرَاهِيَةً بلا اضافت کہا یا كَرَاهِيَةً اضافت کے ساتھ۔)

هَلْ تَرَوْنَ قَلْبِي هُنَا - تم سمجھتے ہو میرا منہ اس طرف ہے (مجھ کو پیٹھ کے پیچھے قطعاً نظر نہیں آتا ہوا یا نہیں ہے کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں) بعض نے کہا کہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں بعض نے کہا ہے کہ معمولی آنکھوں سے آپ کو پیچھے کی جانب بھی نظر آتا تھا اور یہ کچھ خلاف قیاس نہیں ہے۔ کیونکہ سماعت اور بصارت اللہ تعالیٰ نے مختلف طور سے اپنی مخلوقات میں رکھی ہے۔ کسی میں قوی ہے کسی میں ضعیف کوئی اندھیرے میں بھی دیکھتا ہے کوئی اجالے میں نہیں دیکھ سکتا اور حکیموں نے جو بصارت اور سماعت کے وجوہ بیان کئے ہیں وہ سب مخدوش اور قابل اعتراض ہیں۔ عور کرنے سے آدمی حیران ہوتا ہے کہ بصارت اور سماعت کا واقعی سبب بیان کیا ہے اور یہ



## لَعَلَّ الْخَدِيثَةَ

اور صفائی قلب کے، جیسے بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے مَنْ رَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِيْ جِس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھ کو ہی دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد وہ رویت ہے جو آپ کے حلیہ اور صفات میں ہو۔ بعض نے کہا نہیں جس حلیے اور صفت میں آپ کو دیکھے وہ آپ ہی کی رویت ہوگی نودی نے کہا یہی صحیح ہے)۔

لَا يَتَرَاءَى بِيْ - شیطان میں اتنی جرات نہیں کہ میری صورت بن کر اپنے آپ کو دکھائے۔

فَتَرَاءَى لِيْ ذُرِّيَّتَهُ - اس نے اپنی اولاد مجھ کو دکھائی۔  
الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ - اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا (جھوٹا) خواب شیطان کی طرف سے ہے (وہ لوگوں کو برے خواب دکھا کر ڈراتا ہے اسی لیے دوسری حدیث میں یہ حکم ہے کہ جب ایسا برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تھوک کر اعوز باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے) (کرمانی نے کہا اچھے خواب کو رویا کہتے ہیں اور برے کو حلم۔ رویا کی کئی قسمیں ہیں ایک ظاہر اور باطناً دونوں طرح اچھا ہو جیسے پیغمبروں سے باتیں کرنا دوسرے صرف ظاہر اچھا جیسے باجون اور راگ کے آلات کا سننا۔ تیسرے دونوں طرح برا جیسے سانپ کا کاٹنا، مرغ کا ٹھونگ لگانا، گلے میں طوق و زنجیر پڑنا۔ چوتھے ظاہر ابرا باطناً اچھا جیسے لڑکے کا زنج کرنا۔ پاؤں میں بیڑیاں پڑنا۔ خواب میں رونا۔

الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنَ النَّبُوَّةِ - خواب نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے (یعنی پیغمبری کی صفات میں ایک صفت ہے پیغمبروں کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں یا پیغمبری پہلے سچے خوابوں سے شروع ہوتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت شروع زمانہ نبوت میں خواب دیکھتے وہ سچا ہوتا، صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہوتی، اسی لیے ایک حدیث میں ہے کہ خواب میں جھوٹ بنانے والا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حالانکہ یوں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے اس لیے کہ وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک

مَا رَانِيْ اِلَّا مَقْتُولًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يَّقْتُلُ - (جابر کے والد حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے جابر سے کہا) میں سمجھتا ہوں اس جنگ (یعنی غزوہ احد میں) میں پہلے مارا جاؤں گا (ان کا قیاس یا القاء صحیح نکلا اور وہ اس غزوہ میں شہید ہوئے۔ ہوا یہ کہ انھوں نے جنگ سے قبل میسر بن عبدالمتنذر کو خواب میں دیکھا جو ایک سال پہلے جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ "عبداللہ تم ان دنوں ہمارے پاس آنے والے ہو" عبداللہ نے یہ خواب آنحضرت سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ "اس کی تعبیر شہادت ہے)۔

اَلَا رَانِيْهُ صَانِعًا وَمَفْطُوْرًا وَمُصَلِّيًا وَّزَانِمًا میں نے آپ کو روزہ دار اور بے روزہ اور نماز پڑھتے ہوئے اور سوتے ہوئے سب طرح دیکھا (یعنی کبھی آپ روزے رکھنے شروع کرتے تو روزے ہی رکھے جاتے، کبھی افطار کرتے تو افطار ہی کرتے رہتے)۔

اَزُو الْبَيْتَةِ الْقَدْرِ فِي الْمَسْبُوعِ - ان کو شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں (یا ستائیسویں رات میں) دکھلائی (یعنی خواب میں)۔

فَرَأَيْتُ شَيْئًا - میں نے کچھ دیکھا (جس سے آپ پر خوف طاری ہوا۔ دوسری حدیث میں تشریح ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا)۔

فَتَرَى خَالَةَ اَبِيْهَا يَطْلُقُ الْمَنْزِلَةَ - تم باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں (یعنی وہ بھی محرم ہے۔ بعض نے کہا باپ کی رضائی خالہ مراد ہے)۔

رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِجَنِبِهِ وَجَلِيْنٍ - میں نے آنحضرت کے واہنے اور بائیں دوسروں کو دیکھا (یہ فرشتے تھے آدمیوں کی صورت میں)۔

مَنْ رَانِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ - جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ عنقریب مجھ کو دیکھے گا (یہ حدیث آنحضرت نے اپنے زمانے کے لوگوں کے لیے فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ہجرت کی توفیق دے گا اور وہ مجھ سے آکر ملے گا۔ یا مراد یہ کہ وہ آخرت میں میرا دیدار حاصل کرے گا یا اس دنیا میں بھی یہ طریق کشف

خواب دیکھنے والے کے لیے پیدا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ تعبیر سے تقدیر الہی کیونکر بدل جائے گی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید تقدیر الہی مطلق ہو اس کی تعبیر پر۔ اگر اچھی تعبیر دی جائے تو انجام اچھا ہو ورنہ برا ہو۔

رَأَيْتَ لِي الْمَنَامَ كَأَنَّ زَائِسِي قَطِيعٍ - میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کٹ ڈالا گیا ہے (حضرت نے اس خواب کی تعبیر وحی کی رو سے یہ بتلائی کہ وہ شیطان کا ڈراوا تھا۔ اور اہل تعبیر اس کی یوں تعبیر دیتے ہیں کہ وہ آدمی کسی امر سے جدا ہوگا یا توحیح دم سے یا حکومت سے یا عزیز و اقربا سے یا بیماری سے یا قرضداری سے)۔

هَلْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا - تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ - زیادہ سچا وہ خواب ہوتا ہے جس کو آدمی سحر کے وقت دیکھے (یعنی خیر رات میں کیونکہ اس وقت غذا ہضم ہو جاتی ہے معدہ خالی ہوتا ہے اور بد خوابی جو شکم سیری سے ہوا کرتی ہے اس کا موقع نہیں رہتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور وقتوں کا خواب جھوٹا ہوتا ہے مومنین صالحین جو کم غذا کھاتے ہیں اور ریاضت اور مجاہدہ کر کے شہوات نفس کو مٹا دیتے ہیں ان کے خواب دوسرے اوقات میں بھی سچے ہوتے ہیں)۔

أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا - تم میں اس شخص کا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات کہنے میں زیادہ سچا ہے (یہ حدیث زمان و مکان کو محیط ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آخر زمانہ سے اس کو خاص نسبت ہے کیونکہ اس وقت علم دنیا میں کم ہو جائے گا اور علماء اور صلحاء گزر جائیں گے)۔

كَانَ مِمَّا يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ - آنحضرت اکثر صحابہ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

لَيَأْتِيَنَّ عَلَيَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ وَلَا يَأْتِيَنِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِيهِ مَعَهُمْ - ایک دن لوگوں پر آیا آئے گا جو اپنے عزیزوں کے ساتھ میرا دیدار ان کو اس سے کہیں زیادہ

جز کو جھوٹ بناتا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے لیے خواب بھی ایک جز ہے ان کی پیغمبری کا اب کافر کا خواب بھی کبھی سچا ہوتا ہے مگر اس کو نبوت کا جز نہیں کہیں گے۔ مگر مومن صالح کے خواب کو نبوت کا جز کہیں گے اور نبوت کا ایک جز حاصل ہونے سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نبوت تو آنحضرت پر ختم ہو گئی اب اس کا جز کیسے باقی رہے گا ایک روایت میں یوں ہے کہ اچھا خواب نبوت کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے۔

الرُّؤْيَا فَلَنَلْقَى حَدِيثَ النَّفْسِ وَتَخْوِيفَ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ - خواب تین طرح کے ہیں۔ ایک تو دل کے خیالات (جیسے "کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھوڑے ہی نظر آتے ہیں" یعنی آدمی کے دل میں جو خواہشیں ہیں اور دماغ میں جو خیالات سمائے ہوئے ہیں اسی قسم کے خواب دیکھنا) دوسرے شیطان کا ڈرانا (جس طرح کوئی دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا یا مجھ کو کوئی قتل کرنے کو لے جا رہا ہے۔ یا کوئی مجھ پر تلوار سے وار کر رہا ہے) تیسرے اللہ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری (مثلاً بہشت کو دیکھنا یا اللہ کا دیدار اور پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی ملاقات)۔

إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكُنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ يَكْذِبُ - جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا یا جب رات اور دن برابر ہوں فصل معتدل ہو تو مومن کا خواب جھوٹ نہ ہوگا۔ (اکثر صحیح ہو گا)۔

مَنْ لَمْ يَرَ التَّعْبِيرَ لَا وُلَّ عَابِرٍ - اس بات میں یہ بیان ہے کہ خواب کی تعبیر یہ ضروری نہیں کہ وہی ہو جو پہلے تعبیر دینے والے نے دی ہو (یہ جب ہو سکتا ہے کہ پہلا تعبیر دینے والا تعبیر کا عالم اور ٹھیک تعبیر دینے والا نہ ہو)۔

الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يُعْبَرْ - خواب کو یا پرندے کے پیر پر لٹک رہا ہے جہاں تعبیر دی وہیں گر پڑا (اسی لیے آدمی کو چاہیے کہ اپنا خواب اچھے عالم اور نیک شخص سے بیان کرے۔ تاکہ وہ ٹھیک تعبیر دے مبادا خواب کو جاہل سے بیان کرے اور وہ کوئی بری تعبیر دیدے تو ممکن ہے کہ وہی برائی

## لَعَلَّاتُ الْحَرِيقِ

(امام احمد نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور ابن خزیمہ نے بھی اس کی تصنیف کی ہے اور یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں شب معراج میں آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا۔ بعض کہتے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھا تھا۔ اور اس حدیث میں آنکھ سے دیکھنے کی نفی ہے۔)

كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتَ - میں نے جتنے آدمیوں کو دیکھا ان میں بہت زیادہ مشابہہ۔

أَنْ رَأَيْتُنْ ذَلِكَ - اگر تم کو اس کی ضرورت ہو۔

فِي أذُنِي صُورَةٌ مِنَ النَّبِيِّ رَأَوْهُ فِيهَا - اس صورت سے بہت قریب جس میں اس کو دیکھا تھا (یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان ہوگا اپنے بندوں کو پہلے ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں پھر پہلی صورت میں)۔

لَا أَرَاهَا إِلَّا يَنْوِبُ - میں تو اس کو یثرب (مدینہ) ہی سمجھتا ہوں۔ وَأَرَى مَا لَيْكُ - اور آنحضرت کو مالک دکھلائے گئے (یعنی دوزخ کے داروغہ)۔

لَا يُرَى عَلَيْهِ آثَرُ الشَّفْرِ - اس پر سفر کا نشان (مثلاً گردوغبار کپڑوں کا میلا پن) نہیں دکھلائی دیتا تھا۔ قَرَأْتِنَا الْهَلَالَ - ہم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی (دیکھنے لگے کہ چاند ہوا یا نہیں)۔

لَيَرَانِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ - اللہ دیکھ لے گا جو میں کروں گا (ایک روایت میں لَيَرِينِ اللَّهُ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں لَيَرِينِ اللَّهُ ہے۔ یعنی اللہ ان لوگوں کو دکھلائے گا جو میں کروں گا) (دل کھول کر لڑوں گا یہاں تک کہ مار جاؤں)۔

يُرَى سَبِيلَهُ يَا يُرَى سَبِيلَهُ - وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا اس کا راستہ دیکھا جائے گا (دوزخ یا بہشت کی طرف)۔

رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ - آپ نے اس میں ایک خواب دیکھا احد کے دن (آپ نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر یہ دی کہ اس جنگ میں شکست ہوگی اور مسلمان شہید ہوں گے)۔

وَلَمْ يَقُلْ بَرَأِي وَلَا بِقِيَاسٍ - آپ نے عقل یا قیاس سے نہیں فرمایا (بلکہ آپ کا فرمانا بدوحی الہی تھا)۔

پسند ہوگا کہ وہ صرف اپنے عزیزوں اور گھروالوں کو دیکھیں اور مجھ کو نہ دیکھیں (یعنی میرا دیکھنا گواہی ہی لفظ کے لیے ہو ان کو اپنے عزیزوں کے ساری عمر کے دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگا)۔

فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَهُ - پھر مجھ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا ہے (اور وہ لڑائی کا عزم بالجزم رکھتے ہیں)۔

لَقَدْ رَأَيْتِنِي فِي جَمَاعَةٍ - میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی ایک جماعت میں دیکھا (یہ واقعہ معراج سے متعلق ہے جب آپ نے بیت المقدس میں دوسرے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ روح ایک ایسی سرلیج الحُرکت ہے کہ دم بھر میں زمین پر دم بھر میں آسمانوں پر تو حضرت موسیٰ آنحضرت سے پہلے اپنے آسمان پر پہنچ گئے ہوں گے (بعض نے کہا روح میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں دو جگہ ظاہر ہو یا کئی مقاموں سے تعلق رکھے۔ مثلاً اولیاء اور انبیاء کی ارواح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں۔ پھر جو کوئی ان کی قبر پر جا کر ان کو سلام کرے اس کا سلام بھی سن لیتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، لیکن ہم لوگ ان کا جواب نہیں سنتے)۔

رَأَيْتَ نُورًا - میں نے نور الہی دیکھا (یعنی حق تعالیٰ کو دیکھا۔ ابن عباس اور امام احمد اور ابوالحسن اشعری اور بہت سے علماء اسی کے قائل ہیں کہ آنحضرت نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ لیکن حضرت عائشہ نے اس کا انکار کیا ہے نووی نے کہا کہ حضرت عائشہ نے نفی پر کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ اور وہ ابن عباس سے جو اس امت کے بڑے عالم ہیں زیادہ علم نہیں رکھتی تو اکثر علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ آنحضرت کو آنکھ سے اللہ کا دیدار ہوا تھا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ شب معراج میں آنحضرت سے کلام کیا تھا یا نہیں؟ امام ابوالحسن اشعری اور ایک جماعت علماء نے اس کو بھی ثابت کیا ہے۔ وَاللَّهُ اعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ)۔

نُورَاتِي أَرَاهُ - اللہ ایک نور ہے میں اس کو کہاں دیکھ سکتا



گئی اس میں عورتیں زیادہ تھیں۔

إِنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ - انہوں نے کل چاند دیکھا یعنی انیسویں تاریخ کی شام کو۔

أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَا ذَاهِبِي - بتاؤ صدقہ کا کیا حال ہوتا ہے (ایک روایت میں الصَّدَقَةُ بَرُخ ہے تو وہ مبتدا ہوگا اور مَا ذَاهِبِي اس کی خبر)

يَا مَنْ لَا يَرَاهُ الْعُمُومُ - اے وہ شخص جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں (یعنی دنیا کی آنکھیں - مراد حق تعالیٰ ہے)۔

إِنْ أَحَدَكُمْ مِرَاةٌ أَحْبَبَهُ فَلَا يَزَى بِهِ أَذَى فَلْيُصْطَبْ غَنَةً - تم میں ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے پھر اگر اس میں کوئی خراب چیز یا عیب پائے تو اس کو دور کر دے (اگر اس کی ڈارمی یا منہ یا جسم پر کوئی پلیدی لگ گئی ہو تو اس کو دور کر دے) اگر کوئی اس کا عیب دیکھے، مثلاً کوئی گناہ کرتا ہو تو جس طرح ہو سکے سمجھا بجا کر وہ چھڑا دے۔

سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَوَّحَ فَرَأَوَانَهُ قَرَّةً الْم تَنْزِيلُ السُّجُودَةِ - آنحضرت نے ظہر کی نماز میں سجدہ تلاوت کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہو کر رکوع کر دیا۔ صحابہ نے جان لیا کہ آپ نے سورۃ الم تزیل السجدہ پڑھی (لا یستکبرون تک یعنی پوری سورت نہیں پڑھی۔ صحابہ کو قرأت پر اطلاع اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت سری نماز میں بھی ایک آدھ آیت ذرا آواز سے پڑھ دیتے تھے)۔

سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مُعَاوِيَةَ - ان سے پوچھا کہ تمہاری کوئی بات معاویہ نے دیکھی اور اس پر انکار کیا (انہوں نے کہا ہاں جمعہ کی نماز کے بعد مسجد ہی میں سنتیں پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ جمعہ پڑھتے ہی گھر آجائے اور یہاں آ کر سنتیں پڑھے)

لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا - شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح نکلا آپ نے ربیع الاول میں وفات فرمائی)۔

فَرَوَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّاسِمُ - ایک شخص نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا۔

أَنَا زُوْنَا أَمِي - میں اپنی والدہ کا خواب ہوں (انہوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے تمہارے پیٹ میں سردا رہیں)۔

فَلَمْ أَرِ مَعْلَ الخَيْرِ وَالشَّرِّ - میں نے نہ ایسی کوئی اچھی چیز دیکھی نہ ایسی کوئی بری چیز (یعنی بہشت سے اچھی کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ سے بری کوئی چیز نہیں دیکھی)۔

كَيْفَ رَأَيْتَ - تو نے کیا سمجھا کیا دیکھا؟

مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى لِأَنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمْتَثِلُ فِي صُورَتِي وَلَا فِي صُورَةِ أَحَدٍ مِنْ أَوْصِيَانِي وَلَا فِي صُورَةِ أَحَدٍ مِنْ شَيْئِيهِمْ - جس نے مجھ کو دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا نہ میرے اوصیا صورت نہ ان کے گروہ کی لوگوں میں سے کسی کی صورت۔

رَأَى الْعُمُومِ وَرَوَّيَاهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى سِتِّينَ جُزْءٍ مِنْ أَجْزَاءِ النَّبُوَّةِ - آخری زمانہ میں مومن کی رائے اور اس کا خواب دونوں نبوت کے ساتھ اجزا کے طور پر ہوں گے (یعنی ٹھیک اور صواب واقع کے موافق) (امامیہ کی بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کے قریب اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل صحیح اعتقادات سے بھر دے گا)۔

يُعْطَى الزُّكُورَةَ عَلَى مَا يَرَى - زکوٰۃ ان لوگوں کو دے جن کو مستحق سمجھے۔

أَصْحَابُ الرَّؤْيَى - امام ابوحنیفہ اور ابوالحسن اشعری کے اصحاب (امام ابوحنیفہ نے کہا)۔

عَلِمْنَا هَذَا رَأَى وَهُوَ أَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِأَحْسَنِ مِنْهُ قَبْلَنَا - ہمارا یہ علم ہماری رائے ہے (یعنی بہت سے مسائل ہم نے قیاس اور رائے سے بیان کئے ہیں) اور مقدر پھر ہم نے اچھی سے اچھی رائے دی ہے۔ پھر جو کوئی اس سے بھی اچھی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے پھر اگر کوئی حدیث لائے تو امام صاحب اس کو بہ طریق اولیٰ قبول کریں گے اور اپنی رائے جو اس کے خلاف ہو اس سے رجعت کر لیں گے۔ علامہ دمیری نے نوخ بن ابی مریم سے نقل

اس کو بلا اضافت استعمال کریں تو مراد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ لونڈیوں کا سا برتاؤ کریں گے، بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ کے بادشاہ اور رئیس اور نواب ذلیل خاندان کی عورتوں کو رکھیں گے پھر ان کی اولاد بادشاہ ہوگی تو ماں ان کی رعیت کی طرح ہوگی، کوئی عزت نہ ہوگی۔ بعض نے کہا رَبَّتْهَا کی روایت میں تائید کی ہے اور مطلب یہ ہے کہ بیٹی ماں کی مالک بنے گی، تو بیٹے بہ طریق اولیٰ ماں پر حکومت کریں گے۔ بعض نے کہا رَبَّتْهَا مرد اور عورت دونوں کو شامل ہے اور تائید باعتبار نسبہ (جان) کے ہے جو عربی زبان میں مؤنث ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں لوگ ام ولد کو بھی بیچیں گے۔ یہاں تک کہ بکتے بکتے وہ دست بدست اس کے بیٹے کی ملک میں آئے گی یا اس کے نکاح میں اور اس کو خبر نہ ہوگی۔ مترجم کہتا ہے دوسری اور تیسری تو جہد عمدہ ہے اور وہی قرآن سے ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارے زمانے میں لونڈی غلاموں کا سلسلہ نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے بہت کم ہو گیا ہے البتہ لوگ اپنی ماؤں کو ذلیل سمجھنے لگے ہیں، بیوی کی خاطر ماں سے لڑتے ہیں اور اس سے بدسلوکی کرتے ہیں لونڈی کی طرح اس سے برتاؤ کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ اکثر بادشاہ اور رئیس اور نواب اور امیر وہ لوگ ہیں جن کی ماںیں بدقوم اور ذلیل اور بگڑے ہوئے معاشرے کی خراب خواتین ہیں۔

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةَ النَّامِيَّةِ - اے پوری دعا کے مالک اور صاحب (یعنی اس کو ختم کرنے والے اور اس کا ثواب دینے والے)۔

لَا يَقْبَلُ الْمَمْلُوكُ لِسَيِّدِهِ رَبِّي - غلام اپنے صاحب سے اس طرح نہ کہے میرے رب (گورب کے معنی مجازی مالک اور مولیٰ کے بھی آئے ہیں مگر اکثر اس کا اطلاق پروردگار پر ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرت نے اس کا استعمال آدمیوں کے لئے مکروہ جانا، ایسے ہی بادشاہوں یا سرداروں کو خداوند یا خداوند نعمت کہنا یا لکھنا بھی مکروہ ہوگا۔ اگرچہ یہ شرک اکبر نہ ہوگا مگر

کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے سنا فرماتے تھے کہ جو حدیث آنحضرت سے مروی ہو وہ تو سراور آنکھوں پر ہے اور جو صحابہ کا قول ہو تو ہم ان کے اقوال میں سے کوئی قول پسند کر لیں گے اور جو دوسروں کا قول ہو تو وہ بھی آدمی ہیں ہم بھی آدمی ہیں (یعنی ان کی تقلید ہمارے لیے ضروری نہیں وہ بھی آدمی ہیں ہم بھی آدمی ہیں۔ اس قول سے شخصی تقلید کا وجوب بالکل باطل ہو جاتا ہے)

### باب الرءاء مع الباء

رَبًّا - بلند ہونا، اونچا ہونا، اٹھانا، درست کرنا، جاسوس ہونا، نگہبان ہونا۔  
فَأَنْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ - وہ چلا اپنے لوگوں کی نگہبانی کر رہا تھا (یعنی دشمنوں کی تاک لگائے ہوئے تھا کہ کہیں ان پر چانک حملہ نہ کر بیٹھیں)۔

مَنْبِيٍّ وَمَثَلَكُمْ تَكْرَجُلٍ ذَهَبَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ - میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص اپنے گھر والوں کے بچاؤ کی فکر میں گیا (ان کا چوکیدار بنانا تاک لگا چانک دشمن آکر ان پر نہ ٹوٹ پڑیں۔ ایسا شخص کسی پہاڑ یا نیلہ پر چڑھ کر چاروں طرف نگاہ کرتا رہتا ہے) عرب کہتے ہیں کہ

إِرْتَبَاتُ الْجَبَلِ - میں پہاڑ پر چڑھا۔

رَبِيئَةٌ - چوکیدار (یعنی جو شخص دشمن کی طرف نگاہ رکھے (کہ وہ غافل پا کر دفعتاً حملہ نہ کرنے پائیں)۔

رَبًّا - جمع کرنا مالک ہونا، سرداری کرنا، اقامت کرنا، پالنا پرورش کرنا (جیسے رَبُّتْ ہے)۔

أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةَ رَبَّتْهَا - (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے) لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی (ایک روایت میں رَبَّتْهَا ہے، یعنی اپنے مالک کو) (مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عورتیں بہت قید ہو کر آئے گی، لونڈیاں بنیں گی ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہوگی، جو اپنی ماں کے بھی گویا مالک ہوں گے) نہا یہ میں ہے کہ رب کے معنی مالک اور سردار اور مدبر اور مربی اور گھر کا بندوبست کرنے والا اور احسان کرنے والا، انعم۔ اور جب



کہ وہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں شہید ہو گئے اور ان کی خلافت جاتی رہی۔

وَأَنَّ دُبُونِي دِينِي أَكْفَاءُ كِرَامًا - اگر مجھ پر (بنی امیہ) سرداری کریں تو وہ ہمارے برابر والے عزت والے ہیں (بنی مخزوم سے بہتر ہیں۔ جس خاندان کے عبداللہ بن زبیر تھے)۔

لَأَنَّ يَرْبِيَنِي رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرْبِيَنِي رَجُلًا مِّنْ هَوَازِنَ - اگر قریش کا آدمی مجھ پر سرداری کرے تو وہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی آدمی مجھ پر سرداری کرے (یہ صفوان بن امیہ نے حنین کے دن ابوسفیان سے کہا)۔

الْك نِعْمَةٌ تَرْتَبُهَا - کیا تیرا کوئی احسان ہے جس کی تو پرورش کرتا ہے۔

لَا تَأْخُذْ الْأَكْوَالَةَ وَلَا الرَّثِيَةَ وَلَا الْمَنَاصِصَ - تو زکوٰۃ میں اس جانور کو نہ لے جو گوشت کھانے کے لئے مونا کیا جاتا ہے اور نہ اس جانور کو جو دودھ کے لئے گھر میں پالا جاتا ہے (بعض نے کہا رثی وہ بکری جو جننے کے قریب ہو) اور نہ پیٹ والے کو۔

مَا بَقِيَ فِي غَنِيْبِي إِلَّا فَحْلٌ أَوْ شَاةٌ رَّثِيَّةٌ - میری بکریوں میں اب زرہ گیا ہے یا پالی ہوئی بکری جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہے۔

نَدَعُ لَكُمْ الرَّثِيَّةَ - ہم تمہارے لئے وہ بکری چھوڑ دیں گے جو کھانے کے لئے فربہ کی گئی ہو۔

لَيْسَ فِي الرِّبَائِبِ صَدَقَةٌ - ان بکریوں میں جو گھروں میں پالی جاتی ہیں (جنگل میں نہیں چرائی جاتیں) زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں)۔

رَبَائِبٌ - جمع ہے رَبِيْمَةٌ کی یعنی پلیر و پرورش یافتہ گیلیز ”رَبِيْمَةٌ“ اس لڑکی کو بھی کہتے ہیں جو عورت کیسا تھ اسکے سابقہ شوہر کے نطفہ سے ہو۔

كَانَ لَنَا جَيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ رَبَائِبٌ - ہمارے کچھ انصاری لوگ تھے ان کے گھروں میں پالی ہوئی بکریاں تھیں (وہ

شرک اصغر اور مکروہ ہو گا اور اس کی دلیل یہ ہے لَا يَقْبَلُ الْمَمْلُوكُ إِلَّا مَذْكُورَةً بِالْأُورِ حَتَّى تَلِدَ الْأُمَةَ رَبَّتْهَا - اور قرآن میں ہے۔

أَذْكَرُنِي عِنْدَ رَبِّكَ اور اِرْجِعْ إِلَيَّ رَبِّكَ - یعنی اپنے مالک سے میرا ذکر کرو۔ اور اپنے مالک کے پاس لوٹ جا۔ اور دوسری حدیث میں ہے۔

رَبُّ الْمَرْيَمَةَ وَرَبُّ الْغَيْمَةِ - اونٹوں کے گلے کا مالک یا بکریوں کے مندے کا مالک (اور حدیث میں ہے)۔

حَتَّى يَلْقَاهَا رَبَّتُهَا - یعنی کھوئے ہوئے اونٹ سے تجھے کیا کام (اس کو رہنے دے) یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے۔

فَأَنْكَرَ قَوْمَهُ دُخُولَهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الرَّبِّيَّةَ (عروہ بن مسعود مسلمان ہو جانے کے بعد جب اپنی قوم والوں کے پاس گئے؟

یہ اقدام واپسی کے بعد فوراً ہی کیا) تو اہل قوم نے اس کو برا سمجھا یعنی پہلے ”رَبِيْمَةٌ“ کے پاس جانا تھا (رَبِيْمَةٌ) بت کا لقب تھا جس کو لات بھی کہتے تھے اور وہ طائف میں ایک پتھر تھا جس کو قبیلہ ثقیف کے لوگ پوجتے تھے۔ معاذ اللہ اس جہالت کا کچھ ٹھکانا ہے کہ سچے معبود قادر مطلق کی پرستش چھوڑ کر جھاڑوں اور پتھروں کی بھی پوجا کریں)۔

كَانَ لَهُمْ بَيْتٌ يُسَمُّوْنَهُ الرَّبِّيَّةَ - ثقیف والوں کا بھی ایک گھر تھا۔ جس کو وہ خانہ کعبہ کی طرح سمجھتے تھے اور اس کو رَبِيْمَةٌ کہتے تھے (مغیرہ نے اس کو گرا کر برابر کر دیا)۔

لَأَنَّ يَرْبِيَنِي بَنُو عَمِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرْبِيَنِي غَيْرُهُمْ - (عبداللہ بن عباس نے کہا) جب عبداللہ بن زبیر نے ان کے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا، بلکہ بنی ہاشم کو اپنے دربار میں سب سے اخیر بلانے لگے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کرنے کے لئے انھوں نے آگ جلوائی تا

کہ ان کو خانف کیا جاسکے (اگر مجھ کو میرے چچا کی اولاد پرورش کرے (یعنی بنو امیہ) تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ دوسرے لوگ میری پرورش کریں مجھ پر سرداری کریں۔

(اور آخر عبداللہ بن زبیر کی ایسی ہی کاروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا

یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تو نگری سے جو غرور پیدا کرے اور اس محتاجی سے جو لازم ہو جائے (کسی طرح جدا نہ ہو) (ایک روایت میں مُلَبَّ ہے معنی وہی ہیں) عرب لوگ کہتے ہیں۔

أَرَبٌ بِالْمَكَانِ اور أَلْبٌ بِالْمَكَانِ۔ جب کسی جگہ میں اقامت کرے وہاں جم جائے۔

عَالِمٌ رَبَّانِيٌّ۔ اللہ والا عالم (یعنی جس نے خالص خدا کی رضا مندی کے لئے دین کا علم حاصل کیا ہو یا جو عالم باعمل ہو) لوگوں کو تعلیم کرتا ہو (بعض نے کہا یہ رب بہ معنی تربیت سے ماخوذ ہے، یعنی پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھانا۔ پھر بڑے بڑے مسائل بتلانا جو تدریجی تعلیم کا طریقہ ہے۔)

مَاتَ رَبَّانِيٌّ هَذِهِ الْأُمَّةُ (جب عبد اللہ بن عباس فوت ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے کہا) اس امت کے ربانی (یعنی عالم باعمل) گزر گئے۔

كَانَ عَلَى صَلَاحِهِ الرَّبُّ مِنْ مِسْكِ وَعَنْبَرٍ۔ ابن عباس کے سر پر جہاں کے بال اڑ گئے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مشک اور عنبر کا شیرہ رکھا ہوا ہے (محیط میں ہے کہ رب وہ دوا جو آگ پر پکا کر ہماری جائے، جیسے رُبُّ السُّوسِ وغیرہ مَرْبَبٌ اور مَرْبِيٌّ اسی سے ماخوذ ہے جو مشہور ہے)۔

إِسْمِعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ۔ حجرے کی مالک سن (مراد حضرت عائشہ ہیں)۔

لَا يَقُولُ أَطْعِمُ رَبَّتَكَ وَلَيَقُولُ سَيِّدِي وَمَوْلَانِي۔ کوئی شخص اپنے غلام سے یوں نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا (کیونکہ رب کا اطلاق اکثر خداوند کریم پر ہوتا ہے اور غلام اپنے مالک کو سید اور مولیٰ کہے یہ نہیں تتریبی ہے)۔

كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ۔ اس پر جو آفت آئے اس کی چٹی مال کے مالک پر ہوگی (یعنی بائع پر)۔

وَكَانَتْ رَبَّةٌ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی گھر والی تھی (یعنی اس کی بڑی عمر تھی اس زمانے میں بھی ایک الگ گھر کا بندوبست کرنے والی تھی)۔

رَبَّنَا اللَّهُ يَا رَبَّنَا اللَّهُ يَا رَبَّنَا اللَّهُ تَقَدَّسَ

ہم کو دودھ بھیجا کرتے تھے)۔

إِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرِّبَائِبِ۔ (قرآن میں) جو یہ شرط لگائی ہے کہ ان عورتوں کی بیٹیاں جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو یہ خاص ریبہ لڑکیوں کے لئے ہے (باقی بیوی کی ماں یعنی خوشدامن نکاح کرتے ہی محرم ہو جاتی ہے)۔

لَوْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ۔ اگر ابوسلمہ کی بیٹی میری ریبہ نہ ہوتی (جب بھی مجھ کو درست نہ ہوتی، کیونکہ ابوسلمہ آنحضرت کے رضاعی بھائی تھے)۔

أَسَدٌ تَرَبَّبَ فِي الْغِيضَاتِ أَشْبَالًا۔ شیر میں جو بچپن سے جھاز یوں میں پرورش پاتا ہے ہیں۔

كَانَ يَكْفُرُهُ أَنْ يَنْزَوْجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً رَابِيَةً۔ مجاہد اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی والدہ کے شوہر کی بیوی سے نکاح کرے (یعنی اس کی دوسری بیوی سے جو اس کی ماں نہ ہو۔ گو شرعاً حرام نہیں مگر عرفاً مذموم ہے اس لئے کہ ماں کا شوہر بمنزلہ باپ کے ہے تو اس کی زوجہ ماں کے مشابہ ٹھہری)۔

حَمَلُهَا رَبَابًا۔ وہ عورت زچگی کے بعد جلدی سے پھر حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی دو مہینے یا بیس دن کے اندر ہے۔ عورتوں میں یہ عیب ہے اور عمدگی یہ ہے کہ دودھ چھٹنے تک پھر حاملہ نہ ہو)۔

إِنَّ الشَّاةَ تَحْلَبُ فِي رَبَابِهَا۔ بکری کا دودھ حمل کی حالت میں بھی دوا جاتا ہے۔

فَإِذَا قَصُرَ مَثَلُ الرِّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ۔ یکا یک تہہ بہ تہہ سفید ابر کی طرح ایک گل دکھلائی دیا۔

وَأَحَدٌ بِكُمْ رَبَابَةٌ۔ موت کے ابرنے تم کو گھیر لیا۔

لَا فَرَعٌ رَبَابِيًّا۔ اس کا ابر کھلے کھلے (یعنی پھٹا ہوا) نہ ہو۔

تَدَاوَلَتْهُ الْأَيْدِي مِنْ رَبِّ الرِّبِّ۔ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا (یعنی اس نے پھر اس نے)۔

رَبِّيُونَ۔ بہت سے گروہ (محیط میں ہے کہ یہ جمع ہے ربیبی کی یعنی ہزاروں آدمی اور رَبِّيَّةٌ یک جماعت کثیر)۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غِنَى مُبْطِرٍ وَفَقْرٍ مُرَبِّبٍ۔

حکومت کرے)۔

لَيْسَ فِي الرُّبَى شَيْءٌ - دودھ کی بکری جو گھر میں پٹی ہوئی ہو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

رُبَابٌ - امر القیس کی بیٹی امام حسین کی بیوی جن کے پیٹ سے حضرت سکنہ پیدا ہوئی تھیں۔

رَبًّا يَعْصُ بِالرَّبِّ رِبَابُ - ایسی سیرابی کہ گھاس اس کو خوب زور سے پکڑے۔

حَرَمٌ رَسُولِ اللَّهِ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ رَبَابِ الْيَوْمِ - مدینہ کے حرم کی حد رباب سے لے کر قائم تک ہے۔ (یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

بِمَاءِ عُبَابٍ وَرَبَابٍ بِانْصَابٍ - پانی کی موج اور برستا ہوا ابر۔

يَاعْقُولُ رَبَّاتِ الْجَحَالِ - اے چھپر کھٹ والیوں کی عقلیں (یعنی عورتوں کی جو ناقص العقل ہوتی ہیں)۔

رُبٌّ - حرف تقلیل ہے اور کبھی تکثیر کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

وَمِصْطُ فِي كَهْوَرٍ رَبَابٌ - اس کی چمک سفید دلدار تہہ بہ تہہ بادل میں (معلوم ہوتی تھی)۔

رَبْتُ - پالنا۔ جیسے تَرْبِيْتُ -

رَبْتُ - روکنا۔ جیسے تَرْبِيْتُ ہے

تَرْبُتٌ - ٹھہرا جانا۔ جیسے تَرْبُتٌ ہے۔

إِذَا سَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيْطَانُ بِرَبَائِهَا فَيَأْخُذُونَ النَّاسَ بِالرَّبَائِثِ فَيَذَرُونَهُمُ الْحَاجَاتِ -

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنی اپنی جھنڈیاں لے کر صبح کو چلتے ہیں اور لوگوں کو ان کے کام اور ضرورتیں یاد دلاتے ہیں۔

(وہ ان میں پھنس کر جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آسکتے) (ایک روایت میں یوں ہے)۔

يَوْمُونَ النَّاسَ بِالرَّبَائِثِ - لوگوں کو انکانے والے کاموں سے انکا دیتے ہیں (خطائی نے کہا) یہ روایت صحیح نہیں ہے مگر صاحب نہایہ نے کہا اگر صحیح ہو تو تَرْبِيْتُ جمع ہوگی

تَرْبِيَةُ كِي - یعنی ایک بار انکانا جیسے تَقْدِيمَةُ ایک بار آگے

إِسْمُكَ - مالک ہمارے اللہ یا اللہ تو ہمارا مالک ہے تیرا نام مقدس ہے۔

وَأَنَّ رَبَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ - (نماز میں یوں تصور کرے) کہ اس کا مالک پروردگار اس کے سامنے ہے (جیسے نمازی اس کو دیکھ رہا ہے یہ نہ ہو سکے تو خیر یہی سمجھے کہ پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے

- اسی لئے نمازی کے سامنے یہ منع ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے اس کی توجہ خدا کے علاوہ اور کسی طرف ہو جائے یا جس کی وجہ سے کفار کی مشابہت ہو۔ مثلاً تصویر آئینہ یا آگ وغیر

ہ) میں نے ایک مسجد میں دیکھا کہ محراب پر اس طرح مرقوم ہے یا محمد یا اللہ تو میں نے کہا صرف یا اللہ رہنے دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا - اور

اس طرح لکھنے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ معاذ اللہ دونوں مساوی ہیں یا ہم دونوں کی پرستش کرتے ہیں۔

پھر ہم میں اور نصاریٰ میں فرق ہی کیا رہا)۔

كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهٗ - جیسے کوئی تم میں سے اپنے پیغمبر کے کو پالتا ہے۔

رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ - چاند میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ ہے۔

يَنْزِلُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى - ہمارا مالک پروردگار اترتا ہے۔

رَأَيْتُ رَبِّي فِي صُورَةِ شَابٍ أَمْرَدٍ - میں نے اپنے پروردگار کو ایک جوان بے ریش اور برودت کی صورت میں دیکھا

(سبحان اللہ قربان اس کے حسن اور جمال کے)۔

أَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ - وہ یعنی امام مہدی تمہارے مالک کی کتاب کے موافق تمہاری امامت کریں گے (اور تمہارے پیغمبر کی سنت کے موافق یعنی قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے

مجہد مطلق ہوں گے)۔

رَبُّ الْأَرْبَابِ - پروردگار۔ سب صاحبوں کا صاحب مالکوں کا مالک۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَكَلْدٍ يَكُونُ عَلَيَّ رَبًّا - تیری پناہ اس اولاد سے جو میری مالک بن جائے (مجھ پر غلام کی طرح

فرمایا کہ تو نے اس کا کیا دیوانہ پن دیکھا؟ تو اس نے بتایا کہ جب میں اس سے جماع کرتا ہوں تو بے ہوش ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا یہ عورت تر دُبُوخ ہے اور تو اس کے لائق نہیں (یعنی یہ تو عمدہ وصف ہے عورت کا جس کو تو دیوانگی خیال کرتا ہے)۔

رُبُوخ۔ اس کے معنی بھی جماع کے وقت بے ہوش ہو جانے والی عورت کے ہیں (دراصل یہ ماخوذ ہے) تَرَبُّحِ فِی مَشْبٰہِہ سے یعنی چلنے میں ڈھیلا اور ست ہو گیا۔

رَبْدٌ۔ روکنا۔

رَبُوذٌ۔ اقامت کرنا۔

تَرَبُّدٌ۔ رنگ بدل جانا ابر آنا۔

إِنَّ مَسْجِدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَرْبِدًا لِّلنَّبِيِّمِينَ۔ آنحضرت کی جہاں پر مسجد ہے وہاں پہلے دو تیم لڑکوں کا مرید تھا (مرید اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اونٹ دیکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ یعنی تھان یا کوڑواڑ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں میوہ توڑ کر رکھنے کے لئے جمع کیا جاتا ہے یعنی کھلیان اور مجلس کو بھی مرید کہتے ہیں)۔

إِنَّهُ تَمَّمَ بِمَرِيدِ النَّعْمِ۔ آپ نے جانوروں کے رہنے کے مقام میں تمیم کیا۔ (بعض نے کہا "مرید النعم" ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر۔ جیسے دوسری روایت میں ہے فَحَضَرَاتِ الْعَصْرِ بِمَرِيدِ النَّعْمِ۔ مرید نعم میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا)۔

حَتَّى يَقُومَ أَبُو بَلْبَانَةَ يَسْتَدْنَعِلِبَ مَرِيدَهُ بِأَرَاهِ۔ (یا اللہ ہم پر پانی برس) اتنا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

إِنَّهُ كَانَ يَعْمَلُ رَبْدًا بِمِخْطَةٍ۔ وہ مکہ میں پانی کا بند مٹی سے بناتے تھے۔

رَبْدٌ۔ کچڑ۔

رَبَادٌ۔ کچڑ بنانے والے (بعض نے کہا یہ لفظ رَبْدٌ سے ماخوذ ہے جو روکنے کے معنی میں ہے کیونکہ بند بھی پانی کو بہ جانے سے روکتا ہے)۔

بڑھانا)۔

فَبَرَّبَتُونِ النَّاسِ۔ وہ لوگوں کو روکتے ہیں (نماز میں حاضر نہیں ہونے دیتے)۔

رَبِيْنَا۔ ایک پھلی ہے۔

رَبِيْعٌ يَارَبَاخٌ۔ فائدہ اٹھانا، کمانا۔

تَرَبُّيْعٌ۔ بندر پالنا، نفع کمادینا۔

مُرَابِيْحَةٌ۔ نفع دینا۔

إِرْبَاخٌ۔ مہمانوں کے لئے اونٹ کے بچے کا ٹنا۔

تَرَبُّيْعٌ۔ حیران ہونا۔

ذَلِكَ بَقَالِ رَبِيْعٍ۔ یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے (ایک روایت میں رَبِيْعٌ ہے اس کا ذکر آئندہ آئے گا)۔

لَهِي عَنْ رَبِيْعٍ مَا لَمْ يُصْمَنْ۔ جو چیز اپنی ضمان میں نہ آئے (یعنی اپنے قبضہ و تصرف میں نہ آئی ہو) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے آج کل تاجروں میں دستور ہے کہ مال کو خرید لیتے ہیں لیکن زبانی معاملہ ہوتا ہے اور اپنے قبضہ و تصرف میں لانے سے پیشتر کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں اور وہ تیسرے ہاتھ۔ ساہوکاروں کی اصطلاح میں اس عمل کو سٹہ کہتے ہیں۔ اس سٹہ کی بدولت صد ہا آدمی تباہ اور برباد ہو گئے ہیں، گویا یہ بھی ایک طرح کا جو ہے آنحضرت نے اس سے منع فرمایا)۔

رَبَاخٌ۔ آنحضرت کا ایک غلام تھا۔ اور ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

رَبَاخٌ۔ ایک قسم کا پرندہ ہے۔

رَبْحَلٌ۔ طویل القامت شخص یا بڑی شان والا بہت دینے والا فیاض۔

وَمَلِكًا رَّبْحَلًا۔ اور بادشاہ بہت دینے والا۔

رَبَاخٌ۔ مشکل سے چلنا، جماع کے وقت عورت کا بے ہوش ہو جانا۔

بَلِّكَ الرَّبُّوْخُ لَسْتَ لَهَا بَاهِلٌ۔ (ایک شخص نے حضرت علیؑ کے سامنے دوسرے شخص پر نالاش کی کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا حالانکہ وہ دیوانی ہے)۔ آپ نے دریافت

## لِحَاثِ الْحَرِيذِيَّةِ

تشریف لائے) میں نے آپ کے لئے ایک موٹی کملی بچھائی  
(اہل عرب کہتے ہیں)۔

كَيْسُ رَبِيزٍ - یعنی ربیز اور موٹی تھیلی۔

صُرَّةٌ رَبِيزَةٌ - اور غافل فرہ مرد کو رَبِيزُ کہتے ہیں (بعض نے رَبِيزُ مِم سے استعمال کیا ہے۔ جوہری نے کہا كَيْسُ رَبِيزٍ - کٹھے ہوئے ٹھوس بدن کا مینڈھا بڑے سرین والا جیسے کبکھڑ رہیں)۔

رَبِيسٌ - مارنا بھردینا۔

إِرْبَاسٌ - غصہ دلانے کو چھیڑنا۔

فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَرِيسُونَ بِهِ الْعَبَّاسَ - جب آنحضرت خیربری جنگ میں تشریف لے گئے تو ایک شخص مکہ کے مشرکوں کے پاس آیا جو قریش میں سے تھے اور یہ جھوٹی خبر لایا کہ اہل خیر نے آنحضرت کو قید کر لیا اور آپ کو قریش کے پاس بھیجے والے ہیں تاکہ وہ آپ کو قتل کر دیں یہ خبر سن کر مشرکوں نے حضرت عباس کو چھیڑنا شروع کیا (ان کو غصہ دلاتے تھے کہ تمہارے بھتیجے قید ہو گئے اب ہمارے قبضہ میں آنے والے ہیں)۔

جَاءَ وَأَبَا مُؤَدِّرٍ رُبَيْسٌ - بڑی بڑی کالی کالی آفتیں لے کر آئے (عرب کے باشندے کہتے ہیں)۔

وَأَهِيَّةٌ رَبِيسَاءٌ - یعنی سخت آفت۔

رَبِيسٌ - وہ شخص جس کو مالی یا اور کوئی نقصان پہنچا ہو۔

رَبِيسَةٌ - مٹی چیلی قبیح عورت - (جیسے وَسْخَةٌ ہے)

رَبِيسٌ - انتظار کرنا، برائی یا بھلائی کے لئے جیسے تَوَبُّسٌ ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَتَوَبَّسَ بِكُمْ الدَّوَانِرُ - وہ تمہارے لئے زمانہ کی گردشوں کا منتظر ہے۔

رَبِيسَةٌ - مدت معینہ۔

الْمَصْعُوقُ يَتَوَبَّسُ بِهِ - جو شخص بے ہوش ہو جائے (سکتہ وغیرہ کسی بیماری سے) تو توقف کریں، جلدی سے اس کو دفن نہ کریں۔

رَبِيسٌ يَارَبِيسَةٌ يَارُبُوسٌ - بیٹھ جانا، ٹھہرنا، اقامت کرنا، جم جانا، عاجز ہونا۔

كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ إِرْبَادًا وَجْهَهُ - آنحضرت پر جب وحی نازل ہوتی تو (بہت الہی سے) آپ کا چہرہ خاک کی رنگ کا ہو جاتا (بعض نے کہا رَبْدَةٌ وہ رنگ جو سیاہی اور تیرگی کے درمیان ہو)۔

أَيْ قَلْبٌ أُشْرِبَهَا صَارَ مُرْبِدًا - جس دل میں وہ سمائے گا وہ تاریک ہو جائے گا (نور ایمان جاتا رہے گا)۔

إِنَّهُ قَامَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ مُرْبِدًا الْوُجْهَ - عمرو بن عاص حضرت عمر کے پاس سے مونہ تیرہ ہو کر اٹھے (کیا حضرت عمر کو بھی معاویہ سمجھتے تھے)۔

تَوَبَّدَ وَجْهَهُ (غصہ سے) آپ کا چہرہ راکھ کی طرح ہو گیا۔

أَسْوَدَ مُرْبِدًا - کالا سفیدی مائل رنگ (یعنی راکھ کی طرح) یہ بڑا خراب رنگ ہے۔

أَرْبَدٌ - ایک قسم کا سانپ جس کے کانٹے سے آدمی کا رنگ راکھ کی طرح ہو جاتا ہے۔

رَبْدٌ - ہلکا ہونا۔

إِنَّمَا أَنْتَ رَبْدَةٌ مِنَ الرَّبْدِ - (عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عامل عدی بن اراطہ کو لکھا) تو تو چھیڑوں میں سے ایک چھیڑا ہے۔

رَبْدَةٌ - وہ ٹکڑا بالوں کا جس سے اونٹ پر روغن ملتے ہیں یا حیض کا لٹہ یا وہ کپڑے کا ٹکڑا جس سے سنار زیور کو پونچھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ تو بالکل بودا آدمی ہے تیری کوئی وقعت نہیں)۔

رَبْدَةٌ - مدینہ کے قریب ایک بستی ہے، یہیں ابوذر غفاری کی قبر ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ مدینہ سے تین میل پر یہ بستی تھی اور شروع زمانہ اسلام میں آباد تھی) اب بالکل مٹ گئی اس کا نشان بھی باقی نہیں ہے)۔

رَبَاذَةٌ - موٹا دلدار ہونا، خوش مزاج اور عقلمند ہونا۔

تَرَبِيزٌ - بھروینا۔

إِرْبَاكٌ - پورا ہونا، کامل ہونا۔

فَوَصَّعْنَا لَهُ قَطِيفَةً رَبِيزَةً - (آنحضرت میرے گھر میں

الرُّبُضَةُ مَلَانِكَةٌ أَهْبَطُوا مَعَ آدَمَ يَهْدُونَ الضَّلَالَ-  
رابطہ وہ فرشتے تھے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ (دنیا میں)  
اتارے گئے تھے وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتلایا کرتے  
تھے۔

مَثَلُ الْمُتَأَنِّفِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الرُّبُضَيْنِ مَنَاقِقِ كِ  
مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری ہو دو تھانوں کے بیچ میں (وہ کبھی  
ادھر جانا چاہتی ہے کبھی ادھر اور درمیان میں ادھر رہتی ہے۔  
اسی طرح منائق بھی مذنب رہتا ہے نہ اس فرتے میں نہ اس  
فرتے میں) (ایک روایت میں بین الرُبُضَيْنِ ہے۔ یعنی دو  
گلوں کے (منہوں کے) بیچ میں۔

وَالنَّاسُ حَوْلِي كَرَبِضَةِ الغَنَمِ۔ (حضرت علی رضی اللہ  
عنه نے کہا) لوگ میرے گرد اس طرح تھے جس طرح بکریوں کا  
منہ۔

أَنَارَ عَيْنِ بَيْتٍ فِي رُبُضِ النُّجْبَةِ۔ میں بہشت کے گرد  
اس کے لئے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں۔  
كَأَن يُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ۔ آنحضرتؐ بکریوں کے  
باڑوں میں نماز پڑھ لیتے۔

مَرَابِضُ جِجْ ہے مریض کی وہ جگہ جہاں بکریاں بیٹھتی ہیں۔  
فَأَخَذَ العَنْتَلَةَ مِنْ شَقِي الرُّبُضِ۔ انہوں نے سبل پائے کے  
کنارے سے لیا۔

رُبُضٌ أَدْرَبِضٌ۔ پایہ نیواسا۔  
لَا بَيْتٌ عَزَبْنَا وَلَهُ عِنْدَنَا رُبُضٌ۔ وہ رات کو تنہائی میں  
کیوں کاٹے ہمارے پاس اس کے لئے گھر والے موجود ہیں  
(یعنی بیوی۔ بعض نے کہا ہر ایک آرام دینے والی زوجہ ہو یا ماں  
یا بہن یا قوت یا معیشت)۔

وَأَنَّ تَنْطِقَ الرُّبُضِ فِي أَمْرِ العَامَةِ۔ (قیامت کی ایک  
نشانی یہ بھی ہے کہ روہبضہ لوگوں کے عمومی کاموں میں رابے  
دے (اس کو عہدہ اور سرداری ملے لوگوں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ روہبضہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ذلیل اور پاجی کمینہ آدمی حکم  
پرورد بخیل اور دوں ہمت)۔

إِنَّهُ إِذْ تَبَطَّ بِسِلْسِلَةِ رُبُوضٍ إِلَى أَنْ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

اِرْبَاضٌ۔ سخت گرم ہونا، سیراب کرنا، بھاری کر دینا۔  
فَدَعَا بَنَاءً يُرْبِضُ الرُّهْطَ۔ پھر ایک برتن منگوا یا جو چند  
آدمیوں کو سیراب کر دے۔ ان کو بھاری کر کے زمین پر لٹا دے  
سلا دے۔

حَتَّى تَرِبِضَ الرُّوحُ فِي كِنَاسِهَا۔ یہاں تک کہ جنگلی  
جانور اپنے اپنے بھٹ میں جم جائیں (گرمی کی وجہ سے باہر نہ  
نکل سکیں)۔

إِذَا آتَيْتَهُمْ فَأَرْبِضُ فِي دَارِهِمْ ظَبْيًا۔ جب تو ان کے  
پاس پہنچے تو ان کے گھر میں ہرن کی طرح جم جا (یعنی اطمینان  
سے رہ جیسے ہرن اپنے بھٹ میں جہاں کوئی خطرہ نہ ہو آرام  
سے رہتا ہے) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تو ہرن کی طرح  
ہوشیاری اور چالاکی سے وہاں رہ کیونکہ وہ کافر لوگ ہیں اگر ذرا  
بھی ڈر ہو تو چٹ بھاگ جائیسے کہ ہرن بھاگ جاتا ہے)۔

فَفَتَحَ البَابَ فَإِذَا شَبَهُ الفَصِيلِ الرُّبِضِ۔ دروازہ کھولا  
دیکھا تو ایک جانور ہے اونٹ کے پچھرے کی طرح جو اطمینان  
سے بیٹھا ہو۔

كُرْبُضَةِ العَنْزِ يَارُبُضَةَ العَنْزِ۔ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر  
جُتہ میں۔

رَاى قُبَّةً حَوْلَهَا عَنَمٌ رُبُوضٌ۔ ایک گنبد دیکھا اس کے  
گرد بکریاں بیٹھی ہیں۔

كَأَنَّي عَلَى طَرِبٍ وَحَوْلِي بَقَرٌ رُبُوضٌ۔ جیسے میں  
ایک چھوٹے پہاڑ پر ہوں اور میرے آس پاس گائیں بیٹھی  
ہیں۔

لَا تَبْعُوا الرُّبُضِينَ۔ ان دونوں قوموں یعنی ترکوں اور  
عجمیوں کو مت چھیڑو (ان سے خواہ مخواہ جنگ میں سبقت نہ  
کر دو جب تک وہ خود کوئی جارحانہ کارروائی نہ کریں کیونکہ یہ  
دونوں قومیں سخت خونخوار جاہل اور وحشی تھیں۔ ایسے لوگوں کو  
جنگ پر ابھارنا خوفناک ہے۔ یہ معادیہ کا قول ہے اور آنحضرتؐ  
سے مرفوعاً منقول ہے اتر کو التورک ماتو کو کم یعنی  
ترکوں سے مت بولوا ان کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے  
رہیں)۔



## لَعَلَّ السَّالِفِينَ

بنی اسرائیل کے ایک زاہد (درویش جس نے اپنے نفس کو دنیا کی خواہشوں سے باندھ دیا تھا) نے کہا حکیم کی زینت خاموشی ہے (اکثر بلائیں اور آفتیں آدمی پر زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔ لہذا جس نے سوچ سمجھ کر بات کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور بے ہودہ لایعنی، مضر اور خوفناک بک بک سے احتراز کیا، وہ حکمت کے

عہدہ مقصد کو پالیتا ہے

نیا موزد بہائم از تو گفتار  
تو خاموشی پیاموز از بہائم  
وَكَانَ لَنَا جَارًا وَرَبِيطًا- وہ ہمارا ہمسایہ اور ہم سے وابستہ تھا۔

رَبِيطٌ يَوْمَ وَلَيْلَةَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا- ایک شبانہ روز (رات اور دن) اللہ کی راہ میں دشمن کی تاک میں رہنا ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے (دوسری روایت میں یوں ہے)۔

خَيْرٌ مِّنْ أَلْفٍ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ- (اقامت دین کے علاوہ) اور کاموں میں ہزار دنوں تک مصروف رہنے سے بہتر ہے (سبحان اللہ! اللہ کے دین کے لئے جدوجہد کی فضیلت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی؟ جب دین کے مخالف کی قوت توڑنے کی فکر کرنے میں یہ ثواب اور اجر ہے تو عملاً اس سے زیادہ کرنے میں کس قدر نعم البدل ملے گا؟)

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرَبِطَ- میں نے قصد کیا اس کو باندھ دوں (اور تم سب اس کو دیکھو) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن اور شیطان جب کسی کثیف صورت میں نمودار ہو تو اس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کو باندھ دینا بھی ممکن ہے۔ اور قرآن میں جو من حیث لا تعلمون ہم آیا ہے وہ اس حال میں ہے جب شیطان اپنی اصلی لطیف حالت میں رہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ ابو ہریرہؓ نے شیطان کو دیکھا اور جنگ بدر کے دن بھی اس کوئی لوگوں نے دیکھا تھا)۔

فَرَبِطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَسْتَبْقِي نَفْسِي- میں ایک ٹیلے پر

انہوں نے اپنے آپ کو بھاری زنجیر سے باندھ دیا (مسجد کے ستون میں بندھے رہے) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔

كُنَانُوا رِبْضَةَ (یامامہ کی جنگ میں کئی قاری صحابہ) ایک ہی جگہ مارے گئے۔

أَقْلُ مَا يَكُونُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَرْبِطٌ عَنَمٍ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مَرْبِطٌ فَرَسٍ- کم سے کم تجھ میں اور قبلہ میں اتنا فاصلہ ہونا چاہئے جتنی جگہ میں کبریٰ بیٹھتی ہے اور زیادہ سے زیادہ اتنی جگہ میں جس میں گھوڑا باندھا جاتا ہے۔

الْمُتَّفِقُ إِذَا رَكَعَ رِبْضٌ وَإِذَا سَجَدَ نَفْرًا وَإِذَا جَلَسَ شَعْرًا- متفق جب رکوع کرتا ہے تو جس طرح کبری بیٹھتی ہے (یعنی صرف ذرا سا سر جھکا دیتا ہے پیٹھ وغیرہ برابر نہیں کرتا) اور جب سجدہ کرتا ہے تو کوعے کی طرح ٹھوکیں لگاتا ہے اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھا کر (یعنی اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

رَبِطٌ- باندھنا، سخت ہونا، قوی کرنا، صبر دینا۔  
مُرَابِطَةٌ- دشمن کی گزرگاہ میں بیٹھنا (یعنی مورچہ میں جے رہنا، گوریلا جنگ کرنا) جیسے رَبِطًا۔

إِسْبَاحُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَاةِ وَكَثْرَةُ الْخُطَاةِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الْمَرْبِطُ- تکلیف کے وقتوں میں وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بہت سے قدم اٹھانا (جب مسجد دور ہو) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے (یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے) (اصل میں رباط کہتے ہیں جہاد کے لئے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو۔ بعض نے کہا رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز باندھیں۔ اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ کرنے سے باز رکھتی ہیں)۔

إِنَّ رَبِيطَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ زَيْنُ الْحَكِيمِ الصَّمْتِ-

جانور تجھ سے لنگھ کر نہیں سیکھے تو بھی (اس کے برعکس) جانوروں سے خاموشی سیکھ لے (م)

لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَرُؤُوعُ الْإِسْلَامِ - میں نے اپنے آپ کو دیکھا اس وقت میں اسلام کا چوتھائی حصہ تھا (یعنی میرے علاوہ صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے میں چوتھا شخص تھا)۔

كُنْتُ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ - میں چار میں سے چوتھا تھا۔

إِذَا نَكَسَ فِي الْخَلْقِ الرَّابِعَ - جب چوتھے انقلاب میں کچا بچہ پہنچ جائے (یعنی گوشت کا لوتھڑا بن جائے جیسے قرآن میں ہے کہ ہم نے تم کو مٹی سے بنایا پھر لطفہ سے پھر خون کی پھلکی سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے)۔

حَدَّثَ امْرَأَةٌ حَدِيثَيْنِ فَأَنَّ ابْتَ فَارْبِعَ - عورت سے دو بار بات کہہ اگر جب بھی نہ مانے (نہ سمجھے) تو چار بار کہہ (ایک روایت میں فاربع ہے باسقاط ہمزہ، یعنی ٹھہر جا، صبر کر اور اپنے آپ کو بار بار کہہ کر مت تھکا)۔

فَجَاءَتْ عَيْنَاهُ بِأَرْبَعَةٍ - ان کی آنکھوں کے چاروں کونوں سے (ہر آنکھ میں دو کونے ہیں) آنسو بہنے لگے۔

لَمَّا رُبِعَ يَوْمٌ أَحْمَدٌ وَشَلَّتْ يَدُهُ قَالَ لَهُ بَاءَ طَلْحَةَ بِالْحِجَةِ - جب حضرت طلحہ کے سر کے کونے احد کے دن زخمی ہوئے (کافروں نے آنحضرت پر وار کئے تو طلحہ نے اپنے اوپر روکے آپ کو بچایا) ان کا ہاتھ بھی بے کار ہو گیا۔ (انہوں نے تلواروں کے وار اپنے ہاتھوں پر لئے اور آنحضرت کو بچایا) تو آنحضرت نے فرمایا 'طلحہ' نے بہشت لے ڈالی (وہ بہشتی ہو گئے) اب جو ان کو دوزخی سمجھے وہ کجنت خود ہی دوزخی ہے (بعض نے ربیع کے یہ معنی کہے ہیں کہ ان کو چوتھا بنانا آنے لگا۔ بعض نے کہا ان کی پیشانی پر مار لگی)۔

إِرْبَعِي عَلِيَّ نَفْسِكَ - (جب سیّدہ اسمیہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انہوں نے پیغام بھیجنے والوں کا انتظار کیا دوسرے نکاح کی تیاری کی) آنحضرت نے فرمایا) ابھی ٹھہر جا۔ اب اپنے آپ کو آرام دے (عدت کی تکلیف سے تو نجات پاگئی جہل صورت میں یہ حدیث اس کی دلیل ہوگی جو حاملہ کی عدت بعد الاجلین کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت میں ان کی دلیل ہوگی جو کہتے ہیں حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتے ہی گزر جاتی ہے جیسے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اگر حاملہ اس وقت جنے جب

اس سے پیچھے رہ گیا آہستہ چلنے لگا میں اپنی سانس کو سنبھالتا تھا (ایسا نہ ہو کہ برابر دوڑنے سے سانس پھول جائے اور پھر دوڑ ہی نہ سکوں)۔

رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ - جس نے گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں (جہاد کی نیت سے) باندھا۔

وَهُوَ فِي مَرَابِطٍ لَهُ - وہ ایک مورچہ میں تھے (عرب کے لوگ کہتے ہیں۔

رَبَطَ لِلْأَمْرِ جَاهَةً - اس کام کے لئے اس نے اپنا دل باندھ لیا (یعنی مستعد ہو گیا)۔

مَنْ رَبَطَ قَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ - جو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا باندھے۔

فَلَذَّ الْكُمُ الْمَرَابِطَةَ - وہی معنی ہیں جو فذ الکم الرباط کے اوپر گزر چکے)۔

رَابِطُ الْجَاشِ - مضبوطی والا۔

مَرْبِطٌ أَوْ مَرَبِطٌ - جہاں پر گھوڑے باندھے جائیں۔

رِبَاطٌ - خانقاہ، فقیروں کی فرودگاہ۔

رَبِعٌ - ٹھہرنا، انتظار کرنا، رک جانا، پتھر اٹھانا۔ زور آزمائی کے لئے چار ٹکڑے کر کے بننا۔

أَلَمْ أَذْرُكَ تَرْبِيعٌ وَتَرْأْسٌ - کیا میں نے تجھ کو دنیا میں ایسا نہیں چھوڑا تھا کہ تو لوگوں سے لوٹ کا چوتھائی مال لیا کرتا تھا اور ان کی سرداری کیا کرتا تھا (جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ ہر قوم کے سردار لوٹ کھسوٹ کے اموال میں سے چوتھا حصہ اپنے لئے نکال لیتا اور باقی لوٹنے والوں میں تقسیم ہوتا)۔

مِرْبَاعٌ - ڈاکوؤں کے سرخیل کا چوتھائی حصہ (عرب لوگ کہتے ہیں عَشْرُهُمْ يَأْخُذُهُمْ - میں ان سے دسواں حصہ لیتا ہوں)۔

إِنَّكَ تَأْكُلُ الْمِرْبَاعَ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِي دِينِكَ - تم لوٹ کا چوتھائی مال کھاتے ہو اور تمہارے دین کی رو سے تم کو درست نہیں ہے۔

نَحْنُ الرُّؤُوسُ وَفِينَا يُقْسَمُ الرَّبِيعُ - ہم لوگ سردار ہیں اور لوٹ کا چوتھائی حصہ ہی ہم لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

## لَعَلَّ الْخَرِيبَةَ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

دیتے تھے (یعنی مالکان زمین، کاشتکار سے اپنی زمین کا کرایہ یہ یہ ٹھہراتا کہ جس قدر پیداوار نالیوں پر ہوگی وہ میری ہے اور باقی تیری)۔

وَنَوَّاجِرُهَا عَلَيَّ الرَّبِيعِ - ہم زمین کو نالی کی پیداوار پر اجارہ دیتے تھے۔

كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أَصُولِ سِلْقِي كُنَّا نَغْرَسُهَا عَلَيَّ أَرْبَعًا نَبَا - ہمارے قریب ایک بڑھیا تھی وہ کیا کرتی کہ جو چقدر ہم اپنی نالیوں پر بوتے ان کی جڑیں لے لیتی۔

اللَّهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رِبْعِي قَلْبِي - یا اللہ قرآن کو میرے دل کی ربیع کر دے (جیسے ربیع کا موسم خوش گوار ہوتا ہے ایسے ہی قرآن میرے دل میں خوش گوار ہو جائے۔ بعض نے کہا ربیع کا موسم پھل پھول اگاتا ہے اور زمین اس میں تروتازہ ہوتی ہے۔ اس مثال سے مطلب یہ ہے کہ اسی طرح قرآن کی برکت سے میرا دل ایمان کے پھل اور پھول اگائے اور اس کی برکت سے شاداب ہو)۔

اللَّهُمَّ آصِفْنَا عَيْشًا مُغِيثًا مُرْبِعًا - اے اللہ ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو ہماری فریادری کرے (ہماری ضرورت رفع ہو جائے ہم کو دانہ چارہ کے لیے دوسرے ملک جانے کی ضرورت نہ رہے یا ایسے ابر سے پانی پلا جو ربیع کی کاشت اگائے۔ یہ اربع الغيث سے ہے۔ یعنی ابر نے ربیع کی کاشت اگائی)۔

إِنَّهُ جَمَعَ لِي مَرْبِيعًا لَه - عمر بن عبدالعزیز نے اس مقام میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں وہ ربیع کے دنوں میں اترا کرتے تھے (معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لیے شہر کی شرط نہیں ہے)۔

مَالٌ مَرْبِيعٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں وہاں بنی حارثہ رہتے تھے۔

مَرْبِيعٌ - ایک پہاڑ ہے مکہ کے قریب۔

لَمْ أَجِدْ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَّنَا عَيْشًا - میں نے اونٹ کا کوئی پاٹھا نہیں پایا البتہ اچھا خاصا جوان اونٹ جو ساتویں برس میں لگا تھا مجھ کو ملا (آپ نے فرمایا وہی اس اعرابی کو دیدے جس سے آپ نے ایک ٹیچر اقرض لیا تھا) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جانور قرض لے سکتے ہیں اور ادائیگی میں بہتر مال دینا

اس کا خاوند جنازہ پر ہو۔ یعنی ابھی دفن بھی نہ ہوا ہو تب بھی اسے دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے)۔

قَائِنَةٌ لَا يَرْبِيعُ عَلَيَّ ظَلْعِكَ مَنْ لَا يَحْزُنُهُ أَمْرُكَ - تیرے کٹکڑے پن (یعنی مصیبت اور دکھ) پر وہ مہربانی اور نگرانی نہیں کر سکتا، جس کو تیرے کام کی کوئی فکر نہیں (اس کو تیری مصیبت سے کچھ رنج نہیں ہوتا)۔

إِرْبِيعِي عَلَيْنَا - ہم پر مہربانی کرو اور قناعت دے۔

قُلْتُ أَيْ نَفْسٌ جُعِلَ رِزْقُكَ كَهَافًا فَرَبِيعِي فَرَبِيعْتُ وَكَمْ تَكَلَّفَ - میں نے کہا 'ارے نفس! تجھ کو ضرورت کے موافق تو روزی ملتی ہے لہذا قناعت کر تو اس نے قناعت کر لی اور زیادہ کوشش نہیں کی (محنت اور مشقت اٹھانا چھوڑ دیا)۔

إِرْبِعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ - اپنے اوپر مہربانی کرو (آہستہ طور پر اپنے رب کی یاد کرو! چلانے سے کوئی فائدہ نہیں) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ زور سے نعرے لگانا اور اجتماعی طور پر حلقہ باندھ کر ضربات لگانا جس طرح بعض فقرا کا دستور ہے بہتر نہیں ہے) کیونکہ تم اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا اور رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ کرمانی نے کہا یعنی علم سے)۔

وَيُسْتَرْطُ مَا سَقَى الرَّبِيعُ وَالْأَرْبَعَاءُ - جو نہر کے پانی سے یا نہروں کے پانی سے پیدا ہو اس کی شرط کر لی جائے (کہ اتنی پیداوار مالک زمین لے گا)۔

أَرْبَعَاءُ - جمع ہے ربیع کی۔ جیسے انصاء جمع ہے نصیب کی۔ رَبِيعٌ - وہ چھوٹی نالی جو بہہ کر کھیت میں آتی ہے یا باغ میں۔

وَمَا يَنْبُتُ عَلَيَّ رَبِيعِ السَّاقِي - جو پانی پلانے والی نالی پراگے (یہ موصوف کی اضافت ہے صفت کی طرف یعنی)۔

عَلَيَّ الرَّبِيعِ السَّاقِي (عَلَيَّ الرَّبِيعِ فَتَطَهَّرَ - وہ نالی کی طرف مزگئے اور طہارت کی)۔

كَانُوا يَكْرَهُونَ الْأَرْضَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَيَّ الْأَرْبَعَاءُ - وہ زمین کو اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہوتی تھی کرائے پر

آرَاذَتْ بَيْعَ رِبَاعِيهَا- حضرت عائشہ نے اپنے گھر بیچنا چاہے۔

الْشُّفْعَةُ فِي كُلِّ رُبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ أَوْ أَرْضٍ- شفیعہ کا حق ہر مکان اور باغ اور زمین میں ہوگا (یعنی جائیداد غیر منقولہ میں حق ہوگا)۔

ثُمَّ دَعَا بَشِيْرًا كَالرُّبْعَةِ الْعَظِيمَةِ- پھر ایک برتن منگوایا بڑے ربوہ کی طرح (ربوہ چوکور برتن)۔

إِنَّهُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلَيَّ رِبَاعِيهِمْ- وہ مل کر ایک گروہ ہیں اور اپنی سابقہ حالت پر قائم اور برقرار ہیں (اہل عرب کہتے ہیں)۔

الْقَوْمُ عَلَيَّ رِبَاعِيهِمْ وَرِبَاعِيهِمْ- یعنی لوگ اپنی اصلی حالت پر ثابت اور مستقیم ہیں۔

رِبَاعَةُ الرَّجُلِ- اس کی حالت اور کیفیت۔  
إِنَّ فُلَانًا قَدِ ارْتَبَعَ أَمْرَ الْقَوْمِ- فلاں شخص اس بات کا انتظام کر رہا ہے کہ لوگ اس کو اپنا سردار بنائیں۔

الْمُسْتَرْبِعُ لِلنَّسَاءِ- اس چیز کی طاقت رکھنے والا۔  
هُوَ عَلَيَّ رِبَاعَةَ قَوْمِهِ- وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَرَبُوعُونَ حَجْرًا- وہ ایسے لوگوں پر گزرے جو (اپنا زور آزمانے کے لیے پتھر اٹھا رہے تھے) اس پتھر کو جو طاقت آزمانے کے لیے اٹھایا جائے۔ مَرْبُوعٌ يَارِبِيعَةَ كَبْتَةَ (ہیں)۔

أَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوعِ- آنحضرت میاں قامت سے ذرا بلند تھے اہل عرب کہتے ہیں۔

رَجُلٌ رُبْعَةٌ يَارَجُلٌ مَرْبُوعٌ- میاں قامت مرد۔  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ رُبْعَةً- آنحضرت میاں قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ بہت پست)۔

مَرْبُوعُ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ- لوگوں میں میاں قامت سرخی اور سفیدی کی طرف مائل (ایک روایت میں مرفوع الخلق ہے یعنی معتدل الخلق)۔

أَعْبُوا عِبَادَةَ الْمَرِيضِ وَأَرَبُوا- بیمار کی بیمار پرسی سچ میں دودن چھوڑ کر کیا کرو (مثلاً جمعہ کو بیمار پرسی کی تو ہفتہ اتوار

مستحب اور افضل ہے اسی طرح زیادہ دینا جب شرط نہ ہوئی ہو تو سو نہیں ہے) امام ابوحنیفہ نے حدیث کے خلاف جانور کا قرضہ لینا درست نہیں رکھا۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے مگر نسخ کی دلیل کوئی نہیں ہے۔

مُرْبِيئِكَ أَنْ يُحْسِنُوا إِعْذَاءَ رِبَاعِيهِمْ- اپنے بیٹوں سے کہہ اونٹ کے بچوں کو اچھی طرح کھلا میں (ان کی ماں کا سب دودھ نہ دودھ لیں بلکہ کچھ بچوں کے لیے بھی ضرور رہنے دیا کریں)۔

رِبَاعٌ جَمْعٌ هُوَ رُبْعٌ كِي وَهُ بَجَةٌ جَوْرَبِجٌ فِي بَيْدَا هُوَ يَهْلُو بِلُونَا بَجَةٌ (یعنی پہلی بارکا)۔

تَفَسَّحَ الرُّبْعُ- اونٹ کا بچہ تھک گیا (بوجھ نہ اٹھا سکا)۔  
كَانَتْ أَحْقَافُ الرُّبَاعِ- گویا وہ اونٹ کے بچوں کے قدم ہیں۔

فَأَعْطَاهُ رُبْعَةً يَتَّبِعُهَا طَيْرًا هَا- (ایک شخص نے حضرت عمر سے صدقہ طلب کیا) آپ نے اس کو ایک اونٹ کا پٹھا دیا اس کے ساتھ اس کے ماں باپ بھی۔

إِنَّ بَنِي صَبِيَّةٍ صَفِيْفُونَ أَلْفَحَ مَنْ كَانَ لَهُ رِبْعِيُونَ- میرے بچے تو سب گرمی کی پیدائش ہیں (جس موسم میں دانہ اور چارہ کی قلت ہوتی ہے) مبارک ہے وہ جس کے بچے ربیع کی پیدائش میں ہوں۔

إِنَّهَا كَمَرْبَاعٍ مَسْبِغٍ- وہ پہلوئی کی اونٹنی ہے یا ربیع کی فصل میں پیدا ہوئی ہے اور اس کی خبر گیری نہ کرو۔ جب بھی خود کو سنبالے رہتی ہے یا سفر میں جاتی اور آتی ہے (ایک روایت میں مرباع ہے یا تھتہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)

هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رُبْعٍ يَارِبَاعٍ- عقیل نے ہمارے لیے کوئی رہنے کا ٹھکانہ (مکان وغیرہ چھوڑا ہے یا سب کچھ فروخت کر کے کھا گئے)۔

مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ- گھروں یا مکانات میں سے۔  
مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكَ فِي رُبْعَةٍ أَوْ نَحْلِ- جس کا کوئی (حصہ دار ہو) مکان یا باغ میں یا زمین یا درخت میں۔

وَنَقَبِلُ رُبُوعَهَا- ہم اس کے گھر قبول کریں گے۔

## لَعْنَةُ الرَّبَاعِيَّةِ

ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گی رباعی دانت لے کر اور نیچے کے۔

فِي الرَّبَاعِيَّةِ مِنَ الْأَسْنَانِ - رباعی دانتوں کی دیت۔  
أَرْبَعَةٌ - چار مرد۔

أَرْبَعٌ - چار عورتیں۔

حُمَّى الرَّبَاعِ - چوتھا بخار۔

لَمْ يَرْمَتْهُ بَعْدَ قَطْعِ - آنحضرت کو کبھی چار زانو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا (شاید اس راوی نے نہ دیکھا ہوگا)۔

رَأَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَأْكُلُ مَتْرَبَعًا - امام ابو عبد اللہ کو چار زانو بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا (شاید یہ بر بنائے عذر ہوگا یا بیان جواز کے لیے)۔

رَبِيعُهُ أَوْ مَضْرَعُ بَدَنِ دُومِ شَهْرٍ قَبِيلِهِ -

رَبَاعٌ - چار چار۔

بُرْبُوعٌ - جنگلی چوہا۔

لَا تُسْتَأْجَرُ الْأَرْضُ بِالْأَرْبَاعِ - زمین اس پیدوار پر جو تالیوں پر ہوتی ہے کرایہ نہ دی جائے۔

الْأَرْبَاعُ أَنْ يُسَبَّنَ مَسْنَاةً فَتَحْمِلُ الْمَاءَ أَرْبَعِيَّةً - پانی کا ایک کدہ بنایا جائے وہ پانی کو اونچا کرے (اور اس سے زمین سنبھلی جائے)۔ یعنی بند۔

تَرَوُّجٌ مِنَ النِّسَاءِ الْمَرْبُوعَةِ - ان عورتوں سے نکاح کر جو میانہ قامت ہوں۔

رَبِيعٌ - آرام اور ارزانی میں بسر کرنا، کشادہ ہونا۔

الرَّبَاعُ - اونٹ کو پانی پر چھوڑ دینا، جب چاہے پانی پئے کوئی وقت اس کے لئے مقرر نہ کرنا۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَرْبَعَ فِي قُلُوبِكُمْ وَعَشَشَ - شیطان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے اس نے جو نچھڑا لگا دیا ہے۔

الرَّبَاعُ - فساد کی نیت سے کہیں ٹھہرنا۔

هَلْ لَكَ فِي نَاقَتَيْنِ مُرْبَعَيْنِ سَمِيَّتَيْنِ - تو دو اونٹنیاں پانی پر چھٹی ہوئیں موٹی لیتا ہے۔

رَبِيعٌ - ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے پاس (مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

چھوڑ کر چوتھے دن پیر کو اس کو دیکھنے کے لیے جاؤ۔

فَلَعُوْا رَبَاعِيَّةً - اس کا وہ دانت اوکھینڈو گا جو سامنے کے دانتوں اور کھلیوں کے بیچ میں ہوتا ہے (یہ چار دانت ہیں ہر ایک طرف دو)۔

وَكَيْسَرٌ رَبَاعِيَّةً - غزوہ احد میں آپ کا وہ دانت ٹوٹ گیا جو ثایا (سامنے کے دانتوں) اور ناب (پگھلی) کے درمیان میں ہوتا ہے (اس دانت کو مردود و متبہ بنی ابی وقاص نے پتھر مار کر توڑا۔ جز سے نہیں ٹوٹا بلکہ ایک ٹکڑا اس میں سے جدا ہو گیا۔ دوسرے مردود ابن شہاب نے پتھر مار کر آپ کی پیشانی کو زخمی کیا، اللہ کی لعنت ان مردودوں پر جو اپنی بھلائی چاہنے والے کو بھی بد خواہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ حَسَنَاءُ - آپ چار زانو بیٹھے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح خوب نکل آتا (بلند ہو جاتا)۔

يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ - چہار شنبہ کا دن (یہ کسرہ باز یادہ فصیح ہے اور فتح اور ضمہ بھی مستعمل ہے)۔

أَرْبَعَةٌ عَلَى الْفِطَامِ - اس کو دودھ سے روکتی ہوں تاکہ دودھ چھوڑ دے (یعنی اس کا دودھ جلدی سے چھڑانا چاہتی ہوں) حضرت عمر نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس لیے کہ حضرت عمر وظیفہ (تنخواہ) اس وقت مقرر کرتے ہیں جب بچہ کا دودھ چھوٹ جائے۔ یہ سن کر آپ رو دیئے اور فرمایا اللہ اکبر میرے سب سے کتنے بچوں پر ظلم ہوا، ہوگا اور پھر یہ قاعدہ منسوخ کر دیا کہ دودھ چھیننے کے بعد وظیفہ جاری ہو۔

النِّسَاءُ لَا يَرُونَّ مِنَ الرَّبَاعِ شَيْئًا - عورتیں گھر زمین کی وارث نہیں ہوتیں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

رَبِيعٌ - موسم بہار (یعنی اوائل سرما) جیسے خریف اوائل گرما)۔

تَقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِسَمَانٍ - وہ عورت یعنی غیلان) جب سامنے آتی ہے تو چار بل لے کر اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹوں کے ساتھ (مطلب یہ ہے کہ بہت حسین عورت ہے)۔

يَقَعُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَرَبَا عِيَّتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَأَسْفَلَ - وہ



## بَابُ تَابُتِ حَجِّ حَجِّ دَفْرِ رِزْسِ شِصِ

میں ایک ٹھگ تھا جو کیا لوگوں کو لوٹا کرتا تھا۔

رَابِلَةُ الْعَرَبِ - عرب کے چوڑا کو (خطابی نے کہا)  
رَبِيلٌ بِتَقْدِيمِ بَايَ مَوْحِدَةٍ بَرِيَايَ تَحْتَانِي مَرُوِي هِي اَوْر مِي سَكْحَتَا  
ہوں کہ یہ لفظ ربیل ہے یہ تقدیم یاے تحتانی بر بایے موحده (عرب کے لوگ کہتے ہیں)

ذَنْبٌ رِبْيَالٌ اَوْر لِبَصِّ رِبْيَالٌ - اکیلا بھیڑیا، اکیلا چور (شیر کو  
بھی رِبْيَالٌ کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اکیلا حملہ کرتا ہے)۔  
كَانَتَا الرِّبْيَالُ الْهَيَّصُورُ - جیسے وہ شیر ہے توڑنے والا  
پھاڑنے والا۔

أَرْبَلٌ - ایک شہر کا نام ہے۔

رَبَاءٌ يَارَبُوٌ - بڑھنا زیادہ ہوتا۔

رَبُوٌ - سانس پھول جانا، پلنا (جیسے رَبُوٌ ہے)۔

تَرْبِيَةٌ - پالنا، پرورش کرنا۔

مُرَابَاةٌ - سود پر روپیہ دینا۔

إِرْبَاءٌ - سود لینا۔

قَمْنٌ رَادٌ اَوْ اسْتَرَادَ فَقَدَ اَرْبِي - جس نے زیادہ ویایا

زیادہ لیا، اس نے سود کا معاملہ کیا۔

وَالْفَضْلُ رَبُوٌ - زیادہ سود ہے۔

مَنْ اَجْبَى فَقَدَ اَرْبِي - جس نے کھیت کو اس کی پختگی ظاہر

ہونے سے پہلے بیچا یا جس نے بیع عینہ کی (جس کو سود خواروں

نے ایجاد کر لیا ہے کہ ایک چیز سو روپے کو کسی کے ہاتھ قرض

فروخت کی پھر وہی چیز اسی روپے نقد کو اس سے خرید لی) اس

نے سود کا معاملہ کیا۔

الرَّبَا سَبْعُونَ بَابًا اَيَّسُوهَا اَنْ يَنْجَحَ الرَّجُلُ اُمَّةً - سود

کے گناہ کے ستر درجے ہیں ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے

کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

لَعَنَ اِكْلَ الرِّبَا وَمَوْكَلَهُ - آنحضرت نے سود کھانے

والے اور کھلانے والے اور اس کے کاتب اور شاہد سب پر لعنت

کی (قرآن حکیم اور احادیث رسول کریم کی نصوص کی رو سے

سود کے معاملات قطعاً حرام ہیں اور اس کا لینا اور دینا

دونوں خواہ معاملہ کافر سے ہو یا مسلمان سے محتاج ہو یا غیر

محتاج۔ اب حنفیہ نے جو کافر حربی سے سود لینا جائز رکھا ہے یا  
فتاویٰ قفیعہ میں جو مرقوم ہے کہ محتاج کو ضرورت کے وقت سود دینا  
درست ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے)۔

فَقَرَّبُوا فِي كَفِّ الرِّحْمَانِ - وہ پروردگار کی ہتھیلی میں  
بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔

الْفِرْدَوْسُ رُبُوَةُ الْحَجَّةِ - فردوس بہشت کا اعلیٰ اور بلند  
مقام ہے (اور عین وسط میں بھی ہے اس سے معلوم ہوا کہ  
بہشت کے طبقات دائرے کی شکل میں ہیں)۔

رَبُوَةُ يَارَبُوَةُ - ٹیلا، بے۔

مَنْ اَبَى فَعَلَيْهِ الرِّبُوَةُ - جو شخص زکوٰۃ دینے سے انکار

کرے اس کو اور زیادہ دینا ہوگا (یعنی زکوٰۃ کے علاوہ جرمانہ

کے طور پر اس سے کچھ زیادہ لیا جائے گا) (اس حدیث اور

دوسری کئی حدیثوں سے مالی سزا کا مشروع ہونا نکلتا ہے اور

حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ امام ابن قیم نے کتاب القضاء

میں اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ

حاکم اسلام سزائے مالی دے سکتا ہے)۔

مَنْ اَقْرَبَ بِالْحِجْرَةِ فَعَلَيْهِ لِرَبُوَةُ - جو شخص زکوٰۃ کے خیال

سے (کہ زکوٰۃ دینا ہوگی) مسلمان نہ ہو اس کو اور زیادہ دینا

پڑے گا (اس پر جزئیہ (نکس) لگا یا جائے گا)۔

اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِمْ رِبْيَةٌ وَلَا دَمٌ - ان کو نہ سود دینا ہوگا نہ جو

جاہلیت کے زمانہ میں انہوں نے خون کیا ہے اس کا مواخذہ ہو

گا (ایک روایت میں ربیہ ہے یہ دونوں رباء سے ماخوذ ہیں اور

قیاس کی رو سے رُبُوَةُ کہنا تھا اب رِبْيَةٌ ایک سکہ کا نام ہے جس

کو روپیہ کہتے ہیں۔ چاندی کا سکہ جو ہندوستان میں رائج

ہے)۔

لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِّثْلَ هَذَا لَنُرِيَنَّ عَلَيْهِمْ -

(انصار نے جنگ احد میں کہا) اگر کسی دن آج کے دن کی طرح

ہم کو قریش پر غلبہ ملتا تو ہم اس سے زیادہ بدلہ لیں گے۔ (اس

سے دو گنا اور تین گنا ان کے آدمی ماریں گے)۔

مَا لِكَ حَشِيَاءَ رَابِيَةَ - تجھ کو کیا ہوا ہے تیرا دم چڑھ رہا ہے

سانس پھول رہی ہے۔



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّهَا لَتَدْرِيعًا
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-------------------------

نے طعم و مہمندی کسی نے اقیات اور اڈخار جیسے نقد کی کتابوں میں مذکور ہے اور محققین اہل حدیث نے یہ کہا کہ ہم کو عقل سے علت نکالنے کی ضرورت نہیں بس جن چیزوں کو شارع نے بیان فرمایا، سود انہی میں منحصر رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لا تقولوا لهذا حلال و لهذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب

أَرْبَى الرِّبَا الْأَسْبَطُ الَّذِي فِي عَرْضِ الْمُؤْمِنِينَ - سب سے بڑھ کر سود یہ ہے، کسی مسلمان کی ناحق عزت بگاڑنا۔ (یعنی حق سے زیادہ اس کی بے عزتی کرنا۔ لیکن عدل و انصاف کی اسلامی حد کے اندر رہتے ہوئے بدلہ لینے کے لئے سعی کی جانی درست ہے تاہم معافی اور درگزر بدلہ چاہنے سے افضل ہے۔ طبی نے کہا ناحق کی قید سے وہ عزت بگاڑنا نکل گیا جو حق کے ساتھ ہو۔ مثلاً مال دار شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی ایک حد تک بدنامی اور بے عزتی کر دینا درست ہے۔ اسی طرح جھوٹے گواہ کا عیب بیان کرنا اسی طرح حدیث کے راویوں کے معائب بیان کرنا کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے۔ بعض نے فاسق معلن، یعنی علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والوں کی نسیبت بھی درست رکھی ہے)۔

وَلَا الرِّبَا - وہ جانور بھی زکوٰۃ میں نہ لیا جائے جس کو دودھ کے لئے گھر میں پالا ہو۔

كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهٗ - جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

الرِّبْوَةُ ذَاتُ قَوَارٍ تَجْفُفُ الْكُوفَةَ - ربوہ ذات قرار (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے) کو فدا کھنکھ ہے۔

الرِّبَا رِبْوَانٌ يَارِبَانٌ - سود دو قسم کا ہے (ایک کا کھانا درست ہے دوسرے کا درست نہیں)۔ جس کا کھانا درست ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی شخص کے پاس اس نیت سے تحفہ بھیجے کہ وہ اس سے بڑھ کر تجھ کو بدیہ ارسال کرے۔ اور جس کا کھانا درست نہیں وہ یہ ہے کہ تو کسی کو دس درہم دے اس شرط پر کہ اس سے زیادہ لے گا)۔

قَوَائِمُ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَنْتٌ فِي الْجَنَّةِ -

إِلَّا رَبَا مَنْ أَسْفَلَهَا أَحْفَرُ - جتنا کھانا اوپر سے کم ہوتا جاتا تھا اس سے زیادہ نیچے سے بڑھتا جاتا تھا۔

قَرَبَا الرُّجُلُ رِبْوَةٌ - اس کی سانس پھول جائے گی (وہ پھونک نہ سکے گا)۔

كَانَ النَّبِيُّ مُرْتَفِعًا كَالرَّابِيَةِ - گھر بلند تھا ٹیلہ کی طرح۔ رِبْيَةٌ - کے معنی ربا، سود۔

الرِّبْوَا فِي النَّسِيئَةِ - سود ادھار میں ہوتا (یعنی ان چھ چیزوں میں جن کا ذکر حدیث شریف میں ہے اگر دونوں طرف ناپ اور تول میں برابر ہوں، لیکن ایک نقد ہو دوسرا ادھار۔ اور جس ایک ہو تو بھی سود ہوگا جیسے ایک طرف ناپ تول میں زیادہ ہو اور دوسری طرف کم)۔

لَارِبُوا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ - اگر دونوں طرف نقد نقد ہوں (اور اتھا د جس کی صورت میں گو وزن یا ناپ برابر نہ ہوں) تب بھی سود نہیں ہے (مثلاً کسی نے دس تولہ چاندی ایک تولہ سونے کے عوض فروخت کی اور نقد نقد دونوں طرف تو وہ سود نہ ہوگا)۔

اخْرُمًا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبْوَا فَذَعَوْا الرِّبَا وَالرِّبْيَةَ - سود کی آیت (الذین یا کلون الربوا) آخر میں اتری ہے (تو اس بنا پر وہ کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہو سکتی) اس لئے سود اور جس میں سود کا شبہ ہو دونوں کو چھوڑ دو۔

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبِضَ عَنَا وَكَمْ يَبِينُ لَنَا فِي الرِّبَا بَيَانًا شَافِيًا - (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور سود کے باب میں آپ نے اچھا مفصل طور سے بیان نہیں فرمایا (آپ نے چھ چیزوں کا ذکر کیا کہ ان کو مساویانہ وزن پر بیچو۔ جو زیادہ دے لے گا اس نے سود یا اور لیا۔

وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔ سونا، چاندی، گہوں، جو، کھجور، نمک۔ اب ان چھ چیزوں میں جب ایک ہی جنس ہو تو غیر مساوی وزن پر خرید و فروخت سب کے نزدیک سود ہے باقی چیزوں میں مجتہدوں کا اختلاف ہوا اور اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ ہر ایک نے اپنی عقل سے سود کی ایک علت نکالی، کسی نے قدر و جنس، کسی

## لَعْنَةُ الْكُفْرِيَّةِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

تاریک دشوار گزار راستوں میں مرے (یعنی اس فتنہ کا بار بار جوش ہوگا اور بار بار دھیما ہوتا رہے گا۔ لہذا جو کوئی اس کی کمی کے ایام میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے جوش اور شدت میں مرے۔)

السُّنَّةُ الرَّائِبَةُ - وہ سنت جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ پڑھی ہے (یعنی فرضوں کے ساتھ)۔

يُصَلِّي عَلَى قَرَيْبِ الْآيَاتِم - نمازیں دن کی ترتیب سے پڑھے (یعنی پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب اور بعد میں عشا)۔

قَوَائِمُ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ - میرے منبر کے پائے بہشت کے درجے ہوں گے۔  
رَتَّبْتُ يَارْتَةَ - تو تھلاؤں۔

رَتَّبْتُ - رکھیں، زور دے، (اس کی جمع رَتُّوتُ ہے)۔  
رَأَى رَجُلًا أَرَاتَ يَوْمَهُمْ فَأَخْرَهُ - آپ نے ایک تو تلے شخص کو دیکھا جو لوگوں کی امامت کرتا تھا پھر اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا۔

رَتَّجَ - بند کرنا۔  
رَتَّجَ - زبان بند ہو جانا۔  
رَأَى أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَتَفَتَّحَ فَلَا تَرْتُجُ - آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر بند نہیں کئے جاتے۔  
أَمَرْنَا النَّبِيَّ ﷺ بِرِجَالِ رِجَالِ الْبَابِ - آنحضرتؐ نے دروازہ بند کرنے کے لئے ہم کو حکم دیا۔ (عرب کے لوگ کہتے ہیں)۔

أَرْتَجُ الْبَابَ - یعنی میں نے دروازہ بند کر دیا۔  
فَقَالَ وَلَا الضَّالِّينَ ثُمَّ أَرْتَجُ عَلَيْهِ (انہوں نے نماز پڑھائی) جب ولا الضالین کی قرأت کی تو آگے پڑھنے سے روکے گئے (آواز بند ہوگئی)۔

رِجَالُ - دروازہ کو بھی کہتے ہیں۔  
جَعَلَ مَالَهُ فِي رِجَالِ الْكُعْبَةِ - اس نے اپنا مال کعبہ کے دروازے میں رکھ دیا (کعبہ کے لئے وقف کر دیا)۔

كَانَتْ الْجُرَادُ تَأْكُلُ مَسَامِيرَ رُجَحِهِمْ - ٹڈیاں ان

آنحضرتؐ کے منبر کے پائے بہشت میں پیدا ہوئے تھے۔  
(ایک روایت میں رَتَّبْتُ فِي الْجَنَّةِ ہے یعنی اس کی سیڑھیاں بہشت کی سیڑھیاں ہیں)۔

دِرْهَمٌ رَبًّا أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ زَنْبَةً يَذَاتٍ مَحْرَمٍ - ہود کا ایک روپیہ لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر ہا ستر عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر گناہ ہے۔

### بَابُ الرِّاءِ مَعَ التَّاءِ

رَتَّبْتُ يَارْتُوبَ - سخت ہونا، سیدھا ہونا، جم جانا۔  
عَيْشُ رَاتِبٍ - ہمیشہ قائم رہنے والا عیش۔  
رَوَاتِبٌ - مقررہ سنتیں جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں یا جو عینہ وقت پر ادا کی جاتی ہیں۔

تَرْتِيبٌ - ہر چیز کو اپنے ٹھکانے اور مرتبہ پر رکھنا۔  
إِرْتَابٌ - سیدھا کھڑا ہونا۔  
رَتَّبْتُ رُتُوبَ الْكُعْبَةِ - بھالے کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا (یعنی بہادر اور جری دل کا تو ہی ہے)۔

كَانَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَأَحْجَارُ الْمُنَجِّبِي تَمُرٌ عَلَى أُذُنِهِ وَمَا يَلْتَفِتُ كَأَنَّهُ كَعْبٌ رَاتِبٌ -  
عبداللہ بن زبیرؓ مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے اور منجیق کے پتھر (جو حجاج ملعون نے کعبہ پر لگائی تھی) ان کے کان پر سے گزرتے تھے وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہ تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک بھالا سیدھا کھڑا ہو (اس کو حرکت نہ ہو)۔

مَنْ مَاتَ عَلَى مَرَاتِبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا - جو شخص ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر مرے (حج یا جہاد یا اور دوسری شاق عبادت کرتا ہو) تو اس کا حشر اسی پر ہو گا (اصل میں مرتبہ کہتے ہیں بلند درجہ کو)۔

مَنْ مَاتَ فِي وَقْفَاتِهَا خَيْرٌ مِمَّنْ مَاتَ فِي مَرَاتِبِهَا (حدیفہ نے جس دن حضرت عثمان غنیؓ کو باغیوں نے گھیر لیا تھا یہ کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے) جو کوئی اس کے دم لینے (ٹھہرنے) کے اوقات میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے ٹھگ و

## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ا ی سے لکھتے الحلالیہ

گیری کروں گا ان کو ہر طرح سے آرام دوں گا۔  
 اسْمَنْبِي الْقَيْدِ وَالرَّغْعَةَ يَا وَالرَّغْعَةَ۔ مجھ کو بیڑی اور  
 خوب کھانے پینے نے موٹا کر دیا (یہ غضبان شیبانی نے حجاج  
 کے جواب میں کہا جب اس نے کہا کہ تو موٹا ہو گیا ہے)۔

فِي أَيِّهَا كُنْتُ تَرْبَعُ۔ تو کس رمنہ میں چرائے گا؟  
 (جہاں کی گھاس جانور چر گئے ہوں یا جہاں کی گھاس ابھی  
 کسی نے نہ چری ہو۔ یہ کنواری اور شوہر دیدہ کی عمدہ تشبیہ آپ  
 نے دی)۔

رَتَقُ۔ بند کرنا (جیسے فنق حیرنا) (اہل عرب فرماں روا اور  
 حاکم کو اس طرح کہتے ہیں:  
 الْفَاتِقُ الرِّائِقُ۔ یعنی امور ریاست کو کھولنے اور بند کرنے  
 اور کشادہ اور تنگ کرنے والا)۔

وَأَرْتَقُ فَنَقْنَا۔ ہماری شنگلی اور شگاف کو جوڑ دے (یعنی ہر  
 خرابی کی اصلاح کر دے)۔  
 رَتَقُ۔ عورت کی شرم گاہ بند ہونا جس میں دخول نہ ہو سکے۔  
 رَتَكَيْلُ تَكَيْلُ رَتَكَانَ۔ اونٹ کا پوہ یا چلنا چھوٹے چھوٹے  
 قدم رکھ کر۔

إِرْتَاكَتْ اَوْنَتْ كَا يُوِيهْ جَلَانَا (دوڑانا)۔  
 تَرْتِكَانَ بَعِيْرِيْهَمَا۔ اپنے اونٹوں کو دوڑا ہی رہی تھیں  
 کداتی ہوئی جا رہی تھیں۔  
 رَتَلٌ۔ مرتب ہونا اچھی طرح برابر ہونا (اہل عرب اس  
 طرح کہتے ہیں:

رَتَلُ التَّغْرِ۔ دانت برابر ہیں (اونچے نیچے کھونڈے نہیں)۔  
 سَمَانَ يُرْتَلُ آيَةُ آيَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ایک ایک آیت کو اچھی طرح ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے تھے  
 (ہر حرف کو اچھی طرح ادا کرتے تھے) اس طریقہ سے پڑھنے  
 کو ترتیل کہتے ہیں)۔

تَوَسَّلْتُ فِي الْفِرَاقَةِ۔ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ (ایسے ہی  
 تَوَسَّلْتُ اور تَوَسَّلْتُ ہے ان کے بھی یہی معنی ہیں)۔  
 سَمَانَ فِي سَمَلَاهِ تَوَسَّلْتُ يَأْتُرْتَلُ (یہ راوی کا شک ہے  
 کہ آیا ترتیل کہا یا ترتیل کہا، مگر معنی دونوں الفاظ کے ایک ہی

کے (بنی اسرائیل) کے دروازوں کی کھلیں کھاتی تھیں۔ (اس  
 قدر کثرت سے آئیں کہ دروازوں کی کھلیں تک کھا گئیں)۔

أَرْضُ ذَاتِ رَتَاجٍ۔ دروازے والی زمین۔  
 رَاتِيحٌ۔ مدینہ میں ایک محل کا نام تھا۔  
 أُرْتِيحُ عَلَى الْفَارِيحِيِّ۔ پڑھنے والا روکا گیا (آگے نہ پڑھ  
 سکا)

فَأُرْتِيحُ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ ابْنُكَ  
 (فاطمہ بنت اسد جناب امیر کی والدہ سے کسی نے پوچھا کہ  
 تمہارا امام کون ہے؟) وہ بند ہو گئیں (کچھ کہہ نہ سکیں)  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا  
 (یعنی جناب امیر)۔

رَتَعٌ۔ فراغت کے ساتھ خوب اچھی طرح کھانا پینا۔  
 إِرْتَاغٌ۔ کھلانا پلانا چارہ اگانا۔  
 اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا عَيْشًا مُرَبِّعًا مُرْتَبِعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر  
 سے پانی پلا جو عام ہو اور خوب چارہ اگائے۔  
 فَمِنْهُمْ الْمُرْتَبِعُ۔ ان میں بعض نے اپنے جانور چرنے  
 کے لئے چھوڑ دیئے۔

فِي شَبَعٍ وَرَبِّيْ وَرَتَعٌ۔ خوب سیری، تازگی، افراط اور  
 ارزانی کی حالت میں۔  
 إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا۔ جب تم بہشت کی  
 کیاریوں پر گزرو تو خوب چرو (خوب کھاؤ پو یعنی خوب اللہ کی  
 یاد کرو جو بہشت کی کیاریوں میں چبک کر کھانے پینے کا سبب  
 ہے)۔

مَنْ يَرْتَعُ حَوْلَ الْجَمَلِيِّ يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَهُ جَوْ مَحْفُوظٍ  
 چراگاہ کے گرد چرے وہ قریب ہے کہ اس کے اندر بھی گھس  
 جائے (یعنی ممنوعات و حرمت اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ ہیں ان  
 کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہئے جو کوئی حرام کاموں کے نزدیک  
 رہے یعنی مشتبہ کاموں کو اختیار کر لے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ حرام  
 اور ناجائز اعمال کا ارتکاب بھی کرنے لگے)

أَيْتِي وَاللَّهِ أُرْتَبِعُ فَأَشْبِعُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو خدا  
 کی قسم چراؤں گا اور سیر ہو کر چراؤں گا (یعنی رعایا کی خوب خبر

## حَدِيثُ الْحَرْفِ

کی طرح ہوتا ہے)۔

فِي كُلِّ شَيْءٍ صَدَقَةٌ حَتَّىٰ فِي بَيَانِكَ عَنِ الْأَرْتَمِ هِر  
چیز میں صدقہ کا ثواب ہے یہاں تک کہ جس کی زبان نکلتے ہو  
(اچھی طرح پر بات نہ کر سکے) اس کی طرف سے گفتگو کرنے  
میں بھی۔ (نہا یہ میں ہے کہ اَرْتَمِہ یعنی اُرْتَمَ ہے۔ یعنی جو اچھی  
طرح پر بات نہ کر سکے تو تلا ہو) (ایک روایت میں اَرْتَمِہ ہے  
ثانی مثلث سے اس کا بیان آگے آئے گا)۔

نَهَىٰ عَنْ شِدَّةِ الرَّتَائِمِ - آپ نے یادداشت کے لئے  
انگلیوں میں دھاگے باندھنے سے منع فرمایا۔

رَتَائِمِ (جمع ہے رَتِيمَة کی) وہ دھاگا جو انگلی میں کوئی بات  
یاد آنے کے لئے باندھا جائے۔

فَلَمْ يَزُتْمُوا - انہوں نے کوئی بات نہیں کی (عرب لوگ  
کہتے ہیں۔

مَا زَتَمَ فُلَانٌ بِكَلِمَةٍ - اس نے ایک کلمہ بھی منہ سے نہیں  
نکالا۔

رَتَمٌ - ملانا، غلط ملط کرنا۔

مِرْتَمَةٌ اور مِرْتَمَةٌ - چربی لگائی ہوئی روٹی۔

رَتَمٌ - باندھنا، قوی کرنا، لٹکانا، کمزور کرنا، اشارہ کرنا، جیسے رَتَمٌ  
ہے ملانا۔

رَتَمِي - اللہ والا عالم تبحر۔

الْحَسَائِرُ تُؤْفَرُ ذَالْحَزِينِ - ہریرہ، غمگین کے دل کو  
قوت دیتا ہے (اس کے پینے سے تسکلی ہوتی ہے)۔

أُذُنِي يَا فَاطِمَةُ قَدَنْتُ رَتَوَةً ثُمَّ قَالَ أُذُنِي يَا فَاطِمَةُ  
قَدَنْتُ رَتَوَةً - فاطمہ رضی اللہ عنہا نزدیک آوہ ایک قدم آگے

آئیں۔ پھر فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا نزدیک آوہ اور ایک قدم  
نزدیک آئیں۔

يَتَقَدَّمُ الْعُلَمَاءُ بِوِزْمِ الْقِيَمَةِ بِوِثْوَةِ - اہل علم قیامت کے  
روز ایک تیر کی مار یا ایک میل یا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے

(دوسرے لوگوں سے) آگے ہوں گے۔

فَيَغِيْبُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يَبْدُو رَتَوَةً - زمین میں غائب  
ہو جاتا ہے پھر ایک تیر کی مار پر نمایاں ہوتا ہے۔

ہیں۔ بعض نے کہا تریل یہ ہے کہ ہر ایک حرف کو برابر نکالے  
اور تریل یہ ہے کہ جلدی نہ کرے۔

تَرْتِيلُ الْقُرْآنِ حِفْظُ الْوُكُوفِ وَبَيَانُ الْحُرُوفِ  
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) قرآن کی تریل یہ ہے کہ  
وقوف کا خیال رکھے (خصوصاً وقف لازم کا جہاں ٹھہرنا اور  
سانس توڑ دینا ضروری ہے) اور حرفوں کو برابر ادا کرے (کہ  
سننے والے کو ہر حرف صاف سمجھ میں آئے) (دوسری روایت  
میں ہے کہ قرآن کو اشعار کی طرح جلدی جلدی مت پڑھ نہ  
ریتی کی طرح اس کو پھیلا دے امام جعفر صادق نے فرمایا تریل  
یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے پڑھے اور جب ایسی آیت  
پر گزرے جس میں دوزخ کا ذکر ہے تو اس سے پناہ مانگے اور  
جب ایسی آیت پر گزرے جس میں بہشت کا ذکر ہے تو اس کا  
سوال کرے۔)

ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ بِتَرْتِيلٍ - پھر سورہ فاتحہ پڑھے تریل کے  
ساتھ (مجمع البحرین میں ہے کہ جس نے تریل کو واجب کہا ہے

اس نے تریل سے یہ مراد رکھی ہے کہ حرفوں کو اپنے اپنے مخرج  
سے اس طرح نکالے کہ الگ الگ حرف سنا کر دے اور ایک

دوسرے میں غلط ملط نہ ہو جائے۔ میں کہتا ہوں تریل کے  
وجوب میں کیا شک ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورتل

القرآن ترتیلاً لیکن افسوس ہے ہمارے زمانے کے حافظوں  
پر تراویح میں قرآن کو اتنی جلدی اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ

حرف برابر ادا نہیں ہوتے نہ اوقاف کا خیال رکھتے ہیں۔ غضب  
تو یہ ہے کہ بعض جاہل حفاظ وقف لازم پر بھی ٹھہرتے۔ اس

طرح قرآن پڑھنے یا سننے میں ثواب کی امید تو کجا عذاب کا ڈر  
ہے اللہ ان لوگوں کو سمجھ دے اس طرح پورے قرآن کو ختم

کرنے سے کئی درجہ بہ بہتر ہے کہ الم تو کیف سے تراویح  
پڑھ لیں۔ اور تراویح پڑھنا کچھ فرض نہیں ہے اگر عمدہ قاری

خوش الحان میسر ہو سکے تو سبحان اللہ ورنہ بیکار محنت اٹھانا اور  
دباں مول لینا زری نادانی ہے۔)

رَتَمٌ - توڑنا کوٹنا، ناک توڑنا، پیدا ہونا، رتم کھا کر بہوش ہو  
جانا (رتم ایک بوٹی ہے اس کا پھول گل خیر کی طرح اور بیج مسور

## لَعَلَّكَ الْبَازِيَّةُ

### باب الرءاء مع الشاء

رُئًا- دودھ کو وہی ڈال کر پھاڑ دینا، گاڑھا کر دینا، ملانا، مارنا، ٹھہر جانا۔

رِيئَةً- وہ دودھ جو وہی پر ڈالا جائے یا وہی اس پر ڈالا جائے۔ اور ہدیہ تھنہ۔

أَشْرَبُ اللَّيْنِ مِنَ اللَّيْنِ رِيئَةً أَوْ صَرِيغًا- میں تو ایک قدر دودھ کا (چوبیس آدمیوں کو سیر کر دے) وہی بنا کر یا یونہی تازہ پی جاتا ہوں۔

أَكْرِيئَةً تَفْشَاءَ الْغَضَبِ- تھنہ اور ہدیہ غصے کو توڑ ڈالتا ہے (محبت پیدا کرتا ہے)۔

هُوَ أَشْهَى إِلَيَّ مِنْ رِيئَةٍ فُيئِتْ بِسَلَالَةٍ تُغْبِ لِي يَوْمَ شَدِيدِ الْوَدِيقَةِ- وہ مجھ کو اس دودھ سے بھی زیادہ مرغوب ہے جس کی گرمی شنڈے صلیت تھرے پانی سے توڑی گئی ہو اور سخت گرمی کے دن نصف النہار میں دیا جائے۔

رُئًا- برانا خراب خستہ گھر کا سامان۔  
رُئَانَةٌ اور رُئُونَةٌ مصدر ہے۔ یعنی پرانا ہونا، میلا کھیلا ہونا، بد حال ہونا۔

عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الرِّيَّةِ- میں نے تم کو خراب خستہ گھر کا سامان معاف کیا (ایک روایت میں عَنِ الرِّيَّةِ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

إِنَّهُ عَرَفَتْ رِيَّةَ أَهْلِ النَّهْرِ فَكَانَ آخِرُ مَا بَقِيَ قَدْرُ- انہوں نے نہر والوں کی بد حالی (مفسی) بتلائی اخیر میں ایک ہانڈی رہ گئی۔

هُوَ لَاءٌ قَدْ أَخْطَرُوا وَالْكُمْ رِيَّةً وَأَخْطَرْتُمْ لَهُمُ الْإِسْلَامَ- ان پاریسیوں نے تو خراب خستہ اسباب (دنیا کا سامان) تمہارے پاس رکھا اور تم نے اسلام کا سامعہ دین ان کے پاس رکھا (یعنی بجائے اس کے کہ تم ان کو مسلمان بناتے، تم نے دنیا کا خراب خستہ سامان لے کر ان کو اپنے دین باطل پر رہنے دیا تو انہوں نے ایسا کر کے اپنا ناقص سامان خطرے میں ڈالا اور تم نے تو اپنا دین ہی خطرے میں ڈال لیا)۔

وَعِنْدَهُ مَنَاعٌ رُئًا وَمِنَالٌ رُئًا- ان کے پاس کم قیمتی (ناقص اور رومی) سامان تھا اور ایک بچھوٹا بھی خراب کم قیمت۔

إِنَّهُ ارْتُئَ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَاءَهُ بِهِ الزُّبَيْرُ يَقُوذُ بِزَمَامٍ رَاحِلَتِهِ- وہ احد کے دن زخمی پڑے تھے، حضرت زبیر ان کو اونٹنی پر بٹھا کر اس کی مہار کھینچتے ہوئے لے کر آئے۔ (یہ ارتئانگ سے ہے جس کے معنی زخموں سے چور ہونا اور ناتواں ہو جانے کے ہیں۔ اسی سے ہے رِيئٌ بمعنی جَوْرِئٌ یعنی زخمی جو مرنے کے قریب اور زخموں سے چور ہو)۔

فَجُمِعَتِ الرِّئَانَةُ إِلَى السَّائِبِ- سب خراب خستہ چیزیں سائب کے پاس جمع کی گئیں (یہ جمع ہے رُئًا اور رِيئَةً کی)۔

إِنَّهُ ارْتُئَ يَوْمَ الْجَمَلِ وَبِهِ رَمَقٌ- وہ جنگ جمل میں زخمی ہوئے پڑے تھے ان میں ذرا سی جان باقی تھی۔

فَرَأَيْتُ مُرْتِنَةً- مجھ کو ہلکتے حال ناتواں کمزور دیکھا۔  
فَرَأَيْتُ مُرْتِنَةً- میری قرأت کمزور ہے (یعنی اچھی طرح حروف ادا نہیں ہوتے)۔

فَبِحَبِيئِهِ الْأَشْقَى عَلَيَّ رُئُونَةٌ- وہ بد بخت اپنی کمزوری کے ساتھ یہ جو اب بے گارٹ اور آرٹ ناتواں ہوا کمزور ہوا، ذلیل و خوار ہوا۔

رُئُدٌ- تلے اوپر جمانا یا ایک کے پاس ایک رکھنا۔  
رُئُدٌ- گدلا ہونا۔

إِرْفَادٌ- تریز میں تک پہنچنا (جس کو ٹری کہتے ہیں)۔  
إِرْتِنَادٌ بمعنی رُئُدٌ ہے۔  
رُئْدَةٌ- خانہ بدوش لوگ۔

هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ رُئِدَتْ حَاجَتُهُ وَطَالَ انْتِظَارُهُ (ایک شخص نے حضرت عمر کو پکارا اور کہا) کیا آپ ایسے شخص کی سنیں گئے، جس کے کام آپ نے تہہ بہ تہہ رکھ چھوڑے ہیں (یعنی اس کی ضرورتیں آپ ٹالتے رہے اور اس کے مطلب جمع ہوتے رہے آپ نے ان کو پورا نہیں کیا) اور مدت سے وہ انتظار کر رہا ہے (کہ آپ کب اس کی سنتے ہیں، اس کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں)۔







## اَبْتَاتِثَاجِخِذِرِزَسِشِصِ

اضطراب رفع ہوتا ہے۔ اس حدیث کی قدر وہی سمجھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت سے کچھ بہرہ اُندوز فرمایا ہے بات یہ ہے کہ بے ایمان کے دل کو مطلقاً سکون نہیں ہوتا ہر وقت گھبراتا رہتا ہے دنیا کی فکریں کیا کم ہیں وہ ہر ایک برے نتیجے کو اپنی سوء تدبیر کی وجہ سے خیال کرتا ہے پھر دوسری تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح ان تدبیروں میں غلطیاں اور پچھلاں رہ کر ساری عمر پریشان رہتا ہے۔ اس کو خداوند کریم اور اس کی تقدیر پر تو اعتماد ہوتا نہیں اگر دنیا کی فکریں نہ ہوں تو یہی تردد کیا کم ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ مبادا ایسا نہ ہو کہ عذاب دائمی میں گرفتار ہوں۔ برخلاف ایمان دار کے کہ اس کا بھر دوسا ہر حال میں خداوند کریم پر ہوتا ہے اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہتا ہے دنیا کی فکریں اس کے نزدیک ایسی بے حقیقت اور بے وقعت ہوتی ہیں کہ ذرا بھی اس کے دل پر اثر نہیں کرتیں وہ دنیا کو محض فانی اور چند روزہ سمجھ کر اس کی تکالیف پر کچھ خیال نہیں کرتا اور آخرت کے دائمی عیش و عشرت کا خیال کر کے ہر وقت خوش اور مگن رہتا ہے۔

رُجُوخٌ يَارُجْحَانُ - غالب ہونا، بڑھ جانا، زیادہ ہونا، وزن دیکھنا، بھاری ہونا، حلیم اور بردبار ہونا۔  
تَوَجُّحٌ اور اِرْجَاحٌ - زیادہ رہنا ایک کو دوسرے پر مقدم رکھنا۔

رَاجِحٌ - جو زیادہ ہو یا غالب ہو یا قوی ہو یا مقدم ہو۔  
مَرْجُوخٌ - جو کم ہو یا مغلوب ہو یا موخر ہو یا ضعیف ہو۔  
إِنِّهَا كَانَتْ عَلَيَّ أَرْجُوخَةً - حضرت عائشہؓ (زفاف سے پہلے) ایک رسی پر جھول رہی تھیں۔

أَرْجُوخَةٌ اور مَرْجُوخَةٌ - وہ رسی جس کے دونوں کنارے ایک بلند جگہ پر باندھ دیئے جاتے ہیں اور سچے اس پر جھولتے ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے یا وہ لکڑی جس کے سچ کا حصہ اونچی جگہ پر رکھتے ہیں اور دونوں کناروں پر دو سچے پیٹھ کر اس پر جھولتے ہیں)۔

إِرْجِحَانٌ - جھک جانا، نائل ہونا، بھاری ہونا۔  
فِي حُجْرَاتِ الْقُدْسِ مَرْجِحِينَ - پاکیزہ حجروں میں جھکے ہوئے۔

غال۔ جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو شہر مکہ ایک بلند آواز کے ساتھ بل گیا (یعنی زلزلہ کے ساتھ ایک زور کی آواز بھی سنائی دی)۔

أَمَا شَيْطَانُ الرُّؤْيَةِ فَقَدْ كُفِّفَتْهُ بَصْفَعَةً سَمِعَتْ لَهَا وَجِيَةً قَلْبِهِ وَرَجَّةً صَدْرِهِ - روہرہ (وہ گڑھا جو پہاڑ میں ہوتا ہے اور جس میں صاف پانی جمع ہو جاتا ہے بعض نے کہا ٹیلے کی چوٹی) کا شیطان اس سے تو میں بے فکر ہو گیا، اس کو ایک شدید چیخ بچھنی میں نے اس چیخ کی وجہ سے اس کے دل کا خفقان اور اضطراب سنا، اس کے سینے کی دھک دھک سنی (یہ جناب امیرؓ نے معاویہؓ کے بارے میں فرمایا جب جنگ صفین میں معاویہؓ کے لوگوں کو شکست ہوئی اور وہ حکیم کے خداستگار ہوئے۔ شیطان کے معنی شریک کے ہیں عرف میں اکثر شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ معاویہؓ کو کافر جانتے تھے۔ کیونکہ دوسری روایت میں خود معاویہ اور ان کے طرف داروں کو فرماتے ہیں اخواننا بلواعلینا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہؓ اور عمرو بن عاصؓ دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے اور ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں، بلکہ صرف صحابیتؓ کا لحاظ کر کے ان کے ذکر کو سب و شتم سے پاک رکھنا ہی کافی ہے)۔

فَرَجَ الْآبَاتِ رَجْمًا شَدِيدًا - اس نے دروازے کو خوب زور سے کھٹکھٹایا۔

الْأَنَاسُ رَجَاجٌ بَعْدَ هَذَا الشَّيْخِ - (حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا) اس شیخ یعنی میمون بن مہران کے علاوہ باقی لوگ جاہل اور کفہ ناتراش ہیں۔

رَجَاجٌ - کہتے ہیں دیلی اور لاغر بکریوں کو اور عام کمزور کم قدر لوگوں کو)۔

إِنَّ الْقَلْبَ لَيَرُجُّ فِيمَا بَيْنَ الْمَصْدِرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتَّى يُعَقَّدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عَقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرٌّ - دل سینہ اور گلے کے درمیان التا رہتا ہے (حرکت اور اضطراب کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ ایمان کی گرہ اس میں لگ جائے جب ایمان کی گرہ لگ جاتی ہے اس وقت قرار پکڑتا ہے (اس کا

یوں خاص کیا گیا کہ وہ زبان پر بہ نسبت قسیدے کے ہلکی ہوتی ہے اور جلد پڑھی جاتی ہے۔

كَانَ لَهُ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ - آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو ”مرتجز“ کہا کرتے (چونکہ وہ خوش آواز تھا)۔

إِنَّ مُعَاذًا أَصَابَهُ الطَّاعُونُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَا آرَاهُ إِلَّا رَجْزًا أَوْ طَوْفَانًا - معاذؓ کو طاعون کی بیماری ہوئی تو عمرو بن العاصؓ کہنے لگے میں تو اس کو عذاب یا طوفان سمجھتا ہوں۔

رَجْزٌ - (پہ کسرہ را) عذاب اور گناہ بلا اور مصیبت۔

رَجْزُ الشَّيْطَانِ - شیطان کا وسوسہ احتلام۔

كَانُوا يَرْتَجِزُونَ - صحابہ رجز پڑھا کرتے تھے (یعنی کام

اور مشقت اور سفر کی حالت میں، کیونکہ رجز پڑھنے سے محنت کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ غزوہ خندق میں صحابہؓ نے رجز پڑھا اور آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے۔ حربی نے کہا آنحضرتؐ کی زبان پر وہی رجز جاری ہوئی جو مہموک یا مشطو تھی اور غلیل نے اس کو شعر میں داخل نہیں کیا ہے، میں کہتا ہوں شعر میں شاعر کا قصد اور ارادہ بھی شرط ہے اور جو کلام بے اختیار موزوں نکل جائے اس کو شعر نہیں کہتے جیسے قرآن کی کئی آیتیں موزوں ہیں مگر وہ شعر نہیں ہیں۔ اور آنحضرتؐ علیہ السلام نے کبھی پوری ایک بیت نہیں پڑھی پہلا مصرعہ پڑھا تو دوسرا چھوڑ دیا، دوسرا پڑھا تو پہلا چھوڑ دیا۔ مثلاً لید کا یہ مصرعہ پڑھا ”أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ“ اور دوسرا ”وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَخَالَتَهُ زَائِلٌ“

چھوڑ دیا اور طرفہ کا دوسرا مصرعہ ”وَيَا أَيُّهَا الْبَشَرُ إِنَّمَا صَبَأَ بَعْضُكُم مَّن بَعْضٍ يَوْمَئِذٍ فِي الْكَافِرِينَ“ پڑھا اور پہلا مصرعہ ”سَتِيدِي الْأَيَّامَ مَا كُنْتُ جَاهِلًا“ چھوڑ دیا)

الطَّاعُونُ رَجْزٌ - طاعون ایک عذاب ہے (یعنی بنی اسرائیل پر عذاب کے طور پر بھیجا گیا تھا جب انہوں نے حق تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تھی) ایک ساعت میں ان کے چوبیس ہزار آدمی مر گئے مگر مسلمانوں کے لئے وہ عذاب نہیں ہے بلکہ شہادت ہے جس طرح دوسری روایت میں مذکور ہے۔

وَأَرْجَحَنَ بَعْدَ تَبَسُّقٍ - اونچا ہونے کے بعد پھر جھک گیا (پانی کے بوجھ سے)۔

رَجْرَجَةٌ - ہلنا، مضطرب ہونا، بے قرار ہونا۔

رَذْفُ رَجْوَاخٍ - وہ سرین جو چلتے میں ہلتا رہے۔

رَجْرَجَةٌ - وہ عورت جس کا گوشت تھل تھل ہوتا ہو۔

كَيْبَةُ رَجْرَجَةٌ - بڑا جھنڈا لشکر۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى سِرَارِ النَّاسِ كَرَجْرَجَةٍ الْمَاءِ الْحَيِّثِ يَا كَرَجْرَجَةَ الْمَاءِ الْحَيِّثِ - قیامت ان ہی لوگوں پر قائم ہوگی جو سب لوگوں میں بدتر ہوں گے پلید پانی کی کیچڑ کی طرح۔

رَجْرَجَةٌ - حوض کا وہ پانی جو آخر میں رہ جاتا ہے گدلا کیچڑ ملا ہوا۔

نَصَبَ قَصَبًا عَلَّقَ عَلَيْهَا خِرْقًا فَاتَّبَعَهُ رَجْرَجَةٌ مِنَ النَّاسِ - ایک سلیٹھا (بانس) کھڑا کر کے اس پر چھتڑے لٹکا دے پھر چند پاگل بے وقوف لوگ اس کے ساتھ ہو گئے (یعنی یزید بن مہلب کے ساتھ)۔

رَجْزٌ - وہ منظوم کلام پڑھنا، جس کے سب مصرعہ ایک تافیہ پر ہوں یا دودھ مصرعہ ایک تافیہ پر ہوں۔

أَرْجُوزَةٌ - قسیدہ یا منظوم کلام۔

تَرْجِيزٌ - معنی رَجْزٌ ہے۔

تَرْجِزٌ - رجز پڑھنا، پے در پے گرجنا، دیر سے حرکت کرنا۔

تَرْجِزٌ - قسیدہ یا بیت بازی کرنا۔

رَاجِزٌ - رجز بنانے والا۔

لَقَدْ عَرَفْتُ الشُّعْرَ رَجْزَةً وَهَزْجَةً وَكَرِيبَةً فَمَا هُوَ بِهِ (جب قریش نے آنحضرتؐ کو شاعر کہا تو لید بن منیرہ کہنے لگا) میں تو شعری ایک قسم رجز اور ہزج اور قریب سب پہچانتا ہوں مگر یہ کلام (یعنی قرآن) شعر نہیں ہے (رجز شعری ایک بحر ہے جو میدان جنگ میں پڑھی جاتی ہے)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ - جو شخص قرآن کو تین دن سے کم میں ختم کرے وہ رجز پڑھنے والا ہے (اس کو تلاوت قرآن کا ثواب نہ ہوگا۔ رجز کو اس بارے میں

## لَعْنَةُ الرَّجَسِ

یقین ہو گا اور جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے نماز نہ چھوڑے اس حدیث سے ہزاروں دین کے مسئلے نکلے ہیں اور ایک کلی قانون فقہ کا معلوم ہوتا ہے کہ یقینی امر کا زوال شک اور گمان سے نہیں ہو سکتا۔

رَجَسٌ - برا کام کیا۔

يَنْهَى عَنِ الرَّجَسِ (روزے میں) نرگس کا پھول سو گھننے سے منع کرتے تھے۔۔۔ شَمُّو النَّرَجِسَ وَلَوْ فِي الْيَوْمِ مَرَّةً وَلَوْ فِي الشَّهْرِ مَرَّةً وَلَوْ فِي السَّنَةِ مَرَّةً وَلَوْ فِي الْعُمْرِ مَرَّةً۔ نرگس کا پھول سو گھو ہر دن میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار (کیونکہ دل میں ایک دانہ ہے جنون اور جذام اور برص کا اور اس کو نرگس ہی کا ثاب ہے)۔

رَجْعٌ - پھیر دینا (جیسے مرجع ہے)۔

رُجُوعٌ - لوٹنا۔

تَرْجِعُ - انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا یا کہنا۔

رَجْعٌ - گڑھے کا پانی، خط کا جواب، گوبر، طاعون، بارش۔

فَانْتَهَمَا يَتَرَجِعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ - (اگر مال میں دو

شخص شریک ہوں تو وہ برابر برابر (اپنے حصے کے موافق)

دوسرے شریک پر رجوع کر لیں (مثلاً ایک کی چالیس گائیں

دوسرے کی تیس ملی جلی تھیں اور تحصیلدار نے چالیس کے بدلے

ایک منہ لیا اور تیس کے بدلے ایک تمبیہ، تو منہ والا ۳/۷ اپنے

شریک سے اور تمبیہ والا ۷/۷ اس سے بچا لے اگر تحصیلدار نے

ایک شریک سے ظلماً کچھ لے لیا تو ظلمی مال کا حصہ اپنے شریک

سے بچا نہیں لے سکتا نہایت میں ہے کہ تراجم کی ایک شکل یہ بھی

ہے کہ دو شخصوں میں چالیس بکریاں مشترک ہوں ہر ایک کی

بیس بیس بکریاں ہوں اور ہر شریک اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ

پچھانتا ہو۔ اب تحصیلدار ان میں سے ایک بکری لے لے تو جس

شریک کی بکری لی گئی ہو وہ اس کی آدھی قیمت دوسرے شریک

سے بچا لے)۔

إِنِّي إِذْ تَجَعَلْتُهَا بِبَابِلٍ فَسَكَّتْ - (آنحضرت علیہ السلام

نے زکوٰۃ کے جانوروں میں ایک اونچے کوہان والی عمدہ اونٹنی

رُجُزٌ - پلیدی، بتوں کی پرستش یا عذاب کا سبب۔

رَجَسٌ يَارَ جَسُّ يَارَ جَسُّ - پلیدی نجاست گناہ کا وہ کام جس پر

عذاب ہو، برا کام، حرام، لعنت، کفر (کلیات میں ہے کہ رجس

اور نجس دونوں ہم معنی ہیں۔ لیکن رجس کا استعمال اکثر اس

پلیدی پر ہوتا ہے جو طبعاً پلید ہو اور نجس کا استعمال اکثر اس پر ہوتا

ہے جو عقل یا شرع کی رو سے پلید ہو)۔

رَجَسٌ - اونٹ کا آواز کرنا، گر جتا۔

إِرْجَاسٌ - پانی کا اندازہ کرنا، مرجاس سے یعنی پتھر سے جو

کنویں میں ڈالا جاتا ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجَسِ النَّجِسِ - میں تیری پناہ میں آتا

ہوں ہر ناپاک پلیدی سے (فراء نے کہا جب نجس کا لفظ شروع میں

استعمال کرتے ہیں اور رجس کا لفظ اس کے ساتھ نہیں لاتے تو

نجس یہ فتح نون اور جیم کہتے ہیں اور جب رجس کا لفظ پہلے لاکر

اس کے بعد نجس لاتے ہیں تو بکسرہ جیم استعمال کرتے ہیں۔

مجمع البحرین میں ہے کہ یہاں نجس یہ سکون جیم اور کسرہ

نون پڑھنا چاہئے بروزن رَجَسٌ کیونکہ رَجَسٌ کے بعد اس کا

استعمال اسی طرح ہوتا ہے)۔

نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِرَوْثَةٍ وَنَالَ إِهْنًا - رَجَسٌ -

آنحضرت نے گھوڑے یا گدھے یا چمڑی لید سے استنجا کرنے کی

منع فرمایا اور کہا وہ ناپاک ہے (باقی حلال جانوروں کا گوبر اور

پیشاب پاک ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے) ایک روایت میں

رَجَسٌ ہے معنی وہی ہیں۔

لَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذْ تَجَسَّسَ أَيُّوَانٌ كَسْرُيًّا -

جب آنحضرت پیدا ہوئے تو کسری (بادشاہ ایران) کا محل لرز

گیا (اس میں ایسا لرزہ ہوا کہ آواز سنانی دی گویا یہ اشارہ تھا

ایران والوں کی حکومت ختم ہونے کا اور مسلمانوں کی حکومت

وہاں قائم ہونے کا)۔

إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ رَجَسًا أَوْ

رَجُزًا - جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو پھر پلیدی کا گمان پیدا

ہو (یعنی حدث ہونے کا) تو نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بدبو

نہ پائے (کیونکہ جب آواز سنی یا بدبو پائی اس وقت حدث کا

حرکت سے آواز میں امتداد پیدا ہو گیا)۔

تُرْجِعُ الْأَذَانَ - اذان کی ترجیع (وہ یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے دو دو بار آہستہ کہے پھر پکار کر کہے) كَانَ لَا يُرْجِعُ آنحضرت قرأت میں ترجیع نہیں کرتے تھے (یعنی شدت کو بہت بڑھا کر ادا نہیں کرتے تھے) جیسے گائیوالوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ بغیر کسی بناوت اور گلے بازی کے صاف طریقہ پر قرأت کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ نکتا ہے کہ قرآن شریف کی قرأت میں آپ کی عادت ترجیع کی نہ تھی۔ اور فتح مکہ کی حدیث میں جو ترجیع کا ذکر ہے وہ دراصل عمدانہ تھی بلکہ اونٹ کی حرکت سے پیدا ہو گئی تھی)۔

يُرْجِعُونَ الْقُرْآنَ - قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھیں گے (جیسے نصاریٰ پڑھتے ہیں) گانے کی طرح آوازیں نکال کر یہ مع ہے۔ دوسری روایت میں ہے:

زَجَعَ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ - قرآن پڑھتے وقت خوش آوازی سے پڑھ کیونکہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔ (مجمع المحرمین میں ہے کہ ترجیع بہ معنی خوش آوازی سے پڑھنا یہ طریقہ قرآن پڑھنے کا مستحب ہے لیکن گانے والوں کی طرح آوازیں دراز کرنا یعنی تال اور سر کے ساتھ تو یہ منع ہے)۔

نَفَلَ فِي الْبَيْتِ الرَّبِيعِ وَفِي الرَّجْعَةِ الثَّلَاثِ - پہلے حملہ میں چوتھائی لوٹ کا انعام مقرر کیا اور لوٹ کر پھر دوبارہ حملہ کرنے میں تہائی لوٹ کا (یہ اس وجہ سے کہ لوٹ آنے یا پسپا ہو جانے کے بعد دوبارہ حملہ کر کے غالب آ جانا دشوار بات ہے)۔

مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ اللَّهِ أَوْ تَجِبَ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ سَأَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ - جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج تک اس کو پہنچا دے پھر وہ حج نہ کرے یا ایسا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو مرتے وقت دنیا میں دوبارہ لوٹنے کی درخواست کرے گا (کہے گا یا اللہ! مجھ کو دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو میں حج اور زکوٰۃ ادا کروں) مگر یہ کہاں ہو سکتا ہے اب دنیا میں دوبارہ

دیکھی تو تحصیلدار سے پوچھا یہ اونٹنی کیسے آئی تم نے کس صورت سے لی؟ کیونکہ تحصیلدار زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے نہ کہ عمدہ چھانٹ کر؟ تو اس نے عرض کیا) میں نے زکوٰۃ کے جانور کو بیچ کر یہ اونٹنی خریدی ہے تو آپ خاموش ہو گئے (نہا یہ میں ہے کہ "ارتجاع" یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر ایک عمر کا جانور واجب الادا ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اس کے بدلے دوسری عمر کا جانور لے اور زیادتی اور کمی اس کو مجرا دے)۔

كَيْفَ تَشْكُونَ الْحَاجَةَ مَعَ اجْتِنَابِ الْمَهَارَةِ وَارْتِجَاعِ الْبِكَاةِ - (بنی تغلب کے لوگوں نے معاویہ سے قحط اور گرانی کی شکایت کی تو انہوں نے کہا) تم کیسے اپنی محتاجی کا شکوہ کرتے ہو تم تو گھوڑوں کو پھیرنے کا لٹے ہو ان کو بیچ کر جوان جوان اونٹ خریدتے ہو۔

رَجْعَةُ الطَّلَاقِ - طلاق کے بعد خاوند کا اپنی عورت سے پھرل جانا بغیر نیا عقد کرنے کے۔

فَإِنَّهُ يُؤْذَنُ بِلَيْلٍ يُرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظُ نَائِمَكُمْ - بلال رات رہے سے اذان دیدیتا ہے اس لئے کہ جو کوئی تم میں سے (تہجد کی) نماز پڑھ رہا ہو اس کو لوٹا دے (وہ تھوڑی دیر سو رہے یا سحری کھالے روزہ رکھنے کے لئے) اور جو کوئی تم میں سو رہا ہو اس کو جگا دے (تہجد پڑھنے کے لئے یا سحری کھانے کے لئے) (نہا یہ میں ہے کہ قَائِمَكُمْ منسوب ہے اور مفعول ہے ليرجع کا اور يورجع لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے۔ یہاں متعدی ہے تاکہ يُوقِظْنَا نَائِمَكُمْ کا جوڑ ہو جائے۔ کرمانی نے کہا قَائِمَكُمْ مرفوع اور منسوب دونوں ہو سکتا ہے مرفوع رجوع سے اور منسوب رجوع سے تو مرفوع کی صورت میں ترجمہ اس طرح ہوگا "اس لئے کہ جو کوئی نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ جائے گا)۔

كَانَ يُرْجِعُ يَوْمَ الْفَتْحِ - آنحضرت فتح مکہ کے دن قرأت میں ترجیع کرتے تھے۔ (یعنی ایک ایک آیت کو دو دو بار تین تین بار پڑھتے تھے) (بعض نے کہا ترجیع سے مراد آواز کو دراز کرنا ہے چونکہ آپ اس وقت اونٹ پر سوار تھے لہذا اس کی

## لِحَاثِ الْمَدِينَةِ

إَضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَيْكَ مَا أُرِيسَ بَاتِحَهُ وَهِيَ رَكْعَةٌ  
(یعنی ہاتھوں کو کوڑا مارتے وقت بلند مت کر)۔

حِينَ نَعَى لَهُ قَوْمٌ اسْتَرْجِعَ - عبد اللہ بن عباس کو جب تمم بن عباس کے مرنے کی خبر دی گئی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ (رُجِعَ اور اسْتَرْجِعَ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا)۔

فَاسْتَرْجِعْ وَقَالَ لَيْتَ حَظِّي رَحْمَتَانِ (حضرت عثمانؓ نے جب منیٰ میں پوری نماز پڑھی قصر نہیں کیا) تو عبد اللہ بن عباسؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا کیونکہ یہ فعل ان کا خلاف سنت تھا۔ آنحضرتؐ اور شیخین ہمیشہ وہاں قصر کرتے رہے) انہوں نے کہا کاش ان چار رکعتوں کے بدلہ دو مقبول رکعتیں میرے حصے میں آتیں۔

فَاسْتَيْقَظَتْ بِاسْتِرْجَاعِهِ - حضرت عائشہؓ نے کہا میں صفوانؓ کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی۔

نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِرُجْعِ أَوْعَظِمَ - آنحضرتؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا (نودی نے کہا اسی طرح ہر نجس چیز سے استنجا کرنا منع ہے اور ہڈی کے حکم میں ہیں سب کھانے کی چیزیں اور اجزا جانور کے اور کتابوں کے اوراق وغیرہ ان سب سے استنجا کرنا منع ہے۔ کہتے ہیں ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر لید ان کے جانور کی) (مجمع البحار میں ہے کہ جن کھاتے پیتے اور نکاح کرتے ہیں اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے)۔

غَزْوَةُ الرَّجِيعِ - رجیع کا جہاد جو ہجرت سے ۳۶ مہینے بعد ہوا اور رجیع ایک پانی کا نام تھا جو قبیلہ ہذیل کا تھا اور اس کی جائے وقوع مکہ اور عسفان کے درمیان تھی۔

فَارْجِعِ إِلَى رَبِّكَ - اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ (یعنی اس مقام پر جہاں پروردگار کا تم کو حکم ہوا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھنے کا اپنی امت کو حکم دو)۔

وَاحْذَرْنَا يَذُفُّبَ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يُرْجِعُ - ہم میں کوئی مدینہ کی پرلی جانب جا کر پھر مسجد میں واپس بھی آ جاتا تھا)۔

آنا دشوار ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عرب کے بعض مشرک رجعت (تراجع) کے قائل تھے یعنی ان کا ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ آدمی مر جانے کے بعد پھر دوبارہ دنیا میں نیا جنم لیتا ہے) (ہندوستان کے اکثر مشرکوں کا بھی یہی اعتقاد ہے اور مسلمانوں میں ایک فرقہ روافض کا ہے جو رجعت کا قائل ہے وہ کہتا ہے کہ جناب امیرؓ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور بالفضل وہ ابر میں پوشیدہ ہیں۔ یہ عقیدہ عبد اللہ بن سبآنے جو دراصل یہودی تھا مسلمانوں کو بگاڑنے اور بہکانے کے لئے ان میں پھیلایا اس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ بعض وہ لوگ بھی اسی قبیل سے ہیں جن کا اعتقاد یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ مرے نہیں بلکہ غائب ہو گئے ہیں اور پھر ظاہر ہوں گے۔ اور شیعہ امامیہ کا اعتقاد بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکریؑ غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے وہی مہدی موعود ہیں گو ان لوگوں کا مذہب رجعت نہیں ہے اس لئے کہ سید احمد صاحب یا امام محمد صاحب کی موت کے وہ قائل نہیں ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی و پنجاب میں پیدا ہوا جس کا ذکر ہم اوپر بھی کر چکے ہیں گودہ اب مر گیا اس کا دعویٰ یہ تھا کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ مر گئے مگر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا۔ اس کا یہ کہنا محض نادانوں کو دھوکا دینا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ اور سلامت زمین سے اٹھا لیا اس لئے ان کا دنیا میں پھر آنا رجعت نہیں ہو سکتا اور اگر وہ بھی تو جب حدیث صحیح سے ان کا آنا ثابت ہے تو کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور یہ قاعدہ کہ مگر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا ایک قاعدہ اکثر یہ ہے نہ کہ کلیہ۔ حضرت عزیر علیہ السلام سو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو گئے اور ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب ”فہم عن عاش من بعد الموت“ مرتب کی ہے اور اس میں ایسے کئی شخصوں کا ذکر ہے اور انجیل شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کئی مردوں کو جلا دیا تھا جیسے عازر وغیرہ کو۔ اور قرآن میں ہے داعی الموتی باذن اللہ)۔

کرنے لگے (پہلے اس کی ماں یہ سمجھی کہ یہ شیر خوار بچہ بات کرنے کے قابل نہیں ہے مگر جب اس نے کئی بار بات کی تو گفتگو کا اہل سمجھ کر اس سے باتیں کرنے لگی۔)

فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهِ السَّيْفُ - جب اس پر تلوار اٹھائی (ایک روایت میں فَلَمَّا رَفَعَ ہے معنی وہی ہیں۔)

فَسَكَّتْ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ - خاموش ہو رہے کچھ جواب اس کو نہیں دیا۔

لَوْزَاجِعِيهِ - کاش تم پھر آپ سے پوچھتیں تو بہتر ہوتا۔

إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا - اگر تم چاہو تو پھر ہمارے پاس آ سکتے ہو (یعنی دوسرے وقت تو ہم تم کو کچھ دیں گے اس وقت تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے)۔

إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ لَوْثَ جَابِطٍ نَمَازِ پڑھتے تو نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ جیسی نماز اس نے پڑھی تھی وہ حقیقت میں نماز نہیں تھی صرف اٹھک بیٹھک تھی)۔

فَمَا رَاجِعُهُ - پھر دوبارہ انہوں نے درخواست نہیں دی وَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط حضرت ابو بکر سے لے لیا) تو وہ لوٹ کر (یعنی حج سے فراغت پا کر) آنحضرت کے پاس آئے۔

أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَغْقَابَنَا - ہم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں (یعنی مرتد ہو جائیں اسلام سے پھر جائیں)۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِقَلُوبِنَا عِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيْعِهِ - اے اللہ! جس وقت ہم قرآن کو خوش آوازی سے پڑھیں تو اس کو ہمارے دلوں کے لئے عبرت کر (عبرت بکسر عین، معنی نصیحت پذیری اور بہ نفعہ عین (عبرت) آنکھوں میں آنسو پھر آتا)۔

مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِوَجْعَتِنَا - جو ہماری رجعت کا تعین نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (صحیح البحرین میں ہے کہ رجعت امامیہ مذہب کے اصول میں سے ہے اور اس پر شواہد قرآنی اور احادیث اہل بیت دال ہیں۔ میں کہتا ہوں جمہور اہل اسلام نے رجعت کو باطل اور لغو قرار دیا ہے اور شواہد قرآنی جناب امیر کی رجعت پر دلالت نہیں کرتیں اور جو حدیثیں امامیہ نے اس بات

لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - ایسا نہ کرنا (کہ کہیں) میرے مرنے کے بعد پھر کافروں کی طرح ہو جاؤ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (جس طرح کافر آپس میں لڑتے ہیں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ میرے بعد پھر کافر نہ بن جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر۔ تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا قتل جائز سمجھیں۔ بعض نے کہا کفار اسے ناشکرے مراد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تم کو آپس میں اتفاق دیا، محبت عطا فرمائی، اس نعمت کی ناشکری نہ کرنا اس طرح کہ پھر ایک دوسرے کو مارنے لگو، ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ۔ انہوں نے کہا اس بے بہا وصیت پر مسلمانوں نے بہت تھوڑے دنوں عمل کیا یعنی حضرت عثمان غنی کے دور خلافت تک اس کے بعد دنیا کی محبت اور مال و جاہ کی رغبت ان کے دلوں میں سا گئی اور آپس میں لڑنے لگے، جب سے آج تک یہ نا اتفاقی برابر قائم ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ان پر غالب ہو گئے اور سارا ملک و مال جاتا رہا باہر ذلیل و محتاج ہو گئے)۔

فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ - جب ہم (نجاشی بادشاہ والی حبش کے پاس سے) لوٹے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔

فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ - آپ نے اس عورت کو کافروں کے پاس واپس نہیں کیا (حالانکہ صلح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ ان میں سے جو شخص مسلمانوں کے پاس آ جائے تو مسلمان اس کو واپس کر دیں گے مگر قرآن شریف میں اس کے خلاف حکم نازل ہوا:

فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفْرَانِ - اس وجہ سے وہ حدیث منسوخ ہو گئی۔ بعض نے کہا یہ شرط صرف مردوں کے لئے ہوئی تھی نہ کہ عورتوں کے لئے بھی)۔

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَحْزَابِ - آنحضرت ﷺ کا جنگ احزاب سے لوٹنے کا قصہ۔

أَوْرِثُ جَعِبَ بِنَا - یا مال غنیمت وغیرہ لے کر لوٹ آتا ہے۔

فَهُنَاكَ تَرَا جَعَا الْحَدِيثُ - پھر تو دونوں خوب باتیں

## لَحَائِبُ الْحَدِيثِ

الْأَرَا جِنْفُ - جھوٹی حدیثیں (بے اصل جس طرح کہ انکا ذیبت ہے)۔

إِنَّمَا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ مِنْ آجَلِي دَعْوَاهُمْ عَلِيٍّ مُوسَى - بنی اسرائیل کو جو بھونچال نے دبا لیا تو ان کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا (کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو مار ڈالا)۔

الْأَرَا جِنْفُ الْمُلْفَقَةُ - بنی ہوئی جھوٹی خبریں۔  
رَجَلٌ - بچی کو پاؤں کی طرف سے جتنا چھوڑ دینا پاؤں باندھ دینا، تزکا مادہ پر کونا۔

رَجَلٌ - پیادہ پا ہونا، بالوں کا نہ بالکل سیدھا ہونا۔ (سبط) نہ بالکل گھونگر (جمع) \*bow?  
إِرْجَافٌ - مہلت دینا۔ پیدل بنانا۔

تَوَجَّلٌ - سوار سے اتر کر پیادہ پا ہونا، مرد دنیا بلند ہونا۔  
إِرْجَافٌ - بلا سوچے سمجھے ایک بات کہہ دینا (جس کوئی البدیہہ کہتے ہیں اس کا اکثر استعمال شعرا یا خطابت میں ہوتا ہے)۔

نَهَى عَنِ التَّوَجُّلِ إِلَّا عَجَبًا - ہر روز کنگھی کرنے سے آپ نے منع فرمایا مگر ایک روز بیچ اجازت دی (اس میں یہ مصلحت تھی کہ مسلمان بناؤ سنگار میں مصروف اور اس کے شائق نہ ہو جائیں، اکثر علماء کے نزدیک یہ ممانعت تزیینی ہے)۔  
مَوْجَلٌ اور مَسْوَجٌ اور مُسْطَقٌ کنگھی۔

كَانَ شَعْرُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَلًا - آنحضرتؐ کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بالکل گھونگر والے (بلکہ بیچ بیچ میں تھے)۔

شَعْرٌ رَجَلٌ يَارَجَلٌ - لکھے ہوئے بال جن میں کنگھی کرنے سے تھوڑی سی خمی پیدا ہو جائے۔

فَإِذَا هُوَ صَرْبٌ رَجَلٌ - وہ خمیدہ بالوں کی شکل میں تھا۔  
مُحْتٌ أَوْ رَجَلٌ رَأْسُهُ - میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

تَوَجَّلٌ شَعْرُهُ - آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

میں اہل بیت سے روایت کی ہیں وہ اہل سنت کے نزدیک مفتری اور موضوع ہیں)۔

فَلَانَ يَوْمًا بِالرَّجْفَةِ - فلاں شخص رجعت پر یقین کرتا ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دوبارہ دنیا میں آنے پر)۔

الرَّاجِعُ فِي هَيْبَةٍ - دے کر پھر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جو تے کر کے پھر اس کو چاٹتا ہے۔

إِسْتَرْجَعْتُ مِنْهُ الشَّيْءَ - میں نے وہ چیز اس سے پھیر لی۔

رَجْفٌ - ہلانا، متزلزل ہونا، بھونچال کا غنا۔  
إِرْجَافٌ - ہلانا، جھوٹی فساد انگیز خبریں مشہور کرنا۔  
إِرْجَافٌ - متزلزل ہونا، اضطراب، کپ بچی۔  
رَاجِفٌ - تپ لڑنے۔

جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَنْبِئُهَا الرَّا دِقَةُ - پہلا صور کا پھونکنا آن پہنچا (یعنی قریب آ گیا جمل سے سب لوگ مرجائیں گے) اس کے بعد اسی دوسرا پھونکنا چلا (جس سے پھر لوگ ابھی نہیں گئے) (طیبی نے کہا)۔

رَاجِفَةٌ - ایک بڑی چنگھاڑ ہے زلزلہ کے ساتھ جس سے پہاڑ وغیرہ سب لڑ جائیں گے)۔

تَوَجَّلْتُ بِهَا يَوْمَ اذْرُءَ (آنحضرتؐ اقراء کی آیتیں سن کر جب لوٹے تو) آپ کے کندھے اور گردن کی رگیں ڈر سے پھڑک رہی تھیں۔

تَوَجَّلْتُ بِهَا لَيْلًا - مدینہ طیبہ اپنے رہنے والوں پر) یا ان کی وجہ سے لڑے گا (تا کہ اس پاک سرزمین پر جو کافر اور منافق ہوں وہ ڈر کر دجال کے پاس چلے جائیں)۔

رَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ - پہاڑ ان پر لڑا۔  
فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ - مجھ پر کپ بچی طاری ہو گئی (لڑنے

کا)۔  
مِنْ إِرْجَافِ الْمُنَافِقِينَ - منافقوں کی جھوٹی خبریں اڑانے سے (عرب لوگ کہتے ہیں)

أَرْجَفَ فَلَانَ - فلاں شخص نے جھوٹی خبر اڑادی)۔



يَاخُذُونَ مِنْهُ فَقَالَ لَوْ عَلِمُوا لَمْ يَأْخُذُواهُ - مکہ میں ٹڈوں کا ایک دل گھس گیا وہاں کے لڑکے ان کو پکڑنے لگے ابن عباسؓ نے کہا اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے (کیونکہ حرم میں شکار درست نہیں ہے)۔

الْزُّوْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ وَهِيَ عَلِيٌّ رَجُلٌ طَائِرٌ - خواب کی تعبیر وہی ظاہر ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا کرے خواب (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے جہاں تعبیر دی وہ گر پڑا اور ظاہر ہو گیا جیسے کسی پرند کے پاؤں پر جو چیز ہو اور وہ ادنیٰ حرکت سے گر پڑتی ہے۔ اسی طرح خواب بھی معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی وہ گر اور ظاہر ہو گیا۔ اسی لئے خواب کو ہر شخص سے بیان نہ کرنا چاہئے بلکہ اسی شخص سے جو علم تعبیر کا جاننے والا اور متقی و پرہیزگار اور صالح ہو (نہا یہ میں ہے کہ رجُل طَائِرٌ سے مراد یہ ہے کہ تقدیر جاری اور قضائے ماضی پر ہے خیر ہو یا شر)۔

أَهْدَى لِنَارِ رَجُلٍ شَاةٍ فَقَسَمَتْهَا إِلَّا كَتِفَهَا - ہم کو بکری کا آدھا حصہ لسانی میں (یعنی گردن سے لے کر پٹھے تک) تحفہ میں بھیجا گیا۔ میں نے سب بانٹ دیا صرف اس کا کندھا رہ گیا (یہاں رجُل سے اس کا نصف حصہ مراد ہے مجازاً)۔

أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ حِمَالًا وَهُوَ مُحْرِمٌ - آنحضرت کو گورخر کا آدھا کھلایا گورخر کی ران تحفہ میں بھیجی گئی اور آپ اس وقت احرام باندھے تھے)۔

لَا أَعْلَمُ نَبِيًّا هَلَكَ عَلَى رَجُلِهِ مِنَ الْجَبَابِرَةِ مَا هَلَكَ عَلَى رَجُلٍ مُوسَى - میں نہیں جانتا کہ کسی پیغمبر کے زمانہ میں اتنے ظالم حاکم ہلاک ہوئے ہوں جتنے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ہلاک ہوئے (اہل عرب کہتے ہیں)

كَانَ ذَلِكَ عَلِيٌّ رَجُلٍ فَلَانٍ - یہ اس کی زندگی میں ہوا)۔

إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَرَى رَجُلًا سَرَاوِيلَ - آنحضرت

أَرَادَ الصَّحَّ فَرَسِيْلَ - آپ نے حج کا ارادہ کیا تو (احرام سے پہلے) بالوں میں گھسکی کی۔

لَعْنُ الْمُنْتَرَجَاتِ - آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (مردانہ بھیں بدلتی ہیں لباس مردوں کا پہنتی ہیں یا مردانہ وضع بناتی ہیں) لیکن اگر علم اور معرفت اور عقل میں عورت مردوں سے مقابلہ کرے تو سبحان اللہ بڑی تعریف کی بات ہے "نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد"

لَعْنُ الرَّجُلَةِ مِنَ النِّسَاءِ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)۔  
إِمْرَأَةٌ رَجُلَةٌ - وہ عورت جو مردوں کی طرح علم اور عقل اور جرأت رکھتی ہو۔

إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ رَجُلَةً الرَّأْيِ - حضرت عائشہؓ مردوں کی طرح دانشمند تھیں (آپ کی تقریر مردوں سے زیادہ پر معنی فصیح اور بلغ ہوتی)۔

فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى اتَى بِهِمْ - ابھی دن چڑھا نہیں تھا کہ وہ (گرفتار ہو کر) لائے گئے (یعنی عربینہ والے جو آنحضرت کے چرواہے کی آنکھیں پھوڑ کر اور اس کو مار کر اونٹ ہانک لے گئے تھے۔ کرمانی نے کہا حدیث میں جو سرقہ کا لفظ ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ سرقہ نہیں ہے بلکہ لوٹ ہے اور ان کی آنکھیں جو اندھی کی گئیں یہ اس لئے کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا)۔

فَخَوَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ جَرَادٍ ذَهَبٍ - ان پر سونے کے ٹڈوں کا ایک دل (جمنڈ) گر پڑا (یعنی سونے کے ٹکڑے گرے جو ٹڈوں کے مشابہ تھے)

أَمِطُوا عَلَيْهِمْ جَرَادًا مِّنْ ذَهَبٍ - وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)۔

كَانَ نَبْلُهُمْ رَجُلٌ مِّنْ جَرَادٍ - ان کے تیر کیا تھے ٹڈوں کی بوچھاڑ تھی (اس کثرت سے تیر برسا رہے تھے)۔

دَخَلَ مَكَّةَ رَجُلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلَ غُلْمَانُ مَكَّةَ



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	الحمد لله رب العالمین
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------------

مانڈا اور اڑانے رٹھیوں کے بھڑوے تعزیر پرست پیر پرست  
قبر پرست مجتہد پرست ایسے سب لوگ امام صاحب کے مخالف  
بن جائیں گے بلکہ آپ کے کفر کا نفی دیں گے مگر حق تعالیٰ  
آپ کو صاحب شمشیر کرے گا یہ اور اسی طرح کے سب مخالفین  
خوب جو تیاں کھائیں گے اور لوہے کے کوڑوں سے درست کئے  
جائیں گے۔

أَفْلَحَ الْوَجِلُّ - اس جھوٹے مرو نے نجات پائی (یہ  
رَجُلٌ کی تصغیر ہے)۔

يَغْلِي الْجِرْجِلُ - پتیلی جوش مارتی ہے یا ہانڈی۔ (مرجل  
عام ہے پتھری ہو یا لوہے کی یا تانبے کی یا مٹی کی)۔

أَمْرٌ بِرَجُلَيْنِ وَأَمْرٌ قَضِيٌّ - آنحضرت نے  
دو مردوں اور ایک عورت کے لیے حکم دیا ان کو مارا  
گیا (حدیث لگائی گئی)۔ مرو حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ  
تھے اور عورت حضرت بنت جحش تھی

إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَازِ  
الْحَوْرَةِ - ایک مرد نے زبیر سے جھگڑا کیا حورہ کی نالی میں (یہ مرد  
حرقوس نامی تھا یا ذوالخوصہ جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا  
تھا، بعض نے کہا وہ منافق تھا بعض نے کہا تخلص تھا۔ مگر غصے  
میں اس کی زبان سے ایسی بے ادبی کا لفظ نکل گیا۔ جیسے حسان  
وحاطب اور مسطح اور حمنہ سے قصور سرزد ہوئے پھر انہوں نے توبہ  
کی)۔

وَأَكْثَرَتْ رَجَالَاتُ - اور کچھ مرد بڑے ہو گئے  
(رَجَالَاتُ جمع ہے رَجَالُ کی)۔

مِنْ غَلْبَةِ الرَّجَالِ يَأْمِنُ قَهْرَ الرَّجَالِ - لوگوں کے غلبہ یا  
ستم سے  
لِلرَّجَالِ يَسْتَهْمُ - پیادہ کو ایک حصہ ملے گا (سوار کو تین  
حصے)۔

رُجْلَةٌ - خرفی کی بھاجی۔

رُجْلَةٌ - چلنے کی طاقت۔

رُجُولَةٌ رُجُولِيَّةٌ - مردی۔

أَرْجُلٌ - بڑے پانوں والا یا وہ جانور جس کے ایک ہی

برابر ساتھ رہے۔ غالباً صحیح وجہ یہ ہے کہ صحابہ معصوم نہ تھے اور  
بشری کدورتوں سے بالکل پاک نہ تھے۔ حضرت عائشہؓ نے  
چونکہ ان کو کچھ کدورت حضرت علیؓ سے ہوئی تھی ان کا نام نہ لیا۔  
اور ایسی ہی کدورت جناب فاطمہ زہراؓ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ  
سے ہوئی تھی۔ مگر ایسی کدورتوں کی وجہ سے کوئی فریق قابل ذمہ و  
عیب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غلط فہمیوں پر مبنی تھیں اور حق تعالیٰ  
آخرت میں ان سب کو بڑے بڑے درجے دے کر ان کے  
قلوب صاف کر دے گا جیسے فرمایا ہے نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ  
مِنْ غَلِيٍّ - واللہ اعلم بالصواب۔

خَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَيَّ النَّارُ - ایک مرد نکل کر کہے گا  
آؤ وزخ کی طرف چلے آؤ (یہ فرشتہ ہوگا ایک مرد کی صورت  
میں)۔

ثُمَّ دَعَوْنَا يَا عَظِيمَ رَجُلِي - پھر ہم نے بڑے سے بڑے  
مرد کو بلایا (ایک روایت میں رَجُلِي ہے یعنی بڑے سے بڑے  
کبادے کو)۔

مَا عَلِمْتُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ تُوِيَ اس شخص کے بارے میں کیا  
اعتقاد رکھتا تھا (یعنی آنحضرت کے بارے میں یہ امتحان قبر میں  
ہوگا)۔

هَمَمْتُ أَنْ أُولِي عَلَيْكُمْ رَجُلًا يَحْمِلُكُمْ عَلَيَّ  
الْحَقِي - میں نے قصد کیا کہ تم پر ایسے شخص کو حکم کروں جو حق کی  
طرف تم کو لیجائے (یہ حضرت عمر کا قول ہے مراد ان کی حضرت  
علی سے تھی)۔

فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ - ایک شخص اہل مدینہ  
میں سے نکلے گا (مراد امام مہدی ہیں)۔

ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَسْوَأَهُ كَلْبٌ پھر ایک اور  
شخص قریش میں سے نکلے گا جس کی سہیال کلب قبیلہ کی ہو  
گی (وہ امام مہدی سے جھگڑے گا اور اپنی سہیال والوں کی مدد

سے امام صاحب پر غالب ہونا چاہے گا۔ لیکن امام صاحب کے  
رفقاء اور ساتھی اس پر غالب ہوں گے اور وہ شکست پائیگا اسی  
طرح اس وقت کے دنیا دار مولوی فال کھولنے والے اور تعویذ  
گنڈوں کی کمائی کھانے والے مریدوں کو دھوکہ دے کر حلوہ

## لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ

لگاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں سے خبر دیتے ہیں ان نجومیوں کو شیطان فرمایا کیونکہ وہ آدمیوں کے شیطان ہیں جیسے دوسری آیت میں ہے شیاطین الانس والجن۔ ایک حدیث میں ہے جس نے علم نجوم کا شعبہ اس غرض کے سوا جو اللہ نے بیان کی اور کسی غرض سے حاصل کیا (مثلاً مستقبل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے) تو اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا، محم کا ہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے تو جو شخص نجوم کا علم حاصل کرے اور دنیا کی اچھی اور بری باتیں ستاروں کی طرف منسوب کرے (جیسے اکثر جاہلوں کی عادت ہمارے زمانے میں ہے وہ کہتے ہیں ہمارے ستارے برے آئے یا اچھے آئے) وہ کافر ہے اللہ کی پناہ ایسے ناپاک علم سے)۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں نام کے مسلمان بادشاہ اور رئیس اللہ اور رسول کے کلام کو پس پشت ڈال کر نجومیوں اور رمالوں اور جھاروں کے معتقد بن گئے ہیں، حالانکہ ان نجومیوں سے بڑھ کر کوئی جھوٹا دنیا میں نہ ہوگا اور جب حدیث شریف میں صاف وارد ہے کہ نجومی جھوٹے ہیں، پھر ان سے آئندہ کی کوئی بات پوچھنا یا ان کی پیشین گوئیوں کو صحیح سمجھنا صریح کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں کو ہدایت کرے ایک تو یہ حمایت کے نجومیوں کی دروغ بیانی پر اعتقاد کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں دوسرے دنیا کی حکومت اور دولت بھی گنوا دیتے ہیں نجومیوں کے بھرے ست ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور ساز و سامان میں غفلت اور سستی کرتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آ کر سارا ملک و مال دبا لیتا ہے اس وقت ہاتھ مل کر رہ جاتے ہیں اور نجومی صاحب غائب ہو جاتے ہیں۔ لعنت خدا کی ان جھوٹوں پر)۔

كَذَبَ الْمُنْجِمُونَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ رب كعبہ کی قسم! سب مجھ جھوٹے ہیں (بعض ضعیف الاعتقاد یہ کہتے ہیں کہ نجومی کی فلاں بات تو صحیح نکلے گی۔ ہم کہتے ہیں کہ ایک جھوٹا شخص بھی سو باتیں کرے تو ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے) ان الكذوب قد یصدق، مشہور مثل ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص زمانہ کے

پاؤں پر سفیدی ہو (مگر گھوڑے میں یہ عیب سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ پیشانی پر اس کا جواب یعنی سفیدی نہ ہو ورنہ عیب ہو گا)۔

رَجْمٌ۔ مار ڈالنا تہمت لگانا، لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑ دینا، ہانک دینا، پتھروں سے مارنا، انکل یا گمان سے کوئی بات کہنا مُرَاجَمَةٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

هَلَّ تَرَعَى رَجْمًا۔ کیا تو پتھروں کو دکھتا ہے؟

رَجْمٌ اور رَجَامٌ۔ وہ پتھر جو تعمیر کے لیے یا کنوئیں کی بندش کے لیے جمع کئے جائیں۔

لَا تَرَجْمُوا قَبْرِي۔ میری قبر پر پتھر مت رکھو۔ (یہ رَجْمٌ سے ہے جس کے معنی پتھر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میری قبر زمین دوڑ کر دو اس کو اونٹ کے کوهان کی طرح اونچا مت کرو۔ بعض نے کہا لَا تَرَجْمُوا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر نوحہ نہ کرو اور بری باتوں کو منہ سے نہ نکالو تو یہ رَجْمٌ سے ہوگا۔ معنی سب دشمن۔ جو ہری نے کہا کہ محدثین اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ لَا تَرَجْمُوا اور صحیح لَا تَرَجْمُوا ہے باب تفعیل سے، یعنی اس پر رَجْمٌ مت ڈالو وہ جمع ہے رَجْمَةٌ کی، یعنی بڑا پتھر اور رَجْمٌ بہ فتنحین خود قبر کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا پتھر کو)۔

خَلَقَ اللَّهُ هَذِهِ النُّجُومَ لِفَلَاحِ زِينَةِ السَّمَاءِ وَرَجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَعَلَا مَاتِ يُهْتَدَى بِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین کاموں کے لیے بنایا ہے ایک تو آسمان کی زینت کے لیے دوسرے شیطانوں کو مارنے کے لیے تیسرے رستوں میں نشان پانے کے لیے (یعنی دریا اور خشکی دونوں سفر میں ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم ہوتا ہے) (نہا یہ میں ہے کہ شیطان کو جس آگ سے فرشتے مارتے ہیں وہ ستاروں سے نکلتی ہے نہ یہ کہ خود ستارہ کو شیطاں پر پھینکتے ہیں کیونکہ ستارے تو سب اپنی جگہوں پر قائم ہیں۔ اور آگ ستارے میں سے اس طرح سے لی جاتی ہے، جیسے جلتی آگ میں سے ایک شعلہ لے لیا جائے تو آگ بدستور رہے گی۔ بعض نے کہا رجوم الشیطان کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں یعنی نجومیوں کے لئے گمان لگانے کے واسطے وہ ستاروں کی حرکت سے طرح طرح کی انگلیں

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے احکام الخاریج

رہتے ہیں) (اہل عرب کہتے ہیں کہ  
رَجْنُ الشَّاةِ رَجْنًا - بکری کو باندھ رکھا اور اس کو برا چارہ  
دیا۔)

شَاةٌ رَاجِنٌ - جیسے شَاةٌ رَاجِنٌ - وہ بکری جو گھر میں پلی ہو  
دیں رہے۔

عَطَىٰ وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ بِقَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ اُرْجُوَانٍ -  
حضرت عثمانؓ نے احرام کی حالت میں ایک سرخ چادر سے جو  
بہت سرخ تھی اپنا منہ ڈھانپا۔

اُرْجُوَانٌ - تیز سرخ رنگ (یہ معرب ہے ارغوان کا جو ایک  
درخت ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے یعنی لالہ۔ بعض نے کہا  
”ارجوان“ ایک سرخ رنگ ہے اس کو نشاستہ بھی کہتے ہیں مذکر  
اور مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے ثوب  
ارجوان اور قطیفۃ ارجوان)۔

نَهَىٰ عَنِ مَيْسَرَةٍ اِلَّا رُجُوَانٍ - سرخ ریشمی زینوں پر  
آپ نے چڑھنے سے منع فرمایا۔

رَجَاءٌ يَارُجُوًّا يَارُجَاةً يَارُجَاةً يَارُجَاةً -  
امید رکھنا، ڈر رکھنا۔

رَجَا - بات کرنے سے رک جانا۔

تَرَجِيَّةٌ - امید رکھنا۔

تَرَجِيٌّ - اس میں اور تمنیٰ میں یہ فرق ہے کہ ترجیٰ میں اس  
امر کا امکان ضرور ہے اور تمنیٰ میں یہ ضروری نہیں بلکہ محال کی بھی  
ہو سکتی ہے جیسے ”ليت الشباب يعود“

اِرْجَاءٌ - نال دینا، دیر کرنا۔

وَارْجَاءٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرًا - آنحضرتؐ نے ہمارا  
مقدمہ ملتوی کر دیا (یعنی ذہیل میں ذال دیا)۔

مُرْجِفَةٌ - ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتے ہیں ایمان کے  
ساتھ گناہ ضرر نہیں کرے گا جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں  
آئے گی۔

صِنْفَانٍ مِّنْ اُمَّتِي لَا نَصِيْبَ لَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ  
الْمُرْجِفَةُ وَالْقَدْرِيَّةُ - میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں  
گے جن کے لئے اسلام میں کچھ حصہ نہیں ایک تو مرچید دوسرے

حالات اور قرآن دیکھ کر آئندہ ہونے والی باتوں کے بارہ میں  
قیاس اور تخمینہ لگائے تو اس کی ایک آدھ بات ضرور پوری  
ہو جائے گی ایسی صورت میں یہ کیسے ثابت ہوا کہ نجومی کو غیب کا  
علم تھا)۔

رَجَمْنَهَا السَّنَةَ - میں نے اس کو سنت کے موافق سنگسار کیا  
(یعنی شراحہ کو پہلے حضرت علیؓ نے کوڑے لگائے پھر رجم کیا تو  
لوگوں نے کہا تم نے اس کو دوسرا نہیں دیں جواب میں آپ نے  
فرمایا کوڑے کتاب اللہ کے موافق لگائے اور رجم سنت کے  
مطابق کیا)۔

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ تَوَلَّعُونَ هُوَ (یا انگارہ سے مارا گیا ہے یا  
پتھر سے یا گالیوں سے)۔

لَا تَجْعَلْ صَوْغَةَ عَلَيْنَا رُجُومًا - اس کا بنانا ہم پر عذاب  
مت کر۔

لَا يَنْفَعِي مُؤْمِنٌ فِي زَمَانِهِ اِلَّا رَجَمَهُ بِالْحِجَارَةِ - کوئی  
مومن امام مہدی کے زمانے میں ایسا باقی نہ رہے گا جو شیطان کو  
پتھروں سے نہ مارے (جیسے پہلے لعنت کی بوچھاڑ اس پر کرتے  
تھے)۔

رَجْنٌ - روک رکھنا، باندھ رکھنا۔

رُجُوْنٌ - اقامت کرنا (جیسے قُطُوْنٌ ہے)۔

اِرْتِجَانٌ - غلط ملط ہونا یا اقامت کرنا۔

رَجِيْنٌ - زہر قاتل۔

رَجِيْنَةٌ - جماعت۔

مَرْجُوْنَةٌ - توبی۔

لَا تَحْبِسِ النَّاسَ اَوْ لَهْمُ عَلَيَّ اِجْرٍ هُمْ فَاِنَّ الزُّجْنَ  
لِلْمَاشِيَةِ عَلَيْنَا شَدِيْدٌ وَلَهَا مُهْلِكٌ (حضرت عمرؓ نے  
اپنے تحصیلدار کو لکھا) لوگوں کو روک کے مت رکھ کر جو پہلے (سے)  
آیا ہوا ہے وہ اس کے ہمراہ جو اخیر میں آیا تھا ایسا نہ کر (یعنی  
زکوٰۃ کی وصولی کے وقت جانوروں اور ان کے مالکوں کو روک کے  
مت رکھ بلکہ جس ترتیب سے لوگ آئیں اسی ترتیب سے زکوٰۃ  
لے کر ان کو رخصت کر دے۔ اس وجہ سے کہ روک رکھنا  
جانوروں پر بہت سخت ہوتا ہے اور چرنے پھرنے میں وہ خوش

## لَعْنَةُ الْخَوَارِجِ

قدر یہ (بعض نے کہا یہاں مرجیہ سے جبریہ مراد ہیں جو کہتے ہیں انسان لکڑی اور پتھر کی طرح بالکل مجبور ہے اور قدر یہ کہتے ہیں انسان بالکل مختار ہے اور وہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے۔) میں کہتا ہوں کہ مرجیہ میں بعض نے ان حنیفوں کو بھی داخل کیا ہے جو اعمال خیر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ اور صحیح یہ ہے کہ مرجیہ اور قدر یہ اور جیمیہ اور رافضیہ اور معتزلہ یہ سب اہل قبلہ ہیں اور ہم ان کوافر نہیں کہتے اس لئے کہ ان کی نیت عمداً کفر کی نہیں ہے۔ بلکہ انھوں نے اپنی رائے میں غلطی کی البتہ ان کو اہل بدعت کہیں گے۔ (کذا قال الطیبی و فی تاریخ النخعیین مثل ذلك)۔

أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَتَكَبَّرُونَ الدَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامَ مَوْجِيًّا - کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ سونے کو سونے کے عوض بیچتے ہیں اور اناج ڈھیل میں رکھا جاتا ہے (یعنی اناج پر قبضہ ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کو دوسرے کے ہاتھ نفع پر بیچ ڈالتی ہے۔ مثلاً ایک اشرفی کے بدلے کچھ غلہ لیا اور دو اشرفیوں کے بدلے اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور غلہ کا ابھی وجود ہی نہیں ہے۔ پہلے مشتری نے ابھی غلہ پہلے بائع سے لیا ہی نہیں اس پر قبضہ کیا ہی نہیں تو یہ طریقہ ناجائز ہے کیونکہ درحقیقت اس نے ایک اشرفی کو دو اشرفی کے بدلے فروخت کیا۔ کرمانی نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ ایک شخص نے ایک میعاد معین پر سو روپے کے بدلے غلہ خریدا پھر اس غلہ کو جس کا وعدہ تھا دوسرے کے ہاتھ ایک سو بیس روپے کو فروخت کر دیا تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چاندی کی بیچ چاندی کے بدلے ہے کی اور بیسی کے ساتھ اور یہ سود یا پھر غائب کی بیچ ہے حاضر کے ساتھ وہ بیچ ناجائز ہے۔

إِلَّا رَجَاءً ؕ أَنِ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا - اس کو امید ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں۔

وَأَلَا فَلْيَتَرَامَ بِي رَجَواها إلى يومِ القِيامةِ - (حضرت حذیفہؓ کے سامنے جب ان کا کفن لایا گیا تو کہنے لگے اگر تمہارے بھائی کا انجام اچھا ہوا جیسا کہ امید ہے تو خیر) ورنہ اس گڑھے (قبر) کے دونوں کنارے مجھ پر قیامت تک مارتے

رہیں گے۔

كَمَانَ النَّاسِ يَرُدُّونَ مِنْهُ أَرْجَاءً وَإِدْرَاجًا - لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب آتے تو گویا ایک کشادہ میدان کے کناروں پر آتے (مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے متحمل اور بردباد اور سخی داتا تھے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے)۔

أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ - مجھ کو یہ امید ہے کہ رات تک میں گزر جاؤں گا (مر جاؤں گا)۔

أَرْجُو فَيُ نَوْمِي مَا أَرْجُو فَيُ قَوْمِي - مجھ کو اپنے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز پڑھتے ہیں (کیونکہ یہ سونا اسی نیت سے ہوتا ہے کہ طبیعت بشاش ہو اور از سر نو عبادت کے لئے قوت پیدا ہو)۔

تُرَجِّحُ النَّجَاحَ - تو نکاح کی امید رکھتی ہے (ایک روایت میں ترجمین ہے)۔

أَرْجُو اللَّحْمِ - ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو۔ (بڑھنے دو۔ ایک روایت میں اَرْجُو ا ہے یعنی لنگھنے دو)۔

يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ يَرَحِمَكُمُ اللَّهُ - (یہود آنحضرت کے پاس چھینکتے تھے اس امید سے کہ آپ یوں فرمائیں اللہ تم پر رحم کرے) گویا وہ دل میں سمجھتے تھے کہ آپ سچے پیغمبر ہیں مگر ضد اور نفسانیت اور دنیا کی محبت میں ایمان نہیں لاتے تھے تو وہ اپنے لئے آنحضرت سے دعا کرنا چاہتے تھے یہ جانتے تھے کہ پیغمبر کی دعا قبول ہوتی ہے اگر آپ پر حکم اللہ فرمادیں گے تو ہم دنیا کے مصائب سے بچ جائیں گے) (بعض نے کہا ان کے دلوں میں اسلام کی حقیقت سما گئی تھی مگر ریاست اور جاہ کی محبت غالب آ کر اسلام سے روکتی تھی تو ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت کی دعا کی وجہ سے یہ محبت جاتی رہے اور قبول اسلام کی توفیق ہو)۔

مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجِي - میں نے کوئی عمل جس پر زیادہ نجات کی امید ہو یا نہیں کیا۔

الْمَرْجِيُّ يَقُولُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةِ وَهَدَمَ الْكُفَّةَ وَنَكَحَ أُمَّهُ فَهُوَ عَلَى إِيْمَانٍ

ذُكِرَتِ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدْرِيَّةُ وَالْحَرُورِيَّةُ فَقَالَ لَعَنَ  
اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَّةَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللَّهَ  
عَلَى شَيْءٍ - مرجہ قدریہ اور حروریہ (خوارج) کا ذکر آیا تو  
فرمایا اللہ ان کا فرلماتوں پر لعنت کرے یہ اللہ کی عبادت کوئی چیز  
سمجھ کر نہیں کرتے۔

فَأَرْجُهُ حَتَّى تَلْفِي إِمَامَكُمْ - اس کو ڈھیل میں رہنے  
دے (یعنی کوئی قطعی رائے نہ دے) یہاں تک کہ امام سے ملے  
(اس وقت امام صاحب ایسے مسائل کو جن میں متعارض حدیثیں  
وارد ہیں حل کر دیں گے)۔

يَدْعُنِي أَنَّهُ يَرْجُو اللَّهَ - وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ سے  
ڈرتا ہوں (حالانکہ قسم خدائے بزرگ کی وہ جھوٹا ہے اس کے  
اعمال سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کو خدا کا ڈر ہے)۔

أَرْجُو مَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ - میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا  
ہوں۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الدُّنُوبِ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ مِنْ تِيرِي  
پناہ ان گناہوں سے چاہتا ہوں جن کی وجہ سے (معفرت اور  
رحمت کی) امید منقطع ہو جاتی ہے۔

خِيَمَةُ آدَمَ الَّتِي هَبَطَ بِهَا جِبْرِيْلُ أَطْنَابُهَا مِنْ طَفَائِرِ  
الْأَزْجَوَانِ - آدم کا خیمہ جو جبریل بہشت سے لے کر اترتے  
تھے اس کی ٹٹا میں ازجوان کی کلیوں کی تھیں (ازجوان کے معنی  
اوپر گزر چکے رَجْنٌ میں)۔

### باب الرامع الحاء

رُحِبْتُ يَا رَحَابَةَ - کشادہ ہونا۔

تَرْحِيبٌ - کشادہ کرنا۔

مَرْحَبًا - تو کشادگی اور آرام میں آیا۔ (بعض نے کہا اس  
کی تقدیر یوں ہے)۔

رَحِبَ اللَّهُ بِكَ مَرْحَبًا - یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر کشادگی  
کرنے تجھ کو فراخی رزق اور دولت عطا فرمائے (تو ”مَرْحَبٌ“  
”تَرْحِيبٌ“ کے معنی میں ہے) (بعض نے کہا مَرْحَبٌ اسم  
ظرف ہے۔ یعنی تو کشادگی اور فراغت اور آرام کے مقام میں

جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ - مرجی وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ جو کوئی  
نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ جنابت سے غسل کرے اور کعبہ کو  
ڈھادے اور اپنی ماں سے نکاح کرے (ان سب گناہوں کے  
ساتھ) اس کا ایمان جبریل اور میکائیل (فرشتوں) کے برابر  
رہے گا (کیونکہ اس کے نزدیک ایمان گناہوں سے گھٹتا نہیں نہ  
ٹیکوں سے بڑھتا ہے تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد  
بھی ایمان اس کا وہی ہے جو جبریل اور میکائیل کا ہے۔ میں کہتا  
ہوں خفیوں کا اعتقاد بھی یہی ہے اللہ ان کو ہدایت کرے ان  
کے نزدیک ایک گنہگار بھی یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا ایمان جبریل  
کے ایمان کی طرح ہے اور اہل حدیث نے ایسا کہنا درست نہ  
رکھا ان کے نزدیک ایمان میں اعمال خیر داخل ہیں تو نیک  
اعمال کرنے سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور گناہ کرنے سے گھٹتا  
ہے اور یہی مذہب قرآن اور حدیث سے ثابت اور صحیح ہے)۔

أَنْتُمْ أَشَدُّ تَقَلُّبًا أَمِ الْمُرْجِئَةُ - تم زیادہ تقلید کرنے والے ہو  
یا مرجہ (مجمع البحرین میں ہے کہ مرجہ سے عامہ یعنی سنی لوگ مراد  
ہیں اور یہ خطاب ہے سنیوں کی طرف کہ دیکھو سنیوں نے اپنی طرف  
سے ایک امام مقرر کیا اس کو رئیس بنا دیا اس کو خطا سے معصوم نہیں  
سمجھا مگر اس کی اطاعت کی اور ہر ایک بات میں اس کی تابعداری  
واجب سمجھی اور تم نے امام برحق یعنی حضرت علیؑ کو اختیار کیا ان کو خطا  
سے معصوم سمجھا، لیکن جب بھی ان کی اطاعت پورے طور پر نہیں  
کرتے اور بہت کاموں میں ان کی مخالفت کرتے ہو۔ اور سنیوں کو  
مرجہ اس لئے کہا کہ انھوں نے امام کے معین کرنے میں یہ سمجھا کہ  
اللہ نے اس کو ڈھیل میں ڈال دیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا)۔

الْقُرْآنُ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئِي وَالْقَدْرِي وَالزُّنْدِيقِي  
الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ - قرآن (ایسی جمل کتاب ہے کہ اس) سے  
مرجی اور قدری اور بے دین جس کا ایمان اس پر نہیں ہے سب  
اس سے دلیل لاتے ہیں (مگر حدیث شریف قرآن شریف کی  
تفسیر ہے۔ جس شخص نے قرآن کو حدیث سے سمجھا اس نے  
سیدھی راہ پائی اور جس نے حدیث کو چھوڑ دیا وہ درطہ ضلالت  
میں پڑ گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا حدیثوں کے تیراں گمراہ فرقوں پر  
چلاؤ یعنی حدیث سے ان کو قائل کرو)۔



## لَعْنَةُ الْحَرِيِّثِ

س ا ب ت ث ج ح خ د ز ر ز س ش ص

(آیہ)

علیٰ طَرِيقِ رَحْبٍ - کشادہ رستہ پر۔

فَنَحْنُ كَمَا قَالَ اللَّهُ فِينَا وَضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ  
بِمَا رَحِبَتْ - (کعب بن مالک نے کہا) ہمارا حال اس آیت  
کے موافق ہوا زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہو گئی۔مَرْحَبًا وَأَهْلًا وَسَهْلًا - تو اچھی کشادہ آرام کی جگہ میں  
اور اپنے لوگوں میں اور نرم ہوا زمین میں آیا۔قَلِيلًا وَأَمْرُكُمْ رَحْبُ الدَّرَاحِ - ایسے شخص کو حاکم بنا جس  
کا ہاتھ کشادہ ہو زور آور ہو (یعنی تختیوں اور مصیبتوں میں ثابت  
قدم رہے مرعوب نہ ہو)۔أَرْحَبِكُمْ الدُّخُولُ فِي طَاعَةِ فَلَانٍ - (نصر بن سيار نے  
جب جدیل بن علی کرمانی کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا تو اس کے  
لوگوں سے کہا) اب تم کو اس کی اطاعت میں داخل ہونا کشادہ  
ہوا۔رَحْبُ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ - کشادہ ہتھیلیوں اور کشادہ  
قدم والے۔ثُمَّ قَلَدْتَنِي حَوَائِجَ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ - پھر  
لوگوں کے کاموں کے لئے کوفہ کے کشادہ میدان میں بیٹھے۔رَحْبَةُ الْمَسْجِدِ - مسجد کا صحن (بعض نے رَحْبَةُ بِسَكُونٍ  
حاروا روایت کیا ہے)۔أَتَى بَابَ الرَّحْبَةِ - کوفہ کی مسجد کے صحن کے دروازے پر  
آئے۔مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوْا الْجِهَادَ إِلَّا ضَعْفًا - اللہ ان لوگوں کو  
کشادگی عنایت فرمائے، جنھوں نے چھوٹا جہاد ادا کیا۔(جمع البحرین میں ہے کہ مرحبا ایک انس اور محبت کا کلمہ ہے  
جو آنے والے سے کہتے ہیں تاکہ وہ خوش ہو اور مزید خیر رسالی  
کے جذبات پیدا ہوں)۔مَرْحَبٌ - یہود کے ایک پہلوان کا نام تھا (جس کو حضرت  
علیؑ نے قتل کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا، لیکن  
صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے اس کو قتل کیا)۔

لَا يَغْرُنْكُمْ رَحْبُ الدَّرَاعِينَ بِاللِّمِّ فَإِنَّ لَهُ قَاتِلًا

لَا يُمُوتُ - جو شخص خون کرنے میں دلیر ہو اس سے دھوکا نہ کھاؤ  
(یہ نہ سمجھو کہ وہ اس کے مواخذہ سے بچ جائے گا) بلکہ اس کا  
قاتل ایسا ہے جو کبھی نہیں مرے گا (وہ کون ہے دوزخ)۔

رَحْبُ الرَّاحَةِ - سچی دانتا۔

رَحْبَةٌ - کوفہ کے ایک محلہ کا نام ہے۔

رَحْوَةٌ - اشارہ کرنا صاف نہ کہنا، تہہ تک نہ پہنچنا۔

فَأَتَى بِقَدْحِ رَحْوِاحٍ - آپ کے سامنے ایک اتھلا پیالہ  
لایا گیا (یعنی ایسا پیالہ جو زیادہ گہرا نہ تھا) (بعض نے بِقَدْحِ  
رُجَاحٍ روایت کیا ہے، یعنی کالج کا کٹورہ)۔وَبُحْبُو حَتَّهَا رَحْوِ حَائِيَّةٍ - بہشت کا درمیانی حصہ بہت  
وسیع اور کشادہ ہے۔

رَحْضٌ - دھونا، جیسے اِرْحَاضٌ ہے۔

اِرْحَاضٌ - فضیحت ہونا، ذلیل ہونا۔

مِرْحَاضٌ - وہ لکڑی جس پر کپڑا دھوتے وقت مارتے ہیں  
اور پاخانہ غسل خانہ۔إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوا بِالْمَاءِ - اگر تم کو  
مشرکین کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو پانی  
سے دھو ڈالو (پھر دھو کر پاک صاف کر کے ان میں کھانا پکاؤ یا  
کھاؤ پیو)۔إِسْتَأْبُوهُ حَتَّى إِذَا مَاتَ رُكُوهُ كَالثُّوبِ الرَّحِيضِ  
أَحَالُوا عَلَيْهِ فَنَقَلُوهُ - (ان باغیوں نے پہلے تو) حضرت  
عثمان غنیؓ سے توبہ کرائی (ان سے عہد لیا کہ وہ کوئی کام خلاف  
شرع نہیں کریں گے) جب وہ توبہ کر کے دھوئے ہوئے کپڑے  
کی طرح پاک اور صاف ہو گئے تو ان پر چڑھ دوڑے اور شہید  
کر دیا (کم بخت بڑے سنگدل اور ناخدا ترس تھے حضرت عثمانؓ  
سالہا سال صحبت رفاقت اور تربیت پا کر کبھی کیا خلاف شرع  
کام کر سکتے تھے انہوں نے کبھی نہ سوچا کہ ہمارے اس فکر و عمل  
سے خدا رسول اور قرآن کے ارشادات کی تکذیب ہوتی  
ہے)۔وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مَّرْحُصَةٌ - ان خارجیوں کے بدن پر  
دھلے ہوئے کرتے تھے۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَحَائِمُ التَّيْبَةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------------

مشركين کے سو میں ایک کی بھی نہ تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احکام شرع میں سب مسلمان برابر ہیں، شریف اور رکس، امیر اور فقیر کا کوئی امتیاز نہیں، جیسے اونٹ سب برابر ہوتے ہیں، سوانٹوں میں سب کے سب لادنے اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں۔

أَمْرًا لَهُ بِرَأْسِهِ رَاحِلَةٌ فِيهَا كَبْشٌ بَخْرٌ يَأْتِي بَارِي  
زوردار تیز روانٹ دلویا۔

فِي نَجَابَةٍ وَلَا رُحْلَةَ يَارِ خَلَّةٍ - شرافت اور قوت اور عمرگی میں یا چلنے میں۔

إِذَا ابْتَلَّتِ الْبَعَالُ فَالصَّلُوةُ فِي الرِّحَالِ - جب اتنی بارش ہو یا کیچڑ ہو کہ جو تیاں تر ہو جائیں (تو جماعت میں آنا ضروری نہیں) اپنے گھروں اور ٹھکانوں میں نماز پڑھ لی جائے یا پڑھ لو۔

رِحَالٌ - جمع رَحْلٌ کی، یعنی گھر، مسکن اور منزل۔  
وَتَرَجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ - تم اللہ کے پیغمبر کو لئے ہوئے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ گے (یہ بہتر ہے یا دنیا کا فانی مال و اسباب؟)

فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ - وہ ان کو شریک کر لینے اور کبھی ایک اونٹ کا بوجھ غلہ نفع میں کھاتے (بعض نے کہا اونٹ نفع میں کھاتے، بعض نے کہا اونٹ مع غلہ کے)۔

وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيهَا - ٹھکانوں میں جو ہے وہ ہے۔  
خَوْلَتْ رَحْلِي الْبَارِحَةَ - (حضرت عمرؓ نے عرض کیا) گذشتہ رات کو میں نے اپنی سواری کی زین ابلت دی (یعنی اپنی بیوی کو اوندھا لیا کر اس سے صحبت کی، گو دخول فرج ہی میں کیا۔ نہایہ میں ہے کہ رحل اونٹ کا کبادہ، جیسے سرج گھوڑے کی زین۔ اور ”رَحْلٌ“ سے یہاں مکان اور ٹھکانا بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ عورت مرد کا مکان اور ٹھکانا ہی ہے۔)

إِنَّمَا هُوَ رَحْلٌ وَسَوْجٌ - یا تو کبادہ ہے یا زین (کبادہ پر سرج میں بیٹھے ہیں اور زین پر جہاد میں)۔

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فَرَكِبَةَ الْحَسَنِ فَأَبْطَأَ فِي سُجُودِهِ فَلَمَّا فَرَّغَ اسْتَسَلَّ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي إِذْ تَحَلَّنِي

فَوَجَدْنَا مَرَّاحِيضَهُمْ قَدْ اسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ - ہم نے دیکھا ان کے (پاخانوں کے) قد چمچے قبلہ رخ بنے ہوئے تھے۔

فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَصَاءَ - آپ نے اپنے بدن سے پسینہ صاف کیا۔

رُحَصَاءٌ - وہ پسینہ جو جسم پر بہہ نکلے اور کبھی بخار یا بیماری کے عرق کو بھی کہتے ہیں۔

جَعَلَ يَمْسَحُ الرُّحَصَاءَ عَنْ وَجْهِهِ - آپ مرض موت میں پسینے کو اپنے منہ سے پونچھنے لگے۔

رَحِيْقٌ - صاف اور عمدہ شراب۔

أَيَّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَائِهِ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُومِ - جو مسلمان دوسرے مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بہشت کی اس شراب میں سے پلائے گا جس کے شیشے پر مہر لگی ہوگی (یعنی نہایت محفوظ اور عمدہ پاکیزہ شراب میں سے)۔

رَحْلٌ يَارِ رَحْلٌ يَارِ رَحْلٌ - روانہ ہونا، کوچ کرنا، چلنا، چلانا، منتقل ہونا، اوپر آنا، زین لگانا، صبر کرنا۔

إِرْحَالٌ اور تَرَحُّيْلٌ - چلانا، روانہ کرنا، کسی کو سواری کے لئے اونٹ دینا۔

إِرْتِحَالٌ - کوچ کرنا۔  
رِحْلَةٌ يَارِ رِحْلَةٌ - کوچ یا جدھر جانے کا قصد ہو۔

تَجِدُونَ النَّاسَ كَمَا بَلَ قَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَاحِلَةٌ - تم لوگوں کو اس طرح پاؤ گے جیسے اونٹ کو سوانٹوں میں بھی ایک عمدہ اونٹ سواری کے لائق نہیں نکلتا (سب کے سب لدو اور بار بردار ہی ہوتے ہیں) (نہایہ میں ہے کہ رحلہ زبردست تیز رو اونٹ یا اونٹنی) (سائڈنی) اس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو قرون ثلاثہ کے بعد والے ہیں ان میں سو کی تعداد میں ایک آدمی بھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض نے کہا کہ ہر زمانہ کے لئے عام ہے کیونکہ قرون ثلاثہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت کافروں کے اور

## لَعَا سَائِلًا رَيْثًا

نہیں ہے، صحیح وہی پہلی روایت ہے جس میں مرحل ہے حاء مہملہ سے۔)

فَقَامَتْ امْرَأَةٌ إِلَىٰ مِرْطَاطِهَا الْمُرْحَلِ - ایک عورت اپنی اس چادر کی طرف کھڑی ہوئی جس پر کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

كَانَ يُصَلِّي وَيَعْلِبُهُ مِنْ هَذِهِ الْمُرْحَلَاتِ - آنحضرتؐ نماز پڑھتے اور ایسی چادر اوڑھے ہوتے جس پر کجاووں کی تصویریں بنی تھیں۔

حَتَّىٰ يَبْنِي النَّاسُ بُيُوتًا يُوشُونَهَا وَنِسَى الْمُرْحَلِ - یہاں تک کہ لوگ ایسے گھر بنائیں جن کو اونٹ کی زمین کی طرح آراستہ کریں (اس کو تریل کہتے ہیں)۔

لَتَكْفَنَّ عَنْ شَيْبِهِ أَوْ لَا رَحْمَتَكَ بَسْفِي - تو اس کو گالی دینے سے باز آؤرنہ میں اپنی تلوار تجھ پر اٹھاؤں گا (یعنی تلوار سے تجھ کو ماروں گا)۔

لَا تَسْتَدُ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ - (ثواب حاصل کرنے کے لئے) کہیں کا سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کا (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ اور کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ ان تین مسجدوں کے علاوہ اور مسجدیں سب فضیلت میں برابر ہیں تو ان میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا ایک بے فائدہ زحمت اور تضييع مال اور وقت ہے۔ اس صورت میں کسی نیک و صالح شخص کی زیارت کے لئے خواہ زندہ ہو یا مردہ سفر کرنا منع نہ ہوگا۔ جیسے طلب علم یا تجارت یا سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے سفر کرنا جائز ہے)۔

میں کہتا ہوں اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ مسجد کا لفظ ہے تو ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کے لئے سفر کرنا جائز نہ ہوگا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں مستثنیٰ منہ بصرحت مذکور ہے گو اس کی اسناد متکلم فیہ ہیں۔ اور بعض علماء جیسے ابو محمد جوینی اور قاضی عیاض اور ابن قیم یہ کہتے

فَكَرِهْتُ أَنْ أَعْبُدَهُ - آنحضرتؐ مجھ سے میں گئے تو امام حسنؑ آپ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے آپ نے سجدے میں دیر لگائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا آپ نے سجدے میں کیوں دیر لگائی؟ فرمایا میرے بیٹے نے مجھ کو اونٹ بنایا (مجھ پر سوار ہو گیا) میں نے اس کو جلدی اتارنا پسند نہ کیا (سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کیا عظمت اور عزت ہو گی۔) (دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے امام حسنؑ سے کہا جب آپ آنحضرتؐ کی پشت مبارک پر سوار تھے لڑکے میاں تم کو کیا اچھی سواری ملی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی تو کہہ سوار کیسا اچھا ہے۔ قربان امام حسنؑ کے۔ یا اللہ ہم کو بہشت میں امام حسنؑ کی کفکش برداری ہی میں رکھ لے۔)

تَخْرُجُ نَارًا مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَوْرِحِلُ النَّاسَ - (قیامت کے قریب) عدن کے نشیب حصہ سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو لے کر چلے گی (سفر کرانے گی) ان کو منزلوں پر اتارے گی جب وہ چلیں گے تو آپ بھی ان کے ساتھ چلے گی اور جب وہ ٹھہر جائیں گے تو آپ بھی ٹھہر جائے گی (اس سے مراد ریل ہے قیامت کے قریب عدن سے ایک ریل بجانب یمن اور حجاز نکلے گی اب وہ زمانہ قریب معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حجاز ریلوے بن رہی ہے اس وقت تک دمشق سے مدینہ طیبہ تک جاری ہوگئی ہے اب مدینہ سے مکہ معظمہ تک بن رہی ہے غالباً مکہ سے یمن کو جائے گی۔ اس وقت ایک شاخ عدن سے آ کر اس میں مل جائے گی۔ ہمارے علمائے سلف جن کے زمانے میں ریلوے کا وجود نہ تھا اس حدیث کا اصلی مطلب نہیں سمجھ اور دوران قیاس معنی بیان کرتے رہے۔ غفر الله لهم ولنا)۔

خَرَجَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطَاطٌ مُرْحَلٌ - آنحضرتؐ ایک روز صبح کو برآمد ہوئے آپ ایک چادر اوڑھے تھے جس پر اونٹ کے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مرحل ہے جیم معجم سے یعنی مردوں کی تصویریں بنی تھیں مگر یہ صحیح

۱۔ موصوف نے مذکورہ پیش گوئی کی از خود دوران کار تاویل پیش کی ہے حالانکہ پیش گوئی کے الفاظ اپنے حقیقی معنی پر دلالت کرتے ہیں لہذا عدن سے آگ کے روشن ہونے سے مراد ریل نہیں بلکہ آگ ہی ہے اور تمام ائمہ سلف نے اس پیش گوئی کی صحیح تعبیر یہی پیش کی ہے کہ اس سے مراد آگ ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "قیامت کی نشانیاں" اور "پیش گوئیوں کی حقیقت"۔ (م)

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّكَ الْخَيْرِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------------

وہ ٹخنے تک پہنچ جاتا)۔

يَأْتِي بِهِ أَطْيَبُ الرُّحْلِ - عرش اس کی عظمت سے ایسا چر جراتا ہے جس طرح زین سوار کے نیچے چر چر بولتی ہے۔  
لَا نُسَبِحُ حَتَّى نَحْطَ الرِّحَالِ - ہم نفل اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے کہ اپنا سامان یا زین اونٹوں پر سے اتارتے۔  
رُحْلَةٌ - بضم راء جس طرف جانے کا یا جس کے پاس جانے کا قصد ہو۔

كَانَ رَحْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذِرَاعًا - آنحضرت کی کاٹھی (یعنی کاٹھی کی پچھلی لکڑی) ایک ہاتھ کی تھی۔  
الرَّحِيلُ أَحَدُ الْيَوْمَيْنِ - جن دونوں کا آدمی کو خیال رکھنا چاہئے ان میں سے ایک کوچ کا دن ہے (یعنی دنیا سے سفر کرنے کا)

مَرَّحْلَةٌ - منزل۔  
رَحْمٌ يَارْحَمٌ يَارْحَمَةٌ يَامَرْحَمَةٌ - مہربانی کرنا دردمندی ظاہر کرنا۔  
رَحْمٌ يَارْحَامَةٌ - زہنگی کے بعد عورت کے رحم میں بیماری ہو کر اس سے مر جانا۔

رَحْمٌ أَوْ رَحِمٌ - رشتہ قرابت ناٹہ۔  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - بہت مہربان رحم والا (نہا یہ میں ہے کہ رحمن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغہ ہیں اور رحمن رحیم سے بڑھ کر ہے، کیونکہ 'رحیم' اللہ کے سوا اور دوسروں کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر 'رحمن' کا اطلاق بجز خدا کے اور کسی پر نہیں ہو سکتا)۔

ثَلَاثٌ يَنْقُصُ بَيْنَ الْعَبْدِ فِي الدُّنْيَا وَيُذْرِكُ بَيْنَ فِي الْآخِرَةِ مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ الرَّحْمِ وَالْحَيَاءِ وَعِيُّ اللِّسَانِ - تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے آدمی دنیا میں گھٹتا رہتا ہے (نقصان اٹھاتا ہے لوگ عیب کرتے ہیں) مگر آخرت میں ان کی وجہ سے وہ ملے گا جو اس سے بڑھ کر ہے ایک تو رحمت اور مہربانی دوسرے حیا اور شرم تیسرے کم گوئی اور زبان کی بندش (مطلب یہ ہے کہ ان خصلتوں کی ضد مثلاً بے رحمی اور قساوت قلب اور بے شرمی اور زبان آدھی سے گودنیا میں آدمی فائدہ اٹھاتا ہے مگر آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور ان

ہیں کہ مستغنی منہ عام ہے ان کے نزدیک کسی بزرگ یا صالح کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے اور جہاد یا حصول علم کا سفر دوسری حدیثوں سے انہوں نے ناجائز رکھا ہے۔ اسی طرح تجارت یا سیرو تفریح کے لئے سفر کرنے کو وہ اس وجہ سے جائز رکھے ہیں کہ یہ سفر طلب و حصول ثواب کی خاطر نہیں ہے اور اس حدیث میں وہی سفر مقصود ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ مگر یہ مذہب مرجوح ہے اس لئے کہ زندہ صالح شخص کی ملاقات کے لئے اور اس سے فیوض اور برکات حاصل کرنے کے لئے ان کے نزدیک بھی سفر کرنا جائز ہے اور انبیاء کرامؑ کا اور اسی طرح اولیاء اور شہداءؑ کا بھی حکم مثل زندوں کے ہے پس ان کی قبر کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا جائز ہوگا۔ اور یہی قول امام تقی الدین سبکی اور غزالی اور حافظ ابن حجر اور امام الحرمین اور سیوطی اور سخاوی اور اکثر اہل حدیث کا ہے۔ بالجملہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بڑا جاہل ہے وہ شخص جو ان مقاصد کے لئے سفر کرنے والے کو براہنائے تشدد و عدم رواداری فاسق یا فاجر سمجھے اور اجہل ہے وہ شخص جس نے اس لئے سفر کرنے والے کو شرک قرار دیا ہے۔ معاذ اللہ! گویا اس نے اکثر علمائے امت محمدیہ اور حفاظ حدیث کو شرک اور کافر بتایا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)۔

الرَّحْلَةُ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ - ایک مسئلہ میں دریافت کرنے کی ضرورت آن پڑے تو اس کے لئے سفر کرنا۔  
فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرِحْلُونَ لِيُ يَأْرِحْلُونَ لِيُ - وہ لوگ آئے جو میرا کجاوہ اونٹ پر لادتے تھے (اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ میں کجاوہ کے اندر موجود ہوں)۔

ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمُ بَعِيرٍ - پھر ایک بڑے اونٹ پر زین لگایا۔

فَأَصَلْتُ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى خَلَصَ فَصَلُّ السَّهْمِ إِلَى كَيْفِهِ - میں زور سے ایک تیراں اس کی زین پر مار دیتا تیر کی پیکان اس کے کندھے میں گھس جاتی (گویا یہ تیر پالان کے پیچھے سے مارا جاتا اس میں سے پار ہو کر سوار کے کندھے پر لگتا) ایک روایت میں نی رجلہ ہے یعنی اس کے پاؤں میں تیر مارتا

## لَحْمَاتُ الرَّحْمَةِ

غالب ہے (یعنی رحمت کا تعلق غضب کے تعلق سے زیادہ ہے)۔

إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ عَلَيَّ غَضَبِي - میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی۔

إِنَّ رَحْمَتِي أَنْ تَنْطَلِقَ فِي النَّارِ - میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں آگ میں چلے جاؤ (اب میرا حکم مان لو! پھر وہ دونوں بہشت میں داخل کئے جائیں گے)۔

وَصَلَّةُ الرَّحِيمِ الَّتِي لَا تُؤْصَلُ إِلَّا بِهِمَا - اور ماں باپ سے ناطا ملانا، اچھا سلوک کرنا، خاص انہی کی رضا مندی کے لئے (نہ کسی دنیاوی طمع یا جاہ و منزلت کی تحصیل کی غرض سے)۔

لَا يَنْزِلُ الرَّحْمَةَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِمٍ - ان لوگوں میں اللہ کی رحمت نہیں اترتی، جن میں کوئی ناطک خانے والا ہوتا ہے (جو اپنے اعضاء کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے) (بعض نے کہا کہ رحمت سے یہاں بارش مراد ہے، یعنی ایسے لوگوں پر پانی اور بارش کا قحط آتا ہے)۔

الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ - جو لوگ (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں اللہ بھی ان پر رحم کرتا ہے ان لوگوں پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تم پر بھی وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے (یعنی اللہ جل جلالہ جو عرش معلیٰ پر ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے یہ حدیث مسلسل بالاولیٰ ہے اور مجھ کو بہت اعلیٰ سند سے ملی ہے یعنی مولانا فضل الرحمن نور اللہ مرقدہ سے انہوں نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے انہوں نے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب امام الہند سے اخیر تک)۔

نَبِيُّ الرَّحْمَةِ - رحمت کے پیغمبر (یعنی جن کی رسالت اللہ کی رحمت ہے اپنی مخلوق پر)۔

إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ - اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں (ان میں سے ایک اس نے دنیا میں اتاری، جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے اور نانا نے رحمتیں اس نے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر ان کو استعمال

خصلتوں کی وجہ سے گودنیا کا کچھ نقصان ہوگا مگر آخرت میں جو فائدہ ہوگا اس کے مقابلہ میں یہ نقصان کوئی چیز نہیں ہے)۔

هِيَ أُمُّ رَحِمٍ - مکہ رحم کی ماں ہے (یعنی جو وہاں جاتا ہے اس پر رحمت الہی نزول کرتی ہے)۔ بعض نے کہا ام رحم مکہ کا ایک نام ہے)۔

مَنْ مَلَكَ ذَارِحِمٍ مَخْرُومٌ فَهُوَ حُرٌّ - جو شخص اپنی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے (مثلاً بھائی، بیٹا، پوتا، نواسا، باپ، دادا، چچا وغیرہ کا)۔ یا بہن، بیٹی، پوتی، نواسی، ماں، نانی، دادی پھوپھی، خالد وغیرہ کا) تو وہ آزاد ہو جائے گا (اس کی ملک میں آتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا)۔

فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ يَا مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ - یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں۔

يَرْحَمُ اللَّهُ عَمْرًا مَا حَدَّثَ - اللہ عموں پر رحم کرے انہوں نے یہ کیا حدیث بیان کی (حضرت عائشہؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے روایت حدیث میں غلطی کی)۔

رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمِعَهَا - اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو لین دین میں نرمی کرتا ہو۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ - ناطک کھڑا ہوا اور اس نے پروردگار کی کمر تھام لی۔

وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ - اور امانت و قرابت دونوں بھیجے جائیں گے (قیامت کے دن دونوں مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ نیک عمل اور قرآن بھی مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے)۔

فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ - اللہ تعالیٰ نے طاعون کو مسلمانوں کے لئے رحمت کیا ہے (ان کو اس میں شہادت کا ثواب اور درجہ ملتا ہے)۔ حالانکہ کافروں کے لئے وہ عذاب ہے)۔

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ - (جو شخص (اللہ کے بندوں پر) رحم نہیں کرے گا اس پر (اللہ کی طرف سے) بھی رحم نہ ہوگا۔

رَحْمَتِي تَغْلِبُ عَلَيَّ غَضَبِي - میری رحمت غصے پر

خلاف سنت دیدی جائیں تو ایسی صورت میں ایک ہی طلاق پڑے گی۔ یا امام ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین ابن عربی نے وضو میں پاؤں پر مسح کرنا بھی جائز رکھا ہے۔ اب غور فرمائیے کہ ان اختلافات کی وجہ سے امت پر کس قدر آسانی ہوئی؟ کوئی آدمی غصے میں تین طلاق دیدیتا ہے اب ائمہ اربعہ کی پیروی کرے تو حلالہ کے بغیر اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا یا سردی کے موسم میں بغیر پاؤں دھوئے وضو نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جمع بین الصلوات میں جس کو اہل حدیث نے حضور میں بغیر عذر بھی جائز رکھا ہے۔ کتنی آسانی ہے۔ اسی طرح عمامہ یا جراب اور پانابہ پر مسح کافی ہونے میں کس قدر آسانی ہے۔

رَحُوْ - چکی چلانا، چکی گھمانا (جیسے رچی ہے)۔

رَحِي - چکی سینہ سردار، مستقل قبیلہ جو دوسروں کا محتاج نہ ہو یا لک اونٹ یا ہاتھی کا کھر اونٹوں کا بھاری مندا۔

تَدْرُ رَحِي الْاِسْلَامِ لِخَمْسِ اَوْ سِتِّ اَوْ سَبْعِ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً فَاِنْ يَّعْمُ لَهُمْ دِيْنَهُمْ يَّعْمُ لَهُمْ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَاِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ مِنَ الْاُمَّمِ - اسلام کی چکی پینتیس یا پچھتیس یا ستتیس برس تک گھومتی رہے گی (یعنی اس زمانہ تک اسلام کو خوب ترقی ہوگی، مسلمان سب ملے جلے رہیں گے) پھر اگر ان کا دین قائم رہے تو ستر برس تک اور قائم رہے گا ورنہ اور امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے (۳۵ سال تک تمام مسلمان متفق رہے بعد ازاں پھوٹ اور انتشار کا آغاز ہوا۔ اہل مصر نے بغاوت کر کے حضرت عثمانؓ پر چڑھائی کی۔ ۳۶ سال گزرے تھے کہ جنگ جمل ہوئی اور ایک سال بعد حضرت علیؓ ہی کے زمانہ خلافت میں جنگ صفین ہوئی، جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور جس نے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اور ستر برس قائم رہنے سے یہ مراد ہے کہ ان لڑائیوں اور خرابیوں کے بعد ایک سلطنت قائم ہوگی جو ستر برس تک رہے گی۔ یعنی بنی امیہ کی سلطنت۔ کیونکہ ان کی سلطنت کے قیام و استحکام سے لے کر اس وقت تک کہ دولت عباسیہ کی طرف بلانے والے خراسان میں پیدا ہوئے ستر ہی برس کے قریب مدت ہے۔ مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ نبی

کرے گا (سبحان اللہ! جب وہ نانوے درجہ ماں باپ سے زیادہ ہم پر مہربان ہے تو ہم کو اس کے رحم و کرم سے بہت کچھ امید ہے)۔

رَحْمَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ - تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

اِنَّهَا رَحْمَةٌ - یہ آنسو بہنا رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہے (نہ کہ اس وجہ سے کہ میں صبر کرنے سے عاجز ہوں)۔

اَتَعْبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاحِ - کیا تم ان بچوں کی ماں کی شفقت پر تعجب کرتے ہو (اس کو اپنی اولاد سے جس درجہ محبت ہے۔ حالانکہ پروردگار عالم کو اپنے بندوں پر اس سے سو درجہ زیادہ محبت اور شفقت ہے)۔

رَحْمَانُ الْيَمَامَةِ - سیلہ کذاب کا لقب تھا۔

صَلُّوْا اَرْحَامَكُمْ - اپنے رشتوں کو ملاؤ۔

لَا تَسْفِرُوْا الْمَرْءَةَ الْاَمْعَ مَحْرَمٍ مِّنْهَا - عورت بغیر محرم (مرد) کے سفر نہ کرے (جیسے شوہر، باپ، دادا، بھائی، بیٹا، پوتا، چچا، ماموں وغیرہ)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ - میری امت کے لوگوں کا بار بار میرے پاس آنا اور مجھ سے دین کی باتیں سیکھ کر دوسرے لوگوں کے پاس جانا، ان کو سکھانا رحمت ہے اللہ کی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین کی باتوں میں اختلاف رحمت ہے، کیونکہ دین ایک ہی ہے، بعض نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو مجتہدین امت سے فروعی مسائل میں منقول ہے یہ اختلاف رحمت ہے۔ کیونکہ بعض وقت ایک مجتہد کا قول سخت ہوتا ہے تو آسانی کے لئے دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کر سکتے ہیں، جس طرح کہا جاتا ہے کہ "ماخلاف العلماء رحمة" کفر العمام میں بھی یہ حدیث مذکور ہے کہ "اختلاف علماء امتی رحمة" مگر اس کی سند کو نہیں بیان کیا گیا۔ بہر حال بڑے وقوف ہے وہ شخص جو ایسے اختلاف کی وجہ سے کسی مجتہد یا عالم کو کافر یا فاسق سمجھے اس کی ایذا دہی پر مستعد ہو، ارے کجبت یہ اختلاف تو تیرے لئے آسانی کا باعث ہوا اور تو اس سے دشمنی کرتا ہے نیکی کا بدلہ بدی۔ مثلاً ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ اختیار کیا کہ اگر تین طلاقیں یکبارگی

## لَحَاءُ الْخَائِيَةِ

وَالْمَغْرِبُ)۔ (ابولولومر دوو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا) میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ مشرق اور مغرب والے سب اس کا ذکر کرتے رہیں گے۔ (مردو نے آپ کے قتل کی دھمکی دی)۔

كَيْحُسْبَانَ الرَّحَا - چکی کی گردش کی طرح۔  
عَلَيْهِمْ ذَارَاتِ الرَّحَى - ان ہی پر آسمان اور زمین کی چکی پھری۔

### باب الرءاء مع الخاء

رَخَّ - روندنا ملانا، گر پڑنا، جھک جانا۔

ارْتَخَا - مبالغہ کرنا۔

ارْتَخَا - لٹک جانا، اضطراب۔

رَخَا - عیش و عشرت، نرم و سبک زمین۔

رَخَّ - شطرنج کا مہرہ ہاتھی اور ایک بڑا پرندہ۔

مَوْتَخٌ - نشہ میں چور۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ أَفْضَلُهُمْ رَخَاخًا أَفْضَدُهُمْ عَيْشًا - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان میں عیش و عشرت کے لحاظ سے وہ بہتر ہوگا جس کی حالت متوسط ہو (نہ بہت امیر نہ بہت مفلس)۔

أَرْضٌ رَخَاخٌ - نرم ملائم زمین۔

رُخْبِي - ماموں کا ایک وزیر جو امام رضا کا خیر خواہ تھا۔

رُخْصٌ - ارزاں ہونا، سستا ہونا۔

رَخَاصَةٌ اور رُخُوصَةٌ - نرمی، ملائمت۔

تَرْخِيصٌ - سستا کرنا، اجازت دینا۔

رُخْصَةُ آسَانِي، شریعت کا وہ کام جس کی اجازت ہو۔

رَخِيصٌ - سستا۔

امیہ کے زمانہ حکومت میں دین کہاں قائم ہوا تھا؟ بلکہ دین کی بربادی ہوئی تھی۔ اس اشکال کو اس طرح دفع کیا ہے کہ آنحضرت نے یہ طور شرط فرمایا کہ اگر ۳۷ سال کے بعد امت میں نا اتفاقی نہ ہوئی تو ستر برس دین اور قائم رہے گا اگر تباہ ہوئے تو پچھلی امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے۔ چونکہ ۳۵ سال ہی میں پھوٹ پیدا ہو کر شیرازہ بکھر گیا لہذا مسلمان بھی پچھلی قوموں اور امتوں کی طرح تباہ ہو گئے۔ بنی امیہ کا نام و نشان نہ رہا۔ اس کے بعد دولت عباسیہ قائم ہوئی، وہ بھی ہلاک و خاں کے ہاتھ برباد ہوئی، اس کے بعد دولت عثمانیہ اتراک کی قائم ہوئی یہ اب تک قائم ہے گو اس کی حالت بھی بہ نسبت سابق کے بہت خراب ہو گئی ہے اور ہر چہ طرف سے کفار نے اس کو تنگ کر دیا ہے۔ اکثر ممالک اس کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ رہے نام اللہ کا اب جو کچھ امید ہے وہ حضرت صاحب الزماں مہدی کے ظہور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے اتباع میں کرنے اگر ہم فوت ہو جائیں تو ہر ایک مسلمان بھائی کو ہماری وصیت یہ ہے کہ ہمارا اسلام حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کو پہنچا دے اور ہماری کتاب ”ہدیۃ المہدی“ آپ کے ملاحظہ میں گزار دے)۔

(ایک روایت میں نزول رحی الاسلام یعنی ۳۵ سال میں اسلام کی چکی کا زوال ہوگا) اس صورت میں مطلب صاف ہے کیونکہ اسی سال سے اسلام کی چکی بگڑی اور لوگوں میں یک جہتی کے بجائے انتشار پیدا ہو گیا)۔

جِئِنَ فَرَعٍ عَلِيٍّ مِّنْ مَّرْحَى الْجَمَلِ - جب حضرت علیؑ جنگ جمل سے فارغ ہوئے (یعنی جہاں جنگ کی چکی گھوم رہی تھی)۔

سَأَصْنَعُ لَكَ رَحِيَّ يَتَحَدَّثُ بِهَا الْمَشْرِقُ

۱۔ اس کتاب پر ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو بڑا غصہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب کل مسائل میں کسی فریق کے موافق نہیں ہے بلکہ ”خدا صفا ودع ما کدر“ پر عمل کیا ہے۔ نہ اہل حدیث اس کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی مقلدین حضرات نہ امامیہ پسند کرتے ہیں اور نہ ہی نام کے سنی میرا بھروسہ اللہ جل جلالہ پر ہے اعتراف تک الفرق کلبا پیش نظر ہے۔ جب امام مہدی ظاہر ہو گئے اس وقت اس کتاب کی صحیح حالت معلوم ہو جائے گی۔

۲۔ کہتے ہیں کہ یہ پرندہ دریا ئے چین کے متصل پایا جاتا ہے اور گینڈے کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اسی طرح ہاتھی کو۔ حیاۃ النجوان میں اسی طرح منقول ہے۔ مگر محیط میں ہے کہ یہ یہودہ خرافات ہے۔



مَعْدِنِي الْيَوْمَ بِذَلِكَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ الرَّجِيمِ-  
اے داؤد! آج میری تعریف اچھی نرم آواز سے کر (سرلی  
آواز سے)۔

رُحَامَةٌ - ایک بھابی ہے۔

رُحْمَةٌ - محبت اور نرمی۔

رُحْمِي يَارُحْمَةَ يَارُحْمَةَ - آرام کی زندگی، کشادگی، عیش۔

أَذْكُرُ اللَّهَ فِي الرَّخَاءِ يَذْكُرَكَ فِي السِّدَّةِ - اللہ کی یاد  
چین کی حالت میں کر، وہ تجھ کو سختی کی حالت میں یاد کرے گا  
(تیری دعا قبول اور تیری مصیبت دور کرے گا)۔

فَلْيَسِّرِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الرَّخَاءِ (جو شخص یہ چاہے کہ اس کی  
دعا تکلیف کی حالت میں قبول ہو) تو چین اور آسائش کی  
حالت میں بہت دعا کرتا رہے (اللہ کی یاد اور اس کی بندگی کرتا  
رہے)۔

لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ مُرْحَمِي عَلَيْهِ - ہر آدمی کے لئے رزق  
کی کشادگی نہیں ہے (کوئی تنگی میں کوئی فراغت میں)۔

اِسْتَرْحِمَا عَيْي - پھیل جاؤ ہم سے الگ ہو جاؤ!

اِسْتَرْحِمِي عَيْي - مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ (یہ حج میں حضرت  
زبیرؓ نے اپنی بیوی اسماءؓ سے کہا)

إِنَّ أَحَدَهُ شَقِيٌّ إِذَا رُمِيَ بِسْتَرْحِمِي - میرے پاجامہ کا  
ایک کنارہ لٹک جاتا ہے (یعنی ٹخنوں سے نیچے آ جاتا ہے شاید  
چلنے میں وہ ایک طرف جھک کر چلتے ہوں گے چونکہ وہ بہت نا  
توان تھے) (یہ کلمات حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمائے)۔

قَدْ أَرْحَمِي طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهَا - اس کے دونوں  
کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے۔

الْمُؤْمِنُ مَشْكُورٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ - مسلمان چین کی حالت  
میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور درد کی حالت میں صبر غرض کسی  
حالت میں خدا کو نہیں بھولتا۔

رَاخِ الْإِحْوَانَ فِي اللَّهِ - اللہ کی رضا مندی کے لئے  
مسلمان بھائیوں سے نرمی اور محبت کر۔

فَإِنَّهُ أَرْحَمِي لِإِلَهَائِهَا - اس سے اس کے دل کو زیادہ چین  
رہے گا۔

أَرَحَصَ فِي أَوْلِيكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - آنحضرت نے  
ان لوگوں کے بارے میں اجازت دی۔

فَرَحَصَ لَنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ بِالْقُوبِ - ہم کو آپ نے کپڑے  
کے بدلے تھکے لینے کی اجازت دی۔

أَلَا قَبِلْتُ رُحْمَةَ اللَّهِ - تو نے اللہ کی رخصت کیوں قبول  
نہیں کی۔

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُتَعَمِّةٍ فَرَحَصَ - ابن عباسؓ نے  
متعممہ کی اجازت دی۔

فَتَرَحَصَ فِيهِ - آپ نے آسانی رکھی (یعنی کچھ دن روزہ  
رکھو کچھ دن افطار کرو۔ عورتوں سے نکاح کرو۔ بعض لوگ یہ  
سمجھے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور عورتوں سے بالکل الگ رہنا افضل  
ہے۔ حالانکہ یہ افضل نہیں ہے افضل وہی ہے جو سنت رسول کے  
موافق ہو)۔

رِحْلٌ يَارِحْلُ يَارِحْلَةَ - بکری کا بچہ جو مادہ ہو اور رزق کو حَمْلٌ  
کہتے ہیں۔

سُئِلَ عَنْ رِحْلٍ أَسْلَمَ فِي مَائَةِ رِحْلٍ فَقَالَ لَا خَيْرَ  
فِيهِ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا ایک شخص نے سو بکریوں کے  
بچوں میں سلم کی (یعنی بیع سلم) انہوں نے کہا یہ بہتر نہیں  
(کیونکہ اس میں نزاع کا ڈر ہے رب السلم کہے گا میں نے  
اتنے من کے ایسے بچے ٹھہرائے تھے، مسلم الیہ کہے گا نہیں ایسے  
بچے ٹھہرے تھے)۔

رَحْمٌ - نرم ہونا، ہموار ہونا، اٹھ سے سینا، کھیلنا، رحم کرنا۔

تَرْحِيمٌ - دم کاٹنا۔

رُحَامٌ - سفید نرم پتھر۔

لَوْ كَانُوا مِنَ الطَّيْرِ لَكَانُوا أَرْحَمًا - اگر انہی لوگ  
پرندے ہوتے تو ”رحم“ ہوتے۔

رَحْمٌ - ایک پرندہ ہے جو گدھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ وہ  
مکاری اور فریب اور گندگی پسند مشہور ہے۔ اتنے بلند پہاڑوں  
میں جا کر اٹھ دیتا ہے جہاں پر رسائی مشکل ہے۔

شُعْبُ الرَّحْمِ - مکہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

رَحْمُ السَّقَاءِ - مشک بدبودار ہوگئی۔

## لَعَلَّ الْحَارِثِيَّ

فتنے آنے والے ہیں یا ایسے فتنے جو دلوں کو ڈھانپ لیں گے (ان پر گمراہی کی تاریکی چھا دیں گے) اس صورت میں یہ اُرْدَحْتُ النِّبْتِ سے نکلا ہے یعنی میں نے کوٹھری کو چھادیا۔

لَا تُكُونَنَّ فِيهَا مِثْلُ الْجَمَلِ الرُّدَاحِ - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں تو ان فتنوں میں بھاری بھر کم اونٹ کی طرح بن جاؤں گا (کسی کا طرف دار نہیں بنوں گا)۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا کہ اس دور فتن میں سب سے الگ رہے جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ میں اختلاف ہوا تو وہ کسی فریق کے شریک نہیں ہوئے انہوں نے معاویہ سے بیعت کی نہ حضرت علیؓ سے یہاں تک کہ معاویہ کی بیعت پر سب کا اتفاق ہو گیا اس وقت انہوں نے معاویہ سے بیعت کر لی پھر عبدالملک اور عبداللہ بن زبیر اور مروان کے اختلاف میں انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی یہاں تک کہ عبدالملک پر اتفاق ہو گیا اس وقت انہوں نے عبدالملک سے بیعت کر لی۔ اور یزید سے انہوں نے اس لئے بیعت کر لی تھی کہ شروع میں اس پر سب کا اتفاق ہو گیا تھا یہاں تک کہ اہل مدینہ نے بھی اس سے بیعت کر لی تھی۔ صرف امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی تھی۔ بعد ازاں اہل مدینہ نے یزید کا فسق و فجور دیکھ کر اس کی بیعت ساقط کر دی مگر عبداللہ بن عمرؓ نے نہیں توڑی اسی سبب سے لشکر یزید کے ظلم و تعدی سے آپ محفوظ رہے)۔

وَيَقِيبُ الرُّدَاحُ الْمُظْلِمَةَ - اچھی وہ بھاری بھر کم تاریک کر دینے والا فتنہ باقی ہے۔

رُدَّ يَمْرُؤٌ يَمْرُؤُهُ يَارِدُ يَنْدِي - پھیرنا خطابان کرنا قبول نہ کرنا بند کر دینا لونا دینا جواب بھیجنا فائدہ دینا۔ تَرُدُّ دُو كَامُوں کو میان کرنا یا یہ یاد اور یہ معنی رُدَّ بھی آیا ہے۔

تَرُدُّ دُو - آگے پیچھے ہونا شک کرنا۔

تَرَادُدٌ - بیچ کا رخ کرنا۔

اِرْتِدَادٌ - پھر جانا اسلام سے برگشتہ ہونا۔

اِسْتِرْدَادٌ - طلب کرنا واپسی چاہنا۔

رَادَةٌ - فائدہ۔

لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِسِ وَلَا الْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ -

اُرْحَى السِّتْوُ - پردہ لٹکایا۔

فَرَمَسَ رِخْوَةً - نرم مزاج غریب گھوڑا۔

تَوَاجِيحِي - دیر و سعت مہلت۔

### باب الرء مع الدال

رُدَّةٌ - مدد دینا زور دینا ستون لگانا اچھی طرح خبر گیری کرنا۔

رَدَاءَةٌ - خرابی

اِرْدَاةٌ - مدد کرنا خراب کرنا بگاڑنا لٹکانا ستون لگانا۔

اَوْصِيَهُ بِالْهَلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَانْتَهُم رُدَّةَ الْاِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعُدُوِّ - میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہر والوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے مدد گار دوسرے آمدنی کا ذریعہ ہیں (ان سے روپیہ وصول ہوتا ہے مسلمانوں کا کام چلتا ہے) تیسرے دشمنوں کو غصہ دلاتے ہیں (کیونکہ ان کی شرکت سے مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے اور دشمن مرعوب ہوتے ہیں)۔

وَالْفَنَمُ تَرَدُّدًا عَلَيَّ مَائَةً - بکریاں سو سے زیادہ تھیں۔

رُدْبٌ - وہ راستہ جو بند ہو۔

اُرْدَبٌ - اہل مصر کے ہاں ایک پیمانہ ہے جس میں ۲۴ صاع آتے ہیں۔

رُدْحٌ - مٹی کا گلاوہ کرنا، ٹھہرنا، جتنا مراد کو پہنچنا، خط پانا، خمیدہ کے آخر میں ایک پردہ لگانا۔

عُكُوْمُهَا رُدَاحٌ - اس کی گھڑیاں بھاری ہیں (یعنی ان میں مال و اسباب بہت ہے)۔

رُدَاحٌ - اصل میں رُدَاحِ اس عورت کے لئے بولتے ہیں جس کے چوڑے سر (سرین) بھاری بھر کم ہوں۔

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اُمُوْرًا مُمْتَا حِلَّةً رُدْحًا - (حضرت علیؓ نے فرمایا) تمہارے پیچھے آنے والے (یعنی آئندہ ایسے لمبے

طویل اور اہم امور ہیں) یعنی ویر تک قائم رہنے والے عظیم الشان فتنے اور فسادات)۔

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتْنًا مُرْدِحَةً - مستقل میں تم پر بھاری

خ	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّ الْحَدِيثَ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------

رَدُّ الشَّمْسِ - آفتاب کا پھر لوٹ آنا (یعنی غروب کے بعد پھر نکلنا - کہتے ہیں شبِ معراج کی صبح کو اور غزوہ خندق میں یہ ہوا تھا)۔

فَارَدَدَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ شَرْفُهَا - سورج کا چمکنا پھر آپ پر پھیرا گیا (یعنی غروب کے بعد پھر نکل آیا، پیچھے سر کا دیا گیا مجمع البحرین میں ہے کہ ”ردشس“ سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اس کی حرکت بسطی ہوگی۔)

میں کہتا ہوں یہ ردشس نہیں ہے بلکہ ”جس شس ہے اور یہ دوسری نشانی ہے آحضرت کی نشانیں یعنی معجزات میں سے۔ اس کو طبرانی نے بہ سند جید جابر بن عبد اللہ سے نکالا، پیشی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر اور عراقی نے کہا اور ”ردشس“ کو طبرانی نے روایت کیا مجمع کبیر میں اسماء بنت عمیس سے پیشی نے کہا، اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں بجز ابراہیم بن حسن کے مگر ان کو بھی ابن حبان نے ثقہ بتایا ہے۔ اور طہادی نے مشکل الآثار میں اس حدیث کو دو طریقوں سے نکالا اور کہا دونوں طریق ثابت ہیں، اور ان کے راوی ثقہ ہیں، اس صورت میں ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابن جوزی نے غلطی کی جو اس حدیث کو موضوعات میں داخل کیا۔

تَرَدُّبِهَا الْفَتْيَى - تو ان چیزوں کو جس سے مجھ کو الفت ہے (یعنی مال، اولاد اور وطن وغیرہ) جمع کر دے گا۔

وَلَلْمَرْدُودَةِ مِنْ بِنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَهَا (زبیر نے اپنی وصیت میں ایک گھر کو وقف کیا اور کہا) ان کی بیٹیوں میں سے جو طلاق کی وجہ سے لوٹ آئے وہ اس گھر میں رہ سکتی ہے (مجمع البحار میں ہے کہ مطلقہ کو مردودہ اور جس کا شوہر مر جائے اس کو راجعہ کہتے ہیں)۔

رَدُّوا السَّائِلَ وَكَوْ بِظَلْفٍ مُخْرِقٍ - مانگنے والے (سائل) کو دے کر ایسے کر دو اگرچہ ایک کھری ہو جلا ہوا۔ (یہاں ”رَدُّوا“ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو کچھ نہ دو خالی پھیر دو)۔

سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ - سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا۔

آحضرت نہ تو بالکل بد نما لہے تھے (تاڑ کے جھاڑ کی طرح) اور نہ بالکل پستہ قد تھے (بلکہ آپ میانہ قد اور خوشنما تھے)۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ رَدٌّ - جو شخص ایسا کام کرے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، یعنی جو ہماری سنت کے خلاف ہو تو وہ باطل اور لغو ہے (یعنی ناجائز ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام آحضرت کے عہد میں نہ ہوا ہو وہ ناجائز ہے، ورنہ بڑی قباحت لازم آئے گی۔ کیونکہ آحضرت کے مبارک زمانے میں بہت سے کام نہیں ہوئے تھے مگر آپ کے بعد ان کی ضرورت محسوس ہوئی، جیسے مدارس کا بنانا، خزانہ مجلس اور دارالافتاء کی تعمیر، جدید طرز کے آلات حرب اور بحری جنگی جہازوں کی ساخت، کتب دینی کی تالیف اور قرآن و حدیث کی ترجمانی و تفسیر عربی و نیز دوسری زبانوں میں کرنا۔ یہ اور اسی طرح کے دوسرے کام ناگزیر تھے جن کو انجام دیا گیا۔ بہر حال اس حدیث کا فضاء یہ ہے کہ جو کام ہماری تعلیم اور ہدایت کے خلاف ہوں اور اسلام کی روح کے منافی ہوں، ایسے کام ہر زمانہ میں باطل اور لغو ہیں۔ مثلاً آحضرت نے قبر پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ بایں ہمہ کوئی قبر پر چراغاں کرے اور اس کا نام عرس رکھ لے یا صندل وہ ناجائز ہو گا۔ آحضرت نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کو منع فرمایا اب کوئی نوحہ خوانی یا تعزیت کی مجلس اگلے بزرگوں کی کرے یا دین میں ایسا نیا کام نکلے جو آحضرت کے عہد میں نہ تھا نہ وہ کسی عام قاعدہ شرعی کے تحت آتا ہے مثلاً جھنڈے تعزیر، علم نکالنا اور کسی کے انتقال کے بعد برادری یا لوگوں کو جمع کر کے ہویم، دسواں اور چہلم کرنا، صلوٰۃ غوشیہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ)۔

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَفْضَلِ الصَّدَقَاتِ إِبْنَتِكَ مَرْدُودَةَ عَلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كِتَابٌ غَيْرُكَ - (آحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن جحشم سے فرمایا) میں تجھ کو سب سے بہتر صدقہ بتاؤں تیری بیٹی تیرے پاس پھر آجائے (اس کا شوہر اس کو طلاق دیدے) اور تیرے علاوہ اس کے لئے کوئی روٹی کمانے والا نہ ہو۔

## لَعَلَّ السَّائِلِينَ

کہ اوعید ماثورہ میں وہی الفاظ پڑھنے چاہیے جو آنحضرتؐ سے منقول ہیں اپنی طرف سے الفاظ شامل کر لینا خواہ معنی وہی ہوں درست نہیں ہے۔

رَدَّ عَلَيَّ الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ - صدقہ دینے والے کو اس کا صدقہ پھیر دیا جو اس نے منع کرنے سے پہلے دیا تھا، پھر اس کو منع کر دیا (یعنی جب خود ایک چیز کا محتاج ہو، مثلاً اپنے پاس کپڑا پہننے کو نہ ہو اور کپڑا صدقہ دے تو ایسی حالت میں صدقہ دینے سے منع فرمایا اور منع کرنے سے پہلے جو اس نے صدقہ دیا تھا وہ اس کو واپس دلادیا۔ چنانچہ مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش۔

أَنْ لَا يَزِدَّ فِي عَقْبِي - مجھ کو ایڑیوں کے بل لانا پھر اے (جس ملک سے ہجرت کی وہیں نہ مارے)۔  
فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِ رَدَّ هَدْيِي - جب آپ کو بدیہ پھیر دینے کا اثر میرے چہرے پر معلوم ہوا (میرے چہرے پر ناراضی کے اثرات معلوم ہوئے)۔

نَزِدُ الْقُلُوبَ - ہم کشتوں کو (جو لوگ مارے گئے تھے) ان کے گائرنے کے مقامات پر لانے لگے۔

إِعْتَمَرَ حَيْثُ رَدُّوهُ - آپ نے وہیں عمرہ کھول ڈالا جہاں مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا (یعنی حدیبیہ میں)  
فَقَرَأَ قُلُوبَهُمْ اللَّهُ أَحَدٌ وَيُرَدُّ دَهَاهُ - قل ہو اللہ پڑھا بار بار اس کو پڑھتے رہے۔

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ - اللہ نے تمہارا کہنا اور کافروں نے جتم کو جواب دیا، دونوں سنے۔  
فَمَا سَمِعَتْ لَهُ رَأْدًا - میں نے کسی کو ان کا رد کرتے نہیں سنا (بلکہ سب نے قبول کیا)۔

مَا دَارُ دُعَاؤِكَ فِي الشَّفَاعَةِ تَمَّ كَوْشَفَاتِ كَبَابِ فِي كَيْمَا جَوَابِ مَلَا؟ -

مَالَهُ عَنِ مَوَاقِبِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ شَيْئًا - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے نماز کے اوقات پوچھے تو آپ نے (زبان سے) کچھ جواب نہیں دیا (بلکہ دودن اس کو اپنے ساتھ نماز پڑھا کر نماز کے اوقات کی تعلیم کی۔ کیونکہ عام لوگوں

لَا تَزِدُوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ - سائل کو محروم مت کرو کچھ نہ ہو تو کھر ہی دے دو (یعنی خالی مت پھیرو)۔

وَرَدَّ أَوْلَاهَا عَلَيَّ أَخْرَاهَا - اور پہلی جماعت کو پھیلی جماعت پر پھیر دیا (یعنی آگے کی جماعت کو اتنی دور نہ جانے دیا کہ وہ پھیلی جماعت سے بالکل الگ ہو جائے بلکہ اس کو روک دیا یہاں تک کہ پھیلی جماعت اس سے جا کر مل گئی)۔

إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَخْفَاهِيَهُمْ - وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام کے بعض واجبات سے) پھرے ہی رہے (یہ حوض کوثر کی حدیث میں ہے۔ مراد یہ ہے کہ اسلام کے بعض واجبات انہوں نے چھوڑ دیئے اور ارتداد سے یہاں کفر مراد نہیں ہے کیونکہ صحابہؓ میں سے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ چند بیہات گنوار لوگ اسلام سے پھر گئے تھے اور طلحہ اسدی اگرچہ صحابہؓ میں سے تھے اور اسلام سے پھر گئے تھے مگر پھر مسلمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے)۔

وَيَكُونُ عِنْدَ ذَلِكَ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيدَةً - اس جنگ کے وقت ایک بار سخت لوٹنا ہوگا۔

لَا رَدِّيْدِي فِي الصَّدَقَةِ - زکوٰۃ سال بھر میں دو بار نہیں لی جائے گی یا صدقہ دے کر پھر واپس کر لینا ناممکن ہے (دوسری روایت میں ہے:

لَا تَنِي فِي الصَّدَقَةِ - زکوٰۃ (ایک سال میں) دو بار نہیں لی جائے گی)۔

الصَّدَقَةُ قَبْلَ الرِّدَّةِ - اس سے پہلے صدقہ دینا جب کوئی صدقہ دینا قبول نہ کرے گا (یعنی قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اگل دے گی)۔

إِذْ لَمْ يَزِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ - کیونکہ انہوں نے یوں نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (کہ اس کا کونسا بندہ زیادہ عالم ہے)۔

فَرَدَّ دَهَاهَا عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا دُنْيَا لَكَ فِي مِثْلِ مَا لَمْ يَزِدْهَا عَلَيَّ نَهْرًا - دعا کو پڑھ کر دوبارہ آنحضرتؐ کو شایا (تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے تو ونیبیک کے بدلے میں نے وَرَسُولِكَ پڑھا۔ آپ نے فرمایا نہیں وَ نَبِيَّكَ کہہ (اس حدیث سے معلوم ہوا

گھٹ یا بڑھ نہیں سکتی۔ مگر غور کرنے کے بعد یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کیونکہ تقدیر سے یہاں تقدیر مطلق مراد ہے۔ یعنی جس بلا کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم میں یوں تھا کہ اگر دعا اور استغفار کریں گے تو وہ بلا ٹل جائے گی اور وہ بلا دعا سے ٹل جاتی ہے۔ اسی طرح جس کی عمر کے بارے میں یوں لکھا گیا تھا کہ اگر رشتہ داروں سے یہ اچھا سلوک کرے گا تو اس کی عمر اتنی ہوگی ورنہ اتنی تو اس کی عمر نیک سلوک کرنے سے بڑھ جائے گی۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بندہ گناہ کی وجہ سے محروم کیا جاتا ہے یعنی اس کا رزق کم ہو جاتا ہے، منگاہ کی شامت سے مفلسی اور محتاجی آتی ہے۔ اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ کافروں کو باوجود کفر کے دنیا کی خوب فراغت ملتی ہے تو مسلمان کو بد اعمالی کی وجہ سے رزق کیوں کم دیا جاتا ہے؟ کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ دنیاوی آفتوں میں جلا کر کے متنبہ کرتا ہے۔ تاکہ وہ توبہ کر کے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور کافروں کو مزید خواب غفلت میں ڈالتا ہے اور اچھی طرح ان کو عیش کرنے کا موقع دیتا ہے۔ نتیجہ میں ان کے لیے مرتے ہی عذاب دوزخ تیار ہے۔

فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ - آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا (جولال رنگ کے کپڑے پہنے تھے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جو شخص سلام کے وقت فسق و فجور میں مصروف ہو اس کا جواب دینا ضروری نہیں)۔

يَزِدُونَ بَنِي فَلَيْسِينَ - اہل بہشت تیس تیس سال کی عمر میں پھیر دیئے جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کی عمر تیس برس کی ہوگی۔ یعنی عین شباب و جوانی اور خوشی و نشاط کی حالت اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھیر دینا صرف بوڑھوں کے حق میں ہو سکتا ہے نہ بچوں کے حق میں کیونکہ وہ تو کبھی تیس برس کے ہوئے ہی نہ تھے)۔

أَنْ تَزِدَ عَلَيَّ الْإِيمَانَ وَتَنْتَحِبَ - نماز سے سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دیں اور آپس میں محبت کریں (مقتدی کو ایک سلام میں جدھر امام ہو اس کی بھی نیت کرنی چاہیے۔ امام مالک کے نزدیک مقتدی تین بار السلام علیکم درجہ

کی تعلیم اسی طرح خوب ہوتی ہے کہ ان کو عملاً کر کے دکھائیں)۔

وَالْوَلِيدَ وَالْفَعْمَ زِدٌ - تیرا بڑا اور تیری بھریاں (جو تونے اس کو دی ہیں) وہ تجھ کو پھیر دی جائیں گی۔

بِكَلِّ زِدَةٌ دَعْوَةٌ - ہر بار جب لوٹ کر کافروں پر حملہ کیا جائے تو ایک دعا اس وقت قبول ہوتی ہے (یعنی یقیناً قبول ہوتی ہے)۔

فَرَدًّا إِلَيْهِ النَّالِفَةَ - (یہاں ثالث سے مجازاً چوتھی بار مراد ہے)۔

فَرَدَّ إِلَيَّ النَّالِيَةَ - (ان دونوں حدیثوں میں زِدٌ کے معنی پڑھنا ہے)

رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ - (جب کوئی میری امت میں سے مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر پھیر دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ پھر روح پھیر دینے سے کیا مراد ہے؟ اس اشکال کو اس طرح رفع کیا گیا ہے کہ گوانبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مگر ان کی ارواح مقدسہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہیں دنیا کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔ جب کوئی ان کو سلام کرتا ہے اس وقت ان کی روح ادھر متوجہ ہوتی ہے۔ تو رَدُّ رُوح سے اس کا متوجہ کرنا مراد ہے)۔

كَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ - تم سے تو انھوں نے ہی اچھا سنا تھا (کیونکہ وہ ہر فہای الاء ربکما تکلمبان پر جواب دیتے جاتے تھے)۔

لَا يَزِدُ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعَمْرِ إِلَّا الْبُرُءَ - عذاب کے حکم کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دعا (اور استغفار پروردگار کے سامنے طلب مغفرت کرنا) گریہ اور عاجزی اور توبہ کے ساتھ) اور عمر کو اچھا سلوک کر لینے کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی (یہ ظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ تقدیر الہی پھر نہیں سکتی اور عمر جو روز ازل لکھی گئی ہے وہ

## عَلَمَاتُ الْحَيَاةِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

سمجھے تھے کہ آنحضرت کی وفات ہوگئی اور وہ قصور فہم کی بنا پر ارکان اسلام میں کچھ تخفیف کے طالب ہوئے، لیکن افہام و تفہیم کے بعد انہوں نے مطالبات کو واپس لے لیا اور دوبارہ تجدید ایمان کی ایسے لوگوں میں زیادہ تردید پائی اور خانہ بدوش عرب کے بدو شامل تھے جو آنحضرت کے آخری زمانے میں مسلمان ہوئے تھے)۔

وَأَزْذَلِيهَا ثُلُثُهُ - باغ کی آمدنی کا تہائی حصہ میں اسی میں لگاتا ہوں (یعنی اس کی درستی اور بحالی میں)۔

وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هَذَا - اگر اللہ چاہتا تو ہماری جانوں کو اس وقت کے سوا اور کسی وقت میں پھیر دیتا (اس سے پہلے یا اس کے بھی بعد چگاتا)۔

يُعْطِي بِه بَعْضَ عِيَالِهِ ثُمَّ يُعْطِي الْأَخْرَجُ عَنْ نَفْسِهِ يُرَدُّ دُونَهَا بَيْنَهُمْ - صدقہ فطر کوئی اپنے عزیزوں کو دے پھر وہ اپنی طرف سے ادا کریں اسی طرح الٹ پھیر ہوتا ہے۔

كُلُّ مُسْلِمٍ بَيْنَ مُسْلِمِينَ إِزْنَادٌ عَنِ الْإِسْلَامِ - آخر تک جو شخص مسلمانوں کی اولاد دہو کر اسلام سے پھر جائے، آنحضرت کی نبوت کا انکار کرے، آپ کو جھوٹا کہے تو اس کا قتل ہر شخص کے لیے درست ہے، جو کوئی اس سے یہ سنے اور اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے، پھر وہ اس کے پاس نہ جائے اور اس کا مال اس کے وارثوں کو تقسیم کر دیا جائے گا، اس کی بیوی وفات کی عدت کرے گی۔ اسلامی ریاست کے امیر یا حاکم کے پاس اگر وہ پیش کیا جائے تو حاکم قتل کا حکم دے اور توبہ نہ کرائے۔ امام باقر سے مروی ہے کہ اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی، اس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ اور تین بار اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر پھر اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کیا جائے گا۔ صدوق نے کہا کہ اس سے مراد وہ مرتد ہے جو مسلمان کی اولاد نہ ہو، یعنی اس کے ماں باپ دونوں مسلمان نہ ہوں۔ امام جعفر صادق نے فرمایا عورت اگر مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے بلکہ اس سے سخت محنت لیں گے اور کھانے کو بقدر قوت اور پینے کو موٹا جھوٹا دیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ اس کو دائم انسبس کریں گے)۔

اللہ کہے پہلے اپنے منہ کے سامنے اس میں امام کی نیت کرنے دوسرے اور تیسرے میں مقتدیوں کی جو داہنی اور بائیں جانب ہوتے ہیں)

مَاتَرَدُّذْتُ فِي شَيْءٍ تَرَدُّدِي عَنْ قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ - مجھ کو کسی بات میں اتنا تردد یعنی توقف نہیں ہوتا جتنا مسلمان کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے (کیونکہ دوطرف میری توجہ رہتی ہیں۔ ادھر تو مومن موت سے گھبراتا ہے جاگتی کی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے اس کی دعا اور التجا پر رحم آتا ہے اور ادھر مجھ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ مومن کو اپنے پاس بلا کر اس کو سرفراز کروں دنیا کی فکروں سے اس کو نجات دے کر دائمی خوشی اور فرحت عطا کروں)۔

لَا يَخْلُقُ عَلَيَّ كَثْرَةَ الرِّدَّةِ - قرآن ایسا کلام ہے جو بار بار پڑھنے سے پرانا (بے مزہ اور غیر دلچسپ) نہیں ہوتا (بلکہ ہر بار اس کی تلاوت اور سماعت میں لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے)۔

كَبِرْدَنْ عَلَيَّ الْحَوْضُ أَقْوَامٌ ثُمَّ لِيَخْتَلِعْنَ ذُؤَبِي - حوض کوثر پر چھ لوگ میرے پاس آئیں گے پھر ٹھہرادیے جائیں (فرشتے ان کو روک دیں گے) میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں (اس حدیث سے اہل تشیع نے یہ سمجھ لیا کہ معاذ اللہ کل صحابہ کرام آنحضرت کی وفات کے مرتد ہو گئے اور شاذ و نادر اسلام پر قائم رہے، جیسے حضرت سلمان، مقداد ابوذر، عماد عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم۔ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے صحابہ میں سے محمد اللہ کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ آنحضرت کی وفات کے بعد دین اسلام کی ترقی میں اپنی صلاحیتیں اپنے مال اپنی جانیں اور اپنے ذرائع و وسائل لگا کر دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ حدیث میں ”اصحابی“، تغیر کا لفظ ہے جو تفتیل پر دلالت کرتا ہے اور اس سے مراد جماعت منافقین ہے جو مال کی طمع سے دلوں کے نفاق کے ساتھ اسلامی جماعت میں شریک ہو گئے تھے اور حضور کی وفات کے بعد الگ ہو گئے نفاق ہی پران کا خاتمہ ہوا اور بعض ایسے بھی تھے جو دین کی روح اور اس کی تعلیم کو پورے طور پر نہ

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لِحَاثِ الْخَبَائِثِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

فرمایا، کیونکہ وہ قلیل ہوگا، جو دلہن کے کپڑوں سے ان کے لباس اور جسم پر لگ گیا ہوگا۔ بعض نے کہا مردوں کو زعفرانی رنگ سے جو منع فرمایا، اس حکم سے نوشاہ یعنی دولہا مستثنیٰ ہے اور اس کے لیے زعفرانی رنگ کا استعمال جائز ہے۔ کذا اقال البغوی وکذا فی مجمع البحار۔

مترجم کہتا ہے جب یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے تو اب اس میں سختی سے انکار کرنا اور اس دولہا کو جو شادی میں زردی کا استعمال کرے فاسق یا فاجر قرار دینا نزی سفاہت اور نادانی ہے۔

الْمُحْرِمَةُ لَا تَلْبَسُ اللَّيْلَابَ الْمُصْبَغَاتِ الْأَصْبَعًا لِأَيُّ زُذْعٍ - جو عورت احرام باندھے ہو وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر ایسا رنگ جو نشان نہ دے (یعنی اس کا وہ نہ پڑے پختہ رنگ ہوتا چاہیے)۔

تَوْبُ زُذْعٍ يَأْمُرُ ذُذْعٍ - جس کپڑے میں خوشبو کا اثر ہو۔ زُذْعُ النُّعُورِ زُذْعَةٌ - اونٹ گر کر اپنی گردن پر سوار ہو گیا (اس کی گردن مڑ کر پیٹ کے نیچے دب گئی)۔

الذُّنْبَا زُذْعٌ مَشْرُبُهُا - دنیا کا پانی کچھڑ ہے (یہ زُذْعَةٌ سے ہے، بہ معنی کچھڑ یعنی دنیا کی کوئی مسرت رنج سے اور کوئی راحت مشقت سے خالی نہیں۔ اس کا پانی صاف نہیں بلکہ اس میں رنج کی کچھڑ ملی ہوئی ہے)۔

زُذْعَةٌ يَارُذْعَةٌ - سخت کچھڑ، اس کی جمع زُذْعٌ اور ذُذْعٌ ہے۔ مَنْ قَالَ فِي مَنْ مَالِيسٍ فِيهِ حَسْبُهُ اللّٰهُ فِي زُذْعَةِ النُّخْبَالِ - جو شخص مسلمان کا ایک عیب بیان کرے جو اس میں نہ ہو (بلکہ اس پر افضرا کرتا ہو) تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کچھڑ میں رکھے گا۔ (ایک روایت میں مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا ہے، یعنی جو شخص مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے)۔

مَنْ شَرِبَ النُّخْمَرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ زُذْعَةِ النُّخْبَالِ - جو شخص شراب پیے (پھر توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت میں) خون اور پیپ کی کچھڑ پلائے گا (جو دوزخیوں کے رنجوں سے بہے گی)۔

خَطْبُنَا فِي يَوْمِ ذِي زُذْعٍ - ایک کچھڑ کے دن ہم کو خطبہ

رُذْعَةٌ - بہ کسرہ را، مرتد ہو جانا، اسلام سے پھر جانا۔ رُذْعٌ - باز رکھنا، پھیر دینا، کھول دینا، ملا دینا، جماع کرنا، ٹھونکنا۔

إِذْتِدَاعٌ - باز رہنا، مل جانا۔ فَمَرَزْنَا بِقَوْمِ رُذْعٍ - ہم ایسے لوگوں پر گزرے جن کے سینے کا لے تھے (بانی جسم سفید تھے)۔

رُذْعٌ - جمع ہے اُرُذْعُ کی، یعنی وہ بکرا جس کا سینہ سیاہ ہو اور باقی بدن سفید ہو (اہل عرب یوں کہتے ہیں کہ تَيْسٌ أُرُذَعٌ اور شَاةٌ رُذْعَاءٌ - یعنی اردو بکر اور ردحاء بکری)۔

زَمِيْتُ ظَبِيًّا فَاصْبُتْ خُشْشَاءَ هُ فَوَكِبْتُ زُذْعَةَ فَمَاتَ - (ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا) میں نے ایک ہرن کو تیر مارا اس کی کنپٹی میں لگا وہ اونٹنی کی گردن ٹوٹ کر مر گئی (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ ”وہ اپنے خون پر سوار ہو گئی“، یعنی اس کا خون بہنے لگا۔ وہ اسی خون پر گری اس میں لت پت ہو گئی)۔

رُذْعٌ - اصل میں زعفران کو کہتے ہیں یہاں اس سے مراد خون ہے، کیونکہ وہ بھی زعفران کے مشابہ ہوتا ہے، بعض نے کہا زُذْعٌ سے مجازاً گردن کو مراد لیا۔

لَمْ يَنْهَ عَنِ الْأَزْدِيَّةِ إِلَّا عَنِ الْمَرْغَفَةِ الَّتِي تَرُذَعُ عَلَيَّ الْجِلْدِ - کسی چادر کے اوڑھنے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس چادر سے جس میں زعفران کا ایسا رنگ ہو جو جسم پر بھی اپنا رنگ جھاڑے (یعنی بالکل زعفران میں لت پت ہو کر اس کے اوڑھنے سے جسم پر بھی رنگ آ جائے)۔

كُفِّنَ أَبُو بَكْرٍ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ أَخَذَ هَابَهُ رَوْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ - حضرت ابو بکر صدیق کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک کپڑے میں کچھ زعفران تھڑی تھی (یعنی خوشبو کے لیے لگا دی گئی تھی) نہ یہ کہ سارا کپڑا زعفران میں رنگا گیا تھا)۔

وَرُذِعَ لَهَا زُذْعَةٌ - اس کا رنگ بدل گیا زرد ہو گیا۔ وَعَلَيْهِ زُذْعٌ زَعْفَرَانٍ - عبدالرحمن بن عوف کے کپڑے یا جسم پر زعفران کا رنگ تھا (آنحضرت نے ان کو منع نہیں



ذہنوں کے لئے قدرت خداوندی کے نمونے ہیں۔ آنحضرت کے زمانے میں ایک عورت نے ان سے نکاح کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا وہ مفلس اور نادار ہے۔ اور وائل نے ان کے بارے میں کہا کہ تم بادشاہوں کی خواہی میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اسی معاویہ کو اتنی بڑی بادشاہت دی کہ بخارا سے لے کر قیروان تک اور یمن سے لے کر قسطنطنیہ تک ان کی حکومت تھی۔ اقا لیم جاز اور یمن اور شام اور عراق اور مصر اور مغرب میں علاقہ ساحل روم اور الجزائر اور آرمینیا اور آذر بیجان اور روم اور فارس اور خراسان اور ایللیا اور ماوراء النہر حدود ہند تک ان کے زیر نگین تھے۔ سبحان اللہ جلالت قدرت!

فَأَمَدَّهُمُ اللَّهُ بِاللَّبِّ مِنَ الْمَلَيْكَةِ مُرْدِفِينَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتوں سے جو ایک کے پیچھے ایک آرہے تھے ان کی مدد کی۔

عَلَىٰ اسْتَفْهَامِهَا أَمْثَالُ النَّوَاجِدِ شَحْمًا تَدْعُوهُ، أَلْتُمْ الرِّوَادِفَ۔ ان کے کندھوں پر چربی کے تھکے تھے، جن کو تم روادف کہتے ہو۔

أَرَدَفَ الْفُضْلُ۔ آپ نے فضل ابن عباس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

وَأَبُو بَكْرٍ رَدَفُهُ۔ اور حضرت ابو بکر صدیق آپ کی خواہی میں بیٹھے تھے۔

مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ۔ آپ حضرت ابو بکر کو ایک ہی اونٹ پر اپنے ساتھ سوار کئے ہوئے آرہے تھے یا دوسرے اونٹ پر مگر ان کا اونٹ آپ کے اونٹ کے پیچھے تھا۔

كُنْتُ رَدَفَهُ۔ میں آپ کے پیچھے سوار تھا۔  
وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةٌ مُرْدِفُهَا عَلَى الرَّاحِلَةِ۔ آنحضرت کے ساتھ صفیہ تھیں آپ ان کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھائے ہوئے تھے۔

رَدَفَهُ اللَّهُ بِمَلِكٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی عطا فرمائی۔

رَدَفٌ۔ سرین۔

رَدْفَانٍ۔ رات دن۔

سایا (یعنی جس دن پانی برس رہا تھا اور استوں میں کچھ تھی ایک روایت میں فمی یوم ردغ یا یوم ردغ ہے معنی وہی ہیں ایک روایت میں رذغ ہے یعنی ابراہر سردی کے دن میں)۔

صَعَتْنَا هَذِهِ الرِّدَاغُ عَنِ الْجُمُعَةِ يَاهِذِهِ الرِّزَاغُ۔ ہم کو جمعہ میں آنے سے ایک کچھڑنے روک دیا۔

إِذَا كُنْتُمْ فِي الرِّدَاغِ أَوْ التَّلَاجِ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَوْمِنُوا إِنَّمَاءً۔ جب تم کچھڑ میں گر جاؤ (کہیں خشکی اور صاف جگہ نہ ملے) یا برف میں اور نماز کا وقت آجائے (اور ایسی صورت میں سجدہ نہ ہو سکے) تو اشارہ سے نماز پڑھ لو (اور سجدے کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ جھک کر اس کو ادا کر لو)۔

حَتَّى وَقَعَتْ يَدِي عَلَىٰ مَرَادِيغِهِ۔ (میں مصعب بن زبیر سے) اتنا نزدیک ہوا کہ میرا ہاتھ ان کے سینہ پر پڑا۔

مَرَادِيغٌ۔ جمع ہے مَرْدَعَةٌ کی یعنی وہ حصہ جسم جو گردن سے لے کر ہنسی تک ہے (بعض نے کہا سید کا گوشت)۔

رَدَفٌ۔ پیروی کرنا یا پیچھے جانا ایک سواری پر۔  
رَدَفٌ يَارْدِيغٌ۔ جو کسی کے پیچھے ایک سواری پر سوار ہو۔

تَرَادَفٌ۔ دو الفاظ کا باہمی مترادف اور ہم معنی ہونا۔ یا دو مردوں کا ایک دوسرے کی رشتہ دار عورتوں سے نکاح کرنا۔  
مَرَادِفٌ۔ وہ لفظ جو دوسرے لفظ کا ہم معنی ہو۔

إِنَّ مُعَاوِيَةَ سَأَلَهُ أَنْ يُرْدِفَهُ، وَقَدْ صَحِبَهُ، فِي طَرِيقِ فَقَالَ لَسْتُ مِنْ أَرْدَافِ الْمُلُوكِ۔ معاویہ نے وائل بن حجر سے کہا (جو حضرموت کے شاہی خاندان میں سے تھے) جو ایک سفر میں ان کے ساتھ تھے مجھ کو اپنی سواری پر بٹھا لو! (خواہی میں سوار کر لو) انھوں نے کہا تم بادشاہوں کے خواہیوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے رَدَفٌ کی یعنی وہ شخص جو بادشاہ کا وزیر ہو اور اس کی وہی طرف بیٹھے اور جب بادشاہ سوار ہو تو وہ خواہی میں رہے اور جب بادشاہ جنگ کے لئے روانہ ہو تو ریاست میں اس کا قائم مقام رہے۔ ان اختیارات کے رکھنے والے کو وزیر کہتے ہیں یا دیوان یا مدارالمہام)۔

مترجم کہتا ہے معاویہ کا حال اور ان کی زندگی میں عبرت آموز

شَيْطَانُ الرَّذْهَةِ - واللہ یہ خارجیوں کا رئیس روہ کا شیطان ہے اس کو بجیلہ قبیلہ کا ایک شخص اتار لائے گا۔

رَذْهَةٌ - پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے (بعض نے کہا نیلہ کی چوٹی)۔

وَأَمَّا شَيْطَانُ الرَّذْهَةِ فَقَدْ كُفِّتُهُ بِصِيْحِهِ سَمِعْتُ لَهَا وَجِبْتَ قَلْبِي - یہ کہنے کا شیطان (معاویہ) اس سے تو میں ایک چنگھاڑ کی وجہ سے پیدا دیا گیا اس چنگھاڑ سے میں نے اس کے دل کی تڑپ اور بے قراری سنی (جب جنگ میں ناکامی ہوئی اور شکست تو بیچاریت کرانے لگا۔ یہ حضرت علیؑ نے فرمایا)۔

رَذَى يَارَذِيَانُ - دوڑنا ایک پاؤں اٹھا کر کودنا۔ توڑنا۔ زیادہ ہونا۔ مارا جانا۔ گرنا۔ ہلاک ہونا۔ (اس کا مصدر رَذَى ہے)۔

إِرْدَاءٌ - ہلاک کرنا، گرانا۔

قَالَ فِيمَا بَعِيَ تَرْدَى فِيمَا بَعِيَ رَذِيَهُ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ - اونٹ اگر کنوئیں (یا گدھے) میں گر جائے (اس کا نحر نہ ہو سکے) تو جہاں ممکن ہو زخم مار کر اس کو ذبح کر دے (تا کہ اس کا گوشت حلال ہو جائے) ورنہ اگر یونہی لڑ کر مر جائے گا تو مردار ہوگا وہ حرام ہے)۔

مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رَذَى فَهُوَ يُنْزَعُ بِدَنْبِهِ - جو شخص اپنے اہل قوم کی ناحق پر مدد کرے (یعنی اہل قوم یا قبیلہ حق اور انصاف کی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں مگر پھر بھی برادری کی لاج سے ان ہی کا ساتھ دیا جائے) اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں یا گڑھے میں گر گیا ہو اب اس کو دم پکڑ کر نکالیں (بھلا دم پکڑنے سے کہیں اونٹ نکلتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص گمراہی کے گڑھے میں گر گیا اب اس کا نکلتا دشوار ہے)۔

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكَلِمُ بِاللُّغْمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ تُرْدِيهِ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - آدمی اللہ کو ناراض کرنے کی کوئی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جو اس کو اتنا نیچے گرا دیتی ہے جتنی نیچے زمین سے آسمان سے۔

بِحَاوَاءِ تَرْدَى حَافَتِيهِ الْمَقَابِئُ - جاوا میں اس کے

رَذْمٌ - بند کرنا۔ گوز لگانا۔ ہمیشہ ہونا۔ پھر ہر اہو جانا۔ بہنا۔

تَرْدِيمٌ - پیوند لگانا، مہربانی کرنا۔

إِرْدَاءٌ - ہمیشہ ہونا۔

تَرْدِيمٌ - پیوند لگانا۔

رَذْمٌ - آڑ روک سد۔

رَدِيمٌ - پرانا کپڑا۔

أَرْدَمٌ - ملاح۔

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذْمٍ يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلُ هَذِهِ - یا جوج اور ماجوج کی مد میں سے (جو زوالقرنین نے ان کے روکنے کے لئے بنائی تھی) آج اتنا کھل گیا (آپ نے نوے کا اشارہ کر کے بتلایا) وہ یہ ہے کہ کلمہ کی انگلی کا سرا انگوٹھی کے جڑ پر رکھے اور حلقہ بنائے اس طرح سے کہ درمیان میں بہت تھوڑا

جوف رہے۔ طبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا جوج ماجوج کے حملہ کا زمانہ جو وہ عربوں پر کریں گے نزدیک آچکا ہے یہ حملہ دجال کے نکلنے کے بعد ہوگا۔ بعض نے رَذْمٌ بہ کسرہ را روایت کیا ہے۔ کرمانی نے کہا عرب کی تخصیص اس لئے کی کہ ان کے شر اور فساد کا زیادہ تر اثر شمالی عرب ہوگا۔ بعض نے کہا کہ "یا جوج" ترک لوگ ہیں تاتاری (یعنی ہلاکوں خاں کے ساتھی) جنھوں نے امیر المؤمنین معتمد باللہ کو قتل کیا اور خلافت اسلامی کا نام دنیا سے اٹھا دیا، بغداد کو لوٹ کر تباہ و تاراج کیا۔ بعض نے کہا "ما جوج" سے مراد روس ہے اور "یا جوج" تاتاری ترک۔ بعض نے کہا یا جوج سے مراد انگریز ہیں اور ماجوج روس۔ اخیر زمانہ میں انہی دونوں قوموں کا غلبہ ہوگا۔ واللہ اعلم)

كَانَتْ الْعَرَبُ تَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَكُنَّ رَذْمًا - اہل عرب خانہ کعبہ کا حج کرتے تھے حالانکہ اس کی دیواریں گر گئی تھیں (پرانا بوسیدہ ہو گیا تھا) یہ تروم الثوب سے ماخوذ ہے یعنی کپڑا پرانا بوسیدہ ہو گیا۔

إِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى الرَّذْمِ - جب تو بند پر پہنچے (یعنی اس آڑ پر جو سیلاب کے پانی کو روکنے کے لئے مکہ میں لگائی گئی تھی)۔

رَذَةٌ - پھینک مارنا، بڑائی کرنا، سردار بننا۔

دونوں جانب سوار دوڑ رہے ہیں۔

فَوَدَّيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ - میں نے ان کو پتھروں سے مارا۔  
مِرْوَدِيٍّ اَوْ مِرْوَادًا - پتھر یا بھاری پتھر۔

مَنْ رَدَّاهُ - اس کو کس نے مارا یا جو کوئی اس کو مارے۔

مَنْ اَرَادَ الْبُقَاءَ وَلَا بَقَاءَ فَلْيُخَفِّفِ الرِّدَاءَ قَيْلًا وَمَا خَفَّفَةُ  
الرِّدَاءِ قَالَ قَلَّةُ الدَّنِيِّنَ - جو شخص قائم رہنا چاہے (یعنی اپنی

عزت اور آبرو بچانا) حالانکہ دنیا میں کسی چیز کو قیام نہیں (سب  
چیزوں کو فنا اور تغیر سے بجز خدا کے) وہ اپنی چادر ہلکی رکھے

! لوگوں نے پوچھا چادر ہلکی رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا  
قرض کا کم ہونا (قرض داری بڑا بھاری بوجھ ہے جو آدمی کو مالی

حیثیت سے ڈھانپ لیتا اور دبا لیتا ہے، مسلط ہو جاتا ہے تو  
کاروبار میں اعتبار باقی نہیں رہتا۔ اس کو مجازاً چادر کہا، جس

طرح چادر ڈھانپ لیتی ہے)۔

رَدَّاهُ - تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ - تلواروں کو اپنی چادر بناؤ (ہر وقت  
لڑکاتے رہو)۔

نِعْمَ الرِّدَاءُ الْقَوُّوسُ - کمان بھی کیا عمدہ چادر ہے۔

دَسْتَهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّ ثَنِي بَعْضِهِ - ام سلمہ نے اس  
کھانے کو میرے کپڑے میں چھپا دیا، کچھ حصہ اسی کپڑے کا مجھ

کو اڑھادیا (اس کی چادر کر دی)۔

رَدَّاهُ - وہ کپڑا جو جسم کے اوپر کا حصہ چھپائے۔

مَابَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَّآ رَدَّاهُ الْكِبْرِيَاءِ  
عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّتِهِ - اس بہشت میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ

کے دیدار میں کوئی آڑ نہ ہوگی مگر بزرگی اور عظمت کی چادر جو  
پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی (وہی اس کے دیدار سے مانع

ہوگی جب وہ چاہے گا تو اس چادر کو اٹھا دے گا اور بہشتی لوگوں کو  
اس کا دیدار حاصل ہوگا)۔

فَجَعَلْتُمْ اَرْدِيَهُمْ بِالْحِجَارَةِ - میں نے ان کو پتھر  
مارنے شروع کئے (ایک روایت میں اَرْدِيَهُمْ ہے یعنی پتھر

مار کر ان کو اونٹوں پر سے اتارنا اور گرانا شروع کیا)

فَتَرَدَّدِي فِي قَبْرِهِ اَوْ فِي النَّارِ - وہ اپنی قبر یا دوزخ میں گر

گیا۔

تَرَدَّدْتُ مِنْ جَبَلٍ اَوْ فِي بَيْتٍ فَمَاتَتْ - پہاڑ سے گری یا  
کنوئیں میں گری اور مر گئی۔

وَنَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِّيِّ الْبَصْرُكَ صَدَقَةٌ - اگر تو  
ایسے شخص کی مدد کرے جس کی بصارت خراب ہو (تا بیٹنا ہو

یا اس کی بینائی میں ضعف ہو) تو تجھ کو صدقہ کا ثواب ملے  
گا۔

الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعُظْمَةُ اِزَارَتِي - بزرگی میری چادر  
ہے اور عظمت میری ازار ہے (تو بزرگی اور عظمت میں کوئی

میرا سماجی نہیں ہو سکتا، جیسے لباس میں کوئی شریک نہیں  
ہوتا)۔

الْعِزُّ دَاءُ اللَّهِ وَالْكِبْرِيَاءُ اِزَارَةُ - عزت اللہ کی چادر  
ہے اور بزرگی اس کی ازار ہے۔

اِنَّ اَرْدِيَةَ الْعُزَاةِ لَسَيُؤْفُقُهُمْ - مجاہدین کی چادریں  
تلواریں ہیں۔

اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهُوَى الْمُرْدِيَّةِ - میں تیری پناہ چاہتا  
ہوں اس خواہش سے جو ہلاک کرنے والی ہے (معاذ اللہ یہ

خواہش ہی تو ایسی بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے ایک  
خواہش دوسری غصہ یہ دونوں شیطان کے ہتھیار ہیں وہ انہی

دونوں سے آدمی کو نچاتا ہے اور بگاڑ اور بربادی میں مبتلا  
کر دیتا ہے، ہم دوسروں کو ملامت کریں۔ سچی بات تو یہ ہے

کہ ساتھ برس کی عمر ہوگئی اور اب تک خواہش نفس اور غصہ  
و جذبات پر ہم قابو نہ پاسکے۔ یا اللہ ان دونوں پر ہم کو غلبہ

دے، تیری مدد کے بغیر ہم کو کوئی امید نہیں کہ ہم ان پر غالب  
ہوں گے)۔

عَشَاءَ اللَّيْلِ لِعَيْنِكَ رَدِّيَّةٌ - رات کا کھانا آنکھ کو ضرر کرتا  
ہے۔

رَدَّاهُ - خراب ہوا۔

يَرُدُّهُ - خراب ہوتا ہے۔

رَدَّاهُ قَةً - خراب ہونا۔

رَدِّيَّةٌ - خراب۔

دبانا چاہیے نہ اتنا کہ پیانہ کے اوپر چڑھ جائے اور نہ بلانا (چاہئے)۔

رَذِيٌّ - بیمار ناتوان۔

رَذَاوَةٌ - بیماری، ضعف، ناتوانی۔

وَلَا يُعْطَى الرَّذِيَّةَ وَلَا الشَّرْطَ اللَّيْمَةَ كزور اور خراب جانور رکوٹہ میں نہ دے۔

فَقَاءٌ هُوَ النُّحُوتُ رَذِيًّا - مچھلی نے حضرت یونس کو نگل لیا وہ ناتوان ہو رہے تھے۔

وَأَرْدُوْا أْفْرَسِيْنَ فَأَخَذَتْهُمَا - دو گھوڑوں کو دبلا (ناکارہ) سمجھ کر انھوں نے چھوڑ دیا تھا۔ میں نے ان کو پکڑ لیا۔ (ایک روایت میں وَأَرْدُوْا ہے دال مہملہ سے یعنی ان کو خراب اور ماندہ کر کے چھوڑ گئے تھے)۔

### باب الرءاء مع الزءاء

رُءَاءٌ - کسی سے کچھ لے کر اس کا مال گھٹانا (اہل عرب کہتے ہیں:

مَا رَزَأَهُ رِزَالًا - اس نے تو اس کا مال اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چیونٹی اپنے منہ سے اٹھاتی ہے)۔

قَلَمَ يَزُرُّ أُنْبَى شَيْئًا - اس نے مجھ سے کچھ نہیں لیا (میرا مال ذرا بھی اس نے لے کر کم نہیں کیا)۔

أَتَعْلَمِيْنَ مَا رَزَأْنَا مِنْ مَاءِ كَبِ شَيْئًا تُوْجَانِي هُوَ هَمُّ نِي تِيرِ اِپَانِي كُحُّ كَم نِيَسِي كِيَا (جتنا تھا اتنا ہی ہے) وَأَجْدُ نَجْوِي أَكْثَرُ مِنْ رُزْنِي - میں دیکھتا ہوں کہ جو کھانا میں کھاتا ہوں اس سے زیادہ پاخانہ پھرتا ہوں۔

إِنَّمَا نُهَيْبُنَا عَنِ الشَّعْرِ إِذَا أَيْتَتْ فِيهِ النِّسَاءُ وَتُرُوْزَتْ فِيهِ الْأَمْوَالُ - ہم کو اس شعر سے ممانعت ہوئی جس میں عورتوں کی تعریف ہو (عیاشی اور شہ کی اس میں ترغیب ہو) اور جس کی وجہ سے لوگوں کے مال گھٹائے جائیں (یعنی بھوکے ڈر سے شاعروں کو دیں - یا عیش کوشی اور خواہشات کی تسکین کے لئے اسراف کرنے لگیں)۔

لَوْلَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُحِبُّ ضَلَالََةَ الْعَمَلِ مَا رَزَيْنَاكَ عَقَالًا - اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کو عمل کا باطل

### باب الرءاء مع الذال

رَذَاذٌ - خفیف بارش یا ہلکی جھڑی۔

مَا أَصَابَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ يَوْمَ بَدْرٍ إِلَّا رَذَاذٌ لَبَدْلَهُمْ الْأَرْضَى - آنحضرت کے صحابہ پر بدر کے دن خفیف بارش ہوئی جس نے زمین کو جمادیا (گردوغبار نہ رہا)۔

رَذَاذٌ - تھوڑے سے مال کو بھی کہتے ہیں۔  
رَذُلٌ - ذلیل کرنا۔

رَذِيْلٌ - کمینہ، خوار۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَرْدَأَ إِلَى أَرْدَالٍ الْعُمَرُ فِي تِيرِي بِنَاهٍ مَا نَكَلًا هُوَ خَرَابٌ عَمْرِيكَ جَعِيْنَ سِي (یعنی سخت بڑھاپے سے جس میں ہوش و حواس نہ رہیں۔ یہ عموماً پچھتر سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے یا اسی برس کے بعد یا نوے برس کے بعد درحقیقت اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے بعض کو دیکھا جن کی عمریں سو سال کے قریب ہوں گی کہ ان کے ہوش و حواس بدستور اور بصارت و سماعت قائم تھی۔ علی الخصوص علمائے حدیث جن کی عمریں اکثر دراز ہوتی ہیں اور حدیث شریف کی برکت سے وہ اخیر عمر تک باہوش اور باحواس رہتے ہیں۔ مولانا ذریحین صاحب نور اللہ مرقدہ سو کے قریب پہنچے تھے اور مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہ سو برس سے متجاوز ہو گئے تھے ہمارے شیخ معظم مولانا حسین بن محسن انصاری سو سال سے بھی متجاوز ہو گئے ہیں اور ابھی تک حدیث شریف کی تدریس جاری ہے۔ مولانا حسن الزماں محمد صاحب اسی سال سے متجاوز ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے۔)

أَرْدَأَلٌ - کمینا اور ہر خراب چیز (اس کی جمع اراذل ہے)۔

رَذْمٌ - بھر کر بہہ جانا۔

إِرْدَامٌ - بڑھ جانا۔

رَذْمٌ - متفرق گرہ۔

فِي قُدُوْرٍ رَذِيْمَةٍ - بھرک بہتی ہوئی بانڈیوں میں۔

جَفَنَةٌ رَذُوْمٌ - بہتا پیالہ (اس کی جمع جفان رذوم ہے)۔

لَا دَقِيٌّ وَلَا رَذْمٌ وَلَا رَزْلَةٌ - (ناپتے وقت) نہ تو ٹھونکنا

## لَعَلَّ الْحَرِيصِيَّةَ

الْأَرْضِ - ایک کالا آدمی اس کو لوہے کے گرز (سبل) سے مارتا ہے (یا ہتھوڑے سے) وہ زمین میں گھس جاتا ہے (ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کے زور سے وہ زمین میں دھنس کر غائب ہو جاتا ہے)۔

وَبَيْدَهُ مِرْزَبَةٌ - اس کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہے۔  
إِرْزَبَةٌ - ہنوڑا (محیط میں ہے کہ مرزبہ اور ارزبہ لوہے کی لکڑی یعنی گرز یا سبل) (کلند)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْإِرْزَبَةِ لَا يُصَيِّبُهُ شَيْءٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ - منافق کی مثال ایسی ہے جیسے لوہے کی چھڑی اس پر (دنیا کی) کوئی آفت نہیں آتی یہاں تک کہ مر جاتا ہے (دنیا میں اس کو آرام ہے سہولت میں رہتا ہے کیونکہ آخرت کا عذاب اس کے لئے تیار ہے)۔

فَيَضْرِبَانِ يَأْفُوخُهُ بِمِرْزَبَةٍ - پھر قبر کے فرشتے اس کی چندیا پر لوہے کے گرز سے ایسی مار لگاتے ہیں جس سے تمام خدا کی مخلوق ڈر جاتی ہے بجز جن اور انس کے)۔

مَرْدَبَانِ يَمْزُرْبَانِ - رئیس سردار افسر بہادر سوار۔  
يَسْتَجِدُّونَ لِمِرْزَبَانِ لَهُمْ - وہ اپنے ایک رئیس کو سجدہ کر رہے تھے (یہ دیکھ کر میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا یہ معاوضے آنحضرت سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو)۔

رَزَّ - زمین میں اٹھ دینے کے لیے گھسنا لگانا جمانا گھونسا مارنا۔

تَرَزَّرُوْا - صیقل کرنا بچھانا۔

إِرْزَبَاتٌ - جمانا رکنا۔

رَزَاؤٌ - رانگا۔

رُزٌّ - چاول۔

رِزٌّ - دور کی آواز۔ گرج کڑک پپٹ کی آواز۔

رَزَاؤٌ - چاول بیچنے والا۔

مَنْ وَجَدَ فِي بَيْتِهِ رِزًّا فَلْيَنْصِرِفْ وَلْيَتَوَخَّأْ - جو شخص

اپنے پیٹ میں کڑک کی آواز سنے وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کرے

(بعض نے کہا اس کا ترجمہ یوں ہے ”جو شخص گوز کا زور پائے (وہ

نکلنا چاہتا ہو) تو یہ حکم اختیار ہوگا نہ وجوہاً کیونکہ جب گوز باہر

نہ نکلے وضو نہیں جاتا۔ بعض نے کہا حدیث میں اتنی عبارت

(بے کار) کر دینا پسند نہیں تو ہم تیری ایک رسی بھی (جس سے اونٹ کا پاؤں باندھتے ہیں) کم نہ کرتے (تجھ سے کچھ نہ لیتے)۔

إِنْ أَرَزْنَا بِنِي فَلَمْ أَرَزْنَا أَحْيَايَ - اگر مجھ پر بیٹے کی مصیبت آن پڑے تو میری شرم و حیا تو کہیں نہیں گئی (یعنی بیٹے کی جان کا نقصان ہوا تو خیر میری شرم و حیا کا نقصان تو نہیں ہو سکتا)۔

رُزَّةٌ - اپنے عزیز یا دوست کے جاتے رہنے کی مصیبت۔  
رُزُّهُ الْحُسَيْنِ - امام حسین کی شہادت کی مصیبت (جو قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گی اسی طرح آں حضرت کی وفات سے اذیت ہے)۔

فَنَحْنُ وَفَدُّ الشَّهِيَّةِ لَا وَفَدُّ الْمِرْزَبَةِ - ہم تو خوش کا پیام لے کر آئے ہیں نہ کہ رنج اور مصیبت کا۔

فَالرُّزِيَّةُ يَا فَالرُّزِيَّةُ كُلُّ الرُّزِيَّةِ يَأْكُلُ الرُّزِيَّةَ مَا حَالَ بَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ - مصیبت ہے پوری مصیبت جس نے آنحضرت کو (مرض موت میں) لکھنے نہ دیا (اگر کتاب لکھ جاتے تو اتنا اختلاف امت میں کیوں پیدا ہوتا۔ مگر مشیت الہی یہی تھی کہ کتاب نہ لکھی جائے۔ ابن عباس کہتے ہیں یہ سخت مصیبت ہے کہ آپ کتاب نہ کرا سکے)۔

(لوگوں نے نعل غپاڑہ چمایا تو آپ نے فرمایا چلو اٹھو پیغمبر کے پاس

ناسازی طبع کی صورت میں ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے)۔  
مَنْ صَبَرَ عَلَى الرُّزِيَّةِ يُعَوِّضَهُ اللَّهُ - جو شخص صبر پر صبر کرے اللہ اس کو (بہتر) بدلہ دے گا۔

الْمُؤْمِنُ مِرْزَأٌ - مسلمان پر بلا اور مصیبت آتی ہے (جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس کے درجے بڑھتے ہیں)۔

لَا أَرَزْنَا بَعْدَكَ أَحَدًا - اب میں آپ کے بعد کسی کا مال کم نہیں کروں گا (کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ یہ حکیم بن حزام نے آنحضرت سے کہا تھا)۔

رُزْبٌ - کسی سے چٹ جانا اس کو نہ چھوڑنا۔

إِرْزَبٌ - بونا، مونا، سخت، فرج۔

فَبَادِرْ جَلَّ أَسْوَدُ بَصْرِيَّةُ بِمِرْزَبَةٍ بِمِرْزَبَةٍ فَيَغِيْبُ فِي

مخدوف ہے (وہ ہوا باہر نکال دے) کیونکہ پیشاب پاخانہ کو روکنا منع ہے اور جب ہوا نکال دے یا پاخانہ پھر لے تو پھر وضو کرے۔

نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث حضرت علیؓ سے موقوفاً مردی ہے اور طبرانی نے اس کو مرفوعاً ابن عمرؓ سے روایت کیا۔

رَازِقِي - ہر چیز میں خراب اور کمزور۔

مَرُوزُوق - صاحب نصیحت۔ بختاور۔ دولت مند۔

هُم رَزَقَ عِيَالَهُمْ - یہ ذمی کا فر تمہارے بال بچوں کی روزی ہیں (ان سے جزیہ وصول ہوتا ہے وہ تمہارے بال بچے کھاتے ہیں)۔

إِن سَبِلَ إِزْتَوًّا - اگر اس سے کوئی سوال کرے (کچھ مانگے) تو جم کر رہ جائے (شرمندہ ہو کر کھڑے جائے مگر کچھ دے نہیں یہ صفت بخیل کی ہے)۔ ایک روایت میں آرزو ہے معنی وہی ہیں۔

رَزَقْتُ حُبَّهَا - میں خدیجہ کی محبت دیا گیا۔

لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الرَّغَافَ وَرَزَقَ فِي الْبَطْنِ - نماز نکسیر پھوٹنے سے یا پیٹ میں قراقرہ ہونے سے نہیں ٹوٹی۔

شَهْرُ رَمَضَانَ كَانَ يُسْمَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ الْمَرُوزُوق - رمضان کے مہینے کو آنحضرت کے زمانے

میں مرزوق کہا کرتے تھے (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

کو بہت رزق دیتا ہے)

وَأَرْزَقُ فِيهَا أَوْلَادًا - اس میں بیٹھیں گاڑیں (یعنی زمین میں پہاڑوں کی بیٹھیں)۔

أَنْتَ يَا عَلِيُّ رِزُّ الْأَرْضِ - اے علی! تم زمین کی آبادی ہو۔

فَلَا أَرَانِي أَرْزُقُ إِلَّا مِنْ ذَيْقِي - میں سمجھتا ہوں میری روزی

تو باجہ بجانے میں ہے (تو آپ مجھ کو گانے کی اجازت دیتے

ہیں۔ یہ عمر بن قرہ نے آنحضرت سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ

تو نے اللہ تعالیٰ کا حرام رزق حاصل کرنا اختیار کیا۔ مجمع البحرین

میں ہے کہ اشاعرہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ حرام رزق بھی

ہے اور ان کی اس سند پر معتزلہ طعن کرتے ہیں کیونکہ ان کے

نزدیک حرام رزق نہیں ہے)۔

رَزَعٌ - کچھ (جیسے رَزَعَةٌ ہے) (محیط میں ہے کہ رَزَعٌ اور رَزَاغٌ جمع ہے رَزَعَةٌ کی)۔

أَمَا جَمَعْتَ فَقَالَ مَنَعَنَا هَذَا الرِّزْعُ - تم نے جمع پڑھا عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا (نہیں) ہم کو اس کچھڑ نے روک دیا۔ (جمع کے لئے مسجد میں آنے سے)۔

أَرْزَعَتِ السَّمَاءُ لَهَا مَرْزَعَةً - بارش نے کچھڑ کر دی۔ خَطَبْنَا فِي يَوْمِ ذِي رَزَعٍ - کچھڑ اور پانی کے دن ہم کو خطبہ دیا (سنایا)۔

مترجم کہتا ہے کہ اشاعرہ کی دلیل فقط یہی حدیث نہیں ہے بلکہ

آیت ہے قرآن کی تَتَخَذُونَ مِنْهُ سَكْرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اللہ

تعالیٰ نے شراب کو رزق فرمایا حالانکہ وہ حرام ہے۔ اور فرمایا وَمَا

مِنْ ذَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا - پس اگر کسی شخص

نے تمام عمر حرام کھایا تو کیا اس کو رزق نہیں ملا؟ تو اس آیت کے

خلاف ہوا اور معتزلہ نے جس حدیث سے دلیل لی وہ یہ ہے کہ

ان الله قسم الا رزاق بين خلقه حلالا ولم يقسمها

حراما - اس حدیث کی صحت کا حال معلوم نہیں ہوا بہر حال

اشاعرہ کا مذہب صحیح اور قوی ہے اور صاحب مجمع البحرین کا یہ کہنا کہ

اس بات میں احادیث متعارض ہیں صحیح نہیں ہے۔

إِنْ لَمْ تُرْزَغِ الْأَمْطَارُ غَيْثًا - اگر بارشوں نے کچھڑ نہیں کی۔

أَرْزَغَ فَلَانٌ فِي فَلَانٍ - فَلَان (شخص نے فَلَان کو برا کہا)

(اس کو ستایا) حقیر جانایا تاواں سمجھا)۔

إِسْتَرْزَعَهُ - اس کو ضعیف سمجھا۔

رَزَقٌ - روزی دینا، شکر کرنا۔

رَزَقٌ - روزی فائدہ کی چیز سپاہی کا ماہانہ یا روزانہ بارش، شکر۔

رَزَاقٌ - ایک نام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کیونکہ اسی

نے رزق پیدا کیا اور اپنے بندوں کو پہنچایا (نہایہ میں ہے کہ رزق

دو طرح کے ہیں ایک تو ظاہری یعنی خوراک دوسرے باطنی یعنی

چوتھا حصہ ہوتا ہے۔)

كَانَ مَعِيَ قَوْمٌ وَشِئِي فِي بَعْضِ الرِّزْمِ - میرے پاس کسی گٹھری میں کچھ نقشین پکڑا تھا۔

أَتَى الرَّضَا بِرِزْمٍ ثِيَابًا - امام رضا علیہ السلام کے پاس کپڑوں کے گٹھے آئے۔

أَرَزَمَ الرَّعْدُ - بجلی زور سے گرجنے لگی۔

رَزَنٌ - کسی چیز کا وزن آزمانے کے لئے اس کو اٹھانا اقامت کرنا۔

رَزَانَةٌ - وقار اور تمکین بوجھ، عقلمندی۔

رَوْزَنَةٌ - سوکھ۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزَنُّ بِرَيْبَةٍ وَتُصْبِحُ عَرْنُفِي مِنْ لُحُومِ الْعَوَامِلِ - (یہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ کی تعریف میں کہا)

(کہا) پاک دامن ہے سنجیدہ وقار اور تمکین والی اس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاتی (کوئی عیب کی بات اس کی طرف منسوب نہیں کی جاتی) اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہے (ان کی غیبت نہیں کرتی، کیونکہ کسی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے)۔

(میں کہتا ہوں محیط میں اس مصرعہ کو یوں نقل کیا ہے وَتُصْبِحُ عَرْنُفِي مَعَ لُحُومِ الْعَدَاةِ - یعنی پورے موٹے تازے اونٹوں کے گوشت موجود رہتے ہوئے وہ صبح کو بھوکی اٹھتی ہے یعنی کم خوراک ہے اس کو کھانے کی حرص نہیں ہے)۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

إِسْرَاءُ رَزَانٌ يَارَزِينَةُ - سنجیدہ متانت والی عورت (اس کی ضد چھچھوری پیت کی بلگی)۔

أَرَزَنٌ - ایک سخت لکڑی کا درخت ہے اس کی لاشیاں بناتے ہیں۔

رَزْمِي - کسی کا احسان قبول کرنا۔

إِرْزَاءٌ - آڑ طلب کرنا پناہ چاہنا۔

الْمُؤْمِنُ مَرُؤِي - مسلمان پر مصیبت آتی ہے (یہ رَزْمِي سے ہے جس کا بیان اوپر گزرا۔

کے متعلق اللہ نے فرمایا: بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ)

رَزْمٌ - مرجانا، پکڑنا غالب ہونا بیٹھ جانا، جتنا دیر تک رہنا اکٹھا کرنا۔

تَرَزِيمٌ - بانہٹنا، جمع کرنا۔

مُرَازِمَةٌ - مدت تک رہنا ہر روز کھانا بدلتے جانا۔

إِنَّ نَاقَتَهُ تَلْحَلِحَتْ وَأَرَزَمَتْ - اس کی اونٹنی ٹھہر گئی (اڑ گئی) آواز کرنے لگی۔

إِرْزَامٌ - وہ آواز جس میں منہ نہ کھلے۔

عَلَى نَاقَةٍ لَهُ رِزْمٌ - ایک دہلی اونٹنی پر جو چل نہیں سکتی تھی۔

تَرَكْتُ الْمَعْرُوفَ رِزْمًا - میں نے مغز والے جانوروں کو (موٹے تازے اور فربہ جانوروں کو) دبلا کر کے چھوڑ دیا۔

رِزْمٌ - جمع ہے رِزْمِ (کذابی النہایۃ)

مگر محیط میں ہے کہ رِزْمٌ کی جمع رِزْمٌ آتی ہے۔

إِذَا أَكَلْتُمْ فَرَاذِمًا وَجِبْتُمْ كَهَانَ كَلْهًا وَتَوَخَّوْا كَشْرًا كَرْتُمْ جَاؤَ (ہر لقمہ پر الحمد للہ کہتے جاؤ) بعض نے کہا مَرَازِمَةٌ سے مراد ہے کہ

نرم غذا کے ساتھ سخت غذا اور مزے دار کے ساتھ بدمزہ کھاتے جاؤ۔ تاکہ ہر ایک قسم کی غذا کی عادت رہے اور مزے دار غذاؤں کی خونہ ہو جائے دوسرے جب ہمیشہ بامزہ غذا کھاؤ گے

تو اس کی لذت کا احساس مفقود ہو جائے گا اور بے مزہ کے بعد لذیذ اشیاء میں تازہ لطف آتا ہے۔ بعض نے کہا مَرَازِمَةٌ یہ ہے

کہ ہر بار غذا اور کھانوں کو بدلتے رہو مثلاً کسی دن گوشت کھایا کسی دن دودھ کسی دن کھجور کسی دن روٹی ترکاری وغیرہ اہل عرب کہتے ہیں۔

رِزْمَتِ الْإِبْنِ - جب اونٹ ایک دن بیٹھا چارہ چرے دوسرے دن کھتا۔

أَمْرٌ يَغْرَابُ وَيُجْعَلُ فِيهِ رِزْمٌ مِنْ دَقِيقٍ - آپ نے حکم دیا غراؤں میں آٹے کے رزے رکھ دیئے گئے (غراہ اس تھیلے گٹھرے اور بوری کو کہتے ہیں جس میں گھاس وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں)۔

رِزْمَةٌ - کھانے کا تھیلا (بعض نے کہا کہ رِزْمَةٌ غراہ کا تیسرا یا



دبلسرین کا پیدا ہونے کا فلاح شخص کا نطفہ ہے۔

لَا تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ الرُّسْحَ وَلَا الْعُمَشَ - اپنی اولاد کو بن سرین والی عورتوں کا (جن کے سرین پر گوشت نہ ہو) اسی طرح ان عورتوں کا جن کی بیٹائی میں فرق ہو آنکھوں سے پانی بہتا رہے دودھ مت پلاؤ، کیونکہ دودھ سے ان میں بھی خرابیاں پیدا ہوں گی۔

رَسٌ - کھودنا، گاڑنا (جیسے رَس پھانسا، اصلاح کرنا یا فساد کرانا)۔

إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَأَسُونَا الصُّلْحَ - مشرکوں نے ہم سے صلح کی تحریک کی (یعنی صلح کی خواہش ان کی طرف سے ہوئی ایک روایت میں رَأَسُونَا الصُّلْحَ ہے۔ یعنی انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا۔ ایک روایت میں رَأَسُونَا ہے۔ یعنی ہمارے ساتھ صلح کرنے پر متفق ہوئے)۔

مُوَاسَاةٌ - بمعنی موافقت۔

رَسَسْتُ بَيْنَهُمْ - میں نے ان میں صلح کرادی۔

بَلَّغْنِي رَسَ مَنْ خَبَرٌ - مجھ کو اس خبر کی ابتدا کچھ پہنچی تھی۔

أَرْسُهُ فِي نَفْسِي وَأَحَدْتُ بِهِ الْخَادِمَ - میں اپنے دل میں پہلے اس کو ہمالیتا پھر خادم سے اس کو بیان کرتا (تا کہ خوب یاد ہو جائے)۔

أَمِنَ أَهْلَ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ - کیا تو جھوٹی بات تراشنے والوں اور فساد کرنے والوں میں سے ہے (زخخری نے کہا رَسَّ کے معنی فساد کرانے کے بھی آئے ہیں)۔

إِنَّ أَصْحَابَ الرَّسِّ قَوْمٌ رَسُّوا بَيْنَهُمْ - اصحاب الرس وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں داب دیا تھا (اس طرح اس کو مار ڈالا) (کرمانی نے کہا "رس" ایک کنوئیں یا گاؤں کا نام تھا۔ بعض نے کہا وہی اصحاب الاحدود ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ "رس" وہ کنواں جس کی بندش پتھروں سے کی گئی ہو۔ بعض نے کہا کچا کنواں)۔

رَسِيْسٌ - جما ہوا یا سالم۔

## باب الرءاء مع السنين

رَسَبٌ يَارُسَبٌ - وہ تلوار جو مضروب لیں گھس جائے اس میں غالب ہو جائے۔

رُسُوبٌ - نیچے بیٹھ جانا اندر گھس جانا۔

رَأْسِبٌ - حلیم برد باؤ ثابت و مضبوط۔

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَيْفٌ يُقَالُ لَهُ الرُّسُوبُ - آنحضرت کے پاس ایک تلوار تھی اس کو رُسُوبُ کہتے تھے (کیونکہ ضرب لگانے سے وہ مضروب میں گھس جاتی تھی)۔

كَانَ لَهُ سَيْفٌ سَمَّاهُ مِرْسَبًا - خالد بن ولید کے پاس ایک تلوار تھی جس کا نام انھوں نے "مرسب" رکھا تھا۔ (وہ کہتے ہیں)۔

ضَرَبْتُ بِالْمِرْسَبِ رَأْسَ الْبَطْرِيقِ - میں نے بریڈیر میجر کے سر پر مرسب سے مارا (یعنی اپنی اسی تلوار مرسب سے)۔

إِذَا طَلَقَتْ بِهِمُ النَّارُ أَرْسَبْتَهُمُ الْإِعْلَالَ - جب دوزخیوں کو دوزخ کی آگ اوپر اچھالے گی تو ان کے طوق و زنجیر ان کو نیچے لے جائیں گے (ان کے وزن سے وہ پھر نیچے چلے جائیں گے)۔

فَرَسَبَ فِي الْمَاءِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا - وہ چالیس دن تک پانی میں ڈوبے رہے۔

أَيْمَةُ الْعَدْلِ أَرْسَبَ مِنَ الْجَبَالِ الرَّوَّاسِي فِي الْأَرْضِ - عادل بادشاہ اور حاکم پہاڑوں سے جو زمین کی تہہ میں رہتے ہیں زیادہ قائم رہنے والے ہیں (ان کی حکومت کوئی میٹ نہیں سکتا، کیونکہ ساری رعیت ان سے خوش اور ان کی پشت پناہ ہوتی ہے)۔

رَسْحٌ - سرین یعنی چوڑا اور ران پر گوشت کم ہونا۔

إِرْسَاحٌ - دبلنا کرنا۔

رَسْحَاءٌ - وہ عورت جس کے سرین پر گوشت کی کمی ہو۔

إِنْ جَاءَتْ بِهِنَّ أَرْسَحَ فَهِيَ لِفُلَانٍ - اگر اس عورت کا بچہ

مضروب وہ چیز جس پر تلوار وغیرہ ماری جائے خواہ کوئی آدمی ہو یا جانور۔

نوح کا وہ انفرجس کے ماتحت دس ہزار آدمی ہوں۔ طرخان وہ جس کے ماتحت پانچ ہزار آدمی ہوں۔

رَسَلٌ - اونٹ اور بکریوں کا مندرہ جس میں دس راس سے لے کر پچیس تک ہوں۔

وَوَقِيْتُ كَثِيرَ الرَّسَالِ قَلِيلُ الرَّسَالِ - اور مندرہ جس کا شمار بہت ہے (اس میں جانوروں کی تعداد زیادہ) لیکن دودھ کم (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے "اور مندرہ جو چارے کے لیے بہت پھیلتا ہے" یعنی دور دور جاتا ہے قسط سالی کی وجہ سے) لیکن دودھ کم۔

إِلَّا مَنْ أَعْطَىٰ فِي نَجْدَتَيْهَا وَرَسَلَيْهَا - مگر جو شخص زکوٰۃ دے دونوں حالتوں میں جب اونٹ اچھے موئے تازے ہوں اور جب دبے سوکھے ہوں (یعنی تنگی اور فراخی دونوں موقعوں میں) (اہل عرب کہتے ہیں)۔

عَلَىٰ رَسَلِكْ - یعنی صبر اور اطمینان سے رہ (جس طرح کہتے ہیں)۔

عَلَىٰ هَيْبَتِكَ - یعنی استقلال اور تحمل رکھ جلد بازی اور گھبراہٹ نہ کر (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ زکوٰۃ میں عمدہ سے عمدہ جانور اور متوسط جانور دونوں طرح کے دے اطمینان اور خوشی کے ساتھ) (از ہری نے کہا فی رَسَلَيْهَا سے یہ مراد ہے کہ خوشی سے دے) (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ جو کوئی جانوروں کی تازگی اور فرہبی کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرے تو اس صورت میں جانوروں کی خراب حالت کا کوئی ذکر ہی نہ ہوگا) (نہا یہ میں ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ سختی اور آسانی یعنی گرانی اور ارزانی دونوں حالتوں میں زکوٰۃ دے کیونکہ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نَجِدْتَهَا وَرَسَلَيْهَا کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا دشواری اور آسانی دونوں حالتوں میں۔ تو دشواری خط کا زمانہ ہے اور آسانی ارزانی کا زمانہ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا حق نفع و نقصان دونوں حالتوں میں ادا کرتا رہے)۔

رَأَيْتُ فِي عَامِ كُتْرَفِيهِ الرَّسَلُ الْبَيَاضُ أَكْثَرَ مِنَ السَّوَادِ ثُمَّ رَأَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي عَامِ كُتْرَفِيهِ التَّمْرُ السَّوَادَ أَكْثَرَ مِنَ الْبَيَاضِ - میں نے ایک سال میں دیکھا جس میں دودھ زیادہ تھا کہ سفیدی سیاہی سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد ایک سال میں نے دیکھا جس میں گھور بہت پیدا ہوئی تھی کہ سیاہی سفیدی سے زیادہ ہے۔ (سفیدی سے دودھ مراد ہے اور سیاہی

رَسُّ الْحُمَىٰ يَارَسِيْسُهَا - بخاری کی ابتدا۔

رَسْعٌ - چپک جانا، الٹک جانا، بچے کے ہاتھ یا پاؤں میں پتھریا کا کچ کا نگ لٹکانا نظر بد کے دفعیہ کے لیے۔

رَسْعٌ - پگلوں کا خراب ہونا۔

أَنَّهُ بَكَى حَتَّى رَسِعَتْ عَيْنُهُ - وہ یہاں تک روئے کہ ان کی پگلیں چپک گئیں، آنکھ خراب ہوگئی۔

تَوَسَّيْعٌ - بمعنی رَسْعٌ ہے۔

مُرْسِيْعٌ - ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے۔

رَسْعٌ يَارَسُوعٌ - جوڑ جو کلائی اور بازو یا ہتھیلی اور کلائی یا پنڈلی اور ان کے درمیان ہیں۔

رَسْفٌ يَارَسِفَاتٌ - اس طرح چلنا جس طرح پاؤں میں بیڑی والا چلتا ہے۔

إِرْسَافٌ - بندھے ہوئے اونٹ کو چلانا۔

إِرْسَافَاتٌ - اونچا ہونا۔

فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَرْسُفٌ فِي قُبُودِهِ - اتنے میں ابو جندل آیا جو بیڑیاں اٹھائے ہوئے چل رہا تھا (آنحضرت نے فرمایا اجزہ لینی اس کو میرے لیے چھوڑ دے)۔

رَسَلٌ - بھیجنا (بعض نے کہا کہ مجرد مستعمل نہیں بلکہ مزید یعنی اِرْسَالٌ بھیجنا، چھوڑ دینا۔

مُرَاسَلَةٌ اور بِرَسَالَةٍ بھیجنا۔

إِسْتِزْمَالٌ - سیدھا لکنا پیغام طلب کرنا مانوس ہونا کھل کر باتیں کرنا۔

إِنَّ النَّاسَ دَخَلُوا عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهِ أَرْسَالًا يُضَلُّونَ عَلَيْهِ - آنحضرت کی وفات کے بعد لوگوں نے گروہ درگروہ آپ کے پاس آنا شروع کیا، آپ پر نماز (جنازہ) پڑھتے تھے (یعنی مختلف جماعتیں آئیں وہ نماز پڑھتی اور چلی جاتیں) یہ رَسَلٌ کی جمع ہے)۔

إِنِّي فَرَطْتُ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّهُ سُبُوتِي بِكُمْ رَسَلًا رَسَلًا فَتَرَهُتُونَ عَنِّي - میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، تمہارے گروہ گروہ میرے پاس لائے جائیں گے پھر تم مجھ سے نزدیک کئے جاؤ گے۔

سے کھجور)۔

عَلِيٌّ رَسُلُكُمْ - ذرا ٹھہرو صبر و کرو (جلدی سے چلے نہ جاؤ یہ معلوم کر لو کہ یہ عورت کون ہے۔ آنحضرت نے یہ فرما کر ان کا ایمان بچایا، ورنہ اگر پیغمبر کے ساتھ وہ بدگمانی کا ارتکاب کر لیتے تو کافر ہو جاتے)۔

عَلِيٌّ رَسُلُكُمْ - اسی طرح ٹھہرے رہو۔

أَنْفَعُ عَلِيٌّ رَسُلِكَ - اچھی طرح اطمینان سے جا (نری اور بردباری کے ساتھ)۔

فِيَا زُكَّ فِي الرُّسُلِ - دودھ میں برکت ہو۔

فِي بَيْتَانِ فِي رَسِيلِهَا - وہ اپنے دودھ میں رات گزاریں۔

أَبْعَنَا رَسَلًا - ہمارے لیے دودھ تلاش کرو۔

فَتَرَسَّلَ - ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ ایک کلمہ کہا۔

كَانَ فِي كَلَامِهِ تَرَسِيلٌ - آنحضرت کے کلام میں ترسیل تھی (یعنی ترسیل یہ وہ کہ ہر ایک کلمہ آہستگی کے ساتھ اطمینان سے کہتے نہ یہ کہ جلدی جلدی بڑبڑاتے) (اہل عرب کہتے ہیں)۔

تَرَسَّلَ فِي كَلَامِهِ وَمَشَبَه - بات چیت اور چلنے دوڑوں میں ترسیل کی (یعنی آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بات کی اسی طرح چلا)۔

إِذَا أَدْنَتْ فَتَرَسَّلَ - جب تو اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے (ہر کلمہ کے بعد توقف کرے)۔

أَيُّمَا مُسْلِمٍ اسْتَرْسَلَ إِلَى مُسْلِمٍ فَغَبْنَتْهُ - جس مسلمان نے دوسرے مسلمان پر بھروسہ کیا (اس کی ایمانداری اور دوستی پر اس کا اعتبار کیا) اور اس نے بے ایمانی کی دعا دی۔

غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ رِبْوًا - جو شخص کسی کے اعتبار پر معاملہ کرے پھر وہ اس کو دعا دے تو گویا اس نے سود کھایا (دعا سے جو مال کمایا وہ سود کی طرح حرام ہے)۔

إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مُّرَائِبًا - ایک انصاری نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا (ثیبہ وہ عورت جو شوہر رکھ چکی ہو) (کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے کہ)۔

أَمَسَتْ سَعَادٌ بِأَرْضٍ لَا يَبْلُغُهَا

إِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيَّاتُ الْمُرَائِبُ

یعنی سعاد ایسے مقام میں جا کر رات کو رہی ہے جہاں عمدہ ذات

والے گھوڑے جلد چلنے والے پہنچا سکتے ہیں۔

مُرَائِبٌ جَمْعُ هِيَ مَرَسَالٌ كِي لَيْتِي تِيزُ رُجُلِي حَلْنِي وَالِا -

فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مُرْسَلَةً - (عبداللہ بن عمر نے اس حدیث کو مطلق بیان کیا ہے اس میں یہ قید نہیں ہے کہ میت کو اس کے وارثوں کے رونے سے جب عذاب ہوتا ہے جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو یا میت کافر ہو یہ ہودی ہو۔

أَرْسَلَ إِلَيْهِ - کیا آسان پر آنے کے لیے ان کو پیغام بھیجا گیا تھا۔

خَيْرٌ مَا أَرْسَلْتُ بِهِ شَرِّ مَا أَرْسَلْتُ بِهِ - اس کی بھلائی جس کے لیے وہ بھیجی گئی یا اس کی برائی (بعض نے کہا خیرِ مَا أَرْسَلْتُ بِهِ بھی خطاب کے ساتھ جائز رکھا ہے کیونکہ خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر سکتے ہیں نہ شر کی)۔

أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي سُفْيَانَ فِي رَحْبٍ - ابوسفیان جو چند سواریوں کے گروہ میں تھا اس کو بلا بھیجا۔

فَلَمَّا تَسَبَّحْتَ فِي تَرَسُّلٍ - رکوع اور سجدے میں تین تسبیحیں کافی ہیں جو ٹھہر ٹھہر کر کہی جائیں بعض کے نزدیک ایک تسبیح بھی کافی ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ کم سے کم تین بار تسبیح کہے اور ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کہے)۔

تَرَسَّلَ فِي رَأْيٍ - مشورہ دینے میں جلدی نہ کر (سوچ کر رائے دے)۔

فَإِنَّ سُرْعَةَ الْإِسْتِزْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ - (پورا بھروسہ اپنے بھائی پر مت کر بلکہ خود بھی ہوشیار رہ) اس لیے کہ جلدی سے بھروسہ کر لینا اس کا تذکرہ نہیں ہو سکتا (بلکہ آدمی آفت میں گرفتار ہو جاتا ہے جس سے رہائی مشکل ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے میں ساری عمر اس بلا میں گرفتار رہا مجھ کو ہر ایک مسلمان پر اس کا ظاہری حال دیکھ کر بہت جلد اعتبار آ جاتا ہے اور بے انتہا نقصانات اٹھانچا ہوں اور اٹھا رہا ہوں مگر کیا کروں اپنی نفرت سے مجبور ہوں)۔

لَا تَتَّبِعِي عَنَانِكَ إِلَى اسْتِزْسَالٍ فَتَسَلِّمَكَ إِلَى عَقَالٍ - اپنی باگ بالکل ڈھیلی مت چھوڑ، نہیں تو یہ ڈھیلا چھوڑ دینا تیرے پاؤں میں رسی بندھوادے گا۔

مِنْ شِدَّةِ اسْتِزْسَالِهِ - آنحضرت کی بے انتہا خوش مزاجی

اور زمی ہے۔

إِذَا ذُبِحَتْ فَأَرْسِلْ - پرندے کو جب ذبح کرے تو اس کو چھوڑ دے (تا کہ وہ پھڑ پھڑا کرے اس کو پکڑے رہنا منع ہے)۔  
كَانَتْ عَلَى الْمَلَنِجَةِ الْعَمَانِمُ الْبَيْضُ الْمُرْسَلَةُ -  
فرشتے سفید عمامے باندھے ہوئے تھے جن کے سرے چھٹے ہوئے تھے۔

الَّذَاتُ الْمُرْسَلَةُ - چمٹا ہوا جانور۔

أَرْسَلَ يَذِيهِ - اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے یعنی نلکتے ہوئے ان کو باندھا نہیں۔

أَرْسِلْ نَفْسَكَ فَتَشْهَدُ - اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دے پھر تشہد پڑھ (یعنی اطمینان سے بیٹھ)۔

جَاءَتْ تِ الْخَيْلُ أَرْسَالًا - سواروں کے پرے کے پرے آن پہنچے (یعنی ٹکڑیاں ٹکڑیاں)۔

مُرْسَلٌ - وہ حدیث ہے جس کو تابعی آنحضرت سے روایت کرے اور صحابی کا ذکر چھوڑ دے۔ بعض نے منقطع کو بھی مرسل کہا ہے اس کی جمع مراسل ہے۔

رَسْمٌ - گھر گرا دینا اس کا نشان باقی رکھنا حکم کرنا غائب ہو جانا لکھنا نشان کرنا رواج عادت درجہ اور مرتبہ۔

رَسْمِيٌّ - سرکاری یا قاعدہ۔

تَرْسِيمٌ - لکیریں کرنا۔

تَرْسُمٌ - دریافت کرنا غور کرنا یاد کرنا۔

لَمَّا بَلَغَ مَكْرَاعَ الْعُمَيْمِ إِذَا النَّاسُ يَرُسْمُونَ نَحْوَهُ - جب آپ کراع عمیم میں پہنچے دیکھا تو لوگ ادھر لپکتے آرہے ہیں (تیز قدمی سے) (نہا یہ میں ہے کہ)۔

رَسِيمٌ - ایک قسم کی تیز رفتار کا نام ہے جس سے زمین پر نشانات نسجا گھرے پڑتے ہیں۔

فَرُسِمَتْ بِالْقَبَاطِي وَالْمَطَارِفِ حَتَّى نَزَحُواهَا - اس میں مصر کے سپید کپڑے اور ریشمی چادریں بھری گئیں یہاں تک کہ اس کا ساراپانی نکال ڈالا۔

رِيَابٌ مُرْسَمَةٌ - وہ کپڑے جن پر لکیریں ہوں۔

رَسْمٌ فِي الْأَرْضِ - زمین میں غائب ہو گیا۔

رَسْمٌ - آنحضرت کی ایک تلوار کا نام تھا۔

رَسَمْتُ لِلْبِنَاءِ - میں نے تعمیر کے لیے رنگ ڈالا۔

رَسَمْتُ الْكِتَابَ - میں نے کتاب لکھ ڈالی۔

شَهِدَ عَلَيَّ رَسْمُ الْقِيَالَةِ - قبائل کی تحریر پر وہ گواہ ہوا۔

رَسَنٌ - رسی باندھنا۔

رِزْسَانٌ - رسی بنانا۔

مَرَسِنٌ - ٹاک۔

وَأَجْرُتُ الْمُرْسُونِ رَسَنَةٌ - میں نے بندھے ہوئے کو اپنی رسی کھینچنے دی۔ (جہاں وہ چاہے اس کو چرنے کا موقع دیدیا) مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو آرام دیا ان پر بے جا پابندیاں عائد نہیں کیں)۔

وَرَمَى بِرَسْنِكَ عَلَيَّ عَارِبِكُ - (تیری خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ نے کہیں) اب تیری رسی تیرے کندھے پر پھینک دی گئی (یعنی تو آزاد ہو گیا اب کوئی بری بات سے تیرا روکنے والا منع کرنے والا نہیں رہا) یہ حضرت عائشہؓ نے زید بن اصم سے فرمایا۔  
رَسُوًا يَرَسُوًا - جتنا گزنا نیت کرنا، ٹکڑا کنارہ روایت کرنا۔

رِزْسَاءٌ - جمانا، گاڑنا۔

فَارَسَاهَا بِالْحَبَالِ - پھر زمین کو پہاڑ گاڑ کر جمایا۔

الْقَى مَرَسِيَةً - اقامت کی۔

بِكُمْ تَسْقِلُ جِبَالَ الْأَرْضِ عَنْ مَرَسِيهَا - تمہاری وجہ سے زمین کے پہاڑ اپنے روکنے والے کے محتاج نہیں ہیں۔ (تمہاری برکت سے وہ قائم ہیں)۔

رَسَنٌ أَقْدَامُهُمْ - ان کے پاؤں جم گئے (جیسے رَسَحَتْ أَقْدَامُهُمْ يَأْتِيَتْ أَقْدَامُهُمْ)۔

### باب الرء مع الشين

رَسَأٌ - ہرن کا بچہ جو ماں کے ساتھ چلنے لگے جماع کرنا۔

رَشْعٌ - پسینہ لگانا، اچھلنا، کودنا، دینا، بیجنا، ٹپکانا۔

تَرْشِيْعٌ - اچھی طرح خدمت کرنا چائنا، پالنا۔

رَشِيْحٌ - پسینہ۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے الْحَاثِلَاتُ الْخَبِيْثَةُ

مترجم کہتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفاء کا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرت ہی کا قول و فعل ہے کیوں کہ آپ خطا سے معصوم تھے اور آپ کے خلفاء معصوم نہ تھے اور مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جو امر میں نے کیا اور میرے خلفاء بھی اس پر چلے تم بھی اسی پر چلو کیونکہ وہ دونوں کی سنت ہے۔  
إِرْشَادُ الضَّالِّ - بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا۔

مَنْ أَدْعَى وَلَدًا لِيُغَيِّرَ رِشْدَهُ قَلَابُوثٌ وَلَا يُؤْرَثُ - جو شخص ایسے لڑکے کا دعویٰ کرے (کہے یہ میرا لڑکا ہے) حالانکہ وہ حرام سے پیدا ہوا ہو تو نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔

وَلَدٌ رِشْدَةٌ - وہ لڑکا جو صحیح نکاح سے پیدا ہوا ہو اس کی ضد۔  
وَلَدٌ زَنِيَّةٌ - یعنی جو زنا سے پیدا ہوا ہو (بعض نے کہا کہ رِشْدَةٌ بے نچر اور زَنِيَّةٌ بے نچر کا زیادہ فصیح ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہماری شریعت میں زنا اور حرام کاری سے جو بچہ پیدا ہو وہ زنا کرنے والے کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا لڑکا کہا سکتا ہے اور نہ زنا کرنے والا اس کا وارث ہو سکتا ہے اور افسوس ہے ہندوستان کے ان حاکموں پر جو ایسے ناجائز اور خلاف قاعدہ اولاد کو اولاد قرار دیتے ہیں اور ان کو زانیوں کا وارث اور جائین بناتے ہیں بلا داور امصار دکن میں یہ خرابی عام ہو گئی ہے اور زنا کو عیب نہیں سمجھا گیا۔ آخر ۱۳۲۶ھ ماہ رمضان المبارک کو پروردگار کا غضب ایک شہر کے باشندوں پر نازل ہوا۔ ایک چھوٹی سی ندی میں ایسا طوفان آیا کہ آدھا شہر تقریباً ہلاک اور برباد ہو گیا ہزاروں آدمی مر گئے اور ہزاروں بے ساز و سامان اور بے گھر صرف بدن کے کپڑوں سے رہ گئے۔ اب پھر اس کی از سر نو آباد کاری کی تو عقلی تدابیر کی جانے لگتی ہیں، لیکن اصلی معالجہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ یعنی بد اعمالیوں سے توبہ اور استغفار اور حرام کاری پر ندامت اور اس سے پرہیز۔ معلوم نہیں اب کونسا عذاب نازل ہوگا؟ اللہ بچائے۔

هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشْدِ - کیا تم کو اپنی بھلائی اور بہتری میں رغبت ہے (یعنی تم اپنی بھلائی کے متمنی ہو)۔  
إِلَّا اخْتَارَ آرْشُدَهُمَا - مگر جو کام دونوں کاموں میں زیادہ

إِرْشَادٌ اور تَرْشِيحٌ - سببنا، پتہ (جیسے اِرْشَادٌ ہے)  
يَبْلُغُ الرَّشِيحُ إِذَانَهُمْ - پسند ان کے کانوں تک پہنچے گا (بعض نے رَشِيحٌ بہ تختین روایت کیا ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی)۔  
رَشِيحُهُمُ الْمُسْكُ - ان کا پسینہ مشک ہوگا (یعنی مشک کی طرح خوشبودار)۔

يَا كَلْبُونَ حَصِيْدَهَا وَيُرْشِحُونَ حَصِيْدَهَا - اس کا کتا ہوا (میوہ) کھاتے ہیں اور جس درخت کو تراشتے ہیں اس کی خوب خبر گیری کرتے ہیں (خدمت کرتے ہیں تاکہ دوبارہ پھل لائے)۔  
إِنَّهُ رَشِيحٌ وَلَدَةٌ لِيُؤْرَثَ لَهَا الْعَهْدُ - انھوں نے اپنے لڑکے کو ولی عہدی کے لئے تیار کیا (اس کی تربیت کی)۔

إِخْفِرُوا لِي حَتَّى تَبْلُغَ الرَّشِيحُ - میری قبر یہاں تک کھودو کہ زمین کی تری تک پہنچ جائے۔

رَشِيحُ الْجَبِيْنِ مِنْ عِلْمَاتِ الْمَوْتِ - پیشانی پر پسینہ آنا موت کی نشانی ہے۔  
الْمَوْتُ مِنْ يَمُوْتِ بَرَشِيحِ الْجَبِيْنِ - مومن پیشانی کے پسینہ سے مر جاتا ہے۔

رَشْدٌ يَارْشُدٌ يَارْشَادٌ - رستہ پانا۔

إِرْشَادٌ - سن شعور کو پہنچانا ہدایت کرنا۔

إِسْتِرْشَادٌ - ہدایت چاہنا۔

أُمٌّ رَأِيْدٌ - چوہیا (چوہے کی مادہ)

حُبُّ الرَّشَادِ - بالون (سرسوں) مشہور دوا ہے۔

رَشِيْدٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوقات کو ان کے مفید اور مضربا تیں بتلاتا ہے (بعض نے کہا رشیدو ہے جس کی تدبیر بغیر صلاح و مشورہ ہمیشہ صائب ہو)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ مِنْ بَعْدِي - تم اپنے اوپر میرا طریق اور مجھ سے ہدایت پائے ہوئے جائینوں کا طریق لازم کرلو (اسی پر چلو۔ خلفائے راشدین سے مراد حضرات ابو بکر و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں اگرچہ یہ لفظ عام ہے اور ہر خلیفہ کے لئے مستعمل ہو سکتا ہے جو ان ہی کے طریقے پر کار بند ہو)۔

## لِکھائی الخدیجہ

عمدہ اور بہتر ہونا اسی کو آپ اختیار کرتے۔

فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدَى۔ وہ ٹھیک رستہ پر چلا اور اس نے ہدایت پائی۔

إِنْسَانٌ الرَّشِدُ هُوَ حِفْظُ الْمَالِ (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) قرآن میں جو یہ آیا ہے فَإِنِ انْتَمْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال کی حفاظت کے قابل ہوں (یعنی مال و دولت کو لٹانے اور اڑانے کو برا سمجھنے لگیں)۔

اسْتَجِيرُوا اللَّهَ يَغْرُمَ لَكُمْ عَلَى رُشْدِكُمْ۔ اللہ سے استخارہ کرتے رہو وہ تمہارے لئے بہتری کا ضامن ہوگا۔

رُشِيدٌ۔ ہارون بن محمد خلیفہ عباسی کا لقب تھا۔

رُشٌّ۔ چھڑکنا، خفیف بارش۔

رُشاشٌ۔ جو اڑ کر آئے پانی یا پیشاب وغیرہ کی چھینٹیں۔

فَرَشَ عَلِيٌّ رِجْلَهُ۔ پانی اپنے پاؤں پر چھڑکا (یعنی تھوڑا تھوڑا ڈالا تاکہ پانی میں اسراف نہ ہو۔ کیونکہ لوگ پاؤں دھونے میں بہت پانی بہاتے ہیں جو اسراف میں داخل ہے)۔

كَانَتْ الْكَلَابُ تَقْبَلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ۔ آنحضرتؐ کی مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے (دروازہ نہ تھا) پھر صحابہ پانی نہیں چھڑکتے تھے (بلکہ یوں ہی اس زمین پر نماز پڑھتے تھے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتے مسجد میں پیشاب بھی کر دیتے تھے اس حدیث سے یہ اخذ ہوا کہ زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے۔ بعض نے اس حدیث سے کتے کی طہارت پر دلیل لی ہے۔ محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

رُشٌّ عَلِيٌّ قَبْرِ ابْنِهِ۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کی قبر پر پانی چھڑکا۔

رُشُّشٌ۔ تھوڑا تھوڑا ٹپکتا۔

رُشْفٌ يَأْتِرُ رُشْفَاتٍ۔ چوس لینا، سب پی جانا، کچھ نہ چھوڑنا۔

رُشِيفٌ۔ خوب چوسنا۔

رُشَقٌ۔ مارنا۔

رُشَاقَةٌ۔ خوش فاسمی اور لطافت۔

لَهُوْ أَسَدٌ عَلَيْهِمْ مِنْ رُشَقِ النَّبْلِ۔ یہ بھومشروکوں پر تیر

مارنے سے زیادہ سخت ہے۔

فَالْحَقُّ رَجُلًا فَارُشَقَهُ بِسَهْمٍ۔ میں ان لٹیروں میں سے ایک سے ملتا اور اس کے ایک تیر مار دیتا۔

فَوَرُشَقُوهُمْ رُشَقًا۔ انھوں نے ان پر تیر لگائے (بعض نے رُشَقًا بہ کسرہ را روایت کیا ہے)۔

رُشَقٌ۔ سب لوگوں کے ایک بارگی تیر چلانے کو کہتے ہیں (یعنی ان پر تیروں کی بوجھاڑ کی۔ اور رُشَقٌ اس کو بھی کہتے ہیں کہ تیرا انداز کی تیر ایک بارگی چلائے)۔

لَا يَكَادُ يَسْقُطُ سَهْمُهُمْ۔ ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا (بلکہ نشانہ پر پڑتا تھا۔ یہ ان کی تیر اندازی کی تعریف ہے)۔

مِنْ رُشَقِ بَنِي۔ (اگر بہ نختہ راہوتو) تیر مارنا (اگر بہ کسرہ راہوتو) ایک بارگی کئی تیر مارنا۔

رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ۔ مڈی کا ایک دل۔

سَكَانٌ يَخْرُجُ فَيَزِي أَرْضَاقٍ۔ وہ نکلتے تھے اور کئی کئی تیروں کو ایک بارگی مارتے تھے۔

أَرْضَاقٌ جمع ہے رُشَقِ کی۔

كَانَتْ بَرُشِقِ الْقَلَمِ فِي مَسَامِعِي جِئِنَ جَبْرِي عَلِيُّ الْأَلْوَا ح (حضرت موسیٰ فرماتے ہیں) گویا میں قلم چلنے کی آواز جو تختیوں پر چل رہا تھا، سن رہا تھا (اللہ تعالیٰ تو رات شریف لکھ رہا تھا)۔

رُشَقُ الْقَلَمِ۔ صریر (لکھتے وقت قلم کی روانی سے جو آواز پیدا ہوتی ہے)۔

فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ فِي الْحَبْسِ إِلَّا تَرُشَقَهُ وَحَنُّ الْيَدِ۔ قید خانہ میں کوئی قیدی ایسا نہیں رہا جس نے آپ سے (یعنی امام محمد باقر سے) علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف مائل نہ ہو (ہو)۔

رَجُلٌ رُشِيقٌ الْقَدِّ أَيُّقُ النَّحْدِ۔ مرد خوش قامت خوب رو۔

رُشِكٌ۔ بڑی داڑھی والا جس کا تیر دوسروں سے دور جائے۔

رُشِكٌ۔ فارسی میں بچھو کو کہتے ہیں۔

يَرِنْدُ الرَّشِكِ۔ ایک شخص کا لقب ہے جو تقسیم اراضی میں بڑا ماہر تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کی داڑھی اتنی لمبی تھی کہ ایک بچھو اس میں گھس گیا اور تین دن تک وہیں رہا لیکن اس کو خبر نہیں ہوئی۔ بعض

کے جھوپڑوں میں گرمی کی شدت سے بیمار ہو جانے کا امکان تھا۔

محیط میں ہے کہ رشوت وہ ہے جو حاکم کو اپنے حق میں فیصلہ یا حکم کرانے کے لئے دی جائے۔ تعریفات میں ہے رشوت وہ ہے جو حق اور ناحق کو حق تسلیم کرنے کے لئے دی جائے۔  
رِشَاءٌ - ہرن کا بچہ۔  
اِسْتِزَاءٌ - رشوت طلب کرنا۔

### باب الرءاء مع الصاد

رَضِخٌ - دونوں چوڑوں کا اٹھا ہونا یا ان کا نزدیک ہونا ان کا گوشت کم ہونا۔

اَزْضِخٌ - وہ شخص جس میں رَضِخ کی مذکورہ علامات پائی جائیں۔

اَزْضِخٌ - اس کی تغیر ہے۔  
اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَزْضِخٌ - اگر اس کا بچہ اَزْضِخ پیدا ہوا ہو۔

اَزْضِخٌ بھی یہ معنی اَزْضِخٌ ہے (نہا یہ میں ہے کہ لعنت کی رو سے اَزْضِخٌ اور اَزْضِخٌ وہ ہے جس کے دونوں سرین پر گوشت کی کمی ہو)۔  
رَضِخٌ رَضِخٌ - تاکنا۔

اِرْضَادٌ - تیار کرنا بدلہ دینا۔  
تَرَضُدٌ - انتظار کرنا تاکنا۔  
رَاَصِدٌ - شیر رقیب راستے کا چوکیدار۔

رَضِدٌ - عرف میں اس عمارت کو کہتے ہیں جس میں دو دریں نصب کرتے ہیں اور وہاں سے اجرام فلکی کا مطالعہ کرتے ہیں۔  
اِلَّا دِيْنَارًا اَزْضِدَةً لِيَدِيْنٍ - (اگر احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں تو بھی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تیسری رات آ جائے اور ایک اشرفی برابر بھی اس میں سے میرے پاس رہے) البتہ قرض ادا کرنے کے لئے اگر میں اس کو رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے (اہل عرب کہتے ہیں):  
رَضِدَةٌ - میں اس کی تاک میں بیٹھا۔

نئے کبار شک بہ فتح را لکھا ہے چونکہ وہ بڑا غیرت دار تھا۔  
رَشُوٌّ - رشوت دینا۔

رِشَاءَةٌ - ڈول کی رسی۔  
رِشُوٌّ يَارِشُوٌّ يَارِشُوٌّ - بادل نہ خواستہ کار براری کے لئے کسی صاحب اختیار شخص کو کچھ دینا (اگر یہ دنیا مجبوری اور کار براری کے تصور کے تحت نہ ہو تو رشوت نہیں بلکہ ہدیہ ہے)۔  
اِرْتِشَاءٌ - رشوت لینا۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ الرَّاِشِيِّ وَالْمُرْتَشِيِّ - اللہ تعالیٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کرے (نہا یہ میں ہے کہ راشی وہ شخص ہے جو ناحق پر مدد کرنے کے لئے کسی کو کچھ دے اور مرتشی اس کا طالب اور لینے والا)۔

رَاِشِيٌّ - وہ شخص جو دونوں کے درمیان متوسط ہو کر رشوت کی قرارداد کو کی بیٹی کر کے طے کر لے لیکن جو اجرت اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے دی جائے وہ رشوت نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیش کے ملک میں ناجائز طور پر ظلم سے گرفتار کر لئے گئے تو انھوں نے دو اشرفیاں صرف کر کے رہائی حاصل کی۔ اور ایک جماعت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آدمی اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے جب کہ اس کو ظلم کا اندیشہ ہو کچھ صرف کر دے تو اس تصرف میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قرانطینہ جو سلطان روم نے بہ تہلیل نصاریٰ حاجیوں پر جاری کر رکھا ہے صریح ظلم ہے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک شخص جدہ پہنچا سخت گرمی کے دن تھے اور بیچارے حاجیوں کو قرانطینہ میں ترکی لوگ پکڑ رہے تھے۔ یہ شخص بے جھجک سبک رفتاری سے ایک طرف کوچل دیا تاکہ اس کو لوگ مقامی جدہ کا باشندہ سمجھیں مگر اس کے باوجود ایک ترکی سپاہی شبہ پا کر اس کے تعاقب میں دوڑا۔ شخص مذکور نے پانچ روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور وہ جب میں رکھ کر واپس ہو گیا۔ بیچارہ نو وارد قرانطینہ کی دھوپ اور سختی سے بچ کر شہر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا شکر بجالایا۔ حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ گنہگار نہ ہوا ہوگا کیونکہ اس مجبور مسافر نے ظلم سے بچنے کے لئے ایسا کیا۔ ورنہ قرانطینہ



میرے کسی ولی سے لڑا (اولیاء اللہ میں سے کسی سے دشمنی رکھی) اس نے مجھ سے لڑنے کی تیاری کی۔

يُرْصِدُ بِشَاهِدِي عَدْلٍ - دو عادل گواہ تیار کر کے۔

ضَرْبُهُ عَلَى أُذُنِهِ وَقَالَ يَتْرُصِدُ - اس کے کان پر مارا اور فرمایا یہ تاک لگائے ہوئے ہے (ہماری باتیں سننے کا منتظر ہے)۔

أَذْكُرُ رَصْدًا فَأَكُونُ خَلْفَكَ - میں ان لوگوں کا خیال کرتا ہوں جو آپ کی تاک میں ہیں تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں (آپ کی حفاظت کے لیے)۔

فَإِنَّ الظَّالِمَ رَصِيدٌ حَتَّى أُدْيَلَ مِنْهُ الْمَظْلُومُ - میں ظالم کی تاک میں رہتا ہوں یہاں تک کہ مظلوم کو اس پر غالب کرتا ہوں (مظلوم کے دن یا مظلوم کا زمانہ لاتا ہوں یعنی اس کی دولت اور حکومت کا)۔

رَضٌ - ملاوینا جوڑ دینا برابر کرنا توڑنا۔

تَرَضِيصٌ - رانگہ چڑھانا۔

تَرَضِيصٌ - مل جانا پیوستہ ہونا۔

رَضَاصٌ - سیسہ رانگا (وہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ سیاہ جس کو اسرب اور ابار کہتے ہیں اور سفید جس کو قلعی کہتے ہیں)۔

رَضَاصَةٌ - بندوق کی گولی۔

رَضَاصَةٌ - بخیل۔

رَضَّةٌ - ایک بار۔

تَرَضَوْا فِي الصُّفُوفِ - نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو (بیچ میں جگہ خالی نہ رہے پاؤں سے پاؤں کندھے سے کندھا ملا کر)۔

فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ - کیوں کہ صفوں کا برابر کرنا اقامتِ صلوٰۃ میں داخل ہے (جس کا حکم اس آیت میں ہے أَقِيمُوا الصَّلَاةَ اسی حدیث میں ہے يَمْسُخُ مَنْ أَكْبَنَا - آپ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے (یعنی برابر کرنے کے لئے)۔

رَضُ الْمَنَاءِ - عمارت کو خوب ٹھوس بنایا (ایک اینٹ یا پتھر دوسرے اینٹ یا پتھر سے ملا کر)۔

لَصَبٌ عَلَيْكُمْ الْعَذَابُ صَبًا ثُمَّ لُرُصٌ رَضًا - تم پر

أَرْصِدُ لَهُ الْعُقُوبَةَ - میں نے اس کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے (ایک روایت میں ہے:

وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارًا لَا أَرْصِدُهُ لِذَيْنٍ - یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ایک اشرفی بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے نہ رکھ چھوڑا ہو)۔

فَأَرْصِدُ اللَّهُ عَلَى مَذْرُوعِيهِ مَلَكًا - اللہ تعالیٰ نے اس کے رستے پر ایک فرشتے کو چوکیدار مقرر کیا۔

جَعَلَهُ رَصْدًا - اس کو نگہبان بنایا۔

فَأَخَذَ عَلَيْنَا بِالرَّصِدِ - ہم پر تاک لگائی یا تاک لگانے والے مقرر کئے (اس صورت میں یہ راصد کی جمع ہوگی) (محیط میں ہے کہ راصد کی جمع رُصْدٌ اور رَصْدٌ دونوں آئی ہیں)۔

مَرُصَادٌ - گزرنے کا راستہ۔

مَرُصِدٌ - تاکہ گزرگاہ درہ۔

مَا خَلَّفَ مِنْ دُنْيَا كُمْ إِلَّا تِلْكَ مِائَةٌ دَرَاهِمٍ كَانِ

أَرْصِدُهَا لِشِرَاءِ خَادِمٍ - (امام حسن نے اپنے والد ماجد جناب امیر کا ذکر کیا تو فرمایا) انھوں نے تمہاری دنیا کے مال کا سبب میں سے کچھ نہیں چھوڑا صرف تین سو درہم چھوڑے تھے جو ایک غلام خریدنے کے لیے انھوں نے اٹھا رکھے تھے (پر اس کو بھی نہیں خریدا اور دنیا سے گزر گئے آپ مولے جھولے کپڑے پہنے فقیروں کی طرح مسجد میں بیٹھے رہتے بازار سے سودا اپنے ہاتھ سے لے آتے صرف خشک ستو پر روزہ انظار کرتے حالانکہ ایک بڑی تنظیم سلطنت کے حاکم تھے)۔

كَانُوا لَا يُرْصِدُونَ الْيَمَارَ فِي الدِّينِ وَيَنْبَغِي أَنْ يُرْصِدُوا الْعَيْنَ فِي الدِّينِ - صحابہ میوے کو جو درختوں میں سے پیدا ہو قرض میں بھرا نہیں کرتے تھے (اس سے عشر وصول کر لیتے تھے گو اس کا مالک قرض دار ہو) البتہ نقد جس کو قرض میں بھرا کرتے تھے (مثلاً ایک شخص کے پاس نقد و جس دونوں موجود ہیں اور ان کی تعداد اور مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر دوسری طرف صاحب نصاب کی حالت ایسی ہے کہ وہ اسی قدر کا مقروض ہے تو پھر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی)۔

مَنْ حَارَبَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ أَرْصَدَ لِمَجَارِبَتِيْ - جو کوئی

ش ظ ع غ ف ن ك ل م ن و ع ي ء

إِنَّ كُمَّةً تَمَّانَ إِلَى رُصْفِهِ - آپ کی آستین پانچے تک تھی۔  
رُصَافٌ - رسی۔

رُصْفٌ - ملانا سزاوار ہونا۔

رُصَافَةٌ - مضبوطی پابنداری۔

رُصَافَةٌ - ایک محلہ ہے بغداد میں۔

إِنَّهُ مَضَّعٌ وَتَرَا فِي رَمَضَانَ وَرُصْفٌ بِهِ وَتَرَقُّوبِهِ -  
آپ نے رمضان کے مہینے میں (بہ حالت روزہ) تانت کو چپایا اور  
اس سے اپنی کمان کا چلہ مضبوط کیا (اہل عرب کہتے ہیں):

رُصِفَ السُّهْمُ - جب تیر میں رصاف لگائے (یعنی وہ پتھ جو  
تیر کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے)۔

يَنْظُرُ فِي رُصَافِهِ فَمَ فِي قُدْذِهِ فَلَا يَرَى شَيْئًا - اس کے  
رصاف میں دیکھے پھر اس کے پر میں، لیکن کچھ نہ پائے (خون

وغیرہ کا کچھ اثر نہ ہو ایسی صفائی اور تیزی کے ساتھ نشانہ میں سے  
نکل گیا کہ اس پر کچھ لگا ہی نہیں، یہی مثال خارجیوں کی آپ نے

بیان فرمائی، وہ بھی دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے کہ ان میں ذرا  
بھی دین داری کا اثر نہ ہوگا حالانکہ یہ خوارج بڑے نمازی اور

قرآن کے بہت تلاوت کرنے والے تہجد گزار اور شب بیدار تھے  
مگر فرمایا کہ ان میں دین کا ذرا اثر نہ ہوگا کیونکہ دین داری کی محبت

خدا اور رسول پر ہے اور یہ لوگ اس سے خالی تھے جو آنحضرت کے  
محبوب اور چہیتے تھے۔ یعنی حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہ ان کو کافر

اور فاسق جانتے تھے۔ قرآن کی تفسیر حدیث شریف سے نہیں  
کرتے تھے بلکہ اپنی رائے سے معنی پہناتے تھے پس درحقیقت

دشمن خدا اور رسول تھے۔ یہی حال ان بعض مقلدوں کا ہے جو اپنے  
اماموں کی تقلید میں ایسے مستغرق ہیں کہ قرآن اور حدیث سے ان

کو کچھ مطلب ہی نہیں، وہ قرآن وحدیث کو اس لئے نہیں پڑھتے کہ  
اس پر عمل کرنا ہے بلکہ محض تبرک کے لئے اور عمل کے لئے وہ

دوسری کتابیں پڑھتے ہیں جیسے ہدایہ شرح وقایہ در مختار اور منہاج  
وغیرہ ان پر بھی دین کا پورا اثر نہیں ہے خواہ ایسے لوگ بد ظاہر بڑے

اقتدار پر ہی زگاری اور دھنشی کا دم بھریں مگر خوارج کی طرح ان  
کی ساری عبادت بے نور ہے۔)

لَمْ يَكُنْ لَنَا مَالٌ أَرْصَفُ مِنْهَا - (حضرت عمر نے خواب

عذاب خوب بہایا جاتا پھر خوب غف کیا جاتا (اچھا ٹھوس)۔

فَرَصَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - آنحضرت نے اس کو خوب دیا یا  
(ایک روایت میں فَرَصَهُ ہے یعنی آنحضرت نے اس کو چھوڑ دیا

(وہ سوال چھوڑ کر دوسرا سوال شروع کیا)۔

لَوْ أَنَّ رِصَافَةَ مِثْلَ هَذِهِ - اگر اتنی بڑی گولی سیسہ کی  
(ایک روایت میں رِصَافَةَ ہے)۔

وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمَّحِمَةِ (اس کا بیان اوپر گزر چکا  
ہے) (یعنی کھوپڑی کے برابر گولہ (جس کا وزن بہت ہوگا اور

جلدی گرے گا)۔

مَرُوضَةٌ - وہ کنواں جس کی بندش سیسہ سے ہو۔

رُصِعَ - ہاتھ سے مارنا، برچھے سے کوٹنا، کوٹنا، غائب کر دینا  
گھسیڑ کر۔

رُصَاعٌ - جماع کرنا۔

رُصُوعٌ - اقامت کرنا۔

أَنْ بَجَاءَتْ بِهِ أَرْيُصِعَ - اگر وہ (ایسا) بچہ جنے جس کے  
چوتڑوں پر گوشت کم ہو۔

أَرْيُصِعٌ - "أَرْصِعُ" کی تصغیر ہے۔ معنی بھی وہی ہیں۔  
(جو ہری نے کہا اَرْصِعَ میں ایک لغت اَرْصِعَ بھی ہے۔ اس کا

موسٹ رُصَعَاءُ ہے۔ بہ معنی جس عورت کے سر میں ہو (یعنی اس  
پر گوشت کی کمی ہو)۔

إِنَّهُ بَلَى حَتَّى رُصِعَتْ عَيْنُهُ - وہ یہاں تک روئے کہ ان  
کی آنکھ خراب ہوگی (مشہور رُصِعَتْ ہے جیسے اوپر گزرا)۔

رُصِيعٌ أَيُّهَقَانٌ - ایقان سے جو ایک بوٹی ہے آراستہ۔  
تَرْصِيعٌ - ترکیب زینت دینا۔

سَيْفٌ مُرْصَعٌ - مرصع تلوار۔ (یعنی جس تلوار کا دستہ جڑاؤ  
ہو)۔

مُرْصَعٌ بِالْجَوَاهِرِ - جواہر سے آراستہ (یعنی جواہر جڑے  
ہوں) (ایک روایت میں رُصِيعٌ أَيُّهَقَانٌ ہے اس کے معنی آگے

آئیں گے)۔

رُصِعٌ - (ایک لغت ہے رُصِعٌ میں) یعنی کلائی اور ہتھیلی کا جوڑ  
(پہننا)۔

رَضُخٌ - توڑنا، کچلنا، دینا، عاجزی کرنا، لپٹنا، قبول کر لینا۔

مَرَاصِخَةٌ - بادل ناخواستہ دینا، پتھر بازی کرنا۔

تَرَضُخٌ - سننا اور تحقیق نہ کرنا۔

تَرَاصُخٌ - آپس میں پتھر بازی کرنا۔

وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضِخٍ فَأَقْسِمُ بِئِهِمْ - ہم نے ان کو کچھ تھوڑا سادے کے لئے حکم دیا ہے تم ان کو تقسیم کرو۔

رَضُخٌ - قلیل عطیہ۔

وَيَرُضُخُ لَهُ عَلِيُّ تَرِكُ الدِّينِ رَضِخَةٌ - وہ دین چھوڑنے پر اس کو کچھ تھوڑا سادے دے۔

إِذَا دَنَا الْقَوْمُ كَانَتْ الْمَرَاصِخَةُ - جب دشمن نزدیک آجائے اس وقت تیر اندازی شروع ہوتی ہے (یہ رَضُخٌ سے نکلا ہے معنی توڑنا اور کوشا ہے)۔

فَرَضِخَ رَأْسَ الْيَهُودِيِّ - آنحضرت نے اس یہودی کا سر دو پتھروں کے بیچ میں پکلا (کیونکہ اس نے ایک لڑکی کو زیور کی طرح سے اسی طرح ہلاک کیا تھا)۔

أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضِخٍ - میں نے ان کو کچھ تھوڑا سادہ لہوایا۔

إِرْضِخِي مَا اسْتَطَعْتِ - جہاں تک تجھ سے ہو سکے دے۔

إِنْ أَرْضِخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ - اگر میں اس مال میں سے جو زبیر مجھ کو دیتے ہیں یا میرے پاس لا کر رکھتے ہیں کچھ فقیروں کو دوں۔

شَبَّهَهَا النَّوَاءُ تَنْزُؤُ مِنْ تَحْتِ الْمَرَاصِخِ - اس کی تشبیہ میں نے اس طرح دی جیسے گھٹلی کتنے وقت پتھروں کے نیچے سے کود جاتی ہے (اچھل کر دروازے پر جاتی ہے)۔

مَرَاصِخٌ - یہ مَرَضِخَةٌ یا مَرَضِخٌ کی جمع ہے۔

عربی میں اس پتھر کے لئے بولتے ہیں جس سے گھٹلیاں کونٹے ہیں۔

إِنَّهُ كَانَ يَرُضِخُ لِكُنَّةٍ رُوْمِيَّةٍ وَكَانَ سَلْمَانَ يَرُضِخُ لِكُنَّةٍ فَارِسِيَّةٍ - حضرت صہیبؓ باتیں کرتے کرتے کوئی لفظ رومی بول جاتے (کیونکہ وہ مدنتوں روم میں سکونت پذیر ہے تھے) اور حضرت سلمان فارسیؓ بات کرتے کرتے کوئی لفظ فارسی بول جاتے (اس لئے کہ ان کی مادری زبان فارسی تھی)۔

میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہتا ہے فلاح زین خیرات کر دے انہوں نے کہا) اس زمین سے زیادہ کوئی مال ہمارے لئے مناسب اور کارآمد نہ تھا۔ اس وقت آنحضرت نے ان سے فرمایا تم ایسا کرو کہ اس کو خیرات کر دو اور شرط لگا دو (کہ ملکیت ہماری باقی رہے اور اس کی آمدنی سے مساکین فائدہ اٹھاتے رہیں)۔

رَضَافَةٌ - نرمی اور ملاعت، موافقت۔

بَيْنَ الْقُرْآنِ السَّوِّءِ وَالَّتْرَاصِفِ - برے قرآن اور تراصف میں (یعنی پتھروں کے جوڑ اور ملانے میں)۔

لَحَدِيدٍ مِنْ عَاقِلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّسَلِ بِمَاءِ رَضَفَةٍ - عاقل کی ایک بات مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ رصفہ کے پانی میں شہد میں ملا کر مجھ کو دیا جائے۔

رَضَفَةٌ - اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پتھر بہہ بہہ کرندی میں اکٹھا ہو جائیں، کیونکہ وہاں برسات کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے۔

صَرَبَتْهُ بِمِرْضَافَةٍ وَسَطَ رَأْسِهِ - ایک گرز اس کی چند پیرا مارتا ہے۔

بِمَاءِ رَضَفَةٍ بِمَحْضِ الْأَرْبِيِّ - رصفہ کا پانی جس میں خالص دو دھ ملا ہو۔

تَرَاصَفَ الْقَوْمُ فِي الصَّفِّ - صف میں لوگ مل کر کھڑے ہوئے۔

## باب الرء مع الضاد

رَضُبٌ - چوسنا، برتنا۔

فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَضَابٍ بُزَاقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ گویا میں آنحضرت کے تھوک کو دیکھ رہا ہوں جو پھیل کر دانہ دانہ کی طرح ہو گیا تھا۔

بُزَاقٌ - (نہا یہ میں ہے کہ) بہتا ہوا تھوک (یعنی رال)۔ اور رَضَابٌ - جو دانہ دانہ کی طرح ہو اور پھیل جائے۔ (معیط میں ہے کہ رَضَابٌ وہ تھوک جو چوس لیا جائے یا تھوک کے ٹکڑے منہ میں اور برف کے ٹکڑے، مشک کے ریزے یا شکر یا اولے کے شہد کا لعاب اس کا پھین اور وہ شہم جو درخت پر گری ہو)۔

إِرْضَاعٌ - دودھ پلانا -

مَرْضَعَةٌ - دودھ پلانے والی -

رَضِيعٌ - شیرخوار -

فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ - رضاعت اس وقت کی معتبر ہے (حرمت نکاح ثابت کرتی ہے) جب بچے کو دودھ کی بھوک ہو۔ (یعنی کم سنی میں دو برس کے اندر لیکن متوسط سن یا بڑھاپے میں اگر کوئی کسی عورت کا دودھ پی لے تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اگر سامنے نکلنے کے واسطے اگر کوئی عورت بڑے آدمی کو بھی اپنا دودھ پلا دے تو یہ درست ہے اور حضرت عائشہؓ بھی اس کی قائل تھیں۔ لیکن اکثر علمائے اس کو جائز نہیں بتایا)۔

أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنْ رَاضِعٍ لَبَنٌ - دودھ والا جانور زکوٰۃ میں نہ لے یا جس جانور کو دودھ پینے کے لئے پالا ہو اس میں زکوٰۃ نہیں۔  
أَسْلَمَهَا الرِّضَاعُ وَتَرَكُوا الْمِصَاعَ - اس نے کینوں کو سپرد کر دیا اور تلوار سے لڑنا چھوڑ دیا۔

رَضَاعٌ رَاضِعٌ - کی جمع ہے بہ معنی پاجی اور کمینہ اور بد معاش (بعض نے کہا "بخیل" جو بخیل کی وجہ سے اپنے جانور کا دودھ منہ سے چوستا ہے دوہتا نہیں کہ کہیں دوہنے کی آواز سن کر دوسرے لوگ نہ آجائیں اور ان کو دودھ دینا پڑے)۔

خُذَهَا وَأَنَابُنُ الْأَشْوَاعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرِّضَاعِ - یہ مارے (سنجال) میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کادن پاجیوں کی ہلاکت کادن ہے (سلمہ بن اکوعؓ یہ جرز پڑھتے جاتے اور ان لیریوں کو تیر مارتے جاتے تھے)۔

مَا بِي مِنْ لَوْمٍ وَلَا رَضَاعَةٍ - نہ میں بخیل ہوں نہ مجھ میں کمینہ پن ہے۔

رَضَاعَةٌ - (نہا یہ میں سے کہ) یہ فتور آیا بکسرہ رادودھ پینا اور رَضَاعَةٌ صرف یہ فتور راہ معنی بخیلی و کمینگی اس کا فعل رَضِعَ آتا ہے یہ ضمیر ضار۔

لَوْرَأَيْتُ رَجُلًا يَرْضَعُ فَسَخِرْتُ مِنْهُ خَشِيْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَهُ - اگر میں کسی شخص کو دیکھوں کہ وہ اپنے جانور کا دودھ منہ سے چوس رہا ہے پھر میں اس پر ٹھٹھا کروں (مثلاً اہوں کجخت کیا

صَرَبَهُ بِمِرْضَاخَةٍ - اور ایک بڑے پتھر سے مارتا ہے (جس پر ٹھٹھیاں توڑی جاتی ہیں)۔

رَضَائِحٌ - عطیات و ہدایا۔

رَضِيعٌ لِأَبِي سُفْيَانَ وَإِنِّيهِ مَعَاوِيَةُ - ابوسفیان اور ان کے صاحبزادے معاویہ کو کچھ دیا گیا (ان کی تالیف قلب کے لئے)۔

رَضْرَضَةٌ - توڑنا یا چورہ کرنا۔

رَضْرَاضَةُ التُّومِ - حوض کوثر کی نکلیاں (جو پانی کی تہہ میں ہوتی ہیں) موتی ہیں۔

رَضْرَاضٌ - چھوٹی نکلیاں، موٹا آدمی۔

مَرَزْتُ بِجُجُوبٍ بَدْرٍ فَإِذَا بَرَجَلِي أَبْيَضَ رَضْرَاضٌ وَإِذَا رَجُلٌ أَسْوَدَ بِيَدِهِ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ يُضْرِبُهُ بِهَا الضَّرْبَةَ بَعْدَ الضَّرْبَةِ فَقَالَ ذَاكَ أَبُو جَهْلٍ فِي بَدْرِ كَيْ أَنْدَهْ كُفْرًا بَدْرِي نَشِيئِ ذَالِ دِي گَنِّي تَحِيئِ) وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص سفید رنگ موٹا تازہ ہے اور دوسرا شخص کالا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا ہے وہ اس سفید رنگ شخص کو مار پر لگا رہا ہے۔ پھر کہنے لگا یہ ابو جہل ہے (اس غیث کو قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا)۔

رَضٌّ - کوٹنا ریزہ ریزہ کرنا۔

رَضٌّ رَاضٍ جَارِيَةٌ - اس نے ایک چھوڑی کا سر پھیل ڈالا۔  
لُصِبَ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لُرَضٌّ - (صحیح لُرَضٌّ ہے صاد مہملہ سے، جیسے اور بھی بیان ہو چکا ہے)۔

خَفِضْتُ أَنْ تَرَضَّ فَجَحِذِي - میں ڈرا کہاں میری ران چورا چورا ہو جاتی ہے (اس حدیث سے بھی یہ اخذ ہوتا ہے کہ ران ستر عورت میں داخل نہیں ہے ورنہ بغیر حائل کے اس کا چھونا نہ ہو سکتا)۔

فَرَضَهُ النَّبِيُّ ﷺ - آنحضرت نے اس کو پھینک دیا (وہ ٹوٹ گیا)۔

رَضِعَ يَرْضَعُ يَرْضَعُ يَرْضَعُ يَرْضَعُ يَرْضَعُ - دودھ چوسنا چھانی میں سے۔

مَرَأَعَةٌ - دوسرے بچے کے ساتھ مل کر دودھ پینا بچہ دودھ پینے کے لئے اٹا کے حوالے کرنا۔

پناہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو دوسرے اس سے عمدہ اشغال اور نیز سیر و سیاحت میں مصروف نہ کرتا تو شاید میں اس فکر میں دیوانہ ہو جاتا۔ لعنت خدا کی ایسی خدمت اور نوکری پر جس کا انجام رنج ہو۔ اب تو حق تعالیٰ نے وہ غنا اور طمانیت قلب عطا فرمائی ہے کہ دنیا کی بادشاہت بھی بے حقیقت معلوم ہوتی ہے اس کی بھی مطلق خواہش نہیں رہی، چہ جائے کہ خدمت اور نوکری کی۔

مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعِيْنِي وَلَا أَحْبَبْتَنِي فِي مِثْلِ مَا جَانَا  
کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو یا مجھ سے کبھی تو نے یہ بیان کیا ہو (کہ میں نے تجھ کو دودھ پلایا تھا)۔

إِنَّ لَهُ مَوْضِعًا فِي الْمَحَبَّةِ۔ ابراہیم کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے (یعنی آنحضرت کے صاحبزادے کو جو بحالت شیر خوارگی گزر گئے تھے۔ بعض نے کہا جب آنحضرت کے صاحبزادے حضرت قاسم گزر گئے تو ام المومنین حضرت خدیجہؓ نے لگیں اور کہنے لگیں قاسم کا دودھ کیسا بہتر رہا ہے کاش وہ اتنا جیتا کہ اس کے دودھ پینے کے دن ختم ہو جاتے تو مجھ پر اتنی سختی نہ ہوتی۔ تب آنحضرت نے فرمایا کہ اس کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے اگر تو چاہے تو قاسم کی آواز تجھ کو بہشت میں سنا دوں حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ نہیں مجھ کو اللہ اور اس کے رسول کے فرمانے پر یقین ہے۔ یہ طرز فکر حضرت خدیجہ کی بے انتہا عقل و فہم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انہوں نے ایمان بالغیب کی فضیلت ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ طبی نے کہا دودھ پلانے کے مراد یہ ہے کہ وہ بہشت کے مزے لوٹ رہے ہیں جو دودھ سے نسبت رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ بعض ارواح مطہرہ قیامت سے پہلے بھی بہشت میں سکونت پذیر ہو جاتی ہیں جیسے شہیدوں کی روحمیں۔ جنگ بدر میں جو ایک بچہ شہید ہو گیا تھا آپ نے اس کی ماں سے فرمایا تیرا بچہ تو فردوسِ اعلیٰ میں ہے البتہ خاص اپنے اپنے ان مکانوں میں جو اہل بہشت کے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ حساب و کتاب کے بعد قیامت میں داخل ہوں گے)۔

رَضِعُ عَائِشَةَ۔ حضرت عائشہؓ کا دودھ (شریک) بھائی۔  
رَضِعُ أَبِيهٖقَاتَانِ۔ ایہقان کو (دودھ کی طرح) چوسنے والا

بچل ہے) تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ویسا ہی نہ ہو جاؤں (کیونکہ مثل مشہور ہے بڑا بول سامنے آتا ہے اور جو دوسرے پر ہنستا ہے اس پر خود ہنسا جاتا ہے)۔

أَرْضِعِيْنِي فَخَرُّمُنِي عَلَيَّ۔ آنحضرت نے (ابوحنذیفہؓ کی بیوی سے) فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے پھر اسکی محرم ہو جائیگی اور ابوحنذیفہؓ کو جو تیرا سالم کے سامنے نکلنا ناگوار ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ اس کے دل میں کوئی شبہ نہ رہے گا)۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرت نے ابوحنذیفہؓ کی بیوی کو دودھ پھونکا کر سالم کو پلا دینے کے لئے فرمایا نہ یہ کہ سالم چھاتی کو ہاتھ اور منہ لگا کر پئے اور بعض نے کہا آپ نے خاص سالم کے لئے چھاتی کا چھوٹا بھی معاف رکھا جیسے بڑھاپے میں دودھ پینے سے حرمت کا ہونا یہ بھی خاص سالم کے لئے تھا۔

نِعْمَتِ الْمُرْضِعَةِ وَبَسْتِ الْفَاطِمَةَ۔ دودھ پلانے والی (یعنی حکومت اور خدمت جس سے آدمی بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے) کیا اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی (برطرنی موقوتی یا موت) کیا بری ہے (مطلب یہ ہے کہ حکومت حاصل ہونے سے انسان کو خوشی تو ہوتی ہے روپیہ ملتا ہے۔ اقتدار حاصل ہوتا ہے مگر یہ خوشی کچھ کام کی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ غم لگا ہوا ہے کیونکہ ایک روز برطرنی اور موقوتی ہوگی یا موت آئے گی جب ان تمام ناپائیدار لذتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور خلق اللہ کے حقوق کا مواخذہ گردن پر رہے گا اس کا جواب دینا ہوگا۔ اسی لئے اہل اللہ نے دنیا کی خدمتوں اور حکومتوں سے ہمیشہ کنارہ کشی کی ہے اور باوجودیکہ ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں مگر انہوں نے حاکم اور قاضی بنا گوارا نہ کیا۔ جیسے امام ابوحنذیفہؓ نے باوجود خلیفہ منصور کی انتہائی کوشش کے عہدہ فضا کو قبول نہ کیا۔ اکثر دنیا داروں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ خدمت سے معزول ہوتے ہیں تو اس کے رنج میں جان تک دے دیتے ہیں۔ البتہ شاذ و نادر ہی حقیقت شناس اور سلیم الطبع انسان ایسے دیکھے ہیں کہ عزل اور موقوتی کے بعد بھی انہوں نے زندگی خوشی کے ساتھ گزاری۔ میں بلا تصنع کہتا ہوں وکلی باللہ شہیداً۔ کہ جب میں ہائی کورٹ میں جج کی خدمت سے علیحدہ کیا گیا تو ایک مدت تک دل پر ایسی پریشانی رہی کہ خدا کی

# اَضْطَاطِعُ رَضَاعٍ قَدْ كَلِمَاتٌ مِّنْ دَوَائِي لِعَلَّةِ الْخَلِيفَةِ

نے وَرَضِيْفُهُمَا بِكَسْرَةِ فَاظْرَحَا، یعنی دودھ کی اونٹنی کا دودھ۔)  
فَيَسْتَانِ فِي رَسْلِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا - وہ اپنے دودھ اور پتھر  
سے گرم کئے ہوئے دودھ میں رات بسر کرتے ہیں۔

مَنْلُ الَّذِي يَأْكُلُ الْقَسَامَةَ كَمَنْلِ جَدِي بَطْنُهُ  
مَمْلُورٌ ضَفَا - جو شخص تقسیم (بٹوارہ) کی اجرت کھاتا ہے اس کی  
مثال اس کی بکری کے بچے کی ہے جس کا پیٹ جلتے پتھروں سے  
بھرا ہو۔

فَاذَا قَرِيضٌ مِّنْ مَّلِيَةٍ فِيهِ اَثَرُ الرَّضِيْفِ - دیکھا تو ایک  
چھوٹی سی روٹی ہے جلتی ہوئی راکھ پر پکائی گئی ہے۔ اس پر پتھر پر  
بھنے ہوئے گوشت کا کچھ نشان ہے (تھوڑی سی گوشت کی چمکانی  
اس پر معلوم ہوتی ہے۔)

اُرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِجَدِيْنَيْنِ مَرَضُوْفَيْنِ - (جب ہند بنت عتبہ  
(معاویہ کی ماں) مسلمان ہوئی) تو اس نے آنحضرت کو دو بکری  
کے بچے بھنے ہوئے بھیجے (یعنی جلتے پتھر پر بھنے ہوئے)۔

ضَرْبُهُ بِمَرَضُوْفَةٍ - اس کی چند یا پر ہتھوڑا مارتا ہے (ایک  
روایت میں مَرَضُوْفَةٍ بِمَرَضُوْفَةٍ سے اس کا ذکر کر چکا۔)  
وَرَضَفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ - اور دوزخ کے گرم پتھر اس کو  
کھائیں گے (جلائیں گے)۔

كَانَ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ -  
آنحضرت دو رکعتوں کے بعد (چار رکعتی نماز میں ایسے ہوتے  
جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہو۔ پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جبہ سے  
اٹختے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے۔ مگر یہ ترجمانی کچھ دقیق نہیں ہے  
کیونکہ اس حدیث کو محمد شین تشہد کے باب میں لائے ہیں)۔

اِذَا ابْتَلَيْتْ بِاَهْلِ النَّصَبِ وَمَجَالَسَتِهِمْ فَكُنْ كَاَنَّكَ  
عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى تَقُوْمَ - جب تو ناصبوں کی صحبت میں گھر  
جائے (یعنی جو لوگ جناب امیر سے بغض رکھتے ہیں) تو اس طرح  
بیٹھ جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہوتا ہے (وہاں سے جلدی اٹھ جاؤ ایسی تا  
پاک صحبت سے دور رہو)۔

رَضَمٌ - مشکل سے دوڑنا۔ کھودنا۔ گرنا۔ مارنا۔ بڑے بڑے  
پتھروں سے بنانا۔ ٹھہر جانا۔  
رَضَمٌ - بڑے بڑے پتھر۔

(ایہ بیان ایک بوٹی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تروتازہ اور  
شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں  
ایک روایت میں رَضِيْعٌ ہے صادمہلہ سے۔ اس کا بیان اوپر ہو چکا  
ہے)۔

لَا رَضَاعَ بَعْدَ لِفْطَامٍ وَلَا يَنْتَمِ بَعْدَ اِخْتِلَامٍ - دودھ چھٹنے  
کے بعد پھر رضاعت نہیں ہے نہ جو ان ہونے کے بعد تیسری ہے۔

يَعْرُومُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَعْرُومُ مِنَ النَّسَبِ - رضاعت  
سے وہ حرمت ہوتی ہے جو نسبت سے ہوتی ہے۔

قَاتَمَ اللّٰهُ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ - اللہ تعالیٰ نے حضرت  
ابراہیم کا دودھ پینا بہشت میں پورا کر دیا (وہ اٹھارہ مہینہ کی عمر میں  
گزر گئے تھے)۔

رَضَمٌ - جلتے ہوئے پتھر یا جلتے ہوئے پتھر سے داغ دینا۔  
مَرَضُوْفَةٌ - جلا ہوا پتھر۔

رَضِيْفٌ - گرم دودھ جو جلتے پتھر سے گرم کیا جائے۔

مَرَضُوْفٌ - وہ گوشت جو جلتے پتھر پر بھونا جائے۔

كَانَ فِي التَّشْهَدِ الْاَوَّلِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ -  
آنحضرت اول تشہد میں اس طرح بیٹھے جیسے آپ جلتے پتھر پر  
بیٹھے ہیں (یعنی جلد کھڑے ہو جاتے)۔

رَضْفٌ - مفرور رَضْفَةٌ ہے۔

وَذَكَرَ الْفَتْنِ ثُمَّ اَلَّتِي تَلِيهَا تَرْمِي بِالرُّضْفِ - پھر جو  
فتنہ اس کے بعد ہوگا وہ تو جلتے پتھر اچھا رہا ہوگا۔ (یعنی بہت سخت  
فتنہ ہوگا)۔

اَكُوُوْهُ اَوْ اَرَضِفُوْهُ - اس کو آگ سے چڑکا دو یا گرم پتھر سے  
داغو۔

بَشِّرِ الْكٰفِرِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمِي عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ -  
جو لوگ کفر کرنے سے باز نہیں آتے (روپیہ پیسہ گاڑ کر اور اس کی  
زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ (وہ) پتھر سے داغے  
جائیں گے (اس پتھر سے) جو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے  
گا۔

لٰكِنْ مِنْحِيْهِمَا وَرَضِيْفُهُمَا - جو جانور ان کو دودھ پینے کے  
لئے دیا گیا ہے اس کا دودھ اور پتھر سے گرم کیا ہوا دودھ (بعض

رَضَامٌ - ایک بوٹی ہے۔

رَضِيمٌ - پتھر سے بنا ہوا۔

رَضِيمٌ - ایک پرندہ ہے۔

لَمَّا نَزَّكَتْ وَأَنْذِرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ أَمَى رَضَمَةَ جَبَلِي فَعَلًّا أَعْلَاهَا - جب یہ آیت اتری کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ تو آپ پہاڑ کے ایک پتھر پر آئے اس کے اوپر چڑھ گئے۔

رَضَمَةٌ - یہ منفرد ہے رَضَمٌ اور رَضَامٌ کا (بعض نے کہا رَضَمَةٌ پتھروں کا بیہ جو تھے اوپر رکھے ہوں)۔

وَرَضَمُوا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ - (مرد کو دو پتھروں کے بیچ میں رکھا) پھر اس پر پتھر چن دیئے (اس کو پتھروں میں دبا دیا)۔

وَكَانَ الْبِنَاءُ الْأَوَّلُ رَضَمًا - (قریش نے کعبہ کو کنگڑیوں سے بنانا چاہا) پہلی بنا پتھروں کی تھی۔

حَتَّى رَكَزَ الرَّأْيَةَ فِي رَضَمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ - انہوں نے پتھروں کی چٹانوں میں جھنڈا گاڑ دیا۔

حَتَّى رَكِبَ اللَّذَابَةَ فِي رَضَمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ - پتھروں پر آئے (اور) اپنے جانور پر سوار ہوئے۔

رَضَمُوا عَلَيْهِ - پتھر اس پر جوڑ دیئے (نووی نے کہا رَضَمَةٌ یہ سکون ضاد اور رَضَمَةٌ فتح ضاد دونوں طرح صحیح ہے)۔

رَضُوْا يَارِضِيْ يَارِضِيْ يَارِضُوْنَا يَارِضُوْنَا يَامِرُضَاةَ رَضَا مَنَدِيْ -

مُرَاصَاةٌ - کسی کی رضامندی ڈھونڈنا۔

إِرْضَاءٌ - راضی کرنا۔

تَوَارِضِيٌّ - آپس میں رضامندی۔

إِرْتِضَاءٌ - پسند کرنا اختیار کرنا۔

رِضَاءٌ - رضامندی۔

أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَاقِفِكَ مِنْ عِقَابِكَ - میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے۔

إِذَا قَالَ أَقْرَبُكَ عَلَيَّ مَا أَقْرَبَكَ اللَّهُ فَهُمَا عَلَيَّ تَوَارِضِيَهُمَا - اگر مالک زمین نے قابض زمین سے یوں کہا میں

تجھ کو وہاں رہنے دیتا ہوں جہاں اللہ نے تجھ کو رہنے دیا تو (اس سے زمین کا بیہ نہ ہوگا بلکہ) مالک زمین اور قابض کی دونوں کی رضا مندی پر معاملہ رہے گا (اگر مالک زمین چاہے تو قابض کو نکال سکتا ہے اور قابض چاہے تو اپنا قبضہ چھوڑ سکتا ہے)۔

أَمَّا تَرَضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى - (اے علی) تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو جیسے ہارون کا موسیٰ کے ساتھ تھا (یہ آنحضرت نے اس وقت فرمایا جب آپ جنگ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے

حضرت علیؑ کو حفاظت عیال و اطفال کے لئے مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علیؑ کو عدم شرکت جہاد سے ملال ہوا۔ اس وقت آپ نے یہ

حدیث فرمائی۔ اس سے اہل تشیع کا یہ مطلب ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علیؑ آنحضرت کے بعد خلیفہ بلا فضل تھے کیونکہ یہ تشبیہ کل باتوں میں نہیں ہے بلکہ صرف اس بات میں جیسے حضرت موسیٰؑ طور پر جاتے وقت بنی اسرائیل کی نگہداشت کے لئے حضرت ہارون کو چھوڑ گئے تھے ویسے ہی آنحضرت حضرت علیؑ کو زمانہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے اور حضرت ہارون تو چالیس برس پہلے حضرت موسیٰؑ سے گزر گئے تھے۔ دوسرے غزوہ تبوک کو جاتے وقت آپ

نماز پڑھانے کے لئے عبداللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تھے اگر خلافت مقصود ہوتی تو حضرت علیؑ ہی کو نماز پڑھانے کا بھی حکم دے جاتے)۔

رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا - ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی اور خوش ہیں۔

لَا تَسْخَعُ الْبِكْرُ وَالثَّيْبُ إِلَّا بِرِضَاهَا - کنواری یا شوہر دیدہ کسی عورت کا (جو بالغ ہو) بغیر اس کی مرضی کے نکاح نہ کیا جائے (ورنہ اس کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل رہے گا اگر وہ ناراض ہو)۔

ثُمَّ أَرْضِينِي بِهِ - (پہلے اس کو میرے لئے مقدر کر) پھر مجھ کو اس پر راضی کر دے۔

رَضِينِي بِاللَّهِ رَبًّا - وہ اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا (یعنی اس کو بجز اپنے رب کے کسی کی طلب نہیں صرف اسی کے آگے دست سوال پھیلاتا ہے)۔



الرِّضَا- لقب ہے امام علی بن موسیٰ کا جن کا مزار طوس یعنی مشہد مقدس میں ہے۔ ان سے دشمن اور دوست سب راضی تھے اسی لیے آپ کا لقب رضا ہوا۔ ۱۳۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

إِشْهَدُ عَلِيَّ رِضَاً- عورت کی رضا (یعنی اذان) پر گواہ کر۔  
بَلِّغْ بَنِي رِضْوَانِكَ- مجھ کو اپنی رضامندی کے مرتبے تک پہنچا دے۔

أَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَا- میں تیرے حکم اور تقدیر پر راضی ہونا مانگتا ہوں (یہ انتہائی مرتبہ ہے درویشی اور ولایت کا محبوب کا ہر فعل محبت کی نظر میں اچھا ہی معلوم ہوتا ہے)۔

أَشْكُرُكَ حَتَّى تَرْضَى وَتَعُدَّ الرِّضَى- میں تیرا شکر یہاں تک کروں کہ تو راضی ہو جائے اور راضی ہو جانے کے بعد بھی تیرا شکر کرتا رہوں (تیری رضا پر جو بڑی نعمت ہے)۔

مَسِيدٌ مَرْتَضَى- شیعہ مذہب کے بڑے عالم گزرے ہیں ان کا نام علی بن حسین بن موسیٰ تھا ۳۷۱ھ میں فوت ہوئے۔ ان کے بھائی سید رضی تھے جنھوں نے کافہ کی شرح کی ہے وہ ۴۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرْضَاةَ الرَّحْمَانِ- لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اللہ کی رضامندی ہے۔

أَجَلٌ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي- میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں (جو سب سے بڑی نعمت ہے)۔

ثُمَّ أَرْضِي بِهِ- پھر مجھ کو اس پر راضی کر دے (ایک روایت میں رَضِي بِهِ)۔

مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا رَحًا- جو اللہ کے رب ہونے پر (اور اسلام کے دین برحق ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر) راضی ہوا (یعنی دل سے ان کو مانا)۔

مَنْ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِي وَرَضِيَ بِحُكْمِي- جس نے میری تقدیر کو تسلیم کیا (اس پر صابر اور شاکر رہا) اور میرے حکم سے راضی ہوا (اور میری بلا پر صبر کیا) اس کو میں صدیقوں میں لکھوں گا۔

أَوَّلُ الْوَقْتِ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ- اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی کا موجب ہے۔

أَرْضِي آيَةً وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى- سارے قرآن میں بڑی امید کی آیت یہ ہے۔ ولسوف يعطيك ربك فترضى- (کیونکہ آنحضرت اپنی امت میں سے کسی کا دوزخ میں داخل ہونا پسند نہ کریں گے۔ لیکن یہ جو دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض امت محمدیہ کے گنہگار لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آنحضرت کو ایسے لوگوں کی خبر نہ ہوگی اور جب اللہ کی مشیت کے تحت اطلاع ہوگی آپ ان کو بھی نکلا کریں گے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ راضی کرنا ان کے دوزخ سے نکلنے کے بعد ہوگا)۔

سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ- میں اللہ کی پاکی اس طرح بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو۔

وَأَخَذَ لِنَفْسِكَ رِضَاءً مِّنْ نَّفْسِي- اپنے نفس کو مجھ سے راضی رکھ (جو میں تیرے لیے کروں) اس پر خوش رہ میرا شکر بجالا۔ حضرات صوفیہ لکھتے ہیں کہ بلا اور مصیبت پر دوہری خوشی کرنی چاہیے کیونکہ وہ خالص محبوب کی رضا ہے اور نعمت میں ہماری رضا بھی شریک ہے)۔

إِذْ رَضُوا مَا رَضَى اللَّهُ لَهُمْ مِنْ ضَلَالٍ- تم بھی اس پر راضی ہو جو اللہ کی مرضی ہے ان کا گمراہ ہونا۔

لَا تَقُولَنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُنْتَهَى عِلْمِهِ قُلْ مُنْتَهَى رِضَاؤِهِ- اس طرح مت کہہ کہ اللہ کی تعریف جہاں تک اس کا علم پہنچے۔ (کیونکہ اس کے علم کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے) بلکہ یہ کہہ جہاں تک اس کی مرضی ہو۔

مَنْ رَضِيَ بِالْقَلْبِ مِنَ الرِّزْقِ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ أَلَيْسَ مِنَ الْعَمَلِ- جو شخص تھوڑی روزی پر اللہ سے راضی رہے (کوئی کلمہ ناشکری کا زبان سے نہ نکالے) اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑا عمل قبول کر لے گا۔

مَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْجَلَالِ خَفَّتْ مُؤْنَتُهُ- جو شخص تھوڑے جلال مال پر راضی رہے (حرام کی طرح نہ کرے) اس کی فکر ہلکی ہوگی (اس کو زیادہ غم اور اندیشہ نہ ہوگا)۔



اللہ کے گروہ کی طرف کیسا اشارہ کنایہ کرتے ہیں (ان کا نام نہیں لیتے)۔

فَوَطْنٍ بِالْحَبَشِيَّةِ - اس نے حبشی زبان میں بات کی۔

نَهَى عَنْ رِطَانَةِ الْأَعَاجِمِ فِي الْمَسَاجِدِ - مسجدوں میں عجیبوں کی طرح باتیں کرنے منع فرمایا (یعنی عجمی زبان میں بے فائدہ بک بک کرنے سے)۔

رَطُو يَارَطِي - جماع کرنا (جیسے واطی ہے)۔

أَزْطَبُ الْأَرْضِ - زمین نے ارٹی، اگائی (جو ایک درخت کا نام ہے)۔

### باب الرءاء مع العين

رُغْبٌ يَارَغَبٌ - ڈرانا، ٹھہرنا، کاٹنا۔

ارْزِعَابٌ - ڈرنا۔

نُصِرْتُ بِالرُّغْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ - میری مدد کی گئی رعب سے (یعنی میرے دشمنوں پر ایک مہینہ کی راہ سے میرا رعب پڑتا ہے)۔

رُغْبٌ اور رُغْبٌ - ڈرنا اور خوف۔

إِنَّ الْأَلَى رُغْبُوا عَلَيْنَا - (ایک روایت میں یوں ہی ہے عین مہملہ سے اور مشہور روایت بَعُوا عَلَيْنَا ہے)۔ یعنی ان کافروں نے ہم پر رعب ڈالا۔

فَرُعِبْتُ مِنْهُ - میں اس سے خوف زدہ ہو گیا۔

إِلَّا أَخَذُوا بِالرُّغْبِ - جو حاکم رشوت کھائیں گے ان پر رعب کا وبال پڑے گا (حق تعالیٰ ان کو اس آفت میں مبتلا کرے گا، ہمیشہ ڈرتے اور سمجھتے رہیں گے۔ کہاں پکڑے جاتے ہیں کہاں رشوت کھل جاتی ہے ایسی زندگی پر تکیہ)۔

اتَّخَذُوا الْحِمَامَ الرَّاعِبَةَ فَإِنَّهَا تَلْعَنُ قَلَّةَ الْحُسَيْنِ - ان کبوتروں کو پالو جو زرد سے غرغروں کرتے ہیں وہ امام حسین کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں۔

رُغْبُوتٌ - خوبصورت موٹی تازی عورت (اس کی جمع رُغَائِبُ ہے)۔

رُغْبَلَةٌ - خوبصورت عورت سے نکاح کرنا۔ کاٹنا پھاڑنا۔

رَطْلٌ - بڑھ جانا، انداز کرنا وزن کا۔

رَوَطِيلٌ - تیل لگا کر نرم کرنا، لٹکانا، چھوڑ دینا۔ رطل سے تولنا۔

رَوَطْلٌ يَارَوَطْلٌ - ایک باٹ بارہ اونس کا (یعنی ڈیڑھ پاؤ کا)۔

لَوْ كَشِفَتِ الْبَطَاءُ لَشَغَلَ مُحْسِنٌ بِإِحْسَانِهِ وَمُسِيءٌ بِإِسَاءَتِهِ عَنْ تَجْدِيدِ نَوْبٍ أَوْ تَوَطِيلِ شَعْرٍ - اگر (غفلت کا) پردہ اٹھ جائے (اور آخرت کا کھل جائے) تو نیک اور بد سب

کپڑے بدلنے سے یا بالوں کو تیل لگا کر نرم کرنے سے باز آجائیں (یعنی آخرت کی فکر میں ایسے مشغول رہیں کہ تن بدن کا

خیال نہ رہے)۔

عَلَامٌ رَطْلٌ - نرم اعضا کا لڑکا (عورتوں کی طرح)۔

رَطْمٌ - کسی کام میں ایسا پھنسانا کہ اس میں سے نکل نہ سکے پورا ڈکر داخل کرنا۔

ارْطَامٌ - چپ رہنا۔

رَاطِمٌ - لازم۔

ارْطَامٌ - ایسا پھنسا کر نکل نہ سکے۔

رَطُومٌ - وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

مَنْ اتَّخَرَ قَبْلَ أَنْ يَنْفَقَهُ ارْطَمَ فِي الرِّبَا أَوْ ارْطَمَ -

جو شخص بغیر نقد حاصل کئے (شریعت کے وہ مسائل جو بیع و شرا سے متعلق ہیں) تجارت کرنے لگے وہ سود میں پھنس جائے گا پھر پھنس جائے گا۔

أَسْأَلُهُ مَسْئَلَةً يَرْتَطِمُ فِيهَا كَمَا يَرْتَطِمُ الْجِمَارُ فِي

الْوَحْلِ - میں اس سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جس میں وہ ایسا پھنس جائے گا جیسے گدھا کچھڑ میں پھنس جاتا ہے۔

رِطَانَةٌ - عجمی زبان میں بات کرنا (جیسے مَرُاطِنَةٌ ہے)۔

أَتَتْ إِمْرَأَةً فَارِسِيَّةً فَرَطَتْ لَهُ الرِّطَانَةَ - ایک فارسی

عورت ان کے پاس آئی اور عجمی زبان میں کچھ بات کی۔

تَوَاطُنٌ - وہ کلام جو آپس میں دو شخص یا کئی شخص کچھ اصطلاح

مقرر کر کے کریں عام لوگ اس کو نہ سمجھیں ہمارے ہندوستان میں

عورتیں زر زری یا دروری بولا کرتی ہیں۔ ہر حرف کے بعد ایک

زے یا وال بڑھاتی ہیں)۔

أَمَا تَرَى كَيْفَ يَرْتَطُونَ بِحُزْبِ اللَّهِ - تو نہیں دیکھتا وہ

## لَعَابُ الْحَدِيثِ

ص

ش

س

ز

ر

ذ

د

خ

ج

ح

ث

ب

ا

ب

ت

ث

ج

ح

خ

د

ذ

ر

فَارْتَعَجَ الْعَسْكَرُ - لشکر گھیر گیا۔  
وَأَلْهَمَ ارْتِعَاجًا - (بدر کے دن قریش کے مشرکین اترتے ہوئے نکلے) اور ان کی تعداد بہت تھی۔  
رَعْدًا - بادل کی آواز (گرج) بعض نے کہا فرشتہ کا نام ہے جو ابر کو ہانکتا ہے۔

رَعَدَتِ الْمَرْأَةُ - عورت آراستہ ہوئی۔  
ارْتِعَاجًا - لرزنا ڈرنا۔  
رَعْدَةً - اضطراب اور لرزہ۔  
رَعْدًا - بہت باتیں کرنے والا۔

فَجِيءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَأَيْتَهُمَا - وہ دونوں لائے گئے ان کی رگیں (ڈر کر) جھجھکی رہی تھیں۔  
إِنَّ أُمَّتًا مَاتَتْ حِينَ رَعَدَ الْإِسْلَامُ وَبَرَقَ - ہماری ماں اس وقت مر گئی جب اسلام گرجنے اور کوند بننے لگا (یعنی اسلام کو غلبہ حاصل ہوا اور دشمنان اسلام مسلمانوں سے ڈرنے اور کاہنے لگے)۔

الرَّعْدُ مَلَكٌ وَالصَّوْتُ زَجْوَةُ السَّحَابِ - رعد ایک فرشتہ ہے اور آواز اس کے ابر ہانکنے کی ہے (وہ ابر کو جہاں حکم ہوتا ہے اوجھ ہانکتا ہے)۔

قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَارْعَدَ - وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا لرز رہا تھا۔

فَمَنْطِقَةُ الرَّعْدِ - اللہ تعالیٰ ابر کو پیدا کرتا ہے وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے (اس کا بولنا رعد (گرج) ہے) اور اس کا ہنسنہ بجلی ہے)۔

رَعْدِيْدٌ - نامزد بزدل۔  
رَعْرَعَةٌ - گانا زمین پر لہریں مارنا سوار ہونا۔  
فَلَمَّا سَبَّ وَتَوَعَّرَعَ - جب جوان ہوا اور سیانا ہو گیا (بڑا ہو گیا)۔

قَرَعَرَعَتِ السِّنُّ - دانت بل گیا۔  
لَوْ يَمُرُّ عَلَى الْقَصَبِ الْوَعْرَاعِ سُرَّ لَبَّ بَأْسٍ پَرَّزْرَعُ - (اس کی آواز سنائی دے)۔  
رَعْرَعٌ - نامزد بزدل۔

تَرَعَّبُ - پرانا ہونا۔  
رَعْبَلَةٌ - پرانا کپڑا (اس کی جمع رَعَابِيْلُ ہے)۔  
إِنَّ أَهْلَ الْيَمَامَةِ رَعْبَلُوا فَسَطَطَ خَالِدٌ بِالسَّيْفِ - پیامد والوں نے (یعنی مسلمین کذاب کے ساتھیوں نے) خالد بن ولید کا خیمہ تلواروں سے کاٹ ڈالا (خالد بن ولید لشکر اسلام کے سردار تھے پیامد والوں نے سخت حملہ مسلمانوں پر کیا یہاں تک کہ خالد کے خیمہ تک پہنچ گئے اس جنگ میں بہت مسلمان شہید ہوئے اور کئی بار مسلمان پسا ہو گئے۔ لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ مسلمین کذاب وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

تَرَمِي الْيَلْبَانَ بِكُفَيْهَا وَمَدْرَعَهَا مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَاثِيهَا رَعَابِيْلُ - اپنے سینے پر دونوں ہتھیلیاں مارتی ہے اور اس کا کرتہ ہنسلیوں سے پھنا ہوا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہے۔  
تَوَبُّ رَعَابِيْلُ - وہ کپڑا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو۔  
رَعْتُ - کان کے کنارے سفید ہونا کاٹنا۔

فَكَانَ يُحَلِّيْنَا رَعَاثًا مِّنْ ذَهَبٍ وَتَلْوُ لَوْءٍ - (ام زینب کہتی ہیں کہ میں اور میری دونوں بہنیں آنحضرت کی پرورش میں تھیں) آپ ہم کو سونے اور موتی کی بالیاں پہناتے (یعنی کان میں)۔

رَعَاثٌ - مفرور عتقا اور رَعْنَةٌ ہے (مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے)۔

وَذِفْنٌ تَحْتِ رَاعُوْنَةِ الْبَيْرِ - اور کنویں میں جو ایک پتھر اس کو صاف کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے اس کے نیچے (یہ جادو کا سامان گاڑا گیا۔ مشہور راعوْفَةٌ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

تَرَعَّجَتِ الْمَرْأَةُ - عورت نے بالی پہنی۔  
بَلَكْنِي أَنْ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَدْخُلُ الْمَرْأَةَ فَيَنْزِعُ حَجَلَهَا وَقَلْبَهَا وَقَلَّ دَهْنًا وَرَعَانَهَا - مجھ کو خبر ملی ہے کہ ان میں کوئی شخص عورت کے پاس جاتا تو اس کی پازیب کٹگن ہار اور بالیاں اتار لیتا۔

رَعَجٌ - پے در پے چمکنا، گھبرادینا مال دار کرنا۔  
رَعَجٌ - بہت ہونا۔  
ارْتِعَاجٌ - لرزہ ہونا بہت ہونا بھر جانا۔

## لَعَائِنَةُ الْحَارِثِيَّةِ

ش ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ا ي ء

فِي رُغْظِهِ - يَكْسُومُ نَے آپ کے لئے کچھ تھمیا ر بطور تحفہ بھیجے ان میں ایک تیر بھی تھا جس کا پیکان اس کے رِعْظ میں جوڑ دیا گیا تھا۔  
رُعْظٌ - ٹھہر جانا۔

رَعَاةٌ - بے عقل شتر مرغ۔

إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاةَ النَّاسِ - حج کے موسم میں بے وقوف کسبے (سب قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں)۔

إِنَّ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ رَعَاةٌ غَثْرَةٌ - یہ لوگ تو نا سمجھ جاہل ہیں۔  
وَسَائِرُ النَّاسِ هَمَجٌ رَعَاةٌ - باقی لوگ سب رذیل بے عقل ہیں (یہ حضرت علیؑ کا قول ہے)۔

رَعْفٌ يَارُعَافَ - ناک سے خون بہنا (کسیر پھوٹنا) آگے بڑھ جانا کہاں گھس آنا۔

رَعْفٌ - بہنا۔

إِرْعَافٌ - جلدی کرنا بھرتا۔

إِرْعَافٌ - آگے بڑھ جانا۔

لَيْسَ فِي الرُّعَافِ وَضوءٌ - رُعَافٌ میں وضو نہیں ہے۔ (یعنی کسیر پھوٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

لَا يَنْقَطِعُ الصَّلَاةُ شَيْءٌ مِنَ الرُّعَافِ - کسیر پھوٹنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔

مَنْ أَصَابَهُ قِيٌّ أَوْ رُعَافٌ - جس کو قے آجائے یا اس کی کسیر پھوٹ جائے (وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کر کے باقی نماز اس پر بنا کر لے)۔

وَدُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْفَةِ الْبَيْرِ - (وہ جادو کا سامان) اس کے پتھر کے نیچے گاڑا گیا جو کنوئیں کی تہہ میں رکھا جاتا ہے تاکہ جب کنواں صاف کرنے کی ضرورت ہو تو اس پر بیٹھ کر صاف کریں) (بعض نے کہا راعوفہ وہ پتھر جو کنوئیں کے منہ پر لگایا جاتا ہے پانی بھرنے والا اس پر کھڑا ہوتا ہے)۔

سَمِعَ جَارِيَةً تُصْرِبُ بِاللَّدِّ فَقَالَ لَهَا إِرْعَفِي - ایک عورت کو سنا جو فد بجاری تھی فرمایا آگے بڑھ جا (نہا یہ میں ہے کہ رِعْف آگے بڑھنا۔ باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہے اور کسیر پھوٹنے کے معنی باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہے)۔

يَا كُلُّونَ مِنْ تِلْكَ الدَّائِيَةِ مَا شَاءَ وَاحْتَى اِرْتَعَفُوا - اس

صَبِيٍّ مُتَوَعِّغٌ - وہ بچہ جس کی عمر دس سال سے بڑھ گئی ہو۔  
رَعْرَاعٌ أَيْوَبٌ - ایک بھابھی ہے۔  
رَعَزٌ - جماع کرنا۔  
مُواَعِدَةٌ - انقباض عتاب۔

رَعْسٌ - لرزنا، ضعف سے آہستہ چلنا۔  
رَعْسَانٌ - بکتر سے ہلانا۔

إِرْتِعَاسٌ - لرزنا۔

إِرْعَاسٌ - لرزنا۔

رَعْسٌ - لرزنا۔

إِرْعَاشٌ - لرزنا۔

رَعِشٌ - نامرد۔

رَعِشَةٌ - لرزہ کچکی۔

مَرْعِشٌ - ایک قسم کا کیوڑ۔

رَعَصٌ - جھاڑنا ہلانا کھینچنا (جیسے اِرْعَاصُ ہے)۔

إِرْتِعَاصٌ - بیچ کھانا گراں ہونا لرزنا۔

خَرَجَ بِفَرَسٍ لَهُ فَتَمَعَكَ نَمَّ نَهَضَ نَمَّ رَعَصَ - وہ ایک گھوڑا لے کر نکلے پہلے مٹی میں لوٹا پھر اٹھا پھر کا پینے لگا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

إِرْتَعَصَتِ الشَّجَرَةُ - درخت ہلنے لگا۔)

رَعَصَتْهَا الرِّيحُ يَا أَرَّ عَصْنَهَا الرِّيحُ - ہوانے اس کو ہلا دیا۔

إِرْتَعَصَتِ الْحَيَّةُ - سانپ گڈلی مار کر بیٹھ گیا (جیسے تَلَوَاتِ الْحَيَّةُ ہے)۔

فَضْرَبَتْ بِيَدِهَا عَلَيَّ عَجَزَ هَا فَأَرَّ تَعَصَّتْ - اس نے اپنی سرین پر ہاتھ مارا پھر لرزے لگی۔

رُعْظٌ - تیر کا وہ مقام جس پر پیکان چڑھاتے ہیں (یعنی نوک)۔

رُعْظٌ - رِعْظ بنا تا۔

رُعْظٌ - توڑنا۔

رُعْظٌ رِعْظٌ نُؤْنَا -

تَوْرِعِظٌ - ہلانا۔

أَهْدَى لَكَ يَكْسُومٌ سِلَاحًا فِيهِ سَهْمٌ قَدْرُكَبٍ مِعْبَفَةٌ

## لَعْنَةُ السَّاحِرِيَّةِ

کام سے باز نہ رہے (اس کو اللہ کی کتاب کچھ اثر نہ کرے)۔  
 مَنْ لَمْ يَرْغَبْ عِنْدَ الشَّيْبِ - جو شخص بڑھاپے میں بھی برے  
 کام سے باز نہ رہے اس پر (یعنی معاصی پر) شرمندہ اور نادم نہ  
 ہو (اس کی بھلائی کی امید نہیں)۔

لَعْلَهُ يَرْجِعُ أَوْ يَرْغَبُ - شاید وہ پھر جائے یا باز رہے  
 (مطلب یہ ہے کہ جو گواہی اس کے پاس ہو وہ بیان کر دے یہ نہ  
 کہے کہ میں حاکم سے بھی معلوم کر لوں شاید وہ کچھ اور حکم دے)۔  
 رَغِيٌّ - چرنا یا چرانا، دیکھنا، تاکنا، انتظام کرنا، حفاظت کرنا  
 نگہداشت کرنا انجام کا خیال کرنا۔

رَاعَتِ الْأَرْضَ - زمین میں چارہ بہت ہو گیا۔  
 رِعَايَةٌ - کھلی اٹھنا (اب عرف میں رعایہ کہتے ہیں پاس داری  
 اور طرف داری کو)۔

حَتَّى تَرَى زِعَاءَ الشَّاءِ يَنْطَا وَتُونَ فِي الْبُنْيَانِ - تو  
 بکریاں چرانے والے کو دیکھے لمبی لمبی عمارتیں بنا رہے ہیں (یہ جمع  
 ہے راعی کی یہ معنی چرواہا۔ اور رِعَايَةٌ اسی کی جمع ہے)۔

إِذَا تَطَاوَلَتْ رِعَاةُ الْإِبِلِ - جب اونٹ چرانے والے لمبی لمبی  
 عمارت ٹھونکنے لگیں (مطلب یہ ہے کہ غریب دیہاتی لوگ مال دار  
 ہو جائیں۔ دھننے، جولا ہے کم ذات عالی شان عہدوں پر مقرر  
 ہوں)۔

سَكَتَهُ رَاعِي عَنَمٍ - گویا وہ بکریوں کا چرواہا ہے (یعنی جہالت  
 اور بد سلیقگی میں)۔

إِنَّمَا هُوَ رَاعِي ضَانٍ مَالِهِ وَلِلْحَرْبِ - وہ تو بھڑوں کا  
 گڈر یا (دہنگر) ہے اس کو جنگ سے کیا علاقہ (وہ لڑائی کا فن کیا  
 جانے)۔

أَرْعَاهُ عَلَيَّ زَوْجٍ فِيمَا ذَاتِ يَدِهِ - (قریش کی عورتیں  
 بہترین عورتیں ہیں بچہ پر کم سنی میں بہت مہربان اور) شوہر کے  
 ہاتھ میں جو مال ہے (اس کی کمائی) اس پر اچھی طرح نگاہ رکھنے  
 والیاں (یعنی فضول خرچ نہیں ہیں بلکہ گھر گھر ہست اور کفایت  
 شعار ہیں)۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْنُونٌ عَنْ رِعِينِهِ - تم میں سے ہر  
 شخص سردار ہے اور نگہبان اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی

جانور میں سے جتنا چاہے کھاتے رہے یہاں تک کہ (طاقتور ہو  
 کر) آگے بڑھ گئے (ان کے پاؤں میں قوت آگئی)۔

سِنَّةُ الرَّعَافِ - نکیر پھونٹنے کا سال۔  
 رَعْلٌ - خوب کو چومانا۔  
 رَعْلٌ - حماقت۔

كَانَتِي بِالرَّعْلَةِ الْأُولَى حِينَ أَشْفُو عَلَى الْمَرْجِ كَبْرًا  
 ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّلَاثَةُ - جیسے  
 میں سواروں کی پہلی کٹڑی (اسکو اڈرن) میں ہوں جب وہ رسنے پر  
 چڑھی تو انھوں نے تکبیر کہی پھر دوسری کٹڑی آئی پھر تیسری کٹڑی  
 آئی (نہا یہ میں ہے کہ سواروں کی ایک کٹڑی کو رعلة کہتے ہیں اور  
 سواروں کے جتنے کو رعیل کہتے ہیں)۔

سِرَاعًا إِلَى أَمْرِهِ رَعِيلاً - اپنے کام میں جلدی کرنے  
 والے گھوڑے کے سوار۔

رَعْلٌ - ایک قبیلہ کا بھی نام ہے رسول اللہ نے اس پر لعنت کی  
 ہے۔  
 رَعْمٌ - تمہبائی کرنا، تاکنا۔

رِعَامَةٌ - جانور دبلا ہو کر اس کی ناک یہنا۔  
 صَلَّوْا فِي مَرَاجِ الْغَنَمِ وَأَمْسَحُوا رِعَامَهَا - بکریوں کے  
 تھان میں (جہاں وہ رات کو رہتی ہیں) نماز پڑھ لو اور ان کی ناک  
 رینٹ پونچھ ڈالو۔

شَاةٌ رَعُومٌ - دلی بکری میں جس کی ناک بہ رہی ہو۔  
 نَظَفُوا أَمْرًا بَضَاهَا وَأَمْسَحُوا رِعَامَهَا - بکریوں کے تھان  
 صاف رکھو ان کی ناک کی رینٹ پونچھ ڈالو (ایک روایت میں  
 رِعَامَهَا ہے غنم سے یعنی ان کے بدن پر سے مٹی  
 (غبار) پونچھ ڈالو)۔

رُعُونَةٌ - حماقت، لنگ جانا۔  
 أَرْعَنُ - احمق۔  
 رَعُوٌّ - پھر جانار جو ع کرنا۔

إِرْعُواؤُا - باز رہنا۔ عود کرنا۔  
 شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَفْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُ إِلَى شَيْئٍ  
 مِّنْهُ - سب سے برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے پھر برے

كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةً الْإِبِلِ - اونٹوں کو چرانا ہمارے ذمہ تھا  
(باری باری ہم میں سے ہر شخص اونٹ چراتا)۔

رُؤَاةُ الْبَنَاتِ كَثِيرٌ وَرِعَايَةُ قَلِيلٌ - قرآن کے روایت  
کرنے والے بہت ہیں لیکن اس میں تامل اور فکر کرنے والے کم  
ہیں (اس کو سوچنے والے اس میں غور کرنے والے)۔

الْعُلَمَاءُ يَحْزَنُونَ تَرْكُ الرِّعَايَةِ - علماء کو اپنے علم پر عمل نہ  
گمراہی میں ڈالے گا۔

لَيْسَ مِنْ رِعَاةِ الدِّينِ - وہ دین کا خیال کرنے والوں میں  
سے نہیں ہے۔

وَأَسْرَعَكُمْ أَمْرٌ خَلْفَهُ - تم کو اس نے اپنی مخلوق کے  
کاموں کا حاکم اور محافظ بنایا۔

### باب الرءاء مع الغين

رَعْبٌ يَارُعْبُ يَارُعْبَةُ - کسی کام کی خواہش کرنا۔ حرص کے ساتھ  
اس کو چاہنا۔

رَعِبَ عَنهُ - اس سے نفرت کی اس کو نہیں چاہا۔

رَعِبَ بِهِ عَنْ غَيْرِهِ - اس کو دوسروں پر فضیلت دی۔

رَعِبَ إِلَيْهِ رَعْبًا يَارُعْبًا يَارُعْبَتَا يَارُعْبَانِيَا  
رُعْبَتَا يَارُعْبَةَ - عاجزی کی زاری کی سوال کیا۔

رَعِبَ الرَّجُلُ يَرُعِبُ رُعْبًا وَرُعْبًا - بہت کھانے والا  
ہے۔

رَعِبُ الْبَطْنِ - بڑا پیڑ کھاؤ۔

أَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّعَابِ لَا يَعْلَمُ حُسْبَانَ آجِرِهَا  
إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - سب سے بہتر ثواب کا کام ان اونٹنیوں کا دینا  
ہے جو بہت دودھ دیتی ہیں خوب کھاتی ہیں اس کے ثواب کا  
حساب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جَوْفٌ رَعِيبٌ - کشادہ پیٹ۔

وَأِدْرَعِيبٌ - کشادہ میدان۔

طَعَنَ بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ طَعْنَةً رَعِيبَةً ثُمَّ طَعَنَ بِهِمْ عُمَرُ  
مُكَذِّبًا - حضرت ابو بکر نے لوگوں کو خوب کشادہ طویل کوچ کرایا  
(یارسخ کیا، شام پر لشکر کشی کی) پھر حضرت عمر نے ایسا ہی کوچ

اس سے باز پرس ہوگی (رعیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی  
حفاظت اور نگہداشت اور پرورش اس سے متعلق ہے۔ اصل میں  
رعیت وہ جانور جن کی حفاظت راہی یعنی چرواہے سے متعلق ہو۔  
بادشاہ راہی ہے اور جو لوگ اس کے ملک میں رہتے ہیں وہ اس کی  
رعیت ہیں۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اختیار اور  
حاکیت حاصل ہے۔ اگر کچھ دوسروں پر نہیں تو اپنے گھر والوں پر  
ہے اگر یہ لوگ بھی نہ ہوں تو خود اپنے اعضاء و جوارح اور اپنی  
ذات پر حاکیت موجود ہے)۔

مَنْ اسْتَوْعَى قَلَمٌ يَنْصَحُ - جس شخص سے حفاظت اور  
نگہبانی کی درخواست کی جائے مگر وہ دل سے خیر خواہی نہ کرے  
(بلکہ ان کی حفاظت میں کوتاہی کرے اور ان کی حق تلفی کرے)۔

إِلَّا إِرْعَاءَ عَلَيْهِ - مگر اس پر مہربانی اور توجہ کرنے کے لئے۔  
لَا يُعْطَى مِنَ الْمَغَانِمِ شَيْءٌ حَتَّى تُقَسِّمَ إِلَّا لِوَرَاةِ  
أَوْ ذَلِيلٍ - لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کسی کو نہ دیا جائے

مگر دشمن کی تاک رکھنے والے یا راستہ تھلانے والے کو (وراء سے  
مراد اپنا جاسوس ہے جو دشمن کی خبر لاتا ہے)۔

إِذَا رَعَى الْقَوْمَ عَقْلٌ - جب لوگ کسی خوفناک کام سے اپنی  
حفاظت کرنا چاہیں تو وہ غافل رہے (کیونکہ یہ اس کا کام تھا کہ  
لوگوں کی حفاظت کرے ان کو اپنی حفاظت خود کرنے کی ضرورت نہ  
پڑے)۔

اَكُنْتُ تَرَعِي - کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے (اسی وجہ  
سے تو بیلو کے کچے اور کچے پھل کو آپ پہچانتے ہیں۔ جس کی  
شناخت جنگل والے ہی خوب جانتے ہیں)۔

هَلْ مِنْ نَسِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا - کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے  
بکریاں نہ چرائی ہوں (بکریاں چرانے سے پھر آدمیوں کے  
چرانے کی لیاقت حاصل ہوتی ہے۔ خطابی نے کہا مطلب یہ ہے  
کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کا شرف بادشاہوں اور رشتہ داروں اور  
رہنمائیوں کو نہیں دیا۔ بلکہ عام لوگوں میں سے ہمیشہ پیغمبر ہوتے رہے  
جن کو دنیا دار بلحاظ دنیا کے بڑا آدمی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت داؤد  
ایک غریب شخص کے بیٹے تھے حضرت ایوب درزی تھے حضرت  
زکریا برہمی تھے)۔



## لَحَاتُ الرَّغْبَةِ

کے ہاں جو ملے گا اس سے رغبت رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اب مجھ کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ کیا جا رہا ہے اور میری مہلت کا ختم ہو چکی اس لئے تمہاری تعریف بے کار ہے۔ بعض نے کہا ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ گو میں نے بہت سے نیک کام کئے ہیں جن کا اجر اور ثواب اگر ملے تو اس کی مجھ کو طمع ہے پر اس کے ساتھ ہی مجھ کو مواخذہ کا بھی ڈر ہے۔ معلوم نہیں پروردگار کو کسی بات پر مواخذہ کرے؟ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے آخری وقت میں ابن عباسؓ سے یہ فرمایا ”میرے بھتیجے! اگر میرے وہی اعمال قائم رہے جو میں نے آنحضرت کے ساتھ انجام دیئے ہیں اور خلافت کے مواخذہ سے نجات پا جاؤں اس کام کی انجام دہی کے نتیجہ میں نہ ثواب ملے نہ عذاب تو بسا غنیمت ہے۔“ بعض نے کہا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں کچھ تو خلافت کی طمع کر رہے ہیں اور کچھ خلافت کو بڑے مواخذہ کا کام سمجھ کر ڈر رہے ہیں کہ کہیں خلافت کا باران پر نہ پڑ جائے۔

كَانَ يَزِيدُ فِي التَّلْبِيَةِ وَ الرَّغْبَةِ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -  
عبداللہ بن عمرؓ لیک میں اتنا مزید اضافہ کر دیا کرتے تھے والرغبی الیک والعمل (ایک روایت میں والرغباء الیک ہے یعنی تیری ہی طرف ہماری توجہ اور خواہش ہے اور عمل بھی تیرے ہی لئے ہے تیرے پاس آنے والا ہے۔)

لَا تَدْعُ رَغْبَتِي الْفَجْرَ فَإِنَّ فِيهِمَا الرُّغَائِبَ - فجر کی دو رکعت سنت مت چھوڑ اس میں ثواب ہے جس کی رغبت طمع کی جاتی ہے۔

صَلَاةُ الرُّغَائِبِ - وہ نماز جو رجب کے پہلے جمعہ میں پڑھی جاتی ہے اس کی فضیلت میں جو حدیثیں لوگ نقل کرتے ہیں وہ سب باطل اور موضوع ہیں۔ البتہ صلوة التبیح کی حدیث کچھ اصل رکھتی ہے مگر اس کی صحت میں بھی اختلاف ہے۔

إِنِّي لَأَرْغُبُ بِكَ عَنِ الْأَذَانِ - میں تیرے لئے اذان دینا پسند نہیں کرتا۔

الرُّغْبُ شَوْمٌ - دنیا کی طمع اور حرص نحوست ہے (کم بختی) وَ كُنْتُ امْرَأَةً بِالرُّغْبِ وَالْخَمْرِ مُؤَلِّغًا - میں بہت کھانے اور شراب پینے کا دیوانہ تھا (اسی کی حرص رکھتا تھا ایک روایت میں

فرمایا) انھوں نے تو شام اور عراق اور سینکڑوں شہر فتح کئے مگر محتوں کو جو اشاعت اسلام میں پیش آ رہی تھیں ختم کر دیا گیا۔

بِنَسِ الْعَوْنِ عَلَى الَّذِينَ قَلَبَ نَجِيبٌ وَ بَطْنٌ رَغِيبٌ - دین کے خلاف برآمدیہ ہے کہ دل تو بودا ہوا اور پیٹ کشادہ ہو (ایسے آدمیوں سے امداد دین کے بارے میں کیا توقع ہو سکتی ہے جو خوردنوش میں لذت بھی چاہتے ہوں اور بے صبرے بھی ہوں۔ بلکہ ان کی وجہ سے دین کو نقصان ہی پہنچے گا۔)

إِنِّي نَبِيٌّ بِسَيْفِ رَغِيبٍ - میرے پاس ایک تلوار لاؤ! جس کی دھار کشادہ ہو (خوب کاٹتی ہو۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی مردود نے کہا۔ جب سعید بن جبیرؓ کو اس نے شہید کرنا چاہا۔ آخر ان کو ناحق قتل کر دیا۔ اب آخرت میں سزا بھگت رہا ہوگا۔ سعید بن جبیرؓ کبار تابعین اور بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ چونکہ ان کو اہل بیت کرام سے الفت تھی اور ملت میں جو گاڑ پھیرا گیا جا رہا تھا اس کو دبانا چاہتے تھے اس وجہ سے ان کو قتل کر دیا گیا۔)

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرَجَ الدِّينُ وَظَهَرَتِ الرُّغْبَةُ - اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب دین خراب ہو جائے گا اور مانگ کی کثرت ہوگی (قناعت اور سوال سے بچنا لوگ چھوڑ دیں گے دنیا کی طلب پر ان کو حرص ہوگی خوب مانگتے پھریں گے۔)

رَغِبَ يَرْغُبُ رَغْبَةً (باب سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ) - بہ معنی حرص اور طمع اور سوال اور طلب۔

أَتَيْتُنِي أُمِّي رَاغِبَةً - میری ماں پاس مانگتی ہوئی آئی (یعنی اس طمع سے کچھ ملے گا)

رَغْبَةٌ وَرَهْبَةٌ إِلَيْكَ - تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ (حالانکہ ”رَهْبَةٌ“ کا تعدیہ من سے ہوتا ہے مگر ”رَغْبَةٌ“ کا تعدیہ الی سے ہوتا ہے۔ تہ دونوں جمع کر کے ایک ہی کا تعدیہ قائم رہا جیسے وَرَحَّجْنِ النُّحُوجِبَ وَالْعَيُونَا اور مُتَقَلِّدًا سَتَيْفًا وَرَمَحًا)۔

رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ - (جب حضرت عمر فاروقؓ کا آخر وقت ہوا۔ تو لوگ آپ کے پاس آئے آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے

کہ آپ نے یہ اور وہ اور فلاں فلاں کام انجام دیئے۔ یہ سکر حضرت نے فرمایا تم میں سے کوئی تو بوجہ طمع میری تعریف کرتا ہے کوئی میرے ڈر سے۔) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں تو اس وقت اللہ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ی ے لَحَائِمُ النَّارِ

رَعَسٌ - بہت دینا برکت دینا (جیسے اِرْعَاسُ ہے) اور نعمت اور خیر اور برکت اور نمو۔

إِنَّ رَجُلًا رَعَسَهُ اللَّهُ مَا لَا وَوْلَدًا - ایک شخص کو اللہ نے مال اور اولاد بہت دی یا اس میں برکت عطا فرمائی (ایک روایت میں رَاشَهُ ہے یعنی دیا۔)

رَعْلٌ - دودھ پینا، طمع کرنا۔  
رَعْلَةٌ - جس کا طمع کیا جائے۔  
اِرْعَالٌ - خطا کرنا۔

رُعْلٌ - ایک بوٹی ہے (بعض نے کہا سرمق - رُعْلٌ کی جمع اِرْعَالٌ ہے)۔

تَكَانَ يَكْرَهُ ذَبِيحَةَ الْاِرْعَالِي - جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ مکروہ جانتے تھے (بعض نے کہا یہ منقلب ہے اِعْرَالٌ کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) اہل عرب کہتے ہیں۔

رَعْلُ الصَّبِيِّ - بچہ نے ماں کی چھاتی پکڑ کے جلدی جلدی دودھ پی لیا۔

اِرْعَلْتُ - کیا تو پھر شیر خوار بچہ بن گیا؟ (جو غلط پڑھنے لگا۔ یہ قاری عاصم نے مسعر سے کہا جب انھوں نے قرأت میں غلطی کی)۔

رَعْمٌ - ناراض ہونا، پسند نہ کرنا، کسی کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا، جبراطاعت کرنا، ذلیل خوار ہونا۔

رَعْمٌ - زبردستی۔  
تَرَعِيمٌ - ذلیل کرنا۔  
مُرَاعِمَةٌ - غصے ہونا، دور ہو جانا، چھوڑ دینا، دشمنی کرنا۔  
اِرْعَامٌ - ذلیل کرنا، غصہ دلانا۔  
تَرَعِمٌ - غصہ ہونا۔

رَعِمَ اَنْفَهُ رَعِمَ اَنْفَهُ رَعِمَ اَنْفَهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَذْرَكَ اَبُوْنِيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا حَيًّا وَاَنْتُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ - اس کی ناک میں مٹی لگے (ذلیل خوار ہو) اس کی ناک میں مٹی لگے، اس کی ناک میں مٹی لگے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس شخص کے؟ فرمایا اس کے جو اپنی ماں اور باپ یا ان دونوں میں سے ایک کو زندہ پائے اور (ان کی خدمت اور اطاعت کر کے)

بِالرُّعْبِ ہے یعنی جماع اور شراب خوری کا عاشق تھا۔)  
مَا بِيْ رَعْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا - مجھ کو تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے۔

عَبْدُ رَعْبٍ - طمع اور حرص کا بندہ۔  
رَعَابٌ - ذخائر گراں بہا عطیے۔  
اِلَيْكَ يَرْعَبُ الرَّاعِبُونَ - رغبت کرنے والے تیری ہی طرف رغبت کرتے ہیں۔

لَا تَجْتَمِعُ الرَّعْبَةُ وَالرَّهْبَةُ فِيْ قَلْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهَا الْجَنَّةُ - جس دل میں رغبت (یعنی ثواب کی خواہش) اس کی امید) اور خوف دونوں جمع ہوں (یعنی خوف اور امید دونوں ہوں) اس کے لئے بہشت واجب ہوئی۔

رَعْتُ - دودھ پینا، درپے کو نچا مارنا۔  
رُعْتُ - چھاتی کی رگ میں بیماری ہوئی۔  
رُعْنَاءٌ - چھاتی کی وہ رگ جس سے دودھ آتا ہے۔  
رُعُوْتُ - دودھ پلانے والی۔

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَرَعُوْنَهَا - آنحضرت کی تو وفات ہوگئی تم اب تک دنیا کا دودھ پی رہے ہو (عرب کے لوگ اس طرح کہتے ہیں:

رَعَتِ الْجَدْيُ اُمَّهُ - بکری کے بچے نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا۔ ایک روایت میں تَرَعُوْنَهَا ہے۔ یعنی اب تک دنیا کو کھا رہے ہو)۔

لَا يُؤْخَذُ فِيْهِ الرَّعُوْتُ - زکوٰۃ میں دودھ دیتا ہوا جانور نہ لیا جائے گا (یعنی دو ذیل)۔

رَعْدًا يَارْغَادَةَ - کشادہ اور وسیع ہونا۔  
اِرْعَادٌ - ارزانی ہونا، عیش و آرام میں ہونا، جانور کو چھوڑ دینا کہ جہاں چاہے چرے۔

عَيْشَةٌ رَعْدٌ يَارَعْدُ - اچھی با فراغت زندگی۔  
طَعَامٌ رَعْدٌ - پاکیزہ اور مرغوب کھانا۔ (رَعْدٌ جمع بھی ہے رَاعِدٌ کی)۔

رَعِيْدٌ - کشادہ وسیع۔  
رَعِيْدَةٌ - وہ دودھ جس پر آنا چھڑکا جائے۔

يُعْفُتْ مَرْعَمَةٌ - میں شرکوں کو ذلیل کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

إِنَّ أُمَّي قَدِمَتْ رَاعِمَةً مُشْرِكَةً أَلَّا صَلَّهَا قَالَ نَعَمْ - میری ماں میرے پاس غصہ میں بھری ہوئی، شرک رہ کر میرے پاس آئی، کیا میں اس سے کچھ سلوک کروں؟ فرمایا۔ ہاں (یعنی چونکہ میں مسلمان ہو گیا تو اس سے ناراض اور غصہ ہو کر میری ماں آئی کہ تو کیوں مسلمان ہوا بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ ذلیل ہو کر میرے پاس آئی، کیونکہ اس کو احتیاج پیدا ہوئی اگر محتاج نہ ہوتی تو وہ کبھی میرے پاس آنا پسند نہ کرتی بعض نے کہا اپنی قوم سے بھاگ کر میرے پاس آئی، جیسے قرآن میں ہے ”مواغما کشیوا وسقه“ یعنی بھاگنے کی بہت جگہ۔

عَلَى رَعْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ - ابو ذر کی ذلت اور خواری کے ساتھ یا اس کی مرضی یارائے کے خلاف (وہ سمجھتے تھے کہ گنہگار کی مغفرت نہ ہوگی۔

الْتَفِطُ يُرَاعِمُ رِيَّةً - کچا بچہ اپنے پروردگار سے بچت کرے گا (غصہ کرے گا کہ میرے پاس باپ کی مغفرت کیوں نہیں ہوتی جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں بھیجے گا۔)

فَلَمَّا أَرَعَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَعَمَ بِشُرُونِ النَّبَاءِ مَا فِي فِيهِ - جب آنحضرت نے لقمہ پھینک دیا تو بشر بن براء نے بھی منہ میں جو (لقمہ) تھا وہ نکال کر مٹی میں پھینک دیا (یہ اس بکری کے گوشت کا ذکر ہے جس میں ایک یہودی عورت نے زہر ہلاہل ملا کر آنحضرت کو تنہا بھیجا تھا آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا، لیکن بشر اس کے اثر سے مر گئے)۔

صَلَّى فِي مَرَاجِ الْغَنَمِ وَامْسَحَ الرُّعَامَ غَنَهَا - بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لے اور مٹی اور خاک بکریوں پر سے جھاڑ دے (مشہور روایت رُعَامَ ہے عین مہملہ ہے۔ جیسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَأَصْلَحَ رُعَامَهَا - وہاں کی مٹی درست کی۔  
رَعِمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ اللَّهُ تَجَهَّ كُذَّيْلٍ وَخَوَارِ كَرَى -  
أَتَقَهُ الدُّنْيَا رَاعِمَةً - دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر (جبراً) قہراً خود آئے گی۔

بہشت حاصل نہ کرے (ماں باپ کی اطاعت اور اس کی خدمت گویا بہشت میں جانے کا بڑا ذریعہ ہے)۔

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلِزِمِ بَجْهَتَهُ وَانْفَعِ الْأَرْضَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ الرُّعْمُ - تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو (سجدے میں) اپنی پیشانی اور ناک زمین سے لگا دے تاکہ اس کی ذلت (بارگاہ الہی میں) ظاہر ہو۔ (مجمع المحرمین میں ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ناک کا پانی نکل آئے)۔

رَعْمٌ يَارَعْمُ - زبردستی کرنا، ناراض ہونا، ذلیل ہونا (متذکرہ بالا حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں لگانا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ زمین پر کرے تاکہ ناک اور پیشانی دونوں خاک آلود ہوں اور بارگاہ خداوندی میں بندے کی عاجزی اور نیاز ظاہر ہو)۔

رَعَامٌ - مٹی۔  
وَإِنَّ رَعِمَ أَنْفِ أَبِي الدَّرْدَاءِ - اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو (یعنی گواہ ابو الدرداء اس کو پسند نہ کرے اس سے ناراض ہو یا ابو الدرداء ذلیل ہو)۔

رَعِمَ أَنْفِي لِأَمْرِ اللَّهِ - اللہ کے حکم پر میری ناک خاک آلود ہوئی (یعنی میں اس کے حکم کو بجالا یا اس کی اطاعت کی)۔  
كَمَا نَفَا تَرَعِيمًا لِلشَّيْطَانِ - یہ دونوں سہو کے سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے (کیونکہ اس نے جو نمازی کو بہکایا اور بھلا دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمازی نے خدا کی بارگاہ میں دو سجدے اور زیادہ کئے۔ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان کفِ انوس ملتا ہے کہ ہائے میں سجدہ نہ کر کے رائدہ بارگاہ الہی ہو اور یہ آدمی سجدہ کر کے پروردگار کا مقرب بن گیا۔ دوسرے سجدہ ایسی عبادت ہے جو پروردگار کو بہت پسند ہے اور عبادت الہی کرنے سے شیطان کی ذلت اور خواری ہوتی ہے کہ اس کے بہکانے نے کوئی اثر نہیں کیا وہ مردود تو نبی آدم کا دشمن ہے۔ جس کام میں آدمی کی عزت ہو اس میں شیطان کی ذلت ہوتی ہے) (بعض نے کہا یہاں ترعیم کے معنی غصہ دلانا ہے۔ کیونکہ سجدہ کرنے سے شیطان غضبناک ہوتا ہے)۔

وَأَرَعِمِي - اس کو ذلیل کر مٹی ڈال دے۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْجَدْعَاءِ - انہوں نے پیٹھ کے پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی کہنے لگے یہ تو آنحضرت کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے۔

إِنَّهُمْ وَاللَّهِ تَرَاغَوْا عَلَيْهِ فَفَقَلْتُمْ - تم خدا کی انہوں نے جج ہو کر ایک دوسرے کو آواز دے کر اس کو قتل کیا۔

مَلِيلَةَ الْإِرْعَاءِ - بہت باتیں کرنے سے تھکانے والے (اس کی آواز کو رُغَاءُ یعنی اونٹ سے تشبیہ دی، مطلب یہ ہے کہ وہ کثیر الکلام چلانے والی ہے۔ بعض نے کہا کثرت کلام کی وجہ سے اس کے ہونٹوں سے تھوک نکلنے لگتا ہے تو اس معنی میں یہ رُغَوَةٌ ہے یہ ہوگا جوش اور بھین کے معنی میں جو دودھ پرتا ہے)۔

### باب الرءاء مع الفاء

رَفَاءٌ - کنارے سے قریب کرنا، پھٹا ہوا جوڑنا، امان دینا، ٹھہرانا، صلح کرانا۔

نَهَى أَنْ يُقَالَ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَيْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نو بیاتے کو یہ کہنے سے منع فرمایا۔ ”بالرفاء والبنین“ (کیونکہ یہ مشرکوں کی عادت تھی وہ دولہا کو یہی کہتے تھے)۔

رِفَاءٌ - کے معنی جڑنا، متفق ہو جانا، برکت، افزائش (یہ رِفَاتُ النَّوْبِ رِفَاءٌ اور رِفَوْتُهُ رِفَاءٌ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے کپڑے میں رفو کیا۔ جہاں جہاں پھٹا تھا اس کو جوڑ لیا)۔

بِالرِّفَاءِ وَالْبَيْنِ - (کے معنی یہ ہیں کہ) تمہارا جوڑا ملا رہے بیٹے پیدا ہوں (حالانکہ یہ کوئی برا لفظ نہیں ہے مگر چونکہ کفار کی رسم تھی، دوسرے ان الفاظ میں یہ تصور بھی کارفرما ہے کہ بیٹیاں پیدا ہونا پسند نہیں ہے۔ اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اس طرح کہو بَارِكْ اللَّهُ لَكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بخیر)۔

كَانَ إِذَا رَفَا الْإِنْسَانَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلَى خَيْرٍ - آنحضرت ﷺ جب کسی

قَمَضَى أَبُوهُ وَهُوَ يَرَاغِمُهُ - اس کا باپ غصہ کرتا ہوا چلا گیا۔

رَعْنٌ - کان لگا کر سننا، قبول کرنا، طمع کرنا، اچھی طرح کھانا پینا، عیش کرنا۔

إِرْعَانٌ - طمع دلانا، آسان کرنا۔

رَعْنَةٌ - نرم ہموار زمین۔

أُرْعُنٌ اور أُرْعُونٌ - ایک باج کا نام ہے۔

أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ أَيْ رَعْنٌ - زمین کی طرف جھکا۔ یعنی ماٹل ہوا (ایک روایت میں رعن ہے عین مہلہ سے۔ خطابی نے کہا یہ غلط ہے)۔

رَعُوٌ - اونٹ کا بڑبڑانا، بہت رونا۔

تَرْغِيَةٌ - دودھ میں بھین (جوش) آنا، غصہ دلانا۔

لَا يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبِعْرٍ لَهُ رُعَاءٌ - قیامت کے دن کوئی اونٹ لے کر نہ آئے جو آواز کر رہا ہو (ہائے میری زکوٰۃ اس نے دنیا میں نہیں دی)۔

وَقَدْ أَرَعَى النَّاسُ لِلرِّجِيلِ - لوگوں نے کوچ کرنے کے لئے اونٹوں کو چلویا (یعنی ان پر بوجھ لادنا شروع کیا۔ اونٹ کی عادت ہوتی ہے جب اس پر بوجھ لادتے ہیں زمین وغیرہ رکھتے ہیں تو وہ آواز کرتا اور چلاتا ہے)۔

لَا يَكُونُ الرَّجُلُ مَتَقِيًّا حَتَّى يَكُونَ أَذَلَّ مِنْ قَعُودٍ كُلِّ مَنْ أَتَى عَلَيْهِ أَرْغَاءٌ - آدمی اس وقت تک پرہیزگار (خدا ترس مسکین) نہیں ہوتا یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کی طرح ہو جائے جو اس پر سوار ہو جائے اس کو اپنا تابعدار بنائے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا کام اور اس کی خواہش پوری کرنے کے لئے کوئی عذر نہ کرے جو جہاں لے جائے اس کے ساتھ چلا جائے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو)۔

رَهْتُهُ در گردنم اگلدند دوست

می برد ہر جا کہ خاطر خواه دوست

فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَذِهِ رَغْوَةٌ نَاقَةٌ

میرے دوست نے میری گردن میں رسی ڈال رکھی ہے اور جہاں وہ چاہتا ہے مجھے لے جاتا ہے۔ (م)

## عَلَمَاتُ الْحَدِيثِ

فَتَكُونُ الْأَرْضُ كَالسَّفِينَةِ الْمُرْقَاةِ فِي الْبَحْرِ  
تَضْرِبُهَا الْأَمْوَاجُ - (قیامت کے دن) زمین اس کشتی کی  
طرح ہو جائے گی جس کو سمندر میں کنارے پر رکھا ہو مومیں اس  
کو مار رہی ہوں (وہ بل رہی ہوتے اور پور ہی ہو)۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْأَرْقَاءِ - آنحضرت نے  
بہت تیل لگانے (ہمیشہ بناؤ سنگار) سے منع فرمایا (یہ مردوں کا  
کام نہیں ہے کہ عورتوں کی طرح رات دن مانگ چوٹی میں  
مصروف رہے نہ ایسا کرے کہ یا نکل سر جھاڑ منہ پھاڑ۔ اعتدال  
کے ساتھ رہے ایک دن بیچ لکھی کرنا اس میں کوئی قباحت  
نہیں)۔

بِالرِّقَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ - (حضرت خدیجہؓ نے فرمایا) یا  
رسول اللہ آپ کا جوڑا مبارک (ایک روایت میں بِالْوَقَاءِ  
ہے)۔

رَفَّتْ - توڑنا، کوٹنا، کٹ جانا، چھوڑ دینا۔

إِرْقَاتٌ - کٹنا، ٹوٹنا۔

رُقَاتٌ - چورہ، ریزہ۔

إِنَّ الْوَرَسَ يَرْقُتُ - (عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو گرہا کر  
اس کو ورس بنی لکڑی سے بنانا چاہا۔ تو لوگوں نے کہا) ورس کی  
لکڑی گل جاتی ہے (چند روز میں ٹوٹ کر چورہ چورہ ہو جاتی  
ہے)۔

رَقَّتْ - جماع کرنا، فحش اور شہوت انگیز باتیں کرنا۔ (عبداللہ  
بن عباسؓ نے احرام کی حالت میں شعر پڑھا۔

وَهَنَّ بَمَشِينِ بِنَا هَمِيَسَا  
إِنْ يَصْدُقَ الْعَطِرُنْكَ لَمِيَسَا

یعنی وہ پھس پھس ہم کو لے جا رہے ہیں اگر فال ج نکلا تو ہم  
لمیس سے صحبت کریں گے۔ لوگوں نے کہا تم احرام کی حالت  
میں "رفٹ" کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اِنَّمَا  
الرَّقْتُ مَا رُوِّجَ بِهِ النِّسَاءُ یعنی رفٹ تو وہ ہے جس میں  
عورتوں سے خطاب کیا جائے (یعنی عورتوں سے فحش اور جماع  
کے متعلق باتیں کرنا رفٹ ہے۔ اگر عورتیں مخاطب نہ ہوں تو وہ  
رفٹ نہیں ہے۔ یہ ابن عباسؓ کی رائے تھی۔ اور اکثر لوگوں نے

آدمی کو (شادی کی) مبارک باد دیتے (اور کلمات خیر کہنا چاہتے)  
تو یوں فرماتے "اللہ تجھ کو یا تجھ پر اپنی برکت نازل کرے اور تم  
دونوں (میاں بیوی) میں خیریت کے ساتھ ملا پ رکھے۔

كُنْتُ لَكَ كَمَا بِي ذُرْعٍ لَأَمِ ذُرْعٍ - (عائشہؓ) میں  
تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لئے (جس  
نے اپنی بیوی کو بہت خوش رکھا تھا اور اس کو مال مال کر دیا تھا)۔  
كَبِرَ قُوهُ يَا حَسَنُ مَا يَجِدُ مِنَ الْقَوْلِ - ان کو اچھی باتیں  
بتانے اور تسلی و شفقی دینے لگا۔

قَالَ لَكَ رَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ قَالَ بِالرِّقَاءِ  
وَالنِّسِينِ - ایک شخص نے شرح سے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے)

میں نے اس عورت سے نکاح کیا انہوں نے کہا تم میں ملا پ  
رہے اور بیٹے پیدا ہوں (شاید شرح کو ممانعت کی حدیث نہ پہنچی  
ہوگی یا انہوں نے ایسا کہنا جائز سمجھا اور نبی کو کراہت تنزیہی پر  
محمول کیا۔ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تشدد  
کرنا اور خواہ مخواہ کسی مسلمان کو مکروہ کام کرنے پر چھوڑ دینا اس  
سے راہ و رسم ترک کر دینا اس کی دعوت میں نہ جانا یہ صحابہ اور  
تابعین کے طرز کے خلاف ہے۔ حالانکہ "بالرقاء والنسین"  
کہنے کی ممانعت میں صریح حدیث وارد ہے۔ مگر شرح نے یہ لفظ  
کہا اور شرح دین کے بڑے عالم اور مسلمانوں کے بڑے قاضی  
تھے اور کسی نے ان پر طعن نہیں کیا۔ تو جن امور کی ممانعت صریح  
حدیث میں وارد نہیں ہے اور اس کے جواز اور عدم جواز میں  
علماء کا اختلاف ہے ان پر کسی مسلمان کو برا کہنا اس سے دشمنی  
کرنا اس سے ترک ملاقات کرنا اس کی دعوت میں نہ جانا نری  
جہالت اور نادانی ہے)۔

إِنَّهُمْ رَكِبُوا الْبَحْرَ ثُمَّ أَرْدَفُوا إِلَيَّ جَزِيرَةَ - وہ سمندر  
میں سوار ہوئے پھر انہوں نے ایک جزیرہ کے کنارے اپنا جہاز  
لگایا (نگر باندھا)۔

حَتَّى أَرْقَابِهِ عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ - یہاں تک کہ اس کو  
وہاں ٹھہرایا جہاں کشتیاں ٹھہرائی جاتی ہیں یا جہاں پانی کا اتار  
ہوتا ہے۔ وہاں جا کر کشتیاں اوپر چڑھتی ہیں۔ (جب آگے  
سے پانی روک دیتے ہیں)۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	لَحَاحِ الْخَلْدِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	------------------------

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي لَا أَقُومُ إِلَّا رِفْدًا - تم نہیں دیکھتے ہیں بغیر مدد کے اٹھ نہیں سکتا۔

رِفَادَةٌ - وہ چندہ جو قریش کے لوگ اپنی اپنی مقدرت کے موافق نکالتے اور اس طرح بہت سا روپیہ جمع کر کے اس میں غلہ اور میوہ خریدتے اور ایام حج میں حاجیوں کو اس میں سے کھلاتے پلاتے۔

مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ - مدد اور اعانت پر۔

حُشْدًا رِفْدًا - کھلانے والا دینے والا۔

وَأَنْ يَكُونُ الْفَيْءُ رِفْدًا - ملک کے محاصل عطا اور صلہ ہو جائے گا (بادشاہ جس کو جی چاہے دے گا کسی کو ہزاروں ماہوار اور کسی کو دو روپے ماہوار بھی نہ ملے گی جیسے ہمارے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اپنے ذاتی عیش و عشرت میں اور نقالوں، رعبیوں، بھانڈوں، مخمرے مصاحبوں اور جاہل کندہ تا تراش رقیقوں کو ہزاروں کی معاش دے کر سرکاری خزانہ کو جو قوم کا مال ہے خالی کرتے ہیں اور مستحق مسلمانوں کو بھوک سے مرنا دیکھ کر بھی ان کی خیر نہیں لیتے، یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی۔ شریعت اسلامی میں ملک کا محاصل بادشاہ کی ذاتی ملک نہیں ہے بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کا مال ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں اور جنہوں نے اس کو فتح کیا اور جو کفار کی دست برد سے اس کو بچاتے ہیں ان سے معارضہ کرتے ہیں ان سب میں یہ خزانہ علی قدر حقوق تقسیم ہونا چاہئے، بادشاہ بھی اپنا حصہ ایک اعلیٰ مسلمان کے برابر اس میں سے لے سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی جمہوریت کیا ہوگی؟ جس جمہوریت کا آج اہل یورپ بڑے طمطراق سے پرچار کر رہے ہیں اور جس کا بانی ہونے پر ان کو بڑا ناز ہے اسلامی جمہوریت اس کے مقابلہ میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اسلامی جمہوریت کے تحت جو ۳۳ سالہ دور گزرا ہے وہ تاریخ عالم کے لئے ایک نمونہ اور مثال ہے خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس پر عمل ہوتا رہا۔ مگر یزید نے ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر کی طرح اس کو خود مختاری اور بادشاہی سے بدل دیا۔ بد قسمتی سے آج تک کہیں صحیح اسلامی جمہوریت قائم نہ ہو سکی۔ اب مسلم قوم

یہ کہا کہ رفق عام ہے اور اس میں ہر وہ کلام داخل ہے جس میں فحش اور شہوت انگیزی ہو خواہ عورتیں مخاطب ہوں یا نہ ہوں)۔

فَلَا يَرْفُقُ وَلَا يَجْهَلُ - فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں (شور و غل، ٹھٹھا وغیرہ)۔

إِنَّ أَحَاكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفْقَ - تمہارا ایک بھائی ہے جو فحش نہیں کہتا۔

طَهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ الرَّفْقِ - روزہ دار کی پاکی ہے فحش گوئی سے۔

يَكْفُرُ لِلصَّائِمِ الرَّفْقَ - روزہ دار کو فحش کہنا مکروہ ہے (یا جماع کرنا حرام ہے)۔

تَرْفِيحٌ - بالرفاء والبنين کہنا کھان اِذَا رَفَعَ اِنْسَانًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيَّكَ - آنحضرت (شادی کے بعد) جب کسی کو دعا دیتے یوں فرماتے بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيَّكَ (اصل میں یہ لفظ رَفَاً تھا ہمزہ کو حاء سے بدل دیا) بعض نے رَفَعَ قَاف سے روایت کیا ہے)۔

تَرْفِيحٌ بہ معنی اصلاح معیشت۔

رِفْدًا - دینا، کچھ دے کر مدد کرنا۔

تَرْفِيحًا - سردار بنانا۔

مُرَافِدَةً - مدد۔

اِرْفَادًا - دینا، عطا کرنا۔

اِرْفَادًا - کمانا۔

تَرْفِيدًا - مدد کرنا۔

أَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، زَاهِدَةً عَلَيْهِ - جس شخص نے اپنی مال کی زکوٰۃ خوش دل ہو کر دی اس کا دل دینے کے لئے مدد کر رہا ہو (یعنی دل میں دینے کی خواہش ہو نہ یہ کہ جبر و اکراہ کے ساتھ دل میں ادا ہو کر دے)۔

يَرْفِدُونَ ذَا الْحَاجَةِ - محتاج کو دیتے ہیں اس کی مدد کرتے ہیں۔

إِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ فَارْفِدُوهُ - جب تم کسی محتاج کو دیکھو تو اس کی مدد کرو۔ (اس کو دو)

۱۔ ورس ایک درخت کا نام ہے۔ یمن میں بکثرت ہوتا ہے۔ (م)

حدیث میں بھی رُف رُف کا ذکر آیا ہے۔ مراد وہی فرش ہے۔ بعض نے کہا اصل میں یہ رُف رُف یعنی کپڑے کو جس کی بناوٹ عمدہ ہو کہتے تھے۔ پھر ہر عمدہ کپڑے کو کہنے لگے۔ بعض نے کہا رُف رُف سے حضرت جبرئیل کے چمکہ مراد ہیں جو انہوں نے کپڑے کی طرح پھیلا دیئے تھے)۔

رُفُوتِ الرُّحمةِ فُوقِ رَأْسِهِ۔ رحمت نے ان کے سر پر پھیلائے (یعنی رحمت ان پر اتری۔ اصل میں رُف رُف الطائر اس وقت کہتے ہیں جب پرندہ پر پھیلا کر کسی چیز پر گرنا چاہتا ہے)۔

وَهِيَ تُرْفُوتُ مِنَ الحُمَى۔ وہ بخار سے لرز رہی تھی۔ (کانپ رہی تھی)۔

فِي حَلْبَةٍ مِنَ رُفُوفٍ۔ رُف رُف کے جوڑے میں (رُف رُف) ابرو کو بھی کہتے ہیں اور ڈیرے کو اور کرتے کے دامن کو جو لٹک رہا ہو)۔

يَدُ اللّٰهِ فُوقَ رَأْسِ الحَاكِمِ تُرْفُوفٌ بِالرُّحمةِ۔ اللہ کا ہاتھ حاکم کے سر پر ہے وہ اس پر رحمت اتارتا رہتا ہے۔

كُلُّ مِنَ الطُّيُورِ مَا رَفَتْ وَلَا تَأْكُلُ مَا صَفَتْ۔ وہ پرندہ کھا جو اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور جو پرندہ ہوا میں پر بچھا دیتا ہے (جیسے چیل گدھ وغیرہ) اس کو مت کھا۔

رُفٌ۔ چمان۔

الرُّجُلُ يُصَلِّي عَلَى الرَّفِّ المُعَلَّقِ بَيْنَ الحَائِطَيْنِ۔ دو دیواروں پر جو چمان معلق ہو اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

رُفُوفَاتٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

رُفْسٌ۔ لات مارنا۔

رُفْسٌ۔ اچھی طرح کھانا پینا، کوٹنا۔

رُفْسٌ اور رُفْسٌ اور مِرْفَسَةٌ۔ چھاوڑا جس سے مٹی اٹھاتے ہیں اور سرکاتے ہیں (امل عرب کہتے ہیں)۔

مِنَ الرُّفْسِ إِلَى العُرْسِ۔ یعنی چھاوڑا چلاتے چلاتے بادشاہ بن گیا۔ پہلے خاک نشین تھا اب تخت نشین ہوا۔

إِنَّهُ كَانَ أَرْفَسَ الأَذْنَيْنِ۔ سلمان فارسی جوڑے کے کان والے تھے (ان کے کانوں کو پھیلاؤ میں چھاوڑے سے تشبیہ

کے خفتہ احساس نے کروٹ بدلی ہے اور تقریباً ہر مسلم ملک میں اسلامی جمہوریت کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ مگر طاغوتی زور اور علماء سوء آڑے آ رہے ہیں۔ اور بعض مقامات پر علمبرداران حق کو ابتلاء و آزمائش سے بھی گزرتا پڑ رہا ہے۔ خدا مدد کرے)۔

نِعْمَ المُنْحَةُ اللِّفْحَةُ تَعْدُو بِرُفْدٍ وَتُرْوَحُ بِرُفْدٍ۔ دو بیل جانور کا عطیہ بھی کیا عمدہ عطیہ ہے۔ صبح کو ایک قدح دودھ کا لو اور شام کو بھی ایک قدح۔

أَلَمْ نَسِقِ الحَجِيجِ وَنَسَحُوا المِذْلَاقَةَ الرُّفْدَةَ۔ کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز روسائڈنیوں کو جو ایک بار دوہنے میں قدح بھر دیتی ہیں (یعنی بہت دودھ دیتی ہیں) نہیں کاتا۔

ذُو نُكْمٍ يَابِسِي أَرْفَدَةً۔ تم اپنا کام کئے جاؤ! ارفدہ کی اولاد (بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے۔ بعض نے کہا ارفدہ ان کا اگلا ادا تھا، حبشی اسی کی اولاد کہے جاتے ہیں)۔

الألوفاداة۔ مگر مدد کرنے کے لئے۔

جَاءَ رُفْدُكُ۔ تیری مدد آگئی۔

المنايع رُفْدَةٌ۔ اپنی عطا کو روکنے والا۔

ناقة رُفُوْدٌ۔ بہت دودھ دینے والی اونٹنی (اس کی جمع رُفُوْدُ آئی ہے)۔

رُفُوْفَةٌ۔ پرندے کا بازو پھیلا دینا، آواز دینا۔

رُفٌ (یہ مستعمل نہیں ہے)۔

فُرُوعِ الرُّفُوفِ فُرَائِنَا وَجْهَهُ كَنَانَهُ وَرَفَقَةٌ۔ پردہ اٹھایا گیا۔ ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا۔ گویا مصحف کا ایک ورق تھا (یعنی صفائی اور پاکیزگی اور چمک میں) (نہا یہ میں ہے کہ رُفٌ رُفٌ بچھونے کو بھی کہتے ہیں اور جو چیز دوسری چیز سے بڑھ کر ہوا اس کو موڑ دیں اس کو بھی رُف رُف کہتے ہیں)۔

رَأَى رُفُوفًا خَصْرَ سَدِّ الأُلُوفِ۔ آنحضرت نے ایک سبز بچھونا دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ چھپا لیا تھا! لَقَدْ رَأَى مِنْ

آيَاتِ رَبِّهِ الكُبْرَىٰ کی تفسیر میں ابن مسعود نے یہ کہا۔ بعض نے کہا رُف رُف جمع ہے رُف رُف کی پھر اس کی جمع رُف رُف ہے۔ ایک قرأت یہ بھی ہے متکین علی رُف رُف خضر۔ معراج کی



پسینہ پسینہ ہو جاتے (سبحان اللہ! قربان اپنے پیارے امام کے)۔

رَقِصُوا يَا رَقِصُ - چھوڑ دینا۔  
رُقُوصٌ - اکیسے چرنا (یعنی چرواہا ساتھ نہ ہو دور سے دیکھ رہا ہو)۔  
إِرْفَاصٌ - کشادہ ہونا بہرہ نکلنا۔  
نَمَّ ارْقِصَ عَرَقًا وَأَقْرَ بَرَاقَ نے شب معراج میں آنحضرتؐ سے شوخی کی خندہ کیا) پھر (جب اس سے کہا گیا کہ تجھ پر اللہ کے رسول سوار ہیں تو شرمندگی کی وجہ سے) پسینے پسینے ہو گیا اور غریب ہو گیا (شوخی چھوڑ دی)۔  
حَتَّى يَرْقِصَ عَلَيْهِمْ - یہاں تک کہ ان پر بہہ آئے۔  
فَارْقِصَ النَّاسَ عَيْنَهَا (ایک عورت تاج رہی تھی بچے اس کے گرد جمع تھے اتنے میں حضرت عمرؓ ان پچھے) تو لوگ اس کے پاس سے الگ ہو گئے (حضرت عمرؓ سے ڈر کر سب چل دیے)۔  
رُبَّمَا ارْقِصَ فِي إِزَارِهِ (مرہ بن شراحیل پر لوگ خفا ہوئے کہ جمع کی نماز کے لئے نہیں آتا۔ انہوں نے عذر کیا کہ مجھ کو ایک زخم ہے) کبھی کبھی وہ ازار میں بہہ نکلتا ہے (اس میں سے پیپ اور خون پھوٹتا ہے)۔  
لَوْ أَنَّ أَحَدًا ارْقِصَ لِمَا صَعْتُمْ - تم جو برے برے کام کرتے ہو اگر ان کی نخوت سے احد پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو عجب نہیں (ان کا مطلب یہ تھا کہ اگلے زمانہ میں مخالفین اسلام مسلمانوں کی بھلائی کے خواہاں تھے اور تم مسلمان ہو کر مسلمانوں ہی کے لئے برا چاہتے ہو۔ آپس ہی میں بفاق اور پھوٹ لاجول ولاقوة الا باللہ)۔  
فَارْقِصِي عُمُرَتَكَ - عمرے کے کام چھوڑ دے (آئندہ کر لینا حج کے کام شروع کر دے)۔  
فَرَقِصَ الْأَرْضَ - اس نے وہ زمین چھوڑ دی۔ (مجمع البحار میں رَقِصَهَا بِرُجْلِهِ یعنی پاؤں سے اس کو مارا)۔  
نَمَّ رَقِصَتْ عَيْنَاهُ - پھر ان کی آنکھیں بہ نکلیں (یعنی آنسو بہنے لگے)۔  
لَمْ يَرْقِعْ رَأْسَهُ، حَتَّى يَرْقِصَ عَرَقًا (امام زین العابدینؑ اپنا سر سجدے یا رکوع سے) اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے کہ

پسینہ پسینہ ہو جاتے (سبحان اللہ! قربان اپنے پیارے امام کے)۔  
رَقِصُوا نَا فَهُمُ الرِّوَاغِصُ (امام زید بن علی بن حسینؑ نے فرمایا) ان لوگوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں (خبیث جن کے پیدا ہونے کی خبر آنحضرتؐ نے دی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ امام زید بن علی علیہ وعلی آباء السلام نے ہشام بن عبد الملک پر خروج کرنا چاہا سچے شیعہ اولیٰ یعنی اہل سنت والجماعت نے آپ کی رفاقت اختیار کی یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی مال و زر سے آپ کی مدد کی اور پوشیدہ طور پر آپ کی اعانت اور امداد کے لئے اور ہشام کو منصوبہ خلافت سے ہٹانے کے لئے فتویٰ دیا۔ آپ کے لشکر میں کچھ نام کے شیعہ بھی تھے جو اب رافضی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے حضرت زید سے کہا کہ تم شیخینؑ (یعنی حضرات ابو بکر و عمرؓ) پر تبرا کرو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ آپ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا وہ میرے نانا یعنی رسول مقبول ﷺ کے وزیر اور مشیر اور خاص رفیق تھے تب ان جھوٹے شیعوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔ ان لوگوں نے ہم کو چھوڑ دیا یہی روافض ہیں۔ اس کے بعد آپ شہید کئے گئے سولی پر چڑھائے گئے۔ ایسے ہی جھوٹے شیعہ کوفہ میں بھی تھے جنہوں نے امام حسینؑ کا ساتھ عین وقت پر چھوڑ دیا اور ابن زیاد بد نہاد سے ڈر گئے۔ خدا کی ماریسے ڈر پوک اور بزدل نام کے شیعوں پر جو پہلے تو سیدوں کو ابھارتے ہیں ان کی رفاقت اور امداد کا دم بھرتے ہیں مگر جب وقت آتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ارے کچھو اگر حج پوچھو تو امام حسینؑ امام زید اور دوسرے سادات کرام کے قتل کے باعث تم ہی لوگ ہو نہ تم امام حسینؑ کو طبعی کے خطوط لکھتے نہ آپ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے نکلتے نہ یہ حادثہ کربلا ہوتا۔ جس کا رنج قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اب رافضی کا لقب ہر شخص کو دیا جاتا ہے جو دین میں غلو کرے اور صحابہؓ پر طعن و تشنیع جائز رکھے۔ محیط میں ہے کہ رافضی کی جمع رَقِصَةٌ اور رَقِاصٌ آئی ہے)۔  
رَفَعٌ - اٹھانا، لینا، حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچانا۔



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّ الْحَدِيثَ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------

يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ - وہ لوگوں کی باتیں حضرت عثمان کو پہنچایا کرتے تھے۔

يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - وہ اس حدیث کو آنحضرت تک مرفوع کرتے تھے (یعنی یوں کہتے تھے کہ آنحضرت نے ایسا کیا یا ایسا فرمایا) یہ مرفوع مقابل ہے موقوف کے، موقوف وہ حدیث جو صحابی کا قول یا فعل ہو۔

يَذْكُرُ عَنْ تَجْمِيمِ رَفَعَهُ - تجمیم سے مرفوعا روایت ہے۔  
فَرَفَعُ لِيَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ - مجھ کو بیت المعمور دکھایا گیا (جو کعبہ کے مقابل آسمان میں ہے) وہاں ہزاروں فرشتے روزانہ آتے رہتے ہیں۔

رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ - بعض نے اس حدیث کو حضرت عائشہ سے بڑھا دیا ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا ہے)۔

عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ - اس نے اپنے دادا سے روایت کی اور دادا نے اس کو مرفوعا بیان کیا۔

يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ - دن کے عمل سے پہلے رات کا عمل اس کی طرف اٹھایا جاتا ہے (یعنی ابھی آدمی دن کے نیک کام کرنے نہیں پاتا کہ رات کے نیک کام پروردگار تک پہنچ جاتے ہیں یا دن کے نیک کام اٹھانے جانے سے پہلے رات کے نیک کام اٹھانے جاتے ہیں)۔

ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ - پھر آنحضرت بلالؓ کے ساتھ اپنے گھر کو تشریف فرما ہوئے۔

رَأَى بَشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمَنْبَرِ زَائِعًا يَذِيهِ - بشر بن مروان کو دیکھا وہ منبر پر دونوں ہاتھ اٹھائے تھا (یعنی دعا کے لئے تو کہا اللہ ان ہاتھوں کو خراب کرے کیونکہ منبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے۔ اسی طرح دونوں خطبوں کے بیچ میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے۔ بعض نے کہا وہ ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو متوجہ کرتا تھا جیسے واعظوں کی حالت ہے۔ تو انہوں نے اس کو برا سمجھا اور کہا کہ آنحضرت صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے جب لوگوں کو متوجہ کرنا منظور ہوتا)۔

يُرْفَعُ طَوْرًا وَيُخَفِّضُ - کبھی بلند کرتے کبھی پست۔

فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ - ہم اس کو کھالیں گے اور آنحضرت تک نہیں پہنچائیں گے (یعنی آپ سے اس کے کھانے کی اجازت نہ چاہیں گے) بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ ہم اس کو کھالیں گے اور سینت کر نہ رکھیں گے۔

لَا يَرْفَعُ قُوبَهُ حَتَّى يَذْنُوَ إِلَى الْأَرْضِ - جب حاجت کے مقام میں جائے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہ اٹھائے جب تک زمین سے قریب نہ ہو جائے (یہ ایک تہذیب ہے تاکہ ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ بعض نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ تنہائی میں بھی ستر عورت واجب ہے لیکن غسل کے لئے بالا جماع ننگا ہونا درست ہے جس سے عدم وجوب نکلتا ہے تو یہ حکم استحباباً ہو گا)۔

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ - آنحضرت اپنے ہاتھ (دعا میں) نہیں اٹھاتے تھے مگر استسقاء (پانی مانگنے کی دعا) میں (مطلب یہ ہے کہ ہاتھوں کو دوسری دعاؤں میں اتنا بہت نہیں اٹھاتے تھے جتنا استسقاء میں اٹھاتے جیسے منقول ہے کہ استسقاء میں آپ اپنے ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ آپ کے بظلوں کی سفیدی دکھائی دیتی کیونکہ دوسرے مقاموں میں بھی آپ سے ہاتھ اٹھانا مروی ہے) طیبی نے کہا ہر ایک دعا میں ہاتھ اٹھانے کا استحباب ثابت ہوا ہے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اٹھانے کہ سر سے اونچے ہو جائیں۔

لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ - آنحضرت نے ہاتھ نہیں اٹھائے مگر تین مقاموں میں (راوی نے شاید اور مقاموں میں آپ کا ہاتھ اٹھانا نہیں دیکھا۔ نووی نے کہا میں سے زیادہ مقاموں میں آنحضرت کا ہاتھ اٹھانا منقول ہے)۔

ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى إِلَى أَصْلِ الْمَنْبَرِ - پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور اٹھنے والے پاؤں منبر کے نیچے اترے (سجدے کے لئے کیونکہ سجدہ منبر پر نہ ہو سکتا تھا۔ معلوم ہوا اتنی حرکت سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

رَفَعَ الصُّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ - فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا (بعض نے اس کو مستحب رکھا ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک جہر مستحب نہیں ہے۔

## لِحَاثَةِ الرَّفِيعِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

مندى کے لئے عاجزی اور فروتنی کرے گا اللہ اس کا مرتبہ بلند کرنے گا (اس عاجزی کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں اس کو ترقی درجات حاصل ہوگی)۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ النَّائِمِ وَالصَّبِيِّ وَالْمَعْتُوهِ - تین آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا ہے (یعنی ان کے برے کام لکھے نہیں جاتے) ایک تو سوتا ہوا شخص، دوسرے نابالغ، تیسرے باؤلا دیوانہ (برے کاموں کی قید اس لئے لگائی کہ نیک کام بچے کے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب بچے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور ایک عورت نے اپنے بچے کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر کے عرض کیا، کیا اس کا بھی حج درست ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اور اس کا ثواب تیرے لئے لکھا جائے گا)۔

إِنَّ اللَّهَ يُرَفِّعُ قَوْمًا بِهَذَا الْقُرْآنِ - اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے درجے بلند کرے گا (جو اس کے مفہوم و مطالب پر غور کر کے اس پر عمل کریں گے)۔

رُفِعَتْ إِلَيَّ السِّدْرَةُ الْمُنْتَهَى - مجھ کو سدرة المنتہی دکھائی گئی۔

رُفِعَتْهُ إِلَى السُّلْطَانِ - میں نے اس کو بادشاہ تک پہنچایا (اس کا مقرب بنایا)۔

رَفَعَ اللَّهُ عَمَلَكُمْ - اللہ اس کا نیک عمل قبول کرے۔

رَفَعَ يَدَهُ فِي الرَّسْخِ وَالسُّجُودِ - رکوع اور سجدے میں خضوع کیا (عاجزی دکھائی)۔

يَكْفُرُهُ الرُّفْعَةَ - مسلمان بلندی شان کو برا جانتا ہے۔ (وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دل میں غرور نہ سما جائے)۔

رَفَعٌ - نرم

رَفَاعَةٌ - کشادگی، فراغت۔

إِنْ كَانَ أَجَلِي مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعْنِي - اگر ابھی میری موت نہ آئی ہو (اس میں کچھ مدت باقی ہو) تو مجھ کو فراغت اور کشادگی دے (یعنی بیماری دور کر دے، مجھ کو صحت اور خوشی عنایت فرما)۔

مِنَ السَّنَةِ تُنْفِ الرُّفْعَيْنِ - دونوں بخلوں کے بال اکھیرنا

امام شافعیؒ کہتے کہ یہ جہر تعلیم کے لئے تھا)۔

فَأَنفَأَ الرَّفِيعُ - کیونکہ آسمان بلند ہے (بعض نے کہا دنیا کا آسمان مراد ہے)۔

كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يُرَفِّعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ - آنحضرتؐ اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے (وحی کا انتظار کرتے اس کے شوق میں اوپر دیکھتے)۔

رَفِعَ لَهُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورُ - آپ کو بیت المعمور دکھلایا گیا۔

وَعُلُوِّي وَأَرْتِفَاعِ مَكَانِي - قسم ہے میری بلندی کی اور میرے مکان کی بلندی کی (اللہ تعالیٰ تو بسب سے بلند ہے کیونکہ وہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا مکان یعنی عرش دوسری تمام مخلوقات سے بلند ہے)۔

إِنَّ رَفَعَكُمْ أَيْدِيكُمْ بَدْعَةً - تمہارا ہاتھ اٹھانا ایک بدعت ہے (آنحضرتؐ نے سینے سے اوپر نہیں اٹھائے، یعنی سینے تک اٹھائے)۔

رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا - آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہم کو بڑھاتا جا۔ (اور زیادہ دیتا جا) اور گھٹانا نہیں۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَدِّنُ لَهُ أَنْ يُرَفِّعَ رَأْسَهُ فِي قِيَامَتِ كَيْ دُنْ پھلا وہ شخص ہوں گا جس کو جہدے سے سر اٹھانے کا اذن دیا جائے گا (یعنی شفاعت کے لئے)۔ معلوم ہوا کہ شفاعت کا اذن قیامت کے دن بارگاہ الہی سے ملے گا اس وقت آپ شفاعت شروع کریں گے)۔

يُرَفِّعُ فِيهَا أَعْمَالَهُمْ - شب برأت میں ان کے نزدیک اعمال (جو وہ سال بھر میں کرنے والے ہیں) لکھ لئے جاتے ہیں اور پروردگار کے پاس اٹھائے جاتے ہیں۔

فَرَفَعَ أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ - حضرت آدمؑ نے نگاہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔

وَيُرَفِّعُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثِ - (آنحضرتؐ وتر کے بعد تین بار سبحان الملك القدوس فرماتے) تیسری بار پکار کر کہتے (تاکہ دوسرے لوگ بھی سن لیں وہ بھی یہی کہیں)۔

مَا تَوَاضَعُ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ - جو کوئی اللہ کی رضا

سنت ہے۔

رُفِعَ کہتے ہیں بغل یا چدھے یا جسم کے ہر مقام کو جہاں میل پکیل جمع ہوتا ہے۔

أَرْفَاعٌ اور رُفُوعٌ۔ رفیع کی جمع ہے۔

رُفِعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ ظَفْرِهِ وَأَنْمَلِيهِ۔ تم میں سے ایک کا میل اس کے ناخن اور پوروں کے بیچ میں رہتا ہے (یعنی ناخن نہیں کترتے ان کے نیچے میل پکیل جمع رہتا ہے)۔

رُفِعٌ۔ ناخن کے میل کو بھی کہتے ہیں۔

إِذَا التَّقَى الرُّفُوعَانَ وَجَبَ الْفُغْلُ۔ جب دونوں چدھے (مرد اور عورت) کے مل جائیں یعنی دخول ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

أَرْفَعُ لَكُمْ الْمَعَاشَ۔ تم پر روزی کشادہ کی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں کہ

عَيْشٌ رَافِعٌ۔ اچھے آرام کی زندگی)۔

الْبِنْعُ الْبُرُوفِعُ۔ اچھی کشادہ نعمتیں۔

الرَّفْدُ الرُّوْفِعُ۔ کشادہ عطائیں (جمع البحرین میں ہے: رُفِعٌ۔ شرم گاہ کے گرد گرد کو اور بھی خود شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

رَفَتْ۔ بہت کھانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بوسہ لینا۔ احسان کرنا۔ خدمت کرنا، گھیر لینا، دودھ پینا، آرام لینا، پنکھ پھیلانا، پھیرنا چمکانا، چوسنا، ہر روز پینا، لہلہانا۔

رَفْفٌ۔ باریک اور پتلا ہونا۔

إِرْفَافٌ۔ پردوں کو پھیلانا۔

إِرْفَافٌ۔ چمکانا (اہل عرب کہتے ہیں کہ

مَالَهُ حَفَافٌ وَلَا رَافٌ۔ یعنی کوئی اس کا خبر گیر نہیں)۔

مَنْ حَفَّأَ أَوْ رَفَّأَ فَلْيُقْصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے (ہم پر مہربان ہو) اس کو اعتدال لازم ہے (نہ ہمارے

رتبہ کو کھٹائے نہ بڑھائے تعریف میں بیجا غلو ہرگز نہ کرے جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل درویشوں اور بے وقوف شاعروں اور نادان میلا دخوانوں کی عادت ہے وہ نہ صرف بیخبر کی تعریف

میں بلکہ اولیاء کی تعریف اور منقبت میں بھی انتہائی مبالغہ کرتے

ہیں جس سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے)۔

لَمْ تَرَعْنِي مِنْهُ قَطُّ يَرِفٌ رَفِيفًا يَقَطُرُ نَدَاهُ۔ میری آنکھ نے ایسے شخص کو کبھی نہیں دیکھا۔ ایسا ہرا ہرا ہو کر لہلہا رہا تھا

کہ اس میں سے تری پھوٹ رہی تھی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

رَفٌّ رَفِيفًا۔ جب اس میں خوب تری اور تازگی ہو اور لہلہا رہا ہو۔

أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَنْزَلَ وَإِدْبًا فَتَدَعِ أَوَّلَهُ يَرِفٌ وَآخِرُهُ يَبْقُفٌ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ دیتی ہوں اس بات سے

کہ تو ایک میدان میں اترے اس کا (پہلا) سرا تو خوب ہرا ہرا ہو اور اس کا آخری حصہ سوکھا اور خشک ہو (یہ ایک عورت نے معاویہ سے کہا) (مطلب یہ ہے کہ انجام کی خرابی سے اللہ تجھ کو محفوظ رکھے)۔

وَكَانَ فَاهُ الْبُرْدُ يَرِفٌ۔ اس کا منہ کیا ہے گویا اولہ ہے جو چمک رہا ہے (یعنی دانت اس کے اولے کی طرح صاف اور شفاف ہیں)۔

تَرِفٌ عُرُوبُهُ۔ اس کے دانت چمک رہے ہیں۔

إِنِّي لَا رَفٌّ شَفْتَيْهَا وَأَنَا صَانِمٌ۔ (ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا) میں تو روزے میں عورت کے ہونٹ چوستا ہوں۔

الرَّفُّ وَالْإِسْتِمْلَاقُ۔ (ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا۔ آدمی کس بات سے جب ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا) عورت کے چوسنے اور صحبت کرنے سے۔

وَأَذِ اسِيفٌ مُعَلَّقٌ فِي رَفِيفِ الْفُسْطَاطِ۔ ایک تلوار ڈیرے کی چھت میں لٹک رہی تھی۔

زَوْجِي إِنْ أَكَلَ رَفٌّ۔ میرا خاوند اگر کھائے بیٹھے تو بہت کھاتا ہے۔

بِعِ تَمْرٍ رَقْلٌ۔ تیرے مچان پر جو کھجور رکھی ہے اسے بیچ ڈال (اس میں سے مجھ کو کچ کر دے) یہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا)۔

إِلَّا شَطْرَ شَعْبِ بْنِ رَبِيٍّ لَيْتِي۔ مگر تھوڑے سے جو جو

لَعَالِي الْخَرِيبَةِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

میرے چنان پر رکھے ہوئے تھے۔

إِنَّ رَفَائِي تَنَصَّفُ تَمْرًا مِنْ عَجْوَةٍ يَغِيبُ فِيهَا  
الْبُرْسُ - میرے چنان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں  
(اس قدر زیادہ کھجوریں لدی ہیں) جس میں کچلی غائب ہو جاتی  
ہے (ایسی نرم اور شیریں ہے۔ یہ کعب بن اشرف یہودی نے  
نخر یہ کہا) (عجوہ مدینہ کی بہترین کھجور ہوتی ہے)۔

بَعْدَ الرَّفِّ وَالرَّفِيرِ - بہت سارے اونٹ اور بہت  
ساری بکریوں کے بعد (یعنی تو نگری اور مال داری کے بعد)۔  
كُلُّ مِنَ الطَّيُورِ مَارَتْ وَلَا تَأْكُلُ مَا صَفَّ - وہ پرندہ  
کھا جو اڑنے میں اپنے پنکھ ہلاتے رہتا ہے اور وہ مت کھا جو  
پنکھ بچھا دیتا ہے۔

عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِيْنَ بَيْنَ النَّحَايَتَيْنِ - وہ دیواروں پر جو  
لکڑی رکھی ہو (یعنی چنان پر)۔  
رَفِقٌ يَأْمُرُكَ بِمَرْفُوقٍ يَأْمُرُكَ بِمَرْفُوقٍ - مہربانی، لطف اور کرم نری و  
لامحنت۔

رَفِقٌ - فائدہ دینا۔

مُرَافَقَةٌ - رفاقت کرنا۔

إِرْتِفَاقٌ - بھر جانا۔

إِسْتِرْفَاقٌ - رفاقت کی درخواست کرنا۔

الرَّفِيقُ نَمُ الطَّرِيقُ - پہلے رفیق حاصل کر لے پھر سفر کر  
(ورنہ اکیلے پریشان ہوگا)۔

الْحَقِيقِيُّ بِالرَّفِيقِيِّ الْأَعْلَى - مجھ کو بلند درجہ والے رفیقوں  
(ساتھیوں یعنی پیغمبروں) سے ملادے۔ رفیق کا اطلاق جمع پر  
بھی ہوتا ہے جیسے صِدِّيقٌ اور خَلِيطٌ واحد اور جمع دونوں کے  
لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

وَحَسَنٌ أَوْلِيكَ رَفِيقًا - وہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اللَّهُ رَفِيقٌ بَعِيَادِهِ - اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

بَلِ الرَّفِيقِيُّ الْأَعْلَى - میں بلند رفیق کے ساتھ رہنا چاہتا  
ہوں (یعنی دنیا میں رہنا مجھ کو پسند نہیں ہے آخرت کو پسند کرتا  
ہوں)۔

وَكَانَ رَجِيمًا رَفِيقًا - آپ رحم دل اور نرم مزاج تھے

(ایک روایت میں رَفِيقًا ہے رَفِيقٌ سے)۔

لَا عَرَفْنَ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ - میں  
اشعری رفیقوں کی آواز جب وہ قرآن پڑھتے ہیں پہچان لیتا  
ہوں۔

رُفْقَةٌ اور رُفْقَةٌ - سفر میں ساتھیوں کی جماعت۔  
ثُمَّ أَدْخَلَ النَّاسَ رُفْقَةً - پھر لوگ رفیق بنا کر داخل کئے  
گئے۔

نَهَانَا عَنْ أَمْرِ تَحَانَ بِنَا رَافِقًا - آپ نے ہم کو ایسے کام  
سے منع کیا جس میں آسانی تھی (ہمارے حال کے مناسب تھا۔  
یعنی مزارعت سے)۔

مَا كَانَ الرَّفِيقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ - جس چیز میں نری  
ہو اس کو آراستہ کر دیتی ہے (جو آدی نرم مزاج ہو وہ اچھا  
ہے)۔

أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللَّهُ الطَّيِّبُ - تو مہربان ساتھی ہے اور  
طیبیب تو اللہ تعالیٰ ہے (شفا اور تندرستی دینا اس کے ہاتھ میں  
ہے نہ کہ تیرے ہاتھ میں)۔

فِي إِزْفَاقٍ ضَعِيفِهِمْ وَسَدِّ خَلْتِهِمْ - ناتوان پر مہربانی  
کرنے اور خلل کو بلند کرنے میں (یعنی جو رخنے پڑے اس کو  
موپنے میں)۔

هُوَ الْأَبْيَضُ الْمُرْتَفِقُ - وہ سفید رنگ والے تکیہ لگائے  
ہوئے (اصل میں مِرْفُوقٌ اور مَرْفُوقٌ کہتے ہیں۔ تکیہ کو  
مِرْفُوقَةٌ کہا کیونکہ اس پر کہنی ٹیکتے ہیں یا کہنی کی طرح اس پر  
سہارا دیتے ہیں)۔

إِشْرَبْ هَيْنَا عَلَيْنِكَ النَّجْمُ مُرْتَفِقًا - خوب پی رچتا  
چچتا تجھ پر تاج نیکا (نیک) لگائے ہوئے ہے (یعنی تاج  
بادشاہی تیرے سر پر ہے)

مَا لَمْ تَضْمُرْهُ الرِّفَاقُ - جب تک دل میں نفاق نہ چھپاؤ  
گے۔

وَجَدْنَا مَرَاْفِقَهُمْ قَدْ اسْتَقْبَلْ بِهَا الْقِبْلَةَ - ہم نے ان  
کے پاخانوں کو دیکھا وہ قبلہ رخ بنائے گئے تھے۔

مِرْفُوقٌ اور مَرْفُوقٌ - پانچاٹھ کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی جائے

ضرور کو)۔

إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفِيقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ - اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی اور نرم مزاجی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی پر وہ دیتا ہے جو تند مزاجی پر نہیں دیتا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے یعنی اپنے بندوں پر نرمی اور مہربانی کرنے والا۔ اور جس نے رفیق کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں رکھا اس کا قول غلط ہے)۔

تَبْدَأُ بِمَرَأَةٍ فِيهَا فَتَغْسِلُهَا - پہلے میت کی کہنیوں سے غسل شروع کران کو دھو (بعض نے کہا 'مراتق' سے دونوں شرم گاہوں مراد ہیں۔ مگر مراتق کے یہ معنی کسی لفت میں نہیں دیکھے گئے۔ شاید یہ لفظ مَرَأِغِہ ہو اور ایوں نے مَرَأِغِہ کر دیا۔ جب تو شرم گاہ کے معنی درست ہوں گے)۔

إِذَا كَانَ الرَّفِيقُ خَوْقًا كَانَ الْخَوْقُ رِفْقًا - جب نرمی کرنا نادانی اور جلد بازی ہو تو جلدی کرنا نرمی کرنا ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے مقام میں استعمال کرنا چاہیے بعض مقاموں میں نرمی اور سہل انگاری نادانی ہے بعض اوقات جلد بازی کرنا نادانی ہے) و خَوْقٌ بِالضَّمِّ مُضَدٌّ لِرَفِيقٍ كِي)۔

الرَّفِيقُ نِصْفُ الْعَيْشِ - رفیق زندگی کا آدھا حصہ ہے (بغیر رفیق کے زندگی کا لطف نہیں۔ میں نے خلوت اور تنہائی کی بہت عادت ڈالی ہے۔ پھر بھی بعض وقت ایسا جی گھبراتا ہے کہ معاذ اللہ۔ ہر چند کتاب کو رفیق بنانا ہوں اور کبھی نفس کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ تو اکیلا کہاں ہے پروردگار تیرا رفیق ہے۔ پھر بھی بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے یا اللہ مجھ کو ایک ایسا رفیق عنایت فرما جو خوب رو خوش خصال خوش آواز نیک بخت اور صالح اور ایمان دار ہو۔ اللھم استجب)۔

الرَّفِيقُ نِصْفُ الْعَيْشِ - نرمی اور ملائمت عیش کا آدھا حصہ ہے (تند مزاج کو کبھی عیش نہیں ہوتا)

تَلَيْنَ أَصَابِعَهُ بِرَفِيقٍ - میت کی انگلیوں کو نرمی کے ساتھ دھو!

كَانَتْ مِرْفَقَتَهُ مِنْ أَدَمٍ - آپ کا تکیہ چڑے کا تھا۔  
لَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مِرْفَقَةٌ - اگر

نمازی کے سامنے تکیہ دھرا ہو تو کچھ قباحت نہیں۔

رَفْلٌ يَارْفَلَانُ - کپڑے ہلا کر اترانا، پلو لکانا، جمع ہونے دینا۔

تَرَفِيلٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور سردار بنانا، بڑا کرنا، ذلیل کرنا، مالک بنانا۔

رَفْلٌ - پلو (دامن)۔

مِثْلُ الرَّافِلَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَالظُّلْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - جو عورت اپنے لوگوں کے علاوہ (مثلاً شوہر، باپ، بھائی وغیرہ) دوسرے لوگوں کے درمیان اپنے کپڑوں میں اترائے (ناز و نخرے سے پلو لکا کر چلے) اس کی مثال قیامت کے دن تاریکی ہے۔

يُرْفَلُ فِي النَّاسِ - ابو جہل لوگوں میں اتراتا ہوا ادھر ادھر جا رہا تھا (بڑے فخر اور تکبر سے یعنی بدر کے دن) (ایک روایت میں يَزُولُ ہے۔ یعنی اس کو ایک جگہ قرار نہ تھا۔ ادھر ادھر گھوم رہا تھا)۔

يَسْعَى وَيَتَرَفَّلُ عَلَى الْأَقْوَالِ - دوڑ رہا تھا، کہنے والوں کا سردار بن رہا تھا (یعنی فخر اور تکبر اس کی حرکات سے نمایاں تھا)۔

رَفْنٌ - انڈیا نبض۔

رَفْنٌ - لمبی دم والا گھوڑا۔

إِنْ رَجُلًا شَكَا إِلَيْهِ التَّعَرُّبَ فَقَالَ لَهُ عَفِ شَعْرَكَ فَقَعَلَ فَارْقَانَ - ایک شخص نے آنحضرت سے مجرہ کی شکوہ کیا (عورت نہ ہونے کا) آپ نے فرمایا تو اپنے بال چھوڑ دے (ان کو منڈوا اور کتر و انہیں) اس نے ایسا ہی کیا۔ تب اس کو قرار آ گیا (یعنی قوت باہ کی شدت جاتی رہی)۔ (حکیموں نے کہا ہے کہ بالوں کا موٹنا، خصوصاً زیر ناف کے بالوں کا صاف کرتے رہنا ہاں میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے)۔

إِرْفَانٌ اور إِرْفَهَانٌ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی اس کو سکون اور اطمینان ہو گیا۔

رَفَّهُ يَرْفُهُ يَرْفُوهُ - خوش ایامی۔ آرام سے بسر کرنا۔ فراغت کے ساتھ جب چاہے جب پانی پر آنا۔

رَفَاهٌ اور رَفَاهِيَةٌ - خوش گزرانی۔ عیش و عشرت۔ امن





مکاتب غلام اور لونڈی کے بدل کتابت میں مدد کی جائے تاکہ وہ آزاد ہو جائیں۔

لَنَا رِقَابُ الْأَرْضِ - زمین کی گردنیں ہماری ہیں (یعنی قطعاً اراضی جو بذریعہ جنگ فتح کی جائیں، مسلمانوں کی ملک ہو جاتی ہیں۔ ان کی قابضان اراضی کی ملکیت ان پر نہیں رہتی جو قبل از جنگ اس پر قابض تھے)۔

وَالرِّقَابُ الْمُنَاخَةُ لَكَ رِقَابُهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ يَهْجُو اوثناياں بٹھائی گئی ہیں وہ تیری ہیں اور ان پر جو سامان ہے وہ بھی تیرا ہے۔

ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظَهْرَهَا۔ پھر اس نے جو اللہ کا حق خود گھوڑوں اور ان کی پشتوں میں تھا۔ اس کو نہیں بھولا (خود گھوڑوں کا حق یہ ہے کہ ان کی خدمت اور خبر گیری دانہ چارہ وغیرہ سے بخوبی کی اور پشتوں کا حق یہ ہوا کہ ان پر سواری اعتدال کے ساتھ کی طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر نہیں لادا۔ اگر وہ خالی جا رہے ہوں تو تھکے در ماندہ مسافر کو ان پر سوار کر لیا)۔

فَعَارَسَهُمُ اللَّهُ ذِي الرِّقَابِ - اللہ کا حصہ جو رقیب تھا نیچے چلا گیا۔

رِقِيبٌ - جوئے کے تیرے پانے کو کہتے ہیں۔ اس میں کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔

ذِي الرِّقَابِ - خیر کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يُرَقَّبُ الوَقْتُ - وقت کوتا کرتا ہے۔

أَنْفَقْتُهُ فِي رِقَابَةٍ - میں نے اس کو گردن چھڑانے (آزاد کرانے یا قیدی کو جیل سے رہائی دلانے) میں خرچ کیا۔

وَهِيَ الرِّقَابُ - یعنی وقف کی آمدنی بردوں میں بھی خرچ کی جائے۔ اس میں سے بردے خرید کر آزاد کئے جائیں۔

مَنْ رَقَّبَ اللَّهَ أَحْسَنَ عَمَلِهِ - جو اللہ کا ڈر رکھتا ہو گا وہ نیک عمل کرے گا۔

مُرَاقِبَةٌ - صوفیاء کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ آدمی تہائی میں کسی آیت کا تصور کرے۔ جیسے إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ يَا اللَّهُ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ يَا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ وَأَسَى تَصَوُّرِ

کے حواریین اور اصحاب میں سے سات ایسے شخص ہوں گے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گے اس کی حفاظت اور نگہبانی کریں گے)۔

مَا تَعُدُّونَ الرِّقَابَ فَيُحْكَمُ قَالُوا الَّذِي لَا يَنْفَعِي لَهُ، وَلَدٌ فَقَالَ بَلِ الرِّقَابُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وِلْدِهِ شَيْئًا۔ آنحضرت نے صحابہ کرام سے پوچھا۔ تم رقبہ کس کو کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رقبہ وہ شخص ہے جس کی کوئی اولاد زندہ نہ رہے۔ آپ نے فرمایا نہیں (درحقیقت) رقبہ وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ مری ہو (اس نے آخرت میں پیش خیمہ ہونے کے لئے اپنی کسی اولاد کو نہ بھیجا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آخرت کے فوائد کے لحاظ سے اولاد کا مرجانا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ ان کی موت پر صبر کرنے والے کو بڑے بڑے درجے اور مرتبے آخرت میں حاصل ہوں گے اور جو کوئی ان سے محروم رہا حقیقت میں وہ رقبہ ہوا کیوں کہ اس نے کوئی اولاد اپنی آخرت میں اپنے سے پہلے نہیں بھیجی)۔

الرِّقَابُ لِمَنْ أَرْقَبَهَا - جو مکان قحی کے طور پر دیا جائے وہ اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا جائے۔

رقیبے یہ ہے کہ زید عمر کو اپنا مکان دیدے یہ کہہ کر کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تو مکان تیرا ہو گیا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مر جائے تو مکان پھر میرا ہو جائے گا (اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض اس کو بہہ کہتے ہیں، بعض عاریت۔ رقی اس کا نام اس لئے ہوا کہ اس میں فریقین ایک دوسرے کی موت انتظار کرتے رہتے ہیں)۔

كَمَا نَمَا اغْتَبَقَ رِقَابَةً - جیسے کسی نے ایک بردہ آزاد کیا۔ (اصل میں رقبہ گردن کو کہتے ہیں، پھر اس کا اطلاق مجاز سارے غلام اور لونڈیوں پر کیا گیا) (اگر کوئی کہے:

اغْتَبَقَ رِقَابَةً (تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ) ایک بردہ آزاد کرے)۔

ذَنْبُهُ فِي رِقَابِهِ - اس کا گناہ اس کی گردن پر ہے (یعنی اس کی ذات پر)۔

وَهِيَ الرِّقَابُ - یعنی زکوٰۃ کا ایک مصرف یہ بھی ہے کہ

ح ک ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

مِرْقَدِيٌّ - جلد باز -

مِرْقُودٌ - بہت سونے والا -

مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا رَقَدَتْ عَيْنَاهُ - جو شخص آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز نہ پڑھ کر سو جائے (خدا کرے) اس کی آنکھ نہ لگے -

رَقْرَقَةٌ - ہلکے ہلکے بہانا -

تَرَقُّوقٌ - حرکت کرنا - آنا جانا - چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں -

تَرَقُّوقُ الشَّمْسِ - سورج ایسا چمکے جیسے گھوم رہا ہے -

إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ تَرَقُّوقٌ - سورج نکلنے کے وقت ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے گھوم رہا ہے آتا ہے پھر جاتا ہے (یہ حرکت افق کے قریب ہونے کی وجہ سے اور بخارات کے حامل ہونے سے مشیل ہوتی ہے - جب اونچا ہو جاتا ہے تو پھر یہ حرکت محسوس نہیں ہوتی) -

رَقْرَاقٌ - ہر روشن اور چمکدار چیز -

رَقْرَاقَةٌ - نازک بدن عورت چمکدار سفید رنگ کی گویا اس کے منہ سے پانی جاری ہے -

رَقْرَاقٌ - رَقْرَاقٌ کی جمع ہے -

رُقْرُقَانُ السَّرَابِ - حرکت کرتی ہوئی سراب -

مَرَقْرُقٌ - آمادہ و تیار -

رَقَشٌ - نقش کرنا، لکھنا، زینت دینا -

تَرَقِيشٌ - آراستہ کرنا، بنانا، سنوارنا -

لَوْ ذُكِرْتُكَ. قَوْلًا تَعْرِيفِيهِ نَهَشْتِي نَهَشَ الرُّقْشَاءِ الْمَطْرُوقِ - (ام المؤمنین ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا) اگر میں تم کو ایک بات یاد دلاؤں جس کو تم جانتی ہو تو تم مجھ کو اس سانپ کی طرح کاٹ لو - جس کی پشت پر دھاریاں اور نپے ہوتے ہیں اور آنکھیں جمکا کر چلتا ہے -

رَقَاشٌ - سانپ یا دھاریدار نپے والا سانپ -

أَرْقَشٌ - سفید اور کالے ٹپوں والا -

رَقْصٌ - کھیلنا، ناچنا -

رَقَاصٌ - ناچنے والا گھڑیاں کا وہ چکر جو گھومتا ہی رہتا ہے -

میں تھوڑی دیر تک مستغرق رہے - یا اللہ تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی عجیب آیات میں غور و فکر کرے -

مِنْ صِفَاتِ أَهْلِ الدِّينِ قِلَّةُ الْمَرَاقِبَةِ لِلنِّسَاءِ - دین داروں کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کی طرف کم دیکھے (عورتوں سے قصداً غصہ بھر کرنا چاہئے) -

وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا - لوگوں کو ہمارے قتل پر مت ابھار -

رَقَاحَةٌ - تجارت اور سوداگری -

تَرْوِيعٌ - مال کی درستی اور اصلاح -

تَرْوِيعٌ - کمانا، کسب کرنا -

حَتَّى كَثُرَتْ وَارْتَفَعَتْ - یہاں تک کہ سوداگری کی وجہ سے بڑھ گئی، بہت ہو گئی (زمانہ جاہلیت میں حج کے دوران اہل عرب یوں کہا کرتے تھے کہ:

جِنَّتَاكَ لِلنِّصَاحَةِ لَمْ نَاتِكَ لِلرَّقَاحَةِ - ہم تیرے پاس خالص تیرے لیے آئے ہیں - سوداگری یا روپیہ کمانے کو نہیں آئے) -

كَأَنَّ إِذَا رَفَعَ إِنْسَانًا - جب کسی آدمی کو شادی کے بعد مبارکباد دیتے (بہ معنی رَفَعًا جیسے اوپر گزر چکا) -

رَقَدَ يَارُقَادًا يَارُقُودًا - سونا یا رات کو سونا، ٹھہرا جانا، بگڑ جانا، پروانا ہونا، غافل ہونا -

إِرْقَادٌ - سلانا، ٹھہرانا -

إِرْقَادٌ - جلدی کرنا -

لَا تَشْرَبُ فِي رَاقُودٍ وَلَا بَجْرَةٍ - مٹھور یا گھڑے میں پانی مت پی (یعنی اس کا سہ یا گھڑے میں جو روغن دار ہوں اس لئے کہ ایسے گھڑوں میں شراب تیار کی جاتی تھی) نہایت یہ میں بیان ہوا ہے کہ -

رَاقُودٌ - ایک لمبا مٹی کا برتن جو روغن دار ہوتا ہے (یعنی روغنی مرتبان -

رَقْدَةٌ - ایک نیند -

رَقْدَةٌ - بہت سونے والا -

مِرْقَدٌ - سونے کی جگہ (عرف میں قبر کو بھی کہتے ہیں) -

قرظ کے باب میں اپنا فیصلہ سنایا) تو نے وہی حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا۔

أَرْقَعَةٌ - جمع ہے رَقِيع کی بہ معنی آسمان (بعض نے کہا رَقِيعِ آسمان اول کو کہا کرتے تھے پھر دوسرے آسمانوں کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جانے لگا۔)

يَجِيءُ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَى رَقَبِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ - تم میں کوئی قیامت کے دن اس طرح سے آئے گا کہ اس کی گردن پر کاغذ کے پرچے اڑ رہے ہوں گے (حرکت کر رہے ہوں گے ان پرچوں پر وہ حقوق العباد لکھے ہوں گے جو دنیا میں اس کی گردن پر رہ گئے تھے۔ کرمانی نے کہا۔

رِقَاعٌ - سے خاص کاغذ کے یا کپڑے کے پرچے مراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک قسم کی چیزیں (حقوق) جو اس کی گردن پر دوسروں کی تھیں دراصل ان کو کاغذ کے پرچوں سے تعبیر کیا ہے۔ بعض نے کہا کپڑوں کے ٹکڑے مراد ہیں جو قیمت کے مال میں سے اس نے چرائے تھے۔)

رِقَاعٌ جمع ہے رُقْعَةٌ کی یعنی کاغذ کا ٹکڑا جس پر لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح کپڑے کا ٹکڑا جس سے پیوند لگایا جائے۔ - شَرْحُ كَارِقَعِ اس کی تحتی، جس پر مہرے رکھے جاتے ہیں۔

عَزْوَةٌ ذَاتِ الرِّقَاعِ - یہ غزوہ ۵ھ میں غطفانیوں سے ہوا۔ کہتے ہیں اس جنگ میں اکثر صحابہؓ کے پاس جو تہ نہ تھے چلتے چلتے پاؤں میں جمید ہو گئے اس وجہ سے ان پر چھترے لپیٹ لئے، یہی وجہ ہے کہ اس غزوہ کا نام ”ذات الرقاع“ مشہور گیا۔ بعض نے کہا ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے۔ بعض نے کہا ایک درخت کا۔ بعض نے کہا اس جنگ میں مسلمانوں نے اپنے جھنڈوں پر چھترے لگائے تھے۔)

الْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَاقِعٌ - مسلمان (گناہ کر کے) اپنا دین کمزور کر لیتا ہے (وہ شکست ہو جاتا ہے) پھر (توبہ کر کے) اس میں پیوند لگاتا ہے (بارگاہِ استغفار کے ذریعہ اس کو مضبوط کرتا ہے)۔

كَأَن يَلْقَمُ بَيْدٍ وَيُرْقَعُ بِالْأَخْرُسِ - معاویہؓ ایک ہاتھ سے نوالہ اٹھاتے تھے اور دوسرا ہاتھ پھیلا دیتے تھے (تا کہ جو اس میں سے گرے وہ خالی ہاتھ پر گرے پھر اس گرے ہوئے کو

أَشْحَانًا لَهُنَّ رَقَصٌ - ایسے ایسے رنجوں سے جو گردش میں رہیں گے (یعنی ایک فگر جائے گی تو دوسری آئے گی)۔

تَرْقِصٌ - نچوانا۔  
يَرْقِصُونَ وَيَلْعَبُونَ - ناچتے ہیں، کھیلتے ہیں۔  
رُقْطَةٌ - سیاہی میں سفید پٹے یا سفیدی میں سیاہ پٹے۔  
أَرْقَطٌ - چت کبلا (اس کا موٹا رُقْطَاءُ ہے)۔

أَتَتْكُمْ الرُّقْطَاءُ وَالْمُظْلَمَةُ - تم پر ایک چت کبلے سانپ کی طرح خاص اور عام فتنہ آیا (جس نے سب کو گھیر لیا یعنی دونوں طرح کے فتنے آئے) ایک وہ جن کا اثر سانپ کی طرح خاص خاص لوگوں پر ہوا۔ دوسرے وہ فتنے جن میں سب لوگ جتلا ہوئے۔)

لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدُرُ قَطَا كَانَتْ بَفْعِ حَدِيثِهَا - اگر چاہوں تو میں پٹوں (داغوں) کا شمار بیان کروں جو اس عورت کی رانوں پر تھے۔ (یہ جملہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی گواہی میں کہا۔ یہ گواہی انھوں نے مغیرہ بن شعبہ پر دی تھی ان کو عورت سے متہم کیا تھا)۔

قَدْ اغْفَرُ بَطْحَاوَهَا وَأَرْقَاطٌ عَوْسَجُهَا - اس کے میدان میں مغایر بھر گیا۔ (ایک قسم کا گوند جو جنگلی درخت پر نمودار ہوتا ہے) اور اس کی عوج (ایک درخت ہے) کالی سفید ہو گئی۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ

أَرْقَطٌ أَوْ أَرْقَاطٌ جِيسَ إِحْمَرَ أَوْ إِخْمَارَ دُونِ مَسْتَعْلٍ ہیں۔)

إِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى الرُّقْطَاءِ - جب تو رُقْطَاءُ کو پہنچے (یہ ایک مقام کا نام ہے)۔

رَفَعٌ - جلدی چلنا، پیوند لگانا، برائی کرنا، نشانہ پر مارنا۔ کنویں کی بندش کرنا، بچھا دینا۔

رِقَاعَةٌ - حماقت، بیوقوفی۔  
تَرْقِيعٌ - پیوند لگانا۔

أَرْقَاعٌ - پیوند لگانے کا وقت آ جانا۔  
لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ أَرْقَعَةٍ - (آنحضرت نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا، جب انھوں نے بنی

## عَلَامَةُ الْخَلِيفَةِ

بھی منہ میں رکھ لیتے تھے)۔

مِنَ الرَّقَاعِ وَالْأَكْتَفِ - پرچوں اور شانہ کی ہڈیوں سے (عرب کے باشندے زمانہ قدیم میں شانہ کی ہڈیوں کو جو چوڑی ہوتی ہیں، لکھنے میں استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَسْتَخْلِفُنِي نَوْبًا حَتَّى تَرْقِعِيهِ - کسی کپڑے کو پرانا سمجھ کر مت پھینک، یہاں تک کہ تو اس میں پیوند لگائے (جب پیوند لگا کر بھی وہ اس قابل نہ رہے کہ پہنا جائے بالکل ہی بوسیدہ ہو کر گل جائے اس وقت اس کو چھوڑ دے۔ حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ خطبہ دیا اس وقت آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور آنحضرت نے بھی پیوند لگا یا ہوا کپڑا پہنا ہے اور تمام اولیاء اللہ نے اور جو شخص اس کو عیب سمجھے وہ نادان اور بیوقوف ہے) (ایک روایت میں لَا تَسْتَخْلِفُنِي آيَا ہے فائے موحدہ سے یعنی اس کپڑے کو بدل کر دوسرا نیا کپڑا مت پہن، جب تک اس میں پیوند لگا کر اس کو درست نہ کر لے جب وہ پیوند لگانے کے بعد بھی مستعمل ہو کر شکستہ ہو جائے تب اس کو ناقابل استعمال قرار دے)۔

وَلَقَدْ رَفَعْتُ مِذْرَعَتِي - میں نے اپنے کرتہ میں پیوند لگایا۔

اسْتِخَارَةُ ذَاتِ الرَّقَاعِ - کاغذ کے پرچوں پر استخارہ کرنا (جو امامیہ میں رائج ہے)۔

رَقِيعٌ - نادان اور بے وقوف شخص کو بھی کہتے ہیں۔

رِقَّةٌ - پتلا ہونا، ناتوان ہونا محتاج ہونا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔

رِقٌّ - غلامی۔

تَرْقِيقٌ - پتلا کرنا، آراستہ کرنا۔

اسْتِرْقَاقٌ - غلام بنانا۔

يُؤَدَّى الْمَكَاتِبَ بِقَدْرِ مَا رَقِيَ مِنْهُ دِيَّةَ الْعَبْدِ وَبِقَدْرِ مَا آدَى دِيَّةَ الْحُرِّ - مکاتب جس سے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو کچھ باقی ہو اس کی دیت اتنے حصے میں جو ادا کیا ہے، آزاد شخص کے مثل ہوگی اور جو حصہ اس پر باقی رہا ہے اس میں غلام کی دیت ہوگی۔

رَقِيقٌ - غلام یا لونڈی (نہا یہ میں ہے کہ مکاتب کو کوئی زخم

پہنچائے یا قتل کرے تو اس کی دیت بقدر حصہ ادا شدہ کے آزاد شخص کی طرح مکاتب کے وارثوں کو دے اور حصہ غیر ادا شدہ میں غلام کی طرح اس کے مولیٰ کو پہنچائے۔ مثلاً ایک غلام سے ہزار روپے بدل کتابت کے ٹھہرے اور بازار میں اس کی قیمت سو روپے ہے، اب اس غلام نے بدل کتابت میں سے پانچ سو روپے ادا کئے، اسکے بعد ایک شخص نے اس کو مار ڈالا تو قاتل کو پانچ ہزار درہم آزاد کی نصف دیت اس کے وارثوں کو دینا ہوگی، اور پچاس روپے بابت نصف قیمت اس کے مالک کو دے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے سنن میں ابن عباس سے نکالا۔ اور نخعی کا مذہب یہی ہے اور حضرت علیؑ سے بھی ایسا ہی کچھ منقول ہے۔ لیکن دوسرے سب فقہا یہ کہتے ہیں کہ مکاتب جب تک ایک روپیہ بھی اس پر باقی ہے غلام سمجھا جائے گا)۔

إِلَّا بَعْضٌ مِّن تَمْلِكُونَ مِّن أَرْقَانِكُمْ - (کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کو اس میں حصہ اور حق نہ ہو) مگر بعض ان غلاموں کو بھی حق ہے جن کے تم مالک ہو (مراودہ تین غلام ہیں بنی غفار کے جو غزوہ بدر میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ آزاد مسلمانوں کی طرح ان کو بھی ہر سال تین ہزار درہم کا وظیفہ دیا کرتے تھے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس میں سب مسلمانوں کا حق ہے، مگر بعض نے مسلمانوں کا یعنی جو غلام اور مملوک ہیں اور کبھی بعض کا لفظ کل کے محل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے)۔

مَا أَكَلُ مَرَقًا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى - آنحضرت نے میدہ کی چپاتی (پتی) باریک روٹی جس کو مانڈا بھی کہتے ہیں)۔ نہیں کھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے (آپ بغیر چھنے آٹے کی روٹی وہ بھی موٹی کھاتے رہے، آپ کے زمانے میں آٹا بھی کبھی چکی میں پستا، کبھی یونہی پتھر پر ڈال کر۔ اور چھلنی نہ لگاتے، یونہی منہ سے چھوٹ کر مونا مونا بھوسا اڑا دیتے، باقی کی روٹی پکا لیتے بعض بیوقوف لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میدے اور روے کی روٹی عمدہ ہے اور بغیر چھنا آٹا کھانے کو افلاس کی نشانی اور عیب خیال کرتے ہیں۔ ارے بیوقوفو! اگر تم کو کچھ بھی علم اور تجربہ ہوتا تو ہرگز یہ خیال نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے گیہوں اور جو

فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَوَاقِ الْبَطْنِ - دگدگی سے لے کر پیٹ کے نیچے کے حصوں تک چیر ڈالا۔  
 أَطْلَى حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْمَوَاقِ وَلِيَ هُوَ ذَلِكَ بِنَفْسِهِ -  
 نورہ لگایا (بال اڑانے کے لئے) جب پیٹ کے نیچے کے حصے تک پہنچا تو خود ہی اپنے ہاتھ سے لگایا (ستر عورت کے خیال سے)۔

أَعْنُ صَبُوحِ نُورُقُقِ حَوْمَتِ عَلِيٍّ امْرَأَتِهِ - (ایک شخص نے عامر شعی سے پوچھا جو بڑے فقیہ تھے۔ اگر کسی نے اپنی ساس کا بوسہ لیا انھوں نے کہا) تو صبح کی شراب کے لئے اشارہ کرتا ہے (گویا یہ حسن طلب ہے) اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی۔

أَعْنُ صَبُوحِ نُورُقُقِ - (ایک مثل ہے اس کی ابتدا یوں ہوئی ایک شخص جاگر کہیں مہمان اترا لوگوں نے اس کی ضیافت کی شام کو شراب پلائی جب پی کر فارغ ہوا تو کہنے لگا اگر صبح کو بھی تم مجھ کو اسی طرح شراب پلاؤ گے تو میں راستہ کیوکر چلوں گا۔ اس کا مطلب حسن طلب تھا کہ یہ لوگ مجھ کو صبح کو بھی شراب پلائیں وہ سمجھ گئے اور انھوں نے کہا أَعْنُ صَبُوحِ نُورُقُقِ اس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی۔ اور اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص درپردہ بات کہنے کے لئے ذومعنی جملہ استعمال کرے۔ اوپر کے جملہ میں شعی کا مطلب یہ تھا کہ تو بہ ظاہر تو یہ کہتا ہے کہ اپنی خواشدا من کا بوسہ لیا اور درحقیقت تیرا مقصد یہ ہے کہ اپنی خواشدا من سے جماع کیا۔ حنفیہ اس مسئلہ میں شعی کے ساتھ متفق ہیں۔ مگر اہل حدیث اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں حرام کاری سے حلال حرام نہیں ہو سکتا۔ مگر ان پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کیا اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی تو کیا زانی اس لڑکی سے نکاح کر سکتا۔ حالانکہ اہل حدیث کے اصول کے موافق اس سے نکاح جائز ہونا چاہئے۔ اگر یہ کہیں کہ وہ حومت علیکم بنا تکم کی رو سے حرام ہے تو مخالف یہ کہے گا کہ حرام کاری سے جو اولاد پیدا ہووہ ابن اور بنت نہیں ہو سکتی اور اسی وجہ سے وہ وارث نہیں ہوتی۔ نہ اس کا نسب زانی سے لگایا جاتا ہے۔)

کے ساتھ بھوسا بیکار پیدا نہیں کیا یہ بھوسا بھی سینکڑوں بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اور آنے کے مضر صحت اثرات کو دفع کرتا ہے۔ میدہ اور ررورہ قابض اور قتل دیر ہضم اور مسد ہے میدہ کھانے والے اکثر تونج بد ہضمی اور نفخ کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بوا سیر اور قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے۔

مَا خَيْرَ لَنَا مَرُقُقٌ - ہمارے لیے کبھی چپاتی نہیں پکائی گئی۔  
 رُقَائٍ - جمع ہے۔ یعنی پٹی چپاتیاں (مانڈے)  
 وَيَحْفِضُهَا بَطْنَانُ الرَّقَائِقِ - اس کو نرم اور کشادہ زمینوں کے شکم میں لے آتے ہیں۔

كَانَ فَفَهَا الْمَدِينَةَ يَسْتَوِرُونَ الرِّقَّ فَيَا كَلُونَهُ -  
 مدینہ کے فقہاء (عام لوگ) بڑا کچھوا خریدتے اس کو کھاتے (کیونکہ کچھوا دریائی جانور ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ أَكْثَرُ عُلَمَاءِ اور اہل حدیث اسی کے قائل ہیں لیکن حنفیہ نے بلا دلیل صرف اپنی رائے سے یہ اختیار کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ دوسرے دریائی جانور حلال نہیں ہیں)۔

إِسْتَوَى صَوَابًا لِمَعْلَى فَإِنَّهُ مَالٌ رَفِيقٌ - بکری کا خیال رکھو وہ بہت کمزور مال ہے (بھیر کی طرح وہ تکلیف اور سختی کی متحمل نہیں ہوتی)۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَفِيقٌ - ابو بکر نرم دل ضعیف آدمی ہیں (ذرا سے صدمہ میں رو دیتے ہیں)۔

أَهْلُ الْيَمَنِ أَرْقُ قُلُوبًا - یمن کے لوگ نرم دل ہیں (نہایت جلد قبول کر لیتے ہیں قبول حق کی استعداد ان میں موجود ہے بات کا اثر لیتے ہیں)۔

كَبُرَتْ سِنِّي وَرَقٌ عَظِيمِي - میری عمر زیادہ ہوگئی اور میری ہڈی کمزور ہوگئی (یہ حضرت عثمان یا حضرت عمرؓ نے فرمایا)۔

ثُمَّ غَسَلَ مَرَأَتَهُ بِسَمَالِهِ - پھر اپنے پیٹ کے نیچے کے حصوں کو بائیں ہاتھ سے دھویا۔

مَوَاقٍ - جمع ہے مرق کی۔ پیٹ کا وہ حصہ جہاں کی کھال نرم ہوتی ہے۔

چاہئے اور فق کی نسبت تغلیظ اور تشدد کے طور پر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مسلمانوں نے زنانہ وضع اور روش اختیار کی ہے۔ باریک لمل اور جالیاں پہننے ہیں اور اپنی اس وضع پر ناز کرتے ہیں۔ ایک یورپین کو میں نے دیکھا وہ جب ہندوستانیوں کو لمل اور جالی اور اطلس وغیرہ پہنے دیکھتا تو کہتا یہ عجب بے وقوف قوم ہے ہمارے ملک میں تو یہ کپڑے عورتوں کے لئے تیار کئے جاتے ہیں مگر یہاں کے مرد جو بہادری اور دلیری میں عورتوں سے کم نہیں مردانہ کپڑے زین ٹوئٹ اور سرج وغیرہ چھوڑ کر زنانہ کپڑے بڑے فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں ضرورت ہے کہ ان کی اس بدذوقی کا شعور ان میں پیدا کیا جائے۔

کِتَابُ الرِّقَاقِ - یہ ایک کتاب کا نام ہے جس میں ان حدیثوں کا بیان ہے جو دل کو نرم کرتی ہیں رقت دلاتی ہیں (دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت)۔

أَرْقَى أَرْبَعَةً - چار کو غلام رکھا۔

وَرَفِينَا صُغْفَةَ وَرِقَّةً - ہم میں ضعف اور ناتوانی تھی۔

كُنْتُ لَهُ، فِي رِقِّي - ایک سفید کاغذ یا باریک جھلی پر اس کے لئے لکھ لیا جائے گا۔

سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّدًا أَوْ رِقًّا - میں نے تجھ کو پرستش اور بندگی کا سجدہ کیا (یعنی سجدہ عبادت جو خاص ہے پروردگار کے لئے اگر پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے سجدہ عبادت کرے تو کافر اور مشرک ہو جائے گا۔ اور سجدہ تحیت گو اگلی امتوں میں بادشاہ ہوں اور سرداروں کے لئے جائز تھا۔ مگر ہماری شریعت میں وہ بھی حرام ہوا)۔

مَنْ رَقِيَ وَجْهَهُ رَقِيَ عِلْمُهُ - جو شخص بہت شرم کرے گا اس کا علم کم ہوگا (یعنی علم کے حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہیے جو بات معلوم نہ ہو دوسرے سے بلا تکلف پوچھئے اور خواہ وہ عمر دولت اور مرتبہ میں کتنا ہی فردر تہ کیوں نہ ہو)۔

لَيْسَ فِي الرِّقِيقِ صَدَقَةٌ - غلام لوٹنویوں میں زکوٰۃ نہیں ہے (خواہ وہ خدمت کے لئے ہوں یا سوداگری کے لئے)۔ اسی طرح گھوڑوں میں خواہ سواری کے لئے ہوں یا تجارت کے

وَكَانَ رَجِيمًا رَقِيقًا - وہ رحم دل نرم مزاج تھے (بعض نے کہا رَقِيقٌ بمعنی ضعیف - یعنی ہین لین - جدھر کوئی لیجائے ادھر چلے جائیں)۔

وَتَجِبِي فِتْنَةً فَيُرْفِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا - ایک فتنہ ایسا آئے گا اس میں طرح طرح کے فسادات ہوں گے اور ایک فساد دوسرے فساد کا شوق دلائے گا (اس کو اچھا دکھلائے گا۔ بعض نے کہا ایسا فساد دوسرے فساد کو بے حقیقت اور بے قدر کر دے گا۔ کیونکہ دوسرا فساد پہلے فساد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد سے ملتا جلتا ہوگا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد میں دورہ کرے گا خود جائے گا اس کو لے کر آئے گا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد کے لئے متحرک ہوگا۔ ایک روایت میں فَيُرْفِقُ ہے، یعنی ایک فساد دوسرے فساد کو دکھیل دے گا)۔

فَدَخَّرْنَا فَرَقْنَا - آپ نے ہم کو خطاب کر کے ہمارے قلوب کو رقت سے نرم کر دیا۔

فَرَقٌ لَهَا رِقَّةٌ شَدِيدَةٌ - (حضور کے پاس علیا حضرت زینبؓ نے یہ طور فد یہ جو ہار اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑانے کے لئے بھیجا تھا) اس کو دکھ کر سخت رقت طاری ہوئی (آپ کو حضرت خدیجہؓ کا زمانہ یاد آ گیا۔ کیونکہ یہ ہار زینبؓ کو ان ہی کا دیا ہوا تھا۔ دوسرے اپنی صاحبزادی کی غربت اور بے کسی پر سخت ملال ہوا اور آپ نے ابو العاص کو اس ہار سمیت حضرت زینبؓ کے پاس مکہ روانہ کر دیا اور یہ عہد کرا لیا کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینبؓ کو آپ کے پاس روانہ کر دیں)۔

وَتَلَعْنَا أَنَّهُ جَاءَ رَقِيقٌ - ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ غلام لوٹدی آئے ہیں (ریق کا اطلاق واحد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے)۔

وَعَلَيْهِ نِيَابٌ رِقَاقٌ - وہ باریک کپڑے پہننے تھے (شاید وہ ریشمی ہوں گے، جن کا پہننا مردوں کو حرام ہے اور احتمال ہے کہ صرف ان کی باریکی کی وجہ سے انکار کیا ہو کیونکہ باریک کپڑے پہننا گو مردوں کو حرام نہیں ہے۔ مگر پرہیزگاری اور پنداری کے خلاف ہے۔ مردوں کا لباس موٹا اور سنگین ہونا



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَحَائِلُ الْحَرَامِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

اِرْقَالَ وَتَبْعِيلٌ - دوڑنا ہے اور نچری چال چلنا۔  
 كَانَ يُرْقِلُ بِهَا اِرْقَالَاً - مرقال (جو ہاشم بن عتبہ زہری کا لقب ہے) جھنڈے کو لے کر دوڑ رہا تھا (جب حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں جھنڈا اس کے حوالہ کیا تھا)۔  
 نَاقَةَ مِرْقَالٍ - دوڑنے والی اونٹنی۔  
 رَقْمٌ - لکھنا، بیان کرنا، نشان کرنا، لکیر کرنا، قیمت کا ہندسہ لگانا۔

تَرْقِيمٌ - لکھنا۔  
 رَقْمٌ - آفت۔  
 رَقْمَةٌ - چمن، کیاری۔  
 رَقْمٌ - ہندسہ، بہت سال، نقش و نگار۔  
 وَجَدَ عَلِيُّ عَلِيَّ بَابَ فَاطِمَةَ بَسْتًا مُؤَشَى فَقَالَ مَا اَنَا وَالِدُنِيَا وَالرَّقْمُ - حضرت فاطمہؑ کے دروازے پر ایک پردہ دیکھا نقشین (اس پر تیل بوٹے بنے تھے) فرمایا دنیا سے اور نقش و نگار سے کیا لگاؤ؟

كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الصُّفُوفِ حَتَّى يَدْعَهَا مِثْلَ الْقُدْحِ اَوِ الرَّقِيمِ - آنحضرتؐ صفوں کو تیر کی طرح یا کتاب کی سطروں کی طرح بزا برابر اور سیدھا کرتے۔  
 رَقِيمٌ - یہ معنی مرقوم (یعنی مکتوب) مراد یہ ہے کہ کاتب جس طرح سطروں کو برابر اور سیدھا لکھتا ہے، اسی طرح آپؐ صفوں کو برابر کرتے۔

مَا اَدْرِي مَا الرَّقِيمُ كِتَابٌ اَمْ بُنْيَانٌ (قرآن شریف میں یہ جو آیا ہے کہ اصحاب الکھف والرقیم اس کے بارے میں ابن عباسؓ نے کہا) میں نہیں جانتا "رقیم" کے کیا معنی ہیں وہ کتاب ہے یا عمارت ہے (محیط میں ہے کہ "رقیم" اون کے پہاڑ یا کتے یا دادی یا گاؤں کا نام تھا یا رقیم سے وہ سے وہ تختی مراد ہے جس میں اصحاب کھف کے نام لکھے تھے اور ان کے نسب اور دین کا تذکرہ تھا اور جہاں سے وہ بھاگے تھے۔ بعض نے کہا کہ ایک پتھر مراد ہے جس پر یہ باتیں لکھی تھیں)۔

سَقَفٌ سَائِرٌ وَرَقِيمٌ مَائِرٌ - آسمان کیا ہے ایک چھت ہے

اسی طرح موتی، مونگا، جواہر اور زیورات وغیرہ مال و اسباب میں یہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔ ان کے نزدیک زکوٰۃ ان ہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آنحضرتؐ نے زکوٰۃ لی اور وہ اونٹ، گائے، بکریاں اور سونا چاندی ہے باقی دوسرے کسی قسم کے اموال میں گو وہ سوداگری کے لئے ہوں زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن اکثر فقہاء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں سوداگری کے کل مالوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ سواری کے گھوڑے اور خدمت کے لونڈی و غلاموں اور گھر کی مایحتاج اشیاء میں زکوٰۃ ان کے نزدیک بھی نہیں ہے اور زیور میں خود ان کا بھی اختلاف ہے۔

رَقِيٌّ - زر پکھوا۔ اس کی جمع رُقُوفٌ ہے۔  
 اَتَتْهُمْ اَلْاَزْدُ اَذَارَقَهَا فَلُوْنَا - ازد قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے ان کے دل بہت نرم تھے۔  
 فُرُقٌ لَهُمْ - ان پر شفقت کی۔

وَارَزَقْنَا فِيهِ الرِّقَّةَ وَالنَّبِيَّةَ الصَّادِقَةَ - یا اللہ رمضان کے مہینے میں ہمارا دل نرم کر دے (ہم اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئیں۔ تیری بارگاہ میں گڑگڑائیں) اور ہم کو سچی نیت عطا فرما جس میں کسی طرح ریب اور شک اور تردد نہ ہو)۔  
 رِقَّةٌ - بنداد میں ایک مقام کا نام ہے۔

تَرْقِيَةُ الْكَلَامِ - کلام کو آراستہ کرنا زینت دینا۔  
 رَقْلٌ - کھجور کے لمبے درخت (اس کا مفرد رَقْلَةٌ ہے) (بعض نے کہا رَقْلٌ ہم جنس ہے)۔  
 وَلَا يَقْطَعُ عَلَيْهِمْ رَقْلَةٌ - کوئی ان کا کھجور کا لبا درخت نہیں کاٹے۔

خَرَجَ رَجُلٌ كَانَتْهُ الرِّقْلُ فِي يَدِهِ حَوْبَةً - ایک شخص (خیبر میں ایسا طویل قامت) نکلا گویا وہ کھجور کا لبا درخت ہے اس کے ہاتھ میں ایک پتھیا رہے۔  
 لَيْسَ الصُّفْرُ فِي رُغُوسِ الرِّقْلِ الرَّاسِحَاتِ فِي الْوُحْلِ - کھجور کا شیرہ لمبے درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہوتا جو کچھڑ میں گڑے ہوئے ہیں۔

اِرْقَلْتِ النَّاقَةَ اِرْقَالَاً - اونٹنی دوڑی (ارقال ایک قسم کی دوڑ ہے جو جب سے تیز ہے)۔

## الْحَاكِمُ الْخَلِيدِيُّ

اتارے یا کسی اور ضرورت کے تحت یا محض تفریح کی نیت سے عکسی تصویر لی جائے تو امید ہے کہ اس کے رکھنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ اگرچہ احتیاط اور تقویٰ اسی میں ہے کہ ہر طرح کے فوٹو اور تصویروں سے اجتناب کرے۔ خواہ سطحی ہوں یا مجسم۔ البتہ اگر سطحی تصویر صرف چہرے کی ہو یا آدھے دھڑ کی تو اس کے جواز میں فقہاء نے بھی کلام نہیں کیا ہے۔ اور مجسم صورت کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں۔)

مَثَلُ الْأَرْقَمِ إِنْ يُتْرَكَ يَلْقَمُ وَإِنْ يُقْتَلُ يَنْقَمُ۔ اس کی مثال چت کیلے یا پھول دار سانپ کی طرح ہے اگر اس کو چھوڑ دو تو نگل جائے گا (ڈسے گا) اور اگر مار ڈالو تو بدلہ لے گا (اہل عرب ایسے سانپ کو جن سمجھتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ اگر اس کو مار ڈالیں تو دوسرا جن آکر اس کا بدلہ لیتا ہے یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی چیز کو نہ چھوڑتے بنتا ہے نہ لیتے ہر طرح مشکل۔)

رَقْنٌ۔ مستعمل نہیں ہے البتہ توقین مستعمل ہے لکھنے کے معنی میں اور مہندی یا زعفران کا خضاب کرنے اور آراستہ کرنے اور کتابت پر نقطے وغیرہ دے کر اس کو صاف کرنے کے معنی ہیں۔

ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ الْمُتَرَفِّقِينَ بِالزُّعْفَرَانِ۔ تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے (یعنی وہ فرشتے جو محبت سے آتے ہیں) ان میں سے ایک وہ (مرد) ہے جو زعفران ملے ہوئے ہو یا مہندی۔

رَقُونٌ اور رِقَانٌ۔ زعفران اور مہندی۔

رِقَّةٌ۔ چاندی یا چاندی کا سکہ (یعنی روپیہ)۔

فِي الرِّقَّةِ دُبْعُ الْعُشْرِ۔ چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہوگا۔

عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرِّقَاقِ فَهِيَ تَوَاتُ صَدَقَةُ الرِّقَّةِ۔ گھوڑوں اور غلام لونڈی میں میں نے زکوٰۃ معاف کی، لیکن چاندی کی زکوٰۃ دو رِقَّةً اصل میں وَرِقٌ تھا۔ اس کا اصل مقام کتاب الواہیے مگر محض لفظی رعایت سے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا۔)

چلنے والا اور ایک نقشین تخت ہے گھومنے والا (نقش و نگار اس میں ستاروں کے ہیں)۔

مَا أَنْتُمْ فِي الْأَمَمِ إِلَّا كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّائِيَةِ۔ تمہارا اشارہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ (اس کا تشبیہ رَقْمَتَانِ وہ دو نشان جو جانور کے بازو میں اندر کی طرف ہوتے ہیں)۔

صَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقْمَةً مِّنْ جَبَلٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی ایک وادی کی جانب چڑھے۔

رَقْمَةٌ۔ (بعض نے کہا کہ) رقمہ وہ مقام جہاں پر پہاڑ کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔

هُوَ إِذَا تَحَا الْأَرْقَمُ۔ وہ تو اس وقت اس سانپ کی طرح ہوگا جس کی پشت پر نقش و نگار ہوتے ہیں (بعض نے کہا چت کیلے سانپ کی طرح)۔

إِلَّا رَقْمًا فِي نَوْبٍ۔ مگر اس تصویر میں قباحت نہیں جو کپڑے (یا کاغذ) پر بنی ہو (یعنی صرف سطحی تصویر جو مجسم نہیں ہوتی)۔ اس سے فوٹو گراف کی تصویروں کا جواز نکلتا ہے۔)

(مجمع البحار میں ہے) جمہور علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مراد بے جان چیزوں کی تصویر ہے جیسے درخت یا پہاڑ وغیرہ کی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے اس لئے کہ بے جان چیزوں کی تو مجسم تصویر بھی درست ہے پس رقم کی قید بے کار ہو جاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تصویر کی ممانعت شارع علیہ السلام نے اس لئے فرمائی تھی کہ وہ بت پرستی کی طرف منجر ہوتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ابتدائی دور میں آپ نے سطحی تصویریں بھی جو کعبہ کی دیوار وغیرہ پر تھیں اترا دیں۔ اب بھی جہاں بت پرستی کا ڈر ہو وہاں نہ مجسم تصویر ہونا چاہئے نہ سطحی۔ بلکہ سب کی ممانعت ہونی چاہئے۔ اسی طرح ان اگلے بزرگوں کی تصویریں، جن کو مشرک مقدس سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں، ہرگز رکھنا جائز نہیں۔ خواہ عکسی ہوں یا مجسم۔ لیکن جہاں بت پرستی کا ڈر نہ ہو مثلاً حاکم وقت بعض مجرموں کا فوٹو ان کی گرفتاری کے لئے



منتروں میں اختلاف ہے حضرت صدیق نے اس کو جائز رکھا اور امام مالک نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس خیال سے کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب میں تحریف کی ہے۔ میں کہتا ہوں لیکن مشرکین کے منتر بالاتفاق جائز نہیں ہیں جب اس میں شرک اور کفر کے مضامین ہوں یا ایسے الفاظ ہوں جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔)

لَقَدْ رَقِيتُ عَلٰی طَهْرَبَيْتٍ - میں ایک گھر کی چھت پر چڑھا۔

فَرَقِيتُ الْمِنْبَرُ - پھر منبر پر چڑھ گئے۔  
حَتَّى رَقِيتُ فَسَقَى الْكَلْبُ - اوپر چڑھ کر کتے کو پانی پلایا۔

لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزَلَ هَذَا وَيُرْقَى هَذَا - بلال اور عبد اللہ ابن ام مکتوم دونوں کی اذانوں میں زیادہ فاصلہ نہ ہوتا بلکہ اتنا ہی ہوتا کہ بلال اذان دے کر اترتے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان دینے کو چڑھتے (مطلب یہ ہے کہ بلال طلوع فجر سے ذرا پیشتر اذان دیدیتے تاکہ جس نے سحری نہ کھائی ہو وہ کھالے جو سو رہا ہو وہ جاگے اور نماز کی تیاری کرے اور اذان کے بعد وہیں ٹھہرے رہ کر فجر کو دیکھا کرتے فجر طلوع ہوتے ہی اتر آتے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو جو اندھے تھے خبر دیتے کہ صبح ہوگئی۔ وہ اذان دینے کے مقام پر چڑھ کر اذان دیتے۔ اس حدیث سے فجر کے لئے دو اذانوں کا ثبوت ہوتا ہے اور حنفیہ نے اس سے انکار کیا ہے۔)

فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ - میں چڑھا یہاں تک کہ اس کی بلندی پر پہنچ گیا۔

وَلَكِنَّهُمْ يُرْقُونَ فِيهِ - (یہ شیطان فرشتوں کی باتیں چرانے والے ان میں بہت کچھ اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں) ایک بات اگر کبھی سن لیتے ہیں تو اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر اپنے دوستوں کے کانوں میں پھونکتے ہیں۔

كُنْتُ رَقَاءً عَلٰی الْجِبَالِ - میں پہاڑوں پر بڑا چڑھنے والا تھا۔

اقْرَأْ وَاذْقِي فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ اجْرَائِيَةٌ - (حافظ قرآن سے

اس کو لگتا تو وہ زخمی ہو جاتا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تیرا یہ درجہ نہیں ہے کہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدے بلکہ کچھ مال بال بچوں کے لیے بھی رکھ کچھ اللہ کی راہ میں دے غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام اور ادھر مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے مطلقاً ہر طرح کے منتر سے منع کیا ہے اور جنہوں نے مطلقاً منتر کو جائز رکھا ہے دونوں فریق نے احادیث میں غور نہیں کیا اور افراف و تفریط میں پڑ گئے اور تعجب تو ان اہل حدیث پر آتا ہے جو منتر سے تو لوگوں کو منع کرتے ہیں اور پھر ذرا سی بیماری ان کو ہوتی ہے تو حکیم اور ڈاکٹر کے پاس دوڑے جاتے ہیں منتر بھی دوا کی طرح ہے جب دوا کو جائز رکھتے ہو تو اس کو بھی جائز رکھو اور اگر تم اہل توکل کے درجہ پر پہنچ گئے ہو تو نہ دوا کرو نہ دارو نہ جھاڑ نہ پھونک ہر حال میں صابر اور شاکر رہو۔)

فَرَقِيتُ بِأَمِّ الْكَلْبِ - میں نے سورہ فاتحہ کا منتر کیا (اس کو پڑھ کر آفت رسیدہ پر پھونکا)۔

إِنِّي لَأَرْقِي - میں منتر کرتا ہوں۔  
مَا بَعْطَى فِي الرُّقِيَةِ - منتر کی اجرت میں کچھ لیا جائے، اس

کا بیان۔  
هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْتَطِرُونَ - وہ لوگ وہ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ بدشگونئی لیتے ہیں (بدفالی یہ کہ کسی کے آنے کو منحوس سمجھا جائے یا اسی طرح کی کسی دوسری صورت سے برا شگون لینا۔)

لَأَرْقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حَمِيَةِ أَوْ دَمٍ - منتر تین باتوں کے لیے ہوتا ہے بد نظری یا ڈنک مارنے یا کسیر پھونٹنے کیلئے۔

رُقِي - منع ہے رقیۃ۔  
كَانَ يُرْقِي بِمَكَّةَ مِنَ الْعَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ عَلَيْهِ - آن

حضرت پر بد نظری کا منتر مکہ میں کیا جاتا آپ پر نزول وحی سے پہلے۔

إِنَّ جِبْرِيْلَ رَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ - حضرت جبریل نے آنحضرت پر منتر کیا۔ (یعنی قرآن کی آیتیں اور دعائیں پڑھ کر ایسے منتر میں کوئی قباحت نہیں اور جس نے اس کو ناجائز رکھا اس کا قول غلط ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اہل کتاب کے

## باب الرءاء مع الكاف

رُكْبٌ - گھٹنے پر مارنا یا گھٹنے سے مارنا اونٹ کے سوار جن کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔

رُكْبٌ - گھٹنا بڑا ہونا۔

رُكُوبٌ - سوار ہونا، مرکب ہونا۔

تَرْكُوبٌ - سواری کے لئے گھوڑا وغیرہ عاریتاً دینا، دو یا تین یا زیادہ چیزوں کو ملانا، تلے اوپر رکھنا۔

إِرْتِكَابٌ - کوئی کام کر بیٹھنا۔

إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الرُّكْبَ أَسْتَيْتَهَا - جب تم ارزانی کے موسم میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کی مہاریں دیدو (یعنی ان کو چھوڑ دو) چرنے دو۔ آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور چرتے جائیں یہ نہیں کہ ان کی باگ کھینچ کر پکڑو نیز چلاؤ اور ان کو چرنے نہ دو۔

رُكْبٌ جَمْعٌ بِرُكْبٍ كِي - یعنی سواری کے اونٹ۔

بعض نے کہا رُكُوبٌ کی جمع ہے یہ عام ہے سواری کے ہر جانور کو شامل ہے۔

أَبِيئِي نَاقَةٌ حَلْبَانَةٌ رُكْبَانَةٌ - میرے لئے ایسی اونٹنی ڈھونڈ جو دو ذیل ہو اور سواری بھی دیتی ہو۔

سَيَاتِيكُمْ رُكْبِيٌّ مَبْعُوضُونَ فَإِذَا جَاءُ وَكُمْ فَارْجُوا بِهِمْ - تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو تم برا سمجھو گے (کیونکہ وہ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے آئیں گے اور ہر ایک آدمی کو بہ مقتضائے بشریت مال کا دینا ناگوار ہوتا ہے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو مرحبا کہو) خوشی اور خاطر داری سے ان کے ساتھ پیش آؤ۔

رُكْبِيٌّ - تغیر ہے رکب کی جو اسم جمع ہے۔ اگر رُكْبٌ راکب کی جمع ہوتی جیسا بعض نے کہا ہے تو تغیر میں رُكْبِيٌّ آتا۔ لَا تَرْكُبُوا الْبَحْرَ - سمندر میں مت سوار ہو (یعنی دریایا کا سفر نہ کرو مگر تین ضرورتوں سے حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے)۔

لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ - آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے گویا وہ سوار ہے (پایادہ نہیں کیونکہ جوتے کی وجہ سے چلنے

کہا جائے گا کہ تو قرآن کی ایک ایک آیت پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا) بہشت کی میزہیاں شمار میں اتنی ہی ہیں جتنی قرآن کی آیتیں) تیرا ٹھکانہ اخیر آیت پر ہے (جہاں تک تو پڑھ سکے۔ پھر جو قرآن کی ساری آیتیں پڑھ لے گا وہ بلندی اور رفعت کے انتہائی درجہ پر پہنچ جائے گا اور جس کو تھوڑا قرآن یاد ہے وہ پڑھتے پڑھتے اخیر آیت پر مقام کرے گا)۔

لَا رُفِيَةَ إِلَّا مِنْ حُمَى - منتر بخاری کے لئے ہے (یعنی بخار کے لئے زیادہ نافع ہے یہ مطلب نہیں کہ اور بیماریوں میں منتر جائز نہیں کیونکہ منتر ہر ایک درد اور دکھ کے لئے کرنا جائز ہے)۔

بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُوْذِيكَ - میں اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر ایک بیماری کے لئے جو تجھ کو ستاتی ہے۔

اللَّهُمَّ هَبْ لِي رُفِيَةً مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ - یا اللہ مجھ کو قبر کی تاریکی دور کرنے کا منتر عطا فرما۔

رُفِي النَّبِيُّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا - آنحضرت نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے منتر کیا۔

رُفِي (بِرُفِي) - بندہ ہوا خون یا آنسو۔

مَا لَا يَرُفِي مِنَ الدَّمِ - جو خون بندہ ہو ہمیشہ بہتا رہے۔

رُفِيَةٌ - آنحضرت کی صاحبزادی جو حضرت عثمان سے منسوب تھیں۔ اسی طرح حضرت ام کلثوم آپ کی دوسری صاحبزادی وہ بھی حضرت عثمان سے منسوب ہوئیں اور امام کا یہ قول قطعی غلط ہے کہ یہ دونوں آپ کی بیوی تھیں صاحبزادیاں نہ تھیں۔ تمام اہل سیر اور تاریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں صاحبزادیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔ مگر چونکہ امامیہ حضرت عثمان سے جلتے ہیں اس جلس سے ان دونوں صاحبزادیوں کے نسب کا بھی انکار کرنے لگے۔ معاذ اللہ۔

لَا تَسْبُو إِلَّا بِلِ فَإِنَّهَا رَفُو الدَّمِ - اونٹ کو برانہ کہو وہ خون کو روکتا ہے (یعنی دیت میں دیا جاتا ہے تو اس کے سبب قاتل کی جان بچتی ہے)۔

## لَحَائِبُ الْحَدِيثِ

## ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

میں آسانی ہوتی ہے پاؤں میں کوئی چیز نہیں چبھتی)۔

بَشْرٌ رَكِبَ السَّاعَةَ بِقِطْعٍ مِنْ جَهَنَّمَ مِثْلَ قُورٍ  
جسٹمی۔ جو شخص زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی جھوٹی شکایتیں  
کے (ان پر غلط الزام لگائے کہ انھوں نے زیادہ وصول کر لیا  
یا ظلم کیا) اس کو دوزخ کے ایک ٹکڑے کی مبارک باد دے جو جسٹمی  
کے پیڑ برابر ہوگا۔ (جسٹمی ایک شہر کا نام ہے۔ بعض نے کہا  
حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ظالم تحصیلداروں کا ساتھی بنے  
ان سے لوگوں پر ظلم کرانے ظالموں کا رفیق اور دوست ہو تو اس  
کو دوزخ کی بشارت دیدو! جب ظالم کے رفیق اور دوست کی  
یہ سزا ہو تو خود ظالم کو کیسی سزا ملے گی؟)

لَوْ نَتَجَّ رَجُلٌ مَهْرًا لَمْ يُرَكَبْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ  
اگر کسی شخص کا چھڑا (گھوڑے کا بچہ) پیدا ہو تو وہ سواری کے  
لائق ہونے سے پیشتر قیامت آجائے گی (اہل عرب کہتے ہیں  
کہ)۔

أَرَكَبَ الْمُهْرُ۔ بچھیرا اب سواری کے قابل ہو گیا۔  
إِنَّمَا تَهْلِكُونَ إِذَا صِرْتُمْ تَمْشُونَ الرِّكَابَاتِ كَأَنَّكُمْ  
يَعَاقِبُ حَجَلٍ۔ تم اس وقت تباہ ہو گے جب سرائٹھائے  
ہوئے بے فکری سے اس طرح چلو گے جس طرح چکور چلتا ہے  
(چکور ایک ایسا پرندہ ہے جو جلد بازی اور گھبراہٹ اور تیزی  
میں مشہور ہے اس کی مادہ کو جب شکاری پکڑتا ہے تو وہ گھبرا کر  
ایسا تیز دوڑتا ہے کہ اپنے آپ کو اس پر گرا دیتا ہے اور مادہ کے  
ساتھ خود بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم میں تقلید اور  
باپ دادا کے رسم و رواج کی پابندی ایسا زور کرے گی کہ  
اندھا دھنداس کی پیروی کرو گے اور غور و فکر چھوڑ دو گے ان خس  
و خاشاک کی طرح جن کو ہوا کا ہلکا سا جھونکا سے کہیں  
لا ڈالتا ہے لوگ جو طرز زندگی اختیار کریں گے۔ تم بھی  
اختیار کر لو گے اور قرآن و حدیث سے اصول زندگی کا اخذ کرنا  
چھوڑ دو گے)۔

فَإِذَا عُمِرَ قَدْرَ رَكْبَتِي۔ یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ عمر مجھ پر  
سوار ہیں (یعنی میرے پیچھے ہی آن پہنچے)۔  
ثُمَّ رَكِبْتُ اللَّهَ، بِرُكْبَتِي۔ پھر میں نے گھٹنا اس کی ناک

پر مارا (گھٹنے سے اس کی ناک پر ضرب لگائی)۔

أَمَا تَعْرِفُ إِلَّا زُذُورَ كَيْبَتِهَا اتَّقِ الْأَزْدَ لَا يَأْخُذُوكَ  
فَيُرَكَّبُونَكَ۔ کیا تو ازد قبیلے کے لوگوں کو اور ان کے گھٹنوں کی مار  
نہیں جانتا ازد قبیلہ والوں سے بچا رہے ایسا نہ ہو وہ تجھ کو پکڑ لیں  
پھر گھٹنوں سے تجھ کو ماریں (ازد قبیلے کے لوگوں میں گھٹنے سے  
مارنا بہت مروج تھا)۔

إِنَّ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي صَفْرَةَ دَعَا مِعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرٍو  
وَجَعَلَ يَرْكَبُهُ، بِرُكْبِهِ فَقَالَ أَصْلَحَ اللَّهُ إِلَّا مِعْرَافِي مِنْ  
أُمَّ كَيْسَانَ۔ مہلب بن ابی صفرہ نے معاویہ بن عمرو کو بلایا اور  
گھٹنوں سے اس کو مارنے لگا۔ معاویہ نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کی  
بھلائی کرے مجھ کو ام کیسان سے معاف رکھو ام کیسان ازد کی  
نعت میں گھٹنے کی کنیت ہے)۔

ثَنِيَّةُ رُكُوبَةٍ۔ رکوہ کی گھاٹی (وہ ایک مشہور گھاٹی ہے مکہ  
اور مدینہ کے درمیان عرج کے پاس آنحضرت اور دھر تشریف  
لے گئے تھے)۔

كَيْبَتٌ بِرُكْبَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَشْرَةِ آيَاتِ بِلَالِشَامِ۔  
(حضرت عمر نے کہا) رکوہ میں ایک مکان اگر ہو تو وہ شام کے  
دس مکانوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے (رکوہ ایک مقام کا نام ہے  
ملک حجاز میں اس زمانہ میں وہ ایک صحت خیز مقام تھا اور ان  
دنوں شام میں طاعون پھیلا ہوا تھا)۔

أَدْخُلَ رِكَابَكَ۔ اپنی سواری کے اونٹوں میں چلا جا۔  
جَعَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي رُكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ۔  
آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے کے سواروں میں رکھا۔  
رُكُوبٌ۔ بے ضمیرا راکب کی جمع۔ اور یہ فترہ راہبہ معنی  
سواری کا جانور۔

وَيَلْكَ أَرْكَبَهَا۔ ارے تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔  
(یعنی ہدی کے جانور پر جو قربانی کے لیے مکہ کو جا رہی تھی امام  
احمد اور اہل حدیث نے اسی حدیث کے موافق ہدی کے جانور پر  
سوار ہونا درست رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں جانور کو کوئی تکلیف  
نہیں سواری کے لیے جانور ہونے کے باوجود پیدل چلنا اور  
تکلیف اٹھانا نادانی ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ نے ضرورت کے

رکاب میں رکھے (یعنی زمین کی رکاب جس پر سوار کا پاؤں رہتا ہے)۔

إِنْ كُنْتُمْ أَنْخَنْتُمْ فِي الْقَوْمِ وَالْأَفَارِ كُنُوا كُنْفَهُمْ۔  
اگر تم ان کو خوب قتل کر چکے (ان کا زور بالکل ٹوٹ گیا) تو  
خیرور نہ ان کے کندھوں پر سوار ہو (ان کی مشکلیں کسو)۔

وَكَانَ عِنْدَ رُكَّابِهِ يُلْقِمُهَا حَبْطًا۔ حضرت علی اپنی  
سواری کے اونٹوں کے پاس تھے ان کو پتے کھلا رہے تھے۔

لَيْسَ عَلَيَّ رُكْبَهَا شَعْرًا۔ اس کے پیڑو پر بال نہیں ہیں۔  
يَوْمَ الْمَرْكَبِ۔ بادشاہ اور حاکم کے سواری کا دن۔

رُكْحٌ۔ اعتماد کرنا، نیکادینا۔  
رُكْحُوخٌ۔ مائل ہونا، رجوع کرنا۔

إِرْكَاحٌ۔ نیکالگانا، لاچار کرنا۔  
لَا شَفْعَةَ فِي قِنَاءِ وَلَا طَرِيقِي وَلَا رُكْحٍ۔ میدان اور

راستے اور گھر کے پیچھے کی جانب جو کونا ہوتا ہے اس میں شفعہ  
نہیں ہے۔

رُكْحٌ۔ محیط میں ہے کہ (رکھ پہاڑ اور گھر کا صحن اور پایہ  
کے لیے استعمال ہوتا ہے)۔

أَهْلُ الرُّكْحِ أَحَقُّ بِرُكْحِهِمْ۔ گھر کے کونہ والے اپنے  
کونہ کے زیادہ حقدار ہیں۔

مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَمْعَلَ لَكَ عِيَاةً تَزْجَعُ إِلَيْهَا (حضرت عمر  
نے عمرو بن عاص سے کہا) میرا یہ نہیں چاہتا کہ تجھ کو ایک خرشہ

میں پھنسا دوں تو اس طرف جھک جائے (اہل عرب کہتے ہیں  
کہ

رُكْحْتُ إِلَيْهِ أَوْ أَرُكْحْتُ أَوْ أَرُكْحْتُ۔ یعنی میں نے  
اس پر تکیہ کیا، ادھر مائل ہوا، ادھر رجوع کیا)۔

رُكْحُودٌ۔ جم جانا، ٹھہر جانا، آرام کرنا۔  
نَهَى أَنْ يُسَالَّ فِي الْمَاءِ الرَّكْبِ۔ (آنحضرت ﷺ

نے) تجھے ہوئے پانی میں (جو بہتا نہ ہو) پیشاب کرنے سے منع  
فرمایا۔

فِي رُكْحُوعِهَا وَ سُبْحُودِهَا وَ رُكْحُودِهَا۔ نماز کے رکوع  
اور سجدے اور وقفہ میں (وقفہ وہ سکون جو حرکات کے درمیان

وقت اس کو جائز رکھا ہے)۔

بَابُ الْبِنَاءِ بغير مَرْكَبٍ وَلَا نَبْرَانٍ۔ اپنی عورت کے  
پاس جانا بغير سواری اور آگ کے (یعنی نئی منکوحہ عورت سے  
صحبت کرنے کے لیے ایک روایت میں بغير رُكْحُوبٍ ہے یعنی  
بغير سواریوں کے۔ مطلب یہ ہے کہ بغير دھوم دھام کے چھیپاتے  
جانا)۔

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْأَيْلُ ان عورتوں میں بہتر جو اونٹ پر  
سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

كُنْفَانِي رَكْبِيَّةٌ۔ ہم چند شتر سواریوں میں تھے۔  
رَكْبِيَّةٌ۔ شتر سواریوں کی جماعت جن کی تعداد دس یا دس

سے زیادہ ہو۔

نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْحَانِ۔ بخاروں سے مل کر (جو  
باہر سے غلہ کرانا وغیرہ لاتے ہیں) اناج خریدنے سے منع

فرمایا (بلکہ غلہ کے تاجروں کو بستی میں آنے دیا جائے اور جب  
بازار کا بھاؤ ان کو معلوم ہو جائے اس وقت خرید و فروخت کرنی

چاہے۔ تاجروں کے بازار میں غلہ لے کر آنے کے بجائے  
گاہوں یا دلالوں کا دیہات میں جا کر سودا کرنے میں عوام اور

بخاروں دونوں کے نقصانات کا احتمال ہے)۔  
صَلُّوا إِجْلًا وَ رُكْبَانًا۔ لوگوں نے پیدل اور سواری پر

سوار رہ کر نماز پڑھی۔  
وَأَزْنَعَةُ رُكْبَائِبٌ۔ اور چار اونٹ سواری کے۔

رُكْبَائِبٌ۔ رُكْحُونَةٌ کی جمع ہے۔  
لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا عْلَمْنَا مَا سَارَرْنَا رُكْبًا بَلِيلٍ

وَحُدَّةٌ۔ اگر لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو  
کوئی سواریاں کو تمہا سفر نہ کرتا (کیونکہ اس میں طرح طرح

کے اندیشوں کے سوا دینی نقصان بھی ہے جماعت فوت ہوتی  
ہے)۔

مَسْجِدُ السَّهْلَةِ فِيهِ مَنَاخُ الرُّكْبِ۔ سہلہ کی مسجد (جو  
کوفہ میں ہے) وہیں سوار کے اونٹ بٹھانے کا مقام ہے (سوار

سے مراد حضرت خضر ہیں)۔  
إِذَا وَضَعْتَ رِجْلَكَ فِي الرُّكْبِ جَبَّ تَوَاطَا بِأَوْ



## لَعْنَةُ الْخُرَيْبِيَّةِ

(بعض نے کہا "قسورہ" تیر اندازوں کی جماعت)۔  
يَوْمَ كُنُزٍ يُعْوَدُ - آپ ایک کزری کوزمین میں ٹھونس رہے تھے (تا کہ جم جائے)۔

يَوْمَ كُنُزٍ الْعَنْزَةَ - برچھی گاڑ رہے تھے۔  
سُئِلَ مَا الرَّيْكَازُ فَقَالَ الْذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ الَّتِي خَلَقَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ يَوْمَ خَلَقَهُ - آنحضرت سے پوچھا گیا رکاز کیا ہے فرمایا وہ سونا اور چاندی جو اللہ نے زمین میں بنایا اس دن جس دن زمین کو پیدا کیا۔

مَرْكَزٌ - دارِ کابِج کا نقطہ وطن اصلی ٹھکانا۔  
مَرْكَزُ الرَّحْلِ - زین رکھنے کا مقام۔  
الْوَلِيمَةُ فِي الرَّيْكَازِ - یعنی قدوم الرجل من مكة كذاني جمع البحرین۔

رَكْسٌ - اونٹ کوالٹ دینا۔  
رِئَاسٌ - رسی سے باندھنا۔  
إِرْئَاسٌ - چھائی ابھرنا اوندھادینا لوٹا دینا۔  
أَتَيْتُ بَرَوِثَ فَقَالَ إِنَّهُ رَكْسٌ - آنحضرت کے پاس استنجا کے لیے لید لائی گئی (یعنی گھوڑے یا خیر یا گدھے کا گوبر) آپ نے فرمایا یہ تو پلید ہے (اہل عرب کہتے ہیں)۔  
رَكْسُ الشَّيْءِ وَأَرْكَسْتُهُ - میں نے اس کو پھیر دیا لوٹا دیا (الٹ دیا)۔

اللَّهُمَّ أَرْكَسْهُمَا فِي الْفِتْنَةِ رَكْسًا - یا اللہ ان کو بلا اور فتنے میں خوب لوٹا دے (اس میں پھنس جائیں نکل نہ سکیں)۔  
الْفِتْنُ تَرْتَكِسُ بَيْنَ جَوَارِيْمِ الْعَرَبِ - فساد عربوں کے جڑوں میں جھوم کرے گا (ان کے ریسوں میں پھوٹ پڑ جائے گی ایک دوسرے سے لڑتا رہے گا۔ کبھی امن چین نہ ہوگا)۔  
إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ دِينٍ يُقَالُ لَهُمُ الرُّكُوبِيَّةُ - تو اس دین کا (ایک فرد) جس کو روسیہ کہتے ہیں۔ (وہ نصاریٰ اور صائبین کے درمیان ایک دین ہے)۔

رَكَّاسَةٌ اور رِئَاسَةٌ - جوری زمین میں گھسیڑ دی جائے

ہوتا ہے جیسے رکوع اور سجود کے درمیان سیدھا کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔

أَرْكَدْتُهُمْ فِي الْأَوَّلِينَ وَأَحْدَفْتُ فِي الْآخِرِينَ - میں (چار رکعتی نماز میں) پہلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں (جیسے آنحضرت کا طریق تھا۔ یہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر سے کہا جب کوفہ والوں نے ان کی شکایت کی تھی کہ ان کو نماز پڑھانا بھی اچھی طرح نہیں آتا)۔

فَارُكْدُهُمْ وَأُحِفُّ - میں ان کے لیے نماز کو لمبا کرتا ہوں اور ہلکا کرتا ہوں (ایک روایت میں احذف ہے) (عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ

رَكَّدَ الْمَاءَ وَالرِّيحَ - پانی تھم گیا ہوا تھم گئی)۔  
رَكَّدَ الْمِيْزَانَ - ترازو تھم گیا (یعنی دونوں طرف وزن برابر ہوا)۔

رَكَّزٌ - گاڑنا پیدا کرنا جمانا پھرنے۔  
تَوَكِّيْزٌ - گاڑنا۔  
إِرْكَازٌ - خزانہ یا کان ہونا۔  
إِرْتِكَازٌ - پھرنے، جم جانا، ٹیک لگانا۔

وَفِي الرَّيْكَازِ الْخُمْسُ - رکاز میں پانچواں حصہ لیا جائیگا۔  
رکاز اہل حجاز کی اصطلاح میں ان خزانوں کو کہتے ہیں جو زمانہ جاہلیت کے دن شدہ ملیں اور اہل عراق اس لفظ کو کان کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

أَرْكَزَ الرَّجُلُ - جب اس نے رکاز پائی ایک روایت میں فِي الرَّيْكَازِ ہے یہ جمع ہے رکیزہ یا رکازہ کی)۔

إِنَّ عَبْدًا وَجَدَ رَكْزَةً عَلَى عَهْدِهِ فَأَخَذَهَا مِنْهُ - ایک غلام نے حضرت عمر کے زمانے میں سونے کا ایک بڑا ٹکڑا پایا آپ نے اس سے لے لیا (اور بیت المال میں داخل کر دیا)۔

هُوَ رَكْزُ النَّاسِ - (ابن عباس نے قسورہ کی تفسیر میں کہا) وہ بلوگوں کی اجتماعی آواز جو آہستہ اور باریک ہو کر پہنچے۔

لے رکاس وہ رسی جو اونٹ کی تکمیل سے لے کر اس کے پہنچوں تک باندھ دی جاتی ہے اس کا سر معلق رہ جاتا ہے۔ (م)

جیسے اِخِيَّةٌ ہے۔

رُكُضٌ - پاؤں ہلانا، لات مارنا، دفع کرنا، بھاگنا، دوڑنا۔  
مُرَاكَصَةٌ - گھوڑ دوڑ۔

اِرْتِكَاضٌ - حرکت کرنا۔ اضطراب کرنا۔

اِنَّمَا هِيَ رُكُضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ - یہ تو شیطان کی ایک لات ہے (مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اس بیماری کی وجہ سے عورت کو نقصان پہنچانے کا موقع حاصل کر لیا۔ اب اس کو نماز وغیرہ میں بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ کیونکہ استحاضہ اور حیض دونوں میں التباس ہو جاتا ہے۔)

اَلنَّفْسُ الْمُؤْمِنَةُ اَشَدُّ اِرْتِكَاضًا عَلَيَّ الذَّنْبِ مِنَ الْعَصْفُورِ حِينَ يَنْدَفِ بِهِ - ایماندار آدمی کو گناہ پر ایسی بے چینی ہوتی ہے جتنی بے چینی چڑیا کو ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب جال اس پر پڑ جاتا ہے (اور وہ پھنس جاتی ہے تو کس اضطراب کے ساتھ پھر پھرتی ہے ایسا ہی مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو گھبراتا رہتا ہے روتا پیتتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے۔)

اِنَّا لَمَّا دَفَنَّا الْوَلِيدَ رُكُضَ فِي لَحْدِهِ - جب ہم نے ولید بن عبد الملک بن مروان کو دفن کیا تو اس نے اپنی قبر میں پاؤں مارے (جیسے کوئی تڑپتا ہے۔ یہ عمر بن عبد العزیز نے کہا جو ولید کے پچازاد بھائی تھے اور ولید کی تجمیر و تکفین انھوں ہی نے کی تھی)۔

فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا اَفْرَكَصْتَنِي - میں اونٹوں کے تھان میں گیا وہاں ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔  
حَتَّى رُكُضَ بِرُجُلِهِ - یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا (جیسے مرتے دقت ہوتا ہے)۔

رُكُضٌ - گھوڑے کو اڑانگائی تاکہ وہ جلدی چلے۔

اِرْتِكَاضِ الْفَرَسِ - گھوڑی کا پچاس کے پیٹ میں ہلا۔  
اِنَّمَا هُوَ عَرُوقٌ عَانِدٌ اَوْ رُكُضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ - یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو شرارت کرتی ہے یا شیطان کی لات ہے (حالانکہ آرام و تکلیف اور نفع و ضرر دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر بری بات کو سبب کی طرف منسوب کرتے ہیں

جیسے فرمایا ”وما اصابك من سينة فمن نفسك“ اور یہ محاورہ قرآن وحدیث میں بکثرت پایا جاتا ہے جیسے ”وما انسا نيه الا الشيطان“ اور جس شخص نے سبب کی طرف نسبت دینے کو مطلقاً شرک قرار دیا ہے وہ بیوقوف ہے بات یہ ہے کہ مومن بھی کہتا ہے ”ابنت الربيع البقل“ اور ایک کافر نیچری بھی کہتا ہے۔ مگر مومن کا کہنا کفر نہیں ہے کیونکہ مومن اصل خالق اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور ربیع کو سبب سمجھ کر اس کی طرف مجازاً اسناد کرتا ہے۔ برخلاف کافر کے وہ سبب ہی کو اصل علت قرار دیتا ہے اور مسبب الاسباب کا قائل نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو خوب سمجھ کر مستحضر رکھنا چاہئے اور مومنوں کو مجازی اسنادات کی وجہ سے کافر قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔)

رُكُوعَةٌ - ایک بار رکوع کرنا یا نماز کی ایک رکعت جس میں قیام اور رکوع اور سجدے ہوتے ہیں۔

رُكُوعٌ - نماز پڑھنا، کبڑا ہوجانا۔

نَهَا رَبِي عَنْ اَقْرَاءِ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ - رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع فرمایا (کیونکہ رکوع اور سجدہ اپنے مالک کی بارگاہ میں بے انتہا عاجزی دکھانا ہے اس وقت بندے کو اپنے مالک کی ثنا اور تعریف اور اپنے مطلب کا سوال کرنا چاہئے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کا پڑھنا ایسی حالت میں غیر موزوں ہے)۔

رُكُوعَتَيْنِ رُكُوعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ - پہلے حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو دو رکعتیں ہر نماز کی فرض ہوئی تھیں (پھر حضر میں نماز بڑھادی گئی ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہو گئیں اور نماز سفر اپنے حال پر رہی)۔

رُكُوعَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُهُمَا - دو نمازوں کو آنحضرت بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

لَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرُكُوعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ - مغرب اور عشاء کے درمیان آپ نفل نہیں پڑھتے تھے اور نہ عشاء کے بعد دو گانہ پڑھتے تھے۔

وَهُمْ رُكُوعٌ - وہ لوگ اس وقت رکوع میں تھے۔

رُكُوعٌ - رَاكِعٌ کی جمع ہے۔

## لَعَلَّكَ الْحَيُّونَا

سب برابر تھے صرف قرأت کا قیام اور تشہد کا قعدہ یہ دونوں الگ رہے (یعنی یہ دونوں تو لمبے ہوتے تھے باقی چاروں ارکان اور سجدہ اور دونوں سجدوں کا درمیانی قعدہ اور رکوع کے بعد قیام یہ سب برابر برابر ہوتے تھے جو شخص اس طرح نماز پڑھے اس کی نماز تو سنت کے موافق ہے ورنہ اکثر خفی صاحبان تو دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ کرنا کیا معنی سیدھی طرح بیٹھنے بھی نہیں نہ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے ہیں یہ نماز کیا ہے کھیل ہے جس سے ثواب کے عوض اور عذاب کا اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور خفی صاحبوں کو سنت کی پیروی کی توفیق دے)۔

صَلَّاهُنَّ لَوْ فَيَهُنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخَشَوْ عَهَنَّ - ان نمازوں کو وقت پر پڑھا اور ان کے رکوع (یعنی ارکان) اور خشوع (دل لگانا عجزی فروتنی) کو اچھی طرح ادا کیا۔

تَحَاثَّتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكْعَاتٍ - آنحضرت کی چار رکعتیں ہوئیں (یعنی خوف کی نماز میں جب آپ نے ہر گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں)۔

وَلِيْلِي الْعُوفِ رَكْعَةً - خوف کی نماز ایک رکعت (یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلے۔ بعض نے کہا خوف میں صرف ایک رکعت نماز بھی کافی ہے جیسے سفر میں دو رکعتیں ہانی ہیں۔

وَمِنْهَا رَكْعَتِي الْفَجْرِ - ان میں فجر کا دو گانہ بھی ہے۔ فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا رَكْعَةً - میں نے کہا شاید وہ اس سورۃ سے پوری نماز پڑھیں گے (یعنی دو رکعتوں میں آدمی آدمی سورۃ پڑھیں گے)۔

وَأَسْتَكْمَلُ أَرْبَعُ رَكْعَاتٍ - چار رکوع پورے کئے۔ (ہر رکعت میں دو رکوع)۔

رَكْعَتَيْنِ فِي قُلْتِ رَكْعَاتٍ - دو رکعتیں تین تین رکوعوں کے ساتھ (ہر رکعت میں تین رکوع)۔

فَرَكِعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ - ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور خشوع اور رکوع اچھی طرح کرے (سجدہ کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ بھی رکوع کی طرح ایک رکن ہے۔ بعض نے کہا خشوع

رَكِعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ - آپ نے کھڑے کھڑے رکوع اور سجدہ کیا (یعنی قیام کی حالت میں رکوع اور سجدے کی طرف انتقال کیا)۔

مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ - جس نے رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (مگر سورۃ فاتحہ فوت ہونے سے بڑی خیر و برکت فوت ہوئی)۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ - جس نے رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (احناف نے اس کے معنی یہی کہے ہیں ان کے نزدیک جس کو امام کے ساتھ رکوع مل گیا، گو سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملے اس کو وہ رکعت مل گئی، مگر جمہور اہل

حدیث کے نزدیک جب تک سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملے اس وقت تک وہ رکعت شمار میں نہیں آسکتی۔ کیونکہ ان کے نزدیک سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ وہ کہتے ہیں اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جس نے جماعت کے ساتھ ایک رکعت بھی پائی اس کو جماعت کا ثواب مل گیا۔ یا جس نے جمعہ کی ایک رکعت

بھی امام کے ساتھ پالی اس کا جمعہ صحیح ہو گیا یا جس نے نماز کے وقت میں سے ایک رکعت کے موافق وقت پالیا مثلاً حائضہ عورت اس وقت پاک ہوگئی یا کافر مسلمان ہو گیا یا نابالغ بالغ ہو گیا تو اب وہ نماز اس کو پڑھنا لازم ہوگی۔ میں کہتا ہوں حنفیہ خود اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں اور پھر اس سے حجت بھی لیتے ہیں رکوع پانے سے رکعت پانے میں اس سے حجت لیتے ہیں اور صبح کی نماز میں اگر ایک رکعت کسی نے پڑھی پر سورج نکل آیا تو اس حدیث کے موافق اس نے صبح کی نماز پالی جیسے دوسری

روایت میں تصریح کے ساتھ مذکور ہے من ادرك ركعة من الفجر فقد ادرك الفجر لیکن یہاں پر ایک ہی تاویل کر کے اور ایک خیالی ڈھکوسلا نکلا کہ حدیث کے خلاف حکم دیتے ہیں۔

اللہ یهدیہم ویصلح بالہم -

كَانَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ - آنحضرت کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان قعدہ اور رکوع سے اٹھانے کے بعد قیام قریب قریب

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لَحَاةُ الْحَدِيثِ

سے (جہدہ مراد ہے)۔

رَكَفٌ - ایک پر ایک ڈالنا، الزام دینا، دباننا، جماع کرنا۔

رَكَائِلٌ - ضعف، ناتوانی، قلتِ علم اور عقل کی کمی۔

تَوَكُّيْكَ اور اِرْكَائِكَ - تھوڑی بارش ہونا۔

إِنَّهُ لَعَنَ الرُّسُلَ كَذِبًا (آنحضرت ﷺ نے) دیوث پر لعنت کی۔

رُسُلًا كَذِبًا اور رُسُلًا كَذِبًا - وہ مرد یا عورت جو ضعیف العقل اور ناتوان ہو یا وہ مرد جس کی جو رو کو اس کا ڈرنہ ہو یا جس کو غیرت نہ ہو۔

إِنَّهُ يُبْغِضُ الْوَلَاةَ الرَّسُوكَةَ - وہ ناتواں حاکموں کو (جن کو دشمن کر دکنے کی طاقت نہ ہو نہ رعایا کی خبر گیری کی نہ مظلوم کا انصاف کرنے کی) ناپسند کرتا ہے۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ أَصَابَهُمْ يَوْمَ حَنْزَلٍ رَكَفٌ مِّنْ مَّطَرٍ - مسلمانوں پر جنگ حنین کے دن خفیف بارش ہوئی۔

رَكَفٌ - پھوپھار (اس کی جمع رِكَافٌ ہے)

رَسْمٌ - ایک پاؤں سے مارنا، ایڑ لگانا۔

رَسْمٌ - گندنا۔

فَرَسَمَهُ، بَرَسَمَهُ - اس کو لات ماری۔

إِنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْحِجَّاجِ لَأَرْكَنَكَ رَكَّةً - عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا میں تجھ کو ایک لات لگاؤں گا۔

قَضَىٰ فِيهِ أَمْرًا فَوَرَّكَهَا زَوْجُهَا - ایک عورت کا فیصلہ کیا جس کو اس کے شوہر نے لات ماری تھی۔

تَوَرَّكَهَا - پاؤں سے مارا۔

رَسْمٌ - جمع کرنا، ایک کے اوپر ایک ڈالنا۔

حَتَّىٰ رَأَيْتُ رَسْمًا - میں نے ابرو کو دکھا جو تہ تہ تھا۔

فَجَاءَ بَعُودٌ وَجَاءَ بَعُودٌ حَتَّىٰ رَسْمُوا لِقَصَارٍ سَوَادًا - لکڑی لایا پھر بیٹنی لایا تلے اوپر رکھا یہاں تک کہ کالا ہو گیا۔

رَسْمٌ - چوہا۔

رُسْمٌ - زبردست، جزو بڑا، امیر جس سے قوت لی جائے

دولت، لشکر وغیرہ۔

رُسْمٌ - مائل ہونا، جھکانا۔

رَسْمَانَةٌ اور رَسْمَانَةٌ - وزن دار ہونا، باوقار ہونا۔

تَوَسَّكِيْنٌ - وزن دار یا باوقار کرنا۔

اِرْسَاقٌ - اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا۔

رَحِمَ اللَّهُ لَوْطًا إِنَّهُ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ - اللہ تعالیٰ لوطؑ پیغمبر پر رحم کرے وہ تو (ہمیشہ) زبردست حمایت کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) پناہ لیا کرتے تھے (مگر اس وقت جب بد معاشوں نے ان کو تنگ کیا تو گھبرا کر وہ زبردست کنبہ والوں کی پناہ ڈھونڈنے لگے یہ بشریت کا متفقنا تھا۔ مگر پیغمبروں کے لئے اتنا حقیر سہواً ایک بڑی خطا شمار ہوتا ہے اسی لئے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے) (بعض نے کہا حضرت لوطؑ نے نہمانوں سے یہ بطور معذرت فرمایا کہ میں اس بستی میں بے زور اور بے قوت ہوں نہ مجھ میں خود اتنی طاقت ہے کہ ان بد معاشوں کو رفع کر سکوں نہ کوئی زور دار کنبہ رکھتا ہوں کہ اس کی حمایت سے تم کو بچاؤ۔ لیکن حضرت لوطؑ بجز اپنے رب کے کسی اور پر مطلق بھروسا نہیں رکھتے تھے)۔

وَيُقَالُ لَأَرْكَانِيهِ انْطِقِي - اس کے ہاتھ پاؤں (اطراف و جوانب سے) کہا جائے گا بولو (کیا کیا گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے)۔

كَانَتْ تَجْلِسُ فِي مَوْكِنٍ أُخْتَهَا وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ - (حمنہ بنت جحش) اپنی بہن کے گزگال میں بیٹھتی تھیں، ان کو

استحاضہ کی بیماری تھی (غیر معمولی طور پر اخراج خون رہتا)۔

دَخَلَ الشَّامَ فَاتَّاهُ ارْكُونٌ قَرْنِيَّةٌ - حضرت عمرؓ شام کے ملک میں پہنچے ایک گاؤں کا چودھری آپ کے پاس آیا (کہنے لگا میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے)۔

لَا يَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا لُرُكْنِيْنِ الْيَمَانِيْنِ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ طواف کے وقت کعبہ کے) کسی کونے کو (بھی) چاروں کونوں اور گوشوں میں سے) ہاتھ نہیں لگاتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو (تقلیاً دونوں کو یمانیین کہہ دیا ورنہ حجر اسود عراق کا رخ ہے)۔

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ - رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

## باب الرء مع الميم

رَمَتْ - سنوارنا درست کرنا ہاتھ پھیرنا -

رِمَتْ - ایک جنگلی درخت جس کو اونٹ کھاتے ہیں -

رِمَتْ - رمت کھانا -

تَرْمِيَتْ - تھوڑا دودھ تھن میں چھوڑ دینا بڑھانا -

إِرْمَاثٌ - ارماث اور ترميث ہم معنی ہیں -

أَنَاوَرُكْبٌ أَرْمَاثًا لَنَا فِي الْبُحْرِ - ہم ارماث پر سمندر میں

سوار ہوتے تھے -

أَرْمَاثٌ جمع ہے رَمَتْ کی (یعنی وہ لکڑیاں جو جوڑ کر پانڈھی

جاتی ہیں اور ان پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں - اس کو

طَوَفٌ بھی کہتے ہیں -

سُئِلَ عَنْ كِبْرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا نَبِيٌّ عَنِ الْأَرْمَاثِ - رافع بن خدیج سے

پوچھا گیا اگر خالی زمین سونے یا چاندی کے بدل کر ایہ پردی

جائے (کوئی اس میں کاشت کرے اور مالک زمین کو اس کا

لگان روپے یا اشرفی دے) انہوں نے کہا اس میں کوئی برائی

نہیں ممانعت تو خلط ملط کرنے سے ہے (یعنی ایسا معاملہ کرنے

سے جس کا تصفیہ اخیر میں مشکل پڑے اور فریقین میں نزاع پیدا

ہو مثلاً ملک زمین یہ کہے کہ تو اس میں کاشت کر بشرطیکہ نالیوں کی

پیداوار میں لوں گا یا فلاں فلاں مقام میں جو پیداوار ہو وہ میری

ہے باقی تیری) -

رَمَتْ - اس دودھ کو بھی کہتے ہیں جو تھن میں رہ جائے -

نَهَيْتُكُمْ عَنْ شُرْبِ مَا فِي الرِّمَاتِ وَالنَّقِيرِ - میں نے

تم کو بہت پرانے برتن (جس میں مدت دراز سے نبیذ بھگو یا جاتا

ہو) - یا چوبیس برتن میں پینے سے منع کیا تھا (کیونکہ ایسے برتن

میں نبیذ جلدی نشہ دار ہو جاتا ہے اس میں تیزی جلد آ جاتی ہے -

مجمع البخاری میں ہے - نَقِيرٌ کھجور کی جڑ اس کو کھود کر تونبی کی طرح

بناتے ہیں اس میں نبیذ اس لئے بھگوتے ہیں کہ جلد نشہ

لائے) -

خَبَلٌ أَرْمَاثٌ - پرانی گلی ہوئی رسی -

حَجْرٌ - بہ کسرہ حاطیم -

فَلَمَّا مَسَّحُوا الرُّمْحَ حَلَّوْا - جب انہوں نے حجر اسود کو

ہاتھ لگایا (یعنی طواف وسی سے فارغ ہوئے) تو حلال ہوئے

(احرام کھل گیا) -

شَدِيدُ الْأَرْكَانِ - مضبوط بنا -

لِتَجْلِسُ فِي مَرْكَبٍ - ایک کونڈے یا طشت میں بیٹھے

(ایک روایت میں مرکز ہے یعنی ایک جگہ بیٹھے) -

رُكْمَانَةٌ - ایک صحابی کا نام ہے -

رُكْمٌ - کھودنا درست کرنا بنانا پیچھے کرنا باندھنا دوہنا بوجھ

لا دنا برائی کرنا اقامت کرنا -

إِرْمَاثٌ - پیچھے ڈالنا ملتوی کرنا برائی کرنا -

أَرْكُوْنَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا - ان دونوں کو پزار بہنے

دو (چھوڑ دو) یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (ایک روایت میں

أَرْهَكُوْنَا هَذَيْنِ ہے یعنی ان دونوں پر زور ڈالو ان کو مجبور کرو

(کہ آپس میں صلح کر لیں) -

فَاتَيْنَا عَلَى رَكْبِي ذَمَّةٌ - ہم ایک کنویں پر پہنچے جس میں

تھوڑا سا پانی تھا -

فَإِذَا هُوَ فِي رَكْبِي يَسْبِرُ - دیکھا تو وہ ایک کنویں کے اندر

بیٹھے ہیں ٹھنڈک کے لئے -

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرُكْوَةٍ فِيهَا مَاءٌ - جابرؓ آنحضرت ﷺ

کے پاس ایک چھاگل پانی کی لے کر آئے -

رُكْمَانَةٌ - جمع ہے رُكْمَةٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ رُكْمَةٌ

چمڑے کا چھوٹا ڈول جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے) -

إِذَا كَانَ الْمَاءُ فِي الرُّكْبِي فَذَرُّوا رُكْمَتَهُمْ يُنَجِّسُهُ

شَيْءٌ - جب کنویں میں ایک کر پانی ہو (یعنی ساڑھے تین

بالمشت لمبا اسی قدر چوڑا اسی قدر گہرا) تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں

کرتی (یہ امامیہ کا مذہب ہے اور شافعیہ کا مذہب بھی اسی کے

قریب قریب ہے کہ جب پانی دو قلم ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں

کرتی لیکن صحیح درانج مذہب اہل حدیث کا ہے کہ پانی تھوڑا ہو

یا بہت نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے) -

گوشت بھونا جب وہ پک گیا تو راکھ میں ڈال دیا (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی کے ساتھ احسان کرے مگر پھر اس پر احسان جتا کر یا اس کو ستا کر اپنا احسان برباد کرے)۔

مترجم کہتا ہے میری عجیب قسمت ہے میں نے جس شخص پر احسان کیا اسی نے میرے ساتھ بالآخر برائی کی بلکہ دشمن ہو گیا سوائے چند افراد کے میں لوگوں کی طرف سے ہونے والے اس جوابی عمل کی توجیہ یہ کرتا ہوں کہا احسان کرنا تو مجھ کو آتا ہے لیکن اس احسان کو قائم رکھنا مجھ کو نہیں آتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں دروغ گوئی، منافقت اور بدعہدی کا متحمل نہیں ہوں جب کسی کی طرف سے ان باتوں کا صدور ہوتا ہے تو فوراً مجھ کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ حیدرآباد میں ایک صاحب حج تھے میں نے ان کو تعلیم دی، مہینوں اپنے گھر میں ان کو مہمان رکھا۔ جب وہ برسر عہدہ آئے اور طاقتور ہوئے تو انہوں نے مجھ ہی کو نکال باہر کیا۔ ایک دوسرے بندہ رحمان اور تھے جن کو میں نے حقیقی بھائی کی طرح سمجھ کر تمام وکمال عدالتی انصرام ان کے حوالہ کر دیا اور ایک ادنیٰ درجہ سے ان کو اعلیٰ خدمت پر مامور کرایا۔ لیکن اس بھائی نے مجھ ہی پر ہاتھ صاف کیا اور میرے عہدے کے طالب بن گئے مگر اللہ تعالیٰ منتقم حقیقی ہے وہ محسن کشی کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے چنانچہ اول الذکر مہمان تو چند ہی روز میں طعمہ فاج ہوئے اور معذور ہو کر فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور آخر الذکر بھائی میرا عہدہ تو کیا اپنے اصل عہدے سے بھی معزول کر دیئے گئے)۔

وَعَلَيْهِمْ ثِيَابٌ رُمْدٌ۔ ان کے کپڑے راکھ کی طرح (میلے گرد آلود) ہو رہے تھے۔

رَمْدٌ۔ ایک پانی کا نام ہے جو آنحضرتؐ نے مقطعہ کے طور پر جیل عددی کو دیا تھا۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الرَّمِيدِ۔ آدمی اس پانی سے وضو کرے جس کا رنگ راکھ سا ہو گیا ہو۔

وَكَانَ رَمِيدًا۔ حضرت علیؑ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔

وَهُوَ أَرْمَدٌ۔ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں (آشوب چشم

رُمُحٌ۔ بھالا مارنا، لالٹ مارنا، چمکنا۔

بِسْمَاكَ رَامِحٌ۔ ایک ستارہ ہے جس کے سامنے دوسرا ستارہ بطور نیزہ کے چمکتا رہتا ہے۔

السُّلْطَانُ ظَلُّ اللّٰهِ وَرُمُحُهُ۔ اسلامی حکومت کا بادشاہ (خلیفہ یا صدر) اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے (جیسے سایہ میں لوگ آرام پاتے ہیں اسی طرح اس کے اقتدار نیابت میں امن اور چین سے بسر کرتے ہیں اور نیزہ اس لئے فرمایا کہ وہ مفسدوں اور ظالموں کی احکام اللہ کے ذریعہ اصلاح کرتا اور جو اصلاح قبول نہیں کرتے ان کو دفع کرتا ہے)۔

رُمُحٌ۔ نیزہ، برچھا، بھالا۔

رَمْدٌ يَارَمَادَةَ۔ سردی سے ہلاک ہونا، جا پڑنا، ہلاک کر ڈالنا۔

رَمْدٌ۔ آشوب، چشم۔

رَمَادٌ۔ راکھ۔

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُسَلِّطَا عَلَيَّ أُمَّتِي سَنَةَ فِطْرِمُدِّهِمْ فَأَعْطَانِيهَا۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی میری امت کو ایک ایسے (عام) قحط میں نہ پھنسائے، جس میں سب راکھ ہو جائیں (ہلاک ہو جائیں) پروردگار نے منظور فرمائی۔

إِنَّهُ آخِرُ الصَّدَقَاتِ عَامِ الرَّمَادِ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں لوگوں سے زکوٰۃ نہیں لی (اس کو آئندہ سال پر موخر کر دیا۔ عام الرما د اس سال کو اس لئے کہا کہ لوگوں کا رنگ اس سال میں راکھ کی طرح ہو گیا تھا)۔

خُذْهَا رَمَادًا رَمْدًا لَا تَذَرِ مِنْ عَادٍ أَحَدًا۔ اس قوم کو اس طرح پکڑ کر جلا کر راکھ کر دے کسی کو عادی قوم میں سے باقی مت رکھ۔

رَمَادٌ رَمْدٌ (مہالہ کے لئے کہتے ہیں جیسے لَيْلُ الْبَيْلِ يَوْمَ يَوْمِ أَيُّومٍ یعنی) خوب جلا کر راکھ کی بھی راکھ نکل آئے۔

رَوْحِي عَظِيمٌ الرَّمَادِ۔ میرا شوہر بڑی راکھ والا ہے۔ (یعنی بڑا مہمان نواز ہے شب روز باورچی خانہ گرم رہتا جس کی وجہ سے راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے)۔

سَوَىٰ أَحْوَجَ حَتَّىٰ إِذَا نَضَّجَ رَمْدًا۔ تیرے بھائی نے

(اونٹ کے کوہان کی طرح اونچی نہ رکھنا)۔

رَمَسٌ - اس مٹی کو کہتے ہیں جو قبر میں بھری جائے اور خود قبر کو بھی کہتے ہیں۔

رَامِسٌ - ایک موضع کا نام ہے بحارب کے ملک میں جو آنحضرت نے عظیم بن حارث بحاربی کو لکھ دیا تھا۔

مَنْ ذَاكَ اللَّهُ بِالرَّأْيِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي اِرْتِمَاسٍ - جو شخص دین کی باتوں میں اپنی عقل پر چلتا رہے (میتھیٹر کی اطاعت نہ کرے) اس کا زمانہ ہمیشہ گمراہی کے دریا میں غوطے کھاتا ہوا گزرے گا۔

لَا يَوْمُسُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فِي الْمَاءِ - جو شخص احرام باندھے ہو وہ اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے (اہل عرب کہتے ہیں) رَمَسْتُ عَلَيْهِ الْعَجَبَ - میں نے اس کی خبر پوشیدہ رکھی۔

رَمَسٌ - انگلیوں کے پوروں سے پکڑنا۔

رَمَصٌ - نقصان کی تلافی کرنا، صلح کرنا، بیٹ کرنا، جتنا کمانا۔

رَمَصٌ - آنکھوں سے سفید چپڑ نکالنا۔

كَانَ الصَّبِيَّانِ يَبْصِحُونَ غَمَصًا رَمَصًا وَيَبْصِحُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَقِيلًا دَهِيًّا - دوسرے بچے جب صبح کو اٹھتے تھے تو آنکھوں میں چپڑ بھرے ہوئے اور آنحضرت مسنی میں صبح کو پاک چشم تیل لگے ہوئے اٹھتے تھے (یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی خبر گیری ہوئی تھی فرشتے آپ کی آنکھیں میل پکیل سے پاک صاف کرتے بالوں میں تیل ڈال کر درست کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں):

غَمَصَتِ الْعَيْنُ يَا رَمِصَتِ الْعَيْنُ - آنکھ چپڑ آلود ہو گئی۔

رَمَصٌ - گیلا چپڑ۔

غَمَصٌ - سوکھا چپڑ۔

أَغْمَصُ اور أَرْمَصُ - جس کی آنکھ میں چپڑ ہو۔ ان کی جمع غَمَصُ اور رَمَصُ آتی ہے۔

فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتَّى تَكَادَتْ عَيْنَا هَاتِرَ مَضَانَ - انہوں نے سرمہ نہیں لگایا یہاں تک کہ ان کی دونوں آنکھیں چپڑ آلود ہونے کو تھیں (ایک روایت میں تَرْمَصَانِ ہے یعنی جلنے کو

تھا)

رَمُومَةٌ - بات کرنے کے لئے منہ ہلانا لیکن بات نہ کرنا۔

حَبَسَتْهَا فَلَا أُطَعَمْتُهَا وَلَا أَرْسَلْتُهَا تَرْمُومٌ مِنْ حَشَاشِ الْأَرْضِ - اس نے کیا کیا بیلی کو باندھ دیا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھا لیتی (یہ رَمِيَتِ الشَّاةُ اور اِرْتَمَتْ سے نکلا ہے۔ یعنی بکری نے کہا)۔

مَرْمُومَةٌ - لہر دار جانوروں میں جیسے آدمی میں منہ۔

فَإِذَا جَاءَ رَبِضٌ فَلَمْ يَتَرْمُومْ - آنحضرت کے آل کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ کہیں چلے جاتے تو وہ کھیلتا کو دتا آتا جاتا رہتا (جہاں آپ گھر میں تشریف لائے بس دم بخود ہو کر بیٹھ جاتا پھر حرکت نہ کرتا) سبحان اللہ جنگلی وحشی جانور بھی آپ کا ادب کرتے، دوسری روایت میں ہے کہ اونٹ نے آپ کو بچھڑ کیا ﷺ)۔

رَمَزٌ - اشارہ کرنا، بہکانا، بھرننا۔

تَرْمُوزٌ - تیار ہونا، زور سے گوز لگانا۔

لَهُ فِيهَا رَمُومَةٌ - وہ اس میں اشارہ کرتا (ایک روایت میں رَمُومَةٌ ہے یعنی بجاتا۔ یہ مَرْمُومٌ سے ہے۔ ایک میں رَمُومَةٌ ایک میں رَمُومَةٌ ہے یعنی باریک آواز نکالتا۔

رَمَازَةٌ - رنڈی، فاحشہ۔

رَمَسٌ - چھپانا، گاڑنا، ڈھانپنا۔

اِرْتِمَاسٌ - غوطہ لگانا جیسے اِغْتِمَاسٌ ہے بعض نے کہا اِرْتِمَاسٌ یہ ہے کہ غوطہ لگا کے جلدی سے سر باہر نکال لے۔ اور اِغْتِمَاسٌ یہ ہے کہ دیر تک پانی میں ڈوبا رہے۔

إِنَّهُ رَامَسَ عُمَرَ بِالْحُجْفَةِ وَهَمَّا مُحْرِمَانِ - ابن عباس نے حضرت عمر کے ساتھ حجفہ میں غوطہ لگایا اور دونوں احرام باندھے ہوئے تھے۔

الضَّانِمُ يَرْتِمِسُ وَلَا يَغْتِمِسُ - روزہ دار پانی میں سر ڈبا سکتا ہے۔ لیکن دیر تک غوطہ نہ لگائے۔

إِذَا ارْتَمَسَ الْحُجْبُ فِي الْمَاءِ أَجْزَأَهُ - جب جب پانی میں غوطہ لگالے تو وہ اس کو کافی ہے (یعنی غسل ادا ہو گیا)۔ اِرْمُسُوا قَبْرِى رَمَسًا - میری قبر زمین دوز کر دینا





## عَلَمَاتُ الْحَدِيثِ

پوچھا اگر گدھے ترکی گھوڑیوں پر چڑھائے جائیں (خچر نکالنے کے لئے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟ فرمایا نہیں)۔

يَوْمُوكَ - ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔

رَمْلٌ - ریت ملانا خون تھیرنا آراستہ کرنا۔

رَمْلٌ يَارَمْلَانَ يَا مَوْمَلٌ - دوڑنا۔

وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ - لوگ اس وقت بے توشہ تھے

(کھانے کے محتاج۔ یہ ازمائل سے ہے یعنی توشہ ختم ہو جانا)

نان شینہ کو محتاج ہونا، گویا ایسا شخص ریت میں مل گیا جیسے فقیر کو

تَرَبُّبٌ کہتے ہیں۔ یعنی مٹی میں ملا ہوا)۔

كَانُوا فِي سَرِيَّةٍ وَأَرْمَلُوا مِنَ الزَّادِ - وہ لوگ فوج کی

ایک کھڑی میں تھے اور توشہ ان کا ختم ہو گیا تھا۔

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَرْمَلْنَا - ہم ایک

لڑائی میں آنحضرت کے ساتھ تھے ہمارا توشہ ختم ہو گیا۔

ذَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى

رُمَالٍ سَرِيَّةٍ - (حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں آنحضرت کے

پاس حاضر ہوا، آپ نگلی چار پائی پر (جو کھجور کے بیوں اور

شاخوں سے بنی ہوئی تھی) بیٹھے تھے (ایک روایت میں رُمَالٌ

حَصِيرٌ ہے یعنی برہنہ بوریے پر) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَمَلِ الْحَصِيرِ أَوْ أَرْمَلَهُ، اور رَمَلَهُ، یعنی بوریا بنا، بعض

نے کہا رُمَالٌ جمع ہے رَمَلٌ کی بمعنی مَرْمُولٌ جیسے خَلْقٌ بمعنی

مَخْلُوقٌ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم مبارک اور چار

پائی کے درمیان دوسرا کوئی فرش نہ تھا)۔

مَتَّبِعِي عَلَى رَمَلِ حَصِيرٍ يَا رُمَالِ حَصِيرٍ - یعنی ننگے

بورے پر ننگ لگائے تھے۔

مُفْصِيًا إِلَى رُمَالِهِ - برہنہ بوریے پر لیٹے تھے۔

سَرِيرٌ مَرْمُولٌ وَعَلَيْهِ فَرَاشٌ - ایک چار پائی پر جو کھجور کی

رسیوں سے بنی ہوئی تھی اور اس پر کوئی بچھونا تھا تو یہاں مائی

نافیہ راوی کے سہو سے گر گیا ہے یوں صحیح ہے مَا عَلَيهِ

فَرَاشٌ)۔

وَقَدْ أَثَرَ رَمَالِ السَّرِيرِ - چار پائی کی رسیوں کا نشان

رَمَقٌ - تموڑی سی جان جو مرنے کے قریب رہ جاتی ہے یعنی

آخری سانس۔

أَيُّتُ أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ - میں ابو جہل کے قریب آیا

اس میں ذرا سی جان باقی تھی (یعنی جنگ بدر میں زخمی ہو کر

سک رہا تھا)۔

أَرْمَقٌ لَهْدَهَا - اس کا نیکرہ دیکھا رہ (برابر نگاہ اس پر

رکھ)

لَا رَمَقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - میں تو آنحضرت کی

نماز کو اتار کر ہوں گا (یعنی پوری توجہ سے نگاہ رکھوں گا تاکہ میں

سنت کے مطابق اپنی نماز قائم کر سکوں)۔

لِكَلِّ ذِي رَمَقٍ قُوَّةٌ - جس میں ذرا سی بھی جان ہے اس

میں کچھ نہ کچھ طاقت ہے (اور کچھ نہیں ہو سکتا تو تڑپتا ہی ہے

کاٹ ہی کھاتا ہے)۔

يَأْكُلُ الْمَضْطَرُ مِنَ النَّمِيَةِ مَا يَسُدُّهُ الرَّمَقُ - جو بھوک

سے بیقرار ہو وہ اتنا مردار کھا سکتا ہے جس سے جان بچی رہے

(مطلب یہ ہے کہ بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ امام شافعی اور

امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے امام مالک اور احمد اور شافعی سے یہی

ایک روایت ہے کہ شکر میر ہو کر کھا سکتا ہے)۔

عَيْشٌ رَمِقٌ - ایسی زندگی جس سے جان قائم رہے۔

مَوَامِقٌ - وہ شخص جس کے دل میں تیری محبت کم ہو گئی ہو۔

رَمَكَةٌ - ترکی مادہ گھوڑی (جس کو بچائے نسل کے لئے رکھیں۔

اس کی جمع رَمَكٌ اور رَمَاكٌ اور رَمَكَاتٌ اور أَرْمَاكٌ آئی

ہے)۔

وَأَنَا عَلَى جَمَلِي أَرْمَكٌ - میں ایک راکی اونٹ پر سوار تھا

(یعنی وہ اونٹ خاک کی رنگ کا تھا)۔

أَرْمَكٌ إِرْمَكَاكٌ - راکھ کا سارنگ ہوا۔

رَمُوكٌ - اقامت کرنا۔

إِسْمُ الْأَرْضِ الْعُلْيَاءِ الرَّمَكَاءُ - اوپر والی زمین کا نام

رَمَكَاءُ ہے (یہ تائیس ہے اَرْمَكٌ کی)۔

رَامَكٌ - ایک کالی چیز ہومسک میں ملائی جاتی ہے۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَمِيرِ تَنْزِيهَا عَلَى الرَّمَكِ - میں نے

## الحج والعمرة

ض ط ظ ع غ ف ن ك ل م ن و ع ي ء

اَزْمَلَةٌ - وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو (اس کی جمع اَزْمَلٌ ہے)۔

اَزْمَلٌ محتاج اور مسکین کو بھی کہتے ہیں۔  
مَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الرِّعَالِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْزَةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ - اگر کسی شخص نے صفا و مروہ کے درمیان (یا طواف میں) رمل چھوڑ دی (یعنی دوڑ کر کندھے بلاتا ہوا نہ چلا بلکہ معمولی چال سے چلا) تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے (کیونکہ رمل اور اضطباع دونوں مستحب ہیں کچھ واجب نہیں ہیں)۔  
يَوْمَئِذٍ عَلِمَى أَقْدَامُهُمْ شِعْثًا غُبْرًا - اپنے پاؤں پر دوڑ رہے ہوں گے پریشان حال خاک آلودہ۔

تُرِيدُ أَنْ تَرُمَلَيْهِ مِنْ زَوْجِي - آپ یہ چاہتے ہیں کہ مجھ کو راند بنا دیں۔

وَبَرِيَّتِكَ الْعَوْمَلَةَ - اور تیری محتاج خلقت۔

أَحْرَمَ مُوسَى مِنْ زَمَلَةَ مِصْرَ - حضرت موسیٰ نے رملہ سے احرام باندھا (رملہ ایک مقام ہے مصر کے رستے میں) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَمَلَةٌ بِالذَّمِّ فَتَمَلَّ - اس کو خون میں لٹھروادہ تھرا گیا۔  
زَمٌّ - درست کرنا مرمت کرنا، کھالینا، گلچینا (جیسے رَمَّةٌ اور زَمِيمٌ ہے)۔

تُرَمِيمٌ - مرمت کرنا۔

إِرْمَامٌ - گلچینا۔

كَيْفَ نَعْرَضُ صَلَواتَنَا عَلَيْكَ وَلَقَدْ أَرَمْتِ - ہماری درود آپ پر کس طرح پیش کی جائے گی آپ تو (مٹی میں) گل گئے ہوں گے (محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے اَرَمْتِ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اَرَمْتِ ہونا چاہئے تائے تانیث سے یعنی ہڈیاں گل گئی ہوں گی، یا رامت یعنی آپ گل گئے ہوں گے۔ بعض نے کہا کہ "اَرَمْتِ صحیح ہے۔ اصل میں اَرَمْتِ تھا ایک میم کو حذف کر دیا جیسے أَحْسَسْتِ کا ایک سین حذف کر کے أَحْسَسْتِ کہتے ہیں۔" مگر بعض کا کہنا ہے کہ "اَرَمْتِ صحیح ہے، یہ تشدید تا۔ ایک میم کو تا میں ادغام دے دیا۔" مگر یہ قول غلط ہے کیونکہ میم کا ادغام تا میں نہیں ہوتا)۔

آپ کی پشت مبارک پر پڑ گیا تھا (کیونکہ آپ تنگی چارپائی پر لیٹے تھے کہ اس پر کوئی بچھونا تھا)۔

رَمَلْنَا وَمَشَى اِرْمَعًا - آپ طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چلے ہاتی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔

لِيَوْمِ الزَّمَلَانِ وَالْمُكْشَفِ عَنِ الْمَنَابِجِ وَقَدْ أَطَاءَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ - اب دوڑ کر کندھے کھول کر (جیسے پہلوان لوگ چلتے ہیں) چلنے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے تو اسلام کو جمادیا (اب کافروں کو ڈرانے اور ان پر اپنا رعب بجانے کی ضرورت نہ رہی)

زَمَلَانٌ مصدر ہے بمعنی رَمَلٌ - بعض نے کہا زَمَلَانٌ تشبیہ ہے رَمَلٌ کا اور مراد رمل طواف کی اور رسمی صفا و مروہ کی ہے دونوں کو تغلیباً رملان کہہ دیا۔ جیسے شَمْسَانٌ اور قَمَرَانٌ اور یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ طواف کی رمل کا آنحضرتؐ نے نیا حکم عمرہ قضا میں دیا تھا جب کہ مشرکین پر وہ پیگنڈہ کر رہے تھے کہ مسلمان مہاجرین کو مدینہ کے بخار نے ناتوان کر دیا ہے اور صفا و مروہ کی سعی تو قدیم زمانہ حضرت ہاجرہ کے عہد سے جاری تھی (نہا یہ میں ہے:

رَمَلٌ - کندھے ہلا کر چلانا نہ کہ دوڑ کر۔ اور سعی دوڑنا، نووی نے کہا رمل چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی چلانا)۔

تَكُونُ هِيَ الرَّمَلُ - ریت میں ہوتی ہیں۔  
أَنْ يُرَمَلَ اللَّحْمُ بِالتَّرَابِ - (ہاتھ یاں اوندھا دیا جائے) اور گوشت ریتی میں ملا دیا جائے (تا کہ کھانے کے لائق نہ رہے)۔

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْقَمَامُ بوجھہ

نِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَزْمَلِ!

(یعنی) سفید رنگ جن کے منہ کے وسیلہ سے پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کے پشت پناہ یتیموں کے بچانے والے (ان کو پالنے والے ان کی خبر گیری کرنے والے) (یہ ابوطالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا تھا)۔  
اَزْمَلٌ - وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو۔

## لَعَالِي الْوَيْدِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

بونیوں اور پھولوں سے بنتا ہے۔)

حَمَلْتُ عَلَى رَمٍ مِنَ الْأَمْثَرَادِ۔ میں نے کر دوں کے ایک گروہ پر حمل کیا (اہل عرب کہتے ہیں: جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ۔ تری اور خشکی کی یا تر اور خشک سب چیزیں لے کر آیا یا پانی اور مٹی دونوں لے کر آیا)۔

كُنَّا ذَوِي نِئْمَةٍ وَرَمِيهِ۔ ہم نے تو اس کو پالا پوسا بڑا کیا اہل عرب کہتے ہیں:

مَالَهُ نِئْمٌ وَلَا رَمٌ۔ اس کے پاس ننگھر کا سامان ہے نہ ہوتوں سے کھاتی ہے (ایک روایت میں تَرْمِيمٌ)

لَا يَكُونُ وَالْعَاقِلُ طَاعِنًا إِلَّا فِي ثَلَاثٍ تَزْوُودَ لِمَعَاشٍ أَوْ مَرَمَةَ لِمَعَاشٍ أَوْ لَدَّةً فِي غَيْرِ مُحْرَمٍ۔ عقلند آدمی جب سفر کرے گا تو تین باتوں کے لئے یا توروٹی پیدا کرنے کے لئے یا اپنی معاش کی درستگی کے لئے یا وہ لذت حاصل کرنے کے لئے جو حرام نہیں ہے۔

الْقَاتِلُ نَفْسًا خَطَاءً يُتَلُّ بِرَمِيهِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمُقْتُولِ۔ جو شخص چوک کر کسی کو مار ڈالے وہ اپنے گلے کی رسی سمیت مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ رَمَانٌ۔ انار۔

أَرْمَنٌ۔ ایک قوم ہے۔  
إِرْمِينِيَّةٌ۔ اون کا ملک۔  
مَرْمَنَةٌ۔ جہاں انار بہت ہوں۔

يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهِمَا بِرَمَانٍ نَتِينٍ۔ وہ دونوں بچے اس کی کمر (پشت) کے نیچے سے دو اناروں سے کھیل رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے سرین بہت ابھرے ہوئے پر گوشت تھے جب وہ چت سوتی تو کمر کے نیچے اتنی کشادہ جگہ رہتی کہ انار اس کے نیچے سے نکل جاتا اس کے دو بچے دونوں جانب بیٹھے اناروں سے کھیل رہے تھے ایک بچہ اپنا انار دوسرے کی طرف کمر کے نیچے سے پھینکتا تو پھر دوسرا بچہ بھی اس کے جواب میں وہی عمل کرتا۔ اہل عرب ہمیشہ ان عورتوں کو پسند

نہی عَنِ الْإِسْتِجَاءِ بِالرُّوْثِ وَالرِّمَةِ۔ آپ نے لید اور گلے ہوئی بڑی سے استیجا کرنے سے منع فرمایا:

قَبْلَ أَنْ يَكُونَنَّ نَمَامًا نَمَّ رَمَامًا۔ اس سے پہلے کہ تمام کی طرح (تمام ایک بھاجی ہے) نا تو ان اور ضعیف ہو جائے پھر گل کر اور ریزہ ریزہ ہو جائے۔

أَيْكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بَعْدَ فَارَمِ الْقَوْمِ۔ تم میں کس نے یہ بات کہی تھی؟ یہ سن کر لوگ خاموش ہو رہے (ایک روایت میں فَارَمِ الْقَوْمِ ہے زائے عجمہ سے یعنی جواب دینے سے باز رہے)۔

فَلَمَّا سَمِعُوا بِذَلِكَ أَرْمُوا وَرَهَبُوا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے ڈر گئے۔

وَأَسْبَابُهَا رَمَامٌ۔ دنیا کے سامان سب گلے مڑے ہیں۔ یہ جمع ہے رَمَّةٌ کی یعنی رسی کا ٹکڑا جو گل گیا ہو۔

إِنْ جَاءَ بِأَرْمِيَةٍ يَشْهَدُونَ وَالْأَدْفَعُ إِلَيْهِ بِرَمِيهِ۔ اگر چاگواہ لایا تو بہتر ورنہ اپنی رسی سمیت اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

رَمَّةٌ۔ وہ رسی جس سے قاتل یا قیدی باندھے جاتے ہیں۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

أَخَذْتُ الشَّيْءَ بِرَمِيهِ۔ میں نے اس چیز کو پورا پورا

پکڑ لیا)۔  
رَمٌ۔ ایک کنواں ہے مکہ میں جس کو مرہ بن کعب نے کھدوایا تھا۔

فَلْيَنْظُرْ إِلَى شِسْعِهِ وَرَمِّ مَادَّ تَرْمِينِ سِلَاحِهِ۔ اپنی جوتی کے تسمہ کو دیکھے اور تھپیار کو جو خراب ہو اس کو درست کرے۔

عَلَيْكُمْ بِالْبَانِ النَّقْرِ فَإِنَّهَا تَرْمٌ مِنْ كَلِّ الشَّجَرِ تَمَّ گائے کا دودھ یا کر وہ ہر ایک درخت میں سے کھاتی ہے (تو اس کے دودھ سے بہت سی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ مختلف نباتات سے یہ دودھ بنتا ہے جس طرح شہد مختلف

یہ عبدالمطلب کی والدہ نے کہا جو نبی نجار میں سے تھیں جب مطلب ان کے چچانے ان کو چھین لیا۔



کو پاک زمین سے (بیت المقدس سے) ایک پتھر کی مار برابر

نزدیک کر دے۔

قَوْمًا نَبِي الْقَوْمِ بِأَبْصَارِهِمْ۔ لوگ مجھ کو (غمہ کی نگاہ سے) گھوڑنے لگے۔

تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ۔ (تم میں سے ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانہ میں) جب سال ختم ہونے پر آتا۔ اس وقت اونٹ کی بیگنی پھینکتی (زمانہ جاہلیت میں عربوں میں یہ رسم تھی کہ جب شوہر مر جاتا تو اس کی عورت برے سے برے کپڑے پہن کر ایک تیرہ و تار کو ٹھہری میں گھس جاتی۔ سال بھر تک کوئی خوشبو نہ لگاتی۔ پھر سال ختم ہونے پر ایک جانور لاتے گدھایا بکری یا پرندہ وہ اپنی شرمگاہ اس سے چھواتی اس وقت عدت ٹوٹی۔ پھر اونٹ کی ایک بیگنی اس کے ہاتھ میں دیتے اس کو پھینک کر باہر آتی۔ لاحول و لافوہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں جو چار مہینے اور کچھ دن عدت مقرر ہوئی ہے یہ اس کے بہ نسبت کہیں آسان ہے جو جاہلیت کی عدت تھی)۔

إِلَّا إِنْ الْفَوَّةَ الْكُرْمِيَّ۔ آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم کافروں کے لئے اپنی طاقت تیار رکھو اس سے مراد تیر اندازی ہے (اب تیر اندازی کی جگہ گنوں بندوقوں اور توپوں نے لے لی ہے۔ لہذا اسلامی دنیا کو اپنی عمدہ تنظیم کے ساتھ جدید اسلحہ سے لیس اور مضبوط رہنا چاہئے)۔

إِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ۔ جب وہ جانور جس کا تو شکار کرتا ہے گر پڑے۔

إِذْمُوا وَارْتَكِبُوا وَلَا تَرْمُوا أَحَبُّ مِنْ أَنْ تَرْتَكِبُوا۔ (پاپیادہ رہ کر) تیر اندازی کرو اور سوار ہو جاؤ (اس وقت بھالا چلاؤ) اور پیدل رہ کر تیر مارنا سوار ہونے (اور بھالا چلانے) سے بہتر ہے (کیونکہ جنگ میں پیدل آدمی بہت کام آتا ہے وہ دور سے دشمنوں کو مارتا ہے اور گراتا ہے برخلاف سواروں کے اسی لئے فوج میں پیادے بہت کثرت میں اور سوار کم)۔

قَوْمِي بِهِ فِي وَجْهِهِ الْقَوْمِ۔ (آنحضرت نے خاک کی ایک مٹی لے کر) کافروں کے منہ پر ماری (اور فرمایا شاہت

الوجه ان کو ٹکست ہوئی)۔  
رَمَانِيَّةٌ۔ فن تیر اندازی۔  
قَارْمَاهُ عَنْ قَوْمِهِ۔ اس کو گھوڑے سے گرا دیا۔  
أَرْمِيَا۔ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں۔

### باب الرءاء مع النون

أَرْنَبٌ۔ خرگوش۔

أَرْنَبَةٌ۔ ناک کا کنارہ۔

رَأَيْتُ عَلِيَّ أَنْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَرْنَبَهُ أَقْرَبَ الْعَمَاءِ وَالطَّيِّبِينَ۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی ناک اور ناک کے کنارے پر کچھز کاشان دیکھا۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلَيَّ بِجَهَنَّمَ وَأَرْنَبِيهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتے (دونوں کو زمین سے لگاتے)۔

الْأَرْنَبُ مِسْخٌ كَانَتْ امْرَأَةٌ تَخُونُ زَوْجَهَا وَلَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضِهَا۔ خرگوش مسخ شدہ جانور ہے پہلے وہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کی خیانت کرتی (دوسروں سے نجس کراتی) اور حیض کا غسل نہ کرتی (اسی حدیث کی رو سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے اور اہل سنت کی دلیل دوسری صحیح حدیثیں ہیں جن سے خرگوش کا حلال ہونا ثابت ہے)۔  
رَنْحٌ۔ سرگھومنا۔

تَرْيِئِحٌ۔ بیہوش کر دینا، مارتے مارتے ہڈیاں نرم کر دینا، ہڈیوں میں سستی آ جانا، مار سے یا ڈر سے (اہل عرب کہتے ہیں:

رَنْحَهُ الْخَمْرُ۔ شراب نے اس کو ست کر دیا، وہ ایک طرف جھکنے لگا)۔

تَرْيِئِحُ الرَّجُلِ۔ شراب پی کر جھکنے لگا۔

إِنَّهُ كَانَ يَصُومُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ الَّذِي إِنَّ الْحَمَلَ الْأَحْمَرَ لَيَرْيِئِحُ فِيهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔ سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے یہاں تک کہ لال اونٹ اس دن (گرمی کی شدت سمجھے) دیوانہ ہو جاتا (ایک روایت میں تَرْيِئِحُ

# ا ح ط ظ ع غ ف ث ك ل م ن و ع ی ے

ہے یعنی ہلاک ہو جاتا۔

الْمَرِيضُ يُرِنُّ وَالْعَرَقُ مِنْ جَبِينِهِ يَتَرَشُّحُ - بیمار بے ہوش ہو جاتا ہے اس کی پیشانی سے پسینہ پھٹتا ہے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا تَرَنَّى لَهُ - اللہ کی پناہ اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ نکلا ہے جو یہ کرنا چاہتا ہے۔

مَرْنَعَةُ - کشتی کا سینہ۔

رَنْفٌ - یازنق - بید مٹک۔

رَانِفَةٌ - ناک کی نرم ہڈی کا کنارہ یا جگر کا باریک کنارہ یا آستین کا کنارہ۔

رَوَائِفٌ - اس کی جمع ہے۔

كَانَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوُحْيَ وَهُوَ عَلَى الْقَصْوَاءِ تَذَرَفُ عَيْنَاهَا وَتَرْنَفُ بِأَذْنَيْهَا مِنْ يَقْلُ الْوُحْيِ -

آنحضرت ﷺ پر جب وحی اترتی اور آپ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہوتے تو اس کی آنکھیں آنسو بہا تیں اور وہ اپنے کان لٹکا

دیتی وحی کے بوجھ سے (جانور کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب وہ تھک جاتا ہے یا اس کی قوت جواب دینے لگتی ہے تو کان لٹکا دیتا

ہے)۔

بَيْنَ الرَّانِفَةِ وَالصَّفِينِ - (کسی نے عبدالملک بن مردان سے کہا کہ میرے ایک پھوڑا نکلا ہے؟ پوچھا کہاں پر نکلا ہے؟ وہ

کہنے لگا) رائفہ اور صفن کے درمیان۔

رَانِفَةٌ - سرین کا کنارہ جو کھڑے ہوتے وقت زمین سے قریب رہے اور صفن خمیہ (نوطہ) کی کھال۔

رَنْقٌ يَارَنْقٌ يَارَنْقٌ - گدلا ہونا۔

تَرْنِيقٌ - گدلا کرنا، صاف کرنا، اقامت کرنا، ضعیف اور ناتوان ہونا، برابر گھورے جانا، ٹوٹ جانا، گھومنا لیکن آگے نہ

بڑھنا۔

فَتَكُونُ كَالسَّفِينَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فِي الْبَحْرِ - صور پھونکنے جانے کا آپ نے ذکر کیا تو فرمایا کہ زمین اپنے رہنے والوں پر

لرزے گی (اور) ایسی ہو جائے گی جیسے کشتی سمندر میں اپنی جگہ پر گھومتی رہتی ہے آگے نہیں بڑھتی۔

نہا یہ میں ہے کہ تَرْنِيقٌ کے معنی آدمی کا کھڑا رہنا نہ

معلوم کہ جائے گا یا آئے گا۔

اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَنْقُ الطَّائِرِ - پرندہ پر مار رہا ہے کسی چیز پر (یعنی اس پر گرنا چاہتا ہے)۔

أَحْشَرُوا الطَّيْرَ إِلَّا الرُّنْقَاءَ - سب پرندوں کو نکالو (وہ

ہماری سواری کے ساتھ چلیں) مگر جو انڈوں پر بیٹھے ہوں۔

إِنْ كَانَ مِنْ رَنْقٍ قَلْبًا نَسَ - (حسن بصری سے کسی نے

پوچھا پانی پر پھونکنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا) اگر گد لے پن کی وجہ سے ہو (یعنی صاف پانی نہ ہو بلکہ میلا ہو) تو پھونکنے میں کچھ

تباحث نہیں۔

وَلَيْسَ لِلشَّارِبِ إِلَّا الرُّنْقُ وَالطَّرْقُ - پینے والے کو بجز گد لے پانی کے اور جس میں اونٹ وغیرہ نے پیشاب کر دیا ہو

اور کچھ نہیں ہے۔

رَوْنُقُ السَّيْفِ - تلوار کا پانی، اس کی صفائی (اب) رونق، صفائی اور چمک میں بہت زیادہ مستعمل ہے)۔

الدُّنْيَا عَيْشُهَا رَنْقٌ - دنیا کی زندگی کد رہے (یعنی رنج اور تکالیف سے خالی نہیں ہے)۔

رَنْمٌ - آواز۔

تَرْنَمٌ - اچھی آواز نکالنا، گانا (جیسے تَرْنَمٌ ہے)۔

مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ إِذْنَةً لِنَبِيِّ حَسَنِ التَّرْنَمِ بِالْقُرْآنِ - اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر ایسے شوق سے کسی چیز کو نہیں سنتا

جتنا قرآن کو اس پیغمبر کے منہ سے سنتا ہے جو خوش آوازی سے اس کو پڑھے (معلوم ہوا کہ خوش آوازی اور خوبصورتی دونوں

اللہ کی نعمتیں ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت دی ہوگی وہ ان دونوں کو پسند کرے گا)۔

تَنْوِينٌ تَرْنَمٌ - جو شعر کے آخر میں نون بڑھا دیا جائے مثلاً: اقلی اللوم عاذل والعتابن

وقولی ان اصبت لقد اصابن

رَنْةٌ - آواز۔

رَنْبٌ - پکار کر چلا کر رونا۔ کان لگانا جیسے اِرْنَانٌ ہے۔

فَلْتَلْقَانِي أَهْلَ الْحَيِّ بِالرَنْبِ - قبیلہ کے لوگ چلاتے



## لَعَالِ الْخَرَيفِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

ہوئے مجھ سے ملے۔

تَصْحِيحُ بَرْنَةَ - چلا کر رو رہی تھی۔

لُعَيْبُ الرَّائِنَةُ - چلا کر رونے والی پر لعنت ہے (جیسے

ہمارے زمانہ میں اکثر عورتیں میت پر چلا کر روتی ہیں)۔

لَا سَخَابٌ وَلَا مَتْرَنٌ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ -

نتو چلانے والے ہیں (بازاروں میں) نہ فحش اور بیہودہ بات

کہنے والے ہیں۔

### باب الرء مع الواو

رَوْبٌ يَارَوْبٌ - جم جانا غلیظ ہونا۔

رَوْبَةٌ اور رُوْبَةٌ - پھٹنا ہوا اور جما ہوا دودھ۔ بعض نے کہا بچا

ہوا دودھ۔

اَتَجْعَلُونَ فِي النَّبِيذِ الدَّرْدِيَّ قَيْلًا وَمَا الدَّرْدِيُّ؟

قَالَ الرَّوْبَةُ - کیا تم نبیز میں دردی ڈالتے ہو لوگوں نے کہا

دردی کیا؟ (امام باقر نے فرمایا ”روبیہ“ یعنی دودھ کا خمیر یہ

خمیر دودھ کے اندر کوئی ترش چیز ڈال کر تیار کرتے ہیں)۔

لَا شَوْبٌ وَلَا رَوْبٌ فِي النَّبِيذِ وَالشَّرَاءِ - خرید و فروخت

میں ملانا جلانا فریب کرنا نہیں ہے (اصل میں رَوْبٌ کے معنی

خلط ملط کرنا ملا دینا اسی سے دھی کو رائب کہتے ہیں۔ کیونکہ

دودھ میں پانی ملا کر وہی بناتے ہیں تاکہ کھمن علیحدہ ہو جائے

(اور صرف چھا جھرہ جائے)۔

رَوْبَانٌ - حیران پریشان مست اور ست۔

رَوْبِيٌّ - ”رَوْبَانٌ“ کی جمع ہے۔

رَوْتُ - گھوڑے کی لید یا گدھے وغیرہ کی۔

رَوْقَةٌ - یہ ”رَوْتُ“ کا مفرد ہے۔

نَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرَّمِيَّةِ - (آنحضرتؐ نے) لید اور

بوسیدہ ہڈی سے استنجاء کرنے کو منع فرمایا۔

رَأَتْ يَرُوْثًا - لید کی لید کرتا ہے یا کرے گا۔

رَوْنًا - لید کرنا۔

فَاتَيْتُهُ بِحَجْرَيْنِ وَرَوْقَةٍ - میں آپ کے پاس دو پتھر اور

ایک لید لے کر آیا۔

فَضْرَبَ بِهِ رَوْقَةً اَنْفِهِ - اس کو ناک کی نوک پر مارا (محیط

میں ہے کہ یہ ایک مجارہ ہے) (مثلاً اہل عرب چرب زبان آدمی

کے لئے یہ مجارہ بھی استعمال کرتے ہیں:

فُلَانٌ يَضْرِبُ بِلِسَانِهِ رَوْقَةً اَنْفِهِ - یعنی بڑا کثیر الکلام

بہت باتیں کرنے والا ہے (زبان آور)۔

فِي الرَّوْقَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ - ناک کے نیچے کا حصہ (جہاں

تک گوشت ہے) اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کا تہائی

حصہ دینا ہوگا۔

اِنَّ رَوْقَةَ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ فِضَّةً -

آنحضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

اِنْ قُطِعَتْ رَوْقَةُ الْاَنْفِ فِدْيَتُهَا حَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ - اگر

ناک کی نوک (نیچے کا حصہ) کاٹے تو اس کی دیت پانچ سو

دینار دینا ہوگی۔

الرَّوْقَةُ مِنَ الْاَنْفِ - ناک کی نوک بھی ناک میں شامل

ہے۔

رُوْبِيَّةٌ - ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان

واقع ہے۔

رَوَاحٌ - چلنا نافذ ہونا۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَأَجَبَتِ الدَّرَاهِمُ - یہ روپے چل گئے)۔

تَرَوِيحٌ - چلانا نافذ کرنا۔

رَانِجٌ - چلنے والا (رانج کی ضد ”کاسد“ یعنی کھونا)

رَوْحٌ يَارَوْحُ - شام کو چلنا (اب اس لفظ کا استعمال مطلق چلنے

کے معنی میں کیا جاتا ہے۔ عہد حاضر میں عرب اہل زبان رُوْحُ

کے لفظ کو ”جا“ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اِذْ هَبْ

کا استعمال کم ہے)۔

رَيْحٌ - بو پانا۔

رَيْحٌ - بہت زیادہ ہوا ہونا۔

مُرَاوَحَةٌ - ایک بار ایک کام کرنا پھر دوسرا کام کرنا۔ یا ایک

پاؤں پر سہارا دے کر کھڑا ہونا پھر دوسرے پاؤں پر۔

رُوْحٌ - وہ جو ہر جس کے سبب زندگی کی بقا ہے اس کا ذکر

قرآن اور حدیث میں کئی جگہ آیا ہے۔ اور روح کے معنی قرآن

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَالِمَاتُ الدِّيْنِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	------------------------

اور وحی اور رحمت کے بھی آئے ہیں اور حضرت جبرئیل کو بھی روح الامین اور روح القدس کہتے ہیں۔

غلبہ اور حکومت اور فتح حاصل ہے)۔  
الرِّيحُ لَيْلٍ فَلَانٍ۔ فلاں کی اولاد کو غلبہ اور فتح حاصل ہے۔

تَحَابُّوْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ۔ اللہ کی یاد اور اس کے روح کی وجہ سے محبت رکھو (روح سے مراد وہ شے ہے جس سے خلقت کی زندگی ہو یعنی ہدایت۔ بعض نے کہا مراد نبوت ہے اور بعض کا قول ہے کہ قرآن۔)

يَتَحَابُّوْنَ رُوْحَ اللّٰهِ۔ اللہ کی روح (کے اشتراک) کی وجہ سے باہمی الفت و محبت رکھتے ہیں (یعنی قرآن کو نظام زندگی اساسی قانون ماننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے) (مگر بعض اہل علم نے روح سے محبت مراد لی ہے۔)

الْمَلٰٓئِكَةُ الرُّوْحَانِيُوْنَ۔ روحانی فرشتے (یعنی روح کی طرح لطیف جو نظر نہیں آتی۔)

رَتِيْ اَعَالِجُ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ۔ میں ان روجوں کا علاج کرتا ہوں۔ (یعنی جنوں کا کیونکہ وہ بھی روح کی طرح لطیف ہیں جو نظر نہیں آتے)۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهِدَةً لَمْ يَرَوْحَ رَانِحَةَ الْجَنَّةِ۔ جو شخص ذمی کا فر کو مار ڈالے (جس سے عہد ہو اور امان دی جا چکی ہو) تو وہ (قاتل) بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (کیونکہ اس نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا۔ اسلام میں عہد شکنی اور دعا بازی سخت گناہ اور بدترین عیب ہے) اہل عرب کہتے ہیں۔

رَاحَ يَرْيُحُ اور رَاحَ يَرَّاحُ اور اَرَّاحَ يَرْيُحُ۔ کسی چیز کی بو پائی (کر مانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اول وہلہ میں بہشت کے اندر داخل نہ ہو سکے گا۔ یا بطور تغذیے کے ایسا فرمایا اس لئے کہ مومن کسی گناہ کی وجہ سے جو گناہ کفر شرک نہ ہو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی وہاں سے نکل کر بہشت میں جائے گا)۔

هَبَّتْ اَرْوَاحُ النَّصْرِ۔ فتح کی ہوائیں چلیں (اہل عرب کہتے ہیں: الرِّيحُ لِفَلَانٍ۔ فلاں شخص کی تو ہوا بندھی ہے۔ (یعنی اس کو

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَّاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيَّحًا۔) (جب تیز ہوا چلتی تو آنحضرت یہ دعا فرماتے تھے) یا اللہ اس کو کئی طرف کی ہوائیں کر دے (جن سے مطلع پر ابر آتا اور پانی برستا ہے، یعنی رحمت کی ہوائیں اور (غذاب کی) آندھی مت کر) (جو قوم عاد پر اور دوسری قوموں پر آئی تھی)۔

الرِّيحُ مِنْ رُوْحِ اللّٰهِ۔ ہوا اللہ کی رحمت ہے (ہم لوگ سب ہوا سے ہی زندہ ہیں ہم کو ہر لحظہ سانس میں تازہ ہوا کی ضرورت ہے ہوا ساکن ہو جائے تو دم گھٹ کر مر جائیں۔ جس طرح دریائی جانور پانی سے نکلنے ہی مر جاتے ہیں۔ اب اگر ہوا اپنی جگہ پر ساکن رہتی اور حرکت نہ کرتی تو ہم سب بد بو اور تعفن کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے کیونکہ خراب ہوا ہمارے پاس بچے رہتی اور ہم اسی کو پھر سانس میں لیتے۔ اس لئے ہوائے متحرک یعنی ”ریح“ اللہ کی بڑی رحمت ہے اسی طرح آنندھیوں کے آنے میں بھی بڑی حکمت ہے وہ سارے کرۂ ہوا کو درہم برہم کر

یعنی اس محبت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے۔

قُرْبَ بَدَنَةٍ۔ جو شخص (زوال کے بعد) پہلی گھڑی میں جمعہ کی نماز کے لئے جائے اس کو اتنا ثواب ہے جیسے ایک اونٹ کی قربانی کی (یہاں روح چلنے کے معنی میں ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شام کو جائے اور گھڑی سے مراد گھنٹہ نہیں ہے جو دن رات میں ۲۴ ہوتے ہیں بلکہ وقت کا ایک جز مراد ہے تو ایک گھنٹہ میں یہ سب گھنٹیاں آجائیں گی جن کا ذکر حدیث میں ہے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَاحٌ اور تَرَوَاحٌ یعنی چلا گیا (گو کسی وقت میں جائے)۔ لَيْسَ فِيهِ قَطْعٌ حَتَّى يُؤْوِيَهُ الْمَوَاحُ۔ بکری چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا) (جب وہ جنگل میں چر رہی ہو جب تک اپنے تہان میں نہ آجائے (جہاں رات کو رہتی ہے)۔ اگر تہان میں سے چرائے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا)۔ مَوَاحُ۔ یہ ضمہ میم جانوروں کا تہان۔ مَوَاحُ۔ جہاں لوگ جائیں یا وہاں سے روانہ ہوں یا راحت اور آرام کا مقام۔

أَرَاخٌ عَلَمِي نَعَمًا قَرِيْبًا۔ مجھ کو بہت سی نعمتیں عطا کیں (ایک روایت میں نَعَمًا ہے یہ فتح میں۔ یعنی بہت سے جانور مجھ کو دیئے جو شام کو میرے پاس آ کر رہتے ہیں گویا یہ عورت ان جانوروں کی ”مراح“ (تہان) ٹھہری)۔

وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ رَوْحًا۔ مجھ کو ہر ایک قسم کے جانوروں میں سے جو شام کو اپنے تہان پر آتے ہیں ایک ایک جوڑا دیا (ایک روایت میں مِنْ كُلِّ ذَائِبَةٍ ہے۔ یعنی ہر جانور میں سے جو کاٹا جاتا ہے۔ کرمانی نے کہا رَائِحَةُ میں غلام اور لٹری بھی داخل ہیں کیونکہ وہ بھی رات کو اپنے مالک کے پاس آ جاتے ہیں)۔

لَوْ لَا حُدُودٌ قُرِصَتْ وَقَرَانِضٌ حُدَّتْ تَرَوَاحٌ عَلِيْ أَهْلِيْهَا۔ اگر (شریعت کی) حدود مقرر نہ ہوتیں اور قرانض معین نہ ہوتے جو ان کے لوگوں پر پھیرے جاتے ہیں (یعنی بادشاہ اور حاکم۔ بعض نے کہا رعایا مراد ہے کیونکہ راہی اور حاکم ان قرانض اور حدود کو ان پر جاری کرتے ہیں)۔

حَتَّىٰ أَرَاخَ الْحَقِّ عَلِيْ أَهْلِيْهِ۔ یہاں تک کہ حقداروں کو

کے ہر جگہ کی ہوا صاف کر دیتی ہیں۔ غرض ہر کام میں اس کی حکمت اور رحمت بھری ہوئی ہے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ یہ سب انتظام خود بخود ہو رہا ہے اور خدائے کریم کے وجود میں شک کرتا ہے ارے عقل کے دشمن ایک گھر کا انتظام اور بندوبست بغیر کسی گھر والے کے نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے عالم کا انتظام وہ بھی اس خوبصورتی اور دانشمندی کے ساتھ خود بخود کیوں کر ہو سکتا ہے)۔

رَوْحُ۔ کے معنی، نفس، خوشی، راحت، رزق، ہوا کا جھونکا، مدد اور انصاف کے ہیں۔

ثُمَّ انظُرُوا يَوْمًا رَاحًا۔ (ایک شخص نے مرتے وقت اپنے بچوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری نعش جلا ڈالنا)۔ پھر ایک دن آنکھی کا انتظار کرنا (اس دن میری راکھ آنکھی میں اڑا دینا) (اہل عرب کہتے ہیں:

يَوْمَ رَاحٍ۔ یعنی ہوا دار دن۔ لَيْلَةٌ رَاحَةٌ۔ ہوا دار رات)۔

إِذَا كَانَ يَوْمٌ رَيْحٍ۔ جب ہوا دار دن آئے (یعنی جس دن تیز ہوا چل رہی ہو)۔

رَأَيْتَهُمْ يَتَوَرَّحُونَ فِي الضُّحَى۔ میں نے دیکھا وہ لوگ چاشت کے وقت (گرمی کی شدت سے) پچھے چلاتے یا اپنے گھروں کو لوٹ آتے یا آرام لیتے۔

كَأَنَّ رَأَيْبَهَا غُصْنٌ مَبْرُوحَةٌ إِذَا تَدَلَّكَتْ بِهِ أَوْ شَارِبٌ قَيْلٌ۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک سانڈنی پر سوار ہوئے وہ بہت عمدہ چلی تو اس کی تعریف میں کہنے لگے)۔ اس اونٹنی کا سوار گویا درخت کی ایک شاخ ہے ایسے مقام میں جہاں ہوائیں گزرتی ہیں یا نشہ میں مست شخص کی طرح ہے۔

مَبْرُوحَةٌ۔ (یہ فتح میم) وہ مقام جہاں پر ہوائیں گزریں۔ مَبْرُوحَةٌ۔ (یہ کسرہ میم) پکھا، بادکش۔

سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الَّذِي قَدْ أَرَوَّحَ ابْتِوَاضًا مِنْهُ۔ تمادہ سے پوچھا گیا کہ جس پانی کی بوبدل گئی ہو کیا اس سے وضو کرنا درست ہے؟

مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَانَتْ

ان کا حق دلایا۔

رَوَّحْنَهَا بِالْعَشِيِّ - شام کے وقت میں ان کو ڈیرے پر لے گیا۔

ذَاكَ مَالٌ رَافِعٌ - یہ تو ایک چلتا ہوا مال ہے (یعنی نفع یا ثواب دینے والا) (ایک روایت میں رافیع سے یہ مراد ہے کہ تلف ہو جانے والا اور چل دینے والا ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ نیک کاموں میں خرچ ہو)۔

عَلَى رَوْحَةَ مِنَ الْمَدِينَةِ - مدینہ سے اتنی دور جتنی دور شام کو چل کر پہنچتا ہے۔

أَوْ خَنَابَهَا يَا بَلَاءُ - اذان دے کر ہم کو نماز سے بے فکر کرو (کیونکہ نماز میں دل لگا ہوا ہے جب نماز ادا کر لیں گے تو دل کو بے فکری اور اطمینان ہوگا۔ بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ نماز کے ذریعہ ہم کو راحت اور آرام دے۔ آں حضرت کو دنیا کے سب کام ایک بوجھ معلوم ہوتے تھے اور نماز میں جو افضل ترین عبادت ہے آپ کو لذت اور راحت حاصل ہوتی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ ولایت جس کا درجہ نبوت کے بعد ہے وہ یہی ہے کہ شریعت کے فرائض اور عبادات میں مزہ آنے لگے آدمی ان کو بڑے ذوق و شوق اور خوشی کے ساتھ ادا کرنے نہ کہ بوجھ سمجھ کر اور نفس پر بار ڈال کر)۔

إِنَّمَا عَطِشَتْ مُهَيَّا جَوْزَةً فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ فَذَلَيْتُ إِلَيْهَا ذَلُّو مِنَ السَّمَاءِ فَسُرِبَتْ حَتَّى أَرَا حَتْ - (ام ایمن جو آنحضرت کی کھلائی تھیں) ہجرت کر کے (مدینہ میں) آ رہی تھیں اس دن گرمی بہت سخت تھی ان کو پیاس لگی تو آسمان سے ایک ڈول (پانی کا) ان پر لٹک آیا انھوں نے پیا یہاں تک کہ ان کی نکان دور ہو گئی (دم میں دم آیا) (اہل عرب کہتے ہیں :

أَرَا حَ الرَّجُلِ وَ اسْتَرَاحَ - جب نکان کے بعد پھر اس

کی طاقت لوٹ آئے تازہ دم ہو جائے)۔

كَأَنَّ يُرَاوِحُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ - (آنحضرت نماز تہجد میں دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے دونوں پاؤں میں مرواحہ کرتے (یعنی ایک پاؤں پر سارا بوجھ دیدیتے اور دوسرے پیر کو آرام دیتے)۔

لَوْ رَاوِحَ كَانَ أَفْضَلَ (حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا کہ دونوں پاؤں پر زور دینے نماز میں کھڑا ہے تو کہا) اگر یہ ایک پاؤں پر کھڑا ہوتا اور دوسرے پاؤں کو آرام دیتا تو افضل ہوتا (کیونکہ اس طرح عمل کرنے سے سنت مرواحہ کا بھی اہتمام ہو جاتا)۔

كَانَ قَابِثٌ يُرَاوِحُ مَابَيْنَ جَنْبَيْهِ وَقَدَمَيْهِ - ثابت کیا کرتے نماز میں اپنی پیشانی اور پاؤں کے درمیان مرواحہ کرتے (یعنی قیام اور سجدے دونوں کرتے قیام میں پیشانی کو راحت ملتی اور سجدے میں پاؤں کو)۔

صَلْوَةُ التَّرَاوِيحِ - (اس کو تراویح اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چار رکعت کے بعد صحابہ توقف کرتے اور آرام لیتے (یہ توقف اس لئے ہوتا کہ لوگ آرام کر لیں۔ اس زمانہ میں لوگوں نے تراویح میں طرح طرح کی بدعتیں نکالی ہیں جو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے عہد میں نہ تھیں اور لطف یہ ہے کہ ان بدعتوں پر اتنا اصرار ہے کہ اگر کوئی ان کو منع کرے یا طریقہ صالحین کے خلاف بتائے تو اس سے لڑنے کو مستعد ہوتے ہیں اور اس کو وہابی کہتے ہیں۔ ہائے مسلمانوں پر مجھ کو رونا آتا ہے ان کی جہالت حد سے بڑھ گئی ہے ان بدعتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر تراویح کے بعد بالکل کم ٹھہرنا لوگوں کو آرام نہ دینا۔ دوسرے ہر تراویح کے بعد خواہ مخواہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو لازم جاننا۔ تیسرے ہر تراویح کے بعد تسبیح چلا کر بہت بلند آواز سے کہنا کہ نماز یوں کے کان پھوٹ جائیں۔ حالانکہ اتنا چلانے سے آنحضرت نے منع فرمایا۔ چوتھے پہلے تراویح کے بعد البدر محمد مصطفیٰ اور دوسرے کے بعد خلیفہ ابو بکر صدیق اور تیسرے

تراویح ترویج کی جمع ہے اور چار رکعتوں کا ترویج ہوتا ہے۔ (م)

اسی طرح برقرار رکھی ہے جیسے کہ بچپن میں تھی اللھم بارک فی سمعی وبارک فی بصری واجعلهما الوارث منی۔) اَطْوَهُ عَلٰی رَاحَتِهِ۔ (جعفر بن ابی طالبؑ نے ایک شخص کو نیا کپڑا دیا اور کہا) اس کو پہلے کی تہہ پر تہہ کر لے (یعنی شکن مت توڑ)۔

اِنَّهٗ كَانَ اَرْوَحَ مَكَانَهٗ رَاكِبًا وَالنَّاسُ يَسْتَشُوْنَ۔ حضرت عمرؓ اروح تھے جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ سوار ہیں دوسرے لوگ پیادہ ہیں۔

اَرْوَحَ۔ وہ شخص جس کی چلن میں ایڑیاں نزدیک رہیں اور پاؤں کے نیچے دور دور رہیں۔

لَكَانِيْ اَنْظُرُ اِلَى كِمَاةٍ بَيْنَ عُنْدِ يَ لَيْلٍ قَدْ اَقْبَلَ تَضْرِبُ دِرْعُهُ رُوْحَتِيْ رَجُلِيْہِ۔ گویا میں کننا بن عبد یالیل کو دیکھ رہا ہوں وہ آیا تو اس کا کرتا پاؤں کے پنجوں پر لگ رہا تھا (یا اس کی زرہ اتنی نیچی تھی کہ پاؤں کے پیچھے تک لگ رہی تھی)۔

اَتَيْتِ بِقَدْحِ اَرْوَحَ۔ آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جو پھیلا ہوا کشادہ تھا۔

اِنَّ الْجَمَلَ الْاَخْمَرَ لَيُرِيْعُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ۔ سرخ اونٹ وہاں گرمی کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے۔

وَعِنْدَهُ اَرْوَاجُهُ فَرُوْحُنْ۔ آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں وہ چلی گئیں۔

يُوْرِنُحْنَا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ۔ ہم کو اس (تکلیف کی) جگہ (میدان حشر) (نکال کر) آرام دے (ایک روایت میں يُوْرِنُحْنَا ہے زائے معجزے۔ یعنی ہم کو یہاں سے ہٹا دے اور کر دے)۔

مُسْتَرِيْعٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِّنْہُ۔ جو آدمی مرتا ہے یا تو وہ راحت پاتا ہے (اگر مومن اور صالح ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور فکروں سے نجات پا کر آرام و راحت حاصل کرتا ہے) یا لوگ اس سے آرام پاتے ہیں (اگر کافر تھا یا بدکار و بدکردار تو اس کے مرجانے سے لوگوں کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کبھی بدکار شخص کی بدکاری کی وجہ سے اس کا باراں ہو جاتا ہے اور بارش نہیں ہوتی جب وہ مرجاتا ہے تو بارش ہونے لگتی ہے اور اس طرح اس کی موت آدمی اور جانور سب کے لیے باعث

کے بعد عمر فاروقؓ اور چوتھے کے بعد عثمان ذوالنورین اور پانچویں کے بعد علی مرتضیٰ ان بزرگوں کے نام پکار پکار کر لینا۔ پانچویں صلوة واجب الوتر پکارنا۔ چھپے وتر اور تراویح سے فارغ ہو کر ایک آدمی کا اذان کے مقام پر کھڑا ہونا اور آدمی صلی اللہ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ہر ایک پر جہر کے ساتھ صلوة و سلام بھیجنا۔ کہئے دین میں آپ نے یہ باتیں کہاں سے نکالیں۔ دین میں جو نئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور حدیث سے نہ ہو وہ مردود ہے ایسی بات پر اجر اور ثواب ملنے کی بجائے عذاب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ان بدعات کے علاوہ بیوقوفوں کو اس کی خبر نہیں کہ آنحضرت سے بروایت صحیح آٹھ ہی رکعت تراویح کی ثابت ہیں البتہ حضرت عمرؓ سے بیس رکعتیں منقول ہیں۔ پھر اگر کوئی آں حضرت کی سنت کے موافق تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جبکہ امام مالک کے مذہب میں ۳۶ رکعت تک پڑھ سکتے ہیں۔

حَكِيْمٌ لَنَا الصِّدِّيقُ لَمَّا وَلِيْنَا وَغُنْمَانُ وَالْفَارَزُوقُ فَارَزَاتَا ح مُعَدِّمٌ۔ (یہ شعر نابغہ جعدی نے عبد اللہ بن زبیر کی تعریف میں کہا) یعنی تم جو ہم پر حاکم ہوئے تو ابو بکر صدیق اور عمر فاروقؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مشابہ ہو گئے اور جو شخص نادار تھا اس کو راحت حاصل ہوئی (تجھدستی سے نجات مل گئی) (اہل عرب کہتے ہیں:

رُوْحٌ لِلْمَعْرُوْفِ رَيْنِحَا اور اِرْتُوْحٌ اِرْتِيَاْحَا۔ یعنی میں ابھی بات کی طرف مائل ہو گیا اس کو پسند کرنے لگا۔ رَجُلٌ اَرْوِيْحِيْ۔ سخی داتا مرد۔

نَهَى اَنْ يُّكْتَبَلَ الْمَخْرُومُ بِالْاْتِمِدِ الْمُرُوْحِ۔ آنحضرت نے احرام باندھے ہوئے شخص کو متھک ملے ہوئے خوشبودار سرمہ لگانے سے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ اَمَرَ بِالْاْتِمِدِ الْمُرُوْحِ عِنْدَ النَّوْمِ۔ سوتے وقت خوشبودار سرمہ لگانے کا آپ نے حکم فرمایا (سوتے وقت سرمہ لگانا بصارت کے لئے ایسا مفید ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ میں ہمیشہ سوتے وقت سرمہ لگا کر سوتا ہوں اللہ تعالیٰ نے میری بصارت اب تک جب کہ میں ساٹھ سال سے متجاوز ہو گیا ہوں

احادیث صحیحہ سے اس قول کا ابطال ہوتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ روح خون کا نام ہے جو ہر ایک رگ میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ بعض نے کہا سانس کا نام روح ہے جو اندر جاتی اور باہر آتی ہے۔ بہر حال اب تک روح کی پوری حقیقت واضح نہیں ہو سکی۔ گو ہزار ہا برس سے حکیموں نے اس کی تحقیق شروع کی ہے اور جس کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس باب میں اب تک کی مساعی ناکام رہیں۔

لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ - کاش میں نماز پڑھ کر آرام و راحت حاصل کرتا (حالانکہ نماز اکثر لوگوں پر شاق ہوتی ہے مگر نیک بندوں کے لیے وہ راحت اور آرام ہے۔ جیسے قرآن میں ہے۔ اَلَا عَلَيَّ الْخَاشِعِينَ اور حدیث میں ہے ”ارحنا یا بلال“ بات یہ ہے کہ جب خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو آدمی دنیا کے تفکرات و مشاغل سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کی حضوری کا تصور باندھ لیتا ہے جس میں ایک عابد کے لیے سب سے زیادہ راحت اور طلاوت ہے۔

كَانَ اجْوَدَ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ - رمضان کے مہینہ میں تو آنحضرت اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے جو اللہ کی رحمت (بارش) کی خوشخبری کے لیے بھیجی جاتی ہے (جس طرح اس سے بلا تخصیص خاص و عام سب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان کے مہینہ میں آنحضرت کا وجود کرم ایسا عام ہوتا کہ سب لوگ اس سے مستفیع ہوتے)۔

اِنْتَظِرْ حَتَّى تَهَبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ - ابھی ٹھہرا رہ (لڑائی مت شروع کر) یہاں تک کہ ہوا میں چلنے لگیں (سورج ڈھل جائے) نماز کا وقت آجائے۔

لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا - وہاں راحت و آرام پائیں گے۔  
الرَّوْحَةُ وَالْعُدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) ایک بارشام کو یا ایک بار صبح کو جانا یا آنا جانا۔  
فَيُرِيحُهُمَا لَبَنٌ مِّنْ حَتْمَتِهَا - وہ دودھ جو میں نے دیا ہے ان کو پلا کر آرام دے۔

يَا مُرْتَجَّحٌ - (یہ معنی یا مرحوم) اللہ کا ارتحاج (یعنی اس کی رحمت)۔

آسائش ہوتی ہے)۔  
فَتَرَوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ - شام کو ان کے جانوروں کے پاس لوٹ کر آتے ہیں۔

فَرَوْحَتُهَا بَعِثِي - شام کو میں ان کو تھان پر لے آیا۔  
فَاِذَا اَرَحْتَ اِلَيْهِمْ - جب شام کو میں جانوروں کو ان کے پاس لے جاتا۔

تُرِيحُ نَوَاصِحُنَا - ہم اپنے پانی لانے والے جانوروں کو آرام دیں۔

لِيُرِيحُ ذَبِيحَتَهُ - جس جانور کو ذبح کرنا ہے اس کو آرام دے (پھری خوب تیز رکھے اور جلدی چلائے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو)۔

فَارْتَاخَ لِلذِّكِّ - آپ اس کے آنے سے خوش ہو گئے آپ کو حضرت نے بی خدیجہ کا زمانہ یاد آ گیا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوْعِي - حضرت جبرئیل نے میرے دل میں یہ ڈالا (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی) آدمی اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اپنا رزق (جو اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا) پورا نہ لے لے (معلوم ہوا کہ حرام و حلال دونوں رزق کی تعریف میں آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں)۔

يُرْفِي مِنْ هِذِهِ الرِّيحِ - جن آسب وغیرہ کا عمل کرتا ہو یا جنوں و دیوانگی کا (کیونکہ عرب اس کو بھی جن کی طرف منسوب کرتے تھے)۔

اَيَّتَهَا الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ اُخْرُجِي وَاَبْشُرِي بَرُوْحٍ وَرُوْحَانٍ - اسے پاکیزہ جان جو بدن میں بھی نکل جا اور خوش ہو جا آرام سے رہنا اور ہمیشہ رہنا یا بہشت کی روزی ملنا تیرے لیے ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس کیفیت جسم میں اس کے ہر عضو میں اس طرح ساری ہے جیسے گلاب پانی میں سرایت کرتا ہے محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور فلاسفہ اور بعض متکلمین کا قول یہ ہے کہ روح انسانی یعنی نفس ناطقہ بدن کے اندر نہیں ہے بلکہ بدن کے باہر رہ کر اس سے تعلق رکھتا ہے اور موت کے بعد یہ تعلق باطل ہو جاتا ہے مگر

## لِحَاثِ النَّبِيِّ

ہے، کیونکہ اس کی صورت وہی ہوتی ہے جو دنیا میں تھی) (ایک روایت میں ہے کہ مومنوں کی روحمیں ان کے بدنوں کی شکل پر ہوتی ہیں اگر تو ان میں سے کسی روح کو دیکھے تو کہہ دے یہ فلاں شخص ہے)۔

أَلَا ذَوَّاحُ إِذَا فَارَقَتْ الْآبَاءَ أَنْ تَكُونُ كَمَا لَا خَلَامَ الْيَتِيمِ  
تَوَلَّى فِي الْمَنَامِ فَهِيَ أَلَمِي عِقَابٍ أَوْ نَوَابٍ حَتَّى تَبْعَتْ -  
جب روحمیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو ان کی حالت ایسی رہتی ہے جیسے آدمی خواب میں دیکھتا ہے اور قیامت تک ان کو عذاب رہتا ہے یا پھر ثواب (مطلب یہ کہ آدمی خواب میں طرح طرح کی خوشیاں اور تکلیفیں دیکھتا ہے پر دوسرے لوگوں کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں سوتا پڑا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد مردہ جسم تو قبر میں پڑا رہتا ہے لیکن روح پر عذاب یا ثواب ہوتا رہتا ہے)۔

إِنْ كَانَ الْمَاءُ قَاهِرًا لَهَا لَا يُوجِدُ مِنْهُ الرِّيحُ - اگر پانی اس پر غالب آئے اس میں بوندہ آئی ہو۔  
الذُّرَّاحُ خَمْسَةَ رُوحٍ الْقُدْسِ وَرُوحِ الْإِيمَانِ  
وَرُوحِ الْقُوَّةِ وَرُوحِ الشَّهْوَةِ وَرُوحِ الْبَدَنِ - روحمیں پانچ ہیں ایک قدس کی روح دوسرے ایمان کی تیسرے قوت کی چوتھے شہوت کی پانچویں بدن کی۔

إِذَا زَمَى الزَّائِمِي فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ - جب زانی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روح جدا ہو جاتی ہے۔  
فَإِذَا قَامَ عَادَ إِلَيْهِ رُوحُ الْإِيمَانِ - جب زنا کر کے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر ایمان کی روح اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔  
مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ - جو شخص رمضان کے مہینے میں ایک دن بھی (بلا عذر) افطار کرے (روزہ نہ رکھے تو) اس میں سے ایمان کی روح نکل جاتی ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ خَلْقَ أَحْسَادًا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَنَا مِنْ  
فَوْقِ ذَلِكَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شَيْعَتِنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ  
أَحْسَادَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ - اللہ تعالیٰ نے ہمارے (اہل بیت کرام) کے بدن عِلِّيِّین سے پیدا کیے اور روحمیں اس کے بھی ادا پر

زَنَّاكَهُ رُوحًا وَجَسْمًا - آپ کی روح اور جسم دونوں کو پاک کیا (جسم کی پاکی حق صدر سے ہوئی)۔

لَوْ زَانَتْنَا وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَبِيبَتْ أَنْ رِنِحْنَا رِنِحَ الضَّانِ - اگر تو ہم کو پانی پڑے پر دیکھتا تو گمان کرتا کہ ہماری بو ایسی ہے جیسے بھیڑ کی بو (کیونکہ بھیڑوں کے بالوں کا لباس ان کے بدن پر رہتا اور اس پر پانی پڑ جاتا تو بھیڑ کی ہی بو اس لباس میں سے آتی)۔

فَيَخْرُجُ كَمَا طَيْبٍ رِنِحِ الْمِسْكِ - پھر مومن کی روح ایسی (مطر) نکلتی ہے جیسے مسک کی عمدہ ترین خوشبو (عالم ارواح میں مومن کے دامن سے خوشبو پھیل جاتی ہے)۔

الْكُرَيْحَانُ الْمَشْمُومُ يُؤْتِي بِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْجَنَّةِ  
فَيْسْمُهُ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحِ - (جس کا ذکر قرآن اور حدیث میں ہے) ایک خوشبو ہے جو مرتے وقت بہشت میں سے مومن کے پاس لاتے ہیں وہ اس کو سونگھتا ہے وہ کہتی ہے میں تیرے نیک اعمال ہوں (جو ایک مہک اور خوشبو کی حیثیت میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں)۔

مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ - جو شخص سویرے اول وقت نماز جمعہ کے لیے جائے۔

أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فِي رَوْضَةٍ كَهَيْئَةِ الْأَجْسَادِ فِي  
الْجَنَّةِ - مومنوں کی روحمیں بہشت کے ایک چمن میں اپنے اپنے جسم کی شکلوں میں رہتی ہیں۔

إِنَّ الْأَرْوَاحَ فِي صِفَةِ الْأَجْسَادِ فِي شَجَرَةٍ مِنَ  
الْجَنَّةِ تَتَسَاءَلُ وَتَتَعَارَفُ - (مومنوں کی) روحمیں بدن کی صورت میں بہشت کے ایک درخت پر رہتی ہیں سوال و جواب کرتی ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں (چونکہ ہر روح کی شکل عالم برزخ میں وہی رہتی ہے جو دنیا میں تھی) دوسری روایت میں ہے کہ بہشت کی کوٹھڑیوں میں رہتی ہیں وہاں کا کھانا کھاتی ہیں پانی پیتی ہیں) (ایک روایت میں یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ (مومن کی) روح قبض کر لیتا ہے تو اس کو ایک جسم اسی جسم کی شکل پر جو دنیا میں تھا عطا فرماتا ہے وہ وہاں کھاتا پیتا ہے) اور جو کوئی شخص نیا ان کے پاس آتا ہے اس کو پہچان لیتا



ش ط ظ ع غ ف ث ك ل م ن و ع ی ے لَعَلَّهَا لِيُخَيَّرَ

علیہا السلام دونوں میرے ریحان ہیں (جن کو میں سوگھتا ہوں اور چومتا ہوں)۔

رَاحَ - شراب کو کہتے ہیں۔

مِرْوَحَةٌ - پنکھا۔

مُسْتَرَوَّاحٌ - مخرج پاخانہ اور راحت و آرام کا مقام۔

لَوْ وَجَدْنَا أَوْعِيَةً أَوْ مُسْتَرَوَّاحًا لَقَلْبْنَا - اگر ہم ظر و ف یا آرام کا مقام پاتے تو دن کو ذرا بورہتے۔

إِسْتَرَوَّاحٌ بہ معنی استراحت یعنی آرام کیا۔

الْمَرِيضُ يَسْتَرَوِّحُ إِلَيَّ كَمَا أُذْخِلُ بِهِ عَلَيْهِ - بیمار کے پاس جو چیز (بطور تھنہ اور ہدیہ) بھیجی جائے اس سے اس کو آرام ملتا ہے (خوشی ہوتی ہے دل کو تسکین ہوتی ہے)۔

فَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا اسْتَرَوَّاحٌ إِلَيَّ ذَلِكَ - جو مومن ہوتا ہے اس کو اس سے چین حاصل ہوتا ہے۔

الْتَلَقِي رَوْحَةً - غلہ یا کرانہ والوں سے جا کر ملنا (جس سے دوسری حدیث میں منع فرمایا) ایک روح تک ہے (یعنی چار فرخ تک اس سے دور پر اگر جا کر ملے تو اس کو جلب کہیں گے)۔

رَوْحَاءٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چالیس میل پر۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ أَوْلُ خَلْقِي مِنَ الرُّوحَانِيَّةِ عَن يُجْمِنُ الْعَرْشِ - اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا اور روحانی مخلوقات میں وہ پہلی مخلوق ہے جو عرش کے داہنے جانب رہتی ہے۔

إِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَلَا تُؤَخِّرْ لِسِيءَ صَلَاتِهَا وَاسْتَرِخْ مِنْهَا فَإِنَّهَا دِينٌ - جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام یا ضرورت کی وجہ سے اس میں دیر نہ کر بلکہ اس کو پڑھ کر آرام حاصل کر کیونکہ نماز (اللہ تعالیٰ کا) ایک قرضہ ہے (اس کے بندوں پر)۔

لَا تَعْدِلُ بَيْنَ عَنِ النَّبْتِ الْأَرْضِ إِلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْبَعُ وَتُعْبَقُ - (یعنی زکوٰۃ کے ادنوں کو) گھاس والی زمین سے صاف رستوں میں (جہاں چرنے کے لئے کچھ نہ ہو) مت لیجا ان کے آرام اور محنت (یعنی دوڑنے

سے اور ہمارے گردہ (حُجْمِ اہل بیت) کی روحیں علیین سے بنائیں اور ان کے بدن اس کے نیچے سے۔

يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيًّا نُورًا يَعْنِي رُوحًا بِلَا بَدَنٍ ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَيْكُمَا فَبَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً - اے محمد میں نے تجھ کو اور علی کو ایک نور بنایا یعنی روح بغیر بدن کے پھر میں نے تم دونوں کی روح جمع کر کے ایک کر دی۔

إِنَّ لِلَّهِ خَلْقَ الْأَرْوَاحِ قَبْلَ الْأَجْسَادِ بِالْفِي عَامٍ - اللہ نے روجوں کو بدنوں سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

خَيْرُ نِسَائِكُمْ الطَّيِّبَةُ الرِّيحُ - بہتر عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جس میں سے خوشبو آتی ہو۔

طَيِّبَ اللَّهُ رِيحَكَ وَرُوحَكَ - اللہ تعالیٰ تیری بو کو خوش کرے اور تیری روح کو بھی۔

رَاحَةٌ - آرام استراحت اور بھٹیلی۔

الْخِصَابُ يَطْرُقُ الرِّيحَ مِنَ الْأَذْنِينَ - خضاب کا نون سے ہوا کو نکال دیتا ہے (یعنی باوی کو)۔

لِلرِّيحِ رَأْسٌ وَجَنَاحَانِ - ہوا کا ایک سر ہے دو بازو (پنکھ) ہیں۔

رِيَاخٌ - حضرت علی کا غلام تھا۔

أَسْأَلُكَ الرُّوحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ - (یا اللہ) میں تجھ سے مرتے وقت آرام اور راحت کا طالب ہوں۔

رَوْحٌ - کے معنی راحت یا رحمت یا ہوائے لطیف جس سے دل گھٹتے ہو جائے۔

جَعَلَ اللَّهُ الرُّوحَ وَالرَّامَةَ فِي الْيَقِينِ وَالرِّضَاءِ - اللہ تعالیٰ نے چین اور آرام یقین اور رضا میں رکھا ہے۔

إِنَّ مِنْ رُوحِ اللَّهِ ثَلَاثَةَ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَالْفَطَارُ الصَّائِمِ وَلِقَاءُ الْإِخْوَانِ - تین چیزیں اللہ کی رحمت اور عنایت ہیں رات کو تہجد پڑھنا روزہ دار کا روزہ افطار کرنا۔

بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

رِيحَانٌ - ہر خوشبودار گھاس اور ایک مخصوص خوشبودار بوٹی بھی ریحان کہلاتی ہے۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رِيحَانَتِي - امام حسن اور امام حسین

فَاسْتَرَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ - اللہ کے حکم پر راضی ہو گیا (پہلے  
خاندن کو پھر دینے کے لئے مستعد ہو گیا۔)  
حَيْثُ يَرَاوِ دُعْمَةَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْإِسْلَامِ - اپنے چچا  
ابو طالب سے بار بار مسلمان ہو جانے کے لئے درخواست  
کرتے تھے۔

مُرَاوَدَةٌ - طلبگاری، بار بار کہنا، درخواست کرنا۔  
قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَذْنِي مِنْ ذَلِكَ  
فَتَرَكُوهُ - میں نے خدا کی قسم بنی اسرائیل سے اس سے کم  
عبادت کی درخواست کی تھی لیکن وہ اس کو بھی نہ کر سکے (یہ  
حضرت موسیٰ نے آنحضرت سے شب معراج میں کہا)۔  
رَوَيْدٌ رَفِيقًا بِالْفَوَارِيزِ - (اے انجشہ) آہستہ لے چل  
شیشوں پر (یعنی عورتوں پر جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں)  
زری کر۔

رَوَيْدٌ - (اسم فعل ہے۔ بہ معنی) مہلت دے (اور کبھی  
صفت ہوتا ہے جیسے سَمِيرًا رَوَيْدًا - یعنی دھبی چال۔)  
رَوَيْدُكَ صَوْنُكَ بِالْفَوَارِيزِ - شیشوں کے چلانے میں  
آہستگی کر (انجشہ آنحضرت کا غلام تھا۔ جو خوش آوازی سے  
گاتا، اس کی آواز سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے آپ کو ڈر ہوا  
کہ کہیں عورتیں نہ گر پڑیں۔ اس وقت یہ حدیث فرمائی۔ بعض  
نے کہا آپ انجشہ کی خوش آوازی سے ڈرے کہ مبادا عورتیں  
اس پر مفتون نہ ہو جائیں۔ جیسے کہ بعض نے کہا ہے کہ غنا (گانا)  
زنا کا منتر ہے۔ مگر یہ تو جیہ ضعیف ہے کیونکہ ازواج مطہرات  
کے ساتھ یہ گمان کہ وہ ایک غلام پر مفتون ہو جائیں، عقل سے  
بعید ہے)۔

فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رَوَيْدًا - اپنی چادر چپکے سے لے لی۔  
(کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ جاگ اٹھیں اور تنہائی سے ان کو وحشت  
ہو)۔  
رَوَيْدُكَ بَعْضُ فُتْيَاكَ - اپنے بعض فتوے رہنے دے  
(لوگوں سے بیان مت کر)۔

وَمَرَادٌ لِمَحْشَرٍ لَخْلِقٍ طَرًّا - تمام مخلوقات کے حشر کا  
مقام (اگر مَرَادًا بہ ضمہ میم پڑھا جائے تو ترجمہ اس طرح ہوگا

کے وقت میں) (بعض نے اس حدیث میں تعجیف کی ہے  
اور تعنیق کو تعنیق پڑھا ہے غیور سے جو شام کے وقت  
شراب پینے کو کہتے ہیں اس صورت میں حدیث بے معنی ہو جاتی  
ہے)۔

مَنْ يُطْفِقُكَ وَ أَنْتَ تَبَارِي الرَّيْحِ - (حضرت عباسؓ نے  
آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا) بھلا آپ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے  
آپ تو آندھی کی برابری کرتے ہیں (یعنی جو دو تھامیں)۔  
رَوْدِيَارِيًّا - طلب کرنا، ڈھونڈنا، کسی چیز کی تلاش میں گھومنا۔  
يَدْخُلُونَ رَوَادًا وَيُجُونَ آدِلَةً - علم کی تلاش میں آتے  
ہیں اور راستہ بتانے والے (ہدایت کرنے والے) بن کر نکلتے  
ہیں (یعنی علم حاصل کر کے بے علموں کو ہدایت کرتے ہیں دین کا  
راستہ بتاتے ہیں)۔

رَائِدٌ - اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے آگے بڑھ کر  
دانہ چارہ اور پانی کی تلاش میں جاتا ہے۔  
وَسَمِعْتُ الرُّوَادَ تَدْعُو إِلَى رِيَادَتَيْهَا - میں نے  
رائدوں کو دیکھا وہ اس کی ریادت کی طرف بلاتے ہیں۔  
الرَّحْمِيُّ رَائِدَةُ المَوْتِ - بخار موت کا پیغام لانے والا  
ہے (یعنی پہلے سے آ کر موت کی خبر دیتا ہے)۔

أَعْيَدُكَ بِالْوَأْحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ وَكُلِّ خَلْقِي  
رَائِدٍ - میں تجھ کو خدائے واحد کی پناہ میں دیتا ہوں ہر حد کرنے  
والے کی برائی سے اور ہر مخلوق سے جو بدی کے آگے آتی ہے۔  
(گو یا بدی کا مقدمہ ہوتی ہے)۔

إِنَّا قَوْمٌ رَوَادَةٌ - ہم لوگ اپنی قوم کے لئے بھلائی اور دین کا  
علم تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں۔

إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْتَدِلْ - جب کوئی تم میں سے  
پیشاب کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک مناسب جگہ ڈھونڈھے  
(جو نرم ہو راستہ سے الگ ہو اگر سخت زمین پر پیشاب کرے گا  
تو پھینیں اڑیں گی) (اہل عرب کہتے ہیں):

رَادَوَ ارْتَادًا وَاسْتَرَادًا - (سب کے ایک معنی ہیں یعنی)  
تلاش کیا۔

مُرَاتِدًا لَنَا - ہمارا پیش خیمہ۔

رَوْضٌ - بہت کھانا یا کم کھانا -  
 رَوْضٌ یَارِیَاضٌ یَارِیَاضَةٌ - تابعدار کرنا، مسخر کرنا -  
 تَرْوِیضٌ - باغ، باغ کرنا، زینت دینا -  
 فَتْرًا وَضَنًا حَتَّىٰ اصْطَرَفَ مِیْنِی - ہم دونوں نے تکرار  
 کی (چکایا) جیسے باغ اور مشتری پہلے سواٹے کرنے میں کرتے  
 ہیں) یہاں تک کہ انہوں نے مجھ سے خرید کر لیا (بعض نے کہا  
 مرادضہ اور تراوض کے معنی کسی چیز کی تعریف کرنا جیسے فروخت  
 کرنے والے کرتے ہیں) -

إِنَّهُ كَوْرَةُ الْمُرَاوَضَةِ - (سعید بن مسیب نے) بیع  
 مرادضہ کو کمرہ سمجھا (وہ یہ ہے کہ باغ کے پاس وہ چیز نہ ہو بلکہ  
 غائبانہ صورت میں اس شے کے صفات اور حالات بیان کرے  
 اور اس طرح پر شے مذکور کو فروخت کر دے - اس طرح کی بیع کو  
 مواصفہ بھی کہتے ہیں - مگر بعض فقہانے اس کو جائز بتایا ہے  
 بشرطیکہ بیان کی گئی صفات کے موافق وہ شے دی جائے) -  
 لَدَعَا بَأَنَاءٍ یُرِیضُ الرَّهْطَ - ایک برتن منگوا یا جو دس سے  
 کم آدمیوں کو کسی قدر سیر کر دے (یہ اراض الحوض سے  
 ماخوذ ہے - یعنی حوض میں اتنا پانی چھوڑا کہ زمین چھپ گئی) -  
 رَوْضٌ - آدی مشک کے قریب ہوتا ہے - مشہور روایت  
 یُرِیضُ ہے بائے موحده سے - اس کا ذکر باب الرءاء مع الباء  
 میں گزر چکا ہے -

فَشَبَّرَبُوا حَتَّىٰ أَرَا ضُوا - انہوں نے پنا یہاں تک کہ دو  
 دو بار پنا (بعض نے کہا دودھ پر دودھ ڈالا) -  
 رَوْضَةٌ - وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے (بعض نے کہا ہرا  
 بھرا چمن اور بعض نے کہا ہرزمن جس میں پانی اور سبزی ہو) -  
 مَا بَيْنَ بَيْتِی وَ مِیْنَبِی رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ -  
 میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک  
 کیاری ہے (ایک روایت میں بَيْتِی کے بجائے قبری ہے اور  
 دونوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ قبر شریف آپ کے گھر  
 یعنی حجرے ہی میں ہے - اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ  
 قیامت کے دن یہ مقام بہشت میں منتقل ہوگا - یا جو کوئی وہاں  
 عبادت کرے اس کو بہشت ملے گی یا وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر

کہ "تمام مخلوقات کے حشر کا دن" -  
 قُلْتُ لَا بَیُّ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ یَزَلِ اللَّهُ مُرِيدًا قَالَ إِنَّ  
 الْمُرِيدَ لَا یَكُونُ إِلَّا لِصَاحِبِهِ لَمْ یَزَلِ اللَّهُ عَلِمًا قَادِرًا  
 ثُمَّ أَرَادَ - (عامم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق  
 سے کہا کیا اللہ کا ارادہ بھی ہمیشہ سے ہے انہوں نے کہا ارادہ تو  
 اس وقت ہوتا ہے جب کوئی مراد بھی ہو یوں کہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ  
 سے علم اور قدرت والا ہے پھر اس نے ارادہ کیا (تو ارادہ کو امام  
 صاحب نے صفات فعلیہ میں رکھا اور وہ محدثین کے نزدیک  
 حادث ہیں) -

مِرْوَدٌ - سلائی -  
 رَوْذِسٌ - ایک جزیرہ کا نام ہے جو ملک روم میں ہے، بعض نے  
 رَوْذِسٌ یَارَوْذِسٌ پڑھا ہے -  
 رَوْزٌ - امتحان کرنا، جانچنا، آزمانا، اندازہ کرنا -  
 تَرْوِیضٌ - ایک چیز کے بعد دوسری کا قصد کرنا -  
 رَاوِیٌ - مستری معماروں کا سردار -  
 رَاوِیٌ - نسبت ہے رے کی طرف امام فخر الدین رازی  
 بڑے عالم معقولات اور محمد بن زکریا بڑے حاذق طبیب  
 گزرے ہیں -  
 مَرَاوِیٌ - مقدار وزن -  
 یُرْوِیْکَ وَ یَسْأَلْکَ - صدقات اور خیرات میں تیرا امتحان  
 لیتا ہے تجھ کو آزمانا ہے، تجھ سے طلب کرتا ہے - (اہل عرب  
 کہتے ہیں:

رَزَتْ مَا عِنْدَ فَلَانٍ - اس کے پاس جو تھا اس کو میں نے  
 آزما لیا - معلوم کر لیا - اندازہ کر لیا -  
 فَاسْتَصْعَبَ فَرَاوَةَ جِبْرِیْلَ بِأَذْنِهِ - براق نے شب  
 معراج میں شرارت کی، اس وقت حضرت جبریل نے اس کا  
 کان پکڑ کر اس کی جانچ کی -  
 كَانَ رَاوِیَ سَفِیْنَةَ نُوْحٍ جِبْرِیْلَ - حضرت نوح کی کشتی  
 بنانے والوں کے سردار حضرت جبریل تھے (وہی سب بڑھیوں  
 کے مستری تھے - چونکہ اس وقت تک کسی کو کشتی بنانا معلوم نہ تھا -  
 اس موقع پر کشتی سازی انہوں ہی نے سکھائی) -

إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوْعِي - حضرت جبریل نے میرے دل میں یہ پھونکا۔

فِي كُلِّ أُمَّةٍ مَّحَدِّثِينَ أَمْيُ مَرُوعِينَ - ہر امت میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔  
اللَّهُمَّ إِمِنْ رُوْعَاتِي - یا اللہ مجھ کو ڈرؤں سے بیدار کر دے  
(یہ رُوْعَة کی جمع ہے یعنی ایک بار ڈرنا)۔

ثُمَّ أَعْطَا هُمْ بَرُوعَةَ الْخَيْلِ - پھر اس سواروں کے آنے سے جو وہ ڈر گئے تھے اس کے بدل ان کو کچھ دیا۔  
إِذَا شَمِطَ الْإِنْسَانُ فِي عَارِضِهِ فَذَلِكَ الرُّوْعُ -  
جب آدمی کے رخساروں پر سفیدی آگئی تو ڈر اور بھی ہے (گویا موت کی ملامت ہے)۔

ثُمَّ كَانُ فَرَزَعُ بِالْمَدِينَةِ فَوَكَّبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ لِيَكْشِفَ الْخَبْرَ قَعَادُ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تَرَا عَوَا لَنْ تَرَا عَوَا إِنْ وَجَدْنَا لَبْحُرًا - اہل مدینہ کو ایک بار دشمن کے آنے کا ڈر ہوا یہ خبر سن کر آنحضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خبر گیری کے لئے تشریف فرما ہوئے (سبحان اللہ! اس شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا) پھر لوٹ کر آئے اور فرما رہے تھے ”مت ڈر مت ڈر“ اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (بہت ہی تیز رفتار اور بے تکان چلتا ہے یہ آپ کی سواری کی برکت تھی ورنہ وہ گھوڑا امشاشہور تھا) (ایک روایت میں لَمْ تَرَا عَوَا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ لَمْ تَرُوعَ - فرشتہ نے ان سے (عبداللہ بن عمر سے) کہا ڈر نہیں (ایک روایت میں لَنْ تَرُوعَ ہے اور ایک میں لَنْ تَرَا عَوَا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلَمْ يَرُوعِي إِلَّا رَجُلًا أَحَدًا مَنِكِبِي - میں ڈر گیا جب ایک شخص نے ناگاہ پیچھے سے میرا کندھا پکڑا۔

فَلَمْ يَوْعُهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ نَوْمًا - مسجد میں ایک خیمہ لگا تھا وہ اس وقت ڈر گئے جب اس میں سے خون بہہ بہہ کر آنے لگا۔

لَمْ يَوْعَنَا إِلَّا وَقَدْ آتَانَا ظَهْرًا - ہم اس وقت ڈر گئے جب آنحضرت کا ایک (خلاف معمول) ظہر کے وقت ہمارے

وقت نازل ہوتی رہتی ہے تو اس لحاظ سے یہ مقام بہشت کی کیاری کی طرح ہوا جو اللہ کی رحمت کا مقام ہے جس طرح دوزخ اس کے غضب کا مقام ہے)۔

الرَّائِضُ بِرِمَامِ الشَّرِيعَةِ - شریعت کی لگام سے سکھایا ہوا تربیت کیا ہوا (اہل عرب کہتے ہیں):  
رُضْتُ الْمُهْرَ أَرُوضُهُ - میں نے پیچھے کے توعلیم کر دی (یعنی سدا سواری کے لائق کر دیا)۔

رُوضَاتُ الْجَنَانِ - بہشت کی کیاریاں۔  
لَأَرُوضَنَّ نَفْسِي رِيَاضَةً تَهْتَشُ مَعَهَا إِلَى الْقُرْصِ إِذْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ مَطْوَمًا وَتَفْصَعُ بِالْمِلْحِ مَا دَوْمًا - (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں اپنے نفس کو ایسا رام کروں گا کہ جہاں اس کو ایک روٹی مل جائے تو وہ خوش ہو جائے (اسی پر قناعت کر لے) اور سالن میں صرف نمک کا لگاؤن اس کے لئے کافی ہو)۔

رِيَاضَتٌ - صوفی کی اصطلاح میں یہ ہے کہ نفس کو شہوت اور غضب سے روکنا اور یہاں تک اس کو دبانا کہ وہ بالکل عقل سلیم اور شریعت مستقیم کا تابع بن جائے برے اخلاق سے پاک ہو جائے جیسے مال جوڑنے کی حرص اور جاہ و عزت کے حصول کی خواہش اور ان کے لوازم مکرو فریب جھوٹ، حسد، بغض، فسق و فجور وغیرہ سے پاک ہو کر اخلاق حسنة سے متصف ہو جائے۔  
جیسے قناعت اور صبر اور شکر اور تواضع اور فروتنی و کرم سخاوت وغیرہ

حَتَّى تَرَا وَضَعَ عَلِيٌّ أَمْرًا - یہاں تک کہ ہم ایک بات پر اتفاق کریں اس کو ٹھہرائیں۔

إِسْتِرَاضٌ - کشادہ ہوا۔  
مُسْتَرِيضٌ - کشادہ خوش۔  
فَدُ جَمَعَ عَلَيْهِ الرِّيَاضَةَ - اچھے تربیت یافتہ سدا  
ہوئے جانوروں کو اٹھا کر دیا۔

رُوْعٌ - ڈرنا ڈرانا پسند آنا۔  
تَرُوعٌ - ڈرنا۔  
إِدْوَاعٌ - چرواہے کا بکریوں کو ڈانٹنا۔

(نوکر ہو یا غلام اور لوٹھی) اس کو کھانا پکانے کی گرمی سے بچائے (یعنی اس کا کھانا وہ تیار کر دے) تو کھاتے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھالے (سنت کا طریق یہی ہے کہ نوکر اور آقا دونوں ایک ساتھ کھائیں) اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کھانے میں سے ایک تریہ تر نوالہ اس کے لئے بھی رہنے دے (یہ نہیں کہ سب کھانا خود تو کھالیا جائے، مگر باورچی اور ملازم کو کچھ تھوڑا بھی نہ دیا جائے)۔

إِنَّهُ سَمِعَ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَسَأَلَ أُمَّهُ فَقَالَتْ إِنِّي أُرِيغُهُ عَلَى الْفَطَامِ - حضرت عمرؓ نے ایک بچہ کا رونا سنا، اس کی ماں سے پوچھا یہ کیوں روتا ہے؟ وہ کہنے لگی میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں (اہل عرب کہتے ہیں:

فَلَأَنْ يُرِيغُنِي عَلَى أُمِّهِ - فلاں (فخص) مجھ سے یہ کام کرانا چاہتا ہے۔

خَرَجْتُ أُرِيغُ بَعِيرًا شَرَدَمِيئِي - میں ایک اونٹ کی تلاش میں نکلا جو میرے پاس سے بھاگ گیا تھا۔

رَوْعَانَ النَّعْلِبِ - لومڑی کی حیلہ بازی۔

فَعَدَلْتُ إِلَى رَائِعَةٍ مِنْ رَوَائِعِ الْمَدِينَةِ - میں (بزارا سے چھوڑ کر) مدینہ کے چھوٹے رستوں میں سے ایک راستے کی طرف مڑ گیا۔

رَائِعَةٌ - وہ چھوٹا راستہ جو بڑے راستے سے نکلا ہو۔

رَوْفَةٌ - رحمت اور مہربانی۔

رَوْقِي - صاف ہونا، تھرا ہوا ہونا، پسند آنا، بھلی لگنا، بڑھ چڑھ کر ہونا۔

تَرَوِيْقِي - صاف کرنا، کوئی چیز فروخت کر کے اس سے اچھی خریدنا۔

إِرَاقَةٌ - بہانا۔

حَتَّى إِذَا أَلْقَيْتَ السَّمَاءَ بَرًا وَأَقْبَهَا - جب آسمان نے اپنے سب بوجھ ڈال دیئے (یعنی بادلوں میں جس قدر پانی تھا، وہ سب بصورت بارش ان سے خارج ہو گیا)۔

حَضْرَبَ الشَّيْطَانُ رَوْفَةَ - شیطان نے اپنا سائبان بنایا یا مجھے بنایا۔

پاس تشریف لائے (یہ آپ کے آنے وقت نہ تھا)۔

حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ - یہاں تک کہ ان کا ڈر جاتا رہا۔

فَارْتَاعَ لِذَلِكَ - آپ اس کو دیکھ کر گھبرا گئے (پریشان ہو گئے)۔

مِنْ كَيْفِ أَرْوَعُ فِي عَرْنِيهِ سَمَمٌ - ایک خوبصورت بہادر کی ہتھیلی سے جس کا ناک کا پانسہ بلند تھا (یہ سرداری اور شرافت کی نشانی ہے)۔

إِلَى الْأَقْبَالِ الْعَبَاهِلَةِ الْأَرْوَاعِ - بادشاہوں کی طرف جو ہمیشہ بادشاہی کرتے رہے خوبصورت یا عرب دار (یہ جمع ہے رَائِعِ كِي)۔

فَيَرَوْعُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْبَلْبَاسِ - اس کو اس کا لباس اچھا لگے گا (یعنی ایک ہشتی دوسرے ہشتی کا لباس دیکھ کر اس کو پسند کرے گا پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی طرف دیکھے گا تو اس سے بھی اچھا اور بہتر لباس اپنے جسم پر پائے گا)۔

أَفْرِخُ رَوْعَكَ - اپنا خوف دور کر دے۔

تَمَّانَ يَكْفُرُهُ لِلْمُحْرَمِ كُلِّ رَائِعَةٍ - عطاءِ احرام باندھے ہوئے فخص کے لئے ہر ایک بناؤ جو بھلا معلوم ہو، مکروہ جانتے تھے (کیونکہ احرام میں جہاں تک پریشان حالی اور غربت ظاہر ہو وہی پروردگار کو پسند ہے)۔

لَا يُرَوِّعُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالنَّارِ - اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ سے نہیں ڈرائے گا۔

وَقَعَ ذَلِكَ فِي رَوْعِي - میرے دل میں یہ بات آئی۔

عَلَّامٌ أَرْوَعُ أَلْوَانُ - خوبصورت خوش رنگ لڑکا۔

رَوْعُ يَارَوْعَانَ - جھکتا، علیحدہ ہونا، چپکے سے کہیں جانا، مائل ہونا، پل پڑنا۔

تَرَوِيْعٌ - چکنا کرنا، تروتازہ کرنا۔

مَرَاوَعَةٌ - کشتی کرنا، مکرو فریب کرنا، طلب کرنا۔

إِرَاعَةٌ - ارادہ کرنا، طلب کرنا (جیسے اِرْتِبَاغُ ہے)۔

إِذَا تَكَلَّمِي أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ، حَرَطَعَامِهِ فَلْيَفْعِدْهُ مَعَهُ، وَإِلَّا فَلْيُرْوِعْ لَهُ، لِقَمَّةً - جب تم میں سے کسی کا خدمت گار

(ہے) اور کان کی لو (یعنی وضو کرتے وقت ان پر پانی پہنچانے کا خیال رکھ)۔

بِئْرٍ دَوْمَةٍ - مدینہ منورہ کا وہ کنواں جس کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا (کہتے ہیں کہ بیس ہزار درہم کو آپ نے خریدا - اصل میں یہ کنواں ایک یہودی کا تھا وہ مسلمانوں کو اس سے پانی بھرنے نہیں دیتا تھا - آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی یہ کنواں خرید لے اور اپنے ذول کے ساتھ مسلمانوں کے ذول بھی اس میں پڑنے دے تو اس کے لئے بہشت ہے)۔

رَوْمَةٌ - ایک مقام کا بھی نام ہے (ایک روایت میں دَوْمَةٌ ہے یعنی دومة الجندل)۔

صَاحِبُ الرُّومِيَّةِ - رومیہ کا بادشاہ (وہ ایک شہر تھا روم کے ملک میں کہتے ہیں کہ اس کی فصیل کا دور چوبیس میل تھا)۔  
رُومٌ - نصاریٰ (اس کا مفرد رُومِيٌّ جیسے زَنْجٌ اور زَنْجِيٌّ میں زَنْجٌ جمع ہے اور زَنْجِيٌّ مفرد)۔

وَبِعِزَّتِكَ الْيَتِي لَا تُرَامُ - اور تیرے عزت کے وسیلے سے جس کے حاصل کرنے کا قصد نہیں کیا جاتا (کیونکہ ویسی عزت کسی اور کو ملنا محال ہے۔ بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے۔ تیری عزت کے طفیل جس سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا)۔  
مَرَامٌ - مقصد۔

رُومَانٌ - وہ فرشتہ جو قبر میں آدمی کے ساتھ رہے گا۔  
رُومَانِيٌّ - چمک، حسن، خوبصورتی، صفائی اور پاکیزگی۔  
رِوَايَةٌ - بات کو نقل کرنا اٹھانا بنانا پانی لانا باندھ دینا۔

رَحِيٌّ اور رَحِيٌّ اور رُومِيٌّ - جھک کر بیٹنا۔  
تَرُومِيَّةٌ - غور اور فکر کرنا - روایت پر براہِ گنجتہ کرنا۔  
رَاوِيٌّ - حدیث کا نقل کرنے والا۔  
رَاوِيٌّ اور رِوَاةٌ - راوی کی جمع ہے۔

إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِيَ السَّحَابَ رَوَايَا الْبِلَادِ - آنحضرتؐ نے ابر کا نام شہروں کا پانی اٹھانے والا رکھا (اصل میں روایا جمع ہے راویہ کی، یعنی وہ اونٹ جو پانی لا د کرتا ہے اور راویہ پانی کی مشک کو بھی کہتے ہیں)۔

فَيُضْرَبُ رِوَاةٌ فَيُخْرَجُ إِلَيْهِ كُلُّ مَنْافِقٍ - دجال اپنا خیمہ کھڑا کرے گا تو ہر ایک منافق جا کر اس سے مل جائے گا۔ (یعنی جس کے دل میں ایمان نہ ہوگا صرف ظاہر داری کی راہ سے خود کو مسلمان کہتا یا گناتا ہوگا۔ وہ دجال کے ہوا خواہوں میں شامل ہو جائے گا)۔

بَلَّغْتُمْ قُرَيْشُ تَمَنَّا بِي مَا لِنَقْتُلِي  
فَلَا وَرَثَتِكَ مَا بَرُّوْنَا وَمَا ظَلَمُوا  
فَإِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنُ ذِمَّتِي لَهُمْ  
بِذَاتِ رِوْقِينَ لَا يَغْفُولَهَا آثَرُ

(اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ) یہ قریش کے لوگ ان کی آرزو یہ تھی کہ مجھ کو مار ڈالیں، نہیں خدا کی قسم ان کی آرزو پوری نہیں ہوئی نہ انہوں نے فتح پائی، اگر میں مر گیا تب بھی میرا یہ ذمہ ان کے پاس رہن ہے کہ ایک شدید جنگ ان سے ہوگی جس کا اثر نہ مٹے گا (ایک روایت میں ذات ردقین ہے یعنی سخت جنگ۔ اصل میں قُرُونٌ کے معنی سینک اور آفت ہے اور پہاں اس سے مراد سخت لڑائی ہے)۔

كَالْقَوْرِ يَحْمِي أَنفَهُ بَرُوقِهِ - بیل کی طرح جو اپنی ناک کو سینک سے بچاتا ہے۔

فَيُخْرَجُ إِلَيْهِمْ رِوَقَةُ الْمُؤْمِنِينَ - پھر ان سے لانے کے لئے عمدہ اور بہتر مسلمان نکلیں گے (اہل عرب کہتے ہیں:  
غَلَامٌ رِوَقَةٌ اور غِلْمَانٌ رِوَقَةٌ - یعنی خوبصورت سرخ سفید لڑکا یا لڑکے۔

مَضَى رِوْقِي مِنَ اللَّيْلِ - رات کا ایک حصہ گزر گیا۔  
إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَطْوَلَ مَكْنَهُ، عِنْدَكَ قَرِوَقُهُ - اگر تو چاہے کہ وہ دیر تک تیرے پاس رہے تو اس کو صاف کر۔  
رُومٌ - تصد کرنا

تَرُومٌ - ٹھہرنا دوسرے سے منگوانا۔  
تَرُومٌ - ٹھٹھا کرنا۔

عَلَيْكَ بِالْمَغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ وَالرُّومِ - تجھ پر لازم ہے عنققتہ (داڑھی کا وہ حصہ جو ہونٹ کے نیچے اور ٹھوڑی کے اوپر ہوتا ہے) اور انکشتری کا مقام (جہاں پر چنگلی میں انگوٹھی رہتی

کے ملک سے ایسا بندہ جائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی میں رہ جاتی ہے (وہاں پناہ لیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اکثر ملکوں میں پھر کفر پھیل جائے گا اور اسلام سمٹ کر ملک حجاز میں ہی رہ جائے گا)۔

أُرْوِيَةٌ - پہاڑی بکری (اس کی جمع اُرُوِيٌّ آتی ہے)۔

رَوَايَةٌ - یہ حدیث آنحضرت سے روایت کی ہے اپنے دل سے نہیں کہی (یعنی مرفوع حدیث ہے نہ موقوف)۔

يُرْوَى فِيهَا - اس میں پانی پیتے اور پلاتے تھے۔

رَأْوِيَةٌ - مشک (یہ معنی اس مناسبت ہے کہ مشک اپنے صاحب کو سیراب کرتی ہے۔ مگر بعض نے اس لفظ کے معنی پانی لادنے والے اونٹ کے کئے ہیں)۔

حَتَّى رَوَى النَّاسُ - یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے (یعنی خوب چمک کر پانی پی لیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَوَيْتُ عَنِّي الْبَعِيرُ - میں نے اونٹ پر پانی لا کر پلایا۔

رَوَيْتُ رَيْثًا - میں پانی سے سیر ہوا۔

رَوَيْتُ مِنَ الشُّعْرِ - میں نے شعر کو روایت کیا۔

نَوَّحَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْوَى - پانی کھینچا یہاں تک کہ لوگوں کو سیراب کیا)۔

يُرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - آنحضرت سے روایت کرتے ہیں (یعنی بلا واسطہ یا بہ واسطہ)۔

رَوَايَةٌ عَنْ رَبِّهِ - یہ حدیث آنحضرت نے اپنے پروردگار سے روایت کی (یعنی حضرت جبرئیل کے واسطہ کے بغیر جس کو حدیث قدسی کہتے ہیں)۔

أُرْوَى - پانی رکھتا ہوں پینے اور وضو کرنے کے لئے۔

هُوَ أُرْوَى - گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (درمیان میں سانس لے لے کر)۔

حَامِيْنُ رَوَاءٍ - سیراب کرنے والے پانی پر گھومنے والے یا شیریں خوش گواری پانی پر چکر لگانے والے۔

أَلَمْ نَصْخَحْ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ - کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا (بیاریوں سے پاک) اور تجھ کو سیراب نہیں کیا (معلوم ہوا صحت کے بعد شیریں اور سرد پانی سب نعمتوں سے

فَإِذَا هُوَ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ - ناگاہ اس کو قریش کے پانی لانے والے اونٹ لے۔

شَرُّ الرُّوَايَا رَوَايَا الْكِذْبِ - بدترین روایات جھوٹی روایتیں ہیں۔ یا بدترین وہ راوی ہیں جو جھوٹی روایات کرتے ہیں۔

رَوَايَا - دراصل رَوَايَةٌ کی جمع ہے (یعنی جو جھوٹی بات آدی بنائے)۔

رَأْوِيَةٌ - بہت روایت کرنے والا۔

وَأَجْتَهَرُ ذَفَنُ الرُّوَاءِ - سیراب کرنے والے یا شیریں پانی کو جو چھپا ہوا تھا انہوں نے کھول دیا۔ (یہ جملہ حضرت عائشہ نے حضرت صدیقین کی تعریف میں کہا)۔

إِذَا رَأَيْتُ رَجُلًا ذَارُوًا طَمَحَ بَصْرِي إِلَيْهِ - جب میں کوئی قبول صورت یا ترو تازہ (توانا و تندرست) مرد دیکھتی تو میری نگاہ اس کی طرف لگ جاتی۔

كَأَنَّ يَأْخُذُ مَعَ كُلِّ فَرَبِضَةٍ عَقَالًا وَرَوَاءً - ہر زکوٰۃ کے ساتھ (صاحب مال سے) ایک پاؤں باندھنے کی رسی اور ایک وہ رسی لیتے جس سے دو اونٹ ملا کر باندھے جاتے ہیں۔

رَوَاءً - ازہری نے کہا اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کی پیٹھ پر سامان کو کتے اور باندھتے ہیں اور جس رسی سے دو اونٹ کی جوڑی لگا کر باندھ دیتے ہیں اور اس باندھنے کے عمل کو فَرْنَ اور فَرْنَ کہتے ہیں۔

وَمَعِيَ إِزَاوَةٌ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأَتْهَا - سیرے پاس ایک ڈول تھا یا چھال تھی اس پر ایک چھترا تھا جس سے میں نے اس کو باندھ دیا تھا (ایک روایت میں قَدْ رَوَّأَتْهَا ہے اور

نہا یہ میں یہ ہے یہی صحیح ہے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَوَيْتُ الْبَعِيرَ - میں نے اونٹ پر رسی باندھ دی۔

كَأَنَّ يَلْبَسِي بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ - آٹھویں تاریخ کی

لیکن کہتے (اس کو یوم الترویہ اس لئے کہتے ہیں کہ اونٹوں کو اس دن پانی ملا کر سیراب کرتے)۔

لِيَعْقِلَنَّ الدِّينَ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ - (ایک زمانہ ایسا آئے گا) جب دین (اسلام) حجاز



نہیں کی (علم دین حاصل کر کے اس کی تبلیغ اور اشاعت کیوں نہیں کی)۔

رَآيَةً - قَلَادَهُ يَطُوقُ جو کسی غلام کے گلے میں لٹکا یا جائے۔  
أَوْ يُجْعَلُ فِي رَقَبَتِهِ رَآيَةً - (اگر غلام بھگوزا ہوا یا اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تو اس کے پاؤں میں بیڑی ڈالے) یا اس کے گلے میں طوق پہنائے۔

أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَهُ ابْنُ أَرْوَى - پہلے جس نے اس کو موقوف کیا (وہ) ارووی کے بیٹے تھے (یعنی حضرت عثمانؓ خلیفہ سوم)۔

أَرْوَى - حضرت عثمانؓ کی والدہ کا نام تھا۔

### باب الرء مع الهاء

رَهْبٌ يَارُهْبَةٌ يَارُهْبٌ يَارَهْبٌ يَارُهْبَانٌ يَارَهْبَانٌ - ڈرنا خائف ہونا۔

إِرْهَابٌ - ڈرانا، خائف کرنا۔

تَرَهَّبٌ - فقیر ہو جانا۔

رَغْبَةٌ وَرَهْبَةٌ إِلَيْكَ - تیری طرف رغبت کر کے تجھ سے ڈر کر (یعنی تجھ سے ثواب کی توقع کر کے اور تیرے عذاب سے ڈر کر)۔

فَبَقِيْتُ سَنَةً لَا أُحَدِّثُ بِهَا رَهْبَةً - میں ایک سال تک ڈر کر یہ حدیث (یعنی رضاع نکیر کی) بیان نہ کر سکا۔

لَقَدْ رَهَبْتُ - میں ڈر گیا۔

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ يَا لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں ایسی درویشی نہیں ہے جو نصاریٰ نے اختیار کی تھی (کہ تمام دنیا کے جائز مشاغل اور لذات کو چھوڑ کر ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ جانا اور سخت سخت ریاضتیں کرنا۔ مثلاً خود کو خسی کر ڈالنا یا گلے میں زنجیر ڈالنا جسم پر بھوت ملنا رکھ لگانا۔ ایک حالت پر کھڑے یا بیٹھے رہنا، لٹکنا، وغیرہ وغیرہ اس طرح کی درویشی نصاریٰ نے ہندوستان کے جوگیوں اور فقیروں سے سیکھی تھی۔ ہمارے پیغمبرؐ نے صاف فرمادیا اسلام میں اس طریقہ کی درویشی درست نہیں ہے اور اگر یہ لوگ غور و فکر سے کام لیتے

بڑھ کر ہے)۔

وَقَدْ رُوِيَنا - ہم سے یوں روایت کی گئی (یعنی سماع یا اجازت یا روایت کے طور سے سب کو شامل ہے)۔

رُوِيَنا - ہم نے روایت کی۔

رَيَانٌ - سیراب (اس کی ضد عطشان یعنی پیاسا اور ایک راوی کا نام بھی ریان ہے)۔

بَابُ الرِّيَانِ - بہشت کا وہ دروازہ جس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔

لَمَّا تَمَّكَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ جِبْرِئِيلُ لَا بُرَاهِيْمَ تَرَوُ مِنَ الْمَاءِ - جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا تم پانی سے سیراب ہو جاؤ (بعض نے کہا اس تاریخ کو حضرت جبرئیلؑ نے ان سے کہا تم اپنی خواب میں فکر اور غور کر داسی وجہ سے اس کا نام یوم التردیہ ہوا)۔

فَطَفِقْتُ ارْتِيَانِي - میں اپنے کام میں غور کرنے لگا (فکر شروع کی)۔

مَنْ عَمِلَ بِالرَّايِ وَالْمَقَابِيْسِ قَدْ ارْتَوَى مِنْ اِحْنٍ - جس نے رائے اور قیاس پر عمل کیا (یعنی آیت یا حدیث موجود ہوتے ہوئے) اس نے گدلے بد بودار پانی سے اپنے آپ کو سیر کیا (کیونکہ آیت یا حدیث صاف ستھرے پاکیزہ پانی کی طرح ہے اس کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کی طرف گیا تو گویا خراب اور سڑا ہوا پانی اس نے پیا، اچھے پانی کو چھوڑ دیا) یہ جناب امیرؑ کا قول ہے۔

رَاحِيٌّ اِيكٌ مَلِكٌ هِيَ اِيْرَانُ فِي اِسْ كِي نِسْبَتِ رَاِحِيٌّ هِيَ بَرِ خَلَاْفِ قِيَاْسِ -

رَاِيًا يَعْضُ بِالرَّايِ رَآيَةً - ایسی سیرابی عطا فرما جس کا ابر سیرابی کو لازم کر لے (یعنی خوب زور کا پانی برسا)۔

رَوِيَّةٌ - جو قرض باقی رہ گیا ہو اور حاجت۔

رَوِيٌّ - قافیہ کا حرف اور بڑی بڑی بوندوں کی بارش۔

الْحَبَّالُ يَعْزُبُهُمْ تَرَكُ الرِّوَايَةِ - جاہلوں کو (آخرت میں) یہ رنخ ہو گا کہ ہم نے قرآن اور حدیث کی روایت کیوں

ہے کہ شعر اشعار سے بھرے۔

رَهَابَةٌ - وہ پنھا جو زبان کی طرح سینے کے نشیب میں لگتا رہتا ہے (بعض لوگوں نے رَهَابِيَّتِي روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

فَرَأَيْتُ السَّكَاكِينَ تَدُورُ بَيْنَ رَهَابِيَّتِهِ وَمَعْدَنَتِهِ - میں نے دیکھا کہ اس کے سینہ اور معدے کے درمیان چھریاں چل رہی ہیں۔

رَيْئِي لَا سَمْعَ الرَّاهِبَةِ - میں خوفناک حالت سن رہا ہوں۔

أَسْمَعُكَ رَاهِبًا - میں سن رہا ہوں تو خوف زدہ ہے۔

رَيْئِي أُرِيدُ أَنْ أَتَرَهَّبَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ - ایک صحابی نے عرض کیا میرا ارادہ یہ ہے کہ درویش بن جاؤں (عورتوں سے الگ رہوں) آپ نے فرمایا ایسا مت کر۔

أَعْطَى اللَّهُ مُحَمَّدًا الْفِطْرَةَ الْحَنِيفِيَّةَ لَا رُهَابِيَّةَ وَلَا سِيَّاحَةَ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سیدھا دین (دینِ تمیم) جو فطرت کے موافق ہے عنایت فرمایا۔ اس میں نہ درویشی ہے نہ سیاحتی (خواہ خواہ ملک در ملک پھرتے رہتا۔ ایک دوسری

حدیث میں ہے کہ ”میری امت کی سیاحت جہاد ہے)

رُهْبَانُ اللَّذَلِ أَسْدُ النَّهَارِ - (مومنوں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) رات کو تو درویش ہیں (یعنی عبادت میں مشغول رہتے ہیں) دن کو شیر بنے رہتے ہیں (یعنی کافروں کا شکار کرتے ہیں)۔

رَهْبَلَةٌ - ایک قسم کی دوڑ۔

رَهْبَلٌ - وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے۔

مُرْهَبِلٌ - جو ایسا کلام کرے۔

رَهْجٌ يَارَهْجٌ - گردوغبار۔

مَا حَاظَكَ قَلْبُ امْرَأَتِي رَهْجٌ لِي سَبِيلُ اللَّهِ إِلَّا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ - جس آدمی کے دل پر اللہ کی راہ میں غبار پڑے (یعنی اقامت دین کی کوشش میں) اللہ تعالیٰ اس پر

دوزخ حرام کر دے گا (دوسری روایت میں ہے:

مَنْ دَخَلَ جَوْفَهُ الرَّهْجَ لَمْ يَدْخُلْ حَرَمَ النَّارِ - جس آدمی کے پیٹ میں (سانس کے ساتھ جہادنی سمیل اللہ کا) غبار

تو سمجھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب نعمتیں اور لذتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں۔ اگر ہم قدرت کے باوجود جائز طریقوں سے حاصل کر کے، اعتدال کے ساتھ ان سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہم بے نصیب اور بد بخت ہیں البتہ اس قدر صحیح ہے کہ شریعت اور عقل سلیم کی پابندی ضرور ہے۔ اور اصل درویشی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں بھی رکھے اس پر راضی، خوش اور شکر گزار رہے۔ اگر وہ ہماری سہمی کو بار آور کر کے راحت و آرام عنایت فرمادیتا ہے تو اس کا شکر ادا کریں اور ہمارا دل اپنے رب کی حمد و سپاس سے لبریز ہو جائے اور اگر سعی لا حاصل رہے تو پھر بھی مشیت ایزدی پر انشراح قلب کے ساتھ راضی رہے اور تکلیفوں اور ناکامیوں پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس میں حق تعالیٰ کی حکمت ہے اور وہ بہر حال اپنے بندوں کا

بہی خواہ ہے)۔

رُهْبَانٌ - تارک الدنیا فقراء سنیا سی لوگ (یہ جمع ہے راہب کی)۔

رَهْبَةٌ - درویشی۔

عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةٌ أُمَّيَّةٌ - تم اپنے اوپر (کافروں سے) جہاد کرنے کو لازم کر لو میری امت کی درویشی یہی ہے (جہاد درویشی سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ درویش دنیا کے بناؤ اور بگاڑ سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اس کے اس طرز عمل سے باطل کو پروان چڑھنے کے لئے میدان صاف مل جاتا ہے۔

اس کے برخلاف مجاہد اللہ کے دین کا سپاہی بن کر باطل سے نبرد آزما ہوتا ہے اور حق کے غلبہ کے لئے اپنی جان اور صلاحیتیں کھپاتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”اسلام کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے)۔

رَهْبٌ أُمَّيَّةٌ الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلَاةِ - میری امت کی درویشی یہ ہے، مسجدوں میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا۔

لَآنَ يَمْتَلِي مَا بَيْنَ عَانِيَّتِي إِلَى رَهَابِيَّتِي فَيَحَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا - اگر میرے پیرو (ناف) سے لے کر سینہ تک پیپ سے بھر جائے تو مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا

اس سے کاٹ ڈالیں (یعنی خودکشی کر لی) اس وجہ سے اس کا خاتمہ برابرا ہوا۔ چونکہ آنحضرت فرما چکے تھے کہ یہ دوزخی ہے اس کے اس عمل سے آپ کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہو گئی۔

رَهَيْشُ النَّوْمَى - زمین کو لازم کرنے والا (یعنی پیادہ ہو کر لڑنے والا۔ جیسے بہادر لوگ کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ان کی نیت بھاگنے کی نہیں ہوتی۔ لہذا ایسے مواقع پر ان کا عمل یہ ہوتا ہے کہ سواری سے اتر کر دشمن سے بھڑ جاتے ہیں تاکہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آسکے)۔

رَهَيْشُ - دراصل اس مٹی کو کہتے ہیں جو نرم ہو اور اڑتی ہو اور اس وجہ سے تخم نہ سکتی ہو۔

إِرْتَهَاشُ الدَّابَّةِ - جانور کے دو ہاتھ چلنے میں رگڑ کھاتے ہیں۔

رَهْصٌ - زور سے نچوڑنا، ملامت کرنا، زور سے پکڑنا۔

إِرْهَاصٌ - اصرار اور آمادگی اور اصطلاح میں اس خلاف عادت کام کو کہتے ہیں جو نبوت سے پہلے پیغمبر سے صادر ہو۔

إِحْتَبَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ مِّنْ رَّهْصَةِ أَصَابَتِهِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے، ضعف یا درد کے لئے (اصل میں رَهْصَةٌ وہ درد ہے جو گھوڑے کے سم میں اندر کی طرف ہو جاتا ہے۔)

قَوْمِنَا الصَّيْدِ حَتَّى رَهْصَانَهُ - ہم نے شکار کے جانور کو تیر مارے یہاں تک کہ اس کو بے طاقت کر دیا۔

إِنَّهُ كَانَ يَرْقِي مِنَ الرَّهْصَةِ أَلَّهْمَ أَنْتَ الْوَارِقِي وَأَنْتَ الْبَاقِي وَأَنْتَ الشَّافِي - ”وہ رخصہ (یعنی ضعف ناتوانی اور ناتاقی) کے لئے اس دعا کا منتر کرتے تھے ”یا اللہ تو ہی بچانے والا ہے تو باقی رہنے والا ہے اور تو ہی شفا دینے والا ہے“۔

وَأَنَّ ذَنْبَهُ لَمْ يَكُنْ عَنْ إِرْهَاصٍ - ان کا گناہ اصرار اور آمادگی کے ساتھ نہ تھا بلکہ بھول چوک کے طور پر بلا قصد اور اصرار کوئی گناہ سرزد ہو جاتا۔

رَهْطٌ - بڑے بڑے لقمے کھانا۔

تَوَهَيْطٌ - خوب زور سے کھانا۔

جائے پھر دوزخ کی گرمی اس میں نہیں جائے گی۔

رَهْدٌ - خوب بیٹنا۔

تَوَهَيْدٌ - بڑی حماقت کرنا۔

رَهَادَةٌ - نعمت۔

رَهْرَهَةٌ - وسیع اور کشادہ کرنا۔

تَوَهْرَةٌ - سفید چمکدار ہونا۔

فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ وَجْحِي بَطَسَتْ رَهْرَهَةٌ - آپ ﷺ کا دل چیرا گیا اور ایک سفید چمکتا ہوا طشت لایا گیا (بعض نے کہا کہ اصل میں یہ رَحْرَحَةٌ تھا یہ معنی کشادہ اور پھیلا ہوا۔ مگر

حائے حلی کو ہائے موز سے بدل دیا۔ جیسے مَدْحُتٌ میں مَدَّهْتُ کہتے ہیں۔ ایک روایت میں بَوَهْرَهَةٌ ہے۔ اس کا

ذکر کتاب الباء میں گزر چکا ہے)۔

رَهْسٌ - خوب روندنا۔

تَوَهْسٌ - اضطراب، حرکت۔

إِرْتِهَاسٌ - بھر جانا، جھوم کرنا، اضطراب کرنا۔

وَجَرَائِمُ الْعَرَبِ تَوَهْسٌ - اور عرب کے قبیلے بے قرار تھے دھم دھکا کر رہے تھے (ایک دوسرے سے لڑ بھڑ رہے

تھے) (ایک روایت میں تَوَهَيْشٌ ہے شین معجم سے معنی وہی ہیں)۔

عَظَمْتُ بَطُونَنَا وَإِرْتَهَشْتُ أَعْضَادَنَا - ہمارے پیٹ تو بڑھ گئے (پھول گئے) اور بازو لڑکھڑانے لگے (ضعف کے

شعب) (ایک روایت میں إِرْتَهَشْتُ ہے شین معجم سے معنی وہی ہیں)۔

رَهَشٌ - جانور کے دونوں ہاتھ چلنے میں رگڑ کھانا (جس کو اہل ہند اپنی اصطلاح میں ”نیورلگنا“ کہتے ہیں)۔

رَوَاشٌ - جانور کے ہاتھوں کی رگیں جو چلنے میں رگڑ کھاتی ہیں۔

إِرْتِهَاشٌ - لڑنا، لڑائی ہونا۔

فَقَطَعَ بِهِ رَوَاشِي يَدَيْهِ - (قرمان نامی ایک شخص تھا وہ احد کے دن کافروں سے خوب لڑا اور سخت زخمی ہو گیا پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک تیر لیا اور) اپنے ہاتھوں کے اندر کی رگیں

سے کوئی کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے تو اس سے نزدیک ہو جائے (یعنی سترے کے قریب ہی کھڑا ہو)۔

إِرْهَاقُ الْقِبْلَةِ - (نماز میں) قبلے کے نزدیک رہو۔

غُلَامٌ مُرَاهِقٌ - وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو۔

قَلَوُا أَنَّهُ أَذْرَكَ أَبُوَيْهِ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا - اگر وہ

لڑکا بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کے پاس رہتا تو ان کو شرارت اور

کفر میں پھنسا دیتا (اہل عرب کہتے ہیں:

فَلَانَ أَرْهَقِيْ اِثْمًا - فلاں شخص نے مجھ کو گناہ میں ڈال

دیا گناہ مجھ پر لا دیا)۔

يَرْهَقُهُ رَهَقًا - اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔

فَإِنْ رَهَقَ سَيِّدَهُ دَيْنٌ - اگر اس کے مالک پر قرضہ ہو

جائے (اور) اس کو قرض ادا کرنا لازم ہو جائے۔

أَرْهَقْنَا الصَّلَاةَ وَنَحْنُ نَوَضَاءٌ - ہم نے نماز میں دیر کی

(یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آنے کو تھا) اور ہم وضو

کر رہے تھے۔

وَلَقَدْ أَرْهَقْتَنَا الصَّلَاةَ - نماز کا وقت ہم پر آ پہنچا۔

لِمَنْ فَعَلَهُ مُرَاهِقًا - جو کوئی اس کو اخیر وقت کرے (یعنی

جب وقت تک ہو جائے) وقوف عرفہ کے وقت فوت ہونے کا

ڈر ہو)۔

يُرْهَقُ بَعْضُهَا بَعْضًا - ایک دوسرے پر جلدی کرتا ہے۔

إِنَّ فِي سَيْفِ خَالِدٍ رَهَقًا - خالد کی تلوار میں پھرتی ہے

(جلدی اور تیزی)۔

كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا حَرَجَ إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ

يَطُوفَ بِالْبَيْتِ - جب وہ مکہ میں دیر سے آتے (مثلاً نویں

تاریخ) تو سیدھے عرفات کو چلے جاتے بیت اللہ کا طواف

کرنے سے پہلے (اس ڈر سے کہ کہیں وقوف عرفات کا وقت

فوت نہ ہو جائے)۔

إِنَّهُ وَعَظَرَ جُلًّا فِي صُحْبَةِ رَجُلٍ رَهَقٍ - حضرت

علیٰ نے ایک شخص کو نصیحت کی ایک آزاد شخص کے ساتھ صحبت

رکھنے میں (اہل عرب کہتے ہیں:

فِيهِ رَهَقٌ - اس میں آزادی اور بدکاری ہے) (اصل میں

إِرْهَاقٌ - جمع ہونا۔

رَهَاقٌ - گھر کا سامان۔

رَهَاقٌ - قوم اور قبیلہ تین آدمیوں سے لے کر سات یا دس

آدمیوں تک یا چالیس آدمیوں تک یا دس سے کم آدمی جن میں

عورت نہ ہو۔

تُرْهَوُطٌ - کھاؤ بڑے بڑے لقمے اڑانے والا۔

فَأَبْقَطْنَا وَنَحْنُ إِرْهَاقٌ - ہم کو بیدار کیا اس وقت ہم الگ

الگ جتھے تھے (مصدر فعل کے معنی میں ہے۔ یعنی نَحْنُ فِرْقٌ

مُرْتَهَطُونَ - ہم الگ الگ گروہ تھے۔

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ الرَّهِيْطُ - میں نے

آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ کے ساتھ ایک چھوٹا رہط تھا۔

رَهِيْطٌ - تصغیر ہے رہط کی۔

رَهْفٌ - چلا کرنا باریک کرنا۔

إِرْهَاقٌ - تیز کرنا۔

كَانَ عَامِرُ بْنُ الطَّفَيْلِ مَرْهُوقَ الْبَدَنِ - عامر بن طفیل

دبے بدن کے آدمی تھے (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَهَفْتُ السَّيْفَ - میں نے تلوار تیزی کی)۔

فَهُوَ مَرْهُوقٌ يَأْمُرْهَفٌ - وہ باریک اور تیز ہے۔

خَصِرٌ مُرْهَفٌ - باریک (پتلی) کر۔

أَرْهَفَ حَاظِرُهُ - اس کا دل تنگ کر دیا۔

أَمْرُنِي أَنْ آتِيَهُ بِمُدْيَةٍ فَأَرْهَقْتُ - آپ نے مجھ کو ایک

چھری لانے کا حکم دیا وہ تیزی کی گئی۔

إِنِّي لَا تَرُكُ الْكَلَامَ فَمَا أَرْهَفُ بِهِ - میں جلدی سے

بات نہیں کرتا (بلکہ غور و فکر کے بعد بات کرتا ہوں)۔ یہ اصول

بہت مناسب اور مفید ہے غور و تامل کے بعد کہی ہوئی بات

پائیدار ہوتی ہے۔ ایک روایت میں فرما ازہف - ہے زائے

مجموعہ سے یعنی میں بیہودہ اور جھوٹ نہیں بکتا)۔

رَهَقٌ - حماقت کرنا جلدی کرنا جماع کرنا حرام کام

کرنا ظلم کرنا جھوٹ بولنا نزدیک ہونا ڈھانپ لینا۔

تُرْهِيْقٌ - بدکاری کی تہمت لگانا۔

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ فَلْيَرْهَقْهُ - جب تم میں

## لَحَائِبُ الرِّجَالِ

ہے۔

يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَى الْغُلَامِ إِذَا رَاقَهُ النُّحْلَمُ - جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچ جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔ (گوا بھی احتلام اس کو نہ ہوتا ہو)۔

لَا تَقْبَلُ شَهَادَةً مِمَّا لِيَهْقِيهِمَا - ان دونوں کی گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

رَهَقَ الذَّبِيبُ الشَّاةَ - بھیڑ یا بکری کے پاس پہنچ گیا۔  
رَجُلٌ أَرَهَقَ الصَّلَاةَ - ایک شخص نے نماز میں دیر کی۔ (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آن پہنچا)۔

رَهَكَ - خوب پینا زور سے جماع کرنا اقامت کرنا۔  
إِرَهَكَ هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا - ان دونوں کو سخت پکڑ یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (اہل عرب کہتے ہیں):  
رَهَكْتُ الدَّابَّةَ - یعنی میں نے اس کو خوب زور سے چلایا۔

رَهَكَةُ - نادان اونٹنی۔  
رُهَكَةُ - وہ آدمی جس میں بھلائی نہ ہو۔  
رَهْمَةٌ - ہلکی بارش یا زور کی بارش۔  
وَتَسْتَحِيلُ الرِّهَامَ - ہم خیال کرتے تھے کہ ہلکی ہلکی بارشیں ہوں گی۔

رِهَامٌ جمع ہے رِهْمَةٍ کی، یعنی بارشیں۔  
مَرَهْمٌ - وہ دوا جو اند مال کے لئے زخموں اور پھوڑوں پر لگاتے ہیں۔

أَرَهَمَتِ السَّحَابَةُ - ابرنے ہلکا بند برسایا۔  
رَهْمَسَةٌ - خفیہ طریقہ سے فساد پھیلانا۔  
مُرَهَمَسٌ - پوشیدہ۔

أَمِنَ أَهْلُ الرِّيسِ وَالرَّهْمَسِيَّةِ - کیا تو جھوٹ بولنے والوں اور چکے چکے فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔  
رهن - گروی کرنا روک رکھنا اقامت کرنا ہمیشہ رہنا۔  
إِرَهَانٌ - گروی کرنا۔

كُلُّ غُلَامٍ رَهْمِيَّةٌ بَعْفِيْقِيَّةٌ - ہر بچہ اپنے عقیدے کے ہاتھ میں گروی ہے (جیسے گروی کی شے مرتہن کے پاس رکھی رہتی ہے

رَهَقَ کہتے ہیں نادانی اور حماقت اور حرام کام کرنے کو)۔  
إِنَّهُ صَلَّى عَلَيَّ امْرَأَةٌ كَمَا نَتُّ نُرُهَقٌ - آنحضرت نے ایسی عورت پر (جنازہ کی) نماز پڑھی جس کو لوگ بدکار کہتے تھے۔

سَلَكَ رَجُلَانِ مَفَازَةَ أَحَدَهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرِيْبِهِ رَهَقٌ - ایک میدان میں دو آدمی چلے ایک تو عابد تھا اور دوسرا آزاد و بدکار۔

فُلَانٌ مُرَهَقٌ - اس آدمی کو لوگ برا بتلاتے ہیں۔ یا نادان اور اجتن کہتے ہیں (ایک روایت میں مُرَهَقٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

حَسْبُكَ مِنَ الرَّهَقِ وَالْبَحْفَاءِ أَنْ لَا يُعْرَفَ بَيْتُكَ - یہ تھوڑی حماقت اور جہالت ہے کہ لوگ تیرا گھر نہ پہچانیں (یعنی تو سب سے جدا جگ سے برا کنارا کس اور غیر معروف ہو کر رہے نہ کسی کی دعوت کرے نہ کسی کو کھلانا کھلانے کیونکہ کھلانے پلانے والے کا گھر اکثر لوگوں کو معلوم ہوتا ہے)۔ (بعض نے کہا:

راوی نے اس میں تعریف کی ہے۔ صحیح اس طرح ہے أَنْ لَا تُعْرَفَ نَبِيَّتُكَ - یعنی حماقت اور جہالت کی انتہا ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہ پہچانے)۔

كَمَا يَرُهَقُ - لوگ اس کو بدکار کہتے تھے۔  
أَرَهَقْنِي أَنْ أَلَيْسَ قَوْبِي - اس نے ایسی جلدی کی کہ میں کپڑے بھی نہ پہن سکا۔

رَجُلٌ مُرَهَقٌ - اسکے پاس مہمان آتے جاتے رہتے ہیں۔  
رَهَقَتِ الْكِلَابُ الصَّيْدَ - کتے شکار کے جانور کے قریب پہنچ گئے (اس کے پاس جا پہنچے)۔

رَهَقٌ - شراب۔  
رَهَقَانٌ - زعفران۔  
مُرَهَقٌ - جس کو قتل کے لئے پکڑ پائیں۔

فَرُهَقُونَ عَيْبِي - تم میرے نزدیک کئے جاؤ گے۔  
فُلَانٌ كَمَا يَرُهَقُ - فلاں شخص تو بدکار اور فاجر تھا۔  
يُرَهَقُهُ بِأَعْوَامِ دَهْرِهِ - اس کی عمر کے سالوں کو گھیر لیتی

کیونکر گرو کر دیں۔

رِهَانٌ - شرط کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے  
فَوَسَّيْ رِهَانَ - شرط کے دونوں گھوڑے۔

وَأَنْفُسَكُمْ مَرْهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ - تمہاری جانیں تمہارے  
اعمال میں گرو ہیں۔

الْإِنْسَانُ رَهِيْنٌ مَوْتٍ - آدمی موت کے بچہ میں  
گرو ہے (اس سے خلاصی ممکن نہیں)۔

رَهْوٌ - نرم چال، بلند یا پست جگہ جماعت لوگوں کی، تمہا ہوا  
کشادہ وسیع۔

سُئِلَ عَنْ غُطْفَانَ فَقَالَ رَهْوَةٌ تَنْبَعُ مَاءً - آنحضرت  
سے غطفان قبیلہ کا حال دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا وہ  
ایک ٹیلہ یا اونچا پہاڑ ہے جس میں سے پانی پھوٹ رہا  
ہے (مطلب یہ ہے کہ غطفان کے لوگ سخت اجڑ ہیں)۔

لَا شَفْعَةَ فِيْ فِتْنَةٍ وَلَا مَنْقِبَةَ وَلَا طَوْبِيْ وَلَا رُحْبٍ  
وَلَا رَهْوٍ - صحن مشترک ہونے سے یا گلی مشترک ہونے سے یا  
راستہ مشترک ہونے سے یا پیچھے کا میدان مشترک ہونے سے یا  
پانی بہنے کی جگہ مشترک ہونے سے شفعہ کا حق نہیں حاصل ہوگا۔

(جب تک خود مکان میں شرکت نہ ہو۔ یہ حدیث امام شافعی کے  
مذہب کی تائید کرتی ہے جن کے نزدیک ہمسایہ کا حق شفعہ نہیں  
ہے صرف شریک اور حصہ دار کا حق ہے)۔

وَنَظْمٌ رَهْوَاتٍ فُرُجَهَا - اس میں جہاں جہاں کشادہ کھلی  
جگہ ہیں تھیں ان کو آراستہ کیا۔

اَيْتِكَ بِالْأَخْرِ غَدَا رَهْوًا - (رافع بن خدیج نے ایک  
اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا ایک تو اسی وقت دیدیا اور  
دوسرے کے لئے کہنے لگے) میں کل کو آسانی کے ساتھ لا کر تجھ  
کو دیدونگا (یعنی مال منول کئے بغیر فوراً لا کر دیدوں گا) (اہل  
عرب کہتے ہیں:

جَاءَتِ النَّخِيْلُ رَهْوًا - سوار پے در پے آن پہنچے)۔

اِذْ مَوَّتْ بِهٖ غَنَانَةٌ تَرَاهِيَاَتٌ - اس دوران میں ایک  
ابر (کا ٹکڑا) ان پر گزرا جس نے پانی برسانے کی تیاری کی  
(مگر برسائیں) اہل عرب کہتے ہیں:

اسی طرح بچہ کی بھی رہائی بدوں عقیقہ کے نہیں ہو سکتی۔ امام احمد  
نے کہا کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ ہو اور وہ کم سنی میں مر جائے تو وہ  
اپنے والدین کی سفارش نہ کرے گا۔ بعض نے کہا گروی ہونے  
سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالوں وغیرہ کی گندگی میں مبتلا ہے جب  
عقیقہ ہوا تو اس سے پاک صاف ہوا)۔

الْغُلَامُ مَرْتَهْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ - (معنی وہی ہیں۔ بچی نے کہا  
مطلب یہ ہے کہ جب تک عقیقہ نہ ہو اس بچہ سے پورے طور پر  
فائدہ نہیں ہوتا یا اس کی سلامتی پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا یا اس بچہ  
کا نشوونما عمدہ طور نہیں ہوتا)۔

فَلَيْتَ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ - اللہ تعالیٰ تیری گرویاں بھی  
ورزخ سے چھڑائے (یعنی بد اعمالی اور اس کی سزا سے تجھ کو  
نجات اور معافی عطا فرمائے۔ آدمی دراصل اپنے اعمال  
و افعال میں گرو ہے)۔

فَلَيْتَ رِهَانِيْ - میری گروی چھڑا دے (یعنی میرے نفس کو  
حقوق اللہ اور حقوق العباد سے جن میں پھنسا ہوا ہے نجات  
دے)۔

رَهْنٌ عَلَيْهِ دِرْعُهُ مِنْ يَهُودِيٍّ - آنحضرت نے ایک  
یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ کر (اس سے کچھ غلہ  
لیا)۔ (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جس شخص کے مال کا  
اکثر حصہ حرام ہونے کا گمان ہو اس سے بھی معاملہ کر سکتے ہیں

جب تک اس بات کا یقین نہ ہو کہ جو مال اس سے لیا ہے وہ اس  
کے قبضہ میں حرام طریقہ سے آیا ہوا ہے۔ البتہ جس شخص کے کل  
مال کے حرام ہونے کا یقین ہو جیسے ایک قحبہ عورت کہ جس کو  
حرام کاری کی آمدنی کے سوا کوئی دوسری جائز آمدنی نہیں ہے تو  
اس سے معاملہ کرنا درست نہیں نہ اس کی ضیافت کھانا درست

ہے۔ بعض نے کہا کہ اگر ایسے شخص سے قرض لے یا اس کے  
ہاتھ کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت میں یہ حرام روپیہ لے تو لینے  
والے کے لئے وہ روپیہ حلال سمجھا جائے گا۔ کیونکہ تبدیل ملک  
سے احکام بدل جاتے ہیں۔ مگر یہ قول ضعیف ہے۔

أَرْهُونِيْ - میرے پاس گرو کر دو۔  
كَيْفَ نَرَاهُنْكَ - ہم اپنی اولاد اور عورتوں کو تیرے پاس

## بَابُ التَّوْبَةِ

تَرْهِنَا الْقَوْمَ - لوگ تیار ہو گئے یعنی تہنواؤا۔

### باب الرء مع الباء

رَيْبٌ - شَكٌّ فِي ذَاتِ الشَّيْءِ وَشِبْهُهُ -

إِرَابَةٌ - شَكٌّ فِي ذَاتِهَا -

دَعُ مَا يُرَيْبُكَ إِلَهِي مَا لَا يُرَيْبُكَ - اس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو (یعنی اس کی درستی و نادرستی کا فیصلہ نہ ہو سکتا ہو) اور اس کام کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو (یہ حدیث ایک اہم کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے صداہا مسئلے نکلتے ہیں) طیبی نے کہا کہ مشہور روایت یُرَيْبُكَ ہے (برخ یا)۔

مَكْسَبَةٌ فِيهَا بَعْضُ الرِّبِّيَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْمَسْئَلَةِ - (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ) جس کمائی میں کچھ شبہ ہو (یعنی شک ہو کہ نہ معلوم حلال یا حرام؟) وہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ عَلَيْكَ بِالرَّائِبِ مِنَ الْأُمُورِ وَإِنَّاكَ وَالرَّائِبِ مِنْهَا - (حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم ان کاموں کو اختیار کرو جو صاف پاک اور بلاشبہ ہیں اور ان کاموں سے اجتناب کرو جن میں شبہ ہو۔ (پہلا رَائِبٌ "رَابٌ يَرُوبُ" سے نکلا ہے) اصل عرب کہتے ہیں:

رَابٌ اللَّيْنُ - یعنی دودھ جم گیا بعض نے رَائِبٌ وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو دوسرا رَائِبٌ رَابٌ يَرُوبُ سے نکلا ہے۔ یعنی شک میں پڑا یا شک میں پڑتا ہے۔

إِذَا ابْتَغَى الْأَمِيرُ الرِّبِّيَّةَ فِي النَّاسِ أَسَدَهُمْ - جب حاکم اپنی رعایا پر تہمت رکھے اور اپنی بدگمانی دوسروں پر واضح کر دے تو وہ رعایا کو خراب کر دے گا (اس نامناسب رویہ کا رد عمل یہ ہوگا کہ رعایا سوچے گی کہ حاکم تو ہم کو برا سمجھتا ہی ہے پھر اس کے مقابلہ میں جو ابی طرز عمل کیوں اختیار نہ کریں مدعا یہ ہے کہ ارباب اقتدار کو اپنی رعایا کی طرف سے بدگمان ہو کر ان کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیے کیونکہ کوئی شخص عیب سے پاک نہیں ہر طرح کے عیب سے پاک مزارا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر رعایا کو اعتماد میں لے کر کام کیا جائے تو ملک و قوم کی خدمت میں تعاون و اشتراک کی تسخیل پیدا ہو سکتی ہے)۔

يُرَيْبُنِي مَا يُرَيْبُنِي - (فاطرہ میرے بدن کا ایک کٹڑا ہے) جو چیز اس کو بری معلوم ہوتی ہے (جس بات سے اس کو رنج اور قلق ہوتا ہے، مجھ کو بھی رنج اور قلق ہوتا ہے) (اہل عرب کہتے

ہیں:

رَائِبِي هَذَا لَأَمْرٍ يَا أَرَابِي - یہ کام مجھ کو برا معلوم ہوا (یہ حدیث آنحضرت نے اس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت کو ایذا دینا حرام ہے اگرچہ وہ مباح کام کی وجہ سے ہو)۔

إِنَّ الْيَهُودَ مَرُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُّوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا زَابِكُمْ إِلَيْهِ - (کچھ) یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس سے گزرے (تو ان میں سے بعض کہنے لگے کہ آنحضرت ﷺ سے کچھ سوال کرو) ان کا امتحان لو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں یا نہیں؟ ان یہود میں سے) بعض نے کہا، نہیں تم کو ان سے کیا کام (پوچھنے کی کیا ضرورت ہے) (تو زَابٌ یہاں اِزَابٌ کے معنی میں ہے۔ کرمانی کا قول ہے کہ اکثر لوگوں نے زَابِكُمْ بہ فتح باور بیسنہ ماضی روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں مَا زَابِكُمْ ہے یعنی تمہاری رائے اس باب میں کیا ہے پوچھیں یا نہ پوچھیں؟)۔

مَا زَابِكُ إِلَى قَطْعِهَا - تجھ کو اس کے کاٹنے کی کیا ضرورت ہے (ابو موسیٰ نے کہا شاید صحیح یوں ہو مَا زَابِكُ إِلَى قَطْعِهَا یعنی کس چیز نے تجھ کو اس کے کاٹنے پر مجبور کیا۔ جس طرح بعض لوگوں نے روایت کیا ہے۔

فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ - بعض لوگ آنحضرت کی سچائی میں شک کرنے کے قریب ہو گئے تھے (مرتب ہونے والے تھے)۔

يُرَيْبُنِي فِي وَجْعِي - میری بیماری میں مجھ کو متوہم کرتا ہے (شک دلاتا ہے)۔

هَلْ رَائِبٌ مِنْ شَيْءٍ يُرَيْبُكَ - تو نے کوئی بات ایسی دیکھی جس سے تجھ کو گمان پیدا ہوا۔

إِذَا زَابِكُمْ أَمْرٌ فَلْيَسْتَبِحْ - جب نماز میں تم کو کوئی حادثہ



رَأَتْ عَلَيْنَا خَيْرٌ فَلَانٍ - فلاں کی خبر آنے میں  
دیر ہوئی۔)

وَعَدَّ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ  
قُرَاتٌ عَلَيْهِ - حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ  
سے آنے کا وعدہ کیا پھر دیر لگائی۔

كَانَ إِذَا اسْتَمَرَّتِ الْخَبْرَ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ طَرْفَةٍ وَبِأَيْدِكَ  
بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودِ - جب خبر آنے میں دیر ہوئی تو آپ  
طرفہ شاعر کا یہ مصرعہ پڑھتے، جس پر تو نے کچھ نہیں خرچا، وہ خبر  
لائے گا خبر۔

قُرَاتٌ عَلَيْنَا حَتَّى قُرْنَا مِنْ وَفَيْتِ قِيَامِهِ - انھوں نے  
دیر لگائی یہاں تک کہ ان کی برخاست کا وقت نزدیک آ گیا۔  
(یعنی وہ وقت جب وہ مسجد سے اٹھ کر سونے کے لئے جاتے  
تھے)۔

إِلَّا زَيْبًا - مگر اتنی دیر۔  
وَهُمْ يَسْتَرْيُونُونَ أَفْبَالِكَ إِلَيْهِمْ - وہ سمجھتے تھے کہ آپ کی  
تشریف آوری میں دیر ہوئی (آپ کے تشریف لانے کا ہر  
گھڑی انتظار کر رہے تھے)۔

لَمْ يَعْتَرِضْ دُونَهُ رَيْبٌ الْمُبْطِئُ وَلَا آثَاةُ الْمُتَكَبِّرِ كَسَى  
دیر کرنے والے کی دیر یا خیر کرنے والے کی تاخیر اس کے کام کو  
نہیں روکتی (یہ پروردگار کی صفت بیان کی)۔

رَيْبٌ - چلتی ہوا (اس کی جمع رِيَابٌ آندھیاں۔ اس کا بیان  
باب الرءمخ الواد میں گزر چکا ہے کیونکہ اس کی اصل روح تھی  
اور یہاں لفظی رعایت سے ہم نے اس کو ذکر کیا)۔

رَيْبَانٌ - رحمت روزی، راحت، آرام، چین، آسائش اور  
اولاد کو بھی ریحان کہتے ہیں کیوں کہ ان سے دل کو راحت  
اور آسائش کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

إِنَّكُمْ لَتَبِخَلُونَ وَتَجْعَلُونَ وَتَجِينُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ  
رَيْبَانِ اللَّهِ تَم (اپنی اولاد کو) بخیل بنانے والے ہو جاہل  
بنانے والے ہو نامرد بنانے والے ہو تم اللہ تعالیٰ کی دین (عطا  
عروزی) ہو۔

أَمَّا إِنَّهُمْ مُبْخَلَةٌ وَمُجَبَّنَةٌ وَمُجَهَلَةٌ - آگاہ رہو! اولاد

پیش آئے تو سبحان اللہ کہو۔

إِخْوَانُ الْخُصُومِ وَأَهْلِي الرِّيبِ - دشمنوں کا اور ان  
لوگوں کا نکالنا جن پر لگنا ہو (کہ وہ بدکار ہیں اور جرائم کے  
مرکب ہوتے ہیں)۔

رَيْبٌ جَمْعٌ هِيَ رَيْبَةٌ كِي بِمَعْنَى شَكٍّ أَوْ تَهْتِكَةٍ أَوْ غَبْرَاهِتٍ أَوْ  
اضْطْرَابٍ كِ -

فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ فِي الرِّيبَةِ - جو غیرت اللہ کو  
پسند ہے وہ ان باتوں میں ہے جن سے آدمی پر بدگمانی پیدا ہوتی  
ہے (مثلاً شراہیوں کے ساتھ بیٹھنا۔ شراب خانہ، زنا خانہ، مدک  
خانہ، سیندی خانہ میں جانا، رنڈیوں اور فاجرین کے ساتھ صحبت  
رکھنا)۔

أَخْوَاكَ الَّذِي إِنْ رَبَّنَا قَالَ إِنَّمَا أُرَيْبٌ وَإِنْ عَابَتْنِي  
لَأَنْ جَانِبُهُ - تیرا بھائی (سچا دوست) وہ ہے اگر تو اس پر بدگمانی  
کرے تو وہ کہے بے شک مجھ پر بدگمانی کی وجہ تھی اور اگر تو اس  
پر غصہ کرے تو وہ نرمی اور ملایمت سے پیش آئے۔

رَيْبُ الْمُنُونِ - زمانہ کے حوادث اور آفات۔  
كَمْ لَا تَسْتَرْيِبُ مَوْلَا تَكْ - تاکہ تو اپنی ماکہ کو بدگمان نہ  
کرے۔

لَا تَقْبَلُ شَهَادَةَ الْمُرَيْبِ - جس شخص پر بدگمانی ہو اس کی  
گواہی قبول نہ ہوگی۔

خَذُوا عَلَي يَدِ الْمُرَيْبِ - جس پر بدگمانی ہو اس کی گمراہی  
رکھو (تاکہ وہ ارتکاب جرم نہ کر سکے)۔

مُسْتَرَابَةٌ - وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو (کیونکہ اس کے  
بارے میں استقر حاصل کا شبہ ہوتا ہے)۔

رَيْبٌ - دیر کرنا۔  
تَرْيِبٌ - تھکانا، نرم کرنا۔

إِرَائَةٌ - دیر کرنا۔  
تَرْيِبٌ - دیر کرنا۔  
رَيْبًا - اتنی دیر۔

عَجَلًا غَيْرَ رَائِبٍ - جلدی برسنے والا دیر کرنے  
والا۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

## ح ح خ د ذ ر ز س ش ص

### الحسن والحسين

إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرُدَّنِيْنَا إِلَّا أَصَابَ الْبَدِيَّ أَرَادَ - اللہ تعالیٰ نے جب کسی بات کا ارادہ کیا تو اس کو حاصل کر لیا (کیونکہ اس کی قدرت نافذ ہے اس کا روکنے والا کوئی نہیں ہے)۔  
لَمْ يَرُدْ ذَلِكَ مِنَّا - یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز میں دیر کریں (بلکہ مقصد یہ تھا کہ ہم فوراً روانہ ہو جائیں) (ایک روایت میں لَمْ يَرُدْ ہے بہ صیغہ معروف - یعنی آپ کا مطلب یہ نہ تھا)۔

فَقَالَ بِيَدِهِ فَحَمَّذًا وَلَمْ يَرُدَّهَا - آپ نے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا (یعنی لینے کا اور اس کو نہیں چاہا)۔  
لَمْ يَرُدْ أَنْ يَسْقِيَهُ - اس کو پلانا نہیں چاہا۔  
ذَلِكَ أَرِيدُ - میں یہی چاہتا ہوں (یعنی اللہ کا حکم تم کو سنا دینا پہنچا دینا)۔

أَرِيدُ عَلِيًّا ابْنَةَ حَمْرَةَ - حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے کہا گیا۔  
فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِيهَا - میں نے اس سے یہ چاہا کہ وہ خود کو مجھے دیدے (یعنی میں اس سے صحبت کروں)۔

تُرِيدُونَ شَيْئًا - اب تم اور کچھ چاہتے ہو (یعنی جو نعمتیں بہشت کی تم کو ملی ہیں ان سے بڑھ کر اور کچھ چاہتے ہو)۔  
رَيْبٌ - ارزاں ہونا، موٹا ہونا، پتلا ہونا۔  
إِرَاةٌ - پتلا ہونا۔

تَرَكْتُ الْمَخْرَجَ - میں نے مغز کو پتلا چھوڑا (یعنی شدت قحط اور گرانی کی وجہ سے لوگ اور جانور دبلے ہو گئے تھے ان کی ہڈیوں کا گودا پتلا ہو گیا تھا)۔  
رَيْسٌ - اتر کر چلنا، غالب آنا، انتظام کرنا۔  
رَيْسٌ - سردار (جیسے رئیس ہے)۔

رَيْسٌ - جہاز کا کپتان۔  
رَيْسٌ - مال اور اسباب جمع کرنا، تیر پر پیکان لگانا، کھلانا پلانا، پہنانا، مدد کرنا، مال دار بنانا۔  
تَرَيْسٌ - تیر میں پر لگانا، پرندے کے پر اگنا، خرابی کے بعد خوشحال ہو جانا۔

إِرْيَاشٌ - خوش حال ہونا۔

آدمی کو بخیل بنانے والی ہے اور نامرد کرنے والی ہے اور جاہل بنانے والی ہے (کیونکہ انسان عموماً اولاد کی خاطر مال جوڑتا ہے بخیل بنتا ہے لڑائی میں بھاگتا ہے، جان بچاتا ہے، علم و ہنر حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے، جہالت اور نادانی میں مبتلا ہوتا ہے)۔  
هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا - امام حسن اور امام حسین دنیا میں میری روزی ہیں، چین اور راحت ہیں یا خوشبو ہیں (جن سے میں محفوظ ہوتا ہوں)۔

أَوْصِيكَ بِرَيْحَانَتِي خَيْرًا فَبِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ تَنْهَدًا رُمُكَانَكَ - اے علی! میں تجھ کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تو میرے دونوں ریحانوں سے دنیا میں اچھی طرح پیش آنا اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں (جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو حضرت علیؑ نے کہا، ایک ستون آپ تھے۔ پھر جب حضرت فاطمہؑ گزر گئیں تو کہا، یہ دوسرا ستون تھیں۔ دونوں ریحانوں سے مراد امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں ہم کو ان کے گردہ میں اٹھانا)۔

إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ - جب تم میں سے کسی کو خوشبودی جائے (جیسے پھول یا عطر وغیرہ) تو اس کو زرد نہ کرے (کیونکہ اس کے رکھنے یا بیجانے میں کوئی محنت نہیں ہے وہ ہلکی چیز ہے لہذا قبول نہ کر کے دینے والے کا دل دکھانا مناسب نہیں)۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتِي - امام حسن اور امام حسین دونوں میرے ریحان ہیں (میں ان کو چومتا اور دل کو خوش کرتا ہوں)۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَرَيْحَانَتِهِ - میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس سے روزی مانگتا ہوں)۔

رَيْدَةٌ - مطلب مراد۔  
إِنَّ الشَّيْطَانَ يَرِيدُ ابْنَ آدَمَ بِكُلِّ رَيْدَةٍ - شیطان ہر ایک مطلب سے آدمی زاد کا قصد کرتا ہے۔

رَيْدَانٌ - مدینہ میں ایک محل تھا حارث بن سہلی کے خاندان کا۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ء	ی	ے	لَعْنَةُ الْحَائِضِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------

والے پر (جو دونوں کے بیچ میں دلالتی کرے)۔

لَا تَسْعُدُ عَلٰی رَيْشٍ يَارِيشَ - پر یا پروں پر سجدہ نہ کر  
(بعض نے کہا یہاں ریش سے عدہ لباس مراد ہے)۔

رَيْطَةٌ - نرم ملائم چادر یا اکھری چادر۔

إِبْتَاعُوا لِي رَيْطَتَيْنِ نَقِيَّتَيْنِ - میرے لیے دو صاف ستھری  
چادریں (کفن کے لیے) خریدیں (انہوں نے کہا نئے کپڑوں  
کی زندہ لوگوں کو زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت مردے  
کے، کیونکہ کفن گل سرسکر مٹی میں مل جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی فرمایا تھا کہ مجھ کو میرے دو  
پرانے کپڑوں میں دفن کر دینا، نئے کپڑوں کے زندہ افراد زیادہ  
حقدار ہیں)۔

وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَيْطَةٌ مِنْ رِبَاطِ الْجَنَّةِ - ان میں  
سے ہر ایک کے پاس بہشتی چادروں میں سے ایک چادر تھی۔

أَتَى بِرَأْسِطَةٍ فَنَمَذَلْ بَعْدَ الطَّعَامِ بِهَا - کھانے کے بعد  
ایک کپڑا لایا گیا انہوں نے اسکو تولیہ بنایا (اس کے ہاتھ اور منہ  
پونچھا)

أَتَى بِرَأْسِطَةٍ يَمْتَمَذَلُ بِهَا بَعْدَهُ فَكَرِهَهَا - کھانے  
کے بعد ان کے پاس ایک کپڑا لایا گیا، تاکہ اس سے ہاتھ  
اور منہ پونچھیں (اس کا تولیہ بنا لیں) مگر انہوں نے اس کو پسند  
نہیں کیا۔

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ رَيْطَةٌ عَلٰی أَنْفِهِ - آپ نے اپنی ناک  
پر چادر ڈال لی (جب اس کی روح کی بدبو کا ذکر فرمایا مجمع البحار  
میں ہے):

رَيْطَةٌ - وہ چادر جو نہیں نہ ہو۔

وَعَلَيْهِ رَيْطَتَانِ رَيْطَةٌ مِنْ أَرْجُوَانِ الشُّوْرِ وَرَيْطَةٌ مِنْ  
كَافُورٍ - حضرت علیؓ بہشت میں دو چادریں پہنے ہوئے ہیں  
ایک نور کی دوسری کافور کی۔

مُرْتَدٍ بِرَيْطَتَيْنِ - دو چادریں اوڑھے ہوئے۔

رَبِيعٌ يَأْبُوْعُ يَارِبَاعَ يَارَبَعَانَ - بڑھتا زیادہ ہونا، پاک صاف  
ہونا، ترپنا، ڈرنا، لوٹنا۔

تَرْبِيعٌ - جمع ہونا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا مِنْ رِيَاشِهِ - شکر اس خدا کا یہ  
اس کی زمینوں میں سے ہے۔

رَيْشٌ اور رِيَاشٌ - جو لباس ظاہر ہو (محیط میں ہے فاخرہ  
لباس ارزانی معاش اور سامان)۔

كَانَ يُفْضِلُ عَلٰی امْرَأَةٍ مُؤْمِنَةٍ مِنْ رِيَاشِهِ حضرت علی  
مسلمان عورت پر اپنی معاش میں سے احسان کرتے تھے۔

يَفُكُّ عَانِيَهَا وَيَرِيشُ مُمْلِقَهَا - تیدی کو خلاصی دلاتے  
تھے اور مفلح کی مدد کرتے تھے (اس کو زندگی کا سامان عطا  
کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَأْسَةٌ - یعنی) اس کے ساتھ سلوک کیا)۔

إِنَّ رَجُلًا رَأَسَهُ اللَّهُ مَالًا - ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے  
دولت دی تھی (ایک روایت میں رَأَسَهُ ہے سین ہملہ سے مگر یہ  
صحیح نہیں ہے)۔

الرَّأْيُ يَشُونَ وَلَيْسَ يُعْرَفُ رَأْيُشُ  
وَالْقَانِلُونَ هَلُمَّ لِلْأَضْيَافِ

لوگوں کو دینے والے جب کوئی دینے والا نہیں معلوم ہوتا۔ اور  
مہمانوں کو یوں کہنے والے آؤ۔

هُمْ كَسِيهَامِ الْجَعْبَةِ مِنْهَا الْقَانِمِ الرَّائِشُ - (حضرت  
عمر نے جریر سے کوفہ والوں کا حال پوچھا انہوں نے کہا) ترش  
کے تیروں کی طرح کوئی تو ان میں سے سیدھا پر دار ہے (اور  
کوئی کج اور خراب ہے) (مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے  
دونوں طرح کے لوگ ہیں)۔

أَبْرَى النَّبْلِ وَأُرَيْشُهُا - میں تیر کو تراشنا تھا، اس میں  
پیکاں لگا تھا (عرب کہتے کہ:

رَشْتُ السَّهْمِ أُرَيْشُهُا - میں نے تیر کو پر لگایا یا اس میں  
پر لگاتا ہوں)۔

لَأَبَاسٍ بِرَيْشِ الْمَيِّتِ - مردار کے پر میں کوئی قباحت  
نہیں (اگر وہ پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا، کیونکہ وہ پاک  
ہے اور اکثر علماء کا یہی خیال ہے)۔

لَعْنُ اللَّهِ الرَّائِشِي وَالْمُرْتَشِي وَالرَّائِشَ - اللہ لعنت  
کمرے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلانے

## لَحَائِمُ الْحَرَامِ

س ش ص ز ر ذ ح ج ت ث ب ا

ہیں کھیت والے نہیں (یعنی ہم دیہاتی ہیں شہر والے نہیں ضرع  
تھیں جانوروں کو پالنے والے ان کا دودھ پینے والے)۔

هِيَ اَرْضٌ رَيْفِنَا وَمَيْرَسْنَا - وہ زمین ہماری کھیتی باڑی  
اور باہر سے غلہ لانے کی ہے۔

أَنْقُلُ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرَّيْفِ - میں اپنے بال بچوں کو  
کسی سرسبز آباد زمین جہاں ارزانی ہو لے جاؤں۔

وَلَمَّا دَنَا النَّاسُ مِنَ الرَّيْفِ - اور جب لوگ ایسی زمین  
کے نزدیک پہنچے جو شاداب تھی (وہاں میوے انگور وغیرہ بہ  
کثرت تھے تو زیادہ شراب پینے لگے اس لیے حضرت عمر نے  
اس کی سرابڑھادی)۔

رَيْقٌ - بہنا چمکانا۔

إِرَاقَةٌ - بہانا۔

تَوَيْقٌ - بہنا۔

رَيْقٌ - تھوک جو منہ کے اندر ہو نہا رہنا۔

فَإِذَا بَرِقَ سَيْفٌ مِّنْ وَرَائِي - دفعتاً سیرے پیچھے سے  
تلوار کی چمک دکھائی دی (صحیح روایت یوں ہی ہے یعنی بہ کسرہ با  
اور فتح را اگر بہ فتح با اور بہ کسرہ را ہو تب تو معنی ظاہر ہیں)۔

بَرِيقٌ - چمک۔

كَأَنَّ يَهْرَبُ الْمَاءَ فَتَيْمٌ - (نماز کا وقت آنے سے  
پہلے) پانی بہا دیتے تھے (دوسرے کاموں میں خرچ کر ڈالتے  
پھر (نماز کے وقت) تیمم کر لیتے)۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ  
کیا ہے پیشاب کرتے پھر (نماز کے لیے) تیمم کر لیتے (جب  
پانی نہ ملتا)۔

مُطَلَبُ دَمِ امْرِئٍ يَهْرَبُ - کسی شخص کے خون کا خواہاں  
اس کو بہانے کے لیے (گھینٹی ناحق خون کرنے کا طالب)۔

أَهْرَبُوهَا - ان ہانڈیوں کو بہا دو (ان کو الٹ دو اس میں  
جو کچھ ہے وہ بہ جائے)۔

أَرَاقٌ - بہایا (ہمزہ کو ہا سے بدل دیا ہوا ق ہوا پھر ہمزہ کو  
بھی لے آئے اھراق ہوا - مضارع يَهْرَبُ ہے)۔

تَوَيْعٌ - ٹھہرنا، توقف کرنا، حیران ہونا، آنا جانا۔

اسْتَبْرَاعَةٌ - حیران ہونا۔

أَمَلِكُوا الْعَجِينَ فَإِنَّهُ أَحَدُ الرَّيْعِينَ - آٹے کو اچھی طرح  
گوندھو وہ ان دونوں میں سے ایک ہے جو بڑھ جاتا ہے (آنا

پس کر گیہوں سے زیادہ ہو جاتا ہے اور گندھ کر خشک آٹے  
سے)۔

لِكُلِّ مَسْكِينٍ مَّدَّةٌ حِنْطِيَّةٌ رَيْعَةٌ إِدَامَةٌ - (قسم کے  
کفارے میں) ہر مسکین کو گیہوں کا ایک مددیا جائے وہ ہسکر جو  
زیادہ ہو جاتا ہے یہی گویا سالن ہے (اس کے عوض میں مسکین  
سالن خرید سکتا ہے)۔

مَاءٌ نَّارِيْعٌ - ہمارا پانی لوٹ کر جاتا ہے۔

إِنْ رَاعَ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ فَقَدْ أَفْطَرَ - اگر تے میں  
سے کچھ حصہ پھر لوٹ کر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے

گا۔

إِنِّهَا كَيْمَرِيْعٌ مِّسْبَاعٌ - یہ اونٹنی آدی کو سفر میں لے جا کر  
پھر لوٹا لاتی ہے اور اس کی خدمت اچھی طرح نہ کرو (کھانے

پانی کی پوری طرح خبر گیری نہ رکھو) جب بھی وہ برداشت کر لیتی  
ہے (سقط نہیں ہوتی)۔

رَايَعَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں (کہتے ہیں حضرت  
آمنہ کی قبر وہیں ہے)۔

رَيْعٌ - ٹیلہ، ٹپ یا پہاڑ۔

تَوَيْعُ السَّمَنِ - مٹاپا آیا اور گیا۔

مَوَيْعَةٌ - سرسبز زمین۔

رَيْفٌ - سرسبز اور آباد زمین میں جانا (جیسے اِرْيَافٌ ہے)۔

تُفْتَحُ الْأَرْيَافُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهَا النَّاسُ - سرسبز  
اور شاداب ملک فتح ہوں گے لوگ وہاں چلے جائیں گے (یہ

جمع ہے ریف کی - اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر کھیت یا باغات  
ہوں یا جہاں پر پانی ہو)۔

كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ - ہم گوردوالے

جب منہ سے نکل آئے تو اس کو بڑا ق کہتے ہیں۔

جس میں سے نکل نہ سکے)۔

لِتَعْلَمَ أَيُّنَا الْمَرِيئُ عَلَى قَلْبِهِ وَالْمُعْطَى عَلَى بَصَرِهِ۔  
تا کہ تو جان لے ہم میں سے کس کے دل پر رنگ چھایا ہے اور  
اس کی آنکھ پر پردہ پڑ گیا۔

هُوَ الرَّانُ۔ (مجاہد نے وَأَحَاطَتْ بِهِ حَاطَتُهُ کی تفسیر میں  
کہا وہ ران ہے۔ رَانَ اور رَيْنُ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ جیسے  
عاب اور عیب)۔

إِنَّ الصِّيَامَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ۔ روزہ  
دار لوگ بہشت میں باب الریان سے داخل ہوں گے۔

رَيَّانُ۔ اس دروازے کا نام ہے جس کا سطر بالا میں بیان  
کیا گیا یا یہ رَوَاءُ سے نکلا ہے یعنی پانی جو آدمی کی پیاس  
بجھائے۔ (مطلب یہ ہے کہ روزہ داروں نے چونکہ دنیا میں  
اپنے کو بھوکا اور پیاسا رکھا تو آخرت میں سیرابی کے دروازے  
سے بہشت میں جائیں گے۔ یعنی بہشت میں پہنچنے سے پہلے  
سیراب کر دیئے جائیں گے)۔

رَيْنُ۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ رَيْنُ) موٹے اور کثیف  
پردہ کو کہتے ہیں۔

رَيْهَقَانُ۔ زعفران۔

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ  
مَصْبُوعٌ بِالرَّيْهَقَانِ۔ آنحضرت ﷺ ہمارے درمیان  
تشریف لائے آپ زعفران میں رنگا ہوا قمیص پہنے تھے (شاید  
یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہو جب زعفران سے رنگے ہوئے  
کپڑے پہننے سے مردوں کو آپ نے منع فرمایا۔ بعض کا قول  
ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ اور بعض علماء نے نوشاہ کے لئے  
زعفران کا استعمال جائز رکھا ہے)۔

رَيْهٌ۔ آنا جانا۔

رَايَةٌ۔ جھنڈا۔

سَأْطَى الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَرَسُولُهُ۔ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور  
رسول محبت کرتے ہیں (یہ آپ نے جنگ خیبر میں فرمایا۔ ایک  
روایت میں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ سب

إِمْسُحْ ذِكْرَكَ بِرَيْفِكَ۔ اپنے ذکر پر تھوک مل دے  
(دوساں کو دفع کرنے کے لیے اگر کچھ تری معلوم ہو تو تھوک کی  
تری سمجھ پيشاب کا قطرہ آنے کا وہم نہ رہے)۔

رَائِقُ۔ چمکدار بہتر افضل اور وہ شخص جو نہار منہ ہو۔  
رَيْلُ۔ رال بہنا۔

رِيَالُ۔ لعاب اور ایک مکہ ہے مشہور۔

رَيْمٌ۔ بھگنا نال ہونا جدا ہونا دور ہونا اقامت کرنا۔  
لَا تَرَوْمْ مِنْ مَنَزِلِكَ عَدَا أَنْتَ وَبَنُوكَ۔ کل تم اور  
تمہارے بیٹے اپنے مکان سے جدا نہ ہوں (مکان ہی میں  
رہیں)۔

قَوَّالِكُوعِيَّةٍ مَا رَأَمُوا۔ قسم کعب کی وہ جدا نہیں ہوئے۔

رَيْمٌ۔ یہ کسرہ والا ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب  
لَا أَرِيْمُ عَنْ مَكَانِي۔ میں اپنی جگہ سے نہیں ہلوں گا۔

قَلَمُ يَوْمِ حِمَصٍ۔ ابھی اس نے حمص کو نہیں چھوڑا تھا یا  
ابھی حمص میں نہیں پہنچا تھا (حمص ایک شہر کا نام ہے شام  
میں یہاں تک کہ اس کے پاس اس کے یار ضفاطر کا خط  
پہنچا اس کی رائے بھی ہرقل کی رائے کے موافق تھی کہ آں  
حضرت سچے پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ضفاطر تو صدق دل سے  
مسلمان ہو گیا اور ہرقل سلطنت کی طمع سے نصرانی ہی رہا۔ امام  
احمد نے روایت کی ہے کہ ہرقل نے آنحضرت کو تھوک سے لکھا  
کہ میں مسلمان ہوں آپ نے فرمایا وہ نصرانی ہے اور ظاہر میں  
مصلحت اور خوف سے لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں)۔

مَرِيْمٌ۔ حضرت عیسیٰ کی والدہ ماجدہ جو تمام جہاں کی عورتوں  
سے افضل ہیں۔

لَسْتُ أَرِيْمُ حَتَّى يَقْدَمَ ابْنُ عَمِيٍّ وَأَخِي۔ میں یہاں  
سے سرکنے والا نہیں جب تک میرے چچا کا بیٹا اور میرا  
بھائی (یعنی حضرت علی نہ آجائے)۔

رَيْنُ يَارِيُونُ۔ غالب ہونا پلید ہونا جمناد حانپ لینا۔

أَصْبَحَ وَقَدَرَيْنَ يَهْ۔ صبح کی اس نے اس حال میں کہ  
قرضوں نے اس کو ڈھانپ لیا ہے (اہل عرب کہتے ہیں:  
رَيْنُ بِالرَّجُلِ رَيْنًا۔ جب وہ ایسی مشکل میں پھنس جائے

حَتَّىٰ إِنِّي لَا رَى الرَّبِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْفَارِيَّ - یہاں تک کہ میں نے دیکھا تری اور تازگی میرے ناخنوں سے پھوٹ رہی ہے۔

يَجِيئُ لَهُمْ بِالرَّبِّيَّ - ان کے لئے پانی جوش مارے۔  
يُقِيدُهُ أَوْ يَجْعَلُ فِي رَقَبَتِهِ رَايَةً - بھگلوڑے غلام کے بیڑی ڈالے یا اس کی گردن میں طوق پہنائے۔

رَوَى - ایک ملک ہے ایران میں۔ اس کی نسبت برخلاف قیاس رَاوِي ہے۔

رَوَى - خوبصورتی، اچھا منظر رَايَةً اس داغ کو بھی کہتے ہیں، یعنی نشان کو جو بھگلوڑے غلام کی گردن پر داغ دیا جاتا ہے۔

صحابہ! تنظار کرتے رہے کہ دیکھئے یہ کون شخص ہو، بالآخر آپ نے دوسرے روز صبح کو حضرت علیؑ کو بلایا، ان کو جھنڈا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خیبر کو ان کے ہاتھ پر فتح کرا دیا (اہل عرب کہتے ہیں:

رَبِيَّتُ الرَّايَةِ - میں نے جھنڈا گاڑا۔)  
الَّذِينَ رَايَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجْعَلُهَا فِي عُنُقِ مَنْ اَدْلَهُ - قرعہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک طوق ہے جس کو وہ ذلیل کرنا چاہتا ہے اس کی گردن میں پہنا دیتا ہے۔

كِحْرَةً لِّه الرَّايَةَ وَرَتَّخَ فِي الْقَيْدِ - جو غلام بھگلوڑا ہو اس کے گلے میں طوق ڈالنا برا سمجھا اور بیڑی ڈالنے کی اجازت دی۔



ز

# کتاب الزوال

زَبَاءُ - ایک عورت کا لقب ہے اور سخت آفت -  
زَبَابٌ - مٹی فروش -

يَعْبِيءُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ شَجَاءً أَقْرَعَ لَهُ زَبِيَّتَانِ - تم  
میں سے ایک کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی جاتی ہو) سمجھے  
سانپ کی شکل بن کر قیامت کے دن آئے گا - اس کی آنکھوں  
پر دو کالے عینے (نقطے) ہوں گے (کرمانی نے کہا یہ سخت  
خوفناک سانپ ہوتا ہے -)

وَزَبَبٌ ضَمَاعَاكٌ - تیرے دونوں ہونٹوں کے کناروں  
سے (شدقین سے) تھوک نکلنے لگا -

ضَمَاعَانٌ - منہ کے دونوں جانب جہاں ہونٹ ملے ہیں -  
أَنَا إِذَا وَاللَّهِ مِثْلُ النَّبِيِّ أُحِيطَ بِهَا فَقِيلَ زَبَابٌ زَبَابٌ  
حَتَّى دَخَلَتْ حُجْرَهَا ثُمَّ أُخْفِيَ عَنْهَا فَأَجْتَرُ بِرَجُلِهَا  
فَذَبَحَتْ - جب تو میں خدا کی قسم اس بچو کی طرح ہوں گا جس کو  
لوگ گھیر لیتے ہیں اور اس کو (مانوس کرنے کے لیے) زباب  
زباب پکارتے ہیں وہ اپنے سوراخ میں گھس جاتا ہے پھر کھود کر  
اس کا پاؤں کھینچ کر باہر نکالتے ہیں اس کو کاٹ ڈالتے ہیں (یہ  
حضرت علی نے فرمایا - مطلب یہ ہے کہ میں اسی طرح دھوکا دیکر  
نہ مارا جاؤں گا بلکہ دشمنوں سے مقابلہ کروں گا) -

زَبَابٌ - ایک قسم کا بڑا چوہا ہے جس کو سماعت نہیں ہوتی -  
(شاید بجواس کو کھاتا ہوگا جیسے بڑی کو کھاتا ہے) -

كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْئَلَةٍ مُعْضِلَةٍ قَالَ زَبَاءُ ذَاتِ  
وَيْرٍ وَلَوْ سُئِلَ عَنْهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ لَا عُضِلَتْ  
بِهِمْ - عامر شعی سے جب کوئی مشکل مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ کہتے

ذ - گیارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں  
اس کا عدد سات ہے -

## باب الزاء مع الهمزة

زَأَدٌ - ڈرانا -

فَزَيْدٌ - ڈرایا گیا -

زَأَزٌ - چیخنا، چلانا (جیسے زَيْبُو اور نَزَارٌ ہے - اکثر شیر کے آواز  
کرنے کو کہتے ہیں) -

مَرْزَبَانُ الزُّرَّاءِ - جھاڑی جنگل کاریں -

زُرَّاءٌ - جھاڑی کو کہتے ہیں جہاں گنجان درخت ہوتے ہیں  
کیونکہ شیر اکثر ایسے ہی مقام میں رہتا ہے -

إِنَّ الْجَارُودَ لَمَّا أَسْلَمَ وَقَبَ عَلَيْهِ الْحُطَمُ فَأَخَذَهُ  
وَشَدَّهُ وَجَعَلَهُ فِي الزُّرَّاءِ - جارود جب مسلمان ہو گیا تو  
ظالم چرواہے نے اس پر حملہ کیا اس کو پکڑا اور باندھا اور جھاڑی  
میں ڈال دیا -

## باب الزاء مع الباء

زَبٌ - بھرنا ڈوبنے کے قریب ہونا بہت باتیں کرنے سے  
ہونٹوں کے کناروں پر تھوک آجانا -

زَبِيْبٌ - مٹے -

تَزَبَّتْ - سوکھ جانا -

إِزْرَبَاتٌ - بھر جانا -

زُبٌ - عضو تاسل -

## لَحَائِمُ النَّبَاتِيَّةِ

ح ج خ د ذ ر ز س ش ص

تھا۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ مذکورہ حدیث منسوخ نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ متقوس اور اکیدر اور نجاشی اہل کتاب تھے نہ کہ مشرک، آپ نے مشرک کا ہدیہ پھیر دیا تا کہ اس کو رنج اور احساس کمتری پیدا ہو اور وہ قبول اسلام کی طرف مائل ہو دوسرے یہ کہ ہدیہ قبول کر لینے سے ہدیہ بھیجنے والے کی طرف دل مائل ہوتا ہے اس کے لئے جذبات قدر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے مشرکین کے لئے ان امور کو پسند نہیں فرمایا۔

ثُمَّ أَقْبَلُ مُزْبَدًا كَالثَّبَاتِ - پھر سمندر کی طرح کف مارتا (جھاگ اڑاتا) ہوا آیا۔

زُبْدٌ - بھین اور کف۔

نَهَى عَنْ زُبْدِ الْمُشْرِكِينَ - مشرکوں کا ہدیہ لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

أَبَى اللَّهُ زُبْدَ الْمُشْرِكِينَ وَطَعَامَهُمْ - اللہ تعالیٰ مشرکوں کے ہدیے اور کھانے سے انکار کرتا ہے۔

زُبْدَةٌ - ہارون رشید کی بیوی کا نام ہے جس نے مکہ کی نہر بنوائی۔

زُبْدٌ - بھین اور سکھ۔

زُبْدَةٌ - عمدہ اور بہتر (اس کی جمع زُبْدٌ ہے)

زُبْرٌ - پتھر مارتا، لکھنا، جھڑکنا۔

تَزْبُورَةٌ - لکھنا۔

إِزْبَارٌ - مونا ہونا بہادر ہونا۔

زُبْرٌ - کتب (اس کی جمع زُبُورٌ ہے)۔

زُبُورٌ - کتاب (اس کی جمع زُبُورٌ ہے)۔

وَعَدُّ مِنْهُمْ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا زُبْرَ لَهُ - اور ان میں سے اس کمزور کو گناہ جس میں عقل نہیں ہے (جو بری بات سے اس کو جھڑکے اور روکے)۔

فَزُبْرَةٌ - اس کی کوئی چیز کیا جھڑکا۔

إِذَا رَدَدْتُ عَلَيَّ السَّائِلَ ثَلَاثًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَزْبُرَهُ - جب تو مانگنے والے کو تین بار (زری سے) جواب دے دے (بھائی اللہ کریم ہے اور کہیں جاؤ! اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے) پھر (وہ نہ مانے اور چٹ کر سلسلہ طلب جاری

یہ تو سخت (کٹھن) آفت ہے (عرب کے لوگ سخت مصیبت کو ”زباہ ذات دبر“ کہتے ہیں) اور اگر یہ مسئلہ آنحضرت کے اصحاب سے پوچھا جاتا تو ان کو بھی مشکل معلوم ہوتا۔

زُبْبٌ - بہت ہال ہونا (مطلب یہ ہے کہ اس آفت میں ہال اور اون دونوں جمع ہیں)۔

يَبْعَثُ أَهْلَ النَّارِ وَقَدْ هُمُ فَيَزْجَعُونَ إِلَيْهِمْ زُبًّا حُبْنًا - دوزخ والے اپنی طرف سے ایک جماعت کو (بہ طور اچھی کے) بھیجیں گے وہ اس حال میں لوٹ کر آئیں گے کہ اوپر کا جسم لاغر اور جوڑ دبلے اور نیچے کا جسم موٹا (جیسے استقاء کی بیماری میں ہوتا ہے) ان کے پیٹ میں زرد پانی بھرا ہوگا۔

حُبْنٌ - جمع ہے حَبْنٌ کی وہ شخص جس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا ہو۔

كَأَنَّ زَانِسَةَ زَبَيْبَةَ - اس کا سر گویا ایک منقہ ہے (سو کھا اعمور مطلب یہ ہے کہ اس کا سر چھوٹا اور بیوقوف اور حقیر ہو۔ یعنی اگر ایسی چھوٹی کھوپڑی کے شخص کو بھی اگر خلیفہ وقت حاکم یا امیر مقرر کر دے تو اس کی اطاعت کرنا چاہئے اور سب و طاعت میں کوتاہی نہ کرنا چاہیے)۔

زُبُوبٌ - ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

زُبْدٌ - مسکھ کھانا، عطا کرنا، کھن کھانا۔

إِزْبَادٌ - بھین اٹھانا، جھاگ مارتا، غصہ ہونا۔

زُبَادٌ - ایک جانور ہے جس کی دم کے نیچے سے مشک نکلتا ہے۔ یعنی مشکلی بلاؤ۔ یا وہ مشک جو اس کے مقعد پر سے نکالتے ہیں۔

إِنَّا لَا نَقْبَلُ زُبْدَ الْمُشْرِكِينَ - ہم مشرکوں کا عطیہ نہیں قبول کرتے (اہل عرب کہتے ہیں)۔

زُبْدَةٌ يَزْبُدُهُ - بہ کسرہ یا مضارع میں) اس کو دیا اور دیتا ہے (لیکن يَزْبُدُهُ یہ ضمہ اس کے معنی بھین ہیں۔ خطابی نے کہا) شاید یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے کیونکہ آپ نے متقوس کا ہدیہ ماریہ قبلیہ کو قبول فرمایا تھا اسی طرح اس کے بیچے ہوئے شجر کو۔ اسی طرح ایک بار اکیدر حاکم دومتہ الجندل کا ہدیہ قبول کیا اور اسی طرح نجاشی بادشاہ حبش کا ہدیہ بھی قبول فرمایا



کتاب کو کہتے ہیں جو حضرت داؤد پر اتری تھی۔)

فِي زُبُرِ دَاوُدَ - داؤد کی کتاب میں (ایک روایت میں فی زبرد داؤد ہے یعنی ان کی کتابوں میں)۔

أَمَّا الْغَائِرُ فَمُزْبُورٌ - جو آئندہ ہونے والی بات ہے وہ کتاب الجفر والجامع میں لکھی ہے۔

زُبُورٌ - بجز - جو ڈنک مارتی ہے مشہور جانور ہے (حدیث میں ہے کہ یہ گوشت بیچنے والا تھا اور لوگوں کو وزن میں کم گوشت دیا کرتا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخ کر کے زبور بنا دیا کذابی مجمع المحرین)۔

زُبُوجٌ - آرائشی زینت سونا، ہلکا ابر جس میں سرنی ہو۔ اس کی جمع زبارج ہے۔

مُزْبُوجٌ - مزین آراستہ

حَلَبَتِ الدُّنْيَا فِي أَعْيُنِهِمْ وَرَأَقَهُمْ زُبُرُجُهَا - دنیا ان کو آنکھوں میں شیریں اور آراستہ معلوم ہوئی اور ان کی اس کی آرائشی پسند آئی (اس کی رعنائیوں میں کھو گئے)۔

زُبُوعٌ - غصے سے بات کرنے والا۔

تَزْبُوعٌ - غصہ کرنا، خلقی، سخت کلامی۔

لَمَّا عَزَلَهُ مَعَاوِيَةُ عَنْ مِصْرَ جَعَلَ يَتَزْبَعُ مَعَاوِيَةَ فِي عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ كَمَا مِصْرَ حُكومت سے معزول کیا تو وہ لگے بڑبڑانے (معاویہ کو سخت ست کہنے لگے کیونکہ عمرو بن عاص کا معاویہ پر بڑا احسان تھا)۔

زُوبَعَةٌ - گولا (یعنی وہ ہوا جو بشکل ستون گرد و غبار کو اوپر لے جاتی ہے)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ النِّجْنِ وَالْإِنْسِ وَزَوَائِعِهِمْ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں رات کو ناگاہ آنے والے جن اور آدمیوں سے اور شیطان یا جن کے سرداروں سے۔

زُبُقٌ - نوچنا، قید کرنا، ملا دینا۔

إِسْرِبَاقٌ - داخل ہونا۔

زَابُوقَةٌ - گھر کا کونہ یا چورخانہ (حدیث میں جب زَابُوقَةٌ کا ذکر ہے، وہ ایک مقام ہے بصرہ کے قریب جہاں جنگ جمل ہوئی تھی)۔

رکھے) تو (ایسی صورت میں) تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر تو اس کو جھڑک دے (یعنی سختی سے منع کرے)۔

كَيْفَ وَجَدْتَ زَبْرًا أَقْطَا وَتَمْرًا أَوْ مُشْمَعَلًا صَقْرًا - تم نے زبیر کو کیا پیر اور کھجور کی طرح پایا (یعنی نرم و ملائم اور بزدلا) یا باز کی طرح چالاک اور مستعد تیز رو (یہ جملہ حضرت صفیہ زبیر کی والدہ نے کہا)۔

دَعَا فِي مَرَضِهِ بَدْوًا وَقَوْمًا - حضرت ابو بکر صدیق نے (اپنے مرض موت میں) دعوات اور قلم منگوا یا (اپنے بعد خلیفہ کو نامزد کرنے کے لئے حضرت عمر کا نام لکھ دیا)۔

كَانَ لَهُ جَارِيَةٌ سَلْبَةُ اسْمُهَا زَبْرَاءُ فَكَانَ إِذَا غَضِبَتْ قَالَ هَاجَتْ زَبْرَاءُ - اخف بن قیس کی ایک لونڈی تھی زبان دراز اس کا نام زبراء تھا، جب وہ غصہ کرتی تو اخف کہتے زبراء کو جوش آ گیا (اصل میں زبراء اخف کی بد زبان لونڈی کا نام تھا۔ پھر ہر شخص کو جو سخت غصہ کرنے کا عادی ہوتا زبراء کہنے لگے گناہ یہ میں ہے)۔

زُبُرَاءٌ - تانیف ہے اذبُرُ کی یہ زُبُرَاءٌ سے ماخوذ ہے اور 'زبراء' ان بالوں کو کہتے ہیں جو شیر کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوتے ہیں)۔

أَتَى بِأَسِيرٍ مُضَدَّرٍ أَزْبَرٍ - (عبدالملک بن مروان کے پاس) ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ اور کندھا خوب بڑا تھا۔

إِنْ هِيَ هَرَّتْ وَأَزْبَارَتْ فَلَيْسَ لَهَا - اگر اس نے بھونکنا شروع کیا اور اس کے رو میں کھڑے ہو گئے تب اس کو یہ نہیں ملے گا۔

زَبِيرٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے (کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی پہاڑ پر کلام فرمایا تھا)۔

زَبِيرٌ - ابن عبدالرحمن بن نفیخہ ز اور کسرہ با (وہ صحابی ہیں جن کو عورت نے ان کے نامزد ہونے کی شکایت کی تھی)۔

زُبَيْرٌ بن عوام، عشرہ مبشرہ میں مشہور صحابی ہیں (یہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت کے چھوٹی بیٹی زاد بھائی تھے)۔

زُبُورٌ - ہر ایک حکمت کی کتاب (اب عرف میں اس آسانی

# لَعْنَةُ الزُّنْبُقِ

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

(مارکر) بنا دیتی ہے۔

رُبَمَا زَبْنَتْ فَكَسَّرَ أَلْفَ خَالِيهَا۔ کبھی دودھ دینے والے کولات مار کر اس کی ناک توڑ دیتی ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

نَافَةَ زَبُونٍ۔ وہ اونٹنی جو دودھ دوہنے والے کولات مارے اور دودھ نہ دوہنے دے۔

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ الزَّيْبِنِ۔ اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جس کا پاخانہ اور پیشاب زور کر رہا ہو اور وہ روک رہا ہو۔

زُبَانِيَّةٌ۔ پولس کے لوگ دوزخ کے فرشتے جو لوگوں کو اس میں دھکیل دیں گے۔

زَبُونٌ۔ خریدار دھکڑا آشنا۔

زُبِيٌّ۔ اٹھانا ہانک لے جانا۔

زُبَيْتَةٌ۔ کھودنا (اہل عرب کہتے ہیں)۔

زَبَاهُ بَشْرٌ۔ اس پر بڑائی لگائی۔

زَابِيَانٌ۔ دونہریں ہیں فرات کے قریب۔

نَهَى عَنْ مَزَابِي الْقُبُورِ۔ قبروں پر نوحہ کرنے سے۔ مردے کے اوصاف پکار پکار کر بیان کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (اہل عرب کہتے ہیں)۔

مَا زَبَاهُمْ إِلَى هَذَا۔ ان کو ادھر کس نے بلایا (بعض نے کہا)

مَزَابِيٌّ جَمْعٌ هِيَ مِزْبَاةٌ كِي۔ یعنی گڑھا (مطلب یہ ہے کہ قبروں کو گڑھے کی طرح مت بناؤ بلکہ بغلی بناؤ۔ بعض نے اس حدیث میں غلطی سے مَزَابِي الْقُبُورِ پڑھا ہے۔ یعنی قبروں پر مرثیہ خوانی سے منع فرمایا۔ سیوطی نے کہا یہ غلطی نہیں ہے بلکہ صحیح ہے۔ خطابی اور فارسی نے ایسا ہی کہا ہے مرثیوں سے یہاں وہ مرھے مراد ہیں جو نوحہ کے ساتھ پڑھے جائیں جیسے جاہلیت کا رواج تھا)۔

سُئِلَ عَنْ زُبَيْتَةِ أَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَاغَمُونَ فِيهَا فَهَوِيَ فِيهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِأَخْرُوتِ عَلْقِ الثَّانِي بِثَالِثٍ وَالثَّالِثُ بِرَابِعٍ فَوَقَعُوا فِيهَا فَخَدَّشَهُمُ الْأَسَدُ فَمَاتُوا فَقَالَ عَلِيٌّ

لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرٌ مِنَ الزُّنْبُقِ۔ جسم کے لئے چینی کے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

كَأَنَّ يَنْسَعَطُ بِالسَّلْيَانِ وَالزُّنْبُقِ۔ ناک میں شلیشا اور زنبق ڈالتے تھے (شلیشا ایک تیل ہے جو عرب میں مشہور ہے)۔

زُبْنُقٌ۔ (بہ کسرہ زائے معجم) ایک مشہور دوا کا نام ہے۔

لِحْيَةٌ زَبِيْقَةٌ يَمْزُبُوْقَةٌ۔ نوچی ہوئی ڈاڑھی اکھڑی ہوئی۔

زَبْلٌ۔ کھاد ملانا (جیسے تزبیل ہے)۔

زُبَالٌ۔ چیونٹی یا بھٹی (جو منہ میں اٹھائے)۔

زُبَالَةٌ۔ گھر کا کوڑا کچرا تھوڑا پانی۔

زَبْلٌ اور زَبْلَةٌ۔ گو بر لید وغیرہ۔

زَنْبِيلٌ۔ تھیلی۔

إِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلَى زَوْجِهَا حَبَسَهَا فِي بَيْتِ الزُّنْبُلِ۔ ایک عورت نے اپنے شوہر سے شرارت کی اور نکل بھاگی تو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) اس کو کھاد اور گوہر کی ٹھری میں قید کیا۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَزْبَلَةِ۔ گورے پر نماز پڑھنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا (یعنی جہاں کوڑا کچرا نجاست اور پلیدی ڈالی جاتی ہو)۔

زَبْنِيلٌ۔ زنبیل۔

زُبَالَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے راستے میں۔

زَبْنٌ۔ دھکلینا ہانا، پاؤں مارنا دودھ دوہنے کے وقت اور اس میوے کو بھی کہتے ہیں جو درخت سے توڑا نہ گیا ہو فروخت کر دینا (جیسے مَزَابِنَةٌ ہے)۔

نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ۔ آنحضرت نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ (مزابنہ یہ ہے کہ جو گھوڑ درخت پر لگی ہو اس کو خشک گھوڑ کے عوض بیچا جائے۔ اس سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ربوا کا شبہ ہے کیونکہ احتمال اس بات کا ہے کہ دونوں طرف کی متبادل گھوڑوں میں کمی بیشی ہو)۔

كَاتَبَ الضَّرْوَسِ تَزْبِنٌ بَرَجْلَهَا۔ جیسے بڑے بڑے کچلیوں والی اونٹنی (دودھ دوہنے والے کو) اپنے پاؤں سے

## باب الزاء مع الجيم

زُجَّج - زیادتی کرنا، پھینک کر مارنا اور زُج سے کو بچنا۔  
 زُجَّج - وہ لوہا جو برہمچے کے نیچے سرے پر لگاتے ہیں، کہنی کا  
 کنارہ تیر کی پیکان۔  
 زُجَّجَة - آئینہ۔  
 أَرْجَحَ الْحَوَاجِبَ - آنحضرت کی ابرو لمبی اور نمیدہ تھیں  
 (کمان کی طرح یہ زُجَّج سے نکلا ہے باریکی کے معنی میں)۔  
 زُجَّج - آئینہ ساز (آئینہ بنانے والا)۔  
 ثُمَّ زُجَّجَ مَوْضِعَهَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس  
 نے ہزار اشرفیاں قرض لیں، لیکن وعدہ پر قرض دینے والے تک  
 نہ پہنچ سکا۔ بالآخر اس نے ایک گٹھی لی اور اس کو اندر سے  
 کھودا اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اس میں  
 رکھ دیا) پھر اس سوراخ کو بند کر کے برابر کر دیا۔ (یہ تَوَجَّج  
 حواجب سے نکلا ہے۔ یعنی ابروؤں کو برابر کرنا ہے بڑے اور  
 اٹھے ہوئے بال کتر ڈالنا۔ بعض نے کہا یہ زج سے ماخوذ ہے  
 اور مطلب یہ ہے کہ گٹھی کے سوراخ میں ایک لوہے کی میخ ڈال  
 کر اس کو بند کر دیا۔)  
 فَأَمْسَى الْمَسْجِدُ مِنَ اللَّيْلَةِ الْمُقْبِلَةِ زَاجًا -  
 (آنحضرت نے رمضان میں ایک رات تراویح کی نماز مسجد  
 میں جماعت سے پڑھی) دوسری رات کو مسجد لوگوں سے بھر  
 گئی (یعنی جیسے زج سے نیزے کا جوف بھر جاتا ہے۔ اسی طرح  
 مسجد لوگوں سے کھپا کھپ بھر گئی۔ حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ صحیح  
 تلفظ جَازًا ہے اس کو الٹ کر زَاجًا کر دیا۔ یہ جَسَّوْ  
 بِالشَّرَابِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی پینے کی حالت میں اس کو پھیندہ  
 لگ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ مسجد لوگوں کی کثرت سے بہت زیادہ  
 بھر گئی اور اس وجہ سے کوئی ترتیب اور نظم نشتوں کے لیے نہ بن  
 سکا۔ ابو موسیٰ نے کہا احتمال ہے کہ زَاجًا ہو۔ یعنی لوگوں کی  
 کثرت کی وجہ سے مسجد لرز رہی تھی)۔  
 زُجَّجَ لَآوَةً - نجد میں ایک مقام ہے، وہاں آنحضرت نے  
 ضحاک بن سفیان کو دعوت اسلام کے لیے بھیجا تھا۔

خَافِرَهَا الدِّيَةَ لِلأَوَّلِ رُبْعَهَا وَلِلثَّانِي ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهَا  
 وَلِلثَّلَاثِ نِصْفَهَا وَلِلرَّابِعِ جَمِيعَ الدِّيَةِ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ  
 بِهِ فَأَجَارَ قِضَاءَهُ - حضرت علی سے پوچھا گیا کہ ایک گڑھا شیر  
 کا شکار کرنے کے لیے کھودا گیا (جس کو 'زمنیہ' کہتے ہیں اوپر  
 سے اس کو گھاس وغیرہ سے پاٹ دیتے ہیں۔ شیر آ کر اس میں  
 گر جاتا ہے ہاتھی کا شکار بھی اسی طرح کرتے ہیں) لوگ  
 اس (گڑھے پر دیکھنے کے لیے) دھکم دھکا کرنے لگے کہ  
 دیکھیں شیر اس میں گرا ہے یا نہیں، ایک آدمی اس میں گرنے لگا  
 اس نے دوسرے کو پکڑا اس نے تیسرے کو اس نے چوتھے  
 کو آخر چاروں اس میں گر پڑے۔ تب شیر نے ان کو پھاڑ  
 ڈالا وہ مر گئے۔ انھوں نے (یعنی حضرت علی) نے فرمایا، گڑھا  
 کھودنے پر دیت لازم ہوگی۔ پہلے شخص کی چوتھائی دیت اور  
 دوسرے کی تین ربیع، تیسرے کی آدھی چوتھے کی سالم اس فیصلہ  
 کی اطلاع آنحضرت کو دی گئی۔ آپ نے حضرت علی کا فیصلہ  
 بحال رکھا۔

أَمَا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبَيْ - (حضرت عثمان نے  
 کہا) بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ (پانی کی) روانی نیلوں تک  
 پہنچ گئی (اتنا پانی بلند ہوا کہ نیلوں تک پہنچ گیا)۔  
 زُبَيْةٌ - نیلے کو بھی کہتے ہیں اور گڑھے کو بھی (بعض نے  
 کہا زبی یہاں بھی گڑھوں کے مفہوم میں استعمال  
 ہوا ہے۔ کیونکہ یہ گڑھے شیر کا شکار کرنے کے لیے بلند مقامات  
 پر کھود دیے جاتے ہیں تاکہ اونچے ہونے کے سبب پانی کے بہاؤ  
 سے ان کو نقصان نہ پہنچ سکے)۔

فَقُلْتُ لَهُ كَلِمَةً أَرْبِئُهُ بِذَلِكَ - میں نے ایک بات اس کو  
 گھبرانے اور رنج دینے کے لیے کہی (اہل عرب اس طرح کہتے  
 ہیں)۔

أَرْبَيْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس چیز کو اٹھایا۔  
 زُبَيْتَةٌ - معنی وہی ہیں (جب کوئی چیز اٹھائی جاتی ہے تو اپنی  
 جگہ سے سرکائی اور ہلائی جاتی ہے، ایسے ہی سخت اور رنج دہ بات  
 کہنے سے آدمی بے قرار ہو جاتا ہے، تڑپ اٹھتا اور اپنی جگہ سے  
 ہل جاتا ہے)۔



تعالے نے کیا کیا۔

كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَجْرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَإِنْ زُوْحَ - (امام حسن) جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو سورج نکلنے تک کسی سے بات نہ کرتے۔ گولوگ ان کو وہاں سے سرکانے اور بات کرنے پر مجبور کرتے۔  
أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ زُوْحَ بِنِي وَبَيْتِكَ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ ہر چیز سے جو مجھ میں اور تجھ میں دوری کو دے۔

فَتَزُوْحَ لَهُ - اس کے لیے اپنی جگہ سے سرک گئے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ آنے والے کی عزت کرنا اور اس کو اچھے مقام پر بٹھانا مستحب ہے)۔  
زُوْحَ نَفْسَهُ - اپنے آپ کو بٹھایا۔  
زَحْفٌ يَزُوْحُفٌ يَزُوْحَانُ - گھسٹنا، چوڑے کے بل چلنا، تھک جانا (جیسے ازحاف ہے)۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَرِيْمًا الزُّحْفِ - یا اللہ اس کو بخش دے اگر چہ وہ جہاد سے بھاگ آیا ہو۔

زَحْفٌ اور زَحْفٌ - لشکر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے گویا گھسٹتا ہے یعنی آہستہ چلتا ہے۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَحْفَ الصَّبِيِّ - گھسٹنے لگا، سرین کے بل سرکنے لگا۔  
إِنْ رَاحِلَتَهُ أَزْحَفَتْ - اس کی اونٹنی خستہ ہوگئی، تھک گئی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

أَزْحَفَ الْبُعَيْرُ فَهُوَ مُزْحَفٌ - جب تھک کر اونٹ رک جائے (اور)

أَزْحَفَ الرَّجُلُ - جب کسی آدمی کا جانور خستہ اور ماندہ ہو جائے (خطابی نے کہا صبح اس طرح پر ہے۔

إِنْ رَاحِلَتَهُ أَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِه صَيْغَةٌ مَجْهُولٌ (اہل عرب کہتے ہیں:

زَحْفَ الْبُعَيْرِ - اونٹ تھک گیا (اور)

أَزْحَفَهُ السَّقْمُ سَفَرًا اس کو تھکا ڈالا (اور)

زَحْفَ الرَّجُلِ - وہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا چلا۔)

چلاتی اور سرکاتی رہی یہاں تک کہ میں اس پر داخل ہوا۔

فَاعْيَانًا صَبِحِي فَجَعَلْتُ أَرْجِيهِ - میرا پانی لانے کا اونٹ ماندہ ہو گیا میں اس کو ہانکنے لگا۔

لَا تَزُوْحُ صَلَوةٌ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ - جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ چل نہیں سکتی (یعنی ناقص ہے اور درست نہیں)۔ اسی وجہ سے سورۃ فاتحہ کا ہر نماز میں پڑھنا فرض ہے امام اور مقتدی سب کے لیے اگرچہ جنازے کی نماز ہو (اہل عرب کہتے ہیں:

زَجِيْنُهُ فَرَجًا - میں نے اس کو چلایا وہ چل گیا)

مُزْبِحِي يَأْمُرُ بِجَاةٍ - تھوڑی چیز یا خراب کھوئی۔

لَوْ أَنَّ سَفِيْنَةَ أَرْجَيْتُ - اگر ایک کشتی چلائی جائے (اس کو گھسیٹیں)۔

فَقِي مُزْبِحِي - ضعیف و ناتوان جوان۔

عَطَاءٌ قَلِيْلٌ تَزُوْحُ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ لَا تَزُوْحُ تَهْوِي بِخَشٍ جَوْلَ جَاءَتْ اس بہت بخشش سے بہتر ہے جو نہ ملے۔

### باب الزاء مع الحاء

زَحٌّ - ہٹانا، ڈھکیلنا، جلدی سے کھینچ لینا۔

زَحِيْرٌ يَزُوْحَارٌ يَزُوْحُ - ہونا۔

زُوْحَانٌ - بخیل (جیسے زُوْحُوْءٌ ہے)

إِذَا انْزَحَرَ - جب اس کو پچپش ہو۔

زُوْحُوْحَةٌ - دور کرنا، ہٹانا۔

تَزُوْحُجٌ - ہٹ جانا، سرک جانا۔

زُوْحُوْحٌ - دور۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحُوْحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا - جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا۔

تَزُوْحُوْحَتْ وَتَرَبَّصْتُ فَكَيْفَ رَأَيْتَ اللّٰهَ صَمَعًا - (حضرت علی نے جنگ جمل سے لوٹ کر سلیمان بن عمرو سے کہا) تم ہٹ گئے دور چلے گئے اور انتظار کر رہے تھے دیکھو اللہ

عبداللہ بن مسعود کو آگے کر دیا۔ اور کہنے لگے میں ایسے شخص کا امام نہیں ہو سکتا جو بدر کے غزوہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔

فَلَمَّا رَأَاهُ زَحَلَ لَهُ- جب ان کو دیکھا تو اپنے مقام سے سرک گئے (وہ امام حسین کے پہلو میں بیٹھے تھے)۔

إِذْ حَلَّ عَنِّي فَقَدْ نَزَحْتَنِي- (سعید بن مسیب نے قتادہ سے کہا) اب جاؤ یہاں سے سرکؤ تم نے مجھ کو بالکل پہنچ ڈالا (یعنی جو کچھ دین کا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا اب میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ جیسے کنویں کا پانی کوئی کھینچ ڈالے ایک قطرہ نہ رہے)۔

زَحَمَ بِإِزْحَامٍ- تنگ کرنا، تنگی میں ڈال دینا۔

مُزَاخَمَةٌ- تنگ کرنا، روکنا۔

إِزْدِحَامٌ- ہجوم کرنا، تنگ کرنا۔

زَحْمَةٌ- بمعنی زحام۔

أَبُو مُزَاخِمٍ- ہاتھی یا وہ تیل جس کے سینگ ٹوٹے ہوں ایک ترک کا نام تھا۔ جس نے پہلے پہل عربوں سے جنگ کی۔

كَانَ يُزَاخِمُ عَلَى الرُّمْحَيْنِ- حجر اسود اور رکن یمانی پر لوگوں کے ہجوم میں جاتے (گھس گھسا کر)۔

زَحْمَتُهُ زَحْمًا- میں نے اس کو دکھیل دیا تنگ جگہ میں پھنسا دیا۔

### باب الزاء مع الخاء

زَخَّ- جماع کرنا، غصہ ہونا، کودنا، پھینکنا، چلنا، اگرا نا، چمکنا زور سے گرنا۔

زَخَّةٌ- عورت، غصہ، حسد۔

مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زَخَّ بِهِ فِي النَّارِ- میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کی سی ہے کہ جو کوئی اس سے ہٹ گیا (اسی طرح جو میرے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا۔ ان کے اقوال و افعال اور طریقہ کو چھوڑ کر ایرے غیرے کی پیروی کرے گا اس کا بھی انجام خراب

يُزْحَفُونَ عَلَيَّ اسْتَمَاهِمُ- اپنی سرین کے بل گھسنے ہوئے چل رہے ہوں گے۔

مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوَبَ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَرَّ مِنَ الزَّحْفِ- جو شخص یوں کہے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتا ہوں جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب چیزوں کو قائم رکھنے والا۔ میں اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں (آئندہ سے ایسا گناہ نہیں کروں گا) تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ جہاد میں دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگ آیا ہو (جب کافر دو چند سے زیادہ نہ ہوں تو ان کے مقابلہ سے بھاگنا ہماری شریعت میں کبیرہ گناہ ہے۔ البتہ اگر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانے میں گناہ نہ ہوگا۔ لیکن لڑنا اور مقابلہ پر جسے رہنا افضل ہے)۔

أَنهَأَكُم عَنِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ- میں تم کو کافروں کے مقابلہ میں بھاگنے سے منع کرتا ہوں۔

صَلَوَةُ الزَّحْفِ- لڑائی کی نماز۔

زَحَلٌ- تھک جانا، سرک جانا، دور ہونا، پیچھے ہو جانا۔

زُحُولٌ سرک جانا، دور ہو جانا۔

تَزَحِيلٌ اور اِزْحَالٌ- دور کرنا۔

تَزَجُّجٌ- ہٹ جانا۔

زَحَلٌ- ایک ستارہ ہے سات ستاروں میں سے (چونکہ وہ زمین سے بہت دور ہے اس لیے اس کا نام زحل رکھا گیا)۔

فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَدْفُقْنَا وَيَزْحَلُنَا مِنْ وَرَائِنَا- مشرکوں میں سے ایک شخص ہم کو پیچھے سے دباتا تھا (مارتا تھا) اور ہٹاتا تھا (ایک روایت میں يُزْجَلُنَا ہے جیم معجم سے۔ یعنی دکھلیتا تھا، تیر مارتا تھا)۔ (ایک روایت میں يَدْفُقْنَا ہے یعنی ہم کو چلاتا تھا بھگاتا تھا۔ یعنی عقب سے حملہ کر کے)۔

فَلَمَّا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ زَحَلَ- (حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود آئے ان سے باتیں کر رہے تھے) جب نماز کی تکبیر ہوئی تو ابو موسیٰ پیچھے ہٹ گئے (حضرت

پانی اس کے حق میں ایسا ہوگا جیسے کہ بہتا خون (یا سور)۔  
 زُخْرٌ - جوش مارنا، موج مارنا، بلند ہونا، لمبا ہونا، فخر کرنا، بھردینا،  
 خوش کرنا، اڑا دینا، موٹا کرنا، آراستہ کرنا۔

مُزَاخِرَةٌ - بہ معنی مفاخرۃ۔

تَزُخْرٌ - جوش مارنا۔

فَلَانٌ زُخْرٌ زَاخِرٌ وَبَدْرٌ زَاهِرٌ - وہ ایک دریا ہے موج  
 مارنے والا اور پورا چاند ہے چمکنے والا۔

فَزُخْرُ الْبَيْحُرِ - سمندر موج مارنے لگا۔

زُخَاذٌ - کثرت امواج کے لیے بہ طور مبالغہ استعمال ہوتا  
 ہے۔

زُخْرُفَةٌ - آراستہ کرنا، زینت دینا، خوبصورت کرنا، پورا کرنا،  
 سونے کا طبع کرنا۔

زُخْرُفٌ - سونا، (طلاء) زینت۔

زُخْرُفُ الْكَلَامِ - وہ باتیں جو بہ ظاہر چرچ اور عمدہ ہوں  
 لیکن اصل میں جھوٹ اور غلط۔ جیسے الف لیلہ اور قصہ امیر  
 حمزہ، بوستان خیال اور فسانہ آزاد وغیرہ۔

لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ حَتَّى أَمَرَ بِالزُّخْرُفِ فَنُعِيَ -  
 آنحضرت ﷺ کعبہ کے اندر اس وقت تک نہیں گئے کہ آپ  
 کے حکم سے وہاں کی مورتیں اور نقش جو سونے کے پانی سے  
 بنائے گئے تھے مٹا دیئے گئے۔

نَهَى أَنْ تَزُخْرَفَ الْمَسَاجِدَ - مسجدوں کو سونا چڑھا کر  
 آراستہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے  
 نمازیوں کا خیال نماز میں اس طرف جائے گا تو خشوع میں خلل  
 ہوگا جو نماز کا بڑا رکن ہے۔ افسوس کہ اس حدیث کے خلاف

مسلمانوں نے مسجدوں پر نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا  
 شروع کر دیا۔ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں بھی دیواروں پر  
 سونے کا پانی پھرا ہوا ہے۔ حالانکہ آنحضرت نے اس کی وجہ  
 سے کعبہ کے اندر جانا گوارا نہ کیا جب تک اس کو مٹا نہ دیا۔ اصل

یہ ہے کہ مسجد کو جھاڑ پونجھ کر صاف سادہ رکھنا چاہیے۔ اسی طرح  
 ضرورت کے موافق اس میں روشنی کرنی چاہیے تاکہ نمازیوں کو  
 تکلیف نہ ہو باقی بلا ضرورت ہزاروں چراغ لگانا یا نقش و نگار

ہوگا۔ اہل بیت کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اس لیے کہ ان کی  
 محبت آنحضرت ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے اور آپ کی محبت  
 عین اللہ کی محبت ہے۔ یا اللہ ہم کو دنیا میں بھی اہل بیت کرام کی  
 محبت پر قائم رکھ اور آخرت میں بھی ان کے غلاموں میں  
 حشر کر۔

إِسْمِعُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعْكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يُرْخُ  
 فِي قَفَاهُ - قرآن کی پیروی کرو اور ایسا نہ ہو کہ قرآن تمہارے  
 پیچھے لگ جائے (تمہاری شکایت کرے کہ تم نے اس پر عمل نہ  
 کیا) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے لگ گیا (اس کو گردنی دے کر  
 (دوزخ میں) ڈھکیل دے گا۔

فَرُخٌ فِي أَفْقَانَا - ہم کو گردنیاں دے کر نکالا گیا۔ (یعنی  
 معاویہ کے پاس سے۔ یہ ابوبکر صحابی نے کہا تھا)۔

لَا تَأْخُذَنَّ مِنَ الزُّخْرَةِ وَالنُّعْغَةِ شَيْئًا - بکری کے بچوں اور  
 کام کرنے والے جانوروں میں (جیسے ہل چلانے کے تیل  
 یا پانی لانے کے اونٹ) کچھ مت لے (یعنی ان میں زکوٰۃ نہیں  
 ہے۔ یہ حضرت علی نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جب نرے بچے ہی  
 بچے ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور اگر بڑے جانوروں کے  
 ساتھ بچے بھی ہوں تو کشتی میں شمار کر لیے جائیں گے اور زکوٰۃ  
 میں بڑا جانور لیا جائے گا نہ کہ بچہ۔ بعض نے کہا حضرت علی کے  
 مسلک میں بچوں کو کشتی میں بھی شریک نہیں کرتے)۔

أَفْلَحَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مِرْحَةٌ يَزُخُّهَا ثُمَّ يَنَامُ الْفُحَّةَ - وہ  
 شخص بامراد ہے جس کے پاس ایک عورت ہو اس سے جماع  
 کرے۔ پھر جماع کر کے (مزے سے) سو جائے (محیط میں  
 اس شعر کو اس طرح ذکر کیا ہے:

طُوْبِي لِمَنْ كَانَ لَهُ مَرْحَةٌ - معنی وہی ہیں مَرْحَةٌ یہ فحہ اور  
 کسرہ میم عورت کو کہتے ہیں یا اس کی فرج کو۔

يُزُخُّ فِي قَفَاهُ حَتَّى يَنْقُذَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ - اس کو  
 گردنی دے کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

وَيُزُخُّ زُخْرِيخًا - (اگر حضرت علی کا دشمن فرات پر آئے)  
 اس کا پانی دونوں کناروں تک آ گیا ہو اور زور سے اچھلا جا رہا  
 ہو (وہ بسم اللہ کہہ کر چلو سے پئے پھر الحمد للہ کہے جب بھی وہ

## لَحَاءُ الْحَرْفِيَّةِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

وَأَنْ تَشْرُكَهَ حَتَّى يَصِيرَ ابْنُ مَخَاضٍ أَوْ ابْنُ لَبُونٍ  
ذُخْرُبًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكْفَأَ اِنَّاكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ لِمَنْ يَجْرُوكُ  
چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک برس کا یا دو برس کا موٹا تازہ پر  
گوشت ہو جائے تو یہ تیرے لیے اس لیے بہتر ہے کہ تو اپنے  
دودھ کا برتن اوندھا کر دے (اس کی ماں کا دودھ بچے کے نم میں  
سوکھ جائے) اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ کرے (وہ بچہ کو نند دیکھنے سے  
دیوانی ہو جائے)۔

ذُخْمٌ - ایک پہاڑی ہے مکہ کے قریب۔

### باب الزاء مع الراء

ذُرْبٌ - بکریوں کا کٹھرہ بنانا، بکریوں کو کٹھرے میں گھسیڑنا  
- بہنا۔

تُورِيْبٌ - شرارت اور سرکشی کرنا۔

فَأَخَذُوا زُرِّيْبَةَ أُمِّي فَأَمَرَبَهَا فَرَدَّتْ - انھوں نے میری  
ماں کی چادر چھین لی۔ پھر آپ کے حکم سے پھیر دی گئی (بعض  
نے کہا زُرِّيْبَةُ يَأْزُرِيْبَةُ عَمِدَه رُغْبٌ رُغْبٌ كَابَسْتَرِيَادَه بَسْتَرٌ جَسْ كَ  
حاشیہ پر سراہو۔ اس کی جمع زُرَابِي ہے)۔

وَيَلُّ لِلزَّرِيْبَةِ قَيْلٌ وَمَا الزَّرِيْبَةُ قَالَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ  
عَلَى الْأَمْرَاءِ فَإِذَا قَالُوا شَرًّا أَوْ شَيْئًا قَالُوا صَدَقَ - زرہیہ  
کی خرابی ہے۔ لوگوں نے پوچھا زرہیہ کون لوگ ہیں۔ کہا وہ  
لوگ جو امیروں (نوابوں اور بادشاہوں کے پاس جاتے رہتے  
ہیں)۔ اگر وہ کوئی بری بات کہیں یا کوئی بات بھی ہو تو یہ کہتے  
ہیں ”بجا درست“ فرمایا۔ ہاں میں ہاں ملانے والے  
خوشامدی۔ خدا کی مار ان پر، ان ہی لوگوں نے تو ہمارے  
مسلمانوں کے بادشاہوں اور امیروں کو خراب کیا، ان کو کہیں کا  
نہ رکھا نہ دین کا نہ دنیا کا۔ مسلمان کا شیوہ یہ ہے کہ سچی بات کی  
تصدیق کریں اور غلط بات غلط کہیں، خواہ اس کا کہنے والا کوئی  
ہو (مترجم کہتا ہے مجھ کو اپنی پوری عمر میں کسی امیر کی صحبت نہ رہی  
بجز نواب سردقار الامراء مرحوم کے جو حیدرآباد وکن کی وزات  
عظمیٰ پر ممتاز تھے اور ان کی صحبت بھی بلا میری پیروی اور تنگ دود  
کے تحضُّقِ تقدیرات ایزدی سے حاصل ہو گئی جب میں پہلی بار ان

کرنا یا سونے کے پانی اور طرح طرح سے رنگ چڑھانا یہ سب  
منع ہے کیونکہ اسراف میں داخل ہے۔ جو روپیہ اس واہیات  
میں خرچ کیا جائے جس کی وجہ سے آدمی کو ثواب تو کیا اور گناہ  
ہوتا ہے وہ روپیہ غریب اور محتاجوں کی پرورش اور دوسرے مفید  
کاموں میں کیوں نہ خرچ کیا جائے)۔

لَتَرْخُوفُنَّهَا كَمَا رَخُوفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى - تم بھی  
مسجدوں کو اس طرح آراستہ کر دے جیسے یہود اور نصاریٰ  
اپنے گرجاؤں کو آراستہ کرتے ہیں۔ (یہ آنحضرت نے پیشین  
گوئی فرمائی جو سچ ہوئی۔ مسلمانوں نے نماز اور جماعت کا  
خیال تو چھوڑ دیا بس مسجدوں کی زیب و زینت کو مایہ افتخار سمجھنے  
لگے)۔

لَتَرْخُوفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ عَوَالِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ -  
اس کے لیے آسمان اور زمین کے دونوں کناروں میں جو کچھ  
ہے وہ آراستہ کر دے۔

فَلَنْ تَأْتِيَنَّكَ حُجَّةٌ إِلَّا دَخَصَتْ وَلَا كِتَابٌ رُخُوفٍ  
الْأَذْهَبَ نُورُهُ - (آنحضرت ﷺ سے جب عیاش بن ابی  
ربیعہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو وصیت کی اور فرمایا) تیرے  
پاس (مخالفین کی) جو دلیل پیش ہوگی وہ پھمسی (بے وزن  
اور سٹی) ہو جائے گی (ان کی کوئی دلیل نہیں چلے گی) اور طبع کی  
ہوئی کتاب (دل سے جوڑی ہوئی جس کو وہ اللہ کی کتاب  
بتائیں گے) پیش ہوگی تو اس کی چمک اور رونق جاتی رہے  
گی (ان کا مکر اور فریب کھل جائے گا)۔

كُلُّ حَدِيثٍ لَا يُؤْفِقُ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ رُخُوفٌ - جو  
بات اللہ کی کتاب کے موافق نہ ہو (اس کے مخالف ہو) وہ  
طبع ہے (ظاہر میں اچھی اندرونی طور پر خراب اور بے  
حقیقت)۔ مطلب یہ کہ قرآن اور حدیث کے خلاف جو بات  
ہوگی اس کا کہنے والا کتابت ہی بڑا شخص ہو وہ لغو اور وہی گوزشتر  
(ہے)۔

إِنَّ الْجَنَانَ لَتَرْخُوفٌ - بہشت کے باغ آراستہ کئے  
جاتے ہیں۔  
ذُخْرُبٌ - موٹا زور آور پر گوشت۔



## لَعْنَةُ الْكَاذِبِينَ

ن و ع ی سے

ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م

بہتر ہے جاہلوں کے ساتھ عمدہ فرشوں پر باتیں کرنے سے۔

زُرْبِي - ایک شخص کا نام ہے۔

زَرْدٌ - گلا گھونٹا زرہ بنانا۔ نکل جانا۔

زَرْدٌ - زرہ۔

زَرَادٌ - زرہ بنانے والا۔

زَرْدِيَّةٌ - زرہ۔

أَنْ يَزُورَ دَرِيْقَةً - اپنا تھوک نکل جائے۔

إِزْدِرَادٌ - نکل جانا۔

زَرٌ - گھنڈیاں باندھنا، جمع کرنا، ہانک دینا، کاٹنا، نوچنا، کوچنا، روشن ہونا، عقل بڑھنا۔

إِزْرَارٌ - گھنڈیاں لگانا۔

زَرٌ - گھنڈی (اس کی جمع اَزْرَارٌ ہے)

مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ - چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح۔ (ایک

روایت میں زِرِّ الْحَجَلَةِ بہ تقدیم رائے مہلمہ برزائے مجھے آیا ہے۔ یعنی چکور کے اٹھہ کی طرح۔ نہایہ میں ہے کہ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ترمذی نے جابر بن سمرہ سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کندھوں کے درمیان ایک لال بتوزی (رسولی) کی طرح تھی۔ کبوتر کے انڈے کے برابر)۔

يَزْرُهُ وَّلَوْ بِشَوْحَةٍ - اس کے دونوں کناروں کو ٹانگ دے (کچھ نہ ملے) تو ایک کانٹے سے سہی۔

أَفْبِيَّةٌ مُزْرَدَةٌ - گھنڈیاں لگی ہوئی قبائیں (ایک روایت میں مُزْرَدَةٌ ہے یعنی جڑی ہوئی یہ زَرْدٌ سے ہے بمعنی زرہ کے چھلے ایک دوسرے میں گھس جانا۔)

كَأَنَّ لَهٗ أَزْرَارٌ فِيْ كُنْفِهَا - اس کی آستین میں بھی گھنڈیاں تھیں۔ (وہ اپنا ہاتھ بھی کھل جانا پسند نہ کرتی تھیں اس قدر ستر کا خیال تھا)۔

نَعَمْ وَأَزْرَدَةٌ - ہاں اس میں نماز پڑھ اس کو گھنڈی لگالے (تا کہ گریبان کھل کر کشف عورت نہ ہو)۔

کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر جلوہ گھن ہیں اور ان کے حواشی سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے یہ تحقیر گوارا نہیں کی اور میں دوسرے کمرہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ وہاں بیٹھ کر میں نواب صاحب کی باتیں سنتا رہا۔ جہاں نواب صاحب کے منہ سے کوئی بات نکلی، بس ان مصاحبوں نے بجا اور درست پیروم شد کی آواز بلند کی۔ یہ حال دیکھ کر مجھ کو سخت افسوس ہوا یا اللہ ان خوشامدیوں کا ستیاناس کر اور ان کے شر سے ہم کو محفوظ رکھ۔ کہتے کیا ہیں کہ سعدی کے اس قول پر عمل کرتے ہیں۔

اگر شد روز را گوید شب است این

بیاید گفت اینک ماہ و پرویں

ارے بیوقوفو! کیا سعدی کی ہر ایک بات ماننے کے قابل ہے۔ معلوم نہیں انھوں نے یہ کس ضرورت سے اور کس مصلحت سے کہا۔ ہم کو تو اللہ اور رسول کی پیروی کرنا چاہیے نہ کہ شاعروں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ظالم بادشاہ کے خلاف سچی بات کہنا جہاد کا ثواب رکھتا ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے ایسا زمانہ ہے کہ کسی نواب یا رئیس یا بادشاہ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تمام سلطنتیں مشروط یعنی پارلیمینٹی ہو رہی ہیں اور بادشاہ سلامت شاہ شطرنج کی طرح ایک کونے میں بٹھادیئے گئے ہیں وہ قانون کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ اسلام ایسی ہی خلافت اور حکومت سے شروع ہوا تھا۔ ہر ایک خلیفہ مسلمانوں کی رائے اور مشورے سے مقرر کیا جاتا اور اسی شرط پر کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے ورنہ وہ معزول کر دیا جاتا۔)

تَبَيَّنَتْ بَيْنَ الزَّرْبِ وَالْكَيْفِ - وہ کبھرے اور آڑ کے مقام میں رات بسر کرتی ہے (مطلب یہ کہ گھروں میں اس کو دانہ چارہ ملتا ہے جنگل کی چرائی پر اس کی گزر نہیں ہے)۔

مُحَادَّةُ الْعَالِمِ عَلَى الْمَزَابِلِ خَيْرٌ مِنْ مُحَادَّةِ الْجَاهِلِ عَلَى الزَّرَابِي - عالم سے کوڑے پکڑے پر باتیں کرنا

اگر بادشاہ دن کو رات کہہ دے تو اسے محبوبہ (ماہ پرویں) پکڑ نہیں بھی رات ہی کہنا پڑتا ہے۔ (م)

ل

## لَحَائِبُ الْحَدِيثِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

وَأَنَّهُ لَعَالِمُ الْأَرْضِ وَزُرْهَا الدِّيُّ تَسْكُنُ إِلَيْهِ -  
حضرت علی زین کے عالم تھے اور اس کے دل کی ہڈی جس سے  
وہ قائم رہتی تھی۔

زُرٌّ - بہ کسرہ ز ایک چھوٹی ہڈی ہے دل اس سے کھڑا رہتا  
ہے (مطلب یہ کہ زمین ان کے علم و فضل کی وجہ سے  
برقرار تھی۔ یہ حضرت ابو ذر غفاری یا حضرت سلمان فارسی نے  
حضرت علی کی تعریف میں کہا) سبحان اللہ حضرت علی سپاہ گری  
اور بہادری میں جیسے بے نظیر تھے ویسے ہی علم و فضل میں بھی بلند  
پایہ رکھتے تھے) ایسے کامل کہاں پیدا ہوتے ہیں)۔

مَا قَعَلَتْ أَمْرَاتُهُ الْيَتِي سَكَتَتْ تَزْرُوهُ وَتَمَارَةٌ - اس کی  
عورت کہاں گئی جو اس کو کٹائی اور بل دیتی (یعنی اس پر قابو یافتہ  
تھی) (اہل عرب کہتے ہیں:

حِمَارٌ مِزْرٌ - گدھا بڑا کانٹے والا۔

زَرْبٌ - ذہین ذکی۔

زَرْعٌ - کھیتی کرنا، اہل چلانا، بڑھانا۔

تَزْرِيْعٌ - ظاہر ہونا۔

إِزْرَاعٌ - کھیتی لہی ہونا۔

تَزْرُوعٌ - جلدی کرنا۔

إِزْدِرَاعٌ - کھیتی کرنا۔

زِرَاعٌ يَأْمُرُ أَرْعٌ - کاشتکار کسان دہقان۔

زِرَاعَةٌ - کھیتی کرنا۔

زِرَاعَةٌ - وہ زمین جس میں کھیتی کی جائے (جیسے مَلَاخَةٌ  
جہاں نمک پیدا ہو)۔

زِرَاعَاتٌ - زِرَاعَةٌ کی جمع ہے۔

إِزْرَعُوْهَا أَوْ ازْرَعُوْهَا أَوْ أَمْسِكُوْهَا - زمین میں یا تو  
خود کھیتی کرو یا دوسرے کو دووہ کھیتی کرے (اس سے کچھ مت لو)  
یا خالی رہنے دو۔

مُزْرَاعَةٌ - یہ ہے کہ زمین ایک شخص کی ہو وہ دوسرے کو کھیتی  
کے لیے دے اس شرط کو منظور کر کے کہ آدمی یا تہائی یا چوتھائی  
پیداوار میں لوں گا۔ باقی تم لے لینا۔ اس قسم کا معاملہ اگر  
درختوں میں کیا جائے تو اس کو مساقات کہتے ہیں۔

أَكْثَرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْرَعًا - سارے مدینہ والوں میں  
زیادہ کھیت رکھنے والے۔

لِيُزْرِعَهَا آخَاهُ - اپنے بھائی (مسلمان کو بلا عوض) کھیتی  
کے لیے دے۔

أَوْ تَكْلَبُ زُرْعٌ - یا کھیت کا کتا (جو کھیت کی حفاظت کرتا  
ہو)۔

مَرَعَلَى زِرَاعَةٍ بَصَلٍ - پیاز کے کھیت پر گزرے۔

هُمْ الزَّارِعُونَ كُنُوزَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ - کاشتکار لوگ اللہ  
کے خزانے اس کی زمین میں ہوتے ہیں۔

مَا فِي الْأَعْمَالِ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنَ الزِّرَاعَةِ -  
کھیتی سے بڑھ کر (دنیا کے) کاموں میں اللہ تعالیٰ کو کوئی کام  
پسند نہیں ہے۔

مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا زَرَّاعًا إِلَّا أَدْرِيسَ فَإِنَّهُ كَانَ  
خَبِيْطًا - اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر دنیا میں بھیجا ہے وہ کاشتکار ہی تھا  
جز حضرت ادريس کے کہ وہ درزی تھے (دوسری روایتوں میں  
ہے۔ حضرت زکریا پر بھی تھے حضرت داؤد لوہار تھے غرض ان  
حلال پیشوں سے بڑھ کر کوئی عزت اور آبرو کا کام نہیں ہے اور  
بڑا ہی وقوف ہے وہ شخص جو ان پیشوں کو حقیر جانے اور نوکری اور  
غلامی کرنے میں عزت سمجھے)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يَزْرَعُ زَرْعًا أَوْ يَغْرُسُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ  
بِهِيْمَةً أَوْ إِنْسَانًا إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ - جو آدمی کھیت بوئے یا  
درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی جانور یا آدمی کھائے تو  
بونے والے کو اور لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضٍ قَوْمٍ بَغِيْرٍ اذْنِهِمْ - جو کوئی دوسرے  
کی زمین میں بلا اس کی اجازت کے کھیتی کرے۔

مَا بِالْمَدِيْنَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةَ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَيَّ  
الثَّلْثِ وَالرُّبْعِ - مدینہ میں مہاجرین کے گھر والوں میں کوئی گھر  
والا ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتا ہو۔ (یعنی  
مزارعت اکثر علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)۔

زَرْفٌ - کودنا آگے بڑھنا، جھوٹ بولنا اپنی طرف سے حاشیہ  
چڑھانا (یعنی اصل کلام میں اضافہ کر دینا)۔

ش	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	ے	الحجرات الخديثية
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	------------------

تُزْرَمُوا إِنِّي - حضرت امام حسن نے آنحضرت پر پیشاب کر دیا، لوگوں نے (جلدی سے) ان کو آپ کی گود میں سے لے لیا تو آپ نے فرمایا، میرے بچہ کا پیشاب مت روکو (اہل عرب کہتے ہیں)۔

زَرَمَ الدَّمْعُ وَالْبَوْلُ - آنسو رک گئے (پیشاب رک گیا)۔

أَزْرَمْتُهُ - میں نے اس کو روک دیا، بند کر دیا، اس کا سلسلہ کاٹ دیا۔

بَالَ أَعْرَابِيٍّ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ لَا تُزْرَمُوهُ - ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا (لوگ اس کو ہٹانے کے لیے دوڑے تو) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (کیونکہ اس کو ہٹانے اور دھکیلنے میں اور زیادہ خرابی تھی وہ پیشاب کرتا چلا جاتا تو ساری مسجد اور اس کے کپڑے نجس ہو جاتے اور اگر پیشاب روک لیتا تو بیماری کا اندیشہ تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ پانی بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اور جو پانی نجاست پر ڈالا جائے وہ اگر دوسری جگہ بہہ کر جائے زمین ہو یا جسم یا کپڑا تو اس کو نجس نہ کرے گا یہ جب ہے کہ اس پانی کا وصف نہ بدلا ہو اگر رنگ یا مزہ یا بدبو بدل جائے تو اتفاقاً نجس ہے)۔

زُرْمَانِقَةٌ - ابن مسعود کی حدیث میں ہے إِنَّ مُوسَى أَتَى فِرْعَوْنَ وَعَلَيْهِ زُرْمَانِقَةٌ - یعنی حضرت موسیٰ فرعون کے پاس آئے بالوں کا چنچہ پہنے ہوئے یہ لفظ عبرانی ہے یا فارسی اصل میں "اشتر بانہ" - یعنی اونٹ والے کا سامان۔

زُرْنَبٌ - ایک قسم کی خوشبو یا خوشبو دار بوٹی۔ بعض نے کہا زعفران۔

الْمَسَّ مَسَّ أَنْزَبَ وَالرَّيْحُ رَيْحُ زُرْنَبٍ - میرے خاوند کو ہاتھ لگاؤ تو اس کا جسم خرگوش کی طرح ملائم اور لطیف ہے اور اس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب کی۔

زُرْنَقَةٌ - چھاگل کومنہ سے اوپر رکھ کر پانی پینا۔ زرنوق کنویں پر لگانا اس سے پانی سینچنا، پہنانا۔

زُرْنُوقٌ - پانی نکالنے کا ایک آلہ ہے۔ کنویں کے منہ پر

زُرْفَاةٌ يَأْرُفَاةٌ يَأْرُفَاةٌ - ایک جانور ہے اس کے پیر چھوٹے ہاتھ لہے ہوتے ہیں۔ سراونٹ کے مثل اور سینگ تیل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

إِيَّايَ وَهَذِهِ الزَّرْفَاتُ - میں ان جمعوں کو نہ دیکھوں (یہ جمع ہے زرافہ کی بہ معنی جماعت) (یہ جملہ حجاج ظالم نے اپنے خطبہ میں کہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگ جمع نہ ہوں اس کے تشدد سے بچنے کے لیے کوئی راہ نہ سوچ سکیں)۔

كَانَ الْكَلْبِيُّ يُزْرِفُ فِي الْحَدِيثِ (محمد بن سائب) کلبی حدیث میں اپنی طرف سے بڑھا دیتا تھا۔ (اسی وجہ سے محدثین نے اس کی روایت کا اعتبار نہیں کیا ہے۔ ابن عباس سے قرآن کی تفسیر میں اس نے بہت سی روایتیں کیں ہیں)۔

زُرْفٌ - بیٹ کرنا (پرنده کا گھنا)۔ (جیسے زرق ہے برچھ مارنا۔ پیچھے ڈالنا)۔

زُرْفٌ - اندھا ہونا۔

إِنزِرَاقٌ - چت لیٹنا۔

زُرْفٌ - ایک شکاری پرندہ یا سفید باز۔

زُرْفٌ - نیلگوں (جیسے آسمان کا رنگ ہے)۔

زُرْفَاءٌ - آسمان (جیسے عبراء زمین)۔

أَسْوَدَانِ أَرْزَقَانِ - وہ دونوں فرشتے کالے رنگ کے ہوں گے، نیلگوں آنکھوں والے (اہل عرب نیلی آنکھوں کو بہت برا سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں یعنی نصاریٰ کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں)۔

مِزْرَاقٌ - چھوٹا برچھا (حرب)۔

أَزْرَاقَةٌ - خارجیوں کا ایک فرقہ، نافع بن زرق کے پیرو۔

زَوْزُقٌ - کشتی۔

زُرْقَاءُ الْعَيْنِ - نیلی آنکھوں والی عورت۔

زُرْقَاءُ الْيَسَامِيَةِ - ایک عورت (حذام) کا لقب تھا۔

زُرْمٌ - کانٹا، جننا۔

زَرْمٌ - کٹنا، رک جانا۔

أَزْرَمٌ - بلی۔

بَالَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَهُ مِنْ حُجْرِهِ فَقَالَ لَا

یہ ہے کہ کسی کو روپیہ قرض دے اور جتنا دے اس سے زیادہ لینا ٹھہرائے مثلاً ہر مہینے ایک روپیہ یا دو روپے فیصدی اصل سے زیادہ لینا ٹھہرائے یہی اصل سود ہے جو جاہلیت میں مروج تھا اور آنحضرت نے فتح مکہ کے خلیفہ میں فرمایا کہ جاہلیت کا ہر ایک سود میں باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا چڑھا ہوا سودہ بالکل اڑایا گیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر سے بسند صحیح مروی ہے کہ جاہلیت میں سود یہ تھا کہ ایک قرض دوسرے پر میعاد ہوتا جب میعاد ختم ہوتی تو قرض خواہ قرض وار سے کہتا کہ تم روپیہ ادا کرتے ہو یا سود دیتے ہو اگر سود دینا قبول کرتا تو قرض خواہ میعاد بڑھا دیتا۔ ان دونوں سودوں کی حرمت نص قطعی اور اجماع صحابہ اور سلف صالحین سے ثابت ہے ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں جو شخص ایسے سود کو جائز بتلائے وہ سفیہ اور نادان ہے اور اس پر کفر کا خوف ہے۔ کیونکہ اجماع اور اتفاقی دین کی بات سے انکار کرتا ہے۔ البتہ بعض فقہانے بلا دلیل کافر حربی سے سود لینا جائز رکھا ہے اسی طرح بعض علمائے متاخرین نے بینک سے سود لینا۔ لیکن اس کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے اور خصوصاً حرمت عام ہیں۔ واللہ اعلم۔

كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْخُذُ الزُّرْنُقَةَ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی تھیں۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ بِالزُّرْنُقَةِ بِدَلِيلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَبْرَكٍ نَعَمْ۔ نے کہا رضی اللہ عنہا میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

الْجُنُبُ يَنْعَمُ فِي الزُّرْنُقِ أَيُجْزئُهُ قَالَ نَعَمْ۔ عکرمہ سے پوچھا گیا کہ اگر جب زرنوق میں غوطہ لگائے تو کیا کافی ہوگا (یعنی غسل ادا ہو جائے گا؟) انھوں نے کہا ہاں۔

زُرْنُوقٌ۔ چھوٹی نالی جس سے پانی بہتا ہے (اصل میں تو زرنوق پانی کھینچنے کا آلہ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ مگر چونکہ وہ پانی کا سبب ہے اس لیے مجازاً اس کو بھی زرنوق کہہ دیا۔)

زُرْمِي يَا ذُرْيَةَ يَا مَزْمِنَةَ يَا زُرْمِي۔ عیب کرنا عناب کرنا (جیسے اُذْرَاءُ اور اُذْرَاءُ ہے۔)

فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ۔ یہ زیادہ

دونوں جانب دو لکڑیاں یا دو دیواریں کھڑی کرتے ہیں ان کے بیچ میں ایک لکڑی لگا کر اس پر چکر لگاتے ہیں۔ وہ گھومتا جاتا ہے تو کنویں سے پانی نکلتا ہے۔

لَا أَدْعُ الْحَجَّ وَلَوْ تَزْرَنْفَتْ۔ (حضرت علیؑ نے کہا) میں توجھ چھوڑنے والا نہیں اگر پیہ نہ ہو تو زرنوق سے پانی نکالنے کی مزدوری کر کے اسی سے حج کروں گا (ایک روایت میں وَلَوْ أَنْ تَزْرَنْفَتْ ہے۔ بعض نے کہا یہ زرنوق سے نکلا ہے۔)

زُرْنُقَةٌ۔ کہتے ہیں بیج عینہ کو (بیج عینہ یہ ہے کہ ایک شخص کو روپیہ کی ضرورت ہے اور بلا سود کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ کیا کرتا ہے کہ دوسرے شخص سے ایک چیز جس کی مالیت سو روپے سے کم ہے سو روپے کو خرید لیتا ہے اور قیمت دینے کا ایک وعدہ مقرر کرتا ہے۔ پھر اسی چیز کو اسی شخص کے ہاتھ یا دوسرے کسی شخص کے ہاتھ نقد قیمت پر جو سو روپے سے کم آتی ہے فروخت کر کے اپنا کام نکال لیتا ہے۔ اس صورت کی بیج میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ اس طریقہ کو سود خوروں نے ایجاد کیا ہے اور بعض صحابہ نے اس کو جائز بھی رکھا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں جواز کا فتوے دینا بہتر ہے وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرض حسنہ بہت کم لوگ دیتے ہیں اور لوگوں کو اپنی حاجات پوری کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ سود کی حرمت بحکم الہی برخلاف قیاس ہوئی ہے اور آنحضرت نے اس کی پوری تفصیل نہیں کی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس لیے جو صراحتاً نص شارع سے سود ہے اسی کو حرام اور ممنوع رکھنا چاہیے۔ وہ دوسود ہیں۔ ایک تو چاندی سونا نمک گینہوں جو اور سبجو۔ ان چھ چیزوں کو جب اسی جنس کے بدل بیچیں تو اس میں کمی اور زیادتی سود ہے یعنی چاندی کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل گینہوں کو گینہوں کے بدل فروخت کریں۔ اگر نوع مختلف ہو جیسے چاندی کو سونے کے بدل یا گینہوں کو جو کے بدل تو اس میں زیادتی اور کمی سود نہ ہوگی۔ اسی طرح ان چیزوں کے سوا اور چیزوں کی بیج اور شراب میں گونجس ایک ہی ہوزیادتی اور کمی سود نہ ہوگی۔ دوسرا سود

زُعْبُوْبٌ - کمینہ پست قد -  
 زَعِيْبٌ - کوئے کی آواز (جیسے نَعِيْبٌ ہے) اور شہد کی  
 کھینوں کی آواز (یعنی دوی النحل) -  
 وَأَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةٌ مِنَ الْمَالِ - اور تجھ کو میں مال کا ایک  
 ٹکڑا دوں -

قَلَمٌ يَلْبَثُ أَنْ جَاءَ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا - تھوڑی دیر نہیں گزری  
 تھی کہ ایک مشک لے کر آیا جس کو وہ بوجھ کی طرح اٹھا رہا  
 تھا (بھاری وزن کی وجہ سے ادھر ادھر اس کو سر کاٹا تھا) -  
 إِنَّهُ كَانَ يَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَيَخَوِّصُ لِآخِرِينَ - وہ  
 (حضرت علی) بعض کو تو بہت دیتے، بعض کو کم (جیسا مناسب  
 سمجھتے اس طرح تقسیم کرتے) -

إِنَّهُ كَانَ تَحْتِ زَعْوَبَةٍ يَأْزَعُوْفَةٌ - آنحضرت پر جو جادو  
 کیا گیا تھا اس کا سامان ایک کنویں کے نیچے یا کنویں کے پتھر  
 کے نیچے رکھا گیا تھا -  
 زَعَجٌ - حرکت دینا، چھیڑنا، پریشان کرنا، کمود ڈالنا، بانگ دینا،  
 چیخنا -

إِزْعَاجٌ - پریشان کرنا، بلانا، کھود ڈالنا -  
 زَعَجٌ - قلق اور رنج -  
 رَأَيْتُ عَمْرًا يَزْعَجُ أَبَا بَكْرٍ إِزْعَاجًا يَوْمَ السَّقِيْفَةِ -  
 (حضرت انس کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ سقیفہ  
 کے دن (جہاں صحابہ کرام آنحضرت کی وفات کے بعد جمع  
 ہوئے تھے) حضرت ابو بکر صدیق کو چھیڑتے تھے (دم نہیں لینے  
 دیتے تھے) یہاں تک کہ ان سے بیعت کر لی (حضرت عمر کو  
 جلدی اس واسطے سے تھی کہ ایسا نہ ہو امام نہ ہونے سے  
 مسلمانوں میں کوئی فساد اٹھ بیٹھے اور کہیں پھر اس کا تدارک  
 مشکل ہو جائے) -

الْخَلْفُ يَزْعَجُ السَّلْعَةَ وَيَمْسَقُ الْمَرْسَمَةَ - قسم کھانے  
 سے مال تو نکل جاتا ہے (فروخت ہو جاتا ہے خریدار قسم پر اعتماد  
 کر کے اس کو خرید لیتا ہے) لیکن برکت مت جاتی ہے - (قسم  
 کھانے والے کو اپنی سوداگری میں برکت نہیں ہوتی) -  
 زَعْرٌ - جماع کرنا، تم ہونا، متفرق ہونا (جیسے إِزْعَارٌ ہے) -

سزاوار ہے اس کے کہ تم اللہ کے احسان کو حقیر نہ جانو (بلکہ اس  
 کی قدر کرو اور عظمت کرو) (اہل عرب کہتے ہیں -

زُرَيْتٌ عَلَيَّ زِرَايَةٌ - میں نے اس کا عیب بیان کیا اس پر  
 عیب لگایا -  
 أَرَزَيْتُ بِهِ إِرْزَاءً - میں نے اس کو ذلیل سمجھا ہے  
 حقیقت -

إِرْزَاءٌ اصل میں إِزْرَاءٌ تھا - تا کو دال سے بدل دیا -  
 زَرِيٌّ اور مَزْرِيٌّ - ذلیل ہے حقیقت شخص -  
 مِزْرَاءٌ - عیب لگانے والا -

### باب الزاء مع الطاء

زَطٌ - آواز کرنا -  
 فَخَلَقَ رَأْسَهُ زُطِيَّةً - اس نے اپنا سر زط کی طرح منڈایا -  
 زُطٌ - ایک قوم ہے سوڈان اور ہند کی - (بعض نے کہا یہ  
 معرب ہے - جت کا جت ہندو فقیروں کی ایک قسم ہے جن کا  
 شغل گانا بجانا اور بھیک مانگنا ہے - بعض نے کہا جت جاٹ کی  
 قوم جو ہندوستان میں مشہور ہے) -

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِ - گویا وہ زط کے لوگوں میں سے  
 ایک شخص ہے -  
 فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ أَشْبَاهُ الزُّطِ - ہمارے سامنے وہ  
 لوگ آئے جو زط کے لوگوں سے مشابہ تھے -

أَنَاهُ سَبْعُونَ رَجُلًا مِنَ الزُّطِ - (جب حضرت علی بصرہ  
 والوں کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو) آپ کے پاس ستر مرد زط  
 کے آئے (اور انھوں نے اپنی زبان میں ان سے باتیں  
 کیں) -

### باب الزاء مع العين

زَعْبٌ - کاٹنا، بھرننا، بھری ہوئی مشک اٹھانا - جماع کر کے  
 عورت میں منی بھردینا، آواز کرنا، گالیوں کی بوچھاڑ کرنا -  
 تَزَعَّبٌ - غصہ ہونا، خوش ہونا، بہت کھانا پینا، بانٹ لینا -  
 إِزْدَعَابٌ - کاٹ لینا -

اِنِّي امْرَاةٌ زَعْرَاءٌ - میں ایک کم بالوں والی عورت ہوں۔  
زَعْرٌ - بالوں کا کم ہونا۔

رَجُلٌ اَزْعَرٌ - کم بالوں والا مرد (اس کی جمع زَعْرُو ہے)۔  
اَخْرَجَ بِهِ مِنْ زَعْرِ الْجِبَالِ الْاَعْشَابَ - اللہ تعالیٰ نے  
پانی بھیج کر اس کی وجہ سے کم بال والے پہاڑوں سے (جن پر  
گھاس اور سبزی کم اگی ہے) ہری گھاس اگائی (ان پہاڑوں کو  
کم بال والا قرار دیا۔ گویا گھاس کو بالوں سے تشبیہ دی)۔  
زَعْرُوٌّ - جنگلی کھجور۔ اس کا مزہ ذرا ترش ہوتا ہے اور گھٹلی  
سخت اور گول جس میں گودہ کم ہوتا ہے۔ اور بد اخلاق آدمی کو بھی  
کہتے ہیں (اس کی جمع زَعَارِيُو آتی ہے)۔

اَرَى مِنْهُ زَعَارَةً - میں اس سے بد خلقی دیکھتا ہوں (ایک  
روایت میں زَعَارَةٌ بہ تخفیف راہے اور ایک میں ذَعَارَةٌ یعنی  
فحش و فجور اور فساد۔  
زَعْفَرَةٌ - زعفران سے رنگنا، زعفران ڈالنا۔

زَعْفَرَانِيَّةٌ - ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو قرآن کو مخلوق کہتا  
ہے (معاذ اللہ)۔

نَهَى عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ - آپ نے مردوں کو زعفرانی  
رنگ سے منع کیا (یعنی ہاتھ اور پاؤں اس سے رنگنا یا زعفران  
میں رنگے کپڑے پہننا۔ امام شافعی نے زعفران پر ہرزرد رنگ  
کو قیاس کیا ہے اور مردوں کے لیے اس کو حرام رکھا ہے۔ بغوی  
نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بہت زعفران استعمال  
کرنے سے مردوں کو منع فرمایا چونکہ تھوڑے زعفران کے  
استعمال کی رخصت عبدالرحمن بن عوف کی حدیث سے نکلتی  
ہے)۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے بھائی بعض اہل حدیث کو اس  
باب میں سخت تشدد سے اور میں ایسی سختی کو پسند نہیں کرتا۔ اگر  
شادی بیاہ کے موقع پر کوئی زردی کا استعمال کرے تو اس کو  
معاف رکھنا چاہئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
عبدالرحمن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھ کر سکوت فرمایا اور کچھ  
زبرد نہیں کیا۔ جب انھوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے اور ایک  
جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ شادی بیاہ میں مرد کو زعفران لگانا یا  
زرد کپڑے پہننا درست ہے جو زعفران سے رنگے ہوئے

ہوں۔ اسی طرح مہندی کا استعمال بھی شادی میں مردوں کے  
لیے جائز رکھا ہے اور ایسے اختلافی فروعی مسائل میں کسی مسلمان  
کو سخت زجر کرنا یا اس سے سلام و کلام ترک کر دینا یا تو اس کو کافر  
یا فاسق بنانا غلو اور افراط ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے رکھے۔  
یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں اور کافروں کی تشبیہ سے ہمارے دین میں  
ممانعت ہے مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ مشابہت کی نیت ہو۔  
دوسرے وہ رسم مسلمانوں میں علی العموم رائج نہ ہوگی ہو۔ مثلاً  
انگھر کھا پہننا ہندوؤں کا ایک معاشرتی اور قومی فعل تھا اب چونکہ  
عام طور پر مسلمان بھی اس لباس کو اختیار کر چکے ہیں اور یہ بات  
ہمارے شعور میں ہے جس کی بنیاد پر ہم انگھر کھا پہنے ہوئے کسی  
مسلمان کو ہندو نہیں تصور کرتے لہذا ایسی صورت میں انگھر کھا  
پہننا منع نہ ہوگا کوٹ، پتلون اور بوٹ وغیرہ جس زمانے میں  
مسلمانوں میں بالکل رائج نہ تھے اس وقت ان کا پہننا تشبیہ سمجھا  
جاتا تھا۔ لیکن اب جب کہ ترک اور عرب اور ہند کے مسلمان  
ان چیزوں کا عموماً استعمال کر رہے ہیں تو ان کا پہننا تشبیہ  
بالنصاری نہ ہوگا۔ شادی بیاہ کھانے پینے اور خوشی کی تقریبوں  
اور لباس وغیرہ میں جو دنیاوی امور کہلاتے ہیں اسی قاعدے کو  
پیش نظر رکھنا چاہیے۔ البتہ دین میں کوئی نئی بات نکالنا جس کی  
اصل قرآن و حدیث اور سلف صالحین سے نہ ہو بدعت اور حرام  
ہے)۔

زَعْفٌ - چیخا، چلانا، ڈرانا، بانگنا۔

زَعْفَةٌ - چیخ، لغرہ۔

زَعْفَاقٌ - کڑوا پانی غلیظ۔

زَعْلٌ - خوشی، نشاط۔

زَعْلَةٌ - جو جانور ایک سال جنے ایک سال نہ جنے۔

زَعْمٌ يَزْعُمُ يَزْعُمُ - گمان کرنا، جھوٹ بات کہنا۔

زَعْمٌ اَوْ زَعَامَةٌ - ضامن ہونا۔

زَعْمٌ - طمع کرنا۔

مُزَاعِمَةٌ - مزاحمت۔

اِزْعَامٌ - امکان۔

اَلزَّعِيمُ غَارِمٌ - جو شخص ضامن ہو اس کو تاوان دینا

وہ جھوٹا ہے دوسری روایت میں حضرت علیؑ سے یوں بیان ہوا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور ایک وہ مکتوب جو اس تلوار کے نیام میں ہے۔ اس میں زکوٰۃ کے احکام تھے اور قصاص و دیت کے احکام۔ حضرت علیؑ کے اس قول سے ثابت ہوا کہ اہل تشیع کا یہ گمان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کتاب دی تھی جس کا نام کتاب الجفر والجامع تھا یا ان کو دین اور شریعت کے وہ اسرار و رموز بتلائے تھے جو عام صحابہ کو نہیں بتلائے تھے صحیح نہیں ہے۔

زَعَامَةٌ - شرف اور ریاست اور ہتھیار اور زرہ اور سردار کا حصہ مال غنیمت میں سے اور افضل مال اور اکثر ترکہ وغیرہ سے۔

تَزَاعُمٌ - اختلاف۔

زَعِيمٌ الْأَنْفَاسِ - سانسوں کا وکیل (یعنی ہر وقت ٹھنڈی سانس لیتا رہتا ہے دم اوپر پڑھاتا ہے یہ حرکت اور کیفیت اس کی عادت حسد کی وجہ سے ہے۔

”حسود را چه کنم کوز خود برنج در دست“

بعض نے کہا کہ سانسوں کے وکیل سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی باتیں سننے کی فکر میں رہتا ہے تاکہ ان کے عیوب فاش کرے۔

وَكَانَ زَعِيمٌ الْقَوْمِ اَرَدَ لَهُمْ - لوگوں کا سردار اور رئیس وہ ہوگا جو ان سب میں رذیل ہوگا (یعنی اپنے حسب و نسب کے لحاظ سے شریف نہیں ہوگا یا اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے رذیل ہوگا جس طرح ہمارے عہد میں برسر منصب لوگ ہیں یہ بھی مجملہ علامات قیامت کے ایک ہے)۔

كُذِّبَ زَعِيمٌ فِي الْقُرْآنِ كِذْبٌ - قرآن میں زعم کا لفظ جہاں آیا ہے اس سے مراد جھوٹ ہے (جیسے زعم الذین كفرو والن یبعثوا وغیرہ)

اَنَا بِنَجَاتِكُمْ زَعِيمٌ - میں تمہاری مکتی (نجات) کا بضامن ہوں۔

زَعْنٌ - مائل ہونا۔

ہوگا (وہ ذمہ دار ہے)۔

ذَمِيٌّ رَهِيئَةٌ وَاَنَابَهُ زَعِيمٌ - میرا ذمہ لٹکا ہوا ہے میں اس کا ضامن ہوں۔

تَكَانَ اِذَا مَرَّ بِرَجُلَيْنِ يَتَزَاَعَمَانِ فَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ كَفَرًا عَنَّهُمَا - (حضرت ایوب علیہ السلام جب ایسے دو آدمیوں پر گزرتے جو ایک شے کا دعویٰ کرتے پھر دونوں اللہ کا نام لیتے (یعنی اللہ کی قسم کھاتے) تو ان دونوں کی طرف سے خود کفارہ (قسم کا) ادا کرتے (کیونکہ ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہوگا۔ تو آپ دونوں کی طرف سے کفارہ ویدیتے تاکہ ان پر گناہ نہ رہے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں)۔

بَسَسَ مَطِيئَةَ الرَّجُلِ زَعَمُوا - آدمی کی کیا بری سواری یہ ہے لوگ ایسا کہتے ہیں (اکثر لوگوں کا قاعدہ یہ ہے کہ بلا تحقیق باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ لوگ ایسا کہتے ہیں یا اس طرح سنا گیا ہے یا کہا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں العہدۃ علی الراوی۔ آنحضرت نے ایسی بلا تحقیق باتوں کے ذکر سے منع فرمایا۔ آدمی کو چاہئے کہ جب تک کسی خبر کی اچھی طرح تحقیق نہ کر لے اور اس کی سچائی کا یقین نہ ہو اس وقت تک منہ سے نہ نکالے۔ یہ جو فرمایا ”بری سواری“ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سواری کے ذریعہ آدمی اپنی بے بنیاد باتیں کر کے بعض نادان لوگ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں)۔

وَيَزَعُمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - اور وہ اس حدیث کو آنحضرت کا فرمودہ جانتا ہے۔

زَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّكَ تَزَعُمُ - آپ کے فرستادہ نے یہ کہا کہ آپ فرماتے ہیں۔

زَعَمٌ - جس طرح جھوٹی بات کہنے کو کہتے ہیں اسی طرح سچی بات کو بھی۔ تو یہ لغت اخذ اذین سے ہے۔

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ - (حضرت علیؑ نے کہا) جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے (اہل بیت نبوی کے) پاس اللہ کی کتاب ہے سوا اور کچھ خاص کتابیں یا باتیں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام طور سے نہیں بتلایا (تو

زَعْبَاءُ - اس زرہ کا نام تھا۔

زَعْرُ - جھین لینا، گہرا ہونا، بڑھنا بہت ہونا۔

نَهْرُ زَاغْرٍ وَبَحْرُ زَاخِرٍ - گہری ندی اور گہرا سمندر۔

أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زَعْرَهْلٍ فِيهَا مَاءٌ - زرغ کے چشمہ کا حال مجھ سے بیان کرو، کیا اس میں پانی ہے (یہ ایک چشمہ کا نام ہے ملک شام میں۔ بعض نے کہا زرغ ایک عورت تھی یہ چشمہ اس کی طرف منسوب ہے)۔

ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ هَذَا غَرَقٌ مِّنْ زَعْرٍ - اس کے بعد زرغ کا ایک چشمہ لوگوں کو ڈبو دے گا (اس میں بہت سے لوگ ڈوب جائیں گے) (یہ حضرت علی کا قول ہے)۔

زَعْرُ - دوسرا چشمہ ہے، بصرہ میں۔

زَعْرُ - یہ سکون عین مہملہ ملک حجاز میں ایک مقام ہے۔

### باب الزاء مع الفاء

زَفْتُ - بھردن یا غصہ دلانا، ہانکنا، زور کھانا، ڈالنا۔

نَهَى عَنِ الْمَزْفَةِ مِنَ الْأَوْعِيَةِ - رالی یا لاکھی برتنوں میں شربت (ٹینڈ) بنانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (کیونکہ ایسے برتنوں میں شربت جلد تیز ہو جاتا ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے۔ دوسرے ان برتنوں میں شراب رکھا کرتے تھے تو آپ نے ابتدائے اسلام میں ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع کر دیا تا کہ شراب کا خیال تک نہ آئے پائے)۔

زَفْتُ - قار (رال یا لاکھ)

زَفُوٌ - زور سے یا پوری سانس نکالنا۔

زَفِيْرٌ - گدھے کا سانس اندر لے جانا (اور شَهِيْقٌ اس کا سانس باہر نکالنا)۔

وَكَانَ النَّسَاءُ يُزْفِرْنَ الْقِرْبَ - عورتیں (جہاد میں) مشکیں پانی کی اٹھاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں۔

زَفُوٌ - مشک - كَانَتْ أُمَّ سَلِيْطٍ تَزْفِرُنَا الْقِرْبَ -

كَانَتْ أُمَّ سَلِيْطٍ تَزْفِرُنَا الْقِرْبَ - سلیطہ جنگ احد میں ہمارے لئے مشکیں اٹھاتیں (مردوں کو پانی پانی)۔

كَانَ إِذَا حَلَمَعَ صَاغِيْبِهِ وَذَا فِرْتَهُ اِنْسَطَ - (حضرت

أَرَدْتُ أَنْ تُبَلِّغَ النَّاسَ عَنِّي مَقَالَةَ يُزْعَنُونَ إِلَيْهَا - میں نے یہ چاہا کہ تم میری طرف سے لوگوں کو ایسی بات پہنچاؤ کہ لوگ اس طرف مائل ہوں (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اس نے يُذْعَنُونَ کو يُزْعَنُونَ کر دیا۔ یعنی لوگ اس کی پیروی کریں۔ ابو موسیٰ نے کہا یُزْعَنُونَ ہوگا۔ صاحب نہاہ نے کہا یہ بعید ہے کہ یُزْعَنُونَ کو يُزْعَنُونَ کر دیا۔ میں کہتا ہوں کہ لغت میں زَعْنٌ کا لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ غالباً یہ راوی کی تھخیف ہے)۔

زَعْنَفَةٌ - آراستہ کرنا زینت دینا۔

زَعْنِفَةٌ - ہر چیز کا ایک ٹکڑا، چمڑے کا یا ہاتھ پاؤں کا کنارہ، مچھلی کے بازو، چھوٹا قبیلہ، کپڑے کا پھٹا ہوا اور شکستہ کنارہ جو خراب ہو۔

إِيَّاكُمْ وَهَذِهِ الزَّعَانِيفَ الَّذِينَ زَعَبُوا عَنِ النَّاسِ وَقَارَفُوا الْجَمَاعَةَ - تم ان مختلف فرقوں سے (ان چھوٹے چھوٹے گروہوں سے الگ رہو جنہوں نے عام مسلمانوں سے نفرت کی اور جماعت سے الگ ہو گئے) (یعنی تفرقہ پروراز ملت اسلامیہ سے کٹنے والے)۔

زَعَانِيفٌ - جمع ہے زَعْنِفَةٌ کی اور یا اشباع کے لیے بڑھا دی گئی۔ اصل میں زَعَانِيفٌ تھا۔

### باب الزاء مع الغين

زَعَبٌ - نرم رو میں اور بال اور پر نکلتا۔ (جیسے ترغیب ہے)

أَهْدَى لَكَ أَجْرُ زَعْبٍ - آپ کو چھوٹی چھوٹی گلزیاں جن پر خفیف سارواں تھا تختہ میں بھیجیں گئیں (عمدہ اور کئی گلزیوں پر ایسے رو میں ہوتے ہیں) (اصل میں زعب اس رو میں کو کہتے ہیں جو چوزے کے بدن پر شروع میں نکلتا ہے، اجرو جمع ہے جرو کی جیسے اوپر گزر چکا)۔

وَرَمْنَا النُّفُطَانَ مِنْ زَعْبِهَا - کبھی ہم نے اس کے رو میں چن لئے۔

لَعَلَّهَا دِرْعُ أَبِيكَ الزَّعْبَاءُ - شاید یہ تیرے باپ کی زرہ ہے۔



روایت میں یُزْفُ ہے یعنی وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے یہ  
رَفُفْتُ الْعُرُوسَ اَزْفَهَا نَسَے، یعنی میں نے دہن کو دو لہا کے  
پاس بھیج دیا۔

فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُرْفُونَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - ستر فرشتے آنحضرتؐ کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

اِذَا وَلَدَتِ الْحَارِيَةُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا يَرِفُ  
الرَّسْمَةَ زَفًا - جب عورت جنمی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس  
ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو برکت اس پر ڈالتا چلا جاتا ہے۔

يُزْفُ فِي قَوْمِهِ - اپنی قوم میں بھیجا جاتا ہے۔  
مِرْقَةٌ - دہن کا محاف جس میں سوار ہو کر دو لہا کے یہاں جاتی  
ہے۔

أَرْفَلَةٌ - جماعت (اس کا ذکر کتاب الف میں بوجہ مناسبت  
لفظ ہو چکا ہے۔ اصل مقام اس کا یہ ہے)۔

رَفْنٌ - ناچنا پاؤں مارنا۔  
إِنِّهَا كَانَتْ تَرْفِنُ لِلْحَسَنِ - حضرت فاطمہؑ امام حسنؑ کو  
نچاتی تھیں (یعنی کسبی میں پیار سے)۔

قَدَمٌ وَفَدُّ الْحَبَشَةِ فَجَعَلُوا يَزْفُونُ وَيَلْعَبُونَ - حبش  
کے ایچی آئے وہ ناچنے اور کھیلنے لگے (یعنی اپنے ہتھیاروں  
سے)۔

وَيُظِلُّ بِهِ اللَّعْبَ وَالرَّفْنَ - اللہ تعالیٰ نے سچا کلام اتارا  
اس لئے کہ باطل کو منادے اور کھیل کود اور ناچ رنگ کو۔  
أَنَّهُا كُنَّ عَنِ الرَّفْنِ وَالْمِرْمَاءِ - میں تم کو ناچنے اور ستار  
بجانے سے منع کرتا ہوں۔

### باب الزاء مع القاف

رَفْفٌ - ایک لینا۔  
تَرْفِيفٌ - تالی بجانا۔  
تَرْفُفٌ - ایک لینا جلدی سے کوئی چیز لے لینا۔  
رَفْفَةٌ - لقرآنوالہ۔

يَأْخُذُ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِيَدِهِ ثُمَّ  
يَتَرَفَّفُهَا تَرْفُفَ الرُّمَّانَةِ - اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو

علیؑ) جب اپنے خاص دوستوں اور یاروں یا عزیزوں اور اقرباء  
میں ہوتے (کوئی غیر شخص صحبت میں نہ ہوتا) تو کھل کر باتیں  
کرتے یا خوش مزاج ہوتے۔

رُفْرٌ - امام ابوحنیفہؒ کے مشہور شاگرد کا نام ہے۔ شیر بہادر  
اور دریا کو بھی زفر کہتے ہیں۔

رَفْرَفَةٌ - جلدی چلنا ڈال دینا، پنکھ پھیلانا، بلانا، آواز کرنا،  
لرزنا۔

إِنَّهُ مَرَبَهَا وَهِيَ تَرْفُوفٌ مِنَ الْحُمَى - آنحضرتؐ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب پر گزرے وہ بخار میں کانپ رہی  
تھیں (ایک روایت میں تَرْفُوفٌ ہے رائے مہملہ سے اس کا  
ذکر اور گزر چکا)۔

مَالِكٌ يَا أُمَّ السَّائِبِ تَرْفُوفِينَ - (تو آنحضرتؐ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ) اے ام السائب تجھ کو کیا ہوا ہے کہ کانپ  
رہی ہے (ایک روایت میں تَرْفُوفِينَ بہ فتح تا ایک میں  
تَرْفُوفِينَ ہے اور ایک میں تَرْفُوفِينَ ہے معنی وہی ہیں)۔

رَفْتُ يَا زِفَافٌ - ہدیہ بھیجنا۔ گزرانا، چکنا، جلدی دوڑانا، پنکھ  
پھیلانا ڈال دینا۔

رَفْتُ الْعُرُوسَ يَا أَرْفَهَا - دہن کو دو لہا کے پاس بھیج دیا۔  
أَدْخَلَ النَّاسَ عَلَيَّ رَفَّةً رَفَّةً - (حضرت فاطمہؑ کے نکاح

میں آنحضرتؐ نے کھانا تیار کیا اور حضرت بلالؓ سے  
فرمایا) لوگوں کے جتنے جتنے کر کے میرے پاس لا (یعنی پہلے کچھ  
لوگوں کو دسترخوان پر لا اور ان کی فراغت کے بعد کچھ دوسرے  
لوگوں کو۔ سب کو ایک بارگی دسترخوان پر بٹھانے کی گنجائش نہ  
ہوگی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نکاح اور شادی کی  
تقریبات میں دہن والے بھی لوگوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں اور یہ  
خلاف سنت نہیں ہے البتہ دو لہا کو بعد زفاف کے ولیمہ کی دعوت  
کرنی چاہئے اور قبل از زفاف جو دو لہا والے کھانا کھائیں وہ  
سنت نہیں ہے)۔

يُزْفُ عَلَيَّ بِنِيٍّ وَبَيْنَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى  
الْحَبَّةِ - حضرت علیؑ میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر  
کے درمیان جلدی سے بہشت میں لپک جائیں گے) ایک

## لِحَاثِلِ الْخَلِيفَةِ

قیامت کے دن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو (اچھال کر پھر) جلدی سے لے لے گا جیسے کوئی اتار کو لے لیتا ہے۔

بَلَّغَ عَمْرٌ أَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَوْ بَلَغَ هَذَا لَأَمُرُ إِلَيْنَا بِنِي  
عَبْدِ مَنْأَبِ يُعْنِي الْخِلَافَةَ تَزَقَّفْنَا تَزَقَّفَ الْأَكْرَةَ -  
حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی، معاویہؓ کہتے ہیں کہ اگر یہ خلافت ہم  
لوگوں یعنی عبد مناف کے بیٹوں کو پہنچتی (لوگ ان کو خلیفہ  
بناتے) تو ہم اس کو اس طرح اڑا لیتے جیسے گولہ (گیند) اڑا  
لیتے ہیں (جلدی سے اچک لیتے ہیں)۔

إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ لِبَنِي أُمَيَّةَ تَزَقَّفُوهَا تَزَقَّفَ الْكُرَةَ -  
ابوسفیان نے بنو امیہ سے کہا تم خلافت کو اس طرح اچک لو جیسے  
گیندا اچک لیتے ہیں۔

لَمَّا اضْطَفَّ الصَّفَّانِ يَوْمَ الْحَمَلِ كَانَ الْأَشْتَرُ  
رَفَضْنِي مِنْهُمْ فَاتَّخَذْنَا فَوْقَهَا إِلَى الْأَرْضِ فَقُلْتُ  
أَقْتُلُونِي وَمَا لِكَا - (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں) جب جنگ جمل میں دونوں طرف کے لوگوں نے صف  
باندھی تو ملک اشتر نے مجھ کو اچک لیا (جلدی سے اٹھالیا) ہم  
دونوں میں پکڑ ہوئی اور (پھر) دونوں زمین پر گرے میں نے  
(دوسرے لڑنے والوں سے) کہا مجھ کو اور مالک اشتر دونوں کو  
مار ڈالو۔

زُقٌّ - پرندے کا بیٹ کرنا، چونچ سے کھانا، سر سے پاؤں  
تک کھال اتارنا۔  
زُقٌّ - شراب۔

مَنْ مَنَّحَ مَنَحَةَ لَبَنٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا - جس شخص نے دودھ  
کا جانور کسی کو دودھ پینے کے لیے دیا (یعنی اللہ کے واسطے بلا  
قیمت) یا بھولے بھٹکے اندھے کو راستہ بتلایا (اصل میں زُقَاق  
تھک گلی کو کہتے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ایسے مقام میں راستہ  
بتلایا چونکہ ایسی جگہ اکثر آدمی رستہ بھول جاتے ہیں۔ بعض نے  
کہا کہ ترجمہ یہ ہے کہ جس نے کھجور کی ایک باڑ (قطار) کسی کو ہدیہ  
دی، مگر یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ ہدیہ، ہدایت یعنی راہ  
بتانے سے نکالا ہے نہ کہ ہدینۃ سے۔ اگر ہدیہ مراد ہوتا تو  
آخذی ہوتا۔)

مَالِي أَرَاكَ مُزَقَّفًا - مجھ کو کیا ہوا کہ میں تجھ کو سارے سر کے  
بال کترتے ہوئے دیکھتا ہوں (یہ زُقُّ الْجِلْد سے نکلا ہے۔ یعنی  
چمڑے کے اوپر کے بال کتر ڈالنے کو اکھیرائیں)۔

إِنَّهُ رَأَى مَطْمُومَ الرَّأْسِ مُزَقَّفًا (حضرت سلمان فارسی  
کو) دیکھا کہ سارے سر کے بال کترائے ہوئے تھے۔  
خَلَقَ رَأْسَهُ زُقِيَّةً - ایسے سر کو بال کتر کر منڈایا (یعنی جڑ سے  
بالوں کو نہیں نکالا صرف قچی سے کترادینے)۔

فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَرْقُ زُقٌّ - ہر دس مشکوں میں ایک مشک  
(زکوٰۃ) دینا ہوگی (محیط میں ہے کہ زق عام ہے ہر مشک یا  
مطلق ظرف کو کہتے ہیں۔ اور اگر اس میں دودھ بھرا ہو تو اس کو  
وَطْبُ کہیں گے۔ اگر گھی بھرا ہو تو اس کو نِخْمِ کہیں گے۔ اگر  
شہد بھرا ہو تو عَلَّةُ کہیں گے۔ اگر پانی بھرا ہو تو سُكُوَّةُ کہیں گے  
اگر تیل بھرا ہو تو خُمَيْثُ کہیں گے)۔

زُقُّ الْحَدَّادِ - لوہار کی دھونکی۔  
تُكْسَرُ الزُقَاقُ - برتن توڑ ڈالے جائیں۔  
زُقَّةُ پَانِي كَايِكُ جِھوٹا پرندہ ہے۔

زُقْمٌ - نگل جانا۔  
إِزْقَامٌ - نکلنا۔  
إِزْدِقَامٌ - نگل جانا۔

زُقُومٌ - مسکہ اور کھجور اور دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے  
اہل جہنم اسی درخت کو کھاتے ہیں گے (یعنی ناگ پھنی) (بعض نے  
کہا زُقُومٌ ایک چھوٹے پتوں کا درخت ہے بدبودار کڑوا اس  
سے زیادہ برادرخت حجاز میں اور کوئی نہیں ہے)۔

إِنَّ مُحَمَّدًا يُخَوِّفُنَا بِالزُقُومِ هَانُوا الزُّبْدَ وَالنَّمْرَ  
وَتَزَقَّفُمُوا - (ابو جہل لعین نے کہا جب یہ آیت اتری کہ دوزخی  
لوگ زقوم کھائیں گے) محمدؐ ہم کو زقوم سے ڈراتے ہیں تو ایسا  
کرد کہ کھن اور کھجور لاؤ اور خوب لقمہ لگاؤ (بڑے بڑے نوالے  
نگلو)۔

لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزُقُومِ قَطَرَتْ فِي الدُّنْيَا - اگر  
(دوزخ کے) زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے (تو ساری  
دنیا کی چیزوں کو کڑوا کر دے۔ معاذ اللہ)۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَالَمِ الْاَشْيَاءِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	------------------------

تھا) زیادہ ذہن اور سمجھ دار۔ (ایسا بصرہ کا قاضی بڑا ذہین اور طباع تھا۔ ہر معاملہ کی تہہ کو بہت جلد پہنچ جاتا۔ عرب میں اس کی ذہانت اور فہم کی مثال دی جاتی تھی)۔

مُرَاكَبَةٌ - نزدیک ہونا، قریب ہونا۔

إِذْ سَمَّانٌ - سمجھانا، تعلیم دینا، صحیح گمان کرنا۔

ذِكَاةٌ يَأْذُنُ كُؤَيْبًا كُؤَيْبٌ - بڑھ جانا۔ عیش و آرام اور ارزانی میں ہونا سزاوار ہونا۔

تَزْكِيَةٌ - پاک کرنا، بڑھانا، زکوٰۃ دینا۔

ذِكْوَةٌ - طہارت، افزائش، برکت، مدح و ثنا اور وہ مال کا حصہ مقررہ جو ہر سال نکالا جائے اور غراب، پر صرف کیا جائے۔

فَأَذِيَا زَكْوَتَهُمَا - ان نکلنے کی زکوٰۃ ادا کرو (اس حدیث سے پہننے کے زیورات میں زکوٰۃ کا وجوب نکلتا ہے۔ امام ابو

حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اس حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے یا زکوٰۃ دینے سے یہ مراد ہے کہ اس کو عاریتاً دو۔ یعنی کوئی مانگے تو

تو اس کو دو۔)

كَانَ اسْمُهَا بَرَّةً فَغَيَّرَهُ وَقَالَ تَزْكِيَةٌ نَفْسَهَا - زینب کا نام پہلے برہ تھا (یعنی نیک اور صالح) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بدل دیا (اور زینب رکھ دیا) اور فرمایا

اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نام رکھنا جس میں اپنی فضیلت اور پاکیزگی

نقلی ہو۔ مثلاً ولی اللہ مقبول الہی، صالح، غوث الدین وغیرہ بہتر نہیں ہے)۔

ذِكْوَةُ الْأَرْضِ يُسْهَأُ - (امام محمد باقرؑ نے کہا) زمین کی پاکی اس کا سوکھ جانا ہے (مثلاً زمین پر پیشاب وغیرہ پڑ گیا پھر

سوکھ گئی اور پیشاب کا اثر نہیں رہا تو وہ پاک ہو گئی۔ اب اس پر نماز پڑھنا درست ہے)۔

فَأَذِيَا الْمَالِ وَمَطَى فَلْيَبِي الْحَسَنَ فَقَالَ قَدِمْتُ بِمَالٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي شُحُوصُكَ أَزْكَيْتُهُ وَهَذَا - (معاویہؓ مدینہ میں روپے لے کر آئے اور امام حسن کو پوچھا وہ

کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ مکہ میں ہیں) انہوں نے روپیوں

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الزَّقْوَمِ - میں زقوم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

زَقْوُ يَأْذِيَا جِيْنَا -

زَقِي - جِيْنَا -

زَاقِي - مرغ (اس کی جمع زَوَاقِي ہے)۔

أَنْقَلُ مِنَ الزَوَاقِي - تو تو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (یعنی ناگوار اور مکروہ) ہے۔ (مرغ صبح کے قریب چلاتا ہے

اس وقت رات کے رفیق اور احباب جدا ہو جاتے ہیں۔ جلسہ برخاست ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تو مرغ سے بھی زیادہ ہم

کو نا پسند ہے ایک روایت میں زَاوُوقِي ہے جیسے آگے آتا ہے)۔

### باب الزاء مع الكاف

زَكَيْتٌ - بھردینا، منک بھردینا۔

إِنَّهُ سَمَّانٌ مَزْكُوتًا - (حضرت علیؑ) علم سے بھرے ہوئے تھے (اہل عرب کہتے ہیں:

زَكَيْتُ الْقِرْبَةَ يَأْزِكُهَا - میں نے منک کو بھردیا) (بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ مداء تھے۔ یعنی ان کی مذی

بہت نکلتی تھی)۔

إِذْ كَسَاتٌ - جِنَا -

ذَكَمٌ - زکا میں بتانا، بھردینا۔

ثُمَّ عَطَسْتُ أَخْرَجِي فَقَالَ مَزْكُومٌ - میں پھر چھینکا (یعنی چوتھی بار۔ تین بار تک تو آپ نے جواب دیا) تب آپ نے

فرمایا کہ اس کو زکام ہو گیا ہے (اب جواب دینے کی ضرورت نہیں)۔

أَزْكَمَةُ اللَّهِ - اللہ اس کو زکام کی بیماری میں مبتلا کرے۔

زَكَامٌ - ایک مشہور بیماری ہے جس میں ناک بہتی ہے۔ اور دونوں نیتوں کے آخری حصہ میں دم ہو جاتا ہے یا سدہ پڑ جاتا

ہے زکام تو ت شامہ باطل ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔

زَكْحٌ - سمجھ جانا، دریافت کر لینا، ذہین ہونا۔

أَزْكَيْتُ مِنْ إِيَّاسٍ - ایسا بن معاویہ سے بھی (جو بصرہ کا قاضی

تَزَلُّفٌ هُوَ)۔

مَا اَزَلَّحَفَتْ نَاكِحٌ الْاُمَمَةَ عَنِ الزَّيْنِ اِلَّا قَلِيْلًا۔ لونڈی سے نکاح کرنے والا زانا سے تھوڑا ہی دور ہوگا (یعنی اگرچہ زانا کا ساگنا اس پر نہ ہوگا۔ مگر بہتر یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح نہ کرے اور صبر و ضبط سے کام لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ" (اہل عرب کہتے ہیں:

اَزَلَّحَفَتْ اور اَزَّحَلَفَتْ اور تَزَلَّحَفَتْ سب کے معنی ایک ہی یعنی دور ہوا علیحدہ ہو گیا۔

زَلَّخٌ۔ پھسلاؤں مقام جہاں پیر نہ ہے۔ برہنہ میں رُج لگانا۔

زَلَّخَانَ اور زَلَّخَانَ۔ آگے بڑھ جانا۔

زَلَّخٌ۔ مونا ہونا۔

فَانَكَبَتْ لِرُوْحِهِ مِنْ زَلَّخَةٍ زَلَّحَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَدَّرَ سَيْفُهُ۔ (ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دھوکے سے مار ڈالنا چاہا۔ ایک موقع پر آپ نے دیکھا کہ وہ تلوار لئے آپ کے سر پر کھڑا ہے۔ آپ نے دعا کی یا اللہ جس طرح تو چاہے مجھ کو اس سے بچا دے! یہ دعا کرتے ہی) وہ اوندھے منہ گر اور اس کے دونوں کندھوں کے بیچ میں درد پیدا ہو گیا اور تلوار بھی گر گئی۔

زَلَّخَةٌ۔ پیٹھ کا درد جس کی وجہ سے آدمی حرکت نہیں کر سکتا (خطابی نے کہا بعض نے زَلَّخٌ روایت کیا ہے جیم سے وہ غلط ہے)۔

زَلَّزَلَةٌ يٰ زَلَّزَالَ يٰ زَلَّزَالَ۔ بلانا، کھپکانا۔

تَزَلُّوْلٌ۔ ہلنا، مضطرب ہونا۔

زَلَّزَلٌ۔ شریں اور خوشگوار سرد پانی۔

زَلَّزَلٌ۔ بلائیں۔

زَلَّزَلٌ۔ زلزلہ، بھونچال۔

اَللّٰهُمَّ اَعْرِضْ اَلْاَحْزَابَ وَزَلَّزَلُهُمْ۔ یا اللہ! کافروں کے ان گروہوں کو شکست دے ان (کے قدموں) کو اکھیر دے بلا دے (ان کو) مضطرب کر دے کوئی کام ان کا جسے نہ پائے۔

وَتَكْثُرُ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔ زلزلے اور فساد بہت ہوں گے۔

کو تھیلیوں میں بھر اور چلے جب امام حسن علیہ السلام سے ملے تو کہنے لگے میں روپیہ لے کر آیا تھا (مگر) آپ کی روائگی کی خبر سن کر میں نے اس کو تھیلیوں میں بھر دیا۔ اب وہ (روپیہ) یہ حاضر ہے۔

وَادْفِنِيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ بِالْبَيْتِ لَا اُرْثَمِيْ اَبَدًا۔ (ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ) مجھ کو میری ساتھیوں (دوسری امہات) کے ساتھ بقیع میں گاڑ دینا (حجرے میں دفن ہی ضروری نہیں ایسا کرنے سے میری تعریف نہ ہوگی۔ اگر حجرہ نبوی میں مجھ کو دفن کرو گے تو لوگ میری تعریف کیا کریں گے کہ یہ بیوی بڑی عزت والی تھیں کہ دوسری تمام بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں اور یہ خاص آنحضرت ﷺ کے پاس دفن ہوئیں)۔

زَكُوَّةٌ رَمَضَانَ۔ صدقہ فطر۔

زَكَمِيٌّ عَمَلُهُ۔ اس نے عمل اچھا کیا۔

زَكُوَّةُ الْوُضُوْءِ۔ وضو کی برکت اور فضیلت۔

نَفْسٌ زَكِيَّةٌ۔ یہ لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن کا۔

زَكِيٌّ۔ امام حسن علیہ السلام۔

عَسَلُ الْجَنَابَةِ مَرَاتٌ لِكُلِّ جَنَابَةٍ هَذَا اَزْشَمِيٌّ وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ۔ اگر کئی بار عورت سے صحبت کرے یا کئی عورتوں سے تو ہر جنابت کے لئے غسل کرنا بہت پاکیزہ اور نفیس اور عمدہ ہے (اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ سب جنابتوں کے بعد ایک ہی غسل کر لے)۔

## باب الزاء مع اللام

زَلَّجٌ۔ جلدی چلنا، دروازہ کو کھٹکے سے بند کرنا۔

مِنْ لَاجٍ اَوْ زَلَّجٍ۔ دروازہ کا کھٹکا جو ہاتھ سے کھل جائے۔

تَزَلَّجٌ۔ نکالنا، فاش کرنا۔

تَزَلَّجٌ۔ پھسلنا۔

زَلَّجٌ۔ چکھنا۔

اَمْرٌ زَلَّجٌ۔ باطل اور لغو کام۔

زَلَّحَفَةٌ۔ دور ہونا، الگ ہونا (جیسے اَزَلَّحَفَاتٌ اور

مُزَلِّعٌ - جس کے پاؤں کی کھال پھٹ گئی ہو۔

زُلْعُومٌ - حلقوم۔

زَلَعَمَ الطَّعَامَ - کھانا نکل گیا۔

زُلُوغٌ - طلوع، نکلنا اور بلند ہونا۔

تَزَلُّعٌ - پھٹ جانا۔

إِزْدِلَاعٌ - جل جانا۔

زُلْفٌ - آگے ہونا، نزدیک ہونا۔

تَزْلِيفٌ - بڑھادینا۔

فَيُرْسِلُ اللَّهُ مَطْرًا فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالرَّزْفَةِ - اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر ایک بھرے ہوئے حوض کی طرح کر دے گا (اس کا جمع زَرْفٌ اور مَزَالِفٌ آئی ہے) (بعض نے کہا زَرْفَةُ عَمُورَتٍ - مطلب یہ ہے کہ زمین کو دھو دھلا کر برابر اور ہموار صاف اور پاک کر دے گا۔ بعض نے کہا زَرْفَةُ جَنِّ - ایک روایت میں زَرْفَةُ ہے قاف ہے۔ بعض نے زَرْفَةُ روایت کہا ہے یعنی رکابی کی طرح صاف ہموار۔

يُكْفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ أَزْلَفَهَا - (جب آدمی کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہو اور اسلام کے ارکان اچھی طرح بجائے لائے تو) تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ معاف کر دے گا جو اس نے قبول اسلام سے پہلے کیا تھا۔

فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بَاتِنِهِنَّ يَبْدَأُ - (آنحضرت ﷺ کے پاس پانچ یا چھ اونٹ قربانی کے لئے لائے گئے) ہر ایک اونٹ آپ کے نزدیک آنے لگا تا کہ پہلے اس کو قربان کریں (سبحان اللہ جانور بھی یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے قربان ہونا بڑا شرف ہے۔ ایسے پیغمبر پر اگر ہم قربان نہ ہوں تو سخت بد قسمت ہیں۔

ہم آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف

بامید آنکہ روزے پہ شکار خواہی آمد

فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَزْدَلِفْ إِلَى اللَّهِ بِرُكْعَتَيْنِ - جب سورج ڈھل جائے تو دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کر۔

لَا ذَرْعَ وَلَا زَرْعَةَ فِي الْكَيْبِلِ - ماپ میں نہ تو کوٹنا اور بانا چاہئے نہ ہلانا (اس غرض سے کہ اس میں زیادہ غلہ سائے)۔

حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلْمَةِ تَذْيَبِيهِ يَتَزَلُّوْلُ - یہاں تک کہ وہ پتھر لڑتا ہو اس کی چھاتیوں کی ہیشیوں سے باہر نکل جائے گا۔

إِذَا زَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ تَزَلَّتِ الْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ ذَلَّتِ الزَّلَازِلُ - جب تو دیکھے کہ مسلمانوں کی خلافت مقدس زمین میں آ جائے (یعنی مدینہ طیبہ سے نکل کر ملک شام میں خلافت کا مستقر ہو جس طرح معاویہ کے زمانہ سے شروع ہو کر مروان کے عہد تک ہوتا رہا) تو زلز لے قریب آ پیچھے (یعنی بلائیں اور آفتیں سر پر آ لگیں۔ خلفائے بنی امیہ کے عہد میں ایسا ہی ہوا کہ طرح طرح کی آفتیں مسلمانوں پر آئیں۔ مدینہ طیبہ کی تباہی حرم محرم کی بے ادبی امام حسین کی شہادت اہل بیت نبوی پر ظلم و تعدی مکہ معظمہ کی بے حرمتی اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت وغیرہ وغیرہ)۔

زَلْعٌ - فریب سے اچک لے جانا، جلا دینا۔

زَلْعٌ - پھٹ جانا، بگڑ جانا۔

إِزْدِلَاعٌ - کسی کو کوئی چیز لینے کی طمع دلانا۔

إِزْدِلَاعٌ - معنی زلع - یعنی جلا دینا۔

زَوْلَعٌ جس کی اڑیاں پھٹی ہوں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُصَلِّي حَتَّى تَزَلَعَ قَدَمَاهُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی نماز پڑھتے تھے کہ (کھڑے کھڑے) آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔

مَرَبَهُ قَوْمٌ وَهُمْ مُجْرِمُونَ وَقَدْ تَزَلَعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ فَسَأَلُوهُ بَاتِي شَيْءٍ نَدَاوْنَهَا فَهَالِي بِاللَّذْنِ - (حضرت ابو ذر کے) سامنے کچھ لوگ گزرے جو احرام باندھے ہوئے تھے (خشکی سے) ان کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہم کیا دو کریں؟ انہوں نے کہا تیل لگاؤ۔

إِنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا تَزَلَعَتْ رَجُلُهُ فَلَهُ أَنْ يَذْهَبَهَا - جو شخص احرام باندھے ہو اس کا پاؤں اگر پھٹ جائے تو اس پر تیل (یا موم روغن) لگا سکتا ہے (بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو)۔

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيَّةِ

رَأَى رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنَ الْحَمَامِ مُتَزَلِّقَيْنِ - حضرت علیؑ نے دو مردوں کو دیکھا جو حمام سے چپتے چپتے ہو کر نکلے (یعنی ان کا جسم میل پکیل سے صاف ہو کر چمنا ہو رہا تھا)۔

كَانَ اسْمُ تَوْنِسِ النَّبِيِّ ﷺ الزَّلُّوقُ - آنحضرت ﷺ کی ڈھال (سپر) کا نام زلوق تھا (یعنی اس پر تلوار وغیرہ پھسل جاتی تھی اس کو کاٹ نہیں سکتی تھی)۔

هَدَرَ الْحَمَامُ فَرَلَقَتْ الْعُمَّامَةُ - کبوتر نے آواز نکالی (مادہ سے جماع کرنے کا ارادہ کیا) تو کبوتری نے اپنی سرین اس کی طرف کر دی (یہ زلوق سے نکلا ہے۔ جو جانور کے پٹھے کو کہتے ہیں)۔

الزَّلُّوقُ - کچھڑ کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ اس میں آدمی پھسل جاتا ہے۔

رَلَاقَةٌ - پھسلاؤں مقام۔

رَلَقَةٌ - چمنا پتھر آئیے۔

نَاقَةٌ زَلُّوقٌ - تیز رو سائنڈی۔

مَزَلَقَةٌ - پھسلاؤں مقام۔

زَلُّوقُ الْأَمْعَاءِ - ضعف معدہ۔

إِزْلَاقٌ - ہٹانا، نظر لگانا، میعاد سے پہلے جتنا۔ غصہ سے گھورنا۔

زَلٌّ يَأْزِلُ يَأْمَلُ يَأْمَلُ يَأْمَلُ يَأْمَلُ - پھسلنا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا، گزر جانا، وزن میں کم ہونا، ہلکے ہلکے بہانا۔

إِزْلَاقٌ - پھسلا دینا، پہنچانا۔

زَلُّوَالٌ - ٹھنڈا شیرش، خوش گوار۔

زَلُّوَالٌ - نقصان۔

زَلَّةٌ - لغزش، غلط، سہو، گناہ۔

مَنْ أَرَلَّتْ إِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهَا - جس شخص کو کوئی نعمت دی جائے تو اس کا شکر یہ ادا کرے (اللہ تعالیٰ کا شکر کیونکہ تمام نعمتیں اسی کی عطا کی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد اس آدمی کا شکر یہ جس نے کوئی احسان کیا ہو) (اہل عرب کہتے ہیں)۔

زَلَّتْ مِنْهُ إِلَى فَلَانٍ نِعْمَةٌ يَأْرَلُّهَا إِلَيْهِ - فلاں شخص کی

فَمِنْكُمْ الْمَزْدَلِفُ الْحَرَامُ الْعُمَّامَةُ الْفُرْدَةُ - تم میں سے وہ اپنے برابر والوں سے بھڑنے والا ہے (یعنی میدان جنگ میں اپنے ہمسروں سے نزدیک ہونے والا) جو اکیلا عمامہ باندھتا ہے (یعنی جب وہ عمامہ باندھتا ہے تو دوسرے لوگ اس کے احترام اور اعتراف عظمت کے طور پر عمامہ نہیں باندھتے)۔  
إِزْدَلِفُوا قَوْسِي أَوْ قَدْزَهَا - میری کمان کے پاس آ جاؤ۔  
يَا كَمَا نَ الْبَرَّاءُ - برابرا آ گئے بڑھو۔

مَالِكٌ مِنْ عَيْشِكَ إِلَّا لَذَّةٌ تَزْدَلِفُ بِكَ إِلَيَّ حَمَامِكَ - تیری زندگی میں تیرے لئے کچھ نہیں ہے مگر وہ لذت جو تجھ کو موت سے نزدیک کر دیتی ہے۔

مُزْدَلِفَةٌ - جس کو مشعر حرام بھی کہتے ہیں۔ اس کا نام مزدلفہ اس لئے ہوا کہ وہاں قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔

زَلْفُ اللَّيْلِ - رات کی گھڑیاں، یارات کے حصے (یہ زُلْفَةٌ کی جمع ہے۔

إِنِّي حَجَجْتُ مِنْ رَأْسِ هَرٍ أَوْ حَارَكٍ أَوْ بَعْضِ هَذِهِ الْمَوَالِفِ - میں نے اس بڑے خارک یا بعض ان مقاموں سے حج کیا جو جنگل اور آباد زمین کے درمیان ہیں۔

حَتَّى تَزْلِفَ بِهِمُ الْجَنَّةَ - یہاں تک کہ ان کو بہشت کے نزدیک کر دے۔

زُلْفَى - قرب اور نزدیکی۔

سُمِّيَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ مُزْدَلِفَةً لِأَنَّ جَبْرِئِلَ قَالَ لِإِبْرَاهِيمَ بَعْرَفَاتٍ يَا إِبْرَاهِيمَ أَزْدَلِفُ إِلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ - مشعر حرام کا نام مزدلفہ اس وجہ سے ہوا کہ جبرئیل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام مشعر حرام کے نزدیک ہو جاؤ۔ (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: مزدلفہ اس کا نام اس وجہ سے ہوا کہ لوگ عرفات سے لوٹ کر وہاں جمع ہوئے بعض نے کہا اس لئے کہ لوگ رات کے اوقات میں وہاں آتے ہیں)۔

زَلُّوَالٌ - پھسلنا، الگ ہو جانا۔

زَلُّوَالٌ - دور کر دینا، الگ کر دینا، پھسلا دینا، موٹنا۔

تَزْلِيْقٌ - موٹنا، پھسلا دینا، تیل لگانا، چمنا کرنا۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لَحَامَاتُ الْبَرِيَّةِ

پرچے لیتے ہیں ایک پر اَفْعَلُ دوسوے پر لا تفاعل اور تیسرا سادہ رکھتے ہیں۔ پھر آنکھ بند کر کے ایک پرچہ اٹھاتے ہیں یا کسی بچہ سے اٹھوا لیتے ہیں۔ اگر اَفْعَلُ لکھتا ہے تو اس کام کو کرتے ہیں اور لا تفاعل لکھتا ہے تو نہیں کرتے۔ سادہ پرچہ لکھتا ہے تو کرنا اور نہ کرنا برابر سمجھتے ہیں۔)

زُئِمٌ اور زُئِمٌ دونوں مستعمل ہیں۔ ان کی جمع اَزْلَامٌ ہے یعنی پانے۔

أَمْ فَازَ فَازَ زُئِمٌ بِهِ شَاوُلَعَيْنٍ - یا وہ مر گیا موت کا قدم اس پر جلدی سے آگیا۔

اَزْلَمَ - اصل میں اَزْلَامٌ تھا، ہنزہ تخفیف کے لیے گرا دیا گیا بعض نے کہا اصل میں اَزْلَامٌ تھا الف تخفیف کے لیے ساقط ہو گیا۔

### باب الزاء مع الميم

زَمَاتَةٌ - وقار، تمکین اور سنجیدگی۔

اَزْمِنَاتٌ - طرح طرح کے رنگ بدنا۔

زَمْتٌ - ایک پرندہ ہے جو کوئی رنگ بدلتا ہے۔

زَمِيْتُ - باوقار، سنجیدہ اور تین۔

زَمِيْتُ - "زمیت" کا مترادف ہے۔ باوقار۔

تَمَانَ مِنْ اَزْمِيَّتِهِمْ فِي الْمَجْلِسِ - آنحضرت مجلس میں

سب سے زیادہ باوقار اور سنجیدہ تھے (یعنی تحمل مزاج، بردبار اور بھاری بھرم تھے) (ایک دوسری روایت میں اس قدر زیادہ

ہے)۔

تَمَانَ مِنْ اَفْكِهِ النَّاسِ اِذَا اَخْلَعَ اَهْلِيهِ (یعنی) جب

اپنی بیوی کے پاس ہوتے تو سب سے زیادہ خوش مزاج اور

ظریف ہوتے (نہا یہ میں ہے کہ شاید یہ دو حدیثیں الگ الگ

ہیں)۔

زَمَجْرَةٌ - چیخا، چلانا، جھڑکنا، آواز کرنا۔

زَمَجْرٌ - ہاریک لہا تیز بانسری کی آواز۔

يَوْمُونَ عَنْ عَتَلٍ كَمَا نَهَا عَطُ

بِرَمَجْرٍ يُعْجَلُ لِلْمَرِّ مَعِي اِعْجَالًا

طرف سے اس کے پاس نعمت آئی یا فالن شخص نے اس کو نعمت پہنچائی۔

الضَّرَاطُ مَذْحَضَةٌ مَزَلَةٌ - پل صراط پھسلاواں ہے (اس پر سے پاؤں پھسلتے ہیں قدم نہیں جتے، اس کے نیچے دوزخ ہے معاذ اللہ۔ زندگیوں میں اس پل کو چینیوں پل لکھا ہے)۔

فَاَزَلَهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكَفَّارِ - عبد اللہ بن ابی سرح کو شیطان نے (راہ مستقیم سے) پھسلا دیا (اور وہ ایمان لانے کے بعد پھر) کافروں سے مل گیا۔

اِحْتَطَفْتُ مَا قَدَّرْتُ عَلَيْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْاُمَّةِ اِحْتِطَافَ الدِّبَابِ الْاَزَلِي دَامِيَةِ الْمِعْرَى - (حضرت علیؑ نے عبد اللہ عباسؑ کو لکھا) تم نے جو امت محمدیؐ کا مال پایا اس کو اس طرح اچک لیا جیسے بھیڑیا خون لگی ہوئی بکری کو اچک لیتا ہے (درندے خون پر فریفتہ ہوتے ہیں ہر چند کہ بھیڑ ہر قسم کی بکری کو اٹھا کر لے جاتا ہے مگر جو بکری خون آلود ہو تو اس پر خون کی بو پاکر اور جلدی، چھینتا ہے اس کو فوراً اچک لے جاتا ہے)۔

اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَزَلَ اَوْ اَزَلَ يَا نَزَلَ اَوْ نَزَلَ - تیری پناہ پھسلنے یا پھسلانے (یعنی خود کوئی گناہ کرنے یا دوسرے سے کرانے سے)۔

زَلَّةٌ - جوریزہ اور چورہ دسترخوان پر سے اٹھایا جائے اور مَوَّةٌ کا بھی مترادف ہے۔

اِسْتَزَلَنِي الشَّيْطَانُ - شیطان نے مجھ کو ڈمگ دیا

زَلَمٌ - خطا کرنا، بھردینا، کم کرنا، کاٹنا۔

تَزَلِيمٌ - برابر کرنا، نرم کرنا، گھمانا۔

اِرْذِلَامٌ - کاٹنا۔

فَاَحْوَجْتُ زَلَمًا - میں نے ایک تیر نکالا (فال کھولنے کے

لیے۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں دستور تھا کہ بغیر پیکان

کے تیروں پر افعال اور لا تفاعل لکھتے اور ان کو ترکش میں ڈال

دیتے فال کھولتے وقت ایک تیر نکالتے، اگر اَفْعَلُ لکھتا تو اس

کام کو کرتے اگر لا تفاعل لکھتا تو نہ کرتے، اگر سادہ تیر لکھتا تو پھر

کھولتے۔ افسوس ہے کہ بعض شیعوں میں یہ طریقہ باقی ہے اور

اس کا نام استخارہ ذات الرقاع رکھا ہے۔ وہ کاغذ کے تین

دی کہ آدمی اس میں منہمک ہو کر ذکر الہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ حضرت صدیق نے یہ سمجھا کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں اور آپ کو اس گانے بجانے کی خبر نہیں ہے۔ شاید آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ آنحضرتؐ تھوڑے گانے بجانے کو خصوصاً کسی تقریب یا عید وغیرہ کے مواقع پر جائز رکھا ہے۔

لَقَدْ أُعْطِيتَ مِنْ مَرَامٍ مِنَ مَرَمِيرِ آلِ دَاوُدَ - (آنحضرتؐ نے ابوموسیٰ اشعری سے فرمایا جس وقت کہ وہ قرآن شریف خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے) تم کو تو حضرت داؤدؑ جینمبر کے مزامیر میں سے ایک مزامیر ملا ہے (حضرت داؤدؑ جینمبر اور ان کی امت کے لوگ گا بجا کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے چنا نچ ساری زبور گیتوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت داؤدؑ خوش آواز بھی تھے۔ آنحضرتؐ نے ابوموسیٰؓ کی آواز کو ان کی آواز کا ایک شعبہ قرار دیا)۔

كَانَ فِي حَلْفِهِ مَرَامِيرٌ يَزُمُّونَهَا - گویا اس کے حلق میں باجے ہیں جن کو وہ بجاتا ہے (طبی نے کہا:-)

زَمَارَةٌ - عود یعنی ستار اس کو شاہہ اور طنبورہ بھی کہتے ہیں (امام نووی نے اس کی حرمت کو صحیح رکھا ہے اور امام غزالی اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور آلات مطربہ کے ساتھ گانا حرام ہے سننا اور زیادہ مکروہ ہے۔) "کذا فی مجمع البحار"

أَمَرَ بِمَضْمُونِ الْمَرَامِيرِ - مزامیر توڑ ڈالنے کا حکم دیا۔  
سَبْعُونَ الْفَارْمَةَ وَاحِدَةً - ستر ہزار کا ایک گروہ۔

أُمِّي بِهِ إِلَى الْحَجَّاجِ وَفِي عُنُقِهِ زَمَارَةٌ - سعید بن جبیر حجاج ظالم کے پاس لائے گئے ان کی گردن میں ایک پتہ پڑا تھا۔ (وہ پتہ جو کتے کی گردن میں ڈالتے ہیں حجاج مردود ایسے باعظمت عالم اور باخدا شخص کو اس ذلت کے ساتھ گرفتار کر کے بلوایا اور آخران کو شہید کر ڈالا)۔

ابْعَثْ إِلَيَّ بِفُلَانٍ مَرْمَرًا مَسْمَعًا - فلاں شخص کو میرے پاس طوق اور بیڑی ڈال کر بھیج دے۔  
وَلَيْتَ مُسْمِعَانِ وَزَمَارَةً - میرے پاس دو بیڑیاں ہیں اور ایک طوق۔

إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي لِمُحَقِّقِ الْمَعَارِفِ وَالْمَرَامِيرِ - اللہ

یعنی فارسی کمانوں سے جو پالان کی ککڑیوں کی طرح ہیں باریک اور لمبا تیر مارتے ہیں جو شہ نے سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

زَمْنُخٌ - تکبر اور غرور۔  
زَمْحَرَةٌ - چلانا۔

زَمْحَرٌ - بانسری 'باجا' تیز گھنجان بھاڑی رنڈی۔  
زَمْحَرِيٌّ - لمبا، کھوکھلا۔

زَمَّا حَوِيٌّ - کھوکھلا (اجوف)۔  
زَمْرٌ - بانسری بجا کر نغمہ پیدا کر دینا، مشہور کرنا، بہکانا، آواز کرنا اور بھاگ جانا۔

زَمْرٌ - بے مروتی، بالوں کا کم ہونا۔  
تَزْمِيرٌ - بانسری بجا کر گانا عود یا ستار یا طنبورہ یا کوئی اور باجا بجا کر۔

نَحِي عَنْ كَسْبِ الزَّمَارَةِ - رنڈی کی خریدی سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ وہ حرام کی کمائی ہے۔ دوسری حدیث میں مہر البغی اس کے بھی یہی معنی ہیں، یعنی رنڈی کی خریدی۔ ایک روایت میں زَمَارَةٌ ہے بہ تقدیم رائے ہملہ برزائے معجم یعنی اشارہ کرنے والی کی کمائی سے۔ مراد وہی بدکار اور فحشہ عورت ہے کیونکہ وہ مردوں کو اشارہ سے بلاتی ہے۔ ثعلب نے کہا۔

زَمَارَةٌ - خوبصورت رنڈی بدکار عورت (اور)  
زَمِيرٌ - خوبصورت لوبڈا (ازہری نے کہا کہ زَمَارَةٌ سے گانے والی عورت شاید مراد ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

غَنَاءُ زَمِيرٌ - اچھا گانا۔)  
زَمْرٌ - گایا۔

زَمَارَةٌ - بانسری اور بریل کو بھی کہتے ہیں۔  
أَيُّمُورُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا

بِمِزْمَارَةِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے گانے بجانے والی لڑکیوں کو جو عید کے روز حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گانے بجا رہی تھیں ڈانٹا اور کہا) یہ شیطان کا باجا آنحضرت کے گھر میں یا آنحضرت کے پاس!؟

(زمانی نے کہا۔ مزمارہ گانا اور دف بجانا اور اچھی آواز اور گانے کو بھی کہتے ہیں اور شیطان کی طرف اس کو اسی لیے نسبت





گنگناہٹ، گنجناہٹ آ رہی تھی۔

اَزْمِيلُ - اَزْمَلُ کی جمع ہے یعنی آواز۔

زَمْلٌ اور زَمْلٌ - بزدل ناتوان۔

زَمَلَةٌ - عیال و اطفال جیسے اَزْمَلٌ ہے۔

زَمَلٌ اور زَمَالٌ اور زَمَالَةٌ اور زَمِيلٌ اور زَمِيلَةٌ کے معنی بھی

بزدل اور ناتوان کے ہیں۔

اَزْمَلَةٌ - بہت۔

اَزْمِيلٌ - برسر۔

مُزْمِلٌ - کپڑے میں لپٹا ہوا۔

زَامَلْتُ مَعَ جَعْفَرٍ فِي شَقِّ مُحْمِلٍ - میں امام جعفر کے ساتھ

محمل کے ایک جانب بیٹھا۔

كُنْتُ زَمِيلَ أَبِي جَعْفَرَ - میں ابو جعفر کا ردف تھا (یعنی

سفر میں ایک ہی سواری پر)

زَمٌ - باندھنا، تنگ کرنا، اونچا کرنا، بھردینا یا تسہ لگانا۔

لَا زَمَامَ وَلَا حِزَامَ فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں ناک چھیدنا

نہیں ہے (جس طرح بنی اسرائیل کے عابد لوگ کیا کرتے تھے

ناکوں میں سوارخ کر کے اس میں کیل ڈالتے تاکہ اونٹ کی

طرح ان کو کھینچیں) مترجم کہتا ہے کہ اسی حدیث کی رو سے

ہمارے اکثر علماء نے عورتوں کی ناک چھیدنا مکروہ رکھا ہے اور

ہند کے مسلمانوں یہ بری رسم ہندوں سے سیکھی ہے کہ ناک چھید

کر اس میں تھہ یا ملاق پہناتے ہیں۔ اس سے عورت کی صورت

اور بڑ جاتی ہے۔)

إِنَّهُ تَلَا الْقُرْآنَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَهُوَ زَامٌ

لَا يَتَكَلَّمُ - آنحضرت نے عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کو

قرآن پڑھ کر سنایا وہ (غرور اور تکبر سے) اپنا سر اٹھائے

ہوئے تھا۔ بات نہیں کرتا تھا (قرآن سننے کی طرف متوجہ نہ

تھا) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَمٌ بِأَنْفِهِ - ناک بھوں چڑھائی یعنی اظہار ناراضی کیا)

رَجُلٌ زَامٌ - ڈرا ہوا مرد۔

رَامَى رَجُلًا يَطْوِفُ بِرِمَامِهِمْ - ایک شخص کو دیکھا ڈوری

بندھا ہوا طواف کر رہا تھا (دوسرا شخص اس کو گھسیٹ رہا تھا کوئی

چیز اس کے ہاتھ میں باندھ کر جیسے جانور کی باگ پکڑ کر گھسیٹے ہیں۔)

يُمْسِكُونَ أَرْمَةَ قُلُوبِ صُفْعَاءِ الشَّيْعَةِ - شیعہ

ناتوانوں کی دل کی باگیں تھامیں گے (وہ حق پر قائم رہیں

گے۔)

أَمْكَنَ الْكِتَابَ مِنْ زَمَامِهِ - اپنی عقل سے لکھنے پر قدرت

پائی۔

زَمْنٌ يَأْمَنُ يَأْمَانَةٌ - لہجہ ہونا۔

اَزْمَانٌ - ایک زمانہ گزرنا، اقامت کرنا۔

زَمْنٌ اور زَمَنَةٌ اور زَمَانٌ زمانہ یا چھ مہینے یا دو مہینے سے لے

کر مہینے تک۔

مُزْمِنٌ - پرانا۔

إِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُوا الْمُؤْمِنِينَ تَكْذِبٌ -

جب دن رات برابر ہوں یا آخری زمانہ ہو (قیامت کے

قریب) تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔

يَأْتِي زَمَانٌ لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا - ایک زمانہ ایسا آئے گا

کہ کوئی روپیہ پیسہ نہ لے گا۔

زَمَانُ الْمَهْدِيِّ وَنَزُولِ عِيسَى - امام مہدی اور حضرت

عیسٰی کے اترنے کا زمانہ۔

الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ - زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصل

حالت پر آ گیا (اس کی تفسیر کتاب الدال میں گزر چکی ہے)

وَأِنْ كَانَ بِهَا زَمَانَةٌ - اگرچہ وہ لٹی ہو۔

نَذِرُ صَوْمَ الزَّمَانِ يُحْمَلُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْهُرٍ - کسی

نے اس طرح منت مانی کہ میں زمانہ تک روزے رکھو گا تو وہ

پانچ مہینے تک روزے رکھے۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے

گا (کہ اس میں دین حق پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے انکار سے

کوٹھی میں لینے والا)۔

زَمْهَرَةٌ - غصہ کی وجہ سے سرخ ہو جانا۔

اَزْمَهْرًا - بہت زیادہ سرد ہونا۔

كَانَ عَمْرٌ مَزْمَهْرًا عَلَى الْكَاْفِرِ - حضرت عمر کا فر پر بڑا

ا	ب	ج	د	هـ	و	ز	ح	ط	ظ	ع	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَاتُ الْحَيَاتِ
---	---	---	---	----	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

زَنْبِيلٌ - (یہ لغت باب الزاء مع الیاء میں گزر چکا ہے)۔  
زَنْجٌ - بہت پیاسا ہونا۔

زَنْجٌ - بدلہ دینا۔  
فَزَنْجٌ شَيْئٌ أَقْبَلُ طَوِيلُ الْعُنُقِ - ایک شخص اُنْحُ (جس کے چلتے میں پاؤں کے نیچے تو نزدیک رہیں اور ایزیاں دور دور رہیں) لمبی گروں والا بھڑ گیا (یعنی میرے سامنے آ گیا)۔  
خطابی نے کہا زَنْجُ کے معنی مجھ کو نہیں معلوم۔ البتہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زَنْجُ ہوگا، حائے حلی سے یہ معنی ہجوم اور اقبال)۔

(اصل میں زَنْجُ کے معنی دفن کرنا اور بنانا ہیں۔ اور احتمال ہے کہ زَنْجُ بولام اور جیم سے یہ معنی گزر گیا اور نکل گیا) (بعض نے کہا زَنْجُ ہے حائے حلی سے جس کے معنی ظاہر ہوا اور سامنے آیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ)  
تَزَنْجٌ فَلَانٌ عَمَلِيٌّ - فلاں شخص نے مجھ پر دست درازی کی (محیط میں ہے کہ)۔

تَزَنْجٌ - کے معنی کھل کر کلام کیا اور اپنے درجہ سے خود کو بڑھایا (یعنی تعلیٰ کرنے والا)۔

زَنْجَةٌ - اس کی تعریف کی اس کو بتایا، دفع کیا، معاملہ میں اس پر تنگی کی (امام سیوطی پر تعجب ہوتا ہے کہ انھوں نے زَنْجُ کو جو جیم سے ہے۔ اور فَزَنْجُ کو بہ معنی تظاول اور دست درازی کے لکھا ہے حالانکہ زَنْجُ نون اور جیم سے اس معنی میں نہیں آیا۔ اور نہ تَزَنْجُ مستعمل ہے)۔

زَنْجٌ يَزَنْجُ - حشویوں میں ایک قوم ہے۔  
مَزَنْجٌ - تھوڑا۔

زَنْجِيلٌ - سونٹھ، شراب۔

زَنْجٌ - تعریف کرنا، دفع کرنا (اس لغت کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے)

زَنْدٌ - بھردینا، لکڑی پر لکڑی یا لوبہ پتھری پر مار کر آگ نکالنا۔  
زَنْدٌ - پیاسا ہونا۔

تَزْنِيدٌ - جھوٹ بولنا، چھماق رگانا، قصور سے زیادہ سزا دینا، بھردینا۔

كَانَ يَعْمَلُ زَنْدًا بِمَكَّةَ - وہ مکہ میں آگ سلگانے کا

غصہ کرنے والے تھے (حرارت اسلامی کا آپ میں بے حد جوش تھا۔ اس زمانہ میں صورت حال برعکس ہے۔ اب تو مسلمان کافروں کے دوست ہیں اور اس دوستی کی بنیاد پر ملت اسلامی کو نقصان پہنچاتے ہیں)۔  
زَمْهَوِيٌّ - شدت کی سردی (یہ بھی اپنی نوعیت کا ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے آخرت میں رکھا ہے)۔

### باب الزاء مع النون

زَنْبَايُ زَنْبُوٌّ - نزدیک ہونا، چڑھنا، خوش ہونا، جلدی کرنا، زمین سے لگ جانا، گلا گھونٹنا، پیشاب یا خانہ رکنا یا رک جانا۔  
لَا يَصْلِيَنَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ زَنْءٌ - تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا خانہ رو کے ہوئے ہو (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَنْءٌ بَوْلُهُ - اس کا پیشاب رک گیا۔

أَزْنَاءٌ - پیشاب کو روکا (اصل میں زَنْءٌ کے معنی تنگی کے ہیں۔ پیشاب روکنے والا بھی تنگ ہوتا ہے) (بعض نے اس حدیث کا یہ مفہوم متعین کیا ہے کہ پہاڑ پر چڑھنے کے دوران نماز نہ پڑھے کیونکہ چڑھائی پر چڑھتے وقت سانس پھول جاتی ہے)۔

كَانَ لَا يُحِبُّ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَزْنَاءَهَا - آنحضرت دنیا کو پسند نہیں کرتے تھے مگر اس قدر دنیا کو جو تنگی کے ساتھ ہو (امارات اور فارغ البالی آپ کو پسند نہ تھی)۔

فَزَنْءٌ وَاعْلَيْهِ بِالْحَجَارَةِ - پتھر مار مار کر اس کو تنگ کر ڈالا۔

لَا يَصْلِيَنَّ زَانِيٌّ - جو شخص پہاڑ پر چڑھ رہا ہو تو وہ (اس حالت میں) نماز نہ پڑھے (جب تک چڑھنے سے فارغ نہ ہو جائے اور سانس اپنے ٹھکانے پر نہ آ جائے)۔

لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ زَانِيٍّ - پہاڑ پر چڑھنے والے کی نماز قبول نہ ہوگی (یعنی جب سانس چڑھ رہی ہو۔ خضوع اور خشوع نہ ہو سکے)۔

لوگ حضرت علی کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تو بہ کرو! مگر ان لوگوں نے تو بہ نہیں کی لہذا امت کو فتنہ سے نجات دلانے کے لیے آپ نے ان کو آگ میں جلوایا۔

مَنْ تَمَنَّقَ تَوَنَّقَ - جس نے منطق پڑھی وہ بے دین ہو گیا (کیونکہ ایسا شخص دینی مسائل میں ہٹ دھرمی کرتا اور علم منطق کی بنیاد پر کٹ جھتی کرنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے فقہائے حنفیہ نے منطق اور نجوم اور فلسفہ وغیرہ پڑھنا مکروہ یا حرام لکھا ہے)۔

الزَّانَا دِفَّةٌ هُمُ الدَّهْرِيَّةُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَمَا يَهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ - زنادقہ دہریوں کو کہتے ہیں۔ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے اور نہ جنت اور نہ دوزخ (کی کوئی حقیقت ہے۔ یہ لائینی باتیں اور بے حقیقت تصورات ہیں جن کو اگلے لوگوں نے ماضی میں اپنے دل سے گھڑ لیا ہے) اور ہم لوگ زمانہ کے گزرنے سے مرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ ان بے دینوں کے کئی گروہ ہیں۔ دہریہ طبعیہ مادہ۔ ہمارے زمانے کی اصطلاح میں ان کو نیچر یہ کہتے ہیں۔ یہ سب خدا کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام اشیاء مادہ کے اجزاء سے ترکیبی سے پیدا ہوتی اور خود بخود بن جاتی ہیں۔ پھر

جب اجزاء جدا ہو جاتے یا غیر متوازن ہو جاتے ہیں تو وہ چیزیں ہلاک ہو کر اسی مادہ سے کچھ دوسری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہی کون و فساد دنیا میں جاری ہے اور جاری رہے گا۔ دنیا کی ابتداء ہے نہ انتہا۔ قیامت حشر و نشر لاکھ جن بہشت اور دوزخ سب کا یہ انکار کرتے ہیں۔ مفاخر العلوم میں ہے کہ زنادقہ وہی مانویہ ہیں یعنی مانی کے پیرو۔ اور مزدکیہ بھی انہی میں ہیں یعنی مزدک حکیم کے پیرو جو نوشیروان کے باپ قباد کے زمانہ میں ملک ایران میں ظاہر ہوا تھا اور اس نے اباحت اور اشتراک کو جاری کیا تھا۔ یعنی مال و زر اور عورتوں میں سب برابر کے شریک ہیں۔ ہر ایک مرد کو حق ہے کہ جس عورت سے چاہے اس کی رضامندی سے سہاشرت کرے۔ اسی طرح دولت و متاع بھی سب لوگوں کو مساوی طور پر تقسیم کر دینا چاہیے۔ اس حکیم نے زرتشت کی کتاب ژند کو دوبارہ شائع کیا تھا)۔

چھماق بناتے تھے (بعض نے زندہ سکون نون صحیح کہا ہے اصل میں زندا اس کو جوڑو کہتے ہیں جہاں پر کھائی اور تیلی ملی ہے یعنی پہنچا)۔

وَرَدْتُ بَكَ زَنَادِي - تمہارے سب سے میرے چھماق نے آگ دی (یعنی تمہاری مدد سے میری حاجت روائی ہوئی)۔

مَزْنَدٌ - بخیل۔

زَنْدٌ وَرَدٌ - ایک مقام ہے جو عراق کے آخری حصہ میں ہے۔

طَوِيلُ الزَّانِدِينَ - لمبے پہنچے والا۔

تَزَنْدٌ - جواب دینے سے عاجز ہوا غصہ ہوا۔

زَنْدَانٌ - چھماق کے دونوں کٹڑے (محیط میں ہے کہ)۔

زَنْدٌ - وہ کٹڑی جس سے آگ جلاتے ہیں (یعنی اوپر کی کٹڑی اور نیچے کی کٹڑی کو جس میں سوراخ ہوتا ہے زَنْدَةٌ سُفْلِي کہیں گے اس کا تشبیہ زَنْدَانِ اور جمع زَنْادٌ ہے)۔

زَنْدَقَةٌ - بے دینی الحاد۔

اُمِّي عَلِيُّ بَرْنَا دِفَّةً - حضرت علی کے پاس بے دین لوگ لائے گئے۔

زَنْادِقَةٌ - جمع ہے زَنْدِيْقِي کی۔ یہ مجوسیوں میں ایک فرقہ کا نام ہے جو وہ خداؤں کے قائل ہیں۔ یعنی نور اور ظلمت کے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نور تو تمام بھلائیوں کی علت ہے اور ظلمت برائیوں کی یہ لفظ زند سے ماخوذ ہے جو پہلوی زبان میں ایک کتاب کا نام ہے جس کو زرتشت نے اپنے معتقدین میں پھیلا یا تھا۔ اب یہ لفظ زَنْدِيْقِي ہر ظہور و بیدار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(اوپر کے جملہ میں "زنادقہ" سے عبد اللہ سب کے ساتھی مراد ہیں۔ یہ شخص مدینہ کے یہود میں سے تھا اور مکاری سے مسلمان ہو کر اس نے مسلمانوں میں بڑا فتنہ پھیلا یا۔ ہزار ہا آدمیوں کو گمراہ کر دیا۔ پہلے تو حضرت عثمان کو شہید کرنے کے لیے لوگوں کو برا بھونچتا کیا اس کے بعد حضرت علیؑ کے ساتھیوں میں شریک ہو کر ان کو بہرایا۔ حضرت علیؑ کو خدا بنا یا۔ چنانچہ جب یہ فتنہ پرداز

اپنے خاندان کے اشرف الاشراف میں سے ہے۔  
الضَّائِنَةُ الزَّائِمَةُ - لوتھڑے والی بھینڑ (ایک روایت میں  
ذَلْمَةٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

زَنْ - سوکھنا، نسبت کرنا، گمان کرنا۔

تَزْنِينٌ - ماش کھانا۔

زَنْ - ماش۔

زَنْ - تھوڑا، قلیل۔

لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ زَيْنٌ - تم میں سے کوئی اس  
حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہو۔

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ الْعَبْدِ الْآبِقِ وَلَا صَلَاةَ الزَّيْنِ -  
اللہ تعالیٰ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں کرتا نہ اس شخص کی  
جو پیشاب یا خاندان روکے ہوئے ہو۔

لَا يَوْمُ مَنَكُمُ أَنْصَرُ وَلَا آزَنُ وَلَا أْفْرَعُ - (نماز کے  
لیے) تمہاری امامت وہ شخص نہ کرے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو نہ وہ  
جو پیشاب یا خاندان روکے ہو (یا جس کی طبیعت فسق و فجور کی  
طرف مائل ہو) نہ وہ جو دوسوا ہی ہو۔

مَا رَأَيْتُ زَيْنًا مَحْرُوبًا يُزْنُ بِهِ - میں نے کوئی جنگلی  
سرداران کی مثل نہیں دیکھا (یعنی حضرت علیؑ کی مثل یہ بات  
آپ کی تعریف میں حضرت عبداللہ بن عباس نے کہی)۔  
إِنَّا نَزَّلْنَاهُ بِالْبَحْلِ - ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں (بخل کے ساتھ  
منسوب کرتے ہیں)۔

فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ يُزْنُ بِشُرْبِ الْخَمْرِ - قریش کا ایک  
جوان جس کو لوگ شرابی گمان کرتے تھے۔

حَصَانٌ زَرَّانٌ مَاتَزْنٌ بَرِيَّةٌ - پاک دامن سنجیدہ مزاج  
جس پر بدکاری کا گمان نہیں کیا جاسکتا (یہ حسان بن ثابت نے  
حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا)۔

زَنْةٌ - تول و زن (یہ لفظ اصل میں و زن تھا مناسبت لفظی سے  
یہاں ذکر کیا گیا)۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَزَنْةَ عَرْشِهِ - اللہ تعالیٰ کی  
پاکی میں اس کی خلقت کے شمار میں اور اس کے تخت کے وزن  
میں بیان کرتا ہوں۔

إِنِّي أَصَبْتُ قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ زَنَادِقَةً - میں نے  
ظاہر میں مسلمان، اصل میں بے دین لوگوں کو پایا (جس طرح  
ہمارے زمانہ میں بعض لوگ ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔  
بلکہ مسلمانوں کے لیڈر، مصلح اور خیر خواہ ہونے کا دعویٰ کرتے  
ہیں مگر فی الحقیقت مسلمانوں کے ضرر رساں اور اسلام کی بیخ کنی  
کے خواہاں ہیں۔ یہ لیڈر حضرات چاہتے ہیں کہ مسلم قوم میں  
دینی حیثیت اور اسلامی غیرت باقی نہ رہے اور مذہبی دیوانگی کو  
چھوڑ کر اہل باطل کے نظریات کو اپنا کفر زانہ بنیں)۔

زَنْقٌ - منہ بند گانا، تنگی کرنا، جانور کے پیر باندھ دینا۔  
زَنَاقٌ - وہ چھلہ جس کو جانور کے تالو کے نیچے رکھا اس میں  
رسی ڈال کر جانور کے سر سے باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ شرارت نہ  
کرے۔

تَزْنِيقٌ - جانور کے چاروں پیر باندھ دینا۔  
وَأَنَّ جَهَنَّمَ يُقَادُّ بِهَا مَزْنُوقَةٌ - دوزخ کو زناق لگا کر کھینچ  
کر لائیں گے۔

سِبْطَةُ الزَّنَاقِ - (مجاہد نے اس آیت لَأَحْتَسِبَنَّ ذُرِّيَّتَهُ  
إِلَّا قَلِيلًا کی تفسیر میں کہا کہ) زناق کے مشابہہ (کوئی چیز) ان  
پر لگا دوں گا (یعنی آنکھوں پر ڈھانے بندھوا دوں گا)۔  
إِنَّهُ ذَكْرُ الْمَزْنُوقِ فَقَالَ الْمَائِلُ شِقَّةٌ لَا يَذْكُرُ اللَّهَ -  
(ابو ہریرہؓ نے) مزنوق کا بیان کیا، یعنی جو ایک طرف جھکا  
ہو اللہ کی یاد نہ کرتا ہو۔

مَنْ يَشْتَرِي هَذِهِ الزَّنْفَةَ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ - کون  
شخص اس تنگ کو چھو خرید کر مسجد میں شامل کر دیتا ہے۔

زَنْمَةٌ - کان کا وہ ٹکڑا، جس کو کاکٹ کر لکھتا چھوڑ دیں یا گوشت کا  
لوتھڑا جو بکری کے گلے میں لٹکتا ہے۔

زَنَامٌ - آفت۔  
تَزْنِيمٌ - برا بیچنے کرنا۔

زَنْبِيمٌ - وہ شخص جو کسی خاندان میں شامل ہو گیا ہو حالانکہ  
اس خاندان سے نہ ہو۔

زَنْمَتَانِ - دو لوتھڑے جو بکری کے حلق میں لٹکتے ہیں۔  
بِنْتُ نَبِيِّ لَيْسَ بِالزَّيْنِمِ - پیغمبر کی بیٹی جو زینم نہیں ہے بلکہ

## ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

زنا نہیں کرتا (عمل زنا کے وقت اس کا ایمان الگ ہو جاتا ہے۔ پھر زنا سے فراغت کے بعد لوٹ آتا ہے۔ جیسے کہ اس دوسری حدیث میں ہے کہ)۔

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالطَّلَةِ فَإِذَا قَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ - یعنی آدی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر رہتا ہے جب زنا کر چکتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (بعض نے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زانی، مومن کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص الایمان ہوتا ہے۔ بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو زنا کو جائز سمجھے وہ تو کافر ہو گیا۔ بعض نے کہا حدیث کے معنی یہ ہے کہ مومن کو زنا کرنا لائق و سزاوار نہیں)۔

دِرْهُمٍ مِّنْ رَبًّا أَشَدُّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ زَنْبِيَّةً - سودا ایک درہم لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ زَانٍ - زانی کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (یا جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ وہ پاخانہ اور پیشاب رو کے ہونے ہو)۔

### باب الزاء مع الواو

زَوْجٌ - ترغیب دینا، شوہر بیوی، شکل، رنگ، بھفت، جوڑا۔

تَزْوِيجٌ - نکاح کر دینا، جوڑا ملانا۔

تَزْوُجٌ - نکاح کرنا (جیسے اِزْدِوَاجٌ ہے)

زَاجٌ - پھلکری۔

مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتَدَأَ رَتَهُ حَاجَةً الْحَيَّةِ قَبْلَ وَمَا زَوْجَانِ قَالَ فَرَسَانِ أَوْ عَبْدَانِ أَوْ بَعِيرَانِ - جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے تو بہشت کے فرشتے اس کی طرف پلکیں گے (اس کو بہشت میں لے جانے کے لیے) لوگوں نے عرض کیا جوڑے سے کیا مراد ہے؟ جو اب میں فرمایا دو گھوڑے یا دو غلام یا دو اونٹ (دو روپے یا دو اشرفیاں یا دو میسے یا دو کپڑے بھی اس میں داخل ہیں)۔

مَنْ تَزَوَّجَ لِلَّهِ - جو اللہ کے واسطے ایک جوڑا دے۔

زَنْبِيٌّ يَأْزَنَاءُ - بدکاری جیسے مزانا ہے۔

زَنْبِيَّةٌ أَوْ زَنْبِيَّةٌ - کے معنی بھی بدکاری۔

فُسْطَاطِيْنِيَّةُ الزَّانِيَةِ - قطنیہ جہاں کے لوگ زانی (یعنی بدکار) ہیں۔

نَحْنُ بَنُو الزَّانِيَةِ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ بَنُو الرِّشْدَةِ - (مالک بن ثعلبہ کی اولاد (آں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی) ہم زنیہ کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا۔ نہیں تم تو حلال کی اولاد ہو (چونکہ زنیہ زنا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں اسی وجہ سے آنحضرت نے ایسا مومن لفظ برا سمجھا)۔

زَنْبِيَّةٌ - آخری اولاد کو بھی کہتے ہیں۔

وَلَدَرٌ شُدَّةٌ - حلال کی اولاد (یعنی نکاح شرعی کے بعد پیدا ہونے والی)۔

إِذَا زَنَى بَهَا - اگر کسی نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی بیوی اس کے لیے حرام نہ ہوگی۔

فَرْنَا الْعَيْنِيْنَ النَّظْرُ - آنکھ کا زنا بدعتی سے گھورنا ہے (انجیل شریف میں ہے کہ جب تو غیر عورت کو بدعتی سے گھورے تو بس تو گناہ کر چکا) (اس لیے کہ اگر وہ عورت اس کو مل جاتی تو وہ اس سے زنا کرتا)۔

كُتِبَ عَلَيْهِ نَصِيْبُهُ مِنَ الزَّانَا - جو زنا کا حصہ اس کے نصیب میں لکھا (اتنا وہ ضرور کرے گا) (یعنی کوئی تو ہقیقہ زنا کرے گا یعنی دخول اور کوئی مجاز یعنی بد نظری، بوسہ اور مساس وغیرہ)۔

أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ - اپنے ہمسایہ کی عورت سے تو زنا کرے (یہ اور زیادہ سخت گناہ ہے۔ کیونکہ ہمسایہ کا تو یہ حق ہے کہ تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے نہ یہ کہ خود اس کی آبروریزی کرے)۔

الْكَيْبُ الزَّانِي - نکاح ہو چکنے کے بعد زنا کرنے والا۔

دَخَلَ الْحَيَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ - جو شخص لا الہ الا اللہ کہے (شرائط ایمان کے ساتھ) وہ ایک نہ ایک دن بہشت میں داخل ہوگا اس نے زنا یا چوری کی ہو۔

لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ - مومن ایمان کی حالت میں

ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی رضامندی کے صحیح نہیں ہو سکتا۔

فَإِنْ كَانَ زَوْجًا - اگر عقد ہو۔

إِنَّ أَدْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ لَهٗ مِنَ الْحُورِ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ سِوَىٰ أَزْوَاجِهِ مِنَ الدُّنْيَا - اہل بہشت میں جو کم درجہ کا ہوگا اس کو بھی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر حوریں ملیں گی۔

وَيُجْزَىٰ الْغُسْلُ لِلْمَجْمَعَةِ كَمَا يَكُونُ لِلرَّوَّاجِ - جمعہ کے لیے اسی طرح غسل کرنا کافی ہے جیسے نکاح کے لیے (کیا جاتا ہے یعنی غسل کے بعد پھر وضو کی ضرورت نہیں)۔

زَوْدٌ - توشہ تیار کرنا۔

تَزْوِيدٌ - توشہ دینا۔

تَزْوُودٌ - توشہ لینا۔

إِزْدِيَادٌ اور اِسْتِزَادَةٌ - توشہ مانگنا۔

زَادٌ - توشہ۔

أَزْوَادٌ اور أَزْوَادَةٌ 'زَادٌ' کی جمع ہیں۔

أَمَعَكُمْ مِنْ أَزْوَادِكُمْ شَيْءٌ - کیا تمہارے پاس تمہارے توشوں میں سے کچھ باقی ہے۔

فَمَلَأْنَا أَزْوَادَنَا - ہم نے اپنے توشہ دان بھر لیے (أَزْوَادَةٌ سے مَزَاوِدٌ مراد ہیں - یعنی توشہ دان)۔

فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا يَا تَزْوَادَنَا - ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا (بعض نے تَزْوَادَنَا بہ فتح تا پڑھا ہے اس صورت میں یہ مصدر ہوگا یہ معنی زاد)۔

أُرِيدُ سَفْرًا فَرَزَوْدِي - میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھ کو توشہ دیجئے۔

تَزْوَادِمُنَا - اس قیص کو توشہ بنا کر رکھ (یہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت ﷺ کی قیص کے بارے میں کہا)۔

فَإِنَّهُ زَادٌ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجَنِّ - کیونکہ ہڈی اور گوہر تمہارے بھائی جنوں کا توشہ ہے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جن کھاتے پیتے ہیں)۔

بَيْنَ مَزَارَتَيْنِ - دو مشکوں کے بیچ میں۔

لِكُلِّ زَوْجَتَانِ - ہر ایک کو جوڑ جوڑ بنی آدم کی عورتوں کا ملے گا جوڑ جوڑ حوریں ملیں گی (اس سے یہ مراد نہیں کہ بس دو ہی عورتیں ملیں گی)۔

أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تُعَيِّقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجًا - حضرت عائشہ نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا چاہا (جو دونوں مل کر ایک جوڑ تھے)۔

زَوْجًا - بالفتح صفت ہے مملوکیں کی (اہل عرب کہتے ہیں ہماز و جان اور ہماز و ج دونوں طرح درست ہے اور اس صورت میں کوئی اشکال نہ ہوگا)۔ (ایک روایت میں زَوْجٌ ہے) (بعض حضرات نے زَوْجَيْنِ پڑھا ہے اور ضمیر لونڈی کی طرف عائد کی ہے جو مملوکیں سے نکلتی ہے - یعنی حضرت عائشہ نے اپنے غلام کو آزاد کرنا چاہا اور لونڈی کو بھی جس کا شوہر تھا)۔

زَوْجَتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ - میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تجھ کو دیا ہے (یعنی اس قرآن کے ذریعہ اس عورت کو تعلیم کر - اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم بھی مہر کے قائم مقام ہو سکتی ہے اور تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ - اس باب میں آنحضرت کے نکاح کا ذکر ہے یا نکاح کر دینے کا۔

تَزْوَجْنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ - تین برس بعد مجھ سے صحبت کی۔

قَالَ أَبُو سَفْيَانَ أَرَوَّجُجُهَا - ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میں اپنی بیٹی ام حبیبہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں (یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کی وجہ سے لوگوں نے امام مسلم پر طعن کیا ہے کہ وہ بعض ضعیف ہے اور اصل احادیث بھی اپنی کتاب میں بیان کر گئے ہیں - کیونکہ ام حبیبہ سے آپ کا نکاح ۱۷ھ یا ۱۸ھ میں ہوا اور اس وقت ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے بعض نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ابوسفیان کا مطلب یہ تھا کہ مراسم نکاح کو میں پھر دوبارہ ادا کروں اپنا دل خوش کرنے کے لیے - یا اس کا یہ گمان

اس وقت نہایت خفیف اور شرمندہ ہوئے، جھوٹا فخر اور تکبر کرنے والے کا انجام یہی ہوتا ہے)۔

عَدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ الشِّرْكَ بِاللَّهِ۔ جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے (یعنی شرک کے بعد سب گناہوں سے زیادہ سخت ہے) کیونکہ قرآن شریف میں ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ“ کے بعد ”الَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ“ (فرمایا) مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ۔ جو شخص جھوٹ بات بنانا نہ چھوڑے (اس کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ؟ اللہ کو تو روزے سے اپنے بندوں کو ضبط نفس کا خوگر بنانا اور ان کا تڑکیہ کرنا ہے۔ اس طرح فاقہ کرنے سے نفوس کی تطہیر نہیں ہو سکتی اور نہ یہ اللہ کی مشیت ہے)۔

لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ۔ شرک کی گواہی نہیں دیتے (یا مشرکوں اور اہل کتاب کے تہواروں اور عیدوں، میلوں، ٹیلیوں میں شریک نہیں ہوتے۔ مثلاً ہولی، دیوالی اور جاترا وغیرہ میں شریک ہونا سخت گناہ ہے۔ بعض فقہانے تو اس کو شرک کہا ہے)۔

تُزِيْرَةُ الْقُبُورِ۔ اس کو قبروں کی زیارت کی طرف بلاتا ہے (یعنی یہ بخار موت کا پیغام ہے۔ میں اس سے بچنے والا نہیں ہوں۔ یہ مجھ کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا)۔

فَجَعَلَا يَنْزَاوِرَانِ۔ دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو آنے جانے لگے۔

ذُرَّتْ قَبْلَ أَنْ أَرْمَى۔ میں نے ننگریاں مارنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا۔

يَزُورُ الْبَيْتِ أَيَّامَ مَنَى۔ منے کے دنوں میں کعبہ کی زیارت کرتے رہے۔

لَعَنَ اللَّهُ ذَوَاتِ الْقُبُورِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی زیارت بہت کرتی رہتی ہیں (رات و دن وہاں جاتی اور روتی پختی ہیں۔ بعض نے کہا ان عورتوں سے وہ عورتوں مراد ہیں۔ جو قبروں پر نوحہ کریں اور چلا کر روئیں، بعض نے کہا جاہلیت میں عورتوں کی یہ عادت تھی کہ چھ روز تک مردوں کے ساتھ وہیں رہتیں)۔

وَكَانَ مَبْرُودَنِي تَمَوًّا۔ میرے توشہ دان میں کھجوریں تھیں۔

فَبِنَى الزَّادِ۔ توشہ ختم ہو گیا (یعنی تھوڑا سا رہ گیا)

زُورٌ يَزِيْرُ يَزِيْرٌ يَزِيْرٌ يَزِيْرٌ يَزِيْرٌ يَزِيْرٌ۔ ملاقات کے لیے آنا۔

تَزْوِيْرٌ۔ جھوٹ بات کو آراستہ کرنا، سنوارنا، درست کرنا، خاطر داری کرنا، باطل کرنا، بگاڑنا، تحریف کرنا، جھوٹا بنانا، تہمت لگانا۔

إِذْ دِيَارٌ۔ زیارت کرنا۔

إِذَا رَاقَةٌ۔ زیارت پر مستعد کرنا۔

تَزَاوُرٌ اور إِذْ دِيَارٌ۔ مڑنا، انحراف کرنا، عدول کرنا، ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا۔

إِسْتِزَارَةٌ۔ ملاقات کی درخواست کرنا۔

الْمُنْتَشِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَا بِسَ نَوْنِي زُوْدٍ۔ جو شخص ایسی چیز سے سیر ہونا ظاہر کرے جو اس کو نہیں ملی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے ہو۔ (مثلاً درویش نہ ہو مگر درویشوں کا لباس پہنے عالم نہ ہو مگر جبہ اور عمامہ مثل علماء کے پہنے ہو مگر آستین دہری رکھے تاکہ دیکھنے والے خیال کریں کہ دو کپڑے پہنے ہیں۔ ایسی چیز سے سیر ہونا جو اس کو نہیں ملی اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ خواہ کھانے کو پیٹ بھر سوسھی روٹی بھی نہ ملتی ہو اور لوگوں میں ازراہ تکبر و فخر یہ بیان کر کے کہ روز بر یانی، پلاؤ اور قورمہ کھاتا ہوں۔ یا پہننے کو ایک جوڑے کے علاوہ دوسرا جوڑا تک نہ ہو مگر لوگوں سے کہے کہ میرے گھر میں صندوق پٹے پڑے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک صاحب نان شینے سے محتاج تھے صبح کو گھر سے باہر جانے لگے تو لبوں کو تر کرنے کے لیے کچھ نہ ملا، چراغ میں تیل بھی نہ تھا، اس کی کیٹ پونچھ کر مونچھوں پر ملی۔ ایک ذرا سستی کا ٹکڑا ان کی مونچھوں میں اٹک گیا ان کو خبر نہ ہوئی۔ جب اپنے دوستوں میں پہنچے تو انھوں نے ناشتہ کے لیے کہا۔ آپ کیا فرماتے ہیں کہ مجھ کو اشتہا نہیں کیونکہ ابھی نانا جاں کے یہاں سویاں اور دودھ سے خوب سیر لہو کر آیا ہوں۔ یہ سکر ایک ظریف دوست نے کہہ دیا، جی ہاں، جب ہی تو ایک سنوی آپ کی مونچھ میں لٹک بھی رہی ہے۔



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	سے	لِحَاثَةِ الْخَلَائِقِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	------------------------

بیماری سے چنگا کرنا یہ بالاطفاق شرک ہے اگر کسی پیغمبر یا ولی سے اس کی قبر کے پاس جا کر اس طرح کہے کہ تم ہمارے لیے دعا کر دیا اللہ تعالیٰ کی بارہ گاہ میں سفارش کر دو کہ وہ جل جلالہ ہمارا یہ مطلب پورا کر دے تو اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ توسل اور سفارش کا طریقہ بھی درست نہیں ہے مگر ایسا کہنے سے آدمی مشرک اور کافر نہ ہوگا البتہ گہنگار ہوگا۔ جن لوگوں نے اس طرز کی سفارش اور وسیلہ کو شرک کہا ہے تو انہوں نے اس مسئلہ میں غلو اور تشدد سے کام لیا ہے۔ بایں ہمہ ایک جماعت علماء اس کے جواز کی بھی قائل ہوئی ہے۔ اب زیارت قبور کے لیے سفر کرنا تو علماء اہل حدیث میں سے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ان کے تبعین اس طرف گئے ہیں کہ وہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ آں حضرت کی قبر شریف کی زیارت کے لیے بھی سفر کرنا انہوں نے ناجائز رکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا چاہیے پھر وہاں پہنچ کر قبر شریف کی زیارت بھی مستحب ہے۔ مگر اکثر علمائے اہل حدیث اس کو جائز بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

إِنَّ لِرَّؤُودِكَ عَلَيْنَا حَقًّا - جو تیری زیارت کو آئے اس کا بھی تجھ پر حق ہے۔  
جَاءَنَا زُؤُورٌ - ہمارے پاس ملاقات کرنے والے زیارت کرنے والے آئے۔

حَتَّىٰ أَزَارْتَهُ شَعُوبًا - یہاں تک کہ اس کو موت کی زیارت کرا دی۔

كُنْتُ زَوَّارًا فِي نَفْسِي مَقَالَةً - میں نے اپنے دل میں ایک گفتگو تیار کی (یعنی ایک تقریر)

اہل عرب کہتے ہیں کہ  
كَلَامٌ مَزُورٌ - یعنی آراستہ کلام۔ درست کیا ہوا۔  
رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً زَوَّارَتْ نَفْسَهَا عَلَيَّ نَفْسِي - اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنے نفس کو اپنے لیے درست کیا۔ (یعنی ریاضت اور مشقت کر کے نفس کی اصلاح کی اس کو اخلاق حسنة سے آراستہ اور برے اخلاق سے پاک اور صاف کیا۔)

رَأَاهُ مُكَبَّلًا بِالْحَدِيدِ بَارًا وَرِدَّةً - اس کو لوہے میں جکڑا

لَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ - اگر تو مر جاتا تو میں تیری قبر کی زیارت نہ کرتی (کیونکہ آنحضرت نے ان عورتوں پر جو قبور کی زیارت کریں لعنت کی ہے)۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُؤُورُوا - میں نے (پہلے) تم کو قبور کی زیارت سے منع کر دیا تھا (اس کی وجہ یہ تھی کہ شرک کا زمانہ قریب ہی گزرا تھا۔ خیال کیا کہ مبادا ایسا نہ ہو کہ پھر لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں اور قبر پرستی شروع کر دیں) اب زیارت کرو (کیونکہ اب توحید تمہارے دلوں میں راسخ ہو گئی ہے شرک میں پڑنے کا ڈر نہیں رہا۔ اکثر علماء کہتے کہ یہ اجازت صرف مردوں کے لیے ہوئی ہے مگر بعض نے کہا مرد اور عورت سب کے لیے)۔

مَنْ حَجَّ فَزَارَ - جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی (تو یہ فاتحیتب کے لیے نہیں ہے اور اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مدینہ طیبہ میں حج سے پہلے ہو آئے) (مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے اس طرح کہنا کمرہ جاتا ہے کہ ہم نے آنحضرت کی قبر شریف کی زیارت کی اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ زیارت دو طرح کی ہے مشروع وغیر مشروع اور زیارت کا لفظ دونوں کو شامل ہے۔ غیر مشروع زیارت یہ ہے کہ انبیاء اور صلحاء اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت اس غرض سے کی جائے کہ وہاں نماز پڑھے یا دعا مانگے یا ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگے یہ کسی عالم کے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ عبادت اور استعانت اور حاجات کا مانگنا خاص اللہ جل جلالہ کے لیے ہے۔)

مترجم کہتا ہے کہ قبر کی زیارت اس نیت یا اس غرض سے کرتا کہ وہاں جا کر دعا مانگیں گے یا منت یا مراد گوا اللہ تعالیٰ ہی سے سہی مگر یہ طریقہ دعا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے البتہ اگر کوئی شخص کسی پیغمبر یا ولی کی قبر کی زیارت کو جائے اور زیارت کے بعد اس کے دل میں دعا کا ارادہ پیدا ہو وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اس میں کوئی قباحیت نہیں ہے۔ لیکن مردوں سے سوال کرنا اور ان سے وہ امور مانگنا جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں مثلاً رزق کی کشائش، گناہوں کی مغفرت، اولاد کا دینا اور

رسیوں سے بندھا دیکھا۔

اَزْوَرَةٌ جمع ہے زَوَارٌ یا زِيَارَةٌ کی۔ وہ رسی جو سامنے اور پیچھے باندھی جائے (مطلب یہ کہ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے)۔

مَالِي أَرَى رَعِيَّتَكَ عَنْكَ مُؤَوَّرِينَ۔ (بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عثمان سے کہا بیٹا) کیا وجہ ہے میں دیکھتی ہوں تیری رعیت تجھ سے منحرف ہے؟ (تیرے انتظام سے خوش نہیں ہے جیسے حضرت عمر کے انتظام سے خوش اور خرم تھی)۔

اہل عرب کہتے ہیں کہ:

اَزْوَرٌ اور اَزْوَارٌ وَعَنْهُ۔ یعنی اس سے منحرف ہو امانہ پھیر لیا۔  
بِالْحَيْلِ عَابِسَةٌ زُوْرًا مَنَا كِبِهًا۔ (جو حضرت عمرؓ کا شعر ہے) گھوڑے لیے ہوئے ترش رو، جن کے کندھے ایک طرف جھکے ہوئے۔

زُوْرًا۔ زُوْر سے ماخوذ ہے بمعنی میل اور جھکاؤ  
فِي خَلْقِهَا عَنْ بِنَاتِ الزُّوْرِ تَفْضِيلٌ۔ اس کی پیدائش میں دوسرے سینے والوں سے فضیلت ہے۔

زُوْرٌ۔ سینہ۔

بِنَاتِ الزُّوْرِ۔ دونوں جانب سینہ کی پسلیاں۔

زَادَ الْبَدَاءُ الثَّلَاثَ عَلَيَّ الزُّوْرَاءِ۔ حضرت عثمانؓ نے (جمعہ کے دن) تیسری اذان 'زورا' پر بڑھادی۔

زُوْرَاءٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے بازار میں موزن اس کی چھت پر کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا)۔

آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں جمعہ کے دن صرف دو اذانیں ہوتی تھی پہلی اذان جب آپ منبر پر چڑھتے تھے اور دوسری اذان تکبیر منبر سے اترنے کے بعد۔ لیکن جب مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ گئی تو لوگوں کو دور دور سے آنا پڑتا تھا اسوجہ سے حضرت عثمان نے ایک اذان اور بڑھادی تاکہ لوگ تیار ہو کر خطبہ شروع ہونے سے پہلے آجائیں، لیکن اذان کے اس نئے انتظام کے بعد بھی ان دونوں اصلی اذانوں کو باقی رکھا گیا ہے۔ اور نادائق ہیں وہ لوگ جو ان دونوں اذانوں کو آہستہ سے دیتے ہیں حالانکہ قرآن حکیم کی رو سے اس اذان کو جو قبل

خطبہ دی جاتی ہے بہت بلند آواز سے پکار کر دینا چاہیے۔ کیوں کہ اسی اذان کے وقت قرآن حکیم میں حکم دیا گیا ہے کہ خرید و فروخت بند کر دو اور اللہ کی یاد کے لیے چل دو۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ قبل خطبہ کی اذان جو اصل اذان ہے اگر آہستہ سے دی جائے گی تو لوگوں کو خبر کیسے ہوگی اور وہ خرید و فروخت بند کیسے ہوگی)۔

تَزَاوَرُوا وَوَتَلَاَقُوا۔ ایک دوسرے کی زیارت ملاقات کرتے رہو۔

مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرِ۔ جو شخص شہر کے ایک گوشہ میں اپنے بھائی کی ملاقات کو جائے۔

حَقٌّ عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يُكْرِمَ زُوْرَةَ۔ اللہ کو اپنی زیارت کرنے والوں کی خاطر کرنا ضرور ہے۔

فَقَدْ زَارَ اللَّهُ فِي عَرْشِهِ۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے تخت پر زیارت کی۔

زِيَارَةُ اللَّهِ زِيَارَةُ أَنْبِيَاءِهِ وَحُجَّجِهِ مَنْ زَارَهُمْ فَقَدْ زَارَ اللَّهَ۔ اللہ کی زیارت اس کے پیغمبروں اور اماموں کی

زیارت ہے جس نے ان کی زیارت کی اس نے اللہ کی زیارت کی (اسی طرح اولیاء اللہ اور علمائے باعمل اور صالحین امت کی زیارت بھی اللہ تعالیٰ کی زیارت ہے)۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ زَوَارِكَ۔ یا اللہ مجھ کو اپنی زیارت کرنے والوں میں سے کر۔

زُوْرٌ جمع ہے زَوَارٌ کی جیسے زَوَارُونَ اور زُوْرٌ ہے۔

وَتُنْحَرُ بِالزُّوْرَاءِ مِنْهُمْ لَدَى ضَحَى ثَمَانُونَ أَلْفًا مِثْلَ مَا تُنْحَرُ الْبُكْنَ۔ زوراء میں (جو ایک پہاڑ کا نام ہے ملک

رے میں) چاشت کے وقت اسی ہزار آدمی ان کے اس طرح نحر کئے جائیں گے جیسے اونٹ نحر کئے جاتے ہیں۔

زُوْعٌ۔ باگ بلانا، ہینچنا (تاکہ جانور جلد چلے)۔

زُوْعَةٌ۔ قطعہ

تَزْوِيعٌ۔ اللہنا، ایک جا کرنا، خراب کرنا، بیکار کرنا۔

زُوْعٌ اور زوع۔ مٹری۔

زَاعَةٌ۔ پولس کے لوگ۔

زَاعَةٌ - خراب کئی چیز -

زُؤُغٌ - جھلنا، جھکانا، سبک کرانا -

زُؤُفٌ - اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ کر چلنا، پنکھ اور دم زمین پر پھیلا کر چلنا -

مَوْتُ زُؤَافٍ - ناگہانی موت -

زُؤُفَاءٌ - ایک مشہور دوا ہے قاطع بلغم -

زُؤُفٌ - ایک گاؤں کا نام ہے -

زُؤُوقٌ اور زَاؤُوقٌ - پارہ -

لَيْسَ لِي وَلَيْسِي أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَنَا مَزُؤُوقًا - میرا اور کسی بیغیر کا یہ کام نہیں کہ آراستہ گھر میں جائے -

تَزْوِيقٌ - آراستہ کرنا، نقش و نگار کرنا، خوبصورت بنانا -

تَزْوِيقٌ - دراصل زَاؤُوقٌ سے ماخوذ ہے یہ معنی پارہ

(کیونکہ سونے کو پارہ کے ساتھ ملا کر چڑھاتے ہیں پھر آگ میں ڈالتے ہیں تو پارہ اڑ جاتا ہے اور سونا رہ جاتا ہے) -

إِذَا رَأَيْتَ قُرَيْشًا قَدْ هَدَّ مَوَالِيئَهُمْ ثُمَّ بَنُوهُ فَزَوْ قُوهُ فَإِنَّ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ - جب تو قریش کے لوگوں کو

دیکھے کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا کر بنا سکیں اور اس کو آراستہ کریں (یعنی نقش و نگار اور سونے کا پانی وغیرہ اس پر چڑھائیں اس وقت

اگر تجھ کو موت آسکے تو مر جا - (یعنی جب خانہ کعبہ کی آراستگی کو آپ نے مکروہ جانا تو دوسری مسجدوں کی آراستگی کب درست ہو

گی) -

أَنْتَ أَنْقَلُ مِنَ الزَّؤَافِي - تو تو ہم کو مرغوں سے بھی زیادہ

بھاری (ناگوار) ہے (یہ جمع ہے زاقیہ کی یعنی پیچنے والا) -

أَنْتَ أَنْقَلُ مِنَ الزَّؤَؤُوقِ - تو پارہ سے زیادہ بھاری ہے -

زَاؤُوقٌ - کو مدینہ دالے ذبیق کی جگہ استعمال کرتے ہیں

پارہ کے معنوں میں -

زُؤُكٌ - چلنے میں کندھے ہلانا -

زُؤُكَانٌ - اکڑنا، اترا کر چلنا -

زُؤَاكٌ - اترانے والا -

زُؤُلٌ يَأْزُؤَالٌ يَأْزُؤُولٌ يَأْزُؤِيلٌ يَأْزُؤَالٌ چلا جانا، ہٹ

جانا، گھٹ جانا، اونچا ہونا، ڈھل جانا -

زُؤَالٌ - سورج ڈھل جانے کا وقت -

زُؤُلٌ - عجب اور باز اور مرد کی شرم گاہ، بہادر، سختی، بلا، خفیف،

ظریف اور عقلمند کو بھی کہتے ہیں اسی طرح بڑے جشہ کو جس کو پہچانتے نہ ہوں -

زُؤَالَةٌ - ہلکی، پھلکی، عقلمند عورت -

رَأَى رَجُلًا مَبْهُضًا يَزُؤُلُ بِهِ السَّرَابُ - ایک سفید رنگ

کے شخص کو دیکھا جس کو سراب ظاہر کر رہی تھی (سراب چمکتی

ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے) -

يَوْمًا تَطَّلُ حِدَابُ الْأَرْضِ تَرْفَعُهَا

مِنَ الْكُؤَاعِ تَخْلِيطٌ وَتَنْزِيلٌ

جس دن زمین کے ٹیلوں کو چمکتی ریت کبھی نیچا کرتی ہے کبھی

اونچا -

وَاللَّهِ لَقَدْ خَالَطَكُ سَهْمِي وَلَوْ كَانَتْ زَائِلَةٌ لَتَنَحَرَكَ -

خدا کی قسم میرا تیرا اس میں گھس گیا - اگر وہ سرکنے والا ہوتا تو

حرکت کرتا -

زَائِلَةٌ - وہ جانور جو اپنی جگہ سے سر کے حرکت کرے -

فِي فَيْئَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ فَإِنلَهُمْ بَيْطُنٌ مَّكَّةَ لَمَّا

أَسْلَمُوا زُؤُلُوا - قریش کے چند نوجوانوں میں، جن میں ایک

کہنے والا یوں کہنے لگا جب وہ (یعنی مکہ والے مسلمان ہو گئے تو

اب چل دو (مدینہ کو چلے جاؤ) -

أَخَذَهُ الْعَوِيلُ وَالزَّؤِيلُ - اس کو چیخ پکار اور بیقراری

شروع ہو گئی -

يَزُؤُلُ فِي النَّاسِ - ابو جہل لوگوں میں گھوم رہا تھا - (یعنی

بدر کے دن ایک جگہ نہیں ٹھہرا تھا) -

يَزُؤُولَةٌ وَجَسٌ - ایک ہلکی پھلکی عورت عقلمند یا ظریف خوش

مزاج گھر میں بیٹھنے والی -

زَالَتِ الشَّمْسُ - سورج ڈھل گیا -

مَا زَالَ - ہمیشہ -

لَا يَزَالُ - ہمیشہ، کبھی اس کو زوال نہیں -

زُؤُيٌّ يَأْزُؤِيٌّ - ہٹانا، پھیر دینا - ایک گوشہ میں کر دینا،

روکنا، اکٹھا کرنا، قبض کرنا -

## لَعْنَةُ النَّبِيِّ

اِنَّوَاءً - گوشہ گیری -

زَاوِيَةٌ - درخٹوں کے ملنے سے جو کوٹا پیدا ہو -

رُؤْيْتُ لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا - اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا - میں نے پورپ اور پچھم اس کے دیکھ لیے (یعنی زمین کو اکٹھا کر کے مجھ کو اس کے پورب اور پچھم سب دکھلا دیئے) (جہاں تک آپ کو زمین دکھلائی گئی وہیں تک اسلامی نظام حکومت قائم ہوا اسلامی سلطنت کی حدود مشرق میں چین اور بلاد ترک تک اور مغرب میں جرماندلس اور بلاد بربر تک مسلمانوں کی حکومت ہو گئی - اور جنوب اور شمال میں آپ کو زمین نہیں دکھلائی گئی وہاں اسلام بھی زیادہ نہیں پھیلا - یہ آنحضرت کا ایک بڑا معجزہ ہے اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کو چاہے اس کو دوسرے بندوں سے زیادہ ساعت یا بصارت کی قوت عطا فرما دیتا ہے) -

وَأَزْوَاجَنَا بَعْدَهُ - دور وراز کو ہمارے لیے سمیٹ دے (یعنی قریب کر دے) -

وَأَزْوَاجَنَا بَعْدَهُ - اس کی دوری ہمارے لیے سمیٹ دے (وہ نزدیک ہو جائے - اور ہم آسانی کے ساتھ وہاں تک پہنچ جائیں) -

إِنَّ الْمَسْجِدَ لَيُنزَوِي مِنْ النُّعَامَةِ كَمَا تَنْزَوِي الْجِلْدَةُ فِي النَّارِ - مسجد میں جب کوئی تھوک بلمغم ڈالے تو وہ اس طرح سٹ جاتی ہے جیسے چڑے کا گلوا آگ میں سٹ جاتا ہے (یعنی رنج اور صدمہ سے مسجد منقبض ہو جاتی ہے - بعض نے کہا مسجد سے مسجد والے فرشتے مراد ہیں) -

أَعْطَانِي رَبِّي اثْنَيْنِ وَرَوِي عَنِّي وَاحِدَةً - (میں نے پروردگار سے تین دعائیں کیں تھیں) میرے مالک نے دو دعائیں تو قبول کیں اور ایک اٹھا رکھی (قبول نہیں کی جب پیغمبر ﷺ کی جو ساری خلقت سے افضل اور پروردگار کے سب سے زیادہ مقرب ہیں، بعض دعا قبول نہ ہو تو اور کسی ولی یا بزرگ یا درویش کی ہر ایک دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے) -

وَمَا زَوَيْتُ عَنِّي مِمَّا أَحْبَبْتُ - جن چیزوں کو میں چاہتا

ہوں ان میں سے تو جو اٹھا رکھے (یعنی مجھ کو نہ دے تو اس کو مدد اور فراغت کا باعث کر - ان کاموں میں جن کو تو پسند کرتا ہے - سبحان اللہ کیا عمدہ دعا ہے) -

جب سرکار نظام نے مجھ کو خدمت سے علیحدہ کر دیا تو میں نے یہی دعا کی اللہ تعالیٰ نے یہ علیحدگی اس کا باعث کر دی کہ میں صحیح بخاری شریف کے ترجمہ اور شرح میں مشغول ہوا اور خدا کے فضل و کرم سے اس کام کو تمام کو پہنچایا جس کا نام تیسرا الباری ہے - اس کے بعد تفسیر موضوعہ القرآن کی تکمیل کرائی - بعد ازاں تجویب القرآن - اب دو کتابیں زیر تالیف ہیں - ہدیہ المحدثی من فقہ المحدثی، اور انوار اللغات حق تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ گو میں ضعیف اور ناتوان ہوں وہ ان دونوں کتابوں کو بھی میری زندگی میں کامل کر دے گا - اگر احیانا حیات مستعار نے وفانہ کی اور سفر آخرت درپیش آیا تو میری وصیت اہل حدیث بھائیوں کو یہ ہے کہ وہ ان کتابوں کو پورا کر دیں - وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام) -

فَيُنزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ - اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے جڑ جائے گا (سٹ کر مل جائے گا) -

(ایک روایت میں يُنزَوِي بَعْضُهَا ہے یعنی اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے ہلا دیا جائے گا) -

عَجِبْتُ لِمَا زَوَى اللَّهُ عَنكَ مِنَ الدُّنْيَا - (حضرت عمرؓ نے آں حضرت ﷺ سے عرض کیا) مجھ کو اس پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آپ سے سٹ لیا (دنیا کی تو نگری اور مال داری آپ کو نہیں دی) -

لَيُزَوَّانَ الْأَيْمَانُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ - ایمان سٹ کر ان دونوں مسجدوں (یعنی مکہ اور مدینہ) کے درمیان آ جائے گا - (نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کی ہے لَيُزَوَّانَ كَوْهْمَهُمَا مِنْ قُرَاتٍ كَمَا هُوَ - اور صحیح لَيُزَوَّانَ ہے یا ئے تجمانی سے) -

فَيَا آلَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللَّهُ عَنكُمْ - اے آل قصی اللہ تعالیٰ نے تم سے بھلائی اور بہتری کیسے اٹھالی -

كُنْتُ زَوَيْتُ فِي نَفْسِي كَلَامًا - میں نے اپنے دل

خاتم تک اور مزید سترگنا اس کا۔

إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ لِي مَشَارِقَهَا  
وَمَغَارِبَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا میں  
نے اس کے پورب اور پچھم دیکھ لئے۔

لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزُوِيَ الْإِمَامَةَ عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ  
بَعْدِهِ۔ امام کو یہ جائز نہیں کہ اس کے بعد جو امام ہونے والا ہو  
اس کی امامت روک لے (بیان نہ کرے)

صَلَّى فِي زَوَايَا الْبَيْتِ۔ آنحضرت ﷺ نے کعبے کے  
چاروں کونوں میں نماز پڑھی (یعنی نفل نماز)۔

### باب الزاء مع الهاء

زُهْدٌ بِإِزْهَادٍ۔ نفرت کرنا، چھوڑ دینا (بعض نے کہا کہ  
زَهَادَةٌ دُنْيَا سے بے رغبتی اور زُهْدٌ دِين داری یا کم خوری)۔

تَزْهِيدٌ۔ نفرت دلانا، بخیل کہنا۔

تَزَهَّدٌ۔ عبادت اور ترک دنیا۔

تَزَاهَدٌ۔ حقیر سمجھنا۔

إِزْهَادٌ۔ کتر سمجھنا، حقیر جاننا۔

أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُزْهَدٌ۔ سب لوگوں میں افضل وہ  
مومن ہے جس کے پاس دنیا کا مال و متاع کم ہو یا جو دنیا کو حقیر  
اور بے حقیقت سمجھے اس سے رغبت نہ کرے۔

لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهَدٍ۔ اس سے  
حساب نہ ہوگا نہ اس مومن سے جس کے پاس دنیا کا سامان کم  
ہو۔

فَجَعَلَ يَزْهَدُهَا۔ آپ اس ساعت کو (جو جمعہ کے دن  
ہوتی ہے) کم فرمانے لگے (یعنی یہ ساعت بہت تھوڑی دیر تک  
رہتی ہے اور انگلی کے پورے کو درمیان میں رکھ کر اشارہ کرنے  
سے مراد یہ ہے کہ یہ مبارک ساعت جمعہ کے وسط حصہ میں  
ہے)۔

إِنَّكَ لَزَهِيدٌ۔ تو تو تھوڑا ہے۔

میں ایک تقریر جمع کی (ایک روایت میں زَوَّرْتُ ہے اور وہی  
صحیح ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

كَانَ لَهْ أَرْضٌ زَوَّنَهَا أَرْضٌ أُخْرَى۔ ان کی ایک زمین  
تھی جس کے نزدیک دوسری زمین واقع تھی اس نے ان کی  
زمین کو تنگ کر دیا تھا یا گھیر لیا تھا۔

زَاوِيَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے بصرہ سے دو فرسخ پر وہاں پر  
انہں کی زمین تھی اور مکان تھا۔

زَوَايَاهُ سَوَاءٌ۔ اس حوض کے چاروں زاویے برابر ہوں  
گے (یعنی مربع ہو گا طول و عرض برابر)۔

لِيَزُوِيَ مِنَ النَّحَامَةِ۔ طُغْم سے سیٹی جاتی ہے۔

إِنِّي لَا بَتَلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَزُوِيَ عَنْهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ  
لَّهُ۔ میں اپنے مومن بندے پر بلا ڈال کر اس کو آزما تا ہوں اس  
لئے کہ اس کا انجام اس کے حق میں بہتر ہے اور جو چیز اس کو  
اچھی معلوم ہوتی ہے وہ اس سے سمیٹ لیتا ہوں (لے لیتا ہوں  
یا نہیں دیتا) اس لئے کہ اس سے بہتر اس کو دوں۔

مَا زَوَى اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ مِمَّا  
عَجَّلَ لَهْ فِيهَا۔ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا اپنے مومن بندہ سے  
سمیٹ لی وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے جو جلدی اس دنیا  
میں اس کو دے۔

(جمع المحرین میں ہے کہ اس کی تصدیق ایک دوسری  
حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ مومن قیامت کے دن اپنے مالک  
سے عرض کرے گا۔ پروردگار دنیا داروں نے دنیا میں خوب  
چین اڑایا عورتوں سے رغبت کی نکاح کئے، نفیس عمدہ اور ملائم  
کپڑے پہنے، لذیذ خوش ذائقہ اور فرحت بخش غذا کیں کھا کیں  
عالی شان مکانوں اور محلات میں رہے۔ عمدہ آرام وہ (ہوا  
رفتار) سوار یوں پر سوار ہوتے رہے (اے کرم فرما!) اب مجھ کو  
بھی وہی چیزیں عنایت فرما جو تو نے ان کو دنیا میں دی تھیں۔  
پروردگار ارشاد فرمائے گا میرے ہر ایک مومن بندہ کو اتنا ملے گا  
جتنا میں نے دنیا داروں کو دیا تھا آغاز آفرینش سے اس کے

دوسرے یہ کہ جب مصیبت تجھ پر آئے تو تجھ کو اس پر خوشی ہو کہ کاش یہ مصیبت اور رہتی (کیونکہ مصیبت کا اجر اور ثواب ملے گا۔ اور آخرت کا اجر اور ثواب دنیا کی راحت اور آرام سے کہیں بہتر ہے)۔

(حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا ہے کہ زاہد کو جب نعمت ملتی ہے تو اتنی خوشی نہیں ہوتی، جتنی مصیبت سے دوچار ہونے میں ملتی ہے۔ کیونکہ نعمت میں ہماری مراد بھی ملی ہوتی ہے اور مصیبت خالص دوست کی مرضی سے ہے۔)

(حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ میں شام کو اپنے گھر میں والدہ کے پاس آیا کرتا اور ان سے پوچھتا کچھ کھانے کو ہے، جس روز کھانا ہوتا تو وہ سامنے لاتیں اور جس روز کچھ نہ ہوتا تو فرماتیں کہ بابا نظام الدین آج ہم پروردگار کے مہمان ہیں۔ میں خوش ہو کر چلا آتا اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہمسایہ نے کچھ کافی گندم ہمارے پاس بھیج دیئے۔ والدہ روزان میں سے پکاتیں اور جب میں گھر کے اندر جا کر پوچھتا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے تو وہ کھانا سامنے لاتیں۔ میں اس پیٹ بھراؤ صورت حال سے تنگ آ گیا اور کہا کہ ہر روز کھانا ہی کھانا ہے آپ اب کسی روز یہ نہیں فرماتیں کہ ہم پروردگار کے مہمان ہیں؟ آخر خدا خدا کر کے وہ گیہوں ختم ہوئے۔ اس کے بعد جو ایک دن میں والدہ کے پاس گیا اور کھانا مانگا تو انہوں نے کہا بابا نظام الدین! ہم آج پروردگار کے مہمان ہیں، مجھ کو اس مہمانی کا سن کر بہت خوشی ہوئی اور حق تعالیٰ کا شکر بجالایا سبحان اللہ! یہ بڑے کا ملین کا درجہ ہے۔ ہم گنہگاروں کو تو اس قدر بھی بہت ہے کہ نعمت پر شکر کریں اور مصیبت پر صبر اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکالیں)۔

أَفْضَلُ الزُّهْدِ إِخْفَاءُ الزُّهْدِ - أَفْضَلُ دَرَوِيشِي وَهْ هَبْ كَهْ  
اپنی درویشی لوگوں سے چھپی رہے (لوگ جانیں یہ دنیا داری ہے کوئی اس کی بڑائی اور غیر معمولی عظمت کا قائل نہ ہو)۔

(معانی الاخبار میں ہے کہ زہد یہ ہے کہ جو اپنا مال چاہے وہی خود بھی چاہے اور جو مالک ناپسند کرے اس کو خود بھی ناپسند کرے اور حلال مال کو اس کے جائز موقع پر خرچ کر دے جوڑ

إِنَّ النَّاسَ قَدْ آتَهُ فِعْوًا فِى الْخَمْرِ وَتَزَاهَدُوا الْخَدَّ -  
(حضرت خالد بن ولید نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ) لوگ شراب نوشی پر گر پڑے ہیں (شراب پینے لگے ہیں) اور جو سزا شراب نوشی کی مقرر ہے اس کو آسان اور حقیر سمجھتے ہیں۔

(شراب نوش افراد کے لئے اس وقت تک سزا یہ تھی کہ جوتوں اور چادروں اور لنگیوں سے شرابی کو مارتے۔ یہی سزا عہد رسالت سے حضرت خالدؓ کی رپورٹ تک دی جاتی تھی۔ اس اطلاع کے بعد امیر المومنین نے اکابر صحابہ سے مشورہ کے بعد شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر کی تاکہ لوگ شراب پینے سے باز رہیں)۔

هُوَ أَنْ لَا يَغْلِبَ الْخَلَالَ شُكْرُهُ وَلَا الْحَرَامُ صَبْرُهُ  
(زہریؒ سے پوچھا گیا زہد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ) زہد یہ ہے کہ حلال (اور جائز ذرائع سے رزق) ملے تو شکر خدا وندی سے غافل نہ ہو (ہر لحظہ اس کا قلب شکر و سپاس کے جذبات سے معمور ہو اور مال و رزق کے خرچ کے وقت رضائے الہی کا پورا پورا خیال اور لحاظ رہے اتفاق فی سبیل اللہ میں کمی نہ ہو) اور حرام مال کے چھوڑ دینے پر صبر کرتا رہے۔ (اگرچہ دوسرے لوگ اس کے سامنے

ناجائز طریقوں سے وصول کر کے مال دار ہو رہے ہوں، مگر وہ ان طریقوں پر اور ان طریقوں سے حاصل شدہ مال پر لعنت بھیجے اور اپنی کم مانگی پر صبر اور قانع رہے)۔

(یہی نے کہا زہد حلال کمائی ہے اور بے طمعی۔ اور اس میں اس شخص کے قول کا رد ہے جو کہتا ہے کہ زہد ترک دنیا کرنے میں پھیلا پھرنے اور بد مزہ کھانا کھانے کا نام ہے)۔

الزُّهَادَةُ أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِى يَدِكَ أَوْ تَقَى بِمَا فِى يَدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِى نَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصِيبَتْ بِهَا  
أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقِيَتْ - زہد اور درویشی یہ ہے کہ تجھ کو اس مال و متاع پر جو تیرے ہاتھ میں اس سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جتنا بھروسہ اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی پروردگار پر بھروسہ رکھنا کہ جب تک زندہ ہیں وہ کسی صورت سے دے گا اور اپنے پاس جو مال و متاع یا آمدنی ہے اس پر تکیہ نہ کرنا)

(یہ جمع ہے ازھر کی۔ اس لئے "الزُّهْر" کے معنی ارزانی کے زمانہ میں جو خوب کھائے پئے اور جلد جلد پیشاب کرنے کے لئے پاؤں پھیلائے)۔

أَزْهَرُ - چاند اور جمعہ کا دن اور جنگلی نیل اور سفید شیر اور روشن رو کو بھی کہتے ہیں (اس کا مونث زَهْرَاءُ اور جمع زُهْرٌ ہے۔

الزُّهْرَاءُ وَأَن - سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران (چمکتی ہوئی روشن) کیونکہ ان دونوں سورتوں میں بہت زیادہ شرعی احکام ہیں)۔

أَكْبَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَاءِ وَالْيَوْمِ الْأَزْهَرِ - جمعہ کی شب کو اور جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو۔  
إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمْ مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا - مجھ کو سب سے زیادہ جس چیز کا تم سے ڈر ہے وہ دنیا کی فتوحات ہیں جو چمکتی اور تروتازہ آراستہ تم کو ملیں گی (ایسا نہ ہو کہ تم ان میں پھنس کر خدا کو بھول جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو)۔

إِزْدَهْرِبِهِ فَإِنَّ لَكَ شَأْنًا - اس برتن کی حفاظت سے رکھ یہ بہت کام آئے گا (اہل عرب کہتے ہیں کہ):  
قَضَيْتَ مِنْهُ زَهْرَتِي - میں نے اپنی حاجت اس سے پوری کر لی۔

إِزْدَهْر - خوش ہوا۔

إِزْدَهْرِبِهِ - اس کام کو دل لگا کر خوب کوشش سے کر  
إِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَنَّ أَنَّهُنَّ الْهُوَ الْكُ -  
جب یہ اونٹ عود بربط (ستار) کی آواز سنتے ہیں (جو مہمانوں کے آنے کے وقت میرا خاندان کا دل بہلانے کے لئے بجاتا ہے) تو ان کی ہلاکت کا یقین ہو جاتا ہے (یہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب مہمان آپہنچے جان کی خیر نہیں ان کی ضیافت کے لئے کاٹے جائیں گے)۔

خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُوْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا - اللہ تعالیٰ نے اس کو اختیار دیا چاہے دنیا کی زیب و زینت پسند کرے (خواہ آخرت کو اختیار کرے)۔

کرنہ رکھے اور حرام کی طرف خیال نہ کرے)۔

أَعْلَى دَرَجَاتِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَاتِ الْوَرَعِ - زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے (اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے) تو رضا کا مرتبہ انتہائی مرتبہ ہوا، یعنی بندہ اپنے مالک کی محبت میں ایسا غرق ہو جائے کہ اس کے ہر فعل سے راضی اور خوش ہو مطلق ملال اور دل میں تنگی محسوس نہ ہو)۔

(بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ زہد تین باتوں کے ترک اور چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو زیب و زینت دوسرے خواہش تیسرے دنیا، تو زہد کی زا سے اشارہ ہے زینت کا اور ہا سے اشارہ ہے ہوئی (یعنی خواہش نفس) کا اور دال سے اشارہ ہے دنیا کی طرف)۔

زُهْرٌ - سفید رنگ، خوبصورت ہونا۔

زُهْرٌ - چمکنا، روشن ہونا۔

إِزْهَارٌ - کلی ٹکنا، پھول لانا، روشن کرنا۔

إِزْدِهَارٌ - چمکنا۔

إِزْهَارٌ - کلی ٹکنا، پھول لانا۔

زَاهِرِيَّةٌ - ناز کرنا، اترانا۔

زَهْرَةٌ - کلی۔

أَزْهَارٌ اور زُهْرٌ اور أَزْهِيرٌ - "زَهْرَةٌ" کی جمع ہیں، یعنی کلیاں۔

زَهْرَةٌ - سفیدی، خوبصورتی۔

كَانَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ - آنحضرتؐ سفید رنگ کے چمکدار تھے (یہ زَهْرَةٌ سے ہے۔ یہ معنی نازگی، حسن، روشنی اور سفیدی)

أَعْوَرٌ جَعْدٌ أَزْهَرٌ - دجال ایک آنکھ کا کانا، گھونگر بال والا، سفید رنگ ہوگا۔

جَمَلٌ أَزْهَرٌ مُتَفَاحٌ - سفید اونٹ تھا پاؤں پھیلانے والا (یعنی جلد چلنے والا)۔

يَمْشُونَ مَشْيَ الْجَمَالِ الزُّهْرِي - ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو خوب کھاپی کر بار بار پیشاب کرنے کے لئے پاؤں کھولتے ہیں۔

بہنچ جائے۔ (مطلب اس سے یہ ہے کہ ناتوان اور کمزور آدمی جو حق بات تک پہنچ جائے اس زور آور اور قوی آدمی سے بہتر ہے جو حق سے دور ہو اور ناواقف)۔

زَاهِقٌ - موٹا اور دبلّا باطل اور جھوٹ۔

مُزْهِقٌ - قاتل۔

مُزْهِقٌ - مقتول۔

الْمَقْصِرُ فِي حَقِّكُمْ زَاهِقٌ - جو تمہارے حق میں تقصیر کرے وہ تباہ ہونے والا ہے۔

اِنْزِهَاتِي - بھر جانا دم نکل جانا۔

اِنْزِهَاتِي - ٹھوس ہونا بھر دینا نشانہ سے پرے تیر مانا، مٹا

دینا مار ڈالنا آگے لانا۔

زَهْكَ - دوپتھروں میں رکھ کر توڑ ڈالنا اڑا دینا۔

زَهْلٌ - دور ہونا۔

زَهْلٌ - چکنا اور سفید ہونا۔

زَاهِلٌ - جس کا دل اطمینان کے ساتھ ہو

زُهْلُولٌ - چکنا۔

زُهَالِيْلٌ "زُهْلُولٌ" کی جمع ہے کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے:

تَمَشِي الْقُرَادَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَزْلُقُهُ عَنْهَا لَبَانٌ وَأَقْرَابٌ

زُهَالِيْلٌ - یعنی جو اس پر چلتی ہے پھر اس کو سینہ پھسال دیتا ہے

اور باریک کریں۔

زَهْمٌ - مغزدار ہونا بہت باتیں کرنا، جھڑکنا منع کرنا۔

زَهْمٌ - چکنا ہونا۔

زُهْمٌ بدبو چربی۔

زَهْمٌ - موٹا چربی دار۔

زُهْمَةٌ اور زُهْمَةٌ - موٹے گوشت کی بدبو۔

وَتَجَاهِي الْأَرْضَ مِنْ زَهْمِيَهْمٍ - زمین ان کے (یعنی یا

جوج و ما جوج کے) گوشت کی بدبو سے متعفن ہو جائے گی (ان

کی نشیں اس کثرت سے زمین پر سڑیں گی)۔

مِثْلًا زَهْمِيَهْمٍ - ان کی بدبو بھر کر۔

زُهْوِيَا زُهْوِيَا زُهْوِيَا - چکنا، روشن ہونا، بڑھنا زیادہ ہونا،

زَهْرَتٌ بَكَ زَنَا دِي - میری پتھری (چقماق) تیری وجہ روشن ہوئی (یعنی تیرے ہی عنایت اور طفیل سے مجھ کو یہ سب نعمتیں اور ترقی ملی)۔

زَهْرًا - حضرت فاطمہؑ کا لقب ہے (کیونکہ آپ کا رنگ

گورا اور چمکدار تھا۔ بعض نے کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب

آپ مصلے پر کھڑی ہوتیں تو ایک نور آپ میں سے نکلتا جو

آسمان تک جاتا۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے

اپنے خاص نور سے آپ کو پیدا کیا تھا)۔

زَهْرَ النَّبَاتِ - درخت میں لکھیاں (شگونی) پھولے۔

زُهْرَةٌ - مشہور ستارہ۔

زُهْرَةٌ - ایک عورت کا لقب تھا۔

زَهْفٌ - ہلکا ہونا۔

زُهُوْفٌ - ذلیل ہونا، جھوٹ بولنا، ہلاک ہونا نزدیک ہونا

اِنْزِهَاتِي - برائی پہنچانا، نزدیک کرنا، جھوٹ بات سنانا زحی

کا کام تمام کرنا، بات میں بات ملانا، اپنی طرف سے حاشیہ

چڑھانا، چغل خوری کرنا، ذلیل کرنا، خیانت کرنا۔

اِنِّي لَا تَرُوكُ الْكَلَامَ فَمَا اُرْهِفُ بِهِ - میں ایک بات کو

چھوڑ دیتا ہوں اس کو منہ سے نہیں نکالتا یا اس میں زیادہ نہیں کرتا

(اپنی طرف سے کچھ نہیں ملاتا)۔

زَهْقٌ يَازُهْوِيَا - آگے بڑھ جانا، مٹ جانا، ہلاک ہونا، دم نکل

جانا۔

مَا تَسْمَعُ نَفْسٌ مِنْ حَسَبٍ تِلْكَ الْحُجْبُ شَيْئًا اِلَّا

زَهَقَتْ - (اللہ جل جلالہ ستر ہزار نور اور ظلمت کے پردوں کے

بعد ہے) اگر کوئی ان پردوں میں سے کسی پردے کی آواز سنے تو

اس کا دم نکل جائے۔

اَقْبِرُوا اِلَّا نَفْسٌ حَتَّى تَزْحَقَ - کاٹے ہوئے جانوروں کو

پزار بنے دو یہاں تک کہ ان کا دم نکل جائے (وہ ٹھنڈے ہو

جائیں تب ان کا پوست نکالو اور ان کا گوشت کاٹو)۔

اِنَّ حَابِيَا حَيْبُوْا مِنْ زَاهِقٍ - وہ تیر جو نشانہ کے پار چل

دے (نشانہ پر نہ لگے) اس سے وہ تیر بہتر ہے جو نشانہ کے اس

طرف (یعنی نشانہ سے قبل جگہ پر) گرے پھر گھٹتا ہوا نشانہ تک



ا س ط ظ ح غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لغات الحرفیہ

جھوٹ بولنا۔

زَهَا يُزْهُوُ اس معنی میں کم بولتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْعَابِلِ الْمَزْهُوِّ ۗ وَاللَّهُ تَعَالَى مَغْرُورٌ  
فقیر کی جانب نگاہ بھی نہیں کرے گا (کیونکہ فقیری اور تکبر کی  
دونوں صفات ایک جا جمع نہیں ہو سکتیں)۔

إِنَّ جَارِيَتِي تَزْهُوِي أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ - اس کرتہ کو تو  
میری لائڈی گھر کے اندر پہننا بھی پسند نہیں کرے گی (گھر کے  
باہر تقریبات میں پہننے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا)

لَوْ لَا أَنْ يَدْخُلَ النَّاسُ زَهْوًا لَسَلَّمْتُ عَلَيْكُمْ  
الْمَلَائِكَةُ قَبْلًا - اگر لوگوں میں غرور سا جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو  
فرشتے سامنے آ کر تم کو سلام کرتے۔  
زُهَاءُ أَلْفٍ - انداز ایک ہزار۔

باب الزاء مع الياء

زَيْبٌ - ایک موضع کا نام ہے یا فا اور حنیفا کے درمیان روہان کا  
خریوڑہ بہت عمدہ ہوتا ہے)۔

تَزَيْبٌ - ٹھوس ہونا، جمع ہوتا۔

إِزْيَبٌ - سخت اور شدید۔

إِزْيَبَةٌ - بخیل عورت۔

اسْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ الْأَزْيَبُ وَعِنْدَكُمْ الْحُجُوبُ - اس ہوا  
کا نام اللہ کے پاس "أَزْيَبُ" ہے اور تم اس کو دکھنی ہوا کہتے ہو  
(مکہ والے جنوبی ہوا کو أَزْيَبُ کہتے ہیں)۔

زَيْبِقٌ - پارہ

زَيْبِقٌ - عوام "زَيْبِقٌ" کو بہ فتح ز استعمال کرتے ہیں، معنی  
وہی ہیں۔

زَيْتٌ - روغن زیتون ڈالنا، زیتون کا تیل کھلانا۔

تَزَيْبُتٌ - زیتون کے تیل کا توشہ دینا، تیل ڈالنا، تیل ملنا۔

إِزْدِيَاتٌ - زیتون کا تیل ملنا۔

إِسْتِزَايَةٌ - زیتون کا تیل مانگنا۔

كَانَ عِنْدَ اللَّهِ يَا سُكْلُ بِالزَّيْبِ - عبد اللہ بن عمرؓ روٹی  
زیتون کے تیل سے کھاتے (یعنی مکی کی دنوں میں زیتون کا تیل  
بجائے سالن کے استعمال کرتے کیونکہ وہ قربانی کا گوشت نہیں

نہی عن بیع الثمر حتى يزهي يا يزهو - آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میوہ کو اس وقت تک فروخت کرنے سے  
منع فرمایا جب تک وہ زرد یا سرخ نہ ہو (یعنی پختگی کے آثار اس  
پر ظاہر نہ ہوں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ

زَهَا الشُّخْلُ - کھجور کے پھل نکل آئے۔

لَا تُبْدُ وَالزُّهُو - گدڑ کھجور کو مت بھگوؤ (اس کا شربت  
پینے کے لئے کیونکہ اس میں تیزی جلد پیدا ہو جاتی ہے)۔ ایک  
دوسری روایت میں گدڑ اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع  
فرمایا)۔

حَتَّى تَزْهُو - یہاں تک کہ اس پر پختگی ظاہر ہو (زردی یا  
سرخی پیدا ہو کر) (حدیث میں ان ہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا  
گیا ہے۔ مگر خطاب نے کہا کہ صحیح حَتَّى تَزْهُو ہے)۔

زُهَاءُ ثَلَاثِيَّاتٍ - تھینا تین سو آدی ہوں گے۔ (یہ زُهَوْتُ  
الْقَوْمِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے لوگوں کا اندازہ کیا کہ وہ  
کس قدر ہیں)۔

(ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں ساٹھ افراد سے اسی  
افراد تک منقول ہیں۔ شاید یہ ہر دو روایات علیحدہ جمعیتوں کے  
بارے میں ہیں)۔

إِذَا سَمِعْتُمْ بِنَاسٍ يَأْتُونَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ أُولَى  
زُهَاءٍ يَفْجَبُ النَّاسُ مِنْ زَيْبِهِمْ فَقَدْ أَظَلَّتِ السَّاعَةُ - جب  
تو سنے کہ مشرق کی طرف سے بہت سے مغرور لوگ ایسے آرہے  
ہیں جن کی وضع پر لوگ تعجب کریں گے تو (سمجھ لے) کہ قیامت  
آن پئی۔

مَنْ اتَّخَذَ الْخَيْلَ زُهَاءً وَنَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ  
فَهِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ - جو شخص ازراہ تکبر مسلمانوں کی دشمنی کی نیت  
سے گھوڑے رکھے وہ اس پر عذاب ہوں گے۔ (قیامت کے  
دن یہ گھوڑے اس پر دھال ہوں گے)۔

(اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

زُهَى الرَّجُلِ فَهُوَ مَزْهُوٌ - یعنی وہ شخص مغرور ہو گیا (اور

## ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

کھاتے تھے)۔

زَيْعُ يَزْبُوحُ يَزْبَحَانُ - دور ہونا، چل دینا، کھول دینا -  
إِزَاحَةٌ - دور کرنا۔

زَاحٌ عَيْبِيٌّ الْبَاطِلُ - جھوٹ اور باطل میرے پاس سے دور ہو گیا، مٹ گیا۔

زَيْدٌ يَزِيدٌ يَزِيدٌ يَزِيدٌ يَزِيدٌ يَزِيدٌ يَزِيدٌ - بڑھنا، بڑھانا۔

تَزْيِيدٌ - بڑھانا۔

تَزْيِيدٌ - بڑھنا (جیسے اِزْدِيَادٌ ہے)۔

عَشْرٌ اَمْتَالِهَا وَازِيدٌ - اس کا دس گنا میں اور بڑھاؤں گا۔

(ایک دوسری روایت میں وازید ہے یعنی اس سے زیادہ)

زِيَادَةُ النُّجْدِ - جگر کے ساتھ جو ایک ٹکڑا گوشت کا علیحدہ ٹکڑا رہتا ہے (چھلی کے اندر وہ بہت مزیدار ہوتا ہے اس لئے بہشتیوں کو پہلی غذا دہ لے گی)۔

لَا اَزِيدُ عَلٰی هٰذَا - میں ان عبادتوں پر (یعنی نماز روزہ اور زکوٰۃ میں جتنا فرض ہے) اس پر نہیں بڑھاؤں گا (نفل نہیں پڑھوں گا، صرف فرض ادا کروں گا۔ اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے۔ شاید راوی اس کو بھول گیا)۔

بعض نے مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لئے آں حضرت نے ان کو صرف فرائض بتلائے، سنن اور نوافل کی تعلیم نہیں کی، ایسا نہ ہو کہ ان پر بار ہو جائے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کا ادا کرنا نجات کے لئے کافی ہے اور نوافل اور سنن سے ترقی مراتب ہوگی، البتہ ان پر نجات موقوف نہیں ہے)۔

مَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَطَلَمَ - جس نے اس سے بڑھایا (یعنی تین بار سے زیادہ دھویا وضو میں) یا کم کیا (یعنی ایک بار بھی نہیں دھویا) اس نے برا کیا اور ظلم کیا (کم کرنے سے ہم نے یہ مراد لیا کہ ایک بار بھی نہیں دھویا۔ اس لئے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آں حضرت نے اعضائے وضو کو دودو بار اور ایک ایک بار دھویا لہذا معلوم ہوا کہ ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اگر چہ اولی تین بار دھونا ہے)۔

مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰی اِحْدَى عَشْرٍ رَكْعَةً - آنحضرت ﷺ نے رمضان اور غیر رمضان کسی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھی۔ (آٹھ رکعت تراویح یا تہجد کی اور تین رکعتیں وتر کی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت کہ آں حضرت نے بیس رکعتیں تراویح کی پڑھیں ضعیف ہے۔ تو صحیح روایت سے تراویح کی آٹھ ہی رکعتیں ثابت ہیں اور جو کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھنے والے پر طعنہ زنی کرے اس کو برا سمجھے وہ گویا سنت نبوی کو برا سمجھتا ہے۔ معاذ اللہ! اس پر کفر کا خوف ہے)۔

زَادَ الْجُمُعِيُّ - جمیدی نے صاف سماع اور تحدیث کی تصریح کی۔

يَزِيدٌ اَحَدٌ هُمَا عَلٰی الْاُخْرَى - ان میں ایک راوی دوسرے سے زیادہ حدیث بیان کرتا ہے۔ یا ہر ایک دوسرے سے کچھ مضمون زیادہ بیان کرتا ہے۔

زَادَ النَّدَاءُ الثَّالِثُ عَلٰی الزَّوْرَاءِ - حضرت عثمان نے تیسری اذان زوراء پر بڑھا دی (یعنی جمعہ کے دن جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ - (میں نے چار ہی کلمے سنے ہیں) اب تم ایسا مت کرنا کہ مجھ پر اور بڑھاؤ (یعنی چار سے زیادہ مجھ سے نفل کرو)۔

مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا - جو بندہ لوگوں کا قصور معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے (دنیا میں اسلام پسند عناصر احترام کرتے ہیں اور آخرت میں بڑا اجر ملے گا)۔

اَسْتَزِيدُ - میں جبرئیل سے یہ کہتا تھا کہ پروردگار سے اور زیادہ مانگیں۔

زَادَ مَعَاوِيَةُ اَصْحَابَهُ يَوْمَ صَفِّينَ خَمْسِمِائًا وَخَمْسِمِائًا - معاویہ نے صفین کے دن اپنے سپاہیوں کو پانچ پانچ سو اور اضافہ کیا۔

فَلَمْ اِرِدْ عَلٰی اَنْ تَوْضَّاتُ - میں نے اپنی ضرورت سے

## ض - ظ - ع - غ - ف - ق - ك - ل - م - ن - و - ع - ی - ے - لَحَاحَاتُ الْحَدِيثِ

زَيْدٌ بِنُ حَارِثَةَ - حضرت زید بن حارثہ (مشہور صحابی ہیں) جن کو آنحضرت نے بیٹا بنایا تھا۔

فَإِذَا إِزَادَتْ عَلَيَّ مِائَةً وَعِشْرِينَ - جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں۔

وَزِيَادَةٌ يَا وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - تین دن اور زیادہ۔  
 الْإِيمَانُ بِزَيْدٍ وَيَنْقُصُ - ایمان گھٹتا بڑھتا ہے (اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ اس کی مفصل بحث امام بخاری نے شروع کتاب میں کی ہے)۔

وَبَزِيدٌ فِي الْحَلَالِ - (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو حلال کام بڑھائیں گے (یعنی نکاح کریں گے اور آپ کے اولاد ہوگی)۔

مَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ آزَبَنِي - جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود میں مبتلا ہوا۔

مَزَادَةٌ - منگ۔  
 زِيَادٌ بِنُ سَمِيَّةٍ - وہ شخص تھا جس کی ماں سے ابوسفیان نے زنا کیا تھا زیادہ اسی کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمر کے

زمانہ میں کسی نے ابوسفیان سے کہا کہ تم زیاد کو اپنا بیٹا کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کا ڈر ہے (یعنی حضرت عمر کا) یہ میری کمر توڑ دیں گے، اگر میں زنا کا اقرار کروں گا شروع میں زیاد حضرت علیؑ کے رفقاء میں سے تھا پھر

معاویہ نے اپنی بہن کو اس کے سامنے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تو میرا بھائی ہے آخر کار زیاد معاویہ سے مل گیا۔ اسی کے بیٹے عبد اللہ بن زیاد نے امام حسین سے جنگ کی اور حادثہ کربلا پیش آیا (زید بن علی بن حسین مشہور امام ہیں ائمہ اہل بیت میں سے ان کے اتباع عرب میں ابھی تک موجود ہیں ان کے تبعین زید یہ کہلاتے ہیں۔ پہلے امام شوکانی بھی زیدی تھے اس کے بعد

مطالعہ حدیث کے نتیجہ میں اہل سنت والجماعت کا مسلک اختیار کیا۔ اور افسوس ہے اشاعہ شری شیعوں پر جو حضرت زید اور ان کے صاحبزادوں یحییٰ، محمد اور ابراہیم وغیرہ کو برا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت امام برحق محمد باقر تھے تو زید کا دعویٰ امامت غلط تھا۔ زیدی کہتے ہیں کہ امام باقر نے اپنی امامت کو

لوٹ کر بس وضو ہی کیا اور کوئی کام نہیں کیا (یعنی صرف وضو کے لیے توقف کیا)۔

لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرَّ - عمر کو نیکی کرنا ہی بڑھاتا ہے (اپنے عزیز و اقارب سے عمدہ سلوک کرنے والے کے اعمال میں طویل العمر شخص کے اعمال کی سی برکت ہوتی ہے۔ یا پھر حقیقتاً عمر بڑھتی ہوگی (یعنی قضائے معلق) (بعض نے کہا کہ عمر بڑھانے سے روزی زیادہ ہونا مراد ہے)۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِنَ التَّحْوِمِ اِفتِسَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ - جس نے نجوم کا علم پڑھا (یعنی وہ علم جسمیں ستاروں کے حساب سے مستقبل کی بابت پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ اس میں جعفر اور رطل وغیرہ شامل ہیں تو) اس نے جادو کی ایک شاخ سے روشنی لیا فائدہ اٹھایا (یعنی جادو کے ایک شعبہ کو حاصل کیا) اب جتنا بڑھائے اتنا زیادہ لے گا (یعنی جس قدر نجوم میں ترقی ہوگی اسی قدر گویا جادو میں ترقی ہوگی۔ اس حدیث سے نجوم اور سحر اور رطل وغیرہ سیکھنے کی حرمت نکلتی ہے۔ اور بعض نے اس کو کفر کہا ہے)۔

الْكَوَاكِبُ فِي كِتَابِ اللَّهِ - اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے کوئی لفظ یا عبادت بڑھا دینے والا یا قرآن کی تفسیر خلافت لعنت اور خلافت آیات حکمت کرنے والا جیسے یہودی لوگ کیا کرتے تھے۔

(مجمع البحار میں ہے کہ پہلا شخص عبادت بڑھا دینے والا کافر ہے اور دوسرا شخص تفسیر میں خلاف کرنے والا بدعتی ہے)۔  
 زِدَهُ مِنْ عُمُرِي اَرْبَعِينَ - میری عمر میں سے اس کے لیے چالیس برس بڑھا دے۔

وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ - اور جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا اور بڑھاتا (مگر بارہ رکعتوں سے زیادہ تہجد میں ثابت نہیں)۔

سَأَزِيدُ عَلَيَّ السَّبْعِينَ - (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو منافقین کے لیے اگر ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ نہیں بخشنے گا۔ آنحضرت نے فرمایا) میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا (یہ آنحضرت ﷺ کی کمال شفقت اور بندہ نوازی تھی)۔

جھکا یا مت موڑ (یعنی ایمان پر ثابت قدم رکھ)۔

(اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

زَاعَ عَنِ الطَّرِيقِ۔ یعنی راستے سے پھسل گیا، دوسری طرف مڑ گیا۔

أَخَافُ أَنْ تَوَكُّتَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَرْبِعَ۔ (حضرت ابو بکر صدیق نے کہا) مجھ کو ڈر ہے اگر میں آں حضرت کا کوئی کام ترک کر دوں (جو آپ کیا کرتے تھے) تو کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں (راہ سنت کو چھوڑ کر حق اور جادۃ مستقیم سے نہ ہٹ جاؤں)۔

وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ۔ جب نگاہیں کج ہو جائیں (پتھرا جائیں جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے)۔

رَحَّصَ فِي الزَّيْغِ۔ کوئے کھانے کی اجازت دی (یہ کووا سفید ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا سیاہ مگر اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں۔ معمولی کوئے سے چھوٹا ہوتا ہے مردار اور نجاست نہیں کھاتا۔ اس کا کھانا درست ہے)۔

زَاغَتِ الشَّمْسُ۔ سورج ڈھل گیا (مجمع البحار میں ہے کہ سورج کا ڈھلنا تین طرح پر ہے۔ ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ایک وہ جو فرشتے جانتے ہیں اور ایک وہ جس کو لوگ بھی جانتے ہیں)۔

(ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرت نے حضرت جبریل سے دریافت کیا کہ سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے کہا نہیں ہاں۔ اور کہنے لگے نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچ سو برس کی راہ طے کی۔ اس حدیث سے قدیم فلاسفہ کی رائے کی تائید ہوتی ہے۔ جن کا نظریہ یہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج متحرک۔ مگر ہمارے زمانہ میں سب حکماء اور ماہرین فلکیات کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین اس کے گرد گھومتی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اُحْدَرُكُمْ زُبْعَةً الْحَكِيمِ۔ میں تم کو حکیم اور عالم کے ڈگگانے سے ڈراتا ہوں (کیونکہ عالم جب پھسلتا ہے تو بہت سے لوگ جو اس کی پیروی کرتے ہیں پھسل کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے یہ صحیح کہا ہے کہ ذلۃ العالم ذلۃ العالم یعنی کسی عالم کا پھسلنا

کب آشکار کیا تھا۔ حضرت زید نے تو بیعت لی اور امامت کو ظاہر کیا، دشمنوں سے مقاتلہ کیا۔ ان وجوہ کے سبب وہی امام کہلا سکنے کے لائق تھے۔ زید یہ کا یہ قول ہے کہ بنی فاطمہ میں سے جب کوئی شخص کھڑا ہوا اور تلوار اٹھائے امامت کا دعویٰ کرے تو اس کی امامت صحیح ہے)۔

ہم اہل سنت بھی یہی کہتے ہیں صرف دائرہ امامت کو ذرا اور وسیع کرتے ہیں، یعنی ہر قرشی کی امامت ہے۔ اگر بنی فاطمہ سے ہوتو اور نور علی نور ہے۔

زُوَادَةٌ۔ بمعنی زیادت۔

ذُو الزَّوَائِدِ۔ شیر۔

زِيرٌ۔ عقل اور تدبیر۔

الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَيْرَ لَهُ۔ دوزخی وہ ناتوان اور کمزور ہے جس کو عقل اور رائے نہ ہو (اور دوسروں کی اندھی تقلید کرتا رہے) (مشہور روایت لَا زَيْرَ لَهُ ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر بیان ہو چکا)۔

لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ كَأَسْرَأُ سَادَةً يَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ وَيَأْخُذُ فِي الْحَدِيثِ فَعَلَّ الزَّيْرُ۔ تم میں کوئی شخص ہمیشہ اپنا تکبر توڑتا رہتا ہے اس پر ٹیکا دیئے بیٹھا رہتا ہے اور اس شخص کی طرح باتیں کرتا ہے جو عورتوں کا دیوانہ ہو۔

زِيرٌ۔ وہ شخص جو عورتوں کی ہم کلائی اور صحبت پر فریفتہ ہو۔

لَا يَنْبَغِي أَنْ يَبْخَاصِمَنِي إِلَّا مَنْ يَجْعَلُ الزَّيْرَ فِيهِمِ الْأَسَدَ۔ مجھ سے جھگڑا کرنا کسی کو سزاوار نہیں ہے مگر جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے (یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا ایسا کون شخص ہے جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے)۔

كُنْتُ أَكْتُبُ الْعِلْمَ وَالْقِيَمَةَ فِي زَيْرٍ لَنَا۔ (امام شافعی نے کہا) میں علمی باتیں تحریر کر لیتا تھا اور ان کو ایک مٹکے میں ڈال دیتا تھا۔

زَيْغٌ يَأْزِغَانُ اور زَيْغُوعَةٌ۔ جھکانا۔

زَاغَةٌ۔ جھکانا۔

تَزَايَعٌ۔ جھکانا۔

لَا تَزِغْ قَلْبِي۔ میرے دل کو ایمان کی طرف سے مت

کے پھینے گھوڑوں کی رنگ کے کنکریوں کو نکلے نکلے کرتے جاتے تھے (یعنی گھوڑے یا اونٹ جب اس میدان میں چلتے تھے تو وہاں کی کنکریاں ان کے پاؤں سے الگ الگ ہوتی تھیں)۔  
هَذَا أَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدَى زَيْمٌ - یہ جنگ کا وقت ہے اے زیم اب دوڑ (یہ جہاز کا مقولہ ہے زیم اس کے اونٹ یا گھوڑے کا نام تھا)۔

لَا أَرِيْمُ مَكَانِي - میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا۔  
زین - آراستہ کرنا (جیسے اِزَانَةٌ اور تَزْيِينٌ ہے)  
زین - یعنی خوبصورت اچھا (اس کی ضد ہے شین یعنی بد نما وضع، عیب دار)۔

مُزَيْنٌ - حجام۔  
زَيْنُو الْقُرْآنِ بِأَصْوَاتِكُمْ - قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی خوش آوازی سے پڑھو)۔

بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن سے زینت دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن کو تال اور سر کے ساتھ پڑھے یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔  
دوسری حدیث میں جو ہے کہ:

لَيْسَ مِنْهَا مَنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِالْقُرْآنِ - اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ خوش آوازی سے پڑھے نہ یہ کہ گانے لگے بعض نے کہا قرآن سے قرات مراد ہے۔ یعنی قرات کو آواز سے زینت دو۔  
اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِنَا نَبِيًّا - اے اللہ تعالیٰ ہماری زمین میں اس کی زینت اتار (یعنی پانی برسا! تاکہ پھل غلہ اور میوہ جات آگیں اور زمین میں مہری پیدا ہو)۔

مَا مَنَعَنِي أَنْ لَا أَكُونَ مُرْدَانًا بِنَاغِلَتِكَ - مجھ کو اس سے کوئی چیز روکتی ہے اس سے کہ میں آپ کا حکم ظاہر کر کے آراستہ ہوں۔

كَانَ يُجِيزُ مِنَ الزَّيْنَةِ وَيَرُدُّ مِنَ الْكُذْبِ - شرح اس بات کو جائز رکھتے تھے کہ مالک مال اپنے مال کو آراستہ کرے (رنگ اور روغن چڑھا کر) لیکن جھوٹ بولنے کو اور جھوٹی تعریف کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔  
زِيٌّ - شکل، وضع، قطع، عادت۔

ایک دنیا کا پھلنا ہے)۔

لَا تَزْيِغُ بِهِ إِلَّا هَوَاءُ - قرآن کو اہل خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں گی (وہ ہمیشہ تبدیل و تحریف سے محفوظ رہے گا)۔

زَيْغٌ - شک اور شرک کو بھی کہتے ہیں۔  
زَيْغٌ يَأْزِيغَانِ - اگر کر اور اتر کر چلنا۔

زَيْغٌ - کھولنے کو بھی کہتے ہیں۔  
زُيُوفٌ - یہ ”زَيْغٌ“ کی جمع ہے۔

بَعْدَ زَيْغَانِ - اتر کر چلنے کے بعد (یہ زَاغُ الْبُعِيْرُ سے نکلا ہے۔ یعنی اونٹ اتر کر چلا)۔

زَاغُ الْحَمَامِ - کبوتر نے آگے کا جسم بلند کیا اور گھوم گیا۔  
إِنَّهُ بَاغٌ نَفَائِيَةٌ بَيْتَ الْمَالِ وَكَانَتْ زُيُوفًا وَقَسِيَّةً - ابن مسعود نے بیت المال کا نکالا ہوا مال بیچ ڈالا وہ کھولے اور خراب روپے تھے۔

دِرْهَمٌ زَيْغٌ - کھونا روپیہ۔  
الطَّوَأُسُ يَمِينُ بَزَيْفَانِهِ - مور حرکت کر کے ناچتا ہے (اترا کر گھومتا ہے)۔

زَيْلٌ - ہٹانا، سر کا، دونوں رانوں میں کشادگی ہونا۔  
إِنَّهُ أَرِيْلُ الْفَجْحَدِيْنَ - امام مہدی علیہ السلام کی دونوں رانوں میں کشادگی ہوگی۔

خَالِطُوا النَّاسَ وَزَايَلُوهُمْ - لوگوں سے ملے رہو، مگر ان کے کاموں سے الگ رہو (صرف ان کاموں سے جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہوں)۔

قَرَّبُوا الظُّهُورَ لِلزَّيَالِ - دنیا سے ستر کرنے کے لئے سواریاں نزدیک رکھو (یعنی توشیح آخرت تیار کرتے رہو)۔

مِخْلَطًا مِزْيَلًا - دھوکا دینے والا (حق کو باطل سے ملا دینے والا) غفلت۔

زَيْمٌ - بات کر کے کسی کو خاموش کر دینا۔  
تَزْيِمٌ - جدا ہونا۔

زَيْمٌ يَأْزِيْمٌ - نکلے نکلے جدا جدا۔  
زَيْمَةٌ - گوشت کا ایک ٹکڑا۔

سَمُرُ الْعُجَايَاتِ يَتَرْتَمِنُ الْحَصَاةَ يَمًا - ان کے پاؤں

تمہارے اندر احساس کمتری نہ پیدا ہونا چاہیے۔  
درحقیقت فقر اور تنگی اگر اس کے ساتھ صبر اور قناعت ہو اور  
تنگی و عشرت کی زندگی کے کسی نازک دور میں بھی احساس خودی  
و خودداری کو مجروح نہ کیا گیا ہو، عزت نفس کو برقرار رکھ کر خدا  
شناسی کی روش کو ترک نہ کیا ہو تو ایسا فقر بھی بڑی نعمت ہے۔

إِنَّا كُنْمُ وَزَيْمِ الْعَجْمِ - تم عجیبی لوگوں کی وضع سے بچے  
رہو (ان کی طرح عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھانا اور باریک ملائم  
کپڑے پہننا، عیش و عشرت کرنا مت اختیار کرو۔ اپنے درجہ  
سے بلند مرتبہ والے لوگ جن کی اقتصادی حالت تم سے بہتر ہو  
ان کے معاشرتی تکلفات اور اسباب زینت کو دیکھ کر ان کی  
طرح بننے کی کوشش نہ کرو اور نہ ان کے انتظامات کو دیکھ کر



# کتاب السین س

سَارٌ - باقی رہنا۔  
 إِسَارٌ - باقی رکھنا۔  
 إِذَا شَرِبْتُمْ فَلَا تَسْنُوا - جب تم کچھ پیو (پانی یا شربت یا دودھ) تو اس میں سے کچھ چھوڑ دو۔ (دوسرے کے لیے یہ نہیں کہ سب اڑا جاؤ)۔

لَا أُؤْتِرُ بِسُورِكَ أَحَدًا - میں تو آپ کا جھوٹا کسی کو نہیں دینے کا (بلکہ میں خود پیوں گا اس میں ایسا یعنی دوسرے کو دینا نہیں ہو سکتا)۔

سَرْدٌ - جھوٹا اس کی جمع اسَارٌ ہے۔  
 فَمَا اسَارُوا مِنْهُ شَيْئًا - اس میں سے کچھ نہیں چھوڑا (سب کھا پی گئے)۔

فَضَّلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلِي النَّبِيَّ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ - حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہید کی فضیلت باقی کھانوں پر سائر کے معنی باقی کے ہیں، بعض لوگ اس کو کل یعنی سب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، شہید مشہور کھانا ہے جو شور با اور روٹی سے بنایا جاتا ہے۔

تَبَاكَ سَائِرِ النَّبِيِّمِ - سارے دن تیری خرابی ہو یعنی جتنا دن باقی ہے اس میں تو خراب اور تباہ رہے یہ ابولہب مردود نے آنحضرت کو کہا تھا اس وقت سورہ تبت اتری یعنی وہی خراب ہوگا، حج الحمار میں ہے کہ یہاں سائر الیوم سے سب دن مراد ہیں یعنی سب دنوں میں تیری خرابی ہو تو سائر کا استعمال کل کے معنی میں ہوا، مگر نہایت اولے نے اس کو غلط بتلایا ہے۔

س - بارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے۔ حساب حمل میں اس کا عدد ساٹھ ہے۔ س ایک حرف ہے جو مضارع کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے جیسے سوف ہے۔ بعض نے کہا س کبھی استمرار کے لیے آتی ہے، مؤنث لوگ سین سے بالوں کا صاف طرہ بھی مراد لیتے ہیں۔

## باب السین مع الهمزة

سَاءٌ - ایک آواز ہے جو گدھے کو ردکنے کے لیے کرتے ہیں یا کھانے پینے کو بلانے کے لیے ایک مثل ہے عرب میں لَا حَاءَ وَلَا سَاءَ یعنی نہ کسی بات کا حکم دیا نہ کسی بات سے منع کیا۔  
 سَاءٌ - گلا گھوٹنا، مار ڈالنا، کشادہ کرنا، سیر ہونا۔  
 سَاءٌ - بڑی مشک۔

فَأَخَذَ جَبْرِيلُ بِحَلْقِي فَسَأَنِي حَتَّى أَجْهَشْتُ بِالْبِغَاءِ - حضرت جبریل نے میرا حلق پکڑا اور گھوٹنا یہاں تک کہ میں پکار کر رو دیا۔  
 سَاءٌ - گلا گھوٹنا۔

سَاءٌ - پینا، پھوٹنا۔  
 اسَاءٌ - ساری رات بن ٹھہرے ہوئے چلے جانا یا رات دن چلے جانا۔  
 سُوَادٌ - ایک بیماری جو کھاری پانی پینے سے ہو جاتی ہے۔

سُوْدَةٌ - جوانی کا جو حصہ باقی رہ گیا ہو۔  
 سَارٌ - کھانے یا پینے میں سے کچھ چھوڑ دینا یعنی جھوٹا

موضوعات میں درج کیا حالانکہ امام مالک کی موطا میں یہ حدیث موجود ہے۔

أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرِ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرِّمَ عَلَيَّ النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ۔ مسلمانوں میں بڑا قصور دار وہ شخص ہے جو (محض بے ضرورت) ایک امر کو پوچھے جو حرام نہ ہوا ہو پھر اس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے (معلوم ہوا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کسی فعل کو حرام نہ کرے ہم اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اسی طرح جس چیز کو اللہ تعالیٰ واجب نہ کرے ہم اس کو واجب نہیں کہہ سکتے وجوب اور حرمت دونوں کے لیے اللہ اور رسول کا حکم ضرور ہے اور جن باتوں سے اللہ اور رسول نے سکوت فرمایا ہے وہ ہم کو معاف ہیں یعنی مباح ہیں کرنے میں ثواب نہیں نہ کرنے میں عذاب نہیں اس حدیث میں پوچھنے سے وہی پوچھنا مراد ہے جو بغیر ضرورت اور احتیاج کے خواہ مخواہ عناد اور استحسان کی ارہ سے پوچھنے کی ضرورت ہو اس وقت تو پوچھنا جائز ہے بلکہ ضرور ہے۔

إِنَّهُ نَهَى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ۔ آنحضرت نے بہت پوچھنے سے منع فرمایا بہت مانگنے سے (جیسے بعض کی عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ بے ضرورت جہاں کسی عالم سے ملے اس سے سوالات کرنا شروع کر دیئے یا کھانے کو اللہ نے دیا ہے مگر طمع اور حرص کی راہ سے بھیک مانگ رہے ہیں) بعض نے کہا حدیث کا یہ مطلب ہے کہ لوگوں کے حالات ٹٹولنے اور دریافت کرنے سے منع فرمایا۔

إِنَّهُ كَثَّرَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا۔ آنحضرت نے سوالات کرنے کو برا سمجھا اس پر عیب کیا (مراد وہی سوالات ہیں جو امتحان کے لیے یا عناد کی راہ سے کئے جائیں۔

لَمَّا سَأَلَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَمْرٍ مَنِ يَجِدُ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَظَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِرَاهَةَ فِي ذَلِكَ۔ عاصم نے آنحضرت ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کوئی اپنی جوڑو کے ساتھ غیر مرد کو پائے آپ نے اس سوال سے اپنی ناپسندی ظاہر کی (کیونکہ عاصم کو اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ وہ دوسرے شخص (عویبر) کے کہنے سے اس کو پوچھتے تھے ناپسندی

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ طُهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ يُسَوِّرُهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت کی طہارت سے جو پانی بچتا یا اس کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دوسری حدیث میں جو اس کی ممانعت وارد ہے وہ کراہت تزیہی پر محمول ہے۔

فَأَكَلَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَكَّأَ سُورًا۔ آنحضرت نے کھانا کھایا اور تھوڑا جھوٹا کھانا چھوڑ دیا۔

سُورِ الْكِلَابِ وَ مَمَرَهَا وَ أَكَلَهَا۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتوں کے جھوٹے اور انکے گزرگاہ اور جس میں سے وہ کھالیں اسکا کیا حکم ہے۔

تَرَكُوا سُورًا۔ کچھ بچا ہوا چھوڑ دیا۔

سُورَةٌ۔ قرآن کا ایک حصہ اس کی جمع سُورٌ ہے ہمزے کو واؤ سے بدل دیا بعض نے کہا یہ سورۃ البلد سے ماخوذ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

سَاسِمٌ۔ ایک کالا درخت ہے آبنوں کی طرح جس کو ہندی میں شیشم کہتے ہیں، بعض نے کہا خود آبنوں کو کہتے ہیں۔

وَالْأَسْوَدُ الْبَيْهِيمُ كَأَنَّهٗ مِنْ سَاسِمٍ۔ اور کالا بھنگ گویا شیشم سے بنا ہوا ہے۔

سَافٌ۔ یا سَافٌ۔ ناخون رخ جانا یا ناخون کے گرد گرد پھٹ جانا پوست نکل جانا۔

فَسَيَفُتُ مِنْهُ۔ میں اس سے ڈر گیا، بعض روایتوں میں یہی لفظ وارد ہے مگر لغت میں سَافٌ کا معنی ڈرنا نہیں آیا ہے البتہ سَافٌ کا معنی ڈرنی کا آیا ہے شاید راوی نے سَفَعْتُ کو سَيَفُتُ کر دیا۔

سَأَلَهُ يَأْسُؤَالٍ يَأْسَأَلُهُ يَأْسَأَلُ۔ پوچھنا مانگنا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ۔ مانگنے والے کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب بھی اس کو محروم مت کر جو کچھ تجھ سے ہو سکے وہ اس کو دے اس کو جھوٹا مت کہہ شاید وہ حقیقت میں محتاج ہو اور چل نہ سکنے کی وجہ سے کسی کا گھوڑا مانگ کر لایا ہو یا قرص دار ہو یا عمالدار ہو اور اس لیے اس کو صدقہ لینا درست ہو یا غازی فی سبیل اللہ ہو اور گھوڑا جہاد کے لیے اس نے رکھا ہو شوکانی نے غلطی سے اس حدیث کو



کمانی سے تجھ کو دیں گے)۔

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ -  
میں نے ابو سعید خدری سے شب قدر کو پوچھا انہوں نے  
کہا (اسکا قصہ بیان کرنا شروع کیا) ایک ابر کا ٹکڑا آیا اس نے  
پانی برسایا۔

إِنَّ مَلَكَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ - ایک فرشتے نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔

كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً - ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے ایک  
سوال کیا ہے۔

فَمَ سَأَلَتْ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ - پھر میں نے کئی  
عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا (معلوم ہوا کہ آنحضرت کے زمانہ  
میں بھی صحابہ فتویٰ دیا کرتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بڑا  
عالم ہوتے ہوئے اس سے کم درجہ کے عالموں کو بھی فتویٰ دینا  
درست ہے)۔

يَسْأَلُ لَوْ هَذَا اللَّهُ خَلَقَ - آپس میں سوالات کریں  
گے اچھا یہ تو اللہ ہوا اس نے جب چیزوں کو پیدا کیا (پھر اللہ کو  
کسی نے پیدا کیا) معاذ اللہ ان باتوں میں غور اور خوض کریں گے  
جن کے دریافت کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے۔ آخر  
شیطان ان کو گمراہ کر دیا جو بات ہماری عقل سے باہر ہے اس  
میں اللہ اور رسول کا کلام مان لینا اس پر یقین کر لینا بس یہی  
نجات کا راستہ ہے اور عقل سے چھ میگوئیاں کرتے جانا بال کی  
کھال نکالنا بہت اندیشہ ناک ہے شیطان ہمارا دشمن کھین میں  
لگا ہوا ہے وہ بہکا کر آگ کے گڑھے میں؟ ہم کو گرا دیگا۔ اگر  
شیطان مردود دل میں یہ وہم ڈالے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا  
تو اس کا جواب یہ ہے کہ ارے بیوقوف مردود اللہ تو اسی کو کہتے  
ہیں جو سب کا پیدا کرنے والا ہو اس کا پیدا کرنے والا کوئی نہ  
ہو وہ اپنی ذات سے موجود اور ہمیشہ قائم اور دائم ہو اگر اسکا بھی  
کوئی پیدا کرنے والا ہوتا پھر وہ اللہ کہاں سے ہوا وہ تو ہماری  
طرح مخلوق ہو گیا۔ امام فخر الدین رازی معقولیوں کے امام تھے  
اور منطق اور فلسفہ میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مرتے وقت  
شیطان جو خود بڑا فیلسوف اور اعلیٰ درجہ کا منطقی ہے ان سے بحث

کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات سے مسلمانوں کی  
بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اگر مسلمان کی کوئی خوش بات دیکھے  
بھی تو اسکا چھپانا بہتر ہے)  
نُهَيْنَا أَنْ نَسْأَلَ - ہمکو (بے ضرورت) سوال کرنے  
سے ممانعت ہوئی۔

مَا مَنَعْنِي مِنَ الْهَجْرَةِ إِلَّا الْمَسْئَلَةُ - میں نے جو  
مدینہ میں ہجرت نہیں کی تو محض پوچھنے کی غرض سے (کیونکہ  
آنحضرت کا قاعدہ تھا باہر والے لوگ جب آپ کے پاس  
آتے اور سوالات کرتے تو خوشی سے آپ ان کے جوابات  
دیتے۔ لیکن خاص مدینہ کے رہنے والوں کو بے ضرورت سوال  
کی اجازت نہ تھی اور اسی لیے صحابہ آرزو کیا کرتے کوئی باہر والا  
شخص آئے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھے ہم بھی سنیں اور  
معلوم کر لیں)۔

سَلُّوْنِي سَلْوَانِي - اچھا تو اب مجھ سے پوچھتے ہی  
جاؤ (یہ آپ نے غصہ سے ایک دن منبر پر فرمایا تھا جب لوگوں  
نے بے ضرورت آپ سے سوالات کئے تھے)۔

لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ - تم مجھ سے اب  
جو کوئی بات پوچھو گے میں تم کو بتلا دوں گا (یہ آپ نے غصہ سے  
فرمایا آپ کو یہ خبر پہنچی کہ منافق امتحان کیلئے آپ سے سوالات  
کرنا اور آپ کو تنگ کرنا چاہتے ہیں صحابہ (جب آپ نے یہ  
فرمایا تو) رونے لگے اور ڈر گئے کہیں آپ کی ناراضی کی وجہ سے  
اللہ کا عذاب نہ آتا آئے۔ آخر حضرت عمر نے یہ عرض کیا کہ ہم  
اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر راضی  
ہیں اسوقت آپ کا غصہ فرد ہوا)۔

بُصِّلِي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَنَسَأَلُ عَنْهَا - آپ  
(سورج گہن میں) دو دو رکعتیں پڑھتے جاتے اور لوگوں سے  
پوچھتے جاتے کہ سورج صاف ہوا یا نہیں یا اللہ تعالیٰ سے دعا  
کرتے جاتے کہ سورج کو صاف کر دے۔

لَا وَإِنْ كُنْتُ فَاسَأَلَ الصَّالِحِينَ - کسی سے سوال نہ  
کر اگر ایسا ہی تجھ کو سوال کی ضرورت پڑے تو نیک لوگوں سے  
سوال کر (وہی تجھ پر رحم کریں گے تیرا سوال پورا کریں گے یا حلال

لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا صَرََبَ امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ - اگر مرد اپنی جو رو کو (اس کی خطا پر) مارے تو قیامت میں اس سے مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ قصور پر مارے اور اعتدال سے مارے مثلاً رومال سے یا کپڑے سے یا ہلکی مار تھ سے یا پتکھ سے یا مسواک سے یہ نہیں کہ زخمی کر دے یا ہڈی توڑ ڈالے۔

سَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ - انہوں نے نام پوچھا یا حال پوچھا تب وہ کہنے لگے اسرائیل کے باپ (یعنی اسحاق) نے منت مانی اور آنحضرت نے صرف روزے کی منت پوری کرنے کا حکم دیا باقی باتوں کے نہ کرنے کا کیونکہ منت انہی باتوں میں صحیح ہوتی ہے جو عبادت ہیں۔

فَأَقِمَّ عَلَيَّ وَ لَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ - (ایک شخص نے آن کر آنحضرت سے عرض کیا میں نے ایسا کام کیا ہے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے) تو وہ مجھ پر چلائے (یعنی سزا دیجئے) آنحضرت نے اس سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے وہ کونسا کام کیا ہے بلکہ اس کو ٹھہرے رہنے اور اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے فرمایا اور نماز کے بعد یہ ارشاد کیا کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ صغیرہ گناہ تو مطلقاً اور کبیرہ بھی جو پوشیدہ ہوں نیکیوں سے مٹ جاتے ہیں اور چونکہ اس نے اپنے گناہ کو بیان نہیں کیا تھا اس لیے حد قائم کرنا ضروری نہ ہوا اگر حد کا کام امام کو معلوم ہو جائے اور اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو جائے تو پھر حد کا ساقط کر دینا درست نہیں ہے۔

الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى - جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے (یعنی جب سائل یوں کہے اعطنی بحق اللہ تو جتنا ممکن ہو اس کو دے اللہ کے نام کی حرمت رکھے مگر ہمارے زمانہ میں سالکوں کی عادت ہو گئی ہے وہ ہمیشہ لوجہ اللہ اور بحق اللہ کہہ کر مانگتے ہیں اس پر بھی دینا چاہیے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ سائل مستحق نہیں ہے تب نہ دینے میں گنہگار نہ ہوگا)۔

لَا تَسْأَلُ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْجَنَّةَ - اللہ کے نام پر بہشت کے سوا اور کوئی چیز مت مانگ (کیونکہ بہشت کے سوا دنیا کی سب چیزیں ایسی حقیر اور بے حقیقت ہیں کہ اللہ مالک کے نام پر

کرنے لگا کہ تم نے اللہ کو کس دلیل سے پہچانا امام نے بہت سی دلیلیں بیان کیں شیطان نے سب کو توڑ ڈالا۔ ان کے مرشد ایک دلی کامل شخص تھے اس وقت ان کی صورت نمایاں ہوئی انہوں نے کہا ارے فخر الدین تو یہ کیوں نہیں کہتا اللہ کی وجہ سے تو ہم نے سب چیزوں کو پہچانا اللہ کے پہچاننے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مثلاً نور کی وجہ سے ہم کو سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اب کوئی بیوقوف خواہ خواہ ہٹ دھرمی کرے اور کہے نور کو دکھانے والی کیا چیز ہے تو اس کا جواب جوتی اور لات ہے)۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَ - لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے (اخیر کو یہ پوچھ بیٹھیں گے کہ اچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا)۔

يَسْأَلُكَ الْعُدْلُ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ - آپ کی دوسری بیویاں یہ چاہتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے باب میں آپ ان کا انصاف کریں (ابو قحافہ حضرت عائشہ کے دادا کا نام تھا آپ کی دوسری بیویوں کو حضرت عائشہ پر رشک تھی آنحضرت ان سے بہت محبت رکھتے تھے محبت دل کا فعل ہے اسپر بشر کا اختیار نہیں ہو سکتا باقی سب باتوں میں آپ دوسری بیویوں میں انصاف کرتے تھے باری باری ہر ایک کے پاس رہتے)۔

سَأَلْنَا ابْنَ عَمْرٍو عَمَّنْ قَدِمَ بِعُمْرَةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ - عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کر لے لیکن صفا مرودہ نہ دوڑا ہو تو وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے (نہیں کر سکتا کیونکہ بغیر صفا اور مرودہ دوڑے عمرہ پورا نہیں ہوتا)۔

فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا أَنْتَ مَلَكًا - جب مرغا بانگ دے تو اللہ سے دعا کرو اس کا فضل و کرم چاہو وہ فرشتے کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالح اور نیک لوگوں کی موجودگی میں دعا کرنا مستحب ہے اس میں قبولیت بھی زیادہ ہے شاید وہ آمین کہیں)۔

دَخَلَا عَلَيَّ عَائِشَةُ لَيْسًا لِأَنِهَا - حضرت عائشہ کے پاس پوچھنے کو گئے۔

دشمنوں پر ان کو غلبہ عطا فرمائے۔

سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ - آنحضرت ﷺ سے پوچھا احرام والا شخص کیا لباس پہنے۔

إِنَّا سَأَلْنَا ذَلِكَ - ہم نے آنحضرت سے اس بات کو پوچھا کہ ان کی روحمیں کہاں ہوگی۔

لَا تَسْأَلَنَّ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَ لَكِنْ تَسْأَلْ عَنِ الْفُطُورَةِ - اے عمر ایسے موقع پر (جب کوئی مر جائے) اس کے اعمال کا مت ذکر کر (یعنی برے اعمال اس کے بیان نہ کر) بلکہ اس کے ایمان اور نیک اعمال کا ذکر کر جیسے دوسری حدیث میں ہے اپنے مردوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کر داور جو برائیاں ان میں ہوں ان سے سکوت کرو۔

لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَ سَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ - مجھ سے بری باتیں جو آئند ہونے والی ہیں مت پوچھو اچھی باتیں پوچھو۔

وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ سُؤَالَ رَبِّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ - حضرت نوح اپنی وہ خطا یاد کریں گے جو انہوں نے نادانی سے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا (یعنی یہ کہ تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ کو اور میرے متعلقین کو بچا دیگا اب میرا بیٹا بھی میرے متعلقین میں سے ہے)۔

إِنَّ الْمَسْئَلَةَ نَكْذًا إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ - سوال کرنا اچھا نہیں ہے البتہ بادشاہ سے سوال کر سکتا

ہے (اپنا حق بیت المال میں سے مانگ سکتا ہے) اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ظالم بادشاہوں نے ظلم سے جو رعایا کا مال لیا ہے وہ لے سکتا ہے اور ہمارے علماء نے سلطانی عطایا میں اختلاف کیا ہے یعنی بادشاہ جو تنخواہ یا منصب یا عطیہ یا یومیہ یا وظیفہ دیں انکا لینا جائز ہے یا نہیں اور حق یہ ہے کہ اگر ان کے مال کا زیادہ حصہ حلال کا ہے تب تو لینا جائز ہے اور جو حرام کا حصہ زیادہ ہے یا حرام اور حلال دونوں برابر ہیں تو لینا جائز نہیں یا اس امر کے لیے سوال کر سکتا ہے جس کے بغیر گریز نہیں یعنی بن مانگے ہو نہیں سکتا مثلاً فاقہ سے مر رہا ہے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے۔ مترجم - کہتا ہے اسی قیاس پر علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر

انکا مانگنا شرم کی بات ہے ایسے شہنشاہ عا یجاہ کا نام لیں اور ایک بے حقیقت چیز اس کے نام کے طفیل سے مانگیں یہ بڑا کمینہ پن ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اگر تیری جوتی کا تمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگ بلکہ اس کا مطلب یہ کہ اللہ کے نام پر کسی بندے سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں مثلاً یوں نہ کہیں مجھ کو لوجہ اللہ یہ چیز دو یا اللہ کے نام پر دواؤا کیونکہ اس میں معاذ اللہ پروردگار کے نام مبارک کی بے عزتی ہوتی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ یہ جو بعض جاہل قبر پرست کہا کرتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَيْتَانٌ لِلَّهِ نَاجِزٌ ہے کیونکہ اس حدیث میں لوجہ اللہ کسی چیز کے مانگنے سے منع کیا گیا ہے قطع نظر اس کے ندائے اموات میں علماء کا اختلاف ہے اور اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی شبہ ہوتا ہے معاذ اللہ گویا ایسا کہنے والا اللہ تعالیٰ کو حضرت شیخ کے پاس سفارشی بناتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی کے پاس شفیع یا سفارشی بنے یہ مضمون خود حدیث سے ثابت ہے۔ استشفع باللہ وہ تو مالک ہے سب چھوٹے اور بڑے اس کے غلام اور بندے اور اس کے جلال اور بزرگی کے سامنے محض بے حقیقت ہیں اگر یوں کہے تو چنداں بیجا نہیں ہوگا یا اللہ ہیجا بحق الشیخ عبدالقادرؒ، بعض علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے۔

فَلْيَسْأَلِ اللَّهُ - قرآن کی تلاوت میں جب رحمت کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرنے اور عذاب کی آیت آئے تو اس کے عذاب سے بچنے کی دعا کرنے، مجمع البحار میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کرنا تاکید کیسا تھ مستحب ہے اور دعا میں اپنے پروردگار سے الخاح اور زاری کرے یعنی عاجزی سے گڑگڑا کر مانگے اور ایسی دعائیں مانگے جو دنیا اور آخرت کی مصالح کو جامع ہوں اور اکثر آخرت کی اصلاح کے متعلق ہوں اور مسلمانوں کے عمومی منافع سے اور حاکموں اور بادشاہوں کی اصلاح سے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی اطاعت کی توفیق دے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور دین کے

اپنے جس بندے سے چاہے کوئی کام کر سکتا ہے مگر اس کا بھی کرنیوالا وہی پروردگار ہے) زرخشی نے کہا اپنے مالک سے سوال کرنا ذلت نہیں ہے بلکہ عین عزت ہے اگر ذلت بھی ہو تو اپنے مالک کے سامنے ذلیل بننا ہمارا عین مقصود ہے اے باری خدا ہمارے پروردگار تو ہی عزت والا ہے اور میں فقیر محتاج ذلیل رزیل ارزل حقیر احقر ہوں مجھ کو گناہوں نے گھیر لیا ہے اے بڑے تخت کے مالک تو ہمارے بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ سب بخش دے تو ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا خطاؤں کا بخشنے والا ہے بڑے فضل و کرم والا۔

فَسَأَلَهُمْ رَبُّهُمْ مَا يَقُولُ عَبْدِي - پروردگار فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے) میرا بندہ کیا کہتا ہے (گویا پروردگار ان کو شرمندہ کرتا ہے کہ تم نے تو کہا تھا انسان فساد کرے گا خوزیر یٰ کرے گا ہم تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے رہتے ہیں پھر ہمارے ہوتے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

قَالَ عَلِيُّ لِسَانِي يَوْمَ عَرَفَةَ اَفِيْ هَذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هَذَا الْمَكَانِ سَأَلْتُ غَيْرَ اللَّهِ - ایک شخص عرفہ کے دن بھیک مانگ رہا تھا حضرت علی نے اس سے کہا تو اس دن اور اس جگہ اللہ کے سوا دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

فَلَيْسَ لَهُ - یعنی آنحضرت سے پوچھ اگر میں تجھ کو اور تیری اولاد کو صدقہ دوں تو کیا یہ درست ہوگا (یعنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی)۔

اِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطَى وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ - جب اس نام کے وسیلہ سے (اللہ سے) مانگیں تو وہ عنایت فرمائے اور جب اس کے وسیلہ سے) دعا کریں تو دعا قبول کرے۔

مَنْ سَأَلَ اللَّهَ اَلْقَتَلَ مِنْ نَفْسِهِ - جو اپنی طرف سے آپ پروردگار سے قتل کیے جانے کا سوال کرے۔

سَلُّوْا لِلّٰهِ بَطُوْنَ اَكْفِكُمْ - اللہ سے اپنی ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کرو یعنی دعا میں ہتھیلی اوپر رکھے اور پشت اس کی نیچے، بعض نے کہا استقیا یاد بلا کی دعا میں ہتھیلی کی پشت اوپر

کسی شخص کی کمائی حرام کی ہو مثلاً سود کھانا ہو یا ظلم سے غریبوں کا مال چھین لیتا ہو تو اس کی دعوت کھانا اس صورت میں درست ہے جب اس کے مال کا اکثر حصہ حلال کا ہو اور جو اکثر حصہ حرام کا ہو تو اس کی دعوت کھانا درست ہے نہ اس کا عطیہ لینا البتہ اس سے قرضہ لے سکتا ہے کیونکہ آنحضرت نے یہودی سے قرض لیا حالانکہ یہودی سود خوار تھے اسی طرح فاحشہ رنڈی کی دعوت کھانا درست نہیں جس کی کمائی زنا سے ہو اس کی کمائی ہمیشہ حرام رہے گی گو وہ توبہ بھی کر لے جیسے سود یا رشوت کا روپیہ اس مسلمان شخص کا جو یہ جانتا ہو کہ سود لینا اور رشوت لینا حرام ہے البتہ اگر رنڈی کا فرہ ہو یا کافر سود لے یا رشوت لے پھر مسلمان ہو جائے تو اس کا کمایا ہوا مال زنا اور سود اور رشوت سے حلال ہو جائے گا، کیونکہ اسلام اگلے سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ ہر حال میں ایسے شخص کی دعوت اور عطیہ سے پرہیز کرے ہمارے بزرگوں نے بادشاہوں کا منصب اور تنخواہ اور وظیفہ تک قبول نہیں کیا اور محنت کر کے دو چار پیسے حلال سے کم کر اس پر زندگی بسر کی۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ - تم جس سے قیامت کو پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کہ وہ کب آئے گی ہزاروں لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں اور زمین و آسمان چاند سورج سب اپنے حال پر قائم ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذُوْ مَنَگِيْكَ - اللہ تعالیٰ سے سوال (یعنی دعا کرنا) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے۔

لَيْسَالْ اَحَدٌ كُمْ رَبُّهُ حَاجِبَةً كَلَّتْهَا حَتَّى شِئِعَ نَعْلِهِ - ہر کوئی تم میں اپنی سب حاجتیں اللہ سے مانگے یہاں تک کہ جوئی کا تمہ بھی (وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے اولیاء تو ہماری طرح خدا کے بندے اور غلام تھے مالک کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگنا انتہا کی بے حیائی اور بے شرمی ہے دوسرے یہ کہ اولیاء کو کیا سکتے ہیں اس کے کارخانہ قدرت میں کسی کو ترقی برابر بھی اختیار نہیں ہے البتہ جب وہ چاہے تو

## لَعْنَةُ الْكَلْبِ

ض ط ظ ث غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

سَبَابًا - بغیر ہمزہ کے کہتے ہیں کھال اتارنا جلانا -

اِسْبَاءٌ - عاجزی کرنا تا بعد ارہونا -

اِسْتِیَاءٌ - بمعنی سَبَابٌ ہے -

سَبِيَّةٌ - شراب -

دَعَا بِالْحِفَانِ قَسَبًا الشَّرَابِ - بڑے بڑے کوئڈے

منگوائے ان میں شراب پینے کے لیے رکھا یا اس کو اکٹھا کیا اور چھپا کر رکھا -

سَبَابٌ - ایک شہر کا نام تھا - یمن یہاں کی رانی بلقیس نامی ایک عورت تھی بعض نے کہا سہا یمن والوں کے جدا علی کا نام تھا -

سَبَابٌ - شراب پینے والا -

سَبَابَةٌ - دور دراز سفر -

سَبَابِيَّةٌ - ایک فرقہ ہے شیعہ کا عبداللہ بن سبا کا مقلد جس نے معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا بنا یا تھا آپ نے اس کو نکلوا دیا -

ذَهَبُوا اَيْدِيَ سَبَابَا اَبَا دِي سَبَا - یعنی سب متفرق تتر ہتر ہو گئے -

لَمْ يَسْتَحِلَّ السَّبَابَ - آنحضرت نے شراب کو حلال نہیں کیا -

سَبَبٌ - کاشنا دہر پر مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا، زخمی کرنا جیسے سببی ہے -

تَسْبِيْبٌ - گالی دینا، سَبَابٌ طیار کرنا -

مَسَابَةٌ - اور سَبَابٌ - گالی دینا -

تَسَابٌ - قطع کرنا -

تَسْبِيْبٌ - سب ڈھونڈنا، وسیلہ لانا -

سَبَبٌ - بڑا گالی دینے والا -

سَبَبٌ - باعث اور وجہ اور علت -

كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ يَنْقَطِعُ - جتنے رشتے ہیں خواہ

سببی ہوں (جو نکاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خواہ نسبی (خون کے رشتے) وہ سب قیامت کے دن کٹ جائیں گے (کوئی رشتہ کام نہیں آئے گا) مگر میرا سببی اور نسبی

رکھے مگر اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی -

سَنُوْلٌ يَسُوْلَةٌ - بہت مانگنے والا -

تَسَاءُلٌ - ایک دوسرے سے مانگنا -

سَلِيْبِي مِنْ قَالِي - (فاطمہؑ) تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے (اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتا) -

سَامٌ يَأْسَامٌ يَأْسَامَةٌ يَأْسَامَةٌ - تھک جانا، تھک ہو جانا، زنج ہونا، آکٹا جانا، رنجیدہ ہو جانا -

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسَامُ حَتّٰى تَسَامُوْا - اللہ تعالیٰ تھک نہیں ہوتا (ثواب اور اجر دینے سے) تم ہی عمل کرتے کرتے تھک ہو جاتے ہو (زنج ہو جاتے ہو تو جتنا عمل خوشی خاطر کے ساتھ ہو سکے اتنا ہی کرو اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے) -

رُوْحِيْ كَلْبِلِ يَهَامَةٌ لَا حَرُوْرٌ لَا قَرُوْرٌ وَلَا سَامَةٌ - میرا خاندان تو تہامہ (ملک حجاز) کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ مجھ سے تھک ہوتا ہے (میری صحبت سے ملول ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ مجھے خوش اور خرم رکھتا ہے اور مجھ سے خوش رہتا ہے) -

مَخَافَةُ السَّامَةِ - اس ڈر سے کہیں ہم آکٹا نہ جائیں (یعنی وعظ سنتے سنتے) -

حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اَلْتِيْ اَسَامَةٌ - یہاں تک کہ میں ہی وہ ہوں آپ سے ملول ہو بیواؤں -

اِنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوْا عَلٰى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا اَلْسَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَ اللَّعْنَةُ - یہودی آنحضرت کے پاس گئے کہنے لگے السام علیکم تم رنج میں پڑو حضرت عائشہ نے جواب دیا تم ہی رنج میں پڑو تم پر لعنت ایک روایت میں یوں ہے سَامٌ ہمزے سے یعنی تم اپنے دین سے آخر کو آکٹا جاؤ گے اور مشہور روایت سَامٌ ہے الف سے یعنی تم مرو -

اِذْهَبْ عَنِّيْ فِيْهِ السَّامَةُ وَ الْفِتْرَةُ - اس میں مجھ سے ملالت اور کسالت دور کر دے -

## باب السنين مع الباء

سَبَابٌ - يَأْسَابٌ يَأْسَابَةٌ - شراب پینے کے لیے خریدنا اگر دوسرے ملک کو بیجانے کے لیے خریدے تو

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيَّةِ

برابر کھڑا کر کے یہ دعا کی یا اللہ ہم تیرے پاس تیرے پیغمبر کے بچپا کا وسیلہ لاتے ہیں۔ یعنی ان کے وسیلہ سے پانی برساً حضرت عمر کا یہ مطلب نہیں تھا کہ پیغمبر صاحب کا اب وسیلہ نہیں ہو سکتا بلکہ حضرت عباس زندہ تھے اور دعا میں شریک کرانا منظور تھا اسلئے ان کا توسل کیا) بعض نسخوں میں یوں ہے وقد طال عمروہ یعنی حضرت عباس کی عمر بہت ہو گئی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہے سبب جمع ہے سبیہ کی یعنی گیسو۔

سَبَبُ الْفَرَسِ - گھوڑے کی پیشانی۔  
سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِيَالُهُ كُفْرٌ - مسلمان کو گالی دینے سے آدی فاسق گنہگار بن جاتا ہے اور مسلمان سے لڑے (تہتیار سے) تو کافر بن جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ مراد یہ ہے جب مسلمان کو بغیر وجہ شرعی کے گالی دے یا برا کہے یا بغیر وجہ شرعی کے اس پر ہتھیار اٹھائے، بعض نے کہا یہ برسبیل تغلیظ کے فرمایا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حقیقتاً فاسق یا کافر ہو جائے گا۔

مترجم۔ کہتا ہے حقیقتاً فاسق یا کافر کہنے میں کیا تامل ہے جب کوئی بلا وجہ شرعی مسلمان کو گالی دے تو اس کے فسق میں کوئی شک نہیں اسی طرح مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ان سے لڑنا حقیقتاً کفر ہے جب بلا وجہ شرعی ہو کر مانی نے کہا اس حدیث سے مراد یہ کہ رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں گناہ کرنے سے آدی فاسق نہیں ہوتا۔

لَا تَمْشِيَنَّ اَهَامَ ابْنِكَ وَلَا تَنْهَلِسِي قَبْلَهُ وَلَا تَنْدَعُهُ بِاسْمِهِ وَلَا تَسْتَبْتِ لَهٗ - اپنے باپ کے آگے مت چل اور نہ اس سے پہلے بیٹے۔ (جب وہ کھڑا ہو) اور نہ اس کو گالی دلاو (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے والا یہ خود ہوا۔

مترجم۔ کہتا ہے افسوس ہے عربوں پر وہ بات بات میں لعن ابوک کہتے ہیں دوسرا ان کے جواب میں یہی کہتا ہے اپنے باپ پر لعنت کراتے ہیں اور دونوں میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ باپ کا کیا قصور ہے شاید ان کا باپ کوئی نیک اور خدا کا مقبول بندہ ہو۔

إِنَّ مَنْ أَكْبَرَ الْكَبِيرِ إِذَا نَبَسَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَبْلَ

رشتہ اصل میں سبب اس رسی کو کہتے ہیں جس سے پانی نکالیں پھر ذریعہ اور وسیلہ اور باعث کو سبب کہنے لگے۔

إِنْ تَمَنَّانَ رِزْقَهُ فِى الْأَسْبَابِ - اگر اس کی روزی آسمان کے رستوں اور دروازوں میں ہے۔

كَأَنَّ سَبَبًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ - انہوں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک رسی آسمان سے لٹکائی گئی، بعض نے کہا سبب اس رسی کو کہیں گے جس کا ایک کنارہ دوسری طرف چھت وغیرہ سے بندھا ہوا ہو۔

لَيْسَ فِى الشُّبُوبِ زَكْوَةٌ - باریک کپڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے نہایہ میں ہے کہ مراد وہ کپڑے ہیں جو سوداگری کے لیے نہ ہوں بلکہ پہننے اور استعمال کے لیے۔ بعض نے کہا صحیح سُبُوبٌ ہے یا ئے تختانیہ سے یعنی رکاز (جو مال زمین سے نکلے) اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوتا ہے نہ زکوٰۃ۔

فَإِذَا سَبَّ فِيهِ ذُو خَلَّةٍ رَطَبٍ - ایک باریک کپڑا ہے اس میں ایک نوکری تازی کھجور کی۔

سُئِلَ عَنْ سَبَابِ مَنْ سَلَفَ فِيهَا - اگر کوئی شخص کپڑوں میں سلم کرے (بیع سلم اور سلف یہ ہے کہ مشتری بائع کو پیشگی روپیہ دیدے اور ایک معین معیار پر اس سے مال لینا ٹھہرائے اس مال کی صفت بیان کر دے) یہ جمع ہے سبیہ کی۔ بعض نے کہا سبب خاص کتان کے کپڑے کو کہتے ہیں۔

فَعَمِدَتْ إِلَى سَبِيَّةٍ مِّنْ هَذِهِ السَّبَابِ فَحَشَّتْهَا صُوفَانًا أَتَتْ - وہ ان کپڑوں میں سے ایک کپڑے کی طرف گئی اس میں بال بھر کر میرے پاس لائی۔

دَخَلْتُ عَلَى خَالِدٍ وَعَلَيْهِ سَبِيَّةٌ - میں خالد بن ولید کے پاس گیا وہ کتان کا ایک کپڑا پہنے تھے۔

رَأَيْتُ الْعَبَّاسَ وَقَدْ طَالَ عَمْرُ وَعَيْنَاهُ تَنْصَمَّانِ وَ سَبَابِيَّةٌ تَجُولُ عَلَى صَدْرِهِ - میں نے حضرت عباس کو دیکھا وہ حضرت عمر سے بھی لمبے تھے ان کی آنکھیں ملی ہوئیں (بند) اور ان کی زلفیں سینے پر جھول رہی تھیں (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت عمر استسقاء کے لیے نکلے اور حضرت عباس کو اپنے

عباس نے کہے ان سے بھی ان کے حقیقی معانی مقصود نے تھے بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے خوردوں کو پیار اور غصے سے کہتے ہیں۔)

أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَّتُهُ - جس مسلمان کو میں نے برا کہا (سخت لفظ) تو میرے ایسا کہنے کو تو اس کے حق میں قرب اور ترقی درجات کا باعث کر (سبحان اللہ آنحضرت کی حنکلی بھی امت پر ان کے حق میں رحمت تھی ایسا شفیق ہمدرد رحیم و کریم پیغمبر کس امت کو ملا ہے) - صَلَّى اللَّهُ وَعَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

سَبَّةٌ سَكْبٌ - لازمی عار اور عیب -  
وَأَرْبَى سَبِيًّا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ - اور میں ایک ری دیکھتا ہوں جو آسمان تک پہنچی ہے -

اسْتَبَا فَيْ زَمِنَ عُمَرَ - حضرت عمر کے زمانہ میں دونوں نے گالی گلوچ کی -

مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُوْرَابٍ - تم کو ابو تراب (یعنی حضرت علیؑ) کو برا کہنے سے کون سا امر مانع ہے (یہ معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا) اب اہل سنت کے علمائے اس کی تاویل یوں کی ہے کہ معاویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برائے کہنے کا سبب پوچھا کہ ورنہ اور تقویٰ ہے یا ان کی بزرگی اور مطلب یہ ہے کہ تم ان کے خطائے اجتہادی کے کیوں قائل نہیں ہوتے اور ہمارے اجتہاد کو ٹھیک کیوں نہیں کہتے حالانکہ یہ تاویل فاسد ہے کس لیے کہ بعد نے برائے کہنے کی دو جہیں بیان کیں جو آنحضرت نے حضرت علیؑ کی فضیلت میں ارشاد فرمائی تھیں پس اگر برا کہنے سے خطائے اجتہادی کا ظاہر کرنا مراد ہوتا تو ان فضیلتوں کا اظہار بے موقع اور بے سود ہوتا ہے۔ کیا معنی کیسا ہی فضیلت والا شخص ہو اس سے خطائے اجتہادی ہو سکتی ہے ان لوگوں کو یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ معاویہ برسبر منبر حضرت علیؑ کو برا کہا کرتے تھے بلکہ دوسرے خطیبوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ وہ ہر خطبہ میں جناب امیر کو برا کہیں۔ معاذ اللہ ان پر لعنت کرتے رہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ معاویہ پر دنیا کی طمع غالب ہو گئی تھی وہ حضرت علیؑ

وَكَيْفَ يَسُبُّ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَأُمَّهُ - بڑے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیگا فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے (تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ وہ سب بنا اگر دوسرے کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اپنے ماں باپ کو کیوں گالیاں کہلاتا) -

لَا تَسُبُّوا لِأَبِلَ فَإِنَّ فِيهَا رَفْوَاءَ الدَّمِ - اونٹوں کو برا مت کہو ان سے تو خون بند ہوتا ہے (وہ مقتول کے وارثوں کو دیت میں دیئے جاتے ہیں تو قاتل کی جان بچ جاتی ہے) -

الْكِبَابَةُ - کلمہ کی انگلی کو کہتے ہیں کیونکہ گالی دینے کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں -

لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا - جو مسلمان مر گئے ہوں ان کو برا مت کہو کس لیے کہ وہ اپنے اعمال کے بدلہ کو پہنچ گئے (اگر اچھے اعمال کیسے تھے تو راحت اور آرام اٹھا رہے ہوں گے برے کیسے تھے تو اس کی سزا میں گرفتار ہوں گے اب ان کی برائی بیان کرنے سے کیا فائدہ، مجمع البحار میں ہے کہ فاسقوں اور کافروں کی برائی بیان کرنا درست ہے دوسرے لوگوں کو ڈرانے کے لئے۔ اسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا (کہ وہ جھوٹا تھا یا بدعتی تھا یا بدحافظ تھا کیونکہ اس سے اس کی برائی مقصود نہیں ہے بلکہ شریعت کی محافظت جو واجب ہے) -

أَسْبُ حَسَنَانَ - میں حسان بن ثابت کو برا کہوں گا (کس لیے کہ وہ حضرت عائشہ کی ہمت میں شریک تھے) -

فَأَسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ - حضرت علی اور حضرت عباس میں سخت گفتگو ہوئی (حضرت عباس نے بزرگ ہونے کی وجہ سے حضرت علی کو دعا باز چور مکار وغیرہ اس قسم کے الفاظ کہے یہ نہیں کہ نقش گالیاں دیں کیونکہ نقش گالیاں ان حضرات کی شان سے بہت بعید ہے اور دوسرے ان دونوں حضرات میں ایسی قرابت قریبہ تھی کہ ایک کے آباء و اجداد دوسرے کے بھی آباء و اجداد تھے گالیاں کیسے دے سکتے تھے اب یہ جو الفاظ حضرت

## ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

ہم ان کو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکتے رہتے ہیں برا کہنے میں کوئی ثواب کی توقع نہیں ہے اس کے بدل اگر ہم شیخ و جلیل کریں تو اجر عظیم ملے گا، طبی نے کہا صحابہ کو برا کہنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے اسکو سزا دی جائے جیسی سزا امام مناسب سمجھے اور بعض مالکیہ کہتے ہیں قتل کیا جائے۔

مترجم۔ کہتا ہے لیکن پیغمبروں کو برا کہنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے۔

مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ۔ جو شخص پیغمبروں کو برا کہے وہ قتل کیا جائے۔

لَوْ بَأَى يَتِيمِي بَيْدِهِ لَعَدِرَ بِسُبَّتِهِ۔ (حضرت علی نے کہا) اگر مردان اپنے ہاتھ سے مجھ سے بیعت کرتا تو اس کے گانڈ سے گوہ نکل پڑتا (ڈر کے مارے ہگ دیتا)۔

إِمْرَأَةٌ سَبَّتْ جَارَ يَتِيمًا۔ ایک عورت نے اپنی لونڈی کو گالی دی۔

الْمِيرَاتُ مِنْ جِهَةِ السَّبِّ۔ قربت سبھی (نکاح) کی وجہ سے ترک ملتا ہے۔

إِذْ قَعَهَا سَبًّا تَبَكَ۔ اپنے گلے کی انگلی سے اس کو جتا دے۔

سُبَّ سَبِّ۔ میدان جنگل اس کی جمع سبائب ہے۔ سبیبہ۔ حضرت علی کے درے کا نام تھا۔

كَانَ مَعَهُ دَرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ۔ حضرت علی کے پاس ایک کوڑا تھا جس کے دو کنارے تھے۔

رَجُلٌ سُبَّةٌ۔ گالی خور۔

رَجُلٌ مَسْبُوبٌ۔ گالی باز۔

سَبِيبٌ۔ بالوں کا گچھ۔

سَبَّتْ۔ آرام لینا، کاٹنا، موٹنا، مارنا، ہفتہ کے دن میں داخل ہونا جیسے اسبات ہے۔

يَا صَاحِبَ الْمَسْبِيْنِ اِخْلَعْ نَعْلَيْكَ۔ اے وہ شخص جو بن بالوں صاف چڑے کی دو جوتیاں پہنے ہے اپنی جوتیاں اتار (یعنی قبروں میں جوتیوں سمیت مت چل مومنین کی قبروں

کو علانیہ برا کہا کرتے اور منبر پر ان پر لعنت کیا کرتے جیسے ابن جریر محدث نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور امام حسن نے معاویہ سے جن شروط پر صلح کی تھی ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت علیؓ کو ان کے سامنے دو برو برانہ کہیں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا معاویہ کو تمام خاندان رسالت سے دلی دشمنی تھی (معاذ اللہ)

أَمُرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلصَّحَابَةِ فَسَبُّوا۔ ان کو تو یہ حکم ہوا تھا کہ صحابہ کے لیے مغفرت کی دعا کریں انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا (یہ اس وقت کہا جب انہوں نے یہ سنا کہ مصر والے حضرت عائشہؓ کو اور شام والے حضرت علیؓ کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی یہ صفت بیان کی والذین يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان)۔

يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا۔ ہم میں سے کسی کے لڑکے کو گالی دی جاتی ہے۔

لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ۔ شاید وہ مغفرت کی دعا کرنے جائے اور اپنے تئیں کو سننے لگے (نیند کی حالت میں)۔

الْمُسْتَبْتَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْمَهَادِي۔ دو شخص گالی گویں کریں تو جس نے ابتدا کی ہو یعنی شروع میں گالی دی ہو اسی پر وبال پڑے گا (بشرطیکہ دوسرے شخص نے جواب میں زیادتی نہ کی ہو ورنہ دونوں گنہگار ہوں گے)۔

وَسَبَّ إِخْوَانِيَّةً أَوْ لَهَا۔ اور پچھلے لوگ امت کے اگلے لوگوں کو برا کہیں گے جیسے بنی امیہ کی حکومت میں ہوا کہ مہاجرین اولین اور کبار صحابہ کو برا کہنا شروع کیا۔ ہمارے زمانہ میں بھی جو لوگ ائمہ مجتہدین اور اہل حدیث اور اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی کہ پچھلے مسلمان اگلے مسلمانوں کو برا کہیں گے۔

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو (اسی حدیث کے بموجب گو معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سرہ بن جندب اور ابوسفیان اور مردان کے بعضے اعمال مہلک ہیں مگر



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	سے	لَحْدَاتُ الْحَدِيثِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----------------------

کے یہ معنی بیان کیے ہیں ایک زمانہ تک، کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ تک صحیح نہیں ہو سکتا، جمع البحرین میں ہے کہ سبت زمانہ کو اور تیس برس کو بھی کہتے ہیں۔

إِصْبِرِي سَبْتًا أَبْتَسِرُكَ بِمِثْلِهِ - ابو طالب نے فاطمہ بنت اسد حضرت علیؑ کی والدہ ماجدہ سے کہا تیس برس صبر کر میں تجھ کو ویسے ہی لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں (کہتے ہیں حضرت علیؑ آنحضرت سے تیس برس چھوٹے تھے)۔

رَبَطْتُ حَقْرًا تَهَا بِسَبْتَةٍ - اپنی کمر کے دونوں جانب ایک سفید کپڑا باندھا (دونوں کنارے اس کے پیچھے لٹکا دیئے ان کو کھینچ رہی تھیں، یعنی بیوی ام سلمہ اس وقت حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ سے کہا دیکھو تو پیچھے کیا کھینچ رہی ہے گویا کتے کی زبان ہے)۔

سَبَّحٌ - سیاہ ٹکینہ۔  
سُبْحَةٌ - کرتے کی کلی جو مثلث شکل کی ہوتی ہے اور بن آستین کا کرتہ جس کو فارسی میں شاماکچہ اور دکنی زبان میں کرتی کہتے ہیں۔

تَسْبُحٌ - سچہ پہننا۔  
سَبَّحٌ - بروزن رَدِغِفٌ معرب ہے شمی کا یعنی رات کو پہننے کا کرتہ، بعض نے کہا کالے بالوں کا کپڑا یعنی کبل کا۔  
وَعَلَيْهَا سُبُحٌ لَهَا - وہ ایک شمی چھوٹا کرتہ پہنتے تھیں یہ تصغیر ہے سَبَّحٌ کی۔

سَبَّحٌ - يَابِسًا حَةً - تیرنا، فارغ ہونا، تصرف کرنا، تحصیل معاش میں مشغول ہونا، سو جانا، ٹھہر جانا، دور دراز چلنا، کھودنا، پھیل جانا۔

سُبْحَانٌ - سبحان اللہ کہنا جیسے تسبیح ہے، اصل میں تسبیح کا معنی پاکی بیان کرنا تو سبحان اللہ کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر عیب اور برائی سے بیان کرتا ہوں، بعض نے کہا میں اللہ کی اطاعت اور تابعداری کی طرف جلدی جاتا ہوں، کبھی تسبیح دوسرے ذکروں کو بھی کہتے ہیں جیسے تحمید اور تمجید وغیرہ کو اور نفل نماز پڑھنے کو بھی کہتے ہیں۔

سُبْحَةٌ - نفل نماز اور شمارانہ یعنی تسبیح۔

کا احترام کر۔ بعض نے کہا شاید اس وجہ سے جو تیاں اتارنے کا حکم فرمایا کہ ان میں نجاست ہوگی، بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ غرور اور تکبر کے ساتھ اتراتا ہوا چل رہا ہوگا۔

سَبْتٌ - یہ کسرہ سین گائے کی کھال جو باغت کی گئی ہو۔ جس سے جوتے بناتے ہیں اس کو سبت اس وجہ سے کہا کہ اس کے بال دور کئے جاتے ہیں، بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دباغت کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہیں۔

إِنْسِيَاتٌ - کا معنی نرم ہونا، ایک روایت میں سستین ہے یہ نسبت ہے سبت کی طرف۔

إِنَّكَ تَلْبَسُ الْيَعَالَ السَّبْتِيَّةَ - (عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا) تم سبتی (یعنی بن بالوکی نزی کی) جوتیاں پہنتے ہو (جو امیر اور مالدار اور عیش پسند لوگ پہننا کرتے ہیں) دوسرے عرب لوگ چمڑے کی بالوں سمیت جوتیاں پہننا کرتے۔

أَرُونِي سَبْتِي - مجھ کو میری دونوں صاف چمڑے کی جوتیاں دکھاؤ (یعنی جوتیاں لاؤ میں پہنوں یہ حجاج مروود نے کہا جب اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس جانے لگا)۔

مَا تَسْأَلُ عَنْ شَيْخٍ نَوْمُهُ سَبَاتٌ وَكَيْلُهُ هَبَاتٌ - تم اس بوڑھے کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا سونا بالکل کم ہے یا بیمار کا سا سونا ہے اور اس کی رات ڈھیلے پن اور نزی کی ہے (اعضاب ست اور ڈھیلے ہو کر پڑ جاتا ہے، یہ عمر ابن مسعودؓ نے معاویہ سے کہا)۔

يَوْمَ السَّبْتِ - راحت اور سکون کا دن۔

سَبْتِ الْيَهُودِ - یہودیوں نے ہفتہ کے کام کئے (یعنی عبادت نماز وغیرہ) ہفتہ کو یوم السبت اس لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو چھ دن میں پیدا کیا آخری دن جمعہ تھا، ہفتہ وہ دن تھا۔ جس دن کام بند ہو گیا تھا اس لیے اس کا نام یوم السبت ہوا یعنی کاموں سے فارغ ہونے اور کام ختم ہونے کا دن۔

فَمَا آيْنَا الشَّمْسُ سَبْتًا - ہم نے ہفتہ سے ہفتہ (سات دن تک) سورج نہیں دیکھا (دھوپ نہیں نکلی پانی برستا ہی رہا) ایک روایت میں سبتا ہے یعنی چھ دن تک، بعض نے سبتا

## لَعَالِكُمُ الْغَيْثُ

پر ہے، نہایہ میں ہے کہ سجات جمع ہے سبتہ کی، یعنی اس کی جلال اور عظمت۔ بعض نے کہا اسکے چہرے کی چمک، بعض نے کہا اسکا حسن و جمال کیونکہ جب کوئی حسین اور خوبصورت چیز نظر آتی ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے، بعضوں نے کہا سجات وجہ بیخ میں جملہ معترضہ ہے بہ معنی سبحان اللہ اور سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے انوار جلال جو اس نے اپنے بندوں سے حجاب میں رکھے ہیں کھل جائیں تو جس جس پر وہ نور پڑے وہ ہلاک ہو جائے جیسے حضرت موسیٰ نور الہی دیکھ کر بیہوش ہو گئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے تجلی فرمائی، اتھی مانی النہایہ۔

مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَىٰ وَرَأَىٰ لَأَسْبَحُهَا۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں (مطلب یہ ہے کہ آپ نے بالاتزام ہمیشہ نہیں پڑھی اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں اور شاید انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صبح مکہ کے دن یہ نماز پڑھی بہر حال کبھی کبھی آپ نے یہ نماز پڑھی ہے ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں اب یہی ایک چاشت کی نماز ہے جس کو صلوة الاشراق اور صلوة الادامین بھی کہتے ہیں باقی یہ جو بعض صوفیا میں مروج ہے کہ اشراق کی نماز سورج نکلنے ہی اور چاشت کی نماز پہروں چڑھے اور زوال کی نماز سورج ڈھلے پر پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی طرح مغرب کے بعد صلوة الادامین یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ۔ مردوں کے لیے نماز میں سبحان اللہ کہنا ہے (اگر کوئی آفت آئے یا امام بھول جائے) اور عورتوں کے لیے دستک ہے (دستک میں دونوں ہاتھ لگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اعمال

اجْعَلُوا صَلَواتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔ جو نماز تم ان کے ساتھ (یعنی ظالم حاکموں کے ساتھ) پڑھو اسکو نفل کردو (جو تم نے اکیلے اول وقت پڑھ لی وہ فرض ہوتی)۔

مَنْ إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نَسْبِيحُ حَتَّى تَحُلَّ الرِّجَالُ۔ جب ہم کسی منزل پر سفر میں اترتے تو نفل نماز (یعنی چاشت کی نماز) اسوقت تک نہ پڑھتے جب تک کچا دے اونٹوں کی پشت پر اتار نہ لیتے (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں پر رحم کرتے ان کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے پہلے بوجھ اتار لیتے پھر نماز پڑھتے)۔

سُبُوْحٌ قُدُوْسٌ يَسْبُوْحُ قُدُوْسٌ۔ یعنی ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت سے مبرا جو ذات ہے اسی کو میں رکوع اور سجدہ کرتا ہوں، بعض نے کہا قدوس کا معنی برکت والا۔

وَأَذْخِلْ أَصْغَبِيهِ السَّبَّاحِينَ فِي أَذُنِيهِ۔ اپنے کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں (کلمہ کی انگلی کو سبوح بھی کہتے ہیں کیونکہ تسبیح کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں اور شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں اسطرح کلمہ کی انگلی کیونکہ اشہدان لا الہ الا اللہ کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں اور یہ اصطلاح مسلمانوں کی نکالی ہوئی ہے ورنہ اگلے عرب لوگ اسکو سبوح کہتے تھے یعنی گالی دینے کی انگلی مسلمانوں نے یہ نام برا جان کر اس کا نام سبوح رکھا)۔

لِلَّهِ ذُوْنَ الْعَرْشِ سُبُوْحٌ حَبَابًا لَوْ ذَنُوْنَا مِنْ أَحَدِهَا لَا حَرْفَتْنَا سُبْحَاتٌ وَجِهَ رَبَّنَا۔ اللہ تعالیٰ عرش کے پاس ستر پردوں میں ہے (ایک روایت میں ستر ہزار پردے ہیں) اگر ہم ان میں سے ایک کے نزدیک جائیں تو اسکے چہرہ مبارک کی شعاعیں ہم کو جلا ڈالیں گی (ہم جل کر بھسم ہو جائیں گے)۔

حَبَابَةُ النَّوْرِ أَوْ النَّارِ لَوْ كَسَفَتْهُ لَا حَرْفَتْنَا سُبْحَاتٌ وَجِهَهُ كُلُّ شَيْءٍ أَدْرَكَهُ نَصْرَةٌ۔ پروردگار کا پردہ نور ہے یا آگ ہے اگر وہ اس پردے کو اٹھا دے تو اسکے چہرے کی چمکیں جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلا دے (یعنی ساری مخلوق جل کر رکھ ہو جائے کیونکہ اسکی نگاہ تو تمام مخلوقات

ہے کہ ابو ہریرہ کے پاس دھا کہ تھا جس میں دو ہزار گریں تھیں بغیر اس کے بڑھے وہ نہیں سوتے تھے ان رداہوں سے غایت درجہ یہ ہے کہ تسبیح رکھنے کا جواز ثابت ہوگا مگر اس کا سنت ہونا ہر گز صحیح نہیں ہے اور اتباع سنت اسی میں ہے کہ تسبیح نہ رکھے جیسی ہمارے پیغمبر صاحب نے نہیں رکھی زبان سے اللہ کی تسبیح تہلیل جہاں تک ہو سکے کرتا رہے گنتے سے فائدہ ہی کیا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس سب گئی ہوئی ہیں ایک ذرہ برابر بھی ہماری نیکی وہ تلف نہیں کرنے کا دوسری قباحت تسبیح رکھنے میں یہ ہے کہ وہ داعی ہوتی ہے ریا کی طرف کیونکہ لوگ ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ بڑے ذاکر اور شافل ہیں اور اس سے نفس میں عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ اعتقاد رکھنا اور ہماری طرف رجوع ہونا اور ہم کو مقدس اور بزرگ سمجھنا یہ بھی ایک بہت بڑی بلا ہے جس سے اولیاء اللہ بھاگتے رہے ہیں بلکہ بعض نے لوگوں کو اپنے سے بے اعتقاد کرنے کے لیے ایسے کام ان کے سامنے کئے ہیں جو اصل میں مباح ہیں لیکن وہ اس کو ناجائز خیال کرتے ہیں تاکہ صلاح اور تقویٰ کا گمان ان کے ساتھ نہ رہے البتہ اگر ہماری بن کوشش اور بن توجہ اور بن خواہش کے پروردگار عالم ہماری مقبولیت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کر دے تو یہ اس کی عنایت اور پرورش ہے۔

تَسْبِيحُونَ عَشْرًا - نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہو (اور دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر ایک روایت میں ۳۳-۳۳ بار آیا ہے اور اخیر میں لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير -

جَلَدٌ رَجُلَيْنِ سَبَّحَا بَعْدَ الْعَصْرِ - انہوں نے دو مردوں کو کوڑے مارے اس بات پر کہ انہوں نے عصر کے بعد (سورج ڈوبنے سے پہلے) نفل پڑھا تھا (کیونکہ آنحضرت نے اس وقت نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔ فرس سَابِعٍ يَأْتِيهِمْ - وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو۔ سَبَّحَهُ - ایک گھوڑے کا نام ہے۔

كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نَسْبِيحُ صَلَاةَ الضُّحَى حَتَّى

کے ترازو میں وہ ہماری اتریں گے اور زبان پر ہلکے ہیں وہ کیا ہیں سبحان اللہ و بجمہ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی شان اور تعریف کے ساتھ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ - پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور تیری تعریف سے میں شروع کرتا ہوں (نماز یا اور کوئی چیز یا تیری توفیق سے اور مدد سے میں تسبیح کرتا ہوں نہ اپنی طاقت اور قوت سے)۔

لَوْ كُنْتُ مُسَافِرًا لَمَسَّحْتُ صَلَاتِي - (عبداللہ ابن عمر نے کہا) اگر میں سفر میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا پڑھ لیتا (قصر کیوں کرتا سفر میں رات بے سنتیں آنحضرت نے ترک کی ہیں اور یہی مسنون ہے البتہ نفل پڑھا ہے شاید عبداللہ ابن عمرؓ کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنا بھی مستحب نہ ہوگا۔

يُسَبِّحُ عَلِيٌّ زَا حِلَّتِهِ - آنحضرت ﷺ سفر میں نفل نماز اونٹ پر پڑھتے (بس تکبیر تحریر کے وقت منہ قبلہ کی طرف کر لینا کافی ہے پھر اونٹ کدھر بھی جائے نماز میں غلط نہیں آتا کشتی اور جہاز اور ریل کا بھی یہی حکم ہے۔

قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي - اس سے پہلے کہ میں اپنی نفل نماز پڑھوں۔

يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ - اپنی نفل نماز میں پڑھتے۔ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا بَشِي - دونوں کے درمیان سنت نہیں پڑھی۔

يَقْرَعُ الْمَسْبُوحَاتِ - آپ دوسریں پڑھتے جن کے شروع میں سَبَّحٌ بِأَسْبَحِ ہے۔

نِعْمَ الْمَذْمُورُ السَّبْحَةُ - تسبیح اللہ کی یاد کو اچھی دلائل والی ہے اس حدیث سے بعض نے یہ سمجھا ہے کہ تسبیح کارکھنا سنت ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے دوسرے سب سے مراد نفل نماز ہے کیونکہ دوسری کئی حدیثوں میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اور سب جگہ نفل نماز کے معنی میں ہے البتہ یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بیوی آنحضرت ﷺ کی چٹھلیوں یا گھوڑوں پر گن کر تسبیح کہتی تھیں اور آنحضرت ﷺ نے ان پر انکار نہیں کیا۔ اسی طرح یہ بھی منقول

## عَلَامَاتُ الْفَرِيغَةِ

لیے بدعا کی تو تھوڑا سا بدلے لیا اگر بالکل صبر کریگا تو اسکو خوب سزا ملے گی۔)

أَمِيلُنَا يُسَبِّحُ عَنَّا الْحَمْدُ - ذرا ہم کو مہلت دو گرمی ہم پر تحفیف کرے یا گرمی ہلکی ہو جائے۔

إِنْ مَرَدَّتْ بِهَا وَدَخَلَتْهَا فَيَاكَ وَسَبَّاحَهَا وَتَكَلَّمَهَا - اگر تو بھرے پر گزرے اور اس میں جائے تو وہاں کے شورہ زار سے۔ (کھاری زمین سے جس میں کچھ نہیں اگتا) بچارہ اور وہاں کی گھاس سے۔

سَبَّاحٌ - جمع ہے سَبَّحَهُ يَسْبُحُهُ کی یعنی کھاری زمین۔ نَوَّلَ بَعْضُ السَّبَّاحِ - (دجال مدینہ کے بعض کھاری زمینوں میں اترے گا) یعنی مدینہ کے باہر کیونکہ وہ مردود مدینہ طیبہ کے اندر نہ جاسکے گا اب یہ شخص جو اسکے پاس جا بیگا بعض کہتے ہیں وہ خطر ہو سکے۔)

لَا بُأَسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى السَّبَّاحِ - کھاری زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (اسی طرح تیمم بھی اس پر جائز ہے)۔

سَبْدٌ - موٹنا۔

تَسْبِيدٌ - تیل لگانا، چھوڑ دینا، سرمنڈانا بالوں کو تر کر کے جالیانا پھران کر چھوڑ دینا۔

التَّسْبِيدُ فِيهِمْ فَاشٌ - خارجیوں میں سرکا منڈانا بہت ہوگا (اکثر سرمنڈے ہوں گے) بعض نے کہا بالوں میں تیل نہیں ڈالیں گے نہ سردھو بیگئے دوسری روایت میں سَبِيمًا هُمْ التَّحْلِيْقُ ہے، یعنی ان کی نشانی سرمنڈانا ہوگا، بعض علماء نے اس حدیث کے رد سے حج کے سوا اور وقتوں میں سرمنڈانا مکروہ رکھا ہے سر پر بال رکھنا مسنون ہے مگر جس کو تکلیف ہو یا بالوں کی خیر گیری نہ کر سکے اس کو منڈانا بھی جائز ہے۔

مترجم۔ کہنا ہے ایک زمانہ شروع جوانی میں میں چندیا کے بال بوجہ دماغی محنت اور تکلیف کے منڈایا کرتا تھا باقی سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتا تھا ایک سرمنڈے صاحب نے اعتراض کیا کہ یہ قزع ہے میں نے کہا قزع اس کو کہتے ہیں کہ جا بجا سے کچھ بال موٹنے سے کچھ رکھے جیسے بعض جاہل لوگ اپنے

نَحْلُ الرِّحَالِ - ہم جب کسی منزل میں اترتے تو چاشت کی نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ اونٹوں پر سے کجاوے اتار لیتے (تا کہ ان کو کھڑے کھڑے بوجھ سے تکلیف نہ ہو بعض نے کہا لا سہو ہے راوی کا اور بجائے نَحْلُ کے نَحْلٌ ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم لوگ چاشت کی پڑھا کرتے یہاں تک کہ کجاوے اتارے جاتے۔

يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَ التَّحْمِيْدَ كَمَا نُلْهَمُونَ النَّفْسَ - فرشتوں کو تسبیح اور تحمید ایسی دی جاتی ہے جیسے تم کو سانس دینگی ہے (تمہاری زندگی دم سے ہے اگر دم بند ہو جائے تو مر جاوایے ہی فرشتوں کی زندگی ذکر الہی سے ہے)۔

كَأَن يَقُولُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجلس سے اٹھتے تو یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَغْفِرْ لِي وَتَبَّ عَلَيَّ - یہ گویا مجلس میں جو باتیں سب قسم کی ہوتی ہیں ان کا کفارہ ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ - اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف اس کی خلقت کے شمار میں (اس کے عرش کے وزن میں اس کی رضامندی کے موافق اس کے کلموں کے لکھنے میں غنئی روشنائی خرچ ہو اس کے موافق)۔

سَبْحَلَةٌ - سبحان اللہ کہنا۔

سَبْحَلَةٌ - بسن موٹی عورت

مُسْتَجَلِلٌ - شیر کا بچہ جب جوان ہو

خَيْرُ الْإِبِلِ السَّبْحَلُ - عمدہ اونٹ وہ ہے جو موٹا بھاری

بھرم ہو۔

سَبَّخٌ - فارغ ہونا، خوب غافل سونا، دور ہونا۔

تَسْبِيخٌ - ہلکا کرنا، لپینا، ٹھہر جانا، غافل سونا۔

تَسْبِيخٌ - ٹھہر جانا، تھک جانا۔

إِنَّهُ سَمِعَهَا تَدْعُوا عَلَيَّ سَارِقٍ سَرَقَهَا فَقَالَ لَا تَسْبِيحِي عَنْهُ بَدْعَانِكَ عَلَيْهِ - حضرت عائشہ ایک چور پر بد دعا کر رہی تھیں۔ جس نے انکا مال چرایا تھا آنحضرت نے یہ سکر فرمایا بدعا کر کے اس کو ہلکا مت کر (کیونکہ جب ظالم کے

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيَّةِ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

دہلی اور نجف پیدا ہوئی یہ بہت عمدہ اور حکمت کا مسئلہ ہے اگر کوئی مرد نجف اور ضعیف ہو تو اپنے کنبہ میں شادی نہ کرے ایسا کرنے سے اولاد اور بھی ضعیف ہو جائے گی اور غیر خاندان میں قوی اور تومند عورت سے نکاح کرے تو اولاد صحیح اور تندرست اور چاق چست پیدا ہوگی۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَّاتِ - وضو کو سخت جاڑوں میں پورا کرنا (اچھی طرح تین تین بار اعضا کو دھونا یہ منع ہے سَبَّوۃ کی یعنی شدت کی سردی)۔

فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي غَدَاةِ سَبَّوۃِ - آنحضرت حضرت فاطمہؑ کے پاس سخت سردی کی صبح کو تشریف لے گئے۔

لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى اَسْبُوۃُ قَبْلَكَ - حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا (جب آپ عارثور میں گھسنے لگے) ابھی آپ مت جائیے میں آپ سے پہلے اس عار میں جا کر اسکا امتحان کرتا ہوں (اس میں کوئی سانپ پھوموڑی شی تو نہیں ہے اگر ہوگی تو میں آپ پر سے تصدق آپ تو محفوظ رہیں۔ سبحان اللہ ایسے جان نثار نہیں کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو شرم نہیں آتی جو حضرت ابو بکر کو برا کہتے ہیں انہوں نے تو جان مال اولاد سب آنحضرتؐ پر قربان کر دی۔ حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے ابو بکر میرے ساری عمر کے نیک اعمال لے لیں اور ہجرت کے رات کی نیکی میرے حوالے کر دیں تو میں راضی ہوں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَبَّوۃُ الْجُرُحِ - میں نے زخم کی گہرائی آزمائی (اس میں سلائی ڈال کر دیکھا)۔

لَا بَأْسَ اَنْ يُصَلِّيَ وَفِي كِتْمِهِ سَبَّوۃٌ - کچھ قہاحت نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اسکی آستین میں یادداشت کی تختی ہو (جس میں روزمرہ کی باتیں لکھتے ہیں پھر اس کو مناد دیتے ہیں یعنی سلہٹ اسی طرح اگر جیب میں پاکت بک ہو یا بٹوہ ہو۔ جس میں روپیہ یا ضروری کاغذات رہتے ہوں) بعض نے سنوۃ نون سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

رَايْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبَّاسٍ نَوْمًا سَابِرِيًّا اَسْتَشِفُّ مَا وَرَاءَهُ - میں نے ابن عباس کو ایک مہینے باریک کپڑا پہنے

بچوں کے سر پر چونیاں رکھتے ہیں اور ادھر ادھر سے بال منڈاتے ہیں پھر انہوں نے کہا دوسری حدیث میں ہے (احلقوا كلہ او اتره كواكلہ) میں نے کہا پٹیک یہ عمدہ دلیل ہے مگر دوسری حدیث سیما ہم التحلیق سے طلق کی کراہت لکھی ہے تو اگر میرا فعل قزح بھی ہو تو سر منڈانا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے ہم آپ دونوں برابر ہو گئے۔

اِنَّهُ قَدِمَ مَكَّةَ مُسَبِّدًا اَرْسَهُ - عبد اللہ بن عباسؓ مکہ میں آئے انکا سر دکھا تھا گرد آلود۔ (بالوں میں تیل نہیں تھا نہ سر کو دھویا تھا)۔

مَالَهُ سَبِّدٌ وَلَا كَبْدٌ - اس کے پاس نہ تھوڑا ہے نہ بہت (بالکل فلاج ہے)۔

سَبِّدٌ - تھوڑا بال۔

مُسَبِّدٌ - بے۔

سَبَّوۃٌ - زنبیل تو کوری۔

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاُمَمِ سَبِّدٌ يَبِينُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ - اسبذی قوم کا ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا (یہ پارسیوں کی ایک قوم ہے اس کی جمع اسبذہ۔

سَبَّوۃٌ - گہرائی جانچنا، تونا، جیسے اِسْبِيَارٌ ہے۔

مُسَبِّرٌ - کسی شخص کی شکل وضع جو معلوم ہو۔

سَبَّوۃٌ - قناعت کرنا۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ النَّارِ قَدْ ذَهَبَ جَبْوُهُ وَسَبَّوۃٌ - دوزخ سے ایک آدمی نکلے گا۔ جس کی زینت اور خوبصورتی مٹ گئی ہوگی (آگ میں جل کر بدبیات اور بد وضع ہو گیا ہوگا)۔

مُرِّيَتِكَ حَتَّى يَبْتَزَّ وَجُوهًا فِي الْفَرَايِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِمْ سَبَّوۃٌ اَبَى بَكْرٍ وَنَحْوُكَ - (زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا) تم اپنے بیٹوں سے کہو غیر عورتوں میں (جو موٹی تازی طاقتور ہوں) نکاح کریں کیونکہ ان پر ابو بکر صدیق کی شباهت اور لاغری چھا گئی ہے (حضرت ابو بکر بہت دبلے پتلے نجف آدمی تھے زبیر کی بیوی حضرت اسماء تھیں جو حضرت ابو بکر کی صاحبزادی تھیں اسی وجہ سے ان کی اولاد اپنی ماں کی اثر سے

امتوں میں سے یعنی بھلائی اور نیکی میں ایک امت ہے یعنی امت کے برابر ہیں۔

أَسْبَاطُ - حضرت اسحاق کی اولاد میں ایسے تھے جیسے قبیلے حضرت اسماعیل کی اولاد میں۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ امام حسین پیغمبروں کی اولاد ہیں جیسے حضرت یعقوب کی اولاد تھی۔ بعض نے کہا سبط کہتے ہیں اولاد کی اولاد کو آنحضرت کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کی امت امام حسین کے ساتھ جیسا سلوک کریگی اسلئے تاکیداً یہ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اولاد کی اولاد ہے اسکا خیال رکھنا مگر تقدیر الہی رک نہیں سکتی، آنحضرت کے اتنے ارشادوں کے بعد بھی امت نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ بے آب و دانہ بال بچوں سمیت شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ مصیبت ایسی ہے کہ اسکے یاد کرنے سے جگر شق ہو جاتا ہے۔

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - امام حسن اور امام حسین آنحضرت کے دو کلمے ہیں یا آپ کی اولاد کی اولاد ہیں یا آپ کے نواسے ہیں، بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کی اولاد میں اللہ تعالیٰ برکت دیگا اور ایک بڑی امت ہو جائے گی، ایسا ہی ہوا ہزارہا سادات صحیح النسب ان دونوں شہزادوں کی اولاد میں موجود ہیں اور یزید اور ابن زیاد کی اولاد دنیا سے ایسے گم ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى غَضِبَ عَلَي سِبْطِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَحَهُمْ ذَوَابَّ - اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے ایک قبیلے پر غصہ ہوا تو ان کو مٹ کر کے جانور (چوپایہ) بنا دیا (بندر سور وغیرہ)۔

كَانَتْ تَضْرِبُ النَّيْمَ يَكُونُ فِي حَجَرِهَا حَتَّى يُسْبِطَ - حضرت عائشہ جس نایم کو پرورش کرتیں اس کو تعلیم اور تادیب کیلئے اتنا مارتیں کہ وہ فرش ہو جاتا (زمین پر گر پڑتا سیدھا ہو جاتا، جو استاد بہ مہر پدر)۔

أَتَى سُبَّاطَةَ قَوْمٍ قَالُوا قَائِمًا - آنحضرت ایک قوم کے گہورے پر آئے (جہاں کوڑا اچکڑہ نجاست وغیرہ ڈال دیتے ہیں) آپ نے کھڑے رہ کر وہاں پیشاب کیا (اس لیے کہ

دیکھا اس میں سے نظر آتا تھا جو اس کے پیچھے تھا (یعنی جسم دکھائی دیتا)۔

سَابِرِي - اصل میں سابور کی طرف منسوب ہے جو ایران کا بادشاہ تھا۔  
دُرُوعُ سَابِرِيَّةٌ - یعنی سابری زر ہیں، یہ بھی اسی طرف منسوب ہیں۔ متنبی کہتا ہے۔

نفذت علی السابری درماتندق فيه الصعدة السمرار -  
سَبْسَبَةٌ - بہانا، چھوڑ دینا۔  
تَسْبَسٌ - ٹکنا۔

أَبَدَلَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ السَّبَّاسِ يَوْمَ الْعِيدِ - اللہ تعالیٰ نے تم کو سباسب کی عید کے بدل (جو انصاری کی عید ہے) عید الفطر کا دن دیا (نصاری اس عید کو سعا نین کہتے ہیں)۔

فَبَيْنَا أَجُولُ سَبْسَبَهَا - میں اس کے میدان میں پھر رہا تھا (جنگل میں) ایک روایت میں بسبسا ہے معنی وہی ہے۔  
سَبْطٌ - يَسْبِطُ بِالسُّبُوطِ - نرم ہونا، لکنا، سیدھا ہونا، یہ ضد ہے جَعْدٌ کی یعنی گھونگر۔

سَبَّاطَةٌ - بہت ہونا، کشادہ ہونا۔  
سَبَّاطٌ - بخار۔

سَبَّاطٌ - ایک رومی مہینہ ہے اسکو شاہ کا بھی کہتے چڑا انگریزی فیہوری ہے۔

سَبْطُ الْقَصَبِ - (آنحضرت ﷺ کی صفت ہے) یعنی آپ کا بازو اور پنڈلی سیدھی اور دراز تھی اس میں گره اور اٹھانہ تھا۔

إِنْ جَاءَتْ بِه سَبْطًا فَهُوَ لَزَوْجَهَا - اگر وہ لے ہاتھ پاؤں والا پورے جسم کا چچے تودہ اسکے خاوند کا نطفہ ہے۔

لَيْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطِطُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہال نہ تو بال سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور نہ سخت گھونگر (جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ سچ سچ میں تھے بلکہ گھونگر)۔

الْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ - حسین ایک امت ہے

درد در تک تمام ملک میں برے۔)

اِسْبَطُوْ - لیٹ گیا دراز ہو گیا۔

سَبْعٌ - سات، ساتواں ہونا، ساتواں حصہ لینا، پھینکنا، ڈرانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، دانت سے کاٹ کھانا، چرانا، اچک لے جانا، مہموت کر دینا۔

تَسْبِيعٌ - سات کو نے کرنا، سات بار دھونا، سات رات عورت کے پاس رہنا، سات سو آدمی پورے ہونا، ستر روپیہ پورے کرنا۔

مُسَابَعَةٌ - گالیاں دینا، جماع کرنا، کثرت جماع پر فخر کرنا۔

سَبْعٌ - سات دن پیاسا رہنے کے بعد پانی پر آنا۔

اَوْتِيْتُ السَّبْعَ الْمَثَانِي - میں سات مثنائی دیا گیا (یعنی سورہ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں) مثنائی اس کو اسلئے کہا کہ ہر نماز میں کمر یعنی بار بار پڑھی جاتی ہے دہرائی جاتی ہے، بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دو بار اتاری، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں۔ بعض نے کہا سبع مثنائی سے سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورہ بقرہ سے لیکر سورہ توبہ تک۔

لَيْعَانٌ عَلَى قَلْبِي حَتَّى اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً - میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے (جس وقت بال بچوں عورتوں کا خیال کرتا ہوں) (ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) اور میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں (بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کا دل آئینہ سے زیادہ صاف اور نورانی سے روشن اور منور تھا ایسے صاف شفاف روشن دل پر ذرا سی بھی کدورت آئے تو صاف معلوم ہو جاتی ہے آپ کے لیے یہی غفلت گواہی کہ بھری ہو گناہ تھی پر ہم گنہگاروں کے لیے چونکہ ہمارے دل تیرہ و تار یک ہیں اور اس پر صہ داغ اور دھبے گناہوں کے پڑے ہیں تو اس غفلت کی کدورت نمایاں نہیں ہوتی۔ میلی داغدار چیز پر اگر ذرا سادھہ لگے تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ اس پر تو بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں یہ دھبہ کس شمار میں ہے)

نہا یہ میں ہے کہ سبعین اور سبعہ اور سبعماتہ کا

بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خیال تھا ایسے موقع پر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں کوئی قباحت نہیں، بعض نے کہا آپ کے گھٹنوں میں درد تھا جیسے دوسری روایت میں ہے تو اکڑوں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی بعضوں نے کہا آپ کی پشت میں درد تھا اور عرب لوگ اس کا علاج کھڑے کھڑے پیشاب کرنا کہتے ہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے البول قائما احصن للذہب کھڑے کھڑے پیشاب کرنا در کو خوب رو کے رہتا ہے اس میں سے ریاخ وغیرہ صادر نہیں ہوتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیشاب رو کنا برا ہے کیونکہ آپ نے گھوڑے پر ہی پیشاب کر دیا اور دوسری جگہ جائز کا قصد نہیں کیا۔)

سَابَاطٌ - چھت دار رستہ دو دیواروں کے درمیان اور ایک شہر کا نام ہے وہاں کا حجام کوئی اس سے حجامت بنانے نہ آتا تو یہ مش ہو گئی۔

اَفْرُغٌ مِنْ سَابَاطٍ - یعنی ساباط کے حجام سے بھی زیادہ بے کار اور بے فحل۔

سَبَطُوْ - عالی حوصلہ بڑے بڑے کام کرنے والا، لمبا آدمی، شیر جب حملہ کرنے کے وقت دراز ہو۔

سَبَطْرِي - اتر کر ناز سے چلنا۔

اِنْ هِيَ قَرَّتْ وَذَرَّتْ وَاسْبَطْرَتْ فَهَوُ لَهَا - اگر عورت خوش ہو کر دودھ بہانے لگے اور لمبی ہو جائے (دودھ پلانے کو) تو بچہ اسی کو لے گا۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنَ الذَّبِيْحَةِ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَسْبَطْرَ فَقَالَ مَا اَخَذْتُ مِنْهَا فَهَوُ مَيْتَةٌ - عطا سے پوچھا گیا اگر ایک شخص نے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اسکے لمبے (ٹھنڈے) ہونے سے پہلے اس میں سے ایک پارچہ کاٹ لیا انہوں نے کہا وہ مردار ہے (کیونکہ زندہ جانور میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہوتا ہے تو جب تک ذبح کرنے کے بعد جان بالکل نکل نہ جائے اور ٹھنڈا ہو جائے اس وقت تک اس میں سے گوشت کاٹنا یا اس کی کھال نکالنا منع ہے)۔

صَوْبَةٌ مُسْبَطْرٌ - اس کی بارش پھیلی اور دراز ہو (یعنی







طرح پر اتارا گیا (عرب کے ہر قبیلے کی بولی کے موافق یعنی کیفیت تلفظ میں سے سات طرح سے جو اختلافات ہیں ان سب کے موافق قرآن کو پڑھ سکتے ہیں وہ سات یہ ہیں ادغام، ترک ادغام، تخم، تزیق، امل، یدتین۔ بعض نے کہا سات طرح سے عرب کے سات قبیلے مراد ہیں بعض نے کہا سات قرأتیں مراد ہیں اور یہ اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ حضرت جبرئیل جب قرآن کا دور آنحضرت کے ساتھ کرتے تو کبھی کسی طرح سے پڑھتے کبھی کس طرح سے۔

فَلَقِيَهُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ - آنحضرت حضرت ابراہیم سے ساتویں آسمان میں ملے (یعنی شب معراج میں) ایک روایت میں چھٹا آسمان مذکور ہے شاید راوی کو سہو ہوا یا حضرت ابراہیم چھٹے آسمان سے ساتویں پر چڑھ گئے ہوں گے یا معراج کئی بار ہوا ہے تو ایک بار چھٹے آسمان ملے ایک بار ساتویں آسمان پر۔

فَلَمَّ يَقُمْ بِنَا حَتَّى سَبَعِ - آنحضرت نے ہم لوگوں کو تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن رہ گئے (اس حدیث میں چھٹی رات سے پچیسویں شب اور پانچویں سے چھیسویں شب اور چوتھی سے ستائیسویں شب اور تیسری سے اٹھائیسویں شب مراد ہے گویا مہینہ کے آخر سے حساب شروع کیا۔

سَأَزِيدُ عَلَى السَّبْعِينَ - (اللہ تعالیٰ نے تو یوں فرمایا ہے تو منافقوں کے واسطے ستر بار استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا) اب میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔

هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يَكْتُوبُونَ - جو لوگ بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ستر ہزار آدمی ہیں (میری امت کے ان کی صفت یہ ہے کہ) نہ داغ دیتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں ہر بیماری میں اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں اسی سے صحت کی دعا کرتے ہیں دو ادویات پر ان کا اعتماد نہیں ہے گودو اور علاج کرنا جائز ہے مگر دو ادویات کو بڑا اثر نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا تو دو اثر کرے گی ورنہ الٹا اثر ہو گا۔ از قضا سرکنگتیں

غرو والوں کا لباس ہے، بعض نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ حرام جانور کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی لیکن امام شافعی کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہے سواکتے اور سور کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک کتے کی بھی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے صرف سور کی کھال پاک نہیں ہوتی (حالانکہ سور کی کھال علیحدہ ہی نہیں ہو سکتی) اور اہل حدیث کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور کسی کا استثنا انہوں نے نہیں کیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ایماہاب دبع فقد طهر۔

نَهَى عَنْ أَكْلِ كَلْبِي ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ - آنحضرت ﷺ نے ہر دانت والے دندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (جیسے بلی کتا شیر بھیڑ پتیرا رچھ لومڑی بور پچہ ٹرس وغیرہ) اور بعضوں نے کہا لومڑی اور بچو درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔

صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنْ سَبْعِ كَنَانَ مِنْهُ لِيُزِيلَ رَمَضَانَ - اپنے سر پر پانی بہایا کثرت جماع کی وجہ سے رمضان کے مہینے میں۔

سَبْعِ - جماع کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا کثرت جماع کو۔

نَهَى عَنِ السَّبْعِ - آنحضرت ﷺ نے کثرت جماع پر فخر کرنے سے منع فرمایا (جیسے بعض بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے شیخی سے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات میں دس بار جماع کر سکتا ہوں یا میں نے صد ہا عورتوں سے صحبت کی ہے) بعضوں نے کہا سباع سے یہاں مراد گالی گلوچ کرنا ہے یہ سَبْعِ فَلَانًا سے ماخوذ ہے جب اس کا عیب بیان کرے اس کو برا کہے۔

سَبْعِ - ایک محلہ کا نام ہے کوفہ میں جو منسوب ہے بنی سبیع کے قبیلے کی طرف وہ ایک شاخ ہے ہمدان کی۔

صَلَّى لِسُبُوعِهِ - آپ نے سات چکروں کے بعد نماز پڑھی (یعنی دو گنا نہ طواف ادا کیا)۔

أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ - قرآن سات

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيِّ

آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک ان کی سند مصحوم یعنی پیغمبر سے صحیح نہ ہو وہ ماننے کے قابل نہیں ہیں۔ بعض نے کہا ابن عباس نے شاید یہ مضمون اسرائیلی لوگوں سے یا اسرائیلی کتابوں سے حاصل کیا۔

**سَعِينٌ**۔ (لوگوں نے پوچھا ہم اپنے لونڈی اور غلاموں کو کتنے بار معاف کریں فرمایا) ستر بار (ہر روز)۔  
**اَنْتُمْ تَسْعُونَ سَعِينًا اُمَّةٌ اَنْتُمْ خَيْرُهَا**۔ تم ستر امتوں میں اخیر امت ہو ستر کا شمار پر پورا ہوا اور تم سب میں بہتر ہو۔  
**حُرْمٌ مِنَ النِّسْبِ سَعِيٌّ**۔ خون کے سات رشتے حرام کئے گئے (ان سے نکاح حرام ہے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ بھتیجی، بھانجی)۔

**وَمِنَ الصَّهْرِ سَعِيٌّ**۔ اور نکاحی (وامادی) کے رشتے (یعنی سرالی) بھی سات حرام ہیں (ساس، بہو، باپ کی جورد، جورد کی بیٹی، اس کی بہن، پھوپھی، خالہ)۔  
**فَكَفَّاهُمَا كَفًّا سَعِيٌّ**۔ یہ ہتھیلیاں گویا درندے کی ہتھیلیاں ہیں (جس پر رنگ نہیں ہوتا یہ آپ نے اس عورت سے فرمایا جو مردوں کی طرح ہتھیلیاں صاف رکھتی تھی ان پر مہندی وغیرہ نہیں لگاتی تھی معلوم ہوا عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زیب و زینت سے رہنا بہتر ہے۔

**لِيَسْتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَّلِ**۔ شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھے۔  
**وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ السَّبْعَ مِنَ الْوَرَى**۔ میری لعنت خلق کی طرف سے ساتویں حاکم پر ہوگی (ساتواں حاکم اس امت میں یزید پلید تھا امام حسن پانچواں حاکم تھے معاویہ چھٹے یزید ساتواں ایک روایت میں من الولد ہے یعنی اس کی اولاد تک لعنت کا اثر ہوگا)۔

**سُبُوغٌ**۔ پورا ہونا، لمبا ہونا، کشادہ ہونا، جھکننا، ملنا۔  
**تَسْبِيْعٌ**۔ بچہ گرا دینا، بال نکلنے کے بعد۔

صفا، فروز۔ روغن بادام خشکی می نمود پیمار کرنے والا اور چنگا کرنے والا پروردگار ہی ہے دوسرا کوئی نہیں۔

**فَاِذْ سَوَّادٌ عَظِيْمٌ وَ مَعَهُمْ سَعُوْنُ اَلْفَا**۔ ایک ایک ہی ایک بڑی جماعت دکھائی دی اس کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے۔

**وَمَعَ هُوَ لَآءِ سَعُوْنُ اَلْفَا فَاِذْ مَعَهُمْ**۔ ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہوں گے جو ان کے آگے ہوں گے۔  
**اَلْكَبَا نُو سَعِيٌّ**۔ کبیرہ گناہ سات ہیں جو بہت سخت گناہ ہیں وہ سات ہیں چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ ستر کے قریب ہیں۔

**مَنْ صَامَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بَا عَدَّ اللّٰهُ وَجْهَةً مِّنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَيْرِيًّا**۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی حالت میں) روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا (عرب میں ستر کا لفظ مبالغہ کے لیے آتا ہے اس سے عدد مقصود نہیں ہوتا جہاد کے سفر میں اگر آدمی کو طاقت ہو اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں کوئی تکلیف روزے کی وجہ سے نہ ہو تو روزہ رکھنے میں قباحت نہیں)۔

**اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ**۔ دوزخ کی گہرائی عمق ستر برس کی راہ ہے۔

**طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ**۔ اللہ تعالیٰ اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنائے گا معلوم ہوا زمینیں بھی سات ہیں۔

**اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِيْنَ فِي كُلِّ اَرْضٍ اَدَمٌ**  
**كَمَا دَمِكُمْ اَلْخ**۔ (ابن عباس نے کہا) اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح (یہ اثر ابن عباس سے موقوف صحیح ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے

جب موت سر پر قہر کر رہی ہو تو اس وقت روغن بادام بھی لٹائی اثر کرتا ہے۔ (م)

إِسْبَاغٌ - پورا کرنا۔

رَجَلَهُ بِالْحَرَبِ فَتَقَعُ فِي تَرَفِهِ تَحْتِ تَسْبِغَةِ  
الْبَيْضَةِ - آنحضرت ﷺ نے تھیاریابی بن خلف پر مارا اس کی  
ہنلی پر پڑا خود کے پٹھے کے نیچے۔

تَسْبِغُهُ - وہ جو خود کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے گردن اور  
گریبان بچانے کے لئے۔

إِنَّ زَرَدَاتَيْنِ مِنْ زَرَدِ التَّسْبِغَةِ نَشِبَتَا فِي حَيْدِ  
النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ - دو حلقے تسبیغہ کے احد کے دن آپ کے  
رخسارے میں گھس گئے (کیونکہ آپ ایک گڑھے میں گر پڑے  
تھے اور سے ابن قریہ ملعون نے پتھر مارے اور اپنے نزدیک یہ  
سمجھا کہ میں نے آنحضرت کا کام تمام کر دیا)۔

كَانَ اسْمُ دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ ذُو السَّبْوِغِ -  
آنحضرت کی زرہ کا نام ذو السبوع تھا یعنی پوری اور کشادہ۔

إِنْ جَاءَتْ بِه سَابِغُ الْأَرِيْثِيْنَ - اگر اس عورت ناچھ  
پورے سرین والا (برگوشٹ ابھرے ہوئے) پیدا ہوا۔

أَسْبِغُوا اللَّيْتِيْمَ فِي النَّفَقَةِ - یتیم پر اچھی طرح فراغت  
کے ساتھ خرچ کرو (اس کو تنگی میں مت رکھو)۔

أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ - وضو کو پورا کرو (ہر ایک عضو کو اچھی  
طرح تین بار دھوؤ)۔

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَاوِرِ - تکلیف کے وقتوں  
(مثلاً سردی ہوا) میں وضو کو پورا کرنا۔

أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ - وضو کو پورا کر  
اور انگلیوں میں خلال کرو۔

وَأَسْبِغَهُ - اور خوب لمبی ہو کر (دودھ بھرنے سے اور کو  
کہیں بڑی ہوئی خوب کہا کر مطلب یہ کہ خوب چاق چست  
بہاری بھر کم بن کر اس کو روندیں گے۔

أَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ - اپنی نعمتیں ہم پر پوری کر۔  
الْحَمْدُ لِلَّهِ سَابِغِ النِّعَمِ - ساری تعریف اللہ ہی کے  
لیے ہے جو نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے۔

رَجُلٌ سَبِغٌ - پوری زرہ پہنے ہوئے ایک مرد۔  
سَبِغُهُ - کشادگی فراغت۔

سَبَقٌ - آگے بڑھ جانا غالب آنا بلند درجہ ہونا۔

تَسْبِيقٌ - کچا بچر جنا۔

مَسْبُوقٌ - وہ شخص جو امام کے ساتھ ایک رکعت یا زیادہ  
ہو جانے کے بعد شریک ہو۔

إِنْسِيَاقٌ - بن سوچے ایک بات منہ پر آ جانا۔

مُسَابَقَةٌ اور سَبَاقٌ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا۔

لَا سَبَقَ إِلَّا فِي حَقِّهِ أَوْ حَافِيهِ أَوْ نَصْلٍ - آگے  
بڑھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے اونٹ اور گھوڑے  
اور تیر میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے) مسلمان  
بہادری میں دوسری قوموں سے کم نہیں ہیں لیکن بے غلی اور نا  
اتفاقی اور جہالت اور عیاشی کی وجہ سے مغلوب اور تباہ ہو رہے  
ہیں۔ دوسری قوموں نے علوم اور معارف میں ترقی کی اور  
آلات ایسے بنائے جن کو مسلمان بنانا نہیں جانتے اور آپس میں  
ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے۔ مسلمان ادھر  
تو جا لیں کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن جب مسلمانوں کی  
ایسی ستیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے۔ ہر قوم کی  
دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے۔ جب  
مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد  
ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد  
اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب  
تک کبھی ذلت اور عجب کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک  
خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے  
جس کو خدا کا ڈرن تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اد جناح یا  
پرندے کے چنگھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند  
پر وازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی  
مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیا دار بادشاہوں اور رئیسوں  
کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاجول ولاقوة الا  
باللہ۔ طبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح  
گد ہوں خچروں ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ أَدَّ حَلَّ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ  
يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے۔ مسلمان ادھر  
تو جا لیں کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن جب مسلمانوں کی  
ایسی ستیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے۔ ہر قوم کی  
دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے۔ جب  
مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد  
ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد  
اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب  
تک کبھی ذلت اور عجب کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک  
خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے  
جس کو خدا کا ڈرن تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اد جناح یا  
پرندے کے چنگھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند  
پر وازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی  
مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیا دار بادشاہوں اور رئیسوں  
کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاجول ولاقوة الا  
باللہ۔ طبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح  
گد ہوں خچروں ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ أَدَّ حَلَّ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ  
يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے۔ مسلمان ادھر  
تو جا لیں کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن جب مسلمانوں کی  
ایسی ستیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے۔ ہر قوم کی  
دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے۔ جب  
مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد  
ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد  
اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب  
تک کبھی ذلت اور عجب کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک  
خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے  
جس کو خدا کا ڈرن تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اد جناح یا  
پرندے کے چنگھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند  
پر وازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی  
مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیا دار بادشاہوں اور رئیسوں  
کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاجول ولاقوة الا  
باللہ۔ طبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح  
گد ہوں خچروں ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ أَدَّ حَلَّ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ  
يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے۔ مسلمان ادھر  
تو جا لیں کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن جب مسلمانوں کی  
ایسی ستیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے۔ ہر قوم کی  
دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے۔ جب  
مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد  
ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد  
اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب  
تک کبھی ذلت اور عجب کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک  
خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے  
جس کو خدا کا ڈرن تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اد جناح یا  
پرندے کے چنگھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند  
پر وازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی  
مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیا دار بادشاہوں اور رئیسوں  
کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاجول ولاقوة الا  
باللہ۔ طبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح  
گد ہوں خچروں ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ أَدَّ حَلَّ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ  
يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے۔ مسلمان ادھر  
تو جا لیں کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن جب مسلمانوں کی  
ایسی ستیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے۔ ہر قوم کی  
دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے۔ جب  
مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد  
ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد  
اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب  
تک کبھی ذلت اور عجب کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک  
خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے  
جس کو خدا کا ڈرن تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اد جناح یا  
پرندے کے چنگھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند  
پر وازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی  
مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیا دار بادشاہوں اور رئیسوں  
کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاجول ولاقوة الا  
باللہ۔ طبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح  
گد ہوں خچروں ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ أَدَّ حَلَّ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ  
يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے۔ مسلمان ادھر  
تو جا لیں کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن جب مسلمانوں کی  
ایسی ستیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے۔ ہر قوم کی  
دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے۔ جب  
مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد  
ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد  
اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب  
تک کبھی ذلت اور عجب کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک  
خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے  
جس کو خدا کا ڈرن تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اد جناح یا  
پرندے کے چنگھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند  
پر وازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی  
مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیا دار بادشاہوں اور رئیسوں  
کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاجول ولاقوة الا  
باللہ۔ طبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح  
گد ہوں خچروں ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ أَدَّ حَلَّ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ  
يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

## لَعْنَةُ الْخَارِجِيَّةِ

کے پار ہو گیا نہ اس میں خون لگانے کو بر مطلب یہ ہے کہ یہ خارجی مردود دین سے ایسے باہر ہو جائیں جن میں دین و ایمان کا ذرا اثر بھی نہیں رہے گا۔ مسلمانوں دیکھو غور کر ڈیا وجود کہ خارجی بڑے نمازی متقی پرہیزگار تہجد گزار تھے رات دن قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے مگر آنحضرت نے ان کے حق میں یہ فرمایا کہ دین کا ذرا سا بھی نشان ان میں نہ ہوگا کیا معنی اللہ اور رسول کی محبت سے بے بہرہ ہونگے جس پر ایمان کا مدار ہے اور رسول اللہ کے جانشین کی دشمنی پر کمر باندھیں گے دوسرے مسلمانوں کو ذرہ ذرہ سی بات پر کافر بنا کر ان کو مارنے اور قتل کرنے کے لیے مستعد ہوں گے پھر یہ تقویٰ اور پرہیزگاری سب بے کار ہوگی۔

فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ - پھر اللہ کی تقدیر اس پر غالب

آتی ہے۔

فَتَسْبِقُ شَهَادَتُهُ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ - اس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی مطلب یہ ہے کہ اس کو دین کی کچھ پرواہ نہ ہوگی، گواہی دینے اور قسم کھانے پر ایسا مستعد ہوگا کہ اس کو یہ بھی یاد نہ رہے گا پہلے قسم کھائی تھی یا پہلے گواہی دی تھی کبھی گواہی سے قسم کھائے گا کبھی پہلے گواہی دے گا پھر قسم کھائے گا اس کو کسی سال میں کچھ باک نہیں ہوگا۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي - میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے (کیونکہ رحمت تو عام ہے مومن کافر متقی گنہگار سب پر ہے اور غضب خاص خاص لوگوں پر ہے)۔

سَبَقَتْ بَهَا عُنُقَانَهُ تَجَّهَ - پہلے عکاشہ نے یہ مرتبہ حاصل کر لیا (کہتے ہیں دوسرا شخص اس مرتبہ کا نہ تھا اور آپ کو صاف کہنا برا معلوم ہوا تو یوں گول گول فرمایا، بعض نے کہا وہ دوسرا شخص منافق تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسرے شخص سعد بن عبادہ تھے)۔

فَلَذَلِكَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ سَوَابِقُ - یہی وہ شخص ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگے سے ایچھے مرتبے رکھے ہیں۔

نَحْنُ السَّابِقُونَ الْآخِرُونَ - ہم ہی آگے بڑھنے

دو گھوڑوں میں شریک کیا اگر اس کو یہ یقین ہے کہ یہ گھوڑا ان دونوں سے آگے بڑھ جائے گا تب تو بہتر نہیں (اگر یہ یقین نہیں تو شرط جائز ہے اس تیسرے شخص کو محمل کہتے ہیں یعنی شرط کو حلال کر دینے والا۔ بات یہ ہے کہ شرط کا روپیہ اگر تماشا میں دینا ٹھہرائیں یا ایک طرف سے شرط ہو تب تو بالکل درست ہے اور اگر دونوں طرف سے شرط ہو تو بغیر محمل کے درست نہیں اب اگر محمل آگے بڑھ گیا اور دونوں شرط کرنے والے اس کے پیچھے آئے ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو محمل شرط کا روپیہ لے لے گا اور اگر محمل اور ایک شرط کرنے والا ساتھ آئے پھر دوسرا شرط کرنے والا آیا تو جو آگے آئے وہ دونوں شرط کا روپیہ لے لے گا اور اگر تینوں برابر آئے تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا۔)

وَحَاذَرَفِيهَا سَبَقًا - وہ اس امر میں بڑھ گیا۔

مِنْ كَلِمَاتِهِ لَمْ يَسْبِقْ إِلَيْهَا - یہ اس کا کلام ہے اس سے پہلے کسی نے ایسا کلام نہیں کیا۔

إِنَّهُ أَمَرَ بِأَجْرَاءِ الْخَيْلِ وَسَبَقَهَا ثَلَاثَةَ أَغْدُقٍ مِّنْ فَلَاحِثِ نَخْلَاتٍ - آنحضرت نے گھوڑے دوڑانے کا حکم دیا اور جو کوئی آگے بڑھ جائے اس کو کھجور کے تین خوشے درخت دلائے۔

تَسْبِقُ - کے معنی دونوں آئے ہیں یعنی آگے بڑھنے کا روپیہ دینا اور لینا۔

اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ يَا سَبِقْتُمْ سَبَقًا بَعِيدًا - دیکھو سیدھی راہ پر ہو خوب جتے رہو تم بہت آگے بڑھ گئے ہو یا لوگ تم سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں (اگر دانے بائیں مزو گے تو بس گمراہ ہوئے، طبی نے کہا یہ آپ نے قرآن کے قاریوں سے فرمایا سیدھی راہ پر جتے رہو یعنی اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھو اس کی تلاوت کرو اگر دانے بائیں مزو گے یعنی لوگوں کو دکھانے اور سنانے ان سے تعریف کرانے کے لیے تو رعایا میں گرفتار ہو گے جو شرک اصغر ہے پھر ایسا نہ ہو گمراہ ہو جاؤ یعنی شرک اکبر میں پڑ جاؤ۔

سَبَقَ الْفُرْتُ وَالذَّمَّ - وہ تو گوبر اور خون سب سے آگے بڑھ گیا (یعنی جلدی سے تیزی کے ساتھ شکاری جانور

لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَاحُكَ وَسَوَابِكَ - اگر میں چاہوں تو ہانڈی کو طوان کے گوشت اور میدہ کی چپاتیوں سے بھردوں۔

سَبَائِكَ - چھنا ہوا آٹا، یعنی میدہ جس کو عمر۔ لوگ حواری کہتے ہیں اور سبائک باریک چپاتیوں (مانڈوں) کو بھی کہتے ہیں۔

سَبَلٌ - گالی دینا، لنگنا، چھوڑ دینا۔

تَسْبِيلٌ - اللہ کی راہ میں دینا۔

اِسْبَالٌ - لنگانا چھوڑ دینا۔ برسننا بہت باتیں کرنا۔

سَسَلٌ - منہ جو ابھی زمین پر نہ پہنچا ہو۔

سَسِيلٌ - راہ رستہ۔

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں ہو۔ نیک کام کو جو خدا کی رضامندی اور اس کے تقرب کے لیے کیا جائے فرض ہو یا نفل اس کو سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں مگر اکثر اس کا استعمال جہاد کے لیے ہوتا ہے۔

اِبْنُ السَّبِيلِ - مسافر۔

حَرِيمُ الْبَيْرِ اَرْبَعُونَ ذِرَاعًا مِنْ حَوَالِيهَا لِانِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَابْنُ السَّبِيلِ اَوَّلُ شَارِبِ مَتْنِهَا - کنوے کے اطراف کا گھیرہ چالیس ہاتھ ہے چاروں طرف (یعنی ہر طرف دس ہاتھ) بکریوں اور اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے اور مسافر سب سے پہلے اس میں سے پینے والا ہے (یعنی جو مسافر ادھر سے گزرے اس کو اس میں سے پانی لینے کا حق ہے کنویں کا مالک اس کو پانی پینے سے روک نہیں سکتا، اسی طرح اپنے جانور کو پلائے۔)۔

فَاِذَا الْاَرْضُ عِنْدَ اَسْبَلَةٍ - اس کے رستوں پر ناگاہ زمین نمودار ہوئی۔

اَسْبَلٌ - جمع ہے سبیل کی جب وہ مونٹ ہو اگر مذکر ہو تو اَسْبَلَةٌ ہے۔

اِحْسِنِ اَصْلَهَا وَ سَبَّلْ فَمَوْتَهَا - آنحضرت نے حضرت عمرؓ سے فرمایا جب انہوں نے اپنا باغ وقف کرنا چاہا تو ایسا کر باغ کی ملکیت کو تو قائم رکھ (تو اس کا مالک بنا رہ اور اس

والے اور پیچھے آنے والے ہیں (یعنی دنیا میں دوسری امتوں کے بعد آئے اور آخرت میں ان سے آگے بڑھنے والے ہیں)۔

سَبَقَ فَقَرَأُوهُمْ - مہاجرین میں جو محتاج ہیں وہ مالداروں سے (فضیلت میں) بڑھ گئے ہیں (یعنی فقر کی فضیلت میں جو ایک خاص امر ہے اس کا یہ مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر فقیر کو ہر غنی پر فضیلت مطلقہ من کل الوجوه حاصل ہے ورنہ ہر فقیر حضرت عثمان یا عبدالرحمن بن عوف یا طلحہ یا زبیرؓ سے افضل ہوگا جو بہت مالدار تھے)۔

مَسَافِقَةُ الْحَاجِّ - آنحضرت کی اونٹنی اعضباء کا لقب تھا (لَا تَسْبِقُنِي بِأَمِينٍ - آپ مجھ سے پہلے سورہ فاتحہ نہ پڑھ لیا کیجئے تاکہ میری اور آپ کی امین ساتھ ہو کرے) آپ امین مجھ سے پہلے نہ کہو۔

سَبَقٌ - وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے۔ اب عرف میں کتاب کا ایک حصہ جو استاد کو سناتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسْبِقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يُسْبِقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں میں شرط کرانے کا (کون آگے بہشت میں پہنچ جاتا ہے) جیسے گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑوں میں شرط کی جاتی ہے۔

اَلسَّبِقَةُ الْحَنَّةُ وَالْعَايَةُ النَّارُ - آگے بڑھنے کے لیے بہشت ہے (اس طرف لوگ جلدی سے بڑھنا چاہیں گے) اور پیچھے رہنے کی انتہا دوزخ ہے (ہر شخص چاہے گا کہ دوزخ میں جانے والوں کے اخیر میں رہوں جہاں تک دوزخ سے بچوں وہی غنیمت ہے)۔

وَالْحَنَّةُ سَبَقَتُهُ - بہشت اس سے آگے بڑھی۔

سَابِقٌ - ایک شخص کا نام ہے۔

سَابِقُ الْحَاجِّ - جو قافلہ سے آگے بڑھ جائے ان کے ساتھ نہ چلے۔

سَبَكٌ - گلا نا سانچہ میں ڈالنا جیسے تَسْبِيكٌ ہے۔

مَسْبُكٌ - گلا ہوا مکر چاندی یا سونے کا جو قالب میں ڈالا گیا ہو اس کی جمع سبائک ہے۔

## لَعَالِي الْخَيْرِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

سے ذلیل کرے گا)۔

سَبَلَةٌ - لٹکتے ہوئے کپڑے جیسے رَسَلَةٌ اور نَشْرَةٌ بمعنی مَرَسَلَةٌ اور مَشْشُورَةٌ بعض نے کہا سَبَلَةٌ ایک مونا کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے۔

دَخَلْتُ عَلَيَّ الْمَحَاجَّ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ سَبَلَةٌ - میں حجاجِ ظالم کے پاس گیا وہ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنے تھا (جیسے اہل اسراف کی حالت ہوتی ہے)۔

اِنَّهُ كَانَ وَالْفِرَا لِسَبَلَةٌ - اس کی مونچھ کے بال بہت تھے۔ اس کی جمع سَبَالٌ آئی ہے ہر وہی نے کہا سہلہ وہ بال جو نیچے کے جڑے کے تلے ہوتے ہیں سہلہ داڑھی کے سامنے کے حصے کو اور جو داڑھی سینہ پر لگتی ہو اس کو بھی کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ شَعِيرَاتٌ مِثْلُ سَبَالَةِ السَّنُوذِ - اس پر بلی کی مونچھ کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے۔

اَسْفِنَا عَيْنًا سَابِلًا - ہم کو بہت برسنے والے ابر سے پانی پلا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَسْبَلُ الْمَطَرُ يَنْزِلُ خَيْرًا زَوْرًا كَا بَرَسَا -

اَسْبَلُ الدَّمْعُ - آنسو خوب بہے۔

سَبَلٌ - اسم ہے اس کا یعنی خوب برسنے والا۔

فَجَادَ بِالنَّمَاءِ جَوْنِي لَه سَبَلٌ - پانی کی سخاوت کی ایک گالے ابر نے جس نے خوب پانی برسایا۔

لَا تُسَلِّمُ فِي قَرَا حِ حَتَّى يُسْبَلَ - خالی زمین میں (جہاں زراعت تیار نہ ہو) بیجِ سلم مت کر یہاں تک کہ کھیت بالیاں نکالے۔ سَبَلٌ بمعنی سبیل (بالی کی) ہے۔

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَيَّ رَجُلٌ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کا سخت غصہ ہے اس شخص پر جس کو اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں (جہاد میں) مارے (کیونکہ اس نے پیغمبر سے مقابلہ کیا۔ اب اگر پیغمبر کسی کو حد یا قصاص میں قتل کرے تو وہ اس حدیث میں داخل نہ ہوگا)۔

حُذُوْا عَنِّيْ فَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهِنَّ سَبِيْلًا - مجھ سے اللہ تعالیٰ کے حکم حاصل کرو اس نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکال دی (جس کا وعدہ اس آیت میں کیا تھا وَ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهِنَّ

کا سیوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے ہر ایک محتاج شخص اس کو کھائے)۔

ثَلَا ثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهَمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُسْبِلُ - تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں (اس پر نظر رحمت نہیں کرنے کا) ان تین میں ایک وہ ہے جو اپنی ازار لٹکائے (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے اپنا کپڑا ضرورت سے زائد صرف کرے اس میں ہر ایک کپڑے کا اسراف آ گیا ازار ہو یا قمیص یا انگر کھایا عمامہ مطلب یہ ہے کہ کبر اور غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے کبر اسی کی شان ہے اسی کو سزاوار اور زیبا ہے اس کے سوا سب لوگ عاجز اور محتاج ہیں ہمارے زمانہ میں دکن کے لوگ انگر کھا میں اسراف کرتے ہیں بے کار چنٹ ڈال کر کپڑا تلف کرتے ہیں افغانی لوگ پا جامہ میں بہت سا کپڑا ضائع کرتے ہیں بخارا والے بڑے بڑے عمامے اور پگڑیاں باندھتے ہیں۔ یہ سب اسراف میں داخل ہے اگر بقدر ضرورت کپڑا بناتے تو باقی کپڑا اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے کام آتا۔ یہی نہیں ان کو تو فخر اور تکبر کی لت پڑ گئی ہے لوگ یہ کہیں صاحب بڑے امیر آدمی ہیں۔ ایک تھان کا انگر کھا اور دو تھان کا جامہ تمیہ بناتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے باب میں یہ حدیث ہے لیکن جو کوئی فخر اور تکبر کی راہ سے ایسا نہ کرے بلکہ غفلت میں اس کی ازار لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے)۔

سَابِلَةٌ رَجُلِيْهَا بَيْنَ مَرَاةٍ تَيْنِ - ایک عورت دکھائی دی جو اپنے پاؤں دونوں پکھالوں کے درمیان لٹکائے ہوئے (اونٹ پر) جا رہی تھی نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور لعنت کی رو سے مُسْبِلَةٌ ٹھیک ہے ایک روایت میں سَابِلَةٌ ہے یعنی پاؤں چھوڑے ہوئے۔

مَنْ جَرَّ سَبَلَهُ مِنَ الْخَيْلِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْه يَوْمَ الْقِيَامَةِ - جو شخص اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو غرور کی راہ سے کھینچے گا (یعنی ان کو پہن کر زمین پر گھسٹا چلے گا) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت اور شفقت کجا اس کو تمام لوگوں میں اپنی بے التفاتی اور بے توجہی

پر (یعنی مونچھ کے دونوں کناروں پر) بہت بال تھے۔

حَدِّ السَّلَا فَمَرَّةً عَلَيَّ سَبَّالِهِمْ - ابوطالب نے حضرت حمزہ سے کہا تو بھی ایسا کر وہ بچہ دان (جو مشرکوں نے نماز میں آنحضرت کی پیٹھ پر رکھ دیا تھا) لے کر ان کی مونچھوں پر پھرا (یہ ان کی سزا ہے)۔

سُنْبُلَةٌ - ایک برج ہے یا بارہ برجوں میں سے عرب لوگ کہتے ہیں سُنْبُلُ الْمَرْجِ کھیت میں ہالی آگئی۔

وَإِذَا كَانَ لَهُ سُنْبُلَةٌ كَسُنْبُلَةِ السِّنْوَرِ وَالْفَارِ قَلَا يُوْكَلُ لِحْمَهُ - اگر سنبال (جو ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اس کی کھال نہایت عمدہ اور ملائم ہوتی ہے اسکو امیر لوگ پہنتے ہیں یہ حقایق اور ترک کے ملک میں بہت کثرت سے ہوتا ہے) کی دم ایسی ہو جیسے بلی یا چوہے کی ہوتی ہے تو اسکا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔

نُوبٌ سُنْبُلَانِيٌّ - بہت لمبا دراز کپڑا۔

سُنْبُلَانٌ اور سُنْبُلٌ - دونوں شہر بھی ہیں ملک روم میں ان میں بیس فرسخ کا فاصلہ ہے۔

سُنْبُلَانِيٌّ - اس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

سِنٌّ - ایک عمارت کا نام ہے بغداد کے اطراف میں۔

فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّنِيَّ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ السَّنِيَّةُ - (قسی کپڑا جس کے پہننے سے آنحضرت ﷺ نے ممانعت کی ہے میں نہیں پہچانتا تھا کیسا ہوتا ہے) جب میں نے سین کے کپڑوں کو دیکھا تو مجھ کو معلوم ہوا قسی وہی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ سنی ایک کپڑا ہے جو کمان کے چورے سے بنایا جاتا ہے۔

سَبْنِيٌّ یا سَبْنُدِيٌّ - بور بچہ (جو شیر سے چھوٹا اور اس پر کالے کالے یا سفید ٹپکے ہوتے ہیں یہ جانور بڑا غصیلا اور سخت موذی ہوتا ہے ہندی میں اس کو تیندوا کہتے ہیں شام بن ضرار نے جو حضرت عمرؓ کا مرثیہ کہا ہے اس میں کا ایک شعر یہ ہے۔

وَمَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتَهُ - بَكْفِي سَبْنِيٌّ  
أَزْدَقِ الْعَيْنِ مُطْرَقِيٍّ مَجْهُوِيٍّ أَمِيدِنِيٍّ كَمَا أَكِي مَوْتِ أَيْ نِيلِ  
آنکھ والے سر جھکائے ہوئے تیندوے کے ہاتھ پر ہوگی (مراد ابولولو) مردود ہے جس نے عین نماز میں زہر آلود خنجر سے آپ

سَبْنُلَاوہ راہ یہ ہے کہ مہصنہ کو رجم کرو اور غیر مہصنہ کو سو کوڑے مارو جب وہ زنا کی مرتکب ہو۔)

إِلَّا سَبَّالٌ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ لِكَانَا جُورًا حَرَامٌ هِيَ لِعَيْنِ كَيْزُ كَا اسراف ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہے (اسی طرح ہر لباس میں جس سے بیکار کپڑا ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے۔

السَّبَّالَتَانِ طَرَفَا الشَّارِبِ - سبالہ کہتے ہیں مونچھ کے کنارے کو (جواب کے دونوں طرف ہوتا ہے اسکا بھی کتروانا مستحب ہے اگر نہ کترائے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ وہ منہ کو نہیں چھپاتا نہ کھانے کی چکنائی ان میں لگتی ہے حضرت عمر سبالہ رکھتے تھے اس کو نہیں کترتے تھے)۔

فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ - پھر وہ شخص جس نے جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے۔

مَنْ اغْتَبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں گرد آلود ہوں (اللہ کی راہ ہے یہاں ہر ایک نیک کام مراد ہے مثلاً جہاد یا طلب علم وغیرہ)۔

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَبُوجِعَ - جو شخص (دین کا) علم حاصل کرنے کے لئے (اپنے ملک یا اپنے گھر سے) نکلے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ کر آئے (یعنی طالب علمی کے) زمانہ تک اس کو مجاہدین کا سا ثواب ملتا رہے گا)

وَمَنْ كَلَّمَ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ - جو شخص نجات کے رستہ پر علم سیکھ رہا ہو نجات کا رستہ یہ ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کر رہا ہو نہ اس لئے کہ لوگ میری تعظیم اور توثیق کریں مجھ کو بڑا مولوی یا علامہ یا مجدد کہیں یا دنیا کمانے کی نیت ہو سرکاری نوکری یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے علم سیکھے۔

مَاءُ الْحَمَامِ سَبِيلُهُ سَبِيلُ الْمَاءِ الْجَارِي - حمام کے پانی کا حکم وہی ہے جو بہتے ہوئے پانی کا ہے (یعنی وہ پاک ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ - آنحضرت کے دونوں سبلوں



## لَعَالِيكَ يَا رَبِّ

کو زخمی کیا، یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر مسلمان کے دل پر قیامت تک نقش رہے گا اور وہ مجوسی سے ہمیشہ ہوشیار رہیگا۔  
سَبَّحُونَهُ - لومڑی کے کھالوں کی پوشتیں۔

كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَبَّحُونَهُ مِنْ جُلُودِ الْعَقَابِ كَانَ إِذَا صَلَّى لَمْ يَلْبَسْهَا - امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس ایک پوشتیں بھی لومڑی کے کھالوں کی آپ نماز میں اسکو نہیں پہنتے تھے (حالانکہ ہر چیز ادا بخت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھنا درست ہے مگر امام صاحب احتیاط کی راہ سے نماز میں اس کو نہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ مردار کھالوں کی تھی؛ بعض نے کہا سبب سبب جو نہ مغرب ہے آسمان گون کا (یعنی آسمانی رنگ کی ایک پوشتیں آپ کے پاس تھی۔)  
سَبَّةٌ - بوڑھا ہو کر عقل جاتی رہنا، سٹھیا جانا، غرور کرنا۔  
مُسَبَّةٌ - جس کی عقل بڑھاپے سے جاتی رہی ہو۔  
سَبَّهْلٌ - بیکار، خالی، خولی۔

لَا يَجِيئَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبَّهْلًا - تم میں کوئی آخرت میں خالی، خولی نہ آئے (یعنی اس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ يَمْشِي سَبَّهْلًا وہ یوں ہی بیکار چلتا ہوا آیا (کوئی مطلب نہیں رکھتا تھا)۔

إِنِّي لَا تُكْرَهُ أَنْ أَرَى أَحَدَكُمْ سَبَّهْلًا لَا فِي عَمَلٍ دُنْيَا وَلَا فِي عَمَلٍ الْآخِرَةِ - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں تم سے کسی کو بیکار دیکھوں نہ وہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ آخرت کا (سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے آدمی کو چاہئے کہ دلت کو عزیز سمجھے گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں اور کوئی ساعت اپنی فضول بک بک اور بربادت اور بیکاری میں صرف نہ کرے یا دنیا کا کام کرتا رہے دنیا کے علوم و فنون ہنر سیکھے، کسب معاش کرزراعت تجارت حرفت نوکری وغیرہ) یا آخرت کے کام کرے (خدا کا ذکر اسکی عبادت علم دین کا پڑھنا دین کے کتابوں کی تالیف ترجمہ طبع اشاعت وغیرہ جنگی فنون گھوڑے کی سواری، نشان اندازی، بحری لڑائی کے فنون اس کے سامان جہاز سازی، تار پیڑ و سب مراسم ہوائی لڑائی کے سامان

ایر شپ، سی پلین، ز پلین وغیرہ مدارس اور محتاج خانوں، سرائوں، پلوں، مسجدوں، شفا خانوں کی تیاری، تیبوں اور بیبوں کی پرورش اور تعلیم کے سامان، غرض مسلمان کو لازم ہے کہ ایک منٹ بھی اپنا وقت بے کار نہ گزرنے دے، افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمام قومیں کسب کمال اور تحصیل علوم فنون میں مصروف ہیں، لیکن مسلمان ہی سب سے پھسڑی رہ گئے ہیں، کھیل کود اور پتنگ بازی، شطرنج بازی، چومر، گنچہ، مرغبازی، شیر بازی، بس یہ ان کے اشغال ہیں جو نہ دنیا میں کام آتے ہیں نہ دین میں)۔

سَبِيٌّ - تید کرنا، لوٹنا، غارت کرنا، لوٹنی غلام بنانا، جیسے سبأ ہے دور کرنا، ملک بدر کرنا، مسخر کر لینا، تابعدار بنالینا۔  
سَبِيٌّ اور سَبِيَّةٌ اور سَبَايَا - یہ سب الفاظ حدیثوں میں آئے ہیں۔

سَبِيَّةٌ - تیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں اس کی جمع سَبَايَا ہے۔

تَسَعَةٌ أَعْشَارِ الرَّزْقِ فِي التِّجَارَةِ وَالنُّجْرَةِ الْبَاقِي فِي السَّبَايَا - روزی کے نو حصے تو اللہ تعالیٰ نے تجارت اور سوداگری میں رکھے ہیں اور باقی ایک دسواں حصہ جانوروں کی نسل بڑھانے میں (یعنی گائے، بکری، بھینس اور گھوڑے وغیرہ کی نسل بڑھانا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں لِأَلِ فُلَانٍ سَبَايَا - ان کی اولاد کے پاس بہت چوپائے ہیں یعنی گورو وغیرہ اس کی جمع سوابی ہے، اصل میں سابیا کا معنی وہ جملی ہے جس میں بچہ رہتا ہے۔

اتَّخَذَ مِنْ هَذَا الْحَرْبِ وَالسَّبَايَا قَبْلَ أَنْ يَلِيكَ عِلْمَةٌ مَن قُرَيْشٍ لَا تَعُدُّ الْعَطَاءَ مَعَهُمْ مَالًا - (حضرت عمرؓ نے ظلیان سے کہا تمہاری تنخواہ سالانہ کیا ہے انہوں نے کہا دو ہزار درہم حضرت عمرؓ نے کہا تو ایسا کر) کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ تجھ پر قریش کے وہ لوٹنے سے حاکم بنیں جن کی تنخواہ کو تو کچھ مال نہ سمجھے (اس قدر کم تیری تنخواہ مقرر کریں)۔

مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ يَسْتَبِي قُلُوبَ النَّاسِ لَمْ



سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً يَابِسَةً عَشْرَةَ - سوله اونٹ -

سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ - امام چھ دن یا چھ مہینے یا چھ برس غائب رہینگے (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے جو یقیناً راوی کا افترا ہے یا غیبت صفری مراد کیونکہ غیبت کبریٰ پر تو امامیہ کے اعتقاد کے موافق اب تک ہزار برس سے زیادہ گزر چکے ہیں اور بارہویں امام یعنی محمد بن حسن عسکری اب تک ظاہر نہیں ہوئے اور لطف یہ ہے کہ بعض امامیہ سے میں نے سنا ہے کہتے ہیں جب چالیس کامل مومن دنیا میں ہو جائینگے تو امام ظاہر ہوں گے حالانکہ کروڑوں شیعہ موجود ہیں کیا چالیس بھی ان میں مومن نہیں ہیں؟

اصل یہ ہے کہ یہ سب نئی ہوئی باتیں ہیں -

پہراں نئی پرند مریدان می پرانند - ان اماموں نے نہ کبھی امامت کا دعویٰ کیا نہ ان کو امامت (حکومت) حاصل ہوئی 'بنی امیہ اور عباسیہ کے ذر سے ہمیشہ اپنی جان بچا کر گوشہ عافیت میں چھپے رہے - کیا امامت اس طرح ہوتی ہے؟ آخری زمانہ میں سچے امام مہدی محمد بن عبد اللہ نامی ظاہر ہوں گے جو بنی فاطمہ میں سے ہونگے وہ بیشک امام ہونگے کافروں کو سزا دینگے اسلام کی اشاعت کریں گے مخالف مولویوں اور صوفیوں کو خوب سزا دینگے جو نفسانیت اور تعصب سے مالا مال اپنے اپنے خاندانوں اور بزرگوں کے رسوم کے تابع ہیں نہ ان کو قرآن سے غرض ہے نہ حدیث سے اللہ ایسے مولویوں اور درویشوں سے بچا کر رکھے سب سے زیادہ دشمن ان کے حضرت امام مہدی ہوں گے آپ صاحب سیف اور حکومت ہوں گے اس لیے ان کے سر کو بی قرار واقعی کر دیں گے البتہ اگر امامت سے دینی امامت اور پیشوائے مراد لیا جائے تو بیشک یہ سب امام ہمارے دینی پیشوا اور مقتدی تھے اللہ تعالیٰ ہم کو ان بارہ اماموں کی محبت پر قائم رکھے اور انہی کی غلامی میں ہمارا حشر کرے آمین یا رب العالمین -

مستور - چھپانا -

يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ - جو شخص باتیں بنانے کا علم رکھے ہے (تقالی جگت قافیہ) اس کی فرض قبول ہوگی نہ نفل - فَاصْطَلْفِي عَلَيَّ سَبِيَّةً - اس نے ایک لونڈی کو مجھ پر مقدم کیا (اسی کی طرف نازل ہے مجھ کو نہیں پوچھتا) - خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سُبُوْا - ہم کو اور جو لوگ قید ہوئے ہیں ان کو چھوڑو - ہم ان کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں -

لَمْ يَسْتَجِلِّ السَّبَاءَ - آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا -

### باب السین مع التاء

سِتَّةٌ 'بری بات' 'عیب'

سِتَّةٌ - چھ مرد -

سِتَّةٌ - چھ عورتیں اور عوام لوگ اسکو بمعنی مالکہ اور سیدہ

استعمال کرتے ہیں -

إِنَّ سَعْدًا خَطَبَ امْرَأَةً بِمَكَّةَ فَقِيلَ لَهَا تَمَشِيْ عَلَى سِتِّ إِذَا أَقْبَلَتْ وَعَلَى أَرْبَعٍ إِذَا أَدْبَرَتْ - سعد بن ابی وقاصؓ نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لوگوں نے کہا جب وہ سامنے آتی ہے تو چھ لے کر آتی ہے (دونوں چھاتیاں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ بہت موٹی تازی عورت ہے اور اس کی چھاتیاں بڑی بڑی ہیں) اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار لے کر جاتی ہے (دونوں سرین اور دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ چوترا اس کے ایسے پر گوشت ہیں گویا زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں یہ عورت غیلان کی بیٹی تھی قبیلہ ثقیف میں سے اور عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھی) -

قَدْ بَلَّغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ - ہم چھ ہزار کو پہنچ گئے تھے (صحیح دس ہزار ہے یہ راوی کا وہم ہے) -

وَلَنَحْنُ مَا بَيْنَ السَّتْمَانِيَّةِ إِلَى السَّبْعِمِائِيَّةِ - ہم چھ سو سے لے کر سات سو آدمی تھے -

چوتھیاہ کی بڑی بات کے مدعی نہیں ہوتے لیکن ان کے مرید ہی انہیں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں - (م)



## ش ط ظ غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لَعَالِي الْحَرِيصِي

مَسْتَلٌ - تنگ رستہ -

مَسْتُولٌ - جہاز کی لمبی لکڑی یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے  
اصل میں مستول کا معنی جس پر سے گوشت نکال لیا گیا ہو -

فَيَسِّرْنَا نَحْنُ لَيْلَةً مُنْسَا يَلِينُ عَنِ الطَّرِيقِ نَعَسٌ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - (ابوقادہ نے کہا ہم آنحضرت کے ساتھ  
تھے ایک سفر میں) ایک رات ایسا ہوا ہم راستہ سے الگ ہو کر  
ایک کے پیچھے ایک چلے آنحضرت اونگھنے لگے (آپ پر نیند کا  
غلبہ تھا) -

مَسَائِلٌ - جمع ہے تنگ راستے -

سَسْتَهُ - پیچھے لگنا کون پر مارنا - (دبر پر) -

سُسْتَاهِي - بڑے کون والا -

سَسْتَهُ اور سَسْتَهُ اور سَسْتَهُ اور سَسْتَهُ - کون حلقہ دبر کو  
بھی کہتے ہیں اسی طرح است ہے -

إِنْ جَاءَتْ بِه مُسْتَهًا جَعَدًا فَهُوَ لِفَلَانٍ - اگر اس  
عورت کا بچہ بڑے بڑے چوڑا والا گھونگر بال والا پیدا ہو تب تو  
وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے -

مَرًا أَبُو سُفْيَانَ وَمَعَاوِيَةُ خَلْفُهُ وَكَانَ رَجُلًا  
مُسْتَهًا - ابوسفیان گذرا اور معاویہ اس کے پیچھے تھے وہ بڑے  
بڑے چوڑا والے آدمی تھے -

بِزُحْفُونَ عَلِيٌّ أَسْتَاهِيهِمْ - اپنے چوڑوں پر گھسنے  
ہوئے چلیں گے -

وَكَيْفَ السَّهِّ الْعَيْنَانِ - پیچھے کا ڈاٹ آنکھیں ہیں (جب  
سو گئے تو ڈاٹ کھل گیا) -

### باب السنين مع الجيم

سَجِبٌ - پرانی منگ -

قُلْتُ سَجِبٌ - تین پرانی منگیں -

سَاجِبٌ - پرانی منگ - سَجِبٌ جمع ہے سَاجِبٌ کی -

سَجٌّ - پانچا نہ تپلا ہونا -

سَسَجٌ - پانی ملا ہوا دودھ -

إِنَّ اللَّهَ لَقَدْ أَرَاكُمْ مِنَ السَّجَةِ وَالْعَجَةِ - اللہ تعالیٰ

رَجُلٌ لَّهُ سِتْرٌ - جس کے پاس روزی کا کوئی ذریعہ  
ہو (جو اس کو بھیک مانگنے سے روکتا ہو) -

لَا تَسْتَرُوا الْجُدْرَ - دیواروں پر کپڑے مت منڈھو  
(جیسے مسرف اور مغرور لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھت پر اور  
دیواروں پر نقش و نگار اور کپڑے لگاتے ہیں جب گھروں کی  
دیوار پر کپڑا چڑھانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں چڑھانا اور  
اوڑنا بھی ناجائز ہوگا) -

مُسْتَرٌ - وہ جو نمازی اپنے سامنے لکڑی وغیرہ لگا لے آڑ  
کرنے کے لئے -

مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسْتَرَهُ اللَّهُ وَعَفَا عَنْهُ قَالَ اللَّهُ أَكْرَمُ  
مِنْ أَنْ يَعُوذَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ - جو شخص ایسا کام کرے  
جس پر حد شرعی لازم آتی ہے (مثلاً زنا کرے شراب پیئے) پھر  
اللہ تعالیٰ اس کو چھپا دے اور توبہ کرنے پر معاف کر دے تو وہ  
اس سے زیادہ کریم ہے کہ جس قصور کو معاف کر دے پھر اس پر  
سزا دے (یعنی جب اس نے توبہ کر لی اور دنیا میں بھی اپنا عیب  
چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے اس کا عیب فاش نہیں کیا تو آخرت  
میں بھی اس پر عذاب نہ ہوگا البتہ اگر توبہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کا  
اختیار ہے قیامت کے دن چاہے تو اسکو معاف کر دے یا عذاب  
کرے - اسی طرح اگر دنیا میں شرعی سزا اسکول گئی مثلاً کوڑے  
لگائے گئے یا رجم کیا گیا تب بھی اب آخرت میں اسکو عذاب نہ  
ہوگا اور یہ سزا اسکے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی - اہل حدیث کا یہی  
قول ہے اور بعض احناف یہ کہتے ہیں کہ شرعی سزا اس کو دینے  
جانے سے آخرت کا گناہ ساقط نہ ہوگا اس کے لئے توبہ ضروری  
ہے) -

مَسْتَرٌ عَرِيَانَةٌ - اس کی برہنگی کو ڈھانپنا (یعنی اس کو کپڑا  
پہنایا) -

نُسْتَرٌ - ایک شہر کا نام ہے جسکو شوستر بھی کہتے ہیں -

سُتُوقٌ - بامُتُوقٌ - کھوٹا روپیہ -

مُسْتَقَّةٌ - لمبی آستین کی پوتین -

سَتَلٌ - ایک کے پیچھے ایک نکلنا قطرہ قطرہ بہنا -

سَتَلٌ - پیچھے لگنا -

کسی کو یہ عجدہ کرے تو وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ دوسرے عجدہ تعظیم (تحتیت) جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں اور رئیسوں اور سرداروں کو کیا جاتا ہماری شریعت میں یہ بھی حرام ہو گیا، فرشتوں نے حضرت آدم کو اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کو اور معاذ نے آنحضرت کو اور اونٹ نے آنحضرت کو جو عجدہ کیا وہ یہی عجدہ تحتیت تھا نہ عجدہ عبادت۔

كَانَ كَسْرِي يَسْجُدُ لِلطَّلَعِ - کسری (بادشاہ ایران) طالع کے لئے جھک جانا (طالع وہ تیر جو نشانہ کے اوپر سے گذر جائے اس کو مقطرطس یعنی اس تیر کی طرح بگھتے ہیں جو نشانہ پر لگ جائے اور جو تیر نشانہ کے دائیں بائیں گرے اس کو عاضد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تیر انداز کے سامنے جھک جاتا تھا اس کی خاطر کرتا تھا از ہری نے کہا معنی یہ ہے کہ جب وہ تیر مارتا اور نشانہ سے اونچا ہوتا تو جھک جاتا تا کہ تیر اسکا بید با جا کر نشانہ پر پڑے عرب لوگ کہتے ہیں اَسْجَدَ الرَّجُلُ یعنی اس نے سر جھکا لیا اور خمیدہ ہو گیا۔

وَقُلْنَا لَهُ اَسْجُدْ لِلْيَلِي لِيَلِي فَاسْجَدَا - انہوں نے اونٹ سے کہا لیلی کے لئے جھک جا (تا کہ لیلی سوار ہو جائے) وہ جھک گیا۔

سَجَدَ - عاجزی کی۔

سُجُودُ الصَّلٰوةِ - نماز کا عجدہ کیونکہ عجدے سے بڑھکر دوسری کوئی عاجزی نہیں ہے اہل ہند پاؤں پڑنا کہتے ہیں بادشاہ یاریس کی قدمبوسی یعنی اس کے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں۔ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحَدَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - حضرت عائشہ آپ کے عجدے کے مقام کے برابر یعنی ہوئی تھیں (آپ جب عجدہ کرنا چاہتے تو نماز کے اندر ہی ان کو چھو دیتے وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں)۔

مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ سَكَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا - اس سے بڑھ کر لمبا میں نے کوئی عجدہ نہیں کیا (یعنی کسوف کے عجدے سے)۔

مِنْ اَيِّنْ سَجَدْتَ يَا سَجْدَتَ - تم نے سورہ ص میں کیوں عجدہ کیا یا سورہ ص عجدہ والی کیونکر ہوئی۔

نے تم پر روزی کشادہ کی تم کو پانی ملے ہوئے دودھ اور اونٹ کو زنجی کر کے اس میں سے جو پانی نکالتے ہیں اس سے نجات دی (بعض کہتے ہیں عجدہ اور عجدہ دو ہتوں کا نام تھا جنکا عرب لوگ پوجا کرتے تھے)۔

سَبَّحٌ - گانا پیش کرنا۔

سَبَّحٌ اور سَبَّحًا - نرمی سہولت کم گوشت ہونا۔

سَبَّحٌ - سامنے مقابل۔

سَبَّحٌ - رث بن سوید کی بیٹی جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا پھر اس نے مسیلہ کذاب سے نکاح کر لیا یہ عورت یہاں تک کہ عرب میں مثل مشہور ہوئی۔

اَعْلَمُ مِنْ سَبَّاحٍ - سباح سے زیادہ پرشہوت اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی زیادہ آفاق تھی یہ بھی ایک مثل ہے۔

اَلْكَذْبُ مِنْ سَبَّاحٍ - سباح سے زیادہ جھوٹی۔

وَامْشُوا اِلَى الْمَوْتِ مِنْهُ سُبْحًا اَوْ سُحْحًا -

حضرت علیؓ جنگ صفین میں اپنے لوگوں سے فرما رہے تھے چلو موت کی طرف نرمی اور سہولت کے ساتھ چلو (یعنی موت سے گھراؤ نہیں خوشی اور اطمینان کے ساتھ موت کو لو)۔

اِذَا مَلَكَتْ فَاسْجُحْ - (حضرت عائشہ نے جنگ جمل میں حضرت علیؓ سے کہا جب تم مالک ہو گئے (تمہاری فتح ہوئی تم غالب ہوئے) تو اب نرمی سے پیش آؤ (قصور معاف کرو)۔

عرب میں یہ مثل مشہور ہے اِذَا مَلَكَتْ فَاسْجُحْ - یعنی جب تو غالب ہو جائے اور مالک اور غالب بن جائے تو رعایا پر نرمی کرو۔

مَلَكَتْ فَاسْجُحْ - تم مالک بن گئے اب نرمی اور مہربانی کر دے امر ہے اسماح سے یعنی نرمی کرنا۔

سُجُودٌ - عجدہ کرنا جھک جانا سیدھا ہونا۔

سَجَدٌ - پھول جانا۔

سَاجِدٌ - عجدہ کرنیوالا۔ سَجَدٌ اس کی جمع ہے۔

سَجْدَةٌ - ایک بار جھکنا۔

سَجْدَةٌ - پیشانی یا ناک زمین پر رکھنا یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک عجدہ عبادت وہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر دوسرے

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَةُ الْحَائِيَةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------------

شرک کی طرح قبروں کو چومنا چاہنا ان پر چراغ لگانا، صندل چادر شرینی چڑھانا، نذر کار و پیہ رکھنا ان کی طرف رکوع یا سجدہ کرنا، ان سے مرادیں مانگنا، ان کی منت کرنا، وہاں عرضیاں لٹکانا یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اگر اہل قبور سے وہ مراد مانگے جو خاص اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے جیسی رزق کی کشائش، اولاد دینا، بیماری سے چنگا کرنا تو مشرک ہو جائے گا اسلام سے خارج محاذ اللہ۔

تَسْجُدٌ تَحْتَ الْعُرْشِ - سورج عرش کے تلے جا کر سجدہ کرتا ہے (یعنی اس کے ڈوبنے کو سجدے سے تشبیہ دی ورنہ سورج کی پیشانی کہاں ہے کہ وہ سجدہ کرے، مطلب یہ کہ ہر غروب کے وقت آگے چلنے کی اجازت پروردگار سے طلب کرتا ہے اگر سجدہ سے یہ مراد ہو کہ پروردگار کے سامنے اپنی تابعداری اور انقیاد ظاہر کرتا ہے تو اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ امر تو ہر وقت موجود ہے غروب کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے اب ایک اعتراض اور ہے وہ یہ ہے کہ آفتاب تو ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں طلوع یعنی ہر آن اس کا طلوع اور غروب جاری ہے پھر ایک خاص وقت کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سجدہ سے سجدہ حالی مراد ہے جیسے درخت پہاڑ پتھر وغیرہ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں تو ہر آن اس میں سورج سجدہ حالی کر کے طالب اجازت ہوتا ہے کہ آگے چلوں یا لوٹ جاؤں رہا عرش کے تلے ہونا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پروردگار عالم کا عرش اس قدر بڑا ہے کہ تمام آسمان زمین اس کے سامنے ایک چھلے سے بھی کم ہیں جو ایک میدان میں پڑا ہو تو سورج کو کیا۔ تمام آسمانوں اور زمینوں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عرش کے تلے ہیں اور ان کا دورہ اس تحسنت کو باطل نہیں کرتا کیونکہ ان کا مدار بھی عرش کے تلے ہی ہے اگرچہ اس جواب سے پوری تسلی نہیں ہوتی کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ سورج کہاں جاتا ہے پھر یہ حدیث بیان فرمائی اس سے یہ نکلتا ہے کہ کوئی خاص وقت سورج کی حرکت کا مراد ہے اور ممکن ہے کہ طلوع اور غروب سے خط استوا کا طلوع اور غروب مراد ہو اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا واللہ اعلم۔

يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ - آنحضرت ﷺ جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔  
سَهَا سَجْدَةً حَتَّى قَامَ يَسْجُدُهَا اَيْ خَضَّ اَيْ سَجَدَ  
بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرے (اور قیام کو چھوڑ دے)۔  
لَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ - ان تہجد کی گیارہ رکعتوں میں آپ سجدہ بہت لمبا کرتے۔  
صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ -  
میں نے ظہر کی نماز کے بعد آنحضرت کے ساتھ سنت کا دو گانہ پڑھا (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت ظہر سے پہلے چار رکعت سنت نہیں چھوڑتے تھے)۔

مَا يُكْرَهُ مِنْ اِتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُورِ - اس باب میں یہ بیان ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا مکروہ ہے (یعنی قبروں کو برابر کر کے وہاں مسجد بنا دینا یا قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ قبروں کی طرف نماز پڑھے۔ اگر مقبرہ ویران ہو گیا ہو اور وہاں قبروں کا نشان منہ رہے تو اس میں مسجد بنانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ مقبرہ بھی مسجد کی طرح وقف ہے۔ اسی طرح کسی بزرگ یا صالح کی قبر کے پاس مسجد بنانا برکت حاصل کرنے کے لیے نہ اس کی تعظیم کے لیے اس کراہت میں داخل نہ ہوگا۔ کذائی مجمع البحار۔

مترجم۔ کہتا ہے صاحب مجمع البحار کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگوں کے قبور سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح ان کی زیارت قبور سے فیوض باطنی اور انشراح صدور حاصل ہوتے ہیں یا نہیں اس میں ایک جماعت علمائے ظاہر کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے بجز عبرت اور موت کی یاد دہانی اور میت کے لیے دعا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہے مگر حضرات صوفیہ اور ایک جماعت کثیر علمائے دین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے قبور سے زائرین کو طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں خیر کچھ ہی ہو مگر قبور کی زیارت بطریق سنت کرنا چاہے۔ یعنی جیسی آنحضرت اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے اور اہل بدعات اور

## لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

فَصَلَّى نَمَائِي سَجْدَاتٍ - آپ نے چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتیں پڑھیں (جیسے رات کی تہجد یا تراویح کی آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے)۔

فَسَجِدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْ رَمَا يَقْرَأُ أَحَدَكُمْ خَمْسِينَ آيَةً - آپ ایک سجدہ اس میں اتنی دیر کرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھے (جبلی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سجدہ تلاوت اور شکر کے سوا اور بھی خالی سجدہ محض ثواب کے لیے کر سکتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیا کہ حدیث میں نماز کا سجدہ مراد ہے)

وَنَحْنُ سُجُودٌ - ہم لوگ سجدے میں تھے  
إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يُسْرِبُهُ خَوْسًا جَدًّا - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ (شکر کے لیے) سجدے میں گر پڑتے، معلوم ہوا سجدہ شکر سنت ہے جب کوئی خوشی کی بات سنے یا کوئی بلا دفع ہو اور بعض حنفیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر سجدہ شکر حق تعالیٰ کی نعمت پر مسنون ہو تو ہر دم سجدہ میں ہی رہنا چاہیے کیونکہ سانس کا اندر جانا اور باہر آنا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے ان کا جواب یہ ہے کہ یہ معمولی نعمت ہے اس کے لیے معمولی عبادت نماز روزہ مقرر ہے اور سجدہ شکر اس نعمت پر مسنون ہے جو اتفاقی اور حادث ہونہ ان نعمتوں پر جو ہمیشہ جاری ہیں۔

رَأَى نَعَاشِيًا فَسَجَدَ - آنحضرت ﷺ نے ایک بے دست و پا ناقص الخلقیت شخص کو دیکھا تو سجدہ شکر کیا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو پورے اعضا عنایت فرمائے (اسی طرح اگر مجذوم یا اور کوئی آفت والے کو دیکھے تو بھی سجدہ شکر کرے اور یہ دعا پڑھے الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا مگر علماء نے کہا ہے کہ یہ سجدہ اور دعا اس آفت زدہ سے چھپا کر کرے تاکہ اس کو رنج نہ ہو البتہ فاسق معین کو دیکھ کر اس (اللہ) کے سامنے سجدہ کرے کہ حق تعالیٰ نے اس کو گناہوں سے محفوظ رکھا اس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید اس فاسق کو عبرت ہو اور وہ شرمندہ ہو کر توبہ کرے)۔

سَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ الْجَنُّ وَالْإِنْسُ - آپ کے ساتھ جب آپ نے سورہ انجم سنائی تو مسلمان اور مشرک جن اور آدمی سب نے سجدہ کیا (جنوں کا سجدہ کرنا شاید آنحضرت کے فرمانے سے صحابہ کو معلوم ہوا ہوگا) بات یہ تھی کہ سورہ وانجم آپ سنار ہے تھے اتنے میں شیطان نے آپ کی سی آواز بنا کر یہ فقرہ جزدیانتک الغرانبیق العلی وان شفا عنهن لتترجعی یہ اونچے اونچے بت ان کی سفارش کی امید ہے، یعنی امید ہے کہ پروردگار کی بارگاہ میں یہ ہمارے سفارشی بنیں شیطان کے اس جملہ کو سکر مشرک لوگ بہت خوش ہوئے کہ اب تو یہ پیغمبر ہمارے بتوں کو بھی خدا نہیں جانتے تھے بلکہ خدا کی بارگاہ بہت عالی خیال کر کے وہاں تک اپنی رسائی مشکل جان کر ان بتوں کا پوجا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ قیامت کے دن یہ بت پروردگار کے پاس ہماری سفارش کر کے ہم کو تکلیف اور عذاب سے بچالیں گے بعض نے کہا یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور شیطان کی مجال نہیں ہے کہ پیغمبر کی زبان یا آواز پر تصرف کر سکے اور مشرکوں نے اپنے بتوں کے نام سن کر سجدہ کیا ہوگا جیسے لات اور عزی اور منات وغیرہ کا واللہ اعلم۔

صَلُوةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلُوةٍ - میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے سوا مسجد حرام یعنی بیت اللہ کی مسجد کے وہاں تو ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز ہوتا ہے۔

وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا - وہ اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں۔  
جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا - میرے لیے ساری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی (تو جس زمین پر نماز پڑھنا درست ہے اس سے تیمم بھی کرنا درست ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد اور طہور میں کوئی تفریق نہیں کی اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں ناپاک زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن اس پر تیمم درست نہیں اور استدلال کرتے ہیں لفظ طہیبا سے جو قرآن میں وارد ہے ہم کہتے ہیں جب وہ طہور ہوئی تو طہیب بھی ہوئی۔)

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	الحجۃ الخدیجہ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------

دوسری مسجدوں کا البتہ مسجد میں خرید و فرخت کرنا مال تجارت لانا آگے ہوئی چیز بلند آواز سے ڈھونڈنا، مسجد میں تھوک یا بلغم ڈالنا، اس کو یہود نصاریٰ کی طرح آراستہ کرنا، بے ضرورت نقش و نگار کرنا، اس میں کوڑا کچرا ڈالنا، بیہودہ شعر اس میں پڑھنا یا بیہودہ اور فحش باتیں کرنا، کچی پیاز یا لہسن کھا کر آنا، چیخنا، چلانا (اگرچہ ذکر الہی میں ہو یا قرآن خوانی میں) یہ بالاتفاق منع ہے اور جن اشعار میں خدا اور رسول کی تعریف ہو اور شرک اور کفر اور فسق و فجور کی برائی ہو یا مباح باتیں ہوں ان کا پڑھنا منع نہیں اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں جو کہا ہے کہ مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہے اور اس سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں تو یہ کلام محض بے دلیل ہے۔

عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ - تو اپنے اوپر سجدہ کو لازم کر کے شرح مصابیح میں ہے مراد سجدہ تلاوت یا نماز یا شکر ہے ان کے سوا دوسرے خالی سجدے کرنا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے ناجائز ہے۔

میں :- کہتا ہوں عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ سجدہ ایک مستقل عبادت ہے جب چاہے کرے اس میں ثواب ہی ثواب ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ افضل ہے یا قیام۔  
لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْمُفْصَلِ - آنحضرت ﷺ نے مفصل کی سورتوں میں سے کسی میں سجدہ نہیں کیا (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے قرآن کے آخری حصہ کو)۔

إِذَا رَأَيْتُمُ آيَةَ فَاسْجُدُوا - جب تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی نشانی دیکھو (مثلاً کسوف خسوف آندی زلزلہ جار کی زلزلہ باری وغیرہ) تو سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھنا شروع کر دو جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو آپ گھبرا کر نماز شروع کر دیتے سید نے کہا اگر عذاب کی نشانی سے کسوف خسوف مراد ہو تو سجدے سے مقصود نماز ہے اور جو زلزلہ آندی وغیرہ مراد ہو تو سجدے سے یہی متعارف سجدہ مراد ہے)۔

إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُوَلُّوهُ لَا أَرَبَّحَ اللَّهُ بِتِجَارَتِكَ - جب تم کسی شخص کو دیکھو مسجد میں خرید و فروخت

تَوْمٌ عَلَيْهِمْ وَأَبْنُ عُمَرَ وَأَصْحَابُ الصُّفَّةِ فِيهِ الْمَسْجِدِ - حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر مسجد میں سوتے تھے اسی طرح وہ صحابی جو مسجد کے سائبان میں پڑے رہتے ان کا گھریا نہ تھا (معلوم ہوا مسجد میں سونا درست ہے گو احتلام کا ڈر ہو بعض نے کہا مسجد کو خواب گاہ بنانا مکروہ ہے یعنی گھر ہوتے ہوئے خواہ مخواہ مسجد میں جا کر سونا۔ اسی طرح مسجد میں وضو کرنا بھی درست ہے مگر جب اس کی تری سے لوگوں کو ایذا ہوتی ہو تو مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں جانوروں اور دیوانوں اور بچوں کو جن کو تمیز نہ ہو بے ضرورت لے جانا مکروہ ہے۔ اسی طرح جس کے بدن پر نجاست ہو اور مسجد کے طوٹ ہو جانے کا ڈر ہو اس کو مسجد میں جانا حرام ہے اور مسجد میں کھانا پینا دسترخوان بچھانا بالا تفاق درست ہے ایک حدیث میں ہے جو کوئی مسجد میں سوا تعلیم علوم دین یا نماز کے دوسری غرض کے لیے آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دوسرے کے مال کو نکلے (اس کو اڑالینے کے لیے) اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا سخت گناہ ہے تو اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ احادیث صحیحہ سے اس کا جواز ثابت ہے البتہ مسجد میں غل جمانا یا خاص دنیا کی بات چیت کے لیے مسجد کو مقرر کرنا ناجائز ہے اور یہی نے شعب الایمان جو روایت کی۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أُمَّرِ دُنْيَاهُمْ - یعنی ایک زمانہ آئے گا ایسا کہ لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تو قطع نظر اس کے ضعف اسناد کے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی بات چیت کرنے کی غرض سے مسجد میں آئیں گے یہ بالاتفاق ناجائز اور قیامت کی نشانی ہے اسی طرح ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث جس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے نکالا کہ میری مسجد میں جو کوئی نیک کام کے لیے آئے مثلاً علم دین سیکھنے یا سکھانے کے لیے تو اس کو مجاہدنی سمیل اللہ کا اجر ملے گا اور جو کوئی دوسری غرض سے آئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے کا مال نکلے (یعنی اس کو حسرت ہے حسرت ہوگی اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دنیاوی غرض سے مسجد میں آئے علاوہ اس کے اس میں خاص مسجد نبوی کا ذکر ہے نہ



تَزُولُ مَسَاجِدَهُ إِلَى الْعُدِّ - جب سورج ڈوب جاتا ہے عرش کے بیچا بیچ پہنچ جاتا ہے وہاں دوسرے دن کی صبح تک سجدے میں رہتا ہے (مجمع المحرین میں ہے کہ سجدے سے مراد سجدہ طبعی ہے جیسے اس آیت میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ خیر تک)

میں :- کہتا ہوں اس حدیث کی شرح اور جو اشکالات اس میں ہیں وہ اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

مَسْجِدَةُ النَّبَاۗءِ - سجدہ تلاوت وہ پندرہ سجدے ہیں۔ ایک ایک عرف اور عد اور نخل اور بنی اسرائیل اور مریم میں اور سورہ حج کے دو سجدے اور فرقان اور نمل اور ص اور الم تنزیل السجدہ اور فصلت اور اور النجم اور انشقاق اور اقرا میں ایک ایک اور اخیر کے چار سجدے واجب ہیں جن کو عزائم کہتے ہیں کذافی مجمع المحرین۔

مترجم۔ کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک سجدے تلاوت کی سب یکساں ہیں یعنی سب سنت ہیں واجب نہیں ہیں اور بعض نے بے وضو بھی اسکا ادا کرنا جائز رکھا ہے۔

لَا مَرَاتُ الْمَرْءَةِ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا - اگر میں کسی بندے کو دوسرے بندے کیلئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اَتَسْجُدُ لِقَبْرِيْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا - (معاذ جب ملک شام سے لوٹ کر آئے تو انہوں نے آنحضرت کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام کے ملک میں اسلئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا) اگر تو میری قبر پر گزرے تو کیا اس کو سجدہ کرے گا انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اب بھی ایسا مت کر یعنی مجھ کو سجدہ مت کرو اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدہ تحیت بھی کسی مخلوق کو کرنا حرام ہے گو شرک نہیں ہے ورنہ آپ معاذ کو تجھ یا ایمان کا حکم دیتے۔

يَسْجُدُ لَكَ الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ - صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو چار پائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا نہیں اگر میں کسی بندی کو کسی بندے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا وہ

کرتا ہے (یادوکان لگاتا ہے) تو یوں کہو اللہ تیری سوداگری میں فائدہ نہ دے (اس کے لیے بددعا کرو)۔

بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَامْرًا يَسْجُدُ عَلَيَّ يَوْمَئِذٍ - اس گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا آپ نے حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کی اس پر بہا دیا گیا (معلوم ہوا زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے، بعض نے کہا اس کو کھودنا ضروری ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جس پانی سے نجاست دھوئی گئی ہو وہ پاک ہے اگر اس میں تغیر نہ ہوا ہو بعض کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔

فَقَعُوْا لَهُ مَسَاجِدِيْنَ - آدم کی طرف منہ کر کے سجدے میں گر پڑو تو لام معنی الے کے ہے گویا آدم کو سجدے کا قبلہ مقرر کیا اور سجدہ خدا ہی کے لئے ہوا اور اس پر سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ آدم کا سجدہ سجدہ عبادت نہ تھا کیونکہ سجدہ عبادت غیر اللہ کے لئے کفر ہے کذافی مجمع المحرین۔

میں :- کہتا ہوں جو آدم کو صرف سجدہ کا قبلہ قرار دیتے ہیں اور سجدہ اللہ ہی کے لئے کہتے ہیں تو کوئی قباح لازم نہیں آتی۔

مَسْجِدَ لَهُ الْبَيْتُ - اونٹ نے آنحضرت کو سجدہ کیا (یعنی اپنا سر آپ کے سامنے جھکا دیا)

اعنى بكثرة السجود - (ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا فرمائیں مجھ کو بہشت میں لے جائے آپ نے فرمایا) تو بہت سجدے کر کے (یعنی بہت نماز پڑھ) میری مدد کر (مجھ کو بہشت میں لے جانا آسان ہو، معلوم ہوا نماز بہشت کی کنجی ہے کیونکہ سب عبادتوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے)۔

مَسْجَادَهُ - سجدہ گاہ (بورے کا ٹکڑا جس پر نمازی سجدہ کرے۔

مَسْجَاد - امام زین العابدین کا لقب ہے کیونکہ آپ بہت سجدے کیا کرتے ایک روایت میں ہے کہ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھتے۔

فَاِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلَى حَيْدٍ بَطْنَانَ الْعُرْشِ فَلَمْ



ا ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ء ي ے لِحَاكَا لِحَاكِيَا

ہے پھر اس کا سلگایا جانا اس میں اور ایندھن دیا جانا کیا بعید ہے رہا گرمی کا دوزخ کی بھاپ سے ہوتا یہ بھی بالکل عقل کے موافق ہے۔ زمین کے کسی طبقہ میں دوزخ ہے اور آفتاب کی شعاعیں جب زمین پر پڑتی ہیں تو اس میں سے بھاپ نکلتی ہے، اصل سبب گرمی کا یہی ہے نہ قرب آفتاب۔ جیسے آفتاب گرمی کی علت ہو تو اونچے اونچے پہاڑوں پر اور زیادہ گرمی ہوتی حالانکہ وہاں ٹھنڈک اور سردی ہوتی ہے اور سیلون ایرشپ وغیرہ میں تھوڑی دوراڑ کر اوپر جائے تو وہاں کی ہوا سرد ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اونچے مقاموں پر زمین کی بھاپ کا اثر کم پڑتا ہے جیسے چولھے سمجھ لو جو چیز چولھے کے پاس ہو وہ گرم ہوگی جتنی دور ہوتی جائے اسی قدر چولھے کی گرمی اس میں کم اثر کرے گی اب شیطان کا سورج پر رکنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان ٹھیک دوپہر کے وقت زمین سے اوپر جا کر سورج کے قریب کھڑا ہوتا ہے دونوں چوٹیاں اسکی سورج کے ادھر ادھر رہتی ہیں اس میں کیا استبعاد ہے شیطان خود جسم ناری ہے اس کو سورج کی گرمی کا کچھ ڈر نہیں جیسے ہم خاکی ہیں مٹی سے ہم کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور یہ کیا ضروری ہے کہ شیطان آفتاب سے مل جاتا ہو بلکہ آفتاب اور سورج پرستوں کے درمیان میں آ جانا کافی ہے۔ البتہ ایک اعتراض بڑا مشکل ان احادیث کی نسبت مخالف یہ کر سکتا ہے کہ استوا اور زوال اور طلوع اور غروب سورج کا تو ہر آن وقت کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے پھر کیا شیطان ہر وقت سورج ہی کے مقابل کھڑا رہتا ہے اگر ایسا ہے تو خاص استوا کے وقت اس کا نزدیک ہونا اور زوال ہوتے ہی الگ ہو جانا حدیث میں کیسے بیان کیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان ایک تھوڑا ہے ہزاروں شیاطین ہیں پھر ہر ملک میں وہاں کے شیطان استوا کے وقت سورج کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور زوال کے وقت الگ ہو جاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

سَجَسٌ - متغیر ہونا، تیرہ ہونا، گدلا ہونا۔

تَسَجِسٌ - گدلا کرنا۔

سَجِسٌ اللَّيْلِيُّ - راتوں کا سلسلہ۔

اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔  
سَجُورٌ يَأْسُجُورٌ - ایندھن سے بھردینا گرم کرنے کے لئے۔  
سَأْجُورٌ - وہ لکڑی جو کتے کی گردن میں لٹکائی جاتی ہے اس کی جمع سَوَاجِيرٌ آئی ہے۔  
سَجُورٌ ایندھن جس سے تور گرم کریں۔

كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسَّجَرَ الْعَيْنِ - آنحضرت ﷺ کے آنکھ میں سپیدی کے ساتھ سرخی تھی یہ ماخوذ ہے سَجُورَةٌ سے یعنی سفیدی میں تھوڑی سی سرخی ملتا، بعض نے کہا سپیدی میں نیلگوئی، اصل میں سَجُورٌ اور سَجُورَةٌ تیرگی کو کہتے ہیں۔

فَصَلِّ حَتَّىٰ يَبْدُلَ الزَّمْعُ ظِلْمَهُ ثُمَّ اقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ وَتَفْتَحُ أَبْوَابُهَا - نماز پڑھ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ سیدھا ہو جائے یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا۔ اس لئے کہ اس وقت جہنم ایندھن سے بھرا ہو جاتا ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی میں ظہر کی نماز کی تاخیر کچھ جیسے دوسری حدیث میں ہے 'بر دوا بالظھر فان شدة الحر من فیح جہنم' یعنی ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرو اس لئے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھانپ سے ہوتی ہے بعض نے کہا مقصود یہ ہے کہ جب سورج سیدھا سر پر آ جاتا ہے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اس وقت شیطان اس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر ڈھل جانے کے بعد جدا ہو جاتا ہے تو شاید دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا شیطان کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ہو اور شیطان کی غرض اس وقت نزدیک ہونے سے یہ ہوتی ہے کہ سورج پرستوں کا سجدہ درحقیقت اسکو سجدہ ہو خطابی نے کہا دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا سلگایا جانا اور سورج کا شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں ہونا یہ شرع کے ان الفاظ میں سے ہیں جنکا اصلی معنی اور مطلب شارع یعنی جناب رسول کریم ہی جانتی ہیں اور ہمارا کام تصدیق کرنا ہے اور اسکو صحیح سمجھنا ان کے موافق عمل کرنا۔

مترجم۔ کہتا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل انسانی کیخلاف ہو دوزخ موجود ہے اور اس میں آگ بھی

مقصد پر چلے تو اس کو اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہ ہوگا۔ آپ نے حکم دیا تو وہ لوٹدی بالبح کو پھیردی گئی (یعنی جو کوئی دوسرے بھائی مسلمان کو فریب دے کر اپنی چیز بیچے تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا) فریب معلوم ہوتے ہی وہ چیز واپس اور مشتری کے دام پھیرنا ہوگا۔

سَجْعُ الْحَمَامِ - کبوتر کی آواز ایک ہی طرح کی مسلسل۔  
فَأَجْتَبُوا السَّجْعَ - قافیہ بندی سے پرہیز رکھ (یعنی تقریر یا تحریر میں قافیہ بندی کے لیے تکلف کرنے سے اگر بلا تکلف کوئی کلام معنی نکل آئے تو اس میں قباحت نہیں جیسے حدیث میں ہے منزل الكتاب سریع الحساب هازم الا حزاب۔

سَجْعًا كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ - دیہاتیوں کی طرح قافیہ دار کلام بولنا، تک بندی کرنا یہ آنحضرت نے اس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے خلاف میں ایک معنی سجع کلام کہا تھا۔  
وَ انظُرِ السَّجْعَ - اور تجھ کو دیکھ (جیسے کاہن لوگ کلام کہا کرتے تھے)۔

سَجْفٌ - پردہ ڈالنا۔  
اسْتَجَافٌ - چھوڑ دینا، نکالنا۔  
وَ الْكَمِيُّ السَّجْفُ - پردہ ڈال لیا۔ بعض نے کہا سَجْفٌ اس پردے کو کہتے ہیں جس کے دو ٹکڑے ہوں جیسے دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں۔

حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ - یہاں تک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا پردے کا ایک ٹکڑا جو سج میں چاک تھا۔

سَجَافٌ - پردہ اس کی جمع سَجُوفٌ اور اسْتَجَافٌ آئی ہے۔

وَجَّهَتْ سَجَافَتَهُ - تم نے اس کا پردہ کھول دیا آپ کا راز فاش کر دیا ایک روایت میں سَدَافَتَهُ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

سُجْفَةٌ - رات کا ایک حصہ عرب لوگ کہتے ہیں کہ مَضَى سُجْفَةً مِنَ اللَّيْلِ - رات کا ایک حصہ گزر گیا۔

وَلَا تَعْمُرُوهُ فِى بَقْعَةٍ وَلَا مَنَامٍ سَجِسَ اللَّيَالِي وَالْآيَامِ - اس کو جاگتے سوئے کچھ نقصان نہ پہنچاؤ برابر دن رات کے سلسلہ تک یعنی ہمیشہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَا اَيْنِكَ سَجِسَ اللَّيَالِي - میں تیرے پاس زمانہ کے آخر ہوئے تک نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آنے کا)۔ تھے ہوئے پانی کو بھی گھیس کہتے ہیں کیونکہ وہ اخیر میں رہ جاتا ہے۔

سَجْسَجٌ - معتدل زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم ہو اور وہ وقت صبح اور طلوع کے وقت ہوتا ہے۔

ظِلُّ النَّجْنَةِ سَجْسَجٌ - بہشت کا سایہ معتدل ہے نہ گرمی ہے نہ سردی عرب لوگ کہتے ہیں يَوْمٌ سَجْسَجٌ اِيَادَانِ جو نہ گرم نہ سرد۔

هَوَاءٌ هَذَا السَّجْسَجُ - بہشت کی ہوا معتدل ہے نہ گرم نہ سرد۔

اِنَّ مَرَبَّوَادِ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ فَقَالَ هَذِهِ سَجَا سَجٍ مَرَبَّهَا مُوسَى - آنحضرت ﷺ دو مسجدوں کے درمیان ایک میدان میں گزرے فرمایا یہ وہ زمینیں ہیں معتدل (نہ سخت نہ نرم) جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام گزرے ہیں۔

سَجْعٌ - قافیہ دار کلام کہنا، ایک مطلب رکھنا، ایک ہی طرز پر چلنا۔

سَاجِعٌ فِى كَلَامِهِ - اپنی بات میں سیدھی ایک روش پر چلتا ہے اس کی ضد جَانِبٌ ہے۔

سَاجِعٌ - لمبی اونٹنی خوب صورت منہ۔

سَجَاعٌ - بہت قافیہ دار کلام کہنے والا۔

تَسَجِيعٌ - قافیہ دار کلام کہنا۔

مُسَجِّعٌ - معنی۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَارَادَ وُطِيهَا فَقَالَتْ اِنِّى حَامِلٌ فَرَفَعَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا سَجِعَ ذَلِكُ الْمُسَجِّعِ فَلَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللّٰهِ وَامْرٌ بَرَدَهَا - ابو بکر صدیق نے ایک لونڈی خریدی جب اس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ کہنے لگی میں حاملہ (بچہ سے) ہوں پھر یہ مقدمہ آنحضرت تک پہنچا آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اس

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَةُ الْحَارِثِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------------

ہے سِجِّل کی یہ معنی بڑی کتاب بعض نے کہا سِجِّل طومار یعنی کاغذات کا مٹھا جس کو لپیٹ کر اس میں لکھتے ہیں، بعضوں نے کہا کھل فرشتے کا نام ہے جو بندوں کے اعمال لکھتا ہے۔  
سِجِّل - ہنگلڑ یہ معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا ڈلہ پتھر۔

عَيْنٌ سَعْوُولٌ - بہت پانی بہانے والا چشمہ۔

صَرَخَ سَجِيلٌ - لٹکا ہوا تھن۔

سَجَلَاطٌ - چیل، منہ جو عورت اپنے ہودے پر ڈالتی ہے یا کتان کے نقشی کپڑے۔

سِنَجَلَاطٌ - ایک خوشبودار گھاس ہے۔

أَهْدِي لَكَ طَلْسَانَ مِنْ حَزَنٍ سَجَلَاطِي - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک چادر خز کی سجلاطی تحفہ بھیجی گئی (یعنی کتان کی نقشی چادر)۔

سَجْمٌ - یا سَجُومٌ - دیر کرنا۔ بہانا۔

سُجُومٌ اور سِجَامٌ - بہنا، بہانا۔ جیسے سَحْمَانٌ اور تَسْجِيمٌ ہے۔

أَرْضٌ مَسْجُومَةٌ - جس زمین پر بہت بارش ہوتی ہو۔

لَقَدْ مَنَّ الْعَيْنِ آهْوَنُهُ سِجَامٌ - آنکھ کے آنسو اس کا ادنیٰ درجہ بہنا ہے۔

رَسِجَامٌ - بہنا اور ایسا کلام ہونا جو صاف اور سلیس اور دل میں اثر کرتا ہو۔

سَجْنٌ - قید کرنا، روک رکھنا، ضبط کرنا۔

سَجَانٌ - داروغہ، محبس، جیل۔

وَيُؤْتِي بِكِتَابٍ مَخْتُومًا فَيُوضَعُ فِي السِّجِّينِ -

اس کا نامہ اعمال مہر کر کے لایا جائے گا اور سجن میں رکھا جائے گا (سجن دوزخ کیونکہ وہ قید خانہ ہے پروردگار کا، بعض نے کہا

سجن ایک چٹان ہے پتھر کی سوراخ دوزخ کے نیچے اس میں

کافروں کی روصیں رہیں گی بعض نے کہا وہ ایک جگہ ہے ساتویں

زمین کے تلے وہاں المیہیں اور اس کے لشکر والے رہیں گے)۔

الَّذِينَ سَجْنُ الْمُؤْمِنِينَ وَجَنَّةُ الْكَافِرِينَ - دنیا مومن کے

لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے (کیونکہ مومن کو

فَارُفَعُ هَذَا السِّجْفَ - یہ پردہ تو اٹھا (دیکھ میں نے تجھ کو دنیا کے بدل کیا دیا)۔

سَجَلٌ - اوپر سے پھینک دینا، بہانا۔

تَسْجِيلٌ - فیصلہ لکھنا، نتھی کرنا، کاغذوں کا مسل بنانا، حکم کرنا۔

مُسَاجِلَةٌ - بیت بازی۔

فَأَمَرَ بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ لَقِصَبٍ عَلَى بَوْلِهِ - (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا) آپ نے ایک بھرا ہوا ڈول پانی کا اس پر بہا دینے کا حکم دیا۔

سَجَلٌ - بھرا ڈول اس کی جمع سَجَالٌ ہے

الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالٌ - ہم میں اور اس پیغمبر میں

لڑائی ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ

غالب ہوتا ہے جیسے ڈولوں سے پانی نکلنے والے کبھی اس کا

ڈول نکلتا ہے کبھی دوسرے کا) بعض نے کہا یہ مُسَاجِلَةٌ سے

نکلا ہے بمعنی مفاخرت یعنی کبھی ہم کو جنگ میں فخر حاصل ہوتا ہے

کبھی اس کو۔

سَجَلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذُنُوبًا - پانی کا ایک بھرا ڈول

ذُنُوبٌ بھی اسی کو کہتے ہیں تو یہ راوی کی شک ہے کہ سَجَلٌ کہا یا

ذُنُوبٌ -

الْفَتْحُ مَوْرَةَ النِّسَاءِ فَسَجَلَهَا - سورہ نساء شروع کی

اس کو مسکسل پڑھا یہ سَجَلْتُ الْمَاءَ سَجَلًا سے ماخوذ ہے یعنی

میں نے برابر لگتا پانی بہایا۔

هِيَ مُسَجَّلَةٌ لِلْبِرِّ وَالْقَابِجِ - (محمد بن حنفیہ نے یہ

آیت پڑھی هل جزاء الا حسان الا الاحسان اور کہا)

یہ آیت نیک اور بد دونوں کو شامل ہے (یعنی جو کوئی اپنے اوپر

احسان کرے اس کے بدل اس کے ساتھ بھی احسان کرنا

چاہیے)۔ مُسَجَّلٌ کہتے ہیں اس مال کو جو خرچ کیا جائے۔

وَلَا تُسَجَّلُوا أَنْعَامَكُمْ - اپنے جانوروں کو لوگوں کے

کھیتوں میں مت چھوڑو۔

فَتُوضَعُ السِّجَلَاتُ فِي كِفَّةٍ - یہ ساری کتابیں پوٹ

کی پوٹ (اعمال کا دفتر) ایک پلہ میں رکھی جائیں گی (یہ جمع

## لَعَلَّكَ الْخَائِبَةُ

لَيْلٍ سَاحٍ - رات چھپانے والی -  
فَرَاى رَجُلًا مُسَجًى - ایک شخص کو دیکھا جو اپنے تئیں  
چادر سے چھپائے ہوئے تھا -

وَلَا لَيْلٍ ذَا جٍ وَلَا بَحْرٍ سَاحٍ - نہ تورات چھپانے والی  
نہ سمندر ٹھہرا ہوا -

كَانَ حَافِلُهُ سَجِيَّةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے اخلاق آپ کی طبیعت ہو گئے تھے (آپ بلا تکلف عمدہ  
اخلاق پر عمل کرتے جیسے دوسرے لوگ اپنے نفس پر زور ڈال کر  
عمل کرتے ہیں) -

اللہ تعالیٰ عمدہ اخلاق اور صفات آپ کی طبیعت اور  
جہلت میں (ودیعت) کر دیئے تھے۔ دوسرے لوگوں کو یہ بات  
صد بار یا ضعیف اور مشقتیں اٹھا کر بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ایک  
حکیم سے پوچھا تم کو حکمت حاصل کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوا؟  
اس نے کہا بس یہ فائدہ ہوا کہ دوسرے لوگ جن کاموں کو کراہ  
کر اپنے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں میں ان کو بہ طیب خاطر  
اور طوع و رغبت کرتا ہوں۔ مولانا فضل الرحمن صاحب قدس سرہ  
ہمارے مرشد فرماتے تھے کوئی آدمی آسمان پر اڑنے نہیں لگتا،  
ولایت یہی ہے کہ شریعت کے احکام بلا تکلف اس سے ادا  
ہونے لگیں۔ -

وَقَدْ سَجًى فَوْبًا - ایک کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے  
تھے -

لَا يُوَارِي عَنكَ لَيْلٍ سَاحٍ - تجھ سے کوئی چھپانے والی  
رات چھپا نہیں سکتی -

إِذَا مَاتَ لِأَحَدِكُمْ مَيِّتٌ فَسَجُّوهُ - جب تم میں کوئی  
مر جائے تو اس کو (چادر وغیرہ سے) چھپا دو (جب تک غسل کی  
تیار ہو) تَلْقَاءُ الْقَبْلِ قَلْبِهِ كِي طَرْفٍ -

تَوَدُّ أَوْ لَهْ عَلَىٰ أَخِيهِ وَرَسَاجِبُهُ عَلَىٰ مَانِيهِ - اس کا  
پہلا حصہ آخری حصہ پر آتا ہے اور اس کا ساکن (ٹھہرا ہوا)  
حصہ حرکت کرنے والے حصہ پر آتا ہے -

سَجَّيْتُكُمْ الْكُورَمَ - تمہاری طبیعت میں کرم اور سخاوت  
احسان کرتا ہے -

بہت ملنے والی ہے وہاں کے آرام اور راحت کے مقابل دنیا  
قید خانہ ہے اور کافر دوزخ میں جانے والا ہے وہاں کی تکلف  
اور سختی کی نسبت دنیا بہت ہے، بعض نے کہا مومن اپنے نفس کو  
دنیا کے لہذا نڈ اور تاجاز عیش و عشرت سے روکتا ہے تو اس کے  
حق میں دنیا قید خانہ ہوئی اور کافر بے دہرک نفس پروری کرتا  
ہے اس کے حق میں دنیا بہت ہوئی بعض نے کہا مومن کتنا ہی  
گہنگار ہو اس کو آخرت کا دہرک لگا رہتا ہے جیسے قیدی اپنی سزایا  
برات کا انتظار کرتا رہتا ہے اور کافر کو آخرت کا خیال ہی نہیں آتا  
وہ آزادی سے خوب چین اڑاتا ہے۔ -

إِنَّ الرُّوحَ الْفَاجِرَةَ يَصْعَدُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَتَأْتِي  
السَّمَاءَ أَنْ يَقْبَلَهَا فَيَهْبِطُ بِهَا إِلَى الْأَرْضِ فَتَأْتِي الْأَرْضَ  
أَنْ يَقْبَلَهَا فَتَدْخُلُ سَبْعَ أَرْضِينَ حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى  
سَبْعِينَ وَهُوَ مَرْمُوعٌ جُنُودٍ إِبْلِيسَ (کعب احبار نے کہا عبد  
اللہ بن عباس سے) فاجر یعنی کافر کی روح کو آسمان پر چڑھا کر  
لے جاتے ہیں آسمان اس کو لینے سے انکار کرتا ہے آخر زمین پر  
اتار لاتے ہیں زمین بھی نہیں لیتی پھر ساتویں زمین میں اس کو  
لے جاتے ہیں اور سبب تک پہنچاتے ہیں وہ ابلیس کے لشکر  
والوں کا ٹھکانا ہے مجمع البحار میں ہے کہ گہنگار مومن اور کبیرہ گناہ  
کرنے والے مسلمانوں کی ارواح کہاں رہیں گی اس باب  
میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی -

میں۔ کہتا ہوں مومن کتنا ہی گہنگار ہو اس کا دفتر علیین میں  
ہے جو سبب کا مقابل ہے اور قرآن شریف میں فاجر سے مراد  
کفار ہیں۔ -

سَجَّجْنَجْلٌ - آئینہ سونا چاندی اور زعفران کے گلے ہوئے  
نکلے (یہ روی لفظ ہے)۔ -

سَجُّوْ - ٹھہر جانا -

تَسَجِيَّةٌ - ڈھانپ دینا -

مُسَاجَاةٌ - چھوٹا ہاتھ لگانا علاج کرنا -

لَمَّا مَاتَ سَجَّيْتُ بَيْرِدَ جَبْرَةَ - جب آنحضرت کی  
وفات ہوئی تو آپ کو ایک کبھی کبھی چادر سے ڈھانپ دیا -

مُسَجًى - چھپنے والا -

کے کنارے جب اللہ تعالیٰ اس کو روانہ کرنا چاہتا ہے تو ہوا بھیجتا ہے، وہ اس کو اٹھاتی ہے اور پھیلاتی ہے اور فرشتے اس پر تعینات کرتا ہے جو کوڑوں سے اس کو مارتے ہیں یہی کوڑے بجلی ہیں کذائی مجمع البحرین۔

سُحْتٌ - حرام کمانا، جڑ سے اکھیڑ ڈالنا، ہلاک کرنا جیسے اِسْحَاتٌ ہے۔

إِنَّهُ أَحْمَى لِعُجْرٍ شِ حَمَى وَكَتَبَ لَهُمْ بِذَلِكَ كِتَابًا فَمَنْ رَعَاهُ مِنَ النَّاسِ فَمَا لَهُ سُحْتٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جرش والوں کو ایک رمز (چراغہ) محفوظ کر دیا اور ایک سند اس کو لکھ دی اب جو کوئی وہاں اپنے جانور کو چرائے تو اس کا مال مفت ہوگا (یعنی جو کوئی اس کو ہلاک کر دے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا) عرب لوگ کہتے ہیں مَا لَهُ سُحْتٌ اور ذِمَّةُ سُحْتٌ اس کا مال بے تاوان ہے اس کا خون بے تاوان ہے یہ سُحْتٌ سے نکلا ہے بمعنی ہلاک کرنے کے۔

سُحْتٌ اور سُحْتٌ - حرام اور غیبت کمانی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ برکت کو مٹا دیتی ہے۔

أَتَطْعَمُونَ السُّحْتِ (عبداللہ بن رواحہ نے یہودیوں سے کہا جب انہوں نے ان کو رشوت دینا چاہی تاکہ کھجور کم آئیں انہوں نے صحابہ کو بھی اپنی طرح رشوت خور سمجھا) کیا تم مجھ کو حرام کھلانا چاہتے ہو (کیونکہ قاضی یانج جب روپیہ لے کر کوئی فیصلہ کرے تو وہ رشوت اور حرام ہے)۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُسْتَحَلُّ فِيهِ السُّحْتُ بِالْهَدْيَةِ - ایک زمان لوگوں پر آیا آئے گا کہ حرام اور رشوت کو ہدیہ اور تحفہ سمجھ کر حلال بنا لیں گے (رشوت لیں گے اور کہیں گے یہ تو تحفہ ہے اس میں کوئی قباحت نہیں حالانکہ گواہ یا قاضی یا حاکم کو تحفہ لینا بھی درست نہیں البتہ جو شخص گواہ ہونے سے پہلے یا عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے بھی اس کو تحفہ بھیجا کرتا تو اس کا تحفہ لے سکتا ہے اسی طرح عام دعوت بھی کہا جا سکتا ہے خاص دعوت ہرگز نہیں قبول کرنا چاہیے۔

السُّحْتُ هُوَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَهَبُّ الْبَيْعِ وَ كَسْبُ الْحَجَّامِ وَ تَمْنُ الْخَمْرِ وَ تَمْنُ الْمَيْتَةِ وَ حُلْوَانَ

وَمَنْ ذَا الَّذِي تَرَضَى سَجَايَاهُ كُلَّهَا - ایسا کون شخص ہے جس کی سب خصتیں پسندیدہ ہوں۔

## باب السین مع الحاء

سَحْبٌ - کھینچنا، زمین پر گھسنا، بہت کھانا پینا۔

يَسْحَبُ ذَيْلَهُ - اتراتا ہے فخر کرتا ہے۔

سَحَبَ السَّيْفِ - تلوار سونت لی۔

كَانَ اسْمُ عِمَامَةِ النَّبِيِّ ﷺ السَّحَابِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمامہ کا نام سحاب تھا۔ (سحاب کہتے ہیں ابر کو عمامہ کو اس سے تشبیہ دی)۔

فَقَامَتْ فَسَسَّحَبَتْ فِي حَقِّهِ - وہ کھڑی ہوئی اور اس کا حق چھین لیا (یعنی اس کی زمین لے کر اپنی زمین میں ملائی)۔

يَسْحَبُ فِيهِ مِزَابَانِ - اس میں دو پرنا لے بہ رہے ہیں۔

يَسْحَبُكَ بِقُرْوٍ نِكَ - تیری چوٹیاں پکڑ کر کھینچتا ہوا لائے (یہ حجاج مردود نے اسماء بنت ابی بکر کو کھلا بھیجا تھا کہ آتی ہے تو آؤرنہ میں حکم دوں گا تیری چوٹیاں پکڑ کے کھینچتے ہوئے تجھ کو لائیں گے) (کیسا حرام زدہ تھا اللہ اکبر لعنہ اللہ)۔

يَسْحَبُ لِسَانَهُ - وہ اپنی زبان بچھا دے گا لمبی کرے گا۔ (لوگ اس پر چلیں گے اس کو روندیں گے)۔

صَلَّى فِي يَوْمٍ سَحَابٍ - ابر کے دن نماز پڑھی۔  
جَعَلَ اللَّهُ السَّحَابَ عَرَابِيْلَ الْمَطَرِ - اللہ تعالیٰ نے ابر کو بارش کی چھلنیاں بنایا (اس میں چھن چھن کر پانی برستا ہے اگر ایک ہی بار دھڑے سے پانی زمین پر گر پڑتا تو سارے درخت عمارت وغیرہ خراب ہو جاتے زمین میں گڑھے پڑ جاتے مکان سب گر جاتے) اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ ابر برف کو گلا کر پانی کر دیتا ہے تاکہ جس چیز پر پہنچے اس کو نقصان نہ ہو۔ اب جو تم اولے اور گرج وغیرہ کبھی اس میں دیکھتے ہو یہ اللہ کا عذاب ہے وہ جن بندوں کو چاہتا ہے ان سے عذاب کرتا ہے۔ دوسرے حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا اَيْنَ يَكُونُ السَّحَابُ ابر کہاں رہتا ہے فرمایا ایک گنجان درخت پر سمندر

## ح ح خ د ذ ر ز س ش ص

احادیث صفات میں سے ہے ہم اس کے ظاہری لغوی معنی پر ایمان لاتے ہیں اور مخزولہ اور اہل کلام کی طرح تاویل نہیں کرتے اور اس کی کیفیت اللہ کے تفویض کرتے ہیں۔

سَحَاءٌ بِبَيْدِهِ الْيَمِينُ - اللہ کا ہاتھ بڑا دینے والا ہے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے (تول تول کر جتنا جس کو مناسب ہے اتنا اس کو دیتا ہے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے برابر خرچ کر رہا ہے مگر اس کے ہاتھ کی جمع کم نہیں ہوتی)۔

أَعْرَضَ عَلَيْهِمْ غَاظَةً سَحَاءً - (ابوبکرؓ نے اسامہ بن زید سے فرمایا) تو ابی والوں پر (جنہوں نے ان کے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا) ایک بار چھاپہ مار (دفعاً ان پر گرا پڑا ان کو مہلت مت دے نہ خبر کر)۔

وَلَلَّذُنُيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مَسْحَةٍ سَاحِيَةٍ - دنیا تو میرے نزدیک ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَحَتِ الشَّاةُ سَحْوَحًا وَسُحُوْحًا - بکری خوب موٹی ہوئی ہے (گو یا چربی بہا رہی ہے)۔

مَوْرَدٌ عَلَيَّ جَزْوٌ بِسَاحٍ - میں ایک موٹے اونٹ پر گذرا۔

يَلْقَى شَيْطَانَ الْكَافِرِ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا أَعْبَرَ مَهْرُؤًا لَا وَ هَذَا سَاحٌ - کافر پر جو شیطان مقرر ہے وہ اس شیطان سے ملتا ہے جو مومن پر مقرر ہے کیا دیکھتا ہے وہ مرجنا گرد آلود دہلا سوکھا ہے اور یہ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ فربہ ہوتا ہے (کیونکہ کافر کا شیطان خوش و خرم رہتا ہے اس کا جو مطلب ہے آدمی کو خراب کرنا دوزخی بنانا شرک اور کفر میں پھنسانا وہ حاصل ہے اور مومن کا شیطان ہمیشہ طول اور مغوم رہتا ہے اس کا مطلب وہاں پورا نہیں ہوتا اگر کبھی کبھی بہکا کر مومن سے گناہ بھی کرایا تو وہ توبہ اور استغفار کر کے پھراپے تیس پاک کر لیتا ہے۔ غرض شیطان کا داؤ اس پر نہیں چلتا جتنا مومن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہوتا ہے اتنا ہی شیطان رنج کے مارے دہلا ہوتا جاتا ہے مرگم بخت۔ قرآن اور حدیث شیطان کی موت ہے قرآن سمجھ کر پڑھنا اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہنا ان دونوں پر عمل کرنا اور سکھانا ہے اور جہاں

الْكَاهِنِ وَعَسْبُ الْفَحْلِ وَتَمَنُّ الْكَلْبِ وَ الْإِسْتِعْمَالُ فِي الْمَعْصِيَةِ - (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سخت کیا ہے رشوت لے کر فیصلہ کرنا رشوتی کی خرچی بچھنے لگانے کی مزدوری شراب کی قیمت نجوی کی شیرینی (جس سے اپنے ستارے اور آئینہ کی ہاتھیں دریافت کر کے اس کو اجرت دیتے ہیں اس میں رمال جھار سب کی اجرت آگئی) نرکو مادہ پر کدوانے کی اجرت کتنے کی قیمت اور ہر گناہ کے کام کی اجرت (مثلاً تاج رنگ، بجر، قلتہانی، دیوٹی، بھڑوے بھاٹکی اجرت)۔

الْكُسْحُتُ أَنْزَاعُ كَثِيرَةٍ فَأَمَّا الرَّشَاءُ فِي الْحَكْمِ فَهِيَ الْكُفْرُ بِاللَّهِ - سخت حرام کی کمانی کی بہت تسمیں ہیں لیکن رشوت لے کر حکم دینا (یعنی قاضی یا حاکم کا رشوت لینا یہ سب سے زیادہ سخت ہے) یہ تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے برابر ہے (معاذ اللہ کتنا بڑا سخت گناہ ہے یہ امام جعفر صادقؑ کا قول ہے)

سُحُوتٌ - پرانا کپڑا۔

مَسْحُوتٌ - پیڑ، بہت کھانے والا۔

سَسْحٌ - پوست نکالنا۔ جیسے تَسْبِیحٌ ہے۔

سَسْحُ الْأَعْمَاءِ - آنحوں کا پھل جانا۔

فَسَبِحْ شِقْفَهُ الْأَيْمَنُ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے) آپ کے داہنے جانب کے جسم کا حصہ جل گیا، اکثر روایتوں میں فُجْحَشٌ ہے معنی وہی ہے۔

سَحٌ - اوپر سے بہنا، موٹا ہونا، بہانا، مارنا، کوڑے لگانا۔

سُحُوْحٌ يَسُحُوْحَةٌ - موٹا ہونا۔

تَسْحُحٌ - بہنا۔

سَسَاحٌ - ہوا۔

سَسَاحَةٌ - بہت بہانے والی۔

يَمِينُ اللَّهِ سَحَاءٌ لَا يَغِيضُهَا شَيْئٌ أَلْوَلُّ وَ النَّهَارُ - اللہ کا داہنا ہاتھ بڑا دینے والا ہے نعمتوں کا بہانے والا ہے کوئی چیز اس کو کم نہیں کرتی رات اور دن بہاتا رہتا ہے (ہر وقت اپنے بندوں پر اس کا فیض جاری ہے ایک روایت میں يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَ - یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے لبالب ہے یہ حدیث

لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سَحْوَرِكُمْ - تم کو سحری کھانے سے (بلال کی اذان) نہ رو کے (وہ رات رہی سے اذان دیتے ہیں)۔

فَإِنَّ فِي السَّحْوَرِ بَرَكَةً - (سحری کھاؤ) سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

إِذَا تَمَّانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ - جب آپ سفر میں ہوتے اور سحر کو اٹھتے یا سوار ہوتے یا اترتے۔

سُحْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا (اس میں یہ حکمت تھی کہ کافر آپ کو جادوگر کہتے تو جادو کا اثر آپ پر ہونے سے ان کا خیال غلط ہو گیا، اس لئے کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں کرتا، جادو کی تاثیر بہ حکم الہی ہوتی ہے اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں وہ محض بے وقوف ہیں، کلام کی تاثیر اور نگاہ کی تاثیر بھی جادو ہے، اسی طرح خیال کی تاثیر مسریم جو ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کے بدولت بہت شائع ہو گیا ہے وہ بھی جادو ہے۔ اسی طرح تھیا سونی کے بعض اعمال اور اس کا سیکھنے والا اور سیکھانے والا دونوں فاسق ہیں یا کافر اور عمل کرنے والا تو بالافتق کافر ہے)۔

الْكَيْبَانُ سُبُعٌ وَ ذَكَرَ مِنْهَا السَّحْرَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات بڑے کبیرہ گناہ ہیں ان میں سے ایک جادو کرنا (یعنی جادو چلانا یا اس کا سیکھنا یا سیکھانا۔ بعض نے کہا اس کا سیکھنا جادو توڑنے کے لئے درست ہے)۔

حَدَّثَ السَّاحِرَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ - جادو کی سزا تلوار سے سزا دینا ہے (ساحری سزا اسی حدیث کے بموجب قتل ہے اور شافعی نے کہا اگر اس کا سحر کفر ہو تو وہ قتل کیا جائے گا بشرطیکہ توبہ نہ کرے۔ سحر کفر ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ستاروں کی دعوت ان کو پکارتا یا بتوں یا شیطانوں سے استمداد اور استعانت ہو جو شرک ہے اب بعض لوگ جو ہاتھ کی چالاکاکی سے شعبہ سے دکھاتے ہیں یا دواؤں کے اثر سے یہ سحر اور حرام نہیں ہے اسی طرح آلات اور مشینوں کے زور سے جو عجیب کام ہمارے زمانہ میں نکلے ہیں اگر اگلے لوگ ان کو دیکھتے تو سحری سمجھتے مثلاً

حدیث وقرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی بات سنی اس پر عمل کیا یا باپ دادا گلے بزرگوں کا شیوہ قرآن و حدیث کے برخلاف اختیار کیا بس شیطان مونا اور خوش ہو گیا)۔

حَتَّى تَأْتِنَا بِإِذْنِ اللَّهِ سِحْحًا سِمَانًا - یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے وہ ہمارے پاس موٹی تازی ہو کر آئیں۔

سِحْرًا - جادو کرنا، مکر و فریب کرنا، دور ہونا، پھیر دینا، دیوانہ کر دینا۔

إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ لِسِحْرًا - بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے (آدی کے دل پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے، اگر حق بات کے بیان کرنے میں آدی ایسی تقریر کرے تو عمدہ ہے اور نا حق بات کے لیے سحر بیانی مذموم ہے)۔

وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ لِسِحْرًا - خطبہ مختصر کرو بعض بیان جادو بھرا ہوتا ہے (یعنی خطبہ میں جامع الفاظ نصاحت کے ساتھ بیان کرو مطلب بہت الفاظ چھوڑے)۔

مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ سَحْرِيٍّ وَنَحْرِيٍّ - (حضرت عائشہ نے کہا) آنحضرت میرے سینے اور دگردگی کے بیچ میں گذر گئے (وفات کے قریب حضرت عائشہ نے آپ کا سر مبارک اپنے سینے سے لگا لیا تھا) ایک روایت میں سحری ہے معنی وہی ہے اصل میں سحر مچھوڑے کو کہتے ہیں اور نحر اس گڑھے کو جو گلے اور سینہ کے درمیان ہے۔

انْتَفَحَ سَحْرُكَ - (ابو جہل نے جنگ بدر کے لیے جاتے وقت عتبہ بن ربیعہ سے کہا جو معاویہ کا نانا تھا) کہا تیرا تو پھیڑا پھول گیا (یعنی تو جنگ سے ڈر گیا ایسا کہنے سے عتبہ کو غیرت آئی اور وہ مقابلہ کے لیے نکلا اور حضرت حمزہ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا)۔

سُحْوَرٌ - کالفظ کنی حدیثوں میں آیا ہے یعنی وہ کھانا پانی جو صبح کے قریب کھایا یا پیا جائے۔

سُحْوَرٌ - مصدر ہے یعنی سحری کھانا۔

فَلَمَّا فَرَعَا مِنْ سُحْوَرٍ هَمَّا - جب سحری سے دونوں فارغ ہوئے۔



## لَعْنَةُ السَّحَرِ

سَحْفٌ - نکال ڈالنا، پھیل ڈالنا، جو چاہے وہ کھانا، موٹنا، جلانا  
لیجانا۔

سَيَحْفِي اللِّسَانَ - زبان دراز۔  
سَحْفٌ، کوٹنا، پینا، لٹا، میٹ دینا، پرانا کرنا، نرم کرنا، موٹنا، مار  
ڈالنا، ہلاک ہونا، بہانا، دوڑنا۔

سُحُوٌّ - دور ہونا، لہا ہونا۔  
فَأَقُولُ لَهُمْ سَحْفًا سَحْفًا - تب ان میں سے کہوں گا  
جاؤ دور دور ہو۔

مَكَانٌ سَحِيْقٌ - جو مکان دور ہو۔  
مَنْ يَبِيْعُنِي بِهَا سَحْفٌ قُوْبٍ - کون اس کے بدل ایک  
پرانا کپڑا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔

اِنْسِحَاقٌ - پرانا ہونا، نرم ہونا، عاجزی ظاہر کرنا۔  
تَمَالَخَلَةَ السُّحُوْقِي - لے کھجور کی طرح (جس کے  
میوے تک ہاتھ نہ جائے)

مَنْ يَبِيْعُ عَصِيْرَ الْعَنْبِ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ حَرَامًا فَاَبْعَدَهُ  
اللَّهُ وَاَسْحَقَهُ - جو شخص انگور کا شیرہ اس کے ہاتھ بیچے جو حرام چیز  
اس سے بناتا ہے (یعنی شراب) تو اللہ اس کو دور کرے اور (یعنی  
اپنی رحمت اور بہشت سے)۔

سَأَلَتْهُ امْرَأَةٌ عَنِ السَّحْقِ - ایک عورت نے ان سے  
پوچھا حق کیا ہے (یعنی مساحقہ ایک عورت اپنی شرمگاہ دوسری  
عورت کی شرمگاہ سے رگڑتی ہے دونوں کو لذت ہوتی ہے ہندی  
میں اس کو چٹھی لڑانا کہتے ہیں بعض عورتیں مصنوعی آلہ بنا کر اپنی کمر  
میں باندھتی ہیں اور دوسری عورت کے دخول کر کے اس کو انزال  
کراتی ہیں یہ بھی ایک قسم کا مساحقہ ہے)۔

أَهْلُ السَّحْقِ أَصْحَابُ الرَّسِّ - اصحاب رس (جن کا  
ذکر قرآن میں ہے) ان میں تلخ کارواج تھا۔

اِسْحَاقٌ - حضرت ابراہیم کے چھوٹے صاحبزادے  
حضرت اسماعیل پانچ برس ان سے بڑے تھے یا چودہ برس ایک سو  
اسی برس جیسے جب حضرت اسحاق پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیم کی  
سو برس کی عمر تھی حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی۔  
اِسْحَاقِيَّةٌ - ایک فرقہ ہے روافض کا جو کہتا ہے معاذ اللہ

ریلوے تار بن لاسکی تار برقی فوٹو گراف وغیرہ یہ بھی سحر نہیں  
ہے)۔

مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحْرِ عَلَى بَطْنِي - بھیڑے کی  
بیاری سے میرے پیٹ پر لیٹا ہے۔

سَحْرٌ اور سَحْرٌ اور سَحْرٌ - بھیڑا (یعنی ریبہ)  
مَسْحُوْرٌ - جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو حق بات سے بھیڑا  
گیا ہو۔ مجمع المحرمین میں ہے کہ سَحْرٌ کلام یا متر یا کوئی عمل جو  
انسان کے جسم یا دل یا عقل پر اثر کرے بعض کہتے ہیں سحر کی کوئی  
حقیقت نہیں ہے وہ محض تخیل ہے، بعض کہتے ہیں بس اسکا اثر اتنا  
ہے کہ خاندان اور جو رو میں نفرت پیدا ہو جائے، ایک دوسرے  
سے جدا ہو جائیں (یا دو آدمیوں میں بے انتہا عشق و محبت ہو  
جائے تو جو عمل حب یا بغض کا کیا جائے وہ بھی سحر میں داخل ہے  
بشرطیکہ اس میں شرک یا کفر کے مضامین ہوں اور اگر آیات  
قرآنی یا احادیث یا اسمائے انبیاء اور صالحین کے ذریعہ سے کیا  
جائے تو وہ سحر نہیں ہے)۔

وَمَلَأَ سَحْرًا كَمَا - اس نے تمہارے پیٹ بھر دیے۔  
يَا عَدُوَّ اللَّهِ قَدْ قَتَلْتُ رَجُلًا كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يُقْبِلُ بَيْنَ سَحْرِهِ وَنَحْرِهِ وَيَقُولُ إِنِّي لَا شَمَّ رَانِحَةَ حَنَّةَ  
عَدْنٍ - (عبداللہ بن عمرؓ نے یزید پلید سے کہا) ارے خدا کے  
دشمن تو ایسے شخص کو قتل کر دیا جس کے سینے اور دگدگی کے  
درمیان آنحضرتؐ بوسہ دیا کرتے اور فرمایا کرتے ہیں بہشت  
کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

اِنْقَطَعَ مِنْهُ سَحْرِي - میں ان سے ناامید ہو گیا۔  
سَحْطٌ - جلدی سے ذبح کر ڈالنا، گلے میں کھانا انک جانا، ملا  
دینا، چھوڑ دینا، لٹک جانا۔

مَسْحُوْطٌ - ملا ہوا۔  
فَكَرَّكَ عَلَيْهِ فَسَحَطَهُ سَحْطُ الشَّاةِ - اس کے اوپر بیٹھ  
کر بکری کی طرح اس کو جلدی سے کاٹ ڈالا۔

فَأَخْرَجَ لَهُمُ الْأَعْرَابِي شَاةً فَسَحَطُوْهَا - اس گنوار  
نے ان کے لیے ایک بکری پیدا کی انہوں نے جلدی سے اس کو  
ذبح کیا۔



ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ء ی ے لَعَائِلُ الْحَرَامِ

آنحضرتؐ کے پاس بکری کا دست لے کر آئیں اور گوشت چھیل چھیل کر آپ کو دینے لگیں آپ نے اس میں سے کہا یا پھر نماز پڑھا ئی اور وضو نہیں کیا ایک روایت میں فَبَعَلَتْ تَسْحَاهَا ہے معنی وہی ہے۔

فَتَحَّ سُوْرَةُ النِّسَاءِ فَسَحَلَهَا - عبد اللہ ابن مسعود نے سورہ نسا شروع کی اور اس کو ایک دم پڑھ ڈالا (یعنی متصل پڑھے گئے)۔ اصل میں سَحَلٌ کا معنی بہانا ہے۔ ایک روایت میں فَسَجَلَهَا ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا۔

لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخُصِمَنِي إِلَّا مَنْ يَجْعَلُ الزِّيَارَةَ فِي قِمِّ الْأَسَدِ وَ السَّحَالِ فِي قِمِّ الْعَنْقَاءِ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا مجھ سے کسی کو جھگڑا کرنا سزاوار نہیں ہے، البتہ وہ کرے جو شیر کے منہ میں چوکرہ ڈالے یا عنقاء کے منہ میں لگام۔ بھلا شیر کے منہ میں کون چوکرہ پہنا سکتا ہے اسی طرح عنقاء کے منہ میں جو ایک پرندہ ہے بہت بڑا کہتے ہیں اس کے انڈے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں، بعض نے کہا سِرْخٌ جو ہاتھی کو چونچ میں اٹھا کر لے جاتا ہے۔ غرض عنقاء کو کسی نے نہیں پایا نہ اس کا سراغ ملتا ہے تو اس کے منہ میں لگام ڈالنا کیونکہ ہو سکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی کی مجال نہیں ہے کہ پروردگار سے مقابلہ کرے کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ مقتدر جس کے سامنے بڑے بڑے فرشتے تھراتے ہیں اور کہاں انسان ضعیف البیان ایک قطرہ ناچیز۔

مَسْحَلٌ - بھی بمعنی مجال ہے۔

إِنَّ بَنِي أُمِّيَّةَ لَا يَزَالُونَ يَطْعَنُونَ فِي مَسْحَلِ صَلَاتِهِ - بنی امیہ ہمیشہ اپنی گمراہی کے باگ میں چلتے رہیں گے عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَ فِي الْعِنَانِ یا طَعَنَ فِي مَسْحَلِهِ - جب کوئی کسی بات پر ہٹ کرے اسی پر قائم رہے سمجھانے سے بھی نہ مانے۔

مَا تَسْأَلُ عَمَّنْ مَسَحَلَتْ مَرِيئَةُ - تم اس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس کی مضبوطی کمزور ہو گئی ہو (یعنی جوانی اور طاقت نے جواب دے دیا ہو ضعیف اور ناتوان ہو گیا ہو)۔

إِنَّ رَجُلًا جَاءَ بَغْبَانَسَ مِنْ هَذِهِ الْمَسْحَلِ - ایک

حضرت علیؑ میں اللہ تعالیٰ نے حلول کیا (ہندوں کی طرح آپ کو اللہ کا اوتار سمجھتے ہیں)۔

سَحَافَةٌ - موٹی بڑی عمروالی عورت جس کی چھاتیاں لٹک آئی ہوں۔

سَحْكٌ - پینا۔

إِسْحَنْكَاءٌ - تاریک ہونا، مشکل ہونا۔

وَالْعِمَصَةُ مُسْحَنْكَةٌ - اور کانٹے دار درخت کالا۔ ایک

روایت میں مُسْتَحْنِكَةٌ ہے یعنی جڑ سے اکھڑا ہوا۔

إِذْ أُمْتُ فَاسْحَكُونِي - جب میں مر جاؤں تو میری لاش

کو پیس ڈالنا (یعنی جلا کر) ایک روایت میں فَاسْحَقُونِي ہے

ایک میں اِسْهَكُونِي ہے معنی وہی ہے۔

سَحْلٌ - بٹنا، بٹنا، چھیلنا، تراشنا، پینا، پکھنا، نقد دینا، مارنا، گالی

دینا، ملامت کرنا، رونا، جیسے سَحُولٌ ہے۔

سَحِيلٌ اور سَحَالٌ - گدھے کا آواز کرنا۔

مَسَاحِلُهُ - بندر پر آنا۔

سَاحِلٌ - سمندر کا کنارہ۔

إِنَّهُ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا

قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ - آنحضرت تین ڈھوئے ہوئے روئی کے

یا سفید یا سحر کے بنے ہوئے (جو ایک بستی ہے یمن میں)

کپڑوں میں کفن دے گئے نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ (بلکہ

ازار اور چادر اور لفافہ بس یہی تین کپڑے تھے سنت کے موافق

یہی کفن ہے اس سے زیادہ اور کپڑے کفن میں دینا جیسے ایک چادر

اوپر سے ڈالنا اسراف اور بہبود حرکت ہے اور فقہاء نے غلطی کی

ہے جو قمیص اور عمامہ کفن میں مستحب رکھا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے خدا ان فقہاء سے بچائے انہوں نے

زندگی میں بہت سی باتیں دین میں بڑھائیں اب مرنے کے بعد

بھی پیچھا نہیں چھوڑے میں نے تو زندگی میں بھی عمامہ نہیں باندھا

نہ اپنے سب سے مولوی بنایا مرنے کے بعد بھی مجھ کو عمامہ نہیں چاہئے

میدان حشر میں سرنگے اٹھنا مجھ کو پسند ہے)۔

إِنَّ أُمَّ حَكِيمٍ أُمَّتَهُ بَكِفٍ فَبَعَلَتْ تَسْحَلَهَا لَهُ

فَأَكَلَتْ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَ كَمَ يَتَوَضَّأُ - ام حکیم بنت زبیر

## لَعَلَّ الْحَدِيثَ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

ہوگا۔

مِسْحَنَه - لوہے کا گرز جس سے پتھر توڑا جاتا ہے (ہتھوڑا)۔

مِسْحَن - پناہ۔

مِسْحِي - چھیلنا، موٹنا۔

مِسْحَاء - کاغذ کا تراشا ہوا ٹکڑا۔

اِسْتَحْيَاء - شرم کرنا۔

اَتَتْهُ بِكَيْفٍ تَسْحَاهَا - ام حکیم آنحضرت کے پاس بکری کا ایک دست لائیں اس میں سے گوشت چھیل رہی تھیں۔

فَاذًا عَرَضُ وَجْهٍ مُنْسَجٍ - ایک طرف منہ آپ کا چھیل گیا تھا (پوست نکل گیا تھا)۔

فَخَرَجُوا اِمْتَسَا حَيْهَمُ وَ مَكَابِلِهِمْ - یہودی لوگ اپنے پھاڑے اور ٹوکڑے لے کر نکلے تھے۔

يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ - پھاڑے سے پانی سرکار ہا تھا۔

مِنْ عَسَلِ النَّدِغِ وَ السَّعَاءِ - ندرغ اور سجادوں درخت ہیں، کبھی جب ان کو کھاتی ہے تو اچھا شہد اگلتی ہے یعنی ندرغ اور سعاء کے شہد میں سے۔

لَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ - تمہارے پھاڑے کے لیے میرے پاس کچھڑ (گارا) نہیں ہے یہ ایک مش ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی دوسرے کی بات نہ مانے اس کی نصیحت نہ سنے۔

### باب السین مع الخاء

مَسْحَبٌ - چلانا، چھینا جیسے صَحْبٌ ہے۔

تَلَقَى الْقُرْطُ وَ التَّسْحَابُ - آنحضرت نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو خیرات کی ترغیب دی تو کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی تھی کوئی گون کا ہار (بعض نے کہا سحاب وہ ہار جو لوگ اور مَحَلْبٌ (ایک دانہ ہے خوشبودار) اور سبک (ایک قسم کی خوشبو ہے) سے بناتے ہیں اس میں موتی جو اہر کچھ نہیں ہوتے عورتیں اس کو اپنے گلے میں لٹکاتی ہیں۔

فَخَسَحَلُ أَبُو سُفْيَانَ بِالْعَبِيرِ - ابوسفیان قافلہ کو سمندر کے کنارے سے لے کر نکل گیا (جب اس نے سنا کہ آنحضرت اس کے قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں)

اِنْسَحَلَ فِي خُطْبَتِهِ - اپنے خطبہ میں روانی کے ساتھ کہتا چلا گیا (یعنی انکا نہیں خوب منسلل تقریر کی)۔

مِسْحَلَانٌ - وہ چھلے جو لگام کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

مِسْحَالٌ - ایک لکڑی کا ٹکڑا جو بکری کے بچے کے منہ میں ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ دودھ نہ پی سکے۔

سَعَمٌ - کالک، سیاہی۔

اِسْحَامٌ - پانی بہانا۔

سُحَامٌ - سیاہی۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمٌ اَحْتَمَ - اگر یہ عورت کالا کلوٹا بچہ

اَسْحَمٌ ذَا اَلْبَتَيْنِ - کالا بڑے بڑے چوڑ والا۔

وَعِنْدَهُ امْرَاةٌ سَحْمَاءٌ - ان کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی تھی۔

شَرِيكُ بَنُ سَحْمَاءَ - اس شخص کا نام تھا جس سے عویر کی عورت بدنام ہوئی تھی۔

اِحْمِلْنِي وَ سَحِيْمًا - مجھ کو اور کالی مشک دونوں کو سوار کر دیجئے (حضرت عمرؓ سے اس نے تمہیں کہہ کر ان کو یہ وہم دلایا کہ اور ایک آدمی بھی اس کے ساتھ ہے۔

اَسْحَمٌ - ایک بت کا بھی نام تھا اور خون جس میں قسم کے وقت ہاتھ ڈباتے۔

سَحْنٌ - مل کر نرم کر دینا، توڑ ڈالنا۔

مُسَاْحَنَةٌ - اچھی طرح معاشرت کرنا۔

يَوْمٌ سَحْنِي - بڑے جماد کا دن۔

سَحْنَةٌ اور سَحْنَاءٌ - خوشروئی شکل و رنگ۔ سِيْمَاهُمْ السَّحْنَةُ يَ اَلْكَسْحَنَةُ - ان کی نشانی چہرے کی خوش وضعی ایک روایت میں اَلْكَسْحَنَةُ ہے یعنی سجدے کا نشان ان کے چہرے پر

إِنَّ قَوْمًا فَفَعَلُوا بِسَحَابٍ فَنَاتِهِمْ - کچھ لوگوں نے اپنی ایک عورت کا بارگم کر دیا۔

فَالْبَسْتُهُ سَحَابًا - حضرت فاطمہؑ نے امام حسنؑ کو خوشبو کا ایک ہار پہنایا۔

وَكَانَتْهُمْ صَبِيانَ يُمْرُؤُونَ سُبُحَهُمْ - (حضرت زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو خارجیوں سے قرآن سے مت بحث کر (ان کے صاحبزادے نے کہا پھر میں نے ایسا ہی کیا یعنی حدیثیں بیان کر کے ان سے بحث کی تب تو) وہ بچھوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چباتے ہیں (کچھ جواب نہ دے سکے لا جواب ہو گئے)۔

حُسْبُ بِاللَّيْلِ سُبْحٌ بِالنَّهَارِ - یہ منافق لوگ رات کو تو کٹڑیوں کی طرح (بے حس (حکرت) پڑ جاتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں اور دن کو غل مچاتے پھرتے ہیں دنیا کے دھندوں میں پھنسنے رہتے ہیں)۔

مَكْرَاهَةُ السَّحْبِ فِي الْأَسْوَاقِ - بازاروں میں شور کرنے کو برا سمجھ کر۔

وَلَا سَحَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ - وہ پیغمبر بازاروں میں شور مچانے والا نہ ہوگا۔ (یہ صفت آنحضرتؐ کی توراۃ شریف میں مذکور ہے)۔

يَقْتُلُ أَحَدَكُمْ مَا لَوْ كَانَ لِي عَذَابُهُمْ سَحَابٌ لَكَانَ إِسْرَافًا - تم میں سے کوئی اتنا خون کرتا ہے کہ اگر اتنے گلینے ہار میں ہوں تو میں اس کو اسراف سمجھوں گا (تو جس نے اتنے خون کئے ہوں اس کا کیا حال ہوگا)۔

إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ سَحَابًا - تو (بازاروں میں) شور مچانے والا مت ہو۔

سَخْبِيرٌ - ایک درخت ہے سانپ اس کو بہت پسند کرتے ہیں اس کی جڑوں میں رہتے ہیں۔

لَا تَطْرِقُ إِطْرَاقَ الْأَفْعَوَانِ فِي أَصْلِ السَّخْبِيرِ - (عبداللہ بن زبیر نے معاویہ سے کہا) سانپ کی طرح جو سخیر کی جڑ میں سر جھکا کے پزار ہتا ہے مت ہو (یعنی ہماری خبر رکھ ہم سے بے خبر مت ہو جا)۔

سَخْتٌ - سخت شدید۔

سُخْتٌ - جو چوپایوں کے پیٹ سے نکلے۔

سَخِيئٌ - شدید۔

مَسْخُوتٌ - چکنا۔

سَخٌّ - دم زمین میں گھسیٹنا، گہرا کرنا۔

سَخَاخٌ - نرم زمین۔

سُخٌّ - ایک وزن ہے جو بیس رطل کا۔

سَخْدٌ - گرم۔

سُخْدٌ - زرد پانی جو بچہ کے ساتھ ماں کی پیٹ سے نکلتا ہے رنگ کی زردی منہ کے درم کے ساتھ۔

فَيُصْبِحُ وَكَانَ السُّخْدَ عَلَيَّ وَجْهَهُ - زید ابن ثابتؓ رمضان کی ستر ہوئیں شب میں جاگتے پھر صبح کو ان کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا جیسے درم ہو زردی کے ساتھ (رات بھر جاگنے سے ایسا ہو جاتا)۔

مُسَخَّدٌ - بھاری مزاج سو جا ہوا (یعنی ست درم کے ساتھ)۔

سَخْرٌ - اطاعت کرنا، رام ہونا، تابعدار ہونا، ہوا موافق ہونا۔

سَخْرِيٌّ اور سَخْرِيٌّ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام لینا۔

سَخْرٌ، اور سَخْرٌ اور سَخْرٌ اور سَخْرَةٌ اور مَسْخَرٌ۔

ٹھٹھا کرنا۔

تَسْخِيرٌ اور تَسْخِيرٌ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام کرنا، تابعدار بنانا۔

إِسْتِسْخَارٌ - ٹھٹھا کرنا۔

سُخْرَةٌ - مسخرہ جس سے لوگ ٹھٹھا کریں۔

سُخْرٌ - ایک ترکاری ہے خراسان میں۔

سُخْرِيَّةٌ - بیگار، تابعدار۔

أَتَسْخَرُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ - کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹھا کرتا ہے (یہ پروردگار سے عرض کرے گا وہ شخص جو سب سے اخیر میں بہشت میں جائے گا اس کو کوئی خالی مکان نہیں ملے گا اور پروردگار اس سے فرمانے گا تو دس دنیا کے برابر لے)۔

أَتَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ - تو مجھ سے ٹھٹھا ہنسی کرتا

## لِحَاثِ الْمَدِينَةِ

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

ہے راہی کو شک ہے۔

فِيهِمْ رَجُلٌ يُسَخَّرُ بِأُيُسٍ - ان میں ایک شخص ہے جس سے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں اس کو دیوانہ اور حقیر سمجھ کر اس کا نام اویس ہے (یہ بڑے اولیاء اللہ اور کبار تابعین میں سے تھے اکثر اولیاء اللہ اسی طرح اپنے تئیں مخفی اور پوشیدہ رکھتے ہیں ظاہر میں دیوانوں کی طرح بنے رہتے ہیں تاکہ کوئی ان سے اعتقاد نہ کرے)۔

سَخَطٌ - غصہ ہونا ناراض ہونا۔

اِسْخَاطٌ - غصہ کرنا۔

تَسَخُّطٌ - غصہ ہونا۔

سُخْطٌ اور سُخْطًا اور سُخْطٌ - ناراضی۔

مَسْخُوطٌ - مکروہ ناپسند کام۔

فَهَلْ يَرْجِعُ أَحَدٌ مِنْهُمْ سُخْطَةً لِدِينِهِ - کوئی اس کا دین قبول کر کے پھر اس کو ناپسند کر کے اس سے پھر جاتا ہے یا نہیں (یہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا)۔

وَزَوُّ جُهَا سَاخِطٌ - اس کا خاوند اس پر غصہ ہو (یعنی جب عورت کی شرارت ہو روزہ معاملہ بالعکس ہوگا)۔

فَيَطْلُقُ سَاخِطًا - جب بھی وہ ناراض رہے گا (حالانکہ اس کو سو روپیہ دے جائیں گے)۔

فَسَخَطْنَاهُ - میں اس کو کم سمجھ کر ناراض ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ يَسَخِطُ لَكُمْ - اللہ تعالیٰ ایسے کام سے تم پر غصہ ہوتا ہے اس سے ناراض ہوتا ہے۔

لَا يَسَخِطُهُ - اس پر غصہ نہ ہو اس سے ناراض نہ ہو۔

سَخِيفٌ - اور سُخْفٌ اور سَخَافَةٌ - کم عقلی، ناتوانی، کمزوری بودا پن۔

إِنَّهُ لَيْتَ أَيَّامًا فَمَا وَجَدَ سَخْفَةَ جُوعٍ - ابوذرؓ (جب آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے مکہ میں آئے تھے اور کافروں کے ڈر کے مارے حرم میں چھپے رہتے تھے) کئی دن ٹھہرے رہے (کچھ نہیں کھایا) اور بھوک کی ناتوانی ان کو نہیں ہوئی۔

مَنْ سَخِفَ إِيمَانَهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ - جس کا ایمان ضعیف ہو گا اسی قدر دنیا کی بلا اور مصیبت زیادہ آئے گی یہ اللہ کا امتحان

ہے اپنے نیک بندوں کو آزمانے کے لئے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ پیغمبروں پر بلا آتی ہے)۔

سَخُلٌ - جلا وطن کرنا جیسے حَسُلٌ ہے فریب سے کوئی چیز لے لینا۔

تَسْخِيلٌ - عیب کرنا۔

سَخْلَةٌ - بکری کا بچہ۔ اس کی جمع سُخْلٌ اور سُخَالٌ

اور سُخْلَانٌ اور سَخْلَةٌ آئی ہے۔

سُخْلٌ اور سُخَالٌ - کینے رذیل لوگ - فَاهَدَتْ إِلَيْهِ

امْرَأَةٌ رُطْبًا سُخْلًا - آنحضرتؐ پیبوع کی طرف تشریف لے گئے جب بنی مدینہ کو رخصت کیا پیبوع ایک ساحل ہے مشہور

مدینہ کے قریب) تو ایک عورت نے آپ کو تازی کھجور تھمہ بھیجی

جس کی گھٹلی سخت تھی (آپ نے اس کو قبول فرمایا ایسی کھجور کو

عرب لوگ شیش بھی کہتے ہیں ان کا محاورہ ہے سَخَلَتِ السَّخْلَةُ

یعنی کھجور کی گھٹلی نرم ہوگئی)۔

إِنَّ رَجُلًا جَاءَ بَغْيَانَسَ مِنْ هَذِهِ السَّخْلِ - ایک

شخص چند خوشے ایسی کھجور لایا جس کی گھٹلی سخت تھی بلکہ نرم اور

پلپلی تھی۔

كَأَنِّي بَجَبَّارٌ يَعْمِدُ إِلَى سَخْلِي فَيَقْتُلُهُ - میں نے

دیکھا ایک ظالم بادشاہ (یزید پلید) میری پیارے بچے کی طرف

قصد کر رہا ہے اس کو مار ڈالے گا اصل میں نخل بکری کا بچہ اور

یہاں مراد وہ بچہ ہے جو ماں باپ کا بڑا پیارا ہو۔

دِيَةٌ سَخْلَتِهَا عَلَى عَصَبَةِ الْمَقْتُولِ - اس کے بچہ کی

دیت مقتول کے وارثوں پر ہے (یعنی مقتول کے عصبہ وارث اس

کی دیت ادا کریں گے اگر بچہ کو مار ڈالیں گے)۔

مَسْخُولٌ - رذیل مجہول۔

سَخْمٌ سیاہی۔

تَسْخِيمٌ - بدبودار ہونا، گرم کرنا جیسے تَسْخِينٌ ہے غصہ

دلانا، کالا کرنا۔

تَسْخَمٌ - کیڑہ رکھنا۔

سُخَامٌ - شراب کو لڑکھائی کی کالک۔

آ تا -

سَخَمَ الْمَرْأَةُ - عورت کا منہ کالا کیا (یعنی اس سے زنا کیا)۔

اِسْحَانٌ اور سَخِينٌ - گرم کرنا۔

سَاخِنٌ اور سَخِينٌ - گرم۔

اِنِّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِبُومَةٍ فِيهَا سَخِينَةٌ -

حضرت فاطمہ آنحضرت کے پاس ایک ہانڈی لے کر آئیں جس میں گرم گرم کھانا تھا، بعضوں نے کہا تخینہ وہ کھانا ہے جو آٹے اور گھی سے بنایا جاتا ہے (یعنی ہریہ بعضوں نے کہا آٹے اور بھجور سے اور یہ حسا سے پتلا اور عسیدہ سے گاڑھا ہوتا ہے قریش کے لوگ اس کو بہت کھایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کا نام تخینہ ہو گیا۔

اِنَّهُ دَخَلَ عَلَيَّ حَمْرَةً فَصَنَعَتْ لَهُمْ سَخِينَةً فَاتَكَلَوْا مِنْهَا - آنحضرت اپنے چچا جناب حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے پھر ان کے لئے تخینہ تیار کیا گیا سب نے اس کو کھایا۔

مَا الشَّيْءُ الْمَلْفَقُ فِي الْجَادِ (معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا) یہ کبیل میں کیا چیز کہنی ہوئی ہے (ان پر طعنہ کیا) انہوں نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا یہ تخینہ ہے امیر المومنین (اس کا بیان اوپر گزر چکا)

شَرُّ الشَّيْءِ السَّخِينُ - برا موسم جاڑے کا وہ ہے جس میں سردی نہ ہو ایک روایت میں سَخِينٌ ہے شاید یہ راوی کی غلطی ہے۔

اَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ امْرَأَةً فَخَرَجُوا وَتَرَكَوْهَا مَعَ اَحَدِهِمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ رَأَيْتَ سَخِينَتِي تَضْرِبُ اِسْتَهَا - کچھ لوگ آئے ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اور عورت کو اپنے لوگوں میں سے ایک کے پاس چھوڑ گئے تب ایک شخص نے ان میں سے یوں گواہی دی کہ میں نے اس شخص کے فوطے (پیسے) دیکھے وہ عورت کے سرین کو مار رہے تھے (یعنی دخول کر دیا تھا اور دھکے لگانے میں اس کے ایشین بار بار عورت کے چوڑے سے لگ رہتے تھے) فوطوں کی تختین اس لئے کہا کہ ان میں گرمی رہتی ہے۔

مَاءٌ سَخِنٌ - گرم پانی، اس کی ماضی تینوں طرح مستعمل

اَللّٰهُمَّ اسْئَلُ سَخِيْمَةَ نَبِيٍّ - یا اللہ میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّخِيْمَةِ - یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کپٹ (کینہ) سے۔

تَهَادَوْا تَذَهَبُ الْاَجْحُنُ وَالسَّخَايِمُ - آپس میں ایک دوسرے کو تھکے اور ہدیہ بھیجو اس سے دشمنیاں اور دل کی کپٹیں (کینے) دور ہو جائے گی (سبحان اللہ کیا عمدہ علاج کینہ دور ہونے کا فرمایا قاعدہ ہے کہ تھکے بھیجنے والے کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے)۔

مَنْ سَلَ سَخِيْمَتَهُ عَلَي طَرِيْقِيْ مِنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَلَيْهِ نَعْنَةُ اللّٰهِ - جس نے مسلمانوں کے کسی راستے پر جہاں سے وہ گذرا کرتے ہیں پانچا نہ پھرا (نجاست ڈالی) اس پر اللہ کی پھکار (معلوم ہوا کہ راستوں کی صفائی نہایت عمدہ چیز ہے اور راستوں کو گندہ کرنے والا ملعون ہے)۔

يُسَخِمُ وَجْهَهُ - اس کا منہ کالا کیا جائے۔  
نُسَخِمُ وَوَجُوْهُهُمَا وَنُخْرِبُهُمَا - ہم کیا کرتے ہیں زانی اور زانیہ کا منہ کالا کرتے ہیں ان کو ذلیل کرتے ہیں (گدھے پر التا سوار کراتے ہیں اور بازاروں میں پھراتے ہیں)۔

اَسَخِمَ - کالا۔  
سَخَامٌ - نرم پر جو برندے کو پتکے کے نیچے ہوتے ہیں اور نرم کپڑا اور کوئی چیز جیسے ریشم روئی وغیرہ۔

سَخَامِيٌّ - کالا۔  
سُخْمٌ - تخم کی جمع ہے۔  
حُسْنُ الْخُلُقِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيْمَةِ - خوش خلقی سے کینہ دور ہوتا ہے۔

اَلْهَيْدِيَّةُ نُسْلُ السَّخَامِ - ہدیہ کیوں کو نکال ڈالتا ہے یہ جمع ہے سخیمہ کی۔

سُخْنٌ - یا سُخُوْنَةٌ یا سُخْنَةٌ یا سُخَانَةٌ یا سُخْنٌ گرم ہونا بخار

حبيب ہے گو گنہگار ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے گو عابد اور زاہد ہو، بخیل اور بود زاہد، مجرد پرہہ ہشتی نیا شد بچم خبر۔

لَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَالِمٍ بَخِيلٍ أَوْ عَابِدٍ يَخِيلُ۔ سخی اگر کم علم ہو (صرف فرائض ادا کرتا ہو وظیفہ و طائف نوافل اور ادا دادا نہ کرتا ہو) تو بھی بخیل عالم یا بخیل عابد سے اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

فَمَنْ أَخَذَهُ سَخَاوَةٌ نَفْسٍ۔ (دنیا ہری بھری اور شیریں ہے) جس نے اس کو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔

السَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً۔ سخاوت یہ ہے کہ بن مانگے دے (اور مانگنے پر دینا اتنا درجہ نہیں رکھتا)۔

الْمَسْخِيَةُ رِيحٌ يَبْعَثُهَا اللَّهُ إِلَى الْمُؤْمِنِ تَسْخِيٌّ نَفْسَهُ عَنِ الدُّنْيَا حَتَّى يَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ۔ مسخہ ایک ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ مومن پر بھیجتا ہے اس سے اس کا دل دینا سے

سیر ہو جاتا ہے (وہ دنیا کو چھوڑ دینے پر راضی ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس جو ثواب اور اجر ہے اس کو اختیار کرتا ہے

سَخَوَاءٌ۔ نرم کشادہ زمین۔

سَخَاوَةٌ۔ جو دار و کریم داتا ہونا۔

سَخَاوِيٌّ۔ نرم کشادہ مکان سخی کی جمع

أَسْخِيَاءُ أَوْ سَخَوًا آتَىٰ۔

### باب السنين مع الدال

سَدَابٌ۔ معرب ہے سَدَابٌ کا جو ایک درخت ہے مشہور اس کا پھول زرد ہوتا ہے اس کے پتوں کا عرق گرم گرم کان میں ڈالو تو کان کے درد کو مفید ہوتا ہے۔

سَدَحٌ۔ ذبح کرنا زمین پر پھیلا دینا، لٹا دینا، گرا دینا، بٹھانا، بھر دینا، قتل کرنا، اقامت کرنا، خط اٹھانا مال اور اولاد سے تاخیر کرنا۔

مُسَادَحَةٌ۔ نالہ ٹولنا۔

تَسْدِيحٌ۔ قتل کرنا۔

سَدٌّ۔ بند کرنا درست رکھنا، مضبوط کرنا، ڈر کرنا، روکنا۔

سَدَادٌ۔ ٹھیک راستہ سیدھا ہونا، درست ہونا۔

ہوتی ہے یعنی سَخَنَ اور سَخِنَ اور سَخِنَ بحركات ثلاث درعين کلمہ۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ طَعَامٌ مِنَ السَّمَاءِ فَقَالَ نَعَمْ أَنْزَلَ عَلَيَّ طَعَامٌ فِي مَسْخِيَةِ۔ ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا کیا آسمان سے آپ پر کچھ کھانا اترا آپ نے فرمایا ہاں مجھ پر ایک دجینی میں کھانا اترا۔

إِنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسُحُوا عَلَى الْمَسَاوِذِ وَالْتَسَاخِيَةِ۔ آنحضرت نے لوگوں کو حکم دیا کہ عماموں اور پائابوں پر مسح کر لیں یہ تخمین کی جمع ہے بعض نے کہا تخمین وہ

رومال جو سر پر ڈالا جاتا ہے۔

سَخَاخِيْنٌ۔ گرم۔

الْمَاءُ الَّذِي تَسْخِيَهُ الشَّمْسُ لَا تَتَوَضَّأُ بِهِ لِأَنَّهُ يُوْرْتُ الْبُرْصِ۔ جو پانی سورج نے گرم کر دیا ہو اس سے وضو مت کر کیونکہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الَّذِي يَسْخَنُ فِي الشَّمْسِ۔ جو پانی دھوپ میں گرم ہو اس سے غسل مت کرو وہ برص پیدا کرتا

ہے (یہ حدیث صحیح نہیں ہیں شوکانی نے ان کو موضوعات میں درج کیا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بھی تحریم کے لئے ہے بعض

علمائے ایسا ہی کہا ہے لیکن اکثر متاخرین اس کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کراہت کی ثبوت کے لئے بھی حدیث کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

سُخُوٌّ۔ یا سَخَاءٌ یا سَخِيٌّ یا سَخَوَةٌ۔ سخاوت کرنا داتا ہونا۔

سَخُوٌّ أَوْ سَخِيٌّ۔ راستہ کھول دینا، تھم جانا۔

تَسْخِيٌّ۔ لنگڑا ہونا، چھوڑ دینا۔

تَسْخِيٌّ۔ اپنے تئیں سخی بنانا۔

سَخَاوِيٌّ۔ ایک محدث ہیں مشہور۔

السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّاسِ۔ جو آدمی سخی داتا ہے اس کو اللہ کا بھی قرب حاصل ہوتا ہے اور بہشت کا بھی اور لوگوں کا بھی (لوگ بھی اس سے محبت اور الفت رکھتے ہیں)۔

السَّخِيُّ حَبِيبُ اللَّهِ وَكَوْكَانٌ قَاسِمًا۔ سخی اللہ کا

## لَعْنَةُ الْحَائِضِ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

کرتا ہو سلف کی تفسیریں دیکھتا ہو) اس کے ماں اور باپ بخش دیئے جائیں گے اگر وہ سید ہے سیدھے راستہ پر قائم ہوں گے (یعنی توحید پر)۔

كَانَ لَهٗ قَوْسٌ تُسَمَّى السَّدَادَ - آنحضرت کے پاس ایک کمان تھی جس کا نام سداد تھا (چونکہ اس کا تیر سیدھا نشانے پر جاتا تھا)۔

حَتَّىٰ يُصِيبَ سِدَادٌ مِّنْ عَيْشٍ - یہاں تک کہ زندگانی کا ضروری سامان حاصل کر لے۔

سِدَادٌ - بکسرہ سین وہ چیز جس سے سوراخ بند کیا جائے۔

سِدَادُ الشَّعْرِ - گھائی کا بند۔

سِدَادُ الْقَارُورَةِ - شیشے کا ڈانٹ۔

سِدَادُ الْحَاجَةِ - احتیاج کا روک یعنی جس سے احتیاج

رفع ہو۔

سُدٌّ - پہاڑ، ٹیلہ، روک آڑ جیسے سُدٌّ ہے۔

سُدُّ الرُّوحَاءِ اور سُدُّ الصَّهْبَاءِ - دونوں مقاموں کے

نام ہیں۔

سُدٌّ - یہ ضمہ سین غطفان قبیلے کا ایک پانی تھا جس کے بند

کردیئے کا آنحضرت نے حکم دیا تھا۔

قِيلَ لَهُ هَذَا عَلَيَّ وَفَاطِمَةَ فَإِنَّمِنِ بِالسُّدَّةِ فَإِذَنْ

لَهُمَا - آنحضرت سے عرض کیا گیا یہ علی اور فاطمہ دونوں

دروازے کے چھتے (ساہبان) پر کھڑے ہیں (اندر آنے کی

اجازت چاہتے ہیں) آپ نے ان کو اجازت دی۔

سُدَّةٌ - وہ ذرا سا چھتہ جو دروازے پر بناتی ہیں تاکہ

دروازہ پانی اور بہو چارے سے محفوظ رہے۔ بعض نے کہا خود

دروازے کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا اس آنگن کو جو دروازے کے

سامنے ہوتا ہے۔

سُدَّةُ الْمَسْجِدِ - مسجد کا ساہبان۔

يَسُدُّونَ فِي الْجَبَلِ - پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک

روایت میں يَسُدُّونَ ہے دوڑ رہی تھیں ایک روایت میں

يُسَيِّدُونَ ہے یعنی پہاڑ کی بلندی پر جارہی تھیں۔

الْعَيْنُ السَّادَّةُ - جو ان کے اپنی جگہ میں ہو۔ (لیکن اس

تَسْدِيدٌ - درست کرنا سیدھا کرنا۔

إِسْدَادٌ - ٹھیک راستہ پانا۔ یا طلب کرنا۔

إِنْسِدَادٌ - بند ہونا رک جانا۔ جیسے اِنْسِدَادٌ ہے۔

قَارِبُونَ وَسَدِيدُونَ - اللہ کی نزدیکی چاہو اور میانہ روی

اعتدال اختیار کرو۔ (یعنی اتنی عبادت کرو جو بہہ نہ سکے نہ یہ کہ

چند روز کر کے پھر اکتا کر چھوڑ دو بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ

میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو نہ افراط کرو نہ تفریط اگر یہ نہ ہو

سکے تو اعتدال کی قریب قریب رہو)۔

سَلِّ اللَّهُ السَّادَاتِ وَأَذْكُرْ بِالسَّادَاتِ تَسْدِيدَكَ

السَّهْمِ - اللہ سے سیدھا پن اور استقامت مانگو اور سیدھے پن

سے تیر کے سیدھے پن کا خیال کرو (یعنی جیسے تیر کو تو سیدھا اور

درست کرتا ہے ایسے ہی اپنی درستی اور سیدھا پن اللہ تعالیٰ سے

چاہو)۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ - کوئی مومن ایسا

نہیں جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو پھر میانہ روی کرے نہ غلو کرے نہ

کو تاہی (دونوں باتیں نامعلوم ہیں غلو یہ ہے کہ انتہا کی ریاضت

اور محنت اور مشقت اختیار کرے دم بھر نفس اور بدن کو آرام نہ

دے دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ دیں اور کو تاہی یہ ہے کہ فرائض کو ادا

نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے عمدہ طریقہ سنت کا طریقہ ہے یعنی

ہمارے پیغمبر صا جب کا آپ روزہ بھی رکھتے تھے افطار بھی

کرتے تھے (رات کو عبادت بھی کرتے تھے اور سوتے

بھی عورتوں کے ساتھ صحبت بھی کرتے جو اللہ کھانے کو دیتا وہ کھا

لیتے جو پہننے کو دیتا وہ پہن لیتے یہ نہیں کہ ہمیشہ بدمزہ ہی کھانا

کھاتے یا ایک کھلی اوٹھی رہتے)۔

سَدِّدٌ وَقَارِبٌ - (ابو بکر صدیق سے پوچھا ازار کہا تک

ہونا چاہئے انہوں نے کہا) سَدِّدٌ مِثْلَ سَدِّدٍ مِثْلَ سَدِّدٍ رَهُوْ

(یعنی نہ اتنی لگاؤ کہ ٹخنوں کے نیچے اتر آئے نہ اتنی اونچی رکھو کہ

جانگیا ہو جائے اعتدال یہ ہے کہ نصف ساق تک رکھے یا ٹخنوں

تک ٹخنوں سے نیچا کرنا حرام ہے)۔

يُغْفَرُ لِأَنْبِيَاءِهِ إِذَا كَانَا مُسَدِّدَيْنِ - جو شخص قرآن سیکھتا

ہو (اس کے الفاظ صحیح کرتا ہوں اس کے معنی اور مطالب کی تحقیق





سَدْرٌ - دریا سندر -

نَفَرَ مُسْتَكْبِرًا وَخَبَطَ سَادِرًا - غرور کرتا ہوا گیا اور غفلت میں چلا۔

يَضْرِبُ أَسَدًا رَيْبَةً - اپنے دونوں پہلوؤں یا کندھوں پر مار رہا تھا (یعنی اس کو فرانت اور فرصت حاصل ہو گئی تھی) - ایک روایت میں اَزْدَرِيه ہے ایک میں اَصْدَرِيه ہے معنی وہی ہے۔

زَايَتْ أَبَاهُ رِيوَةً يَلْعَبُ السَّدْرَ - ابو ہریرہ سدرہ کا کھیل کھیلتے تھے (یہ فارسی لفظ ہرورہ کا معرب ہے یعنی تین خانوں کا کھیل اس میں ہار جیت ہوتی ہے)۔

السَّدْرُ هِيَ الشَّيْطَانَةُ الصُّغْرَى - سدرہ ایک شیطانی کھیل ہے چھوٹا شیطان ہے (کیونکہ اس میں جوئے کی طرح ہار جیت ہوتی ہے یہ یحییٰ بن ابی کثیر کا قول ہے ان کے نزدیک اس قسم کے کھیل جن میں ہار جیت ہو درست نہیں ہیں۔ بلکہ یہ میسر اور قمار میں داخل ہیں اور بعض نے تفریح طبع کے لئے ان کو درست رکھا ہے بشرطیکہ شرط نہ ہو اور نہ نماز اور عبادت میں اس کی وجہ سے فحش واقع ہو یہی اختلاف شطرنج میں بھی ہے اکثر علماء نے اس کو ناجائز بتلایا ہے لیکن بعض علماء نے اس شرط سے جائز رکھا ہے جو اوپر مذکور ہوئی لیکن ایسی شطرنج کہ رات دن اس میں غرق رہے اور نماز اور عبادت اور یاد الہی سے بالکل غافل ہو جائے یا اس میں شرط لگائی جائے بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے)۔

فَسَدَرَ الرَّجُلُ فَمَالَتْ مِسْحَاتُهُ فِي يَدِهِ - پھر وہ شخص غافل اور حیران ہو گیا۔ اور اس کا چھاؤ اس کے ہاتھ میں جھک گیا۔

اَكْبَلْتُمْ بِالسَّيْفِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ - میں تم کو تلوار سے سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک بڑا پیاناہ ہے جس میں کئی صاع سا جانی ہیں)۔

أَوْ قَهْمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ - وہ مجھ کو صاع دیتے ہیں تو میں اس کے بدلے ان کو سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (صاع چھوٹا پیاناہ ہے آڑھائی سیر کا یہ دونوں حضرت علیؑ کے قول ہیں مطلب یہ ہے کہ مجھ پر کوئی تلوار کا زخم لگاتا ہے تو میں اس سے کئی

نَمْ رَفَعْتُ إِلَى سَدْرَةِ الْمُنْتَهَى - پھر میں بیری کے درخت تک جس پر انتہا ہے (اس کے پرے کسی کو کچھ علم نہیں کیا ہے اللہ ہی جانتا ہے یا اس کے آگے کسی فرشتے کو جانے کا حکم نہیں اور آنحضرت کے سوا کوئی شخص اس کے پرے نہیں گیا) یہ درخت چھٹے آسمان پر ہے یا ساتویں آسمان پر عرش کے داہنے جانب اٹھایا گیا۔

اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ - اس کو پانی اور بیری کی پتوں سے غسل دو (بیری کا پتہ ٹھنڈا ہے کافور کی طرح جلد کو سخت کر دیتا ہے اور میل کچیل دور کر دیتا ہے)۔

مَنْ قَطَعَ سَدْرَةَ صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ - جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ اس کا سر دوزخ میں جھکا دے گا (مراد وہ بیری کا درخت ہے جو مکہ کے حرم میں ہو یا مدینہ کا درخت مراد ہے جس کے تلے لوگ سایہ لیتے تھے آرام پاتے تھے یا وہ درخت مراد ہے جو جنگل میں ہو اور مسافر وغیرہ اس کے سایہ میں آرام پاتے ہوں اس کے پھل کھاتے ہوں اس کی کوئی ظالم بے ضرورت کاٹ ڈالے تو اس کے لئے یہ وعید ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ بیری کا درخت کسی حال میں نہ کاٹا جائے اس حدیث کے راوی عروہ بن زبیر خود بیری کا درخت کاٹ کر اس کے دروازے بناتے تھے اور تمام عالموں کا اس پر اتفاق ہے اس کا کاٹنا ضرورت کے لئے درست ہے۔

میں: کہتا ہوں بیری کے حکم میں ہے ہر وہ درخت جس کے پھل یا سایہ سے لوگ آرام پاتے ہوں بے ضرورت اس کو کاٹنا اور تلف کرنا منع ہے اور اصل یہ ہے کہ مخلوق خدا کو ستانے والا اور تکلیف دینے والا دوزخی ہے اور اس کو آرام اور آسائش دینے والا بہشتی ہے۔

الَّذِي يَسْدُرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُسْتَخِيطِ فِي دَمِيهِ - جس شخص کو سندرہ میں چکر آئے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد یا حج کے لئے جاتا ہو اس کو اتنا ثواب ہے جتنا اس شخص کو ہے جو (کافروں سے جنگ میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

سَدْرٌ - سر کا پھرنا دوران جو سندرہ میں سوار ہونے والے کو ہوتا ہے۔

# الحکمت الخلیفۃ

مِسْدَعٌ - راہ ہٹانے والا دلیل۔

سَدَفٌ - تاریکی روشنی صبح اس کی آمد رات اس کی تاریکی  
دینی۔

سَدَفٌ - ایک آواز ہے جو دہنی کا دودھ دوھنے کے لیے  
اس کو بلانے کے لیے کرتے ہیں۔

كَمَا يَلَالُ يَأِينًا بِالسُّحُورِ وَتَحْنُ مُسْدِفُونَ  
فَيَكْشِفُ لَنَا الْقَبَّةَ فَيَسْدِفُ لَنَا طَعَامًا - بلال ہمارے پاس  
سحری کا کھانا اس وقت لاتے تھے جب تاریکی اور روشنی دونوں ملی  
ہوتیں (یعنی صبح صادق کے قریب صبح کی روشنی اور رات کی  
تاریکی) وہ خیمہ کھول دیتے اور روشنی میں ہم کو کھانا دیتے۔

سُدْفَهٌ - روشنی اور تاریکی دونوں کو کہتے ہیں یا جب روشنی  
اور تاریکی دونوں ملی ہوں جیسے طلوع فجر سے اسفار تک کا وقت ملا  
ہوا ہے۔

أَسْدِفِ النَّبَابِ - دروازہ کھول دے تاکہ روشنی ہو جائے  
حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سحری کھانے میں دیر کرتے صبح کے  
قریب کھاتے یہ نہیں کہ صبح ہو جانے کے بعد کھاتے اور سنت یہی  
ہے کہ سحری کا کھانا صبح کے قریب کھائے تاکہ روزہ آسان ہو  
جائے۔

فَصَلِّ الْفَجْرَ إِلَى السَّدَفِ - صبح کی نمازوں کی روشنی  
تک پڑھ (یعنی جب تک سورج نہ نکلے اس وقت تک صبح کی نماز  
پڑھ سکتے ہیں۔

وَكَشَفَتْ عَنْهُمْ سُدْفَ الرَّيْبِ - ان سے شک و شبہ  
کی تاریکیاں کھول دی گئیں (یعنی شک کی ظلمت باقی نہیں  
رہی)۔

قَدْ وَجَّهْتِ سَدَاقَةَ - (بی بی ام سلمہ نے حضرت  
عائشہ سے کہا) تم نے تو پردہ آپ کا ہٹا دیا پردے کی طرف رخ  
کیا اس کو اپنی جگہ سے سرکا دیا (یعنی تم کو گھر بیٹھنے کا حکم تھا تم  
بصرے گئیں اور جنگ میں شریک ہوئیں)۔

وَنَطَعُمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقُحْطِ كُلَّهُمْ مِنَ السَّدِيفِ  
إِذَا لَمْ يُولِ السَّدَفُ - ہم پر جب قحط پڑتا ہے اور ابر رفاقت  
نہیں دیتا تو سب لوگوں کو کوہان کی چربی کھلاتے ہیں۔

حصہ زیادہ اس کا بدلہ کرتا ہوں یہ مصرعہ آپ نے اس رجز میں بھی  
پڑھا تھا جو مرحب یہودی کی مقابلہ میں کی گئی اس کے پہلے یہ ہے  
انا الذی سمتنی امی حیدرہ بکلیث غابات کربہ  
المنظرہ۔

سَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرِ فِيهِ  
ان سے کئی باتیں پوچھیں یہاں تک کہ میں سدرة المنتہی تک پہنچا۔

سَدِيرٌ - ہر چارہ اور ایک مقام کا نام ہے یمن میں اور  
نعمان کا محل اور ایک نہر کا نام ہے حیرہ میں۔

سَدَسٌ - چھٹا حصہ لینا چھٹا ہونا چھ کرنا۔  
تَسْدِيسٌ - سدس کرنا۔

سُدَّاسٌ - چھ چھ۔

إِنَّ إِلَى سَلَامٍ بَدَأَ جَدَّ عَائِمٌ نَيْبًا ثُمَّ رُبْنَا عِيَانًا  
سَدِيسَاتِمٌ بَا زِلًا - اسلام (اونٹ کی طرح) پانچ برس کا اونٹ

ہوگا پھر چھ برس کا اونٹ ہوگا پھر سات برس کا پھر آٹھ برس کا  
(جس کو بازل کہتے ہیں اب پورا جوان اونٹ ہو جائے گا)  
حضرت عمرؓ نے کہا بازل ہونے کے بعد کیا ہے گھٹاؤ ہوگا (اسلام  
اپنی ترقی کے درجہ پر پہنچنے کے بعد پھر گھٹنا شروع ہوگا چنانچہ ایسا ہی  
ہوا جب سے خلافت عباسی تباہ ہوئی اسلام کا تنزل شروع ہوا اور  
تیرہویں اور چودھویں صدی میں تو بے انتہا تنزل ہو گیا اسلامی کئی

حکومتیں جاتی رہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی دوسروں کی مرعوب اور  
خوف زدہ اب کوئی امید ترقی کی بظاہر اس وقت تک معلوم نہیں  
ہوتی جب تک امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوں یہ ساری خرابی  
مسلمانوں کی عیش و عشرت اور غفلت اور جہالت اور نادانی اور کم  
علمی اور ناتفاتی کی وجہ سے ہوئی قرآن و حدیث کو پس پشت  
ڈال دیا اور فرتے فرتے ہو گئے اتحاد اسلامی کو خیر باد کہہ دیا۔

سَدِيسِيٌّ - اور سدس وہ اونٹ جو آٹھویں برس میں لگا  
ہو۔

سَادَةُ سَدِيسِيٌّ - چھ برس کی بکری۔

سَدَسٌ - وہ اونٹ جو بازل سے پہلے ہوتا ہے۔

سَدْعٌ - ذبح کرنا پھیلانا۔

سَدْعَةٌ - آفت کبوت۔

ض ط ظ ع غ ف ت ك ل م ن و ع ی ا

فَأَسَدَ لَهَا عَلِيٌّ وَجِهَهُ - اس کو اپنے منہ پر بہایا۔

إِسْدَالٌ - لٹکانا، چھوڑنا۔

مَا لَكُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ نِيَابَكُمْ كَمَا نَكَمَ يَهُودٌ - تم کو کیا ہوا

کپڑوں کو لٹکایا گو یا یہودی ہو۔

سَدِيلٌ - وہ کپڑا جو ہودے پر لٹکایا جاتا ہے۔

أَرْخَى اللَّيْلُ سَدْوْلَهُ - رات نے اپنے کپڑے لٹکائے  
(یعنی اندھیری ہوگئی یہ استعارہ ہے)

سَدْوْلٌ - جمع ہے سَدَلٌ کی بمعنی سَدِيلٌ۔

سَدْمٌ - بند کرنا

سَدْمٌ - رخ شرمندگی کے ساتھ یا غصہ رنج کے ساتھ۔

حرص کرنا۔

سَادِمٌ - شرمندہ نَادِمٌ ہے۔

مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ وَ سَدَمَهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ

بَيْنَ عَيْنَيْهِ - جو شخص دنیا کی فکر میں لگا رہے گا اور اس کی حرص

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اس کے آنکھوں کے درمیان رکھ

دے گا (وہ ہمیشہ محتاج اور حریص رہے گا)۔

سَدْوْمٌ - حضرت لوط کی ہستی کا نام تھا جس کو اللہ نے الٹ

دیا اور اوپر سے پتھر برسائے۔

سَدْنٌ - یا سَدَانَةٌ - خدمت کرنا کعبہ کی یا بت خانہ کی یا مسجد کی

دربانی چھوڑ دینا۔

سَادِنٌ محاور یا خادم سدنہ اس کی جمع ہے۔

سِدَانَةٌ الكَعْبَةِ - کعبہ کی خدمت (یعنی وہاں کی جھاڑا

جموڑی) صفائی چراغ روشنی دروازہ کھولنا بند کرنا وغیرہ۔

سِدْنٌ - ہودے کی جھول۔

سَدْنٌ - پردہ۔

سَدِينٌ - چربی خون بال پردہ۔

كَانَتْ السَّدَانَةُ وَاللَّوَاءُ لِنَبِيِّ عَبْدِ الدَّارِ فِي

الْجَاهِلِيَّةِ فَأَقْرَهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الْإِسْلَامِ - کعبہ کی خدمت

اور جھنڈہ برداری بنی عبدالدار کے لوگوں سے متعلق تھی (جو قریش

کی ایک شاخ تھی؟) جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرت نے اسلام

کے زمانہ میں بھی یہ خدمت انہی کے خاندان میں بحال رکھی

أَسَدَتِ اللَّيْلُ - رات تاریک ہوگئی۔

سَدَكٌ - لپٹ جانا، نہ چھوڑنا۔

سَدَلٌ - لٹکانا، چھوڑ دینا۔

نَهَى عَنِ السَّدَلِ فِي الصَّلَاةِ - نماز میں کپڑا لٹکانے

سے آپ نے منع فرمایا (جیسے یہودی لوگ نماز میں چادر لٹکا کر

نماز پڑھتے ہیں یعنی چادر کا درمیانی حصہ سر پر ڈال لیتے ہیں اور

دونوں کنارے دونوں طرف چھوڑ دیتے ہیں ان کو کندھوں پر نہیں

اٹھتے۔ جبہ اور قمیص میں سدل یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح نہ پہنے

یوں ہی اوڑھ لے آستین لٹکی رہنے دے سر پر ڈال لے یا

کندھوں پر)۔

إِنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَدْ سَدَلُوا نِيَابَهُمْ فَقَالَ

كَانَتْهُمْ الْيَهُودُ - حضرت علیؑ نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنے

کپڑوں کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا یہ تو جیسے

یہودی معلوم ہوتے ہیں۔

إِنِّهَا سَدَلَتْ فَنَا عَهَا وَ هِيَ مُحْرَمَةٌ - حضرت عائشہؓ

نے اپنا گھونگٹ لٹکایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں (یعنی منہ

سے الگ لٹکایا کیونکہ احرام میں منہ چھپانا منع ہے)۔

يَسْدُلُ - بالوں کو پیشانی پر لا کر چھوڑ دیتے تھے (جیسے

ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی طریق ہے وہ مسلمانوں کی طرح

مانگ نہیں نکالتے۔

فَسَدَلَتْ نَاصِيَتَهُ - اپنی پیشانی پر بال لٹکانا (چوٹی کی

طرح)۔

بِأَمْرِ آةٍ سَادِلَةٍ - ایک عورت پر جو بال لٹکائے تھی۔

فَسَدَلَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ - آنحضرت

شروع شروع زمانہ میں اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر

چھوڑتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے۔

فَسَدَلْتَهَا بَيْنَ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِهَا - اس کو میرے

سامنے سینہ پر اور میرے پیچھے پشت پر لٹکایا۔

ثُمَّ عَرَفَ مِلَاهَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَ سَدَلْتَهَا عَلَيَّ

أَطْرَافِ لِحْيَتِي - پھر کف بھر کر ایک چلو لیا اور بسم اللہ کہہ کر اس کو

اپنی داڑھی کے کناروں پر ڈالا۔

(اب تک شعی اسی خاندان میں سے کعبہ کے متولی ہیں)۔

سُدّی - تانارات کی تری۔

اِسْدَاءُ - تانارتنا - احسان کرنا۔

تَسْدِيَةٌ - تر کرنا۔

مَنْ اَسْدَى اِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافُوهُ - جو شخص تم سے کچھ سلوک کرے (تم کو کچھ دے) تم بھی اس کا بدلہ کر دو (اس کے احسان کے بدلے اس کے ساتھ احسان کرو)

اَسْدَى اور اَوَّلَى اور اَعْطَى سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی دیا۔

لَهُمُ الدِّمَةُ وَعَلَيْهِمُ الْجِدْيَةُ بَلَاءُ عَدَاةِ النَّهَارِ مَدَى وَاللَّيْلُ سُدَى (آنحضرت نے تبا کے یہودیوں کو یہ سند لکھ دی) کہ ان کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں ان کو جزیہ دینا ہوگا۔ (واجبی طور سے) ان پر ظلم نہ ہوگا دن اور رات یوں ہی گزریں گے جب تک دن اور رات قائم ہیں۔

اِبِلٌ سُدَى - چھوٹے ہوئے اونٹ (جو اپنی خوشی سے جہاں چاہیں پھریں)۔

سُدَى - بیکار باطل بے نتیجہ لغو۔

سَدَاءٌ - تانا۔

لُحْمَةٌ - بانا۔

سَدُوٌّ - لبا کرنا - کھیلنا۔

مَا اَحْسَنَ سَدُوْرٌ جَلِيْبًا وَاَقْوَيْدِيْبًا - اس اونٹ کا پاؤں پھیلاتا اور ہاتھوں کا لونٹا (یعنی دوڑتے وقت) کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

سَدَتِ النَّاقَةُ - اونٹ نے لمبے لمبے قدم رکھے۔

لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ سُدَى - اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں بنائے (ان سے کام لے) سادی چھٹا اصل میں سادس تھا۔ سین کو یا سے بدل دیا۔

### بَابُ السَّيْنِ مَعَ الرَّاءِ

سَرْبٌ - گھس جانا - چل دینا۔ بہنا اپنے منہ کی سیدھ پر۔ روانہ ہو جانا۔ ناک میں دھواں گھس کر دم رک جانا۔

سَرْبٌ - بہنا جاری ہونا۔

تَسْرِيْبٌ - داھنے باہیں کھودنا مشک میں پانی ڈالنا سلائی کے سوراخ بند کرنے کے لیے پھیر دینا۔

سَرْبٌ - اونٹ چانور منہ سینہ راستہ۔

مَنْ اَصْبَحَ اِمْنًا فِى سَرْبِهِ مَعًا فِى فِى بَدَنِهِ - جو شخص دل کے اطمینان اور بے خونى کے ساتھ صبح کرے اور اس کا جسم بھی صحیح اور سالم ہو (کوئی بیماری جسمانی نہ ہو دل میں اضطراب اور ڈر ہو) ایک روایت میں فِى سَرْبِهِ ہے برفتحہ سین یعنی راستہ اور طریق عرب لوگ کہتے ہیں۔ فَلَانٌ وَاِسْعُ السَّرْوَابِ فَلَانٌ لُحْصُ كَالدَلِ كَشَادِهْ - (یعنی چین اور آرام سے بے فکر ہے)

اور

حَلَى لَهٗ سَرْبَةٌ - اس کا راستہ چھوڑو۔ اس کو جانے دے۔

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ تَحَلَّى لَهٗ سَرْبَةٌ يَسْرُحُ حَيْثُ شَاءَ - جب مومن مرتا ہے۔ اس کا راستہ کھول دیا جاتا ہے۔ وہ

جہاں چاہتا ہے۔ وہاں کی سیر کرتا ہے (کبھی بہشت کی کبھی آسمانوں کی کبھی ستاروں کی کبھی زمین کی لیکن قبر سے برابر تعلق رہتا ہے جو کوئی اس کی زیارت کو آیا۔ اس کو سلام کیا تو وہ سنتا ہے جواب دیتا ہے پر زندے نہیں سنتے)۔

فَكَانَ لِلْحَوْتِ سَرْبًا - مچھلی کے لیے وہ ایک سرنگ

(پوشیدہ رستہ) بن گیا۔

كَانَتْهُمْ سَرْبٌ ظَبَاءٍ - گویا وہ ہرنوں کا ایک مندرہ ہیں

(گلہ)

سَرْبٌ - بکسرہ سین ایک قطعہ ہرنوں کا ہو یا پرندوں کا یا

گھوڑوں کا کبھی عورتوں کے گروہ کو بھی کہتے ہیں۔ چونکہ ان کو

ہرنوں سے مشابہت دیتے ہیں۔

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرُّ بَهْنًا اَتَى فَيَلْبَسُنَّ مَعِي (حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ جب میں کس گھئی) تو آپ

انصار کی چھو کر یوں کو (جو میری ہم عمر تھیں) میرے پاس روانہ

کر دیتے وہ میرے ساتھ کھیلتی۔

اِنِّى لَأُسَرْبُهُ عَلَيْهِ - میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے

پاس بھیجوں گا (گروہ گروہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔



## لَعْنَةُ الْكُفْرَانِ

مَسْرَجَه - بنتھی پیالہ جس میں تیل بتی رہتی ہیں۔

سُرُوج - ایک ہستی کا نام ہے ملک شام میں

سُرْبِج - ایک لوبار کا نام تھا جو عمدہ تلواریں بناتا تھا۔

مَسْرَجَه - چراغ دان۔

نَهَى عَنِ السُّرُجِ فِي الْقُبُورِ - قبروں میں چراغاں

کرنے سے منع فرمایا۔

سُرُوحٌ - صبح کو چرنا جیسے دُرُوحُ شام کو چرنا اور چرانا۔

تَسْرِيحٌ - چرانا چھوڑ دینا رخصت کرنا طلاق دینا

آسان کرنا کھول دینا۔

اِتْسِرَاحٌ - چت لیٹنا۔ پاؤں کھول کر ننگا ہونا۔

اِبِلٌ قَلِيلَاتٌ الْمَسَارِحِ كَتَبَرَاتُ الْمُبَارِكِ - اس

کے اونٹ ہیں جو چراگاہ میں تھوڑے ہیں اور تھان میں بہت

(مطلب یہ ہے کہ اس کے اونٹ چرنے کو بہت کم جاتے ہیں۔

زیادہ اونٹ اس کے تھان میں رہتے ہیں تاکہ مہمان لوگ ان کا

دودھ پئیں ان کا گوشت کھائیں یا جب تھان میں اس کے اونٹوں

کو دیکھو تو بہت سارے معلوم ہوتے ہیں اور چراگاہ میں جا کر

دیکھو تو بالکل کم اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز وہ بہت سے اونٹ اپنے

مہمانوں کے لئے کاٹ ڈالتا ہے تو ان کو چراگاہ تک جانے کی

نوبت ہی نہیں آتی۔

سَرِّحِ الْمَاءِ - پھر پانی کو چھوڑ دے (وہ تیرے مسائے

کے کھیت میں جائے)

وَلَا يَغْرُبُ سَارِحَهَا - صبح کو جو جانور چرنے کے لئے

لگتا ہے وہ دوڑ نہیں جاتا (نزدیک ہی رہتا ہے تاکہ اگر مہمان آ

جائے تو اس کے پکڑے اور ذبح کرنے میں دیر نہ لگے)۔

لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُكُمْ - تمہارے چرنے والے جانور

بٹائے نہ جائیں (بلکہ جہاں چاہیں وہاں چریں)۔

لَا يَمْنَعُ سَرْحَتُكُمْ تَهَارَةَ چرنے والے جانور روکے

نہ جائیں

سُرُوحٌ اَوْرَسَارِحَةٌ اَوْرَسَارِحٌ سَبُّ كَالِاِكِّ اَيُّ مَعْنٰی اِهٖ۔

یعنی مواش۔

فَاِنَّ هُنَاكَ سَوْحَةً لَمْ تُجْرَدْ وَلَكُمْ تُسْرَحُ - اس جگہ

مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر کے اسلام لانے سے مسلمانوں کا

چالیس کا عدد پورا ہوا اور آپ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان

پوشیدہ اور مخفی رہتے تھے گویا تقیہ کرتے تھے آپ نے اس تقیہ کو

توڑا اور مسلمان علانیہ اپنے تئیں مسلمان کہنے لگے تو گویا اسلام

آپ کی وجہ سے ظاہر ہوا جیسے چراغ سے سب چیزیں ظاہر ہوتی

ہیں رضی اللہ عنہ۔ اگر مسلمان ذرا بھی تاریخ پر غور کریں تو حضرت

عمر کا احسان اس امت پر کبھی نہ بھولیں گے۔ انہی کا طفیل ہے جو

ایران اور شام اور مصر اور عراق میں اسلام نظر آتا ہے)۔

سِوَا جُ امِّي اَبُو حَنِيفَةَ - میری امت کے چراغ ابو

حنیفہ ہیں (یہ حدیث باتفاق محدثین باطل اور موضوع ہے) اور

ایسے ہی یہ کہ:

اَنَا اَلْتَجَرُّ بِاَبِي حَنِيفَةَ مَنْ اَحَبَّهُ فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ

اَبْغَضَنِي فَقَدْ اَبْغَضَنِي - میں ابوحنیفہ سے فخر کرتا ہوں جو کوئی ان

سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو کوئی ان سے بغض

رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ یہ بھی موضوع اور باطل ہے

اور تعجب ہے صاحب درمختار سے کہ اس نے یہ موضوع حدیثیں

اپنے مقدمہ کتاب میں درج کی ہیں۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ ذَوَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَحَلِّذِينَ عَلَيْهَا

الْمَسَاجِدِ وَالسُّرُجِ - اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو

قبروں کی بہت زیارت کریں (اکثر قبرستان میں جایا کریں وہاں

رویایا پینا کریں) اور ان لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ

بنائیں (قبروں کی طرف سجدہ کریں یا قبروں کو مسجد بنالیں) وہاں

چراغ کریں (جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل لوگ کیا کرتے

ہیں اس کو عرس کہتے ہیں معاذ اللہ حدیث شریف کی روح سے

قبروں پر روشنی کرنے والے ملعون ہیں۔

مترجم۔ کہتا ہے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنی آنکھ سے دیکھا

کہ بعض عورتیں حضور کے مزار پر آ کر اس کو سجدہ کرتیں ہیں اور

مدینہ کے عالم اور مولوی اس امر حرام سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ

خاموش رہ جاتے ہیں ہائے دین اسلام کی غربت پر رونا آتا ہے یا

اللہ پھر ایک خلیفہ ہم میں حضرت عمر کا سا پیدا کر دے جو ان

مشرکوں اور قبر پرستوں کا سر توڑ دے۔

آسانی سے نکال دے (کیونکہ قبض بری بلا ہے تمام بیماریوں کو جڑ ہے)۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُرْحٍ - حضرت عثمان کا سالاجس کو انہوں نے مسرک حاکم بنایا تھا آپ نے فتح مکہ کے دن اس کا خون ہدر کر دیا تھا (یعنی جو کوئی اس کو پائے بلا تامل مار ڈالے) پھر حضرت عثمان کی سفارش سے اس کو معافی دی۔

كَانَتْ ذَنْبُ السَّرْحَانِ - گویا وہ بھیڑے یا شیر کی دم ہے (یعنی صبح کا زب) اس کی جمع سِرَاحٌ اور سَرَاحِينِ آتی ہے۔  
الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْبَدِيُّ شِبْهُ ذَنْبِ السَّرْحَانِ - صبح کاذب جو بھیڑے کی دم کی طرح ہوتی ہے۔

سِرْحَانٌ - بھیڑ یا یا شیر۔  
سَرْدٌ - ناکنا، سوراخ کرنا بنا رو کے ساتھ پڑھنا (یعنی فر فر متصل بلا توقف) پے در پے کرنا۔

تَسْرِدٌ - سوراخ کرنا ناکنا۔  
لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ سَرْدًا - آنحضرتؐ روایتی کے ساتھ مسلسل بات نہیں کرتے تھے (بلکہ ایک ایک بات ٹھہر ٹھہر کر توقف کے ساتھ جیسے عقلمند سنجیدہ لوگوں کا طرز ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ سَرْدًا - آنحضرتؐ پے در پے (گاتار) روزے رکھتے تھے (جب نفل روزے رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھے جاتے پھر افطار کرتے تو چند روز تک برابر افطار ہی کئے جاتے)۔

إِنِّي أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میں سفر میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں آپ نے فرمایا تیری مرضی چاہے سفر میں روزہ رکھ چاہے افطار کر۔

سَرْدٌ - زرہ کے حلقے جوڑنا۔  
سَرَادٌ - زرہ بنانے والا جیسے زَرَادٌ ہے۔  
ثَلَاثَةُ سَرْدٍ وَوَأَجِدُ فَرْدًا - ایک گنوار سے پوچھا گیا تو حرام مہینے جانتا ہے بولا ہاں تین تو پے در پے ہیں۔ یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ محرم۔ اور ایک اکیلا ہے یعنی رجب۔

سَرْدَجَةٌ - چھوڑ دینا۔

ایک درخت ہے جس پر کوئی آفت نہیں آئی نہ اس کے پتے کسی جانور نے چرے (یا نہ وہ تراشا گیا)۔

يَا كُلُونِ مَلَأَحَهَا يَوْعُونَ سِرَاحَهَا وَهِيَ كَالْمَكِينِ كَسَحِي بُوئِي كَهَاتِي هِيَ وَأُورِهَا كَالدَّرْعِ حَرَّتِي هِيَ -

إِنَّهَا رَأَتْ إِبْلِيسَ سَاجِدًا يَسْبُلُ دُمُوعُهُ كَسَرُوحِ الْجَنِينِ - انہوں نے ابلیس کو دیکھا سجدے میں پڑا ہے اس کے آنسو ایسے بہ رہے ہیں جیسے وہ بچہ جو آسانی سے پیدا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ نَاقَةُ سُرُوحٍ نَزْمٌ رَقَارٌ سَائِنِي -

مِشِيَةُ سُرُوحٍ - آسمان اور نرم چال ایک روایت میں كَسْرِيْبِجِ الْجَنِينِ ہے معنی وہی ہے۔

سُرُوحُ الرَّجُلِ - پاخانہ یا پیشاب کھل کر کیا۔  
سُرُوحٌ أَوْ سُرِيْعٌ - پیشاب کا کھل جانا رکنے کے بعد مَنْ سُرُوحٌ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَسْبِقُ بَعْضُ أَعْضَائِهِ إِلَى الْجَنَّةِ - جو شخص آسانی سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضاء بہشت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَسْرَحَ مُعَاذٌ إِلَى الْيَمِينِ - جب آنحضرتؐ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجنا چاہا۔

تُشْرَبُ لَذَّةٌ وَتَخْرُجُ سُرْحًا - پانی کا گھونٹ بھی کیا نعمت ہے مزے سے پی لیتے ہیں اور آسانی سے نکل جاتا ہے (پیشاب کی راہ سے)۔

تَحَتَّ سُرْحَةٌ - ایک بڑے درخت کے تلے۔  
وَرِاحٌ بِسُرْحِهِمْ - ان کے چرنے والے جانور لے کر چل دیا۔

إِنَّمَا الْمَشْرِكُونَ عَلَى سُرْحٍ بِالْمَدِينَةِ - مشرک لوگوں کے چرنے والے جانور ہیں مدینہ میں۔

وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى حَنْبِ عِلْمٍ تَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً - کچھ لوگ ایک پہاڑ کے بازو سے اتریں گے ان کی بکریاں شام کو وہاں چرتی ہوں گی (لیکن محتاج اور فقیر کو دودھ تک نہ دیں گے آخر اللہ تعالیٰ پہاڑ کو ان پر گرا دے گا)

أَعَارُوا عَلَيَّ سُرْحَةً - چرنے والے جانوروں کو لوٹا۔  
رَبِّ أَخْرَجَ عَنِّي الْأَذَى سُرْحًا - پروردگار میرا پانچخانہ



## لَحَائِبُ الْحَدِيثِ

الْجَلَالِ يَطْوُرُ فِي أَسْرَةٍ جَبِيهٍ - آنحضرت کے رخسار مبارک پر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سونے کا پانی بہ رہا ہے (چمک دار تھا) اور بزرگی اور جلال کی رونق آپ کے پیشانی کے خطوط میں جاری تھی۔

إِنَّهُ وَلَدٌ مَعْدُورٌ مَسْرُورٌ - آنحضرت تختہ کئے ہوئے نانوں کئے ہوئے پیدا ہوئے (یہ ایک روایت ہے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب آپ کے جد امجد نے آپ کا تختہ کرایا)۔

إِنَّهُ وَلَدٌ مَسْرُورٌ - ابن صیاد نانول کتا ہوا پیدا ہوا۔  
سَرٌّ - وہ نکلا نانول کا جو دانی کاٹ ڈالتی ہے اس کو سر بہ ضمہ سین بھی کہتے ہیں۔

فَإِنَّ بِهَا سَرْحَةً سُرَّتْ حَتَّى سَبْعُونَ نَبِيًّا - وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کی نانول کاٹی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس درخت کے تلے ان کی ولادت ہوئی ہے)۔ اس مقام کو جہاں یہ درخت واقع ہے وادئ السَّرِّ کہتے ہیں۔

إِنَّهُ يَجْتَرُّ سُرَّ الدَّبِيه بِسَرِّهِ حَتَّى يَدْخُلَهُمَا الْجَنَّةَ - کچا بچہ (جو اسقاط ہو کر مر جائے) اپنی نانول سے قیامت کے دن اپنے ماں باپ کو کھینچ کر بہشت میں لے جائے گا۔

لِيَجْرُ أُمَّهُ بِسَرِّهِ - اپنی ماں کو اپنی نانول سے کھینچے گا۔  
سَرٌّ - بے کسرہ سین بھی ایک لغت ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کچا بچہ جس سے اتنی الفت نہیں ہوتی ماں باپ کے حق میں اتنا مفید ہے تو پورا بچہ جس سے الفت ہو آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہو اور اس کے مر جانے پر ماں باپ صبر کریں (کتنا کچھ فائدہ دے گا اپنے ماں باپ کی سفارش کر کے ان کو بہشت میں لے جائے گا)۔

لَا تَنْزِلُ سُرَّةُ الْبَصْرَةِ - بصرے کے بیچ شہر میں مت اترنا۔

نَحْنُ قَوْمٌ مِنْ سَرَاةٍ مَذْحَجٍ - ہم مذحج قبیلے کے شریف اور اچھے لوگوں میں سے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں

سَرْدَحَةٌ - چھوڑ دینا۔  
سِرْدَاخٌ اور سِرْدَاخَةٌ - اچھی لمبی ساٹنی۔  
وَدَيْمُومَةٌ سَرْدَخٌ - اور نرم زمین کا برابر ہونا خطابی نے کہا۔ صَرْدَخٌ کا معنی ہموار مقام اور سَرْدَخٌ نرم زمین۔  
سَرْدَقَةٌ - قات باندھنا۔

سُرْدَاقٌ - قات اس کی جمع سُرَادِقَاتٌ ہے عِنْدَ سُرْدَاقِ الْجَبَّاحِ - حجاج کے خیمہ کی پاس لَسُرَادِقَاتِ النَّبَارِ أَرْبَعَةٌ جُدْرٌ كَنَفٌ دُوْرٌ كَا حَاطٌ چار دیواریں ہیں موٹی۔  
سُرْدَاقُ الْجَلَالِ عظمت کی قاتیں۔  
سَرٌّ - خوش کرنا نائف پر مارنا آنول کا ٹنا۔  
سُرٌّ - خوش ہونا۔

تَسْرِيٌّ اور اسْرَارٌ - خوش کرنا  
اسْرَارٌ راز کی بات چھپانا یا ظاہر کرنا۔  
صَوْمُ الشَّهْرِ وَسِرَّةٌ - مہینے کے شروع یا بیچ میں روزے رکھو (شروع سے چاند دیکھتے ہی مراد ہے اور بیچ سے ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخیں ازہری نے کہا سِرٌّ کا یہ معنی مجھ کو معلوم نہیں)۔

سِرَارُ الشَّهْرِ اور سِرَارَةٌ اور سَرْرَةٌ - اخیر رات کو ہر مہینے کے کہتے ہیں چونکہ اس میں چاند چھپ جاتا ہے۔  
هَلْ صُمَّتْ مِنْ سِرَارِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا کیا تو نے اس مہینے کے اخیر میں کچھ روزے رکھے تھے (یعنی شعبان کے یہ سوال بطریق زجر اور انکار کے ہے کیونکہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے یعنی شعبان کے اخیر ہی سے روزے شروع کر دینا)۔

أَصُمَّتْ مِنْ سِرِّ شَعْبَانَ - کیا تو نے شعبان کے اخیر میں روزے رکھے (بعض نے کہا سَرٌّ سے درمیانی حصہ مراد کیونکہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھنا مستحب نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے)۔

تَبْرُقُ آسَارِيٌّ وَجِهِيہ - آپ کی پیشانی کی لکیریں (نہیں) چمک رہی تھیں (یعنی خوشی سے) یہ سِرِّيَّاسِرٌ کی جمع الجمع ہے کیونکہ ان کی جمع اسْرَارٌ اور اسْرَةٌ ہے۔

كَانَ مَاءَ الدَّهَبِ يَجْرِي فِي صَفْحَةِ خَدَيْهِ وَرَوْتُقٌ



قَبْدٌ عَشْرَةٌ مِنْ قَوْمِهِ - اپنی اولاد کا پوشیدہ خون مت کرو کیونکہ دودھ پلانے کے وقت جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ ضعیف چھپا رہتا ہے بڑا ہو کر گھوڑے پر سے گر جاتا ہے (اور دشمن اس کو مار ڈالتا ہے تو گویا تم نے اس کا خون کرایا نہ تم دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی ماں سے صحت کرتے نہ بچہ ناتواں ہوتا نہ دشمن کے مقابلہ میں گھوڑے پر سے گرتا نہ مارا جاتا تُم فِئْتَةُ السَّرَاةِ - پھر پوشیدہ فتنہ (جو اندر ہی اندر اسلامی کی بیخ کنی کرے گا یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں مگر باطن میں اسلام کی تباہی اور بربادی چاہیں گے - نہایتی میں ہے سَرَاءٌ نَكْرِيًا پھر میدان اس صورت میں واقعہ مراد ہو گا جو بیزید کی حکومت میں ہوا اہل مدینہ قتل ہوئے حرم محترم کی بربادی ہوئی)۔

يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَاةِ وَالضَّرَاةِ - خوشی اور رنج دونوں حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں - اس کا شکر بجا لاتے ہیں (نا شکر ہی اور بے ادبی کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے)۔

اجْعَلْ سِرِّي سِرًّا مَخْفِيًّا مِنْ عِلَانِيَتِي - میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے - ہر آدمی کا قاعدہ ہے کہ لوگوں کی شرم و حیا سے ظاہر میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس پر اس کا عیب کیا جائے لیکن در پردہ برے کام کیا کرتا ہے تو ظاہر اچھا لیکن باطن خراب ہوتا ہے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ باطن ظہر سے بھی اچھا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں عمدہ ہو گئے (اگلے اولیاء اللہ نے اسی پر عمل کیا ہے ظاہر کی درستگی پر انہوں نے اتنا خیال نہیں کیا نہ کسی کے کہنے سننے کی کچھ پرواہ کی مگر باطن کو اپنے پروردگار کے ساتھ صاف رکھا)۔

فَسَارَةٌ فَقَالُوا فَتَلَّوْهُ - اس نے آنحضرتؐ سے چپکے چپکے بات کی (ایک منائق کے نقل کی اجازت چاہتا تھا آپ نے فرمایا اچھا اس کو نقل کر ڈالو)۔

مَا يَسْرُرُنِي اِنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ - اگر میں گھائی میں حاضر ہوتا (جس میں انصار نے آنحضرتؐ کی حمایت اور رفاقت کا اقرار و اٹن کیا تھا) تو مجھ کو بدر کی جنگ میں حاضر ہونے سے زیادہ خوش ہوتی (حالانکہ بدر کی فضیلت بہت ہے مگر ان کا یہ

سَرَارَةُ الْوَادِي - یعنی میدان کا بہترین اور اچھا حصہ -

وَاللَّهِ مَا كَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ اِلَّا النِّكَاحَ وَالْاِسْتِسْرَارَ (حضرت عائشہؓ سے کسی نے متعلق پوچھا انہوں نے کہا) خدا کی قسم ہم تو اللہ کی کتاب میں دو ہی باتیں پاتے ہیں نکاح یا لونڈی رکھنا (متحدہ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)۔  
شَيْءٌ سُرِّي - نہیں چیز۔  
تَسْرَرْتُ - لونڈی بن گئی۔

سَرَارِي - لونڈیاں یہ جمع ہے سُرِّيہ کی۔

فَاَسْتَسْرَرْتِي - مجھ کو لونڈی بنایا (خاص) بعض نے کہا یوں کہنا چاہئے تَهَا تَسْرَرْتِي يَا تَسْرَرْتِي كَيْونَكَ اَسْتَسْرَرْتِي کا معنی یہ ہے مجھ سے بھید کی بات کہی۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَمْ يُوَدِّ حَقَّقَهَا اَتَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَسْرٍ مَا كَانَتْ تَطْوُوهُ بِأَخْفَا فِيهَا - جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے (ان کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن وہ خوب تندرستی اور موٹے تازے پن کے ساتھ جیسے وہ دنیا میں تھے بن کر آئیں گے اس کو اپنے پاؤں سے روندیں گے (یعنی دنیا میں جس قوت و خوب موٹے تازے چاق چست تھے وہی حالت میں وہاں آئیں گے اپنے مالک کو روندیں گے مطلب یہ ہے کہ موٹے تازے اونٹ بہت بھاری ہوتے ہیں - اور ان کے روندنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ دبلے سوکھے ہلکے وزن کے اونٹ روندیں)۔

سِرٌّ كَلٌّ شَنِئِي - ہر چیز کا مغز گودا سی سے یہ نکلا ہے بعض نے کہا سرور سے (کیونکہ موٹے تازے جانوروں کو دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے)۔

كَانَ يُحَدِّثُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَخِي السَّرَادِ - حضرت عمرؓ آنحضرتؐ سے اس طرح باتیں کرتے جیسے کوئی بھید کی باتیں چپکے چپکے کہتا ہے (جب سے یہ آیت اتری - لَا تَرَوْا قَوْمًا اَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوَابِ النَّبِيِّ - اس وقت سے حضرت عمرؓ نے ایسی آہستہ کلامی اختیار کی ورنہ آپ کی آواز بہت بلند تھی حضرت عمرؓ قرآن پر بڑے عمل کرنے والے تھے -

لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْعَيْلَ يَبْدُرُكَ الْفَارَسَ

## لَعْنَاتُ الْكَلْبِ

(گے۔)

هَذَا مِنْ سِرِّ آلِ مُحَمَّدٍ - یہ تو حضرت محمد کی آل کا بھید ہے (جو اور لوگوں کو معلوم نہیں ہے)۔  
سَرِيْرَه - طبیعت طینت۔

سَوَائِرُ - اس کی جمع ہے اور سَرِيْرَه اس کی جمع اَسْرَارُ ہے

سَارِيْرَةٌ - ستون اور ایک شخص کا نام ہے جو حضرت عمر کی خلافت میں لشکر اسلام کا سردار ہو کر گیا تھا۔

يَا سَارِيْرَةَ الْجَبَلِ الْجَبَلِ - اے ساریہ دیکھ پہاڑ کا خیال رکھ (ادھر دشمن چھپے ہوئے ہیں یہ حضرت عمر نے مدینہ میں کہا اور ساریہ نے جو صد ہا کوس کے فاصلہ پر میدان جنگ میں تھے آپ کی آواز سن لی یہ حضرت عمر کی کرامت تھی)۔

وَلَوْ كَانَ خَلْفَ سَارِيْرَةَ - اگرچہ ایک ستون کی آڑ میں ہو۔

أُقِيْمَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَوَارِي مِنْ جُدُوْعِ النَّخْلِ - آنحضرت ﷺ کی مسجد میں کھجور کے تنوں کے ستون کھڑے کئے گئے۔ حَنْثٌ سَارِيْرَةٌ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ - مسجد کا ایک ستون رونے کی سی آواز نکالنے لگا (جب منبر بن گیا اور آپ نے اس ستون پر سہارا دے کر کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو وہ آپ کی مفارقت سے رونے لگا)۔

الْمُسْتَسْرِوْنَ بِدِيْنِكَ - تیرے دین کو چھپانے والے۔ هَيْهَاتَ أَنْ نُوْرِدَ بِسَبِيْبِكُمْ أَسْرَارَ الْعُدْلِ أَوْ أَيْمٍ إِعْوِجَاجِ الْحَقِّ - یہ دور ہے بعید ہے کہ میں تمہاری وجہ سے انصاف کے بھید روشن کروں یا حق بات میں جو کچی آگئی ہے اس کو سیدھا کروں۔

مَسْرُوْرَةٌ - خوشی اور شادمانی۔ مَاءُ الْوَضُوْءِ مَا يَسْرُوْنِي بِذَلِيْكَ مَالٍ كَثِيْرٌ - وضو کا پانی۔ اگر اس کے بدل مجھ کو بہت سامان ملے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

وَيَقَعُ الْإِمَامُ مَسْرُوْرًا - امام ناول کئے ہوئے پیدا

خیال ہوگا کہ بیعت عقبہ کی فضیلت اس سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہی بیعت اسلام کی قوت اور آنحضرت کے ہجرت کی بنا تھی)۔

صَاحِبُ السِّرِّ - آنحضرت کے راز دار (حذیفہ بن یمان) آنحضرت نے ان کو سترہ منافقوں کے نام بتلائے تھے جو ظاہر میں مسلمان بنے ہوئے تھے یہ راز آپ نے حذیفہ کے سوا اور کسی پر فاش نہیں کیا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر نے ان سے پوچھا کیا میرا نام تو ان میں نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں۔)

تَسْرُوْا إِلَيْهِ كَثِيْرًا - آپ ان سے چپکے چپکے بہت باتیں کرتے ہیں۔

فَسَارَ إِنْسَانًا - ایک آدمی سے سرگوشی کی۔

حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ يَسَارُ إِلَيْهِ - مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوتی ہے۔

أَوَائِلُ السُّوْرِ أَسْرَارُ اللَّهِ - سورتوں کے شروع میں جو حروف جمع آئے ہیں (جیسے الم، الموح، وغیرہ) یہ اللہ کے بھید ہیں اس میں اور اس کے پیغمبر کے درمیان ان کا اصلی مطلب اللہ اور پیغمبر ہی کو معلوم ہے گو گمان اور انکل سے بعض لوگوں نے ان کی تفسیر بھی کی ہے۔

فَأَسْرَأْتِي حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا - مجھ سے چپکے سے ایسی بات کہی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

سَرِيْرٌ - تخت۔ پلنگ۔

سُرٌّ - اس کی جمع ہے۔

مَا هِيْهِ السَّرَائِرُ الَّتِي تُبْلَى بِهَا الْعِبَادُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - یہ سرا رکیا ہیں جن سے بندے قیامت کے دن آزمائے جائیں گے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے يَوْمَ تَبْلَى السَّرَائِرُ) فرمایا سرا ر تمہارے تمہارے اعمال ہیں نماز زکوٰۃ روزہ وضو غسل جنابت اور ہر ایک فرض اللہ کا (ان کا آ زمانا یہ ہے شراکھ اور آداب اور غلوں کی ساتھ ان کو ادا کیا یا نہیں)۔

لَا تَسَارُ أَحَدًا فِي مَجْلِسِكَ فَتَنَهُمْ - مجلس میں کسی سے سرگوشی نہ کر لوگ تجھ پر تہمت کریں گے (کیا کیا گمان کریں

كَانَ الْأَذَانَ سُرْعَةً - جیسے نماز کی تکبیر پر جلدی ہوتی ہے  
(ایسا نہ ہو جماعت فوت ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں  
میں چھوٹی سورتیں پڑھنا چاہے۔ آنحضرت ان میں کافرون  
اور اخلاص پڑھتے تھے اور حنفیوں نے جو ان میں تطویل قرأت  
مستحب رکھی ہے یہ ان کی غفلت ہے احادیث سے)۔  
مَسَارِعٌ فِي الْحَرْبِ - لڑائی میں جلدی دوڑنے  
والے۔ یہ جمع ہے مِسْرَاعٍ کی بمعنی بہت جلدی کرنے والا  
کاموں میں۔

كَانَ عُنُقَهُ أَسَارِعَ اللَّهَبِ - آپ کی گردن کیا تھی گویا  
سونے کے ٹکے تھے یہ جمع ہے اُسْرُوعٍ یا اُسْرُوعِ کی یعنی ٹکڑا  
گلا ہوا۔

كَانَ عَلِيٌّ صَدْرَهُ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ كَبَالَ  
فَرَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِعَ - آنحضرت کے سینہ مبارک پر امام حسن  
اور امام حسین تھے انہوں نے پیشاب کر دیا میں نے دیکھا ان کے  
پیشاب میں لکیریں تھیں (کبھی ادھر دہار مارتے کبھی ادھر)۔  
فَأَخَذَ بِهِمْ بَيْنَ سُرُوعَيْنِ وَمَالَ بِهِمْ عَن سَنَنِ  
الطَّرِيقِ - وہ ان کو دوریت کے ٹیلوں کے بیچ میں لے گئے اور  
سیدھے راستے سے ایک طرف مڑ گئے ان کو لے کر۔

مَا أَرَى رَيْلَكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ - میں دیکھتی ہوں  
آپ کی جو خواہش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو جلد پورا کر دیتا  
ہے (آپ کے اوپر تخفیف کرتا ہے اور کشادگی اور آسانی)۔

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشِيئَتِهِ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے آنحضرت سے زیادہ جلد چلنے والا کوئی  
نہیں دیکھا۔ یعنی آپ جلدی جلدی قدم اٹھاتے تھے لیکن  
اطمینان اور وقار کے ساتھ یہ نہیں کہ کو دیکھا کرتا اور دوسری روایت  
میں جو ہے کہ آپ کی چال نرم اور سلیس تھی یہ اس کے خلاف نہیں  
ہے اسی طرح یہ حدیث کہ جلدی چلنا مؤمن کی رونق دور کرتا ہے۔  
اس سے یہ مراد ہے کہ اترا کر یا کود پھاند کر اضطراب کے ساتھ  
چلنا۔

بِرُؤْيُ مَسَرِّعِهِمْ عَلِيٌّ فَأَعْدِهِمْ - ان کی فوج کی ٹکڑی  
جو جلدی کر کے آگے بڑھ جاتی ہے وہ جو لوٹ سکتی ہے اس میں

ہوتے ہیں (یعنی ماں کے پیٹ سے)۔

سُرْعَةٌ - ناف توندی۔

سُرْطٌ - نکل جانا۔

سِرَاطٌ - راہ جیسے سِرَاطُ اور زِرَاطٌ ہے۔

سُرَاطِيٌّ - کہاؤ

سُرْطَانٌ - کیکڑا اور ایک برج کا نام ہے بارہ برجوں میں

سے۔

سُرْعٌ يَأْسُرَعُهُ - جلدی شتابی جیسے مُسَارَعَةٌ ہے۔

إِسْرَاعٌ - جلدی کرنا۔

سُرْعٌ - ہری شاخ۔

فَخَرَجَ سُرْعَانُ النَّاسِ - جلد باز لوگ تو مسجد سے نکل

گئے (سلام پھیرتے ہی)۔

فَخَرَجَ سُرْعَانُ النَّاسِ وَأَخْفًا وَهُمْ - جلد باز اور

پلکے پھلکے لوگ نکل گئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں

کسی مصلحت یا ضرورت سے کلام کر سکتے ہیں بعض نے اس کا

جواب یہ دیا ہے کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام

کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ الہدایت کہتے ہیں یہ کہاں سے معلوم

ہو ابات یہ ہے کہ نادانستہ یا بھولے سے کوئی نماز میں کلام کرے یا

یہ سمجھ کر کہ نماز تمام ہوگئی تو اس کی نماز نہیں جاتی ذوالیدین کو یہ

معلوم نہ ہوگا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے اور آنحضرت نے جو

کلام کیا وہ یہ سمجھ کر کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں دوسرے صحابہ نے

جو آپ کے سوال کا جواب ہاں کہہ کر دیا۔ انہوں نے پیغمبر کی

بات کا جواب دیا جس سے نماز نہیں جاتی)۔

فَكَانَتْ سُرْعَتِي أَنْ أَدْرِكَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ - میں اس کی جلدی کرتا کہ آنحضرت کے ساتھ صبح کی

نماز پالوں (مطلب یہ ہے کہ سحری صبح کے قریب کھاتا یہاں تک

کہ نماز کا وقت قریب آجاتا اور خیال ہوتا کہیں جماعت کی نماز

فوت نہ ہو جائے) یہ سحری سنت کے موافق ہے نہ وہ جو ہمارے

ملک کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں آدھی رات سے یا دو بجے پر سحری

کھا لیتے ہیں یا تین بجے پر ہندوستان کے اکثر شہروں میں سحری کا

وقت چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک سنت کے موافق ہے۔

## لَحْمٌ مِّنَ الْخَيْزِ

جاتی ہے جیسے شراب کی پھر بغیر گوشت کے اس سے کھانا ہی نہیں کھایا جاتا اور گوشت سے صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے (جیسے شرابی آدمی کو بغیر شراب پیئے چین نہیں آتا) عرب لوگ کہتے ہیں کہ  
رَجُلٌ مَسْرُوفٌ الْفَوَادِ - غفلت شعرا آدمی یعنی جس کا دل غافل ہو۔

مَسْرُوفٌ الْعَقْلِ - کم عقل نادان بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے شرابی کا اکثر پیہہ شراب میں جاتا ہے ایسا ہی گوشت خور کا گوشت میں یہ اسراف سے نکلا ہے جس کا معنی اوپر بیان ہوا اور بہت حدیثوں میں یہ لفظ آیا ہے۔ اس کا معنی گناہ بہت کرنا۔

أَسْرَفَ عَلَيَّ نَفْسِي - اپنے نفس پر اسراف کیا یعنی ظلم گناہوں کے مرکب ہو کر۔

أَرَدْتُكُمْ فَسَرَفْتُكُمْ - میں نے تمہارا قصد کیا لیکن خطا ہو گئی (تم تک نہ پہنچ سکا)۔

أَنَّهُ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِمَسْرُوفٍ - آنحضرتؐ نے ام المومنین میمونہ سے سرف میں نکاح کیا (جو عبد اللہ بن عباس کی خالہ تھیں سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دس میل یا کم و بیش) مجمع البحرین میں ہے کہ اسراف حرام کھانا یا جو کام اللہ کی رضا مندی کا ہے اس میں خرچ نہ کر کے دوسرے کاموں میں مال کا خرچ کرنا۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر لاکھوں کروڑوں روپیہ اللہ کی راہ میں اٹھائے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن ایک پیسہ بھی ناجائز اور حرام کام میں اٹھانا اسراف میں داخل ہے۔

لِلْمَسْرُوفِ ثَلَاثٌ عِلْمَاتٌ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهُ وَيَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهُ وَيَتَسَوَّرُ مَا لَيْسَ لَهُ - مسرف (فضول خرچ لو میرا) اس کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کھانا اس کو سزاوار نہیں وہ کھائے (حیثیت تو دال روٹی کی ہے۔ لیکن پلاؤ تو رومہ تنجن روز اڑائے) دوسرے جو پہناؤ اس کو لائق نہیں وہ پہنے (مقدور تو کھادی اور محل پہننے کا ہے لیکن شال دوشالے زرہفت کھواب پہنے) تیسرے جس چیز کا خریدنا اس کو شایاں نہیں وہ خرید لے (خواہ بخواہ بن ضرورت جو چیز عمدہ دیکھے اس کو مول لے لے یہ نہ سوچے کہ دام کہاں سے لاؤں گا۔

پیچھے رہنے والوں کو بھی حصہ دیتی ہے (یعنی کل لشکر میں لوٹ کا مال برابر تقسیم ہوتا ہے یہ نہیں کہ آگے کی ٹکڑی ہی سب مال مار لے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر بیٹھے والوں کا بھی حصہ اس میں لگایا جاتا ہے)۔

وَسَرَّعَانَ مَا تَفَرَّقَ بَيْنَنَا وَاللَّهِ أَشْكُو (حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد کہا) کیا جلدی ہم دونوں میں جدائی ہوگئی میں اللہ تعالیٰ سے اپنا شکوہ کرتا ہوں۔

بِسَرَّعَانَ - بحر کات ثلثہ درسمین اسم فعل ہے یعنی سَرَّعَ یعنی جلدی کی۔

سَرَّعٌ - انگور کے خوشے ان کی جڑوں سمیت کھا جانا۔  
سَرَّعٌ - ایک گاؤں ہے وادی تبوک میں اور انگور کی ڈالی کو بھی کہتے ہیں۔

حَتَّىٰ إِذَا تَكَانَ بِسَرَّعٍ - جب آپ سرخ میں پینے (جو مدینہ سے تیرہ منزل ہے)۔

سَرَّعٌ - درخت کے پتے کھا جاتا بہت دودھ پلا کر بچہ کو خراب کرنا۔

سَرَّعٌ - غفلت کرنا جہالت حد سے بڑھ جانا۔ خطا نادانی۔

إِسْرَافٌ - مال لٹانا برے کاموں میں خرچ کرنا۔

فَإِنَّ بِهَا سَرْحَةً لَّمْ تُعْبَلْ وَلَمْ تُسْرَفْ - وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرائے گئے اور نہ اس میں کیڑا لگا۔

یہ سرف سے نکالا ہے وہ ایک چھوٹا کیڑا ہے جو درخت میں سوراخ کر کے اپنا مکان بناتا ہے اس کی جڑ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ درخت سوکھ جاتا ہے اس کیڑے کا سر کالا ہوتا ہے باقی حصہ بدن سرخ۔

أَصْنَعُ مِنْ سُرْفَةٍ - سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے۔ اَرْضٌ سُرْفَةٌ - جس زمین پہ کیڑے بہت ہوں۔ مترجم کہتا ہے وقار آباد میں میرا ایک باغ آموں کا ہے اس کیڑے نے بڑے بڑے نقصان پہنچائے عمدہ عمدہ آموں کے درختوں کو جب وہ پھل لانے لگے اس کیڑے نے سکھادیا۔

إِنَّ لِّلْحَمِّ سَرَفًا كَسَرَفِ الْعُغْمِ - گوشت کی لت پڑ

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَةُ الْخَوَارِجِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------------

تھہ کو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اٹھا کر لایا ہے (اور کہتا ہے یہ آپ کی بی بی ہے آنحضرت کو حضرت عائشہ کی صورت خواب میں دیکھائی گئی یہ قصہ نبوت سے پہلے کا ہے یا اس کے بعد کا)۔

سَرَقَةٌ - عمدہ ریشمی کپڑا اس کی جمع سرق ہے اُھْدَى إِلَيْهِ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرَبٍ - ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا آپ کو تھہ بھیجا گیا۔

رَأَيْتُ مَكَانًا بَيْدَى سَرَقَةٌ مِّنْ حَرَبٍ - میں نے (خواب میں) دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں ایک عمدہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے۔

إِذَا بَعِثُومُ السَّرَقِ فَلَا تَشْتَرُوهُ - جب تم ریشمی کپڑوں کو ادھار بیچو تو پھر (نقد قیمت پر اس سے کم کو) ان کو نہ خریدو (یہ عبداللہ بن عباس نے کہا جب ان کو خبر پہنچی کہ بعض لوگ ریشمی کپڑے ادھار پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اس سے کم قیمت دے کر نقد خرید کر لیتے ہیں یہ بیخ عینہ ہے جس کو سود خواروں نے ایجاد کیا ہے اور اکثر علماء نے اس کو حرام یا مکروہ کہا ہے)۔

إِنَّ سَأْلَنَا سَأْلَهُ عَنِ السَّرَقِ الْحَرَبِيِّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتُمْ شَقِّقَ الْحَرَبِيِّ - ایک شخص نے ان سے پوچھا ریشمی کپڑوں کو انہوں نے کہا تو نے شَقِّقَ الْحَرَبِيِّ کیوں نہیں کہا؟ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو سرق الحریر کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ شقق سفید رنگ کے ریشمی پارچوں کو کہتے ہیں۔

مَا تَخَافُ عَلَيَّ مَطِيئَتِهَا السَّرَقِ - تم اس کی اونٹنیوں پر چوری کا ڈر نہیں رکھتے۔

تَسْتَرِقُ الْجِنَّ السَّمْعَ - جن کیا کرتے ہیں چوری سے کوئی بات سن آتے ہیں (جو فرشتے آپس میں کرتے ہیں اگر ان کو خبر ہو جاتی ہے تو آگ کے کوڑے سے جن صاحب کی خبر لیتے ہیں)۔

قَطَعَ فِي السَّرَقِ - چوری میں ہاتھ کاٹا۔

أَسْوَأُ السَّرَقَةِ - سب سے بدتر چوری نماز میں چوری ہے (یعنی ارکان نماز کو اچھی طرح اطمینان اور آہستگی سے ادا کرنا بدتر اس واسطے ہوئی کہ دنیا کا مال چرانے میں خیر چور کو کچھ فائدہ تو ہو جاتا ہے مگر نماز کی چوری میں عذاب کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكَ يَكْتُبُ سَرَفَ الْوَضُوءِ كَمَا يَكْتُبُ عُدْوَانَهُ - اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو وضو میں اسراف کو لکھتا رہتا ہے (بے ضرورت پانی بہانے کو تین بار سے زیادہ کسی عضو کے دھونے کو) جیسے اس کی زیادتی اور ظلم (یعنی گناہ کو) لکھتا ہے جمع المحرمین میں ہے کہ بعض علماء نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ اہل سنت کی طرح بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ معنی بالکل غلط ہے اس لئے کہ پاؤں کا دھونا بہت سی حدیثوں میں آنحضرت سے ثابت ہے اور صحابہ کا اس پر اتفاق ہے مگر ایک شاذ روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مسح کرنا - حافظ ابن حجر نے کہا ابن عباس سے بھی ان کا رجوع اس قول سے منقول ہے اور وضو کوئی ایسا کام نہ تھا جو شاذ و نادر کیا جاتا بلکہ روزانہ کئی بار ہوتا رہتا تو صحابہ نے آنحضرت کا وضو میں پاؤں دھونا دیکھا ہوگا اور اسی کو اختیار کیا۔ جمہور اہل سنت کا یہی قول ہے مگر علامہ ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین بن عربی نے یہ کہا ہے کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وضو میں پاؤں دھوئے چاہے مسح کرے اور عمرہ اور چندتا بعین سے بھی مسح منقول ہے۔

لَوْ قِيلَ فِي الْحُسَيْنِ أَهْلُ الْأَرْضِ مَا كَانَ سَرَفًا - اگر امام حسین کے خون بدل ساری زمین کے لوگ قتل کئے جائیں تو یہ اسراف نہ ہوگا (آپ کا خون ساری دنیا کے خون سے بڑھ کر محترم ہے)۔

لَيْسَ لِأَهْلِ سَرَفٍ مَنَعَةٌ - جو لوگ سرف کے رہنے والے ہیں (جو مکہ سے دس میل ہے) اس کو متع کرنا جائز نہیں ہے کس لئے کہ وہ آفاقی نہیں ہے مکہ والے ہیں اور مکہ والوں کو متع جائز نہیں (یعنی حج میں)۔

إِسْرَافِيلُ - وہ فرشتے جو صور لئے کھڑے ہیں قیامت کے قریب پھونکیں گے۔

سَرَقٌ يَسْرِقُ يَسْرِقَةٌ يَسْرِقَانُ - تبدیل ہو جائے بہ نیت فاسد یا محفوظ مال کا چکے سے لے لینا چرانا۔

رَأَيْتُكَ يَحْمِلُكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرَبٍ - (آنحضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا) میں نے دیکھا فرشتہ

لَا يَذْهَبُ أَمْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ وَاسِعٍ  
السَّرْمِ صَخِيمِ الْبُلْعُومِ - اس امت کا کام خراب نہ ہوگا مگر  
ایسے شخص کے ہاتھ پر جس کی جائے براز کشادہ اور حلق بڑا ہوگا  
(یعنی بہت کھانے والا بہت گھنے والا ہوگا) - (شاید معاویہ مراد  
ہوں کیونکہ وہ بہت پر خوار تھے کہتے ہیں سوطرح کے کھانے ان  
کے دسترخوان پر رکھے جاتے اور وہ کھاتے کھاتے یہ کہتے کہ پیٹ  
تو نہیں بھرا لیکن میں چباتے چباتے تھک گیا اور آنحضرتؐ نے  
ان کی نسبت یہ فرمایا اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔ انہوں نے ہی  
مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہزار ہا بہادران اسلام کا خون کرایا جو  
اگر زندہ رہتے تو تمام کفرستان کو دارالاسلام کر دیتے اسلام کا سارا  
کام انہوں ہی نے خراب کیا)۔

سُرْمٌ - پانچا نہ کا مقام یعنی معائے مستقیم کا کنارہ۔

تَسْرِيمٌ - کاشا۔ کٹڑے کٹڑے کرنا۔

تَسْرَمٌ - کٹڑے۔ کٹڑے ہونا۔

إِنَّمَا يَفْعَلُ هَذَا مَنْ أَوْسَعُ سُرْمًا مِّنْكَ - یہ کام اس کا  
ہے جس کی جائے براز تم سے زیادہ کشادہ ہو۔ (یعنی تم سے زیادہ  
خرچ کرتا ہو تم سے زیادہ مالدار ہو)۔

سَرْمَدٌ - ہمیشہ رہنے والا۔ لبا دراز۔

جَوَابٌ لَّيْلٍ سَرْمَدٍ - لمبی رات کو سفر کرنے والا۔

سَرْمَدِيٌّ - جس کی ابتدا۔ انتہا نہ ہو جیسے پروردگار یعنی

ازلی اور ابدی۔

سَرْمٌ - یا سَرْمِيٌّ - اٹھ دے دینا کھول دینا، گرا دینا یا امرت ہونا  
جیسے سَرَاوَةٌ اور سَرَاءٌ ہے۔

تَسْرِيٌّ - ہامروت بنا جماع کے لیے لوٹنی رکھنا۔

يُرْدُ مَسْرِيَّهُمْ عَلَيَّ قَاعِدِهِمْ - ان میں جو کوئی سربہ  
کے ساتھ جائے وہ بیٹھے والوں کو لوٹ کا مال لا کر دیتا ہے (یعنی  
ان کو بھی تقسیم میں شریک کر لیتا ہے یہ نہیں کہ سب کا سب خود ہی  
مارے)۔

سَرِيَّةٌ - لشکر کا ایک ٹکڑا چار سو آدمیوں تک اس کی جمع سرایا  
یہ نام اس لئے ہوا۔ کہ اس میں فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ ہوتے  
ہیں بعض نے کہا۔ اس وجہ سے کہ وہ پوشیدہ جاتا ہے۔ مگر یہ صحیح

لَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِنْ قَبْلُ - اس کا بھی بھی ایک دفعہ  
پہلے چوری کر چکا ہے۔ (پنمبر چوری نہیں کرتے بات یہ ہوئی تھی  
کہ حضرت یوسفؑ نے لڑکپن میں سونے کی ایک مورت کو چھپا دیا  
تھا۔ جس کو لوگ پوجا کرتے تھے ان کا مطلب ان مشرکوں کو الزام  
دینا تھا)۔

اجْتَنِبُوا السَّمْعَ الْمُؤَبَقَاتِ وَذَكْرَ مَنُهَا السَّرْقَةَ -  
سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچے رہو ان میں آپ  
نے چوری کا بھی ذکر کیا۔

إِذَا سَرَقَ أَحَدٌ شَيْئًا اسْتَرَقَ بِهِ - بنی اسرائیل میں یہ  
دستور تھا کہ جب کوئی چوری کرتا تو وہ مالک مال کا غلام بنا دیا جاتا  
(کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی پھوپھی نے جو ان کو بہت چاہتی  
تھیں ان کی کمر میں ایک کمر پٹہ چپکے سے باندھ دیا جب حضرت  
یوسفؑ ان کو لے گئے تو پھوپھی آئیں اور کمر بند کی تلاش کی وہ  
حضرت یوسفؑ کی کمر پر نکلا انہوں نے کہا اس نے چوری کی اور  
حسب قاعدہ مروجہ یوسفؑ کو وہ لے گئیں)۔

مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ يُونُسُ - یوسف کے بھائیوں  
نے چوری نہیں کی تھی اور حضرت یوسفؑ نے بھی جھوٹ نہیں کہا  
(انہوں نے کہا تم چور ہو ان کا مطلب یہ تھا کہ تم نے باپ سے چرا  
کر یوسفؑ کو بچ ڈالا یہ بھی ایک چوری تھی)۔

مجمع البحرين میں ہے کہ سارق چور اس کو کہیں گے جو چھپ  
کر آئے اگر علانیہ کسی کا مال چھین لے تو اس کو قتل اور مستحب  
اور منجہب کہیں گے۔

يَلْبَسُونَ السَّرِقَ وَالِدِيَّاجَ - ریشمی کپڑا باریک اور  
موٹا پہنیں گے۔

سُرَافَةُ ابْنِ مَالِكٍ - مشہور صحابی ہیں جنہوں نے ہجرت  
کے سفر میں آنحضرتؐ کا تعاقب کیا تھا۔

اسْتِرَاقُ السَّمْعِ - چوری سے سن کر کوئی بات اڑالینا۔  
سُرْمٌ - ایک کلمہ ہے جس سے کتے کو ڈانٹتے ہیں۔

کہتے ہیں سُرْمًا سُرْمًا جیسے ہندی میں دُٹ دُٹ کہتے  
ہیں۔

سُرْمَانٌ - ایک کپڑا ہے اور زنبور۔

طرح ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی انہوں نے اس کے جواب میں تین دعائیں اس کو دیں جو قبول ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا تھا سعد مستجاب الدعوات ہیں۔

يَضَعُ عُرْسَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْعُثُ سَرَّابًا - شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوج کی ٹکڑیاں (لوگوں کو بہکانے کے لئے) روانہ کرتا ہے۔

أَرَى السَّرْوَ فِيكُمْ مُتَرَبِّعًا - میں دیکھتا ہوں شرافت تم میں جمی ہوئی ہے (چار اونٹنی جی ہے)۔

لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لِيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيُ بِسَرْوٍ حَمِيرٍ حَقَّهٖ لَمْ يَعْرِفْ جَبِينَهُ فِيهِ - اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایک چرواہا حمیر قبیلے کے محلہ میں جا کر اپنا حق لے لے گا (اس کی پیشانی پر پیدہ تک نہیں آئے گا)۔

سَرْوٌ - اس مقام کو بھی کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب میں ہو اور وادی سے بلند ہو۔

سَرْوٌ - حمیر قبیلے کے محلہ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حمیر قبیلے کے لوگ جو بڑے سخت اور ظالم ہیں ان کو میں ایسا نرم کر دوں گا کہ ایک چرواہا اپنا حق ان سے بے تکلف لے لے گا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے سبحان اللہ ایسا منتظم اور باعرب اور جفاکش اور عادل اور انصاف پروردگار کہاں پیدا ہوتا ہے یا اللہ پھر مسلمانوں کو ایک سردار حضرت عمرؓ کا ساعتیت فرما جو ظالموں اور پاجیوں کی سرکوبی کرے اور مظلوموں کو نجات دلائے۔ مترجم۔ کہتا ہے مکاؤ شاہ جاپان نے پچاس سال کے عرصہ میں اپنے ملک کو یورپین پاور کے ہمسر کر دیا اور روس ایسی قومی اور زور آور سلطنت پر فتح پائی یہ خبر سن کر ایک عرب صاحب نے یوں دعا کی اللہم اجعل لنا ملکا مثل ذکاؤ مجھ کو بھی آگئی۔

فَصَعِدُوا سَرْوًا - پہاڑ کے ایک اوتار پر چڑھے (یعنی نشینی حصہ پر)۔

لِيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيُ بِسَرَوَاتٍ حَمِيرٍ - ایک چرواہا حمیر قبیلے کے بڑے رستوں میں جائے گا۔

سَرَوَاتٍ - جمع ہے سَرَاةٍ -

سَرَاةُ الطَّرِيقِ - بزار راستہ اور اس کا درمیانی حصہ۔

نہیں ہے اس لئے کہ پوشیدہ سِرٌّ ہے مضاعف اور یہ معتل ہے۔

لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ - وہ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں ہم کو لڑنے کے لئے بھیج دیتے ہیں) بعض نے کہا معنی یہ ہے کہ ہم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے سرفریں۔

فَنَكَّحْتُ بَعْدَهُ سَرِيًّا - میں نے اس کے بعد ایک اور شریف یا عجمی بامروت شخص سے نکاح کیا۔

سَرِيٌّ - شریف سردار اس کی جمع سَرَاةٌ ہے الْيَوْمَ تَسْرُونَ (آنحضرتؐ نے احد کے دن اپنے اصحاب سے فرمایا) آج تمہارے سردار مارے جائیں گے (ایسا ہی ہوا حضرت حمزہ شہید ہوئے)۔

لَمَّا حَضَرَ نَبِيَّ شَيْبَانَ وَكَلَّمَهُ سَرَاتَهُمْ - جب آپ بنی شیبان کے قبیلے کے پاس آئے اور ان کے رئیسوں شریفوں سے گفتگو کی نہایت میں ہے سَرَاةٌ کی جمع پھر سَرَاتٌ آتی ہے۔

قَدِ افْتَرَقَ مَلَأَ وَهُمْ وَقُلْتُ سَرَوَاتَهُمْ - ان کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کے شریف اور سردار لوگ مارے گئے۔

وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ - وہ ان کے شریف لوگوں میں سے تھا۔

وَأَمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْحِجْزِ - ان کی مائیں جنوں کی شرفاکی بیٹیاں ہیں (شریف جنوں کی بیٹیاں)۔

وَهَانَ عَلِيٌّ سَرَّافٌ بِنَيْ لُؤَيٍّ - لوی کی اولاد میں جو شریف اور سردار ہیں ان پر آسان ہوا (بورہ کا جلا دینا لوی آنحضرتؐ کے جد اعلیٰ تھے)۔

حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ - بورہ میں آگ لگا دینا جو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی (اس کا بیان کتاب الباء میں گذر چکا ہے)۔

فَإِنَّ سَعْدًا أَلَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسُّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ - (جب تم ہم کو تم دیتے ہو تو سچی بات تو یہ ہے) کہ سعد بن ابی وقاصؓ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (یعنی بزدلے اور تا مردے ہیں) اور مال کو برابر انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور جب کوئی مقدمہ آتا ہے تو عدل نہیں کرتے (اس







سَطِئِحٌ - ایک مشہور کاہن تھا کہتے ہیں اس کے بدن میں سر کے سوا کوئی بڑی نہتی لوگ اس کو لپیٹ کر اونٹ پر ڈال لیتے تین سو برس اس کی عمر ہوئی۔

مِسْطَحُ بن اٹانہ - ابو بکر صدیق کے رشتہ دار جو حضرت عائشہؓ پر تہمت کرنے میں شریک تھے آخر ان کو بھی حد قذف لگائی گئی۔

سَطَّحْتُ الْقَبْرِ - میں نے قبر کو برابر کر دیا۔  
سَطَّرُوْ - لکنا، گرا دینا، کاٹنا۔

كُنْتُ عَلَيَّ بِمُسَيْطِرٍ - توجھ پر مسلط نہیں ہے (یعنی غالب اور حاکم)۔

اِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا تَسْطِرُ عَلَيَّ بِشَيْءٍ - (احمد نے امام حسن بصریؒ نے قرآن کی کوئی آیت پوچھی انہوں نے کہا) قسم خدا کی تو مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتا کوئی بات نہیں بنا سکتا۔ یہ سَطَّرُوْ فَلَانَ عَلَيَّ فَلَانَ سے ماخوذ ہے یعنی اس نے فلاں شخص سے جھوٹی طمع دار باتیں بنائیں۔

اَسَاطِيرُ اور سَطَّرُوْ - مزخرف اور وہی باتیں کہانیاں قصے افسانے یہ اَسَطَّرُوْہ کی جمع ہے یعنی وہ جھوٹی بات جو اگلے لوگوں نے کہی یا کہی ہے۔

كَانَ الْبَيْتُ عَلَيَّ سِتَّةَ اَعْمَدَةٍ سَطْرَيْنِ - خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے دو قطاروں میں (ایک ایک میں تین ستون) ایک روایت میں شطرنج ہے یعنی دو حصوں میں قاضی نے کہا یہ وہم ہے۔

مِسَطَّرُوْ - عرف میں ستروں کا کاغذ۔

سَطَّعُ یا سَطِئِحٌ - اونچا ہونا، پھیلنا، تالی بجانا، چھوٹا اوڑھ کر آنا۔  
سَطَّعٌ - گردن لمبی ہونا ہاتھ پر ہاتھ مارنا آواز۔

سَطِئِحٌ - لمبا۔

مِسَطَّعٌ - فصیح۔

فِي عُنُقِهِ سَطَّعٌ - اس کی گردن لمبی ہے۔

كُلُّوْ وَاَشْرَبُوْا وَلَا يَهَيِّدُكُمْ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ -

کھاؤ اور پیو (یعنی رمضان کی راتوں میں) اور تم کو وہ پون جو پہلی مرتبہ پھوٹی ہے اوپر چڑھ آتی ہے نہ گھبرائے (یعنی صبح کاذب

نکریوں کی (جو آگے بڑھ کر جاتی ہیں) اور مورچہ پر جننے والوں کی (جو دشمن کو تاکتے رہتے ہیں)۔

سَرَى الْجُرْحُ إِلَى النَّفْسِ - زخم جان تک سرایت کر گیا (یعنی مار ڈالا)۔

عَزَوْلَةً یا عَجَامَةً پہننا یا پہنانا۔

تَسْرُوْلٌ - پانچمانہ پہننا۔

اِنَّهُ عَلَيْهِ لَيْسَ الْمَسْرُوِيْلُ - آنحضرتؐ نے پانچمانہ پہنا (کہتے ہیں یہ روایت غلط ہے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ نے ایک پانچمانہ چار درہم میں خریدا)۔

رَجِمَ اللّٰهُ الْمَسْرُوِيْلَاتِ - اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جو پانچمانہ پہنتی ہیں (پانچمانہ میں بہ نسبت سازی اور لہنگہ کے ستر خوب ہوتا ہے گو سازی اور لہنگہ بھی پہننا منع نہیں ہے)۔  
حِمَامَةٌ مَسْرُوِيْلَةٌ - پاموز کبوتر (جس کے پاؤں پر پرتے ہوتے ہیں)۔

قَرَشٌ مَسْرُوِيْلٌ - وہ گھوڑا جس کی سفیدی بازوؤں اور رانوں سے بڑھ گئی ہو۔

### باب السین مع الطاء

سَطَّحٌ - بچھانا، پھیلانا، گرا دینا، لٹا دینا، برابر کرنا، بچھ کرنا، بچھ کرنا کے ساتھ چھوڑ دینا۔

تَسَطَّحٌ - برابر ہو جانا، جت لیٹ جانا۔

فَضْرَبَتْ اِحْدَهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ - ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا۔

فَاِذَا هُمَا بِاَمْرٍ اَبَيْنَ سَطِئِحَتَيْنِ - یکا ایک ہی ایک عورت دکھلائی دی دو دیکھالوں کے بیچ میں بیٹھی تھی۔

لِحَقِيْقِي عَامِرٌ بِالسَّطِئِحَةِ - عامر ایک منگ لے کر میرے پاس پہنچا۔

اَلصَّلٰوةُ فِي السُّطُوْحِ - چھتوں پر نماز پڑھنا (یعنی سقف پر)۔

اَطْعِمِيْهِمْ وَاَنَا اَسْطَحُ لَكَ - تو ان کو یعنی بچوں کو کھانا کھلا میں کھانا پھیلاتا ہوں (تا کہ ٹھنڈا ہو جائے)۔

سِطَّةٌ - اصل میں وسط تھا جسے عِدَّةٌ اصل میں وَعَدَةٌ اس کا اصلی مقام کتاب الواو ہے یہاں لفظ کی مناسبت سے اس کو ذکر کیا ہے۔

فَقَامَتْ اِمْرَاةٌ مِّنْ سِطَّةِ النِّسَاءِ - ایک عورت جو حسب نسب میں بیچ کی تھی (یعنی نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ) وہ کھڑی ہوئی۔

كَانَ لَهُ مِنَ السِّطَّةِ فِي الْعَشِيرَةِ - حضرت علی سارے کنبے (بنی ہاشم میں) بڑے اعتبار والے تھے (بادقار اور ہاتھیں صاحب عزت اور شرافت اور عظمت)۔

سَاطِنٌ - خبیث جیسے سَاطِنٌ ہے اُسْطُوَانَةٌ جانور کا پاؤں عضو تناسل اَسَاطِنٌ سردار اور عمائد جیسے سلاطین بادشاہ جَبَلٌ اُسْطُوَانٌ - اونچا پہاڑ۔

سَطُوٌ اور سَطُوَةٌ - حملہ کرنا کو دناخت کچڑنا بہت ہونا چکنا نطفہ پیٹ میں سے نکال لینا دور دور قدم رکھنا۔

مُسَاطَاةٌ - سخی کرنا۔

سَاطِيٌّ - وہ گھوڑ جو اُلْف ہو۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا لَمْ تُوْجَدْ اِمْرَاةٌ تَعَالِمُهَا وَخَيْفَ عَلَيْهَا (امام حسن بصری نے کہا) کچھ قباحت نہیں اگر مرد (ڈاکٹر یا حکیم) عورت کے پیٹ میں سے نطفہ یا بچہ نکال ڈالے جب کوئی عورت (لیڈی ڈاکٹر) نہ ہو جو اس کا معالجہ کرے اور عورت کی جان کا ڈر ہو (تو ایسے ضرورت کے وقت ڈاکٹر کو غیر عورت کا دیکھنا یا اس کا بدن چھونا درست ہے۔ افسوس صد ہا مسلمان عورتیں زچگی کے عوارض میں مبتلا ہو کر جان کھوتی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ملنے سے ان کے عزیز اور رشتہ دار مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا نازیبا اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ ہائے مسلمانوں کی بد قسمتی پارسیوں اور ہندوؤں میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں مگر نہیں ہیں تو مسلمانوں میں۔ یا اللہ تو مسلمانوں کی آنکھ کھول اور ان کی عورت کو علوم اور فنون حاصل کرنے کی توفیق دے تاکہ وہ غیر اقوام کے محتاج نہ رہیں)۔

سَطَا عَلَيْهِ - اس پر زور سے غالب ہوا قبر کیا۔

أَمَّا لَيْسَطُنٌ بِكُمْ سِطُوَةٌ يَتَحَدَّثُ بِهَا أَهْلُ

سے جو لمبی سفید دھاری اخیر رات میں آسمان پر نمود ہوتی ہے گھبرا کر اپنا کھانا پانی مت چھوڑو جب تک صبح صادق نہ ہو)۔

كُلُّوا وَاشْرَبُوا مَا دَامَ الصُّوْمُ سَاطِعًا - جب تک روشنی لمبی رہے (آسمان کے بیچ میں بھیڑیے کے دم کی طرح) تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ چوڑی روشنی صبح کی نمود ہو (آسمان کے کنارے سے پر پر ب کی طرف)۔

إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ - جب صبح کی مشہور روشنی (پو) پھولے۔

بُرْهَانٌ سَاطِعٌ - چمکتی روشن دلیل۔

النُّورُ السَّاطِعُ - بلند روشنی۔

سَطْمٌ - بند کرنا جو پتھیا جیسے رَدْمٌ اور سَدْمٌ ہے۔

مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بَشِيٌّ مِّنْ حَقِّ أَحِبِّهِ فَلَا يَا خُذْنَهُ

فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ سِطَامًا مِّنَ النَّارِ - جس شخص کو اس کے بھائی کا

کا کوئی حق میں دلا دوں (ظاہر میں سچا سمجھ کر رویداد مقدمہ پر جیسے

عدالت میں کبھی جھوٹا شخص بھی حجت اور دلیل کر کے جیت جاتا

ہے) تو وہ اس کو نہ لے (یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کو

اپنے بھائی کا حق دیا لینا درست ہو گیا) (کیونکہ میں اس کو آگ

بلائے اور سلگانے کا چمٹا دلاتا ہوں) (قیامت کے دن وہ اس سے

اپنے اوپر آگ روشن کرے گا) دوزخ میں جلعے گا معلوم ہوا کہ

آنحضرت کو بھی علم غیب نہ تھا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ دیتا

آپ غیب سے ناواقف رہتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کے

فیصلہ سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں

قاضی کی قضا ظاہر اور باطن دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے۔ جب

آنحضرت کے قضا اور فیصلہ سے حرام چیز حلال نہ ہوئی تو اور کسی

قاضی جو نیور کیا حقیقت ہے؟)

سِطَامٌ اور سَطْمٌ تلوار کی دھار کو بھی کہتے ہیں اَلْعَرَبُ

سِطَامٌ النَّاسُ عَرَبٌ لُّوْغٌ آدِمِيٌّ كَتَلُوا عَرَبًا (یعنی

تیزی اور جدت اور شوکت اور شجاعت اور بہادری میں سب

قوموں سے بڑھ کر ہیں)۔

سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ - ان کی بونیں ناک میں آئیں اڑ

کر۔

ہے کہ جب نوحہ کرنا منع ہے تو آنحضرتؐ نے ام عطیہ کو اس کی اجازت کیونکر دی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ایک خاص حکم تھا ام عطیہ کے لئے اور شارع کو اختیار ہے کہ جس شخص کو چاہے اس کو ایک عام قاعدے سے مستثنیٰ کر دے بعض نے کہا نوحہ حرام نہیں صرف مکروہ ہے اور آپ نے مکروہ کی اجازت اس وجہ سے دے دی کہ اس میں مصلحت تھی یعنی ام عطیہ کا آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے تائب ہونا اور اسلام میں داخل ہونا اور ایسی بڑی مصلحت کے لئے ایک امر مکروہ کی اجازت دینے میں قباحت نہیں بعض نے کہا یہ نوحہ شاید اس قسم کا نہ ہوگا جو حرام ہے۔

میں کہتا ہوں شیعہ امامیہ کے نزدیک نوحہ کرنا جائز ہے بلکہ امام حسینؑ پر نوحہ کرنا باعث ثواب اور اعظیم ہے تو نوحہ کی حرمت اختلافی مظہری اور چونکہ عورتیں نا سمجھ ہوتی ہیں آنحضرتؐ کو یہ خیال ہوا اگر میں اجازت نہ دوں تو شاید ام عطیہ ناراض ہو کر بیعت ہی نہ کرے اس لئے آپ نے اجازت دے دی اس کے دل کی خوشی بھی ہوگئی اور آئندہ کے لئے توبہ بھی اس نے کر لی واللہ اعلم۔

سَاعِدَ اللَّهُ أَشَدُّ وَهُوَ سَاهُ أَحَدٌ - اللہ کا ہاتھ بہت زور دار ہے اور اس کا استرہ خوب تیز ہے (اگر اس کو جانور کان چیز نا پسند ہوتا تو اسی طرح کان چرا ہوا پیدا کرتا اس کو کیا مشکل تھا)۔

كُنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَابِقِ وَمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ فِيهَا فَهَنَّا نَارَسُوهُمُ اللَّهُ ﷻ عَنْ ذَلِكَ - ہم کیا کرتے تھے زمین کو اس پیداوار پر کراہیہ پر دیتے جو نالیوں پر ہو اور جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو (غیر ڈول سے سینچے ہوئے) تو آنحضرتؐ نے ہم کو اس سے منع کیا کیونکہ اس میں جھٹھا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے یہ کہ دھوکہ ہے شاید اور کوئی پیداوار نہ ہو تو کراہیہ لینے والی کی محنت بیکار جائے گی۔

کنا نزارع علی السعيد - پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو۔

انج سَعِدٌ فَقَدْ قُتِلَ سَعِيدٌ (حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) سعد تو ہی بیچ جا سعاد تو مارا گیا۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں میں اس کی اصل یوں ہے کہ ضبہ نامی ایک شخص تھا۔ اس

المشْرِيقِ وَالْمَغْرِبِ - (قریش کے لوگو دیکھو یہ سمجھ رکھو) یہ پیغمبر تم پر ایسا غلبہ کرے گا (زور سے تم پر حکومت کرے گا) جس کا پورب اور تکبم والے تذکرہ کرتے رہیں گے۔

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ - اللہ کی پناہ رات کے غلبوں سے (رات کو جو گناہ کئے جاتے ہیں ان سے)۔

### بَابُ السَّيْنِ مَعَ الْعَيْنِ

سَعْدِيَا سَعُوذٌ مَهْرًا كَمَا هُوَ رَأْسُ هَوْنًا -

سَعَادَةٌ - نیک بخت ہونا اس کی ضد شَقَاوَةٌ ہے۔

مُسَاعَدَةٌ - موافقت کرنا مدد کرنا جیسے اسْعَادَةٌ ہے۔

لَبَيْكَ وَسَعْدُكَ - حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں پھر موافقت لَا اسْعَادَ وَلَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام کے دین میں ایک عورت کی مدد دوسری عورت کو نوحہ کرنے میں نہیں ہے (جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک عورت میت پر نوحہ کرنے کو کھڑی ہوتی دوسری عورت اس کی مدد کرتی پھر دوسری کے یہاں میت ہو جاتی تو یہ اس کی مدد کرتی) اور نہ جانوروں کا قبر پر کاٹنا ہے (یہ بھی ایک جاہلیت کی رسم تھی مردے کی قبر پر انڈوں کو نخر کرتے اور کہتے وہ زندگی میں ہماری مہمانی کیا کرتا ہم بھی اس کا بدلہ قبر پر کرتے ہیں اکثر علماء نے اسی حدیث کی رو سے قبر پر لے جا کر جانور کو کاٹنا مکروہ رکھا ہے لیکن اگر صاحب قبر کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے تب تو بالافتاق وہ جانور مردار اور حرام ہے۔)

قَالَتْ لَكُمُ عَطِيَّةٌ اِنْ فُلَانًا اسْعَدْتَنِي فَاَرِيدُ اَنْ اسْعِدَهَا فَمَا قَالَ لَهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ فَاذْهَبِي فَاَسْعِدِيهَا ثُمَّ بَايَعْنِي - (ام عطیہ آنحضرتؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جاہلیت کے زمانہ کی طرح مردوں پر نوحہ نہ کریں) ام عطیہ نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں بھی چاہتی ہوں اس کی مدد کر دوں (تو اس کا حق اتر جائے) یہ سن کر آنحضرتؐ نے سکوت فرمایا دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اس کی مدد کر کے پھر آ اور مجھ سے بیعت کر (کیونکہ بیعت کر کے پھر شرائط بیعت کو توڑنا بہت نازیبا ہے یہاں یہ اعتراض ہوتا

گیا۔

اتَّخِذُوا السُّعْدَ لِاسْتِنَانِكُمْ فَإِنَّهُ يَطَيِّبُ الْقَمَمَ - سعد کوئی (ناگرموتہا) تم اپنے دانتوں کے لئے رکھو (منجن میں ڈالو) اس سے منہ خوشبودار ہوتا ہے۔

مِنْ اسْتَنْجَى بِالسُّعْدِ بَعْدَ الْغَائِطِ - جو شخص سعد سے استنجا کرے پانخانہ کے بعد (یعنی سعد کے پانی سے) اس کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور یواسیر کے ریاح سے امن ہوگا۔

السُّعْدُ - آنحضرت کا خود تھا۔

فَأَصْرَةً عَلَيَّ سَاعِدِهِ - اس کو اپنی بانہ پر پھرایا۔

سَاعِدُ الطَّائِرِ - پرندے کا پتک۔

يُنِي مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ بِالسَّعِيدَةِ وَالسَّمِيطِ - آنحضرت کی مسجد ڈیڑھ اینٹ اور ایک اینٹ سے بنائی گئی۔

سَعِيدِيَّةٌ - ایک قسم کی یمنی چادریں جو سعید بن عاص کی طرف منسوب ہیں۔

سَعْرٌ - سلگانا پھیلانا، دوڑانا، جلانا پھرتا۔

سَاعُورٌ - تنور۔

سَعْرَةٌ - کھانسی۔

ابتدا - شروع۔

سَعِيرٌ - آگ یا آگ کی لپٹ۔

سَعْرٌ - عذاب تکلیف۔

وَنِيلٌ أَمِهِ مَسْعُورٌ حَرْبٌ لَوْ كَانَ لَهُ أَصْحَابٌ - اس کی ماں کی خرابی (مادر بخلا) یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے اگر اس کے کچھ ساتھی ہوتے۔

سَعْرَتُ النَّارِ يَا سَعْرَتُ - میں نے آگ سلگائی۔

مِسْعُورٌ - وہ لوہا جس سے آگ کو ہلا کر روشن کرتے ہیں۔

وَأَمَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ هَمْدَانَ فَأَنْجَادٌ بَسْلٌ مَسَاعِيرُ عَمِيرٍ عَزَلِيٍّ - ہمدان کی یہ شاخ کے لوگ تو شریف بہادر ہیں لڑائی کے بھڑکانے والے ہتھیار بند۔

وَلَا يَنَامُ النَّاسُ مِنْ سَعَارِهِ - لوگ اس کے شر کے سبب سے سو نہیں سکتے اصل میں سحار آگ کی گری کو کہتے ہیں۔

أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الشَّامَ وَهُوَ يَسْتَعْرِ طَاعُونًا - حضرت

کے دو بیٹے تھے۔ سعد اور سعید دونوں رات کو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے۔ سعد تو لوٹ کر آیا لیکن سعید کا پتہ ہی نہیں لگا کہیں مر گیا یا مارا گیا۔ اب ضبہ کا یہ حال ہو گیا جب وہ رات کو کوئی آدمی دیکھتا تو کہتا سعد ہے یا سعید۔ پھر یہ مثل ہو گئی اس مقام پر بولی جاتی ہے جہاں دو باتوں کو پوچھتے ہیں ایک اچھی ایک بری (یعنی اچھی خبر ہے یا بری)۔

يَهْتَرُ كَأَنَّهُ سَعْدَانَةٌ - وہ دوزخ سے اس طرح لہلہاتا نکلے گا گویا سعدانہ ہے (سعدانہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے اونٹ اس کے کھانے سے خوب مونا تازہ ہوتا ہے)۔

مَرَعَى وَلَا تَمَّا السَّعْدَانِ - چارہ اچھا ہے لیکن سعدان کا سائیں (یعنی ایسا عمدہ تو نہیں)۔

وَحَسَكَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السُّعْدَانُ - پل صراط پر ایک گھوکھر وہوگا سعدان کے کانٹے کی طرح جو نجد میں پیدا ہوتا ہے۔

أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا - میری شفاعت کے لئے نصیب والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں لا الہ الا اللہ خلوص سے کہا ہوگا (یعنی موحد ہوگا گو کیا ہی گنہگار ہو اگر توحید میں خلل ہے تب اس کو آپ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ توحید خلوص کے ساتھ ہو یعنی دل سے یقین کر کے خالص خدا کی رضا مندی کے لئے نہ جان یا مال یا آبرو کے ڈر سے یا کسی کی خوشامد یا مروت سے یا خالص توحید ہو اس میں شرک کی بالکل آمیزش نہ ہو ہمارے زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو ایک کہتے ہیں۔ لیکن پھر اس کیساتھ شرک کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی شفاعت نصیب نہ ہو گی)۔

أَمْرٌ لِسَعْدِيَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ - آپ نے خبیر کے دن دونوں سعدوں کو بلایا (سعد بن معاذ اسی اور سعد بن عبادہ خزرجی مگر سعد بن معاذ اسی تو جنگ خبیر سے پہلے گذر گئے تھے اس صورت میں دوسرے سعد سے شاید سعد بن ابی وقاص مراد ہوں)۔

مَا زِلْتُ أَظْفَرُ النَّاقَةَ حَتَّى سَعِدْتُ - میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دو ہتا رہا یہاں تک کہ میرے بازو میں درد ہو

سَعِيرٌ - دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔  
سَعْسَعَةٌ - بکریوں کو سحیح کہہ کے بلانا بڑھاپے سے گوشت کا  
تھبل تھل کرنا بڑھا ہونا۔

إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَسَعَسَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَيْتَهُ - مہینہ  
بڑھا ہو گیا (یعنی ختم ہونے اور گزر جانے کے قریب آ گیا) اب  
جتنا باقی ہے اسی میں ہم روزے رکھ لیں ایک روایت میں  
تسعیسعی ہے شین مجملہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

سَعَطٌ - ناک میں ڈالنا جیسے اسعاط ہے ناک پر مارنا۔  
اسْتِعَاطٌ - ناک میں ڈالنا۔  
أِنَّ شَرِبَ الدَّوَاءَ وَاسْتَعَطَ - آنحضرتؐ نے دوائی  
اور ناک میں ڈالوائی۔

سَعُوْطٌ - وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے۔  
اِحْتَجَمَ وَاسْتَعَطَ - پچھنے لگوائے اور ناک میں دوا  
ڈالی۔

لَا يَجُوزُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَسَعَطَ - روزہ دار کو ناک میں  
دوا ڈالنا جائز نہیں (اسی طرح ناس لینا)۔  
يَكْرَهُ السَّعُوْطُ لِلصَّائِمِ - روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا  
مکروہ ہے۔

سَعْفٌ - مطلب پورا کرنا جیسے اسعاف ہے۔  
فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُسَعِفُنِي مَا أَسَعَفَهَا - فاطمہ  
میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو پہنچے وہ مجھ کو  
پہنچاتا ہے۔ (حضرت فاطمہ کو کوئی خوش کرے تو مجھ کو خوش کیا ان کو  
ستائے تو مجھ کو ستایا)

رَأَى جَارِيَةً فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ بِهَا سَعْفَةٌ -  
آنحضرتؐ نے بی بی ام سلمہ کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی اس  
کے سر میں بالٹھورہ تھا۔

سَعْفَةٌ - وہ پھوڑے پھنسیاں جو بچوں کے سر پر نکلتی ہیں  
اس سے بال جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں سَفْعَةٌ ہے۔ اس کا  
ذکر آگے آئے گا۔

لَوْ ضَرَبْنَا حَتَّى يَبْلُغُوا أَيْنَا سَعَفَاتِ هَجْرٍ - اگر وہ  
ہم کو مارتے مارتے ہجر کے کھجور کے ڈالیوں تک ہٹا دیں (ہجر

عمرؓ نے شام کے ملک میں اس وقت جانا چاہا جب طاعون کی  
آگ وہاں بھڑک رہی تھی۔ (طاعون کی بہت شدت تھی جس کو  
انگریزی میں یوبا نک فیور اور پلگ کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں  
بھی دس بارہ برس سے یہ بلا ممالک ہند میں پھیلی ہے۔ اب تک  
بالکل رفع نہیں ہوئی)۔

اضْرِبُوا هَبْرًا وَارْمُوا سَعْرًا - کانٹے کی مار لگاؤ اور  
جلدی جلدی تیر چلاؤ (یعنی دشمنوں کو جلدی تمام کرو)۔

سَمَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَحَشَّ فَإِذَا خَرَجَ مِنَ  
الْبَيْتِ اسْعَرْنَا قَفْرًا - آنحضرتؐ کے پاس ایک جنگلی جانور تھا  
جب آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہم کو دود کر تھکا مارتا  
اس کے پیچھے دوڑنا پڑتا اس کے پکڑنے کو (اور جب آپ گھر میں  
تشریف لاتے تو خاموش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا) جنگلی  
جانور بھی آپ کا ادب کرتے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ  
جنگلی جانور گھر سے نکل جاتا۔

قَالُوا سَعِرْنَا قَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِرُ الْقَابِضُ  
الْبَاسِطُ الرَّازِقُ - صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ چیزوں کا  
رخ مقرر کر دیجئے (غذ کرنا وغیرہ کا تاکہ بنے بقال اس سے کم نہ  
ہیں) آپ نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے  
(ارزانی اور گرانی اس کے اختیار میں ہے)۔

مَنَعَ مِنَ التَّسْعِيرِ - آپ نے نرخ مقرر کرنے سے منع  
فرمایا (سجنان اللہ کیا حکیمانہ اور دانشمندانہ حکم ہے بعض بیوقوف  
انگلے زمانہ کے حکام جب گرانی ہوتی تو رعایا پر رحم پروری کر کے  
تاجروں کو مار پیٹ کر جبر اور ظلم کر کے زبردستی ایک نرخ مقرر کرنا  
دیتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ تاجر لوگ مال لانا چھوڑ دیتے اور مال کا  
منگوانا بھی موقوف کر دیتے یا وہاں سے بھاگ جاتے اب کھانے  
کو ایک دانہ نہ ملتا اور سارا ملک تباہ ہو جاتا جن لوگوں نے قحط کا  
انتظام کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں)۔

نَاقَةٌ مَسْعُورَةٌ - دیوانی سانڈنی۔  
سَعِيرٌ - نرخ

أَسْعَارٌ اس کی جمع ہے جَبَلٌ سَاعِيرٌ - وہ پہاڑ جس پر اللہ  
تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی۔

## عَلَامَاتُ الْحَرَمِ

سَيْلٌ مَسْعَامٌ يَمْسَعَامٌ - جلدی بننے والی بہیا۔

سَعْنٌ - چربی خالص شراب جس میں پانی نہ ملا ہو۔

فَجَعَلَ فِي سَعْنٍ - وہ ایک منگ یا چھاگل میں ڈالا گیا  
بعض نے کہا سَعْنٌ جمع ہے سَعْنَةٌ کمی منگ یا چھاگل جو کھوٹی  
یا ڈال پر لٹکانی جاتی ہے۔ محیط میں ہے کہ سَعْنٌ وہ منگ جس کو بیچ  
میں سے کاٹ لیں اس میں نیند بھگوتے ہیں وہ ڈول کی طرح  
ہو جاتی ہے اس کی جمع سَعْنَةٌ ہے۔

سَعْنَةٌ - مبارک میمون یا نابارک منحوس۔

مَالَةٌ سَعْنَةٌ وَلَا مَعْنَةٌ - اس کے پاس کچھ نہیں  
ہے (محض تلاج ہے)۔

اشْتَرَيْتَ سَعْنًا مُطَبَّقًا - میں نے ایک بڑا قدر (شاہ  
کاسہ) خریدا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے وَلَا يَخْرُجُوا  
سَعَانِينَ - سعانین کی عید نہ کریں (یہ نصاریٰ کی ایک عید ہے جو  
عید فصح سے ایک ہفتہ پہلے ہوتی ہے مشہور شعائین ہے شین معجمہ  
سے یہ عبرانی لفظ ہے۔ شیعنا سے ماخوذ ہے یعنی ہم کو چھڑایا۔)

سَعْوًا يَسْعُو - رات کا ایک ٹکڑا۔

سَعْوَةٌ - شیخ

سَعْيٌ - قصد کرنا، عمل کرنا، چلنا، دوڑنا، زکوٰۃ وصول کرنا، کوشش  
کرنا، کمانا۔

سِعَايَةٌ - چغل خوری۔

لَا مَسَاعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنْ سَاعَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
فَقَدْ لَحِقَ بِعَصِيَّتِهِ - اسلام کے دین میں مساعاۃ نہیں  
ہے۔ (یعنی لوٹنوں سے کسب کرنا ان سے خرچی کمانا) اور جس  
نے جاہلیت کے زمانہ میں مساعات کی ہو (دوسرے کی لوٹنوں  
سے زنا کیا اس سے اولاد ہوئی) تو وہ اپنے وارثوں سے مل جائے  
گا اس کا نسب زنا کرنے والے سے متعلق کر دیا جائے گا۔ نہ اس  
لوٹنوں سے یا لوٹنوں کے مالک سے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَاعَتِ الْأُمَّةِ - یعنی لوٹنوں نے حرام کاری کی سَاعَا  
هَافِلَانٌ - فلاں شخص نے اس سے زنا کی۔

إِنَّهُ آتَى فِي نِسَاءٍ أَوْ إِمَائِهِ سَاعِينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
فَأَمَرَ بِأَوْلَادِهِمْ أَنْ يَقُومُوا عَلَى آبَائِهِمْ وَلَا يَسْتَرْقُوا -

ایک مقام ہے شام کے ملک میں جو مدینہ سے بہت دور ہے اور  
سحلہ کھجور کی شاخ بعضوں نے کہا سوکھی شاخ کیونکہ نازی شاخ کو  
شطہ کہتے ہیں)۔

كُرْبُهَا ذَهَبٌ وَ سَعْفُهَا كِسْوَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ - بہشت  
میں کھجور کی جڑیں سونے کی ہیں اور اس کی شاخیں (جس میں پتے  
ہوتے ہیں بہشتیوں کی پوشاک ہیں)۔

يَتَّبِعُ بِهَا سَعْفَ الْجِبَالِ - ان کو لے کر پہاڑوں کے  
درختوں کی ڈالیوں میں نکل جائے گا (یعنی آبادی سے دور جنگلوں  
میں) ایک روایت میں سَعْفُ الْجِبَالِ ہے یہ سکون عین مگر  
لفت کی رو سے اس کے معنی کچھ یہاں نہیں بن سکتے دوسری  
روایت میں سَعْفُ الْجِبَالِ ہے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں میں  
یہی صحیح ہے۔

لَا صَفْرَ وَلَا غَوْلَ وَلَكِنَّ السَّعَالِيَّ - تیرہ تیزی اور  
غول اس کی کوئی حقیقت نہیں (یعنی صفر کے مہینے کو منحوس جاننا جیسے  
بعض عورتوں کا خیال ہوتا ہے اسی طرح غول بیابانی کا ماننا جیسے  
عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا شیطان ہے جو مسافر کو رستہ بھلا  
دیتا ہے رات کو چراغ کی طرح دور سے چمکتا ہے جب پاس جاؤ  
تو کچھ بھی نہیں یہ سب واہیات اور بے اصل خیالات ہیں) (البتہ  
جنوں میں بعض جادوگر ہوتے ہیں) جیسے آدمیوں میں ہوتے ہیں  
وہ نظر بندی کرتے ہیں اور خیال اور وہی صورتیں دکھاتے ہیں  
زمانہ حال کے حکیموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ زمین میں بعض  
مقاموں میں فاسفوری مادہ زیادہ ہوتا ہے اس کا قاعدہ ہے کہ  
رات کو وہ چمکتا ہے قدیم زمانہ کے لوگ اس کو غول سمجھتے۔ اکثر  
قبرستانوں میں ہڈیوں کی وجہ سے یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے اور رات کو  
قبرستانوں میں روشنی معلوم ہوتی ہے دن کو غائب ہو جاتی ہے)۔

أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ - آپ کو کھاسی آگئی رونے کی وجہ سے۔  
سِعْلَةٌ اور سِعْلَاءٌ - خبیث جن۔ سیکلی نے کہا سِعْلَةٌ  
وہ آسب جو دن کو دکھائی دیتا ہے اور نول وہ جو رات کو دکھائی دیتا  
ہے اس کی جمع سعالی ہے جیسے اوپر مذکور ہوا بعض نے کہا

سِعْلَةٌ اور سِعْلِيٌّ اور سِعْلَاءٌ بھوتی یعنی جن کا مادہ۔  
سَعْمٌ - جلدی چلنا۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّكَ الْخَيْرِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------------

قیمت اس میں سے ادا کر کے) تو اس سے مزدوری کرائیں گے (وہ مزدوری باقی حصہ کی ادائیگی میں محسوب ہوتی رہے گی، مگر طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف نہ دیں گے۔

لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (یعنی سردار جس کی رائے پر وہ چلتے ہیں) اس کو پھیر دے گا۔ (جو شخص لوگوں کے کام کاج کا متولی ہو اس کو سامعی کہتے ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں عامل بنانے میں کچھ تردد نہیں کرتا اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دین یعنی اسلام اس کو سچائی اور امانتداری پر مجبور کرے گا اور اگر کافر ہے مثلاً یہودی یا نصرانی تو جو اس کا رئیس اور سردار ہو گا وہ اس کو تنبیہ کرے گا اور اس سے حق دلائے گا۔)

فَلَا تَأْتُوها وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ - دیکھو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال سے چلتے ہوئے آؤ پھر جتنی نماز امام کے ساتھ مل جائے وہ اس کے ساتھ پڑھو اور جتنی رہ جائے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرو اور قرآن شریف میں جو ہے۔ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ - اس کا معنی یہی ہے کہ اللہ کی یاد کی طرف چلو یہ نہیں ہے کہ دوڑتے ہوئے آؤ۔ اللہ کی یاد سے مراد خطبہ کا سننا ہے۔

مَنْ سَاعَاهَا فَاتَتْهُ - (دنیا کا عجب حال ہے جو کوئی اس کے لیے کوشش کرتا ہے رات دن دنیا ہی کی دہن میں لگا رہتا ہے اس کو نہیں ملتی) اور جو کوئی اس سے بے پرواہی کرتا ہے اس کے پاس ہاتھ جوڑتی ہوئی آتی ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ جناب امیر علی مرتضیٰ کا قول ہے اور بالکل صحیح ہے اور مجھ کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے میں نے کبھی دنیا کے لیے پیروی اور کوشش نہیں کی جیسے دنیا دار کیا کرتے ہیں کہ رات دن اس کی فکر میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی موقعوں پر میں نے ایسی بے پرواہی کی کہ دنیا داروں نے اس پر مجھ کو ملامت کی کہ ہاتھ میں آتی ہوئی چیز کو تم نہیں لیتے۔ دوسرے لوگ تو اس کے لیے زمین آسمان کے فلابے ملاتے ہیں مگر حق تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ جوں جوں میں نے بے پرواہی کی وہ وہ دنیا میرے پاس آتی گئی یہاں تک کہ بڑے بڑے پیروی کرنے والے حیران اور پریشان ہو گئے ہیں اور ناحق کا حسد مجھ پر کر رہے ہیں کہ ان کو گھر بیٹھے

(حضرت عمرؓ کے پاس چند لوٹریوں یا چند عورتوں کا مقدمہ آیا جنہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں خرچی کمائی تھی (حرام کاری کر کے) آپ نے ان کی اولاد کے باب میں یہ حکم دیا کہ ان کی قیمت لگا کر ان کے باپوں سے لی جائے (جن کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے ہیں) اور ان کو غلام نہ بنایا جائے (وہ آزاد رہیں گے یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی لیکن اکثر صحابہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ جب اسلام کے زمانہ میں بر بنائے زنا کسی بچہ کا دعویٰ کیا جائے تو وہ دعویٰ باطل ہے اور بچہ اس کا رہے گا جس کی لوٹری تھی اور یہی حکم حدیث کے موافق ہے۔)

أَلَوْلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ - اور اسی لیے انہوں نے معاویہ پر انکار کیا تھا جب معاویہ نے زیاد کا نسب ابوسفیان سے لگا دیا تھا اپنی حکومت کے زمانہ میں کیونکہ ابوسفیان نے زیاد کی ماں (سمیہ) سے زنا کیا تھی اور زیاد اسی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا تو درحقیقت ولد الزنا تھا اور اس کے بیٹے عبید اللہ نے اپنے باپ کو ولد الزنا ہونے کو ثابت کر دیا۔

نہا یہ میں ہے کہ اگر وحی جاہلیت کے زمانہ میں ہوئی ہو اور دعویٰ اسلام کے زمانہ میں تو اس میں یہ اختلاف ہے لیکن اگر وحی اور دعویٰ دونوں اسلام کے زمانہ میں ہوں تو ایسا دعویٰ بالاتفاق باطل ہے وہ بچہ ماں کے مالک کی ملک رہے گا۔ اور زانی کو زانی کی سزا دی جائے گی۔

إِنَّ وَإِنَّمَا يَسْتَسْمِعِي وَيَتَرَقَّلُ عَلَى الْأَقْوَالِ - واصل کو زکوٰۃ کی تحصیلداری کا عہدہ دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں پر سردار بنایا جاتا ہے۔

سَاعِي - زکوٰۃ کا تحصیلدار۔  
وَلَتَنْدَرَنَّ الْإِقْلَاصُ فَلَا يَسْمَعِي عَلَيْهَا - جو انٹنی چھوڑ دی جائے گی کوئی اس کی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ہو گا یا کوئی اس پر سوار ہو کر تجارت وغیرہ نہیں کرے گا (کیونکہ لوگ ایسے بے پرواہ ہوں گے کہ ان کو روپیہ کمائی کی ضرورت نہ ہوگی)۔

إِذَا عُنِقَ بَعْضُ الْعِبْدِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْمِعِيَ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ - جب غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا جائے (مثلاً نصف یا ربع) اور اس کے پاس مال نہ ہو (جو باقی حصہ کی



حاصل ہوتی ہے جو بیرونی کرنے والے کو۔

### بَابُ السِّينِ مَعَ الْغَيْنِ

سَغْبٌ يَأْسُغُوبُ يَأْسَغَبُ يَأْسَغَابَةٌ يَأْسُغَبَةُ - بھوکا ہونا یا تکلیف زدہ ہونا بھوک کے ساتھ۔

إِسْغَابٌ - بھوکا ہونا۔

سَغْبٌ - پیاس۔

مُسْغَبٌ أَوْ مُسْغَبٌ - جائز اور سزاوار شایاں مَا أَطْعَمْتَهُ إِذَا سَكَانَ سَاعِيًا - جب وہ بھوکا تھا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔

إِنَّهُ لَقَدِيمٌ خَبِيرٌ بِأَصْحَابِهِ وَهُمْ مُسْغِبُونَ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ خیر میں جب آئے تو وہ بھوکے تھے (یعنی آپ کے اصحاب ان کو کھانے کی احتیاج تھی)۔

سَغْسَغَةٌ - چکنا کرنا، ہلانا، گاڑنا، پھرانا۔

وَصَنَعَ مِنْهُ تَرِيدَةً ثُمَّ سَغْسَفَهَا اور اس سے ٹرید بنانا (جو مشہور کھانا ہے روٹی کو شوربے میں بھگو کر بناتے ہیں پھر اس کو خوب چکنا کیا (کھگی یا تیل ڈال کر) ایک روایت میں سَغْسَغُ

ہے شین مجھ سے اُمَّا اَنَا فَاسْغِسْغُهُ فِی رَاسِي میں تو اس سے اپنے سر کو تازہ کرتا ہوں (یعنی چکنا کرتا ہوں)۔

سَغْلٌ يَأْسِغُلٌ - پست قامت پتلے ہاتھ پاؤں والا بدخلق دہلا۔

سَغْمٌ - جماع کرنا یا بغیر انزال کے دخول کرنا پھر نکال لینا۔

تَسْغِيمٌ - گھونٹ گھونٹ پلانا۔

سَغْنٌ - خراب غذا اس کی جمع اسْغَانٌ ہے۔

### بَابُ السِّينِ مَعَ الْقَاءِ

سَفْتُ - بہت پینا اور سیر نہ ہونا۔

سِفْتُ بِمَعْنَى زَفْتُ ہے

مَسْفُوتٌ - کم فائدے والی چیز۔

سَفْتَجَةٌ ہندوی اس کی جمع سَفَاتِحُ انگریزی میں منی آرڈر یا بل

آف ایکچینج۔

سَفْجٌ زور سے چلانا۔

سَفْجُوٌّ - چھوٹی چیزیں اس کا مفرد نہیں آیا۔

ایسی دولت کیوں ملتی جاتی ہے۔ میں کیا کروں یہ حق تعالیٰ کی دین ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے۔ تم اسباب میں غرق رہو اور میں مسبب الاسباب پر بھروسہ رکھوں وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْتَفُونَ مَذَاهِبُ الْكَسَائِعِ لِبَغْيِرِ شِدْقَةٍ - جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بدخواہی کی نیت سے بادشاہ سے چغلی کھائے (تا کہ اس کو ایذا پہنچے وہ حلال زادہ نہیں ہے حرام زادہ ہے)۔

الْكَسَائِعُ مَثَلٌ - جو تحصیلدار ظالم اور چور اور خائن ہو وہ تین کو تباہ کرتا ہے (ایک تو رعیت کی تباہی تو ظاہر ہے۔ بادشاہ کو

اس لیے کہ اس نے ایسے ظالم اور چور کو رعیت پر مسلط کیا۔ بے ایمان عاملوں اور اہلکاروں کا وبال سارا بادشاہ وقت پر پڑتا ہے

اس سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا۔ خود اس کی تباہی یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک نہ ایک دن عتاب شاہی میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوگا اور آخرت کا عذاب تو رکھا ہی ہوا ہے۔

يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ - ایک ادنی مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے (اس کی پناہ کو صحیح مائیں گے اور اس کا توڑنا درست نہیں)۔

لَيْسَ السَّعْيُ بَيْنَهُمَا بَسْنَةً - صفا اور مروے کے بیچ میں جہاں دو سبز پتھر دونوں طرف نصب ہیں دوڑنا سنت نہیں ہے (بلکہ معمولی چال سے چلنا چاہے)۔

الْكَسَائِعُ عَلَى الْأَرْضِ مَلَكَةٌ - بیواؤں کے لئے کوشش کرنے والا (ان کی پرورش کے لئے)۔

فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سَعَائِيَةِ - حضرت علیؓ تحصیلداری سے واپس آئے (شاید انہوں نے اللہ تحصیلداری کی خدمت ادا کی ہو گی۔ کیونکہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں ہے یا سعایت سے حکومت مراد ہے (یعنی گورنری کی خدمت)۔

نَهَى عَنِ السَّعْيِ (جب جماعت کھڑی ہو) تو آپ نے اس کی طرف دوڑنے سے منع فرمایا (کیونکہ دوڑنے میں سانس پھول جاتی ہے تو نماز میں قرآن کی قرات اور اذکار اچھی طرح ادا نہ ہو سکیں)۔

سَعَى بِهِ إِلَى الْوَالِي - حاکم سے اس کی چغلی کھائے سَعَاةُ الصَّدَقَاتِ - زکوٰۃ کے تحصیل کرنیوالے۔

رُبَّ سَاعٍ لَقَاعِدٌ - بعض آدمی کو بیٹھے بیٹھے وہ بات



سَفْحٌ - بہانا - پٹنا چھوڑ دینا -

تَسْفِیحٌ - بے فائدہ کام کرنا -

مُسَافِحَةٌ تَسْفِیحٌ - زنا کرنا - بدکاری کرنا -

أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ - پہلے تو بدکاری پھر اخیر میں

نکاح (مطلب یہ ہے کہ ایک عورت سے مدت تک زنا کیا - پھر

اس سے نکاح کر لیا گو یہ جائز ہے مگر بعض صحابہ نے اس کو مکروہ

رکھا ہے اور بعض علماء نے تو ایسی عورت سے نکاح ہی ناجائز رکھا

ہے وہ کہتے ہیں جس عورت سے زنا کیا اب اس عورت سے نکاح

کرنا حرام ہو گیا جب تک وہ توبہ نہ کرے الحمدیث نے اسی کو

اختیار کیا ہے) -

دَمٌ مَسْفُوحٌ - بہتا ہوا خون -

فَقْتَلِ عَلَى رَأْسِ الْمَاءِ حَتَّى مَسْفَحَ الدَّمِ الْمَاءَ -

اس پانی پر اتنے لوگ مارے گئے کہ خون نے پانی کو بہا دیا (یعنی

جب اس تالاب یا حوض میں خون بہہ بہہ کر بھرنے لگا تو پانی

چھلک گیا جیسے کٹورے میں پانی ہو اس میں اوپر سے کوئی اور چیز

ڈالیں تو پانی چھلک کر نکلتا ہے) -

بِسْفَحٍ هَذَا لُجْبَلٍ - اس پہاڑ کے دامن میں یا عرض

میں -

سَفَاحٌ - بہت بہانے والا اور پہلا ظلیفہ عباسی ابو جہاں جو

بڑا خون بہانے والا یعنی قاتل تھا (گر بیٹ ایسے شن) اور فصیح

الکلام اور بہت دینے والا کلام پر قادر -

سَفِیحٌ - موٹا کھیل -

مَسْفُوحٌ - جو کھتی پہلی پڑ گئی ہو -

غَيْرُ مَسْفُوحِينَ - یہ شہوت بھانے والے -

سَقُودٌ - تیخ یا بوسے کا بڑا جس پر گوشت بھونتے ہیں -

سِفَادٌ - زنا مادہ پر کودنا -

تَسْفِیدٌ - گوشت کا سفود پر چڑھانا -

إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ إِذَا نَزَلَ لِقَبْضِ رُوحِ الْفَاجِرِ

أَنْزَلَ مَعَهُ سَقُودًا مِّنْ نَّارٍ - موت کا فرشتہ جب بدکار کی جان

قبض کرنے کو اترتا ہے تو اپنے ساتھ ایک آگ کی تیخ بھی لاتا

ہے (اس میں اس کی روح کو پروتا ہے معاذ اللہ) -

تَعَلَّمُوا مِنَ الْغُرَابِ ثَلَاثَ حِصَالٍ وَعَدَّ مِنْهَا اسْتِزَارَهُ

بِالسَّفَادِ - کوئے سے تین باتیں سیکھوان میں ایک یہ بات بیان

کی کہ چھپ کر جھپٹی کرنا (کو لوگوں کے سامنے جماع نہیں کرتا

یہاں تک کہ عرب میں مثل ہے - أَخْفَى مِنْ سِفَادِ الْغُرَابِ -

کوئے کی جھپٹی سے زیادہ پوشیدہ) -

سَفْرٌ - مسافت طے کرنا یا کوچ کرنا یا کوچ کیلئے نکلنا مَثَلُ الْمَاهِرِ

بِالْقُرْآنِ مَثَلُ السَّفَرَةِ - جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے

نکاح پڑھے) اس کی مثال ان فرشتوں کی سی ہے جو لکھنے والے

ہیں یہ مسافر کی جمع ہے بمعنی کاتب اسی سے ہے - بِأَيْدِي سَفَرَةٍ

مَكْرَامٍ بَرْدَةٌ - یعنی لکھنے والے عزت دار نیک فرشتوں کے

ہاتھوں میں بعض نے کہا مسافر کا معنی رسول یعنی پیغامبر یا اصلاح

کرنے والا یعنی لوگوں کی اصلاح اور بچاؤ کے لئے جو فرشتے

اترتے ہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن کے ماہر کا درجہ اس

سے زیادہ ہے - جو انک انک کر محنت اور مشقت سے پڑھتا ہے

بعض نے اس کے برعکس کہا ہے -

فِي أَوَّلِ سَفْرٍ - پہلی کتاب میں بکسرہ سین کتاب

اسفار اس کی جمع ہے -

إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ - جب ہم مسافر ہوتے

(یہ راوی کا شک ہے کہ سَفْرًا یا مُسَافِرِينَ دونوں کا ایک معنی

ہے)

سَفْرٌ - جمع ہے مسافر کی یعنی سفر کرنے والا جیسے صحب جمع

ہے صاحب کی -

يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ - (آنحضرت

نے فتح مکہ میں مکہ والوں سے سلام پھیر کر فرمایا) اے شہر والو تم

چار رکعتیں پوری کر لو ہم لوگ مسافر ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا

کہ مقیم کی اقتدار کرے تو بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس کو امام کی

متابعیت میں نماز پوری کرنا لازم ہے لیکن محققین اجماعیث کا یہ قول

ہے کہ یہ امر اس کے لئے مستحب ہے اور اگر دو رکعت کے بعد وہ

سلام پھیر کر الگ ہو جائے تو بھی درست ہے) نہا یہ میں ہے کہ

پھر سَفْرٌ کی جمع اَسْفَارٌ آتی ہے -

وَتَتَّبَعَتْ أَسْفَارَهُمْ بِالْحِجَارَةِ - حضرت لوط کی قوم

صَلُّوا الْمَغْرِبَ وَ الْفَجَّاجُ مُسْفِرَةٌ - مغرب کی نماز اس وقت پڑھو جب راستے روشن ہوں (یعنی غروب ہوتے ہی پڑھو جب سورج کی روشنی قائم رہتی ہے)۔

كَانَ يَا تَيْنَا بِلَالٌ بِفَطْرِنَا وَ نَحْنُ مُسْفِرُونَ جَدًّا - بلال! اس وقت ہمارے پاس انطاری لے کر آتے جب خوب روشنی ہوتی (یعنی سورج ڈوبتے ہی معلوم ہوا کہ روزے کا انظار غروب ہوتے ہی کرنا مستحب ہے اور اندھیرا ہونے تک تاخیر کرنا مکروہ ہے)۔

لَوْ أَمَرْتُ بِهَذَا النَّبِيِّ فَمُسْفِرٌ - کاش آپ حکم فرمائیں اس گھر میں جھاڑو بجائے۔

مُسْفِرُهُ وَ مَكْنَسُهُ - یعنی جھاڑو۔

إِنَّهُ سَفَرٌ شَعْرَةٌ - انہوں نے اپنے بال مونڈ ڈالے (سر کھول دیا) اصل میں سَفَرٌ کا معنی کھول دینا ہے۔

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَفْرًا سَفْرًا فَقَالَ هَكَذَا فَاقْرَأْ (معاذ نے کہا) میں نے آنحضرت کے سامنے قرآن کو جلدی جلدی پڑھا آپ نے فرمایا ہاں ایسے ہی پڑھ (یہ ترجمہ اس تفسیر کا ہے جو خود اس حدیث میں وارد ہے یعنی هَكَذَا جلدی جلدی امام سیوطی نے فرمایا فارسی نے کہا سَفْرًا سَفْرًا ہے یعنی ایک ایک سورت علیحدہ علیحدہ کر کے اس کی وجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن کا پڑھنا اچھا نہیں ہے تو آنحضرت اس کو کیونکہ پسند فرمائیں گے)۔

میں کہتا ہوں اگر هَكَذَا هَكَذَا کی تفسیر صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تیزی کے ساتھ پڑھنا یعنی رو کے ساتھ حروف کے مخارج ادا کر کے مد اور شد آداب قرأت کو ملحوظ رکھ کر اور ایسی روانی منع نہیں ہے۔ علی الخصوص حافظوں کے لیے جن کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بھول جانے کا ڈر ہوتا ہے مگر وہ جلدی مراد نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل حافظ کیا کرتے ہیں کہ نہ حروف برابر ادا ہوتے ہیں نہ مد اور شد اور وقف اور اظہار اور انخاف ایسی جلدی بالا اتفاق ممنوع اور گناہ عظیم ہے اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے اور خود اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَرَزَّلَ الْقُرْآنَ تَرْجُمَانًا - اس کا اتباع ضروری ہے۔

میں سے جو لوگ سفر میں گئے ہوئے تھے (سردوم میں نہ تھے) ان کے پیچھے پتھر لگائے گئے (وہ جہاں تھے وہیں ان پر پتھراؤ ہوا اور ہلاک کئے گئے بھلا اللہ کے عذاب سے کوئی بچا سکتا ہے وہی بچائے تو بچائے)۔

أَسْفِرُوْا وَ ابَا الْفَجْرِ فَإِنَّهُ اعْظَمُ لِلْأَجْرِ - صبح کو روشن کر دو اس میں اور زیادہ ثواب ہے (حنفی نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ صبح کی نماز اخیر وقت یعنی جب خوب روشنی ہو جائے پڑھنا مستحب ہے مگر یہ استدلال آنحضرت کے دائمی فعل سے غلط ہوتا ہے کیونکہ آپ ہمیشہ تاریکی میں صبح کی نماز پڑھا کرتے اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ کرام بھی ایسا ہی کرتے رہے اور یہ امر محال معلوم ہوتا ہے کہ جس میں زیادہ ثواب ہو اس کو آپ ہمیشہ ترک کریں نہایت میں ہے کہ آنحضرت نے جب صحابہ کو صبح کی نماز تاریکی میں پڑھنے کا حکم دیا تو بعضے لوگ غلطی سے صبح کا ذب ہی کے وقت پڑھنے لگے اس لئے فرمایا کہ صبح کو روشن کر دو یعنی جب صبح صادق ہو جائے اس وقت پڑھو اور اس کی دلیل دوسری حدیث ہے کہ آنحضرت نے فرمایا صبح کی روشنی ہونے دے یہاں تک کہ لوگ اپنے تیز گرنے کے مقام دیکھ سکیں بعض نے کہا یہ حکم خاص ہے چاندنی راتوں سے کیونکہ ان میں صبح صادق کی تیز مشکل ہوتی ہے اس لئے احتیاط خوب روشنی ہو جانے پر نماز پڑھنے کا حکم دیا مجمع البحار میں ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب صبح صادق نمود ہونا مراد ہے اس صورت میں احادیث میں باہمی تعارض نہ رہے گا ورنہ قول اور فعل کی مخالفت لازم آئے گی طبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طول کرو یعنی لمبی لمبی سورتیں پڑھو یہاں تک کہ نماز اس وقت ختم ہو جب خوب روشنی ہو جائے اس میں زیادہ ثواب ہے)۔

مترجم کہتا ہے میرے شیخ مولانا عبدالحق نبوی تغمدہ اللہ بغفرانہ و افاض علینا من بركاتہ اس حدیث کا یہی مطلب کہتے تھے اور یہی صحیح ہے الْمَلَائِكَةُ سَفْرَةٌ - فرشتے سفیر میں (یعنی پیغام پہنچانے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں)۔

میں رکھا جاتا ہے اس لیے اس کو بھی سفرہ کہنے لگے۔ اب عرف میں سفرہ مطلق دسترخوان کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں اس کا معنی مسافر کا کھانا تھا جیسے لُھْنَمُج کے ناشتہ کو کہتے ہیں۔

صَنَعْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا بِيْ بَكْرٍ سَفْرَةٌ لَّيْلِيْ  
جواب۔ (ہجرت کے سفر میں) ہم نے آنحضرت اور ابو بکر کے لئے ایک تو شہہ دان میں کھانا رکھا (یعنی سفر میں دونوں صاحبوں کے کھانے کے لئے)۔

كَمَا يَأْكُلُ عَلَيَّ السَّفِيرُ۔ آنحضرت دسترخوانوں پر کھاتے تھے (نیز اور خوان پر)۔

لَوْلَا أَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجِبَةَ الشَّمْسِ۔  
اگر سفرہ کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم سورج کا ڈوبتے وقت گرنا سنتے (سافرہ نصاریٰ کی وہ توہین جو مغرب کی طرف آباد ہیں یعنی ان کے شور و غل کی وجہ سے تم کو سورج کے گرنے کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ سورج اول تو غروب کے وقت کہیں گرتا نہیں دوسرے اس کا غروب تو ہر آن میں کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وَجِبَةُ سے مراد یہاں سورج کی حرکت ہے اور سَافِرَةٌ سے مسافر اور دور رہنے والے لوگ مراد ہیں۔ یعنی زمین پر جو لوگ آباد ہیں ان کے شور و غل اور پکار وغیرہ کی وجہ سے سورج کے حرکت کی آواز ہم تک نہیں آتی اگر زمین پر بالکل خاموشی ہوتی تو یہ آواز ہم کو سنائی دیتی یہ سعید بن مسیب کا قول ہے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ قیاس کہاں سے لگایا)۔

نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ۔ دشمن کے ملک میں قرآن کو لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔ (ایسا نہ ہو قرآن اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کے ساتھ بے ادبی کرے اگر اس کا ڈر نہ ہو مثلاً اسلام کی فوج کثیر ہو تو قرآن کا لیجانا منع نہیں طبی نے کہا ایک آدھ آیت کافروں کے نام خط میں لکھ کر بھیجا درست ہے اور دیوار اور کٹڑیوں اور کپڑوں پر قرآن کا لکھنا منع ہے اسی طرح اسمائے الہی کا اور قرآن کے بیکار پر زے لکھے ہوئے ان کے جلادینے میں قباحت نہیں)۔

میں کہتا ہوں اگر پاک مقام میں دفن کر دے تو اور بہتر

إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَسْفَرُونِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ۔  
(حضرت علیؑ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) لوگوں نے مجھ کو تم میں اور ان میں سفیر لایا ہے (یعنی درمیانی ان کے پیغام پہنچانے والا ان میں اور تم میں اصلاح کرنے والا عرب لوگ کہتے ہیں)۔

سَفَرْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ اسْفِرُ سَفَارَةً۔ جب کوئی شخص بیچ میں پڑ کر لوگوں کی طرف سے وکالت کرے)۔

فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْبُعَيْرِ ثُمَّ قَالَ هَاتِ السَّفَارَ فَاخَذَهَا فَوَضَعَهَا فِي رَأْسِهِ۔ انہوں نے اپنا ہاتھ اونٹ کے سر پر رکھا پھر کہا نکیل لاؤ اس کو لے کر اس کے سر پر رکھدی۔ سفار (بکسرہ سین زام یعنی) باگ اور وہ لوہا جو اونٹ کی نکیل میں ڈالا جاتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَفَرْتُ الْبُعَيْرَ اور اسْفَرْتُهُ میں نے اونٹ کے نکیل ڈالی۔

أَبِغِي ثَلَاثَ رَوَاحِلٍ مُسْفَرَاتٍ۔ تین سائزیاں میرے لیے تلاش کرو جن پر نکیل پڑی ہو ایک روایت میں مَرْهُوَاتٍ ہے بکسرہ فال یعنی طاقور خوب سفر کرنے والیاں عرب لوگ کہتے ہیں

اسْفَرُ الْبُعَيْرُ بِاسْتِسْفَرٍ۔ یعنی اونٹ سفر میں خوب چلنے والا ہے۔

تَصَدَّقِي بِجَلَالِ بَدْنِكَ وَسَفْرِهَا۔ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور نکیلیں سب خیرات کر دو۔

خَرَجْتُ فِي السَّحَرِ اسْفِرُ قَرَسًا لِي فَمَرَدْتُ بِمَسْجِدِ بَنِي حَبِيفَةَ۔ میں صبح سویرے اپنے گھوڑے کو مشق کرانے کے لیے (تا کہ وہ سفر میں خوب چل سکے) نکلا اور بنی حنیفہ کی مسجد پر سے گذرا بعضوں نے کہا یہ سَفَرْتُ الْبُعَيْرِ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس کو کھیتوں کے نیچے چرایا۔

سَفِيرٌ کہتے ہیں کھیت کے نیچے کے حصہ کو ایک روایت میں اسْقِدْ یا اسْقِدْ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

ذَبْحُنَا شَاةً فَجَعَلْنَا هَا سَفْرَتَنَا اَوْ فِي سَفْرَتِنَا۔ ہم نے ایک بکری کاٹی اس کو اپنا تو شہہ بنایا یا اپنے دسترخوان میں رکھا۔

سَفْرَةٌ۔ مسافر کا کھانا اور چونکہ وہ اکثر ایک گول چمڑے

وفات اور حضرت یوشع کی خلافت کا بیان ہے)۔

اَلْكَفْرُ قَطْعَةٌ مِنَ النَّارِ - سفر کیا ہے دوزخ کے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

اَلْكَفْرُ وَسِيْلَةُ الظَّفْرِ - سفر کا میاں کا زریعہ ہے۔

مِسْفَرٌ - بہت سفر کرنے والا

سَفْوَرٌ - ایک مچھلی ہے کانٹے دار۔

سِفْسَارٌ - بڑا عالم پرکھنے والا خبردار اور سَفِيْرٌ دلال خادم کسی کام کا متولی اس کو درست کرنے والا اپنے کام میں حاذق اور ہوشیار ظریف۔

وَمَا تَتَلَوُا السَّفَاْسِرَةَ الشُّهُورُ - اور جو کتاب والے

عالم پڑھ کر سنا تے ہیں۔

سَفْسَطَةٌ - جھوٹا قیاس جو وہی باتوں سے مرکب ہو اور

اس غرض سے احقاقق نہ ہو بلکہ خصم کو خاموش کرنا اور دھوکہ دینا مقصود ہو۔

سَفْسَطِيٌّ اور سَوْفَسَطَانِيٌّ - وہ شخص جو ایسے قیاسات

لگائے۔

سَوْفَسَطَانِيَّةٌ - وہ فرقہ جو محسوسات اور بدیہیات کو نہیں

مانتا۔

سَفْسَفَةٌ - چھانسا کام کو مضبوطی اور عمدگی سے نہ کرنا۔

سَفَاسِفٌ - سخت۔

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُوْرِ وَيَبْغِضُ سَفْسَافَهَا -

اللہ تعالیٰ بڑی شان والے کاموں کو پسند کرتا ہے اور ذلیل اور حقیر

کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ رَضِيَ لَكُمْ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَكَرِهَ لَكُمْ

سَفْسَافَهَا - اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اخلاق سے راضی ہے اور

برے اور پست اخلاق اس کو ناپسند ہیں اصل میں سفاسف وہ

بھوسا جو آنا چھاننے کے وقت اڑ جاتا ہے یا گرد وغبار بے معنی

اور بڑے شعر کو بھی سفاسف کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ

سفاسف پست اور ادنیٰ امور جیسے راستوں میں کھانا، عورتوں کے

زیور پہننا ایک ایک کوڑی کے لئے جھگڑنا عورتوں کی طرح ہر

وقت مانگ چوٹی زیب و زینت میں مصروف رہنا۔

ہے۔

وَأَسْفَرْتُ حَتَّى تَمْتَيْتَ - سورج خوب روشن ہو گیا

یہاں تک کہ میں نے تمنا کی۔

فِي سَفْرَةٍ أَوْ سَفْرَتَيْنِ - ایک سفر میں یا دو سفر میں کہتے

ہیں آنحضرت نے ایک ہی بار ابوطالب کے ساتھ سفر کیا اور صحیح یہ

ہے کہ دو سفر کے دوسرا سفر میسرہ کے ساتھ تھا تجارت کے لئے۔

حَقُّ إِمَامِكَ عَلَيْكَ فِي صَلَوَتِكَ بِأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ

تَقَلَّدَ السَّفَاْرَةَ - نماز میں تیرے امام کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو

جانے کہ وہ درمیانی سفیر ہے (یعنی تیرے اور تیرے خداوند کے

درمیان)۔

إِنَّمَا أَنْتُمْ فِيهَا سَفَرٌ خُلُوْلٌ - دنیا میں تو تم مسافر ہو

راستہ میں اترنے والے۔ (جیسے مسافر ذرا آرام کے نئے راہ میں

ظہر جاتا ہے وہاں سے چلنے کی نیت ہوتی ہے اس کو گھر نہیں

باتا)۔

كَسَفَرٍ سَلَكَوْا سَبِيْلًا - ان مسافروں کی طرح جو ایک

راستہ پر چلیں۔

أَسْفَرَتِ الْمَرْءَةُ عَنْ وَجْهِهَا - عورت نے اپنا منہ کھول

دیا۔

فِي سَفَرٍ - وہ عورت تو بے حجاب منہ کھولے ہوئے

ہے۔

وَأَنْ أَسْفَرْتُ فَهِيَ أَفْضَلُ - اگر عورت نماز میں اپنا منہ

کھول دے تو وہ افضل ہے (ورنہ صرف سجدے کا مقام یعنی

پیشانی اور ناک کھول دے)۔

الْكُوْرَةُ حَمْسَةُ أَسْفَارٍ - تورات شریف کی پانچ جلدیں

ہیں (اس میں پانچ کتابیں ہیں پہلی میں ابتدائی خلقت سے

حضرت یوسف علیہ السلام تک کی تاریخ مذکور ہے۔ دوسری میں

مصریوں کا بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور حضرت موسیٰ کا ظہور فرعون

کی ہلاکت وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری میں قوانین اور مسائل کا ذکر

ہے۔ چوتھی میں بنی اسرائیل کا شمار زمین میں ان کی میں تقسیم من و

سلوئی کا اور ان بیٹیبروں کا جن کو حضرت موسیٰ نے شام کی طرف

بھیجا تھا بیان ہے پانچویں میں کچھ احکام ہیں اور حضرت ہارون کی

مشقت کر کے کمائیں ان کو کھلائیں اور پالیں زریب وزینت ترک کر دیں ان کے چہرے کارنگ محنت و مزدوری سے کالا پڑ گیا ہو قیامت کے دن میرے ساتھ ہوں گی۔

مترجم کہتا ہے۔ ہندوستان کی عورتیں اس باب میں تمام جہان کی عورتوں سے گویا سبقت لے گئی ہیں اولاد کی محبت میں ان کی پرورش کے لئے اپنی ساری جوانی براہ و کر دیتی ہیں اور محنت مزدوری پر گزارہ کر کے باعصمت رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد ثواب اور اجر دے گا۔

سُفُةٌ - ایک قسم کی سیاہی جو خفیف ہو یا جس سیاہی میں سرخی ہو یا دوسرا رنگ۔

إِنِّي رَأَيْتُ فِي طَرِيقِي هَذَا رُؤْيَا رَأَيْتُ أَنَا نَاتَرْتُ كُنْهًا فِي الْحَيِّ وَلَدَتْ جَدِيًا سَفَعًا أَحْوَى - (ابو عمرو نخعی جب آنحضرت کے پاس آئے تو کہنے لگے) یا رسول اللہ میں نے اس راہ میں آتے ہوئے ایک خواب دیکھا میں کیا دیکھتا ہوں ایک گدھی (مادہ خر) ہے جس کو میں نے اپنے قبیلہ میں چھوڑ دیا ہے اس نے ایک بکری کا بچہ جتا جس کا رنگ بدلا ہوا کچھ کالا سا ہے (آپ نے فرمایا تو کوئی لونڈی چھوڑ کر آیا ہے جو اپنا پیٹ چھپاتی تھی۔ انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اس لونڈی نے ایک لڑکا جتا ہے جو تیرا بیٹا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر وہ رنگ بدلا کالا کلوٹا کیوں ہے آپ نے فرمایا ذرا نزدیک آ (وہ آیا) تب آپ نے چپکے سے فرمایا تیرے بدن میں کوئی سفید داغ (برص) ہے جس کو تو لوگوں سے چھپائے رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک ہے قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا کسی بندۂ خدا نے آج تک اس داغ کو (یعنی میرے سوا کسی اور نے) نہیں دیکھا نہ کسی کو اس کا علم ہے۔ آپ نے فرمایا: بس رنگ بدلے ہوئے سے یہی مراد ہے (سبحان اللہ خواب کی تعبیر ایسی سچی اور ٹھیک بیغیر کے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا۔ اس حدیث میں آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ بھی ہے)۔

أَرَأَيْ فِي وَجْهِكَ سُفُةً مِّنْ عَضَبٍ - میں تمہارے

چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھتا ہوں غصے سے (یعنی غصہ سے تمہارے

چہرے پر سیاہی آگئی ہے) كَيْصِيْنٍ أَقْوَامًا سَفَعًا مِّنَ النَّارِ -

مترجم کہتا ہے سفاف کی ضد معالیٰ اور مدارام ہیں یعنی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی اخلاق اور عادات۔ یہ بھی سفاف ہے کہ انسان ساری عمر اپنی شکم پروری اور جسمانی لذات میں مصروف رہے (مثلاً کھانے پینے جماع ناچ گانے تھیڑنشاہ اور تماش بنی میں) اور اپنی قوم اور ملک اور ملت اور بھائیوں کی خیر خواہی اور اصلاح اور ترقی کی فکر نہ کرے۔ یہ بھی سفاف ہے کہ اپنی قوم یا ملک یا دین کے دشمنوں کی خوشامد اور ان کی خیر خواہی کرے صرف اس غرض سے کہ اپنی شکم پروری ہو اور اپنے تئیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گو ملکی اور قومی بھائی تباہ ہوں لعنت ہے ایسے شکم پروروں پر۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ سَفَا سَفُةٌ - ابو موسیٰ نے یوں ہی لکھا ہے اور اس کا معنی بیان نہیں کیا۔ عسکری نے سَفَا سَفُةٌ لکھا ہے اس کا بھی معنی معلوم نہیں ہوتا۔ نہ یہ میں ہے کہ محفوظ قَسْفَا سَفُةٌ ہے۔ یعنی مجھ کو اس کی لاشی کا ڈر ہے کہیں وہ تجھ کو لاشی سے نہ مارے اب سَفَا سَفُةٌ اور سَفَا سَفُةٌ یا سَفَا سَفُةٌ تو ان کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں مگر سَفَا سَفُةٌ تلوار کے جوہروں کو کہتے ہیں یعنی فرند کو۔ محیط میں ہے کہ سَفَا سَفُةٌ ہر لمبی اور دراز چیز سَفَا سَفُةٌ السِّيفِ تلوار کے جوہر۔

سَفُطٌ - عورتوں کی ڈبی جس میں وہ خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں۔

چھوٹا صندوق۔

سَفَاطَةٌ - خوش دل سخی ہونا۔

تَسْفِيطٌ - لیپنا درست کرنا۔

سَفِيطٌ - پاک دل سخی اور کینہ پاجی بے قدر۔ یہ لفظ اضماد میں سے ہے۔

سَفَعٌ - پکڑنا زور سے کھینچنا، تھپڑگانا، نشان کرنا، داغ دینا، جسم کا رنگ بدل دینا۔

أَنَا وَسَفَعَاءُ الْخَلْدَيْنِ الْحَايَةِ عَلَيَّ وَكِدَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَاتَيْنِ وَصَمَّ اِصْبَعِيهِ - میں اور عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت و مشقت کرتے کرتے بدل گیا ہوا اپنی اولاد پر مہربان ہو۔ (خاندکد کے مرنے کے بعد محنت مزدوری کرے ان کو پالے) قیامت کے دن اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا (یعنی ایسی بیوہ عورتیں جو اولاد کے لئے محنت و

## الحکمت الخریفہ

بعض لوگوں کو دوزخ کا نشان لگ جائے گا (یعنی آگ سے جلنے کا وہب) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَفَعَتِ الشَّيْطَانُ - میں نے ان پر نشان کر دیا۔

إِنَّهَا دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَةٌ بِهَا سَفَعَةٌ فَقَالَ إِنَّ بِهَا نَظْرَةً فَاسْتَرْقَاهَا - آنحضرتؐ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے وہاں ایک چھوکری دیکھی جس کے بدن پر داغ پڑ گئے تھے (جیسے آگ سے جلنے کا داغ ہوتے ہیں یا سیاہی جھاگنی تھی رنگ کالا پڑ گیا تھا) آپ نے فرمایا اس کو نظر لگ گئی ہے تو اس کے لئے منتر کرو۔ کرمانی نے کہا سَفَعَهُ کاک یعنی جنوں نے اس کو چھوا ہے اس پر نظر ڈالی ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ جنوں کی آنکھیں

بھالوں کی انینوں (نوٹوں) سے زیادہ گھسنے والی ہیں اور جس منتر کی اجازت ہے وہ وہ منتر ہے جس میں آیات قرآنی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو مگر یہ اس وقت پورا اثر کرتا ہے جب نیک اور صالح لوگوں کی زبان سے پڑھا جائے اسی کو طب روحانی کہتے ہیں جب سے دنیا میں اس طب کے کرنے والے کم رہ گئے تو لوگوں نے جسمانی طب اختیار کر لی (یعنی طبابت ڈاکٹری جسمانی دواؤں سے اور منع وہ منتر ہے جس میں شرک و کفر کے مضامین یا شیاطین کے نام ہوں یا منتر کرنے والا یہ دعویٰ کرتا ہو کہ جن میرے مسخر ہیں یعنی تغیر کامل اور اکثر سانپ کاٹنے کا عمل شیطانی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سانپ انسان کا دشمن ہے اور شیطان بھی انسان کا دشمن ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ تو شیطان میں اور سانپ میں محبت اور الفت ہے کہتے ہیں سانپ ہی شیطان کو اپنے بدن میں چھپا کر بہشت میں لے گیا تھا ورنہ اس کا وہاں آنا ممنوع تھا تو منتر والا جب شیطانوں کے نام لیتا ہے اس کو شیطانوں کی قسم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر یعنی زہر کاٹنے ہوئے آدمی میں سے نکال لیتا ہے۔)

مترجم کہتا ہے اکثر جوگی یا ہندو فقیروں کے پاس جو منتر ہوتے ہیں ان میں شیطانوں یا اگلے اوتاروں کے نام ضرور ہوتے ہیں اور کبھی شرک اور کفر کے مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اس لئے ان متروں کا عمل کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز شایاں نہیں کہ ایسے متروں کو دیکھے یا ان کا عمل کرے اگر چہ جان

بھی جاتی رہے تو جائے شرک اور کفر سے بیزار رہے۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایک صاحب نے رئیس حیدرآباد کو سانپ کاٹنے کا عمل بتلایا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس عمل کے زور سے بہت سانپ کاٹے اچھے ہوئے ہیں مگر جب تک اس کا مضمون معلوم نہ ہو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ اس میں شرک کے مضامین نہیں ہیں اگر ہندو فقیر یا جوگی سے نکلا ہے تب تو یہ شبہ اور قوی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے عمل سے بچائے رکھے۔

إِنَّ بَهَذَا سَفَعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ - (عبداللہ بن مسعود نے

ایک شخص کو کہا) اس کو شیطان نے چھو دیا ہے وہ کہنے لگا میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا تجھ کو خدا کی قسم تو اپنے سے بہتر بھی کسی کو دیکھتا ہے اس نے کہا نہیں (میں سب سے اچھا ہوں) عبداللہ نے کہا اسی وجہ سے میں نے جو کہا وہ کہا (کہ شیطان کا تجھ پر اثر ہے کیونکہ اپنی تینیں سب سے اچھا سمجھنا یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا تکبر اور غرور ہے جو شیطان کا خاصہ ہے۔)

إِذَا بَعَثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهِ كَمَا كَانَ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ فَأَذَاخَوْجَ سَفَعٌ بِيَدِهِ وَقَالَ أَنَا قَرِينُكَ فِي الدُّنْيَا - مسلمان جب اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) تو اس کے سر ہانے ایک فرشتہ ہوگا قبر سے نکلے ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا اور کہے گا میں دنیا میں تیرا رفیق تھا (اب یہاں بھی تیرے ساتھ رہوں گا)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ - تیری پناہ دوزخ کی پکڑ سے یا دوزخ کی لپٹ سے (جس سے رنگ بدل جائے)۔  
سَفَفٌ - سوکھی چھانک لینا اس کو پانی میں نہ گھولنا بہت پانی پینا اور سیر نہ ہونا۔

سَفِيفٌ - زمین کے قریب ہو کر پرندے کا اثر یا بور یا بننا۔  
اسْفَافٌ - بنا حقیر کاموں کی خواہش کرنا نزدیک ہونا گھورنا۔

أَمْسَى بِرَجُلٍ فَقِيلَ إِنَّهُ سَرَقَ فَكَانَتْمَا أُسْفَفٌ وَجَهٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا لوگوں نے کہا اس نے چوری کی یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اس پر رکھ چھڑک دی (رنج کے سبب سے آپ کی چہرے کا

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ع لغات القرآن

رنگ بدل گیا اس کی سرفی اور تازگی جاتی رہی) عرب لوگ کہتے ہیں۔

تکرۃً أَنْ يُسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَىٰ أُمِّهِ أَوْ ابْنَتِهِ أَوْ أُخُوَيْهِ - محسّی اس کو برا کو سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی ماں یا بیٹی یا بہن کو گھور کر دیکھتا رہے (ایسا نہ ہو شیطان اس کے دل میں برا خیال ڈالے)۔

سَفَقٌ - پھیر دینا۔ طمانچہ مارنا۔ سَفَاقَةٌ - بد نما ہونا۔ كَانَتْ تَسْفَعُهُمُ السَّفَقُ بِالْمُسَوِّاقِ - ان لوگوں کو بازار میں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے فرصت نہیں ہوتی تھی (یعنی بیچ اور شرا اور معاملات میں مصروف رہتے)۔

سَفِيقُ الْوُجْهِ - بد رو۔ اَعْطَاهُ سَفْفَةً يَمِينِهِ - اپنی جسم کا ہاتھ اس کو دیا۔ سَفْكٌ - بیٹا بہانا یا بہنا۔ اِنْسِفَاكٌ - بہنا۔ سَفَاكٌ - برا خون بہانے والا یا فصیح قادر علی الکلام جیسے سفاح ہے۔

اَنْ يَسْفِكُوْا دِمَانَهُمْ - ان کے خون بہائیں (سیوطی نے کہا سَفْكٌ ہر چیز کا بہانا جیسے پانی آنسو خون مگر خون بہانے میں زیادہ مستعمل ہے)۔

اَمْطَرْتُ بِقَدْرَتِكَ الْغُيُومَ السَّوَافِكَ - تو نے اپنی قدرت سے بہانے والے ابروں کو برسایا۔ سَفَّلُ يَسْفَلُ او پر سے نیچے اترا جیسے سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے۔ تَسْفِيْلٌ - نیچے اتارنا۔ تَسْفُلٌ - نیچے جھکتا۔

فَقَالَتْ امْرَاَةٌ مِّنْ سَفِيْلَةِ النِّسَاءِ - ایک ذلیل خاندان کی عورت کہنے لگی (یہ سَفَالَةٌ سے نکلا ہے یعنی کمینہ پن رذالت)۔

سَفِيْلَةٌ - جمع ہے تو مفرد کے لیے اس کا استعمال نہ کریں گے۔

سَفِيْلَةٌ - کمینہ ذلیل پاجی عرب لوگ یوں بھی کہتے ہیں۔

سَفَفْتُ الْوُسْمَ - میں نے گودنی کے سوراخوں میں سرمہ بھر دیا۔

شَكَآ اِلَيْهِ جَبْرًا مَّعَ اِحْسَانِهِ اَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَكَانَتْ مَسْفُوْمًا - ایک شخص آنحضرت سے یہ شکایت کی کہ میں اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں پر وہ مجھ کو ستاتے ہیں آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے جیسے تو کہتا ہے تو ان کے چہرے پر راکھ چھڑکتا ہے (یعنی وہ ذلیل و خوار ہوں گے یا آخرت میں دوزخ کے عذاب میں گرفتار ان کے چہرے راکھ کی طرح ہوں گے)۔

سَفَفْتُ الدَّوَاءَ - میں نے دوا کا سفوف تیار کر لیا (یعنی اس کو خشک پس لیا)۔ اَسْفَفْتُهُ - میں نے اس کو خشک دوا پھینکا دی۔ سَفُوْفٌ - وہ دوا جو سوکھی پس لی جائے (پانی یا شہد وغیرہ میں ملا کر اس کا عجون نہ بنایا جائے)۔

سَفَّ الْمَلَأَةِ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ - اس سے تو راکھ کا چھڑکا جانا بہتر ہے۔

مُسِفٌّ - جو شخص کسی چیز کو لازم کرے۔ لِيَكُنِّيْ اَسْفَفْتُ اِذَا اَسْفُوًّا - جب وہ نزدیک آئے تو میں بھی نزدیک ہو گیا۔

اَسَفَّ الطَّائِرُ - پرندہ زمین کے نزدیک ہو کر گذرا۔ اَسَفَّ الرَّجُلُ لِلْاَمْرِ - وہ آدمی فلاں کام کے نزدیک ہوا۔

مَا فِيْ بَيْتِكَ سَفَّةٌ وَلَا هِفَّةٌ - (ایک عورت نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے کہا) تمہارے گھر میں تو نہ کھانے کی ذلیل ہے (یا نہ پھانکنے کی کوئی چیز ہے) نہ پینے کے لیے کچھ ہے (اصل میں ہفہ ابرو کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تمہارا گھر بالکل خالی ہے اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے)۔

تَكَرَّهَ اَنْ يُرْسَلَ الشَّعْرُ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّفْفَةِ - ابراہیم نخعی نے بالوں کا چھوڑنا برا جانا اور کہتے تھے موباف میں



هُوَ سَفَلَةٌ مِنْ قَوْمٍ سَفَلٍ - مگر یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔

سَفَلِيَّةٌ - مخمین کی اصطلاح میں زہرہ عطار د چاند کو کہتے ہیں اس کی ضد عَلُوِيَّةٌ ہے شیطانی عمل کو بھی سفلی کہتے ہیں۔  
أَسْفَلٌ - اعلیٰ کی ضد اس کی جمع أَسْفَالٌ ہے۔  
ذَهَبَ عَمْرًا يَسْفُلُ لَهُ - عامر بن اَوع مر حب یہودی کو نیچے سے مارنے کے لیے گئے۔

سَفَلْتُ لَهُ فِي الضَّرْبِ - میں نے نیچے سے اس کو مارا۔  
إِنَّ مَسْلَمَةَ اسْتَعْمَلَ رَوْيِعًا عَلَيَّ أَسْفَلِ الْأَرْضِ - (مسلمہ نے جو معاویہ کی طرف سے مصر کا حاکم تھا رو یفیع کو مصر کے نشیبی حصہ کا نائب بنایا۔

إِلَى أَسْفَلِ سَفَلٍ - پست سے پست کی طرف عَمَلٌ الْأَسْفَلِ - وہ جس کے نیچے کے اعضاء موٹے ہوں (یعنی رانیں پنڈلیاں)۔

مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُفَّيْنِ فِي النَّارِ - ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے (یعنی جو شخص اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اس کا پاؤں دوزخ میں جلا یا جائے گا)۔

إِيَّاكَ وَمُحَاظَلَةُ السَّفَلَةِ يَأْسَفُهَا - پاجی کے ساتھ گھول میل رکھنے سے بچا رہ (اس سے صحبت مت رکھ بلکہ شریف اور عالی خاندان لوگوں کی صحبت میں رہ)۔

سَفَلَةٌ - وہ ہے جو اپنی زبان کی پرواہ نہ کرے۔ گالیاں کہائے اور گالیاں دے یا جو طنز و ستار وغیرہ بجائے یا جو احسان نہ مانے یا جو امامت اور سرداری کا دعویٰ کرے حالانکہ امامت کے اوصاف اس میں نے ہوں۔

سَافَلَةٌ - مقعد (یعنی راستہ اخراج ناپاکی) دبر۔  
الْمَيِّتُ يَبْتَدِي بِغَسَلِ سَفَلِيَّةٍ - مردے کے پہلے نیچے کے دونوں عضو یعنی قبل اور دبر دھوئیں گے (غسل اس سے شروع کریں گے)۔

مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ وَفِيهِمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ لَمْ يَزَلْ أَمْرُهُمْ إِلَى سَفَالٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - جو شخص ایک قوم کا امام بنے (ان کو نماز پڑھائے) اور اس قوم میں اس سے بڑھ کر دین کا

عالم موجود ہو (مگر قوم والے اس کو امام نہ کریں بلکہ کم درجہ والے یا کم علم کو امام بنا لیں) تو قیامت تک ان کا تنزل ہی ہوتا رہے گا۔

روز بروز ذلیل اور خوار اور پست ہوتے جائیں گے دشمن ان پر غالب ہوتے جائیں گے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ حدیث ہے۔ ہمارے زمانہ میں یہ بلا مسلمانوں خصوصاً سنیوں میں پھیل گئی ہے۔ عالموں کو ہوتے ہوئے کم علم بلکہ جاہل اور ناخواندہ لوگوں کو امام بناتے ہیں جو نماز کی قرأت اور خطبہ بھی غلط پڑھتے ہیں اور تو

اور یہ حضرت سنی مسلمان عالموں سے جلتے ہیں۔ حسد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی ہے کہ ہر طرف سے ذات اور خواری نے ان کو گھیر لیا ہے نہ دولت ہے نہ حکومت۔ نان عینہ کو محتاج۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا وَإِبْغَضِبَ مِنَ اللَّهِ -

الْحَقَاقُ - مجھ کو یہ گمان تھا کہ بنگلور میں اہل حدیث کی جماعت پابند سنت ہوگی مگر خود غلط بودا نچہ ما پنداشتیم یہاں آ کر دیکھا تو بعض اہل حدیث نے صرف رفیع یدین اور آمین بالجبر تو اختیار کر لیا ہے لیکن دوسرے تمام ضروریات اسلام اور اخلاق اور اوامر نبوی کو پس پشت ڈال دیا۔ غیبت جھوٹ وعدہ خلافی سے مطلق پاک نہیں۔ امامت کے لیے عالموں کو چھوڑ کر ایک ناقابل بے بصیرت شخص کو امام بنا رکھا ہے جس کو صرف ایک ہی خطبہ یاد ہے اسی کو رٹا رہتا ہے کیا یہ عمل سنت کے موافق ہے اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے۔

سَفْنٌ - زمین پر چلنا۔ پوست نکالنا، چھیلنا۔  
تَسْفِينٌ - کشتی بنانا۔  
سَفِينَةٌ - کشتی، جہاز۔  
تَرَكِبُ السَّفِينِ - تو کشتیوں پر چڑھتا ہے۔  
سَفْنٌ - تراشے کا پتھر۔

سَفِينَةٌ - ایک پرندہ ہے جو مصر میں ہوتا ہے جس درخت پر گرتا ہے اس کے سبب پتے کھا لیتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سفنہ کی جمع سفین ہے اور سفین کی سفن ہے۔

سَفِينَةٌ - آ حضرت کا غلام تھا اس کی کنیت ابوریحانہ تھی۔ سفیان ثوری مشہور بزرگ سردار اہل باطن اور صوفیہ اور



ا ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ع ی سے لکھتے ہیں

اِسْفَاءٌ - غصہ دلا تا برائی کرنا۔

مُسَافَاةٌ - دوا علاج کرنا۔

سِفَاءٌ - دوا

سَفَى - مٹی اڑانا، مٹی پھیل جانا۔

مُسْفِيٌّ - چغل خور۔

فَهَلْ أَلِمَى جَنَابِهِ مَاءٌ كَثِيرًا السَّافِيُّ - (کعب نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا: تمہارے ملک میں کوئی پہاڑ ہے؟ جس سے بصرہ دکھائی دیتا ہے اس کا نام ساف ہے انہوں نے کہا ہاں ہے پھر پوچھا) کیا اس کی ایک جانب میں پانی ہے؟ جس میں ہوا خوب مٹی اڑا کر لاتی ہے (انہوں نے کہا ہاں ہے تب کعب نے کہا یہ پانی عرب کے پانیوں میں پہلا پانی ہے جس پر سے وہاں گزرے گا۔ اس پانی کا نام سفوان ہے یہ بصرہ سے ایک منزل پر ہے باب مردکی طرف سے)۔

جَاءَهُمْ طَيْرٌ مَسَافٍ مِّنْ قِبَلِ الْبَحْرِ - اصحاب نبل پر سمندر کی طرف سے کچھ پرندے تیز اڑنے والے آچپتے (ان کے سر اور ناخن درندوں کی طرح تھے)۔

قَبْرٌ سَفَى عَلَيْهِ السَّافِيُّ - ایک قبر جس کی مٹی ہوانے اڑا دی تھی۔

بَعْلَةٌ سَفَوَاءٌ - تیز رو ہلکا پھلکا خچر۔

### بَابُ السَّيْنِ مَعَ الْقَافِ

سَقَبٌ - قریب ہونا نزدیک ہونا۔

اِسْقَابٌ - نزدیک ہونا نزدیک کرنا۔

تَسَاقُبٌ - نزدیک ہونا قریب قریب ہونا۔

سَقَابٌ - نزدیک اور دور۔

سِقَابٌ - روئی کا ایک ٹکڑا جو مصیبت والی عورت اپنے خون میں سرخ کر کے سر پر رکھتی ہے۔ تاکہ لوگ اس کو دیکھ کر جان لیں کہ یہ مصیبت زدہ ہے۔

اَلْبَحَارُ اَحْقَى بِسَقِيهِ - پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ پہنچاتا ہے۔ اس حدیث سے امام ابوحنیفہ نے دلیل لی کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے۔ گو وہ جائداد میریہ کا

امام ابوحدیث اور مجتہد مطلق تمام فضائل کے جامع۔

سُفْيَانِيُّ - وہ بادشاہ جو امام مہدی سے پہلے نکلے گا۔

سَفْوَانٌ - ایک وادی کا نام ہے بدر کے گوشہ میں آنحضرت کرز ڈاکو کے تعاقب میں وہاں تک گئے تھے۔

سَفَهٌ - احمق بنانا۔

سَفَهٌ - بیوقوف ہونا زخم میں سے خون نکل کر سوکھ جانا بہت

پینا، مشغول ہونا۔

سَفَاهَةٌ اور سَفَاةٌ - بے علمی نادانی۔

تَسْفِيَةٌ - بیوقوف بنانا۔

مُسَافَهَةٌ - گالی گلوچ کرنا۔

سَفِيهٌ - احمق بیوقوف، غصیلا، صرف فضول خرچ اڑاؤ۔

سَفَهٌ نَفْسَهُ - بیوقوف بن گیا۔

اِنَّمَا الْبُعْيُ مَنْ سَفَهَ الْحَقُّ - نبی یہ ہے کہ حق بات کو نہ جانے یا اپنے نفس کو نہ پہچانے۔ اس میں فکر نہ کرے زنجیری نے کہا مِنْ سَفَهِ الْحَقِّ - یعنی نبی (مگر اپن غانا پنا) حق بات کے نہ جاننے سے ہوتا ہے یا حق بات کی قدر و منزلت نہ کرنے سے۔

اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَمَارَةِ السُّفَهَاءِ - میں نادانوں کی سلطنت اور سرداری سے تیری پناہ چاہتا ہوں (پھر فرمایا نادان وہ بادشاہ اور رئیس ہیں۔ جن کے ارد گرد خوشامدی اکٹھے رہتے ہیں جو بات وہ کہیں یہ بجا اور درست کا بیرو مشد کا نعرہ لگاتے ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا بادشاہ کی مصاحبت ہرگز نہ کر اور نہ بادشاہ کے مصاحبوں کی۔ ایک درزی نے جو بادشاہ کے کپڑے سیا کرتا ایک

عالم سے پوچھا کیا میں بھی وَلَا تَرَكْنُوْا اِلَى الْاٰلِدِيْنَ حَلَكْمُوْا میں داخل ہوں۔ انہوں نے کہا بے شک کیونکہ تو ظالم کا مددگار ہے بلکہ وہ بھی جو تیرے ہاتھ ایک سوئی بیچے۔ معاذ اللہ۔ یا اللہ میں نے بھی مدت تک دنیا دار رئیس کی مصاحبت کی ہے اور حق بات ظاہر کرنے میں بہت کچھ مسابہ اور اغماض کیا ہے۔ اب میں تیری درگاہ میں ان ایام جاہلیت و جنون کی جوانی کے کاموں سے توبہ کرتا ہوں اور تیرے رحم و کرم کا امیدوار ہوں)۔

سُفُوٌ - جلدی چلنا، جلدی اڑنا۔

سَفَاٌ اور سَفَاةٌ - پھٹ جانا پیشانی ہلکی ہونا۔

## لَعْنَةُ النَّبِيِّ

نے نبی امیہ کی پیشین گوئی فرمائی۔ جنہوں نے حضرت علیؑ پر لعنت کرنا۔ ان کو برا کہنا اپنا شعار کر لیا تھا۔ ہر خطبہ میں وہ حضرت علیؑ پر لعنت کرتے تھے۔ آخر خدا نے ان کا چہرہ کالا کیا ان کی سلطنت تباہ کر دی۔ اب حضرت علیؑ کی ہر خطبہ میں قیامت تک تعریف ہوتی رہے گی اور نبی امیہ پر لعنت اور پھٹکار برستی رہے گی۔ بعض نے کہا: روانض کے ظہور کی پیشین گوئی ہے۔ جو خلفائے راشدین اور اجلائے صحابہ پر لعنت ملامت کرتے ہیں۔ ہمازی شریعت میں بلا ضرورت لعنت کرنا کچھ ثواب نہیں ہے اگرچہ کوئی شیطان ہی پر لعنت کیا کرے تو بھی کچھ اجر نہیں ملنے کا۔ ایک روایت سَقَارُونَ کی تفسیر كَذَّابُونَ آئی ہے یعنی بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے۔

سَقْفُورٌ - ریگ ماہی جو بحر قلزم کے کنارے اور حبش کے ملک میں پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اس کا کھانا مقوی باہ ہے۔ وہ بیس اٹھ دینی ہے اور ریت میں چمپا دیتی ہے۔  
جَاءَ بِالسَّقْفِ وَالْبَقْرِ - اس نے جھوٹی باتیں بنائیں۔  
سَقْسَقَةٌ - پرندے کا بیٹ کرنا۔

كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ جَالِسًا إِذْ سَقْسَقَ عَلِيُّ رَأْسِهِ عُصْفُورٌ فَتَكَنَّبَهُ بَيْدَهُ - عبد اللہ بن مسعود بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک چڑیا نے آپ کے سر پر بیٹ کر دی۔ آپ نے ہاتھ سے اس کو کھرج ڈالا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَقْسَقَ الطَّائِرُ أَوْ ذُقَ ذُقٌ أَوْ مَسَّقَ ذُقٌ - یعنی پرندے نے بیٹ کی۔  
سَقَطَ - خراب، ردی، ٹکسی چیز، حساب کی غلطی یا غلط بات یا غلط کتابت۔

سُقُوطٌ اور مَسْقَطٌ - زمین پر گرنا، غائب ہو جانا۔  
ذُوبٌ جانا۔ بچہ ماں کے پیٹ سے نکلنا آنا یا جانا پلے جانا خطا کرنا۔ اترنا۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفَرْحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَسْقُطُ عَلَى بَعِيرِهِ لَقَدْ أَصَلَّهُ - اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنے گم شدہ اونٹ کو (جس پر سفر اس کا مال و متاع کھانا پینا سب

حصہ دار نہ ہو جو لوگ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ سے یہاں وہ ہمسایہ مراد ہے جو فروخت شدہ جاندار میں شریک اور حصہ دار ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسیوں میں جو پڑوسی زیادہ نزدیک ہو۔ وہ اعانت اور امداد اور سلوک کا زیادہ حق دار ہے۔ یہ نسبت اس پڑوسی کے جو دنیا نزدیک نہ ہوں جیسا دوسری حدیث میں ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں کس کو تھمہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو۔

صَقَبٌ - بہ معنی سَقَبٌ۔

سُقْدَةٌ - ایک پرندہ ہے سرخ رنگ۔

تَسْفِيدٌ - گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا۔

سُقْدٌ - شرط کے لیے تیار کیا ہوا گھوڑا۔

حَوَّجْتُ سَحْرًا أَسْقِدُ لَوَسَالِي - میں صبح سویرے (سحر کو) نکلا اپنے ایک گھوڑے کو شرط کے لیے تیار کر رہا تھا ایک روایت میں أَسْقِرُ ہے فا اور رائے مہملہ سے اس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

سَقْرٌ - جلا کر کالا کرنا۔ گانا گرمی دے کر ستانا، کھانا پکانا

سَاقُورٌ - وہ لوہا جس کو گرم کر کے گدھے کو اس سے داغنے ہیں۔

سَقْرٌ - دوزخ کا ایک طبقہ یا آخرت کی آگ۔

وَيُظَهَّرُ لِيَهُمُ السَّقَارُونَ قَالُوا وَمَا السَّقَارُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَشَأُ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ تَحِيَّتُهُمْ إِذَا التَّقُوا التَّلَاعُنَ - ان میں سے سقار پیدا ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سقار کیا معنی؟ فرمایا یہ ایک خلقت ہے جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگی ان کا سلام ملنے وقت یہی ہوگا۔ لعنت کرنا پھٹکار کرنا۔ اصل میں سقار اور سقار اس شخص کو کہتے ہیں جو ان لوگوں پر لعنت کرے جو لعنت کے مستحق نہیں ہیں یہ ماخوذ ہے صَقْرٌ سے یعنی پتھر کو سَبَلٌ (کلند) سے مارنا۔

صَاقُورٌ - ہتھوڑا

سَبَلٌ - جس سے پتھر توڑتے ہیں۔ اس حدیث میں آپؐ

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	سے	لِحَاثِ التَّوْبَةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	---------------------

بہشتی لوگوں کے بہت کم ہوگی بہشت میں اکثر وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں گناہ اور حقیر اور بے حقیقت سمجھے جاتے تھے۔

يَنْتَعِي سَقَطَ الْعَذَابِي - وہ کنوار یوں کے لغزش اور پھسلنے کی تلاش رکھتا ہے (یعنی ان کے خطاؤں اور قصوروں کی)۔  
 كَانَ لَا يَمُرُّ بِسَقَاطٍ اَوْ صَاحِبٍ بَيْعَةٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ - عبد اللہ بن عمرؓ جب کسی خراب کمی چیزوں کے بیچنے والے پر گذرتے یا کسی سوداگر پر تو اس کو سلام کرتے (یعنی سلام کرنے میں شجی نہ کرتے۔ جیسے اس زمانہ میں دنیا داروں کی عادت ہے کہ غریب لوگوں کو حقیر سمجھ کر ان کو سلام نہیں کرتے اور غضب تو یہ ہے کہ اگر کوئی غریب سنت کے موافق ان کو سلام کرے یعنی السلام علیکم کہے تو وہ ناراض ہوتے ہیں جو شخص پیغمبر خدا کی سنت پر ناراض اور خفا ہوا اس پر کفر کا خوف ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)۔

بِهَيْدِهِ الْاَطْرُبِ السَّوْفِيَّةِ - ان چھوٹے چھوٹے نیچے پہاڑوں میں جو زمیں سے لگے ہوئے ہیں۔

سَقَطِي - جو خراب کمی چیزیں بیچتا ہو۔

سَرِي سَقَطِي - ایک مشہور بزرگ ہیں جو ایسی ہی چیزوں کو بیچ کر اپنا گزارہ کرتے۔ سچے درویش یہی لوگ تھے جو محنت مزدوری اور کارگیری سے اپنی روٹی کماتے اور حق تعالیٰ کی راہ محض خالصاً اللہ لوگوں کو بتلاتے اسی طرح سچا عالم اور مولوی بھی وہی ہے جو مزدوری پیش تجارت تو کری کر کے اپنی روٹی پیدا کرے اور خالص خدا کی رضا مندی کے لئے لوگوں کو علم دین کی تعلیم کرے۔ دین کے مسئلے بتلائے باقی رہے وہ مولوی اور درویش جو اپنے علم و تقدس کی روٹی کماتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کو راضی رکھنے اور بڑھانے کی ان کو فکر رہتی ہے وہ شریعت کے چور اور طریقت کے ڈاکو اور راہزن ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

كَانَ يُسَاقِطُ رِيحِي ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - وہ اپنی باتوں کی درمیان اس کو آنحضرت سے روایت کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کو اپنے کلام میں ملا کر بیان کرتے تھے یہ اسَقَطَ الشَّيْءِ سے لکھا ہے یعنی اس کو پھینک دیا گیا)۔

اِنَّهُ شَرِبَ مِنَ السَّقِيْبِ - ابو ہریرہؓ نے مٹی کے برتن

لدا ہوا) پا جانے سے خوش ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَقَطَ الطَّائِرُ عَلَيَّ وَتَوَكَّرَ - پرندے نے اپنا گھونسلہ پالیاس پر گر پڑا۔

عَلَيَّ النَّحِيْبُ بِهَا سَقَطَتْ - تو نے ایسے شخص کو پالیاس جو اس بات کا خوب جاننے والا ہے۔ (یہ ایک مثل بھی مشہور ہے جب کوئی شخص مسئلہ ایسے شخص سے پوچھے جو عالم ہو تو وہ پوچھنے والے سے کہتا ہے:

علی النخبہ بہا سقطت یعنی اتفاق وقت اور خوش نصیبی سے تو نے ایسے شخص کو پالیاس اور ایسے شخص سے پوچھا جو اس کو خوب جانتا ہے)۔

لَا اَنْ اَلْقَدَمِ سَقَطًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مِائَةِ مُسْتَلِمٍ - اگر میں کچا پیر (جس کے اعضا نمود ہو گئے ہوں مگر پورا نہ ہوا ہو آگے بھیجوں یعنی اس کی موت پر صبر و شکر کروں) تو وہ سو جوان بچوں سے جو ہتھیار بند ہوں مجھ کو زیادہ پسند ہے (کیونکہ جوان بچے کی نیکیوں کا ثواب خود اس کو ملتا ہے اور ایک حصہ اس میں سے باپ کو بھی ملے گا برخلاف کچے بچے کے اس کا پورا ثواب باپ ہی کو ملے گا)۔

يُخَسِرُ مَا بَيْنَ السَّقِطِ اِلَى الشَّيْخِ الْفَاقِي مُرَدًّا جُرْدًا مُكْحَلِيْنَ - کچے بچے سے لے کر بوڑھے پھولس تک سب قیامت کے دن بے ریش و برت تنگے سر مرد لگائے ہوئے حشر کئے جائیں گے۔

فَاسْقَطُوا الْهَابِہَ - پھر لوگوں نے اس لوٹھی (یعنی بریدہ کو) سخت ست کہا: یہ سَقَطَ الْكَلَامِ سے لکھا ہے یعنی مٹی گفتگو گالی گلوچ۔

مَالِي لَا يَدْخُلْنِي اِلَّا ضَعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ - (بہشت کہتی ہے معلوم نہیں کیا وجہ ہے) مجھ میں وہی لوگ آتے ہیں جو (دنیا میں) غریب ناتواں ذلیل سمجھے جاتے تھے (باقی دنیا کے بڑے بڑے عزت دار امیر اور نواب اور رئیس اور وزیر اور بادشاہ وہ سب دوزخ میں جا رہے ہیں اگرچہ بعض عادل بادشاہ اور رئیس اور امیر بھی اور مشہور عالم و فاضل بھی جو نیک اور صالح ہوں بہشت میں جائیں گے مگر ایسے لوگوں کی بہ نسبت غریب

## ح ح خ د ذ ر ز س ش ص

أَيُّ قَاضٍ بَيْنَ النَّاسِ قَضَىٰ فَأَخْطَأَسْقَطَ أَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس قاضی نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں غلطی کی وہ آسمان سے بھی زیادہ دور سے گرے گا (یعنی جتنی دور زمین آسمان سے ہے اس سے بھی دور)۔

سَاقِطٌ۔ کمینہ جس کے حسب و نسب میں فرق ہو۔

سَقَطَهُ۔ اسی طرح سَقَطَ اس کی جمع ہے۔

لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ۔ ہر گری ہوئی کا کوئی چھنے والا ہے یہ ایک مثل ہے یعنی ہر غلط بات کا کوئی نہ کوئی لینے والا اور اٹھانے والا ہے۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَ مَسْقِطِ رَأْسِهِ۔ آدمی اپنے پیدائش کے مقام سے نہ نکلے (یعنی اصل فطرت سے جو اسلام کے دین پر ہوتی ہے)۔

سَقَطَ۔ گرا ہوا میوہ جو پکنے سے پہلے گر جاتا ہے۔ حساب میں غلطی۔

يُصَلِّيَهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِلثَّلَاثَةِ۔ آپ عشا کی نماز اس قوت پڑھا کرتے جب تیسری شب کا چاند ذوب جاتا ہے۔ سَقَطُرَى۔ یا سَقَطُرَاءُ یا اسْقَطُرَى۔ ایک جزیرہ ہے جو عرب جانے والوں کو رستہ میں ملتا ہے عام لوگ اس کو سَقُوطِرَةٌ کہتے ہیں وہاں ایلو اور دم الاخوین پیدا ہوتا ہے۔

سَقَعٌ۔ چیخنا۔ مارنا جانا۔

اسْتَقَاءٌ۔ بدل جانا۔

إِنَّكَ سَقَعْتَ الْحَاجِبَ وَأَوْضَعْتَ الرَّايِبَ۔ تو نے آبرو پر مارا (یعنی ایسی باتیں کیں جو ان کو ناگوار ہوئیں) اور سوار دوڑایا (یعنی خبر کو مشہور کر دیا یہاں تک کہ سوار لوگ اس کو دوسرے ملکوں میں لے گئے)۔

اسْقَعٌ۔ ایک پرندہ ہے جس کے پر سبز اور سر سفید ہوتا ہے۔

خَطِيبٌ مَسْقَعٌ بِمَعْنَى مِصْقَعٍ۔ یعنی بلند آواز والا خطیب یا بلخ اور فصیح۔

سَقْفٌ۔ چھت ڈالنا جیسے تَسْقِيفٌ ہے اور چھت اس کی جمع سَقُوفٌ ہے اور سَقْفٌ اور سَقْفٌ بھی اور آسمان اور لمبی لنگی

میں پیا۔ بعض لوگوں نے یوں ہی روایت کیا ہے اور مشہور روایت شَقِيطٌ ہے۔ شین مجھ سے اس کا ذکر آگے آئے گا اور سَقِيطٌ سین مہملہ سے برف کو کہتے ہیں یا شینم کو جو زمین پر گرے اور جم جائے جیسے سَقَطٌ ہے۔

مَرَّتَمَرٌ مَسْقُوطَةٌ۔ ایک گری ہوئی کھجور پر گذرے۔

لَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتُهَا۔ وہاں کا گرا ہوا میوہ نہ چنا جائے یعنی وہ میوہ جس کی مالک کو خبر نہ ہو لیکن اگر اس نے جان کر اس کو چھوڑ دیا ہو۔ تب اس کا اٹھا لینا اور کھانا درست ہے۔

اسْقِطُهُنَّ مِنْ سُورَةٍ كَذَا۔ میں فلانی سورت میں سے ان کو بھول گیا ہوں۔

فَسَقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میرے دل میں وہ ندامت اور شرمندگی آنحضرت کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ وہی ندامت (نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور نہ جاہلیت کے زمانہ میں)۔

سَقِطَ فِي يَدِهِ۔ شرمندہ ہوا۔ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں گرا یعنی اس کا منہ ہاتھ میں آیا۔ مطلب یہ ہے کہ حسرت اور انسو سے اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹا۔

اسْقِطَ فِي يَدِهِ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

مُسَاقِفَةٌ مَحْرَانَا اور۔ مَسَاقِفَةُ الْحَدِيثِ۔ باری باری بات کرنا یعنی ایک شخص بات کرے دوسرا چپ رہے پھر وہ بات کرے یہ چپ رہے۔

مَسْقِطُ الرَّأْسِ۔ جہاں آدمی پیدا ہوا۔

مَسْقِطٌ۔ ایک مشہور بندر گاہ ہے جہاں سے ایران اور بغداد کو جاتے ہیں وہاں کا طوہ بہت لذیذ ہوتا ہے۔

يَسْتَسْقِطَانِ الْحَيْلُ۔ یہ دونوں سانپ حمل گردا دیتے ہیں یعنی جب حاملہ عورت ان کو دیکھے۔

لَمْ يَسْقِطْ لَهُ حَاجَةٌ۔ اس کا کوئی کام ان کا نہیں رہے گا سارے مطلب پورے ہو جائے گا۔

تَسَاقَطُ ذُنُوبُ الْعِبَادِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هَذِهِ النَّخْلَةِ۔ بندوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کے پتے گر جاتے ہیں۔

## لَعَلَّكَ الْخَيْرِيَّةُ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ي ء

بیمار ہونے والا ہوں (انہوں نے ستاروں پر نظر ڈال کر یہ کہا۔  
مطلب یہ تھا کہ جب یہ ستارہ نکلتا ہے تو میں بیمار ہو جاتا ہوں۔  
بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہو اس  
کے رنج میں میں بیمار ہوں)۔  
أَعُوذُ مِنْ سَيِّئِ الْأُسْقَامِ - میں بری بیماریوں سے پناہ  
مانگتا ہوں۔

وَاللَّهِ مَا كَانَ سَقِيمًا وَمَا كَذَّبَ - قسم خدا کی ابراہیم  
بیمار نہ تھے نہ انہوں نے جھوٹ بولا (کیونکہ جس شخص کا انجام  
موت ہے وہ گویا بیماری ہے یہ امام جعفر صادق اور امام محمد باقر کا  
قول ہے)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ السَّقِيمِ - میں باری سے تیری پناہ مانگتا  
ہوں۔  
سُقْمُونِيَا - مشہور مسہل دوا ہے۔

سِقَامٌ - جمع سَقِيمٌ کی جیسے کِرَامٌ جمع ہے کَرِيمٌ کی۔  
سِقَةٌ - دس کی جمع ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یا بمعنی وَسْقٌ  
ہے جیسے عِدَّةٌ بمعنی وَعَدَةٌ اور زِنَةٌ بمعنی وزن ہے۔

مَا كَانَ سَعْدٌ لِيُخْسِي بَابِنِهِ فِي سِقَةٍ مِنْ تَمْرٍ - سعد  
اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک دس کے لئے تباہ نہیں کرے گا۔ بعض  
نے فِي سِقَةٍ مِنْ تَمْرٍ روایت کیا ہے یعنی کھجور کے ایک ٹکڑے  
کے لئے۔ نہایت میں سے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ خیر اگر سین  
مہملہ سے ہو تو اس کا اصلی باب کتاب الواو ہے مگر ہم نے باتناج  
صاحب مجمع اور نہایت یہاں ذکر کر دیا۔

سَقِيٌّ - پانی پلانا سَقَاكَ اللَّهُ کہنا عیب کرنا غیبت کرنا۔ ابر سے  
پانی اتارنا۔

تَسْقِيَةٌ - پانی پلانا۔

كُلُّ مَا تَرَوْهُ مِنْ مَا تَرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتِ قَدَمِي إِلَّا  
سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَسِدَاةَ الْبَيْتِ - جاہلیت کے زمانہ کی ہر ایک  
رسم میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی موقوف کر دی گئی  
روند ڈالی گئی لغو اور باطل ٹھہرائی گئی) مگر دو باتیں (اسلام کے  
زمانہ میں بھی قائم رہیں گی) ایک تو حاجیوں کو پلانا (حضرت  
عباسؓ حاجیوں کو انگوڑی کا شربت پلایا کرتے) دوسرے بیت اللہ کی

داڑھی۔

أَسْقَفَهُ عَلِيٌّ نَصَارَى الشَّامِ - اس کو شام کے نصاریٰ کا  
پیر "پادری" بنایا یعنی أَسْقَفَ نَصَارَى كَالْعَالَمِ پیر "پادری" بشپ یہ  
سر یالی لفظ ہے بِأَسْقَفَ سے نکلا ہے بمعنی اٹھا طول کے ساتھ  
کیونکہ وہ خدا کی عبادت میں کھنی رہتا ہے یعنی جھکا ہوا خضوع و  
خشوع کے ساتھ۔

لَا يُمْنَعُ أَسْقَفٌ مِنْ سِقِيْفَاهُ - کوئی پادری اپنی مذہبی  
عبادتوں سے نہ روکا جائے (سبحان اللہ یہ اسلام کا اصلی اصول  
ہے کہ ہر فرقہ اپنے مذہبی عبادت آزادی کے ساتھ بلا خوف و خطر  
کرتا رہے جس کو ہمارے زمانہ کے نصاریٰ نے خاص یورپین  
انتظام قرار دیا ہے) أَسْقَفٌ کی جمع بِأَسْقِفَهُ آئی ہے۔

فَأَقْبَلُ رَجُلٌ مُسَقَّفٌ بِالسَّهَامِ فَاهْوَى بِهَا إِلَيْهِ -  
اتنے میں ایک لبا شخص تیرے آ یا اور ان کی طرف جھکایا (یعنی  
ان کے مارنے کی سِقِيْفَةٌ نَبِيٌّ سَاعِدَةٌ - نبی ساعدہ کا منڈ وہ  
(جہاں وہ جمع ہو کر مشورہ اور صلاح کیا کرتے)۔

بعض نے کہا سِقِيْفَهُ سا با ط کو کہتے ہیں یعنی دو گھروں کے  
درمیان جو پناہ ہوا مقام ہو اس کے تلے راستہ ہو اس کی جمع  
سَقَائِفٌ ہے۔

وَسَقَفَهُ بِالسَّجِّ - اس کا چھت سا گوان کی لکڑی سے  
بنایا۔

إِيَّايَ وَهَذِهِ السَّقَفَاءُ - (یہ حجاج خالم نے کہا) روایت  
ایسی ہی ہے مگر اس کا معنی معلوم نہیں ہوتا۔ زختری نے کہا یہ راوی  
کی غلطی ہے صحیح شَفَعَاءُ ہے یعنی مجھ کو ان سفارشی لوگوں سے بچاؤ  
جو ہجر موتوں کی سفارش کیا کرتے ہیں۔

أَسْقَفٌ - لبا آدمی یا ہٹا کتا (ڈانڈکا)۔

سَقْلٌ - جلا کر نا جیسے صَقْلٌ ہے۔

سُقْلٌ - کر۔

سَقْمٌ - یا سَقْمٌ یا سَقَامٌ بیمار ہونا عیب دار ہونا۔

إِسْقَامٌ - بیمار کرنا۔

سَقِيمٌ - عیب دار۔

فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ - حضرت ابراہیم نے کہا میں بیمار ہوں یا

لیا جائے گا ایسے انتظام میں کھیت والے کیوں مال دار نہ ہوں گے۔

اِنَّهٗ كَانَ اِمَامًا قَوْمِهِ فَمَرَّتْنِي بِنَاضِحِهِمْ يُرِيْدُ سَفِيًّا۔  
حضرت معاذ اپنی قوم والوں کی امامت کیا کرتے۔ ایک دن دیکھا۔ ایک جوان اپنا پانی لانے کا اونٹ لے کر ان کھجور کے درختوں میں جانا چاہتا ہے جو ڈولوں سے سینچے جاتے ہیں۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ فَكَلَّ طَبِيًّا خَذَّ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَتَصَدَّقُ بِلَحْمِهَا وَاسْقِ اِهَابَهَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے احرام کی حالت میں ایک ہرن مار ڈالی تھی کہ ایک بکری لے اس کا گوشت خیرات کر دے۔ اور اس کی کھال بھی کسی کو دیں دے جو اس کی مسک بنائے (یعنی پانی پینے کی مسک)۔

اِنَّهٗ بَاعَ سَفَايَةَ مِّنْ ذَهَبٍ بِاَكْثَرِ مِنْ وِزْنِهَا مَعَادِيہ  
نے ایک پینے کا برتن جو سونے کا تھا اس کی وزن سے زیادہ سونے کے بدل بیچا (یہ زیادتی بخوالی کے بدل تھی)۔

اَمَرَ بِالشُّرْبِ مِنَ الْاَسْقِيَةِ وَنَحَىٰ عَنْ نَحْوِ الدُّبَابِ۔ آنحضرتؐ نے مشکوں میں نیبہ بنا کر پینے کی اجازت دی اور توبی کے مانند برتنوں سے منع کیا (کیونکہ مشک کا پوست باریک ہوتا ہے۔ اگر نیبہ میں تیزی آ جائے گی تو پینے والے کو معلوم ہو جائے گی کیونکہ تیزی کی وجہ سے مشک پھٹ جائے گی۔ برخلاف توبی وغیرہ کے جو سخت ہوتی ہے اس میں نیبہ کی تیزی معلوم نہ ہوگی اور دھوگے میں اس کو کوئی پی جائے گا)۔

فَأُشْرِبُوا لِي الْاَسْقِيَةِ۔ پھر مشکوں میں ان کو پلایا گیا مہج البحار میں ہے کہ صحیح لہی الاورعیہ ہے یعنی برتنوں میں۔

سَأَلِي الْقَوْمَ اِخْرُؤْمَ۔ جو شخص لوگوں کا ساقی ہو (سب کو پانی یا دودھ یا شربت پلاتا ہو) وہ اخیر میں سب کے بعد پینے۔ مہج البحار میں ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے جو لوگوں میں تقسیم کی جائے مثلاً گوشت، میوہ، شیرینی وغیرہ۔

بَسْتَسْقُونَ فَلَا بَسْقُونَ۔ یہ (عرینہ کے ڈاکو) پانی مانگتے تھے لیکن کوئی ان کو پانی نہ پلاتا۔ (ان کے تو ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر جلتی زمین میں ڈال دیئے گئے تھے۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے یہ حدیث مثله کی ممانعت سے پہلے کی

خدمت اور مجادرت (وہاں کی صفائی جھاڑو تھکھک وغیرہ)۔

اِنَّهٗ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَلَظَبَ رِدَاةً ؕ۔ آنحضرتؐ پانی مانگنے کے لئے نکلے پھر اپنی چادر اپنی عرب لوگ کہتے ہیں سقی اللہ عبادہ الغیت و اسقاہم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ابر سے پانی پلایا۔ اسم مصدر سقی ہے۔

اِسْتَسْقَيْتُ فَلَانًا۔ میں نے فلاں شخص سے پینے کو مانگا۔ وَ اَبْلَغْتُ الرَّابِعَ مُسْقَاتَةً۔ میں نے چرنے والے کو پانی پینے کی جگہ میں پہنچا دیا (یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے یعنی میں نے لوگوں پر بڑی مہربانی اور نرمی سے حکومت کی جیسے کوئی جانور کو مطلق العنان چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کا جی چاہے چرے پھر پیاس لگے تو پانی کے گھاٹ پر آسانی سے اس کو لے جائے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْقِنِي شَبْكَةً عَلٰى ظَهْرِيْ جَلَالِ لِقَلْبَةِ الْحَزْنِ۔ اسی امیر المؤمنین جھ کو ان کنوؤں کو قطعہ کے طور پر دیں دیجئے جو جلال کے راستہ پر قلت الحزن پر واقع ہیں (جلال نجد کے راستہ کا نام ہے اور قلت الحزن بھی ایک اونچے مقام کا نام ہے دشوار گزار ہے)۔

اَعْجَلْتُ هُمْ اَنْ يُّشْرِبُوْا بِسِقْيِهِمْ۔ میں نے ان کو ان کے پینے کی چیز سے جلدی میں ڈال دیا (اس کو برابر پی نہ سکے)۔

وَ اِنْ كَانَ نَشْرًا اَرْضٍ يُسَلَّمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهٗ يُخْرُجُ مِنْهَا مَا اَعْطٰى نَشْرَهَا رُبْعَ الْمَسْقُوْبِ وَعَشْرَ الْمُظْمَنِي۔ اگر زمین خرابی کا مالک اپنی زمین پر قابض رکھا جائے تو اس میں جو پیداوار ہو اگر اس کو نہر وغیرہ بہتے پانی سے سینچا جاتا ہے تب تو چوتھائی پیداوار خراج میں دے اور اگر بارانی پانی سے زراعت ہوتی ہے تو دسواں حصہ دے۔

مترجم کہتا ہے دیکھئے اسلامی حکومت نے غیر مذہب والوں سے بھی خرابی زمین میں چوتھائی پیداوار سے زیادہ لینا تا درست رکھا ہے۔ یہ چوتھائی بھی اس وقت ہے جب بلا دقت نہر کے پانی سے کھیت سیرات ہوتا ہو اگر موٹھ سے پانی دیں یا صرف بارش کے پانی پر مدار ہو تو دسواں حصہ لیا جائے گا اس سے بڑھ کر کاشتکاروں پر کیا آسانی ہوگی یہ بھی غیر مذہب والوں سے لیکن مسلمان کاشتکاروں سے ہر حال میں دسویں حصے سے زیادہ نہیں

ہے۔

سَمَانَ يَسْتَعْدَبُ لَكَ الْمَاءُ مِنْ بَيوتِ الشَّقِيَاءِ -  
آنحضرتؐ کے لئے بیٹھا پانی پینے کا سقیا کے گھروں سے لایا جاتا  
(سقیا ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہے)۔  
إِنَّهُ تَقَلَّ لَهَا لِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَرَجُو أَنْ  
تَكُونَ سِقَاءً - آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عامر کے منہ میں اپنا  
لب مبارک ڈال دیا اور فرمایا مجھ کو امید ہے کہ یہ اس کی سیرابی ہو  
گا (یعنی کبھی پیاسا نہ ہوگا)۔

أَسَى عِبَادَكَ وَبَهَائِمِكَ وَأَنْشُرَ رَحْمَتِكَ وَأَسَى  
بَلَدِكَ الْمَيِّتِ - اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی  
رحمت پھیلا دے اور پانی مردہ ہستی کو زندہ کر دے۔

يَسْقِيَنَّ الْمَاءَ وَيُدَاوِيَنَّ الْجُوعَى - عورتیں جنگ میں  
لڑنے والوں کو پانی پلا تیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دہا کر تیں  
(سبحان اللہ یہ اسلام کے زمانہ میں عورتیں کیا کرتیں اور بہت سی  
مسلمان عورتیں میدان جنگ میں لڑی بھی ہیں جیسے حضرت خولہ  
بنت اذور وغیرہ اب دوسری قوموں نے مسلمانوں سے یہ سیکھ لیا  
کہ ان کی عورتیں زخمیوں کے علاج اور معالجہ میں مصروف رہتی  
ہیں اور میدان جنگ میں ہر ایک لشکر کے ساتھ جاتی ہیں مگر  
مسلمان عورتیں ایک پنجرے میں بند گھر کے باہر نہیں نکلتیں اور گھر  
میں بھی سوا پان تہا کو کھانے کے اور بیٹھے رہنے کے نہ کوئی علم سیکھتی  
ہیں نہ ہنر - عورتیں تو عورتیں ہند کے مسلمان مرد بھی ماشاء اللہ ایسا  
دل و گردہ رکھتے ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی جنگ کی بات تو  
درکنار دین کی سچی بات کہنے اور اس کی اشاعت کرنے میں بھی  
پس و پیش کرتے ہیں - حالانکہ حکام وقت کا اعلیٰ اصول یہ ہے کہ  
وہ کسی کے دین و مذہب میں دخل نہیں دیتے - مگر یہ خوشامد کے  
مارے اللہ اور اس کے رسول کی احکام کو چھپاتے ہیں ان میں  
تاویلیں لگاتے ہیں، منسوخ آجوں کو غیر منسوخ اور واجب العمل  
قرار دیتی ہیں۔

نَزَلَتْ حِينَ اتَّعَرَوْا بِالسَّقِيَاءِ - یہ آیت اَجَعَلْتُمْ  
سِقَايَةَ الْحَاجِّ الْخَيْرَ تِلْكَ اس وقت اتری جب انہوں نے بیت اللہ  
میں حاجیوں کو پانی پلانے پر اور کعبہ شریف کی درباری پر فخر کیا امام

ہے بعض نے کہا مثلہ سے نمی تیز بھی ہے اِلَّا سُسُقَاءُ  
بِالسُّجُومِ - ستاروں سے پانی مانگنا (یہ سمجھ کر کہ ستارے گویا پانی  
برساتے ہیں) یہ صریح شرک ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج  
تھا - اگر یہ سمجھے کہ پانی برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ستاروں کا  
ایک خاص وضع پر آ جانا پانی برسنے کا قرینہ ہے تو شرک نہیں  
ہے۔

مَالِكٌ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءٌ هَا - تجھ کو اونٹ سے کیا مطلب  
(یعنی اس کو مت بچا) وہ تو اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے (کئی  
دن کا پانی اکٹھا اپنے پیٹ میں جمع کر لیتا ہے اس کو پڑا چرنے  
وے خود بخود اس کا مالک آن کر لے لگا)۔

فَنُوذِي لَهَا النَّاسُ اِنْ اسْتَفُوا وَاسْتَفُوا - پھر لوگوں  
میں منادی کر دی گئی اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ اور خود بھی پیو (یعنی  
اس عورت کا پانی جو سفر میں ملی تھی ایک اونٹ پر سوار آنحضرتؐ  
نے اس کا پانی زبردستی لے لیا کیونکہ وہ کافر حربی تھی اور کافر حربی  
کی جان اور مال لینے میں کوئی گناہ نہیں - دوسری آنحضرتؐ نے  
اس کو پانی کا عوض بھی لوگوں سے دلایا - تیسرے اس کا پانی کم بھی  
نہیں ہوا - یہ آپؐ کا ایک مجزہ تھا) تَهَى عَنِ السَّقِيَاءِ - آپؐ  
نے مشکوں کی وجہ سے دوسرے برتنوں میں نیبہ بنانے سے منع  
فرمایا وَهُوَ قَاتِلُ السَّقِيَاءِ - آپ سقیا میں دوپہر کو سونے  
والے (دم لینے والے) تھے سقیا ایک گاؤں کا نام ہے مکہ اور  
مدینہ کے درمیان ایک روایت میں قَابِلٌ ہے ہائے سوحده سے  
یعنی سقیا کے مقابل تعین ہے وہ بھی ایک مقام کا نام ہے۔

سُقِيَّ بَطْنُهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً - تیس برس تک ان کو استسقا کی  
بیاری رہی اسم مصدر سُقِيَ ہے بہ کسرہ سین اور جوہری نے  
حرف سُقِيَ بَطْنُهُ اور اسْتَسْقَى بَطْنُهُ ذکر کیا ہے لیکن اس  
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سُقِيَ بَطْنُهُ بھی مستعمل ہے معنی  
سب کے ایک ہیں یعنی اس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا استسقا  
کی بیاری ہو گئی۔

فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَسْقَى مَا فِي بَطْنِهِ - جب اللہ کا  
نام لیتا ہے یعنی کھانے والا - تو شیطان نے جتنا اپنے پیٹ میں  
ڈالا تھا (کیونکہ شروع میں بسم اللہ نہیں کہی تھی) وہ سب اگل دیتا



آنحضرت دونوں عشاؤں کے درمیان (نہا یہ اور جمع کے کنحوں میں ایسا ہی ہے اور صبح یہ ہے کہ عشا اور طلوع فجر کے درمیان جیسے نسا ئی میں ہے) صبح کے پونھنٹے تک گیارہ رکعتیں پڑھتے (یعنی تہجد اور وتر کی) جب مؤذن صبح کی پہلی اذان کی آواز کان میں ڈالتا آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)۔

إِنَّا نَمْنِطُ عَنْكَ شَيْئًا يَكُونُ عَلَيَّ أَهْلِكَ سَبَّةً سَكْبًا۔ ہم تجھ سے وہ چیز دور کر دیں گے جس کی وجہ سے تیرے گھرانے پر ایک لازمی عیب آتا ہو۔

سَبَّةٌ سَكْبٌ یعنی لازمی عار۔ نہا یہ میں ہے۔ ما انا بِمَنْطِ عَنْكَ۔ جس کا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور صاحب جمع نے بھی اس کی پیروی کی ہے حالانکہ اذفاء کے معنی اعطاء یعنی دینے کے آئے ہیں۔ اس کا صلہ عن نہیں آتا واللہ اعلم۔

سَكْتُ يَأْسُكُوتُ يَأْسُكَاْتُ يَأْسُكُوتَةٌ۔ چپ رہنا جیسے صموت ہے مر جانا ٹھہر جانا۔

إِسْكَاتٌ۔ چپ کرنا جیسے انصات ہے۔ سَأْكَوْتُ۔ بہت خاموش رہنے والا جیسے سَكَيْتُ ہے۔ فَرَمِيْنَاہُ بِحَلَامِيْدِ الْعَوْرَةِ حَتَّى سَكَّتْ۔ پھر ہم نے ما عزالسلی کو (جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) حرہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

مَا تَقُولُ فِيْ اِسْكَاتِكَ۔ آپ جو تھوڑی دیر چپ ہو جاتے ہیں (یعنی پکار کر قراءت نہیں کرتے) آہستہ کچھ پڑھتے ہیں (تو اس میں کیا پڑھتے ہیں)۔

يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً۔ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ایک سکتہ کرتے اس میں دعائے استفتاح آہستہ سے پڑھتے۔

اِسْكَاتَةٌ۔ شاذ مصدر ہے اور قیاس یہ تھا کہ سَكُوْنَا ہوتا۔ اِسْكَاتُكَ۔ آپ کا چپ رہنا کیا ہے۔ یعنی اس میں کیا پڑھتے ہیں ایک روایت میں اِسْكَاتُكَ ہے یعنی کیا خاموشی آپ کی بطور استفہام ایک روایت میں یسکت بین التلبیر والقراءة ہے۔ معنی وہی ہے یعنی تکبیر اور قرأت کے درمیان

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت حضرت علیؑ اور عباسؑ اور شیبہؑ کے باب میں اتری عباسؑ نے کہا میں سب سے افضل ہوں کیونکہ حاجیوں کو (پانی شربت) پلاتا ہوں۔ شیبہ نے کہا میں اس لئے کہ بیت اللہ کی کچی میرے پاس رہتی ہے میں اس کا درباں ہوں۔ حضرت علیؑ نے کہا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ تم سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور حضرت علیؑ کا کہنا صحیح ہوا۔

سُقْيَا رَحْمَةً وَلَا سُقْيَا عَذَابٍ۔ یا اللہ ہم کو رحمت کے پانی سے سیراب کر۔ عذاب کے پانی سے (عذاب کا پانی وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے) گھروں کو گرا دے، لوگوں کو ڈبو دے، جانوروں اور کھیتوں کو تباہ کر دے جیسے حیدرآباد دکن میں غرہ رمضان ۱۳۳۱ھ میں پانی پڑا جس سے تقریباً ایک تہائی شہر تباہ ہو گیا۔ ہزار ہا آدمی اور جانور ہلاک ہو گئے ہزار ہا مکانات مع اثاثہ وغیرہ بہہ گئے۔ (نعوذ باللہ من عذابہ)۔

سَافِرٌ بِسِقَاءِ لِكٍ۔ اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ لے کر سفر کر۔ كُرْشَةٌ سِقَاءٌ۔ اونٹ کی اوچھڑی پانی کی مشک ہے (وہ کئی دن کا پانی اس میں بھر لیتا ہے)۔ مِسْقَاةٌ۔ پانی پلانے کا مقام۔

## بَابُ السِّينِ مَعَ الْكَافِ

سَكْبٌ يَأْسُكَاْتُ يَأْسُكُوتٌ۔ بہانا۔ بہنا۔ اِنْسِگَابٌ۔ بہنا۔ مَاءٌ مَسْكُوبٌ یعنی سَاكِبٌ۔ خود بخود زمین کھود کر بہنے والا۔

كَانَ لَهُ قُرْسٌ يُسَمَّى السَّنْبَ۔ آنحضرت کا ایک گھوڑا تھا جس کو سب کہتے تھے (یعنی پانی کی طرح بن تھکان دوڑنے والا بہت چلنے والا جیسے پانی برابر بہتا چلا جاتا ہے کہیں رکتا نہیں)۔

كَانَ يُصَلِّي فِيهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ حَتَّى يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا سَكَ الْمُوْدُنُ بِالْاَوْلَى مِنْ صَلْوَةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكِعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔



خاموش رہتے۔

وَ اَسْكُتْ وَ اسْتَعْضَبْ وَ مَكَّتْ طَوِيلًا - چپ رہے اور غصہ ہوئے اور دیر تک ٹھہرے رہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ تکلم نہ سکتے بات کی پھر سکوت کیا جب اس سکوت کے بعد پھر بات ہوتی ہے اگر بالکل اس کے بعد بات ہی نہ کرے تو اسکت کہتے ہیں۔

قَالَ اُسْكُتْ - کہا خاموش۔ یعنی دل میں کہا۔

اِذَا سَكَّتِ الْمَوْذِنُ - یعنی جب مؤذن اذان کو کان

میں ڈال چلتا۔

قَرَأَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرَ وَ سَكَّتِ فِيمَا أُمِرَ - آنحضرتؐ کو جس نماز میں پکار کر پڑھنے کا حکم ہوا اس میں آپؐ نے پکار کر قرأت کی اور جس نماز میں آہستہ پڑھا (حکم خداوندی کی تعمیل کی)۔ اتین صبی یسکت اس نکلزی میں سے رونے کی ایسی آواز آنے لگی جیسے وہ بچہ آواز نکالتا ہے رونے کی جس کو خاموش کرتے ہیں۔ (اور تسلی دیتے ہیں وہ گن گن کر کے آہستہ آہستہ روتا ہے)۔

فَأَسْكُتَ الْقَوْمُ - لوگ خاموش ہو رہے۔

فَأَسْكُتَ النَّبِيُّ ﷺ - آنحضرتؐ خاموش ہو رہے (یا آپؐ نے اعراض کیا یا سر جھکا لیا)

سَكَّتْ عَنِ الثَّلَاثَةِ - تیسری بات سے خاموش ہو رہے۔ (یعنی ابن عباسؓ اور بھولے والے سعید بن جبیر ہیں۔ کہتے ہیں۔ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہؓ کا لشکر تیار کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا (اس کی عبادت کرنے لگو وہاں سجدہ اور رکوع کرو)۔

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَكَّتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا پیر و جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے پھر ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا (کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا کہ پیر ہی کے دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ کو پیغمبری ملی اسی دن مجھ پر قرآن اترا)۔

مترجم کہتا ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی اور چند اکابر اہل حدیث نے اسی حدیث سے جواز مجلس میلاد پر

دلیل لی ہے۔ لیکن یہ جواز اسی صورت میں ہے جب صحیح صحیح روایتیں آنحضرتؐ کے میلاد کے متعلق بطور وعظ بیان کی جائیں اور آپؐ کے خصائل اور فضائل اور معجزات کا جو یہ صحت منقول ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے۔ لیکن جھوٹی اور موضوع روایتیں بیان کرنا یا ایسے قصیدے پڑھنا جن میں شاعرانہ مبالغہ ہو یا جن میں جناب احدیت کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور ہندوستان کے جنوبی ممالک میں تو مولود شریف اس طرح کرتے ہیں کہ چند گنجیرے بھنگیرے شراب پینے والے حقہ اڑانے والے آجاتے ہیں وہ رات بھر عربی قصیدے سے چلا چلا کر پڑھتے ہیں بیچ میں ہنستے جاتے ہیں۔ حقہ اور چٹ اور سگریٹ بیڑی اڑاتے رہتے ہیں۔ نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی سمجھتا ہے اگر شیش بھی تو عربی زبان کا ایک لفظ نہیں سمجھتے۔ غرض ساری رات یہ مولوی اہل محلہ کا دماغ پکا کر ان کی نیند خراب کر کے صبح کو چل دیتے ہیں۔ اور اپنی فیس لے لیتے ہیں۔ ایسی مولود شریف کرنے میں بعوض ثواب کے جو خود اختلافی ہے اتفاق گناہ سر پر پڑتا ہے۔ آنحضرتؐ کی ذکر مبارک کے وقت ایسی لاپرواہی اور ایسی بے ادبی اور گستاخی کو کوئی سچا مومن پسند نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

جَوَى الْوَادِي نَلْنَا نَمَّ سَكَّتْ - نالہ تین بار بھا پھر تھم گیا۔

سَكَّتَتْ - ایک بیماری ہے جس میں آدمی مردے کی طرح ہو جاتا ہے۔

سَكَّتَتْ - بچے کو جس سے چپ مکریں (جیسے کھلونا چسپی شیرینی وغیرہ)۔

ابْنُ السَّكِّيتِ - ایک راوی ہے اس کا نام یعقوب ابن اسحاق ہے۔

سَكُّوْ - بھرد پنا بند کرنا۔

سُكُوْرٌ يَسْكُوْرَانٌ - تھم جانا۔

سَكُّوْ - بھر جانا غصہ ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا جیسے سکو اور سَكُّوْ اور سَكُّوْ اور سَكُّوْ ان سب کا معنی متوالا ہونا۔

## لَحَائِمُ الْخَنَازِيغِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

نشہ میں ہونا مست ہونا۔

حُرْمَتِ الْخَمْرِ بَعِيْنَهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔  
 شراب تو نبی ذاتہ حرام ہے اسی طرح وہ شراب جو انگور سے  
 نچوڑی جائے بعض نے وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ روایت کیا  
 ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ غیر یعنی شراب انگوری تو نبی ذاتہ حرام ہے  
 یعنی اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور باقی شرابوں میں اس قدر  
 پینا حرام ہے جس سے نشہ ہو جائے۔ لیکن نشہ سے کم مقدار میں  
 پینا درست ہے۔

مترجم کہتا ہے امام ابو حنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے مگر  
 احادیث صحیحہ سے یہ قول باطل ٹھہرتا ہے اور اسی لئے امام کے  
 صاحبین نے بھی ان سے اختلاف کیا ہے۔ صحیح حدیث متفق علیہ  
 سے ثابت ہے کہ جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اس کا قلیل کثیر  
 سب حرام ہے۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ غیر یعنی شراب  
 انگور سے بھی ہوتا ہے اور کجور سے بھی اور جو سے بھی اور حضرت  
 عمرؓ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے اور اوپر کتاب الفاسد  
 اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

إِنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ الصَّمْرُ فَبِعَتَ لَهُ السُّكْرُ فَقَالَ إِنَّ  
 اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمُ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔ ایک شخص کو  
 صفر کا عارضہ ہو گیا (پیٹ میں کیزے پڑ گئے) لوگوں نے اس  
 کے لئے شراب تجویز کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ نے جو چیز تم  
 پر حرام کی اس میں تمہاری تندرستی نہیں رکھی (یعنی حرام چیز سے  
 مسلمان کو شفا نہیں ہو سکتی)۔

قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ لَمَّا سَكَّتْ إِلَيْهِ كَثْرَةَ الدَّمِ  
 اسْکُورِيهِ۔ آنحضرتؐ سے ایک عورت نے جس کو استحاضہ کی  
 بیماری تھی یہ شکایت کی کہ اس کا خون بہت بہتا ہے آپؐ نے  
 فرمایا ایسا کر ایک چیتھڑے سے خون بند کر کے اس پر پی باندھ  
 لے یہ مسکوخمرو سے نکلا ہے یعنی پانی روکنے کا کدہ (بند)۔  
 كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے  
 (جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا)۔

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے  
 اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور اس سے وہ قول باطل ہوتا ہے

کہ اخیر کا گھونٹ حرام ہے۔ جس سے نشہ پیدا ہوا کیونکہ نشہ سب  
 کے پینے سے پیدا ہوا جیسے سیری اخیر لقمہ سے تھوڑی ہوتی ہے  
 بلکہ سب لقموں سے مل کر)۔

سُكْرَاتِ الْمَوْتِ۔ موت کی کیفیتوں سے جو نشہ کی طرح  
 آدی کے عقل و شعور کو کھودتی ہیں۔  
 بَابُ سُكْرِ الْأَنْهَارِ۔ نہریں بند کرنے کا بیان یا نہریں  
 بند کرنے کا دروازہ۔

تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سُكْرًا۔ تم اس سے یعنی کجور اور انگور  
 کے پھلوں سے نشہ لانے والا شراب بنا تے ہو (یہ آیت اس  
 وقت کی ہے جب شراب حرام نہیں ہوا تھا)۔

سُكْرٌ۔ شکر

مِسْكِيْرٌ۔ نشہ بانا۔

سُكْرٌ كَثْرَةٌ۔ جوار کا شراب۔

سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيهَا وَتَهَى عَنْهَا  
 قَالَ مَا لَكَ لَسَأَلْتَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ مَا الْغُبَيْرُ فَقَالَ هِيَ  
 السُّكْرُ كَثْرَةٌ۔ پوچھا گیا غبیرا پینا کیسا ہے فرمایا اس میں بھلائی  
 نہیں ہے اور اس کے پینے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا میں  
 نے زید بن اسلم سے پوچھا غبیرا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا  
 جوار کا شراب (جیشی لوگ اسی شراب کا استعمال کرتے ہیں  
 کیونکہ یہ ٹھنڈا ہوتا ان کا ملک گرم ہے ایسا ہی جو کا شراب جس کو  
 انگریزی میں بیر کہتے ہیں وہ بھی حرام ہے)۔

وَأَخْمَرُ الْعَبِيْشِ السُّكْرُ كَثْرَةٌ۔ حبشیوں کا شراب سکر کہ  
 ہے۔

سُكْرٌ حَتَّى يَأْسُكُرُ بَحْدَةً۔ چھوٹی تشری یا پیالی۔

لَا أَكْمَلُ فِيْ سُكْرٍ بَحْدَةً۔ میں تشری میں نہیں کھاتا (یا  
 چھوٹی پیالی میں جس میں چٹنی اچھا جوارش وغیرہ رکھتے ہیں اس  
 غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اس کو کھاتے جا سکیں تو بھوک  
 زیادہ ہو اور کھانا زیادہ کھایا جائے۔ بعض نے کہا چھوٹی پیالی  
 میں کھانا بھلوں کی نشانی ہے جو ہمیشہ اکیلے کھاتے ہیں دوسروں  
 کو کھانے میں شریک نہیں کرتے)۔

مترجم کہتا ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن

وَهَلْ يَسْتَوِي ضَلَالُ قَوْمٍ تَسَكَّمُوا - بھلا کہیں وہ گمراہ بھی سیدھے ہو سکتے ہیں جو حیرت میں چلے جاتے ہیں (کسی کی بات نہیں سنتے نہ خود سوچتے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ہمارا نکتہ مقصود کیا ہے)۔

حَجَّ مُتَسَكِّمًا - اس نے بن توشہ اور بن سواری حج کیا (یعنی بے سامان)۔  
سَكْفٌ - چوکھٹ بنانا۔

اِسْكَافٌ - موچی موزہ بنانے والا۔  
اِسْكَفَهُ - دروازے کی چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی جس پر پاؤں رکھ کر جاتے ہیں۔

اِسْكَافِيَهٌ - معتزلہ کا ایک فرقہ ہے۔  
اِسْكَافٌ - ایک گاؤں کا نام تھا نہروان اور بصرے کے درمیان پہلے آباد تھا۔ اب پانی میں ڈوب گیا۔ ابو جعفر اسکافی اسی کے طرف منسوب ہے۔ بعض نے کہا چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی کو کہتے ہیں۔

سَكٌّ - بند کرنا، کھودنا، ڈال دینا، دبانا، کاٹنا۔  
اِسْتِسْكَأَ - لپٹ جانا۔

نَحِيْرُ الْمَالِ سِيْكَةٌ مَّأْبُوْرَةٌ - بہتر مال کھجور کے بیوندی جہازوں کی قطار ہے۔

سِيْكَةٌ گلی کوچہ اور سِيْكَةُ اَلْحَدِيْدِ لوہے کی پٹی جو ریل گاڑی چلنے کے لئے لگاتے ہیں بعض نے کہا سکہ وہ مقام جہاں ایک قسم کے لوگ رہتے ہوں مثلاً جس گلی میں عالم لوگ رہتے ہوں۔

سِيْكَةُ النَّجَّارِيْنَ - جہاں بڑھی رہتے ہوں۔  
اَصْحَابُ السِّيْكَةِ - عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں وہ مرتب لوگ کہلاتے تھے جو قاصد کے طور پر بڑے بڑے اہم کاموں کے لئے بھیجے جاتے تھے۔

نَهَى عَنْ كُسْرِ سِيْكَةِ الْمُسْلِمِيْنَ - مسلمانوں کا سکہ جو رائج ہو اس کو توڑنے سے منع فرمایا (یعنی روپیہ اور اشراقی کو جس پر اسلامی سکہ ہو کیونکہ اس کے باقی رکھنے میں اسلام کی عزت ہے)۔

شاہ کالہ یا ہاتھ میں کھانا رکھا جائے اور سب مسلمان اسی میں سے ایک ساتھ کھائیں۔ سب کے ہاتھ اس میں پڑیں اب جو رواج ہے کہ ہر ایک کے سامنے ایک جدا جدا چھوٹی رکابی یا تشری رکھی جاتی ہے اور وہ اکیلا اس میں کھاتا ہے یہ سنت کا طریق نہیں اور جو ارشیں اچار چٹنیاں یا ہاضم پانی یا عرقیات کھانے کے ساتھ کھانا یہ بھی سنت کا طریق نہیں کیونکہ بھوک کو خواہ مخواہ دواؤں اور چورنوں کے زور سے بڑھانا نہایت مضر ہے آخر میں چل کر ایسے آدمی کے معدے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ضعف معدے کا عارضہ ہو کر پھر ایک نوالہ بھی ہضم نہیں ہوتا۔

آنحضرتؐ نے جو باتیں ہم کو بتلائیں اور سکھلائیں ہیں ان میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔ بشرطیکہ کوئی غور کرے اور حماقت کا تو علاج افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے۔ کھانے کی بھوک دواؤں سے بڑھانا اسی طرح باہ معویات باہ سے بے ضرورت بڑھانا دونوں نادانوں بیوقوفوں کے کام ہیں۔ جب تک فطری طور سے خوب بھوک نہ لگے ہم کو کھانا ہی کیا ضرور ہے اور جب تک شدت باہ سے ہم بیتا نہ ہو جائیں ہم کو عورت کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اگر بھوک کم ہو جائے یا باہ نہ رہے۔ تو خوش ہو اور حق تعالیٰ کا شکر بجلائے کہ خدا نے اس کو حیوانیت سے ہٹا کر ملکیت کے قریب کر دیا یہ انتہائی کم عقلی ہے کہ پھر حیوانیت کا زور چاہے۔ یہ ساری خرابیاں ان لوگوں کے لئے پیدا ہوتی ہیں جن کو سوائے لذائذ جسمانی اور شہوانی کے دوسرا کوئی شغل نہیں ہے جس میں وہ اپنی زندگی بسر کریں۔ اگر لذائذ روحانی سے واقف ہوتے تو کبھی ان لذائذ جسمانی کے بڑھانے کی فکر نہ کرتے اور ان کے کم ہو جانے پر رنج کجا خوشی کرتے واللہ الموفق۔

سَكْسَكَةٌ - ضعف ناتوانی۔

تَسَكُّمٌ - عاجزی اور تضرع کرنا۔

سَكْعٌ - سَمْعٌ بے سوچے سمجھے ایک طرف کو نکل جانا۔ حیرانی کے ساتھ ناک کی سیدھ پڑ چلے جانا باطل اور بیہودہ بات پر قائم رہنا۔

ملا یا۔

كَانَ لَهُ سَعَةٌ يَنْطَبُ بِهَا۔ آنحضرتؐ کی ایک خوشبو تھی  
آپ اس میں سے خوشبو لگاتے۔

فَحَمَلْنِي عَلَى خَافِيَةٍ مِّنْ حَوَافِيهِ ثُمَّ دَوَّمْتُ بِي فِي  
السُّكَّانِ۔ مجھ کو اپنے پروں میں سے ایک پر پر اٹھالیا اور آسمان  
زمین کے بیچ میں پھرایا سُكَّانُ جَوِّ۔  
یعنی زمین اور آسمان کے درمیان جو فضا ہے۔

شَقَّ الْأَرْضَ جَاءٍ وَسَكَّانِكَ الْهَوَاءَ۔ کناروں کو اور ہوا  
کے اوپر کے حصوں کو چیرا۔

سُّكَّانُ۔ تیر کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر ہوتا  
ہے۔

سُّكَّانُ۔ کلیں بنانے والا۔

سُكَّاءُ۔ وہ بکری جس کے کان نہ ہوں۔

يَسْعُونَ فِي السُّكَّانِ۔ یہودی خبیر کی گلیوں میں دوڑ  
رہے تھے اور کہہ رہے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے۔

سُكِّنَ۔ ٹھہراؤ، اقامت۔

سُكُونٌ۔ ٹھہر جانا رہنا اقامت کرنا۔ مسکین فقیر ہو جانا۔

مَسْكُونَةٌ اور تَمَسُّكُنْ۔ محتاج فقیری۔

مَسْكِينٌ۔ جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ فقیر سے بھی زیادہ  
محتاج ہو بعض نے کہا فقیر جو مسکین سے زیادہ محتاج ہو۔

تَمَسُّكُنْ۔ مسکین بنا۔

اِسْتَكَّانَ۔ عاجزی اور فروتنی کی۔

صَدَقَتِ الْمَسْكِينَةَ۔ یہ غریب عورت سچ کہتی ہے۔

یہاں مسکینہ سے ضیفہ مراد ہے فقیر مراد نہیں ہے۔

اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مَسْكِينًا وَأَمْتِنِي مَسْكِينًا وَأَحْشُرْنِي  
فِي زُمْرَةِ الْمَسْكِينِ۔ یا اللہ مجھ کو مسکین رکھ کر جلا اور مسکین  
رکھ کر مارا اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر (نہ امیروں  
اور مالداروں میں یعنی متکبر اور غرور والوں سے مجھ کو الگ  
رکھ۔

تَبَّاسٌ وَتَمَسُّكُنْ۔ (آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے نماز پڑھنے والے سے فرمایا تو اپنے پروردگار کے سامنے

مَا دَخَلَتِ السَّيِّئَةُ دَارَ قَوْمٍ إِلَّا ذَلُّوا۔ جہاں ناگہ  
(بل جس سے زمین جوتے ہیں) کسی گھروالوں میں گھسا (ان  
کو کھتی باڑی کا پسہ لگ گیا) بس وہ ذلیل و خوار ہوئے )  
کیونکہ رعیت بن گئے اور کھتی باڑی میں مصروف رہ کر اب وہ  
جنگ کی قابل نہیں رہیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر قوم والے ان کی  
حاکم بن کر ان سے مال گذاری وصول کریں گے۔ صد ہا طرح  
کے ظلم و ستم ان پر کریں گے۔ (مسلمان شروع سے سپاہی اور  
جنگجو تھے اور جب تک سپاہ گری اور جنگی فنون میں سرگرم رہے  
ان کی عزت قائم رہی۔ جب سے کھتی باڑی میں مصروف ہو گئے  
ذلیل اور خوار..... رعیت بن گئے۔ نہایت میں ہے کہ اس حدیث  
کی مؤید دوسری حدیث ہے کہ ساری عزت گھوڑوں کی  
پیشانیوں میں ہے اور ساری ذلت گائے تیل کے دموں میں )  
یعنی سپاہ گری اور گھوڑ سواری میں عزت و آبرو ہے اور کسان  
کھیتی پنے میں ذلت و خوار ہے۔)

إِنَّهُ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَلَتْ۔ ایک بکری کے بچہ پر گذرے  
جس کے کان کٹے ہوئے تھے۔

اِسْتَكَّنَّا اِنْ لَمْ اَكُنْ اَسْمَعُهُ۔ اگر میں نے اس کو نہ سنا  
ہو (اور میں کہوں کہ میں نے سنا ہے تو خدا کرے میرے دونوں  
کان) بہرے ہو جائیں حَطَبِ النَّاسِ عَلَيَّ مِنْبِرِ الْكُوفَةِ  
وَهُوَ غَيْرُ مَشْكُوكٍ۔ حضرت علیؑ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ سنایا  
اس منبر میں لوہے کی کلیں نہیں لگی تھیں۔

سَكِيٌّ۔ کیل کو کہتے ہیں ایک روایت میں غَيْرُ مَشْكُوكٍ  
ہے شین معجم سے یعنی زمین سے جڑا ہوا نہ تھا۔

كُنَّا نَضْمِدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمَطْبِيبِ عِنْدَ  
الْاِحْوَامِ۔ ہم احرام باندھنے کے وقت اپنی پیشانیوں پر سک کا  
جو خوشبودار ہوتی ضماد کرتے (سُكُّ ایک خوشبو ہے عرب لوگوں  
کی)۔

فَلَادَةٌ مِنْ طَبِيبٍ وَسُكِّ۔ ایک ہار خوشبو اور سک کا۔  
بعض نے کہا کہ سک وہ دھاگہ جس میں تگ پر دئیے جاتے  
ہیں۔

ثُمَّ جَمَعْتُهُ فِي سُلِّ۔ پھر میں نے اس کو ایک خوشبو میں

## لَعَلَّاتِ الْخَيْرِ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ي ء

اپنی ذلت اور عاجزی اور مسکینی ظاہر کر (اصل نماز میں یہی ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی جتلائے اور اپنی عاجزی اور ذلت اور مسکینی دکھلائے۔ اسی کو خضوع اور خشوع کہتے ہیں۔ اگر نماز میں یہ امر نہ ہو تو بڑی چیز فوت ہوگئی اور فروعات اور توابع رہ گئے۔ جیسے مغز نکل گیا صرف ہڈی رہ گئی۔ نہایہ میں یہ قاعدے کی رو سے تسکین ہونا تھا۔ مگر خلاف قیاس بعض لفظوں میں میم بڑھا دی جاتی ہے۔ جیسے تَمَذَّرَعُ اور تَمَنُّطَقُ اور تَمَنُّدَلٌ میں عَلَيكُمْ السَّكِينَةُ۔ تم کو وقار یعنی آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (ہر بات میں اور جلدی اور اضطراب کم عقلی کی دلیل ہے)۔

فَلَيَاتٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ۔ نماز کے لئے اطمینان اور آہستگی کے ساتھ آئے (معمولی چال سے چلتا ہوا یہ نہیں کہ دوڑتا ہوا گھبراتا ہوا)۔

فَقَسِيلَتُهُ السَّكِينَةُ (زید بن ثابت نے کہا میں آنحضرت کے پہلو میں بیٹھا تھا) اتنے میں آپ کو غفلت نے ڈھانک لیا (یعنی وحی کی حالت آپ پر طاری ہوئی اور دنیا سے غفلت اور بے ہوشی ہوگئی)۔

اَلسَّكِينَةُ مَعْنَمٌ وَتَرَوُكُهَا مَعْرُومٌ۔ وقار اور سنجیدگی متانت ایک نعمت ہے اور اس کا چھوڑ دینا ڈنڈ اور نقصان ہے۔ بعض نے کہا سکینہ سے مراد رحمت ہے۔

مَا كُنَّا تَبَعًا اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم اس بات کو دور از قیاس نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے۔

كُنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ لَا نَشْكُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَكَلَّمُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم حضرت محمدؐ کے اصحاب اس میں کچھ شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے (یعنی حضرت عمرؓ جو بات کرتے وہ سوچ سمجھ کر بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بعض نے کہا سکینہ سے رحم الہی مراد ہے بعض نے کہا وہ سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلٰی قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْآيَةِ بعض نے کہا سکینہ ایک فرشتہ ہے جس کا منہ آدمی کا سا اور باقی اعضا سب ہوا کی

طرح اور نورانی ہیں۔ بعض نے کہا بلبی کی صورت ہے جو بنی اسرائیل کے لشکر میں ظاہر ہوتا تو ان کی فتح ہو جاتی بعض نے کہا سکینہ سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو حضرت موسیٰ کو ملی تھیں مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی موید من اللہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق بات کا اہلام ہوا کرتا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر امت میں ایسے الہام والے لوگ گذرے ہیں اور اس امت میں عمرؓ ہیں۔

فَارَسَلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ السَّكِينَةَ وَهِيَ رِيحٌ خَجُوجٌ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس سکینہ بھیجی یعنی ایک تیز جلدی گذر جانے والی ہوا۔

وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ۔ تم پر ہر بات میں آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (چھپھورا پن اور جلد بازی سے پرہیز رکھو)۔

اَفَرَا يَا قُلَانُ فَلَانَهَا السَّكِينَةُ۔ اے فلا لے قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے (جو قرآن پڑھنے والے پر آسان سے اترتی ہے)۔

نَزَلَتْ عَلَيْهِمْ لِسْكِينَةُ وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ۔ ان پر آسان سے سکینہ اترتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ رحمت کے سوا دوسری چیز ہے) طبی نے کہا سکینہ دل کا اطمینان اور اس کی صفائی اور نور ظلمات نفسانی اور حیوانی کا دور ہونا ذوق و شوق عبادت اور لقائے خداوندی کا۔

میں کہتا ہوں سکینہ دل کی پریشانی دور ہونا اور ذکر اور عبادت الہی میں مزہ آنا اور معاصی سے نفرت۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ وہ مرتے وقت رونے لگے۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو کہا اب عمل کا خاتمہ ہے یعنی عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے۔ میرا مزہ فوت ہوتا ہے وہ کیا راتوں کو جاگنا سردی میں طہارت کرتا گرمیوں میں روزے کی پیاس اور بھوک اب یہ مزے میں کہاں پاؤ گے۔

اَمَّا صَاحِبَايَ فَاَسْتَكْنَا۔ میرے دونوں ساتھی تو ذلت گوارا کر کے گھر میں بیٹھ رہے۔

کریں گے ایک روایت میں لیستکنا ہے یعنی چھپ رہیں۔  
فَكَانَ الرَّجُلُ اسْتَكَانَ - جیسے وہ عاجز بن گیا۔ اس نے  
اطاعت اور تابعداری ظاہر کی۔  
أَفْرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَيَّ سَكْنَى الْمُهَاجِرِينَ - انصار  
نے مہاجرین کو اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا (جس  
مہاجر کا نام جس انصاری کے نام کے ساتھ لگتا وہ اس کو اپنے  
گھر میں رکھتا)۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ - جب وہ تیرا رہا تھا اس  
وقت مر گیا۔  
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ - میں اللہ کی پناہ مانگتا  
ہوں زمین کے رہنے والوں سے یعنی جن سے عرب لوگ خالی  
زمین کو بھی بلد کہتی ہیں گو وہ آباد نہ ہو۔

وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ - آسمان اور زمین میں جو چیز  
ساکن ہے (یعنی حرکت نہیں کرتی) وہ بھی اللہ ہی کی ہے (جیسے  
حرکت کرنے والے چیزیں بھی اسی کی ہیں)۔

السَّكِينَةُ رِيحٌ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا صُورَةٌ  
كصُورَةِ الْإِنْسَانِ تَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ - سکینہ ایک پاکیزہ ہوا  
ہے جو بہشت سے نکلتی ہے اس کی صورت آدمی کی سی ہے وہ  
پیغمبروں کے ساتھ رہتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت  
ابراہیم نے جب کعبہ بنایا تو یہی سکینہ ان پر اتری اور ادھر ادھر  
چلتی رہی۔ انہوں نے پایہ اسی کی حرکت پر رکھا۔ بعض نے کہا  
سکینہ وہ توراہ جو تابوت کے اندر تھی حضرت موسیٰ لڑائی کے  
وقت اس کو آگے رکھتے تو بنی اسرائیل کے دلوں کو اس سے  
اطمینان ہوتا وہ بھاگتے نہیں بعض نے کہا ایک صورت تھی زبرجد  
کی یا باقوت کی اس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ  
تک سب کی تصویریں تھی واللہ اعلم۔

مَسْكُنٌ - مکان گھر اس کی جمع مَسَاكِنٌ ہے۔

### بَابُ السِّينِ مَعَ اللَّامِ

سَلَا - پکانا صاف کرنا 'نَجْوَانَا' مانا۔

كَانَمَا يُضْرَبُ جِلْدُهُ بِالسَّلَاةِ - جیسے اس کی کھال

حَتَّىٰ أَنْ الْعُقُودَ لِيَكُونَ سَكْنًا أَهْلِ الدَّارِ - (امام  
مہدی کے زمانہ میں ایسی برکت ہوگی کہ) ایک خوشہ انگور کا  
سارے گھر والوں کو کفایت کرے گا۔ ان کو بھوک سے تسلی دے گا۔  
حَتَّىٰ أَنْ الرُّمَانَةَ لِتُسَبِّحَ السَّكْنَ - یہاں تک کہ ایک  
انار ایک گھر کے رہنے والوں کو سیر کر دے گا۔  
سَكْنٌ - بہ سکون کاف ساکن کی جمع ہے جیسے صحب  
صاحب کی۔

اللَّهُمَّ انزِلْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِنَا سَكْنَهَا - یا اللہ ہمارے  
ملک میں ملک والوں کی تسلی اتار (یعنی جس سے ان کو تسلی تشریفی  
اور آرام و راحت ہو مثلاً وقت پر بارش آئے وہو کی خوبی آسن و  
امان ارزانی وغیرہ)۔

اسْتَقْرُوا عَلَيَّ سَكِنَاتِكُمْ فَقَدْ انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ -  
اپنے اپنے ملکوں میں رہو اب ہجرت کا زمانہ ختم ہو گیا (شروع  
اسلام میں ہجرت فرض تھی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد قلیل  
تھی۔ کافروں کا زور شور تھا تو سب مسلمانوں کو حکم تھا کہ مدینہ  
طیبہ میں آنحضرت کے پاس آ جائیں بعد اس کے جب اللہ  
تعالیٰ نے مکہ فتح کر دیا۔ مسلمان غالب ہو گئے ان کی تعداد  
بڑھ گئی تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی اور مسلمانوں کو اپنے ملک  
اور وطن میں رہنے کی اجازت مل گئی)۔

سَكِنَاتٌ - جمع ہے سَكِينَةٌ کی جیسے مَكِنَاتٌ مَكِينَةٌ کی۔

إِنِّي بِالسَّكِينَةِ - چھری میرے پاس لاؤ۔

مشہور چھری کے معنی میں سکیں ہے بفرہا کے۔

إِنْ سَمِعْتَ بِالسَّكِينِ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا كُنَّا  
نُسَمِّيهَا إِلَّا الْمُدِيَّةَ - میں نے چھری کے لئے سکیں کا لفظ اسی  
حدیث میں سنا ہم تو چھری کو مدیہ کہا کرتے ہیں۔

وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى السُّكُونِ - امام بخاریؒ اس طرف  
نہیں گئے کہ مسکن سکون سے مشتق ہے جو حرکت کی ضد ہے  
پھر مسکن کا ذکر جو انہوں نے اس مقام پر کیا یہ اپنی عادت کے  
موافق کہ وہ قرآن کے الفاظ کو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے ہر ایک  
باب میں ذکر کر دیتے ہیں۔

فَيَسْتَكِينُنَا لِشُرْبِهِمَا - ان کے پینے کے لئے وہ عاجزی

مشہور ہے اس کی رسیاں بناتے ہیں۔ بعض نے کہا گوگل کی  
چھال۔ بعض نے کہا شام کے پتے (شام ایک مشہور درخت  
ہے)۔

كَانَ لَهُ وَسَادَةٌ حَشْوُهَا سَلْبٌ - آپ کا ایک تکیہ تھایا  
گدہ جس میں سلب بھرا ہوا تھا۔

وَأَسْلَبَ نَمَامُهَا - وہاں کی شام نے پتے نکالے تھے۔

سَلْبٌ - لبا۔ ہکا

سَلَابٌ - سلب کی رسی بنانے والا۔

سَلُوبٌ - وہ عورت یا اونٹنی جس کا بچہ مر گیا ہو۔

أَسْلُوبٌ - طریقہ فن اس کی جمع آسَالِبٌ اور آسَالِبٌ

ہے۔

سَلْتٌ - ہاتھ سے نکال ڈالنا، کاٹ ڈالنا، موٹڈنا، چھیلنا  
پونچھنا۔

إِسْتَلَاتٌ - انگلی سے پونچھنا۔

إِنْسَلَاتٌ - بے خبر دیے چل دینا۔

سَلْتَةٌ - ایک بار عرب لوگ کہتے ہیں۔

ذَهَبَ مِنِّي قَلْتَةٌ وَسَلْتَةٌ - وہ مجھ سے آگے نکل کر چل

دیا یا میرے ہاتھ سے نکل گیا۔

أَسَلْتُ - نکلا۔

إِنَّهُ لَعَنَ السَّلْتَانَ وَالْمَرْهَاءَ - آنحضرتؐ نے اس  
عورت پر لعنت کی جو ہاتھوں کو نہیں رگتی (مہندی وغیرہ سے یعنی  
مردوں کی مشابہت کرتی ہے) اور جو آنکھوں میں سرمہ نہیں  
لگاتی عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَلَّتِ الْخِصَابَ عَنْ يَدِهَا: اپنے ہاتھ سے رنگ

پونچھ ڈالا اس کو دور کر دیا۔ اسلتيہ وار غمبہ ہاتھوں کا رنگ

نکال ڈال اس کو خاک آلودہ کر (مٹی ڈال)۔

أَمْرًا أَنْ سَلَّتِ الصَّحْفَةَ: ہم کو حکم ہوا رکابی پونچھ

لینے کا اس میں جو کھانا لگا رہ گیا ہو اس کو انگلیوں سے پونچھ کر

صاف کر دینے کا۔

ثُمَّ سَلَّتِ الدَّمَ عَنْهَا - پھر خون کو وہاں سے پونچھ ڈالا

(نکال ڈالا)۔

پر کھجور کا کاٹنا مار رہے۔

سَلَاءٌ - کھجور کا کاٹنا اس کی جمع سلاء ہے۔

سَلْبٌ يَأْسَلُبُ - اچک کر لے جانا، زبردستی چھین لینا، ننگا کرنا۔

تَسْلِبُ - بچو کا مر جانا یا گر جانا۔

إِسْلَابٌ - پتے جھڑ جانا۔

تَسَلَّبٌ - سوگ کرنا۔

إِسْتِلَابٌ - چھین لینا، اچک لے جانا۔

إِنْسِلَابٌ - جلدی بھاگنا۔

سِلَابٌ - ماتمی کپڑے یعنی کالے رنگ کے عرب لوگ

بہتے ہیں۔ سلب الرجل سلبا آدمی نے ماتمی کپڑے پہنے۔

تَسْلِيٌ ثَلَاثَةٌ اصْنَعِي مَا شِئْتِ - سوگ کے کپڑے

تین دن تک پہن لے پھر جو تیراچی چاہے وہ کر۔ بعض نے کہا

سلب وہ کالا کپڑا جس سے سوگ والی عورت اپنا سر چھپانی

ہے۔

إِنَّهَا بَكَتْ عَلَى حَمْزَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَتَسَلَّبَتْ - وہ مزہ

پر تین دن تک روئیں اور سوگ کے کپڑے پہنے۔

يَحْمِي لَهٗ وَادِي سَلْبَةٌ - وادی سلبہ اس کے لئے محفوظ

کردیں (وادی سلبہ ایک وادی کا نام ہے محفوظ کر دینے سے یہ

غرض ہے کہ وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے۔

مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا فَلَهُ سَلْبٌ - جو شخص کسی کا فر کو مارے وہی

اس کا سامان (کپڑے ہتھیار وغیرہ) لے لے۔

سَلْبٌ - سامان جیسے کپڑے ہتھیار سواری کا جانور وغیرہ

اس کی جمع اسلاب ہے۔

حَوَّجْتُ إِلَى جَشْمٍ لَنَا وَالنَّحْلُ سَلْبٌ - میں ایک

چراگاہ کی طرف نکلا (اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے) اس

وقت کھجور کے درخت خالی تھے (ان پر میوہ نہ تھا)۔

مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ - جو شخص سامان میں

پانچواں حصہ نہیں لگاتا (بلکہ وہ کل کا کل قاتل کا حق ہے)۔

وَهُوَ مَتَوَسِّدٌ مَرْفَقَهُ حَشْوُهَا لَيْفٌ أَوْ سَلْبٌ - وہ

ایک تکیہ پر نیک لگائے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال یا سلب

بھرا ہوا تھا (سلب ایک درخت کی چھال کو کہتے ہیں جو یمن میں



تَسْلُجٌ - نکل جانا، غٹ غٹ پی جانا۔

سَلْجَانٌ - حلق۔

سَلْجٌ - گہنا، بیٹ کرنا۔

تَسْلِجٌ بَگَانَا - ہتھیار لگانا۔

تَسْلُجٌ - ہتھیار باندھنا۔

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَّحَتْ رَجُلًا

مِنْهُمْ سَيْفًا - آنحضرت نے فوج کی ایک ٹکڑی بھیجی میں۔ نے

ان میں سے ایک شخص کو تلوار سے مسلح کیا (یعنی تلوار لڑنے کے

لئے اس کو دی اس کی کمر میں لگائی)۔

سَلَّاحٌ - ہر ہتھیار جو لوہے سے لڑنے کے لئے تیار کیا

جائے کبھی خاص تلوار کو بھی سلاح کہتے ہیں۔

إِسْلَاحٌ - ہتھیار دینا۔

لَمَّا آتَى بَسِيفِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ دَعَا جَبِيْرَ بْنَ

مُطْعَمٍ فَسَلَّحَهُ أَيَّامًا - جب حضرت عمرؓ کے پاس نعمان بن منذر

کی تلوار آئی تو انہوں نے جبیر بن مطعم کو بلایا اور وہ تلوار ان کے

لگائی (یعنی ان کو باندھنے کے لئے دی)۔

مَنْ سَلَّحَكَ هَذَا الْقَوْسَ - کس نے یہ کمان سے تجھ کو

مسلح کیا۔

بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ - اللہ

تعالیٰ اس کے لئے جو کیدار بھیجے گا جو شیطان سے اس کی نگہبانی

کریں گے۔

مَسْلَحَةٌ - وہ لوگ جو مورچہ یا ناکہ پر رہ کر دشمن کی خبر

رکھتے ہیں۔ اور دشمن کے آتے ہی اپنے لوگوں کو خبر کر دیتے ہیں

وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اس کی جمع ہے۔

حَتَّى يَكُوْنَ أَعْدَاءُ مَسَالِحِهِمْ سَلَّاحٌ - یہاں تک کہ

ان کا دور ترین مورچہ سلاح ہو گا (جو ایک مقام کا نام ہے خبیر

کے قریب)۔

كَانَ آذُنِي مَسَالِحِ فَارِسَ إِلَى الْعَرَبِ الْعَدِيْبِ -

فارس کا قریب ترین مورچہ عرب کی طرف عذیب تھا (عذیب

بھی ایک مقام کا نام ہے)۔

مُسَلِّحِيْنَ - ہتھیار بند۔

فَكَانَ يُحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِهِ - حضرت عمرؓ اپنی لوٹری

مرجانہ کے بچہ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے اور اس کا رینٹ (جو

ناک سے بہتا ہے) صاف کرتے دوسری روایت میں ہے کہ

آنحضرتؐ امام حسینؑ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے ان کی ناک کا

رینٹ صاف کرتے (کپڑے سے پوچھ ڈالتے)۔

فَلْيَنْفِذِ الْحَمِيمِ إِلَيَّ جَوْفَهُ فَلْيَسْلُتْ مَا فِيهَا - وہ

گرم پانی اس کے پیٹ میں گھس جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں

ہے آنتیں وغیرہ اس کا کاٹ دے گا۔

مَنْ تَاحَذَهَا بِمَا فِيهَا فَقَالَ سَلْمَانُ مَنْ سَلَّتْ اللَّهُ

أَنْفَهُ - حضرت عمرؓ نے کہا خلافت کو اس کے حقوق سمیت کون

قبول کرتا ہے۔ سلمان فارسی نے کہا وہی قبول کرے گا جس کی

ناک اللہ تعالیٰ کاٹ ڈالے (خلافت اور حکومت ایسی ہی

جو ابداری اور ذمہ داری کی چیز ہے۔ تمام خلقت کا وبال اپنے

اوپر لینا ہے۔ بیٹھے بیٹھے اپنے تئیں مصیبت میں ڈالنا ہے۔

حضرت عمرؓ نے باوصف اس عدالت اور ایمانداری اور تقویٰ اور

پرہیز گاری کے مرتے وقت کہا کاش میں قیامت کے دن

خلافت کے امور سے برابر سرا برچھٹ جاؤں یعنی نہ ثواب ملے

نہ عذاب ہو اور میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو آنحضرتؐ کے

ساتھ میں نے کی ہیں۔

سَلَّتْ اللَّهُ أَعْدَاءَهَا - اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں کاٹے۔

سُئِلَ عَنْ نَيْحِ الْبَيْضَاءِ بِالْمَسْلُتِ فَكَّرَهُ - آپ سے

پوچھا گیا سفید گیہوں کو (جس پر پوست نہ ہو) پوست دار

گیہوں کے بدلے برابر برابر بیچنا کیسا ہے؟ آپ نے اس کو برا

جانا (کیونکہ اس میں کمی بیشی ہے ایک طرف گیہوں بوجہ پوست

کے کم چڑھیں گے دوسری طرف زیادہ)۔

تَسَلَّتْ الْعُرُوقُ - رگوں کو سونت ڈال۔

فَلْيَسْلُتْ مَا فِي وَجْهِهِ - اس کے منہ پر جو گوشت

وغیرہ ہے اس کو گرا دے گا (یعنی دوزخ کا پانی جس کا ذکر اس

آیت میں ہے۔ يَصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ)۔

سَلْجٌ يَسْلُجٌ يَأْسَلْجٌ - کھانے سے دست آنے لگنا۔

سَلْجٌ - ایک گھاس ہے جس کو اونٹ چرتے ہیں۔



ہیں۔

فَوَجَدَ سِلْعَ حَيَّةٍ - ایک سانپ کی کینچلی پائی

سِلْعٌ - نکل پر جو موت ہو۔

رَجُلٌ سَلِيحٌ مَلِيحٌ - بہت جماع کرنے والا آدمی لیکن

اولاد ندارد۔

شَيْءٌ سَلِيحٌ مَلِيحٌ - بے مزہ چیز۔

مَسْلُوحٌ - کھیل (جہاں جانور کاٹے جاتے ہیں)۔

فَأَسْلَخَ الْأَسْمَ مِنْ لَسَانِهِ - بلعم بن باعورا کی زبان

سے اسمِ اعظم نکل گیا (یعنی اس کی تاثیر کہ جو دعا کرے وہ قبول

ہو جاتے رہے کیونکہ اس نے حضرت موسیٰ پر بددعا کرنا چاہی

یہی حال ہر عامل کا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو

نقصان پہنچانا چاہے۔)

إِنَّمَا الْيَسْبِي إِلَى مَكَّةَ فِي سِلْعِ أَرْبَعِ ذِي الْحِجَّةِ

آنحضرت مکہ میں اس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کے چار دن گذر

گئے تھے۔

سَلْبِيخُهُ - ایک قسم کا عطر ہے۔

مَسْلُوحُ الْحَمَامِ - حمام میں کپڑے اتارنے کا مقام۔

سَلَسٌ - گل جانا بوسیدہ ہو جانا۔

سَلَسٌ - دیوانہ ہو جانا۔

تَسْلِيَسٌ - جو ہرات جڑنا مرصع کرنا۔

إِسْلَاسٌ - مدت سے پہلے بچے نکالنا۔

سَلَسٌ - سہولت نرمی پیشاب بتے رہنا۔

مَسْلُوسٌ - دیوانہ پاگل، مجنون۔

إِنَّ الْجَوَادَ إِذَا أَحْبَبَكَ بِمَوْعِدِ أَغْطَاكَ سَلَسًا بِغَيْرِ

مَطَالٍ - سنی وہ شخص ہے کہ جب تجھ سے کچھ دینے کا وعدہ کرے تو

بن ٹالے ٹالے (فورا دیدے اس میں حیلہ اور حوالہ نہ کرے)۔

فُلَانٌ سَلَسٌ الْبَوْلِ - اس شخص کا پیشاب نہیں تھمتا

(برابر بہتا رہتا ہے)۔

سَلْسَبِيلٌ - بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے جس کا پانی

بہت خوشگوار ہے۔

سَلْسَلَةٌ - ملا دینا۔

كَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلُوحَةً - اخیر دن ایک مور چرہ ہوگا۔

مَسَالِحُ الدَّجَالِ - دجال کے طلائے۔

(بکثرت مقدمہ انگیزی)

مَا تَرَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَةً -

آنحضرت نے کچھ مال و دولت نہیں چھوڑا صرف اپنے ہتھیار

چھوڑے (تلوار نیزہ کمان زرہ خود وغیرہ)۔

إِنَّكَ أَشَامٌ سَلْحِيَّةٌ آخَرُ حَنْجَتِهَا أَصْلَابُ الرَّجَالِ إِلَى

أَرْحَامِ النِّسَاءِ - تم تو ایک منحوس نطفہ ہو جس کو مردوں کی پشت

نے عورتوں کے رحموں میں ڈالا (یہ امام جعفر صادق نے امام محمد

بن عبداللہ مشہور بہ نفسِ زکیہ سے فرمایا)۔

سِلْعٌ - پوست نکالنا، کھال کھینچنا، اتار ڈالنا گذر جانا، گذر

دینا، آخری قصہ میں ہو جانا کھینچ لینا کینچلی اتارنا۔

إِنْسِلَاحٌ - گذر جانا ننگا ہو جانا کینچلی چھوڑ دینا۔

إِسْبِلِخَاخٌ - لیٹ جانا۔

سَالِيحٌ - کالا سانپ جو ہر سال اپنی کینچلی چھوڑتا ہے۔

سَلْعٌ - مینے کا آخرون جیسے مہینہ کا پہلا دن۔

مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً قَاتِبَةً إِلَى أَنْ أَكُونَ فِي مَسْلَاحِهَا

مِنْ سَوْدَةٍ - میں نے کسی عورت کی کھال میں آنا اس سے زیادہ

پسند نہیں کیا جتنا ام المؤمنین حضرت سودہ کی کھال میں آنا

(جنہوں نے اپنی ساری عمر گوشہ نشینی اور عبادت میں کاٹ دی

کسی جھگڑے سے واسطہ نہیں رکھا اور نہ مرد سے سروکار۔ بلکہ

اپنی باری بھی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی گویا حضرت عائشہ نے

آرزو کی کہ وہ سودہ کے طریق اور خصلت پر ہوتیں۔)

فَسَلَخُوا أَمْوَاعَ الْمَاءِ كَمَا يُسْلَخُ الْإِهَابُ فَيَخْرُجُ

الْمَاءُ - پھر انہوں نے پانی کے مقام پر (جس کے بددے بتلایا

تھا) کھودا (مٹی نکالی) جیسے کھال نکالتے ہیں اور پانی نکلا۔

مَا يَشْتَرِيهِ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ

سِلَاحٌ وَلَا مِعْضَارٌ وَلَا مِعْرَازٌ وَلَا مِهْسَارٌ - بائع پر مشتری

یہ شرط کرے کہ اس کو وہ گذر کھجور نہیں ملنے کی جو درخت سے جھڑ

جائے۔

مِعْضَارٌ - وہ کھجور کا درخت جس کے گذر پھل کرتے



ض	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

سے لے کر ایک خربوزے تک ہوتی ہے ہندی میں اس کو تھوڑی بھی کہتے ہیں)۔

سَلْعٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔

تَرَوُّحِي سَلْعٌ فَلْبَصْرَتُ مَوْتًا - وہ سلع پہاڑ میں بکریاں چراتی تھی اتنے میں اس نے دیکھا ایک بکری مر رہی ہے۔

إِذَا اِخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَالسَّلْعَةُ قَائِمَةٌ - جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو لیکن جو مال بیجا گیا ہو وہ بچنے قائم ہو (تلف نہ ہوا ہو)۔

سَلْعٌ - چلانا جیسے نلغ ہے۔

أَسْلَيْعٌ - ابرص، لیم بہت سرخ۔

سَلْفٌ - بکیر سے زمین برابر کرنا۔

مَسْلَفَةٌ - بکھر جس سے کاشکار زمین برابر کرتے ہیں۔

سَلْفٌ - گذر جانا جیسے سَلْفٌ ہے۔

سَلْفُ الْعَسْكَرِ - مقدمہ آجیش۔

سَلْفَةٌ - شراب۔

سَلْفٌ - ساڑھو یا دیور۔

مَنْ سَلَفَ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى آخِلٍ مَعْلُومٍ - جو شخص تم میں سے بیع سلم کرے تو معین ماپ اور معین

مدت کے ساتھ)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں سَلَفْتُ اور أَسْلَفْتُ

یعنی میں نے بیع سلم کی وہ یہ ہے کہ زید عمر کو نقد روپے دے اور

اس سے یہ ٹھہرا لے کہ اتنی مدت کے بعد فلاں مال اس طرح کا

مجھ کو دینا تو اس میں ضروری ہے کہ اس مال کی نوعیت اور اس کا

وزن وغیرہ اور مدت صراحت کے ساتھ بیان کرے تاکہ آگے

چل کر کوئی بھگڑا نہ پیدا ہو)۔

سَلْفٌ - بھی اس بیع کو کہتے ہیں اور قرض کو بھی۔

أَسْتَسْلِفُ مِنْ أَعْرَابِيٍّ بَكْرًا - آنحضرت نے ایک

گنوار سے ایک جوان بچھڑا اونٹ قرض لیا۔

لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ - سلف اور بیع ملا کر معاملہ کرنا

درست نہیں (مثلاً کوئی دوسرے سے کہے یہ غلام ہزار روپے کو

اس شرط پر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں کہ توں فلاں مال کے لیے مجھ

سے ہزار روپیہ کی بیع سلم کرے یا ہزار روپیہ مجھ کو قرض دے

اگر وہ خود اس کو امامت پر مجبور کرے تو امامت کر سکتا ہے اس

سے یہ غرض ہے کہ اس کی امامت اور سرداری میں خلل نہ پڑے

اور جماعت میں پھوٹ نہ پیدا ہو اور لوگوں کو اس سے نفرت اور

مخالفت پیدا نہ ہو مگر اس شخص کا جو اپنے گھر یا مسجد کا امام ہے

لازم ہے کہ جب اس سے افضل کوئی شخص آجائے تو اس سے

امامت کرائے۔ ورنہ سب کی نماز مکروہ ہوگی۔ جیسے اوپر ایک

حدیث میں گذر چکا ہے۔ اسی طرح جب کسی مقام میں جائے تو

وہاں کے صدر مقام میں جیسے مسند وغیرہ ہے۔ بغیر اجازت اور

مرضی صاحب خانہ کے نہ بیٹھے۔ یہ سب اخلاقی تہذیب کی باتیں

ہیں۔ جن پر مسلمان کو چلنا ضروری ہے۔

ذُو سُلْطَانٍ مُّقْصِطٌ - ہر حکومت والا جو عادل اور منصف

ہو۔

سُلْطَانٌ عَادِلٌ - عادل بادشاہ۔

سُلْطَانٌ جَائِرٌ - ظالم بادشاہ کے سامنے۔

تُصِيبُ أُمَّيِيٍّ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شِدَائِدٌ - میری امت کو

ان کی حکومت سے تکلیفیں پہنچیں گی۔

إِلَّا إِذَا سَأَلَ ذَا سُلْطَانٍ - بادشاہ وقت سے (اپنا

حق) بیت المال میں مانگنا درست ہے (اس میں کوئی قیاحت

نہیں جیسے اور شخصوں سے سوال کرنے میں ہے) خلیفہ کو بھی

سلطان کہتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے حجت قائم ہوتی ہے بعض

نے کہا یہ سلیط سے نکلا ہے جیسے تیل روشنی دیتا ہے ایسے ہی

سلطان بھی ملک کو روشن کرتا ہے۔

سَلْعٌ - چیرنا۔

سَلْعٌ - برص دار ہونا پھٹ جانا۔

تَسْلِيْعٌ - پہاڑنا چیرنا۔

تَسْلَعٌ اور اِتْسَلَاعٌ - پھینا۔

سَلْعَةٌ - مال متاع پونجی۔

أَسْلَعٌ - جس کو برص ہو یا اس کا پاؤں پھینا ہو۔

فَوَائِدُهُ مِثْلُ السَّلْعَةِ - میں نے مہربوت کو دیکھا جو ایک

رسولی کی طرح تھی (یعنی غدود کی طرح جو کھال اور گوشت کے

درمیان میں پیدا ہوتا ہے ہلاؤ تو ہلتا ہے اس کی مقدار ایک پنے

کیونکہ پہلی صورت میں عقد میں ایک شرط لگ گئی اور دوسری صورت میں شرط کے علاوہ قرض دینے والے نے فائدہ حاصل کیا اور جس قرض سے فائدہ مقصود ہو وہ سود ہے۔ بموجب دوسری حدیث کے کل قرض جز منفعۃ فہو ربوا۔

مترجم کہتا ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والے کو سوا ثواب آخرت کے اور اپنے اس المال کے کوئی دنیاوی فائدے کی توقع نہیں رکھنا چاہیے اور ایسے فائدے کی شرط کرنا حرام اور سود میں داخل ہے۔ البتہ اگر قرض دار بلا شرط کے اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے یا اس سے اچھا مال دے جو قرض دینے والے نے دیا تھا تو اس کا لے لینا درست ہے غرض ہماری شریعت میں سوا قرضِ حسنة کے اور کوئی قرض جس میں بائن کو ذرا بھی منفعت ہو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ بیعِ عینہ میں بھی اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور سود خواروں نے اس کو نکالا ہے۔ یعنی زید عمرو کے ہاتھ ایک چیز پچھتر روپے کو ایک سال کے وعدے پر بیچے۔ پھر پچاس روپے نقد کے بدل عمرو سے اس کو خرید لے اور۔

میں کہتا ہوں یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے اب نہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر رحم و شفقت ہے اور نہ قرض لینے والوں کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ قرض دینے والے کا احسان مانتے ہیں اور اس کے قرض سے کچھ زیادہ یا بہتر اس کو ادا کریں بلکہ ہمارے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ اس المال بھی کھا جاتے ہیں اور جہاں قرض لے لیا اور اپنا مطلب حاصل کر لیا۔ پھر منہ تک نہیں دکھاتے۔ اس کے سوا یہ مشکل پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں نے اور دولتوں اور بڑے بڑے تاجروں اور بیوپاریوں کا معاملہ بغیر سودیے چل نہیں سکتا اور جب دینا ان کو لازمی پڑتا ہے تو اگر کافروں سے اپنے روپیہ کا سود نہ لیں تو کافر نہایت غرض ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے روپے خوب مزے سے اڑائیں گے۔ ہزاروں لاکھوں روپیہ ان کے روپیہ کے منفعت سے کما کر وارے بنارے کریں گے۔ خود اس کے مالک نہیں گے۔ اب بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلامی سلطنتوں یا دولتوں

کو سودی روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جس قدر حلال سے مل سکے وہ کافی ہے۔ ان کی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے مثلاً دولتِ ترکی یا ایران پر ایک غنیم کی چڑھائی کا ڈر ہے اور تین لاکھ مازر فلین اور ایک ہزار شیشین اور کروپ کی توہین اور دس کروڑ کارتوس اور ایک لاکھ بمب اور پانچ سو ایرشپ اور سوسب میراکن اور سی پلین درکار ہیں۔ ان کے لیے فوراً بیس کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اب فرمائیے کہ یہ بیس کروڑ روپیہ کہاں سے آئے مسلمانوں میں اتنی سکت کہاں ہے کہ بیس کروڑ روپیہ بطور قرض حسنة اپنی دولت کو دیں۔ اب اگر سودی روپیہ کسی کمپنی یا بینک سے نہ لیں اور خاموش بیٹھے رہیں تو غنیم آ کر سارا ملک دبا لیتا ہے اور دارالاسلام دارالکفر بن جاتا ہے۔ یہ زمانہ وہ تھوڑا ہے کہ اونٹ کی ہڈی یا سونٹا یا ناس بھی مقابلہ کے لیے کافی ہے اب تو ماڈرن وار فیر یعنی نئے نئے اسلحہ آتش بار اور طرح طرح کے بری اور بحری سامان اور ہتھیار کی ضرورت ہے۔ اگر یہ سامان تیار نہ رکھو تو اپنے ملک سے ہاتھ دھولو۔ پس میری رائے یہ ہے کہ ممکن ہے کہ غلط ہو کہ ایسی سخت ضرورت کی حالت میں بادشاہ اسلام کو سودی روپیہ لینا درست ہے اور فقہائے حنفیہ نے اپنی فقہی کتابوں میں اس کی تصریح کر دی ہے کہ سود دینا سخت ضرورت کی حالت میں اسی طرح دفعِ ظلم کے لیے رشوت دینا درست ہے۔ اب رہا کافروں سے سود لینا تو اس میں تو اختلاف موجود ہے اور ایک طائفہ فقہاء کا یہ قول ہے کہ دارالمرحہ میں کافر حربی سے سود لے سکتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مسلمان نہ مسلمان سے سود لے سکتا ہے نہ اس کو دے سکتا ہے بلکہ مسلمان کو لازم ہے کہ اگر وہ مالدار ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو یا اپنی حکومت اسلامی کو بلا سود قرض حسنة دے اور مسلمان کافر سے سود لے سکتا ہے۔ اسی طرح سخت ضرورت کے وقت جب کوئی گریزندہ ہو تو کافر کو سود دے بھی سکتا ہے۔ مگر سخت ضرورت سے یہ مراد نہیں ہے کہ شادی اور چھٹی اور چلہ اور عی کی فضول رسموں کے لیے سودی قرض لے۔ یہ ہرگز جائز نہیں ہے اور ایسا کرنے میں دھرا گناہ سر پر پڑتا ہے ایک تو اسراف کا دوسرے سود کا معاذ اللہ بلکہ سخت ضرورت سے مراد یہ

ہے گردن میں۔

سَالِفَةٌ - گردن کا آگے کا حصہ اور گزری ہوئی چیز۔

لَا فَاتِلَتَهُمْ عَلَيَّ أَمْرِي حَتَّى تَنْفَرَدَ سَالِفَتِي - میں تو

ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن اکیلے رہ جائے (یعنی

جسم سے علیحدہ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ میں مارا جاؤں۔

أَرْضُ الْجَنَّةِ مَسْلُوفَةٌ - بہشت کی زمین چکنی نرم ملائم

ہے (دوسری حدیث میں ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار)۔

وَمَا لَنَا زَادًا إِلَّا السَّلْفُ مِنَ النَّصْرِ - ہمارے پاس سوا

کھجور کے ایک تھیلے کے اور کچھ تو شہ نہ تھا ایک روایت میں إِلَّا

السَّفُّ ہے یعنی ایک بیٹی (زینبیل) جو کھجور کے پتوں سے بنائی

جاتی ہے)۔

أَبَشِرُ بِالسَّلْفِ الصَّالِحِ - (امام حسین علیہ السلام نے

امام حسن سے فرمایا جب آپ پر سکرات کی حالت تھی) خوش ہو

جاؤ تمہارے بزرگ نیک جو آگے جا چکے ہیں تم ان سے ملو گے

(یعنی آنحضرت اور حضرت علی اور جناب سیدہ سے ایسے سلف

کس کو ملتے ہیں امام حسن نے اس کے جواب میں فرمایا بھائی

میں موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھ کو لگتا ہے کہ یہ منزل بہری دیکھی

ہوئی نہیں ہے۔ ایک نئے عالم میں جاتا ہوں جہاں میں کبھی نہیں

گیا تھا۔ نہ وہاں کے حالات اور مقامات میرے دیکھے ہوئے

ہیں)۔

سَلْفَعٌ - بہادر شجاع کشادہ سینہ والا۔

وَسَرِيَّةٌ نِسَاءٌ كُنَّ السَّلْفَعَةَ - بڑی خراب عورت تمہاری

عورتوں میں وہ ہے جو زبان دراز ہو (چلانے والی غل مچانے

والی) یا بدخلق مردوں سے مقابلہ کرنے والی)۔

لَيْسَتْ بِسَلْفَعٍ - وہ عورت (جو حضرت موسیٰ کو بلانے

آئی تھی) زبان دراز شور مچانے والی نہ تھی (بلکہ شرماتی ہوئی آنکی

آہستہ بات کی)۔

كَفْتَاءٌ سَلْفَعٌ - ایک طرف کا جڑا جھکا ہوا یا نیچے کے

دانت آگے لٹکے ہوئے اس طرح سے کہ اوپر کے دانت ان پر

نہ پڑیں (زہاں دراز لکھ کرنے والی دیدہ دلیر شوخ بے حیا۔

سَلْفِيٌّ - ایذا دینا سخت کلام کرنا بڑھ بڑھ کر بات کرنا مارنا جلا

ہے کہ جھوک سے جان جا رہی ہو یا کسی مسلمان کے جان بچانے

کی ضرورت ہو یا اسلام کی عزت یا عظمت میں فرق آتا ہو یا

اسلام کی سلطنت تباہ ہونے کا ڈر ہو واللہ اعلم بالصواب۔

وَيُسَلِّفُونَ فِي الْحِنْطَةِ اور گہوں میں وہ بیج سلم کیا

کرتے تھے ایک روایت میں يُسَلِّفُونَ ہے معنی وہی ہے۔

مَنْ أَسْلَفَ فِي ثَمَرٍ - جو شخص کسی میوے میں بیج سلم

کرتے۔

مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ - جو شخص

کس چیز میں سلم کرے تو جب تک وہ مال (جس میں سلم کی

ہے) اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔ اس کو دوسری طرف منتقل نہ

کرے یا اس مال کو دوسرے مال سے نہ بدلے (مثلاً گھبوں

میں سلم کی تھی اور ابھی گہبوں نہیں لئے کہ اس کے بدل چاؤں

ظہرائے)۔

وَأَجَعَلُهُ لَنَا سَلْفًا - اس کو ہمارے لئے سلم کر دے (جیسے

سلم میں روپیہ پہلے دے کر اس کے بدل مال ظہرایا جاتا ہے

ایسے ہی اس کو آگے بھیج کر ثواب اور اجر میں سلم کر دے یعنی اس

کے بدل ثواب اور اجر ہم کو آخرت میں حاصل ہو۔ گویا اس کی

جان ثواب اور اجر کی قیمت کے طور پر ہم نے پیشگی گزراں دی

ہے بعض نے کہا سلف سے اگلے لوگ مراد ہیں اس کے ہاں

دادا اور عزیز واقارب میں سے اسی لئے تابعین کو سلف کہتے

ہیں۔ یعنی سلف صالحین۔

نَحْنُ عَتَابٌ سَلْفِيَّهَا - ہم (مذبح قبیلے کی ایک شاخ

ہیں) اس کے اگلے لوگوں کے بڑے حصے ہیں۔

عَتَابٌ - پانی کا بڑا حصہ۔

يَعْمُ السَّلْفُ الْآلِئِكِ (فاطمہ) میں تیرے لئے بہت اچھا

آگے جانے والا ہوں (تجھ سے پہلے عالم آخرت کو روانہ ہوتا

ہوں تاکہ تیرے لئے وہاں سامان کر رکھوں)۔

أَسْلَمْتُ عَلَىٰ مَا أَسْلَفْتُ - تو اپنے کفر کے زمانہ کی

نیکیوں کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان

ہے کہ کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی ثواب اسلام میں دے گا)۔

فِي وَضِعِ الْجَوَابِ مِنَ السَّالِفَةِ - جہاں پر سی رہتی

## لِغَاةِ الْعَرَبِيَّةِ

وَعَلَبَتِ السَّيْفَةَ - ابوالاسود دہلی نے علم نحو کے قواعد اس وقت بنائے جب عربوں کے کلام میں اضطراب پیدا ہوا (اختلاف اور طبیعت اور عادت غالب ہوگئی) یعنی ہر شخص اپنی خوش خواہ بلا لحاظ قواعد جیسا اس کے دل نے چاہا کلام کرنے لگا۔

سَلْبِقَه - طبیعت عادت خصلت۔

سَلْبِقِيٌّ - اپنی طبیعت سے یعنی من مانے بلا لحاظ قواعد کے بات کرنے والا۔

فَجَعَلْتُ لَهُمْ سَلْقًا - میں نے اپنے گھروالوں کے لیے چقندر پکائے ہیں (آپ نے حضرت علی سے فرمایا ہاں اس میں سے کھاؤ اور کھجور زیادہ کھانے سے منع فرمایا کیونکہ بیماری کی نقاہت ان میں باقی تھی۔)

سَلُوقٌ ایک گاؤں ہے یمن میں۔

تَسَلَّقُ النِّحَايَةَ - دیوار پر چڑھ گیا۔

سَلَّكَ يَسْلُوكُ - داخل ہونا پیروی کرنا داخل کرنا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا۔

اِسْلَاكٌ - داخل کرنا۔

اِنْسِلَاكٌ - داخل ہونا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا۔

مَنْ سَلَّكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ عِلْمًا - جو شخص ایک راستہ پر چلے علم کی طلب میں۔

فِي سَلِكٍ مَّضْمُونَهَا - اس کے مضمون کی لڑی میں وَسْلُوكٌ سَبِيلٌ مَنْ قَبْلَهُمْ - اگلے لوگوں کی راہ پر چلنے میں جیسے انہوں نے اپنے پیغمبروں کے دین میں نئی باتیں نکالیں خواہ مشوں کی پیروی کی ویسا ہی یہ بھی کریں گے۔

سَالِكٌ - صوفیہ کی اصطلاح میں وہ متقی پرہیزگار شخص جو شریعت کی پیروی میں غرق ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا راستہ دوسروں کو بتلائے ان کو ہدایت اور ارشاد کرے (اس کا درجہ مجذوب سے بہت زیادہ ہے)۔

سَالِكٌ - متوسط چیز کو بھی کہتے ہیں۔

سَلِيكٌ - عرب کے ایک چور کا نام تھا بڑا دوڑنے والا اس کی ماں سلگہ۔ وہ بھی دوڑنے میں ضرب المثل تھی۔

مَسْلُوكٌ - راستہ۔

دینا چت کر دینا، چکنا کرنا خوش کرنا گھسیڑنا، جماع کرنا اطلاع کرنا بیچنا چلانا۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَّقَ اَوْ حَلَّقَ - جو شخص مصیبت کے وقت چلائے شور مچائے (یا اپنا منہ نوچے) یا بال منڈائے (جیسے ہند کے شرکوں میں دستور ہے ان کا کوئی عزیز مر جائے تو اس کے غم میں چار ابرو کا صفایا کرتے ہیں) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

لَعْنُ اللّٰهِ السَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ - اللہ تعالیٰ نے (مصیبت کے وقت) چلانے والی اور سرمنڈانے والی عورت پر لعنت کی۔

ذَاكَ النُّحَيْبُ الْمَسْلُوقُ الشَّحْشَاحُ - وہ تو بڑی آواز والا ماہر خطیب ہے۔

وَقَدْ سَلَقْتُ اَفْوَاهَنَا مِنْ اَكْمَلِ الشَّجَرِ - درختوں کے پتے کھاتے کھاتے ہمارے منہ پک گئے (اس میں جو رکھل آئے یہ سلاق سے نکلا ہے وہ بھنسی جو زبان کی جڑ میں نکلتی ہے۔

فَانْطَلَقَا بِيْ اِلٰى مَا بَيْنَ الْمَقَامِ وَرَمَزَمَ فَسَلَقَانِيْ عَلٰى قَفَايَ - وہ دونوں فرشتے مجھ کو زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان لے گئے اور مجھ کو چت لٹایا (یعنی پشت زمین سے لگائی)۔

سَلَفَهُ اور صَلَفَهُ اور سَلْفَاهُ اور صَلَفَاهُ سب کا معنی ایک ہے یعنی چت لٹایا۔

فَسَلَقْنِيْ لِحَلَاوَةِ الْقَفَا - مجھ کو کدی کے بیچاچ پر لٹایا (یعنی سیدھا چت) نہ یہ کہ ایک طرف جھکا ہوا)۔

فَاذَّارَ جُلَّ مُسْلَقِيْ - یا ایک ہی ایک شخص کو دیکھا جو چت لٹاتا ہوا تھا۔

فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سَلْقٌ - اپنے ایک کھیت میں سَلْقٌ ہوتی تھی (یعنی چقندر) سلق بھیڑیے کو بھی کہتے ہیں اور پانی کے نالہ کو اس کی جمع سَلْقَانٌ اور سَلْقَانٌ ہے۔

سَلْفَه - بد زبان فاحشہ عورت۔

سَلَاقَةٌ - بدزبانی طلاق لسانی۔

سَلَّاقٌ - زبان آور فصیح الکلام۔

اِنَّهُ وَصَعَ النَّحْوَجِيْنَ اضْطَرَبَ كَلَامُ الْعَرَبِ

اور بغض نہ رکھے۔)

مُضْجَعُهُ كَمَسَلٍ شَطْبَةٍ - اس کی خواہ گاہ ایسی ہے جیسے ہری ڈالی کا پوست (یعنی بالکل دبلا سوکھا نحیف آدمی ہے بعض نے کہا مسل شطبہ سے تلوار کا غلاف مراد ہے)۔

بِسَلَاةٍ مِنْ مَاءٍ نَغْبٍ - ایک کنڈ کے صاف پانی کے ساتھ سلاہ خلاصہ تھرا صاف اور آدمی کے نطفہ کو بھی کہتے ہیں اور لڑکے کو بھی۔

اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَانَ مِنْ سَلِيلِ الْجَنَّةِ - یا اللہ عبدالرحمن بن عوف کو بہشت کا صاف تھرا پانی پلا یا تھنڈا تھنک سر دیکر روایت میں سَلَسَالٌ ہے ایک میں سَلَسِيلٌ ان کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

عَبَارُ ذَلِيلِ الْمَرْأَةِ الْفَاجِرَةِ يُورِثُ السَّلَّ - بدکار عورت کے آنچل کی گردسل کی بیماری پیدا کرتی ہے (سل وہ بیماری ہے جس میں پھیپڑے میں زخم پڑ جاتا ہے؟ کھانسنے میں خون آتا ہے۔ اس بیماری میں آدمی سوکھ کر بالکل دبلا ہو جاتا ہے۔ جیسے دق میں۔ مطلب یہ ہے کہ بدکار اور زانیہ عورتوں کی صحبت آدمی کو مفلس بنا دیتی ہے۔)

عرب لوگ کہتے ہیں سَلُّ الرَّجُلِ - اس کو سل کی بیماری ہوگی۔

أَسَلَّهُ اللَّهُ - اللہ اس کو سل کی بیماری میں مبتلا کرے۔

سَلِيلٌ - خالص شراب مغز کو ہان۔

مَسَلَهُ - بڑا - سوا۔

يُسَلُّ سَلًّا - میت کو پانٹھین کی طرف سے کھینچ لیا جائے (یعنی قبر میں رکھنے کے لئے)۔

إِنَّ رَجُلًا يَتَسَلَّلُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ - کچھ لوگ چپکے چپکے معاویہ کے پاس کھنکے جاتے ہیں۔

الَّذِي جَاءَهُ تَسَلُّ الرَّأْيِ - لجاجت (یعنی چاپ لوسی اور اصرار خوشامد چپھے لگ جانا) عقل کو نکال کر پھینک دینا ہے (کیونکہ جس کام کے لئے آدمی لجاجت کرتا ہے اکثر وہ کام پورا نہیں ہوتا۔ دوسرے آدمی کو وہ ہم آجاتا ہے کہ کچھ تو دال میں کالا ہے جب تو یہ اتنی چاپلوسی اور خوشامد کرتا ہے یہ خلاف اس کے

مَسَالِكُ جَمْعُ سُلْطَى - برچھے کی سیدھی مار۔

سَلُّ - سونت لینا نرمی سے نکال لینا دانت گر جانا۔

لَا اِغْلَالٌ وَلَا اِسْلَالٌ - نہ چوری ہے نہ خیانت (یعنی چھپی چھپی ہوئی چوری)۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلُّ الْبُعَيْرِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ - رات کو چپکے سے اونٹ نکال لے گیا۔

اَسَلُّ - چھپا کر چوری کی۔ چھپی چوری میں دوسرے کی مدد کی۔ بعض نے کہا اغلال - زرہ پہننا اور اسلال تلوار سونتنا یا علائہ لوٹ مار کر ناپا رشتہ دینا۔

فَانَسَلْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ - میں چپکے سے آپ کے سامنے سے سرک گئی (یعنی آہستگی کے ساتھ)۔

فَكَرِهْتُ أَنْ اَسْنَحَهُ فَاَنْسَلْتُ مِنْ قِبَلِ رَجُلِي الْمَسْرُوبِ - مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ کھڑی ہو کر آپ کے سامنے آ جاؤں۔ میں پلنگ کے پانٹھین کی طرف سے کھسک جاتی۔

فَانَسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَالِ - مچھلی زنبیل میں سے نکل بھاگی (چپکے سے نکل گئی)۔

فَانَسَلْتُ - میں چپکے سے سرک گیا۔

لَا سَلْنَاكَ عَنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ - میں آپ کو ان میں سے اس طرح صاف نکال لوں گا جیسے بال آنے میں سے نکال لیا جاتا ہے (یعنی قریش کی اس طرح سے بھوکروں گا کہ آپ کی بھونہ ہوگی آپ کو ان میں سے نکال لوں گا۔

اللَّهُمَّ اسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي يَا سَخِيمَةَ قَلْبِي - یا اللہ میرے دل کا کینہ (کپٹ) نکال ڈال (مجھ کو کسی مسلمان سے کینہ نہ رہے)۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنِ سَلُولٍ - عبداللہ جو ابی کا اور سلول کا بیٹا تھا (ابی اس کے باپ کا نام تھا اور سلول اس کی ماں کا یہ منافقوں کا سردار تھا جن لوگوں نے ابن سلول کو ابی کی صفت سمجھ کر بجز پڑھا ہے انہوں نے غلطی کی)۔

مَنْ سَلَّ سَخِيمَتَهُ فِي طَرِيقِ النَّاسِ - جو شخص لوگوں کے معاملہ میں اپنے دل کا کینہ نکال ڈالے (کسی سے عداوت



## لَعَالِيكَ يَا رَبِّ

الْمَوْتِي - زندہ لوگوں کو سلام کرے تو کہنا السلام علیک لیکن علیک السلام مردوں کے لئے کہتے ہیں (عرب لوگوں کی عادت تھی مردوں کو سلام کرتے تو علیک کا لفظ مقدم کرتے کیونکہ مردوں کا جواب سننے کی توقع نہیں ہے اس لئے پہلے ہی سے جو جواب میں کہا جاتا ہے وہ ان سے کہا گیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مردوں کو السلام علیکم نہ کہو کیونکہ دوسری حدیث میں وار ہے کہ آپ نے مردوں سے یوں خطاب کیا سلام علیکم وار قوم مومنین یا السلام علیکم یا اهل القبو یا السلام علی اهل الدیار من المومنین السلام علیکم - کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت رہو یا اللہ تمہارا نگہبان ہے السلام علیکم اور سلام علیکم اور صرف سلام سب طرح کہہ سکتے ہیں اور نماز کی تمام پر السلام علیکم کہنا چاہئے اگر سلام علیکم کہے گا تو بعض کے نزدیک کافی نہ ہوگا نہیہ میں ہے کہ اگلے لوگ شروع میں سلام علیکم اور آخر میں السلام علیکم کہنا بہتر سمجھتے تھے اور قرآن شریف میں سب جگہ سلام آیا ہے یہ تکبیر -

مَحَانُ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّىٰ اَمْتَوَيْتُ (عمران بن حصین نے کہا) فرشتہ مجھ کو سلام کیا کرتا تھا (جب تک بیماری میں میں نے داغ نہیں لیا تھا حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا تھا) جب داغ لیا اور دوا دار کی طرف متوجہ ہوا تو فرشتے نے سلام کرنا چھوڑ دیا - اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ داغ لینا یا دوا دار کو کرنا منع ہے - بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا دار کو کرنا اونٹی درجہ والوں کا کام ہے اور جو لوگ توکل کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئے ہیں وہ ہر بیماری اور دکھ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں - شفا دینے والا وہی ہے اور دوا دار و طبیب کو ایک ڈھکوسلا خیال کرتے ہیں - صاحب نہایہ نے ایسا ہی کہا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید التوکلین تھے دوا کی ہے اور سعد بن معاذ کو اپنے ہاتھ سے داغ دیا - اس کا جواب یہ ہے کہ دوا دار کو کرنا اس وقت توکل کے خلاف نہیں ہے - جب بھروسہ اللہ ہی پر ہو نہ دوا دار و پر اور دوا دار کی نسبت یہ سمجھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اثر کرے گی ورنہ دوا دار اپنی ذات سے کچھ نہیں کر سکتی - واللہ اعلم -

اپنی عزت قائم رکھ کر بے پرواہی اور استغنا کے ساتھ کوئی درخواست کرے تو قبول ہو جاتی ہے) -

فَاِذَا تَهَيَّأْتَ اِنْسَلَتْ اِنْسِلَاً - جب اٹھتی ہے چپکے سے کھسک جاتی ہے -

جُنَادَهُ سَلَوْنِي - ایک صحابی کا نام ہے -

اِذْمَانُ لَبْسِ الْعَفْصِ اَمَانٌ مِّنَ السَّيْلِ وَاذْمَانُ الْحَمَامِ يُوْرُثُ السَّيْلَ - ہمیشہ موزہ پہنے رہنا سہل کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہمیشہ حمام میں نہانا سہل پیدا کرتا ہے -

سِلْسِلَه - زنجیر - لڑی -

مِن رَفِي الرَّفِي لِيَعْبَادِهِ تَسْلِيْلُهُ اَضْعَافُهُمْ وَمُضَادَّتُهُ لِيَهْوَاهُمْ - اللہ کی یہ مہربانی ہے اپنے بندوں پر کہ ان کے دلوں سے کینہ نکال لیتا ہے اور ان کی خواہش کے خلاف کرتا ہے (ہر ایک خواہش پوری نہیں ہوتی ورنہ سب تباہ ہو جاتے) -

سَلْمٌ - ڈنگ مارنا سلم سے (جو ایک جنگلی درخت ہے)

چمڑے کی دباغت کرنا پورا کرنا فارغ ہونا -

سَلَامٌ اور سَلَامَةٌ - نجات پانا برات حاصل کرنا بچ جانا -

تَسْلِيْمٌ - سلام کرنا - بچانا -

مُسَالَمَةٌ - صلح کرنا -

اِسْلَامٌ - گردن رکھ دینا تا بعد از بن جانا -

تَسَلَّمَ - مسلمان ہونا لے لینا وصول پانا -

اِسْتِيسْلَامٌ - چھوٹا یا بوسہ لینا -

سَلَامٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر عیب اور آفت

اور تغیر اور فنا سے پاک اور محفوظ ہے بہشت کو دار السلام کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے یا وہ سلامتی کی جگہ ہے - وہاں کوئی آفت بیماری اور مصیبت نہیں آ سکتی -

اَحَدُهُمْ مِّنْ يَّدْعُلُ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ - تین مضمون کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے ان میں سے ایک وہ ہے جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ بیمار ہے (تمام فتنوں اور فسادوں سے الگ رہ کر گوش نشینی اختیار کرے) یا جو شخص گھر میں گھسنے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرے -

لَقَدْ اَسْلَمْتُ عَلَيْكَ لَئِنْ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةٌ



کو بچائے رکھے ان لوگوں سے جنگ نہ ہو (یہ اخبار ہے یا دعا ہے)۔

اَلْمُسْلِمِ اٰخُوَ الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ۔  
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے۔ (یعنی دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے اس کا بچاؤ نہ کرے)۔

اِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا فَلَقْتُ لَهَا لَا تُسْلِمِيهِ حَتَّامًا وَلَا صَانِعًا وَلَا قَضَابًا۔ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور کہہ دیا اس کو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد نہ کرنا (یعنی یہ تینوں پیشے اس کو نہ سکھانا اور دوسرے پیشے سکھاؤ تو قباحت نہیں حجام یعنی چھپنے لگانے والا اور قصاب اکثر نجاست میں آلودہ رہتے ہیں۔ دوسرے خون دیکھتے دیکھتے ان کا دل سخت ہو جاتا ہے اور سنار اکثر دعا باز ہوتے ہیں۔ کھرے میں کھوٹ ملاتے ہیں۔ وعدہ خلافی کرتے ہیں اس لیے ان پیشوں کو برا سمجھا۔

مَا مِنْ اَدَمِيٍّ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْطَانٌ قَبْلَ مَعَكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمْتُ۔ آنحضرت نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے ساتھ ایک شیطان نہ لگا ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان لگا ہے فرمایا ہاں لیکن اللہ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی وہ تابعدار بن گیا (حق تعالیٰ کے احکام اس نے قبول کر لئے۔ دوسوہ ڈالنا اور بہکانا اور گناہ میں پھنسانا۔ اس نے چھوڑ دیا۔ بعض نے کہا فاسلم کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا اور حق تعالیٰ کی قدرت سے یہ کچھ عجیب نہیں ہے کہ آنحضرت کا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہو بعض نے کہا فَاَسْلَمْتُ یہ ضرمیم پڑھا ہے یعنی میں اللہ کی مدد سے اس کے شر سے سلامت اور بچا ہوا رہتا ہوں یعنی شیطان کا زور مجھ پر نہیں پاتا۔

كَانَ شَيْطَانُ اَدَمَ كَافِرًا وَشَيْطَانِي مُسْلِمًا۔ حضرت آدم کا شیطان کافر اللہ کا نافرمان تھا اور میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں سب

قَبْلِي سَمَكْتُ ثُمَّ تَرَسَمْتُ فَعَادَ السَّلَامُ۔ پہلے سلام موقوف ہو گیا (جب میں نے داغ لیا) پھر جب میں نے داغ لینا چھوڑ دیا (اور حق تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر دیا) تو دوبارہ فرشتے مجھ کو سلام کرنے لگے (ان کو بوا سیر کی بیماری تھی۔ اس کے دفعیہ کے لئے انہوں نے داغ لیا تو فرشتوں نے ان کو سلام کرنا چھوڑ دیا۔ پھر داغ چھوڑ اس سے منہ موڑا تو پھر سلام شروع ہو گیا)۔  
مَرَّ رَجُلٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُوءُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ۔  
آنحضرت پیشاب کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آپ پر سے گذرا۔ اس نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا (معلوم ہوا ایسی حالت میں اگر کوئی سلام کرے تو جواب دینا فرض نہیں ہے طحاوی نے کہا تیمم کر کے جواب دے یعنی جب حاجت سے فارغ ہوا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ راستہ میں پیشاب کرنا منع نہیں ہے۔ بشرطیکہ بے ستری نہ ہو اور عین راستہ میں نہ بیٹھے۔

اِنَّهُ اَخَذَ ثَمَانِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ سَلْمًا۔ آپ نے مکہ والوں میں سے اسی آدمیوں کو صلح کے ساتھ لیا (یعنی جنگ کر کے ان کو قید نہیں کیا بلکہ مکہ والوں کی رضامندی سے ان کے اسی آدمیوں کو بطور ریرغمال کے اپنے پاس رکھا۔  
سَلْمًا اور سَلْمًا۔ یہ فتح و کسرہ سین دونوں کے معنی صلح کے ہیں ایک روایت میں سَلْمًا ہے یعنی ان کو مغلوب کر کے اور تابعدار بنا کے۔

وَاَنَّ سَلْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِحِدًا لَا يُسَالِمُ مُؤْمِنًا دُوْنَ مُؤْمِنٍ۔ مومنوں کی صلح سب مل کر ایک ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ ایک مومن سے صلح کی جائے دوسرے کو خبر نہ ہو (مطلب یہ ہے کہ صلح اور جنگ دونوں تمام مومنوں کے مشورے اور رائے سے ہونی چاہئے ایک دو آدمی اگر کوئی بات ٹھہرائیں تو اس کا اعتبار نہ ہوگا)۔

لَا تَيْسَلُّكَ بَرَجُلٍ سَلِمَ۔ میں ایک آدمی کو گرفتار کر کے آپ کے پاس لاؤں گا (اس کو تابعدار اور مطیع بنا کر کیونکہ قیدی مطیع اور تابعدار ہی ہوتا ہے)۔

اَسْلَمْتُ سَاكَمَهَا اللّٰهُ۔ اسلم قبیلے کو اللہ نے بچا دیا یا اللہ اس

تھا بھلا حضرت عائشہ صدیقہ کو دیکھو اور ایسی ناپاک بات کو ان بد معاشوں کو ایسی تہمت لگاتے شرم بھی نہ آئی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا کیا ذلیل و خوار ہوئے کوڑے کھائے اور بی بی صاحبہ کی فضیلت اور بڑھ گئی۔ قرآن شریف میں ان کی پاکی اور عصمت بڑے زور کے ساتھ اتری جو قیامت تک پڑھی جائے گی۔ سلام اللہ علیٰ حبیب اللہ المبراة من فوق سبع سموات۔

تَذَكَّرْنَا عِنْدَ اٰبِرَاهِيْمَ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ۔ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرورکھنے کا ذکر کیا یا بیع سلم میں گرورکھنے کا (مثلاً کوئی بنیال سے غلہ قرض لے اور قیمت دینے کی ایک معیاد مقرر کر کے اس کے اطمینان کے لئے کوئی چیز اس کے پاس گرورکھ دے۔ جیسے آنحضرتؐ نے کیا تھا کہ یہودی سے غلہ قرض لیا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرورکھ دی یا کوئی شخص دوسرے کو نقد روپیہ دے کر کسی مال میں سلم کرے یعنی مال لینا ایک معیاد پر پھیرے اور اطمینان کے لئے اس کی کوئی چیز بطور گروی کے اپنے پاس رکھ لے۔ اِنَّهُ اَتَى النَّحْبَرَ فَاَسْتَلَمَهُ۔ آنحضرتؐ حجر اسود کے پاس آئے اس کا استلام کیا (یعنی اس کو سلام کیا چونکہ کر یا ہاتھ لگا کر یمن والے حجر اسود کو مُحِيَّتًا کہا کرتے۔ کیونکہ لوگ اس کو تیہ یعنی سلام کرتے بعض نے استلام کو کہا کہ وہ سلام بکسرہ سین سے نکلا ہے جو جمع ہے سَلِمَةٌ کی یعنی پتھر عرب لوگ کہتے ہیں۔

اِسْتَلَمَ النَّحْبَرَ۔ پتھر کو چھوا اور اس کو ہاتھ لگایا۔ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُ كُنْهَةً۔ عبد اللہ بن زبیرؓ کعبہ کے چاروں کونوں کو ہاتھ لگاتے (چومتے) کیونکہ انہوں نے کعبہ کو گرا کر حضرت ابراہیم کے پایوں پر اٹھا دیا تھا جیسے آنحضرتؐ نے ارادہ کیا تھا اور حضرت عائشہ سے بیان کیا تھا۔ مگر خدا حاجاج عالم مردوں سے سمجھے اس مردود نے ضد سے پھر کعبہ کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا۔

بَيْنَ سَلَمٍ وَاَرَكَ۔ سلم اور اراک کے درمیان (دونوں جنگلی درخت ہیں سلم کے پتوں سے چڑھا صاف کرتے ہیں جن کو قرظ کہتے ہیں اور اراک کی ڈالیوں سے سموا کیس بناتے

سے پہلے مسلمان ہوا تھا (یعنی اپنی قوم والوں میں سب سے پہلے میں ایمان لایا تھا) یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے پہلے میں مسلمان ہوا تھا۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں تھیں اور مردوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں بلال رضی اللہ عنہم۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ لِيْ مِنْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِيْ وَسَلِّمْهُ مِنِّيْ۔ یا اللہ مجھ کو رمضان میں سلامت رکھ (یعنی بیماری وغیرہ سے جس کی وجہ سے میں روزہ نہ رکھ سکوں) اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھ (ایسا نہ ہو کہ ابر وغیرہ آجائے اور رمضان کا چاند مجھ پر مشتبہ ہو جائے) اور رمضان کو مجھ سے بچا دے (میں اس میں کوئی گناہ یا برا کام نہ کروں بلکہ سارے مہینے رمضان کے نیک کاموں اور عبادات میں مصروف رہوں)۔

وَكَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِيْ شَاهِبَهَا۔ (جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی) تو حضرت علیؓ ان کے باب میں خاموش رہے (تہمت لگانے والوں میں شریک نہیں ہوئے نہ زور کے ساتھ اس کا انکار کیا یہ امر بھی حضرت عائشہؓ کو ناگوار ہوا) ایک روایت میں مُسَلِّمًا ہے بہ کسرہ لام یعنی حضرت علیؓ نے تہمت کو مان لیا (یعنی سن کر چپ ہو رہے یہ نہ کہا محض جھوٹ ہے اور غلط ہے افترا ہے بہتان ہے جیسے دوسرے مخلصین صحابہ نے کیا۔ ایک روایت میں مسیما ہے یعنی حضرت علیؓ ان کے ساتھ برے رہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کی حمایت اور طرف داری نہ کی۔ یعنی زور کے ساتھ اس تہمت کو نہیں جھٹلایا بلکہ خاموش رہے دونوں طرف والوں کی بات سنتے رہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ تہمت لگانے والوں میں شریک تھے۔ حضرت عائشہؓ کو اس بات کا رنج ہوا۔ خصوصاً اس وقت جب آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے رائے پوچھی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کیا کمی ہے۔ یعنی آپ کو اگر کچھ گمان ہے تو عائشہؓ کو چھوڑ دیجئے طلاق دیدیجئے اور یہ بھی کہا کہ برہہ کو میرے حوالے کیجئے جو حضرت عائشہؓ کی لونڈی تھی۔ پھر اس کو ڈرایا اور دھمکیا مگر کوئی بات ہو تو وہ کہے۔ وہاں تو زنا بہتان ہی بہتان تھا جو بد معاشوں نے اٹھایا

(ہیں)۔

اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهَرِيْ اِلَيْكَ۔

میں نے اپنا منہ تیرے سامنے رکھ دیا (تجھ کو سونپ دیا)۔ تیرا  
تا بعد از بن گیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر لگائی (یعنی تجھ پر تکبیر  
اور بھروسا کیا)۔

لَا يَنْتَابُ كُحُوهُمْ وَلَا يَبَايَعُوهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا اِلَيْهِمْ

النَّبِيُّ ﷺ۔ (قریش اور بنی کنانہ نے حلفیہ ایک معاہدہ لکھا)

کہ وہ بنی ہاشم سے نہ نکاح شادی کریں گے نہ ان کے ہاتھ کچھ  
خرید و فروخت کریں گے جب تک وہ آنحضرت کو ہمارے سپرد  
نہ کریں (ہم ان کو قتل یا قید نہ کریں)۔ یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ  
نامی ایک شخص نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ لجا کر دیا اور  
معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا تھا۔ اس کو سب دیکھ چاٹ گئی۔

صرف اللہ کا نام چھوڑ دیا۔ آنحضرت نے ابو طالب اپنے چچا

سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے قریش سے کہا دیکھو میرے

بھتیجے نے یہ خبر دی ہے۔ تم معاہدہ نکال کر دیکھو اگر میرا بھتیجا

جھوٹا نکلا تو میں اس کو تمہارے سپرد کر دوں گا۔ جب انہوں نے

کعبہ کھول کر دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسے آنحضرت نے خبر دی تھی۔

اس وقت شرمندہ ہوئے اور معاہدہ کا عدم ہو گیا)۔

بَابُ السَّلَامِ فِي النَّحْلِ۔ کھجور کے درخت میں سلم

کرنے کا بیان۔

بَعَثَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ اِلَى بَنِي عَامِرٍ۔ بنی سلیم

کے کچھ لوگوں کو بنی عامر کے پاس بھیجا (بنی سلیم ایک قبیلہ کا نام

ہے یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بنی سلیم ہی نے ان ستر صحابہ کو مار

ڈالا تھا جن کو آنحضرت نے ان کی طرف اسلام کی تعلیم کے لئے

بھیجا تھا۔ یہ صحابی اصحاب صفہ میں سے تھے)۔

مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ اَسْلَمْتُ۔ کوئی مسلمان نہیں

ہوا مگر اسی دن جس دن میں مسلمان ہوا (یعنی مجھ سے پہلے کوئی

اسلام نہیں لایا یہ سعد ابن ابی وقاص کا قول ہے۔ مگر اس میں

اشکال یہ ہے کہ ابو بکر صدیق ان سے پہلے اسلام لائے تھے اور

سعد تو انہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے)۔

كَانَ اَسْلَمَ ثَمَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ اسلم قبیلہ کے لوگ

مہاجرین کے آٹھواں حصہ تھے (یعنی لشکر میں ان کی تعداد

كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ سَلَمَاتٍ فِيْ طَرِيقِ مَكَّةَ۔

(عبداللہ بن عمر) سلم کے درختوں کے پاس نماز پڑھتے۔ مکہ کے

راستہ میں ایک روایت میں سلمت ہے۔ یہ کسرہ لام یعنی

پتھروں کے پاس یہ جمع ہے سلمتہ کی بمعنی پتھر۔

عَلِيٌّ كَلَّى سُلَامِيٍّ مِّنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ۔ آدمی کی ہر

پور پر یا ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے۔ یہ جمع ہے سلامیہ کی

یعنی انگلی کی پور۔ بعض نے کہا سلامی جوف دار ہڈی۔

حَتَّى اَنَّ السَّلَامِيَّ۔ یہاں تک کہ ہڈی میں پھر مغز

آ گیا۔

مَنْ سَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ اِلَى غَيْرِهِ۔ جو شخص کسی

مال میں بیع سلم کرے تو پھر اس کو بدل کر دوسرا مال نہ دے (مثلاً

گیہوں دینا ظہرے اور چاول دے)۔

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ السَّلْمُ بِمَعْنَى السَّلْفِ۔

عبداللہ بن عمر بیع سلف یعنی بیع سلم کو سلم کہنا برا جاتے تھے

(کیونکہ سلم اور اسلام کا مادہ ایک ہے اور اسلام اللہ ہی کے لئے

ہونا چاہئے)۔

اِنَّهُمْ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيْهِ سَلِيمٌ۔ وہ ایک چشمہ پر گذرے۔

وہاں ایک شخص تھا۔ جس کو سانپ یا بچھو نے کاٹا تھا۔ عرب لوگ

کہتے ہیں کہ

سَلَمْتُهُ الْحَيَّةُ۔ سانپ نے اس کو کاٹ کھا یا۔

سَيِّدُ الْقَوْمِ سَلِيمٌ۔ ان لوگوں کے سردار کو بچھو یا سانپ

نے کاٹا تھا۔

سُلَالِمٌ۔ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا اس کو سُلَالِمٌ بھی

کہتے ہیں۔

اَسْلِمَ تَسْلَمٌ۔ تو اسلام لا (تجاہی سے) بیچ جائے گا۔

كَادَ اُمِيَّةُ بَنُ الصَّلْتِ اَنْ يُسَلِّمَ۔ امیہ ابن صلت

(جاہلیت کے زمانہ کے ایک شاعر) مسلمانی کے قریب ہو گیا تھا

(اس کے شعروں میں توحید خداوندی اور قیامت کا اقرار ہے)

اَسْلَمْتُ لَكَ۔ میں تیرا تابعدار ہوا (تیرے امر اور نبی کو میں

مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے)۔

عَلَيْمًا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ۔ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (جو التحیات)۔ میں تھا سلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک ایہا النبی) اب درود آپ پر کیونکر بھیجیں (وہ بھی سکھا دیجئے)۔

يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ۔ (پہلے کم عمر والا آدمی بڑے عمر والے کو سلام کرے) اور سوار پیدل کو اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو يُسَلِّمُ الرَّايِبُ عَلَى الْمَاشِيِ۔ سوار پیدل کو پہلے سلام کرے (اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔ طبیب نے کہا خوب صورت جوان عورت کو سلام نہ کرے جس سے فتنہ کا ڈر ہو۔ اگر کوئی غیر مرد اس کو سلام کرے تو وہ جواب نہ دے اسی طرح کافروں کو بھی سلام کرنا درست نہیں۔ مگر ضرورت سے اور اگر سہواً ان کو سلام کر لے تو اپنا سلام بھیر لے۔ اسی طرح بدعتی کو بھی سلام نہ کرے قول مختار یہی ہے اگر کافر پہلے سلام کرے تو جواب میں علیکم کہے فقط اجنبی۔ اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان اور سنی اور بدعتی سب جمع ہوں تو وہاں یوں کہے السلام علی من اتبع الهدی)

فقولوا وعليکم۔ اگر یہودی تم کو سلام کریں تو جواب میں علیکم کہو۔

ایک روایت میں علیکم ہے بغیر واؤ کے۔

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَ ثَلَاثًا وَإِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا۔ آنحضرتؐ جب کوئی بات کہتے تو تین بار کہتے (تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں) اور جب اذن مانگنے کے لئے سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے (اگر اندر سے جواب آتا تو اندر جاتے، ورنہ لوٹ جاتے)۔

فَسَلِّمْ فِي رُكْعَتَيْنِ۔ آپ نے دو ہی رکعت پڑھ کر سلام بھیر دیا (یہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی ایک روایت میں ہے کہ تین رکعت پڑھ کر ایک میں بین الرکعتین ہے شاید یہ مختلف واقعوں کا ذکر ہو)۔

قِيلَ أَنْ يُسَلِّمَ۔ اسلام ظاہر کرنے سے پہلے (کیونکہ وہ دل سے تو بھی مسلمان ہی نہیں ہوا تھا یعنی عبداللہ بن ابی

منافق)۔

فَأَقَدَهُمُ سَلَامًا۔ پھر جو کوئی پہلے اسلام لایا ہو (یعنی قدیم الاسلام ہو) ایک روایت میں أَقَدَهُمُ سَلَامًا ہے یعنی جو عمر میں زیادہ ہو)۔

السَّلَامُ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ کے پہلے کہتے لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ۔ یوں نہ کہو اللہ پر سلام (کیونکہ سلام تو خود اللہ کا ایک نام ہے دوسرے اللہ پر سلام کا معنی یہ ہے۔ کہ اللہ ہمارے شر اور ایذا سے محفوظ رہے حالانکہ اس کو کوئی شر اور ایذا نہیں پہنچ سکتا۔ کیا مجال وہی سب کو بچانے والا ہے اس کا بچانے والا کوئی نہیں ہے)

يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يُفْصِلُ بَيْنَهُنَّ۔ آنحضرتؐ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت کی) پڑھتے ان میں فاصلہ کرتے (دو رکعتوں کے بعد بیٹھے، تشهد پڑھتے، ملائکہ پر سلام بھیجتے)۔

كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا فَلْنَا السَّلَامَ عَلَى جِبْرِئِيلَ۔ پہلے ہم جب نماز پڑھتے تو تشهد میں یوں کہتے جبرئیل پر سلام (میکائیل پر سلام) آنحضرتؐ نے فرمایا یہوں کہو السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين۔ تو اللہ کے کل نیک بندوں کو فرشتوں کو اور انبیاء اولیاء اللہ سب کو سلام پہنچ جائے گا۔

يَقُولُ اللَّهُ اسَلِّمْ وَاسْتَسَلِّمْ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھ کو سوچ دیئے۔ اَوْ مُسَلِّمًا۔ مومن ہے یا مسلم اسلام کے دو معنی آتے ہیں ایک تو ایمان یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق دوسرے صرف زبانی اقرار اور خوف کی وجہ سے۔

مَا سَأَلْتَهُمْ مُنْذَحًا رَبَّنَاهُمْ۔ جب سے ہم نے ان سے جنگ کی (یعنی سانپوں سے) اب تک ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں ہوئی۔ کہتے ہیں شیطان سانپ کے منہ میں گھس کر بہشت میں گیا۔ اس لئے کہ فرشتے اس کو وہاں آنے نہیں دیتے تھے اور آدم اور حوا کو بہکایا)۔

وَإِنْ كَانَ نَشْرًا أَرْضٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا۔ اگر خرابی زمین کی پیداوار ہو جس پر اس کی مالک کا قبضہ برقرار رکھا

گیا ہو۔

أَسَلَّمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُ وَبُنِ الْعَاصِ - مکہ کے لوگ (جب مکہ فتح ہوا) تو ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے لیکن عمرو بن عاص دل سے ایمان لایا۔

أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ - ان کے منہ سلام ہیں (یعنی بہت کثرت سے سلام علیک کیا کرتے ہیں)۔

جیسے وَأَيِّدِيهِمْ طَعَامٌ - ان کے ہاتھ کھانا ہیں یعنی بہت کھانا کھاتے ہیں۔

مَا أَسَلَّمْتُ إِلَّا بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ - (حیر نے کہا میں تو سورہ مائدہ اترنے کے بعد ہی اسلام لایا) (جس میں یہ حکم ہے کہ وضو میں پاؤں دھوؤ یا ان پر مسح کرو۔ باوجود اس کے میں نے آنحضرتؐ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ موزوں کا مسح سورہ مائدہ کی آیت سے منسوخ نہیں ہوا۔ بلکہ سورہ مائدہ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان کو دھوؤ۔ جیسے اکثر علمائے اہل سنت کا قول ہے یا مسح کرو جیسے علماء امامیہ اور بعض علماء اہل سنت کا بھی قول ہے۔ بعض نے کہا نماز کو اختیار ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان پر مسح کرے یا ان کو دھوئے اور شیعہ امامیہ نے جو موزوں پر مسح جائز نہیں رکھا یہ ان کی دھینگا مشقی ہے۔ ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جو اتر آنحضرتؐ سے موزوں کا مسح نقل کیا ہے اب یہ کہنا کہ موزوں کا مسح کتاب اللہ کے مخالف ہے محض لغو ہے۔ اس لئے کہ کتاب اللہ کا سمجھنے والا آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔ پس معلوم ہوا کہ کتاب اللہ میں جو پاؤں دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے وہ اس صورت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں۔ جیسے سر کا مسح اس صورت میں فرض ہے جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو اسی پر مسح کرنا کافی ہے)۔

أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ - تو ہی سلامت رکھنے والا ہے (ہر آفت سے بچانے والا) اور تیری ہی طرف سے سلامتی آتی ہے۔

وَأَيْتِكَ يَعُودُ السَّلَامُ - اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ جاتی ہے (تو جب چاہتا ہے سلامتی اٹھا لیتا ہے اور آفت اور

بیماری میں پھنسا دیتا ہے) صحیح حدیث میں یہ دعا آئی ہے اتنی ہی وارد ہے یعنی انت السلام ومنك السلام واليك يعود السلام اب یہ جو بعض لوگ اس کے بعد اتنا اور بڑھاتے ہیں فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دارالسلام یہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے اور دعائے ماثورہ میں اپنے دل سے بڑھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے جتنا آنحضرتؐ نے فرمایا بس وہی ہمارا حرز جان ہے اور وہی کافی ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ذَا قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ - سلام تم پر اے مومن گھر والو (یہ آپ نے قبرستان میں جا کر فرمایا مردوں کو سلام کیا ان سے مخاطب کیا، معلوم ہوا کہ مردے اپنی قبروں میں ہمارا اسلام اور کلام سنتے ہیں۔ لیکن وہ ہم کو اپنا جواب نہیں سنا سکتے اہل حدیث کا قاطبہ یہی قول ہے صرف حنفیہ اور معتزلہ نے سماع موتی کا انکار کیا ہے۔ ان کے انکار سے کیا ہوتا ہے اور تعجب ہے ان اہل حدیث پر جو لوگوں کو ابوحنیفہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود جب چاہتے ہیں ابوحنیفہ کے مقلد بن جاتے ہیں۔ سماع موتی کی نفی میں ان کے قول سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح حرمت سماع اور مزامیر میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مقلد بن جاتے ہیں اور ان احادیث کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے جو ان کے خلاف وارد ہیں اور جن سے اہلحدیث کے پیشوا امام ابن حزمؒ نے استدلال کیا ہے۔ اسی طرح شرک و بدعت میں محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسماعیل کے مقلد بن جاتے ہیں اور دوسرے دلائل کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس - عجیب بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف کی نسبت تو کہتے ہیں وہ معصوم عن الخلاء نہ تھے۔ انہوں نے بہت سے مسائل میں خطا کی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ میں خطا کی تو فوراً کان کھڑے کر کے چراغ پا ہو جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخلاء سمجھتے ہیں یہ تو وہی مثال ہے فرین المطیر وقام تحت المیزاب

# عَلَّمَ النَّبِيَّ

مرتے وقت دوسرے پادری کے پاس بھیج دیا۔ اس نے تیسرے کے پاس۔ یہاں تک کہ آخری پادری نے ان کو پیغمبر آخر الزماں کے ظہور کی خبر دی اور وہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے۔ راہ میں لیٹروں نے ان کو قید کر لیا غلام بنایا جکتے جکتے مدینہ تک پہنچے (دو سو پچاس برس تک زندہ رہے۔ ۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ بڑے مخلص اور عاشق رسول اور محبت اہل بیت تھے رضی اللہ عنہ وشرنا معہ۔

بِفَضْلِ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَي الْمَلَائِكَةِ۔ ہر دو رکعتوں کے بعد فرشتوں کو سلام کر کے اس دوگانہ کو جدا کرتے یعنی تشہد پڑھ کر کیونکہ اس میں اللہ کے نیک بندوں پر جیسے فرشتے انبیاء ہیں سلام کیا جاتا ہے۔

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔ ہم کو سلامتی کے راستوں پر چلا (جو بہشت تک اور پروردگار کی رضامندی تک پہنچائیں)۔  
أَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا۔ یا اللہ میں تجھ سے سلامتی والا دل چاہتا ہوں (جو عقائد فاسدہ اور خیالات باطلہ سے پاک ہو اور دنیا کی شہوات اور لذات سے بیزار تیری رضامندی کا طلبگار ہو)۔

إِذَا سَلَّمْتَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا بِقَدْرِ اَللَّهِمَّ أَنْتَ السَّلَامُ سَأَلْتُكَ إِذَا تَخَضَّرْتُ جَبْ فَرَضَ نَمَازَ سَلَامٍ يَحْمِيهِ كَمَا اَللَّهِمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اَخِيْرُ تَكْ كَبِيْرُ (اِسْ كَ بَعْدَ اَتَّحَ جَاتِ مَطْلَبْ يَهْ كَهْ هَارَ زَمَانِ كِي طَرَحْ هَر نَمَازَ كَ بَعْدَ خَوَاهِ لَبِي دَعَائِيْ هَاتَّهَا كَرْنَهْ كَرْتَهْ۔ طَبِيْ نَهْ كَبَاهِرَادَهْ نَمَازْ هَهْ جَسْ كَ بَعْدَ رَاتِبَهْ سَنَتْ هَهْ جِيْسَهْ ظَهْرْ اَوْ مَغْرَبْ اَوْ عَشَاءْ۔ لِيْكَنْ عَصْرْ اَوْ فَجْرْ كِي نَمَازْ كَ بَعْدَ ذِكْرِ اَلِهِيْ كَ لَهْ يَنْخُصُّ رَهْنَا مَسْتَجِبْ هَهْ اَوْ اِيْكَ رَوَايَتْ مِيْنْ هَهْ كَهْ اَخْتَضَّرْتُ صَبْحْ كِي نَمَازْ كَ بَعْدَ طُلُوْغِ آفَاقْ تَكْ وَ هِيْنْ يَنْخُصُّ رَهْتَهْ جِهَانْ فَرَضْ پڑھتَهْ)۔

میں کہتا ہوں فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر بالا التزام دعا کرنا گونج نہیں ہے مگر سنت بھی نہیں ہے۔ سنت یہ ہے کہ تشہد اور درود کے بعد سلام سے پہلے جو دعا منظور ہو وہ کرے کیونکہ اس وقت تک دربار الہی میں حاضر ہے۔

دربار سے برخاست ہونے کے بعد قبولیت کی اتنی امید

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ۔ ایک شخص کو چھینک آئی اس نے (الحمد للہ کے بدل) السلام علیک یا رسول اللہ کہا (بھلا یہ سلام کا کیا موقع تھا) آپ نے (جواب میں) اس کی نادانی ظاہر کرنے کو فرمایا تجھ پر سلام اور تیری ماں پر سلام (خدا دونوں کو عقل دے اور ہر آفت سے بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں بھی بعض بیوقوفوں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے موقع بے موقع درود پڑھتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ خیال کرتے ہیں کہ درود پڑھنا تو ثواب ہے اگر ہم نے اس مقام پر بھی پڑھ لیا تو کیا قباحت ہے۔ جیسے حیدرآباد میں جاہل لوگوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ نماز کی تکبیر سے پہلے یہ کہتے ہیں۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم۔ کوئی تراویح کے بعد چلا کر اذان کی طرح یہ پکارتا ہے۔ السلام علیک یا آدم صلی اللہ۔ السلام علیک یا نوح نجی اللہ۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ تک سب پیغمبروں پر سلام بھیجتا ہے۔

بگلوں میں بعض مسجدوں میں جمعہ کی نماز سے پہلے الصلوٰۃ یا مومنون الصلوٰۃ سنۃ الجمعہ پکارتے ہیں۔ کوئی خطبہ سے پہلے یہ راگ گاتا ہے الحمد للہ حج النقراد المساکین۔ گویا شریعت ان کے ہاتھ کی کل ہے جدھر چاہا پھرا دیا۔ ارے بیوقوفو شریعت کا بڑا اصول یہ ہے کہ ہر عبادت میں طریقہ سنت کی پیروی کی جائے اور اپنے دل سے کسی عبادت میں گھٹانا بڑھانا گویا پیغمبر خدا کی ہمسری کا دعویٰ اور سراسر بے ادبی اور گستاخی ہے۔ بھلا اگر کوئی ظہر کی آٹھ رکعتیں پڑھے اور کہے کیا قباحت ہے۔ میں نے تو چار رکعتیں اور زیادہ کر دیں اور نماز تو عبادت ہے۔ اگر اس کو میں نے زیادہ کیا تو تم کیوں منع کرتے ہو۔ ایسے شخص کو بیوقوف اور نادان ہی کہیں گے۔ جیسے آنحضرتؐ نے اس چھینکنے والے کی نادانی کی طرف اشارہ کیا مطلب آپ کا یہ تھا کہ چھینک کے بعد الحمد للہ کہنا چاہئے السلام علی رسول اللہ کا یہ محل نہیں ہے۔

سلمان فارسی۔ مشہور صحابی ہیں (وہ اصل میں اصفہان یا رام ہرمز کے کاشکار تھے اور دین بھی آئین زردشتی رکھتے تھے ایک نصرانی پادری سے ملے اس کی صحبت میں رہے۔ اس نے

نہیں ہے جتنی حضور کی دربار کے وقت میں ہے۔

أَنَّى بَارِئُكَ السَّلَامُ- تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں سے آیا (یہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا)۔

وَالدَّاحِلُ بِسَلَامٍ- جو شخص گھر سے نکلے اپنے کام کاج کے لئے پھر سلامتی کے ساتھ یعنی گناہ جھوٹ غیبت وغیرہ سے بچ کر اپنے گھر میں آ جائے۔

هُوَ سَلَامُكُمْ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَدَّهْمَ عَلَيْكُمْ وَهُوَ سَلَامُكُمْ عَلَى نَفْسِكُمْ- قرآن شریف میں جو آیا ہے فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ اس سے مراد یہ ہے کہ تم گھر والوں کو سلام کرو وہ تمہارا جواب دیں تو گویا تم نے اپنے تئیں آپ سے سلام کیا۔

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَيْتَهُ فَإِنْ كَانَتْ فِيهِ أَحَدٌ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا- جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں جائے اگر وہاں کوئی ہو تو اس کو سلام کرے اگر کوئی نہ ہو تو یوں کہے سلام ان لوگوں پر جو ہمارے پروردگار کے پاس ہیں۔

دِينُ اللَّهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُونُوا فَمَنْ أَقْرَبَ دِينِ اللَّهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ- اللہ کے دین کا نام اسلام ہے وہی اللہ کا دین تھا تمہارے ہونے سے پہلے جہاں پر تم تھے اور تمہارے ہونے کے بعد بھی پھر جو کوئی اللہ کے دین کا اقرار کرے (زبان سے شہادتیں ادا کرے) وہ مسلمان ہے اب اگر شریعت کی تمام باتوں پر عمل بھی کرے تو وہ مومن ہے (غرض ایمان بغیر اعمال صالحہ کے پورا نہیں ہوتا)

بِنَايَا جَوْكُوئِي السَّلَامُ لَأَنَّ وَه سَلَامَت رَهْ بَا (مسلمان اس کے جان اور مال کو نقصان نہیں پہنچائیں گے)

أَيْنَ وَادِي السَّلَامِ قَالَ ظَهَرَ الْكُوفَةُ- وادی سلام کہاں ہے فرمایا کوفہ کے پشت پر۔

أُمُّ سَلَمَةَ- آنحضرت کی مشہور بی بی۔

أَذِخْلِي الْجَنَّةَ سَالِمًا- مجھ کو بہشت میں سلامتی کے ساتھ لے جا (یعنی عذاب سے بچا کر)۔

سَلَامَتَه- شاہ زمان حضرت شہر بانو کا لقب تھا۔ جناب امیر المومنین نے ان سے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا جہاں شاہ آپ نے فرمایا تو شہر بانو ہے۔

أَسَلَّمَ- ایک چھوٹے ستارے کا نام بھی ہے۔

يُسَلِّمُكَ إِلَى قَبْرِكَ خَالِصًا- تجھ کو تیری قبر کو سونپ دے گا اس حال میں کہ تو اکیلا ہوگا (نہ عزیز واقربا تیرے ساتھ ہوں گے نہ مال اسباب)۔

وَسَلِّمُهُ لَنَا- رمضان کو ہمارے لئے سلامت رکھ (اس کا چاند شروع اور اخیر میں صاف کھلا رہے تاکہ روزے میں شک نہ واقع ہو)۔

أَنَا سَلِّمٌ لِمَنْ سَأَلَهُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ- جو ان سے یعنی میرے اہل بیت سے صلح رکھیں ان سے میں بھی صلح رکھتا ہوں اور جو ان سے لڑیں۔ ان سے میں بھی لڑوں گا (تو آنحضرت کے اہل بیت سے لڑنے والا آنحضرت سے لڑنے والا ہے ایسا شخص کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک روایت میں أَنَا سَلِّمٌ لِمَنْ سَأَلَنِي وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَنِي ہے یعنی جو کوئی مجھ سے صلح کرے میں اس سے صلح رکھوں گا اور جو کوئی مجھ سے لڑتا چاہے میں بھی اس سے لڑوں گا۔

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ! وگر جنگ جوئی نہ دارم درنگ لَا يَطْفَهُرُ اللَّهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَيَكُونُ سَلَامًا لَنَا- اللہ تعالیٰ کسی بندے کا دل اس وقت تک پاک نہیں کرتا جب تک وہ ہمارے تابعدار نہ ہو جائے اور ہم سے صلح نہ کرے۔

حُدَّيَايَ الْحَدِيثَيْنِ شِئْتُ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ- جب دو حدیثیں ایک دوسرے کی متعارض وار ہوں اور دونوں صحیح

اگر صلح چاہتے ہو تو پھر ہم بھی جنگ کرنا نہیں چاہتے لیکن اگر تمہارا جنگ ہی کا ارادہ ہے تو پھر ہم نے بھی چوڑیاں نہیں پہنیں (م)



سَلَى - شِمِمْہ (یعنی وہ پوست جس کے اندر پچ رہتا ہے)  
سَلَى - اس پوست کا کٹ جانا عرب میں ایک مثل ہے۔  
وَقَعَ الْقَوْمُ فِي سَلَى جَمَلٍ - لوگ اونٹ کے پچہ دان  
میں پڑ گئے (یعنی ایک مشکل میں کیونکہ پچہ دان اونٹنی کا ہوتا ہے  
نہ اونٹ کا)۔

انْفَطَعَ السَّلَى فِي الْبَطْنِ - یہ پوست پیٹ ہی میں رہ  
گیا (یعنی اب کوئی حیلہ نہ رہا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب یہ پوست  
باہر آتا ہے تو پچہ سلامت رہتا ہے اور زندہ پیدا ہوتا ہے اور جب  
پیٹ ہی میں رہ جاتا ہے تو پچہ مر جاتا ہے۔

جَاءَ وَاسْلًا جَزُورٌ فَطَرَ حَوْهَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ  
وَهُوَ يُصَلِّي - ایک اونٹنی کا پچہ دان (جو سزا ہوا پڑا تھا قریش  
کے کافر لے کر آئے اور آنحضرت کی پشت مبارک پر رکھ  
دیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے) جب آپ سجدے میں گئے تو  
عقبہ بن ابی معیط ملعون نے کفار قریش کے صلاح اور مشورے  
سے یہ پچہ دان لے کر آپ کی پیٹھ پر رکھ دیا اور لگے ٹھٹھے  
مارنے۔

أَيْكُمْ يَا بَنِي بَسَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ - تم میں کون فلاں  
لوگوں کی اونٹنی کا پچہ دان لے کر آتا ہے۔ بعض نے کہا یہ پوست  
جس کے اندر پچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کو آدمی میں شِمِمْہ کہتے ہیں  
اور جانوروں میں سلا۔ مگر بات یہ ہے کہ شِمِمْہ تو پچہ پیدا ہونے  
کے بعد نکلتا ہے پچہ اس میں لپٹا ہوا نہیں ہوتا پچہ تو بہ قدرت  
الہی اسی پوست (بھلی) کو پہاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔

مَا قَرَأْتُ بَسَلًا - کبھی اس کے پیٹ میں پچہ نہیں  
ٹھہرا (یعنی کبھی اس کو حمل نہیں رہا)۔

قَرَأْتَهَا وَذَمَّهَا وَسَلَّهَا - اس کے گوبر اور خون اور پچہ  
دان میں سے۔

مَرَّ بِسَخْلَةٍ تَتَنَفَّسُ فِي سَلَّهَا - ایک بکری کے پچہ پر  
گذرے جو اپنے پچہ دان میں دم توڑ رہا تھا۔

لَا يَدْخُلُنَّ رَجُلٌ عَلَيَّ مُعِيْبَةً يَقُولُ مَا سَأَلْتُمُ الْعَامَ  
وَمَا نَتَجْتُمُ الْآنَ - کوئی مرد تم میں سے اس عورت کے پاس نہ  
جائے جس کا خاندان غائب ہو (سفر میں گیا ہوا ہو) اور یوں کہے

ہوں اور جمع نہ ہو سکے نہ مقدم مؤخر معلوم ہو۔ تو جس حدیث پر تو  
چاہے عمل کر سکتا ہے تا بعد اری کے طور پر۔

تَسَالَمٌ - مصافحہ۔

سَلِيمَانٌ - مشہور پیغمبر۔

سَالِمِيَّةٌ - ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں کا جو اللہ کو یعنی  
اس کی ذات کو ہر جگہ اور ہر مکان میں کہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل مسلمان یہی  
اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ذات الہی  
بالائے عرش بیرون از احاطہ ممکنات ہے اور علم اس کا ہر جگہ ہے۔

سَلِيْمَانِي حَالِ عَرَبِيُوں كَالْحَادِرَةِ فِي افغان كو كہتے ہیں۔  
سَلُوْ يَأْسَلُوْ يَأْسَلُوْا نَ يَأْسَلِيْ بھول جانا۔

تسکین پانا ایک واقعہ کی یاد سے غافل ہو جانا دل بہل  
جانا۔

تَسْلِيَةٌ يَأْسَلَاءٌ - تسلی دینا کسی کا رنج دور کرنا، غم غلط  
کرنا۔

تَسَلَّى - تسفی دل بہل جانا تسکین پانا۔

سَلُوَانٌ - دو اے تسکین یعنی تسکین بخش۔

سَلُوَى - شہد اور ایک قسم کا پرندہ ہے سفید جو جنگل میں  
بنی اسرائیل پر آتا تھا۔

وَتَكُوْنُ لَكُمْ سَلُوَةٌ مِّنَ الْعَيْشِ - تم کو زندگی کا چین  
ملے۔

إِنَّ اللَّهَ اتَّقَى عَلَى عِبَادِهِ السَّلُوَةَ بَعْدَ الْمَصِيْبَةِ وَلَوْ  
لَا ذَلِكَ لَأَنْقَطَعَ النَّسْلُ - اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر  
مصیبت کے بعد تسلی اتاری۔ (آدمی کو رو رو کر صبر آ جاتا ہے۔  
اگلی مصیبت بھول جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا اور برابر رنج قائم  
رہتا۔ کبھی صبر نہ آتا تو۔ انسانی نسل مٹ جاتی۔ کیونکہ مصیبت  
اور رنج سے کوئی انسان خالی نہیں۔ پھر اگر یہ رنج سدا دل میں  
رہتا تو دنیا قائم نہ رہتی۔ ہر ایک آدمی اپنے رنج میں گھٹ گھٹ  
کر ہلاک ہو جاتا۔ دنیا کے سب کا رو بار بند ہو جاتے)۔

سَلَانِي مِنْ هَيْمِي - میرا رنج بھلا دیا مجھ کو تسلی دی۔



سَمُوا اللَّهَ وَذَنُوبَهُمْ سَمَتُوا - (کھانے کے وقت) اللہ کا نام لو اور اپنے پاس سے کھاؤ (دوسرے کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ) اور (کھانے کے بعد) کھلانے والے کے لئے دعا کرو (کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تیرے روٹی رزق میں ترقی کرے) یا یوں کہے اَللّٰهُمَّ اطْعِمْنَا مِنْ اَطْعَمْتَنِيْ وَاسْقِنِيْ مِنْ سَقَاتِنِيْ - جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔

تَسْمِيْتُ الْعَاطِسِ - چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا (یہ حکم اللہ کہنا) بعض نے کہا یہ سمت سے نکلا ہے بہ معنی اچھی شکل اور ہیات کے تو معنی یہ ہوگا چھینکنے والے کے لئے یوں دعا کرنا اللہ تعالیٰ تیری شکل اور وضع اچھی رکھے۔ کیونکہ چھینکنے وقت آدمی کی صورت بگڑ جاتی ہے۔ اکثر لوگوں نے تَسْمِيْتُ الْعَاطِسِ شین مجھ سے روایت کیا ہے یعنی چھینکنے والے کا جواب دینا اس کے لئے دعا کرنا۔

فَيَنْظُرُونَ اِلَى سَمِيَّتِهِ وَهَذِيْبِهِ - وہ لوگ اس اچھی شکل اور وضع کو دیکھیں (یعنی دیداری میں نہ حسن اور جمال ظاہری میں بعض نے کہا سمت سے یہاں مراد طریق اور روش ہے جیسے کہتے ہیں۔ اَلزُّمُ هَذَا السَّمِيَّتِ - اس حال کو لازم کر لے۔ فَلَا نَحْسَنُ السَّمِيَّتِ - فلاں شخص کی چال چلن اچھی ہے۔

اَلْهَدْيُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ - اچھا طریق اور اچھی چال۔

مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَذَلًا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ ابْنِ اُمِّ عَبْدِ - (حذیفہ نے کہا) ہم آنحضرت کے ساتھ خلعت اور چال اور وضع میں مشابہ عبد اللہ بن مسعود سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے (عبد اللہ بن مسعود سفر اور حضر میں ہمیشہ آنحضرت کے ساتھ رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے۔ تو ہر بات میں آنحضرت کی وضع اور روش انہوں نے اختیار کی تھی اور قرآن اور حدیث کے بھی بہت بڑے عالم تھے)۔

لَا اَذْرِيْ اَيْنَ اَذْهَبُ اِلَّا اَتَيْتُ سَمِيَّتًا - میں نہیں جانتا کدھر جا رہا ہوں۔ البتہ بیچ کی راہ پر چل رہا ہوں یا اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھ کو سیدھی راہ پر چلائے یا اپنی گمان اور انکل

اس سال تو تم نے اپنے جانور کے بچہ کا پوست ہی نہیں لیا نہ تمہارا جانور جتا۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں ماسلا تم تھا۔ ہمزے کے ساتھ یعنی تم نے اب کے سال گھی نہیں نکالا ہمزے کو گرا دیا اور الف کو یا سے بدل دیا۔

بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ جُدَدٌ فَالْقَى الْمُسْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَانًا فَيَقِفُوا بِهَا ثِيَابَهُ - ایسا ہوا آنحضرت ﷺ مسجد حرام میں نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے تھے۔ اتنے میں (کجمنت) مشرکوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان پھینک مارا اور آپ کے کپڑے بھر دیئے (خراب کر دیئے۔ خدا ان سے سبھے) کہتے اس شرارت کی بھی کوئی حد ہے آخر اس کا بدلہ پایا۔ مسلمانوں کے ہاتھوں سے خوب جوتے کھائے مارے گئے۔ تو کتوں کی طرح ان کی لاشیں اندھے کتوں میں ڈال دی گئیں۔ نہ گور نصیب ہوئی نہ کفن۔

سَمَا کی جمع اَسْمَاءٌ جیسے سَبَبٌ کی جمع اَسْبَابٌ ہے۔

### بَابُ السِّينِ مَعَ الْمِيمِ

سَمَاءٌ - سایہ۔

سَمَوَاءٌ - ایک یہودی جو عہد پورا کرنے میں ضرب المثل ہو گیا۔

عرب لوگ کہتے ہیں اَوْفَى مِنَ السَّمَوَاءِ - سمول سے زیادہ وعدے کا سچا۔

سَمَاءُ الْخَلْ - سر کے کے کچرے کے ساتھ کبھی بھی نکل آئی۔

سَمْتٌ - طریقہ بیچ کا راستہ اچھے لوگوں کی شکل اور خلعت اپنے گمان پر راستہ چلنا قصد کرنا ایک بات یارائے تیار کرنا۔

تَسْمِيْتُ - ایک راستہ لازم کر لینا کسی چیز پر اللہ کا نام لینا دعا کرنا جیسے تَسْمِيْتُ ہے شین سے۔

سَمْتُ الرَّأْسِ - آسمان کا وہ نقطہ جو سر کے مقابل ہو۔

سَمْتُ الْقِبْلَةِ - افق کا وہ نقطہ کہ جب آدمی اس کی طرف رخ کرے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔

## لَعَلَّ الْحَدِيثَ

سب جھوٹے ٹھگ ہیں ان کی صحبت سے بھاگنا چاہئے، چہ جائے کہ ان کو مرشد یا پیر بنا نایا ان سے بیعت کرنا جب تم کسی درویش یا عالم کو دیکھو تو اس کا امتحان یوں کر لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو شرع شریف کے مطابق ادا کرتا ہے یا نہیں۔ اگر ان میں سے کسی بات میں خلل پاؤ۔ مثلاً دیکھو کہ اس میں غرور ہے یا دنیا کی طرح ہے یا مالداروں کی خوشامد کرتا ہے یا دنیا داروں کی یہ نسبت نیک اور مفلس مسلمانوں کی زیادہ تعظیم اور خاطر داری کرتا ہے یا بادشاہ اور امیروں کے ملاقات کی خواہش رکھتا ہے یا دنیا کے لئے اللہ کے بندوں سے جھگڑتا ہے یا لٹم نالشا مقدسے چلاتا ہے یا دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے یا دوسرے مولویوں اور درویشوں سے اپنی تین بڑھ چڑھ کر جانتا ہے ان کو حقیر اور کم علم سمجھتا ہے۔ اپنے تین بڑا عالم یا بڑے مرتبہ والا فقیر خیال کرتا ہے۔ تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ تم اس کی صحبت میں رہو یا اس کو اپنا مرشد بناؤ۔ اس کی صحبت تو تم کو اور زیادہ تباہ اور برباد کرے گی۔

الزُّمُوَا سَمَّتِ اِلْ مُحَمَّدٍ - حضرت محمدؐ کے آل کی وضع اور روش اختیار کرو (کہ ہر نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر)۔  
اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ - اچھی خصلت اور اچھل چال چلن امانتداری ہر معاملہ میں سچائی حرام کاری سے پرہیز خلق خدا پر مہربانی اور شفقت رحم و کرم خوش کلامی شریں بیانی ہنس کھنسی نرمی اور عاجزی حیا اور شرم یہ نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔  
لِلْمُسْلِمِ ثَلَاثُونَ حَقًّا وَعَدَمُهَا تَسْمِيَتُ الْعَاطِسِ - ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر تیس حق ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ چھینکنے والے کے لئے دعا کرے۔

اِنَّ اَحَدَكُمْ لِكَيْدُغٍ تَسْمِيَتُ اَخِيهِ اِذَا عَطَسَ فَيَطْلُبُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی چھینک کا جواب نہیں دیتا آخرت میں اس سے باز پرس ہو گی۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز میں چھینک کا جواب دے سکتا ہے۔ یرحمک اللہ کہہ سکتا ہے۔ اسی طرح چھینک کے بعد الحمد للہ کہہ سکتا ہے درود

اور رائے سے ایک طرف کو جا رہا ہوں۔  
حَتَّى تَحْقُقَتِ السَّمْتَانِ - دونوں صفیں ثابت ہو گئیں (یعنی محمد اور احمد دونوں نام آپ پر صادق آئے جو اگلی کتابوں میں مذکور تھے)۔

وَيَسْمَتُ فِي مَلَانِيَهٗ - اپنی چادر میں اچھے لوگوں کے وضع رکھتے تھے۔

حَصَلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مَنَافِقِ حُسْنِ سَمْتٍ وَلَا فَهْمِهِ فِي الدِّينِ - دو باتیں مناقق میں نہیں پائی جاتیں (بلکہ وہ مومن کی نشانی ہیں) ایک تو اچھی چال چلن دوسرے دین کی سمجھ (یعنی دین کا علم) جس شخص میں یہ دونوں باتیں ہوں یعنی دین کا عالم بھی ہو اور پھر نیک روش ہو (بدکاری اور بد وضعی سے پاک ہو) وہ تو نور علی نور ہے اور پکا مومن ہے۔

مترجم کہتا ہے آدمی کی دنیا میں دو جانب ہیں ایک تو اللہ کے ساتھ دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ جب کسی نے دین کا علم حاصل کیا تو اللہ کی جانب کو پورا کیا پھر جب اس پر عمل کیا اور نیک روش اختیار کی تو بندوں کی جانب بھی پورا کر دیا ایسا آدمی اگر کسی کو مل جائے تو اس کی صحبت اکسیر سمجھے۔ یعنی عالم با عمل خدا ترس متقی پرہیز گار تہذیب سنت بندگان خدا پر مہربان اور شفقت کرنے والا مرجع۔ اور مرجع بجان بجان اللہ ایسے ہی شخص کو اپنا مرشد بنا لے اس سے بیعت کر لے۔ وہی سچا درویش اور فقیر ہے۔ باقی بڑے بڑے نام اور القاب رکھنے والے مولوی اور مشائخ شیخی کرنے والے ڈیگ مارنے والے انا دلا وغیری کا دم بھرنے والے علم اور فضیلت اور کرامات اور الہامات اور حالات اور واقعات کا دعویٰ کرنے والے اپنی تیس دوسروں سے بہتر سمجھنے والے مسلمانوں کو کافر بنانے والے کفر کے فتاویٰ بات بات میں چلانے والے علم و فضیلت ظاہر کرنے کے لئے رد و قدح میں کتابیں اور رسالے لکھنے والے۔ مجدد اور مہدی اور علامہ اور بحر العلوم اور جامع العلوم کے لقب اپنے نام کے ساتھ لکھنے والے یا ان القاب کو اپنے لئے دوسروں سے لکھوانے والے اور ان کو اپنے لئے پسند کرنے والے بہت باتیں کرنے والے بہت مناظرہ اور بحث کرنے والے۔ یہ

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لِحَاثَةِ الْحَدِيثِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

اَلسَّمَاخُ رِبَاخٌ۔ معاملات میں نرمی کرنا نفع دیتا ہے (جو شخص خرید و فروخت میں سخت گیری نہیں کرتا اس کی تجارت میں برکت ہوتی ہے۔ کیونکہ لوگ اس کی دوکان سے بہت مال خریدتے ہیں اور جو سوداگر سخت گیر ہوتا ہے۔ دین لین میں سختی کرتا ہے اس نے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

أَذِنَ آذَانًا سَمَحًا۔ سادی سیدی اذان دے (اس میں گانے کی طرح تال سر نکالنا حرفوں کو بڑھانا لمبا کرنا سنت کے خلاف ہے)۔

سَمَحًا سَمَحًا سَهْلًا۔ آنحضرتؐ سخی اور نرم مزاج تھے (خوش خلق)۔

الضَّرُّ وَالسَّمَاخَةُ۔ صبر اور سخاوت (یعنی گناہوں سے صبر اور نیکیوں میں ہمت اور جوان مردی)۔

لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِعُزُوجِهِ۔ آنحضرتؐ منی سے لوٹتے وقت اٹھ یعنی محب میں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں اپنا سامان زانا نہ وغیرہ چھوڑ جائے کہ مکہ سے مدینہ کو۔ نکلنا آسان ہو (نہ اس لئے کہ محب میں ٹھہرنا حج کا کوئی رکن ہے)۔

وَالِكُنْ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ۔ میں دشوار اور مشکل شریعت دے کر نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ سیدی سادی آسان شریعت دے کر۔

خِيَارُكُمْ سَمَحًا وَكُمُ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نرم مزاج ہیں (علیم اور برباد)۔

السَّمَاخَةُ الْعُدْلُ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ۔ ساحت کیا ہے تنگی اور فراخ دستی دونوں حالتوں میں خرچ کئے جانا (اور اللہ کے فضل و کرم پر اعتماد رکھنا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے اَلسَّمَاخَةُ إِجَابَةُ السَّائِلِ وَبَدَلُ النَّائِلِ۔ ساحت کیا ہے سائل کا سوال پورا کرنا (اس کو خالی نہ پھرانا اور اللہ کے دین کا خرچ کرنا)۔

سَمَحُ الْكُفَّيْنِ نَقْيُ الطَّرْفَيْنِ۔ ہاتھوں کے داتا زبان اور شرمگاہ کے پاک۔

سَمَحَاتِي۔ دماغ کی وہ جھلی جو بڑی لے اور پر ہوتی ہے اور اس زخم کو بھی کہتے ہیں جو اس جھلی تک پہنچ جائے۔

شریف پڑھ سکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ امامیہ اور بعض علمائے اہل حدیث کا مذہب ہے اور احناف کے نزدیک ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

دُعَاءُ السَّمَاتِ۔ جس کو دعائے شہور بھی کہتے ہیں۔ امام جواد سے منقول ہے۔ کہتے ہیں یہ دعا تیرہ ہدف ہے اور اس میں اسمِ اعظم مندرج ہے واللہ اعلم۔

سَمْعٌ۔ چکنا۔ بدمزہ۔

سَمَاجَةٌ بِمَعْنَى قَبْلِحَةِ۔ برائی بد وضعی۔

تَسْمِيحٌ۔ برباد وضع بد صورت کرنا۔

عَاثٌ فِي كَلْبِي بَجَارِحَةٍ مِّنْهُ جَدِيدٌ بَلِي سَمَجَهَا۔ اس کے ہر عضو میں ایک نئی آفت اٹھ کھڑی ہوئی ہے جس نے اس کو بد صورت کر دیا ہے۔

سَمَحٌ يَأْسَمَاحُ يَأْسَمَاحَةٌ يَأْسَمُومُحٌ يَأْسَمُومُحَةٌ يَأْسَمَاحُ۔ سخاوت کرنا دینا۔ مراد پوری کرنا۔ نرم ہونا سخی ہونا۔

سَمَحٌ يَأْسَمَحُ۔ سخی ہونا۔

تَسْمِيحٌ۔ آہستہ چلنا۔ جلدی چلنا بھاگنا نرمی کرنا نرم ہونا۔

إِذَا لَمْ تَجِدْ عِزًّا فَسَمَحُ۔ جب تجھ کو زور نہ ہو تو نرمی اور ملاحت کر (عاجزی اور شریں کلامی سے اپنا کام نکال لے)۔

مُسَامَحَةٌ۔ نرمی کرنا، درگزر کرنا چشم پوشی کرنا، بخش دینا، غلطی کرنا۔

أَسْمَحُو الْعَبْدِيُّ كَمَا سَمَّاهِ إِلَى عِبَادِهِ۔ میرے بندے پر ویسی ہی بخشش کرو (اس کی خطاؤں سے درگزر کرو) جیسے بخشش وہ اپنے غلاموں پر کرتا تھا۔

سَمَحٌ اور أَسْمَحٌ کا ایک ہی معنی ہے بعض نے کہا أَسْمَحٌ کا معنی تابعدار ہوا اِسْمَحُ يُسْمَحُ لَكَ۔ تو بندگانِ خدا پر نرمی کر اللہ بھی تجھ پر نرمی کرے گا تو بندوں کی خطا معاف کرتا رہ اس سے رحم و کرم کے ساتھ پیش آ تو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو گا۔

## لغات الحدیث

متوجہ ہو کر نہیں سنتے۔ کرمانی نے کہا ان مشرکوں کی عادت تھی کہ جب قرآن سنتے تو گانے لگتے۔ تاکہ آنحضرتؐ بھول جائیں اور دوسرے لوگ اس کو سن نہ سکیں۔

إِنَّ رَجُلًا كَانَ يُسَمِّدُ أَرْضَهُ بَعْدَ زَيْدِ النَّاسِ - ایک شخص اپنی زمین میں (کھاد کے طور پر) آدمیوں کا پانچواں ڈال دیتا کرتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم میں کوئی اس بات سے راضی ہے کہ اس کی پیداوار لوگوں کو کھلائے۔

سَمَادٌ - کھاد جیسے گوبر لید وغیرہ۔

إِسْمَادٌ رَجُلٌ - اس کا پاؤں سوچ گیا۔

إِسْمَادٌ أَوْرِ اسْمَادٌ - ہلاک ہوا تباہ ہوا۔

سَمَادِيٌّ - وہ کالے کالے ٹیکے جو ضعف بصارت میں یا نشکی حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔

إِسْمَدٌ بَصْرَةٌ - اس کی آنکھ میں سادیر ہو گئی۔

سَمْدُورٌ - بادشاہ۔

سَمْنَدٌ - ایک کیرا جو آگ میں رہتا ہے۔ اس کو سَمْنَدٌ بھی کہتے ہیں۔

سَمِيدٌ - میدہ جیسے سَیْدٌ دال مہملہ سے۔

سَمِيدٌ عٌ - سردار کریم النفس شریف اس کی جمع سَمَادِعٌ ہے۔

سَمِيدٌ عٌ - دال مہملہ سے غلط ہے۔

سَمْرٌ یا سَمُورٌ - جاگنا رات کو باتیں کرنا، گرم سلائی سے آنکھیں پھوڑنا، پانی ملا کر نرم کرنا چھوڑ دینا، چرنا، پینا، کیلوں سے مضبوط کرنا جیسے تَسْمِيرٌ ہے۔

مَاسَمَرٌ السَّمِيرِيُّ یا سَمُورٌ السَّمِيرِيُّ - یعنی ہمیشہ جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے۔

مُسَامِرَةٌ اور تَسَامُرٌ - رات کو باتیں کرنا۔

إِنَّهُ كَانَ أَسْمَرَ اللَّوْنِ - آنحضرتؐ کا رنگ گندمی تھا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ سفید سرخی ملا ہوا اور دونوں روایتوں میں جمع یوں کیا ہے کہ دھوپ میں آپ کے جسم کا رنگ گندمی معلوم ہوتا اور کپڑوں میں سفید۔

يُرْدُّهَا وَيَرُدُّهَا مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ - جس بکری کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکا دینے

سَمْحُوقٌ - لبابھجور کا درخت۔

سَمَاحِيٌّ الْعَيْمِ - ابر کے باریک باریک ٹکڑے۔

سَمْعٌ - کلنا کان کے سوراخ میں مارنا۔

كَانَ يُدْخِلُ أَصْبَعِيهِ فِي سَمَاحِيهِ - آنحضرتؐ وضو میں اپنی دونوں انگلیاں کانوں کے دونوں سوراخوں میں ڈالتے۔

أَذْضِرَبَ عَلَيَّ أَسْمِخِيهِمْ - ان کے کان تھپک دیئے گئے (وہ سو گئے)۔

سَمْدٌ - ہمیشہ۔

سَمُودٌ - غرور سے سرا دینا کرنا تیز چلنا ماہر ہونا، حیران ہو کر کھڑے رہنا، غافل ہو جانا، سرائٹھانا۔

تَسْمِيدٌ - بال موٹا ڈالنا جیسے تَسْبِيدٌ ہے۔

إِسْمِيدٌ - غصہ سے پھول جانا۔

سَمِيدٌ - میدہ۔

إِنَّهُ خَرَجَ وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُونَهُ لِلصَّلَاةِ فِيمَا فَقَالَ مَالِي أَرَأَيْكُمْ سَامِدِينَ - حضرت علیؓ باہر نکلے لوگ کھڑے

کھڑے نماز کے لئے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ فرمایا مجھ کو کیا ہوا میں تم کو سامد دیکھتا ہوں (سامد کہتے ہیں اس شخص کو جو سر اٹھائے بیٹا باہر نکالے کھڑا ہوا ہو یا ہکا بکا حیران ہو کر کھڑا ہو)۔

غرض یہ ہے کہ میرے نکلنے سے پہلے تم لوگ کیوں کھڑے ہوئے۔ حکم تو یہ ہے کہ جب امام باہر آئے تب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوں۔ ورنہ بیٹھے رہیں۔

مَا هَذَا السَّمُودُ - یہ سامد رہنا کیسا؟ بعض نے کہا سَمُودٌ سے مراد یہاں غفلت اور بیہوشی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ أَي مُسْتَكْبِرُونَ - اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا وانتم سامدون اس کا معنی یہ ہے تم غروری ہو گھمنڈی اور زرخسری نے نقل کیا ہے کہ حمیر قبیلہ کے عمارہ میں اس کا معنی یہ ہے تم گاتے رہتے ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

أَسْمِدِيٌّ لَنَا - یعنی کچھ ہم کو سنانے کے لئے گا۔ جلالین میں ہے وانتم سامدون کا معنی یہ ہے کہ تم غافل رہتے ہو۔

کرنے والوں کو سَمَارٌ اور سَامِرٌ کہتے ہیں۔

اَلسَّمْرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ - عشا کی نماز کے بعد گپ شب (ہاتیں) کرنا آنحضرت نے اس سے منع فرمایا اس لیے کہ ہونا موت کی بہن ہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر الہی کے بعد مرے یا اس لیے کہ ایسا کرنے سے تہجد کے لیے آنکھ نہ کھلے گی) اصل میں سر چاندنی کے رنگ کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ ایسی راتوں میں ہاتیں اور گپ شب کیا کرتے۔

لَا أَطْوِرُهُ مَاسَمِرٌ سَمِيرٌ - میں تو اس کو کبھی ماننے والا نہیں جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے یا جب تک دنیا قائم ہے۔ یعنی زمانہ سمیر زمانہ کبھی کہتے ہیں۔  
لَا أَفَعَلُهُ مَاسَمِرٌ اِنَّا سَمِيرٌ - میں تو یہ نہیں کرنے کا جب تک سمیر یعنی زمانہ کے دونوں بیٹے (رات اور دن) قائم ہیں۔

كَانَ يَسْمُرُ عِنْدَهُ - رات کو ان کے پاس داستان کہتے (قصے افسانے بیان کرتے)۔

سَمِيرٌ - داستان گو جورات کو دکھاتیں بیان کرے۔

اَسْلُ سَمْرٌ - گندم گوں برچھے (نیزے)۔

اَسْمِرَانٌ - پانی اور گیہوں یا پانی اور نیزہ۔

مَسْمُورٌ - سخت بدن دہلا۔

سَامِرَةٌ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - میں نے حضرت علیؑ سے رات کو باتیں کیں۔

سَمُورٌ - ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوشیش بناتے ہیں۔

فَاتِي سَمْرَةٌ فَاسْتَضَلَّ بِهَا - ایک سمرہ کے درخت کے تلے آئے اس کے سایہ میں بیٹھے۔

مِسْمَارٌ - کیل مسامیر جمع۔

سَمُرُ الْعَجَايِبِ - گندم گوں پاؤں کے پٹھوں والے۔

سَمْسِرَةٌ - خرید و فروخت کرنا دلالی کرنا۔

كُنَّا نَسْمِي السَّمَايِرَةَ عَلَيَّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمَّانَا التَّجَارَ - آنحضرت کے زمانہ میں لوگ ہم کو سمسار کہا کرتے۔ آپ نے ہمارا نام تاجر رکھا (سمسار وہ شخص جو بائع

کے لئے) تو خریدار کو اختیار ہے (دودھ دوہنے کے بعد جب اس کا حال معلوم ہو جائے کہ وہ بکری بائع کو پھیر دے اور (دودھ کے بدل) ایک صاع کھجور کا دے دے نہ گیہوں کا) یعنی گیہوں دینا اس کو ضروری نہیں عرب میں گیہوں بہ نسبت کھجور کے گراں ہیں۔ اگر اپنی خوشی سے ایک صاع گیہوں کا دے دے تو وہ اور بات ہے۔ ایک روایت میں صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمُوءَءَ ہے۔ یعنی ایک صاع اناج کا دے دہے نہ گیہوں کا۔ ایک روایت میں مِّنْ طَعَامٍ سَمْرَاءَ ہے۔ یعنی گیہوں کا ایک صاع دے دے۔ ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے رَدًّا مِثْلِي لَسِنِهَا قُمْحًا - جتنا دودھ لیا ہوا اس کا دو گنا گیہوں دے دے۔

فَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ - ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی (اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی مسلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اس کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر زبان میں کانٹے چبوا کر اس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے)۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُسْكِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُسْمِرْهَا - ایک روایت میں فَلْيُسْمِرْهَا ہے شین مجھ سے یعنی جس کا جی چاہے اس کو رکھے اور جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے۔

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا هَذَا السَّمْرُ - ہمارے کھانے کو سوا سمر کے اور کچھ نہ تھا۔ سمر اسم جمع ہے سمرہ کی۔ سمرات اس کی جمع ہے وہ ایک کانٹے دار درخت ہے عرب کا اس کے پھل کھاتے ہیں يَا اَصْحَابَ السَّمْرَةِ - اے سمرہ کے لوگو۔ یعنی وہ صحابہ جنہوں نے اس درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت کی تھی۔ یعنی بیعت الرضوان۔

اِذْ جَاءَ زَوْجُهَا مِنَ السَّامِرِ - اتنے میں اس کا خاوند رات کو باتیں کرنے والوں میں سے آن پہنچا۔ سامر اسم جمع ہے جیسے باقر اور حامل یعنی گائیں اور اونٹ عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَمْرَ الْقَوْمِ يَسْمُرُونَ فَهَمُّ سَمَارٌ اور سَامِرٌ - یعنی لوگ رات کو باتیں کرتے رہے یا باتیں کر رہے ہیں۔ ان بات

## لَعَلَّ الْخَرِيصَ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

سِمْطُ کی جمع ہے۔ یعنی وہ دھاگہ جس میں موتی یا نگ پروئے ہوں خالی دھاگے کو سک کہیں گے۔

رَأَيْتُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَ أَسْمَاطٍ - میں نے آنحضرتؐ کو ایک ہی تلے کی جوتی پہنے دیکھا یہ جمع ہے سمیٹ کی یعنی ایک تلے کی جوتی جس میں دوسرا تلاما لاکر سی ہوئی نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔

نَعْلُ أَسْمَاطٍ - جیسے ثَوَابٌ أَخْلَاقٍ اور بُرْمَةٌ أَعْشَارُ کہتے ہیں۔

حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ - صف کے کنارے تک سلام کیا (یعنی سب لوگوں کو جو آپ کے دونوں جانب بیٹھے تھے)۔

لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ سِمَاطِينَ - ہم صف باندھ کر دونوں کناروں سمیت بہشت میں داخل ہوں گے۔

سِمَاطٌ - کھجور کے درختوں یا آدمیوں کی قطار اس کے دونوں کنارے۔

بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ - دونوں صفوں کے درمیان گناہ فی السِّمَاطِ صف میں تھا۔

فَصَفَّ النَّاسُ لَهُ سِمَاطِينَ فَلَبَّى الْحَجَّ - آنحضرتؐ میدان میں پہنچے لوگ آپ کے سامنے دو صف ہو گئے آپ نے حج کی لبیک کہی۔

فَقَامُوا يَعْنِي الْحُجَّابَ وَالْبُؤَابَ سِمَاطِينَ - چونکہ ار اور دربان دو صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے (امام حسن عسکریؑ کے آنے کے ساتھ ہے)۔

بَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَسْجِدَهُ بِالسِّمِيطِ ثُمَّ زَيْدٌ فِيهِ فَبَنَاهُ بِالسِّمِيطَةِ ثُمَّ زَيْدٌ فِيهِ فَبَنَاهُ بِالْأَنْثَى وَالذَّكْرُ - پہلے آنحضرتؐ نے اپنی مسجد ایک اینٹ کی بنائی۔ پھر بڑھا کر ڈیزہ اینٹ کی پھر بڑھا کر زیادہ جوڑ کر (یعنی دو دو اینٹ)۔

هُمْ عَلَى سِمَاطٍ وَاحِدٍ - وہ سب ایک ہی طرز اور روش کے ہیں۔

مَا سَمِطْتُ بِهِ - جس سے آراستہ کی گئی۔ سَمِعُ يَسْمَعُ - سنا۔

اور مشتری کے درمیانی ہو کر معاملہ کرانا ہے۔ ہمارے ملک میں اس کو دلال کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ سمسار اور ہے دلال اور ہے)۔

لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارٌ - جو کوئی دیہات سے آئے تو شہر والا اس کا درمیانی نہ بنے (یعنی اس کا مال بکوادینے میں بلکہ خود اسی کو بیچنے دے۔ اس میں یہ مصلحت ہے کہ شہر والا نرخ سے واقف ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مالک ارزن بیچنا چاہے۔ یہ اس کو مہنگا بیچنے کی رائے دے اور شہر والوں کو تکلیف پہنچے)۔

سَمْسِمَةٌ - دوڑنا۔

سَمَاسِمٌ - لومڑی اور ہر چیز جو سبک اور تیز جانے والی ہو۔

سَمْسِمٌ - لومڑی۔

سَمْسَامٌ - بھیڑ یا ہیرا ہر چیز سبک اور تیز۔

فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا قَدْ امْتَحَشُوا كَأَنَّهُمْ عِيدَانٌ السَّمَاسِمِ - وہ لوگ دوزخ سے طے بننے لگیں گے۔ گویا تل کی لکڑیاں ہیں (وہ سوکھ کر کالی ہو کر رہ جاتی ہیں۔ بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَسِيمِ - یعنی شیشم کی لکڑیوں کی طرح کالے لکڑے ہو کر)۔

سَمَطٌ - گرم پانی ڈال کر بال نوچنا لڑکا دینا تیز کرنا۔

سُمُوطٌ - خاموش رہنا بگڑ جانا۔

تَسْمِيطٌ - چپ رہنا۔ چھوڑ دینا۔

سِمْطٌ - ہار گینے یا موتیوں کا۔

سِمَاطٌ - دسترخوان۔ صف۔

مَا أَكَلْتُ شَاةً سَمِيطًا - آپ نے بال نوچی ہوئی سموچی بھی ہوئی بکری نہیں کھائی۔

شَاةٌ مَسْمُوطَةٌ - کھال سمیت بھی ہوئی بکری جس کے بال گرم پانی سے نکال لیے گئے ہوں۔ یہ امیر اور عیش پسند لوگوں کا کھانا ہے۔ طبی نے کہا کھال نکال کے بعد جو بکری بھی جائے اس کو خط کہتے ہیں۔

مِنْ سَمِطِ اللَّالِي - موتیوں کی لڑیوں میں سے یہ

کہ تو ان جاہلوں کو نہیں سمجھا سکتا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے جاہل بنایا ہے۔ تو یہ آیت اس حدیث کے خلاف نہ ہوگی۔ ما انتم باسمع من هولاء۔ یعنی تم ان سے زیادہ نہیں سنتے جو آگے مذکور ہوگی۔)

أَجَى السَّاعَاتِ أَسْمَعُ۔ کونسا وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے یعنی زیادہ قبول ہوتی ہے اس وقت قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔

فَسَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمًا لَمْ أَسْمَعْ قَطُّ قَوْلًا أَسْمَعُ مِنْهُ۔ میں نے آپ کا ایسا کلام سنا کہ اس سے بڑھ کر فصاحت بلاغت والا یا دل پر چوٹ ڈالنے والا کلام کبھی میں نے نہیں سنا۔ مَنْ سَمِعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ سَمِعَ خَلْقِهِ۔ جو شخص لوگوں کو اپنے نیک کام سنانا چاہے گا (شہرت اور ناموری کا طالب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ بھی جو اپنی مخلوقات کی سنتا ہے۔ اس کا حال لوگوں کو سنائے گا۔ ایک روایت میں سَمِعَ خَلْقِهِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کا حال اپنی مخلوقات میں سے جو سننے والی ہے اس کو سنائے گا ایک روایت میں سَمِعَ خَلْقِهِ ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کا حال اپنی مخلوقات کے کانوں کو سنائے گا۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام صرف شہرت اور ناموری کے لئے کرے گا نہ خدا کی رضامندی کے لئے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا حال اپنی مخلوقات پر کھول دے گا کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے ریا کار ہے۔ بعض نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن صرف اس کے نیک کاموں کا ثواب اس کو سنا دے گا اور دے گا نہیں۔ تو اس کے نیک کاموں کا بدل اس کو یہی ملے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی زبانی اس کو خوش کر دے گا۔ دینے لینے کا کیا ذکر جیسے ایک شاعر نے ایک قصیدہ ایک بادشاہ کی تعریف میں لکھا اس کو سنایا خوش کیا۔ بادشاہ نے کہا واہ واہ میں تجھ کو کل ایک لاکھ روپیہ اس کے صلہ میں دوں گا۔ جب دوسرے روز وہ شاعر روپیہ مانگنے آیا تو بادشاہ نے کہا۔ تو مجب بیوقوف ہے۔ ارے تو نے زبانی باتوں سے مجھ کو خوش کیا تھا۔ میں نے بھی ایک بات کہہ کر تجھ کو خوش کر دیا۔ دین لینے سے کیا مطلب۔ بعض نے کہا: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حال سب لوگوں کو سنائے

تَسْمِعُ اور اِسْمَاعُ۔ سنانا۔

سَمَاعُ۔ سنانا اور ذکر جو سنا جائے اور جو امر خلاف قیاس عرب کی بول چال میں ہو۔

یَسْمَاعُ۔ گانا۔

سَمِيعٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی ہر بات کا سننے والا نزدیک ہو یا دور اور پکار کر کہی جائے یا آہستہ یہ ایک صفت خاصہ الہی ہے جیسے بصیر۔ ہر چیز کا دیکھنے والا۔

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے وہ اس کی سنتا ہے۔ اس کی دعا اور حاجت پوری کرتا ہے۔ یہاں سماع بمعنی قبول کرنے کے ہے جیسے کہتے ہیں۔

اِسْمَعُ دُعَائِي۔ میری دعا قبول کر میرا سوال پورا کر۔ قُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ۔ ربنا ک الحمد کہو اللہ تعالیٰ سن لے گا (یعنی سبح اللہ سن حمدہ کے بعد امام اور مقتدی دونوں کہیں اہل حدیث کا مذہب یہی ہے)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔ تیری پناہ اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

سَمِعَ سَمِعَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَاغِهِ عَلَيْنَا۔ سننے والے کو چاہئے کہ سن لے اور گواہ کو چاہئے کہ گواہ رہے ہم نے اللہ کی تعریف کی اس نعت پر جو اس نے ہم کو عطا فرمائی یا اس کی آزمائش اور امتحان پر۔ تو بلا عرب کی زبان میں خیر اور شردونوں میں مستعمل ہوتی ہے۔ سَمِعَ سَمِعَ ہے یعنی سننے والا اس کو دوسروں کو پہنچا دے۔ بعض نے کہا سَمِعَ سَمِعَ کا ترجمہ یوں ہے کہ سننے والے نے سن لیا۔ جو ہم نے اللہ کی تعریف کی۔

إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمُؤْمِنِي۔ تو مردوں کو (یعنی کافروں کو) اسلام نہیں قبول کرا سکتا اس آیت سے سماع موتی کی نفی نہیں نکلتی جیسے حضرت عائشہ نے خیال کیا کیونکہ اسماع سے یہاں سماع اجابت مراد ہے۔ جیسے اسمع غیر مسمع میں اور متعدد احادیث سے سماع موتی ثابت ہے جیسے اوپر گذر چکا اور اہل حدیث کے بڑے بڑے امام جیسے ابن تیمیہ اور ابن قیم ہیں (اس کے قائل ہیں صرف حنفیہ اور معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے انک لا تسمع الموتی کا معنی یہ ہے

بات اور تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بعض اوقات کسی کے دل کی بات کی خبر کر دیتا تھا دوسرے لوگوں کا یہ منصب نہیں۔

أَتَرُونِي أُمَّلَّمْتُ سَمْعَكُمْ - کیا میں تم کو سنانا ہوا ان سے بات کروں (یعنی مجھ کو حضرت عثمانؓ سے جو کہنا چاہئے وہ کہتا رہا ہوں۔ ان کو سمجھاتا ہوں۔ تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کہوں تم سننے رہو یہ کیا ضروری ہے۔ ایک روایت میں اَلَا سَمْعَكُمْ ہے ایک میں اَلَا بِسَمْعِكُمْ ایک میں اُسْمِعْكُمْ ہے یعنی تم چاہتے ہو کہ میں ان سے بات ہی نہ کروں مگر تم کو سنا کر۔

لَا تُخْبِرُ اخْتِي فَتَسْبِعَ أَخَابَكَرَ بَنَ وَأَبِلِ بَيْنَ سَمْعِ الْأَرْضِ وَبَصْرَهَا۔ اس بات کی خبر میری بہن کو مت کرو و بکری قبیلے والے کے ساتھ ساری زمین والوں کو سنا دے اور دکھا دے عرب لوگ کہتے ہیں۔

خَرَجَ بَيْنَ سَمْعِ الْأَرْضِ وَبَصْرَهَا۔ یعنی بن سوچے سمجھے کہ کہاں جائے گا یوں ہی نکل کھڑا ہوا۔

الْفِي نَفْسَهُ بَيْنَ سَمْعِ الْأَرْضِ وَبَصْرَهَا۔ اپنی تئیں ایسے مقام میں ڈال دیا جس کا حال کچھ نہیں جانتا۔ زختری نے کہا یہ تمثیل ہے۔ یعنی ان کا کلام زمین کے سوا اور کوئی نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔

مَلَاءَ اللَّهُ مَسَامِعَهُ۔ اللہ نے اس کے کان بھر دیئے (وہ کچھ نہیں سنتا) یہ مَسْمَعٌ کی جمع ہے یا سَمْعٌ کی۔

إِنَّ مُحَمَّدًا أَنْزَلَ يُثْرِبَ وَإِنَّ حَبِيقَ عَلَيْكُمْ نَفِثُمُوهُ نَفَى الْقُرَادِ عَنِ الْمَسَامِعِ (ابو جہل نے قریش سے کہا) دیکھو محمدؐ یثرب یعنی مدینہ میں جاگراترے ہیں وہ تم پر بہت غصے ہیں کیونکہ تم نے تو ان کو ایسا نکال کر پھینک دیا۔ جیسے چھڑی (گو جڑی) جانوروں کے کانوں پر سے نکال کر پھینک دیتے ہیں (کان پر بال کم ہوتے ہیں تو گو جڑی اس پر سے پوری صاف نکل آتی ہے۔ کوئی حصہ اس کا کان پر باقی نہیں رہتا۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے حضرت محمدؐ کو مکہ میں سے ایسا نکالا کہ ان کا کوئی تعلق اس سرزمین سے باقی نہیں رکھا۔ ہندی کے محاورہ میں یوں بولتے ہیں جیسے دودھ میں سے کھی یا آنے میں سے بال نکال ڈالتے ہیں)۔

گا۔ اس کو فضیحت کرے گا کہ اس نے یہ نیک کام میری رضا مندی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ریا کار اور مکار اور شہرت اور ناموری کا طالب تھا۔

مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ۔ جو شخص لوگوں کے عیب دوسروں کو سنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب دوسروں کو سنائے گا (یعنی چاہ کن را چاہ در پیش جو شخص دوسرے مسلمانوں کی غیبت اور عیب جوئی کرے گا اس کو بدنام کرے گا وہ خود بھی اسی بلا میں پھنسے گا ذلیل و خوار ہوگا جیسے ہندی میں کہتے ہیں بڑا بول نہ بولو تم کو بھی وہی پیش آئے)۔

إِنَّمَا فَعَلَهُ سَمْعَةً وَرِيَاءً۔ اس نے یہ کام لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لئے کیا (نہ خدا کی رضا مندی کے لئے)۔

فائدہ:- ریا کاری دل کی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوتی ہے۔ اگر نیک کام کرنے والے کی یہ نیت ہوگی تو اس کا عمل ضائع ہوگا۔ آخرت میں کچھ ثواب اس کو نہیں ملے گا۔ پر دوسرے کسی مسلمان کو اس کی نسبت یہ کہنا کہ یہ مخلص نہیں ہے ریا کار ہے شہرت اور ناموری کا طالب ہے۔ ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ ایک گناہ عظیم ہے اور ایسا کہنے والا سخت حاسد اور شقی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ نیک کاموں کے بجالانے میں لوگوں کا دل ٹوٹ جائے اس سخت کو کسی طرح چین نہیں حسد میں جل رہا ہے۔ اگر کوئی برا کام کرے۔ تو اس کو برا کہتا ہے اگر نیک کام کرے۔ جب بھی اس کو برا کہتا ہے ریا کار اور مکار قرار دیتا ہے گویا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا دل ٹوٹ جائے۔ وہ اس ڈر سے جو کچھ نیک کام کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں کہ لوگ ہم کو ریا کار قرار دیں گے۔ پس یہ شخص مناع للظہیر معتدا شیم ہوا نہیں اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ نیکی کرنے والوں کی تعریف اور ستائش کرے تاکہ ان کا دل بڑھے اور زیادہ نیکی کریں باقی دل کی کیفیت اس سے تم کو کیا غرض وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے اگر ان کی نیت خالص ہے تو آخرت میں ثواب پائیں گے ورنہ ثواب سے محروم رہیں گے اور آنحضرتؐ نے جو اس حدیث میں فرمایا کہ اس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا تو آپ کی



اور تحریف کے نقل کیا ہے۔)

عَدَابًا تَسْمَعُهُ الْبُهَائِمُ۔ مردوں پر قبروں میں ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے (ان مردوں کا چیخنا چلانا یا عذاب کی آواز) سنتے ہیں (اس حدیث سے بھی سماع موتی کی تائید ہوتی ہے۔)

قَالَ أَبُو رَزِينٍ يَسْمَعُونَ قَالَ يَسْمَعُونَ وَلَكِنْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔ ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں پر جواب نہیں دیتے (اس سے زیادہ صاف سماع موتی کے ثبوت کے لئے اور کیا دلیل ہوگی۔)

كُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَنْصُرُ بِهِ وَيَدُهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا۔ میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اس آدمی میں طول کر جاتا ہے جیسے طولیہ بید بیوں کا مذہب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی عضو حرکت نہیں کرتا۔ مگر اسی کام میں جس میں اللہ کی رضا مندی ہے یعنی سراسر شریعت کی پابندی میں ڈوب جاتا ہے۔ شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا۔ بعض نے کہا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے اعضاء سے بھی زیادہ میں اس کے حاجات اور مقاصد کو پورا کرتا ہوں اور پورا کرنے میں جلدی کرتا ہوں قاضی عیاض نے کہا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کو تجرید اور تفرید اور انقطاع عن غیر اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔)

میں کہتا ہوں صوفیہ کی اصطلاح میں اس کو سیرالی اللہ اور سیر عن اللہ کہتے ہیں۔

وَلَمْ تَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرَهُ۔ میں نے اس کے سوا وہاں کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کا کوئی صحابی وہاں باقی نہ رہا۔)

فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مِنْ قُرْبٍ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ۔ پھر اللہ تعالیٰ (میدان حشر میں) ان کو آواز سے

إِبْعَثْ إِلَيَّ فَلَانًا مُسْمَعًا۔ فلاں شخص کو بیڑی ڈال کر میرے پاس بھیج دے۔ مسیح بیڑی کو کہتے ہیں کیونکہ چلنے میں وہ آواز سناتی ہے۔  
مُؤْمَرًا مَلَكًا فِي لَكْوِي دَالٍ كَرِجُو آواز دیتی ہے اس کا بیان کتاب الزاء میں گذر چکا۔

سَمِعَهُ أَمْ لَا۔ سنایا نہیں۔ نا۔  
مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ۔ میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم ان سے بڑھ کر نہیں سنتے۔ (سننے میں وہ اور تم برابر ہو) مراد وہ مردے ہیں جن کی لاشیں جنگ بدر میں اندھے کنوے میں ڈال دی گئی تھیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے اور قوادہ کی یہ تاویل کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت زندہ کر دیا تھا آنحضرتؐ کا کلام سننے کے لئے بے ضرورت ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کا خطاب ارواح سے تھا اور ارواح زندہ نہیں ان کا جسم مر گیا تھا۔ روح نہیں مری تھی۔ علاوہ اس کے ظاہر ہے کہ ان کو دنیاوی زندگی اس وقت نہیں تھی۔ ورنہ حرکت کرتے یا جواب دیتے اور روحانی زندگی تو قائم تھی۔ جس کو حیات برزخی کہتے ہیں۔ پھر قوادہ کا یہ کہنا کہ اللہ نے اس وقت ان کو زندہ کر دیا تھا بے معنی ہے اور اگر ہم اس تاویل کو مان لیں تب بھی سماع موتی ثابت رہے گا۔ کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت زندہ کر دیا تھا جب آنحضرتؐ نے اس سے بات کی تھی۔ ایسا ہی کیا عجب ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جائیں اور مردے کو سلام کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن یا جز بدن میں حیات ڈال دیتا ہو اور اسی لئے سلام کرنے کا حکم ہو اور نہ کیا اینٹ پتھر کو سلام کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن تیم نے صراحتاً سماع موتی کو ثابت کیا ہے اور بے شمار حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے۔ مردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف کا اس پر اجماع ہے صرف حضرت عائشہ سے اس کا انکار منقول ہے اور ان کا قول شاذ ہے جیسے معاویہ کا قول کہ معراج ایک خواب تھا۔)

كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى۔ تو گویا اس حدیث کو خود بچھی سے سن رہا ہے (کیونکہ میں نے اس کو ہو بہو بلا کسی تصرف

ہوتی (اور مجھ کو اس میں شک ہوتا) تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث ایک ہی بار سے وہ بیان کے لائق نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک پورا یقین نہ ہو کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے فرمائی۔ اس وقت تک بیان کرنا نہیں چاہئے)۔

لَمْ أَسْمِعْهُمْ صَوْتِ الرَّعْدِ - میں ان کو گرج کی آواز سناتا بلکہ بن گرج یوں ہی ابر سے پانی برساتا رہتا (گرج خوف کی چیز ہے تو اتنا بھی ان کو خوف نہ دلاتا بلکہ سراسر رحمت ہی رہتی)۔

إِنَّ الْعَبَّاسَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَهُ سَمِعَ شَيْئًا - حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کے پاس آئے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے (قریش کے کافروں سے) کوئی بات سنی ہے جس پر ان کا غصہ تھا۔ وہ بات یہ تھی کہ ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود نے یہ کہا کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہوتا تو دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے آدمیوں پر اتارا جاتا (مکہ کا بڑا آدمی ولید کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ کو سمجھتے تھے۔ مردودوں کو یہ خبر نہ تھی کہ اللہ کے نزدیک مال اور دولت کوئی عزت کی چیز نہیں ہے باقی رہی شرافت نسب اور عقل اور علم ان سب باتوں میں آنحضرتؐ ساری بستی والوں سے افضل تھے)۔

فَخَوَّجَ سَمِعْهُمْ يَتَذَكَّرُونَ - باہر نکلے ان کے نزدیک پہنچے ان کی بات سننے کو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ - میں نے تمہاری بات سنی اور جو تم نے تعجب کیا سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں (حبیب میں دوسرے پیغمبروں کو تمام فضیلتیں جمع ہے جیسے خلت حضرت ابراہیم کی اور کلام حضرت موسیٰ کا اور حسن حضرت یوسف کا)۔ (آنچہ خواہاں ہمدارند تو تہاداری)۔<sup>۱</sup>  
هَذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ - یہ دونوں (یعنی حضرت صدیق اور حضرت فاروقؓ کا) اور آنکھ ہیں مسلمانوں کے کان

پکارے گا جس کو دور والا اسی طرح سے گا جیسے نزدیک والا (یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہوگی اس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کہ سب کے کانوں میں برابر آواز پہنچائے)۔

مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ - میں نے آنحضرتؐ سے نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو بہشتی فرمایا ہو سوا عبد اللہ بن سلام کے (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے۔ پھر آنحضرتؐ پر ایمان لائے مطلب یہ ہے کہ راوی نے آنحضرتؐ سے عبد اللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بہشت کی صاف بشارت نہیں سنی اور یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری حدیثوں میں اور دن کے لئے بھی بہشت کی بشارت ہے جیسے عشرہ مبشرہ امام حسن امام حسین حضرت فاطمہ خدیجہ (بالا)۔

كَيْفَ يَسْمَعُوا..... وَأَبَى يُحِبُّوا - کیونکر سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے۔

فَيَسْمَعُهُمُ الدَّاعِي - بلانے والا ان کو سنا سکے (یعنی وہ ایسے موقع پر ہوں کہ اگر ان کو کوئی بلائے تو اس کی آواز سن لیں)۔

حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا - اگر نماز میں یہ وہم ہو کہ وضو جاتا رہا تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حدیث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے (یعنی جب تک پورے طور سے یقین ہو جائے کہ حدیث ہو مجمع البیہار میں ہے کہ حدیث کی آواز سننا یا بدبو ناک میں آنا یہ شرط نہیں ہے بالاجماع بلکہ حدیث کا یقین ہو جانا کافی ہے)۔

إِنطَلِقُ بِنَا إِلَيَّ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ فَاسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِيثَ - ابن ابی رافع کے پاس ہمارے ساتھ چلو میں ان سے حدیث سنوں۔ ایک روایت میں فَاسْمَعُ ہے یعنی ان سے حدیث سن لے۔

لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً مَا أَخْبَرْتُكَ - اگر میں نے یہ حدیث آنحضرتؐ سے ایک ہی بار سنی

ہے کہ ان چاروں میں کسی کو دوسرے پر من جمیع الوجہ فضیلت نہ دینا چاہئے بلکہ ہر ایک کے فضائل اور مناقب بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ منقول ہیں)

لَيْنٌ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ سَمِعَ كَلْمَهُ - اگر وہ ہمارے کلام کا ایک حصہ سنتا ہے تو اس نے سب سنا ہوگا۔

يَكْرَهُ الرَّفْعَةَ وَيَسْتَأْذِنُ السَّمْعَةَ - مومن بلند پروازی کو برا سمجھتا ہے (بلکہ تو اضع اور عاجزی پسند ہوتا ہے) اور شہرت اور سناوے سے دشمنی رکھتا ہے (اپنے نیک اعمال کو چھپانا اور زاویہ قبول اور گنہامی میں رہنا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ سَمِعَ فَاحِشَةً فَأَفْشَاهَا - جو کوئی مسلمانوں میں بیجائی کی بات سنے۔ پھر اس کو شہور کر دے (لوگوں میں اس کا چرچا پھیلانے)۔

الْمَيْتُ لَا يَقْرُبُ مَسَامِعَهُ الْكَافُورَ - مردے کے کانوں کے سوراخ میں کافور نہ ڈالیں۔

إِسْمَاعِيلُ - مشہور پیغمبر ہیں جو حضرت اسحاق کے علاقائی بھائی تھے۔

إِسْمَاعِيلُ - امام جعفر صادق کے بڑے صاحبزادے تھے۔ وہ اپنے والد کی زندگی میں گذر گئے۔ ان کے بعد شیعوں میں اختلاف ہوا۔ کوئی کہنے لگا اسماعیل مرے۔ نہیں کسی نے کہا: ان کے بیٹے محمد کو امامت ملی یہ دونوں فرقے اسماعیلیہ کہلاتے ہیں بعض نے کہا موسیٰ کا ظم ان کے چھوٹے بھائی امام ہوئے۔ اثنا عشری فرقہ اسی کا قائل ہے ہمارے زمانہ میں ایک شخص ایران سے بمبئی میں آئے ان کا نام آغا خاں۔ وہ ایران کے معززین میں سے تھے۔ ان کی نسبت عجیب عجیب باتیں زبان زد خلائق ہیں وہ اپنے آپ کو نائب امام کہتے رہے اسماعیلیہ مشرب رکھتے تھے۔ اب تک ان کے پوتے آغا خاں ثالث موجود ہیں میں سنتا ہوں۔ دروغ و راست برگردن راوی۔ کہ طرح طرح کے عقائد کی تعلیم کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کچھ روپیہ لے کر رمضان کے روزے معاف کر دیتے ہیں اور کچھ روپیہ لے کر سال بھر کی نماز معاف کر دیتے ہیں جو کوئی ان کا مرید مر جائے تو حضرت جبرئیل یا رضواں کے نام رقعہ لکھ

اور آنکھ کا مرتبہ تمام اعضا میں بہت بڑا ہے یا میرے کان اور آنکھ ہیں یعنی کان اور آنکھ کی طرح مجھ کو محبوب ہیں یا اللہ کی باتیں سننے اور اس کی نشانیاں دیکھنے میں کان اور آنکھ ہیں۔ سب مسلمانوں سے زیادہ حق بات سنتے ہیں اور اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں۔ ان میں غور کرتے ہیں)۔

إِنْ كَانَ يَسْمَعُ مَا جَهَرْنَا - جو بات ہم پکار کر کریں اگر وہ اس کو سنتا ہے (تو جو بات ہم چپکے سے کریں اس کو بھی وہ سن لے گا۔ کیونکہ وہ اپنے عرض معلیٰ پر ہے جو کڑوڑوں میل ہم سے دور ہے تو پکار کر بات کرنا اور آہستہ کرنا دونوں کی نسبت اس سے برابر ہے اگر وہ سنتا ہے تو سب سنتا ہے اور جو نہیں سنتا تو کچھ نہیں سنتا)۔

كَلِمَتُهُ يَسْمَعُ النَّاسَ - اس کی بات کو لوگ سن سکیں۔ سَمِعْتُ جَابِرًا سَبَّلَ عَنْ رُكُوبِ الْبِدْيَةِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ - تم نے جابر سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے کے باب میں کچھ سنا ہے جو ان سے پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

قَالَ عُمَرُ لِلصِّدِّيقِ يَا خَيْرَ النَّاسِ فَقَالَ إِنْ قُلْتُهُ لَقَدْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلِي خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ - حضرت عمر نے حضرت ابو بکر صدیق کو یوں پکارا ”یا خیر الناس“ یعنی سب آدمیوں میں بہتر انہوں نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو تم جانو یعنی یہ صحیح نہیں ہے) میں نے تو آنحضرت سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: سورج جن لوگوں پر نکلا۔ ان میں عمر سے کوئی بہتر نہیں ہے (یعنی صحابہ میں ورنہ انبیاء بالاتفاق حضرت عمر سے افضل ہیں)۔

مترجم کہتا ہے حضرت ابو بکر صدیق نے یہ کلام بطریق تواضع و انکسار فرمایا۔ ان چاروں صحابہ کا یہی حال تھا ہر ایک دوسرے کو اپنے سے افضل بناتا تھا۔ ایک بار حضرت امام حسین نے ابو بکر صدیق سے: پوچھا آنحضرت کے بعد سب لوگوں میں بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا: آپ کا والد ماجد۔ پھر امام صاحب نے اپنے والد ماجد صاحب سے یہی سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا: ابو بکر صدیق اسی لئے متحققین اہل حدیث کا یہ قول

بَارِدِ الْمُسْمُوكَاتِ - آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔  
 قَادًا هُوَ بِالسَّمَائِكِ فَقَالَ قَدَدْنَا طُلُوعَ الْفَجْرِ  
 فَأَوْتَوْا - عبداللہ بن عمر نے دیکھا تو ان کو ساک دکھائی دیا کہنے  
 لگے: اب صبح قریب ہے اور ایک رکعت وتر کی پڑھی۔ ساک  
 ستارے دو ہیں چمکتے ہوئے ایک تو شمال کی طرف اس کے  
 سامنے ایک اور چھوٹا ستارہ ہے اس کو ساک راج کہتے ہیں۔  
 دوسرا جنوب کی طرف اس کے سامنے کوئی ستارہ نہیں ہے اس  
 لئے اس کو ساک اعزل کہتے ہیں یعنی نہتا بے ہتھیار۔ بعض نے  
 کہا۔ ساک چاند کی ایک منزل کا نام ہے۔ نہا یہ میں ہے کہ  
 دونوں ساک برج میزان میں ہیں اور صبح کے قریب ساک  
 اعزل ماہ تشرین اول میں نکلتا ہے۔ (یعنی اکتوبر میں)۔

سَمَكَةٌ - ایک مچھلی۔

سُمَيْكَةٌ - چھوٹی مچھلی۔

مِسْمَاكٌ - خیمہ کی لکڑی جس سے خیمہ بلند رہتا ہے۔  
 اِيَّاكُمْ وَاكْمَلِ السَّمَكِ فَإِنَّ السَّمَكِ يَسْلُ الْجِسْمِ - بہت  
 مچھلی کھانے سے بچو وہ بدن کو دبلا کرتی ہے (جن لوگوں کو مٹاپے  
 کا عارضہ ہو ان کے لئے بہت مفید ہے اور لاغر بدن والوں کے  
 لئے مضر ہے خارش اور فساد خون پیدا کرتی ہے)۔

سَمَلٌ - کالی صاف کرنا درست کرنا چھوڑنا۔

اَكْهِيْرْنَا - صلح کرانا۔

سَمَالَةٌ - پرانا ہونا جیسے سُمُولٌ اور سُمُولَةٌ ہے۔

تَسْمِيْلٌ - کالی صاف کرنا۔

سَمَلَةٌ - تھوڑا سا پانی، کالی گدلا پانی جو حوض کے نیچے رہ  
 جاتا ہے اس کی جمع سَمَلٌ اور اَسْمَالٌ اور سِمَالٌ اور  
 سُمُولٌ آئی ہے۔

وَسَمَلٌ اَعْيُنُهُمْ - ان کی آنکھیں پھوڑیں (گرم سلائی  
 سے یا کانٹے سے)۔

وَلَكِنَّا سَمَلٌ قَطِيْفَةٌ - ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی۔  
 عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَمَلُ الثَّوْبِ يَأْسَمَلُ - کپڑا پرانا ہو گیا۔

ثَوْبٌ سَمِيْلٌ - پرانا کپڑا۔

دیتے ہیں وہ اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے  
 مریدوں میں سے ہے اس کو بہشت میں ایک بالا خانہ دلوا دینا  
 معلوم نہیں یہ خبریں کہاں تک صحیح ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اگر  
 صحیح ہیں تو اللہ ان کو ہدایت کرے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق  
 دے۔

فَلَانٌ مِّمِّيٌّ بِمَرَايٍ وَمَسْمَعٌ - میں فلان شخص کو دیکھ رہا  
 ہوں اس کی بات کون رہا ہوں۔

اِسْمَعَدٌ - غصے میں بھر گیا اس کے انگلیوں کی پوریں سوچ گئیں  
 جیسے اِسْمَعَطٌ ہے۔

سَمْعَمٌ - ہلکا پھلکا چالاک اکثر یہ بھیڑنے کی صفت میں کہتے  
 ہیں محیط میں ہے کہ سَمْعَمٌ چھوٹے سر یا چھوٹی داڑھی والا  
 دراز قامت اور دبلا۔

سَمْعَمٌ كَانِيٌّ مِنْ جَنِّ - میں ہلکا پھلکا تیز چلاک  
 ہوں گویا جنوں کی قوم میں سے ہوں۔

وَرَأْسُهُ مُتَمَزِقٌ الشَّعْرِ سَمْعَمٌ - اس کے سر پر بال  
 پھیلے ہوئے ہیں اور سر لطیف ہے (ہلکا پھلکا)۔

اِسْمِعْدَادٌ غصے میں بھر جانا انگلیاں پھول جانا۔ جیسے اِسْمِعْدَادٌ  
 ہے۔

سَمْعَدٌ - لمبا۔ مغرور۔ اجتم۔

اِنَّهُ صَلَّى حَتَّى اِسْمَعَدَتْ رِجْلَاهُ - آپ نے نماز  
 پڑھی (نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں  
 سوچ گئے۔

مُسْمَعَدٌ - تنکبر مغرور غصے میں پھولا ہوا۔

اِسْمَعْدُ الْجَوْحُ - زخم سوچ گیا۔

سَمَكٌ - بلند کرنا اور پراٹھانا۔

سَمَاكَةٌ - بلند ہونا۔

تَسْمِيْكٌ - بلند کرنا، پتلا کرنا۔

تَسْمُكٌ - بلند ہونا۔

سَمَكٌ - مچھلی۔

سَامِكٌ - بلند اونچا۔

سَمَكٌ - چھت مکان کی اونچان۔

ض ط ظ ث غ ف ق ک ل م ن و ع ی ا

معلوم ہے۔

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَالْعَامَةِ۔ ہم خدا کی پناہ  
چاہتے ہیں خاص اور عام کے شر سے۔

يُورِدُهُ السَّامَةُ۔ اس کو موٹ کے گھاٹ پر لانا ہے۔  
نہایہ میں ہے کہ سام بمعنی موت بہ تخفیف میم صحیح ہے۔ یہودی  
آنحضرت کو سلام کرتے تھے۔ تو السام علیکم کہتے۔ یعنی تم مرو۔  
حضرت عائشہ نے کہا علیکم السام والدام۔ تم ہی مرو تم ہی برے  
ہو۔

فَاتُوا أَحْرَنُكُمْ أَنِّي سَلِّتُمْ بِسَامًا وَاحِدًا۔ اپنی کھیتی  
میں جس طرح سے چاہو آؤ ایک ہی سوراخ میں (یعنی دخول  
فرج ہی میں کرو نہ درمیں)۔

بِسَامِ الْإِبْرَةِ۔ سوئی کا ناکہ۔

سَمَام۔ ہلکا پھلکا تیز۔

سَمُّ الْفَارِ۔ سکلھیا۔

سَمَةٌ۔ گانڈ۔ جائے براز۔

سَمَةٌ۔ پتوں کا دسترجس پر بیوہ درخت سے گرتا ہے۔

مَسَامُ الْبَدَنِ۔ بدن کے باریک سوراخ جن میں سے  
ہوا جاتی ہے بال اگتے ہیں یہ جمع ہے مَسَمِ کی۔

يَوْمَ مَسَمٍ۔ گرم ہوا کا دن۔

أَهْلُ الْمَسْمَةِ۔ عزیز و اقربا خاص لوگ۔

مَسْمُومٌ۔ جس کو زہر کھلایا یا پلایا جائے یا جس پر زہر کا اثر  
ہوا ہو۔

تَصَوُّمٌ فِي السَّفَرِ حَتَّى أَذْلَقْتُهَا السَّمُومَ۔ حضرت  
عائشہ سفر میں روزے رکھتی رہیں یہاں تک کہ دن کی گرم ہوا  
نے ان کو بیتاب کر دیا تو ان بنا دیا۔

غَدَانُهَا بِسَامٍ۔ دنیا کا کھانا قاتل زہر ہیں۔ یہ سَمِ کی  
جمع بہ معنی زہر۔

بَعَلْتُ سَمًا فِي لَحْمٍ۔ گوشت میں زہر ملایا شاقہ  
مَسْمُومَةٌ۔ زہر آلود بکری۔

فِي أَحَدٍ جَنَاحِهِ سَمًا۔ کبھی کے ایک بازو میں زہر  
ہے (دوسرے میں شفا ہے لیکن وہ زہر کا بازو پہلے ڈالتی ہے اور

وَعَلَيْهَا أَسْمَالُ مَلِيَّتَيْنِ۔ وہ پرانی دو چھوٹی چادریں  
پہنی تھیں۔

مَلِيَّةٌ۔ تغیر ہے۔ ملائہ۔ کی معنی تہبند۔

فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا سَمَلَةٌ كَسَمَلَةِ الْإِدَاوَةِ۔ (دنیا کا  
اکثر زمانہ گزر چکا) اب کچھ باقی نہیں رہا۔ مگر تھوڑا بچا ہوا جیسے  
ذول میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے (تپھٹ غلیظ گدلا)۔

وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مَلِيَّتَيْنِ كَأَنَّنا بَزَعْفَرَانَ قَدْ نَفَضْتُهُ۔ دو  
پرانی چادریں جن میں زعفران لگائی گئی تھی اور زعفران کو جھاڑ  
چکی تھیں پہنے تھے۔

قَضَى عَلَيَّ فِيمَنْ رَأَى الْمُقْتُولَ أَنْ تُسَمَلَ عَيْنَاهُ۔  
جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھے (اور قاتل کا شریک اور بدگار  
ہو) اس کی آنکھیں پھوڑی جائیں۔

أَبُو سَمَالٍ۔ ایک شخص کی کنیت ہے۔

سَمَلَجَةٌ۔ بلکے بلکے گھونٹ لینا۔

سَمَالَجٌ۔ بیٹھا دودھ۔

سَمَلَجٌ۔ ہلکا بیٹھا دودھ گول لبا۔

سَمَلَعٌ۔ بھیڑیا اور خبیث شخص کو کہتے ہیں۔ أَنْتَ سَمَلَعٌ  
هَمَلَعٌ۔

سَمَلَقٌ۔ تیز میدان جہاں بڑی وغیرہ کچھ نہ ہو۔

وَبَصِيرٌ مَعَهُدٌ هَاقَاعًا سَمَلَقًا۔ اس کے عہد کا مقام

ایک تیز میدان ہو جائے۔

سَمٌ۔ زہریا زہر ملانا بند کرنا درست کرنا صلح کرانا زہر پلانا جانچنا  
عذر کرنا۔

سَمُومٌ۔ جلانا۔

سَمُومٌ۔ لوہ۔ گرم ہوا۔

مِنْ كُلِّ سَامَةٍ۔ ہرزہ ہریلے جانور سے (جس کے کانٹے  
سے آدمی مرتا نہیں پر تکلیف اٹھاتا ہے جیسے بچھوز نبوز ککھو را  
بس کو پروغیرہ اس کی جمع سَوَامٌ ہے۔

بَيْضُ السَّامِ۔ پھیل کے انڈے یا گرگٹ کے۔

سَامٌ أَبْرَصٌ۔ گرگٹ بڑی پھیل (سپلک)۔

عَرَفَ ذَلِكَ الْعَامَةَ وَالسَّامَةَ۔ یہ عام و خاص سب کو

## لَعَالِيكَ الْحَنِينِيَّةُ

گے (یعنی لوگوں میں فخر اور شہتی کی راہ سے اپنے تئیں مالدار اور خوشحال ظاہر کریں گے)۔

وَيُظْهِرُ فِيهِمُ السَّمْنَ - ان میں منا پنا ظاہر ہوگا۔  
يُجْبُونَ السَّمَانَةَ - منا پنے کو پسند کریں گے (یعنی عمدہ عمدہ غذا کھیں اور دوائیں کھا کر اپنا تئیں موٹا کریں گے۔ اگر خود بخود کوئی شخص موٹا ہو جائے تو اس سے یہ حدیث متعلق نہیں ہے)۔

سَمَانٌ - گھی بیچنے والا اور عن فروش۔  
وَيْلٌ لِّلْمَسْمِنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ فَتْرٍ فِي الْعِظَامِ - جو عورتیں دوائیں کھا کر اپنے تئیں موٹا بنائیں ان کی قیامت کے دن خرابی ہوگی ہڈیوں کی ناتوانی سے۔

أَتَى بِسَمَكَةٍ مَشْوِيَةٍ فَقَالَ لِلَّذِي جَاءَ بِهَا سَمِنَهَا - حجاج کے پاس بھنی ہوئی چھلی لائی گئی۔ تو اس نے لانے والے سے کہا ذرا اس کو موٹا کر کے لا۔ وہ نہیں سمجھا۔ مطلب یہ تھا کہ ٹھنڈا کر کے لا۔

اسْتَسَمِنَةَ - اس کو موٹا سمجھا۔  
سَمَانِيٌّ - ایک مشہور پرندہ ہے۔  
سَمِيَّةٌ - بت پرستوں کا ایک فرقہ جو جنم کا قائل ہے۔ محیط میں ہے کہ ہند کے دہریوں کا ایک فرقہ جو جوسوسات کے سوا اخبار کو نہیں مانتا۔

سَمِنًا - جھوٹ الغوبے ہووے۔  
سَمَّةُ الْفَرَسِ سَمُوْهَا - گھوڑا ایسا چلا کہ تھکن کو نہیں پہچانتا۔

سَمَّةُ الرَّجُلِ - آدمی دہشت زدہ ہو گیا۔  
إِذَا مَسَّتْ هَذِهِ الْأُمَّةَ السَّمِيَّةُ - جب اس امت کے لوگ اترانے اور تکبر کرتے چلیں گے۔  
مُسَمَّةُ الْعُقُلِ - دیوانہ بے وقوف۔  
سَمُوٌّ - بلند ہونا، اونچا ہونا۔

سَمَابِهٌ - اس کو اونچا کیا۔  
سَمَا الْقَوْمِ - لوگ شکار کے لیے نکلے۔  
سَمَا الْبَصْرِ - تنگ کی لگ گئی۔

یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ہے۔ سانپ کے منہ میں زہر کا دانت ہے اور اس کا گوشت واقع زہر ہے۔ بچھو کے ڈنک میں زہر ہے لیکن اس کا پیٹ چیر کر زہر کے مقام پر باندھ دو تو زہر دفع ہو جاتا ہے، مکھی کو سرمہ میں ملا کر پیس لیں اور آنکھ میں لگائیں تو مقوی بصر ہے مکھی کو مار کر بچھو کے ڈنک پر ملیں تو تسکین ہو جاتی ہے۔ مکھی کا پیلے زہر کا بازو ڈالنا یہ بھی عجیب نہیں ہے۔ جانوروں کو بھی اللہ نے عقل دی ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک جمع کرتی ہے جب اس کے سر جانے سے ڈرتی ہے تو باہر نکال کر اس کو دھوپ دیتی ہے۔ اگر اس کے آگ آنے کا ڈر ہوتا تو دانے کو بیج میں سے چیر کر ڈال دیتی ہے۔ آدمی کے سوا صرف چیونٹی اور چوہا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک جمع کرتی ہے۔ شہد کی مکھی تو چھتہ نہایت عقلمندی سے بناتی ہے اور پہرے کے لیے مکھیوں کا ایک جدا گروہ ہوتا ہے۔ شہد لانے کے لیے ایک الگ گروہ ایک ان میں بادشاہ ہوتا ہے۔ ایک کو توال۔ ایک چھتہ کی مکھی۔ دوسرے چھتہ پر جائے تو مار کر نکال دی جاتی ہے۔ یا اپنا گھونسا ایسی کارگیری اور زراکت سے بناتا ہے کہ آدمی کو بھی ایسا بنانا مشکل ہے۔ رات کو روشنی کے لیے اس میں گھنولا کر رکھتا ہے۔ غرض پروردگار نے ہر ایک جانور کو بھی عقل کا ایک ایک حصہ دیا ہے اور اس کے عجائب قدرت بے انتہا ہیں)۔

سَمِيْمٌ - تل۔  
سَمَمَهُ - سرخ چیونٹی سامہ کے مقابل جب عامہ آئے تو اس کے معنی خاص لوگ اگر ہامہ آئے تو زہر پلا جانور۔  
سَمْنٌ - گھی ملانا گھی، کھانا گھی اس کی جمع اسْمُنٌ اور سُمُونٌ اور سُمَانٌ ہے۔

سِمْنٌ - موٹا ہونا۔  
سَامِنٌ اور سَمِيْنٌ - موٹا  
تَسْمِيْنٌ - موٹا کرنا، گھی دینا، گھی ملانا۔  
سَمْنَةٌ - موٹا کرنے کی دوا۔

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ - اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو بہت کھاپی کر اپنے کو موٹا کرنا چاہیں گے یا بہت مال جوڑنا چاہیں گے یا مونے بنیں

# ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَعَالِيَا لَحْرِيَا

اَقْتَضَى مَا لِي مَسْمَى - میں تاضی ہوں میرا ہم نام کوئی نہیں ہے (یعنی اور کسی تاضی کا نام شریع نہیں ہے)۔  
مَنْ سَمَى النَّفَاسَ حَيْضًا - جس نے نفاس کو بھی حیض کہا (یعنی حیض کا لفظ اس پر اطلاق کیا)۔

تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بَكُنْيَتِي - میرے نام پر رکھو (یعنی محمد) اور میری کنیت ابو القاسم کسی کی مت رکھو (بعض نے اس حدیث کو ظاہر پر رکھا ہے اور ابو القاسم کنیت رکھنے سے مطلقاً منع کیا ہے بعض نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جس کسی کا نام محمد یا احمد ہو تو کنیت ابو القاسم نہ رکھے۔ بعض نے کہا یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنے لڑکوں کا نام قاسم مت رکھو ورنہ باپ کو لوگ ابو القاسم کہیں گے اب اگر کوئی غلام محمد یا غلام ابی القاسم یا غلام احمد نام رکھے تو جائز ہے۔ بعض نے صرف محمد نام رکھنے سے منع کیا ہے یا صرف نبی رکھنے سے یا صرف رسول رکھنے سے اگر غلام بنی یا غلام رسول رکھے تو قباحت نہیں ہر حال میں کراہت تنزیہی ہے۔ بعض نے کہا تحریمی واللہ اعلم۔

اَنْتُمْ سَمُّوا اللّٰهَ وَكَلُّوْا - (لوگوں نے آنحضرت سے عرض کیا کہ بعض لوگ گوشت ہمارے پاس لاتے ہیں معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت اس جانور پر اللہ کا نام لیا یا نہیں آپ نے فرمایا ایسا کرو) تم اللہ کا نام لے کر کھا لو (یعنی کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے۔ گو ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو۔ کرمانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی ذبح کے وقت نہ کہے اور کھاتے وقت کہہ لے تو کافی ہے۔

میں کہتا ہوں اکثر علماء اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں۔ البتہ اگر بھولے سے بسم اللہ ذبح کرتے وقت چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے۔ لیکن اگر قصداً چھوڑ دے تو وہ حرام ہو جائے گا۔ جمہور احناف اور اہلحدیث کا یہی قول ہے۔ لیکن امام شافعی سے منقول ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو وہ عمداً بھی بسم اللہ ترک کر دے۔

تَسْمِيَةً - نام رکھنا۔  
مَسَامَاةً - ایک دوسرے پر فخر کرنا بڑائی جتاننا۔  
اِسْمَاءً - بلند کرنا۔

وَإِنْ صَمَّتْ سَمَاوُ عِلَاهُ الْهَيَاءُ - اگر خاموش رہے تو اپنے سب ہمنشیوں سے بلند رہے اور اس پر رونق آجائے۔  
رَجُلٌ طَوَالَ إِذَا تَكَلَّمَ يَسْمُو - لمبا آدمی جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے (یعنی اس کے سر اور ہاتھ سب سے اونچے رہتے ہیں)۔

وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تَسَامِينُ مِنْهُنَّ - حضرت زینب ہی آنحضرت کی بیویوں میں میرے مقابلہ کی تھیں (یعنی شرافت اور حسب و نسب اور حسن و جمال میں)۔  
سَمَابَصْرِيٌّ - میری نگاہ اٹھی۔

الْمُنْفَرِدُ بِاسْمِهِ الْأَسْمَى - اپنے بلند اور عالی شان نام سے اکیلا۔

خَرَجُوا بِسَيُورِهِمْ يَتَسَامُونَ كَانَهُمُ الْفُحُولُ - اپنی تلواریں لے کر اترتے ہوئے اکڑتے ہوئے نکلے گویا وہ نزاونٹ ہیں۔

فَسَبَّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ - میں اسم کا لفظ زائد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اپنی عظمت والے پروردگار کی پاکی بیان کر کیونکہ آنحضرت نے جب یہ آیت اتری تو فرمایا اس کو رکوع میں رکھو اور رکوع میں آپ یہی فرماتے۔ سبحان ربی العظیم۔

صَلِّ بِنَا فِي اَنْوِ سَمَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ - رات کو پانی برسنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی۔ اصل میں سما آسمان کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے اوپر کی طرف ہے اور جو چیز ہمارے اوپر ہو ہم پر سایہ کرے اس کو سما کہہ سکتے ہیں۔ اسی لئے بارش کو بھی سما کہہ دیا کیونکہ وہ اوپر سے اترتا ہے اور چھت اور خیرہ اور گھوڑے کی پشت اور ابرو کو بھی کہتے ہیں۔ تِلْكَ اُمَّكُمْ يَا بِنِي مَاءِ السَّمَاءِ - یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہیں آسمان کے پانی کے بیڑے۔ (عرب لوگوں کو بنی ماء السماء کہا کس لئے کہ ان کی زندگی بارش پر موقوف ہے۔ اس کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں)۔

کہا۔ امام جعفر صادق نے کہا کہ اللہ نے ایک نام چھپا رکھا ہے یعنی اسم اعظم اور اللہ تعالیٰ کے تین سوساٹھ نام ہیں۔

سَطْحٌ يَبَالُ عَلَيْهِ فَتَصِيْبُهُ السَّمَاءُ - ایک چھت پر پیشاب کریں پھر اس پر برسات کا پانی پڑے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ - میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آسمان کا پانی یعنی بارش رک جائے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں حاکموں کا ظلم اور ستم جھوٹی گواہی، گواہی کا چھپانا، زکوٰۃ نہ دینا، ظالم کی مدد کرنا، فقیروں پر سختی کرنا۔

إِسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ حَرْفًا وَسِتِّانَ عِنْدَ أَصْفِ حَرْفٍ وَاحِدٍ - اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے تہتر حروف ہیں ان میں سے آصف بن برخیا (وزیر سلیمان) کو ایک حرف کا عمل تھا (اس نے اس کی برکت سے بقیقس کا تخت زمین کے اندر ہی اندر سے منگوادیا یہ امام جعفر صادق سے منقول ہے اور ہمارے پاس اس میں سے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے وہ کسی کو معلوم نہیں اور حضرت عیسیٰ کو ان میں سے دو حروف ملے تھے اور حضرت موسیٰ کو چار حرف۔ حضرت ابراہیم کو آٹھ۔ حضرت نوح کو تیرہ اور حضرت آدم کو پچیس اور حضرت محمد کو بہتر اسماء۔ بنت عمیس جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھیں۔ ان کے نطفہ سے محمد اور عبد اللہ اور عون پیدا ہوئے۔ جب جعفر شہید ہوئے تو ابو بکر صدیق نے ان سے نکاح کیا۔ ان کے نطفہ سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ پھر ابو بکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے ان سے نکاح کیا۔ ان کے نطفہ سے یحییٰ بن علی پیدا ہوئے۔ اسماء ابو بکر صدیق کی صاحبزادی زبیر کی بی بی کا بھی نام ہے۔

سُمِّيَتْ - زیاد کی ماں جس نے ابوسفیان سے زنا کیا اور زیاد کو جناسی زیاد کا بیٹا عبید اللہ تھا۔ جس نے امام حسین کو شہید کرایا۔ لعنہ اللہ و غضب علیہ و اعدلہ عذابا عظیما۔

### باب السین مع النون

سَنَبٌ - زمانہ کا ایک ٹکڑا جیسے بَرُہَةٌ اور سَنَتَةٌ ہے۔

سَمَّانَا اللَّهُ - اللہ نے قرآن میں ہمارا نام لیا۔

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَسَمَّانِي - کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی بن کعب نے آنحضرت سے پوچھا آنحضرت نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اس پر ابی بن کعب کو رونا آ گیا یہ خوشی کا رونا تھا کہ کہاں میں اور کہاں وہ شہنشاہ زمین و آسمان مالک کون و مکان۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز اور حروف ہوتے ہیں۔)

سَمَّاهُ عِمَامَةً أَوْ قِيَصًا - نیا کپڑا اپنے تو اس کا نام لے کر عمامہ ہو یا قمیض پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ اٰخِرَتِكَ -

تَسَمُّوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ - اپنی اولاد کے نام پیغمبروں کے نام رکھو اور سب ناموں میں پسند اللہ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں جن سے اللہ کی بندگی ظاہر ہو اور حارث سب سے زیادہ سچا نام ہے یعنی کبھی کرنے والا۔

أَسْمَاءُ اللَّهِ - اللہ کے نام جن میں اس کی صفیتیں مذکور ہیں (یہ ننانوے نام ایک حدیث میں وار ہیں۔ مگر ان کے علاوہ اور بہت سے نام قرآن اور احادیث میں مذکور ہیں۔ امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں ان کا ذکر کیا ہے)۔

سَمَّ اللَّهُ وَكُلَّ بِبَيْمِنِكَ - اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کہا (بائیں ہاتھ سے بلا عذر کھانا مکروہ ہے اور نصاریٰ عموماً بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں۔ جب ان کے ساتھ کھانے میں مبتلا ہوا تو میں نے چھری بائیں ہاتھ میں لی اور کاٹا داہنے ہاتھ میں لیا وہ مجھ پر ہنسنے لگے۔ لیکن میں نے ان کی ہنسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور صاف کہہ دیا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے)۔

إِسْمُ الْأَعْظَمِ - اللہ تعالیٰ کا بڑا نام (جس کے لینے سے دعا قبول ہوتی ہے اور مطلب پورا ہوتا ہے اس میں اختلاف ہے کہ اسم اعظم کیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ اللہ لا الہ الا ہو الحي القيوم اسم اعظم ہے۔ بعض نے صرف الحي القيوم







اَلسُّنُوْرُ سَعٌ - بلی ایک درندہ جانور ہے۔ (جیسے شیر چیتا بھیڑ یا وغیرہ) یعنی کتے کی طرح اس کا جھوٹا نجس نہیں ہے بلکہ سب درندوں کا جھوٹا پاک ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت نوح کے کشتی میں چوہوں نے تکلیف دی۔ آپ نے شیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا۔ وہ چھینکا۔ اس کی ناک میں سے بلی نکلی اسی لیے بلی ہر عضو میں شیر کے مشابہ ہے۔

مترجم کہتا ہے بلی کیا ہے جھوٹا شیر ہے۔ اگر بلی بڑی ہو جائے تو وہ شیر ہوگی۔ دونوں کی حرکتیں کووند پھاند سب ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ بلی درخت پر چڑھ جاتی ہے شیر کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا۔ شیر دریا میں تیر جاتا ہے بلی کو تیرنا نہیں آتا۔ ہند کی عورتیں کہا کرتی ہیں بلی شیر کی خالہ ہے۔ شیر کو سب باتیں اسی نے تعلیم کیں آخر شیر نے اس پر حملہ کیا تو وہ درخت پر چڑھ گئی۔ ایک یہی ہنر شیر کو نہیں سکھایا۔

سُنُوْرُ الزُّبَادِ - مشک بلی جس کی بگلوں اور رانوں اور مقعد کے حوالی سے مشک کی طرح ایک خوشبودار چیز نکلتی ہے۔

سُنُوْرٌ - تھپیار بند لوگ یا زہرہ۔

سُنْطٌ - ایک گھاس جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں۔

سَنَاطَةٌ - کھوسا ہونا (یعنی جس کی ڈاڑھی نہ ہو یا صرف

ٹھنڈی پر ہو۔ عربی میں اس کو کوج کہتے ہیں اور سنوط بھی۔

سَعٌ - جمال خوبصورتی۔

سَعٌ - پہونچا۔

أَسْنَعٌ - لمبا۔ اونچا افضل۔ بہتر۔

مَا هَذَا أَسْنَعُ مِنْهُ بَلْ أَسْنَعُ - یہ اس سے بہتر نہیں ہے

بلکہ اس سے بدتر ہے۔

أَسْنَعُ مَكَانًا وَأَرْفَعُ شَأْنًا - اس سے بلند مرتبہ اور اس

سے عالی شان۔

إِنَّهَا لِمُسْنَعٌ - یہ ساڈنی بہت خوبصورت ہے۔

سَنِيعٌ - خوبصورت۔

سَنْفٌ - وہ لکڑی جس پر سے پتے نکال لیے گئے ہوں۔

سِنَافٌ - اونٹ کی گردن پر جو رسی باندھی جاتی ہے۔

إِسْنَافٌ - مضبوط کرنا درست کرنا۔

اَكْبَلِكُمْ بِالسَّيْفِ كَيْلَ السُّنْدَرَةِ - میں تم کو تلوار سے سندرہ کی ماپ دیتا ہوں (یہ حضرت علی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ میں تلوار سے تم کو خوب قتل کرتا ہوں۔ ایک روایت میں اَوْقِكُمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السُّنْدَرَةِ - یعنی میں ایک صاع کے بدل تم کو پورا سندرہ دیتا ہوں۔ صاع جھوٹا ماپ ہے چار مد کو یعنی ایک پائیکل اور سندرہ بہت بڑا ماپ جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تلوار سے مجھ کو ایک خفیف زخم پہنچاتے ہو تو میں اس کے بدل تلوار کا ایسا تالا ہوا ہاتھ لگاتا ہوں جس سے دس گنا زیادہ تم کو زخم پہنچتا ہے۔ حضرت علیؑ جیسے دین کے بڑے عالم تھے۔ ویسے ہی سپاہ گری کے فنون میں بھی بڑے طاق اور شاق تھے۔ آپ اکثر ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام کر دیتے (سبحان اللہ ایسے کامل لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں) نہایتی میں ہے کہ سندرہ وہ درخت جس سے تیر اور کمائیں بناتے ہیں اور سندرہ عجلت اور جلدی کو بھی کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سندرہ ایک مرد کا نام ہے یا ایک عورت کا جو لوگوں کو پورا ماپ دیا کرتا۔

سِنْدَرُوْسٌ - ایک قسم کا گوند ہے یا معدنی چیز ہے کہہر با کی طرح

اربیہ سے آتا ہے۔

سُنْدُسٌ - ایک قسم کا ریشمی کپڑا باریک جیسے استبرق مونا ریشمی کپڑا بعض نے کہا ریشمی تکیہ۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى عُمَرَ بِجَبَّةٍ سُنْدُسٍ -

آنحضرت نے حضرت عمرؓ کو ایک باریک ریشمی کپڑے کا چوغہ

بھیجا۔

سَنُوْرٌ - بدخلقی۔

سِنُوْرٌ - سردار بلاد کی جڑ اس کی جمع سَنَائِرُوْرٌ ہے ابن

قتیبہ نے کہا نر یعنی بے کوسنور کہتے ہیں اور مادہ یعنی بلی کوسنورہ یا

ہرہ کہتے ہیں اس جانور کے عربی زبان میں بہت نام ہیں۔

سِنُوْرٌ هُوَ هُوَ فِطْرٌ ضَبُوْنٌ حَيْدَعٌ حَيْطَلٌ دِمٌ نَمُوْرٌ

أَهْلِيٌّ بَسَّةٌ - وغیرہ۔

لَا تَأْسُ بِفَضْلِ السُّنُوْرِ - بلی کا جھوٹا استعمال کرنے میں

اس سے وضو یا طہارت کرنے میں کوئی تباہت نہیں۔

## لَعَالِي الْفَرِيحَةِ

عورت بد شکل ہو جاتی ہے جیسے ناک میں بلاق یا تہنی پہننے سے)۔  
ذُرْوَةُ سَنَامِہ۔ اس کے کوہان کا اونچا حصہ یعنی اسلام کا  
اعلیٰ اور بلند ترین مقام۔

ذُرْوَةُ سَنَامِ الْمَجْدِ۔ شرافت اور بزرگی کے کوہان کی  
چوٹی یعنی سب سے زیادہ شریف اور عزت والا۔

رَأَى قَبْرَهُ مُسْتَمًّا۔ آپ کی قبر اونٹ کے کوہان کی طرح  
دیکھی۔ قبر کی تسنیم یہ ہے کہ اس کو بلند کر کے کوہان کی طرح بنائے  
اور سطح یہ ہے کہ اس کو برابر رکھے سچ میں سے اونچی نہ کرے اب  
اختلاف ہے اس میں کہ کونسا امر سنت ہے اور آنحضرتؐ نے اپنے  
صاحبزادے ابراہیم کی قبر کو سطح کیا تھا تو ظاہر یہ ہی ہے کہ سطح  
سنت ہے اور گورافضی بھی قبر کی سطح کیا کرتے ہیں مگر سنت کی  
پیروی ان کے مشابہت کے خیال سے موقوف نہیں ہو سکتی دوسری  
حدیث میں جو قبر کے برابر کرنے کا حکم ہے اس سے یہی مراد ہے  
کہ سطح بناؤ نہ یہ کہ زمین کے برابر کر دو ورنہ قبر کا امتیاز زمین سے  
کیونکر ہوگا۔ کذا فی الجمع۔

ذُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ۔ اسلام کی چوٹی اور  
کوہان جہاد ہے (اگر جہاد چھوڑ دیا تو اسلام کا اعلیٰ رکن فوت ہو  
گیا)۔

إِنْ أَعِشْتُ أَكُنُّ مَعَكُمْ فِي السَّنَامِ الْأَعْلَى۔ اگر میں  
جیوں گا تو بلند مرتبہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔  
سَنَمْتُ الْقَبْرِ۔ میں نے قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح  
بنایا۔

سَنُّ۔ تیز کرنا، صیقل کرنا، برچھے میں بھال لگانا مسواک  
کرنا، تیز چلانا، ٹھیکرا بنانا، آسان کرنا، کھولنا، برچھے سے  
مارنا، دانت سے کاٹنا۔ دانت توڑنا، اوندھا کرنا جانوروں کی رمنہ  
میں چھوڑ دینا۔ ایک راستہ پر چلنا۔ ایک طریق قائم کرنا۔

تَسْنِينٌ۔ تیز کرنا، چھرا کرنا، مضبوط کرنا۔  
إِسْنَانٌ۔ بڑی عمر ہونا، دانت اگنا، ایک طریق قائم  
کرنا، بھانا۔

إِسْتِنَانٌ۔ مسواک کرنا۔  
سُنَّةٌ۔ طریقہ اور خصلت اور شریعت میں سنت کہتے ہیں

مُسْنِفٌ۔ خشک قطر زدہ زمین، بلی لاغر اونٹنی۔

فَقَامَ عَلَيَّ بِسِنْفِهِ فَضَرَبَهُ بِهَا أَرْبَعِينَ۔ (ایک شخص  
نے شراب پیا وہ حضرت علیؑ کے سامنے لایا گیا، آپ اپنے اونٹ  
کی گردن کی رسی لے کر کھڑے ہوئے اور چالیس ماریں اس کو  
لگائیں (شرابی کی کوئی حد قرآن شریف میں بیان نہیں ہوئی) اس  
لیے صحابہ کا اس میں اختلاف رہا آنحضرت کے عہد میں شرابی کو  
کبھی جوئے سے کبھی کپڑے سے کچھ ماریں لگادیتے)۔

مِسْنَفٌ۔ وہ اونٹ یا گھوڑا جو زمین کو پیچھے سرکا دیتا ہے۔  
سَنَمٌ۔ کوہان بڑا ہونا۔

تَسْنِيمٌ۔ کوہان بڑا کرنا، بھردینا، اوپر آنا۔

إِسْنَامٌ۔ بلند ہونا، بھڑکنا۔

تَسْتَمٌ۔ اوپر ہونا، کوہان پر سوار ہونا۔

سَنَامٌ۔ اونٹ کا کوہان۔

سِنَمٌ۔ بڑے کوہان والا اونٹ۔

تَسْنِيمٌ۔ بہشت کا خوشگوار اور شیریں پانی۔

خَيْرُ الْمَاءِ الْتَسْنِيمُ۔ بہتر پانی وہ ہے جو بلند ہو بہتا ہوا۔

نَبْتُ سِنَمٍ۔ بلند گھاس۔

يَهَبُ الْمِائَةَ الْبَكْرَةَ السِّنِمَةَ۔ سو جوان اونٹ بڑے  
بڑے کوہان والے دیتا ہے۔

وَرَأَى سَنَامًا الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ يَنْوُبُ نَبْتِ مَخْرُومٍ  
وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ۔ شرافت اور بزرگی کا کوہان ہاشم کی اولاد میں  
سے وہ ہیں جو مخزوم کی دختر کی اولاد ہیں۔ اور تیرا باپ تو غلام  
تھا (یہ حسان کا شعر ہے)۔

هَاتُوا كَحَزْوِ سِنِمَةٍ فِي عَدَاةٍ شِيمَةٍ۔ لاؤ کوہان  
والے اونٹ کی طرح سردی کی صبح میں۔

سَنَامٌ کی جمع اسنمۃ آئی ہے جیسے دوسری حدیث میں  
ہے نِسَاءٌ عَلَيَّ رُؤْسِهِنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ۔ ایسی عورتیں  
جن کے سروں پر سختی اونٹوں کی طرح جوڑے ہوں گے (یعنی سختی  
اونٹوں کی کوہان کی طرح بڑے بڑے موباف ڈال کر سر پر اونچے  
اونچے جوڑے رکھیں گے۔ ہندوستان کی اکثر عورتوں کا یہی دستور  
ہے اور معلوم نہیں اس میں کیا حسن ہے۔ ایسا کرنے سے تو اور

مَسْنُونٌ - بدبودار چکنا صاف اب اس زمانہ کے عرب میں مسنون اس امر کو کہتے ہیں جو سنت ہو۔ گو لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

أَرْضٌ مَسْنُونَةٌ - جس کی گھاس کھالی گئی ہو۔

مَسْنُونَةٌ - نيزوں کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً - (مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں اس کے بعد وضو کروں) اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت ہو جاتا (یہاں سنت سے مراد واجب ہے تو یہ مخالف نہیں۔ حضرت بلال کی روایت کے کہ جب میرا وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کر لیا۔ ابو داؤد نے کہا وضو سے مراد یہاں پانی سے استنجا کرنا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کہ کس لئے کہ آنحضرت نے ہمیشہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا ہے اور یہی سنت ہے البتہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یہ کسی صحیح صاف حدیث سے ثابت نہیں ہے جو جائز ہے بشرطیکہ وسواس کی حد تک نہ پہنچے واللہ اعلم)۔

إِنَّمَا انْسَى لَأَسْنٍ - میں اس واسطے بھلایا جاتا ہوں (مجھ کو نماز میں سہواں لئے ہوتا ہے) کہ لوگوں کو راستہ بتلاؤں ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ سہو نسیان کی صورت میں کیا کرنا چاہئے اگر آنحضرت نماز میں نہ بھولتے تو ہم کو سجدہ سہو کے احکام کیونکر معلوم ہوتے۔ اس لئے آپ کے بھلائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت تھی کہ آپ کی امت کو سہو کے احکام معلوم ہوں نہ یہاں یہ ہے کہ سَنَنْتُ الْإِبْرَاهِيمَ سے نکلا ہے یعنی میں نے ابراہیم کی طرح خبر گیری رکھی ان کو خاطر خواہ چرایا اور حفاظت سے رکھا۔

نَزَلَ الْمُحْصَبَ وَكَمْ بَسْنَةً - آنحضرت عمنی سے لوٹتے وقت محصب میں اترے مگر اس اترنے کو سنت نہیں ٹھہرایا (یعنی حج کی سنتوں میں سے محصب میں اترنا کوئی سنت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ضرورت سے وہاں ٹھہرے تھے نہ یہ کہ وہ حج کا کوئی رکن تھا اس پر بھی ایک جماعت علماء نے محصب میں ٹھہرنا مستحب رکھا ہے اقتداء بالنبی اکرم ﷺ)۔

رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ وَكَيْسَ بِسْنَةٍ - آنحضرت نے طوافِ قدوم میں رمل کی (یعنی کندھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے جیسے پہلوان اور چالاک چست لوگ چلتے

اس کام کو جس کا آنحضرت نے حکم کیا یا اس سے منع کیا تو لایا فعلًا اور قرآن شریف میں اس کا ذکر نہیں آیا۔

كِتَابٌ وَسُنَّةٌ - قرآن شریف اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں اور جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے۔ مجمع البحار میں ہے کبھی سنت بہتر کام کو کہتے ہیں گو وہ قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہو۔ اسی میں سے ہیں نماز کی سنتیں اور کبھی سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت نے ہمیشہ کیا ہو اور وہ واجب نہ ہو جیسے داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا ہر ایک بہتر کام دہنی ہاتھ سے شروع کرنا، مسجد میں جاتے وقت پہلے بائیں پاؤں نکالنا اور پانچا نہ میں اس کے برعکس کرنا و لہذا محیط میں ہے کہ سنت وہ کام ہے جس کو آنحضرت نے ہمیشہ کیا ہو۔ کبھی چھوڑ دیا ہو اور یہ تعریف صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر سنتوں کا چھوڑ دینا گو کبھی کبھی ہو آنحضرت سے ثابت نہیں ہوا پھر محیط میں ہے کہ اگر یہ بیٹھکی برسیل عبادت ہو تو وہ سنت ہدی ہے اور اس کا ترک مکروہ اور برا ہے اور اگر برسیل عادت ہو جیسے آنحضرت کے عادات اٹھنے بیٹھنے چلنے کھانے پینے سونے میں تو وہ سنت زائدہ ہے اس کا ترک نہ مکروہ ہے نہ برا ہے۔

سنی مشہور فرقہ مسلمانوں کا جو آنحضرت کی سنت یعنی حدیث پر چلتا ہے اور زمانہ حال کے عرف میں سنی وہ فرقہ ہے جو شیعہ کے مقابل ہے یہی دو فرقے آج کل مسلمانوں کے بڑے فرقے ہیں اور باقی فرقے جیسے معتزلہ اور خوارج وغیرہ بالکل کم رہ گئے ہیں۔ اگر یہ دو فرقے آپس میں مل جائے اور کچھ یہ مبر کریں کچھ وہ۔ تو مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو مگر افسوس ہے کہ اب تک ان دونوں فرقوں کے جاہل ذرا ساری باتوں پر چھیڑ خانی کر کے جنگ اور فساد کراتے ہیں اور مخالفین اسلام کو اسلام پر مضحکہ اڑانے کا موقع دیتے ہیں۔ بلکہ مخالفین اسلام ان کے باہمی جنگ و فساد سے بڑے بڑے فوائد اٹھا رہے ہیں اور ان کی عقل اور بصیرت معدوم ہو گئی ہیں۔ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ یہ تو تھا ہی اب سینوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ مقلد اور غیر مقلد بدعتی اور وہابی عرشی اور فرشتی، قادیانی اور چکڑالی لاجول و لا قوۃ الا باللہ۔



اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا جو قول ہمارا قرآن یا حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو) مجمع البحار میں ہے کہ یہودیوں نے اپنے پیغمبروں کو قتل کیا تھا۔ مسلمانوں نے آنحضرت کے جگر گوشہ یعنی امام حسن اور امام حسین علیہ السلام کو شہید کرایا۔ اسی طرح عبد اللہ بن حسن نفس زکیہ اور زید بن علی اور یحییٰ اور ابراہیم فرزندان زید اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا کو موت کے گھاٹ اتارا دوسرے خلفائے بنی امیہ اور حجاج ظالم نے بڑے بڑے علمائے تابعین مثل سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر اور چند صحابہ رسول مثل حجر بن عدی اور مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر کو ناحق قتل کرایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔ تو گویا پیغمبروں کو بھی قتل کیا اب رہی کتاب اللہ کی تحریف تو قرامطہ اور قادیانیہ اور چلڑ الویہ اور شائیہ اور باطنیہ اور بابیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ گمراہ فرقوں نے وہ بھی کی ایسی تفسیریں اور تاویلیں کیں جو درحقیقت تحریف ہیں غرض یہودیوں کی پیروی ہر بات میں ان مسلمانوں نے پوری کی اور جیسے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی گھسو گے وہ پورا ہوا۔

مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي - جو شخص میری سنت کو زندہ کرے (جب لوگوں نے اس کو مار ڈالا ہو اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو یا اس کو برا سمجھنے لگے ہوں) زندہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر عمل کرنا شروع کرے اور کسی کی ملامت یا تحریف کا کچھ خیال نہ کرے یا آپ کی سنت کو شائع کرے۔ قرآن وحدیث پڑھائے ان کا ترجمہ کرائے۔ حدیث اور تفسیر کی کتابیں چھپوائے دین کے مدرسے بنائے دینی کتب خانے قائم کرے سنتوں میں آپ کی سب سنتیں داخل ہیں مثلاً عید کی نماز۔ صدقہ فطر، مسواک کرنا، یواؤں کا نکاح ثانی جو توں سمیت نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔

مَنْ أَحْيَا سُنَّةَ مَنْ سُنَّتِي - جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے۔ قیاس یہ تھا۔ مَنْ سُنَّتِي بِه صِيغَةً مَعْرُورًا بِه صِيغَةً مَفْرُودَةً۔

مَنْ كَانَ مَثَبًا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ - (عبد اللہ بن

اگرچہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر شاید وہ آیت بعد کو اتاری ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ آیت میں صرف نکاح کا لفظ مذکور ہے اور حلالہ کے لئے دوسرے خاندان کا اس عورت سے جماع کرنا ضروری ہے جو قرآن میں صراحتاً بیان نہیں ہوا۔ گوئیں کہ صحیح سے مفسرین نے جماع ہی مراد لیا ہے فَإِنْ سَهَا وَاحِدٌ رَدَّ الْكَلِمَةَ السُّنَّةَ - اگر ایک بھول جائے تو دوسرا اس کو طریقتہ محمدیہ کی طرف پھیر دے (شریعت کا حکم اس کو جتلا دے۔)

لَتَتَّبِعَنَّ سُنَّتَنَا مَنْ قَبْلَكُمْ - تم بھی تمہارے اگلوں کی پیروی کرو گے (ان کی چال اختیار کرو گے یعنی یہودیوں کی انہوں نے اپنے مولویوں اور عالموں کو گویا خدا بنا رکھا تھا۔ ہر بات میں ان کی مان لیتے۔ گو وہ کتاب الہی اور حدیث نبوی کے خلاف ہوتی اور کہتے کیا تھے وہ ہم سے بڑھ کر اللہ کی کتاب اور حدیث رسول کا علم رکھتے ہیں مسلمانوں نے بھی انہی کا شیوہ ۴۰۰ھ کے بعد اختیار کیا۔ ابوحنیفہ اور شافعی کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا بس انہوں نے جو کہہ دیا اس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاق نسیان پر رکھ دیا۔ قرآن تجزئہ دم، چہلم میں پڑھنے کے لیے رہ گیا تعویذ کے طور پر گلے میں لٹکانے کے لیے یا برکت کے لیے جزدان میں بند کر کے مکان میں رکھ دینے کے لیے یا آسیب زدہ کو اس کے اوراق کی ہوا دینے کے لیے اور صحیح بخاری کا ختم کسی تندرتی یا دوسرے کسی مطلب اور مراد کے لیے رہ گیا۔ مگر قرآن یا صحیح بخاری پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتے نہ ان کے معنی اور مطالب میں غور کرتے ہیں۔ صرف الفاظ کبھی کبھی رٹ لیتے ہیں یہودیوں کا بھی یہی شیوہ ہے۔ اللہ بچائے رکھے سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھ کر اس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کے موجود ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے۔ ابوحنیفہ ہوں یا شافعی یا ان سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب سب آنحضرت کے ایک ادنیٰ غلام کفش بردار ہیں اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو



اور اس کے سامنے سب سرطاعت اور خدمت گزاری جھکاتے ہیں دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جو سراسر تبع حدیث تھے۔ ان کی درویشی اور فقیری اسدرجہ پر پہنچی کہ ان کے زمانہ کے تمام اولیاء اللہ نے ان کو اپنا سردار مانا اور ان کا قدم اپنی گردن پر رکھا اسی طرح متقدمین صوفیہ میں حضرت جنید بغدادی اور عبداللہ بن مبارک اور فضیل ابن عیاض اتباع سنت کی وجہ سے اس مرتبہ کو پہنچے کہ سید الطایفہ اور الیاء اللہ کے پیشوا مانے گئے۔

لَا يَنْبَغِي أَنْ يُجْعَلَ الصَّلَاةُ فِيهِ اسْتِنَانًا - ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا سنت نہیں گو درود شریف پڑھنا ثواب ہے مگر اپنے محل پر اس کو پڑھنا چاہئے۔ ذبح یا چھینک کے وقت اس کا پڑھنا سنت نہیں ہے۔ اسی طرح نماز کی تکبیر کے وقت جیسے جاہلوں نے اختیار کیا ہے۔

اسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شُرْفَيْنِ يَا شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ - ایک دوڑ یا دو دوڑ اس گھوڑے کی۔

شَرْفٌ - گھوڑے کا بھاگنا۔ جب اس پر کوئی سوار نہ ہو۔ یعنی زغن لگانا۔

إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيْسَتْ فِي طَوْلِهِ - مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی میں ایک زغن لگاتا ہے۔

رَأَيْتُ أَبَاهُ يَسْتَنْ بِسَيْفِهِ كَمَا يَسْتَنْ الْجَمَلُ - میں نے اس کے باپ کو دیکھا اپنی تلوار لے کر اس طرح سے لپکتا تھا جیسے اونٹ لپکتا ہے (یعنی اترا کر اٹھ لیلیاں مارتا ہوا چلتا) طبی نے کہا استنان گھوڑے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھائے اور زمین پر رکھے۔ اور پاؤں سے دوڑ جائے۔

إِنَّهُ كَانَ يَسْتَنْ بَعُوْدٍ مِّنْ أَرَاكٍ - آنحضرت پیلو کی لکڑی سے مسواک کرتے۔

وَأَنْ يَدَّهْنَ وَيَسْتَنَّ - اور تیل لگائے مسواک کرے۔

فَأَخَذْتُ الْجَرِيْدَةَ فَسْتَنْتُهُ بِهَا - میں نے وہ ڈالی (عبدالرحمن کے ہاتھ سے) لے لی اور آپ کے دانتوں پر پھرائی (آپ کو مسواک کرائی)۔

فَسَمِعْتُهُ اسْتِنَانَ عَائِشَةَ - ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرانے کی آواز سنی (وہ مسواک آپ کے دانتوں پر پھیر

مسعود نے کہا) جو شخص تم میں سے کسی کی پیروی کرنا چاہے (خود اجتہاد کی لیاقت نہ رکھتا ہو) تو ان لوگوں کی (صحابہ کی) پیروی کرے جو گذر گئے (کیونکہ صحابہ کا ہدایت پر ہونا اور ان کا طریقہ نجات کا طریق ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ اب دوسرے لوگوں کا یہ علم نہیں جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے۔ کیونکہ خود صحابہ کے اخیر زمانہ میں بدعات کا ظہور ہو چلا تھا۔ اس لیے عبد اللہ بن مسعود نے صحابہ میں سے بھی اگلے صحابہ کی پیروی کی صلاح دی۔ جس وقت تک اسلام میں کوئی بدعت ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اسلام اپنی اصلی حالت پر تھا۔)

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً - جو شخص اچھا طریق نکالے (یعنی سنت کے موافق تعلیم میں ہو یا عبادت میں یا آداب اور اخلاق میں)۔

فَأَيُّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى - وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔

فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَيْرٍ مِنْ أَحْدَاثٍ بَدْعِيَّةٍ - سنت پر عمل کرنا (اگرچہ چھوٹی سی سنت ہو) بدعت نکالنے سے بہتر ہے (جو بدعت کا کام کیسا ہی بڑا ہو)۔

عَمَلٌ قَلِيلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنَ الْإِجْتِهَادِ فِي بَدْعِيَّةٍ - سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت کرنا بہت عبادت اور مجاہدہ سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو۔

مترجم کہتا ہے پچھلے صوفیوں نے جو عبادات شاذہ اور ریاضات اور مجاہدات نکالے ہیں۔ گوان سے بھی نفس کی صفائی اور قربت الہی پیدا ہوتی ہے۔ مگر سنت کے موافق عمل کرنے سے تھوڑی سی ریاضت اور عبادت میں وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو ان لوگوں کو بہت بڑی تکلیف اور محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

سنت کی پیروی کو عجیب برکت کی چیز ہے اور اسی لئے صحابہ کو تھوڑی سی عبادت میں وہ مراتب حاصل ہوتے تھے جو ان پچھلے صوفیوں کو اخیر عمر تک حاصل نہیں ہوئے۔ اس لئے سہل اور آسان اور عمدہ طریق سلوک اور تصوف کا اور درویشی کا وہی ہے کہ ہر بات میں آنحضرت کے سنت کی پیروی کرے اور آپ کے قدم بہ قدم چلتا رہے۔ ایسے تبع سنت کا نہ کوئی درویش مقابلہ کر سکتا ہے نہ فقیر



رہی تھیں)۔

وَأَنْ يَمْسَنَ وَأَنْ يَمَسَّ - مساک کرے اور خوشبو لگائے۔

وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ - اور اس میں یہ بیان تھا کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ دینا چاہیں۔  
يَمِفْتَاحُ لَهُ أَسْنَانٌ - اس کنجی سے جس کی دندانے عمدہ ہوں۔

أَعْطُوا الرُّكْبَ أَسْنَهَا - اونٹوں کو چھی طرح چرنے دو۔  
(خوب کھانے دو) اس صورت میں اَسْنَه جمع ہوگی بَسْن کی یعنی وہ چارہ جو اونٹ کھاتا ہے بعض نے کہا یہ بَسْن کی جمع ہے بمعنی نیزے اور برتھی کی مطلب یہ ہے کہ جب ان کو خوب چرنے اور کھانے دو گے تو وہ سونے تازے فر بہ ہو جائیں گے اور ان کے کانٹے کو دل نہ چاہے گا تو گویا برچھ اس کے حوالہ کر دیا۔ جس سے اس نے اپنی جان بچائی۔ بعض نے کہا اسنان کا معنی قوت اور طاقت یعنی اونٹوں کو قوی اور طاقت ور رکھو اور خوب کھلا پلا کر۔

هُوَ بَسْنٌ وَرَسْنٌ - وہ اس کا ہم عمر ہے۔

أَعْطُوا الْبَسْنَ حَظَّهَا مِنَ الْبَسَنِ - جانوروں کو خوب چرنے دو (ان کو خاطر خواہ چارہ اور پانی دو)۔

فَأَمْكِنُوا الرِّسَابَ أَسْنَانًا - انہوں نے اونٹوں کو خوب چارہ کھانے دیا۔

وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئْتَةً - ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے زکوٰۃ میں لی جائے جو تیسرے برس میں لگی ہو (دو برس پورے ہو کر) مسنہ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔ بعض نے کہا: بکری میں مسنہ وہ ہے جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور یہی مراد ہے اس حدیث میں۔

لَا تَذَبُّهُ إِلَّا مِئْتَةٌ - یعنی قربانی میں وہی جانور کاٹو جو مسنہ ہو (یعنی بکری بھیڑ میں سے پورے ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگی ہو اور گائیوں میں سے دو سال کی جو تیسرے میں لگی ہو اور اونٹ میں سے جو چار سال کا ہو کر پانچویں میں لگا ہو بعض نے کہا بھیڑ یعنی پونلہ چھ مہینے کا بھی کافی ہے۔

يُنْفَى مِنَ الصَّخَابَا الْبَتَّى لَمْ تَسْنَنْ - قربانی کے

جانوروں میں سے وہ جانور نکال ڈالا جائے گا۔ جس کے دانت نڈاگے ہوں (ازہری نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح کم تَسْنَنْ بکسرہ نون یا لَمْ تَسْنَنْ ہے۔ یعنی جو دوسرے برس میں زندگی ہو ثنیہ نہ ہوئی ہو۔

إِنَّ فِيهِ أَبُوَابًا لَا تَخْفَى عَلَى أَحَدٍ مِّنْهَا السَّلْمُ فِي الْبَسَنِ - حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سود میں اور کنجی معاملہ داخل ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں رہیں گے۔ جیسے جانوروں میں سلم کرنا یا غلام لوٹنی میں (یعنی پیشگی روپیہ دیکر جانور یا غلام لوٹنی ایک میعاد پر اس کے بدل ٹھہرا لینا یہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جانور ایک دوسرے سے ایسے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح غلام لوٹنی جن کی قیمت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نزاع پیدا ہوگا برخلاف غلہ یا پارچہ وغیرہ کے ان میں جب اچھی طرح صفت بیان کر دی جائے تو نزاع کا ڈر نہیں رہتا)۔  
بَازِلٌ عَامِيْنٌ حَدِيْثٌ سَبِيْنٌ - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسے کتاب الباء میں گذر چکا) یعنی میں دو برس کا بازل ہوں حالانکہ میری عمر کم ہے)۔

بازل وہ اونٹ جو پورے آٹھ برس کا ہو جائے پھر اس کے بعد ایک سال اور گزرے تو بازل عام ہوا۔ دو سال گزریں تو بازل عامین ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ گو میں نو عمر ہوں مگر عقل و علم اور فہم و فراست میں کامل ہوں۔ جیسے نو یا دس برس کا اونٹ پوری عمر کا اونٹ ہوتا ہے)۔

وَجَاوَزْتُ أَسْنَانَ أَهْلِ بَيْتِي - میں اپنے گھر والوں سے عمر میں بڑھ گیا (ان سے زیادہ میں نے عمر پائی یہ حضرت عثمان کا قول ہے: آپ کی عمر اسی برس تک پہنچتی تھی)۔  
لَا وَطِنًا أَسْنَانَ الْعَرَبِ كَعَجَبَةٍ - میں تو عرب کے اشراف اور اکابر کو روند ڈالوں گا۔

صَدَّقْنِي بَسْنًا بَكْرًا - اس نے اپنے اونٹ کی عمر چچی بتلائی (یہ ایک مثل ہے عرب میں اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی سچ موعج بیان کر دے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے جوان اونٹ خریدنے کے لیے چکایا۔ اونٹ والے سے اس کی عمر پوچھی اس نے سچ سچ بیان کر دی تب یہ خریدار نے کہا اس روز سے یہ

## لَعَالِيكَ دِيْعٌ اَب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

مشل ہوگی)۔

هُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقِتَالَ - قاتیل پہلا شخص ہے جس نے خون کرنے کا طریق قائم کیا (پہلے دنیا میں اسی نے اپنے بھائی ہاتیل کا خون کیا)۔

اِبْعَثَهَا قِيَا مَا مُقَيَّدَةٌ سَنَّةُ اَبِي لُقَايْمٍ - ان اونٹوں کو بھیج دے اور ان کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نخر کر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ وآلہ وسلم کی۔

الْقِرَاءَةُ سَنَةٌ وَالتَّشَهُدُ سَنَةٌ وَلَا تَنْقُصُ السَّنَةَ الْقُرْبَانَةَ - نماز میں سورت کا پڑھنا (یعنی سورہ فاتحہ کے بعد سنت ہے اور تشہد پڑھنا سنت ہے اور سنت کے نہ کرنے سے فرض میں نقصان نہیں آتا۔ جمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورت کے وجوب پر (جیسے احناف کا قول ہے) اس آیت سے یعنی فافرو واما تیسر من القرآن سے دلیل لینا صحیح نہیں ہے۔

اَسْنَانٌ - دانت یہ جمع ہے سن کی بمعنی دانت جمع البحرین میں ہے کہ دانتوں میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا اور ان کے بازو کے چاروں کو انیاب اور ان کے بازو کے چاروں کو نواجذ اور ان کے بازو کے چاروں کو ضواحک اور باقی بارہ کو رجبی کہتے ہیں۔

سَنٌّ - ایک جگہ پانی بہانا۔

سَنٌّ - جگہ جگہ پانی پھیلانا۔

اِمْنُصْ عَلٰی سُنَّتِكَ - اپنی ناک کی سیدھ پر چلنا جا۔

نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسَانِ الطَّرْقِ - جو چالوراستے ہوں (جن میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا) کیونکہ ایسا کرنے سے خود نمازی کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے دوسرے راستے چلنے والوں کو تکلیف ہوگی)۔

سُنْسُنٌ - ایک شخص کا نام ہے اس کا بیٹا احمد حدیث کاراوی ہے۔ لَا اَتِيكَ مِنْ الْحَسْبِ - میں تیرے پاس نہیں آؤں گا جب تک گھوڑ پھوڑ کے دانت نہ گریں (یعنی بھی نہیں آؤں گا کیونکہ اس کے دانت کبھی نہیں گرتے)۔

كَاسِنَانِ الْمُنْشَارِ - آرے کے دندانے جو کڑی کاٹتے

ہیں۔

فَدَعَا بَدَلُوْهُ مِنْ مَّاءٍ فَسَنَّهُ عَلَيْهِ - ایک ڈول پانی کا آپ نے مگلوایا وہ اس پر بہا دیا (یعنی جس مقام پر گنوارے نے پیشاب کر دیا تھا)۔

سَنَّهُا فِي الْبَطْحَاءِ - اس کو نکرے میدان میں بہا دیا (یعنی شراب کو جب اس کی حرمت اتری)۔

كَانَ يَسْنُ الْمَاءَ عَلٰی وَجْهِهِ وَلَا يَسْنُهُ - ان کے منہ پر پانی ڈالتے تھے ایک جگہ تزیاتے تھے جگہ جگہ نہیں پہنچاتے تھے۔ فَسَنُوْهُ عَلٰی التَّرَابِ سَنًا - مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو۔ فَفَقَامَ رَجُلٌ فَيَحُحُ السَّنَةَ - آنحضرت نے صدقہ کی ترغیب لوگوں کو دلائی (اتنے میں ایک شخص بد صورت کھڑا ہوا (جس کا چہرہ بد نما تھا سنت چہرے کا رخ جو سامنے ہوتا ہے بعض نے کہا) خسارے کا تختہ)۔

وَكَانَ ذُوْجْهَآ سَنٌّ فِيْ بَيْرٍ - اس کا خاندان ایک کنوے میں سڑ گیا تھا (بدبودار ہو گیا تھا) اسی سے ہے حَمَامٌ مَسْنُونٌ - سڑی بدبودار کچھ بعض نے کہا۔ سَنٌّ سے اَسِنٌ مراد ہے یعنی بدبو کی وجہ سے منہ پھر لینا اس کو ڈھانپ لینا۔

كَانُوا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مِنَ السَّنَةِ - ظہر اور عصر کی نماز سنت کی پیروی میں ملا کر پڑھتے (یہ جمع کرنا اجمہد حدیث اور امامیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد نے بیماری کے عذر سے جائز رکھا ہے یعنی یتیم کے لیے لیکن مسافر کو تو بالاف تفاق جمع درست ہے۔ صرف امام ابوحنیفہ نے اس میں خلاف کیا ہے)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ - تم اپنے اوپر میرا طریق اور خلفائے راشدین یعنی چاروں خلیفوں کا طریق لازم کرو (ان کی پیروی کرو نہ غیر راشدین خلیفوں کی جیسے خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفائے راشدین کا قول یا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرت ہی کا قول یا فعل ہوتا ہے اور خلفائے راشدین چونکہ ہر امر میں سنت رسول ہی پر چلتے تھے لہذا ان کی بھی پیروی کا حکم دیا چونکہ ان کی پیروی سنت رسول کی پیروی ہے۔

ض	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَالِيهَا خَيْرِي
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------

مَرْمَرٌ مَسْنُونٌ - گچی کا چکنا صاف صحن۔  
 سَنِينٌ - ہم عمر ہم جولی۔  
 سَنِينَةٌ - ہوا لمبی ریتی سنائیں جمع۔  
 سَنَةٌ - کئی سال گذرنا۔  
 مَسَانَهَةٌ - سالانہ کوئی معاملہ کرنا۔  
 سَنَةٌ - کئی سال کا پرانا۔  
 سَنَةٌ - جو بمعنی سال ہے وہ اصل میں سَنَةٌ تھا بعض نے کہا سَنُوٌ کیونکہ اس کی جمع سنَوَاتٌ آتی ہے عام لوگ سنَوَاتِي برسوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں۔

سَنَةٌ - جو بمعنی سال ہے وہ اصل میں سَنَةٌ تھا بعض نے کہا سَنُوٌ کیونکہ اس کی جمع سنَوَاتٌ آتی ہے عام لوگ سنَوَاتِي برسوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں۔  
 خَوْرَجْنَا نَلْتَمِسُ الرُّضْعَاءَ بِمَكَّةَ فِي سَنَةِ سَنَهَاءَ (علیمہ سعدیہ کہتی ہیں) ہم شیرخوار بچوں کی تلاش میں نکلے ایک قحط کے سال میں۔

نَهَى عَنِ الْمَعَاوِمَةِ - اس کا بھی یہی مطلب ہے۔  
 تَسَنَةٌ - کئی سال گذرنا۔  
 سَانَهَاتِ النَّحْلَةِ - ایک سال آڑ اس میں میوہ لگتا ہے (یعنی یہ درخت کھجور کا ایک سال میوہ دیتا ہے ایک سال خالی رہتا ہے)۔  
 سَنُوِيَا سَنَاوَةً - پانی دینا تر کرنا بلند ہونا چکنا کھول دینا۔  
 بَشْرًا مَيْتِي بِالسَّنَاءِ - میری امت کو یہ خوشخبری دے کہ اس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک) بلند ہوگا۔  
 سَنِي يَسْنِي سَنَاءً - بلند ہونا۔  
 سَنِي - برہنہ چکنا۔  
 عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنَوِيَتِ - تم سنا اور شہد اپنے اوپر لازم کر لو (دونوں میں مصحفی مخرج بلغم و مواد غلیظہ ہیں)۔

سَنَةٌ سَنَهَاءُ - جیسے لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ يَوْمٌ أَيَوْمٌ - ایک روایت میں سَنَةٌ شَهْبَاءُ ہے اس کا ذکر آئے آئے گا۔  
 اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُضَرٍّ بِالسَّنَةِ - یا اللہ مصر کے کافروں پر قحط ڈال کر میری مدد کر۔ یہ اسائے غالبہ میں سے ہے۔  
 جیسے گھوڑے کو دابہ اور اونٹ کو مال کہتے ہیں اور کبھی لام کلمہ کو تے سے بدل کر اَسْتَوُ کہتے ہیں یعنی وہ قحط میں مبتلا ہوئے۔

سَنُوِيَا سَنَاوَةً - پانی دینا تر کرنا بلند ہونا چکنا کھول دینا۔  
 بَشْرًا مَيْتِي بِالسَّنَاءِ - میری امت کو یہ خوشخبری دے کہ اس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک) بلند ہوگا۔  
 سَنِي يَسْنِي سَنَاءً - بلند ہونا۔  
 سَنِي - برہنہ چکنا۔  
 عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنَوِيَتِ - تم سنا اور شہد اپنے اوپر لازم کر لو (دونوں میں مصحفی مخرج بلغم و مواد غلیظہ ہیں)۔  
 يَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَسَانًا - ام خالد واہ واہ یعنی یہ کپڑا تجھ پر بہت زیب دیتا ہے کہتے ہیں کہ سنا سنا حبشی زبان میں بمعنی اچھا اور زیبندہ۔ ایک روایت میں سَنَاءُ سَنَاءُ ہے معنی وہی ہے۔

اِنَّهُ كَانَ لَا يُجِيزُ نِكَاحًا عَامَ سَنَةِ - حضرت عمرؓ قحط سالی میں نکاح کو جائز نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ایسے زمانہ میں غیر کفو میں نکاح کر دینے کا احتمال ہوتا ہے بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا)۔

مَا سَقِي بِالسَّنَوَانِي فَفِيهِ نَصْفُ الْعُشْرِ - جس کھیت کو جانور سے پانی دیا جائے (یعنی اونٹ یا بیل سے) اس میں سے بیسواں حصہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (یعنی پانچ فیصدی سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کیا تخفیف ہوگی) اور جو آسمان کے پانی سے کھیتی ہو اس میں سے دسواں حصہ سبحان اللہ اگر شریعت اسلامی کے موافق کوئی بادشاہ اپنی رعیت سے مال گذاری وصول کرے تو ساری رعیت اس کی عاشق بن جائے۔ ہمارے زمانہ کے بعض بادشاہ تو آدھا بلکہ دو ٹکٹ پیداوار کا کاشتکار سے لے لیتے ہیں اور اس کے سوا طرح طرح کی پٹیاں ان پر ڈالتے ہیں۔ بیچارے کاشتکار بنگے

كَانَ لَا يَقْطَعُ فِي عَامِ سَنَةِ - قحط سالی میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔  
 فَاصَابَنَا سَنِيَةٌ حَمْرَاءُ - ایک سخت قحط ہم پر آن پڑا (یہ تصنیف تعظیم کے لیے ہے)۔  
 اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَيِّئِ كَيْسِيْ يُوْسُفَ - میری مدد کر ان کے مقابلہ میں قحطوں سے جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں قحط پڑے تھے۔  
 اَنْ لَا اُهْلِكَ اُمَّتَكَ بِسَنَةِ عَامَةٍ - میں تیری امت کو عام قحط سے (جو سب ملکوں میں ہو) تباہ نہیں کرنے کا۔

سَنَائِيَا - بلند مرتبہ اور شریف

سَنَائِيَةٌ - کل بوری -

أَرْضٌ مَسْبِيَةٌ - جس زمین کو ڈولوں سے پانی دیا جائے  
(یعنی کنوئیں سے کھینچ کر یا جانوروں پر لاد کر) -

سَنَائِيَاذ - ایک گاؤں ہے جہاں امام رضا نے وفات

پائی -

### باب السنين مع الواو

سَوَاءٌ - شرمگاہ بری بات فحش بری خصلت -

سَوَاءٌ - برا ہونا -

تَسْوِيَةٌ يَأْتِسُوْنِي - برائی کرنا - عیب کرنا -

إِسَاءَةٌ - برائی کرنا -

سُوءٌ - برائی کوڑھ ہر آفت فسق و فجور -

سُوءٌ - بری بات کہنا -

وَهَلْ غَسَلْتَ سَوَاتِكَ إِلَّا أَمْسَ - ابھی کل ہی تو تو

نے اپنی جائے برازد ہوئی ہے (یہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی  
بے شرمی اور بے حیائی کی بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے جاہلیت  
کے زمانہ میں ایک دغا بازی کی تھی اپنے ساتھیوں کو قتل کر کے ان کا  
مال لے لیا تھا یہ اس کی طرف اشارہ ہے) -

يَجْعَلَانِي عَلَى سَوَاتِيهِمَا - دونوں آدم اور حوا بہشت  
کے پتے اپنی شرمگاہ پر رکھنے لگے (جب ممنوع درخت میں سے  
انہوں نے کھایا اور بہشتی لباس اتر گیا ٹنگرہ گئے) -

سَوَاءٌ وَلَوْ خَيْرٌ مِنْ حَسَاءِ عَقِيمٍ - بد شکل عورت جو  
جننے والی ہو بچے دیتی ہو اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو  
بانجھ ہو -

السَّوَاءُ بِنْتُ السَّيِّدِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنَاءِ بِنْتِ  
الظُّنُونِ - ایک بد شکل عورت جو شریف کی بیٹی ہو اس خوبصورت  
عورت سے بہتر ہے جس کی ذات مطعون ہو (اس کے نسب میں  
عیب ہو) -

بھوکے محتاج مفلس رہتے ہیں - لاحول ولا قوۃ الا باللہ -

إِنَّا كُنَّا نَسْنُوْا عَلَيْهِ (ایک اونٹ نے آنحضرت سے  
شکایت کی کہ اس کے مالک اس کو سخت تکلیف دیتے ہیں اور کھانا  
برابر نہیں دیتے آپ نے اس کے مالکوں سے پوچھا انہوں نے  
کہا) ہم تو اس پر پانی لایا کرتے ہیں -

لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اسْتَكْبَيْتُ صَدْرِي - میں نے پانی  
بھرا یہاں تک کہ میرے سینے میں بیماری ہو گئی (پانی کھینچتے اور  
لاتے - یہ حضرت شاہزادی عالم وعالمیاں جناب فاطمہ زہرا کا  
قول ہے - آپ اپنے ہاتھ سے چکی پیمتیں پانی بھرتیں گھر کے  
سارے کام کاج کرتیں - حالانکہ دونوں جہان کی شاہزادی تھیں اور  
کسی عورت کی کیا حقیقت ہے جو ایسی کاموں میں شغلی کرے یا  
خاوند کی خدمت سے اکتائے) -

إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا فِي النَّحْلِ -  
ہماری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے اور کھجور کے  
درختوں کو پانی دیتی ہے -

إِذَا اللَّهُ سَنَى عَقْدَهُ شَيْءٌ تَبَسَّرَا - جب اللہ تعالیٰ کسی  
کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ کام آسان ہو جاتا ہے (بندہ سہل سے  
اس کو حاصل کر لیتا ہے) یہ سنت سے نکلا ہے یعنی میں نے کھولا  
اور آسان کیا -

تَسْنِي لِي - مجھ کو آسان ہوا جیسے تَبَسَّرَا اور تَانِي ہے -  
مُسْنَأَةٌ - وہ کتہ جو پانی روکنے اور چھوڑنے کے لیے بنایا  
جائے -

سَنِي - کھولنا -

سَنَاءٌ - چمک بلندی رونق -

تَسْنِيَةٌ - سہل کرنا کھولنا -

مُسْنَأَةٌ - راضی کرنا - خوش رکھنا -

إِسْنَاءٌ - روشنی کرنا ایک برس کہیں رہنا بلند کرنا اٹھانا -

تَسِّي - بگڑ جانا سڑ جانا - آسانی کرنا - راضی کرنا مہیا اور

تیار ہونا -

یہ حضرت فاطمہؑ کا نہیں بلکہ حضرت علیؑ کا قول ہے - ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد (۲۵/۵) مسند احمد (۲۰۶/۱) (م)

## خ ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لِحَاثَاتُ الْخَبْرَةِ

رَجُلٌ السُّوءُ کہہ سکتے ہیں اور بعض مولدین الْمَرْأَةُ السُّوءُ بھی کہتے ہیں یعنی شریر بدکار عورت۔

فَاذْ اَكَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ قَالَ اُخْرُجِي۔ جب برابر مرد ہوتا ہے تو (عورت سے) کہتا ہے چل نکل جا دور ہو۔

فَمَنْ زَادَ فَقَدْ اَسَاءَ۔ جس نے بڑھایا (یعنی اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اس نے برا کیا (کیونکہ اسراف ہے اور سنت کی مخالفت ہے)۔

مَنْ اَسَاءَ فِيهِ الْاِسْلَامُ اِحْذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ جو شخص اسلام لا کر پھر برائی کرے تو اس سے دونوں زمانوں (یعنی کفر اور اسلام) کی برائیوں کا مواخذہ ہوگا۔ دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسلام کفر کی سب برائیوں کو گرا ڈالتا ہے میٹ ڈالتا ہے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جب اسلام لانے کے بعد پھر برائی نہ کرے تو کفر کی برائیاں بھی سب معاف ہو جائیں گی۔ بعض نے کہا مواخذہ سے یہ مطلب ہے کہ اس کی کفر کی برائیوں پر صرف ملامت کریں گے۔ سزا نہ دیں گے۔ البتہ اسلام کی برائیوں پر سزا ملے گی۔

بِأَمْرِ سَوْءٍ۔ ایک برائی کا کام  
اَلْسَوْءُ الْقَتْلِ وَالْفَحْشَاءُ الزَّوْنَا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں جو سواور فحش کا لفظ ہے سو سے مراد قتل اور خون ریزی ہے اور فحش سے مراد زنا اور بدکاری ہے۔

سَيِّئَةٌ۔ برائی اصل میں سَيِّئَةٌ تھی۔  
اَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ سَوْءٍ وَاِنْسَانِ سَوْءٍ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں برے ہمسائے اور برے آدمی سے۔

سَائِيَةٌ۔ ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان اور ایک گاؤں کا مکہ میں۔

كَانَ اَبُو الْحَسَنِ اِذَا قَضَى نُسُكَهُ عَدَلَ اِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا سَائِيَةٌ فَحَلَقَ بِهَا۔ امام ابو الحسن جب حج کے ارکان پورے کر چکے تو ایک بستی میں جاتے جس کا نام ساییہ تھا۔ وہاں سر منڈاتے۔

سَوْبَةٌ۔ دور کا سفر جیسے سَبَاةٌ ہے۔  
سُوْبِيَّةٌ۔ گہیوں کا شراب مصر والے اکثر اس کو پیتے ہیں۔

سُوءُ الْمُنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ مال اور اولاد میں برا منظر یعنی ان پر کسی آفت کا آنا جس کے دیکھنے سے رنج ہو۔

اِنَّ رَجُلًا قَصَّ عَلَيْهِ رُوْيَا فَاَسْتَاءَ لَهَا۔ ایک شخص نے آنحضرت سے ایک خواب بیان کیا آپ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ اس سے حضرت عمرؓ کے بعد دین کی خرابی یا بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت نکلتی ہوگی اور یہ دل سے آپ کو ناگوار تھی ایک روایت میں فَاَسْتَاءَ لَهَا ہے۔ یعنی اس نے اس خواب کی تعبیر چاہی آنحضرت نے یہ خواب سننے کے بعد فرمایا پہلے نبوت کی خلافت ہوگی (یعنی تیس برس تک) اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ وغیرہ بنی امیہ کے لوگ خلیفہ نہ تھے بلکہ بادشاہ تھے جیسے اور دنیاوی بادشاہ ہوتے ہیں۔ جب معاویہ باوصف صحابی اور قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے بلکہ بادشاہ تو اور کوئی تیوری یا افغانی یا ایرانی یا مغل ایرے غیرے بیچ کلیاں کیونکر خلیفہ المسلمین ہو سکتے ہیں اور صحابہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا)۔

فَمَا سَوْءًا عَلَيْهِ ذٰلِكَ۔ پھر آپ نے اس سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے برا کیا۔

اِنَّا سَرَّضْنٰكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَاَلَا تَسُوءُ لَكَ۔ ہم تجھ کو تیری امت کے باب میں خوش کرے گے اور تجھ کو رنجیدہ نہیں کریں گے (ان کو دوزخ میں ڈال کر)۔

اِحْذَى سَوْءَاتِكَ۔ تیرے ایک برے کام کا نتیجہ ہے۔  
سُوءُ الْعُمْرِ۔ خراب ٹہکی عمر (یعنی اسی برس کے بعد کی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آ جائے۔

سُوءُ الْكِبَرِ يَأْسُوءُ الْكِبَرِ۔ خراب بڑھاپا۔  
اِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةٌ سَوْءَةٌ۔ عورت ایک برا جانور ٹھہری (جس کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے) مطلب یہ ہے کہ عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز کا فاسد ہونا غلط خیال ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ یوں کہتے ہیں۔

رَجُلٌ سَوْءٌ يَارَجُلُ السُّوءِ۔ یعنی برائی اور فساد اور شر اور فحش کا آدمی اور الرَّجُلُ السُّوءُ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس طرح رَجُلُ السُّوءِ بھی بضم سین صحیح نہیں ہے۔ اس طرح

## لَحَائِبُ الْحَرْبِ

فَسَاخَتْ يَدُ قَوْسِيْ - ميري گھوڑی کا ہاتھ زمین میں گھس گیا جھنس گیا۔

فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا - پہاڑ زمین میں گھنس گیا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

فَأَهْمَاخَتِ الصَّخْرَةُ - وہ پتھر زمین میں گھس گیا (اندر چلا گیا) صحیح فَاَنْسَاخَتْ ہی حائے حلی سے جیسے آگے آئے گا یعنی ہٹ گیا اور کھل گیا۔

سَاخَتْ قَوَائِمُهُ فِي الْأَرْضِ - اس کے پاؤں زمین میں گھنس گئے۔

أَسَاخَهُ اللَّهُ - اللہ تعالیٰ اس کو دھنسا دے۔

بِكُمْ تَسِيخُ الْأَرْضِ الَّتِي تَحْمِلُ أَبْدَانَكُمْ - تمہاری ہی وجہ سے زمین جمی ہوئی ہے جو تمہارے بدنوں کو اٹھاتی ہے یہ سَاخُ تَسِيخُ سَيْخًا سے نکلا ہے جس کے معنی دھسنے اور غائب ہونے کے بھی ہیں جیسی سوخ ہے اور جمنے اور مضبوط ہونے کے بھی۔

ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَىٰ أَيْبَهَا فَإِذَا عَقِبُهُ تَفْحَصُ فِي مَاءٍ فَجَمَعْتُهُ فَسَاخَ وَكُوْتُرُ كُنْتُ لَسَاخَ - پھر حضرت ہاجرہ (پانی ڈھنڈنے کے بعد اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل) کے پاس آئیں دیکھا تو ان کی ایزی پانی کو کھول رہی ہے (یعنی پانی میں ایزیان ناز رہے ہیں) حضرت ہاجرہ نے اس پانی کو سینا (جو پھیلا ہوا تھا) تب وہ ٹھہر گیا (کنوے کی طرح ایک جگہ ٹھہر گیا) اگر چھوڑ دیتیں تو بہتا رہتا (بھی کم نہ ہوتا)۔

سُوْدٌ - یا سُوْدُوْدٌ یا سَيْدُوْدَةٌ - سردار ہونا بزرگ ہونا شریف ہونا۔

سَادَ قَوْمَهُ - اپنی قوم کا سردار ہو گیا ان پر غالب آیا شرافت میں۔

سُوْدٌ - کالا ہونا۔

سَادَ سُوَادًا - کالا پانی بیا۔

تَسْوِيْدٌ - کالا کرنا جرات کرنا سیدوں کو قتل کرنا سردار بنانا۔

مُسُوْدَةٌ - کالا کیا ہوا اور پہلی تحریر پھر دوسری تحریر کو (یعنی

سُوْحٌ يَسُوْحٌ يَسُوْحَانُ آہستہ چلنا۔

سُوْحَانٌ - جانا آنا۔

سَاجٌ - ساگوان جو مشہور لکڑی ہے ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً رنگون اور برہما میں اس کی جمع ساجات ہے۔

لَيْسَ سَاجَةً - ایک چادر پہنی اس کی جمع سَيْجَانٌ ہے۔

يُصَلِّي عَلَى سَرِيْرِ مَنْ سَاجَ - ساگوان کے تحت پر نماز پڑھتے تھے۔

وَتَفْسِلُهُ عَلَى سَاجَةٍ - اس کو یعنی میت کو تو ایک ساگوانی تختے پر غس دے۔

لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّاجَ وَالطَّلِقَ وَالْحَمَانِصَ - آنحضرت نے سبز یا سیاہ چادر پہنی مجمع البحرين میں ہے کہ ساج سبز یا سیاہ چادر۔

تَكَانَ يَلْبَسُ فِي الْحَرْبِ مِنَ الْقَلَانِسِ وَالسَيْجَانِ - لڑائی میں آپ ٹوپیاں اور سبز چادریں پہنتے۔

سَاخَةٌ - صحن آنگن وہ خالی میدان جو گھروں کے درمیان ہوتا ہے اس پر عمارت اور چھت نہیں ہوتی۔ اس کی جمع سَاخٌ اور سُوْحٌ اور سَاخَاتٌ آتی ہے۔

إِنَّ الْحَاجَّ يَنْزِلُونَ مَعَهُمْ فِي سَاخَةِ الدَّارِ - حاجی لوگ کہ والوں کے ساتھ گھروں کے درمیان جو صحن خالی ہوتا ہے اس پر اتریں گے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي حَلَلْتُ بِسَاخَتِكَ - یا اللہ میں تیرے احاطہ میں اتر اہوں یا تیرے آنگن میں۔

تَبَا عَدُوًّا عَنِ سَاخَةِ الظَّالِمِينَ - ظالموں کی آنگن سے الگ رہو (ان کے نزدیک نہ جاؤ نہ ان کے پاس سکونت کرو)۔

سُوْحٌ - زمین میں گھس جانا ڈوب جانا غائب ہو جانا نشین ہو جانا جھنس جانا جیسے سَبُوْحٌ اور سَوْحَانٌ ہے۔

سَاخُ الْجَامِدِ - جمی ہوئی چیز پکھل گئی یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔

تَسُوْحٌ - کچھڑ میں گرنا۔

سَوَاخِي - بہت کچھڑ۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ي ء

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ - میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں (سارے بنی آدم میں اللہ تعالیٰ نے میرا رتبہ بلند رکھا ہے یہ اس کے کرم و فضل کا اظہار ہے) نہ فخر اور اترا تا (جو پیغمبروں کی شان سے بعید ہے دوسرے فخر تو جب ہوتا جب مجھ کو یہ میرا رتبہ اپنی سعی اور کوشش اور دانائی سے ملا ہوتا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کا اظہار میں اس کا شکر بجالانے کے لیے کرتا ہوں چونکہ اس نے فرمایا -

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ قَالُوا مَنِ السَّيِّدُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا كَمَا فِي أُمَّتِكَ مِنْ سَيِّدٍ قَالَ بَلَى مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَرُزْقَ سَمَاحَةً فَاذَى شُكْرُهُ وَقُلْتُ بِشِغَابَتِهِ فِي النَّاسِ - لوگوں نے آحضرت سے عرض کیا سردار (یعنی شریف) کون ہے فرمایا یوسف پیغمبر جو یعقوب کے بیٹے تھے وہ اسحاق کے حضرت ابراہیم کے (خود بھی پیغمبر باپ دادا پر دادا سب پیغمبر یہ شرف اور کسی کو نہیں ملا کہ برابر چار پشت پیغمبری رہی) پھر لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کی امت میں کوئی سردار نہیں ہے - فرمایا کیوں نہیں ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور سخاوت عنایت فرمائی - وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجاتا ہے (اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے - غربا اور مساکین اور مستحقین عزیز واقربا ناطہ والوں سب کی پرورش کرتا ہے) اور اس کی شکایت کرنے والے کم ہیں (اس کا شکر کرنے والے اور اس کی تعریف کرنے والے بہت ہیں) ایسا شخص میری امت کا سردار ہے (یہ جو فرمایا اس کی شکایت کرنے والے کم ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور سے نہیں ستاتا نہ کسی پر ظلم کرتا ہے - ایسے شخص کے شاکہ وہی لوگ ہوں گے جو حسد کی راہ سے اس کی شکایت کرتے ہوں گے - وہ کم لوگ ہوں گے اکثر تو اس کے احسانات کے شکر گزار اور مداح ہوں گے - یہ اس لیے فرمایا کہ آدمی کیسا ہی مریخ اور مرجان اور نخی اور فیض رسان اور غریب پرور مہربان ہو مگر تب بھی بعض حاسد خواہ مخواہ اس کی برائی کرتے ہیں تو ایسا ہونا کہ کوئی دنیا میں اس کا شاکہ نہ ہونا ممکن ہے اور انسانی قدرت سے باہر ہے -

اس کی کاپی کو مبصہ کہتے ہیں) -  
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ فَقَالَ السَّيِّدُ اللَّهُ - ایک شخص آحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ قریش کے سردار ہیں فرمایا سردار تو اللہ ہے (اور ہم سب بندے اور غلام ہیں یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا درحقیقت آپ قریش کیا سارے بنی آدم کے سردار تھے مگر آپ نے منہ پر تعریف پسند نہیں کی یہ علامت ہے کمال شرافت کی عمدہ لوگ خوشامد سے نفرت کرتے ہیں) -

لَمَّا قَالُوا لَهُ أَنْتَ سَيِّدُنَا قَالِ قَوْلُوا بِقَوْلِكُمْ - جب صحابہ نے آحضرت سے کہا آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا تم جو کہتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول یا اللہ کے نبی اور سردار نہ کہو کیونکہ میں تمہارے دنیاوی سرداروں کی طرح دنیا کے امور میں سردار نہیں ہوں ایک روایت میں ہے قَوْلُوا بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجِرْ بَيْنَكُمْ الشَّيْطَانُ - یعنی مجھ کو ایسے ہی کچھ لفظ کہو سید یا رسول یا نبی یا بھائی اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو لیر کر دے (تم مجھ کو بندگی کے درجہ سے بڑھاتے بڑھاتے خدائی تک پہنچا دو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو جو اللہ کے بندے تھے خدا کر دیا -

إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ - میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا پیغام پہنچانے والا ہوں - افسوس مولویوں اور جاہل صوفیوں نے آحضرت کے ان ارشادات کا کچھ خیال نہ رکھا اور اپنی کتابوں اور تصیّدوں میں آحضرت کی تعریف میں ایسا مبالغہ کیا کہ معاذ اللہ خدائی سے بھی زیادہ آپ کا مرتبہ بلند کر دیا یا خدائی تک پہنچا دیا اور یہ نہ سمجھے کہاں بندہ کہاں خدا کہاں تراب کہاں رب الارباب کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آحضرت ﷺ ایسی غلط اور شاعرانہ مشرکانہ تہریفوں سے خوش ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کی صورت سے بیزار ہوں گے وہاں وہ مار پڑے گی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا آحضرت انہی لوگوں سے خوش ہیں جو حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور پابند شرع شریف ہیں ان کو مرنے کے بعد کوئی اندیشہ نہیں ہے پیغمبر صاحب کا دست شفقت ان کے سروں پر ہے آحضرت کا مرتبہ وہ ہے جو اس حدیث میں ہے -



ہے ایک روایت میں۔ اِلٰی سَيِّدِ كُمْ ہے یعنی اپنے سردار کی طرف دیکھو۔

كَانَ سَيِّدِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ۔  
میرے سردار یعنی میرے خاندان آنحضرت خضاب کی بو کو ناپسند کرتے تھے (یہ حضرت عائشہ نے اس وقت کہا جب ایک عورت نے ان سے پوچھا خضاب لگانا کیسا ہے)۔

تَفَقَّهُوْا قَبْلَ أَنْ تُسَوِّدُوا۔ بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کرو (یعنی چھٹنے پنے میں اور کم سنی میں علم حاصل کر کے عالم بن جاؤ۔ جب تم بزرگ اور لوگوں کے سردار بن جاؤ یعنی تمہاری عمر زیادہ ہوگی تو اس وقت علم حاصل کرنے میں تم کو شرم آئے گی اور علم سے محروم رہو گے۔ بعض نے کہا قَبْلَ أَنْ تُسَوِّدُوا کا مطلب یہ ہے کہ شادی کرنے سے پہلے علم حاصل کرو یہ اسْتِنَادُ الرَّجُلِ سے ماخوذ ہے یعنی اس نے شریف خاندان میں نکاح کیا امام بخاری نے اس قول کے بعد اتنا زیادہ کیا وَ بَعْدَ أَنْ تُسَوِّدُوا یعنی بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرو اگر کسی نے کم سنی میں حاصل نہ کیا تو بڑھاپے میں حاصل کرنا منع نہیں ہے بلکہ ہر حال میں علم حاصل کرنا ضروری اور بہتر ہے جیسے ایک قول ہے۔ اَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنَ الْمُهْدِ اِلَى الْمَلْحِدِ یعنی نہالچہ یا گہوارے میں رہنے کے زمانہ سے قبر میں جانے کے وقت تک علم حاصل کرتا رہے۔

اِتَّقُوا اللَّهَ وَسَوِّدُوا اَكْثَرَ كُمْ۔ اللہ سے ڈرو اور جو تم میں بڑا ہو اس کو سردار بناؤ (صحابہ نے ایسا ہی کیا ابو بکر صدیق کو حضرت علیؑ پر مقدم رکھا کیونکہ اس وقت حضرت علیؑ کم عمر تھے اور حضرت عمرؓ کو خود ابو بکر صدیق خلیفہ بنا گئے اور حضرت عمرؓ نے مرتے وقت چھ آدمیوں کو خلافت کا ہتھیار قرار دیا جو عمر میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے لیکن حضرت عثمانؓ عمر میں حضرت علیؑ سے بہت زیادہ تھے اس لیے وہی خلیفہ بنائے گئے۔

مَا رَأَيْتَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ قَيْلٍ وَلَا عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ خَيْرًا مِنْهُ وَكَانَ هُوَ اَسْوَدَ مِنْ عُمَرَ۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں نے آنحضرت کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی سنی یا حلیم بردار نہیں دیکھا لوگوں نے کہا کیا

كُلُّ بَنِي اَدَمَ سَيِّدٌ فَارْتَجِلْ سَيِّدًا اَهْلِي بَيْتِهِ وَالْمَرْءُ سَيِّدُهُ اَهْلِي بَيْتِهَا۔ سارے آدمی سردار ہیں (یہاں تک کہ اکیلا آدمی جس کا گھربار ہو نہ نوکر چا کر نہ بال بچے وہ بھی اپنے اعضاء اور ہاتھ پاؤں کا سردار ہے) اور آدمی اپنے گھروالوں کا سردار ہے اور عورت اپنے گھروالوں کی سردار ہے (مرد کی رعیت اس کے بال بچے جو روغلام لوٹھی نوکر چا کر وغیرہ ہیں اور عورت کی رعیت اس کی چھوکر یاں ماما میں وغیرہ)۔

مَنْ سَيِّدُكُمْ قَالُوا الْجَدُّ بِنُ قَيْسِ عَلِيٍّ اَنَا نُبِخْلُهُ قَالَ وَ اَنْحَى ذَاؤُ اَدْوَى مِنْ الْبُخْلِ۔ آنحضرت نے انصار سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس اتنی بات ہے کہ ہم اس کو بخیل پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بخیل سے بڑھ کر کوئی بیماری یا کوئی عیب نہیں ہے (بخیل کی وجہ سے لاکھ ہنر ہوں سب ڈھنپ جاتے ہیں۔ کوئی بخیل کی تعریف نہیں کرتا اور سخاوت کی وجہ سے لاکھ عیب ہوں سب ڈھکے رہتے ہیں۔ ہر شخص سخی کی تعریف کرتا ہے)۔

اِنَّ اٰبِيْنَ هٰذَا سَيِّدٌ۔ یہ میرا بیٹا (امام حسن کی طرف اشارہ کیا) سردار ہے (یعنی بڑا شریف النفس کریم الطبع ہمت والا دنیا پر لات مارنے والا) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کو ملا دے گا (ان میں صلح ہو جائے گی لاکھوں آدمیوں کی جان اس کی وجہ سے بچ جائے گی۔ اس حدیث کا ظہور ہوا امام صاحب نے دنیا کی حکومت اور دولت پر لات ماری اور معاویہ کو دے دی)۔

قُوْمُوا اِلَى سَيِّدِكُمْ۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (اس کو سواری پر سے اتار لو یہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا جب سعد بن معاذؓ گدھے پر سوار ہو کر آئے چونکہ وہ زخمی تھے اس لیے انصار کو حکم دیا کہ ان کو جا کر گدھے سے اتارو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد بن معاذؓ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو کیونکہ تعظیم کے لیے کھڑے ہونے سے دوسری حدیث میں ممانعت آئی ہے)۔

اَنْظُرُوا اِلَى سَيِّدِنَا هٰذَا مَا يَقُوْلُ۔ دیکھو تو ہم نے جو اس شخص کو (یعنی سعد بن عبادہ کو) انصار کا سردار بنایا وہ کیا کہتا



نے اس کو سردار کہا تو تم جھوٹ بولے (اور جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے) اور اگر واقعی وہ سردار ہے (لوگ اس کے تابعدار ہیں صاحب جاہ اور مال اور حشم ہے۔ جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ اور مشرکوں کی راجہ مہاراجہ) تو تم نے اپنے پروردگار کو غصہ دلایا (کا فر یا فاسق کی تعریف کر کے)۔

سَيِّدًا الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ - جو شخص سردار ہوتا ہے (بادشاہ یا حاکم یا امیر) درحقیقت وہ اپنی رعیت کا خادم ہے۔ ان کی خبر گیری رکھتا ہے۔ ان کو راحت اور آرام پہنچانے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے۔ ان کی حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے جیسے گڈ ریا چڑھا ہوا اپنے جانوروں کی حفاظت کرتا ہے۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے۔ ان کے کھانے پینے کا سامان تیار کرتا ہے ان کی ضروری حاجتوں میں مدد دیتا ہے۔ وہی ان کا سردار ہے کیونکہ اس کا اجر اور ثواب بے شمار ہے۔

سَيِّدًا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - امام حسن اور امام حسین علیہ السلام پہنچی جوانوں کے سردار ہیں (یعنی جتنے لوگ جوانی میں مرے یا اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ان سب کے یہ دونوں شہزادے سردار ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ دونوں شہزادے جوانی ڈھل جانے کے بعد شہید ہوئے اور خلفائے اربعہ بڑھاپے میں شہید ہوئے یا مرے تو ان پر بھی ان کی فضیلت لازم آئے گی غرض یہ ہے کہ انبیاء اور خلفاء راشدین کے بعد ان دونوں شہزادوں کا مرتبہ تمام بہشتیوں سے بڑھ کر ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک تو انبیاء کے بعد یہ سب سے افضل ہیں اس بے ادب کے منہ میں خاک جو اپنے تئیں امام حسین علیہ السلام سے افضل کہتا تھا۔ قیامت کے دن اس غلط بیانی اور دروغ گوئی کا نتیجہ اس کو ملے گا اور شاید اب بھی قبر میں مل رہا ہو۔ یہی ایک قول اس کا اس کے گمراہ اور کذاب ہونے کی کافی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم فلاں سے افضل ہیں۔ بلکہ اپنے تئیں سب سے کم درجہ ظاہر کرتے

معاویہ عمر سے بھی بڑھ کر تھے۔ انہوں نے کہا عمرؓ ان سے بہتر تھے۔ مگر سخاوت یا حلم میں معاویہ ان سے بڑھ کر تھے۔ (انہی دو باتوں یعنی سخاوت اور حلم کی وجہ سے لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو گئے تھے اور حالانکہ ان کا کوئی حق خلافت میں نہ تھا مگر لوگوں کی تائید سے وہ خلیفہ بن بیٹھے۔

سخاوت مس عیب را کی میا ست

سخاوت ہمہ درد ہارا دواست

نہایہ میں ہے کہ سید پروردگار مالک شریف فاضل کریم حلیم اپنی قوم کی تکلیف اٹھانے والا خاوند کس کی معنوں میں آتا ہے۔

لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِن كَانَ سَيِّدَكُمْ وَهُوَ مَنَافِقٌ فَحَالِكُمْ دُونَ حَالِهِ وَاللَّهُ لَا يَرْضَى لَكُمْ ذَلِكَ - منافق کو (جو ظاہر میں مسلمان کا دعویٰ کرتا ہو لیکن اس کے دل میں نور ایمان نہ ہو صرف دنیاوی مصلحت سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو) سردار مت کہو۔ (اس کو سیدنا نہ کہو) اس لیے کہ جب وہ منافق ہو کر تمہارا سردار ٹھہرا تو تم اس سے بھی کم ہوئے (منافق سے بھی بدتر ایک درجہ نیچے اتر کر) اور اللہ اس کو پسند نہیں کرتا (کہ تم اپنے تئیں منافق بناؤ یا اس سے بھی بدتر۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے دینوں کو سیدنا یا مولانا لکھنا منع ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصہ ہوتا ہے یا اس کا عرش جموم جاتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے ان حدیثوں سے چشم پوشی کر لی ہے اور وہ بے انتہا خوشامد میں غرق ہو گئے ہیں۔ بیدین نیچر اور ہندوؤں کو اپنا سردار اور آقا اور مالک اور خداوند نعمت لکھتے ہیں اور زبان سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیک تو فیق دے وہ ان کافروں اور فاسقوں کی تعریف کر کے اپنے مالک حقیقی یعنی پروردگار کو ناراض کرتے ہیں اور غصہ دلاتے ہیں۔

إِنَّ لَمْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ كَذَبْتُمْ وَإِنْ كَانَ سَيِّدًا فَقَدْ اغْضَبْتُمْ رَبَّكُمْ - کافر اور فاسق اگر واقعی سردار ہے اور تم

نفس کے عیوب و نقائص کے لیے سخاوت نسخہ کیسیا ہے اور سخاوت تو ہر درد کی دوا ہے۔ (م)

کپڑے صندوق کوچ کر سیاں طرح طرح کے چراغ اور روشنی کے سامان اس کے سوا گاڑیاں گھوڑے موٹر کار مکانات باغ کوٹھیاں وغیرہ اللہ ہی کا فضل و کرم ہو تو ہمارا بیڑا پار ہو۔ آساؤد سے مراد اسباب اور سامان ہے بعض نے کہا آساؤد سے سانپ مراد ہیں چونکہ یہ سامان سانپوں کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں۔

لَتَعُوذُنَّ فِيهَا آسَاوِدٌ صَبًا۔ تم ان فتنوں میں کالے ناگوں کی طرح جو اوپر اٹھ کر کانٹے کے لیے پھر گرتے ہیں ہو جاؤ گے۔

أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدِيْنَ۔ آنحضرت نے دو کالوں یعنی سانپ اور چھو کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

وَمِنَ الْأَسْوَدِ وَالْحَيَّةِ۔ اور کالے ناگ اور ہر سانپ سے تیری پناہ (یعنی تجارت میں ہے کہ اسود بڑا سانپ جو سواروں کو چھیڑتا ہے اور آواز پر آتا ہے)۔

لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْأَسْوَدَانِ۔ (حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اپنا وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہمارے پاس سواد کالی چیزوں کے (یعنی گھجور اور پانی کے) اور کچھ نہ تھا) حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر گھجور کالی ہوتی ہے تو ششہ میں دونوں کو کالا کہہ دیا جیسے فرمیں اور عمرین اور سمین وغیرہ)۔

تَوَفَّى ﷺ حِينَ شِعْنَانَا مِنَ الْأَسْوَدِيْنَ۔ آنحضرت نے اس وقت وفات پائی جب ہم دو کالوں سے سیر ہو گئے تھے (یعنی پانی اور گھجور کے سواد و سوا کوئی کھانا نہ تھا۔ اس کو کھاتے کھاتے نفرت ہو گئی تھی۔ بعض نے کہا: مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات سے پہلے ہم ان دو کالوں سے سیر نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ پیٹ سے کم کھاتے تھے۔ بعض نے کہا کالوں سے مراد رات اور کالی پتھر ملی زمین ہے یعنی ہمارے پاس سوارات اور کالی پتھر ملی زمین کے اور کوئی پوٹھی نہ تھی)۔

خَرَجَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي الطَّرِيقِ عَذْرَاتٌ يَابِسَةٌ فَجَعَلَ يَنْحَطُّ هَا وَيَقُولُ مَا هِذِهِ الْأَسْوَدَاتُ۔ جمع نماز کے لیے نکلے راستہ میں کچھ سوکھی بیٹنیاں پڑھی ہوئی تھیں وہ ان کو لائگہنے لگے اور کہنے لگے یہ کالے کالے پتھر کیا ہیں (یعنی سوکھ کر

ہیں اور اس کے معتقدین سے تعجب ہے کہ ایک پنجابی مغل کو اس شہزادوں سے افضل سمجھیں جو نبی عربی سید الاولین و الاخرین کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور جن میں آنحضرت کا خون ملا ہوا ہے۔ خدا کی ماریسے بیوقوفوں پر۔

فَإِذَا أَنَّى سَيِّدُهُ السُّوقِ۔ جب اس کا مالک بازار میں آئے گا (جو اس کو بیچنا چاہتا ہے)۔

لَيْسَ الصَّانِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْرُوبِ۔ بھیڑ جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو (یا جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو) بڑی عمر والی بکری سے بہتر ہے۔

أَسْوَدُكَ وَأَزْوَجُكَ۔ میں تجھ کو سردار بناؤں تیری شادی کروں۔

انظُرْ إِلَى هُوءِ بِلَاءِ الْأَسْوَدِ حَوْلَكَ۔ یہ گروہ جو تمہارے گرد جمع ہیں ان کو دیکھو۔

آساؤد اور آساؤدات آساؤد کی جمع ہیں جو سواد کی جمع ہے سوار کہتے ہیں دور والے شخص کو جس کی سیاہی معلوم ہو کیونکہ دور سے آدمی سیاہ ہی نظر آتا ہے۔

دَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ يَعُوذُهُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ لَا أَبْكِي جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ أَوْ حَزَنًا عَلَى الدُّنْيَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ آئِنَا لِيُنْكَفَ أَحَدُكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّكْبِ وَهَذِهِ الْأَسَاوِدُ حَوْلِي وَمَا حَوْلَهُ إِلَّا مِطْهَرَةٌ وَأَجَانَةٌ وَجَفَنَةٌ۔ حضرت سلمان فارسی بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص ان کی عیادت (بیمار پرسی کو) گئے وہ رونے لگے۔ اور کہنے لگے میں کچھ موت سے ڈر کر نہیں روتا ہوں نہ دنیا چھوڑنے کا مجھ کو رنج ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت نے ہم کو وصیت کی تھی کہ تم کو دنیا کا سامان اتنا کافی ہے جتنا سوار سفر میں توشہ کے طور پر رکھتا ہے اور میرے پاس یہ چیزیں (سامان) جمع ہیں۔ دیکھا تو ان کے پاس کوئی سامان نہ تھا صرف وضو کا ایک بدھنا (لونا) تھا اور ایک کوٹا اور ایک پیالہ (سبحان اللہ اتنے ذرا سے سامان پر حضرت سلمان کو رنج تھا کہ میں نے دنیا کا بہت سامان جمع کر لیا ہے۔ یا اللہ ہم لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پاس سیکڑوں گاڑیاں بھر کر سامان ہے ظرد فرس فروش اور پلنگ مسہریاں

کالی ہو جاتی ہے اس کو کالے پتھر سے تشبیہ دی)۔  
 مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَيَّةِ لَهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّمَّ - کوئی  
 بیماری ایسی نہیں جس کی دوا کالا دانہ (کلونٹی) نہ ہو موت کے سوا  
 (یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں ہے وہ تو اپنے وقت پر ضرور آئے  
 گی مگر اور دوسرے سب بیماریوں میں کلونٹی سے شفا ہوتی ہے۔  
 حقیقت میں کلونٹی عجیب دوا ہے اور حکیموں نے اس کے صدا  
 فائدے بیان کئے ہیں)۔  
 فَأَمَرَ سَوَادَ الْبَطْنِ فَشَوَى لَهُ - آنحضرت نے حکم دیا  
 کلونٹی آپ کے لیے بھونی گئی (کلونٹی کالی ہوتی ہے اس لیے اس کو  
 سَوَادَ الْبَطْنِ کہا بعض نے کہا سَوَادُ الْبَطْنِ سے مراد وہ ہے  
 پیٹ میں جو کچھ بھرا ہوتا ہے کلونٹی آنتیں وغیرہ)۔  
 ضَحَى بَكْشِ يَطَاءٍ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَ  
 يَبُوكُ فِي سَوَادٍ - آنحضرت نے ایک مینڈا قربانی کیا جو کالک  
 میں چلتا تھا (اس کے پاؤں سیاہ تھے) اور کالک میں دیکھتا تھا  
 (اس کے آنکھ کے گرد اگریا سیاہی تھی) اور کالک میں بیٹھتا تھا (اس  
 کے پٹھے سیاہ تھے) باقی بدن سفید تھا یعنی چٹ کہا۔  
 عَلَيْنَكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ - تم کو چاہئے بڑی جماعت  
 کے ساتھ رہو (جو خلیفہ وقت کے اطاعت میں ہوتی ہے اور  
 بانگیوں کی جماعت سے جو تھوڑی سی ہوتی ہے الگ رہو۔ مجمع  
 الجمار میں ہے کہ مراد علما کی جماعت کثیر کے موافق رہو کیونکہ  
 فروع میں ہر ایک مجتہد کی پیروی کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا سواد  
 اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہوا اگرچہ اسکی تعداد قلیل ہو  
 اور یہی صحیح ہے محمد بن اسلم طوسی نے کہا اگر ایک ہی شخص تبع سنت  
 رہ جائے تو وہی سواد اعظم ہے۔ کس لئے کہ اگر تعداد کی کثرت کا  
 اعتبار ہو تو ہر زمانہ میں فاسق اور فاجر اور بدکاروں اور کافروں کی  
 کثرت ہوتی ہے اور ان کی جماعت کثیر رہی ہے اور اچھے اور  
 نیک لوگ کم ہی رہے ہیں۔ جیسے قرآن میں ہے وقليل من  
 عبادى الشكور - بعض نے کہا یہ حکم خاص صحابہ کے لیے ہے  
 یعنی آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ جماعت کثیر کے ساتھ  
 رہنا یعنی جدھر اکثر صحابہ ہوں اور صحابہ ہمیشہ حق کی طرف رہے  
 ہیں۔ گوان میں سے تھوڑے ناحق کو اختیار کئے جیسے ابو بکر صدیق

إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْجِحَابَ وَتَسْتَمِعَ  
 سَوَادِي - (آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا جو آپ  
 کے خادم خاص تھے اور اکثر آپ کے پاس آتے جاتے  
 رہتے۔ جب آپ باہر جاتے تو طہارت کا پانی جوتے تکیہ اپنے  
 پاس رکھتے) تیرا اذن میرے پاس آنے کے لیے یہ ہے کہ پردہ  
 اٹھائے میں جو چیکے چیکے باتیں کر رہا ہوں ان کو سننے جب تک  
 میں منع نہ کروں (اگر منع کروں تو چلے جاؤ پھر پردہ چھوڑ دیجیے)  
 بعض نے کہا سَوَادِي بہ ضمنہ سین بھی جائز رکھا ہے بعض نے  
 سَوَادِي بہ فتحہ سین یعنی تیرا حبیب میرے حبیب سے اتنا قریب ہو  
 جائے کہ تو میری باتوں کو سن لے۔ اس حدیث سے عبد اللہ بن

جو آنحضرت کی چپکے چپکے باتیں بھی سننے کا مجاز تھا آپ کا نکیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا (یعنی عبداللہ بن مسعود مشہور روایت میں صاحب السواک ہے یعنی آنحضرت کی مسواک اپنے ساتھ رکھتا تھا)۔

عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ - اس کے دہنی جانب خلقت تھی (گروہ کے گروہ)۔

لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَةَ - میرا بدن اس کے بدن سے جدا نہ ہوگا (جب تک وہ شخص ہم دونوں میں سے نہ مرے جس کی موت پہلے لکھی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو بن مارے نہ چھوڑوں یا میں مارا جاؤں یا وہ مارا جائے)۔  
فَوَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ - ایک آدمی کی سیاہی دیکھی یعنی دور سے ایک آدمی معلوم ہوا۔

إِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ - اتنے میں ایک بڑی جماعت نظر آئی۔

فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرَةٍ - بہت سا سامان لیکر آئے آدمی جانور وغیرہ۔

رَأَيْتُ أَسْوَدَةَ بِالسَّاحِلِ - میں نے سمندر کے کنارے کچھ گروہ دیکھے (یعنی کچھ جماعتیں لوگوں کی)۔

مَنْ كَفَرَ سَوَادٌ قَوْمٌ فَهُوَ مِنْهُمْ - جو شخص کسی قوم کی جماعت بڑھائے ان کے جمع یا میلے میں شریک ہو۔ وہ انہی میں سے ہے۔ اس حدیث سے بعض نے یہ نکالا ہے کہ کافروں کے

تہوار اور میلے اور جات میں شریک ہونا کفر ہے۔ اگر کفر نہ ہو تو گناہ عظیم ہونے میں تو شک نہیں (میں جس ہستی میں اکثر رہتا ہوں

یعنی وقار آباد میں وہاں ایک ہندوؤں کا میلہ انت گیری مقام میں ہر سال ہوتا ہے۔ اب کے سال میں نے راستہ میں کھڑے ہو کر

جو مسلمان اس میں جانے لگا اس کو منع کیا یہ حدیث سنادی۔ اس پر بھی بعض نے میرا کہنا نہ سنا اور چلے گئے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سَادَاتُ قُرَيْشٍ - قریش کے سردار۔

سَوَادُ الْعِرَاقِ - عراق کا وہ ملک جو بہت شاداب اور سرسبز ہے اس لیے اس کو سواد کہا کرتے ہیں اس ملک کا طول

موصل سے عبادان تک اور عرض عذیب سے حلوان تک ہے۔

مسعود کی کمال فضیلت اور کمال قربت آنحضرت کے ساتھ نکلی۔ آپ ان سے ایسا برتاؤ کرتے جیسے اپنے گھر والوں سے اور باہر والے ناواقف لوگ عبداللہ بن مسعود کو آنحضرت کے اہل بیت میں سے سمجھتے۔ چونکہ وہ رات دن آنحضرت کے پاس آتے جاتے رہتے اور سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے پاس رہتے۔ طبی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر وقت مردانہ میں پردہ اٹھا کر مجھ کو دیکھ سکتا ہے کہ میں گھر میں ہوں یا نہیں گو میں کسی سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہا ہوں تو ایسا ہی کیا کر اور میرے پاس چلا آیا کر مگر جب میں تجھ کو منع کر دوں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو ہر وقت زنانہ میں میرے پاس آ سکتا ہے یا میری عورتوں کا محرم ہے۔

إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ سَوَادًا بَلْبِلًا فَلَا يَكُنْ أَجْبِنَ السَّوَادِيْنَ - جب کوئی تم میں سے رات کو کوئی حبشہ دیکھے (یعنی کوئی شخص جس کو پہچانتا نہ ہو) تو دونوں بٹوں کا نامرد نہ بنے

(اس سے ڈرنہ جائے بلکہ مردوں کی طرح اس کا مقابلہ کرے)۔

فَجَاءَ بَعُوْدٌ وَجَاءَ بَعْرِقَةٌ حَتَّى رَكْمُوا أَقْصَارَ سَوَادًا - کوئی لکڑی لایا کوئی پیٹنگی یہاں تک کہ ایک کے اوپر ایک ہو کر ایک شخص کی طرح ہو گیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح ہو گیا) (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح دکھائی دیتا ہے)۔

وَجَعَلُوا سَوَادًا حَيْسًا - سب تو شوں کو ملا کر اکٹھا اونچا کر لیا۔ اس کا حیس بنا دیا (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پیپر اور گھی

آنے وغیرہ سے ملا کر بنایا جاتا ہے)۔

سَوَدَتُهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ (حجر اسود پہلے سفید نورانی تھا جب بہشت سے آیا تھا) اس کو آدمیوں کے گناہوں نے کالا کر دیا (جب گناہوں سے پتھر کالا ہو گیا تو دل کیوں کالا نہ ہوگا اور

اگرچہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے بھی اس پر ہاتھ پھیرا۔ مگر گنہگاروں کی تعداد دنیا میں ہمیشہ زیادہ رہی اور نیک لوگ ہر

وقت کم رہے اس لیے اس کی سیاہی قائم رہی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یا قوت تھے اللہ

تعالیٰ نے ان کی چمک دور کر دی تاکہ ایمان بالغیب قائم رہے۔

صَاحِبُ السَّوَادِ وَالْوَسَادَةُ - تم میں وہ شخص موجود ہے

نہیں گو وہ کتنا ہی مالدار ہو جس قوم میں علم پھیلا وہ دوسری قوموں پر غالب آئی اور جس میں جہالت پھیلی وہ گئی گذری۔

أَرْسَلَ اللَّهُ مُحَمَّدًا إِلَى الْأَسْوَدِ وَالْأَبْيَضِ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کا کالے اور گورے سب قوموں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا عرب اور مجرم کی طرف۔

الْمُحْرَمُ تَقْتُلُ الْأَسْوَدَ - احرام باندھا ہوا شخص سانپ کو مار سکتا ہے (اسی طرح بچھو کو کیونکہ یہ موزی ہیں)۔

فَاتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرْزَقَانِ - میت کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھ والے آتے ہیں یا دو بد صورت بد شکل فرشتے۔

سُوْدَةٌ - ام المومنین آنحضرت کی بی بی تھیں۔

فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوْدَةُ - ہمارے پاس وہ لوگ آئے جو کالا لباس پہنتے تھے (یعنی خلافت عباسی کی دعوت دینے والے ان کی عادت کالا لباس پہننے کی تھی)۔

مَا كُلُّ سُوْدَاءٍ تَمْرَةٌ وَلَا بَيْضَاءٌ شَحْمَةٌ - یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کالی چیز بھور نہیں ہوتی نہ ہر سفید چیز چربی ہوتی ہے۔

فَمَارَدٌ عَلَيَّ سُوْدَاءٌ وَلَا بَيْضَاءٌ - اس نے مجھ کو کوئی جواب ہی نہیں دیا نہ برا نہ اچھا۔

سَيِّدُ بَنِي غَفَلَةَ - حضرت علی کے ساتھیوں میں تھے۔ صفین میں کہتے ہیں انہوں نے ایک سو سولہ برس کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے نکاح کیا اس کی ازالہ بکارت کی۔

سُوْرٌ - چڑھ جانا کوڈ جانا جیسے سُوْرٌ ہے گھومنا بلند ہونا۔

سُرٌّ - یعنی عمدہ کام کر عمدہ کام کر۔

تَسْوِيْرٌ - احاطہ، فیصلہ بنانا، نکلن پہنانا۔

سُوَارٌ اور سُوَارٌ - نکلن اس کی جمع آسُوَارَةٌ اور اَسُوَارَةٌ آئی ہے۔

سُوْرٌ - فیصل اور ضیافت دعوت۔

قُوْمُوْا فَقَدْ صَنَعَ جَبَابِرٌ سُوْرًا - اٹھو جاہر نے تمہاری ضیافت تیار کی ہے (کہتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے کرمانی نے کہا سوز اہل فارس کی اصطلاح میں شادی کے کھانے کو کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے فارسی کا لفظ بولا)۔

سُئِلَ عَنِ السَّوَادِ مَا مَنَزَلَتْهُ فَقَالَ هُوَ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ - جو ملک فتح ہو وہ کس کا ہوگا؟ یہ آپ سے پوچھا گیا

فرمایا سب مسلمانوں کا (نہ بادشاہ کی ذات کا)۔ سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور جمہوریت کیا ہوگی۔ پرافسوس ہے کہ جس قوم نے جمہوریت کی بنا ڈالی یعنی مسلمانوں نے وہ شخصی حکومت میں پھنس گئے اور یوں کہنے لگے ملک بادشاہ کا خلقت خدا کی اور ان کے شاعر نے یوں کہا اگر شہ روز را گوید شب است این بیاید گفت ایک ماہ پرویں۔ اور جو قومیں جمہوریت سے واقف بھی نہ تھیں وہ مسلمانوں کی روش اختیار کر کے جمہوری بن گئیں۔

سُوَادٌ خَيْرٌ وَبَيِّنَا ضَهًا - خیبر کی وہ زمین جس پر درخت ہیں اور خالی زمین۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ - شکر خدا کا جس نے مجھ کو مردہ بدن نہیں کیا (بلکہ زندہ اور ہلاکت سے محفوظ رکھا یہ جنازہ دیکھ کر کسی نے کہا الزموا

السَّوَادَ الْأَعْظَمَ (حضرت علیؑ نے صفین میں اپنے لوگوں سے فرمایا) تم بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم کر لو (یعنی صحابہ کا بڑا

گروہ جدھر ہے ادھر رہو حق انہی کے ساتھ ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو گروہ تعداد میں زیادہ ہے اس کے ساتھ رہو۔ کیونکہ جنگ

صفین میں معاویہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی اور حضرت علیؑ کے ساتھ ستر ہزار تو تعداد میں معاویہ کا گروہ زیادہ تھا۔ مگر حضرت علیؑ

نے اس کو سواد اعظم قرار نہیں دیا۔ کیونکہ وہ باطل پر تھے اور اہل باطل گو کہتے ہی بہت ہوں ان کو سواد اعظم نہیں کہہ سکتے اور حنفیہ کا

استدلال اس قول سے باطل ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں - عَلَيكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ ہے اس کا بھی یہی مطلب

ہے۔ سُوَادُ الْقَلْبِ يَا سُوَيْدَاءُ الْقَلْبِ - دل کا دانہ۔

تَمَكَّنْتُ مِنْ سُوَيْدَاءِ قُلُوبِهِمْ وَ شَيْبَةَ خَيْفَتِهِ - ان کے دلوں کے دانے کے میں اس کے ڈر کی رگ (شاخ) جم گئی۔

الْعُلَمَاءُ سَادَةٌ - عالم لوگ سردار ہیں (ساری عزت و آبرو خواہ شخص ہو یا قومی علم سے وابستہ ہے جاہل کی کوئی عزت

## عَلَّمَ الْخَبْرَ

مَا عَدَّ اسْوَرَةً مِنْ حَدِّ - ایک ذراعہ کا جوش ہے مگر جلدی سے یہ غصہ فرو ہو جاتا ہے پھر طاقی ہیں۔ ایسا غصہ برائیاں ہے بلکہ اکثر صاف دل مومنوں کی نشانی ہے۔ ان کو غصہ جلدی آ جاتا ہے لیکن پھر مل جاتے ہیں اور دل میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے۔ بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی دل میں کینہ رکھے اور ظاہر میں محبت یہ نفاق کی نشانی ہے۔ مومنوں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے میرا یہ حال ہے۔ کہ غصہ فوراً آ جاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد اتر جاتا ہے دل میرا آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔

مَا مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ عَمَلًا إِلَّا سَارَفِي قَلْبِهِ سَوْرَتَانِ - جب آدمی کوئی کام کرتا ہے تو اس کے دل میں دو جوش ساتے ہیں (یا تو خوشی کا جوش اگر وہ نیک کام ہے یا رنج کا جوش اگر وہ کام برا ہے)۔

لَا يَضْرأُ لِمَرْأَةٍ أَنْ لَا تَنْقُضَ شَعْرَهَا إِذَا أَصَابَ الْمَاءُ سُوْرَ رَاسِهَا - عورت اگر غسل میں اپنا سر نہ کھولے (جو گندھا ہوا ہو) تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ چند پاؤں پانی ڈال لے (یعنی سر کے بالائی مقام پر) ہر بلند چیز کو سورا کہتے ہیں۔ ایک روایت میں سُوْرَةَ الرَّأْسِ ہے معنی وہی ہے اسی سے ہے سُوْرَةُ الْبَلْدِ اور سُوْرَةُ الْمَدِيْنَةِ یعنی شہر کی فصیل جو بلند ہوتی ہے ایک روایت میں شَوَى رَاسِهَا ہے یہ جمع ہے شَوَاةٌ کی یعنی سر کی کھڑی ایک روایت میں شُوْرَةُ الرَّأْسِ ہے اس کا معنی معلوم نہیں ہوا۔ بعض نے کہا راوی نے غلطی سے شوی کو شور کر دیا۔ بعض نے کہا یہ دونوں روایتیں غیر مشہور ہیں اور مشہور روایت شُوْنُ رَاسِهَا ہے یعنی سر کی ماگوں میں بالوں کی جڑوں میں۔ میں کہتا ہوں صاحب ہدایہ نے جن کو حدیث کی بالکل معرفت نہیں۔ یوں روایت کیا ہے۔

يَكْفِيكَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أُصُوْرَ شَعْرِكَ - حالانکہ یہ الفاظ حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور شاید انہوں نے نقل بالعمی کیا ہے واللہ اعلم۔

رَأَيْتَ فِي يَدَيَّ سَوَارِيْنِ - میں نے (خواب میں) دیکھا میرے دونوں ہاتھ میں دو کنگن ہیں (میں نے ان کو پھونک

اَتَجِبِيْنِ أَنْ يُسَوِّرَكَ اللهُ بِسَوَارِيْنِ مِنْ قَابٍ - کیا تو اس کو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے (جب تو دنیا میں کنگنوں کی زکوٰۃ نہیں دیتی) اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو زیور کی زکوٰۃ دینا فرض سمجھتے ہیں اور شافعیہ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک پہننے کے زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

أَخَذَهُ سُورَاقُ فَرَحٍ - اس کو خوشی کا نشہ چڑھ گیا۔  
سُوْرَاقُ - کہتے ہیں شراب کی اس حرکت کو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔

مَشَيْتُ حَتَّى تَسُوْرْتُ جِدَارَ أَبِي قَتَادَةَ - میں چلا یہاں تک کہ ابوقتادہ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ اسی سے ہے تَسُوْرُوا الْمِحْرَابَ - یعنی محراب پر چڑھ کر آگئے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسُوْرْتُ الْمَحَائِطَ اور سُوْرْتُهَا - یعنی میں دیوار پر چڑھ گیا۔  
لَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ اسْوَرَةَ - اب یہی باقی ہے کہ میں اس پر چڑھ دوڑوں اس کو پکڑ لوں۔

فَتَسَاوَرْتُ لَهَا - میں اس کو حاصل کرنے کے لیے اونچا ہوا (یعنی اپنے جسم کو بلند کیا تاکہ آپ کو میرا خیال آئے اور میں بلا یا جاؤں اس کے دینے کے لئے)۔

فَكَذْتُ اسْوَرَةَ فِي الصَّلَاةِ - میں قریب تھا کہ نماز ہی میں ان پر حملہ کروں (ان سے لڑوں ان کو ماروں)۔

إِذَا يَسَاوَرُ قِرْنَا لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ يَتْرَكَ الْقِرْنَ إِلَّا وَهُوَ مَجْدُولٌ - جب وہ کسی برابر والے سے مقابلہ کرتا ہے۔

(۲۱) نہ کرتا ہے یعنی جنگ میں) تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا جب تک وہ زمین پر گر نہ جائے (یعنی اس کا کام تمام کر دیتا ہے اس کو مار کر گرا دیتا ہے)۔

كُلُّ خَلَا لَهَا مَحْمُوْدَةٌ مَا خَلَا سُوْرَةَ مِنْ غَرْبٍ - (حضرت عائشہ نے حضرت زینب کا ذکر کیا تو کہا) ان کی ساری خصلتیں اچھی ہیں ایک ذرا تیزی کا جوش ہے (یعنی غصہ جلدی آ جاتا ہے)۔

سُوْرَاقُ - فسادی جنگ جو۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَحَائِمُ الْحَالِيَةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	------------------------

سُوْرَةُ الْمَعِيْدَةِ - بزرگی کا نشان -

سُوْرَةُ نَجْمَانِ - یا سُوْرَةُ نَجْمَانِ - مشہور دو راہے جو گھسیا اور وح

مفاصل اور نقرس کو مفید ہے -

سُوْسُ - بہت جو میں پڑنا کیڑے پڑنا -

سُوْسُ - وہ کیڑا جو غلہ اور کپڑے اور درخت میں پیدا ہوتا

ہے - اور ملٹھی کا درخت -

سُوْسُ اور سُوْسُ - ایک بیماری ہے جانوروں کی -

سیاسۃ - ملکی انتظام اچھی طرح کرنا -

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسْوِسُهُمْ أَنْبِيَاؤُهُمْ - بنی

اسرائیل کے پیغمبران کی حکومت بھی کرتے تھے - (یعنی بادشاہت

اور نبوت دونوں ان میں ہوتی) -

أَنْتُمْ سَاسَةُ الْعِبَادِ - تم (یہ خطاب ہے اللہ کی طرف)

بندوں پر حکومت کرنے والے ہو -

أَلَا مِمَّ عَارَفٌ بِالسِّيَاسَةِ - امام سیاست کو پہچانتا ہے -

ثُمَّ قَوَّضَ إِلَى النَّبِيِّ أَمْرَ الدِّينِ وَالْأُمَّةِ لِيَسُوْسَ

عِبَادَهُ - پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی دین اور امت کو سپرد کر دیا

تاکہ اس کے بندوں کی سیاست کرے -

حِنْطَةُ مُسُوْسَةٍ - گہن کا گیہوں -

سُوْسُنٌ - ایک پھول ہے یا گھاس -

سُوْسُنٌ يَأْسُوْسُنٌ - مشہور خوشبودار پھول اس کو زُبُنُقٌ بھی کہتے

ہیں -

سُوْطٌ - ملانا - خلط کرنا کوڑا مارنا کوڑا

إِسْتِوَاطٌ - اضطراب اور خلط -

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْهُ الْمِسْوَطُ - میں تجھ پر شیطان

سے ڈرتا ہوں یہ سَاطُ الْقِدْرِ بِالْمِسْوَطِ سے ماخوذ ہے یعنی

ہانڈی میں ڈوٹی چلائی -

مِسْوَطٌ - وہ لکڑی جس کو چلا کر ہانڈی کی چیزیں ملاتے

ہیں (یعنی ڈوٹی) شیطان کو مسوط اس لئے کہا کہ وہ بھی لوگوں کو

گناہ کی تحریک کرتا ہے - گناہ کے لئے جمع کرتا ہے -

لَتَسَاطُنَ سُوْطُ الْقِدْرِ - تم ہانڈی کی طرح ہلائے جاؤ

گے - (ملائے جاؤ گے مجمع البحرین میں ہے بعض نے لَتَسَاطُنَ

دیا وہ اڑ گئے مراد مسلمینہ کذاب اور اسود غنسی ہیں - جنہوں نے

آنحضرت کے دیکھا دیکھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا دونوں

مارے گئے اور ان کا طریق خاک میں مل گیا - ایک روایت میں

أَسْوَارَيْنِ ہے معنی وہی ہے -

تَسْوَرًا لِحَائِطِ - دیوار کو دگیا (یہ ابو بکرہ صحابی کا ذکر ہے

وہ قلعہ میں اسلام لائے تھے کافروں نے ان کو نکلنے نہ دیا آخر

دیوار پھانڈ کر بھاگ نکلے) -

سَاوَهَ - حضرت اسحاق کی والدہ کا نام تھا وہ حضرت

اسماعیل سے چودہ برس چھوٹے تھے -

هَذَا مَقَامُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ - یہ اس

شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سورہ بقرہ اتاری تھی

آنحضرت کی -

أَخِرُ سُوْرَةٍ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَسَاءِ - اخیر سورہ جو اتری

وہ سورہ نسا کا آخری حصہ ہے (یعنی بَسَاءٌ لَوْلَاكَ عَنِ الْكَلَالَةِ

اخیر تک -

فَاتَهَا تَفْرَأُ السُّوْرَتَيْنِ - وہ دو سورتیں پڑھتی ہے

(مطلب یہ ہے کہ نماز کو لمبا کرتی ہے) -

مِسْوَرٌ - چڑے کا تکیہ اور ایک مشہور صحابی کا نام ہے

جو خرمہ کے بیٹے تھے -

إِذَا رَأَيْتَهُ مَعْتَرِضًا كَأَنَّهُ بِيَاضٌ نَهْرٌ سُوْرِيٌّ - صبح

صادق وہ ہے کہ تو چوڑی پھیلی ہوئی روشنی دیکھے گویا وہ سوری نہر کی

سفیدی ہے - سُوْرِيٌّ ایک شہر کا نام ہے عراق میں اور یہاں مراد

فرات کی نہر ہے -

فَقَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى مَسَاوِرَ فِي الْبَيْتِ - گھر کے تکیوں

پر ہاتھ مارا -

أَعُوذُ بِكَ مِنْ مَسَاوِرَةِ الْأَقْرَانِ - میں حریفوں کی

زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں -

سُوْرَةُ السُّلْطَانِ - بادشاہ کی شوکت اور زیادتی -

سُوْرَةُ الْخَمْرِ شَرَابِ كِي تَبِيْرِ اور حدت -

سُوْرَةُ - قرآن کا ایک حصہ کم سے کم سورت تین آیتوں

کی ہے -



## عَلَامَاتُ الْقَدْرِ

ص

ش

س

ز

ر

ذ

خ

ح

ج

ث

ب

ا

ب

ت

ث

ج

ح

خ

ص

سَوِّطَه - ملا ہوا۔

سَوِّطَرَةٌ - غالب ہونا۔

سَوِّعٌ - چھٹ جانا

مُسَاوَعَةٌ - ایک ایک ساعت پر معاملہ کرنا جیسے مِثَاوَمَةٌ ہے ایک ایک دن پر معاملہ کرنا اور مُعَاوَمَةٌ - ایک ایک سال پر اور مُشَاهَرَةٌ ایک ایک مہینے پر۔

إِسَاعَهٗ بمعنی اَضَاعَهٗ - چھوڑ دینا، تلف کرنا۔

إِسْوَاعٌ - ایک ساعت دیر لگانا۔

سَيَاعٌ بمعنی ضَايِعٌ یعنی ہالک اور تلف شدہ۔

سَوَاعٌ - ندی یا وادی اور ایک بت کا نام تھا جس کو حضرت نوح کے زمانہ میں پوجتے تھے۔ وہ طوفان میں ڈوب گیا۔ پھر شیطان نے اس کو کھول نکالا اور بنی ہذیل نے اس کو اپنا معبود ٹھہرایا۔

فِي السَّوْعَاءِ الوَضُوءُ - ذی نکلنے سے وضو لازم ہوتا ہے (غسل ضروری نہیں ہے)۔

سَاعَةٌ - قیامت اصل میں ساعت دن و رات کا چوبیسواں حصہ یعنی گھنٹہ۔

يَدُوْرٌ عَلٰی نِسَانِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهِنَّ اِخْدَى عَشْرَةَ - آنحضرت ایک ساعت میں یعنی ایک وقت میں (ساعت فلکی یعنی گھنٹہ مراد نہیں ہے) رات یا دن میں اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے جو گیارہ تھیں (نو بیبیاں اور دو حرمین ریحانہ اور ماریہ) (سبحان اللہ آپ کی قوت کا کیا کہنا)۔

باوصف - اس کے کہ آپ کو اچھی طرح غذا میں نہ ملتیں مگر اس پر بھی حق تعالیٰ نے آپ کو اتنا زور دیا تھا (انس کی روایت میں نو بیبیاں مذکور ہیں (انہوں نے حرموں کا ذکر نہیں کیا)۔

اِنْ اُخْرِهَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ - آنحضرت نے ایک چھوٹے بچہ کی طرف اشارہ کیا فرمایا اگر یہ جیا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی (یہاں قیامت سے موت مراد ہے جس کو قیامت صغریٰ بھی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کے بوڑھے ہونے سے

سَوِّطُ الْقَدْرِ - شین معجزہ سے روایت کیا ہے یعنی بانڈی کی طرح تم ابلو گے جوش مارو گے۔

سَوِّطٌ لِحَمِيهَا بِذِمِّيْ وَ لِحِمِي - ان کا یعنی حضرت فاطمہ کا گوشت میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔

لِكِنِّهَا خَلَّةٌ قَدْ سَيْطُ مِنْ ذِمِّيْهَا فَجَعُ وَوُتْعٌ وَ اِخْلَافٌ وَ تَبْدِيْلٌ - اس کے خون میں تکلیف دینا، بہکانا، وعدہ خلافی کرنا بدل دینا یہ سب خصلتیں ملائی گئی ہیں۔

فَشَقًّا بَطْنُهُ فَهَمَّا يَسُوْطَانِهٖ - ان کے پیٹ کو چیر کر بلا رہے ہیں (اس کو گھنگول رہے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ السَّوْاطُوْنَ - دوزخ میں سب سے پہلے پولیس کے لوگ جائیں گے جو کوڑا لائے پھرتے ہیں (لوگوں کو کوڑے سے مارتے رہتے ہیں، غریبوں پر ظلم اور ستم کرتے ہیں، جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں، بے گناہ کو اپنی سرخروئی کے لئے پھنسا دیتے ہیں، سزا دلاتے ہیں)۔

لَمَوْضِعِ سَوِّطٍ اَحَدٍ كُمْ فِي الْجَنَّةِ - بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ (ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے سفر میں قاعدہ ہوتا ہے کہ جب سوار کسی جگہ اترنا چاہتا ہے تو اپنا کوڑا وہاں ڈال دیتا ہے تاکہ دوسرا شخص وہاں نہ اترے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشت کی ایک ذرا سی جائے جس میں مسافر سفر میں ٹھہرتا ہے۔ ساری دنیا سے بہتر ہے اس میں کیا شک ہے اگر پروردگار اپنے فضل و کرم سے ہمارے گناہ معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے اور بہشت میں صرف ایک درخت تلے ہم کو بٹھا دے۔ تہنفت اقلیم کی سلطنت مل جانے سے ہم کو زیادہ خوشی ہو گی۔ کجخت دنیا کی سلطنت چند روزہ اس میں بھی ہزاروں آفتیں دکھ بیماریاں مصیبتیں لگی ہوئی ہیں۔ بہشت کی فیئری یہاں کی بادشاہت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے۔

لَوَدِدْتُ اَنْ اَصْحَابِيْ تُضْرَبَ رُؤُسُهُمْ بِالسَّيْطِ حَتَّى يَنْفَقُوْا - میں آرزو کرتا ہوں کہ اس میرے لوگوں کے سر پر کوڑے مارے جائیں دین کا علم (فقد) حاصل کرنے کے لئے۔

سَوِّطُ الْعَدِيْرِ - کٹنے کا بچا ہوا پانی۔



فجر سے طلوع آفتاب تک یا زوال کے وقت واللہ اعلم۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى - جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ساعت میں گیا (یہاں ساعت سے ساعت فکلی مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت ہوتے ہی سب سے پہلے پہنچا)۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ - جو دوسری ساعت میں گیا (یعنی ایک لحظہ بعد)۔

إِنَّ فِي اللَّيْلَةِ سَاعَةً - ہر رات میں ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے)۔

وَلَكِنْ يَا حَظْلَةَ سَاعَةً وَسَاعَةً وَسَاعَةً - لیکن اے حذیفہ! ایک ساعت یہ ایک ساعت وہ ایک ساعت وہ (اگر ہر وقت تم اس حالت میں رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تب تو تم آدمی کا رہے گور ہو فرشتے بن جاؤ۔ فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن کبھی یاد الہی ہے کبھی غفلت کبھی دنیا کے مزے اسی میں اللہ تعالیٰ نے کچھ حکمت رکھی ہے)۔

مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ سَاعَاتِ الْحَيَاةِ - صبح صادق سے طلوع آفتاب تک جو ساعتیں ہیں یہ بہشت کی ساعتیں ہیں (یعنی یہ وقت بہشت کے اوقات کے مشابہ ہے کہ نہ دھوپ ہے نہ باکل اندھیرا ہے یا برکت اور فیض میں بہشت کے وقت کی طرح ہے۔ بعض کہتے ہیں روزی اسی وقت تقسیم ہوتی ہے۔ امام محمد باقر سے ایک نصرانی نے پوچھا کون سی ساعت نردن کی ہے نہ رات کی؟ فرمایا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک اور یہ بہشت کی ساعتوں میں سے ایک ساعت ہے)۔

سَوْغٌ يَأْتِي سَاعَةً يَأْتِي سَاعَةً - ہضم ہونا چرچا نری سے طلق کے نیچے اترنا یا اتارنا دہسن جانا۔

إِسَاعَةٌ - نری سے طلق کے نیچے اترنا۔

تَسْوِغٌ - بمعنی تَجْوِيزٌ - جائز رکھنا عطا کرنا۔

سِوَاغٌ - حلق سے اترنے والا۔

سَوْغٌ - جو ساتھ پیدا ہو یا بعد پیدا ہو۔

سَيْغٌ - خوشگوار جیسے سَابِغٌ ہے اس کی ضد اُجْحَاجٌ ہے

پہلے اس زمانہ والے سب لوگ مرجائیں گے گویا ان کی قیامت ہوگی)۔

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَمَا تَبَيَّنَ - میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں (بچ کی اور کلمہ کی انگلی) مطلب یہ ہے کہ ان دونوں انگلیوں کے درمیان اور کوئی انگلی حائل نہیں اس طرح مجھ میں اور قیامت کے بچ میں اور کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بچ کی انگلی جتنی کلمہ کی انگلی سے بڑھی ہوئی ہے اتنا ہی زمانہ مجھ میں اور قیامت میں ہے۔ یعنی اس زمانہ کے ساتھ جو میرے آنے سے پہلے گذر چکا میرے بعد کا زمانہ قیامت تک یہ نسبت رکھتا ہے تقریباً آٹھواں حصہ انگلی کا بچ کی انگلی کا بڑھا رہتا ہے تو گویا سات حصہ دنیا کے زمانہ کے مجھ سے پہلے گذر چکے اور میرے بعد صرف ایک آٹھواں حصہ باقی ہے۔ مگر دنیا کی مدت میں اتنا بڑا اختلاف ہے کہ معاذ اللہ کوئی سات ہزار برس بتلاتا ہے کوئی آٹھ ہزار کوئی تین لاکھ کوئی دنیا کے کئی جگ کہتا ہے پہلا جگ چار لاکھ برس کا دوسرا تین لاکھ کا تیسرا جگ جس میں ہم لوگ ہیں یعنی کل جگ دو لاکھ برس کا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت میں کتنے برس باقی ہیں۔ یہ علم اللہ نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیا یہاں تک کہ پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَفَّهْتُهَا - میں قیامت کے دم لینے پر بھیجا گیا اس سے آگے آن پہنچا (یعنی قیامت نے ظاہر ہونے کی تیاری کر لی تھی بلکہ اس کی نشاںیں آ رہی تھیں کہ میں اس سے آگے دنیا میں آ گیا آپ کا آنا خود ایک قیامت کا بڑا نشان تھا)۔

فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ - پھر قیامت تک (یعنی زندگی بھر) اس پر کھڑا نہیں ہوا۔

فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً - جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے) اب یہ ساعت باقی ہے یا اٹھالی گئی۔ اگر باقی ہے تو وہ کونسی ساعت ہے اس میں چالیس قول ہیں۔ مشہور اقوال یہ ہیں کہ عصر سے لے کر غروب تک یا امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لے کر نماز تمام ہونے تک یا طلوع

## عَلَّتْ الْحَرِيصَةُ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

اَكَلْنِي الْفَقْرُ وَرَدَّ نَبِي الدَّهْرُ ضَعِيفًا مُسِيْفًا۔ مجھ کو محتاجی کھا گئی اور زمانہ نے مجھ کو ناتوان اور محتاج بنا دیا۔  
مُسِيْفٌ۔ وہ شخص جس کا مال تلف ہو گیا ہو یہ سواف سے

نکلا ہے جو اونٹوں کی مہلک بیماری ہے۔

مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتَّى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللهُ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا۔ جو شخص حج کو ناتار ہے (ہر سال کے انشاء اللہ آئندہ سال کروں گا) یہاں تک کہ مر جائے (اور حج نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو یہودی یا نصرانی اٹھائے گا (جن کے مذہب میں حج نہیں ہے۔ گو یا وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے گا)۔

اَسْوَافٌ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں۔

اِصْطَلَدْتُ نُهَسًا بِالْاَسْوَافِ۔ میں نے اسواف میں ایک چڑیا کا شکار کیا۔ نہایہ میں ہے کہ اسواف مدینہ طیبہ کا حرم جس کو آنحضرت نے حرم بنایا۔

سَوَّقٌ۔ پیچھے سے ہانکنا جیسے فَوْدًا سے گھینچنا اچھی طرح بات کرنا۔ جان کنڈنی پنڈلی پر مارنا بھیج دینا معاملہ کرنا۔

تَسْوِيقٌ۔ شائیں نکالنا مختار کر دینا۔

مُسَاوِقَةٌ۔ شرط لگا کر ہانکنا۔

اِسَافَةٌ۔ ہانکنا بھیج دینا۔

تَسْوُوقٌ۔ خرید و فروخت کرنا۔

يُكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ۔ اس کی پنڈلی کھولی جائے گی (یہ عرب کا محاورہ ہے۔ ”کشف ساق“ اس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی سخت مہم پیش آتی ہے جس کا بندوبست کرنے کے لئے آدی کو بہت کوشش اور سعی کرنا ہوتی ہے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَمَّرَ عَنْ سَاعِدِهِ اور كَشَفَ عَنْ سَاقِهِ۔ یعنی بازو سے کپڑا ہٹایا اور پھڈلی کو کھولا۔ یعنی ایک کام کا اہتمام کیا نہ وہاں بازو سے غرض ہوتی ہے نہ پنڈلی سے۔ جیسے ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور وہ بخیل ہو تو اس کو کہیں یہ مغلوطہ یعنی اس کا ہاتھ بندھا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بخیل ہے۔ کذافی النہایہ۔

فِي كَشْفِ عَنْ سَاقِهِ۔ پروردگار اپنی پنڈلی کھول دے گا (اپنے بندوں کو قدم بوسی کا شرف عنایت فرمائے گا)۔ اسکو دیکھ کر

اِذَا سَبَتْ فَارْتَكِبْ نَمَّ سَعٌ فِي الْاَرْضِ مَا وَجَدَتْ مَسَاعًا۔ جب تو چاہے سوار ہو پھر زمین میں گھس جا جہاں تک تو گھس سکے۔

سَاعَتْ بِه الْاَرْضُ۔ زمین اس کو دھنسلے لگئی۔

سَاعَ الشَّرَابِ فِي الْحَلْقِ۔ شراب حلق کے نیچے آسانی سے اتر گیا۔

قَلَمٌ يَجِدُ مَسَاعًا۔ اس نے کوئی راہ نہیں پائی (جدھر سے نکل جاتا)۔

اَطْعَمَ وَسَوَّعَ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ کھلایا اور حلق کے نیچے اتارا (دانت اور زبان میں رطوبت اور تھوک میں حلاوت پیدا کر کے) اور اس کے (فطلی) نکلنے کے لئے ایک راستہ رکھا (پیشاب اور پانچخانہ کا مقام)۔

اَسْوَعٌ اور مُسْتَسَاعٌ۔ وہ کھانا جو خوشگوار اور زود ہضم ہو۔

سَوِّفٌ۔ سوگھنا صبر کرنا ہلاک ہونا۔

تَسْوِيفٌ۔ ٹالنا، دیر لگانا، امروز فردا کرنا، مختار کرنا۔

مُسَاوِفَةٌ۔ سرگوشی کرنا ساتھ سلانا۔

اِسَافَةٌ۔ ہلاک ہونا۔

اِسْتِيفٌ۔ سوگھنا۔

سَافِيَةٌ۔ باریک ریتی۔

سَوَافٌ۔ ہلاکت اور گھڑی۔

سَوَافٌ۔ اونٹوں کی بیماری اور ہلاکت۔

سَوِّفٌ۔ کلمہ استتہال ہے اور اکثر اسکا استعمال وعید میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں بھی اور سین کا استعمال اکثر وعدہ میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں بھی۔

مَسَافٌ اور مَسَافَةٌ۔ فاصلہ دوری۔

مِسِيْفٌ۔ جس عورت کا بچہ مر گیا ہو۔

مُسِيْفٌ۔ جس مرد کا لڑکا مر گیا ہو۔

لَعَنَ اللهُ الْمُسَوِّفَةَ۔ اللہ اس عورت پر لعنت کرتا ہے یا لعنت کرے جو خاوند سے ٹالنا ٹولا کرے۔ (خاوند اس کو صحبت کے لئے بلائے وہ جیلہ حوالا کرے)۔

خزانہ ہے وہ نکال لے گا جیہوں کی پنڈلیاں اکثر بار یک اور چھوٹی ہوتی ہیں۔

يُخَرَّبُ الْكُعْبَةَ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ - کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔ اس وقت کوئی مسلمان اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ بعض نے کہا: یہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوگا۔ قرطبی نے کہا: جس وقت قرآن حافظوں کے سینوں اور صحفوں میں سے اٹھایا جائے گا اور یہ واقعہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہوگا۔ اب یہ جو قرآن شریف میں کعبہ کو حَرَمًا امیناً فرمایا تو اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت تک اس میں امن رہے گا۔ جب قیامت ہی آگئی تو اب کوئی شے باقی نہ رہے گی اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یا جوج ماجوج نکلنے کے بعد بھی اس گھر کا حج ہوا کرے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ اس جگہ کا طواف کر لیں گے۔ جہاں پر کعبہ بنا ہوا تھا کیونکہ کعبہ کو تو حبشی یا جوج ماجوج نکلنے سے پہلے تباہ کر چکا ہوگا۔<sup>۱</sup>

وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ - ان میں سوداگر لوگ بازار والے بھی ہوں گے یا رعایا ہوگی۔

اِنِّي اَتَيْتُح لَهٗ حَرْبًا تَنْصِبُهَا لَا يُرْسِلُ السَّاقِ اِلَّا مُنْسِكًا سَاقًا - ایک شخص نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اپنے بھتیجے سے جھگڑا کیا اور دلیلیں بیان کرنے لگا معاویہ نے کہا تیری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک شاعر نے کہا ہے) میں اس کے مقابلہ کے لئے ایک گرگت کو تجویز کرتا ہوں جو تمہارے (ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے) پر رہتا ہے۔ ایک ڈالی چھوڑتا ہے تو دوسری ڈالی تھام لیتا ہے۔ ساق سے مراد یہاں درخت کی ڈالی ہے۔

اَلْاَسُوْقِ الْاَعْنَقُ - لمسی پنڈلی لمبی گردن والا۔

كَمَا يَسُوْقُ اَصْحَابَهُ - آنحضرت اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے (ان کو آگے رکھتے یہ تو اضع کی راہ سے تھا)۔

تمام مومنین سجدے میں گر پڑیں گے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور الحمد للہ ایسی حدیثوں کے ظاہری معنی پر ایمان رکھ کر اس کی حقیقت اور کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں یعنی اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ نکالے گا منہ ہے۔ ہاتھ ہیں اور آنکھیں ہیں پنڈلی سے مشابہت نہیں رکھتے۔ جیسے اس کی ذات مقدس مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی اور جمیہ اور اہل کلام ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں ہاتھ سے قدرت اور آنکھ سے بصر اور وجہ سے ذات اور پنڈلی سے نور مراد ہے۔ بعض نے کہا ساق سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے ہم کیوں تاویل اور تحریف کریں۔ اللہ تعالیٰ جیسے اپنی ذات مقدس اور اپنے صفات کو جانتا ہے۔ اسی طرح جیسے پیغمبر صاحب اللہ کے ذات و صفات کو جانتے ہیں دوسرے کوئی نہیں جان سکتے پھر جن صفات یا الفاظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر کیا یا اس کے رسول نے ہم بھی بلا تکلف و بلا تکلیف ان کا اطلاق اس پر کرتے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ اس کی ذات اور اس کے کسی صفت کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے یعنی یوں نہیں کہتے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اس کی آنکھ ہماری آنکھ سی ہے اور یہی طریق اسلم ہے اور سلف صالحین سب اسی اعتقاد پر گزرے ہیں ہم بھی انہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ کہ پچھلے اہل کلام اور جمیہ کے ساتھ۔

لَا بُدَّلِي مِنْ قِتَالِهِمْ وَلَوْ تَلَقْتِ سَاقِي - مجھ کو ان سے لڑنا ضرور ہے گو میری جان جائے (یہاں ساق سے جان مراد ہے)۔

لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكُعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ - کعبہ کا خزانہ وہی حبشی نکالے گا جس کی دو پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (یہ اخیر زمانہ کا ذکر ہے جب ایک کافر بادشاہ حبش کا (شاید والی ابی سینا ہو جو اس وقت نصرانی ہے) آن کر مکہ معظمہ کو تباہ کرے گا کعبہ کھود ڈالے گا۔ اس کے تلے جو

۱۔ یا جوج ماجوج کے خروج اور نزول صبح کے بعد حبشی بیت اللہ کو شہید کریں گے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو رقم کی کتاب "قیامت کی نشانیاں" ص ۳۱۰ (م)

ہے۔ اگر پہرہ دینے والوں میں ہے تو اس میں رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جو جہاد ہو اس کے جس ٹکڑی میں وہ رکھا جائے اس میں شاداں اور فرحان رہتا ہے۔

سَاقَةَ الْحَاجِّ - حاجیوں کے پیچھے کی ٹکڑی۔

هَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةَ نَفْسَهَا لِلشُّوقِيَّةِ - (آنحضرت نے ایک جون قبیلہ کی عورت سے نکاح کیا جب غلوت میں اس کے پاس گئے تو فرمایا اپنے تئیس مجھ کو بخش دے (یعنی مجھ کو جماع کی اجازت دے وہ (بیوقوف) کیا کہنے لگی۔ بھلا ملکہ یعنی رانی شاہزادی بادشاہ بیگم کہیں اپنے تئیس بازاری لوگوں کو یا رعایا کو بخش سکتی ہے! (معاذ اللہ) کیا بد قسمت بد نصیب عورت تھی اسے شاید ناز اور فخرے کی راہ سے یہ کہا۔ لیکن آنحضرت نے اس کو طلاق دے دی۔ آپ کی شرف زوجیت سے محروم رہی سچ ہے کہ

خضر از آب حیوان تشنی آرد سکندر رانہ آسی عورت کو اتنی عقل آئی کہ تیری حقیقت ہے؟ کیا نہ تو رانی ہے نہ شہزادی ایک گاؤں والے گنوار کی بیٹی اگر بالفرض وہ کسی ملک کی رانی ہوتی تو بھی آنحضرت کے سامنے اس کی کیا حقیقت تھی۔ ارے جس کو تو نے بازاری کہا وہ دونوں جہانوں کا بادشاہ اور خالق کون و مکان کا محبوب تمام دنیا کے راجہ اور شاہ اس کی کفش برداری کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ اس کی جوتی کا تمہ کھولنے کی اور اس کے پاؤں دھونے کی آرزو رکھتے ہیں۔ قَدْ لَقَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَاقِ حَطْمٍ -

مَا سَقَّتْ مِنْهَا - تو نے اس عورت کے مہر میں کیا دیا؟ یہ آنحضرت نے عبدالرحمان ابن عوف سے فرمایا جب ان کے بدن یا کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا۔ عرب لوگوں میں رواج تھا کہ مہر میں جانور یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ دیا کرتے۔ کیونکہ یہی ان کا مال تھا۔ اس لئے سوق کا لفظ بجائے مہر کے مستعمل ہو گیا۔

وَأَسْتَأْفُوا النَّعَمَ - جانور ہانک لے گئے۔

سَوِيْقٌ - ستو جو کھبوں بھون کر بنائے ہیں یا جو اور جو

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بَعَصَاهُ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ قحطان قبیلہ کا ایک شخص نکلے گا۔ وہ لوگوں کو اپنی ٹکڑی سے ہانکے گا (یعنی سب لوگ اس کے مطیع اور تابعدار بن جائیں گے اور وہ سختی سے ان پر حکومت کرے گا) یہ قحطانی یا سفیانی امام مہدی کے ظہور سے پہلے عرب میں نکلے گا اور وہ سختی سے ان پر حکومت کرے گا۔ سارا ملک اپنے تصرف میں کر لے گا۔

فَجَاءَ زَوْجَهَا يَسُوقُ اعْتِزًا مَا تَسَاقَى - ام سعید کا خاوند چند بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو برابر ایک کے پیچھے ایک چل نہ سکتی تھیں (یعنی خشک سالی کی وجہ سے ایسی دہلی اور ضعیف اور ناتواں ہو گئیں تھیں کہ برابر چل کر چل نہیں سکتی تھیں کوئی کہیں رہ جاتی کوئی کہیں)۔

وَسَوَاقٌ يَسُوقُ بَهَنَ - اونٹوں کا گا کر چلانے والا جو اونٹوں کے آگے رہتا ہے اس کو سَوَاقٌ کہتے ہیں۔ رُوَيْدُكَ سَوَاقٌ بِالْقَوَادِيرِ - آہستہ لے چل جیسے تو شیشوں کو لے جاتا ہے (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں۔ جو نازک ہوتی ہیں۔ یہ آنحضرت نے انجمنہ سے فرمایا جو گا کر اونٹوں کو جلدی بگا رہا تھا ان پر عورتیں سوار تھیں)۔

إِذْ جَاءَتْ سَوَيْفَةٌ - اتنے میں ایک تجارتی مال آیا یہ تصغیر ہے سَوَاقٌ کی جس کے اصل معنی تجارت کے ہیں اور بازار کو سوق اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں یہ مال لایا جاتا ہے۔

دَخَلَ سَعِيدٌ عَلَى عَثْمَانَ وَهُوَ فِي السُّوقِ - سعید عثمان کے پاس گئے ان کی جان نکل رہی تھی سیاق کا بھی یہی معنی ہے یعنی نزع کی حالت میں۔

حَضَرْنَا عَمْرَوَيْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ - ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔

إِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِيهَا وَإِنْ كَانَ فِي الْحَرَسِ كَانَ فِيهِ - اگر لشکر کا پچھاری کا ٹکڑا ہوا تو اس میں رہتا

## ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ع ی ے الْحَمْدُ لِلَّهِ

وغیرہ سے بھی۔

فَتَسَاوَقَا - دونوں ساتھ ساتھ چلے۔

مَنْ دَخَلَ السُّوقَ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ - جو شخص بازار میں جائے اور یوں کہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک (بازار کی تخصیص اس لئے کی کہ وہاں لوگوں کو دنیا کے دہندوں میں خدا سے بالکل غفلت ہو جاتی ہے تو ایسے مقام میں اللہ کی یاد کی نفسیت زیادہ ہوگی)۔

يَتَنَا صَلَوْنَ بِالسُّوقِ - بازار میں تیر کی مشق کرتے تھے یا سوق ایک مقام کا نام ہے بعض نے کہا سوق ساق کی جمع ہے اور ساق سے مجازی معنی یعنی تیر مراد ہے۔

عَنْ سُوْقَيْهِمْ - ان کی پنڈلیوں پر سے۔

وَالْتَقَّتِ السَّنَابِقُ بِالسَّنَابِقِ - جب پنڈلی سے پنڈلی مل جائے گی یعنی تپتی اور تکلیف کا وقت ہوگا۔

بَدَتْ خَلَاخِلَهُنَّ وَأَسْوَقُهُنَّ - ان کی پازتیں اور پنڈلیاں کھلی تھیں (بھاگ رہی تھیں معلوم ہوا کہ مشرک عورتوں کی پنڈلیاں دیکھ سکتے ہیں جب شہوت کی نیت نہ ہو اور صحیح یہ ہے کہ بے اختیاری میں یہ نظر پڑگئی جو کچھ گناہ نہیں ہے)۔

فَإِنْ نَسَأَ حَتَّى بَلَغَ السُّوقَ فَلَا يَمْلِكُ - پھر اگر پنڈلیوں تک بہہ آئے تو کچھ پرواہ نہ کرے۔

الْحَجَّ وَالْمُعْمَرَةَ سُوْقَانَ مِنَ اسْوَاقِ الْآخِرَةِ - حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں (یعنی آخرت میں ان کا فائدہ ملے گا جیسے دنیا میں بازار کی خرید و فروخت سے فائدہ ملتا ہے)۔

شَرُّ بَقَاعِ الْأَرْضِ اسْوَاقُ - زمین کے سارے قطعوں میں بدتر بازاریں ہیں (کیونکہ وہاں خدا کی یاد بالکل نہیں ہوتی سب دنیا کے دہندوں میں ڈوبے رہتے ہیں)۔

وَعَجَلٌ سِبَاقَهَا - اس کو ہمارے پاس لانے میں جلدی کی سوق اور سیاق نزع روح کو بھی کہتے ہیں۔

لَا اسْتَطِيعُ أَنْ اسْوُقَ اِلَى نَفْسِي خَيْرٌ مَا اَرَجُوْ - مجھ کو یہ طاقت نہیں کہ جس بہتری کی امید ہے اس کو اپنے تک ہانک لاؤں (یعنی اس کو حاصل کر لوں)۔

أَلَا يُفَضَّلُ فِي هَذَا الدِّينِ مَلِكٌ عَلَى سُوْقَةٍ قَالَ لَا إِنَّ الْمَلِكَ وَالسُّوقَةَ عِنْدَنَا سَوَاءٌ (جلد بن اسہم غسانی نے جو عثمان کا بادشاہ تھا حضرت عمرؓ سے پوچھا) کیا اس دین میں یعنی دین اسلام میں بادشاہ کو ایک بازاری شخص یا رعیت پر کچھ فضیلت نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں ہمارے نزدیک بادشاہ اور ایک بازاری شخص یا رعیت کا کوئی شخص سب برابر ہیں (ہم سب سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق برابر اور یکساں سلوک کریں گے اور جو کوئی شرعی جرم کرے گا اس کو برابر سزا دیں گے (بادشاہ ہو یا ایک بازاری غریب شخص ہو) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کون سی جمہوریت ہوگی جو لوگ کہتے ہیں اسلام کی سلطنت جمہوری نہیں ہو سکتی۔ وہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد سے فصیحت لیں۔ مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اور رعایا دونوں قانون الہی کے تابع ہوں۔ اس قانون کے خلاف نہ بادشاہ کچھ کر سکیں نہ رعایا اور اقتدارات شائعی شریعت کی رو سے محض لغو ہیں)۔

فَلَا تَكُونَنَّ لِمَرَوَانَ سَيْفَةً يَسُوْقُكَ حَيْثُ شَاءَ - (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم مروان کا سیدھ مت بنو وہ جڈھ چاہے تم کو ہانک لے جائے (سیدھ کہتے ہیں اس اونٹنی کو جس کو دشمن لے کر چل دے وہ بالکل دشمن کے قابو میں آ جاتی ہے۔ مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ ہر بات میں مروان کی رائے پر مت چلو۔ بالکل اس کا کھلونا مت بن جاؤ۔ حضرت عثمانؓ کو جو کچھ نقصان پہنچا۔ وہ اسی کجخت شریافنس مروان کی بدولت پہنچا خدا اس سے سبھے)

مَا مِنْ مَلِكٍ وَلَا سُوْقَةٍ - کوئی بادشاہ یا رعیت (جو تکلیف اٹھا کر حج کے لئے آجائے)۔

سُوْقِي - شراب کو بھی کہتے ہیں اور باریک آنے کو۔

سُوْقِي - ستو والا۔

سُوْكٌ - ملنا۔

سُوَاكٌ - سواک کرنا۔ سواک کی لکڑی آہستہ چلانا۔

تَسُوْكٌ - سواک کرنا جیسے اسْتِيَاكٌ ہے۔

تَسَاوُكٌ اور تَسُوْكٌ - آہستہ ادھر ادھر جھکتے ہوئے چلنا

(یعنی ضعف اور ناتوانی کے سبب سے)۔

## لِحَاثِ الْمَرْبُوعِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

اِصْبَعَاكَ سِوَاكَ عِنْدَ وُضُوءِكَ - تیری دو انگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں اور مستحب یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو (اگر پیلو نہ ملے تو نیم بھی عمدہ ہے)۔

میں کہتا ہوں جس شخص کے دانت ہلے ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو تو وہ منجن لگا کر انگلی سے بھی منہ صاف کر سکتا ہے یا نرم مسواک سے جو برش کی طرح ہوتی ہے یا کھر کھرے کپڑے یا توال سے بہر حال منہ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے۔ خصوصاً جب نماز میں کھڑا ہو یا مسجد میں جائے اور گھر میں آنے کے وقت جو ہمیشہ آپ مسواک کیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ نوافل اور سنن گھر میں ادا کیا کرتے یا بیبیوں سے قربت کرنے میں منہ کی صفائی ضروری سمجھتے۔ بَدَأُ بِالسِّوَاكِ وَخَتَمَ بِرُكُوعِي الْقَجْرِ - گھر میں آن کر آپ نے پہلا کام جو کیا۔ وہ مسواک کرنا تھا اور آخری کام صبح کی دو رکعت سنت پڑھنا (شاید یہ رات کا ذکر ہے)۔

يُعْطِينِي السِّوَاكِ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَاسْتَاكَ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَذْفَعُهُ - آنحضرت ﷺ مسواک کر کے مجھ کو دھونے کے لئے دیتے میں کیا کرتی (برکت کے لئے) پہلے اس کو اپنے دانتوں پر گرڑتی۔ پھر دھو کر آپ کو دے دیتی۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا جائز ہے اور یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک اس کی رضا مندی سے استعمال کر سکتا ہے)۔

يَسْتَاكَ عَلَي لِسَانِهِ كَمَا سَنَانِهِ طُولًا وَعَلَى تَحْرَابِيهِ أَضْرَابِهِ وَسَقْفِ حَلْقِهِ خَفِيفًا - آپ زبان پر بھی دانتوں کی طرح طول میں مسواک کرتے تھے اور داڑھوں اور حلق کے قریب ہلکے ہلکے۔

يَسْتَاكَ عَرَضًا لَا طُولًا - آپ عرض میں مسواک کرتے تھے نہ طول میں (یعنی سامنے کے دانتوں پر داہنے بائیں مسواک پھیرتے نہ اوپر نیچے)۔

أَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَوةٍ فَلَمَّا شَقَّ عَلَيْهِ أَمْرٌ بِالسِّوَاكِ وَوَضِعَ عَنْهُ الْوُضُوءُ - آنحضرت کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم ہوا جب آپ پر یہ دشوار ہوا تو وضو ہر نماز

فَجَاءَ زَوْجَهَا يَسُوقُ اعْتَرَا عَجَافًا تَسَاوَكُ هَذَا - ام معبد کا خاندان یا چند دہلی بکریاں ہانکتا ہوا جوتا توئی اور لاغری کی وجہ سے ادھر ادھر جھک رہی تھیں۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسَاوَكْتَ الْإِبِلُ جب اونٹوں کی گردنیں دبلا پے سے ہلنے لگیں اور کہتے ہیں۔ جَاءَتْ الْإِبِلُ مَا تَسَاوَكُ هَذَا - اونٹ آئے دبلے پنے سے وہ اپنے سر نہیں ہلاتے تھے۔

الْكِسَاوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلنَّهْمِ مَرْصَاةٌ لِلرَّبِّ - مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور پروردگار کو پسند ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَاكَ فَأَوْعَى اِنَا مِنْ مَسَاكٍ رِزْءٌ اَلْاَمْرُ مَنَ كَا ذِكْرُهُ كَرِيْمٌ تَوَاسَاكَ كَهْتَبُ هِيْنَ مَجْعُ الْجَارِ مِيْنُ هِيْ كِهْ مَسَاكٍ كِهْ مَسْتَحَبٌ هُوْنَةُ مِيْنُ وُضُوْءِ اَوْرُ نَمَازِ كِهْ وَتِمْ كَسِيْ كَا اِخْتِلَافٌ نِهْمِيْنُ اَوْرُ فِجْرٍ اَوْرُ نَهْرٍ كِيْ نَمَازِ سِهْ پِهْلِهْ اَوْرُ زِيَادَهْ تَا كِيْدُ هِيْ اَوْرُ اِمَامُ اَبُو حَنِيْفَهْ سِهْ مَقْوُوْلُ هِيْ كِهْ اِنِهْوُنُ لِهْ نَمَازِ كِهْ وَتِمْ مَسَاكٍ كِهْ كِهْ رُوْهْ جَانَا اَوْرُ كِهْ كِهْ مَسَاكٍ وُضُوْءِ كِهْ وَتِمْ كِرْتَا چَاهِيْنُ۔

میں کہتا ہوں۔ امام کا یہ قول صحیح نہیں ہے حدیث میں صاف وارد ہے۔ كُوْ لَا اَنَّ اَشَقَّ عَلَيَّ اُمَّتِيْ لَا مَرُوْتَهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ - یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں عند كل وضو ہے مگر یہ روایت شاذ ہے۔

اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأُ بِالسِّوَاكِ - آنحضرت جب (باہر سے) گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک ہر وقت مستحب ہے اور نماز اور وضو کے وقت اس کی اور زیادہ تاکید ہے۔ اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت اور جب دانت زرد ہو گئے ہوں یا منہ میں بدبو آتی ہو۔ سو جانے یا سکوت یا نہ کھانے کی وجہ سے یا بدبودار چیز کے کھانے کی وجہ سے اسی طرح سوتے وقت بھی مستحب ہے اور سوتے سے اٹھنے کے بعد اور یہ سنت ہر ایسی چیز سے ادا ہو جاتی ہے جو سخت اور کھر کھری ہو اور دانتوں کی زردی کو دور کرے اگرچہ ایک چوتھرا ہو یا سخت انگلی ہو اور بعض نے کہا انگلی سے سنت ادا نہیں ہوتی اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کی۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَالِيهَا خَيْرٌ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------

ہوگا۔ ایک روایت میں سیماہم التحلیق ہے۔ معنی وہی ہے اگرچہ سارا سر منڈانا جائز ہے۔ دوسری حدیث سے احلقوا کلّہ او اتو کوا کلہ مگر سر منڈانے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ سر منڈے رہنا یہ طریقہ سنت کی خلاف ہے کبھی بال رکھے کبھی سر منڈائے۔ خصوصاً حج کا احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے بہ نسبت بال کتروانے کے۔ بعض نے کہا خارجی لوگ سر منڈانے میں مبالغہ کرتے اس لئے آپ نے ان کی یہ نشانی بیان فرمائی۔

نَهَى أَنْ يَسُوْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ آخِيهِ۔  
آنحضرت نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کے زرخ چکانے پر چکانے لگے (یعنی ایک مسلمان ایک چیز خرید کر رہا ہو۔ صاحب مال اور اس میں گفتگو ہو رہی ہو ابھی معاملہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرا شخص گھس آئے اور اس سے مول تول کرنے لگے کچھ بڑھا کر آپ لے لینا چاہے۔ اگر اس کی گفتگو طے ہوگئی ہو اور وہ چھوڑ دے تب دوسرا شخص جا کر مول تول کر سکتا ہے) کرمانی نے کہا اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ تیسرا شخص مشتری سے آ کر کہے تو یہ چیز اتنے کو کیوں لیتا ہے میں اس سے سستی تجھ کو دیتا ہوں۔ ممانعت کی وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچانا ہے۔

نَهَى عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ۔ سورج نکلنے سے پیشتر مول تول کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ عبادت اور ذکر الہی کا وقت ہے۔ بعض نے کہ ”سوم“ سے مراد یہاں چرانا ہے۔ یعنی اپنے جانوروں کو طلوع آفتاب سے پہلے چرنے کو نہ چھوڑ دے کیونکہ اس وقت گھاس پات تر ہوتے ہیں اور اکثر اس کے کھانے سے جانور بیمار ہوجاتے ہیں)۔

فِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ زَكَاةٌ۔ جو بکریاں جنگل میں چرتی ہوں ان میں زکوٰۃ ہے لیکن گھر میں پٹی ہوئی بکریوں میں جن کو چارہ مول لے کر کھلایا جاتا ہے زکوٰۃ نہیں ہے۔

السَّائِمَةُ جُبَارٌ۔ جو جانور چربی کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو وہ اگر کسی کو نقصان پہنچائے (مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اس کا تاوان نہیں ہے۔ (یعنی مالک کو دیت دینا لازم نہ ہوگی)۔

تَعَرَّضِي مَدَارِجًا وَسَوْمِي تَعَرَّضَ الْجَوْرَاءِ لِلنَّجْوَمِ۔ یہ ذوالجہادین نے آنحضرت کی اونٹنی سے کہا (یعنی

کے وقت معاف ہو گیا اور مسواک کا ہر نماز کے وقت حکم ہوا) یعنی اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کر سکتا ہے اور جن لوگوں نے مسجد میں یا لوگوں کے سامنے محفل میں مسواک کرنا مکروہ سمجھا ہے یہ ان کی غلطی ہے)۔

أَلَا سُبَيْكَ بِنَاءِ الْوَرْدِ۔ گلاب سے مسواک کرنا۔  
سُؤَالٌ يَسْأَلُ۔ پوچھنا۔

تَسْوِيلٌ۔ گمراہ کرنا بہکانا۔ اچھا کر دکھانا۔  
سَوْلٌ۔ لنگ جانا۔

سَوْلٌ يَسْؤِلُهُ۔ پوچھنا مانگنا۔  
سَوْلُهُ۔ بہت مانگنے والا۔

سَوِيلٌ برابر والا جیسے عبدیل ہے۔

اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تَسْأَلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ إِلَّا أَنْ۔ مگر یہ کہ میرا نفس مجھ کو مرتے وقت کوئی چیز اچھی کر دکھائے جس کو میں اس وقت نہیں پاتا۔  
سَحَابٌ أَسْوَلٌ۔ لنگا ہوا ابر۔

سَوْمٌ۔ قیمت بیان کرنا، چکانا، گذرنا۔ چرنا ڈالنا گھومنا نشان کرنا۔

تَسْوِيمٌ۔ دینا۔ ڈالنا۔ نشان کرنا۔ چھوڑ دینا کرنا لوٹنا۔  
مُسَاوِمَةٌ۔ چکانا مول تول کرنا۔  
إِسَاعَةٌ۔ چرانا۔

سَامٌ۔ حضرت نوحؑ کے ایک بیٹے کا نام تھا کہتے ہیں عرب لوگ اسی کی اولاد میں ہیں۔

سَوُّ مَوًّا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَوَّمَتْ۔ تم آپس میں اپنے لوگوں کو پہچاننے کے لئے ایک نشان مقرر کر لو کیونکہ فرشتوں نے بھی ایک نشان مقرر کیا ہے (یہ آپ نے بدر کے دن فرمایا)۔

سَوْمُهُ اور سَيْمُهُ۔ علامت اور نشانی۔

إِنَّ لِلَّهِ فُرْسَانًا مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ مَسْوِمِينَ۔ اللہ کے آسمان والوں میں سے (یعنی فرشتوں میں سے) کچھ سوار ہیں نشان کئے ہوئے۔

سَيْمَاهُمْ التَّحَالُقُ۔ ان خارجیوں کی نشانی سارا سر منڈانا



سِيمَاءُ - نشانی اور علامت جیسے سِمَةٌ ہے۔  
سَوْمِيٌّ بِسِيمَاءِ الْاِمَانِ - مجھ پر ایمان کی نشانی ظاہر  
کر۔

عَلَيْهِ سِيمَاءُ الْاَنْبِيَاءِ - اس پر پیغمبروں کی نشانی ہے۔  
هَلَكَ السَّوَامُ - چرنے والے جانور مر گئے۔  
وَقَفَّ عَلَى قَطِيعٍ عَنَمٍ يُسَاوِمُهُمْ وَيُمَاكِسُهُمْ -  
بکریوں کے ایک گلے پر کھڑے ہوئے ان کو چکار رہے تھے ان  
کی قیمت کم کر رہے تھے۔

اَسَامَ الْمُشْتَرَى اور اس تام خریدار نے بیع کی درخواست  
کی اور سَامَ الْبَايِعِ بیچنے والے نے اس کو بیچنے کے لئے پیش  
کیا۔  
بَيْعٌ مُسَاوِمَةٌ - جس میں قیمت اصلی لاگت پر شخص نہ  
ہو۔

اَسَامَةُ الْخُسْفِ - اس پر دھسنے کا یعنی ذلت کا عذاب  
ڈالے گا۔  
اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ - مشہور صحابی ہیں آنحضرت کی کھلائی ام  
ایمن کے بیٹے۔

عِلْمٌ سِيمِيًّا - خیالات کو دکھلانے کا علم جیسے مسریم  
وغیرہ۔

سَاوَهُ - ایک شہر ہے رَمِيٌّ اور ہمدان کے درمیان۔  
سَوِيٌّ - درست ہونا برابر ہونا۔

تَسْوِيَةٌ - برابر کرنا - سیدھا کرنا بنانا - کرنا۔  
اِسْوَاءٌ - ذلیل ہونا - رسوا ہونا - کام درست ہونا گرا دینا  
چھوڑ دینا برابر کرنا۔

تَسْوِيٌّ - ہلاک ہونا۔  
اِسْتِوَاءٌ - برابر ہونا - سیدھا ہونا - مشابہ ہونا جوانی کو پہنچنا  
قرار پکڑنا - غالب ہونا - قصد کرنا چڑھنا - بیٹھنا۔

اَلْكَفِيُّ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَاَلِاسْتِوَاءُ غَيْرُ مَجْهُولٍ  
وَالِاِيْمَانُ بِهٖ وَاَجِبٌ وَاَلَسُّوَالُ عَنْهٖ بِدَعَةِ (امام مالک نے  
کہا) قرآن شریف میں جو استوی علی العرش ہے تو استوا کی  
کیفیت سمجھ میں نہیں آسکتی لیکن اس کا معنی معلوم ہے اور اس پر

داہنے بائیں چرتی رہ جیسے جوزا کا برج تاروں میں ہے (جو آڑا  
داہنے بائیں گیا ہے)۔

اَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِرُمَّةٍ سَخِيْنَةٍ فَاَكَلَ وَمَا سَامِيئِي  
غَيْرَةٌ وَمَا اَكَلَ قَطُّ اِلَّا سَامِيئِيْ غَيْرَةٌ - حضرت فاطمہ  
آنحضرت کے پاس ایک حانڈی لے کر آئیں جس میں ہریرہ  
تھا۔ آپ نے کہا یا اور اور بنانے کو مجھ سے نہیں فرمایا۔ اور پہلے  
جب آپ ہریرہ کھاتے تھے تو اور زیادہ فرمائش کرتے۔ بعض نے  
کہا سامی کا معنی یہ ہے کہ اس کو مول لینا چاہا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ الدَّلَّةَ وَبَسِمَ  
الْخُسْفِ - جو شخص جہاد کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور  
خواری کا لباس پہنائے گا اور دھنس جانا اس پر لازم کیا جائے گا  
(یعنی عذاب الہی اس پر نازل ہوگا یا عذاب کا مستحق ہو جائے گا۔  
ذلت اور رسوائی تو ظاہر ہے اور عذاب بھی طرح طرح کے اتر  
رہے ہیں کہیں وہاں کہیں طاعون کہیں زلزلہ کہیں طوفان۔

لِكُلِّ ذَاوِ ذَوَاءٍ اِلَّا السَّامَ - ہر بیماری کی اللہ تعالیٰ نے  
ایک دوا رکھی ہے مگر موت کی (دوا نہیں ہے)۔

اِنَّهَا سَمِعَتْ الْيَهُودَ يَقُوْلُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَلْسَامُ  
عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَتْ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالدَّامُ  
وَاللَّعْنَةُ - حضرت عائشہ نے یہودیوں سے سنا وہ آنحضرت کو  
(بعوض السلام علیکم کے) السام علیکم کہنے لگے تو انہوں نے یوں  
جواب دیا۔ تم ہی پر سام اور برائی اور پھینکا پڑے (سام کے معنی  
یہاں موت کے ہیں) یعنی تم مرد۔ مردود یہودی آنحضرت کو اور  
مسلمانوں کو ستے تھے اور ظاہر میں زبان مڑوڑ کر گویا سلام کرتے  
تھے۔ حضرت عائشہ کو غصہ آیا۔ انہوں نے اس سے بھی سخت  
جواب دیا لیکن آنحضرت نے ان کو نرمی کرنے کی نصیحت کی اور  
فرمایا جب اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو تم  
جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو خطابی نے کہا اکثر محدثین  
وَعَلَيْكُمْ وَاوعطف کے ساتھ روایت کرتے ہیں لیکن سفیان بن  
عمیرہ کی روایت میں وَعَلَيْكُمْ ہے بغیر واو عطف کے اور وہی صحیح  
معلوم ہوتا ہے۔

فَسَاوَهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ - ان کو بڑا عذاب چھکایا۔



حَبَدًا أَرْضُ الْكُوفَةِ أَرْضٌ سَوَاءٌ سَهْلَةٌ - حضرت علیؑ نے فرمایا کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے برابر اور نرم نہایتیہ میں ہے کہ اَرْضٌ سَوَاءٌ کسیرہ سین اس زمین کو کہتے ہیں جس کی مٹی ریت کی طرح ہو اور اَرْضٌ سَوَاءٌ بہ فتح سین ہموار اور برابر متوسط زمین۔

مَعَانٍ سَوَاءٌ - یعنی درمیان کی جگہ۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا تَقَاضَلُوا فَإِذَا تَسَاوَرُوا أَهْلَكُوا - جب تک لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہیں گے (یعنی علم و فضیلت مال و دولت حاصل کرنے کا عموماً شوق ہوگا اور ہر ایک دوسرے سے علم و فضیلت مال و دولت میں زیادہ رہنا چاہے گا) اچھے رہیں گے جہاں برابر ہوئے تباہ ہوئے (برابر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ ترقی علمی اور عملی (پروگرس) کا شوق جاتا رہے گا حیوانات کی طرح حالت موجودہ پر قناعت کرنے لگیں گے یا سب جاہل یا سب نادار اور مفلس یا سب مالدار اور متمول ہوں بعض نے کہا تَسَاوَرُوا سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک اپنی ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائے خود رائے ہو کر اپنے تخمین امامت کے لائق سمجھے، ایک امام پر لوگ متفق نہ ہوں یعنی گروہ گروہ ہو جائیں، ان میں پھوٹ پڑ جائے، ایسی حالت میں تباہی میں کیا شک ہے کذافی النہایہ۔

میں کہتا ہوں حضرت علیؑ کا یہ قول بڑے اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دنیا کا انتظام یوں ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت اور فوقیت ہے ایک امیر ہے دوسرا غریب ایک بادشاہ ہے ایک رعیت ایک حاکم ہے ایک محکوم ایک تو اتنا اور طاقتور ہے دوسرا تو اتنا اس وقت تک دنیا اچھی حالت میں رہے گی اور لوگ امن اور آرائش اور رفاهیت کے ساتھ بسر کریں گے لیکن جب یہ انتظام توڑ دیا جائے اور اباحت اور اشتراک اور مساواة کا قاعدہ جاری ہو جیسے مزوک حکیم نے قباد کے عہد میں جاری کیا تھا کہ سب آدمی برابر برابر سارے اموال تقسیم کر لیں اور عورتیں سب مشترک سمجھی جائیں ہر مرد کو جس عورت سے وہ چاہے اس کی رضامندی سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہو شوہر کو اس کی مزاحمت کا کوئی حق نہ ہو تو بس دنیا کی تباہی

ایمان رکھنا واجب ہے اور اس کی کیفیت پوچھنا بدعت ہے۔  
هُمَا سَيِّئَان - وہ دونوں جوڑ ہیں (یعنی ایک دوسرے کے برابر کسی امر میں)۔

تَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوَاءِ - وہ بری موت کو دفع کرتی ہے (بری موت وہ کہ خاتمہ برا ہو مثلًا کفر اور ناشکری پر اللہ تعالیٰ سے غفلت پر۔ بعض نے کہا مکان گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا جہاد سے پیٹ موڑنے کے بعد)۔  
سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي عَدُوًّا مِّنْ سَوَاءٍ أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْتَهُمْ - میں نے اپنے مالک سے یہ دعا کی کہ میری امت پر ان کے غیر دشمن کو (یعنی جو کافر ہو مسلمانوں میں سے نہ ہو اس طرح غالب نہ کرے کہ ان کا انڈا پھوڑ ڈالے) (یعنی ان کا اصلی اور برا مقام جہاد کا وہ بھی جھین لے (مسلمانوں کا بڑا اور اصلی مقام مکہ اور مدینہ ہے سوا اللہ تعالیٰ نے آج تک ان دونوں مقاموں کو مسلمانوں ہے کے قبضے میں رکھا ہے کافروں کا تسلط ان پر کبھی نہیں ہوا اور قرامطہ اور باطنیہ گورد حقیقت کفار تھے مگر بظاہر مسلمانوں میں گئے جاتے تھے علاوہ اس کے ان کا تسلط قائم نہیں رہا بلکہ کعبہ شریف سے بے ادبی کر کے اور حاجیوں کو قتل کر کے وہ چل دیئے جیسے لیرے ڈاکو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب جن کے پیرو مکہ اور مدینہ پر غالب ہوئے تھے اور کئی سال تک وہاں کے حاکم رہے وہ تو چکے مسلمان اور حدیث و قرآن کے تابع اپنے تخمین کہتے تھے بدعات سے منع کرتے تھے ان کا شمار تو غیر دشمن میں نہیں ہو سکتا)۔

سَوَاءُ الْبُطْنِ وَالصَّدْرِ - آنحضرتؐ کا شکم مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا (کوئی اٹھا ہوا نہ تھا جیسے توندیلے آدمیوں کا ہوتا ہے)۔

أَمْكَسَتْ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ - تو نے بیچاؤ و گدگی میں جگہ دی۔

تَوَضَّعُ الصِّرَاطِ عَلَى سَوَاءِ جَهَنَّمَ - پل صراط دوزخ کے بیچاؤ مقام میں رکھا جائے گا۔

فَإِذَا أَنَا بِهَضْبَةٍ فَمَا تَسَوَّاهَا - اس کے برابر میدان میں میں نے ایک ٹیلہ دیکھا۔ (ٹیکرہ مہبہ)

تشہد کا قعود یہ دونوں تو لمبے ہوتے باقی رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد قوماً یہ قریب قریب برابر ہوتے۔ مجمع البحار میں ہے بعضوں نے کہا اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ آپ کی نماز معتدل ہوتی۔ جب آپ قیام کو لمبا کرتے تو باقی ارکان کو بھی لمبا کرتے اور جب قیام میں تخفیف کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے۔

لَتُسَوَّى بَيْنَ صُفُوفِكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفوں کو نماز میں برابر رکھو (آگے پیچھے نہ رہو کیونکہ نماز گویا اللہ کے حضور میں فوج کی قواعد ہے اور اس کا قانون یہ ہے کہ کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر برابر کھڑے ہوں جس نے اس قانون کا خلاف کیا وہ سزا کے لائق ٹھہرے گا) اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رخوں میں اختلاف ڈال دے گا (تم میں پھوٹ پڑ جائے گی اتفاق نہ رہے گا پھوٹ سے بڑھ کر کوئی بلا ہے تمام خریوں کی جڑ یہی ہے)۔

أَوْ يُبْذِلَ إِلَيْهِمْ عَلَي سَوَاءٍ۔ ان کو صاف صاف جتلا دے کہ ہم میں تم میں اب صلہ نہیں رہی جنگ ہے۔  
هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ۔ یہ انگلی یعنی خضر اور یہ انگلی یعنی بنصر سب دیت میں برابر ہیں۔

حَتَّى ظَهَرَتْ لِمُسْتَوًى۔ یہاں تک کہ میں ایک ہموار بلند میدان پر چڑھا۔

وَلَا قَبْرٌ أَمْشِرِفًا إِلَّا سَوِيَّةٌ۔ آنحضرت نے ایک صحابی کو اس کام پر مامور کیا کہ جہاں مورت دیکھے اس کو مٹا دے اور جہاں اونچی قبر دیکھے اس کو برابر کر دے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کے برابر کر دے اس طرح سے کہ قبر کی شناخت نہ رہے گی۔ بلکہ عرب کے مشرکوں کی عادت تھی کہ قبروں کو بہت اونچا اور بلند بناتے آپ نے اس کو مٹا دیا یا باقی اونٹ کے کوبان کی طرح یا مربع قبر ایک ہاتھ یا ایک بالشت اونچی بنانا درست ہے اور یہ حکم خاص تھا مشرکوں کی قبروں سے تو زمین کے برابر بھی ان کی قبریں کر دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی قبریں آنحضرت یا حضرت علی کے عہد میں اونچی نہ تھیں)۔

مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يُسَاوِي۔ اس میں کوئی اجر نہیں

آگئی سب ہلاک ہوں گے اور ایسی حکومت کبھی قائم نہ رہے گی ہمارے زمانہ میں جو نیچری بیدین پھیلے ہیں ان کا بھی اصلی پیروہی مزوک حکیم تھا اور قرامطہ اور باطنیہ بھی اسی کے اصول پر تھے آخر کیا ہوا تباہ اور برباد ہو گئے جس حکومت یا سلطنت میں یہ نیچر بے دین گھسیں گے اس کو تباہ کر کے چھوڑیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے۔ انہلسٹ اور سوشلسٹ اور انرکسٹ اور اکثر مسٹ فرتے ملک روس اور جرمن میں بہت ہیں۔ وہ بھی انہیں نیچروں کے ہم ملت اور ہمزاد بھائی ہیں ان کی ساری کوشش بادشاہ کو تباہ کرنے کی اور سب لوگوں کو برابر کر دینے کی رہتی ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے فرمایا لِيُخَدَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سِوَا اِسِي مِاں کی بھلائی اور بہبودی ہے۔

صَلَّى بِقَوْمٍ فَاسْتَوَى بَوْرًا خَا فَعَادَ اِلَى مَكَانِهِ فَقَرَأَ۔ حضرت علیؑ نے نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کوئی آیت بھول گئے انہوں نے پھر دہرایا اور سر سے سے پڑھا ایک روایت میں اَشْوَى بے شین مجھ سے یعنی کچھ گرا یا دیا (نہیں پڑھا)  
وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ۔ (آنحضرت نے حدیث میں عن بَوْلِهِ فَرَمَا یعنی اپنے پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا تو) آپ نے آدمیوں کے پیشاب کے سوا اور جانوروں کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا یہ امام بخاری کا قول ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ حنفی نے جو اس حدیث سے جانوروں کے پیشاب کی نجاست پر دلیل لی ہے۔ یہ استدلال صحیح نہیں ہے کس لئے کہ حدیث میں عن بَوْلِهِ ہے اضافت کے ساتھ نہ عنِ الْبَوْلِ اس صورت میں آدمیوں کا پیشاب نجس ہو گا نہ جانوروں کا الحمدیث کا یہی مذہب ہے۔

حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ التَّلْوَلَ۔ یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ان کے برابر ہو گیا۔

كَانَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَادَارَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرت کا رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد سر اٹھانا یہ تینوں برابر برابر ہوتے (سوا اس قیام کے جس میں قرأت ہوتی ہے اور اس قعدے کے جس میں تشہد پڑھا جاتا ہے) یعنی قرأت کا قیام اور

ہیں اَسْهَبَ فِي الْكَلَامِ وَأَطْنَبَ۔ یعنی بہت لمبی تقریر کی۔  
اَكْلُواو شَرِبُوا وَأَسْهَبُوا۔ کھایا پیا اور خوب چمک کر  
کھایا پیا (بہت دیر تک کھاتے رہے بڑے حرص اور طمع کے  
ساتھ)۔

بَعَثَ خَيْلًا فَاسْهَبَتْ شَهْرًا۔ چند سواروں کو نہ بھیجا وہ  
ایک مہینہ تک دور چلے گئے (بڑا لمبا سفر کیا)۔

فَقِيلَ لَهُ اُدْعُ اللَّهَ فَقَالَ اَكْرَهُ اَنْ اَكُونَ مِنَ  
الْمُسْهَبِينَ۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے لوگوں نے کہا ہمارے لئے دعا  
کیتے انہوں نے کہا مجھ کو کثیر الکلامی (بہت باتیں کرنا) بری معلوم  
ہوتی ہے۔

رَجُلٌ مُسْهَبٌ۔ بے فتنہ یا بہت باتیں کرنے والا اور یہ ان  
تین لفظوں میں سے ہے جو بے فتنہ معنی کلمہ بمعنی اسم فاعل آئے جیسے  
سَبَّ مَفْعَمٌ ماخوذ ہے سَهَبَ سے یعنی کشادہ زمین اس کی جمع  
سہب آئی ہے۔

وَقَرَّحَهَا بِسُهْبٍ بِيَدِهَا۔ اس کو اپنے کشادہ میدانوں  
میں بکھیر دیا۔

ضَرَبَ عَلَيَّ قَلْبِي بِالْاِسْهَابِ۔ اس کے دل پر دیوانگی  
ڈالی گئی (ٹھنسی اور مجنوں ہو گیا)۔

تَسْهَيْبٌ۔ عقل ماری جانا۔

اُسْهَبَ الرَّجُلُ۔ وہ مرد دیوانہ ہو گیا۔

سَهْبَةٌ۔ بہت گہرا کنواں۔

سَهَجٌ۔ پینا زور سے چلنا سخت ہونا۔

سَهْوَجٌ۔ زور کی آندھی۔

مِسْهَجٌ۔ بڑا باتونی فصیح جیسے مضجع ہے۔

مَسْهَجٌ۔ ہو گا گزرنے کا مقام۔

سَهْدٌ۔ جاگنا نیند نہ آنا یا کم آنا۔

تَسْهَيْدٌ۔ جگانا سونے نہ دینا۔

سُهَادٌ۔ بیداری ضد ہے رُقَادٌ کی یعنی سونا۔

سُنَى سَهْدٌ مَهْدٌ۔ اچھی چیز۔

سَهْدٌ۔ کم سونے والا۔

سَهْدَةٌ۔ بیداری یا اعتبار کے لائق کوئی بات یا بھلائی کی

ہے۔

وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ۔ اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی  
مربع ہے)۔

وَأَسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔ اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوئی  
یعنی آپ اونٹنی پر سوار ہو گئے۔

وَأَبْعَدُكُمْ مَسَاوِيكُمْ۔ تم میں جو برے ہیں وہ سب  
سے زیادہ دور رہیں۔

وَلَا قَبْرًا مَسْتَمًّا إِلَّا سَوِيَّةٌ۔ جو قبر اونٹ کے کوبان کی  
طرح دیکھے اس کو برابر کر دے مفاصیح شرح مصابیح میں ہے کہ  
برابر کرنے سے مراد نہیں ہے کہ بالکل زمین دوڑ کر دے اس طرح  
کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ ایک باشت اونچی رہنے دے کوبانی  
ہو یا چوکور۔

وَالْمَغْرِبُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلَاثُ  
رُكْعَاتٍ۔ یعنی مغرب کی نماز سفر اور حضر دونوں میں تین رکعت  
پڑھنا چاہئے (اس میں قصر نہیں ہے)

أَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ  
میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل اور مال کو برے حال میں دیکھوں

ان پر کوئی آفت آئی ہو)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارٍ سُوءٍ يَأْتِيكَ السُّوءُ۔ میں تیری  
پناہ چاہتا ہوں برے ہمسایہ سے جو ہری نے کہا عرب لوگ رَجُلٌ

سُوءٌ اور رَجُلٌ السُّوءُ کہتے ہیں یعنی برا آدمی مگر الرَّجُلُ  
السُّوءُ۔ بہتر کی تصغیر نہیں کہتے۔

كَانَ أَبُو الْحَسَنِ إِذَا قَضَى نُسُكَهُ عَدَلَ إِلَى قَرِيْبَةٍ  
يُقَالُ لَهَا سَايَةٌ۔ امام ابو الحسن جب حج کے ارکان ادا کر چکے تو

ایک گاؤں میں جس کو سایہ کہتے ہیں (یہ ایک گاؤں کا نام ہے کہ  
میں) چلے جاتے (وہاں جا کر سر منڈاتے)۔ مَسَاوِي برائیاں

عیوب اس کی ضد مَحَايِسُ۔

### باب السین مع الہاء

سَهْبٌ۔ مبالغہ کرنا دور جانا۔

اِسْهَابٌ۔ لمبا کرنا جیسے اِطْنَابٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے

لَعْنَةُ الْحَرِيِّثِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

طرف رغبت اور توجہ۔

سَهْدَرٌ اور سَمَهْدَرٌ - دور بعید۔

سَهْرٌ - جاگنارات کو نہ سونا۔

اِسْهَارٌ - جگانا سونے نہ دینا۔

خَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَائِمَةٍ - عمدہ جائداد بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لئے یعنی اس کا مالک سوتا رہتا ہے وہ بہتا رہتا ہے۔

سَاهِرَةٌ - سطح زمین بہتا ہوا چشمہ یا جس زمین پر کوئی نہ چلا ہو یا حشر کی زمین جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔

تَسَهَّرٌ اِذَا نَمَتَ - تو سوتا رہے وہ بیدار ہے یعنی پانی کا بہتا ہوا چشمہ۔ بعض نے کہا سَاهِرَةٌ دوزخ کا نام ہے۔

سَاهِرِيَّةٌ - ایک قسم کا عطر ہے۔

سَهْفٌ - لوٹا تر پنا۔

سَهْفٌ - بہت پیسا ہونا۔

سَاهِفٌ - ہلاک ہونے والا پیسا۔

سَهْوِيٌُّّ - جھوٹا دروغ گو کسی پنڈلیوں والا۔

سَوْهَقَةٌ - کاریز چشمہ۔

سَهْلٌ - پستائی سے گذرنا۔

سُهْوُكٌ - ہلکا چلنا۔

سَهْلٌ - سڑے گوشت کی بدبو یا مچھلی کی بو جیسے سَهْمَةٌ

ہے۔

سَهَّاءٌ - بڑا باتونی تیز کلام۔

سَهْلٌ - نرم ہموار زمین۔

سَهَالَةٌ اور سُهْوَلَةٌ نرمی اور آسانی جیسے مَسَاهَلَةٌ

تَسَاهُلٌ - سستی کرنا نرمی کرنا چشم پوشی کرنا۔

اِسْهَالٌ - پیٹ کو نرم کرنا۔ دست لانا (چلا پانچاند) نرم

زمین میں جانا۔

سَهْلٌ التَّوَجُّهِ - جس کے منہ پر گوشت نہ ہو۔

سَهْيٌ - ایک ستارے کا نام ہے۔

اِنِّي يَلْتَقِي سَهْيٌ وَالسُّهْيُ - سہیل اور سہا کہاں مل

سکتے ہیں۔ سہا بھی ایک ستارے کا نام ہے وہ شامی ہے اور سہیل

بیانی ہے۔ دونوں میں بڑا فاصلہ رہتا ہے۔

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَقَدْ اسْتَهْلَ مَكَانَهُ مِنْ جَهَنَّمَ -

جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بنائی یا جھوٹی جان کر اس کو روایت کیا) اس نے اپنا ٹھکانا آسانی سے دوزخ میں بنالیا۔

ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهَلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ - پھر اتر کر طرف جھکے اور نرم مقام میں آ کر قبلہ رخ کھڑا ہو۔

سَهْلٌ - نرم ملائم ہموار زمین اس کی ضد حَزْنٌ ہے اِنَّ جَبْرِيْلَ اَنَا هُ بِسَهْلَةٍ اَوْ تَرَابٍ اَحْمَرَ - حضرت جبریلؑ آنحضرت کے پاس موٹی کبر کھری رہتی لے کر آئے یا لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی مٹی اور آپ کو خبر دی کہ امام حسین جہاں شہید ہوں گے وہاں کی یہ مٹی ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ سَهْلًا الْخَدَّيْنِ صَلَتْهُمَا - آنحضرت کے دونوں رخسارے گال گرے ہوئے تھے چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے۔

مترجم کہتا ہے آنحضرت کا حلیہ مبارک وہی تھا جو امام ترمذی نے شامل میں بیان کیا ہے اور صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن آپ کے زمانہ میں فوٹو گراف نہ تھا اور ہاتھ سے تصویر کھینچنے والے بھی عرب میں بہت کم تھے۔ اس لئے آپ کی صحیح تصویر نہیں ملتی۔ دوسرے یہ کہ آپ تصویر اور مورت کے مخالف تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کی تصویر کھینچتا اور نصاریٰ نے جو انکل بچو آپ کی تصویریں بنا کر کتابوں میں لکھی ہیں وہ سب غلط اور خلاف اصل ہیں ایک صاحب نے بڑے دعوے سے مجھ کو آپ کی تصویر بتلائی جو ایک نصرانی کی کھینچی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ یہ آپ کی تصویر نہیں ہے کس لئے کہ آپ کے حلیہ کے خلاف تھی اور جس مومن نے خواب میں آپ کی زیارت کی ہے وہ ان غلط تصویروں کی غلطی دیکھتے ہی پہچان سکتا ہے وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نورا فماله من نور -

اَهْلُ السَّهْلِ - جنگل کے رہنے والے۔

كَانَ رَجُلًا سَهْلًا - آنحضرت بڑے خلیق خوش مزاج

ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَةُ الْحَارِثِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------------

اور ہموار اور عمدہ مقام میں آئے مطلب یہ ہے کہ تم کو یہاں سب طرح کا آرام ملے گا کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

سُهْمٌ - حصہ - نصیب - تیز -

سُهْمٌ اور سُهْمَةٌ - رنگ بدل جانا - لاغری اور خشکی کے ساتھ ترش ہونا -

سُهْمٌ - اس کو تیراگا -

السُّهَامُ - قرعہ ڈالنا جیسے اسْتِهَامُ ہے -

كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُهْمٌ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَهْدًا وَغَابَ -

آنحضرت کا حصہ ہر لوٹ میں لگایا جاتا خواہ آپ اس جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں -

مَا أَدْرِي مَا لِسُهْمَانَ - میں نہیں جانتا پانے کیا چیز ہے -

فَلَقَدْ رَأَيْنَا نَمِثْفِي سُهْمًا نَهْمًا - ہم نے اپنے نمن دیکھا ہم ان کے ہھے لوٹا رہے تھے -

خَرَجَ سُهْمُكَ - تیرا پانسہ نکلا تو جیتا -

إِذْهَبَا فَتَوَخَّيَا نَمَّ اسْتِهَامَا - دونوں جاؤ اور حق کے طلبگار بنو پھر قرعہ ڈالو -

كَانَ يُصَلِّي فِي بُرْدٍ مُسَهَّمٍ أَحْضَرَ - ایک سبز رنگ کی چادر میں جس پر تیروں کی طرح لکیریں تھیں (دھاریاں نماز پڑھتے تھے) یعنی حضرت جابرؓ -

فَدَخَلَ عَلَيَّ سَاهِمَ الْوُجْهِ - وہ میرے پاس آیا اس کے منہ کا رنگ بدلا ہوا تھا (رُخ یا بیماری سے) -

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْكَ سَاهِمَ الْوُجْهِ - یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر ہے (یہ حضرت بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرت سے عرض کیا) -

وَقَعَ فِي سَهْمِي جَارِيَةٌ - میرے حصہ میں ایک لونڈی آئی (یعنی مال غنیمت میں سے) -

مُسَهَّمَةٌ وَجُوهُهُمْ - ان کے چہرے متغیر ہوں گے (یہ خارجیوں کی نشانی بیان فرمائی یہ لوگ دن بھر روزہ رکھتے رات کو عبادت کرتے - ریاضت اور کثرت عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے زرد اور نحیف تھے باوجود اتنی عبادت اور محنت کے چونکہ اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے خلاف چلتے تھے اس لئے یہ

نرم طبیعت تھے (بچوں اور عورتوں سے بھی آپ ملاپ اور نظرافت کی باتیں کرتے - غرض جو کوئی نیا شخص آپ کو دیکھتا تو آپ کے مبارک چہرے پر رعب اور جلال پاتا مگر جب آپ سے باتیں کرتا تو معلوم ہوتا کہ آپ بڑے خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) -

أَنْتَ سَهْلٌ - آنحضرت نے سعید بن مسیب کے دادا سے جن کا نام حزن تھا یہ فرمایا کہ تو سہل ہے حزن نہیں ہے مگر میرے دادا نے (بد قسمتی سے) اس نام کو پسند نہیں کیا اور حزن ہی اپنا نام قائم رکھا - سعید کہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی، صعوبت اور رنج ہوا کیا -

أُطْلِبُ الْمَاءَ فِي السَّفَرِ إِنْ كَانَتِ الْحَزُونَةُ فَعَلُوهُ وَإِنْ كَانَتْ سَهْوَةً فَعَلُوهُنَّ - سفر میں (وضو یا غسل کے لئے) پانی ڈھونڈو - اگر سخت یا دشوار گزار زمین ہو تو تیر کی ایک مارتک اگر نرم اور ہموار ہو تو تیر کی دو مارتک -

فَأَحْفَرْنَا عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ فَلَمَّا حَفَرْنَا قَدَرًا دَرَّاعٍ ابْتَدَرَتْ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ الْقَبْرِ مِثْلُ السَّهْلَةِ - لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جب کربلا میں جناب امام حسین علیہ السلام کے لیے قبر کھودی ایک ہاتھ کھودی تھی کہ سر ہانے کی طرف سہلہ کی طرح مٹی نکلی (یعنی ویسی ہی مٹی جیسی حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو لاکر بتلائی تھی) -

مَسْجِدُ السَّهْلَةِ - کوفہ میں ایک مسجد ہے حضرت ادریسؑ وہیں کپڑے سیا کرتے اور حضرت ابراہیم عمالقہ کی طرف وہیں سے نکلے تھے - اس کے تلے ایک سبز پتھر ہے جس میں تمام پیغمبر کی مٹی لی گئی ہے - حضرت خضرؑ بھی وہیں جا کر استراحت کرتے ہیں اور امام مہدیؑ آخر الزماں علیہ السلام بھی اپنے لوگوں کو لے جا کر وہیں ٹھہریں گے - سہل بن حنیف انصاری مشہور بدری صحابی ہیں - جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے -

مُسَهِّلٌ - دست لانے والی دوا -

أَرْضٌ سَهْلَةٌ - جس زمین میں سہلہ بہت ہو -

أَهْلًا وَسَهْلًا - یہ ایک محاورہ ہے عرب کا جو کسی مہمان کے آنے کے وقت کہا جاتا ہے یعنی تم اپنے گھر والوں میں اور نرم

قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کر لے لے۔

نَهَى أَنْ يُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تَقْسَمَ - مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مراد مال غنیمت ہے یعنی لوٹ کے مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنا درست نہیں۔ کس لئے کہ اس کی مقدار مجہول ہے)۔

سَاهَمَ - قرعہ ڈالا۔

سَاهَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشًا فِي بِنَاءِ الْبَيْتِ - آنحضرت نے قریش کے لوگوں کے ساتھ کعبہ بنانے کے لئے قرعہ ڈالا (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ بنائے)۔

ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَهُمْ يَرُونَ مَوْضِعَ سِهَامِهِمْ - پھر اپنے مکانوں کو لوٹیں گے اور اپنے تیروں کے مقامات دکھ رہے ہوں گے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ أَخْطَأَ اسْمَاهِمَ الْحُفْرَةَ - عباد بن کثیر نے امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صادق سے عرض کیا میں نے

آج ایک داعظ دیکھا جو نقلیں اور حکایتیں بیاں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس مجلس میں بیٹھے والا بدنصیب نہیں ہو سکتا) فرمایا افسوس

افسوس کیسی غلطی کر رہا ہے اس نے تو اپنا ٹھکانا دوزخ کا گڑھا بنا لیا ہے (ہمارے زمانہ کے بھی داعظ درحقیقت داعظ نہیں ہیں بلکہ

داستان گو اور قصہ خواں ہیں جھوٹی جھوٹی حدیثیں اور بے اصل حکایتیں اور نقلیں اولیاء اللہ کی اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں اور

لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ ان کے وعظ کی مجلس بڑے ثواب اور اجر کی مجلس ہے۔ خاک پڑے ان کی عقل پر۔ ارے کبخت یہ وعظ

تھوڑے ہے یہ تو قصہ خوانی اور داستان گوئی ہے۔ وعظ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام اور و امر بیان کئے جائیں اور جو

امر خلاف شروع لوگوں میں جاری ہو اس کی ممانعت کی جائے۔ آنحضرت اور صحابہ کرام کی وعظ یہی تھی میں نے اپنی آنکھ سے

دیکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی بے اصل اور دور راز قیاس و عقل کرامات بیان کی جاتی ہیں اور اس مجلس میں شراب

خوارسیدھی خوار داڑھی منڈے تارک الصلوٰۃ مشرک بدعتی مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں واعظ صاحب کو کبھی تو نین نہیں ہوتی کہ کچھ

شرک و بدعت کی برائی بیان کریں۔ اتباع سنت کی ترغیب

سب محنت اکارت ہوگئی۔ اتباع سنت اور محبت خدا اور رسول اور اہل بیت کرام کے ساتھ صرف فرائض کا ادا کرنا کافی اور باعث نجات ہے۔ لیکن بغض اہل بیت یا مخالفت سنت نبوی کی حالت میں آدمی کتنا ہی وظائف کرنے اور تہجد گزار قائم اللیل صائم التہار ہو اس کی حالت خوفناک ہے)۔

ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا - اگر لوگ آذان اور اول صف کی فضیلت پہچانتے پھر یہ چیزیں بغیر قرعہ ڈالیں نہ ملتیں (تو ضرور اس کے لیے قرعہ ڈالتے)۔

هَلْ يَقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْإِسْتِهَامِ - کیا تقسیم اور حصہ لگانے میں قرعہ ڈال سکتا ہے۔

وَأَصْرُ بُولِي سَهْمًا - تم نے جو سورہ فاتحہ کا منتر کر کے بکریاں حاصل کی ہیں ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔

وَكَانَ سَهْمًا نَهْمَ اثْنَيْ عَشَرَ - ان کے حصے بارہ بارہ تھے۔

فَذَلِكَ لَهُ سَهْمٌ جَمْعٌ - اس کو بھی جماعت کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا۔

إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ أَسْهَمَ لَهُمْ - آپ نے خیبر کی لوٹ میں انہی لوگوں

کا حصہ دلایا جو اس جنگ میں آپ کے ساتھ تھے مگر ہمارے کشتی والے جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی (جو جنگ ختم ہونے کے بعد جیش سے واپس آئے تھے) ان کو بھی حصہ دلایا (حالانکہ وہ

جنگ میں شریک نہ تھے وجہ یہ کہ وہ بیچارے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر محض دین پہچانے کے لیے جیش کے ملک کو ہجرت کر گئے تھے

اور جب واپس آئے تو ان کے پاس خرچ کو کچھ نہ تھا۔ پس آپ نے ان کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ دلایا گو وہ جنگ میں شریک

نہیں ہوئے تھے کیونکہ لوٹ تقسیم ہونے سے پہلے آگئے تھے اور اگر وہ وہاں ہوتے تو ضرور مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے۔ امام

اور حاکم اسلام کو خصوصاً پیغمبر کو ایسی باتوں میں پورا اختیار حاصل ہے۔ بعضوں نے کہا آپ نے مجاہدین کی رضامندی سے ان کا

حصہ لگایا۔

اسْتَهَمَا عَلَى الْيَمِينِ - قسم پر قرعہ ڈالا یعنی جس کا نام

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ع لَحَائِمُ الْحَنِیْغِ

اِنَّ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ سَهْوَةٌ سَهْوَةٌ - دوزخیوں کا کام ایسا ہے جیسے ریتی نرم زمین میں (مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنا نفس پر ایسا آسان ہوتا ہے جیسے نرم زمین ریتلی میں چلنا)۔

حَتَّى يَعْذُو الرَّجُلُ عَلَى الْبُعْغَةِ السَّهْوَةِ فَلَا يَذْرُكُ اَقْصَاهَا - (کوئٹہ کا شہر ایک زمانہ میں اتنا بڑا تھا) کہ ایک آدمی اچھے خوش رفتار نجر پر صبح کو سوار ہو تو شام تک شہر کے آخری حصہ تک نہ پہنچے۔

سَهْوَةٌ - نرم رفتار جانور جس کی چال سے سوار کو ٹکان نہ ہو۔

اِنَّكَ عَدُوٌّ سَهْوَةٌ رَهْوًا - کل میں نرمی سے تمہا ہوا تیرے پاس آؤں گا۔

وَضِعَ عَنْ اُمَّتِي السَّهْوَةَ وَالْحَطَاوُ النَّسِيَانَ - میری امت کو اللہ تعالیٰ نے بھول چوک غفلت معاف کر دی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے۔ کہ سہو اور نسیان میں یہ فرق ہے کہ سہو میں وہ شے حافظہ میں رہتی ہے مگر اس پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور نسیان یہ ہے کہ ذکرہ اور حافظہ دونوں میں سے وہ شے نکل جائے۔

لَا سَهْوُفِي سَهْوٍ - اگر سجدہ سہو میں کچھ سہو ہو تو پھر دوسرے سہو کا سجدہ واجب نہیں یعنی ایک سہو کے لئے دو سجدے لازم ہیں پھر اگر ان دونوں سجدوں میں سہو واقع ہو تو اور دو سجدے ضروری نہیں ہیں۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر سہو کے سجدے بھول جائے تو پھر نماز سرے سے پڑھے ان کے لئے دو سجدے کرنا کافی نہیں ہے۔

باب السنين مع الیاء

سَيِّءٌ يَأْسِيءُ - وہ دودھ جوینہ آنے سے پہلے نکلے اس کی جمع سَيِّوَةٌ ہے۔

سَيِّءٌ النَّاقَةُ - اس کا پہلے دودھ دودھ لیا۔ لَا تُسَلِّمُ اِنَّكَ سَيِّءٌ - برا چیتے والے کو اپنا بیٹا مت نہر دکر (برا چیتے والا جیسے تکیہ کا فقیر جو چاہتا ہے لوگ مر میں اس کو آمدنی ہو یا کن فروش) یہ سُوءٌ يَأْسِيءُ سے نکلا ہے بمعنی برائی

دلائیں۔ یہ وعظ کیا ہے دو حقیقت لوگوں کو ڈھیٹ بنانا ہے کہ وہ مزے سے گناہ کیا کریں اور بڑے پیر صاحب پر تکیہ کریں کہ وہ بخشش و ایسے واعظوں کے لئے مہو جب فرمودہ امام علیہ السلام دوزخ تیار ہیں)۔

سَهْوَةٌ - مقعد گانڈ ڈبرا صل میں سہو تھا۔

الْعَيْنُ وَ كَاءُ السَّهْوَةِ - آنکھ گویا مقعد کی ڈانٹ ہے۔ جب تک آدمی ہوشیار جاگتا رہتا ہے مقعد قابو میں رہتی ہے جہاں سو گیا گویا ڈانٹ ٹھل گئی۔ اب مقعد سے ریح وغیرہ نکلے تو خبر نہیں ہوتی۔ اصل اس کے بیان کرنے کا مقام باب الالف مع السنین تھا چنانچہ وہاں یہ لفظ گذر چکا ہے مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی بیان کر دیا۔

سَهْوٌ يَأْسَهْوُ - بھولنا۔

مُسَاهَاةٌ - غفلت کرنا۔

اِسْهَاءٌ - سہو بنانا۔

سَهْوَةٌ - طاق، موکھ پجان چھوٹی کوٹھری خزانہ کی تیز رو اونٹنی۔

سَهَاءٌ - ایک ستارہ ہے۔

سَهَا فِي الصَّلَاةِ - آنحضرت نماز میں بھول گئے (اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو سہو کے احکام معلوم ہوں)۔

الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ - جو لوگ اپنی نماز کا خیال نہیں رکھتے (یعنی جان بوجھ کر اس کو چھوڑ دیتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَهَا فِي الشَّيْءِ جب بھول کر کسی چیز کو چھوڑ دے اور سَهَا عَنْهُ جب جان بوجھ کر چھوڑ دے۔

لَا يَسْهَوُ فِيهِمَا - ان دونوں رکعتوں میں بھولنے نہیں

(یعنی دل حاضر ہوا اور توجہ اور اطمینان کے ساتھ سب ارکان ادا کرے)۔

عَبَدٌ سَهَاءٌ وَلَهَا - جس بندے نے غفلت کی اور کھیل کود میں مشغول رہا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَفِي الْبَيْتِ سَهْوَةٌ عَلَيْهَا سِتْرٌ - آنحضرت حضرت عائشہ کے پاس گئے گھر میں ایک موکھ یا دریچہ تھا اس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔



## لَعَلَّ الْخَيْرِيَّةَ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

سفر سے لوٹ کر آتایا بیماری سے چنگا ہوتا تو وہ کہتا ناقصی سائبۃ۔ میری اونٹنی سائبہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مطلق العنان کر دی گئی ہے جہاں چاہے جے جہاں چاہے پانی پئے نہ اس کا کوئی دودھ دوے گا نہ اس پر کوئی سواری کرے گا۔ ہند میں ایسے جانور کو سائبہ کہتے ہیں جس کو بتوں اور اوتاروں کی منت مان کر آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نہایت میں ہے کہ عرب میں جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرتا اور یہ کہہ دیتا کہ وہ سائبہ ہے تو پھر نہ اس کا وارث ہوتا نہ اس کی دیت دیتا۔

رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ يَجْرُ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ السَّوَابِثَ - میں نے عمرو بن لُحَيٍّ کو دیکھا وہ اپنی آنت دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا اسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سائبہ کرنا نکالا (یہ بری رسم اسی مردود نے نکالی کہ جانوروں کو بتوں اور ٹھاکروں کے نام چھوڑ دیں نہ ان سے کام لیں نہ سواری۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ اور بہشت دونوں موجود ہیں پیدا ہو چکی ہیں اور یہ بھی نکلا کہ بعض کافر اور مشرک مرتے ہی دوزخ میں بھیج دئے جاتے ہیں جیسے بعض بندے بہشت میں)۔

الْصَّدَقَةُ وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهِمَا - جو شخص خیرات کرے یا بردے کو سائبہ کرے تو پھر ان کو آخرت ہی کے دن کے لئے رکھے (دنیا میں پھر ان سے منفعت نہ اٹھائے)۔

السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ - جو غلام سائبہ ہو (اس کا مالک سائبہ بنا کر اس کو آزاد کر دے) وہ اپنا پیسہ جس کو چاہے دلوادے (کیونکہ جب وہ سائبہ ہوا تو اس کے مالک کا کوئی حق اس کے ترکہ میں نہیں رہا)۔

عَرَضْتُ عَلَيَّ النَّارَ فَرَأَيْتُ صَاحِبَ السَّائِبِينَ يُدْفَعُ بَعْضًا هَمًّا بَدَنَتَانِ أَهْدَاهُمَا النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَيْتِ فَأَخَذَ هَمَّارَ جَلٍّ مِنَ الْمَشْرِ كَيْنَ - مجھ کو دوزخ دکھائی گئی میں نے اس کافر کو دیکھا جس نے آنحضرت کے دو سائبہ اونٹ یعنی جن کو آپ نے اللہ کی منت مان کر بیت اللہ کو بھیجا تھا پکڑ لئے تھے وہ لکڑی سے دھکیلے جا رہا تھی (یعنی ان اونٹوں کی لکڑی سے مار مار کر اس کو دوزخ میں دھکیل رہے تھے)۔

کی بعض نے کہا سائبۃ سے جس کے معنی بیان ہوئے۔  
خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا وَ الْحَسَنَةُ بَيْنَ السَّيِّئَاتِ -  
بہتر کام یہ ہے جو سچ سچ کا ہو اور بھلائی دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی کسی امر میں غلو کرنا اس کو حد سے بڑھا دینا یہ بھی برا ہے جیسے اس میں کمی اور کوتاہی کرنا تو افراط اور تفریط دونوں برائیاں ہیں جن کے سچ میں نیکی ہے یعنی توسط اوپر ہم بیان کر آئے ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب سچ سچ میں ہے باقی سب مذہب والے یا غلو میں مبتلا ہیں یا تقصیر میں۔

إِذْفَعُ بِالْيَتِي هِيَ أَحْسَنُ وَلَا السَّيِّئَةُ - برائی کا جواب نیکی سے کرنے برائی سے (نیکی یہ ہے کہ برائی پر صبر کرے اس کا بدلہ نہ لے۔ بعض نے احسن فعل التفضیل ہے یعنی بہت اچھی طرح سے کر دہ یہ ہے کہ برائی کے بدلے نیکی کرے مثلاً کوئی اس کی جو کرے تو یہ اس کی تعریف کرے)۔

سَمِي الْمَلِكَةَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ - جو شخص اپنے غلام لونڈی نوکروں چاکروں سے براسلوک کرے۔ (ان کورات دن مارتا پینتا ستاتا گالیاں دیتا جھڑکتا گہرکتا رہے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔

سَمِي الْأَسْقَامَ - بری بیماریوں سے جن سے لوگ نفرت کریں جیسے آتشک جذام برص وغیرہ۔ بعض نے کہا ہر وہ بیماری جس پر انسان سے صبر نہ ہو سکے۔

سَمِي - جوڑ اور شل برابر والا۔  
سَمِيًا يَا لَيْسَمَا خاص کر۔

حَسَنَاتُ الْأَبْوَارِ سَمِيَاتُ الْمُفْرَبِينَ - عام آدمیوں کے اچھے کام مقرب اور نزدیک والوں کے حق میں برے ہوتے ہیں (تقریب کی وجہ سے ان کو ایسے کام پر ملامت کی جاتی ہے جس کو اگر عام لوگ کریں تو ملامت کے قابل نہیں ہوتے)۔

سَمِي - جانا۔ روانہ ہونا، بہنا، بھاگنا، جھڑخوشی ہو ادھر جانا۔  
تَسْمِيَت - جانور کو چھوڑ دینا جہاں چاہے چرتا پھرے۔  
انسیاب - جلدی سے چل دینا۔

سائبۃ - وہ جانور جو چھوڑ دیا جائے نہ اس سے محنت لی جائے نہ کام کرایا جائے۔ عرب لوگوں میں رواج تھا جب کوئی



سِيَّاحٌ - باڑا حاطہ جو کانٹوں اور پتوں اور گھاس وغیرہ سے بناتے ہیں۔

تَسْيِیحٌ - سیاح بنانا۔

سَيِّحٌ - يَاسِيَحَانٌ - بہنا لوٹنا۔

سَيَّاحَةٌ اور سَيُّوحٌ اور سَيِّحَانٌ اور سَيِّحٌ زمین میں چلنا سیر و سفر کرنا۔ بعض نے کہا جو سیر بہ نیت عبادت ہو۔

تَسْيِیحٌ - سیر کرنا۔

لَا سَيَّاحَةَ فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں (بے فائدہ محض دل بہلانے کیلئے) سیر سیاحت نہیں ہے (نہا یہ میں ہے کہ

سیاحت سے مراد یہاں جنگوں میں رہنا ہے اور جمعہ اور جماعت کا ترک کرنا۔ بعض نے کہا وہ سیاحت جو بغرض چغل خوری اور فساد اور شر پھیلانے کے ہو لیکن وہ سیاحت جو اللہ کے قدرت

کی نشانیاں دیکھنے کے لئے ہو یا دوسرے ملکوں کے حالات اور راستے معلوم کرنے کیلئے اور دین اسلام کو پھیلانے کیلئے یا

کافروں کی قوت اور سامان دریافت کرنے کیلئے وہ تو جائز بلکہ بعض مواقع میں ضروری اور باعث اجر و ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے

فرمایا اَوَلَمْ يَسِيحُوا فِي الْاَرْضِ اور فَيَسِيحُوا فِي الْاَرْضِ)۔

سَيَّاحَةٌ اُمِّيَّةٌ الْجِهَادُ - میری امت کی سیر و سیاحت جہاد کرنا ہے (جہاد میں سیر بھی ہے اور ثواب بھی)۔

لَيْسُوا بِالْمَسِيحِ الْبُدْرِ - چغل خورو لوگوں میں فساد پھیلانے والے راز کو فاش کرنے والے نہیں ہیں۔ ایک روایت

میں بالمذابيع البدر ہے جو کتاب الباء میں گزر چکی۔

مَسِيَّاحٌ - جو چغل خوری کرتا پھرے۔

سَيَّاحَةٌ هَذِهِ الْاُمَّةِ الصِّيَامُ - اس امت کی سیاحت روزہ رکھنا ہے (جیسے سیاح اور مسافر کو وقت پر کھانا نہیں ملتا ایسے ہی روزہ دار بھی بھوکا پیاسا رہتا ہے اسی لئے صائم یعنی روزہ دار کو

سَاحٌ بھی کہتے ہیں)۔

مَاسِيَقِيٌّ بِالسَّيِّحِ فِيفِيهِ الْعُشْرُ - جو کھیت بتے ہوئے پانی سے سینچا جائے (حسین چنداں محنت نہیں ہوتی) تو اس میں

سے دسواں حصہ لیا جائیگا (اور جو کونوئیں سے کھینچ کر اسکو پانی دیا

إِنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَتْ فِي بَطْنِهِ حَيَّةٌ فَنَهِيَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ قِمِّ السَّقَاءِ - ایک شخص نے

مشک میں منہ لگا کر پانی پی لیا اس کے پیٹ میں ایک سانپ اتر گیا (پانی کے ساتھ حلق میں چل دیا) اس لئے مشک کے دہانے

سے پانی پینا منع ہوا (بلکہ پانی ہاتھ یا طرف میں انڈیل کر آکھ سے دیکھ کر پینا چاہے)۔

إِنَّ الْحِيلَةَ بِالْمُنْطِقِ اَبْلَغُ مِنَ السُّيُوبِ فِي الْكَلِمِ - کم گوئی اور سوچ کر تھوڑی بات کرنا بہت بک بک کرنے سے بہتر ہے (یعنی بن سوچے سمجھے بیہودہ کامی سے)۔

وَفِي السُّيُوبِ الْخُمْسُ - کانوں میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا۔ بعض نے کہا سیوب وہ مال جو جاہلیت کے زمانہ

کے گڑے ہوئے ہوں۔ یہ جمع ہے سب کی بمعنی عطا اور بخشش کے چونکہ اس قسم کا مال بھی اللہ کی عطا ہوتا ہے اس لئے اس کو سبب کہا۔

وَأَجْعَلُهُ سَيِّئًا فِعًا - اس منہ کو اپنی بخشش اور فائدہ دینے والا کر بعض نے کہا سبب کی معنی جاری یعنی خوب برسنے

والا۔

لَوْ سَأَلْتَنَا سَيَّابَةً مَا أَعْطَيْنَا كَهَا - اگر تو ہم سے ایک کچی بھجور مانگے تو ہم نہ دیں گے۔

الْمَالُ السَّائِبُ يَعْلَمُ النَّاسَ السَّرِقَةَ - جو مال بے حفاظت ہو (اس کا کوئی نگہبان نہ ہو) وہ لوگوں کو چوری سکھاتا

ہے (لوگوں کی نیت اس کو دیکھ کر گبڑتی ہے اس کو چرا لینا چاہتے ہیں)۔

قَدْ لِكَ يَاعَمَّارُ السَّابِئَةُ الَّتِي لَا وَ لَاءَ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ - عمار بن ابی الاحوص نے

امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا سائبہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا جہاں غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے وہاں سائبہ سے وہ مراد ہے جس

کا ترک پانے کا حق اللہ کے سوا کسی مسلمان کو نہ ہو۔

لِكُلِّ مُؤْمِنٍ حَافِظٌ وَسَائِبٌ - ہر مومن کیلئے ایک نگہبان ہے (یعنی امام جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے) دوسرا

خوشخبری دینے والا (آنحضرت کا ارشاد ہے کہ ہر مومن کیلئے بہت ہے)۔

## لَعْنَةُ الْكَاذِبِينَ

معنی نہیں جانتے نہ نماز روزے سے ان کو کچھ خبر ہے صرف نام کے مسلمان ہیں۔ بعض تو اپنے نام بھی ہندوؤں کی طرح دہی دین اور لگا دین رکھ رہے ہیں اور ہندوؤں کی ساری رسمیں شادی اور غمی کی بجالاتے ہیں دیوالی، ہولی، محرم میں ہندوؤں کی طرح سوانگ نکالتے ہیں، شیر ریچھ بندر جوگی بنتے ہیں۔ لاجول ولاقوۃ الاہلہ۔

سَيِّحُونَ أَحَدَ الْأَنْهَارِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي خَرَفَهَا جِبْرِيلُ بِأَنبَاطِهَا مَهْ سَيَّحُونَ ان آٹھ نہروں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیل نے اپنے آنکھوٹھے سے کھودا۔

إِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَسَاحَ - جب غصہ ہوتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور بہت سخت غصہ کرتا ہے۔

مُسَيِّحٌ - دھاریدار چادر وغیرہ۔

سَيِّحٌ يَسَيِّحَانُ - گھس جانا جم جانا۔

سَيِّحٌ - بڑی چھری۔

مَا مِنْ ذَابْتِ الْأَوْهَى مَسِيْحَةٌ - جمع کے دن ہر ایک جانور کان لگائے رہتا ہے (صوکر کی آواز سننے کو کہیں قیامت نہ آجائے کیونکہ قیامت جمع ہی کے دن آئے گی)۔

سَاحَتْ فَوَيْسِي - میرا گھوڑا زمین میں دہنس گیا۔

فَسَاحَتْ قَدْ مَاهُ فِي الْأَرْضِ - اس کے دونوں پاؤں زمین میں دہنس گئے۔

سَيِّدٌ - بھیریا۔

أَقْبَلُ كَالسَّيِّدِ - بھیرے کی طرح آیا۔ بعض نے کہا سید شیر کو بھی کہتے ہیں۔

سَيِّرٌ يَأْتِي سَيِّرًا يَأْتِي سَيِّرًا يَا سَيِّرُ وَرَدَةٌ چلنا۔

سَارِبٌ - اس کو چلا یا جیسے سارہ ہے۔

تَسَيَّرٌ - چلانا۔ سیر کرنا۔ جھولی اتار لینا جلا وطن کرنا۔

مُسَايِرَةٌ - ساتھ ساتھ چلنا۔

تَسَيَّرٌ - پھٹ جانا مشہور ہونا۔

إِسْتَيَّرٌ - بیرونی کرنا۔

إِسْتَارَ بِسَيَّرِيهِ - اس کے طریق پر چلا۔

أَهْدَى لَهُ أَكْبِيدَ رُدُومَةَ حَلَّةٍ سَيَّرَاءَ - دومہ کے رئیس

جائے اس میں سے بیسواں حصہ) (یعنی فیصدی پانچ سبحان اللہ فرمائیے اسلام سے بڑھ کر کس دین میں لگان کی ایسی تخفیف ہے اگر اسلام کے اصول کے موافق عمل ہو تو ہماری رعایا خوشحال اور مالدار بن جائے)۔

فَمُ سَاحَتْ - پھر اس کو نمیں کا پانی بنے لگا۔ جوش مارنے لگا۔

سَيِّحَانٌ - ایک نہر کا نام ہے طرسوس کے قریب۔

سَيِّحَانٌ وَجَيِّحَانٌ وَالْفَرَاتُ وَالنَّيْلُ مِنَ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ - سبحان اور جیحان (جو خراسان کی نہر ہے) اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں (کیونکہ ان کا پانی نہایت میٹھا اور لطیف اور خوشگوار ہے۔ بعض نے کہا بہشت کی نہریں ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ ان نہروں میں اسلام پھیلے گا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوں گے بعض نے کہا سبحان ہند کی نہر یا سندھ کی والدہ علم)۔

فَانْسَاحَتِ الصَّخْرَةُ - وہ پتھر ہٹ گیا اور کشادہ ہو گیا۔ اسی سے ساحۃ الدار گھر کے سامنے جو میدان ہوتا ہے یعنی آنگن۔ بعض نے کہا ساحہ وہ خالی جگہ جو گھروں کے درمیان ہوتی ہے۔ ایک روایت میں فانساخت ہے خانے معجم سے جو گزر چکی۔

كَأَنَّ مِنْ شَرَائِعِ عَيْسَى الْكَسِيحِ فِي الْبِلَادِ - حضرت عیسیٰ کی شریعت میں شہروں کی سیاحت کرنے کا حکم تھا (چنانچہ آپ کے حواریوں نے دو دراز ملکوں کا سفر کر کے ان میں عیسوی مذہب کی دعوت پھیلائی اور اب تک نصاریٰ اس طریق پر قائم ہیں اور دنیا کے تمام ملکوں میں پھر کر جا بجا عیسوی دین کی اشاعت کرتے جاتے ہیں مگر مسلمان بالکل ضدی ہو رہے ہیں وہ اپنے ملک کے اور دوسرے ملک کے مسلمان تک کی خبر نہیں لیتے چہ جائے کہ دوسرے ملک کے غیر دین والوں کو اسلام کی دعوت دیں اور ہمارے زمانہ میں تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ مسلمان نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنا یا ان کو اسلام کے اصول و قواعد و عقائد کی تعلیم کرنا چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ہند اور عرب کے دیہات میں کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک کے

## مِنْ طَظْرٍ غَفِيقٍ كَلِمٍ نَوَعِيٍّ لَعَلَّ لَتِيحٍ

مَاسِرُ تُمْ مَسِيرًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ - تم جہاں جہاں چلے وہ تمہارے ساتھ تھے (یعنی تمہاری طرح اجر اور ثواب ہر منزل میں ان کو بھی ملا گو وہ بوجہ عذر کے جہاد میں شریک نہ ہو سکے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ معذور کو اس نیت پر عمل کا ثواب مل جائے گا گو وہ عذر کے سبب سے اس کو بجا نہ لاسکے)۔

لَيْسَ يَمِيرُ مِثْلَهُ يَا لَيْسَ بِسَيْرٍ مِثْلِهِ - وہ اس کے مانند نہیں چلتا۔

مَلِكَةٌ سَيَّارُونَ - پھرنے چلنے والے فرشتے (جو باجبا گھومتے رہتے ہیں)۔

وَمَسَاوِرُ الْأَطْرَافِ - اور باقی سب اعضا اور جوارح۔  
سَيْرُ الْمَنَازِلِ يُنْفِذُ الرِّزْقَ وَيُسَيِّئُ الْأَخْلَاقَ وَيُخْلِقُ الْقِيَابَ وَالسَّيْرُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ - بہت منزلیں سفر کی کرنا تو شدہ کو ختم کر دیتا ہے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے کپڑوں کو پرانا کر دیتا ہے یعنی اٹھارہ دن کا سفر (اس سے کم جو سفر ہو وہ برائیں ہے)۔

سَارَ عَنْهُمْ سَيْرَةٌ حَسَنَةٌ - ان سے اچھا سلوک کیا۔  
كَانُوا يَتَهَادَوْنَ الشُّوْرَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ - مدینہ سے مکہ تک ایک دوسرے کو چڑے کے تسمے بدیدے دیتے تھے یہ جمع ہے سیر کی بمعنی تسمہ۔

نَهْرًا السَّيْرُ - ایک نہر کا نام ہے بغداد کے اطراف میں۔  
سَيَسٌ - گہن پڑنا (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے جو جانج میں پیدا ہوتے ہیں)۔

حَمَلْنَا الْعَرَبَ عَلَى سَيْسَاتِهَا - عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی کی پیٹھ پر بٹھادیا۔

سَيْسًا - جانور کے پشت کا وہ مقام جہاں پر سوار ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی پر مجبور کر دیا۔

سَيْسٌ - چنبیلی۔  
حَمَلْنَا عَلَى سَيْسَاءِ الْحَقِّ - اس کو سچائی کی پشت پر سوار کر دیا (یعنی حق کا تابع کر دیا)۔

مَقْضَى عَلَى سَيْسَاءِهَا - اپنی سواری پر چلا گیا (یعنی جو کام کرتا تھا وہی کرتا رہا)۔  
سَيْسًا - جمع ہے سوط کی یعنی کوڑا اصل میں سوط تھا داو کو یا سے

نے جس کو اکیدر کہتے تھے آنحضرت کے لئے ایک ریشمی دھاری والا جوڑا بھیجا۔ محیط میں ہے کہ میرا وہ چادر جسمیں زرد ریشمی دھاریاں ہوں یا اس میں ریشم ملا ہوا ہونہا یہ میں ہے یہ میرے نکلا ہے بمعنی تسمیہ۔ بعض نے حلتہ میرا اضافت کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ریشمی جوڑا۔

أَعْطَى عَلِيًّا بَرْدًا سَيَّرَاءَ - آنحضرت نے حضرت علیؑ کو ایک ریشمی دھاریاں چادر دی اور فرمایا اس کو عورتوں کی اوڑھنیاں کر دے۔

إِنَّهُ رَأَى حَلَّةَ سَيَّرَاءَ تَبَاعُ فَقَالَ لَوْ اشْتَرَيْتَهَا - حضرت عمرؓ نے بازار میں ایک ریشمی دھاریاں جوڑا بکنا دیکھا تو آنحضرت سے عرض کیا کاش آپ اس کو مول لے لیں (اور عیدوں میں اور جب دوسرے ملک والے آپ کے پاس آئیں اس کو پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کو تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے)

إِنْ أَخَذَ عَمَّالِهِ وَقَدَّ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ حَلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ - حضرت عمرؓ کے پاس ان کا ایک صوبہ دار آیا ایک دھاریاں ریشمی جوڑا پہنے ہوئے (یعنی اس پر ریشمی دھاریاں تھیں نہ یہ کہ بالکل ریشم تھا)۔

رَبَطَ يَدَهُ الْيَمَى بِسَيْرٍ - اس کا ہاتھ ایک تسمے سے باندھ کر مجھ کو دیا (کہا اس کو بچھ لے جا)۔

نَصْرَتْ بِالرُّغْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ - میں ایک مہینے کے فاصلہ سے رعب دے کر مدد کیا گیا (یعنی دشمن پر میرا رعب ایک مہینہ کی راہ سے پڑتا ہے)۔

وَجَعَلَ لَهُ تَسِيرًا رُبْعِيَّةَ أَشْهُرٍ - چار مہینے تک اس کو شہر بدر کیا (جلا وطن کیا)۔

سَيْرٌ - ایک نلکے سے بھر دو مدینہ طیبہ کے درمیان دہاں پر آنحضرت نے بدر کی ٹیمیں تقسیم کی تھیں۔

تَسَايَرٌ عَنْهُ الْغَضَبُ - اس کا غصہ دور ہو گیا۔

كِتَابُ السَّيْرِ - جمع ہے سیرت کی بمعنی طریقہ اور روش یعنی اس کتاب میں آنحضرتؐ کی وہ عادات اور احکام مذکور ہیں جو جہاد سے متعلق ہیں۔

ہوں۔

سَيْفُ الْبُحْرِ - فذک کا ایک مقام ہے۔

سَيْلُ يَسْبِلَانٍ - بہنا۔ لمبا ہونا۔

تَسْيِيلٌ - بہانا۔ پگھلانا۔

سَيْالٌ - پگھلنے والا بہنے والا۔

كَانَ سَائِلَ الْأَطْرَافِ - آنحضرتؐ کے ہاتھ اور پاؤں

لے تھے انگلیاں بھی لمبی تھیں۔

مَسِيْلٌ هَرُوشِي - ہرشا کا نالہ نشیبی جگہ۔

مَسِيْلُ الْمَاءِ - پانی کی موہری۔

إِسْأَلَةٌ - بہانا۔

فَإِنْ سَأَلَ ذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ السُّوقِ - پھر اگر بہہ کر

پنڈلیوں تک آجائے۔

سَيَالَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے ایک منزل پر۔

سَائِلُ الْخَدَّيْنِ - آنحضرتؐ کے رخسار برابر تھے نہ

پھولے ہوئے اور آپ کے مبارک چہرے میں ذرا گلائی تھی مگر نہ

بالکل گول نہ بالکل تلوار کی طرح لمبا، بال گھونگر دار کندہ ہوں تک

چھٹے ہوئے رنگ کھلا ہوا گندمی آنکھوں میں سرخ ڈورے اور

کالی آنکھیں، داڑھی گئی ہوئی اس میں ذرا سے سفیدی لب اور

تھوڑی کے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم۔

سَيُومٌ - ایک حبشی زبان کا لفظ ہے نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمان

مہاجرین سے کہا تھا اُمْكِنُو فَاَنْتُمْ سَيُومٌ - یعنی تم اس ملک میں

رہو تم کو امن ہے بعض نے کہا سیوم سائیم کی جمع ہے یعنی چرنے

والی بکریوں کی طرح ملک میں پھرتے رہو تم کو کوئی نہ چھپیرے

گا۔

عَلَى سَيْمَةِ آخِيهِ - اپنے بھائی کے چکانے پر دوسرا کوئی

نہ چکائے۔ یہ ایک لغت ہے سوم میں جس کا بیان اوپر گذر چکا۔

لَكُمْ سَيَمَاءٌ - وضو تمہارا نشان ہے (حالانکہ وضو اور

امتوں میں بھی تھا جیسے ایک حدیث میں ہے ہذا وضوئی ووضوء

الانبياء من قبلی مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وضو کے سبب سے منہ ہاتھ

پاؤں کا نورانی ہونا اور سفید ہونا یہ اس امت کا خاصہ ہوگا یعنی

قیامت کے دن۔ بعض نے کہا وضو خاص اس امت کے لئے

بدل دیا اور کبھی اپنے اصل پر اسواط بھی جمع آتی ہے اس کو باب  
السنین مع الواد میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہاں پر بہ جمعیت  
صاحب نہایا اور مجمع بیان کر دیا۔مَعَهُمْ سَيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ - ان کے پاس گائے کے  
دموں کی طرح کوڑے ہوں گے (مراد پولیس کے لوگ ہیں اور  
کو تو ال کے ہمراہی جو ہاتھوں میں کوڑے رکھیں گے)۔نَضْرِبُهُ بِأَسْيَاطِنَا وَقَيْسِنَا - ہم اس کو اپنے کوڑوں اور  
کمانوں سے مار رہے تھے۔ قیاس یوں تھا باسواط مگر راوی نے  
باساٹناروایت کیا اور یہ لفظ شاذ ہے جیسے ریح کی جمع اریاح شاذ  
ہے اور قیاس کی رو سے ارواح ہے۔

سَيَكْرُؤَةٌ - غالب ہونا، ذمہ دار ہونا، نگہبان ہونا۔

مَسِيْعٌ يَأْسُوْعٌ - بہنا حرک کرنا یا بہتا ہوا پانی۔

نَاقَةٌ مَسِيْعٌ مِرْبَاعٌ - یہ اونٹنی بڑی چلنے والی ہے یا بڑی

زحمت کش اور جھانکس ہے یعنی کوئی اس کے دانہ پانی کی خبر نہ

رکھے اچھی طرح اس کو نہ پالے جب بھی اپنا کام کرتی رہتی ہے یا

سفر میں جاتی ہے اور پھر لوٹا کر لاتی ہے۔

مِرْبَاعٌ - پہلوئی کی جمنی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا۔

مَسِيْعَةٌ - تھالی جس سے مٹی یا چونہ لگاتے ہیں لپیٹے ہیں۔

سَيَعَاءٌ اور سَيَعَاءٌ - رات کا ایک حصہ۔

سَيَاعٌ - مٹی بھس کا گلاوہ تسییع - گلاوہ کرنا۔

سَيْفٌ - تلوار سے مارنا تلوار۔

مُسَائِفَةٌ اور تَسَائِفٌ - شمشیر بازی۔

سَائِفٌ - تلوار مارنے والا۔

فَاتَيْنَا سَيْفَ الْبُحْرِ - پھر ہم سمندر کے کنارے

پہنچے (یعنی ساحل پر)۔

كَانَ وَجْهُهُ ﷺ كَالسَّيْفِ - آنحضرتؐ کا چہرہ

مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا (نہیں بلکہ سورج کی طرح کا کیونکہ

تلوار میں گلائی نہیں ہوتی)۔

مُسَيْفٌ - تلوار باندھے ہوئے یا بہادر صاحب شمشیر

دِرْهَمٌ مُسَيْفٌ - نقش مٹا ہوا روپیہ۔

نُوبٌ مُسَيْفٌ - دھاریدار کپڑا یعنی جس پر کاڑیاں

لَعْنَةُ الْكُفَّارِيْنَ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ي ع

فَأَنْتُمْ عَلَيَّ بَيْتَاهَا - اس کے دونوں کنارے مجھ پر  
مڑ گئے (یعنی کمان کے کنارے)۔  
يَطْعَنُهُ بَيْتَةَ قَوْسِهِ - اس کو کمان کی کنارے سے مارا جا  
تھا۔

مشروع ہو اور وہ حدیث ضعیف ہے یا صرف اگلے انبیاء کے لئے  
مشروع ہو گا نہ ان کی امتوں کے لئے اور یہی قرین قیاس ہے  
کیونکہ یہود اور نصاریٰ وضو نہیں کرتے نہ حدیث ان کے مذہب  
میں نماز کو مانع ہے۔

بِئْسَىٰ - برابر والا جوڑ، مشابہ مانند۔

بِئْسَىٰ - کمان کا مڑا ہوا کنارہ۔

إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ بَيْتٌ وَاحِدٌ - بنی ہاشم  
اور بنی مطلب تو ایک ہی سے ہیں مشہور روایت شکی واحد ہے یعنی  
دونوں ایک چیز ہیں۔

بِئْسَانٍ - کمان کے دونوں مڑے ہوئے کنارے۔ سَيِّئَاتٌ  
جمع ہے سِئَةٍ کی اصل میں وَسِئِي تھاجیسے عِدَّةٌ تو اس کا اصل باب  
الواو مع ال سین ہے۔

هُمَا بَيْتَانِ - وہ دونوں جوڑ ہیں (ایک دوسرے کے مثل  
ہیں)۔

وَفِي يَدِهِ قَوْسٌ أَخَذَ بِسَيْتِهَا - آپ کے ہاتھ میں ایک  
کمان تھی آپ اس کا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے۔





# کتاب الشین ش

بے قرار کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے (اس کی جدائی پر روتے ہو) نہایہ میں ہے کہ شاز کہتے ہیں غلیظ پھر لیے مقام کو۔  
شَازٌ: سخت ہونا۔

شَازٌ اور شَازٌ سخت اس کی جمع شَازٌ اور شَازٌ ہے۔

شَازٌ: اونٹ یا بکری یا گدھے کو شازا یا شوٹو کہہ کر ڈانٹنا۔

قَالَ لِبَعِيرِهِ شَازٌ لَعْنَتَكَ اللَّهُ: ایک انصاری مرد نے اپنے اونٹ کو کہا شازا اللہ کی پھنکار تجھ پر (ایک روایت میں شَازٌ سے سین مہملہ سے معنی وہی ہیں)۔

شَازٌ: پاؤں کا پھوڑا نکلنا (یہ پھوڑا پاؤں میں نیچے کی طرف نکلتا ہے اگر اس کو داغ دیں تو اچھا ہو جاتا ہے) کاٹیں تو آدمی مر جاتا ہے۔

شَازٌ اور شَازٌ: دشمنی رکھنا بد نظر سے ڈرنا۔

شَازٌ الْأَصَابِعِ: ناخن کے گرد پھٹ جانا۔

شَازٌ الرَّجُلِ: ڈر گیا گھبرا گیا۔

خَوَّجَتْ بِأَدَمَ شَازَةً فِي رَجُلِهِ: آدم کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

اسْتَأْصَلَ اللَّهُ شَازَةً: اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اس کا پھوڑا دور ہو جائے اور مطلب یہ ہے کہ وہ خود فنا ہو جائے جڑ سے اکھڑ جائے)۔

لَقَدْ اسْتَأْصَلْنَا شَازَتَهُمْ: (حضرت علیؑ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا) ہم نے تو خارجیوں کا شانہ منادیا (یعنی ان کو بالکل تمام کر دیا سب کو مار ڈالا)۔

شین حرف تہجی میں سے تیر ہوں حرف ہے اور سریانی اور عبرانی میں اس کا معنی دانت ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں ۳۰۰ ہے اور کبھی یہ حرف کاف خطاب مونث سے بدلا جاتا ہے۔  
بنی اسد اور بنی ربیعہ عرب کے قبیلے یوں ہی بولتے ہیں۔  
اَنْكُرُ مَتْلِكَ كُو اَنْكُرُ مَتْلَشْ کہتے ہیں اور کبھی وقف کے طور پر اخیر میں لاتے ہیں جیسے عَلَيَّ كَشْ اور اَنْكُرُ مَتْلِكَشْ۔ اس کو شین کٹکٹہ کہتے ہیں مگر ضمیر مذکر کے آخر میں اس کا استعمال نادر ہے۔

## باب الشین مع الهمزة

شَازٌ: امر ہے شاز سے اور بکری یا گدھے کو ڈانٹنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے شَازٌ کہہ کر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں۔

شَازِيْبٌ: جمع ہے شَازِيبٌ کی یعنی ایک دفعہ کی برسات۔

تَمْرِيْهِ الْجَنُوْبُ دَرَزَ اَهَا صِيْبِهِ وَدَفَعَ شَازِيْبِهِ: اترکی (جنوبی) ہوا اس کی بارشوں کے دودھ بہاتی ہے اور اس کی برساتوں کی چھڑیوں کو۔

اَقَاصَ عَلَيْهِ شَازِيْبُ الْغُفْرَانِ: اس پر مغفرت اور بخشش کے مینہ برسائے۔

شَازٌ: جماع کرنا۔

شَازٌ اور شَازٌ: غلیظ ہونا بلند ہونا سخت بے قرار ہونا۔

اِسْاَزٌ: بے قرار کرنا گھبرا دینا۔

اَوْجَعُ يُّشِيْرُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَي الدُّنْيَا: (معاویہ اپنے ماموں اور ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گئے وہ زخمی تھے مرنے کے قریب رو رہے تھے۔ معاویہ نے کہا کیا کوئی درد ہے جو تم کو

فَيَنْظُرُ أَيَّمَنَ مِنْهُ وَ أَشَامُ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ - پروہ دہانے اور بائیں دیکھے گا وہی اعمال دیکھے گا مگر جو اس نے آگے بھیجے۔

أَصْحَابُ الْمَشْنَمَةِ - بائیں طرف والے۔  
نَوْمَةُ الْغَدَاةِ مَشُومَةٌ - صبح کو سوتے رہنا یا صبح کی نماز کے بعد سونا منحوس ہے (اس سے بیماری اور مفلسی پیدا ہوتی ہے اور ناتوانی بھی) میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں صبح سویرے بیدار ہونا اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا اور طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الہی میں گزارنا تمام خوبیوں اور بھلائیوں کی کنجی ہے جو اس سے محروم رہا اس کو نحوست گھیر لے گی۔  
يَوْمٌ يَنْشَاءُ مُمْ بِهَ الْإِسْلَامُ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ - جس دن سے اسلام نحوست لیتا ہے وہ عاشورے کا دن ہے۔ اسی دن امام حسین مع ہر ایہان کر بلا میں شہید ہوتے)۔

الْكُشُومُ لِلْمَسَافِرِ فِيْ خَمْسَةِ - مسافر کو پانچ چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔

الْكُشُومُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالذَّارِوِ الْخَادِمِ - نحوست عورت، گھوڑے، گھر اور خادم میں ہوتی ہے (یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی۔ بعض نے کہا عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز شریر اور بدکار ہو، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ منہ زور اور شریر ہو، گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ و تاریک ہو اس میں تازی ہوا کا گذر نہ ہوتا ہو، مسجد سے دور ہو، اذان اور اقامت کی آواز وہاں تک نہ آتی ہو اس کے ہمسائے برے لوگ ہوں، خادم کی نحوست یہ ہے کہ بد اطوار اپنے کاموں سے غافل، چوزہ مارا اور شریر ہو)۔

شَانٌ - قصد کرنا، اچھا کام کرنا، آزمانا، بگاڑنا، خبر لینا، بڑا کام بڑا حال بڑا مرتبہ، طبیعت خلاق عادت، آنسوؤں کی نالی جو آنکھ میں ہے۔

ضَمِيرُ الشَّانِ - وہ ضمیر جو جملہ کے شروع میں آتی ہے اور جملہ اس کی تفسیر واقع ہوتا ہے جیسے قل هو اللہ احد میں ہو ضمیر شان ہے۔ شنون اور شانن اس کی جمع ہے۔

لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَانٌ - اگر لہان کا حکم نہ اترتا تو میں اس

مَنْ حَمَلَ شِيَاْفَةً - اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے۔ بعض نسخوں میں شِيَانًا قَدِيْرًا ہے اور یہی ٹھیک ہے یعنی جو پلید چیز اٹھائے۔

شَامٌ: نحوست لانا۔  
تَشْيِيْمٌ - شام کے ملک کی طرف چلا دینا۔  
مُشَاءَمَةٌ - بائیں طرف لے جانا۔  
إِشَامٌ - شام کے ملک میں آنا۔  
تَشَاءَمٌ - بائیں طرف جانا، شام کی طرف منسوب ہونا، نحوست لینا (شام ایک ملک ہے جو کعبہ سے بائیں طرف ہے جیسے یمن وہی طرف۔ بعض نے کہا شام بن نوح وہاں جا کر رہے تھے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ اس کی زمین کہیں سفید ہے کہیں سرخ کہیں سیاہ۔

شُومٌ - برکت کی ضد یعنی نحوست۔  
شَيْمَةٌ - خصلت، طبیعت، عادت جیسے شیمہ ہے۔

مَشُومٌ - منحوس جیسے اشام بہت منحوس۔  
حَتَّى تَكُونُوا كَمَا تَكُنُّمُ شَامَةٌ فِي النَّاسِ - تم اپنے تئیں اچھے اخلاق اور عادات اور لباس سے آراستہ کرو جیسے خال پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس طرح تم پر نظر پڑے۔

حَتَّى عَرَفْتَهُ أُخْتَهُ بِشَامَةٍ - یہاں تک کہ ان کی بہن نے ایک خال (تل) دیکھ کر ان کو پہچانا اور نہ زخموں کی وجہ سے شناخت نہیں ہوتی تھی۔

إِذَا نَشَأَتْ بَحْرِيَّةٌ نُمَّ تَشَاءَمٌ مَّنْ قُتِلَكَ عَيْنٌ غَدِيْقَةٌ - جب سمندر کی طرف سے ایک ابراہیم پھر شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بھرپور (یعنی خوب برے گا)۔

أَشَامٌ اور شَاءَمٌ - شام میں گیا جیسے أَيَّمَنَ اور يَأْمَنُ يَمِيْنِ میں گیا۔

لَا يَأْتِي خَيْرَهَا إِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْأَشَامِ - اونٹ کی بہتری بائیں طرف سے ہی آتی ہے (بہتری سے مراد یہ ہے کہ اس کا دودھ بائیں طرف سے ہی دوہا جاتا ہے اور بائیں طرف سے ہی اس پر سواری کی جاتی ہے)۔ بائیں ہاتھ کو شُومی کہتے ہیں جو أَشَامٌ کا مؤنث ہے۔



كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ فَهَوِيَ شُونَ يَبْدِيهَا لَا يَبْدِيهَا- (عبداللہ بن طاہر امیر نے حسن بن فضل سے پوچھا یہ آیت کل یوم فی شان کا کیا مطلب ہے۔ بظاہر تو یہ اس صحیح حدیث کے برخلاف ہے جُفْتُ الْقَلَمِ بِمَا هُوَ تَكَاثُرٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی قیامت تک جو ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سب کچھ لکھ چکا ہے اور قلم اس کو لکھ کر سوکھ گیا ہے۔ حسن نے کہا) کل یوم ہوفی شان کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھا تھا اس کو روز بروز ظاہر کرتا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ روز بروز نئی باتیں جوہتی ہیں جن کا پہلے سے قصد نہ تھا (جیسے بعض گمراہ فرقوں کا اعتقاد ہے وہ بدعا کو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں یعنی نئی بات سو جھننے کو معاذ اللہ)۔

لَفِي شَانٍ - وہ تو ایک شان رکھتا ہے یعنی عزت میں۔

شَانَانٌ - سر کی دوڑ گئیں جو بار پر ہیں۔

مَاءُ الشُّنُونِ - آنسو۔

إِشَانٌ شَانَكَ - جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

شَانٌ فَلَانٌ بَعْدَكَ - وہ تمہارے بعد بڑی شان والا ہو

گیا۔

مَا شَانَتْ شَانَةٌ - میں نے اس کی کوئی خبر نہیں لی یا اس کی

فکر نہ کی۔

شُونٌ - حضرات صوفیہ کے نزدیک اشیا کی اجمالی

صورتیں مرتبہ تعین اول یعنی واحدیت میں اور دوسرے تعین میں

ان کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں تیسرے تعین میں اعیان خارجیہ۔

شَاؤٌ - آگے بڑھا جانا قدمِ حذایت اور مسافت۔

فَطَلَبْتُهٖ أَرْفَعُ قَوْسِيْ شَاؤًا وَ أَسِيرُ شَاؤًا - میں آپ کو

ڈھونڈنے کے لئے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا، کبھی دھبی چال

سے۔

تَرَكْنَهُمَا سَنْتَهُمَا شَاؤًا بَعِيدًا - (ابن عباس نے

خالد بن صفوان سے کہا جو عبداللہ بن زبیر کے مصاحب تھے) تم

دونوں نے تو ابوبکر اور عمر کے طریق کو بہت دور چھوڑ دیا (یعنی تم

ان کے طریق پر بالکل نہیں رہے)۔

هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ يَجْتَمِعْ شَوَى رَأْسِهِ - یہ لڑکا

عورت کے ساتھ کچھ کرتا (یعنی اس پر زنا کی حد قائم کرتا کیونکہ اس کا بچہ اس شخص کی شکل پر پیدا ہوا جس سے وہ مہم ہوئی تھی)۔

وَالشَّانُ إِذْ ذَاكَ دُونَ - اس وقت حالت بہت اتری ہوئی تھی یعنی مغلکی تھی۔

نَمَّ شَانَكَ بِأَعْلَاهَا - (عورت جب حائضہ ہو تو اس کی

شرمگاہ پر کپڑا ڈال دے پھر اس کے اوپر کے جسم سے جو تیراجی

چاہے وہ کر (یعنی فرج کے سوا باقی جسم سے مزہ لے سکتا ہے)

بعض نے شانک برفخ نون پڑھا ہے اس صورت میں شَانَكَ

مبتدا ہوگا اور خبر محذوف ہے یعنی مباح درست ہے۔

حَتَّى تَبْلُغَ بِهِ شُونٌ رَأْسِهَا - یہاں تک کہ پانی سر

کے رستوں اور مانگوں میں پہنچا دے۔

لَمَّا انْهَزْنَا رَكْبَتِ شَانًا مِنْ قَصَبٍ فَإِذَا الْحَسَنُ

عَلَى سَاطِئِ دَجَلَةَ فَأَذْيَتِ الشَّانَ فَحَمَلَتْهُ مَعِي - جب

ہم کو شکست ہوئی تو میں ہانس کے ایک شان پر سوار ہوا کیا دیکھتا

ہوں کہ حسن دجلہ کے کنارے ہیں میں نے شان کو نزدیک کیا ان

کو اپنے ساتھ سوار کر لیا۔

الْكَاسُ تَبِعَ لِقَرْنَيْهِ فِي هَذَا الشَّانِ - تمام دینا کے لوگ

اس بات میں یعنی امامت گبری اور خلافت میں قریش کے تابع

ہیں (مطلب ہے کہ خلافت نبوی ہمیشہ قریش ہی میں رہے گی

اور غیر قریشی خلیفہ یا امام نہیں ہو سکتا۔ اس پر صحابہ کا اجماع ہو چکا

ہے اور جو لوگ غیر قریشی کو خلیفہ یا امام سمجھیں یا بنائیں وہ خدا اور

رسول اور اجماع امت کے مخالف ہیں)۔

كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ - پروردگار عالم ہر ایک روز ایک

کام میں ہے (کسی کو چڑھاتا ہے کسی کو گراتا ہے کسی کو بخش دیتا

ہے کسی کو سزا دیتا ہے اس کا کوئی دن خالی نہیں گذرتا یہ آیت یہود

کے رد میں اتری جو کہتے تھے اللہ تعالیٰ ہفتہ کے دن کوئی کام نہیں

کرتا۔

أَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كَلَّةً - میرے سب کام بنا دے

(درست کر دے)۔

مَا شَانُ النَّاسِ - لوگوں کو کیا ہوا ہے (جو گھبراہٹ میں

کھڑے ہوئے ہیں (یعنی سورج گہن کے وقت)۔

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيِّ

## ح ح د ز س ش ص

جس کے سر کی مانگیں ابھی اکھی نہیں ہوئیں۔

### باب الشين مع الباء

شَبُّ يَشُوبُ - سلگانا روشن کرنا روشن ہونا بلند ہونا بڑھنا۔

شَبَابٌ اور شَبِيْبَةٌ - جوان ہونا۔

شَبَابٌ شَبِيْبٌ اور شُبُوْبٌ - ہاتھ اٹھانا خوش ہونا کھیلنا  
کودنا بڑھانا ظاہر کرنا۔

تَشْبِيْبٌ - جوانی کے حالات بیان کرنا، عیش و نشاط کا  
تذکرہ کرنا کسی عورت کے اوصاف بیان کرنا اس کی محبت کا  
کتابیہ کرنا۔

إِنَّهُ انْتَزَرَ بَرْدَةَ سَوْدَاءَ فَجَعَلَ سَوَادَهَا يَشُبُّ  
بَيَاضَهُ وَجَعَلَ بَيَاضَهُ يَشُبُّ سَوَادَهَا - آنحضرت نے ایک  
سیاہ رنگ کی ازار پہنی تو اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو ج رہی تھی  
اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو زیب دے رہی تھی۔ ایک  
روایت میں یوں ہے۔ إِنَّهُ لَيْسَ مَدْرَعَةٌ سَوْدَاءَ فَقَالَتْ  
غَايِشَةُ مَا أَحْسَنَهَا عَلَيْكَ يَشُبُّ سَوَادَهَا بَيَاضَكَ  
وَبَيَاضَكَ سَوَادَهَا - آنحضرت نے ایک کالا کرتہ پہنا تو  
حضرت عائشہ کہنے لگیں یہ کرتہ آپ کو کیسا زیب دیتا ہے (کتنا بھلا  
معلوم ہوتا ہے) اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو نمودار کر رہی ہے  
اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو (ایک دوسرے کو زیب دے  
رہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ مَشْبُوْبٌ - جب کوئی مرد  
سفید روسیہ والا ہو یہ شب النار سے نکلا ہے یعنی آگ کو روشن کیا وہ  
چمکے گی۔

إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَفْعَلِيْهِ (جب ابوسلمہ مر گئے تو ان  
کی بی بی حضرت ام سلمہ سے سوگ کے دنوں میں منہ پر ایلو الگایا)  
آپ نے فرمایا (ایلو امینہ کو خوش رنگ کرتا ہے تو (عدت میں) اس  
کو مت لگا۔

فِي الْجَوَاهِرِ الْيَتِيْ جَاءَ تَهٌ مِنْ فَتْحٍ نَهَا وَنَدٌ يَشُبُّ  
بَعْضُهَا بَعْضًا - حضرت عمرؓ نے ان جواہرات کے باب میں جو  
نہاندہ سے فتح ہو کر آئے تھے اور ایک دوسرے کو رونق اور حسن  
دے رہے تھے۔

إِلَى الْأَقْبَالِ الْعَبَاهِلَةِ وَالْأَرْوَاحِ الْمَشَابِيْبِ -  
موردنی بادشاہوں اور اچھے خوبصورت خوش رنگ سرداروں کی  
طرف۔

لَمَّا بَرَزَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيدُ بَرَزَ إِلَيْهِمْ شَبِيْبَةٌ مِّنَ  
الْأَنْصَارِ - جب (جنگ بدر میں) عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ  
کافروں کی طرف سے جنگ کے لئے نکلے تو ان سے مقابلہ کرنے  
کو چند انصاری نوجوان نکلے (بعض نے غلطی سے شبیہ کو ستہ  
پڑھا ہے یعنی چھ انصاری نکلے یہ صحیح نہیں ہے۔)

كُنْتُ أَنَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي شَبِيْبَةٍ - میں اور عبداللہ بن  
زبیر جوان لوگوں میں سے تھے۔

شَبَابٌ - جوان (اس کی جمع شباب اور شبیہ اور شبان  
آئی ہے)۔

تَجَوَّزَ شَهَادَةَ الصَّبِيَّانِ عَلَى الْكِبَارِ يُسْتَشْوَبُونَ -  
بچوں کی گواہی بڑے بوڑھوں پر درست ہے جب بڑے ہو کر  
گواہی دیں مگر تحمل شہادت انہوں نے بچپن میں کیا ہو۔  
اسْتَشْوَبُوا أَعْلَى أَسْفُوكُمْ فِي الْبَوْلِ - اپنی پنڈلیوں پر  
(اکڑوں) پیشاب کرتے وقت زور دو جلدی میں بیٹھا کرو (یہ  
نہیں کہ زمین پر پالتی مار کر بیٹھ جاؤ بلکہ اکڑوں بیٹھو جیسے کوئی جلدی  
کی حالت میں کرتا ہے)۔

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانَ شِعْرَ الْهَاتِفِ شَبَّ بِجَاوِبِهِ -  
جب حسان نے ہاتف کے شعر سنے تو انہوں نے بھی شعر کہنا  
شروع کر دیا اس کا جواب دینے لگے۔

إِنَّهُ كَانَ يُشَبُّ بِبَلْبَلِيْ بِنْتِ الْجُوْدِيِّ فِي شِعْرِهِ -  
وہ اپنے شعروں میں لبلیٰ جودی کی بیٹی سے تشبیہ کرتے (شروع  
میں اس کے خد و خال اور حسن اور اپنی محبت کا بیان کرتے)۔

إِنَّهَا دَعَتْ بِمَوْكِنٍ وَشَبَّ بِمَآئِنٍ - انہوں نے ایک  
کوٹہ اور پھٹکری منگوائی۔

فَشَبَّ - انہوں نے تشبیہ کی۔

أَنْ تَشْبُوْا وَلَا تَهْرَمُوْا - تم جوان رہو اور بوڑھے نہ ہو۔  
أَشَبَّ الْقَوْمِ وَاجْلَدَهُمْ - سب لوگوں میں کم سن اور

طاقتور۔

ض	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	سے	لِحَاثِ الْمَرْيَةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	---------------------

إِنَّ شَرَائِعَ إِلَّا سَلَامٌ قَدْ كَفَرْتُ عَلَيَّ قَانِنِي  
بَشِيءٌ أَتَشَبْتُ بِهِ - اسلام کے مسائل بہت ہو گئے میں کہاں  
تک سیکھوں اور ان پر عمل کروں) مجھ کو کوئی ایسی مختصر بات بتلا  
دیتے جس کو میں لئے رہوں (بس اس پر عمل کرنا کافی ہو میری  
نجات ہو جائے) فرمایا اللہ کی یاد ہر وقت اپنی زبان سے اس کی  
یاد سے تازہ رکھ۔

شَبَّحَ - اونچا دروازہ شُبْحَة اس کا مفرد ہے۔

أَشْبَحَ الْبَابَ - دروازہ پھیر دیا۔

شَبَّحَ - چیرنا، میخیں لگا کر کھینچنا، پھیلانا، مشابہ ہونا، دروازہ ہونا۔

شَبَّحَ - اونچا دروازہ، جسم بدن۔

شَبَّاحَةٌ - چوڑا ہونا۔

تَشْبِيحٌ - چوڑا کرنا، ایک کو دودھ دیکھنا بوڑھا ہو کر۔

تَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْبُوحٌ الدَّرَاعَيْنِ -

آنحضرت کی ہاتھیں لمبی یا چوڑی تھیں، ایک روایت میں شَبَّحَ

الدراعین ہے معنی وہی ہے۔

شَبَّحَ يَشْبُحُ - جو چیز آکھ سے دکھائی دے اس کی جمع

أَشْبَاحٌ اور شَبُوحٌ ہے۔

شَبَّحَانٌ - لمبا۔

شَبَّحَةٌ - ایک بار اصل میں شَبَّحَ کے معنی میخیں گاڑ کر کسی

چیز کا کھینچنا جیسے چڑیا رسی - عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَبَّحْتُ الْعُودَ - میں نے لکڑی کو تراشا اس کو چوڑا

کرنے کے لئے۔

شَبَّحَ الدَّاعِي - دعا کرنے والے نے (دعا کے لئے

اپنے ہاتھ لمبے کئے)۔

إِنَّهُ مَرَّ بِلَالٍ وَقَدْ شَبَّحَ فِي الرَّمْضَاءِ - حضرت ابو بکرؓ

بلال پر سے گزرے وہ گرم طلحی ریتی میں لٹا دیئے گئے تھے تکلیف

دینے کے لئے (ان کا مالک جو ایک کافر تھا ان سے کہتا تھا اسلام

سے بھر جاوہ نہیں پھرتے تھے تو مردود ان کو ایسی سخت تکلیف دیتا

گرم ریتی پر لٹاتا اور سے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا وہ احد احد

کہہ کر اللہ کو یاد کرتے آخر اللہ مالک نے ان پر رحم کیا، حضرت

ابو بکرؓ نے اپنا پیش قیمت غلام دے کر ان کو خرید لیا اور خریدنے

وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌ - میں جوان آدمی ہوں اور مضبوط اپنا  
کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہوں، مجھ کو یہ بھی ڈر ہے اگر بی بی کے  
پاس رہوں تو کہیں اس سے صحبت نہ کر لیجوں۔

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ - ہم سب جوان عمر میں ایک  
دوسرے کے قریب تھے۔

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ - اے جوان لوگو! (یہ جمع ہے شَبَابٌ کی  
بروزن فعال اور اس وزن پر اور کوئی جمع نہیں آئی ہے۔ مجمع البحار  
میں ہے جوان وہ ہے جو تیس برس تک پہنچا ہو)۔

سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْحَنَةِ - امام حسن اور امام حسین  
علیہما السلام ان سب جوانوں کے سردار ہوں گے جو بہشت میں  
جائیں گے۔

يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشَبُّ فِيهِ اِنْتَانٌ - آدمی بوڑھا ہوتا  
جاتا ہے اور دو خصلتیں اس کی جوان ہوتی جاتی ہیں۔ (مال کی  
حرص اور طول عمر کی خواہش)۔

ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً يَسْمَى شَابًا - تیس برس کے آدمی کو  
جوان کہیں گے (چالیس تک پھر اسکے بعد کہل ہے ساٹھ تک پھر  
شَبَّحَ ہے اسی تک ہرم ہے موت تک)۔

شَبَّتٌ - سویا۔

شَبَّتٌ - لکنا، متعلق ہونا جیسے تَشَبَّتٌ ہے۔

شَبَّاتٌ - دوزخ کا آنکڑا جیسے شَبُوتٌ ہے۔

شَبَّتٌ - ایک بھانجی ہے۔

شَبَّتٌ - کڑی ایک قسم کا کیزا جس کے بہت پاؤں ہوتے  
ہیں۔ (گھنٹی)۔

الزُّبَيْرُ صَرَسٌ صَبِيسٌ شَبِيتٌ - (حضرت عمرؓ نے کہا)  
زبیر سخت آدمی ہیں بدخلق پیچھے پڑ جانے والے۔

شَبِيتٌ - ایک پانی کا نام ہے اسی کی طرف دَارَةُ شَبِيتٍ  
منسوب ہے۔

شَبِيتَةٌ - علاقہ۔

مَسْجِدُ شَبِيتِ بْنِ رَبِيعِي - شیث بن ربیع کی مسجد (یہ  
ایک تابعی ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ مسجد امام حسین کے قتل  
کی خوشی میں بنائی گئی تھی مگر مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں ہوئی)۔

زبان کو کاٹنا رہے خاموش رہے بے ضرورت فضول باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے یا نقصانوں سے بچا رہے گا (زبان ہی تمام آفتوں کی جڑ ہے اور بہت سے گناہ زبان ہی سے کئے جاتے ہیں۔ کفر، غیبت، تہمت، جھوٹ، گالی گلوچ، چغلی خوری وغیرہ۔

شَبْرٌ - بالشت سے ماپنا دینا۔

شَبْرٌ - اترانا۔

تَشْبِيرٌ - اندازہ کرنا، تعظیم کرنا۔

اِشْبَارٌ - دینا۔

تَشْبِيرٌ - بڑا ہونا، بزرگ ہونا۔

تَشَابُرٌ - ایک بالشت کے فاصلہ پر آ جانا۔

شَبْرٌ - عطیہ، بھلائی، انبیل شریف، اجسامِ قومی قربانی۔

جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَكُمْ وَمَا رَكَ فِي شَبْرٍ كُمْمَا - اللہ تعالیٰ

تمہاری پراگندی کو دور کرے (تم کو خاطر جمع رکھے) اور تمہارے نکاح میں برکت دے (اصل میں شَبْرٌ عطا کو کہتے ہیں چونکہ نکاح میں عطا ہوتی ہے یعنی مہر دیا جاتا ہے اس لئے نکاح کو بھی شبر کہنے لگے)۔

فَهِيَ عَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ - آنحضرت نے تراونٹ کے مادہ پر کد آنے کی اجرت لینے سے منع فرمایا (جیسے دوسری روایت میں ہے) عن عسب الفحل یعنی نر جانور کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا)۔

إِنْ سَأَلْتِكَ ثَمَنَ شُكْرِهَا وَشَبْرِكَ أَنْشَأْتَ تَطْلُهَا - (یحییٰ بن یحییٰ نے ایک شخص سے کہا جو اپنی جوڑو سے مہر کے بارے میں جھگڑ رہا تھا) اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور تیرے چڑھنے کی اجرت مانگے تو توجلیل اور حوالہ کرنے لگے۔ (اس کا مہر دینے میں نال منول کرے)۔

ذِكْرٌ لَهُ الشُّبْرُ - آنحضرت سے کسی نے بگل کا ذکر کیا (یعنی نماز کے لئے بلانے کو اذان کے بدل۔ شَبْرٌ قَبْحٌ كَو كَبْتِے ہیں یعنی نرسنگاریہ لفظ عبرانی ہے)۔

شَبْرٌ - بالشت اس کی جمع اَشْبَارٌ ہے۔

کے بعد آزاد کر دیا۔ خاک پڑے ان بے وقوفوں کی عقل پر جو ایسے بزرگوں پر بدگمانی کرتے ہیں جنہوں نے اپنا مال اپنی جان اپنی عزت سب اللہ اور اس کے رسول پر سے تصدق کی اگر یہی لوگ سچے مسلمان نہ ہوں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں)۔

خَذُوهُ فَاشْبِجُوهُ - (و جا ل اپنے لوگوں سے کہے گا)

اس کو پکڑو اس کو لبا کرو مارنے کے لئے ایک روایت میں فَاشْبِجُوهُ ہے یعنی اس کے سر پر زخم لگاؤ اس کا سر توڑو۔

فَنَزَعَ سَفْتٌ نَبْتِي شَبْحَةً شَبْحَةً - اس نے میرے گھر کی چھت ایک ایک لکڑی کر کے کھول ڈالی۔

خَلَقَ اللَّهُ مُحَمَّدًا وَعَتَرْتَهُ أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا آلا شَبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانُ نُورًا نَبْتَةٌ بَلْ أَرَوَّاحٌ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل کے نور کی تصویریں اپنے سامنے پیدا کیں میں نے عرض کیا کہ نور کی تصویروں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور الہی کا ایک سایہ یعنی نورانی بدن نہیں بلکہ نورانی روحیں۔

إِنَّ أَدَمَ رَأَى عَلَى الْعَرْشِ أَشْبَاحًا يَلْمَعُ نُورُهَا فَسَأَلَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا أَشْبَاحُ رَسُولِ اللَّهِ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَقَاطِمَةَ - حضرت آدم نے عرش پر کچھ تصویریں دیکھیں ان کا نور چمک رہا تھا اللہ تعالیٰ سے پوچھا یہ تصویریں (مثالیں) کن لوگوں کی ہیں؟ فرمایا یہ مثالیں ہیں اللہ کے رسول اور امیر المؤمنین (حضرت علی بن ابی طالب) اور امام حسن اور امام حسین اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کی)۔

لَا يُجَوِّدُ فِي حَدِّ وَلَا يُشْبِحُ - (کسی حد اور شرعی سزا میں) آدمی ننگا نہ کیا جائے نہ لسا کیا جائے (لنا کر یا ہاتھ پاؤں باندھ کر جیسے ہمارے زمانہ میں ٹنگلی میں باندھ کر لبا کر کے بید لگاتے ہیں)۔

شَبْدِعٌ يَأْتِيهِ ع - بچھوڑ بان آفت۔

مَنْ عَصَى عَلَى شَبْدِعِهِ سَلِمَ مِنَ الْأَثَامِ - جو شخص اپنی

۱ ایسی کوئی روایت سند صحیح ثابت نہیں۔ (م)

۲ ایسی کوئی روایت سند صحیح ثابت نہیں۔ (م)

اِنَّهَا شَرِبَتْ الشُّبْرُمَ فَقَالَ اِنَّهُ حَارٌّ جَارٌّ - بل بی ام  
سلمہ نے شرم پیا آنحضرت نے فرمایا وہ تو گرم انگار ہے۔

اِبْنُ شُبْرُمَةَ - کوفہ کے مشہور قاضی تھے۔

شُبْعُ يَابِسَعٌ - شکم سیر ہونا، پیٹ بھر ہونا۔

شِبَاعَةٌ - دفوز، کثرت۔

تَشْبِيحٌ - سیری کے قریب ہونا۔

اِشْبَاعٌ - سیر کرنا، پیٹ بھر کر کھلانا، بہت کرنا، دافر کرنا، پورا  
کرنا، مضبوط کرنا۔

تَشْبَعٌ - جھوٹ موٹ سیری ظاہر کرنا، شکم سیر بننا۔

شِبْعَانٌ - شکم سیر۔

الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَا يَمْلِكُ كَمَا لَيْسَ ثَوْبِي زُوْرٌ - جو  
شخص اپنی تو نگری اس چیز سے دکھلائے جس کا وہ مالک نہیں (کہے

میرے پاس فلاں فلاں مال ہے یا ایسی دولت ہے حالانکہ اس  
کے پاس نہ ہو) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جھوٹ اور  
فریب کے دو کپڑے پہنے ہو۔ بعض نے کہا المتشبع بما لا

يملك سے وہ شخص مراد ہے جو اپنا زہد اور خشوع اس سے زیادہ  
بیان کرے جتنا اسکے دل میں ہو) جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر فقرا

اور مشائخ ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے اسی طرح مکار دنیا  
کمانے والے منولوی لوگوں میں اپنا بڑا تقدس اور تقوی جلتاتے

ہیں اور دل میں یہ ہے کہ جو مال ملے کھا جائیں تو ش جان  
کریں جاہل ہمارے معتقد ہوں ہاتھ پاؤں چومیں ہم کو بزرگ

سمجھیں۔ میرے ایک دوست نے مجھ کو لکھا کہ فلاں کتاب کی  
تالیف کی وجہ سے لوگوں کا اعتقاد آپ کے ساتھ جاتا رہا حتیٰ کہ

ابجدیٹ لوگ بھی آپ کو برا سمجھنے لگے۔ میں نے جواب میں لکھا  
کہ بہت عمدہ بہتر اور خوشی کا موجب ہوا اب یہ لوگ مجھ کو ہرگز

بزرگ نہ سمجھیں یہ میرے ساتھ کوئی اعتقاد رکھیں نہ میرے ہاتھ  
پاؤں چومیں نہ میری ضیافت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل

و کرم سے مجھ کو ایسا غنی اور بے پرواہ بنایا ہے کہ مجھ کو کسی کے اعتقاد  
اور تعظیم و تکریم کی احتیاج نہیں ہے نہ ان کی بے اعتقادی اور

بددلی کی رتی برابر مجھ کو پرواہ ہے۔

لَنْ يَشْبَعُ مَوْمِنٌ مِّنْ خَيْرٍ حَتَّى يَكُونَ مِنْتَهَا

شُبْرٌ اور شُبْرٌ حضرت ہارون کے بیٹوں کا نام تھا۔ امام  
حسن اور امام حسین کو بھی کہتے ہیں۔

دُعَاءُ الشُّبْرِ - ایک دعا ہے جو حضرت یوشع نے عمالقمہ پر  
چڑھائی کرتے وقت اپنے لوگوں کو سکھائی تھی۔ یہ دعا بڑی سریع

الاثربے۔ امام جعفر صادق نے فرمایا اسکو دشمنوں کی تباہی کے لئے  
پڑھو اور بچوں اور عورتوں اور بے وقوفوں اور فاسقوں سے اسکو

چھپاؤ اور یہ بھی فرمایا اگر میں قسم کھاؤں کہ اس دعا میں اسم اعظم  
ہے تو سیری قسم سچی ہوگی۔

شُبْرٌ ذُوٌّ - جلدی چلنا، دوڑنا۔

شُبْرٌ ذِيٌّ - تیز دوڑنے والا اونٹ۔

شُبْرٌ ذَاءٌ - (اس کا مونٹ ہے)

شُبْرُقَةٌ - دوڑنا، کاشنا، نوچنا، پھاڑنا۔

ثَوْبٌ شُبْرُقٌ يَابِسَارِقٌ - کٹا ہوا کپڑا۔

شُبْرُقٌ - جماعت اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے  
جو کاٹ کر پکائے جائیں۔

شُبْرُقٌ - ایک مشہور بھابی ہے کانٹے دار جو ملک حجاز میں  
پیدا ہوتی ہے اور بی کا بچہ۔

لَا تَأْسُ بِالشُّبْرِقِ وَالصَّغَابِيسِ مَا لَمْ تَنْزِعْهُ مِنْ  
أَصْلِهِ - حرم کی زمین میں شبرق اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں لینے میں

کوئی قباحت نہیں جب تک جڑ سے تو ان کو نہ نکالے (یعنی جڑ سے  
ان کا درخت نہ کھودے۔ اوپر سے اگر کچھ کاٹ لے تو قباحت

نہیں۔ نہایہ میں ہے کہ شبرق تازی بھابی کو کہتے ہیں جب وہ سوکھ  
جائے تو اس کو ضریع کہتے ہیں)۔

فَأَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَدَخَلَ فِي أَحْمَصِ رَجُلِهِ  
شُبْرُقَةً فَهَلَكَ - عاص بن وائل (جو آنحضرت اور قرآن پر ٹھٹھے

مارتا) اس کے تلوے میں شبرق کا کاشا گھس گیا وہ اسی وجہ سے  
ہلاک ہوا (وہ کاشا خدا کے عذاب کا کاشا تھا)۔

شُبْرُمٌ - بخیل اور ایک درخت ہے کانٹے دار پست قد جیسے شُبْرُمٌ  
ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شُبْرُمٌ ایک دانہ ہے جس کی طرح بہت

گرم اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں شنبی الارب میں ہے کہ وہ  
مسہل ہے اسی طرح اس کی جڑ۔

## عَلَمَاتُ الْحَيَاةِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

مَا شَبِعَ الْ مُحَمَّدٌ مِّنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - حضرت محمد ﷺ کی آل نے تین دن تک برابر پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (بلکہ ایک دن پیٹ بھر کر کھانا ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا یا پیٹ سے کم اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آل فقیر دوست تھی آپ بھوکے رہتے فقیر اور محتاج کو کھانا کھلا دیتے یا شکم سیری کو پسند نہیں کرتے اور دوسری وجہ مال اور دولت کی تنگی بھی تھی اللہ تعالیٰ نے جیسے اپنے پیغمبر کو دنیا سے الگ رکھا ایسے ہی آپ کی آل پر بھی اس کا فضل و کرم ہے وہ اپنے پیارے بندوں کو دنیا کے عیشوں اور لذتوں میں ڈوبنے نہیں دیتا بلکہ طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر ان کو جاچتا ہے ان کا استحسان کرتا ہے۔ آنحضرت کی آل میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو اپنی ایک اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا تھیں ان کا یہ حال رہا کہ گھر کے سارے کام کوٹھا، پیٹنا، پانی بھرنا، کھانا پکانا سب اپنے ہاتھوں سے کرتیں ایک غلام یا خدمتگار تک نہ رکھا۔ آنحضرت کی وفات کے بعد اگر مدت تک زندہ رہیں اور مسلمانوں کے فتوحات اور توغری کا زمانہ پاتیں تو شاید کچھ چین آپ کو ملتا مگر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی وفات کے بعد چند ہی مہینے میں حضرت فاطمہ کو بھی دنیا سے اٹھالیا اور آپ دنیا سے اسی طرح صاف اور پاک گئیں جیسے آپ کے والد بزرگوار حضرت رسول کریم ﷺ گئے تھے۔ اللھم احشرونا مع محمد وآل محمد)۔

مَا شَبِعَ الْ مُحَمَّدٌ مِّنْ حُبْنٍ مَّادُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - حضرت محمد کی آل نے تین دن تک روٹی سائے کے ساتھ پیٹ بھر نہیں کھائی (بلکہ کبھی سائے ملا کبھی نہیں روٹی پراکتفا کیا)۔

مَا شَبِعَ الْ مُحَمَّدٌ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَآخَذَ هُمَا تَمْرًا - حضرت محمد کی آل نے دو دن تک جب پیٹ بھر کھایا تو ایک دن ان میں ایسا تھا کہ صرف کھجور کھا کر رہے (اور ظاہر ہے کہ کھجور سے پیٹ نہیں بھرتا تو گویا دو دن یتیم سیر نہیں ہوئے ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن کھجور پراکتفا کیا۔

يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَبِيعِ بَطْنِهِ - وہ (یعنی ابو ہریرہ) اپنی شکم سیری کی وجہ سے آنحضرت سے لپٹے رہتے (ہر وقت آپ کے پاس رہتے کیونکہ وہ دوسرے

الْحَيَاةِ - مسلمان بھلائی اور ثواب کے کام کرنے سے سیر نہیں ہوتا) ہمیشہ نیک کام کئے جاتا ہے) یہاں تک کہ اس کا آخری مقام بہشت ہوتا ہے (منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے بہشت میں جا کر دم لیتا ہے)۔

إِنَّ مَوْسَىٰ اجْرًا نَفْسُهُ شُعْبًا بِشَبِيعِ بَطْنِهِ - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب کی نوکری کی پیٹ بھر کھانے پر۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو (کتنی ہی دولت اور نعمت ملے لیکن اس کی حرص کم نہ ہو اور بڑھتی جائے یارات دن لمبی آرزوئیں کرتا جائے یا کھانے سے سیر نہ ہو جو البقر کی طرح کھاتا چلا جائے)۔

مَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَافِ نَفْسِهِ كَمَا لَذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ - جو شخص دنیا کے مال کو دل لگا کر شوق کر کے لے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا (اسی طرح جس کو مال اکٹھا کرنے کا شوق ہو جائے گا وہ کبھی قاعت نہیں کرنے گا اگر سچے قارون بھی مل جائے تو اور زیادہ طمع کرے گا۔

لَا أَشْبِعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ يَا بَطْنُكَ - (آنحضرت نے معاویہ بن ابی سفیان کے حق میں فرمایا) اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے یا اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے۔

إِنَّ زَمْرَمَ كَانَ يُقَالُ لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ شِبَاعَةٌ - زمزم کو جاہلیت کے زمانہ میں شباع کہتے تھے۔ (کیونکہ اس کا پانی پینے والے کو سیراب کر دیتا ہے)۔

لَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ - عالم لوگ اس سے (یعنی قرآن شریف سے) سیر نہیں ہوتے (بلکہ جتنا غور کرتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ قرآن شریف کے نکات اور لطائف تازہ بہ تازہ ان پر کھلتے جاتے ہیں)۔

فَمَا شَبِعْنَا حَتَّىٰ فَتَحْنَا حَبِيْرًا - پھر ہم سیر نہیں ہوئے یہاں تک ہم نے خیر فتح کیا (مطلب یہ ہے کہ جب خیر سے اتناج اور میوہ آنے لگا اس وقت ہماری نیت بھر گئی اس سے پہلے کھانے کی قلت رہتی تھی)۔

ن	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ك	ي	ع
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

حدیث کو رد کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس کو نہ مانے تو وہ کافر ہے یا بدعتی ہے۔

شَبَقٌ - شہوت کا غلبہ مارنا۔

شَبَقٌ - بڑا شہوتی۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ وَطِئَ قَبْلَ الْإِقَاصَةِ شَبَقٌ شَدِيدٌ - ابن عباس نے کہا جو شخص احرام کی حالت میں طواف الزیارة سے پہلے صحبت کرے اس پر تو شہوت کا سخت غلبہ ہے (کیونکہ صحبت محرم کے لیے اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ طواف الزیارة سے فارغ ہو جائے)۔

مَنْ انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ إِذَا صَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَأْمُرْهَا فَلْتَغْتَسِلَ فَرُجَهَا - جب عورت کا حیض بند ہو جائے خون آنا موقوف ہو اور اس کے خاندان پر شہوت کا غلبہ ہو (وہ غسل تک انتظار نہ کر سکے) تو اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ اپنی شرمگاہ دھو ڈالے پھر اس سے صحبت کرے۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور ہمارے اکثر ائمہ اہل سنت کا یہ قول ہے کہ کاہنہ سے صحبت درست نہیں گوارا کا حیض ختم ہو گیا ہو جب تک وہ غسل نہ کر لے۔ ابن منذر نے کہا اس پر گویا اجماع ہے صرف ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر حیض اکثر شدت میں یعنی دس دن میں ختم ہوا ہو تب تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت درست ہے اور اگر اس سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے صحبت درست نہیں یہاں تک کہ غسل کر لے یا ایک نماز کا وقت اس پر گزر جائے۔

وَالْإِسْتِيفَاقُ إِلَى الْمُرْسَلِينَ - پیغمبروں کا شوق ان سے ملنے کا ذوق۔

شَبَقٌ - ملا دینا ایک میں ایک گھسیرو دینا مل جانا۔

تَشْبِيكٌ - ملانا ایک میں ایک ڈالنا۔

شَبَكَةٌ اور شَبَاكٌ - صیاد کا جال دریا میں ہوا یا خشکی میں۔

إِذَا مَضَى أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَسْتَبِقَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ - جب کوئی تم میں سے نماز کو جانے لگے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک نہ کرے (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ پروئے) کیونکہ وہ گویا نماز میں ہے اور نماز

صحابہ کی طرح ہو یا تجارت نہ کرتے بس اپنا بیٹ جہاں بھر گیا بے فکر ہو گئے۔ بے فکری کے ساتھ آنحضرت کے ساتھ رہتے اسی لئے انہوں نے یہ نسبت دوسرے صحابہ کے آپ کی بہت حدیثیں سنیں اور روایت کیں بعض نے لشع بطنہ روایت کیا ہے یعنی اپنا بیٹ بھرنے کے لئے آنحضرت کے ساتھ رہتے یعنی اس امید سے کہ آپ کے ساتھ رہنے سے کچھ کھانے کو مل جائے گا یا تو آپ خود کھلا دیں گے یا کہیں دعوت وغیرہ میں آپ کے ساتھ جا کر کھالیں گے۔ بعض نے لشع بطنہ روایت کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شع بطنہ باوہ کھانا جس سے سیر ہو اور شع بفتح باصدر ہے یعنی سیر ہونا)۔

يَا بَنَ آدَمَ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ - اے آدم کے بیٹے تو کسی چیز سے سیر نہیں ہو سکتا (یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ بہشت میں تو بھوکا نہ ہو گا نہ تنگ کیونکہ سیر ہونے سے یہاں مراد دل بھر جانا ہے اور بہشت میں دل نہیں بھرے گا بلکہ برابر خواہش باقی رہے گی اور کھانے پینے کی لذت کم نہ ہوگی اور بھوکے نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی تکلیف جیسی دنیا میں ہوتی ہے یہ بہشتیوں کو نہ ہوگی۔ بعض نے کہا سیر نہ ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ تیری حرص نہیں جائے گی قناعت تجھ میں کبھی نہ ہوگی ہر وقت زیادہ کا طلبگار رہے گا)۔

يَا بَنِي مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ مِنْ حَبْرِ الشَّعْبِيرِ - قسم میرے باپ کی جو شخص جو کی روٹی سے سیر نہ ہو (وہ دوسرے عمدہ کھانوں سے کیا سیر ہوگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ جوہی کی روٹی کھاتے تھے کیونکہ آپ گہیوں کی بھی روٹی کھایا کرتے)۔

يَا بَنَ آدَمَ لَا يُشْبِعُكَ بَطْنُكَ شَيْءٌ - آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرے گی۔

أَلَا رَجُلٌ شَبَعَانٌ - دیکھو ایک بیٹ بھر شخص (اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا میں تو یہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حدیث شریف پر اعتماد نہیں کرے گا حدیث کو واجب العمل نہیں سمجھے گا جیسے ہمارے زمانہ میں ایک گراہ فرقتہ پیکر الویہ نکلا ہے اور اس نے اپنا نام اہل القرآن رکھا ہے حالانکہ وہ حزب اجنا الشیطان ہے۔ ابن عربی نے کہا اگر کوئی عمدہ تمسخر کی راہ سے



## لَحَائِبُ الْحَرَمِ

اِسْبِلَّةً - ایک بڑا شہر ہے اندلس (اسپین) میں -

بَارِكْ فِي سَبِيلِهِمَا - ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے (یہ آنحضرت نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو نکاح کے وقت دعا دی - آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہوگا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور شبل ان کو اس لیے کہا کہ یہ دونوں شہزادے حضرت علی کے فرزند تھے جو شیر خدا تھے (شجاعت اور بہادری اور سپاہی گری میں نظیر نہیں رکھتے تھے) -

اَكْرَمُ مَنكُ بِسَبِيلِكِ وَسَبْطِكِ - میں نے تجھ پر احسان کیا، تجھے دو شیر بچے، دونو اسے دے کر (یعنی امام حسن اور امام حسین علیہ السلام) -

شَبَمٌ - شام لگانا (- یعنی ایک آڑی لکڑی جو بکری کے منہ پر لگا دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے اور شَبَامٌ بائِحٌ ایک بھاجی ہے) -

شَبَمٌ - سردی -

خَيْرُ الْمَاءِ الشَّبِيمُ - بہتر پانی وہ ہے جو سرد ہو -

فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَدَاةِ شَبِمَةَ - آنحضرت حضرت فاطمہ کے پاس ایک سردی کے دن صبح کو تشریف لے گے -

شَجَّتْ بِذِي شَبَمٍ مِنْ مَاءٍ مَحْبِيَةِ صَافٍ بَابِطَحٍ اَصْحَى وَهُوَ مَشْمُولٌ - اس میں سرد پانی نالہ کے مڑاؤ کا ملا دیا گیا ایسا پانی جو مصفا ہے پتھر لے میدان میں اس پر اتر کی ہوا یعنی شمالی ہوا لگی ہو -

شَبَامٌ - بہ کسرہ شین عرب کا ایک قبیلہ ہے -

مَرَّ عَلَيَّ بِالشَّبَا مَبِينٍ فَسَمِعْتُ نَجَاءً - حضرت علی شَبَام کے لوگوں پر گذرے تو رونے کی آواز سنی -

شَبِينٌ - نزدیک ہونا -

شَبَايِنٌ - خوب رؤ موٹا تازہ لڑکا -

شَبَانِيٌّ - سرخ رو سرخ موٹھ والا -

شَبِيْنٌ بِالشَّبِيْنِ - دہن کی خدمت کرنے والی عورت -

شَبَّةٌ - زرد تانبا یعنی پیتل (برنج) جیسے شہ ہے اور ایک بھاجی کا بھی نام ہے اس کا پھول لطیف اور سرخ ہوتا ہے -

میں تشبیک منع ہے۔ بعض نے کہا یہاں تشبیک سے یہ مراد ہے کہ جھگڑا اور خصومت نہ کرے۔

اِذَا اشْتَبَكْتَ النُّجُومُ - جب تارے گھن گئے، خوب نمایاں ہوئے۔

اَنْ صَلَّى الصُّبْحَ وَالنُّجُومُ بِاَدِيَةِ مُشْتَبِكَةً - حضرت عمر نے اپنے عامل کو لکھا (صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب صبح صادق ہوا جائے لیکن تارے نمایاں اور گہنے ہوئے ہوں) یعنی شب کی تاریکی باقی ہو یہ نہیں کہ دن نکل آئے پوری روشنی ہو جائے۔

وَقَعَتْ يَدُ بَعِيْرِهِ فِي شَبَكَةِ جُرْذَانَ - ان کے اونٹ کا ہاتھ چوہوں کے بل میں گھس گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ اَلْقَطَّ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرٍ جَلَالٍ فَقَالَ يَا مَيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْفِيْنِيْ شَبَكَةً - بنی تمیم کے ایک شخص نے ظہر جلال پر (جو ایک راستہ کا نام ہے نجد کی طرف) کنوؤں کی ایک قطار دیکھی تو حضرت عمر سے کہنے لگا امیر المؤمنین مجھ کو یہ کنوؤں مقطعہ کے طور پر دیدیتے (شبكة وہ کنوؤں جو قریب قریب واقع ہوں اور ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہو)۔

اَلَّذِيْنَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ جَرَحٍ - جن لوگوں کے شبکہ جرح میں جانور ہیں (شبکہ جرح ایک موضع کا نام ہے ملک حجاز میں غفار قبیلے کی حدود میں)۔

لَا تُشَبِّكَ اَصَابِعَكَ - اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کر۔

شَبَكْتُهُ الرِّيْحُ - ہوا اس کے بدن میں گھس گئی۔

شَبُوْلٌ - عیش و آرام میں پرورش پانا۔

اِسْبَالٌ - عنایت اور مہربانی کرنا، مدد کرنا، عورت کا اپنے خاوند کے مر جانے پر اولاد کی پرورش کرنا، دوسرا نکاح نہ کرنا۔

شَابِلٌ - شیر گھنے دانتوں والا جو بچہ ناز و نعم میں پلا ہو۔

شِبْلٌ - شیر کا بچہ (اس کی جمع اَسْبَالٌ اور اَشْبَلٌ اور شُوْبُوْلٌ اور شَبَالٌ آئی ہے)۔

مُشْبَلٌ - وہ اونٹنی جس کا بچہ طاق تدار ہو کر اس کے ساتھ چلنے لگا ہو۔

مَكَّانٌ مَشْبُوْلٌ - جس جگہ شیر کے بچے بہت ہوں۔



ص	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	و	ي	سے	لَعَالَمِ الْاِنْسَانِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	------------------------

دینا ہوگی لیکن بڑے پتھر یا موٹے لٹھ سے مارنا جس سے آدمی عادتاً مر جائے یا پانی میں ڈوب دینا یا آگ میں جلادینا یا زہر دے کر مارنا یہ سب صورتیں اہلحدیث کے نزدیک قتل عمد میں داخل ہیں اور ان میں قصاص واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شہہ عمد ہے اس میں دیت لازمی ہوگی۔

وَبَنُو الْمُطَلِّبِ أَشْبَهُهُ - صحیح بنوالمطلب ہے نہ کہ بنو عبدالمطلب کیونکہ عبدالمطلب کی اولاد بھی آگئی برخلاف مطلب کے کہ وہ ہاشم کے بھائی تھے اور دونوں عبدمناف کے بیٹے تھے۔  
وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ - (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے جس کی حلت یا حرمت صاف قرآن اور حدیث میں موجود ہے) اور دونوں کے بیچ میں وہ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں ان میں شہہ ہے نہ ان کو قطعی حلال کہہ سکتے ہیں نہ قطعی حرام تو تقویٰ اور پرہیزگاری یہ ہے کہ ان چیزوں سے بچا رہے۔ مثلاً کسی شخص کی اکثر کمائی حرام کی ہے تو اس سے کوئی معاملہ نہ کرے یا جس عورت پر شہہ ہو جائے کہ وہ رضاعی بہن ہے یا باپ کی مدخولہ ہے اس سے نکاح نہ کرے اگر نکاح کر چکا ہو تو اس کو چھوڑ دے گو رضاع یا باپ کا نکاح حسب قاعدہ گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ ہوا ہو۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جس امر کی حلت اور عدم حلت میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گدھے یا گھوڑ پھوڑ کا گوشت یا درندوں یا شکاری پرندوں کا گوشت اسی طرح جس چیز کے جواز یا عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا تقلید مذہب معین ان سے بچے رہنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے مگر جو کوئی نہ سچے اس کو برا کہنا یا جماعت اسلام سے خارج کر دینا یا اس سے ترک سلام وکلام کرنا یہ بالکل غلو اور زیادتی ہے اختلافی امور میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سختی کے ساتھ انکار نہ کرنا چاہیے۔

مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ - جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی کا ہوگا (مجمع البحار میں ہے کہ مثلاً کافروں کا سا لباس پہنے یا فاسقوں کی ساریا صوفیوں کا ساریا نیک لوگوں کا سا تو وہ

شَبَهَانٌ اور شَبَهَانٌ - پیتل۔

شُبُهَةٌ - اشتباہ اور شک، مثل اور مشابہ۔

شَبِيهٌ - مشابہ۔

تَشْبِيهٌ - مشابہت دینا، مشابہت کرنا، ملتہس کرنا۔

اِشْبَاهٌ اور مُشَابَهَةٌ - مشابہ ہونا، مماثل ہونا۔

اٰمَنُوْا بِمَتَشَاٰ بِيْهِمْ وَاَعْمَلُوْا بِمُحْكِمِيْهِمْ - قرآن کی

تشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ (جن کے اصل معنی کچھ میں نہیں آتے جیسے اوائل سورالمجم وغیرہ یا جو آیتیں اعتقاد سے متعلق ہیں جیسے ذات اور صفات باری تعالیٰ کہ ان کا لغوی معنی تو معلوم ہے مگر کیفیت اور کنہ معلوم نہیں ہو سکتی) اور جو آیتیں محکم ہیں جن کے معنی اور مطلب صاف ہے ان پر عمل کرو۔

تَشْبِيهٌ مُّقْبَلَةٌ وَتَشْبِيهٌ مُّذْبِرَةٌ - نندہ اور گمراہی کی بات

جب سامنے آتی ہے تو لوگوں کو حق اور سچ کی بات معلوم ہوتی ہے پھر جب پیٹھ موڑ کر چلتی ہوتی ہے (اس کا زمانہ گزر جاتا ہے) تو اپنا حال کھولتی ہے کہ وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے اور غلط پر تھے (یہ حدیث بن میمان صحابی نے فرمایا جو آنحضرت کے رازدار تھے)۔

نَهَى اَنْ تُسْتَرْ صَعَّ الْحَمَمَاءُ فَاِنَّ اللَّبْنَ يَنْشَبُهُ -

آنحضرت نے اس سے منع فرمایا کہ احق اور بے وقوف (یاد بظن کم ذات) عورت کا دودھ بچوں کو پلایا جائے (کیونکہ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے) دودھ پینے والا ان کے اخلاق اور اوضاع اور اطوار اختیار کرتا ہے دودھ کا اثر بچہ میں آ جاتا ہے اسی لیے انا خوش خلق شریف، صحیح المزاج تندرست رکھنی چاہیے۔

اَللَّبْنُ يَنْشَبُهُ عَلَيْهِ - دودھ اس کو مشابہ بنائے گا (دودھ

والی کی طرح کر دے گا)۔

دِيَةٌ شَبِيهٌ الْعَمْدِ اَفْلَاثٌ - شہہ عمد قتل جس کو عمد الخطا بھی

کہتے ہیں اس میں تین طرح کے جانور دیت میں دینا ہوں گے یعنی تیس حصہ اور تیس جذبے اور چالیس خٹلے یعنی حاملہ اونٹنیاں۔

شہہ العمد اور عمد الخطا وہ قتل ہے کہ ادی ایسی چیز سے مارے جس سے جان نہیں جاتی اور نہ قتل کی نیت ہو مگر اتفاق سے مضروب مر جائے جیسے کوئی کسی کو کوڑ سے یا چھوٹے پتھر یا باریک چھڑی سے مارے اتفاق سے وہ مر جائے تو اس میں قصاص نہ ہوگا بلکہ دیت

بظاہر انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کے مطلب میں لوگوں نے مختلف احوال کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اگر مشابہت کی نیت ہو تو ہر طرح کا لباس کافروں کا پہننا حرام ہوگا جو خاص ان کی نشانی ہو جیسے زناہر ہندوؤں کی کردھنا پارسیوں کا ٹوپی انگریزوں کی، صلیب نصاریٰ کی لیکن وہ لباس جو ان سے مخصوص نہیں ہے مثلاً بوت شوز، کوٹ، پتلون، قمیص، ٹکٹائی وغیرہ ان کے پہننے میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر مشابہت کی نیت نہ ہو لیکن وہ ٹکٹائی جس پر صلیب بنی ہوتی ہے یا وہ تفریح جس پر صلیب کا نشان ہو بالاتفاق اس کا پہننا حرام ہے بلکہ بعض نے اس کو کفر کہا ہے جیسے زناہر گلے میں ڈالنا یا کردھنا پارسیوں کا کمر پر باندھنا یا ماتھے پر نقشہ کرنا ہندوؤں کی طرح بالاتفاق کفر ہے۔

الْحَسَنُ أَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصُّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ - امام حسن علیہ السلام سر سے سینہ تک آنحضرت کے مشابہ تھے اور امام حسین علیہ السلام باقی نیچے کے جسم میں آنحضرت کے مشابہ تھے۔

بَابِي شِبْهٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (حضرت ابو بکر صدیق نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے) میرا باپ ان پر صدقے یہ آنحضرت کے مشابہ ہیں (علی کے مشابہ نہیں ہیں۔ علی بنس رہے تھے بعض نے کہا باپ کی معنی باپ کی قسم)۔

لَيْسَ شِبْهًا بَعِيًّا يَلِيْسَ شِبْهًا لِعَلِيٍّ - علی کے مشابہ نہیں ہیں۔

حَاتِمٌ مِّنْ شِبْهٍ - ایک پتیل کی انگوٹھی۔  
فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبْهُ يَا الشَّبْهُ - اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔  
إِنِّي لَا شِبْهَكُمْ صَلَوةً بِهِ - میں تم سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت سے مشابہ ہوں نماز میں (یعنی میری نماز آپ کی نماز سے مشابہ ہے)۔

فَإِنَّمَا شِبْهُ عَلَيْهِمُ - ان کو اشتباہ ہو گیا۔  
لِمَا رَأَى مِنْ شِبْهِهِ بَعِيَّةً - کیونکہ آپ نے اس بچہ کو

عقبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا۔

فَمِنْ أَيِّهِنَّ عَمَلًا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبْهُ - مرد اور عورت دونوں کے پانیوں میں سے جو غالب ہو یا آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَوَزَّ مِنْ شِبْهٍ - پتیل کا ایک کڑا (کوٹھا)۔

سُئِلَ عَنِ الشَّبْهِ فِي الصَّلَاةِ - آپ سے پوچھا گیا نماز میں اگر شبہ ہو جائے (کنٹی رکعتیں پڑھی ہیں یا اور کسی رکن میں شک پیدا ہو کہ اس کو کیا یا نہیں)۔

مِنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ - جو شخص مشتبہ باتوں سے بچا رہے (جس کی حلت یا حرمت میں اختلاف ہو یا جواز یا عدم جواز مشتبہ باتوں میں پڑ جائے) وہ آگے چل کر شاید حرام میں بھی پڑ جائے (کیونکہ جب مشتبہ باتیں بلا خوف و خطر کرنے لگا تو خدا کا ڈراس کے دل سے کم ہو گیا ایسا شخص عجب نہیں کہ حرام بھی کر بیٹھے)۔

### باب الشين مع التاء

شَتْ - یا شَتَاتٌ یا شَتِيَّتٌ - دور کرنا، جدا کرنا، دور ہونا، جدا ہونا، متفرق ہونا۔

تَشَتَّتْ اور اشْتَاتٌ - جدا کرنا۔

تَشَتَّتْ - پریشان ہونا، متفرق ہونا۔

شَتَاتٌ شَتَاتٌ - جدا جدا الگ الگ۔

شَتَانٌ - اسم فعل ہے یعنی دور ہونا۔

يَهْلِكُونَ مَهْلِكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَى - سب ایک بارگی ہلاک ہو جائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف جگہوں پر لوٹیں گے۔ (اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بہشت میں جائے گا کوئی دوزخ میں) عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَتَّ الْأُمُ شَتَاً وَشَتَاتًا اور أَمْرٌ شَتَّ شَتِيَّتٌ - یہ

کام مختلف فیہ ہے۔

قَوْمٌ شَتَى - مختلف لوگ۔

وَأَمَّهَا تَهْمٌ شَتَى - پیغمبروں کی مائیں الگ الگ

ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------

جاتا پھر دھوکا دے کر غفلت میں ایک بارگی آگرتا۔  
 شَمُّمٌ يَامَسْتَمَةٌ يَامَسْتَمَةٌ - گالی دینا برا کہنا۔  
 شَمِيمَةٌ - گالی۔

مُسَاتَمَةٌ اور تَسَاتَمٌ - آپس میں گالی گلوچ کرنا۔  
 شَمَمِي ابْنُ اَدَمَ - آدمزاد نے مجھ کو گالی دی (کہنے لگا  
 خدا بیٹا رکھتا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں)۔  
 فَاِنَّ اَمْرًا شَامَةً - اگر کوئی آدمی اس سے گالی گلوچ  
 کرے (یا لڑائی جھگڑا تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں)۔

مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتَمَ وَالِدَيْهِ - بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ  
 اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ (لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ  
 کو کون گالی دے گا؟ فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے ماں باپ کو  
 گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے کا سبب  
 یہ خود ہوا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ طبی نے  
 کہا گالی سے مراد وہ گالی ہے جس سے حد لازم آتی ہے مثلاً  
 دوسرے سے کہے تیرا باپ زانی تھا اگر یوں کہے او احمق یا بیوقوف  
 وہ کہے تیرا باپ بے وقوف یا احمق تو یہ کبیرہ گناہ نہ ہوگا اور حق یہ  
 ہے کہ یہ بھی کبیرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو فحش کہنا منع ہے احمق اور  
 بے وقوف تو اس سے بڑھ کر ہے)۔

كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَمَمٌ قُرَيْشٍ - دیکھو اللہ  
 تعالیٰ قریش کی گالی (جو وہ مجھ کو دیتے ہیں) کس طرح سے مجھ پر  
 سے نالتا ہے (وہ مذم کو گالیاں دیتے ہیں۔ انہوں نے عداوت  
 اور عناد سے بجائے محمد کے جس کے معنی سراہا گیا کے ہیں مُدَمَّمٌ  
 یعنی ججو کیا گیا آپ کا لقب رکھا تھا اور مذم ہی کو برا بھلا کہتے جیسے  
 ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن اور معادیہ کی پھوپھی تھی یوں  
 کہا کرتی - مذمما قلینا و دینہ ابینا و امرہ عصینا - یعنی  
 مذم سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اس کے دین کو نہیں مانتے اس کا حکم  
 نہیں سنتے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گالیاں اس پر  
 پڑتی ہیں جس کا نام مذم ہو میرا نام تو محمد ہے)۔

شَمَمٌ - بنا مضبوط کرنا - نرم۔  
 شَمَمٌ الْكُفِّ - بمعنی شَمَمٌ الْكُفِّ جس کا ذکر آئے آئے  
 گا۔

ہیں یعنی دین تو سب کا ایک ہے توحید الہی اور اہل عقائد میں سب  
 متفق ہیں لیکن امور فردی اور تشریحی میں اختلاف ہے۔ بعض نے  
 کہا ما میں الگ الگ ہونے سے ان کا زمانہ جدا جدا ہونا مراد  
 ہے۔ جوہری نے کہا نقل عن الاصمعی۔

شَتَانٌ مَّاهَمًا يَاشَتَانٌ بَيْنَهُمَا - کہیں گے مگر شتان  
 ما بینہما فصیح نہیں ہے بلکہ مولدین کا محاورہ ہے۔ محیط میں ہے  
 کہ یہ قول بلا دلیل ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔  
 شَتَانٌ مَا بَيْنَ الشَّرِيَا وَالشَّرِي - خطبہ شتقیہ میں حضرت  
 علی نے اُشی کی یہ بیت نقل کی۔

شَتَانٌ مَا يَوْمِي عَلِي كُوْرَهَا وَيَوْمَ حِيَانَ اَيْحٰى  
 بجاہلو - یعنی میرے اس دن میں جب میں اونٹنی کی زین پر سوار  
 مارا مارا پھرتا تھا اور اس دن جب میں حیان کا صاحب ہوں جو  
 چاہر کا بھائی ہے بڑا فرق ہے (یعنی وہ دن پریشانی، حیرانی اور رنج  
 و غم کا تھا اور یہ دن عیش و نشاط و کامرانی کا مطلب حضرت علی کا یہ  
 ہے کہ آنحضرت کی زندگی میں جو دن میرے جین اور آرام سے  
 گذرے ان کو آج کل کے دنوں سے کیا نسبت ہے جن میں  
 ہزاروں فکریں اور مصیبتیں و پریشانی ہیں)۔  
 شَتُوٌ - کاٹنا، لٹا، زخمی کرنا۔

شَتُوٌ - کٹ جانا۔  
 شَتِيُوٌ - بدخلق، کثیر العيوب۔  
 لَوْ قَدَرْتُ عَلَيْهِمَا لَشَتَرْتُ بِهِمَا - اگر میں ان پر  
 قدرت پاتا تو ان کو خوب گالیاں سناتا (برا بھلا کہتا) یہ شتارے  
 مانخوڑے بمعنی عار اور عیب۔

فِي الشَّتْرِ رُبْعُ الدِّيَةِ - پلک کاٹ ڈالنے میں چوتھائی  
 دیت دینی ہوگی۔ اصل میں شتر کہتے ہیں پلک نیچے کی طرف پلٹ  
 جانے کو اور جس کی پلک ایسی ہو اس کو اشتر کہیں گے۔  
 مَا لِيكَ اَشْتَرُو - حضرت علی کے بڑے رفیق تھے آپ نے  
 ان کو محمد بن ابی بکر کی ملک کے لیے مصر کو روانہ کیا تھا۔

قَرِيْبٌ مَّقْرَبِيْنُ الشَّتْرَاءِ - شترا کے بیٹے کا بھگ جانا  
 قریب ہے (یہ حضرت علی نے بدر کے دن فرمایا ابن شتر ایک ڈاکو  
 تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لیے آتا لوگ اس پر حملہ کرتے تو بھاگ

شَتَانٌ - ایک پہاڑ ہے مکہ کے پاس آنحضرت رات کو اس پر رہے تھے پھر دوسرے دن صبح کو مکہ میں داخل ہوئے تھے۔  
شَتَوُ - جاڑے میں رہنا۔

شَتَا فُلَانٌ - جاڑے میں پہنچا۔

شَتَا الْقَوْمُ - جاڑے میں ان پر خشک سالی ہوئی۔

شَيْبَى الْقَوْمُ - ان کو جاڑا مار گیا۔

تَشْتِيَةٌ اور تَشْتِي - جاڑے میں اقامت کرنا۔

شَاتِي - سرد جاڑے کا دن۔

عَدَاةٌ شَاتِيَةٌ - سردی کی صبح۔

وَ كَانَ الْقَوْمُ مُرْصِلِينَ مُشْتِينَ - اس وقت لوگ بے توشہ اور بھوکے تھے (خشک سالی اور قحط میں گرفتار تھے اصل میں مشتی تو اس کو کہیں گے جو جاڑے میں داخل ہو جیسے مربع جو ربیع میں داخل ہو اور مصیف جو گرمی میں داخل ہو پھر اس کو بھی کہنے لگے جو گر سکی اور قحط سالی میں مبتلا ہو کیونکہ جاڑے میں اکثر عرب لوگ گھروں میں رہتے اور روٹی کمانے کو باہر نہیں نکلتے (مشہور روایت مُسْتِينَ ہے سنۃ سے جو معنی قحط اور خشک سالی ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

الْقَوْمُ فِي الشَّيْبَاءِ غَنِيْمَةٌ بَارِدَةٌ - جاڑے کا روزہ تو بن لڑائی کی لوث ہے (محنت کچھ نہیں اور ثواب حاصل)۔

يُسْتَيْنِي - جاڑے میں مجھ کو کافی ہے۔

شِتَاءٌ - جاڑے کا موسم (جو نومبر سے شروع ہو کر ۱۵ فروری تک رہتا ہے یعنی جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے اس وقت جاڑے کا موسم شروع ہوتا ہے اور برج حمل میں آنے پر اخیر ہوتا ہے)۔

سَحَابَاتُ الشَّيْبَاءِ - جاڑے کے وہ سات سامان جن کے شروع میں کاف کا حرف ہے یعنی کیس اور کن اور کانون اور کاس شراب اور کباب اور کش ناغم اور کھيسا (کملی یا کاف اوڑھنے کے لیے)۔

شَتٌّ - ایک درخت کا نام ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اور پہاڑ کا وہ پتھر جو ٹوٹ کر قبہ کی طرف رہ گیا ہو۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِهَا اَلَيْسَ فِي الشَّيْبِ وَالْقَرْظِ مَا يُطَهِّرُهُ - آنحضرت ایک مری ہوئی بکری پر گذرے آپ نے اس کی کھال کے بارے میں فرمایا کیا شت اور قرظ اس کو پاک نہیں کر سکتی تھیں۔ قرظ مشہور درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اس کو ورق المسلم بھی کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ شت ایک خوشبودار درخت ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور غور اور نجد کے پہاڑوں میں اگتا ہے۔ اس حدیث میں اکثر لوگوں نے شت بٹائی مثلاً روایت کیا ہے۔ ازہری نے کہا صحیح شب ہے ہائی موحدہ سے اور وہ ایک معدنی چیز ہے یعنی پھٹکری۔ بعض نے غلطی سے اس کو شت کر دیا ہے اور شت ایک تلخ مزے کا درخت ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے یا نہیں۔ امام شافعی نے کتاب الام میں یوں کہا ہے کہ چمڑے کی دباغت کیا کرتے ہیں قرظ ہو یا شب۔

يَكُونُ بَيْنَ شَيْبٍ وَ طَبَّاقٍ - (محمد بن حنفیہ نے کہا سفیانی کے بعد جو حاکم ہوگا) وہ اس ملک میں سے ہوگا جو شت اور طباق کے درمیان ہے۔

طَبَّاقٌ - ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں طائف تک پیدا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ان ملکوں میں سے نکلے گا جہاں شت اور طباق پیدا ہوتے ہیں)۔

شَشْنٌ يَأْسُونَةُ - سخت ہونا، موٹا ہونا۔

شَشْنٌ - غلیظ ہونا۔

شَشْنُ الْكُفْمَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ - آنحضرت کی ہتھیلیاں پر گوشت تھیں اسی طرح دونوں پاؤں آپ کے چھوٹے اور پر گوشت تھے (بعض نے کہا شش کے معنی یہ ہیں کہ پوری انگلیاں موٹی ہوں لیکن چھوٹی نہ ہوں اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے کیونکہ اس سے گرفت خوب ہوتی ہے لیکن عورتوں میں عمدہ نہیں ہے۔ اب دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ آنحضرت کی ہتھیلی سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں دیکھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ جب انگلیاں اور ہتھیلیاں پر گوشت ہوں گی اسی وقت نرم بھی ہوں گی۔ بعض نے کہا نرمی جلد میں تھی اور سختی اور موٹاپا ہڈیوں میں تو آپ میں دونوں عمدہ صفیں اللہ تعالیٰ نے رکھی تھیں

جھوٹ میں شریک نہیں ہوا) دوسرے وہ جس نے ثواب کمایا (ذکر الہی کیا دین کا علم سکھایا، اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا) تیسرے وہ جو تباہ ہوا (جھوٹ غیبت گناہ افتراء فحش گوئی گالی گلوچ میں مبتلا ہوا)۔

وَتَوْبَهُ عَلَى الْمَشْجَبِ - (جاہڑ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی) حالانکہ ان کے کپڑے گھڑوچی پر رکھے ہوئے تھے۔  
مَشْجَبٌ اور مَشْحَابٌ وہ ہے کہ لکڑیوں کے سرے ملا کر گھڑوچی کی طرح بنا میں ان پر کپڑے وغیرہ لٹکاتے ہیں پانی کی مشکیں بھی ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پر لٹکاتے ہیں۔  
مَشْحٌ - زخمی کرنا، توڑنا، چیرنا جیسے تَشْحِجٌ ہے۔  
مَشْحَاةٌ اور مَشْحَاةٌ - ایک کو ایک زخمی کرنا۔  
أَشْحٌ - جس کے سر پر زخم کا نشان ہو۔

مَشْحَكَ أَوْ فَلَّكَ أَوْ جَمَعَ مَكَلًا لَكَ - تیرا سر زخمی کرے یا دوسرے کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے۔ (نہایت میں ہے کہ اصل میں شَحْ کر کے لیے خاص تھا یعنی سر پر مارنا اس کو زخمی کرنا، توڑنا، چیرنا پھر دوسرے اعضاء کو بھی زخمی کرنے میں اس کا استعمال ہونے لگا)۔

مَشْحَاةٌ - مَشْحَةٌ کی جمع ہے یعنی سر کے زخم کا بیان۔  
فَشْحَةٌ فِي رَأْسِهِ - اس کے سر پر زخم لگا گیا۔  
فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ فَشَحَّتْ كِبَالَتْ - انہوں نے اپنی اونٹنی بچتے پانی میں ڈال دی اس نے پانی پیا پھر پانی پینا متوقف کیا اور پیشاب کیا۔ خطابی نے یوں روایت کیا۔  
فَشَحَّتْ - یعنی اونٹنی نے اپنے پاؤں کھولے پیشاب کرنے کے لیے یہ فَشْحٌ سے نکلا ہے تو فَاصلی ہوگی۔

أَرَدْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَكَانَ يَشْحُ عَلَيَّ مَسْكَاً - آنحضرت نے مجھ کو اپنے ساتھ (سواری پر) بٹھالیا۔ میں نے نبوت کی انگشتری کو دیکھا (جو آپ کے کندھے پر تھی چھپرکٹ کی گھنڈی کی طرح) اور آپ مشک کی خوشبو جو آپ کے جسم سے آ رہی تھی میں اس کو سونگھ رہا تھا۔ یہ شَحْ الشراب سے ماخوذ ہے یعنی شراب کو پانی کے ساتھ ملا یا۔

یعنی جسم نرم اور ملائم اور اس کے ساتھ جوڑوں میں زور اور قوت۔  
شَحِبَتِ الْأَصَابِعُ - انگلیاں موٹی اور پر گوشت اور سخت ہو گئیں۔

## باب الشين مع الجيم

شَحْبٌ - ہلاکت، موت۔  
شُجُوبٌ - ہلاکت، رنج۔  
شَحْبٌ - ہلاک کرنا، رنج دینا، مشغول کرنا، کھینچنا، ایسا تیر مارنا جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں میں سے کچھ الگ ہو جائے پھر وہ چل نہ سکے۔  
تَشْحَبٌ - رنجیدہ ہونا۔  
تَشْحَابٌ - مل جانا، ایک میں ایک گھس جانا۔  
شَحَابٌ - گھڑوچی۔  
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَحْبٍ فَاصْطَبَتْ مِنْهُ الْمَاءُ وَتَوَضَّأَ - آنحضرت ایک پرانی مشک کی طرف گئے اس میں سے پانی بہایا اور وضو کیا۔  
شَحْبٌ - وہ مشک جو پرانی ہو گئی ہو اس کو شَحْبٌ بھی کہتے ہیں۔

سِقَاءٌ شَاجِبٌ - سوکھی خراب مشک (یہ شَحْبٌ بمعنی ہلاکت سے ماخوذ ہے اس کی جمع شُجُوبٌ اور أَشْحَابٌ آئی ہے)۔

فَأَسْتَقَوْا مِنْ كُلِّ بَيْتِ ثَلَاثِ شُجُوبٍ - ہر کونوں میں سے تین مشکیں بھرئیں۔

كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَبْرُدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَاءَ فِي أَشْحَابِهِ - ایک انصاری شخص آنحضرت کے لیے اپنی پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا۔ (کیونکہ آپ کو ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت شیریں اور سرد کو بہت دوست رکھتے تھے)۔

الْمُجَالِسُ ثَلَاثَةٌ فَسَالِمٌ وَعَازِمٌ وَشَاجِبٌ - صحبت میں بیٹھنے والے (دوست لوگوں میں) تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جو بچا رہا (گو ثواب نہیں کمایا پر گناہ سے محفوظ رہا غیبت بہتان

## لَعْنَةُ الْخَلْدِيِّ

آنحضرت نے میرے منہ اور دگدگی کے درمیان انتقال فرمایا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے آپ کو اپنے سینے سے لگایا تھا اور انگلیوں میں تشبیک کر لی تھی)۔

فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَطْعَمَوْهَا أَوْ يُسْفُوها  
شَجَرُوا فَاهَا۔ جب اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک  
لکڑی سے کھولتے۔ ایک روایت میں شَجَرُوا فَاهَا ہے یعنی ا  
س کا منہ لکڑی سے کشادہ کرتے اس خیال سے کہ کہیں منہ بند نہ  
کر لے اور کھانا پانی اندر نہ جاسکے۔

تَفَقَّدَ فِي طَهَارَتِكَ كَعْدَا وَنَشَا كَلِي  
وَالشَّجَرُ۔ طہارت (وضو) میں ان اعضاء کا خیال رکھ اور کپنی  
اور کان کے بیچ کا اور جہاں پر دونوں جڑے ملتے ہیں عنقہ کے  
نیچے (عنقہ وہ مقام ہے جو نیچے کے جڑے اور تھوڑی کے بیچ میں  
ہوتا ہے)۔

فَشَجَرْنَا هُم بِالرِّمَاحِ۔ ہم نے ان کو برچھوں سے کوچ  
ڈالا۔

فِي شَجَارِلَهُ۔ ایک کھلے ہودے میں (شَجَارِ اور  
مَشَجِرٌ چھوٹا ہودہ یا محافہ جو اوپر سے کھلا ہوا ہوا اس پر سایہ نہ  
ہو)۔

الصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ۔ بیت المقدس کا صحرہ  
اور انگور کا درخت یہ دونوں بہشت سے آئے ہیں (بعض نے کہا  
شجرہ سے وہ درخت مراد ہے جس کے نیچے بیعتہ الرضوان ہوتی  
تھی۔ یعنی حدیبیہ میں کیونکہ اس درخت کے تلے بیعت کرنے  
والے سب بہشتی تھے)۔

حَتَّى كُنْتُ فِي الشَّجَرَاءِ۔ یہاں تک کہ میں درختوں  
کے جھنڈ میں ہو گیا۔  
شَجَرَاءُ۔ جھنڈ درخت جیسے قَصَبَاءُ بانس بن۔  
وَأَنَا بِي الشَّجَرِ۔ درختوں میں چراگاہ مجھ سے دور ہو  
گئی۔

قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَشَا جَرُوا فِي الطَّرِيقِ  
بِسَبْعَةِ أَدْرُجٍ۔ جب رستہ کی مقدار میں جھگڑا ہو (کوئی زیادہ  
بتلائے کوئی کم) تو آنحضرت نے یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ

شُجَّتْ بِذِي سَبَمٍ مِنْ مَاءٍ مَحْنَبِيَةٍ۔ (یہ ایک مصرعہ  
ہے کعب بن زہیر کے قصیدے کا جس کا ترجمہ شہم میں گذر چکا  
ہے) اس میں سرد پانی نالے کے مڑاؤ کا ملا دیا گیا ہے۔

شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مَلْحَةٌ بَحْرٍ فَقَطَا۔ یہ ایک منتر ہے بخار کا  
جو حدیث میں وارد ہے اس کے معنی معلوم نہیں۔

شَجْرٌ۔ باندھ دینا، ہٹانا، روکنا، دھکیلنا، کھولنا، ستون لگانا، مشجر پر  
ڈال دینا، کوچنا۔

شَجْرٌ۔ جھگڑا کرنا، اختلاف کرنا۔  
شَجْرٌ۔ درخت۔

مُشَا جَرَةٌ۔ درخت چرانا، جھگڑا کرنا، نزاع کرنا۔  
اشْجَارٌ۔ درخت اگانا۔

تَشَا جَرٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا، اختلاف کرنا۔  
اشْجَارٌ۔ تھوڑی کے تلے ہاتھ رکھ کر کہنی پر ڈیکا

دینا، آگے بڑھ جانا، جدا ہونا۔  
إِيَّاكُمْ وَمَا شَجَرَبَيْنِ أَصْحَابِي۔ میرے صحابہ میں جو

اختلاف اور جھگڑا ہوا تم اس سے بچ رہنا (اس کا ذکر تذکرہ نہ کرنا  
کسی جانب کو برانہ کہنا بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنا اور ان  
کے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دینا)۔

يَشْتَجِرُونَ الشَّجَارَ أَطْبَاقِي الرَّأْسِ۔ اس طرح  
لڑائیوں اور فتنوں میں گھس جائیں گے جیسے جم کی ہڈیاں ایک  
میں ایک گھسی ہوتی ہیں۔ (بعض نے کہا سر کی ہڈیوں کی طرح  
مختلف ہوں گے)۔

كُنْتُ اخِذًا بِحِطَامِ بَعْلَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَدْ  
شَجَرْتُهَا بِهَا حَتَّى فَتَحَتْ فَاهَا۔ میں آنحضرت کے خچر کی  
لگام پکڑے تھا میں اس کو لگام سے مار رہا تھا روکنے کے لیے یہاں  
تک کہ اسے منہ کھول دیا۔ (یہ حضرت عباس کا قول ہے)۔

وَالْعَبَّاسُ يَشْجُرُهَا يَا يَشْجُرُهَا بِلِجَامِهَا۔ حضرت  
عباس اس کی لگام پر زور دے رہے تھے (اس کو روکنے کے  
لیے)۔ نہایہ میں ہے کہ شجر کہتے ہیں منہ کے اس مقام کو جو کھلتا  
ہے۔ بعض نے کہا تھوڑی۔

قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ سَحْرِي وَتَحْرِي۔

ش	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	سے	تَحَاثُّرُ الْحَدِيثِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	-----------------------

جھگڑا کریں (اور دونوں برابر کے ولی ہوں) تو بادشاہ یا حاکم جدھر ہو وہی اولی ہوگا اور عورت کا نکاح اس ولی کی پسند پر کر دیا جائے گا۔ بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت کی ولی اس کو یوں ہی بٹھا رکھیں اور اس کا نکاح نہ ہونے دیں تو حاکم اس کا نکاح کر دے اور ان کی ولایت ساقط ہو جائے گی۔

أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ - وہ لوگ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے تلے آنحضرت کے ساتھ ہو کر لڑکر مر جانے کے لیے بیعت کی تھی اسی بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں۔  
أَصْحَابُ السُّمْرَةِ - بول (کیکر) کے درخت والوں سے بھی یہی لوگ مراد ہیں کیونکہ یہ کیکر ہی کا درخت تھا۔

الشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ - جس درخت پر قرآن میں لعنت ہوئی ہے تو ہڑکا درخت جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ سے کہا ابوحنیفہ میں تم کو بتلاؤں بنی امیہ کے باب میں یہ آیت اتری ہے وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ تو حضرت عمرؓ نے کہا تم جھوٹے ہو بنی امیہ تم سے اچھے ہیں اور تم سے زیادہ ناطہ جوڑنے والے ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ روایت افترا ہے حضرت عمرؓ پر حضرت عمر حضرت علیؑ کی نسبت کبھی یہ کہنے والے نہیں کہ تم جھوٹے ہو اور کبھی آپ بنی امیہ کو حضرت علیؑ پر فضیلت دینے والے ہیں۔

الشَّجَرَةُ الطَّيْبَةُ رَسُولُ اللَّهِ وَفَوْعَهَا عَلِيُّ وَ عُنْصُرُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَ ثَمَرُهَا أَوْلَادُهَا وَأَعْصَانُهَا وَأَوْزَانُهَا شِيعَتُهَا - (امام باقرؑ نے فرمایا) قرآن میں جو شجرہ طیبہ آیا ہے اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس کی ڈالی حضرت علیؑ ہیں اور اسکی جڑ حضرت فاطمہؑ ہیں اور اس کے پھل آپ کی اولاد ہیں اور اس کی شاخیں اور پتے آپ کے شیعہ ہیں۔  
كَشَجَرَةِ خَبِيبَةَ قَالَ الْبَاقِرُ هُمْ بَنُو أُمِيَّةَ - شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہیں یہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔

فِيْمَا شَجَرَتَيْنِهِمْ أَيْ فِيْمَا تَعَاقَدَ عَلَيْهِ الْحَمْسَةُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَهُمْ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَانَ وَسَالِمٌ مَوْلَى حَذِيفَةَ حَيْثُ قَالُوا إِنَّ أَمَاتَ اللَّهِ

رکھو (اتنے میں اونٹ گاڑی سب فراغت کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ کرمانی نے کہا یہ بڑے رستوں یعنی سڑکوں میں ہے جن پر اکثر رستہ چلتا رہتا ہے لیکن چھوٹی گلیوں میں جس پر اڑوسی پڑوسی اتفاق کریں اتنا رستہ مقرر کر دیا جائے اور اپنے اپنے حصہ کے موافق اتنی زمین رستہ کے لیے نکال دیں)۔

وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ نَبِيِّ وَيَسْنِكَ - لیکن وہ بات جس میں مجھ کو اور تجھ کو نزاع اور اختلاف ہے۔

وَشَجَرَ هُمُ النَّاسُ بِرِمَا جِهَمَ - لوگوں نے ان خارجیوں کو برچھوں پر رکھ لیا (سب کو کوچ ڈالا حضرت علیؑ کے ساتھیوں میں سے اس دن صرف دو صاحب شہید ہوئے اور خارجیوں کے کشتوں کے پتے لگ گئے)۔

مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - جو شخص اس درخت میں سے یعنی لہسن میں کھائے (وہ ہماری مسجدوں کے پاس نہ پھلے) نووی نے کہا اس میں ہر بدبودار چیز آگئی جیسے مولیٰ پیاز وغیرہ اسی طرح اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہیے جو گندہ دہن ہو یا اس کو کوئی زخم لگا ہو جس میں سے بدبو آتی ہو۔ میں کہتا ہوں جو شخص سگار یا سگریٹ یا بیڑی پیتا ہو اور اس کے منہ سے بو آ رہی ہو اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہیے غرض جس بوسے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو اس کا یہی حکم ہے فزشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ حکم عام ہے ہر مسجد کے لیے اور عید گاہ اور علم و وعظ اور ذکر الہی اور ولیمہ کے مجمع بھی یہی حکم رکھتے ہیں (وہاں بھی ایسا شخص نہ آئے البتہ بازاروں اور میلوں میں ممانعت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے جب میں ۱۳۳۱ھ ہجری میں مدینہ طیبہ جانے لگا اس زمانہ میں میں کھانے کے بعد خوشبودار تمباکو کا حقہ پیا کرتا مگر چلتے وقت میں نے خیال کیا کہ آنحضرت کے مزار مبارک پر اکثر جانا ہوگا اور شاید حقہ کی بو آپ کو ناگوار ہو اس لیے میں نے بھی چپختے ہی حقہ پینا ایک قلم چھوڑ دیا حالانکہ میں پچیس سال سے مجھ کو عادت تھی مگر حق تعالیٰ کی قدرت اور اس کے رسول کریم کی کرامت ملاحظہ فرمائیے کہ مطلقاً مجھ کو ایذا نہ ہوئی اور یہ کجعت عادت اس نے مجھ سے بلا تکلف چھڑادی)۔

فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالْسلْطَانُ أَوْلَى - اگر عورت کے ولی







## اَضْطَظَّ عِغْفَرَ قَلْبَ لَمَنْ وَنَوَعِي لَعَلَّ مِثْلَ حَيْثُ

يَلْفِي شَيْطَانَ الْكَافِرِ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا - كافر کا شیطان (جو اس کے ساتھ رہتا ہے) مسلان کے شیطان سے ملتا ہے تو اس کو رنگ بدلا ہوا (ضعیف اور ناتواں پاتا ہے)۔

لَا تَلْفَى الْمُؤْمِنِ إِلَّا شَاحِبًا - توجب کسی مومن کو دیکھے اس کو پریشان حال رنگ بدلا ہوا پائے گا۔ (کیونکہ سچا مومن دنیا میں عیش نہیں کرتا بلکہ کم خور کی عبادت ریاضت اور خوف عاقبت کی وجہ سے ہمیشہ رنگ بدلا ہوا رہتا ہے)۔

شُعْبٌ - دودھ کی دھار جو دوپٹے کے وقت لپکتی ہے۔ (کدانی مچ بھرا اور یہ غلطی ہے صاحب مجمع کی دودھ کی دھار کو شُعْبٌ کہتے ہیں خانی مجملہ سے نہ کہ حای حلی سے)۔

شَيْعَتُنَا الشَّاحِبُونَ - ہمارے گروہ والے وہ ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے۔  
شَحْبٌ - تیز کرنا۔

شَحِيحٌ - ایک سریالی لفظ ہے۔ عرب لوگ گمان کرتے تھے کہ اس سے قفل بغیر نجی کے کھل جاتے ہیں۔

هَلَمِي الْمُدِيَّةَ فَاشْحَحِيهَا بِعَجْمٍ - چھری لا اس کو ایک پتھر سے تیز کر لے۔ بعض نے کہا شْحُ فاشْحِدِيهَا ہے۔

شَحَاحٌ يَشْحِيحُ يَشْحَجَانُ - خچر یا گدھے کا آواز کرنا۔ بعض نے کہا کوئے کا بھی۔ بعض نے کہا مطلق بلند آواز کرنا۔

ذَخَلَ الْمَسْجِدَ قَرَأَى قَاصًّا صَبًا حَاقِقًا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ كُلَّ شَحَاحٍ - عبد اللہ بن عمر ایک مسجد میں گئے وہاں ایک واعظ قصہ خوال کو دیکھا (جو چچی جھوٹی ہر طرح کی روایتیں اور حکایتیں بیان کرتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے واعظ ہیں) خوب چلا رہا تھا (بلند آواز سے بیان کر رہا تھا) انہوں نے کہا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چلانے والے کو ناپسند کرتا ہے (گویا انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ)۔

شَحٌّ يَشْحُحُ يَشْحُحُ - بجلی حرس لالچ۔  
مَشَاخَةٌ - مناقشہ جھگڑا۔

تَشَاحَ الْقَوْمُ - ہر ایک نے چاہا وہ مجھ کو طے اس کی حرص کی۔

مَالِي شَحْنٌ وَلَا سَكْنٌ غَيْرُكُمْ - مجھ کو تمہارے سوانہ اور کسی کا رنج ہے نہ تمہارے سوا اور کہیں میرا ٹھکانا ہے (یہ حضرت ابو زر غفاری نے حضرت علی اور حسین علیہم السلام سے کہا)۔

شَحْنٌ - رنج دینا خوش کرنا اختلاف ہونا۔  
شَحِيحٌ - رنج۔

اشْحَاءٌ - رنجیدہ کرنا۔  
شَحِيحٌ الشَّيْخُ - ان کی آواز رنج دینے والی تھی (یہ حضرت عائشہ نے ابو بکرؓ کی فضیلت بیان کی آپ کی آواز ایسی دردناک تھی جب قرآن پڑھتے تو لوگ ن کر رو دیتے)۔

إِنَّ رُفْقَةَ مَاتَتْ بِالشَّحِيحِ - کچھ ریختی تھی میں مر گئے (تھی ایک منزل کا نام ہے مکہ کے رستے میں)۔

إِذَا تَدَكَّرْتُ شَحْنًا مِنْ أَخِي نَفَقَةٌ - جب تو کسی اعتباری بھائی سے رنج کی بات یاد کرے۔

فَصَبْرٌ وَفِي الْعَيْنِ قُدَى وَفِي الْخُلُقِ شَحِيحٌ - میں نے صبر کیا اس حالت میں کہ آنکھ میں بکرا (کوڑا) اور حلق میں اٹکاؤ تھا (یعنی بطور قہر درویش برجان درویش میں خاموش رہا دل میں ناراضی بھری تھی)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الشَّحَاءُ - آنحضرت کا ایک گھوڑا تھا جس کو شحاء کہتے تھے (کدانی مچ

المحمرین اور یہ غلط ہے اس گھوڑے کا نام شح تھا حائے حلی سے جس کا ذکر آگے آئے گا)۔

### باب الشين مع الحاء

شَحْبٌ - پھاڑے سے زمین چھیلنا۔  
شُحُوبٌ اور شُحُوبَةٌ - رنگ بدل جانا یا بھوک یا بیماری یا سفر کی وجہ سے۔

مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ إِلَى أَشْعَثِ شَاحِبٍ - جس کو میری طرف دیکھنا بھلا لگے اس کو چاہیے کسی پریشان حال رنگ بدلے ہوئے کو دیکھے۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاحِبًا شَاحِبًا - (سلمہ بن اکوع نے کہا) آنحضرت نے مجھ کو رنگ بدلا ہوا پار دیکھا۔

شَحَاحٌ - بخیل۔

مَاءٌ شَحَاحٌ - تاپانی جو گہرا نہ ہو۔

زَنْدٌ شَحَاحٌ - کند پتھری جس میں سے آگ نہ نکلے۔

يَاكُمُ وَالشَّحُّ - بخیلی سے بچے رہو (بعض نے کہا شُحٌّ

سخت بخیلی، بعض نے کہا بخیلی لالچ کے ساتھ، بعض نے کہا بخیلی یہ

ہے کہ آدمی مال میں بخیلی کرے اور شُحُّ یہ ہے کہ مال میں بھی بخیلی

کرے اور اچھی طرح سلوک کرنے میں بھی مثلًا مانگے پر کوئی چیز

ندے)۔

بَرِحْتُ مِنَ الشَّحِّ مَنْ أَدَّى الزُّكُورَةَ وَقَرَى الضَّيْفَ

وَأَعْطَى فِي النَّايِبَةِ - جو شخص زکوٰۃ دے اور مہمان نوازی کرے

اور مصیبت کے وقت سلوک کرے (مصیبت زدوں کی مدد

کرے) وہ شُحُّ سے پاک ہوا (اس کو شُحُّ نہیں کہیں گے)۔

أَنْ تَنْصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ - تو اس وقت

خیرات کرے جب تو تندرست ہو تجھ کو مال دولت کی چاہ ہو (دنیا

میں زندہ رہنے کی توقع ہو مفلس محتاجی کا ڈر ہو یہ نہیں کہ جب جان

حلق میں آگئی مرنے کا یقین ہو گیا اس وقت لگے خیرات

کرنے)۔

إِنْ رَجُلًا قَالَ لَهُ إِنِّي شَحِيحٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ شُحُّكَ

لَا يُجْمِلُكَ عَلَيَّ أَنْ تَأْخُذَ مَا لَيْسَ لَكَ فَلَيْسَ بِشُحِّكَ

بِأَسٍّ - ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں بخیل ہوں۔ انہوں

نے کہا اگر تیری بخیلی تجھ سے یہ نہیں کراتی کہ تو دوسرے کا مال

اڑالے (بلکہ اپنے ہی مال کی حفاظت کرتا ہے) تو تیری بخیلی میں

کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا أَعْطَى مَا أَقْدِرُ عَلَى مَنِّعِهِ قَالَ ذَاكَ

الْبُخْلُ وَالشَّحُّ أَنْ تَأْخُذَ مَا لَيْسَ بِغَيْرِ حَقِّهِ - ایک

شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں جس مال کے روکنے پر

قادر ہوں اس کو نہیں دیتا (یعنی بغیر مجبوری کے میں روپیہ خرچ

نہیں کرتا اس وقت خرچ کرتا ہوں) انہوں نے کہا یہ بخیلی ہے اور

شُحُّ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق مار لے۔

الشَّحُّ مَنَعُ الزُّكُورَةَ وَإِذْ خَالَ الْحَرَامَ - شُحُّ یہ ہے کہ

آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے اور حرام حلال کی قید اٹھا دے

(حرام روپیہ بھی لے لے جیسے رشوت اور ظلم کا)۔

وَيُلْقَى الشَّحُّ - قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں

پر لالچ کا غلبہ ہوگا (ہر طرح سے مال جوڑنے کی فکر میں رہیں گے

حلال طریقہ سے ہو یا حرام سے)۔

شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ وَجُبْنٌ - مرد میں سب سے بدتر

دو خصلتیں ہیں ایک تو حرص لالچ دوسرے نامردی بزدلی۔

لَا يَجْتَمِعُ الشَّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ أَبَدًا -

لالچ اور ایمان دونوں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔

الشَّحُّ أَنْ تَرَى الْقَلِيلَ سَرَفًا وَمَا أَنْفَقْتَ تَلَفًا - شُحُّ

یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی خرچ کرے تو اس کو اسراف سمجھے اور جو کچھ

خرچ کرے سمجھے کہ وہ تلف ہو گیا (اس پر رنج کرے) مجمع

البحرین میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل تو اپنے مال کی

حفاظت کرتا ہے اور شُحُّ چاہتا ہے کہ اپنے مال کے علاوہ دوسرے

کے بھی مال مار لے جب وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا ہے تو

آرزو کرتا ہے کہ میں بھی اس کو حاصل کر لوں)۔ حلال طریق سے

ہو یا حرام طریق سے اور اللہ تعالیٰ جو اس کو دیا ہے اس پر قناعت

نہیں کرتا۔

شَحْدٌ - تیز کرنا، ہکا دینا، تیز چلانا، پوست نکالنا یا پیچھے لگ کر

مانگنا یعنی الحاح کے ساتھ۔

شَحَادٌ - چڑچڑا فقیر جو بن لئے نہ ٹلے۔

شَحَاةٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

مِشْحَدٌ - پتھری جس پر لوہا تیز کریں۔

مِشْحَادٌ - پہاڑ کی چوٹی، ٹیلہ، ہموار زمین۔

هَلِيمِي الْمُدَيَّةَ وَأَشْحَدِيهَا - چھری لا اور اس کو تیز

کر لے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عُدُوِّ شَحْدَةَ لِي طَبَّةٌ مُدَيَّةٌ - میں تیری

پناہ چاہتا ہوں اس دشمن سے جو اپنی چھری کی دھار میرے لیے تیز

کرے۔

شَحْرٌ - مزہ کھلانا۔

شَحَارٌ - کالی زمین، دھوئیں کی کالک جو دھبھی وغیرہ میں

لگ جاتی ہے۔

السُّومَ - فلاں شخص نے نرخ انتہا کو چڑھا دیا، بہت قیمت لگا دی۔

بعضوں نے کہا يُسْحَطُ الثَّمَنُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قیمت جوڑی جائے گی یہ سَحَطُ الْإِنَاءِ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برتن بھر دیا۔

مَنْ جَلَسَ بَيْنَ آذَانِ الْمَغْرِبِ وَالْإِقَامَةِ كَانَ كَأَلْمُتْسِحِطٍ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - جو شخص مغرب کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بیٹھ جائے اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا اس کو جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

سَحْمٌ - چربی چربی کھلانا۔  
سَحْمٌ - چربی دار ہونا جیسے سَحَامَةٌ ہے۔  
تَسْحِيمٌ - چربی کھلانا۔  
سَحَامٌ - چربی بیچنے والا جیسے سَحَامٌ ہے اور لَحَامٌ یعنی گوشت بیچنے والا۔

مَا كُلُّ بَيْضَاءٍ سَحْمَةٌ وَلَا كُلُّ سَوْدَاءٍ تَمْرَةٌ - ہر ایک سفید چیز چربی نہیں ہے اور نہ ہر کالی چیز کھجور ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعُرْقُ إِلَى سَحْمَةِ أُذُنَيْهِ - بعض لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں کی لوٹک پہنچے گا۔  
سَحْمَةٌ - کان کا وہ مقام جہاں بالی پہنانے کے لیے چھید کرتے ہیں یعنی لو۔

إِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى سَحْمَةِ أُذُنَيْهِ - آنحضرت نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لوٹک اٹھاتے۔  
لَعْنُ اللَّهِ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ السُّحُومَ فَبَاغَوْهَا وَأَكَلُوا أَمْثَلَهَا - اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں (گردے اور آنتوں اور معدے کی) حرام ہوئیں تو انہوں نے کیا کیا ان کو بیچان کی قیمت کھائی (نہایہ میں ہے کہ یہودیوں پر حرام یہی چربیاں ہوئیں تھیں لیکن پشت اور سرین کی چربی حرام نہیں ہوئی تھی)۔

كُلُّوا الرُّمَانَ بِسَحْمِهِ فَإِنَّهُ دَبَاغُ الْمَعْدَةِ - انار کو اس کی چربی سمیت کھا جاؤ۔ (یعنی وہ سفیدی جو دانوں پر لپٹی ہوتی

سَحْرٌ - جماع کرنا۔

سَحْرٌ - ڈرنا، گھبرانا۔

سَحِيرٌ - آواز بلند کرنا کا نئے وقت۔

سَحْشَحٌ - بہت بولنے والا بڑا متر بلوغ بہادر غیر مند۔

سَحْشَحُ الصُّرْدُ - موملے نے آواز کی۔

سَحْشَحُ الطَّائِرُ - پرندہ جلدی سے اڑ گیا۔

سَحْشَاحٌ - حریص ایک کام کو ہمیشہ کرنے والا غیر مند۔

إِمْرَأَةٌ سَحْشَاحٌ - عورت جو قوت میں مردوں کے برابر ہو۔

مُسْحَشِحٌ - قلیل الخیر۔

إِنَّهُ زَايٌ رَجُلًا يَخْطُبُ فَقَالَ هَذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ - حضرت علی نے ایک شخص کو خطبہ سنانے وقت دیکھا تو کہا یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے۔

فَطَاةٌ سَحْشَحٌ - پرندہ جلد اڑنے والا۔

نَاقَةٌ سَحْشَحَةٌ - تیز روانہ۔

سَحْصٌ يَأْسَحُصُ يَأْسَحْصَاءُ يَأْسَحْصَاءٌ يَأْسَحْصَاءٌ - وہ بکری جس میں دودھ نہ رہا ہو جس کو پیٹ نہ ہو یا جس پر زرنہ کودا ہو اس کی جمع آشْصَاصُ اور سَحْصَاصُ اور سَحْصَاصَاتُ اور سَحْصَاصٌ ہے۔

سَحْصُوصٌ - دہلی بکری۔

سَحْطٌ يَأْسَحْطُ يَأْسَحُطٌ يَأْسَحْطٌ - دور ہونا ذبح کرنا انداز سے بڑھ جانا آگے نکل جانا، بھردینا، گھٹا، ڈنک مارنا پانی ملانا، کھینچنا، چوس لینا۔

تَسْحِطٌ - خون میں لٹانا، تھیز دینا۔

سَحْطٌ بِالْدَمِ - خون میں تھیز گیا اس میں لوٹنے لگا۔

وَهُوَ يَسْحَطُ فِي دَمِهِ - وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہے (اس میں تڑپ رہا ہے)۔

يُسْحَطُ الثَّمَنُ ثُمَّ يَعْتَقُ كُلَّهُ - جو شخص غلام میں سے ایک حصہ آزاد کرے تو اس کی پوری قیمت انتہائی لگائی جائے گی پھر پورا آزاد ہوگا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں سَحَطُ فَلَانٌ

## لَعَابُ الْحَدِيثِ

ص ش س ز ر ذ خ ح ج ت ث ب ا

شَحْوٌ - من کھول دینا منہ کھل جانا۔

الشَّحَاءُ - من کھولنا۔

تَشْحِيٌّ - زبان درازی۔

شَحْوَاءٌ - کشادہ کنواں۔

شَحْوَةٌ - ایک بار ایک قدم۔

وَاللَّهِ لَنُشْحَوْنَ فِيهَا شَحْوًا لَا يُدْرِكُكَ الرَّجُلُ

السَّرِيْعُ - (حضرت علیؑ نے عمار سے ایک فتدہ کا ذکر کیا اور فرمایا)

قسم خدا کی تم تو اس میں ایسے بڑے بڑے قدم رکھو گے کہ جلدی

دوڑنے والا مرد بھی تم کو نہ پاسکے گا۔

وَيَكُونُ فِيهَا فَتَى مَن قَرِيْشٍ يَشْحُو فِيهَا شَحْوًا

كَثِيْرًا - (کعب نے ایک فتدہ کا ذکر کیا اور کہا) قریش کا ایک

جووان اس میں بہت بڑے بڑے قدم رکھے گا۔ (خوب پیش

قدمی کرے گا)۔

كَأَنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الشَّحَاءُ -

آنحضرت کا ایک گھوڑا تھا جس کو شفاء کہتے تھے (کیونکہ وہ بڑے

بڑے قدم رکھتا تھا)۔

### باب الشين مع الخاء

شَحْبٌ يَامْشَحَبٌ - دودھ دوھنا، دودھ بہنا۔

شَحَابٌ - دوبا، دودھ۔

شَحْبٌ - دودھ جو دوبا جائے۔

شَحْبٌ فِي الْإِنَاءِ وَشَحْبٌ فِي الْأَرْضِ - دودھ کی

دھار ایک بار برتن میں پڑتی ہے، ایک بار زمین پر گرتی ہے (یہ

ایک مثل ہے)۔

يُبْعَثُ الشَّهِيدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَشْحُبُ دَمًا -

شہید قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا زخم

خون بہا رہا ہوگا۔ (گویا ابھی تازہ زخمی ہوا ہے)۔

إِنَّ الْمَقْتُولَ يَجِيئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَشْحُبُ أَوْ دَاجُهُ

دَمًا - جو شخص (ظلم سے) مارا جائے گا وہ قیامت کے دن اس

حال میں آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں میں سے خون بہ رہا

ہوگا۔

(ہے) کیونکہ اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے (وہ معدے کو ایسا

صاف کرتی ہے جیسے چمڑے دباغت سے صاف ہو جاتا ہے)۔

لَحِيْمٌ شَحِيْمٌ - موٹا تازہ چربی دار۔

كَثِيْرٌ شَحِيْمٌ يَطْوُوْنَهُمْ - ان کے پیٹ چربی دار ہوں

گے۔

شَحْنٌ - بھردینا، دور کرنا، ہانک دینا۔

شَحْنٌ - حد کرنا۔

مُشَاْحَنَةٌ - بغض رکھنا۔

الشَّحَانُ - بھردینا، نیام میں کرنا، نیام سے نکالنا، تیار

کرنا، رونے کے لیے مستعد ہونا۔

مَشْحُوْنٌ اور شَاحِنٌ - بھرا ہوا جیسے کاتم اور مکثوم چھپا

ہوا۔

شَحْنَاءٌ - عداوت، دشمنی۔

يَغْفِرُ اللَّهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مَّا خَلَا مِنْهُ مَكْرًا أَوْ مَشَاحِنًا -

اللہ تعالیٰ ہر بندے کو بخش دے گا سوائے مشرک اور مشاحن کے۔

مشاحن دشمنی رکھنے والا (امام اوزاعی نے کہا مشاحن سے مراد

یہاں وہ بدعت ہے جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر

علیحدہ ہو جائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے)۔

إِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ - مگر اس شخص

کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہو)

یعنی ناحق نفسانیت یا حسد کی راہ سے نہ یہ کہ دین کی وجہ سے)۔

لِيَطَّلِعَ لَيْلَةَ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ إِلَّا لَهُمَا -

اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو اپنے بندوں کو جہا تک کر

دیکھتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو (یعنی مشرکوں

اور مشاحن کو)۔

وَلْيَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ وَالنَّبَا غُصٌّ - وہ دشمنی اور عداوت

کو دلوں سے دور کر دیں گے (یعنی حضرت یحییٰ جب قیامت کے

قریب آئیں گے۔ وجہ یہ ہوگی کہ اس وقت سب لوگوں کا ایک ہی

دین ہو جائے گا۔ بڑی عداوت دینی اختلاف سے پیدا ہوتی ہے

وہ جاتی رہے گی)۔

شَحْنَتِ السَّفِيْنَةِ - کشتی بھردی۔

ش	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ء	ی	ے	لَحَائِمُ الْخَلْقِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------

شَخْشَخَةٌ - لکڑی کی طرح لہا ہونا، ہتھیار کی آواز یا کاغذ کی جیسے خَشْخَشَةٌ ہے۔

شَخْصٌ - انسان کی صورت جو دور سے دکھائی دے، ذات، جسم، مرد ہو یا عورت۔

شُخُوصٌ - اونچا ہونا، نظر جمانا، آنکھ اٹھانا، روانہ ہو جانا، بلندی پر جانا، درم کرنا، طلوع ہونا۔

شَخِصٌ بہ - رنج کی خبر آئی جس سے پریشان ہو گیا۔

شَخَاصَةٌ - موٹا ہونا۔

تَشَخِصٌ - تمیز کرنا، دریاخت کر لینا۔

اشْخَاصٌ - بے قرار کرنا، چلنے کا وقت آ جانا، غیبت کرنا، اوپر اٹھانا، تیر کا نشانے کے پار نکل جانا۔

تَشْخُصٌ - تعین اور ہر ایک چیز کی خاص صورت اور وضع۔

مُتَشَاخِصٌ - مختلف اور متفاوت۔

اِذَا شَخَّصَ بَصْرَهُ - جب میت کی آنکھ ایک طرف لگ جائے، پلکیں اوپر کواٹھ جائیں۔

اِذَا شَخَّصَ الْبَصْرَ - جب آنکھ کی تکتلی بندھ جائے (کھلی کی کھلی ایک طرف لگ جائے)۔

شُخُوصُ الْمَسَافِرِ - مسافر کی روائی۔

فَأَشْخَصَ بَصْرَهُ - آنکھ اوپر اٹھائی۔

لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَ لَمْ يُصَوِّنْهُ - نہ اپنے سر کو اوپر اٹھایا نہ اس کو جھکایا۔

بَابُ الْإِشْخَاصِ - باب بیان میں مدیون کو حاضر کرنے کے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے۔

فَشَخِصَ بِي - میں بے قرار ہو گیا۔

إِنَّمَا يَقْضَى الصَّلَاةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا أَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ - نماز میں وہ شخص قصر کرے جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔

فَلَمْ يَنْزِلْ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى - برابر اللہ کی راہ میں سفر کرتے رہے۔

لَا شَخْصٌ أَعْيَرُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى - اللہ تعالیٰ سے زیادہ

فَأَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِرَاجِمَةٍ فَشَخَّصَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ - اس نے تیر کے پیکان لیے اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔ اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا (اپنے تین آپ مار لیا۔ زخموں کی ایذا پر صبر نہ کر سکا)۔

يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَا بَانَ مِنَ الْجَنَّةِ - حوض کوثر میں بہشت کے دو پرنا لے پانی ڈال رہے ہیں۔

تَشَخَّبَ الْأَصَابِعُ - انگلیاں بند ہو گئیں۔

فَلَمَّا انْقَطَعَ شُجْبُ الْبَوْلِ - جب پیشاب کی دھار رک گئی (اصل میں شُجْبُ کہتے ہیں دودھ کی دھار کو جو بار بار تھن کے دبانے اور نچوڑنے سے نکلتی ہے اس کی جمع شِجَابُ آئی ہے)۔

شَخَّتْ يَأْخِصَتْ - دہلا پڑا۔

شُخُوتٌ - دہلا ہونا۔

شَخَّتَهُ - اس کو جلدی سے ذبح کر ڈالا۔

شَخَّتَهُ إِلَيْهِ - اس کے پاس روانہ کر دیا۔

شِخِيَّتٌ - چمکتا ہوا غبار۔

إِنِّي أَرَاكَ ضَيْلًا شِخِيَّتًا - میں دیکھتا ہوں تو بالکل دہلا پڑا، نحیف اور ضعیف ہے۔

شَخَّ - پیشاب کرنا، دودھ کا آواز دینا، دوہنے وقت خزانے لگانا۔

شَخَّخَ - جو بستر میں پیشاب کر دے۔

شَخَّخَ - پیشاب۔

مِشْخَةٌ - ازار میں سوراخ جس میں سے پیشاب کریں۔

شَخْرٌ - گدھے یا گھوڑے کا آواز کرنا، حلق سے یا ناک سے آواز نکالنا، خزانے لینا۔

شَخْرٌ - بیکر کرنا، تکلیف میں ڈالنا، کوچنا، پھوڑنا، لوگوں میں دشمنی ڈالنا۔

شَخَسَ - اضطراب کرنا، اختلاف کرنا، جمائی کے وقت منہ کھولنا۔

اشْخَاسٌ - غیبت کرنا۔

تَشَاخَسَ - مختلف ہونا، جھک جانا، گر جانا، پھوٹ پڑنا۔

## لِحَاثِ الْمَيِّتِ

اور خربوزہ توڑنے کو فضخ اور حظل توڑنے کو نفق کہتے ہیں)۔

شَدَخَ الرَّجُلُ - میانروی سے جھک گیا۔

شَدَخَ فَلَانًا اس کے مشدخ یعنی منجھائے گردن پر مارا۔

شَدَخٌ - ناتمام بچہ۔

شَدَخَةٌ - ایک بار توڑنا۔

أَشَدَخُ - شیر اور اس کا مونث شَدَخَاءُ ہے۔

فَشَدَخُوهُ بِالْحِجَارَةِ - اس کو پتھروں سے توڑا۔ (نہایہ میں ہے کہ شدخ جوف دار چیز کے توڑنے کو کہتے ہیں جیسے شَدَخَتْ رَأْسَهُ فَأَنْشَدَخَ میں نے اس کا سر توڑا پھر وہ ٹوٹ گیا)۔

إِذَا كَانَ شَدَخَاءً أَوْ مُضَعَّةً فَأَدْفَنُهُ فِي بَيْتِكَ - کچا بچہ جب ناتمام ہو یا گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کو اپنے گھر میں گاڑ دے۔

فَيَشَدَخُ بِهِ - اس سے اس کا سر توڑتا ہے۔  
وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدِّخُ رَأْسَهُ - جس کو میں نے دیکھا اس کا سر توڑا جاتا تھا۔

فِي شَدَخٍ بِنَصْبِ نَعَامٍ - شتر مرغ کا انڈا پھوڑنے میں۔  
شَدَّ - دوڑنا بلند ہونا مضبوط کرنا باندھنا زور دینا۔  
شَدَّةٌ - حمل کرنا۔

تَشَدِيدٌ - سختی کرنا، تنگی کرنا۔  
مُسَادَّةٌ - سختی کرنا۔  
أَشْتَدُّ - دوڑنا زور پکڑنا بڑھنا غلبہ کرنا۔  
شَدَّةٌ - ایک بار حمل کرنا۔

يُرَدُّ مُشَدِّدٌ هُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ - جہاد میں جس شخص کے جانور زور دار ہوں (زبردست) وہ اس کے برابر ہوگا جس کے جانور ناتوان اور کمزور ہوں (یعنی دونوں کولوٹ میں سے برابر حصہ ملے گا)۔

لَا تَبِيحُوا الْحَبَّ حَتَّى يَشَدَّ - دانوں کو (جیسے گیہوں جو جوار چاول وغیرہ ہیں) اس وقت تک مت بیچو جب تک وہ زور

کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور نہایہ میں ہے کہ شخص ہر جسم کو کہتے ہیں جس میں ارتقاع اور ظہور ہو اور اللہ تعالیٰ کو شخص بمعنی ذات کہیں گے)۔ ایک روایت میں لَا شَيْءَ أَحْيَوُ مِنَ اللَّهِ ہے یعنی اللہ سے زیادہ کوئی موجود غیرت دار نہیں ہے۔ بعض نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو اللہ سے زیادہ غیرت دار بننا سزاوار نہیں ہے)۔

سَبَأُ بَيْتِكَ مَنْ لَا يَنْظُرُ فِي كِتَابِكَ وَيُخْرِجُكَ مِنْ دَارِكَ شَاخِصًا - تیرے پاس عنقریب وہ چیز آئے گی جو تیری کتاب کو نہیں دیکھے گی اور تجھ کو مسافر بنا کر تیرے گھر سے نکالے گی (یعنی موت)۔

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ شَخَصَتِ الْآبُصَارُ - یا اللہ تیری ہی طرف نگاہیں لگی ہوئی ہیں (سب تیرے فضل و کرم اور رحمت کے منتظر ہیں)۔

إِقَامَةُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ شُحُوصِ الْجَاهِلِ - عاقل کا ایک جگہ بیٹھا رہنا جاہل کے چلنے پھرنے سفر کرتے رہنے سے افضل ہے۔

شَخِصٌ - جسم مونا۔

شَخَصَ الْمَسَافِرُ - مسافر روانہ ہو گیا۔

### باب الشين مع الدال

شَدَخٌ - مونا ہونا۔

إِنْشِدَاخٌ - چت لیٹنا پاؤں کشادہ کر کے۔

شَادَخٌ بمعنی واسع ہے۔

شُدْحَةٌ - گنجائش بمعنی سعة اور مندوحة ہے۔

مَشَدَخٌ - فرج۔

أَشْدَخٌ - کشادہ۔

مُشَدِّخٌ - گنجائش۔

شَدَخٌ - توڑنا یا تڑپنا چیز کا توڑنا یا خوف دار چیز کا توڑنا جیسے خربوزہ تڑپنا وغیرہ (محیط میں ہے کہ شدخ کا استعمال اکثر تڑپنے کے توڑنے میں کرتے ہیں جیسے کسر کا خشک چیز کے توڑنے میں

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لغات الخاریجیہ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------

ظالم مشہور نے کہا) ارے زیم (یہ اس گھوڑے یا اونٹنی کا نام تھا) یہ لڑائی کا وقت ہے دوڑ۔

رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَسْتَبِدُّنَ فِي الْحَبْلِ - یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ (یعنی احد) میں دوڑ رہی تھیں۔ بخاری کی روایت میں یسندان ہے اور یہ عربیت کے قواعد کے لحاظ سے فصیح نہیں ہے کیونکہ حرف ثانی جب ساکن ہو اس وقت فک ادغام کرنا چاہے۔ مگر بعض عربوں کا محاورہ یوں بھی ہے وہ رددت اور رددت اور رددن اور رددت اور رددت اور رددن بولتے ہیں۔ ایک روایت میں یسندان ہے یعنی پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں۔

بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ - جب دن چڑھ گیا۔  
شَدًّا لِنَهَارٍ ذَرَأَعِي عَيْطَلٍ نَصْفٍ - یعنی دن چڑھے لمبی پوری عمر کی اونٹنی کے دونوں بازو۔

يُسَدُّ دُ فِي الْبُؤْلِ - وہ پیشاب میں بڑی سختی اور احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ شیشی میں پیشاب کرتے کہ ایسا نہ ہو اس کی چھینٹیں اڑ کر پڑیں۔

لَوَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُسَدُّ - مجھ کو تو یہ پسند ہے کہ تمہارے صاحب یعنی ابو موسیٰ پیشاب میں اتنی سختی نہ کرتے (کیونکہ یہ خلافت سنت ہے۔ آنحضرت کبھی کھڑے کھڑے بھی پیشاب کر لیتے حالانکہ اس میں چیختا اڑنے کا بہت ڈر ہوتا ہے)۔

فَشَدَّ عَلَيَّ بِقَطْعِ الصَّلَاةِ - حضرت علیؑ نے نماز توڑ کر حملہ کیا۔

أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ - بہت سخت سردی جو تم پاتے ہو۔  
أَشَدُّ بَصِيرَةً - اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ تو دجال ہے۔  
لَحْمَلِكِ النَّوَى أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ - (زبیرؓ نے اپنی بی بی ہمساء بنت ابی بکرؓ سے کہا) تو جو گھلیاں لادے ہوئے لا رہی تھی یہ اس سے زیادہ سخت ہے یعنی آنحضرت کے ساتھ سوار ہو جانے میں مجھ کو کوئی غیرت نہیں آتی جتنی اس میں آئی کہ تو آپ کے سامنے گھلیوں کا گٹھ لادے ہوئے نکلی کیونکہ آپ کہیں گے زبیر ایسا بخیل ہے کہ اپنی بیوی سے رکیک اور محنت کے کام کراتا ہے)۔

دار نہ ہو جائیں (ان کی سلامتی کا یقین نہ ہو جائے۔ یہ حکم اس واسطے دیا کہ اگر زمین سے اگتے ہی کوئی بیج ڈالے تو احتمال ہے کہ غلہ پر کوئی آفت آجائے اور پیداوار نہ ہو تو اس صورت میں خریدار پر ظلم ہوگا اس کا رد یہ برباد ہوگا۔ یہی حکم ہرمیوے میں بھی ہے جب تک وہ پختہ نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ رہنے کا یقین نہ ہو جائے اس کی بیج ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے)۔

مَنْ يُشَادُّ الدِّينَ يَغْلِبْهُ - جو شخص دین سے مقابلہ کرے گا (آخر وہ مغلوب ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ اپنی طاقت اور قوت دیکھ کر عبادت کرنا چاہے تاکہ ساری عمر نبھ جائے اور بہت سختی کرنا اور عبادات اور ریاضات شاقہ اختیار کرنا خوب نہیں ہے کیونکہ ان کو نباہ نہ سکے گا چند روز میں عاجز ہو کر چھوڑ دے گا۔ ایک روایت میں یوں ہے 'كَنْ يُشَادُّ الدِّينَ أَحَدًا إِلَّا غَلَبَهُ' - معنی وہی ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اس حدیث کے مانند ہے 'ان هذا الدين متين فاوغل فيه برفق' یہ دین بڑا استوار اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ چل (یعنی اعتدال کے ساتھ)۔

أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ - تم دشمن پر حملہ نہیں کرتے ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں گے۔

ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَمَا نَسِ الدَّاهِبِ - پھر اس پر حملہ کیا گزشتہ شکل کے دن کی طرح وہ نیست و نابود ہو گیا (یعنی اس کو قتل کر ڈالا دینا سے رخصت کیا)۔

أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمَيِّزَ - شب بیدار رہے اور ازار مضبوط باندھی (یعنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کی یا عمل میں کوشش اور مستعدی کی یادوں باتیں)۔

كَحَضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَحَشِيْدًا لَوْجَلٍ - گھوڑے کی دوڑ کی طرح پھر آدمی کی دوڑ کی طرح۔

لَا تَقْطَعُ الْوَادِيَّ إِلَّا شَدًّا - جو نالہ میلین انضرین کے درمیان ہے (یعنی صفا اور مردہ کے بیچ میں) اس کو دوڑ کر قطع کرنا چاہے۔

كُنْتُ أَتَشَدُّ فَيُجَلِّدُنِي - میں حملہ کرنا چاہتا تھا پھر مجھ کو نیند آ جاتی میں پڑ جاتا۔

هَذَا أَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّي زَيْمٌ - (حجاج بن یوسف



## لَعْنَةُ الْكٰفِرِيْنَ

بہت سخت تیزی شروع کی (یعنی جلد چلنا جہاد میں)۔  
**فَيَسْتَنْدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ**۔ یہ قسم وحی کی آپ پر بہت سخت ہوتی تھی۔

**حَوَاجَ يَسْتَنْدُ**۔ نکل کر دوڑنے لگا۔  
**لَا يُسْبِقُ شَيْئًا**۔ دوڑنے میں پیچھے نہیں رہتے تھے بلکہ سب سے آگے نکل جاتے۔

**اِنَّ شَانَ الْهَجْرَةِ لَشَدِيْدٌ**۔ ہجرت بہت مشکل کام ہے (کیونکہ اس میں اپنا ملک اور وطن دوست و عزیز واقربا سب کو چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے شاید تجھ سے نہ ہو سکے اور اس وجہ سے تو اسلام سے پھر جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے ہی ملک میں رہ کر اسلام کے ارکان بجالائے)۔

مترجم کہتا ہے اوائل اسلام میں جب مسلمانوں کا شمار بہت کم تھا اور تمام اطراف میں کفار بھی پھیلے ہوئے تھے ہجرت فرض تھی جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو اپنا وطن ترک کر کے مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آ جانا اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو جانا ضروری تھا پھر جب مکہ معظمہ فتح ہو گیا اور جا بجا اسلام کا چرچا ہو گیا مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی اور کافراں حال میں نہیں رہے کہ مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی۔ جب سے اب تک ہجرت مستحب رہ گئی لیکن ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اور دار الاسلام اور دار الکفر کی تعریف میں فقہاء اور علماء کا اختلاف ہے۔

اگر دار الاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمانوں کا ایک شرعی امام ہو اور حدود اور احکام شرعیہ سب کے سب آزادی کے ساتھ جاری ہوں تو ہندوستان کیا حرمین شریفین بھی دار الاسلام نہیں رہتے صرف چند ممالک عمیر اور نجد اور بعض پہاڑ جہاں بالکل احکام شرعیہ جاری ہیں دار الاسلام قرار پاتے ہیں۔ اگر دار الاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ ارکان اسلام بجالا سکتے ہوں اور امور مذہبی میں کوئی مداخلت نہ ہو

**قَالَ شَدِيْدًا** عن النبي ﷺ۔ عبدالعزیز نے شیبہ کے جواب میں سخت غصہ ہو کر کہا ہاں آنحضرت ہی سے مروی ہے (میں اپنے دل سے تھوڑی کہتا ہوں)۔

**اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا الَّذِيْنَ يَصَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ**۔ سب سے زیادہ سخت عذاب (قیامت میں) ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں (بت تراشی کرتے ہیں یا جاندار کی تصویر کھینچتے ہیں۔ نووی نے کہا اگر جاندار کی صورت اس لیے بنائے یا بت اس لیے تراشے کہ لوگ اس کی پوجا کریں تب تو وہ کافر ہو گیا اور اگر صرف جاندار کی شبیہ دکھانا منظور ہو تو وہ فاسق ہے کافر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث سے اور اس کے بعد والی حدیث سے جاندار کی ہر طرح صورت کی حرمت معلوم ہوتی ہے خواہ مجسم ہو یا عکسی نقاشی اور بعض نے عکسی یا نقاشی میں اختلاف کیا ہے اسی طرح اگر جاندار کے صرف چہرے کی یا اتنے دھڑکی ہو جس سے وہ جی نہیں سکتا۔ تو اس کو بعض نے جائز رکھا ہے)۔

**اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ**۔ سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا (طبی نے کہا اگر تصویر بہ قصہ عبادت اور پرستش بنائی جائے تب تو کفر ہے اسی طرح اگر بہ قصد مشابہت خلق اللہ بنائی جائے ورنہ فسق ہے اور درخت مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا اس کا پیشہ کرنا حرام نہیں ہے اور مجاہد نے اس کو بھی حرام کہا ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے **فَلْيَخْلُقُوْا حِجَّتَهُ** او شعیرہ یعنی ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں)۔

**اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلَا نُبِيَّاءُ**۔ سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے (ان پر سخت سخت بلائیں اور مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں جو دوسروں پر نہیں ڈالی جاتیں بقول شخصے نزدیکان را پیش بود جہ انی)۔

**اَلَا مُثَلٌّ فَاَلَا مُثَلٌّ**۔ جو افضل ہے ان پیغمبروں میں اس پر اور سخت بلا آتی ہے پھر جو اس سے افضل ہے اس پر اور زیادہ سخت۔  
**حَتَّى اسْتَنْدَ النَّاسُ الْجِدَّةَ**۔ یہاں تک کہ لوگوں نے

مترجمین دوسروں کی نسبت (امر خداوندی میں) زیادہ ہی حیران ہوتے ہیں۔



## لَحَاتُ النَّبِيِّ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

انْفِطَاعُ بَيْتِ النَّبِيِّ بِالْإِحْتِلَامِ وَهُوَ أَشَدُّ - تيمم کی تيممی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے (جب اس کو احتلام ہونے لگا تو وہ بالغ ہو گیا اب اس کو تيمم نہیں کہیں گے اور یہی اس کی اشد یعنی زور اور قوت ہے)۔

يُسَدِّدُهُ فِي قُلُوبِ شِعْبَتِكُمْ - تمہارے گردہ والوں کے دلوں میں اس کو جہادے گا (ایک روایت میں يُسَدِّدُهُ ہے سین مہملہ سے یعنی مضبوط کر دے گا۔ مجمع البحرین میں ہے لا تشد الرحال الا على ثلثة مساجد اس میں مستثنیٰ منہ مسجد ہے یعنی ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی زندہ ولی یا صالح شخص یا مردہ ولی کی قبر کی زیارت کے لئے یا طلب علم یا تجارت کے لئے بھی سفر کرنا منع ہے)۔

میں کہتا ہوں علمائے اہل سنت میں سے ایک جماعت کثیر اس کے جواز کی طرف گئی ہے اور حدیث کو مساجد سے خاص کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

شہادین عادمشہور کا فر بادشاہ تھا اللہ نے اس کو لمبی عمر دے کر مہلت دی تھی۔

شَدَفٌ - بکڑے بکڑے کا ڈالنا۔

إِشْدَافٌ - تاریک ہونا۔

شَدَفٌ - شخص اس کی جمع شدوف۔

شَدَفٌ - لمبا بڑا جلد کو دے والا۔

شُدْفَةٌ - قطعہ۔

يَوْمُونَ عَنِ شُدْفٍ - ٹیڑھی کمان سے تیر مارتے ہیں (یہ جمع ہے شدفاء کی یعنی فارسی کمان جو ٹیڑھی ہوتی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا اکثر روایتوں میں عن سدف ہے سین مہملہ سے اور اس کا کچھ معنی نہیں)۔

شَدَفٌ - کلمہ کشادہ اور وسیع ہونا (اصل میں شدف ہے گھمڑے کے معنی ہیں)۔

تَشَدَّقٌ - زبان آوری زور اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرنا۔

تو تقریباً تمام دنیا بلکہ انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور جاپان وغیرہ بھی دارالاسلام کا حکم رکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس زمانہ کی مشکلات کی وجہ سے اور مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اس کے لحاظ سے دارالاسلام کے یہی معنی رکھنا مناسب ہے اور جب تک امام مہدی علیہ ولی آباءہ السلام ظاہر نہ ہوں یا کوئی امام شرعی مسلمانوں کا بحسب قواعد شرع قائم نہ ہو اس وقت تک ہجرت کی فرضیت کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ واللہ اعلم۔

لَا تُسَدُّ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ - کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بہ قصد تقرب اور ثواب انہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے اگر کسی شخص نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد یا قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی نذر مانی تو وہ نذر صحیح نہ ہوگی نہ اس کا پورا کرنا واجب ہوگا کیونکہ وہ نذر معصیت ہے۔ نووی نے کہا اولیاء اللہ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے اور اسی طرح دوسرے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے کوئی اس کو حرام کہتا ہے کوئی جائز کہتا ہے)۔

لَا تُسَدِّدُ وَاعْلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَسَدِّدَ اللَّهُ - اپنی جانوں پر سختی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے۔

كَانُوا يَسُدُّونَ بَيْنَ الْأَعْرَاضِ وَيَضْحَكُونَ - وہ نشانوں کے بیچ میں دوڑتے اور ہنستے۔ (یعنی تیر مارنے کے نشانات کے درمیان۔ مطلب یہ ہے کہ دن کو کھیل کود اور ہنسی بھی کرتے اور رات کو عبادت میں مصروف رہتے راہب ہو جاتے)۔

يَسُدُّونَ إِنْزِرَاحًا - اونٹ کے پیچھے دوڑتا (تا کہ اس پر سوار ہو جائے بوجھالا دے)۔

فَيَسُدُّ اللَّهُ قُلُوبَ أَهْلِ الدِّمَةِ - اللہ تعالیٰ ذمی کا فروں کا دل مضبوط کر دے۔

يَبْلُغُ أَشَدَّهُ - اپنے زور تک پہنچے۔ (یعنی زور اور قوت کے زمانہ تک یہ پندرہ برس کی عمر سے چالیس برس تک کی عمر کا زمانہ ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا ہی مروی ہے)۔

شَدَقَان - دونوں ٹھہرے اور وادی کے دونوں کنارے۔  
أَشْدَق - بڑا تقریر کرنے والا فصیح البیان اس کا مؤنث

شذواء ہے۔

يَفْتِيحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ - آنحضرتؐ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے اور انہی پر ختم کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپؐ کا ذہن مبارک کشادہ تھا اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے)۔

أَبْقَضَكُمْ إِلَى النَّارِ فَارْوُونَ الْمَشْدِقُونَ - مجھ کو تم لوگوں میں بہت ناپسند وہ ہیں جو بہت باتیں کرنے والے زبان دراز ہیں (کبھی بن سوچے سمجھے جو چاہیں بک دیتے ہیں اپنا حلق تھکاتے ہیں دوسروں کا مغز پکاتے ہیں۔ بعض نے کہا تشدقون سے ٹھنسا اور سخری کرنے والے مراد ہیں)۔

حَمْرَاءُ الشَّدَقِيْنَ - دونوں سرخ ٹھہرے والی عورت (جس کے منہ میں دانت نہ رہا ہو یعنی بالکل بوڑھی تو دانتوں کی سفیدی جا کر ٹھہروں کی لالی نمودار ہوتی ہے۔ یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت خدیجہ کی نسبت بیان کیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ایک بڑھیا مرگئی اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر یعنی جوان عورت آپؐ کو دی یہ اپنی طرف اشارہ کیا۔ عورتوں میں یہ رشک اور غیرت جبلی اور خلقی ہوتی ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے ان کو جھڑکا نہیں۔ بعض نے کہا یہ واقعہ حضرت عائشہؓ کا صغر سنی کا زمانہ تھا اس

وقت کا ہے ایسے ہی حضرت عائشہؓ کا غصہ آنحضرتؐ پر یہ بھی رشک میں داخل ہے جو عورتوں کو معاف ہے ورنہ دوسروں کے لئے تو کبیرہ گناہ ہے اسی لئے بعض نے کہا ہے اگر عورت غیرت اور رشک کی وجہ سے اپنی سوکن کو تہمت لگائے تو اس پر حد نہ پڑے گی۔ ایک حدیث میں ہے رشک کرنے والی عورت وادی کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے نہیں پہچانتی۔ یعنی رشک کے جوش میں اس کی عقل گم ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کی باری میں ایک دوسری بی بی نے آنحضرتؐ کے لئے کھانا بھیجا انہوں نے وہ پیالہ کھانے کا اس آدی کے ہاتھ سے جو لایا تھا لے کر زمین پر پٹخ دیا پیالہ پھوٹ گیا اور کھانا سب زمین پر گر گیا آنحضرتؐ نے وہ کھانا زمین سے اٹھایا اور صحابہ سے فرمایا

تمہاری ماں کو غیرت آگئی)۔

مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ أَشْدَقِكُمْ - تم نے کس سے یہ حدیث سنی؟ کہا ابن عباس سے کہا تم سب میں بڑے کلمے والے سے (یعنی بڑے مقرر اور فصیح الکلام سے)۔

فَلَوْلَى شِدْقُهُ - اپنے منہ کے کنارے کو موڑا۔ (شِدْقُ يَفْتَحُهُ وَكَسْرُهُ شَيْنٌ دُونَ طَرَحٍ آيَةٌ)۔

شُدَاهُ - حیرت اور دہشت (جیسے شُدَاهُ وَرَشُدَاهُ وَرَشُدَاهُ ہے)۔

مَشَادِه - مشاغل۔

مَشْدُوَةٌ - مشغول۔

شُدُوٌ - جانوروں کا چلانا ان کو گانا سنا کر یعنی حداء بہ ضمہ اور کسرہ جاء۔

شَدَا - گایا۔

شَادِيٌ - گانے والا۔

أَلَشَدَا - قوت کا باقی حصہ کنارہ گرمی خارش۔

شُدُوٌ - تھوڑا قلیل۔

## باب الشين مع الذال

شَذَبٌ - چھیلنا، کانٹا، چھانٹنا۔

تَشْدِيْبٌ - کانٹا، ٹانگ دینا، درست کرنا، پھانٹنا۔

شَاذِبٌ - اپنے وطن سے جدا، نامید، تنہا۔

شَذَبٌ - درخت کے ٹکڑے یا چھال گھر کا سامان لکڑیاں۔

شَذِبٌ - کھلی رگوں والا۔

شَوَذَبٌ - لمبا، خوش خلق۔

أَفْصَرُ مِنَ الْمَشْدَبِ - آنحضرتؐ لے بے تڑنگے سے کم

تھے (قد وقامت میں مطلب یہ ہے کہ آپؐ متوسط القامت تھے

نہ ہونے نہ تاز کی طرح لے اصل میں مشدب۔ وہ کھجور کا

درخت ہے جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔

شَذَبَهُمْ عَنَّا تَخْرُومُ الْأَجَالِ - ان کو ہم سے ميعادوں

کے گذرنے نے جدا کر دیا (یعنی ہر ایک کی زندگی کی جو ميعاد مقرر

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّ الشَّيْطَانُ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

تھی جب وہ گذر گئی تو ہم سے جدا ہو گئے۔  
 شُدُّ - جماعت سے الگ ہو جانا، نکل جانا۔  
 شُدُّوْذٌ - نادر ہونا، اکیلا ہونا۔  
 شَادٌ - نادر خلاف قیاس۔  
 تَشْدِيْدٌ اور اِشْدَادٌ - الگ کر دینا، جماعت سے نکال دینا۔

نَمْ اتَّبَعَ شُدَّانُ الْقَوْمِ صَخْرًا مَنصُودًا - پھر ان میں سے کچھ شاذ لوگ جو جماعت سے الگ ہو گئے تھے ان پر ٹھوس پتھر پیچھے لگے (وہ جہاں تھے وہیں مارے گئے) شُدَّادٌ جمع ہے شَادٌ کی جیسے شُبَّانٌ جمع ہے شَابٌ کی اور شُوَادٌ بھی آئی ہے۔  
 لَا يَدْعُ لَهُمْ شَادَةٌ وَلَا فَاذَةٌ - وہ کسی شخص کو ان میں سے جو جھتے سے چھوٹ گیا ہوتا یا جدا ہو گیا ہوتا نہ چھوڑتا (سب کو مار ڈالا۔ بعض نے کہا شَادَةٌ وہ جو جماعت میں شریک ہی نہیں ہوا تھا لیکن الگ ہو گیا اور فَاذَةٌ وہ والا شخص فُرْطَمَانٌ تھا جو منافق تھا اپنی بہادری دکھانے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے لڑا۔ اخیر میں زنموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی۔

أَمْرُنِي أَنْ أَصْعَ كُلَّ شَادٍ عَنِ الطَّرِيقِ - مجھ کو حکم ہوا کہ میں ہر ایک شخص کو جو راستے سے الگ ہو گیا ہوں چھوڑ دوں۔  
 شَادِرٌ وَأَنْ - وہ نکلزا دیوار کے پایہ کا جو عرض میں چھوڑ دیتے ہیں (اس کو تازیبا بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ازار کی طرح دیوار کے چاروں طرف محیط ہوتا ہے)۔  
 شُدْرٌ - سونے کے کٹڑے یا تھینے یا چھوٹے موتی (اس کی جمع شُدْرُوْرٌ ہے)۔  
 تَشْدُرٌ - جنگ کے لئے تیار ہونا، جلدی کرنا، غصے ہونا، خوشی سے سر ہلانا، جھکنا، حرکت کرنا گھوڑے پر پیچھے سے سوار ہونا۔

إِنَّ عُمَرَ شَرَدَ الشُّرُوكَ شَدْرًا مَدْرًا يَا شَدْرًا مَدْرًا - حضرت عمر نے شرک کو پھاڑ کر کٹڑے کٹڑے کر دیا۔ (اس کے پڑنے اڑا دیئے توحید اور اسلام کا ڈنکا دنیا کے بڑے حصوں میں بجا دیا۔ سبحان اللہ جس نے اسلام اور مسلمانوں پر اتنا بڑا احسان کیا ہوا اس کو کس منہ سے بعض نادان احسان فراموش برا کہتے ہیں حق تعالیٰ سے نہیں شرماتے)۔

أَرَى كَيْفِيَّةَ حَرْشِيفٍ كَانَتْهُمْ قَدْ تَشَدَّرُوا لِلْحَمَلَةِ - میں پیدل فوج کو دیکھتا ہوں گویا وہ حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں۔

بَلَّغْنِي عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ذَرُّوْ مِنْ قَوْلٍ تَشَدَّرَ لِي بِهِ - مجھ کو امیر المؤمنین کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی ہے جس میں مجھ کو دھمکایا تھا۔ (ایک روایت میں تشریح ہے زای معجم سے، معنی یہ ہوگا جو غصہ کی نگاہ سے کہی گئی تھی۔ کہتے ہیں۔ نظر شزر یعنی غصہ کی نگاہ چشم نمائی)۔  
 شَدَفٌ - پہنچنا، حاصل کرنا۔  
 شَدَامٌ - نمک، پچھو یا زبور کا ڈنک۔  
 شَيْدَمَانٌ - بھیڑیا۔

مَنْ شَدَّ شَدًّا فِي النَّارِ - جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے (جو حق پر ہو) الگ ہو جائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا (اس کی سزا دوزخ ہے) سوادِ عظیم سے الگ ہو جانے پر (سوادِ عظیم سے وہ جماعت مراد ہے۔ جو حق پر ہو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو۔ بعض نے کہا صحابہ کا گروہ مراد ہے)۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذَنْبِ الشَّاةِ يَأْخُذُ الشَّادَةَ الْفَاصِيَةَ النَّاسِيَةَ - شیطان آدمیوں کا بھیڑیا ہے کبریوں کے بھیڑیے کی طرح وہ اس کبری کو پکڑ لیتا ہے جو منہ سے الگ ہو گئی ہو دور پڑ گئی ہو ایک کونے میں رہ گئی ہو۔ (اسی طرح شیطان بھی اس کو پھاس لیتا ہے جو خورد رانی کر کے مسلمانوں کی بڑی جماعت یعنی صحابہ اور تابعین کے گروہ سے الگ ہو گیا ہو)۔

أَلَشَادُ عَنَّكَ يَا عَلِيُّ فِي النَّارِ - اے علی جو تم کو چھوڑ کر الگ ہو جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔ (یعنی جو دشمن اہل بیت

۲۴۷

# لَحَائِمُ الْحَرَامِ فِي

گیا۔

إِنهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبِ - ایام تشریق کھانے اور پینے (اور جماع کرنے کے دن ہیں) (ان میں روزہ رکھنا حرام ہے)۔  
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرُبْهَا فِي  
الْآخِرَةِ - جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اس کو آخرت میں شراب  
نہ ملے گی۔ (یعنی بہشت میں نہ جائے گا اور وہاں کی شراب سے  
محروم رہے گا) مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پئے وہ تو  
کافر ہے۔

وَهُوَ فِي هَذَا النَّبِيِّ فِي شَرْبِ مِنَ الْأَنْصَارِ - حمزہ  
اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب اڑا رہے  
ہیں۔

الْكَشْرُ الْكِرَامُ - شراب پینے والے سخی اور کریم  
النفس۔

جُرْعَةُ شُرُوبٍ أَنْفَعُ مِنْ عَذَابِ مُؤَبٍّ - ایک گھونٹ  
پانی کا جس کو ضرورت کے وقت پیتے ہیں اس شربت سے بہتر  
ہے جو بالائے ہلاک کر لے۔ (یہ ایک مثل ہے)۔  
إِذْهَبْ إِلَى شَرِبَةٍ مِنَ الشَّرِبَاتِ فَاذْلُكْ رَأْسَكَ  
حَتَّى تَنْقِيَةَ - حوضوں میں سے کسی حوض پر جا اور وہاں اپنا سر مل کر  
صاف کر۔

أَنَا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَدَلْتُ إِلَى الرَّبِيعِ فَتَطَهَّرَ  
وَأَقْبَلَ إِلَيَّ الشَّرِبَةَ - آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے تو  
پہلے نہر کی طرف مزے (یعنی نالی کی طرف جو بارغ میں ہوتی  
ہے) وہاں طہارت کی اور حوض کی طرف آئے۔

ثُمَّ أَسْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرِبَةٌ وَاحِدَةٌ - پھر میں نے  
اوپر سے اس کو دیکھا گویا وہ پانی ہی پانی تھا جدھر سے چاہو پی لو  
(مطلب یہ کہ پانی اس میں بہت ہو گیا تھا۔ ایک روایت میں  
شَرِبَةٌ ہے یا تے تختانیہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔  
مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ أَحَاطَ عَلَيَّ مَشْرَبَةً - وہ شخص  
ملعون ہے ملعون ہے جو کسی گھٹ کا پانی روکے (یعنی جہاں لوگ  
پانی پیتے ہوں ان کو نہ پینے دے)۔

كَانَ فِي مَشْرَبَةٍ لَغَةً - آپ اپنے ایک بالا خانے میں

شَيْدُ مَانَةَ - جوان تیز رو ادنیٰ۔

شَذُو - ایذا دینا، تکلیف دینا، منک کی خوشبو لگانا۔

إِشْدَاءُ إِذَا دِينَا بِبَحِيرِ دِينَا بِهَادِيْنَا -

شَذُو - منک یا منک کی خوشبو۔

شَذَا - ایک درخت ہے جس کی شاخوں سے مسواکیں  
بناتے ہیں خارشت نمک ایذا شرو غیرہ۔

أَوْصِيَتْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَفِّ الْأَذَى  
وَصَرْفِ الشَّذَا - میں نے ان باتوں کی ان کو وصیت کی جو ان  
پر واجب تھیں یعنی ایذا دہی سے باز رہنا اور شر اور برائی کو پھیر  
دینا بہاد دینا۔

## باب الشين مع الرء

شَرْبٌ - سبھا۔

شَرْبٌ بِيَا سَا هُونَا سِيرَابٌ هُونَا -

شَرْبٌ بِهِ - اس پر جھوٹ باندھا۔

شَرْبٌ - (بحرکات ثلاث) پینا۔

تَشْرِيْبٌ - کھلا پلا دینا۔

مُشَارِبَةٌ - ساتھ مل کر پینا۔

إِشْرَابٌ - پلانا یا بیاسا ہونا، پینے کا وقت آنا۔

أَشْرَبِيْنِي مَا لَمْ أَشْرَبْ - مجھ پر جھوٹ باندھا۔

اشرب فلان حب فلان - فلاں شخص کے دل میں  
فلاں کی محبت رچ گئی۔

أَبْيَضُ مُشْرَبٌ خُمْرَةٌ - آنحضرت سفید رنگ سرخی  
آميز تھے۔ (سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)۔

وَقَدْ شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِيْقَ - کھیت میں آٹا پلا دیا گیا تھا  
یعنی غلہ تیار تھا، پختگی کے قریب تھا۔ (ایک روایت میں شَرْبٌ  
الدَّرْعُ الدَّقِيْقَ ہے، معنی وہی ہیں)۔

لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ وَ أَشْرَبْتَهُ قُلُوبِكُمْ (حضرت عائشہ  
نے تہمت کی حدیث میں فرمایا) تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی اور  
تمہارے دلوں میں رچ گئی۔

وَأَشْرَبَ قَلْبُهُ الْإِشْفَاقَ - اس کے دل میں ڈر رچ

تھے۔ میں مدتوں رہا ہوں اور بہت سے مسلمان امراء کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب بلا تکثیر شراب پیتے تھے تم غلط کہتے ہو اگر قرآن میں اس کی حرمت ہوتی تو وہ کیوں پیتے۔ اب میں کیا جواب دیتا غصہ پی کر خاموش ہو رہا۔ اسی طرح ایک ہندو مجھ سے کہنے لگا کہ اسلام میں بھی سواگ بنا کر شیر رچھ بھڑیے بنا درست ہے دیکھو حیدرآباد مدارس بنگلور دکن کے اکثر شہروں میں مسلمان محرم میں شیر رچھ بھڑیے بنتے ہیں اگر یہ امر ناجائز ہوتا تو اتنے بہت سے مسلمان اس کو کیوں کرتے۔ میں نے اس کو ہر چند سمجھایا کہ اسلام میں یہ سب امور منع اور حرام ہیں مگر اس کو یقین نہ آیا اس نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں تہذیب اور منانت کے خلاف کوئی کام نہیں محض غلط ہے مسلمان اور ہندو دونوں ان امور میں یکساں ہیں اور کسی کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں۔ افسوس ان مسلمانوں نے اسلام کی عزت اور عظمت کھوا دی۔

نَهَى عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا  
الْحُمُرُ۔ آپ نے اس دسترخوان (ایمیز) پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جائے۔ (یعنی دوسرے لوگ پیئیں گو یہ خود نہ پیے۔ کیونکہ شراب انجوروں کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا گویا ان کے نعل سے راضی ہونا ہے اور احتمال ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی یہ بھی شراب پینا شروع کر دے۔)

باب الشرب بکسرہ شین یعنی اس باب میں پانی پینے کا حقوق کا بیان ہے (اصل میں شراب پانی کے حصے کو کہتے ہیں)۔  
لَيْشُرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي الْحُمُرَ يَسْمُوْنَهَا بَغْيِرَ إِسْمِهَا۔ کچھ لوگ میری امت کے شراب پیئیں گے اور اس کا نام بدل کر اور کچھ رکھیں گے (جیسے عرق مفرح، نیبذ مقوی، شراب الصالحین وغیرہ۔ تاری اور سیندھی اور جو شراب نشہ کرے اس کا قلیل کثیر از روئے احادیث صحیحہ سب حرام ہے)۔

نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَانِمًا۔ کھڑے ہو کر پانی یا شراب یا دودھ پینے سے آپ نے منع فرمایا (یہ نبی تزیہی ہے جسے کھڑے کھڑے پینا پاب کرنے سے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آنحضرت نے زرمز کا پانی کھڑے کھڑے پیا بعض نے کہا آپ نے ہجوم کی

مَشْرُبَةً۔ (بہ فتح راء اور بضمہ راء) بمعنی غرْفٌ بعض نے کہا بہ فتح راء غلہ خانہ (یعنی جہاں اناج غلہ وغیرہ رہتا ہے)۔  
أَنَّ تَوْتُنِي مَشْرُبَةً۔ کوئی اس کے مودی خانہ پر آئے (اور قفل تو زکر کر مال نکال لے) جانور کے تھن کو مودی خانہ سے تشبیہ دی اور اس میں جو دودھ ہوتا ہے اس کو مودی خانہ کے مال و اسباب غلہ وغیرہ سے)۔

فَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادٍ فَيَشْرَبُ نَبِيَّيْنِ لِيَصَوَّبَهُ۔  
قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا لوگ اس کی آواز کی طرف سرائٹھائیں گے (اس کے دیکھنے کو کہ کون پکارتا ہے)۔  
وَأَشْرَابُ الْبِفَاقِ۔ اور نفاق بلند ہو جائے گا (خلوص مغلوب ہو جائے گا مخلص لوگ کم ہوں گے اور منافق بہت)۔

إِذَا وَضَعَ الْبَانُ الْإِبِلَ لَمْ يَسْرُبْهَا۔ چوہے کا قاعدہ ہے اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتا (گائے بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ چوبانی اسرائیل کے ان لوگوں کی اولاد ہے جو مخ ہو گئے تھے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ حرام تھا تو راء شریف میں اس کی حرمت مذکور ہے)۔

وَيُشْرَبُ الْحُمُرُ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) شراب خوری کثرت سے ہوگی (خیر نصاریٰ کے نزدیک تو شراب حرام نہیں وہ اگر کثرت سے بھی پیئیں تو کچھ تعجب نہیں پر تعجب تو یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خوری کے برے نتائج سے واقف ہو کر اس کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ حال کی جنگ میں روس کے بادشاہ نے اپنے تمام ممالک میں شراب بنانے اور پینے کی ممانعت کر دی اور کروڑوں روپے کے خسارے کا کچھ خیال نہ کیا۔ مگر مسلمان جن کے مذہب میں شراب قطعاً حرام ہے وہ اس کو کثرت سے پینے لگے ہیں خصوصاً امر اور روس اور نوابوں میں تو فیصدی پانچ مسلمان بھی ایسے نہیں نکلتے جو شراب نہ پیتے ہوں لاجول ولاقوة الا باللہ۔ ایک نصرائی مجھ سے کہنے لگا کہ تم جب میر پر کھاتے ہو تو شراب کا استعمال کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا شراب ہمارے دین میں بالکل حرام ہے خود قرآن شریف میں اس کی حرمت موجود ہے۔ اس نے کہا واہ میں تو قطنیہ اور مصر

میں ایک پھلک بھی ہضم ہونا دشوار ہوگا کبھی کبھی چھانچ (مٹھا) خرو  
پیا کرو اس سے معدے کو بھید تقویت ہوتی ہے۔

نَهَى أَنْ يَشْرَبَ قَائِمًا قُلْتُ فَلَا كُلُّ قَالَ أَلَا كُلُّ  
أَشَدُّ - آپ نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا میں نے کہا  
کھڑے کھڑے کھانا کیسا ہے۔ فرمایا کھانا تو اور زیادہ برا ہے۔  
يَا أَهْلَ الْحَنَةِ فَيَشْرَبُونَ (آواز آئی گئی) اے بہشتیو  
وہ سراٹھا کر اوپر دیکھیں گے (کہ کون پکارتا ہے)۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَطْمَأَنَّ أَبَدًا - جو شخص اس میں سے  
پے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ شَرِبٌ مَعَ الْقَوْمِ فِي قَنَاتِهِمْ -  
ایک شخص کا لوگوں کے ساتھ قنات میں پانی کا حصہ ہو (قنات وہ  
کنوئیں جو ایک کے بعد ایک اس طرح کھودتے ہیں کہ پانی اوپر  
آجائے اور زمین پر بہنے لگے)۔

شَارِبٌ - مونجھ (اس کی جمع شواریب ہے)۔  
أَعْفُوا اللَّحْمِي وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ - داڑھیاں  
چھوڑ دو اور مونجھوں کو (مونڈ دیا خوب کتر و منادو۔

إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ يَشْرَبُ الْمَاءَ وَهُوَ قَائِمٌ  
وَأَنَّهُ تَوَضَّأَهُمْ شَرِبَ مِنْ فَضْلِ طَهْرِهِ قَائِمًا ثُمَّ التَفَّتْ  
إِلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنِّي رَأَيْتُ جَدَّكَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَنَعَ هَكَذَا - امیر المؤمنین (علی بن ابی طالب) کھڑے  
کھڑے پانی پیتے تھے اور ایک بار آپ نے وضو کیا پھر وضو کے  
بچے ہوئے پانی کو کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد امام حسین کی  
طرف دیکھا اور فرمایا بیٹا میں نے تمہارے نانا کو جو اللہ کے رسول  
تھے ایسا ہی کرتے دیکھا۔

كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَا وَأَبِي فَأَتَانِي بِقَدَحٍ مِنْ  
خَزَفٍ فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ نَا وَكُنِيهِ فَشَرِبْتُ  
مِنْهُ وَأَنَا قَائِمٌ - (عمرو بن ابی المقدام نے کہا) میں امام محمد باقر  
کے پاس تھا میرے والد بھی تھے اتنے میں ایک ٹٹی کا پیالہ لایا گیا  
جس میں پانی تھا آپ کھڑے کھڑے اس میں سے پیا پھر وہ پیالہ  
مجھ کو دیا میں نے بھی کھڑے کھڑے پیا۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الشَّرِبُ قَائِمًا أَقْوَى لَكَ

وجہ سے ایسا کیا بیٹھنے کی جگہ نہ پانی بعض نے کہا زمزم کے پانی کو  
اس ممانعت سے منشی رکھا ہے)۔

لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا - غٹ غٹ کر کے پانی کو ایک ہی بار  
میں نہ پی جاؤ (بلکہ تھوڑا تھوڑا تین سانسوں میں پیو اور ہر بار  
سانس لینے میں برتن کو منہ سے الگ رکھو)۔  
يَشْرِبُ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ - بالوں کو پانی پلاتے (ان کو تر  
کرتے)۔

أَشْرَبَهَا - اس کی محبت اس کے دل میں رچ گئی۔  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ  
أَزَلْ اشْرَبْ وَيَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ مَا أَجِدُ لَهُ  
مَسْلَكًا - آنحضرت نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں  
نے پیا آپ نے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں برابر پیتا جاتا تھا اور  
آپ یہی فرماتے جاتے تھے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ اب تو جگہ ہی نہیں ہے کہاں اتاروں۔ اس حدیث  
سے یہ نکلتا ہے کہ شکم میرا ہو کر کھانا یا پینا درست ہے اور دوسری  
حدیثوں میں جو شکم میری کی مذمت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے  
کہ ہمیشہ شکم میری کی عادت نہ کرے ورنہ عبادت میں سستی پیدا  
ہوگی اور صحت کو مضرب ہے کم خواری کے برابر دنیا میں کوئی دوا نہیں  
ہے کم کھانے والا تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی صحت  
اچھی رہتی ہے اور مزاج اور پیش اور محنت اور کام کاج کے لیے  
چست اور چالاک رہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک حکمت کا  
راز بتلائے دیتا ہوں اگر وہ اس پر چلیں گے تو حق تعالیٰ سے امید  
ہے کہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیں گے اور ان کے عمر و حیات میں  
برکت ہوگی وہ کیا ہے کم کھانا اور ہمیشہ جسمانی محنت کی عادت رکھنا  
اور سادی غذا کھانا یعنی روٹی ایک سالن یا خشکدرا ایک سالن اگر  
شیریں غذا کو طبیعت چاہے تو اسی پر اکتفا کرو بعد غذا کے ترمیووں  
اور ترکاریوں میں سے بھی کچھ کھالیا کرو اگر بلاؤ سامنے آئے تو  
صرف اسی کو کھاؤ مگر یہ ہرگز نہ کرو کہ مختلف غذائیں مختلف مزاج کی  
کھاؤ یا سنگین اور قلیل غذا کھا کر معدے کو ضعیف اور ناتواں کر  
لو اگر ایسا کرو گے تو جوانی میں تو گذر ہو جائے گی لیکن بڑھاپے

ش	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	ے	لَعَلَّامَاتٍ لِّتَذَكَّرَ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------------

جہالت کی راہ سے اس کے منہ سے ایک بے ادبی کا کلمہ نکل گیا کہ آپ نے اس فیصلہ میں زیر کی رعایت کی چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے)۔<sup>۱</sup>

فِي شُرُجٍ مِنَ الْحَرَّةِ - حرہ کی ایک چھوٹی نالی میں۔

إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ اقْتُلُوا وَمَوَالِي مُعَاوِيَةَ عَلِي شُرُجٍ مِنَ شُرَاحِ الْحَرَّةِ - مدینہ والوں اور معاویہ کے غلاموں میں حرہ کی ایک نالی پڑائی ہوگی۔

شُرُجُ الْعُجُوزِ - ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے قریب ہے۔

فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْفِطْرِ فَأَصَحَّ النَّاسُ شُرَجِينَ يَعْنِي نَصْفَيْنِ نَصْفَ صِيَامٍ وَنَصْفَ مَنْطِيزٍ - آخر آنحضرت نے ہم کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اب لوگوں کے دو حصے ہو گئے آدھے تو روزہ دار تھے اور آدھے بے روزہ۔

فَلَا زَائِمُهُمُ زَائِي وَلَا شُرُجُهُمُ شُرُجِي - نہ ان کی رائے وہ تھی جو میری رائے تھی نہ ان کی طبیعت اور وضع اور شکل وہ تھی جو میری تھی۔

وَكَانَ نِسْوَةٌ لِّبَنَاتِنَا مُشَارِحَاتٍ لَهَا - کچھ عورتیں جو اس کی ہم سن اور ہم عمر تھیں اس کے پاس آیا کرتیں (عرب لوگ کہتے ہیں۔

هَذَا شُرُجٌ هَذَا يَأْشُرُجُهُ بِمُشَارِحَةٍ - یعنی یہ اس کا جوڑ ہے سن اور عمر میں یا اس کی شکل میں)۔

أَنَا شُرُجُ الْحُجَّاجِ - میں حجاج بن یوسف کا ہم عمر ہوں۔

فَادْخَلْتُ نِيَابَ صَوْنِي الْعَيْسَةَ فَأَشْرَجُهَا - میں نے اپنے تھیلے کے کپڑے ایک گٹھری میں ڈالے اس کو تھیلوں سے باندھا۔

يَغْسِلُ مَا ظَهَرَ عَلَي الشَّرْحِ - جو نجاست دبر کے حلقہ پر ظاہر ہو (اوپر آجائے) اس کو دھوئے۔

شُرُجِي - بیٹی جو کھجور کے پتوں وغیرہ سے بناتے ہیں اس

وَأَصْحٌ - امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کھڑے کھڑے پینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور صحت کی ترقی ہوتی ہے۔ بعض نے کہا یہ دن کے وقت سے خاص ہے اور ممانعت کی حدیث رات کے وقت سے اور دلیل اس کی یہ روایت ہے۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَرِبْتُ الْمَاءَ مِنْ قِيَامِهِ بِاللَّيْلِ يُوْرَثُ الْمَاءَ الْأَصْفَرَ - امام ابو عبد اللہ نے فرمایا رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا پیٹ میں زرد پانی پیدا کرتا ہے۔

مَشْرَبَةٌ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ - حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں کا غرفہ (یعنی جہاں وہ پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ماں ماریہ قبطیہ تھیں)۔

إِشْرَابٌ - ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں ملانا گویا ایک رنگ دوسرے رنگ کو پلایا گیا۔

شُرَابَانِي - شربت فروش۔

شُرْبَةٌ - ایک گھونٹ۔

شُرْبَةٌ - بڑا پینے والا جیسے شُرَابٌ ہے اور شُرُوبٌ اور شُرَيْبٌ۔

شُرُجٌ - جھوٹ بولنا، اکٹھا کرنا، ملانا، شریک کرنا۔

تَشْرِيعٌ - دور دور نالے لگا کر سینا۔

مُشَارِحَةٌ - مشابہت۔

تَشَارُحٌ - تشابہ۔

شُرُجٌ - فرقہ، گروہ اور براہرائین کے درمیان کا مقام۔

فَتَنَحَى السَّحَابَ فَأَفْرَعُ مَاءَهُ فِي شُرُجِي مِّنْ تِلْكَ الشُّرَاحِ - پھر ابر ہٹ گیا اور اپنا پانی ایک نالے میں چھوڑ دیا ان نالیوں میں سے (شُرُجِ) جمع ہے شُرُجِہ کی پانی کی وہ نالی جو کالے پتھر لے میدان سے آتی ہے نرم زمین کی طرف)۔

خَاصِمٌ رَجُلًا فِي شُرَاحِ الْحَرَّةِ - حضرت زبیرؓ نے ایک شخص سے حرہ کی نالی میں جھگڑا کیا (حرہ وہ کالی پتھر ملی زمین جو مدینہ کے پاس ہے۔ یہ شخص حاطب بن ابی بلتعہ تھا یا ثعلبہ بن حاطب یہ انصاری تھا صحابہ میں سے نہ کہ منافق مگر غصے میں

۱ آپ نے زیر کی قطعاً رعایت نہیں کی بلکہ حضرت زبیر کا حق مقدم تھا جس پر فیصلہ کیا گیا دیکھئے کتب احادیث۔ (م)



## لَعْنَةُ الشَّرِيحِ

مشرکوں میں جو عمر والے ہوں ان کو تو مار ڈالو (کیونکہ ان کی راہ پر آنے کی امید نہیں ان کے دلوں میں شرک جم گئی ہے) اور بچوں کو جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں زندہ رکھو (ان کی ہدایت کی امید ہے۔ نہایت میں ہے کہ عمر والوں سے بہت بوزھے مراد نہیں ہیں اور بعض نے کہا بوزھے ہی مراد ہیں کیونکہ وہ کام کاج اور خدمت کے لائق ہی نہیں ہوتے اس لیے ان کا مار ڈالنا بہتر ہے جس کم جہاں پاک اور شریخ سے مراد نوجوان اور قومی بچے ہیں ان سے کام کاج لیا جاسکتا ہے)۔

شُرُخُ الشَّيْبَانِ - جوانی کا شروع اس کی تازگی بہار اور اس کا اطلاق ایک اور درد اور جمع سب پر ہوتا ہے (بعض نے کہا وہ شرخ کی جمع ہے جیسے شُرُوبُ شَارِبِ كِي)۔

لَعْنَتَكَ تَرْجِعُ بَيْنَ شَرِيحِي الرَّحْمَلِيِّ - عبد اللہ بن رواحہ نے غزوہ موتہ میں اپنے پیچھے سے کہا شاید تو زین کے دونوں کونوں کے بیچ میں بیٹھ کر مدینہ کو لوٹے گا (یعنی میں تو لوٹنا معلوم نہیں ہوتا تو اکیلا آرام سے کاٹھی پر بیٹھ جائیو ایسا ہی ہوا عبد اللہ بن رواحہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ)۔

جَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الشَّرْحَيْنِ - وہ پالان کے دونوں کونوں کے درمیان (اونٹ پر بیٹھا ہوا) آیا۔

لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبْكَةِ شُرُخٍ - ان کے کچھ جانور شکرہ شرخ میں ہیں (یہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)۔

شُرْدٌ - بارش کا وہ پانی جس کو ہوا مکان کے اندر لے جائے۔

شُرُودٌ اور شُرَادٌ اور شُرَادٌ - بھاگ جانا چل دینا۔

تَشْرِيْدٌ - ہانک دینا، چلا دینا، جماؤ توڑ دینا، منتشر دینا کسی کے عیب سنانا۔

اِشْرَادٌ - طریقہ اور نکالنا ہونا۔

شَارِدٌ - بھاگ جانے والا اس کی جمع شُرْدٌ جیسے خَادِمٌ کی جمع خَادِمٌ ہے۔

عَيْنُهَا شَارِدَةٌ - اس عورت کی آنکھ خاوند کے سوا دوسرے پر لگی ہے۔

شَوَارِدُ اللَّغَةِ - زبان کے غریب اور نادر الفاظ۔

لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ أَجْمَعُونَ اِكْتَعُونَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ

میں میوے جیسے خربوزے وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں اس کی جمع شُرَانِجٌ آئی ہے۔

فَجَعَلَا عَلَيْهِ عُنْبًا وَشَرِيحًا - حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کعبے کے دروازے پر سائبان اور شریخ بنایا (شریح وہ چھتہ جو سرکیاں ملا کر دکانوں پر ڈالا جاتا ہے)۔

شُرُوحٌ - تلی کا تیل۔

شُرُجَبٌ - لمبی ذات والا گھوڑا۔

فَعَارَ صَنَارٌ جُلَّ شُرُجَبٌ - ہمارے سامنے ایک لمبا ترنگا شخص آیا۔

شُرُجَبَانٌ - بیگن کی طرح ایک درخت ہے اس سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں۔

شُرُخٌ - کھولنا بیان کرنا، تفسیر کرنا، کاٹنا، سمجھنا، چٹ لٹا کر جماع کرنا، ازالہ بکارت کرنا، خوش ہونا، اعتقاد رکھنا۔

تَشْرِيْعٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا، میت کے اعضاء کاٹنا اندرونی ترکیب معلوم کرنے کے لیے۔

اِنْشِرَاحٌ - کشادہ ہونا، خوشی سے کوئی بات قبول کرنا۔

شُرْحَةٌ - گوشت کا ایک ٹکڑا۔

شُرِيْحُ الْمَرْأَةِ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ - عورت کی فرج۔

كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قَرِيْبٍ يَشْرُحُونَ النِّسَاءَ شُرْحًا - قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کو چٹ لٹا کر ان سے جماع کرتے ہیں۔

اَكَاَنَ الْاَنْبِيَاءُ يَشْرُحُونَ اِلَى الدُّنْيَا وَالنِّسَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّ لِلّٰهِ تَرَانِكَ فِيْ حَلْفِهِ - انہوں نے امام حسن بصری سے پوچھا کیا پیغمبروں کی بھی دنیا اور عورتوں سے دلچسپی ہوتی ہے؟

انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں چند باتیں چھپوڑ دی ہیں (گودہ کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں مگر بشریت کی بعض باتیں جیسے آرزو غفلت وغیرہ ان میں بھی ہوتی ہیں)۔

شُرُخٌ - بچہ جو جوانی کے قریب ہو لیکن جوان نہ ہو اور مصدر بھی ہے یعنی بچے کا اس عمر کو پہنچنا جوانی کو پہنچنا۔

شُرُوحٌ - ٹکڑی سے مارنا۔

اَقْتُلُوا شُرُوْحَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوا شُرُوْحَهُمْ -



اسی طرح آنحضرت کے ساتھ بیٹھنے سے بھی جب ایک مدت اسی طرح گذری تو میں اس وقت کو تاک کر جب مسجد خالی ہوئی تھی (کوئی نمازی اس میں نہ تھا) مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں آنحضرت بھی اپنے کسی حجرے سے برآمد ہوئے اور مسجد میں آ کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں اور میں نے اپنی نماز لمبی کر دی اس امید سے کہ آنحضرت تشریف لے جائیں اور مجھ کو چھوڑ دیں۔ آخر آپ نے فرمایا ابو عبد اللہ تو جتنا چاہے اپنی نماز کو لمبا کر میں تو یہاں سے اس وقت تک اٹھنے والا نہیں جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہو اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا میں آنحضرت سے اپنی خطا کی معذرت کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دوں گا۔ میں نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا السلام علیکم ابو عبد اللہ اب تمہارے بھاگے ہوئے اونٹ کا کیا حال ہے! میں نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جب سے میں اسلام لایا اس وقت سے وہ اونٹ نہیں بھاگا۔ آپ نے دوبار یا تین بار فرمایا (سبحان اللہ آنحضرت کے اخلاق کریمانہ اور اشفاق پدرانہ جو صحابہ پر تھے ان کا کیا کہنا مطلب آپ کا یہ تھا کہ خوات آئندہ سے ایسا کام نہ کریں اور کسی غیر عورت پر نظر نہ ڈالیں)۔

أَضْبَطُ لِلشَّوَارِدِ - نادر اور غریب لفظوں کو جمع کرنے والی لغت کی کتاب۔

إِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشَّرْكَ شَرَّدَ مَدْرَ - حضرت عمرؓ نے شرک کے پرچے اڑا کر اس کو بھگا دیا۔

لَوْلَا أَنَّ جَبْرِيْلَ أَخْبَرَنِي عَنِ اللَّهِ أَنَّكَ سَخِيٌّ لَشَرَّدْتُ بِكَ وَجَعَلْتُكَ حَدِيثَنَا عَلَيَّ مَنْ خَلَقَكَ - اگر جبریل نے اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے (لوگوں سے سلوک کرتا ہے) تو میں تیرے ساتھ تشریف دے کرتا (یعنی ایسی سزا دیتا کہ) جو لوگ تیرے پیچھے ہیں ان تک خبر جاتی (وہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہتے)۔

فَشَرَّدَ بِهِمْ - ان کے ساتھ ایسا کر کہ ان کا جھٹا ٹوٹ جائے یا ان کے پیچھے والے ان کی خراب حالت سنیں اور اس کا تذکرہ کریں۔

عَلَى اللَّهِ - تم سب (مسلمان جو کلمہ گو ہیں گو کہتے ہی گنہگار ہوں) بہشت میں جاؤ گے سب کے سب جاؤ گے پروہ شخص نہیں جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر ہو گیا۔ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو گیا۔ یہ شَرَّدَ البُعِيْبُو سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ بھاگ نکلا (دوسرے اونٹوں سے الگ ہو گیا)۔

مَا فَعَلَ شَرَّادُكَ - تیرے بھاگنے کا کیا قصہ ہے یا تیرا بھاگا ہوا اب کیسا ہے (یہ آنحضرت نے خوات ابن جبیر انصاری سے فرمایا۔ ہوا یہ تھا کہ عکاظ کے بازار میں ایک عورت گھی کی دو مشکیں لیے ہوئے آئی خوات اس کو اپنے مکان میں لے گئے اور ایک مشک کھول کر اس کا گھی پچھا اور عورت کے ہاتھ میں دے دی پھر دوسری مشک کھول کر اس کا گھی پچھا اور عورت کے دوسرے ہاتھ میں دے دی وہ بے چاری دونوں ہاتھوں سے دونوں مشکوں کے منہ اس ڈر سے تھامے رہی کہ کہیں گھی بہ نہ جائے۔ خوات نے ایسی حالت میں اس سے جماع کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے ایسا نہ ہو کوئی پچھا کرے اس روز سے عرب میں مشہور ہوئی)۔

أَشْغَلَ مِنْ ذَاتِ النَّحْيِيْنِ - یعنی وہ گھی کی دو مشکوں والی سے بھی زیادہ مشغول ہے۔ (جوہری نے ایسا ہی کہا ہے۔ بعض نے کہا یہ غلط ہے اور اس کا قصہ خود خوات سے یوں منقول ہے کہ میں آنحضرت کے ساتھ مر الظهران میں اترا اور اپنے ڈیرے سے باہر نکلا۔ میں نے دیکھا کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں وہ مجھ کو بھلی لگیں۔ میں نے اپنی گھڑی سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا اور ان کے پاس جا بیٹھا اتنے میں آنحضرت ادھر سے گزرے۔ میں ڈر گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اس کو قید کرنے کی فکر میں ہوں۔ آپ یہ سن کر آگے بڑھ گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا آپ نے اپنی چادر مجھ پر ڈال دی اور اراک کی جھاڑی میں چلے گئے حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر تشریف لائے اور فرمایا ابو عبد اللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے؟ پھر ہم سب لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا جب آپ مجھ سے ملے تو یہی فرماتے السلام علیکم ابا عبد اللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے؟ یہاں تک کہ میں جلدی جلدی مدینہ میں آ گیا اور مسجد نبوی سے الگ رہا



اور مالدار لوگ بٹھائے جاتے ہیں جب بھی نہ کھانا بہتر ہے گو وہاں چانا اور حاضر ہونا ضروری ہے۔)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ - میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے (یعنی زمین کے) شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے (موذی جانور اور زہریلے نباتات اور حیوانات اور جنت وغیرہ)۔

مِنْ شَرِّ مَا كَلِمَ أَعْلَمُ - ان باتوں کی برائی سے جن کو میں نہیں جانتا (یعنی جو آئندہ بری باتیں مجھ سے سرزد ہوں جن کا علم مجھ کو اس وقت نہیں ہے)۔

وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ أَقْتَرَبَ - عرب کی خرابی ہے اس برائی سے جو نزدیک آن پہنچی ہے (مراوا واقعہ شہادت حضرت عثمان اور جنگ معاویہ اور علی اور شہادت امام حسین اور واقعہ حرہ اور خرابی مدینہ ہے یا حکومت بنی امیہ یا قتل تاجر جس سے خلافت دنیا سے اٹھ گئی)۔

فَأَوْلِيكَ يَشْرَاكَ الْخَلْقِ - یہ لوگ تمام مخلوقات میں بدتر ہیں (جن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک شخص مرجاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں یا قبر کو سجدہ گاہ مقرر کر لیتے ہیں وہاں جا کر رکوع یا سجدہ کرتے ہیں اس میں مورتیں رکھتے ہیں پہلے بزرگوں اور نیک لوگوں کی کیونکہ یہ فعل شرک کا ذریعہ ہو گیا۔ پہلے لوگوں نے تو صرف رغبت دلانے اور عبرت اور نصیحت کے لیے یہ مورتیں وہاں رکھی تھیں بعد کے بے وقوفوں نے ان کی عبادت اور پرستش شروع کر دی)۔

إِنَّ لِهَذَا الْقُرْآنِ شِرَّةً نَمَّ لِلنَّاسِ عَنْهُ فِتْرَةٌ - اس قرآن کے پڑھنے سے لوگوں کو خوشی ہوگی اور اس کی رغبت پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کو اس سے سستی اور کابلی ہو گی۔ (اس کا پڑھنا چھوڑ دیں گے اس پر عمل کرنا موقوف کر دیں گے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر نام کے مسلمانوں کا حال ہے صدر اور شمس یازنہ اور قاضی اور حمد اللہ بڑی رغبت اور خوشی اور نشاط سے پڑھتے ہیں اور قرآن شریف کا ایک بار بھی من اولہ الی آخرہ تفسیر اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غور کرنا نصیب نہیں ہوتا)۔

لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةٌ - ہر عبادت کرنے والے کو عبادت کی

کیوں جاتے ہو اور نگ زیب عالمگیر کا زمانہ بہ نسبت اکبری زمانہ کے بہت بہتر تھا تو عمدہ توجیہ یہ ہے کہ حدیث میں برائی اور بھلائی مراد ہے نہ کہ زمانہ والوں کی اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ عہد نبوی سے قریب ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عہد نبوی سے بعید اور قیامت سے قریب ہے اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہ رہے گا۔ علاوہ اس کے حجاج کے زمانہ میں جتنے صحابہ موجود تھے عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں نہ تھے تو مجموعاً افراد کے لحاظ سے وہ زمانہ بہتر ہوا۔

إِنْ كَانَ بِكَ شَرٌّ فَحَسْبُكَ مِنَ الشَّرِّ مَا بَيْنَهُمَا - مردان نے حضرت عائشہ سے کہا اگر تم اس حدیث کے سننے سے ناراض ہوتی ہو تو تم کو وہ برائی کافی ہے جو ان دونوں حدیثوں میں اختلاف سے پیدا ہوئی ہے یا اگر تم یہ کہتی ہو کہ فاطمہ بنت قیس کو آنحضرت نے اپنے خاوند کے مکان سے نقل مکانی کی جو اجازت دی تھی یہ اس شر کی وجہ سے تھی جو ان کے اور ان کے خاوند کے درمیان تھا تو یہاں بھی وہی علت موجود ہے (ہوایہ تھا کہ مروان کی بیٹی یعنی عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو ان کے خاوند نے تین طلاق دے دی تھی تو عبدالرحمان اس کو خاوند کے گھر سے نکال لائے۔ حضرت عائشہ نے یہ حال سن کر کہا کہ اس نے برا کیا تب مروان نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پیش کی کہ آنحضرت نے اس کو نقل مکانی کی اجازت دی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ فاطمہ ایک نا آباد خوفناک جگہ میں رہتی تھی اس لیے آنحضرت نے اس کو وہاں سے چلے آنے اور عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت کرنے کی اجازت دی تھی)۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَالِيْمَةِ تُدْعَى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَتَشْرُكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى - سب سے بدتر کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کے کھانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جاتے ہیں اور غریب اور مسکین چھوڑ دیئے جاتے ہیں (ان کو کوئی نہیں کھلاتا) اور جس نے ولیمہ کی دعوت کو رد کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت موکدہ اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اگر ایسے کام وہاں دیکھے تو لوٹ کر چلا آئے اور محتاج لوگ دھکے دے دیکر وہاں سے نکالے جاتے ہیں اور امیر

لَا تُشَارِ أَحَاكَ - اپنے بھائی سے برائی مت کر (پھر وہ بھی تیرے ساتھ برائی کرے گا)۔

مَا فَعَلَ الَّذِي سَكَنتَ امْرَأَتَهُ تَشَارُهُ وَتَمَارُهُ - اس شخص کا کیا حال ہے جس کی عورت اس سے برائی کرتی تھی اس سے لڑتی جھگڑتی تھی۔

لَهَا لِطَّةٌ تَشْتَرُ - اس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا ہے وہ جگالی کر رہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اشتر البعير یا اجتر جب وہ جگالی کرے یعنی پیٹ کا کھانا پھر منہ میں لا کر اس کو چبائے۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِعْيُ دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ - آدی کو یہ برائی کافی ہے کہ لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں خواہ دین میں یا دنیا میں مگر جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑے رکھے (مطلب یہ ہے کہ جہاں آدی کی شہرت ہوئی اور لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہوا اس کی تعظیم تکریم کرنے لگے اس کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے بس وہ آفت میں پڑ گیا اب ضرور اس کے دل میں ریاست اور جاہ کی خواہش پیدا ہوگی اور اس کو یہ بھلا لگے گا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں اس کے ہاتھ پاؤں چومیں اس کو اپنا پیشوا اور مقتدی جانیں مگر شاذ و نادر اللہ کے بندے ایسی حالت میں محفوظ رہتے ہیں وہ صدیق ہیں جن پر شیطان کا کرا اور فریب اثر نہیں کرتا۔ جتنی زیادہ لوگ ان کی تعظیم کرتے جائیں وہ اپنے تئیں اور زیادہ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور بعض بزرگوں نے ایسی حالت میں یہ بھی کیا ہے کہ کوئی کام بظاہر ایسا کر بیٹھے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بے اعتقادی پیدا ہو جائے مثلاً سرخ شربت گھول کر شراب کے شیشوں میں اپنے سامنے رکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں یہ شراب خوار ہیں یا اپنے کسی مرید کو اطلاع دے کر چپکے سے اس کی کوئی چیز چرا لیتے ہیں کہ دوسرے لوگ یوں سمجھیں انہوں نے چوری کی اور اسی طرح اللہ کے خاص بندوں کو شہرت اور ناموری پسند نہیں ہوتی بلکہ محمول اور گناہی میں ان کو زیادہ لذت آتی ہے۔ طبی نے کہا یہ بیماری اکثر مولویوں اور درویشوں میں پیدا ہو جاتی ہے جب وہ نفس کشی کر کے ظاہری گناہوں سے اپنا دل پھیر

حرص ہوتی ہے (اس میں اس کو مزہ آتا ہے)۔

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّهُ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ فَلَا تَعُدُّوهُ - ہر چیز میں حرص ہوتی ہے اور افراف اور ہرافراط کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے (یا تو بایں شورا شوری یا بایں بے نمکی) دیکھو اگر نیک کام کرنے والا میانہ روی اختیار کرے موقع موقع پر عبادت کرے اور اپنی تئیں آرام دے اہل وعیال اور ماں باپ عزیز واقارب کے حقوق بھی ادا کرے) تب تو اس سے امید رکھو (کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور اپنی مراد پر فائز ہوگا اور اگر عبادت اور نیکی میں اس قدر افراف اور غلو کرے کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں سب لوگوں میں اس کا شہرہ ہو جائے کہ بڑا عابد اور زاہد اور خدا پرست ہے یا بڑا درویش کامل ہے یا بڑا عالم اور فاضل ہے تب اس کو اچھے لوگوں میں مت شمار کرو (کیونکہ اکثر ایسے افراف اور غلو کرنے والے ریاکار اور مکار ہوتے ہیں ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے دوسرے وہ ایک کام میں غلو کر کے دوسرے نیک کاموں سے باز رہتے ہیں بال بچے بھوکے مرتے ہیں لیکن میاں رات ون نماز اور عبادت میں مصروف ہیں۔ یہ طریقہ بالکل خلافت سنت اور آدی کو اخیر میں تباہ کرنے والا ہے۔ عمدہ راستہ وہی میانہ روی ہے نماز بھی پڑھے اور روٹی بھی کمائے رات کو جاگے بھی اور سوائے بھی تلاوت قرآن اور حدیث بھی کرے اور لوگوں اور جو رو بچوں سے باتیں بھی کرے روزہ بھی رکھے اور انظار بھی کرے بہر حال ہر وقت اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ رکھے)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ان جاہل درویشوں کی مٹی پلید ہوتی ہے جو رات اور دن عبادت اور مراقبہ میں مصروف رہنا اور سخت سخت ریاضت کرنا ضروری جانتے ہیں ایسی درویشی ہمارے دین میں نہیں ہے اور نہ ہمارے پیغمبر نے ہم کو سکھلائی ہے۔ ہمارے پیغمبر کا تو طریق یہ تھا کہ ایک ہاتھ میں دین دوسرے ہاتھ میں دنیا دونوں کو سنبھالنا اور درست رکھنا وہی طریق ہم کو اور سب سچے مسلمانوں کو پسند ہے اللہ اسی پر قائم رکھے اور خلاف سنت درویشی سے علیحدہ رکھے۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ع ل ع ا ل ح د ی ع

تَشْرِيزٌ - گالی دینا عذاب کرنا۔

مُشَارَاةٌ - بدخلقی۔

اِشْرَازٌ - برائی میں ڈالنا جس میں سے نکل نہ سکے۔

سُرُزَةٌ - ہلاکت۔

شِيرَازٌ - بالائی۔

مُشَرَّرٌ - دونوں طرف سے بندھا ہوا۔

شِيرَازَةٌ - وہ تسمہ جس سے کتاب کے ورق جوڑے جاتے

ہیں۔

شِيرَازٌ - ایک شہر ہے مشہور ایران میں شیخ سعدی اور حافظ

وہاں کے مشہور شاعر اور سیبویہ مشہور نحوی ہے۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الْاِثْنِ وَالشَّيرَازِ الْمُتَّخِذِ مِنْهَا - میں نے

ان سے گدھی اور اس کے دودھ کے شیراز کے بارے میں پوچھا۔

ایک روایت میں ہے ہذا شیراز الا تن اتخذناه لمریض

عندنا۔ یہ گدھی کے دودھ کا شیراز ہے جو ہم نے ایک بیمار کے

لیے تیار کیا۔

شُرْسٌ - لگام پکڑ کر کھینچنا ہاتھ سے چڑھا صاف کرنا سخت بات

کہہ کر در پر پہنچانا۔

شُرْسٌ - سخت جگہ۔

شُرْسٌ - ایک پہاڑی درخت ہے۔

شُرْسٌ - اونٹ کے ہونٹ کی خارش۔

شُرْسٌ - بدخو بدخلق۔

شُرْسٌ الْأَكْلِي - بڑا کھاؤ۔

شُرْسٌ - ایک درخت ہے۔

شُرْسٌ - بدخو بدخلق۔

اِشْرَاسٌ - شرس چرانا۔

تَشَارَسٌ - آپس میں دشمنی کرنا۔

شُرَاسٌ - سخت اور درشت۔

هُمْ أَعْظَمُنَا حَيْمَسًا وَأَشَدُّ نَاشِرِيًّا - ان کا لشکر ہم

سے بڑا ہے اور ہم سے زیادہ سخت اور بدخلق ہے۔

شُرَاسَةٌ - بدخلقی۔

مَكَّانٌ شُرْسٌ - سخت اور درشت جگہ۔

لیتے ہیں تو شیطان ان کو یوں داؤ دیتا ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں تم فرد فرید ہو (نظیر بابا فرید علیہ الرحمۃ ہو) اور تمام لوگوں کے پیشوا اور واجب التعظیم ہوں ان کے دل میں رعوت اور گھمنڈ سما جاتی ہے وہ اپنے تئیں مقرب بارگاہ الہی خیال کرتے ہیں حالانکہ ان کا شمار منافقوں میں ہے لاجول ولا قوۃ الا باللہ۔

مترجم کہتا ہے مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ الہمدی تالیف کی ہے تو الحمدیث کا ایک بڑا گروہ وہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بدل ہو گئے ہیں اور عامہ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمد للہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا پرید ہونہ مجھ کو پیشوا اور مقتدی جانے نہ میرا ہاتھ چومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایے جو بپلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا ان سے نفع کمانا ان کی دعوتیں کھانا ان سے نذرین لینا چندہ کرانا چاہتے ہوں فقط۔

لَا تَسْئَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَسَأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ - مجھ سے برائی کا حال مت پوچھو (یعنی آئندہ زمانہ میں جو برائیاں واقع ہوں گی) بلکہ نیک باتوں کا حال پوچھو (یعنی جو بھلائیاں آئندہ پیدا ہوں گی)۔

شُرُزٌ - چنگاریاں۔

اَشْرُزْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس چیز کو ظاہر کر دیا۔

حَتَّى اَشْرُزْتُ بِالْاَكْحَفِ الْمَصَاحِفَ - یہاں تک کہ

ہاتھوں میں صحیفہ دکھلائے گئے (یہ معاویہ کے لشکر والوں نے

جنگ صفین میں کیا)۔

شُرُشُورٌ - ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا۔

شُرُشُورَةٌ - کاشا پھاڑنا۔

شُرُزٌ - سختی ہلاکت کاشا۔

## عَلَمَاتُ الْحَدِيثِ

## ح خ د ذ ر ز س ش ص

شُرُوفٌ - بدلتی -

شُرُوطٌ - نشانی -

شُرُوفٌ - آفت، مصیبت کا شروع، اس کی جمع

شُرُوطٌ یا شُرُوطِي - کوتوال، پولیس کا افسر، اس کو صاحب

شُرَايِيفٌ ہے۔

الشرطہ کہتے ہیں۔

فَشَقًّا مَا بَيْنَ نَعْرَةِ نَعْرِي إِلَى شُرُوفِي - پھر ان دونوں فرشتوں نے میرے دگدگی کے گڑھے سے ان پسلیوں تک جن کے سرے پیٹ میں آتے ہیں چر ڈالا۔ بعض نے کہا سرفوف - وہ کمری چینی ہڈی جو ہر پیٹ سے لگی ہوتی ہے۔

مِشْرُوطٌ اور مِشْرَاطٌ - نشتر -

لَا يَجُوزُ شُرُوطَانِ فِي بَيْعٍ - بیع میں دو طرح کی شرطیں لگانا درست نہیں۔ مٹلا بائع یوں کہے اگر تو نقد قیمت دے تو میں نے ایک روپیہ کو تیرے ہاتھ یہ شے بیچی اور اگر ادھار لے تو دو روپیہ کو بیچی۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ ایک بیع میں گویا دو بیعیں ہیں اور اکثر فقہانے بیع میں ایک شرط ہو یا دو شرطیں ہوں سب کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن امام احمد نے ایک شرط کو ظاہر حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اس سے زیادہ کو ناجائز رکھا ہے۔

أَصَابَ النَّاسَ الشَّرَايِيفُ - لوگوں پر سختیاں شروع ہونے لگیں۔

شُرَايِيفٌ - پرانے خراب کپڑوں کو بھی کہتے ہیں۔

نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَشُرُوطٍ - بیع میں شرط لگانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (یعنی عقد بیع کے ساتھ ہے شرط ہونا اس سے پہلے نہ اس کے بعد)۔

شُرُورَةٌ - کاٹنا، چیرنا۔

فَيَسُرُّ شُرُورَهُ إِلَى قَفَاهُ - اس کا گھمراؤ گردن کی پشت

شُرُطُ اللَّهِ أَحَقُّ - اللہ کی شرط پر عمل کرنا زیادہ ضرور ہے بندوں کی شرط پر عمل کرنے سے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بریرہ کا ترکہ ہم میں گئے حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملتا ہے جس نے اس کو آزاد کیا ہو۔

تک چیر ڈالتا ہے۔  
شُرُوصٌ - اونٹ کے بچہ کا پہلے پہل چلنا، کھینچنا، آگے بول دینا، حتیٰ غلطی۔

شُرُوصٌ - پیشانی کا ایک کونا جو کپٹی کے پاس ہے۔

شُرُوصٌ - کشتی کا ایک بچ، اونٹنی کی ناک میں سوراخ

وَاشْتَرَيْتَ لَهُمُ الْوَلَاءَ - (آنحضرت نے حضرت

کر کے اس میں مہار ڈالنا۔

عائشہ سے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے) اور ولاء کی شرط ان کے

شَرِيصَةٌ - رخسار۔

مالکوں کے لیے کر لے کہ اچھا ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) تم ہی لینا (کیونکہ یہ شرط باطل ہے پس اس کا اثر کچھ نہ ہوگا اور ولا تجھ کو

مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْ شَرِيصَةِ عَلِيٍّ - حضرت علی کے جلوہ سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھا۔

ہی ملے گی۔ کرمانی نے کہا واشترطی لهم الولاء کا مطلب یہ

جَلْحَةٌ - سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ ہونا، یعنی سر کے

ہے کہ ان سے یوں کہہ دے کہ ولاء ہو جو حکم خدا ہی کو ملتی ہے

سائے کا حصہ گنجا اور بے بال ہونا۔

جو آزاد کرے یا یہ حدیث خاص ہے حضرت عائشہ سے کیونکہ ایسی

شُرُوطٌ - کوئی شرط لگانا، نشتر سے چیرنا، بڑے کام میں پڑ جانا،

شرط لگانے سے عقد بیع فاسد ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک طرح

کا مکرو فریب ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ مکرو فریب نہیں ہے بلکہ

مُشَارَاةٌ - دونوں طرف سے شرط کرنا یا معاہدہ کرنا۔

خلاف شرع شرط لگانے کی سزا ہے جیسے آگے اسی حدیث میں ہے

إِشْرَاطٌ - اونٹوں کو فروخت کے لیے بتلانا۔

کہ اللہ کی کتاب میں جو شرط صحیح نہیں وہ اگر سوا بار لگائی جائے تو

تَشْرُوطٌ - عمدگی سے کام کرنا۔

بھی باطل ہے اس صورت میں ایسی شرطیں لغو ہوں گی اور بیع صحیح

إِشْتِرَاطٌ - شرط لگانا۔

ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک لے جائے گی (اگلے لوگوں نے اس کی تفسیر میں بہت باتیں بیان کیں کسی نے کہا واقعی ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگیں گے وہ پیچھے لگے گی پھر جہاں وہ تھک کر ٹھہر جائیں گے۔ یہ آگ مراد ہے جیسے تاتارا کا فتنہ ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اس کا اثر پھیل گیا اور مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اس آگ سے ریلوے مراد ہے یعنی مشرق سے مغرب تک ریل چلنے لگے گی اور یہ امر اب پورے ہونے کے قریب ہے بیچ میں چند ہی مقامات واقع ہیں ان میں بھی اگر ریل ہوگی تو مشرق سے مغرب تک برابر متصل لوگ ریل پر جایا کریں گے)۔<sup>۱</sup>

وَأَشْرَطُ حَيْثُ حَبَسْتَنِي - اِحرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول باطل ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

وَأَشْرَطُ حَيْثُ حَبَسْتَنِي - اِحرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول باطل ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

أَيْنَ الشَّرْطِ - شرطیں کہاں لگیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ الثابتون العابدون السامعون میں اخیر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

أَشْرَطُ السَّاعَةِ - قیامت کی نشانیاں یہ سَرَطِ کی جمع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو سَرَطُ السُّلْطَانِ کہتے ہیں کیونکہ ان پر کوئی نشانی ہوتی ہے (یعنی پولیس کی ڈرکس یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشَّرْطِ - جو اسرفوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کراتا ہے اور کو تو ال کو بھی کہتے ہیں۔

وَحَمَانَ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قیس بن سدا بن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ

ہو جائے گی)۔

شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ - مکاتوں میں اور ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی (انہی کے موافق عمل کیا جائے گا)۔

إِنَّمَا هُوَ شَرَطٌ لِلنِّسَاءِ - اس آیت میں جو باتیں مذکور ہیں وہ عورتوں کے لیے شرط ہیں (یعنی اذا جاك المومنات يباعدنك الاية میں اور مردوں کے لیے بھی ان میں کی اکثر باتیں شرط ہیں)۔

وَأَشْرَطُ حَيْثُ حَبَسْتَنِي - اِحرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول باطل ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

أَيْنَ الشَّرْطِ - شرطیں کہاں لگیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ الثابتون العابدون السامعون میں اخیر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

أَشْرَطُ السَّاعَةِ - قیامت کی نشانیاں یہ سَرَطِ کی جمع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو سَرَطُ السُّلْطَانِ کہتے ہیں کیونکہ ان پر کوئی نشانی ہوتی ہے (یعنی پولیس کی ڈرکس یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشَّرْطِ - جو اسرفوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کراتا ہے اور کو تو ال کو بھی کہتے ہیں۔

وَحَمَانَ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قیس بن سدا بن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ



## عَلَمَاتُ الشَّرِيعَةِ

تَشْرِيعٌ - رستہ کھولنا، ایک طریقہ قائم کرنا، کھولنا، ڈبانا  
سانسے کرنا۔

شَارِعٌ - رستہ قائم کرنے والا اور اصطلاح میں شارع  
آنحضرت کو کہتے ہیں کیونکہ اسلام کی شریعت آپ ہی نے قائم  
کی۔

شَارِعَةٌ - عام رستہ، سڑک اس کی جمع شَوَارِعُ ہے۔

شَوَاعَةٌ - بہادری اور دلیری۔

شَرُوعٌ اور شَرِيعَةٌ - دین کا وہ رستہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے  
بندوں کے لیے قائم کیا ہو۔

شُرَاعِيٌّ - لسانیزہ جو ایک شخص شرع نامی بنایا کرتا تھا۔

شُرُوعٌ اور شُرُوعٌ - برابر، جوڑ۔

شَرِيعٌ - بہادری اور کتان کا عمدہ کپڑا۔

مَشْرُوعٌ اور مَشْرُوعِيٌّ - جو امر شرع کے موافق ہو  
(ہندوستان میں مشرور ایک کپڑے ہے جس میں کچھ ریشم ہوتا  
ہے کچھ سوت، عورتیں اس کی ازار بناتی ہیں۔ اور شرعی ہندیوں  
کے عرف میں پانچواں کپڑے کہتے ہیں)۔

شَرِيعَةٌ - جاری پانی پراونوں کا گھاٹ۔

شُرُوعٌ جمع ہے شَارِعٌ کی یعنی کھلے ہوئے نمایاں۔

فَأَشْرَعْنَا قَائِقَةَ - اپنی اونٹنی کو پانی میں اتار دیا۔ عرب لوگ  
کہتے ہیں۔

شَرَعَتِ الدَّوَابُّ فِي المَاءِ شَرَعًا وَ شُرُوعًا -  
جانور پانی میں گھس گئے۔

شَرَعْتُهَا يَا أَسْرَعْتُهَا فِي المَاءِ - میں نے ان کو پانی  
میں گھسیا دیا۔

شُرُوعٌ فِي المَرِّ يَفِي الحَدِيثِ - کسی کام میں ایبات  
میں غرق ہو گیا (گھس گیا)۔

إِنَّ أَهْوَنَ السَّفِيِّ التَّشْرِيعُ - سب سے زیادہ آسان  
پانی پلانا یہ ہے کہ جانوروں کو بچتے پانی کے گھاٹ پر لے آئیں  
(وہ خوب جھک کر پنی لیتے ہیں)۔

حَتَّى أَشْرَعَ فِي العَصِيدِ - (وضو میں ہاتھوں کو اتنا  
دھویا) کہ بازو تک پہنچ گئے (کہنی کے پار)۔

میں شَرُوعًا ہو گا یعنی اچھے گروہ کو اٹھالے گا مگر شمر نے شَرِيعَةً  
روایت کیا ہے)۔

وَلَا الشَّرْطَ النَّيْمَةَ - اور نہ خراب نکالنا مال (زکوٰۃ میں لیا  
جائے گا)۔ بعض نے کہا چھوٹے کم سن جانور یا برے خراب قسم  
کے۔

نَهَى عَنِ شَرِيعَةِ الشَّيْطَانِ - آنحضرت نے شیطان  
کے ذبحیہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ جانور کا ذرا سحلیق کاٹ دیا  
پوری رگیں نہ کاٹیں وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ جاہلیت کے زمانہ  
میں مشرک ایسا ہی کرتے چونکہ شیطان نے ان کو بھڑکایا تھا اس  
لیے ایسے ذبیحہ کو شیطان کا ذبیحہ فرمایا)۔

مُحَافِظَةٌ عَلَى الشَّرِيعَةِ - شرط پوری کرنے کے لیے  
(وہ شرط کیا ہے حدیث کو اس کے راوی کی طرف نسبت دینا اور  
جس امام نے اس کو نکالا مثلاً بخاری یا مسلم یا ترمذی یا ابوداؤد یا  
نسائی یا ابن ماجہ یا بیہقی نے) اس کا نام بیان کرنا)۔

شُرُطَةٌ مُجْتَمِعَةٌ - بچھے لگانے کے لیے ایک بار کو بچنا۔  
مَزْمُولٌ بِشَرِيعَةٍ - مہجور کے بچوں سے بنا ہوا یعنی اون کی

رہی سے۔

أَبَشْرُ بَابِنَ يَحْمِي قَائِكَ وَأَبَاكَ مِنْ شُرُطَةِ  
الْخَمِيسِ - (حضرت علیؑ نے جنگ جمل میں عبداللہ بن مسعود  
حضری سے فرمایا) بچھی کے بیٹے تو خوش ہو جا تو اور تیرا باپ فوج  
کے چیدہ اور عمدہ لوگوں میں سے ہیں (جو سب سے آگے دشمن کی  
طرف بڑھتے ہیں)۔

كَيْفَ تَسْمِيَتُكُمْ شُرُطَةُ الْخَمِيسِ يَا أَصْبَعُ قَالَ لَا  
نَا ضَمِينًا لَهُ الدَّبْحُ وَضَمِينٌ لَنَا الْفَنْحُ - اصبح بن نباتہ سے کسی  
نے پوچھا تم فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ کیوں کہلائے؟ انہوں  
نے کہا اس لیے کہ ہم گردن کٹانے کے ضامن ہوئے اور آپ  
یعنی حضرت علیؑ فتح کے ضامن ہوئے (یعنی ہم نے یہ اقرار کیا کہ  
مرے تک پیچھے نہ نہیں گئے اور آپ نے فتح کا وعدہ فرمایا)۔

شُرُوعٌ - طریقہ قائم کرنا، چلتے ہوئے رستہ پر آ جانا، پوست  
نکالنا، اٹھانا شروع کرنا، گھس جانا، سیدھا ہونا، کھل جانا، نزدیک  
آنا۔



مزاوت رکھوں گا۔)

حَيْثَانُ شُرْعٌ - مچھلیاں پانی سے منڈکا لے ہوئیں (یعنی جو نظر آ رہی ہیں)۔

الْعَلَامُ وَالْجَارِيَةُ شُرْعٌ - لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔  
مَشْرَعَةٌ - پانی بہنے کا رستہ۔

شُرْفٌ - شرافت میں کسی پر غالب آنا برج بنانا۔  
شُرُوفٌ - اونٹ کا بوڑھا ہونا۔

شَرْفٌ - بلند ہونا دین یا دنیا میں جیسے شَرَاةٌ ہے۔  
تَشْرِيفٌ - بزرگی دینا برج بنانا۔

شَرْفَةٌ - برج اور مکان کا بالائی حصہ جو سب سے اونچا ہو۔  
مُشَارَفَةٌ - مفاخرت بلند ہونا اوپر سے جھانکنا۔ جیسے

اشراف اوپر سے دیکھنا نزدیک ہونا اشفاق کرنا حریص ہونا۔  
تَشْرِيفٌ - شریف ہونا کسی چیز کو شرافت سمجھنا بلند ہونا۔

اِسْتِشْرَافٌ - غلم کرنا کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا اچھی طرح غور کر کے دیکھنا طلب کرنا خواہش کرنا۔

شَارِفٌ - عمر والا بوڑھا اونٹ۔

شَرْفٌ - وہ بزرگی جو باپ دادا کی طرف سے ہو (بعض نے کہا شرف اور مجد تو وہ بزرگی جو آبائی ہو اور حسب اور کرم وہ

بزرگی جو اپنے ذاتی اخلاق اور اوصاف سے حاصل ہو)۔

لَا يَسْتَهْبُ نَهْبَةٌ ذَاتَ شَرْفٍ وَهُوَ مُؤْمِنٌ - کوئی مومن ایسی لوٹ نہ کرے گا جو قدر رکھتی ہو جس کی طرف لوگ آنکھ

اٹھا کر دیکھیں (یعنی قیمتی مال ہو) مطلب یہ ہے کہ مومن کسی کا ایسا مال نہ لوئے گا جو قدر اور قیمت رکھتا ہو اور لوگوں کی نگاہ میں

باوقفت ہو)۔

كَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمِيِّ فَكَانَ إِذَا رَمَى اسْتَشْرَفَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَنْظُرَ إِلَى مَوَاقِعِ نَبِيلِهِ - ابو طلحہ اچھے

تیر انداز تھے وہ جب (جنگ میں) تیر مارتے تو آنحضرت آنکھ اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں پڑتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ استشراف

کا اصلی معنی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ ابرو پر رکھ کر کسی چیز کو دیکھنا جیسے وہ شخص جو دھوپ سے سایہ کرتا ہے اس طرح دیکھتا ہے اور یہ شرف

سے نکلا ہے بمعنی بلندی گویا وہ اوپر سے دیکھتا ہے کیونکہ اوپر

كَانَتِ الْاُيُوبُ شَارِعَةً اِلَى الْمَسْجِدِ - دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوئے تھے (لوگ ان میں ہو کر مسجد میں

آتے) عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَرَعْتُ الْبَابَ اِلَى الطَّرِيقِ - میں نے رستہ کی طرف دروازہ کھول دیا۔

اُحِبُّ الْجَمَالَ حَتَّى فِي شُرْعِ نَعْلِي - میں تو حسن اور خوبصورتی کو (ہر چیز میں) پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے

جوتی کے تے میں بھی۔ اصل میں شُرْعٌ عود کے تانت کو بھی کہتے ہیں۔ تمہ بھی اس تانت کی طرح جوتی پر کھنچا ہوتا ہے اس لیے اس

کو بھی شرع کہتے گئے۔

شِرَاعُ الْاَنْفِ - لمبی ناک والے۔

بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرٌ فِي الْبَحْرِ وَالرِّبْعُ طَيْبَةٌ وَالشِّرَاعُ مَرْفُوعٌ - ایک بار ایسا ہوا ہم سمندر میں جا رہے تھے ہوا موافق تھی پردہ چڑھا ہوا تھا۔

اَنْتُمْ فِيهِ شُرْعٌ - تم سب اس میں برابر ہو (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے)۔

شُرْعَكَ مَا بَلَغَكَ الْمَجِيْلُ - تجھ کو اتنا (توشہ) کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے (یا ایک مثل ہے)۔

فَقُلْتُ شُرْعِي - میں نے کہا اس مجھ کو کافی ہے۔

فَلَشُرْعٌ فِيهِ جَمِيعًا - ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے۔

لَا تَشْرِعُ يَا جَابِرُ - جاہرا اپنی اونٹنی کو پانی میں مت اتار۔ ایک روایت میں لَا تَشْرِعُ ہے یعنی پانی پینے کے رستہ پر مت جا

(مثلاً نہا یا سمندر یا دریا کے کنارے)۔

فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَشْرَعَتْ - آنحضرت اتر پڑے اور آپ کی اونٹنی پانی میں گھس گئی۔

إِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ كَثُرَتْ عَلَيَّ - اسلام کے احکام (فرائض اور سنن اور آداب) بہت ہو گئے۔ (میں سب کا یاد رکھنا

اور بجالانا مشکل سمجھتا ہوں مجھ کو ایک اعلیٰ بات بتلا دیجئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں فرضوں کو چھوڑ دوں گا بلکہ مقصد یہ ہے کہ

فرض ادا کرنے کے بعد سنتوں پر اس کو مقدم رکھوں گا اسی کی

(اس سے برا کام کرنے کے لیے لوگوں کو ابھارتا ہے)۔

فَاسْتَشْرَفَتْ لَهَا النَّاسُ - لوگ حکومت حاصل کرنے کے لیے لپٹے (ہر ایک کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو ملے)۔

لَا تَشْرَفُوا لِلْبَلَاءِ - بلا آنے کا انتظار نہ کرو (اس کی طرف دل نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی پناہ اس سے چاہتے رہو)۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهُ فَخُذْهُ - جو دنیا کا مال تیرے پاس بن توقع اور بن طلب کے آجائے تو اس کو لے لے۔ (وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے اس سے انکار نہ کرے)۔ البتہ طلب اور خواہش اور توقع کے ساتھ دنیا کا مال لینا خوب نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے مکار درویش اور دنیا دار مولوی کیا کرتے ہیں کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر خواہش کر کے ان کی امیدواری اور خوشامد کر کے بڑے بڑے بے چوڑے دعائے لکھ کر ان پر زور ڈال کر ان کو عذاب الہی یا آئندہ آنے والی مصیبت سے ڈرا کر نذریں لیتے ہیں اور تنخواہیں اور جاگیریں اور یومیہ اپنے نام مقرر کراتے ہیں اور بعض جھوٹے فقیر خانقاہوں اور بزرگوں کے عرسوں اور نیازوں اور عودوگل کے نام سے امیروں سے ماہانہ اور سالانہ مقرر کراتے ہیں یہ سب بہانے ہیں سچے فقیروں نے معین تنخواہ تک کبھی قبول نہیں کی اس لیے کہ اس پر بھروسہ ہو جائے گا اور توکل علی اللہ میں جو لازمہ فقیری اور درویشی ہے خلل آئے گا)۔

مَنْ أَخَذَهُ بِشُرَافِ نَفْسِ سَخَانَ كَأَلْدَى يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ - جو شخص طمع اور خواہش اور توقع کے ساتھ دل لگا کر دنیا کا مال لے گا اس کی مثال ایسی ہے جو کھائے پر اس کا پیٹ نہ بھرے (کتنا ہی کھاتا جائے پر سیر نہ ہو اور کھانے کی خواہش کرے۔ سچ فرمایا ہمارے آقا نے - گفت چشم تنگ دنیا دار ریا قاعت پر کند با خاک گور)۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ وَكَمَوْلَاهُ - جو مال بن خواہش اور بن توقع کے آجائے اس کو لے لے اور دولت مند بن جا۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو مال دار کرنا چاہتا ہے)۔ جب تو تیرے بن طلب تیرے پاس دنیا کا مال بھیجتا ہے۔ ایسا مال لے

والے کو نیچے کی چیز خوب دکھائی دیتی ہے)۔

أَمْ نَدَّ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ - ہم کو (قربانی کے جانوروں میں یہ حکم ہوا کہ آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں (یعنی اعضاء سلامت ہوں) بعض نے کہا یہ شرفۃ سے نکلا ہے یعنی اچھا اور عمدہ مال - مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لیے اچھا موٹا تازہ جانور لیں)۔

مَا يُسْرِنِي أَنْ أَهْلَ الْبُلْدِ اسْتَشْرَفُواكَ - (جب حضرت عمرؓ شام کے ملک کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کے استقبال کے لیے نکلے تو ابو عبیدہ نے کہا) میں تو اس سے خوش نہیں ہوں کہ شہر والے آپ کے استقبال کو آئیں (کیونکہ حضرت عمرؓ غریبوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ابو عبیدہ ڈرے کہیں ان کی نگاہ میں حقیر نہ سمجھے جائیں) مگر آپ کے چہرے پر عظمت الہی کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ دیکھ کر سب تھرا گئے (ہیبت حق است ایس از غلظ نیست ہیبت ایس مرد صاحب دلق نیست)۔

مَنْ تَشْرَفَتْ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ - جو شخص فتنوں کو قصد کر کے دیکھے گا (خواہ مجاہد ان کے سامنے جائے گا) تو فتنے بھی اس کو دیکھیں گے (وہ بھی ان میں پڑ جائے گا) (مطلب یہ ہے کہ فتنوں سے الگ رہنا چاہے۔ دور بھاگنا چاہے اسی میں بچاؤ ہے جب ان کے پاس گئے تو احتمال ہے کہ خود بھی ان میں گرفتار ہو جائے۔ بعض نے کہا استشرفت لہ کو اشرف سے ماخوذ کہا یعنی فتنے اس کو ہلاک کر دیں گے۔ کرمانی نے کہا فتنوں سے تمام وہ فسادات مراد ہیں جو اہل اسلام کے آپس میں اختلافات سے پیدا ہوں اور حق اور باطل کی تیز اس میں نہ ہو سکے)۔

تَسْتَشْرِفُهُ - یہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے اس کو بھی شریک کر لیں گے (اس لیے جنگل میں اپنی گائیں اور اونٹوں میں چلا جائے اور فتنوں سے دور رہے اور تلوار کی دھار پر پتھر مار کر توڑ ڈالے تاکہ لڑائی میں جانے کے قابل نہ رہے نہ کسی مسلمان کو مار سکے اگر کوئی نشہ والا اس کو مارنے آجائے تو آنکھ بند کر کے شہید ہو جائے وہ اپنا اور اس کا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا)۔

اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ - شیطان اس کو گھورنے لگتا ہے

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

دیکھئے ایسا نہ ہو کوئی تیر آپ کے لگ جائے۔  
 كَانَ إِذَا رُمِيَ تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ - ابوطلحہ جب تیر  
 مارتے تو آپ سر اٹھا کر دیکھتے (کہ تیر کسی کا فرکوں گا یا نہیں)۔  
 حَتَّى إِذَا شَارَفْتُ انْقِصَاءَ عِبْدَتِهَا - جب اس کی  
 عدت گزرنے کو ہوئی (یعنی عدت گزرنے کا زمانہ نزدیک  
 آپہنچا)۔

وَإِذَا آمَامَ ذَلِكَ نَافَةَ عَجْفَاءَ شَارَفَ - ناگاہ کیا دیکھتے  
 ہیں اس کے آگے ایک دہلی بوڑھی اونٹنی ہے۔

أَلَا يَا حَمَزُ لِلشَّرْفِ النِّوَاءِ وَهِنَّ مُعَقَّلَاتٌ  
 بِالْانْقِصَاءِ - حمزہ اٹھو یہ عمروالی موٹی اونٹنیاں جو مکان کے صحن میں  
 بندھی ہیں (ان کو کٹاؤ اور ان کا گوشت بھون کر لاؤ ہم کو  
 کھلاؤ)۔ ایک روایت میں ذال شرف النواء ہے یعنی اونچی  
 موٹی اونٹنیاں۔

تَخْرُجُ بِكُمْ الشُّرْفُ الْجُونُ - تم میں بوڑھی کالی  
 اونٹنیاں نکلیں گی (صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بوڑھی کالی  
 اونٹنیوں سے کیا مراد ہے فرمایا فتنے کالی رات کے حصوں کی طرح  
 (ایک فتنہ دوسرے فتنے سے بدتر فتنوں کو ان کی درازی اور اتصال  
 میں کالی بوڑھی اونٹنیوں سے تشبیہ دی۔ نہایت میں ہے کہ شرف  
 بکسوں راء اس حدیث میں مروی ہے اور فاعل کی جمع اس وزن پر  
 کم آتی ہے جیسے بَاوِلٌ اور بُزْلٌ - البتہ معتل العین اجوف میں یہ  
 جمع بہت آئی ہے جیسے عَانِدٌ اور عَوْدٌ ہے۔ ایک روایت میں  
 الشُّرْفُ الْجُوفُ ہے قاف سے اس کے معنی آگے مذکور ہوں  
 گے۔)

كَانَ لِي شَارَفٌ فَاصَّبْتُ شَارِفًا - میرے پاس ایک  
 پوری عمر کی اونٹنی تھی پھر ایک اور پوری عمر کی اونٹنی مجھ کو مل گئی (یہ  
 حضرت علیؑ نے فرمایا)۔

يَسْكُنُ مَنَارِقَ الشَّامِ - شام کے شہروں کے پاس جو  
 گاؤں ہیں ان میں رہے گا۔ بعض نے کہا مشارف وہ گاؤں جو  
 بلاد الریف اور جزیرہ عرب کے درمیان ہیں۔

يُوشِكُ أَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَ شَرَاظٍ وَأَرْضٍ  
 كَذَا جَمَاءٌ وَلَا ذَاتُ قَرْنٍ - وہ زمانہ قریب ہے جب شراف

لینا اس کے نہ لینے سے افضل ہے۔ محبوب کی مراد اپنی مراد پر مقدم  
 یہی بزرگوں کی طریق ہے اگر خود محتاج نہ ہو تو ایسا مال لے کر  
 محتاجوں کو تقسیم کر دے اس میں پھیر دینے سے زیادہ ثواب ہے  
 دوسرے یہ کہ ایسا مال نہ لینے میں ایک طرح کا استغنا اور تکبر پایا  
 جاتا ہے اور یہ امر پروردگار کو بہت ناپسند ہے ہم کتنے ہی مال دار  
 ہو جائیں پر اپنے مالک کے بھیک منگنے اور محتاج رہیں گے اور جو  
 چیز وہ بھیجے گا اس کو اپنا فخر سمجھ کر بڑی خوشی سے لے لیں گے۔ یہ  
 امر اس صورت میں ہے جب اس مال کے حلال ہونے کا یقین ہو  
 اگر اس کے حلال ہونے میں شبہ ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر  
 امرا اور سلاطین کے اموال ہیں جو ظلم سے خلافت شریعت جمع کیے  
 جاتے ہیں یا حرام ہونے کا یقین ہو مثلاً سود یا رشوت کا پیشہ ہو تو  
 اس کا پھیر دینا لازم ہے۔ مرزا مظہر جان جانا نے جو ہمارے  
 مرشدوں میں سے ہیں غازی الدین خاں فیروز جنگ کا ایک  
 لاکھ روپیہ جس کو وہ طریق نذر لائے تھے سب کا سب پھیر دیا۔  
 ایک روپیہ بھی اس میں قبول نہیں کیا اسی روز شام کو ایک غریب  
 شخص آ کر آپ کا مرید ہوا اور چار آنے کا خوردہ بطور نذر پیش  
 کیا۔ آپ نے بڑی خوشی سے وہ سب خوردہ لے کر اپنی جیب  
 میں ڈال لیا۔ یہ ہے سچی فقیری اور درویشی ایک مرید نے عرض کیا  
 حضرت اس میں کیا راز ہے۔ لاکھ روپے میں سے تو آپ نے  
 ایک روپیہ بھی نہیں لیا سب واپس کر دیئے اور یہ چار آنے کے  
 پیسے آپ نے کس خوشی کے ساتھ سب کے سب لے لیے ایک  
 پیسہ تک نہ چھوڑا۔ فرمایا جب میں نے لاکھ روپے واپس کر دیئے تو  
 شیطان لعین نے میرے دل میں دوسو ڈالا کہ تو بڑا کامل اور بے  
 طمع فقیر ہے اور تیری شان لوگوں کی نظر میں بہت بڑی ہے کہ لاکھ  
 روپے واپس کر دیئے۔ میں نے اپنے تئیں ذلیل کرنے کے لیے  
 اور شیطان کا دوسو باطل کرنے کے لیے یہ چار آنے کا خوردہ  
 سب لوگوں کے سامنے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تاکہ لوگ  
 مجھ کو شان والا مستغنی اور بے طمع فقیر نہ سمجھیں۔ غرض یہ ہے کہ جس  
 امر سے نفس میں استکبار اور غرور توڑنا لازماً درویشی اور فقیری ہے  
 اور ساری فقیری کا خلاصہ اور جوہر نفس شکنی ہے۔

لَا تَشَرَّفْ بِصَيْبِكَ سَهْمٌ - آپ اوپر سر اٹھا کر نہ

حالانکہ وہ حدیث کے حافظ تھے) انہوں نے کہا وہ میری تحقیر کرتے تھے میں اور ابراہیم نخعی دونوں مل کر ان کے پاس جایا کرتے وہ کیا کرتے ابراہیم کو تو مرحبا کہتے (بڑے اکرام و تعظیم سے بٹھاتے) اور مجھ کو کہتے ارے غلام وہاں بیٹھ جا پھر یہ شعر پڑھتے۔ لا نرفع العبد اخیر تک یعنی ہم غلام کا مرتبہ جیسا رسم رواج ہے اس سے بڑھائیں گے نہیں جب تک ہمارے ملک میں کوئی شریف باقی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ شَرَفٌ قَوْمِهِ وَ كَرَمُهُمْ - وہ اپنی قوم کا شریف اور عزت دار ہے۔

مُشْرِفٌ الْوُجُتَيْنِ - پھولے گال والا ایسا آدمی اکثر مناقق اور مکار ہوتا ہے۔)

فَمَا أَشْرَفَ لَهُمْ أَحَدٌ - کوئی ان کے سامنے نہیں نکلا۔

وَأَشْرَفَ عَلَيَّ أُطَمٌ - ایک برج پر چڑھ گیا (اونچے مکان پر)۔

يُكَبِّرُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ - ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی کرتے ہیں (کبیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عجیب مخلوقات دیکھ کر)۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوِيئَةٌ - جو اونچی قبر دیکھے اس کو زمین برابر کر دے (جمع البحار میں ہے اونچی قبر وہ ہے جس پر پتھر وغیرہ سے عمارت بنی ہو یا گنبد اور یہ سب منع ہے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور اونچی سے یہ مراد نہیں ہے جو شان کے لئے کسی قدر زمین سے بلند کر دی جاتی ہے یا کنکر یا پتھر سے تاکہ قبر معلوم ہو۔ اور اگلے لوگوں نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت کا بنانا درست رکھتا ہے تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں۔

مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو حضرت علیؑ کو اس طرح حضرت علیؑ نے ابوالہیاج کو قبروں کے برابر کر دینے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں نہ مسلمانوں کی کیونکہ مسلمانوں کی قبریں اس زمانہ میں سنت کے موافق ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ ہوں گی۔ اب اس حدیث کی رو سے ایک جماعت علماء نے عموماً قبروں کا بلند بنانا اور اس پر عمارت یا چوکنڈی یا گنبد تیار کرنا منع

اور فلانی سرزمین کے درمیان کوئی بے سیگ والا جانور نہ رہے گا نہ سیگ والا۔ شرف ایک مقام کا نام ہے۔ بعض نے کہا ایک پانی کا جو بنی اسد قبیلے کا ہے۔

إِنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفِ وَالْوَبْدَةَ - حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو محفوظ چراگاہ مقرر کیا تھا۔ ایک روایت میں سرف ہے سین مہملہ اور کسرہ راء سے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

مَا أَحْبَبُّ أَنْ أَنْفُخَ فِي الصَّلَاةِ وَإِنِّي لِي مَمْرٌ الشَّرَفِ - میں نماز میں پھونکنا پسند نہیں کرتا جو مجھ کو شرف کا سارا راستہ مل جائے۔

فَأَسْتَنْتُ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ - وہ ایک دوڑ یا دو دوڑ بھاگ جائے (بعض نے کہا شرفا اور شرفین پڑھا ہے ترجمہ وہی ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ ایک چڑھائی پر چڑھ جائے یا دو پر)

فَسَمِعِي لَهَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَشِينًا - ایک دوڑ تک دوڑے لیکن کچھ نہیں دیکھا۔

أَمْرًا أَنْ نَبِيَّ الْمَدَائِنِ شَرَفًا وَالْمَسَاجِدَ جُمًّا - ہم کو یہ حکم ہوا کہ شہروں کو بلند بنائیں یعنی مکانوں میں اونچے اونچے بالا خانے اور برج رکھیں اور مسجدوں کو سادہ بنائیں (بن برجوں کے کیونکہ مسجدوں میں اونچے چڑھنے کی ضرورت نہیں)۔

وَسُقُوطُ شُرُفَاتِهَا - اس کے برج گر جانا یہ جمع ہے شُرُفَةٍ کی بعض نے شرفا تھا۔ بعض نے شرفا تھا پڑھا ہے۔

سُئِلْتُ عَنِ الْخِمَارِ يُصْبَحُ بِالشَّرَفِ فَلَمْ تَرِيهِ بَأْسًا - حضرت عائشہ سے پوچھا اگر اونٹنی شرف میں رکھیں انہوں نے کہا کچھ تباہت نہیں (شرف ایک درخت ہے جس میں سے سرخ رنگ لکھتا ہے)۔

قِيلَ لِلْأَعْمَشِ لَمْ تَسْتَكْبِرْ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَقَالَ كَانَ يَحْتَقِرُنِي كُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ فَيُرْجَبُ بِهِ وَيَقُولُ لِي أَفْعَدْتُكُمْ أَيُّهَا الْعَبْدُ ثُمَّ يَقُولُ لَا تَرْفَعِ الْعَبْدَ فَوْقَ سُنْبِهِ مَا دَامَ فِينَا بَارِئُ شَرَفٍ - أعْمَش (جو حدیث کے بڑے امام ہیں) ان سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے تم عامر شعبی سے بہت روایت نہیں کرتے (یعنی ان کی بہت حدیثیں نقل نہیں کرتے

## اَضْرَافُ شَرَفِ قُرْآنِ مَنَ وَ عَ كِی ے لِحَاثُ الشَّرِيفِ

بچارے دوسرے اعضا تکلیف اٹھاتے ہیں)۔

إِذَا آتَاكُمْ شَرِيفٌ قَوْمٌ فَكُونُوا لَهُمْ - تمہارے پاس جب کسی قوم کا کوئی شریف (عزت والا شخص) آئے تو اس کی عزت کرو (لوگوں نے پوچھا عزت والا کون ہے فرمایا مالدار میں ان کہا حسیب کون ہے فرمایا جو نیک کام کرتا ہو۔ شریف کی جمع شرفاء ہے اور اشراف)۔

أَسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ - شیطان اس کو تکتا رہا ہے۔

فَتَشْرَفَ النَّاسُ لِدَلِكْ - (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کیا میں تجھ نہ دوں تجھ کو عنایت نہ کروں یہ سنتے ہی) لوگوں نے سر اٹھایا (تاکے لگے کہ آنحضرتؐ ان کو کیا دیتے ہیں)۔

شَرْقٌ - کان چیرنا چننا طلوع ہونا جیسے شروق ہے۔

شَرْقٌ - کان چرا ہونا، تھوک گلے میں اٹک جانا، اچھا ہونا، سرخ ہونا، روشنی کم ہونا، ڈوبنے کے نزدیک ہونا۔

تَشْرِيقٌ - پورب کی طرف جانا جیسے تغریب بچھم کی طرف جانا۔

إِشْرَاقٌ - طلوع ہونا، روشن ہونا، چمکنا۔

إِنْشِرَاقٌ - پھٹ جانا۔

شَارِقٌ - سورج، پوربی جانب کسی چیز کا جیسے غارب چھمی جانب۔

أَيَّامُ التَّشْرِيقِ - گیارہویں، بارہویں، تیرہویں، ذی الحجہ کیونکہ ان دنوں میں عرب لوگ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں سکھایا کرتے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ قربانی کے جانور اس وقت تک نہیں کاٹے جاتے جب تک سورج طلوع نہ ہوگا۔

كَأَنَّا يَقُولُونَ أَنْشُرِقِ نَبِيرٌ كَيْمًا نَبِيرٌ - (مشرک لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے ارے شیر جلدی چمک جانا کہ ہم لوٹ جائیں (یعنی منیٰ کو قربانی کرنے کے لئے۔ شیر ایک بڑا پہاڑ ہے مزدلفہ میں)۔

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ التَّشْرِيقِ فَلْيَعِدْ - جو شخص سورج نکلنے سے (عبید کی نماز پڑھنے سے) پہلے ذبح کر لے اس کی قربانی درست نہیں ہوئی وہ دوسری قربانی کرے۔

رکھا ہے اور بعض نے مشہور بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر ان کو جائز رکھا ہے جیسے اوپر مجمع البحار سے منقول ہوا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جن بزرگوں یا عالموں کی قبروں پر ایسی عمارتیں بن گئی ہیں ان کا گردینا اور ڈھادینا ضرور ہے یا نہیں۔

بعض نے کہا ضرور ہے، بعض نے کہا جائز ہے بعض نے کہا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں ان بزرگوں کی تحقیر اور تذلیل ہوتی ہے۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر عوام وہاں جا کر شرک کے کام کرتے ہوں مثلاً نذریں چڑھانا، مرادیں، منقین مانگنا، عرضیاں لگانا، سجدہ اور رکوع کرنا تب تو اس کا گردینا مناسب ہے کیونکہ ان کے رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی توہین ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کی توہین کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر شرک کے کام وہاں نہ ہوتے ہوں تب ان کا گردینا مناسب نہیں ہے بلکہ عوام کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سنت کے موافق ان کی زیارت کیا کریں۔ اور جو امر جائز نہیں ہے جیسے طواف کرنا، بوسہ لینا، اس پر چراغاں کرنا، روشنی کرنا، میلا لگانا اس سے باز ہیں)۔

نَمُ اللَّذِي إِذَا أَسْرَفَ عَلَيَّ طَمَعٌ تَوَكَّهْ لِلَّهِ - پھر وہ شخص ہے کہ جب اس کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہوگی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس خواہش کو چوڑ دے (اس پر عمل نہ کرے)۔

وَأَسْرَفَ اللِّسَانِ فِيهَا كَوْ قَوْعِ السَّيْفِ - اس نفع میں زبان چلنا ایسا ہے جیسے تلوار پر پڑھنا۔

فَلَمَّا أَسْرَفُوا عَلَى الرَّأهِبِ - جب اس راہب کے پاس پینچے (یعنی بحیرہ راہب پاس جو بصری میں رہتا تھا)۔

مَشْرِيفِي - تلوار جو مشارف کی بنی ہوئی ہو۔

مَشَارِفُ الْأَرْضِ - زمین کے بلند حصے۔

كَأَنَّ يُكْبِرُ عَلَيَّ كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْأَرْضِ - آنحضرتؐ زمین کے ہر بلند ٹکڑے پر تکبیر کہتے۔

لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرِفُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلِّ مَسَاحٍ - آدمی کی زبان ہر صبح کو اس کے سب اعضا کو تکتی ہے (زان سے پوچھتی ہے تم کیسے ہو وہ کہتے ہیں ہم خیریت سے ہیں بشرطیکہ تو نہ ہو) کیونکہ تو ہی ہم کو بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالتی ہے۔ بری بات تو زبان سے نکالتی ہے لیکن اس کی شامت سے



## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَحَائِمُ الْحَرِيصِيْنَ

كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ لِي السُّجُودِ وَهُمَا مُتَلَفِّتَانِ قَدْ شَرِقَ بَيْنَهُمَا الدَّمُ- آپ سجدے میں پانے دونوں ہاتھ باہر نکالتے ان کے بیچ میں کشادگی رکھتے ان پر خون کی سرخی ظاہر ہو جاتی۔

رَأَيْتُ ابْنَيْنِ لِسَالِمٍ عَلَيْهِمَا نَبَاتٌ مُشْرِقَةٌ- میں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر کے دو بیٹوں کو دیکھا وہ لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ یہ شَرِقُ الشَّيْءِ سے نکلا ہے یعنی وہ چیز بہت سرخ ہوگئی۔

أَشْرَقْتُهُ بِالصَّبِغِ- میں نے اس کو خوب ڈھڈھا تا سرخ کر دیا (یا خوب تیز رنگا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَكُمْ عَيْنٌ آخَرَ لَمْ شَرِقَتْ بِالِدَّمِ وَلَمَّا يَذْهَبُ صَدُوقُهَا- امام شمس سے پوچھا گیا ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ پر طمانچہ مارا اس میں خون بھر گیا لیکن آنکھ اندھی نہیں ہوئی (بینائی باقی رہی) تو کیا حکم ہے۔ انہوں نے جواب میں ایک شعر پڑھا اس کا حاصل یہ ہے کہ ابھی کوئی حکم نہ دیں گے بلکہ دیکھیں گے نتیجہ کیا ہوتا ہے اگر آنکھ کی بصارت جاتی رہی تب تو آنکھ کی پوری دیت دینا ہوگی)۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ- مشرق کا مالک۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ- دونوں مشرقوں کا مالک۔

(ایک مشرق تو وہ جہاں سے جاڑے میں سورج نکلتا ہے دوسرے وہ مشرق جہاں سے گرمی میں نکلتا ہے۔ بعض نے کہا مشرقین اور مغربین دونوں کو پورب اور چچتم پر اطلاق کیا گیا ہے مگر اس آیت میں ”رب المشرقین ورب المغربین“ یہ معنی مراد نہیں ہے)۔

رَبُّ الْمَشَارِقِ- تمام مشرقوں کا مالک۔ (ہردن سورج افق کے ایک نئے نقطے پر سے نکلتا ہے یا ہرستارہ ایک ایک مقام پر سے)۔

بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ- ان میں اتنا فاصلہ ہے جتنا پورب اور چچتم میں ہے۔ مشرق اور مغرب کو تغلیبا مشرقین اور مغربین کہتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین۔

مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ- پورب اور چچتم

تھوڑا وقت ہے اس ٹھسکے کے بعد ہی جان نکل جاتی ہے کیونکہ سب اعضا سے جان نکل کر اخیر میں گلے میں آ کر نکلتی ہے)۔

إِنَّهُ قَرَأَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا آتَى عَلِيَّ ذِكْرَ عَيْسَى وَآمِهِ أَخَذَتْهُ شُرَاقَةٌ فَرَمَحَتْ- آنحضرت نے نماز میں سورہ مومنون پڑھنا شروع کی جب حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو ٹھکاکا (گلے میں بلم ایک گیا یا آنسو آئے) آپ نے رکو ع کر دیا۔

الْحَرَقُ وَالشَّرِقُ شَهَادَةٌ- آگ میں جل جانا یا پانی میں ڈوب کر مر جانا (مومنوں کے واسطے) شہادت ہے (ان کو شہید کا ثواب ملے گا)۔

لَا تَأْكُلُ الشَّرِيقَةَ فَإِنَّهَا ذَبِيحَةُ الشَّيْطَانِ- جو جانور گھٹ کر مرے اس کو مت کھاؤ شیطاں کا ذبیحہ ہے۔

اصْطَلَحُوا عَلِيَّ أَنْ يُعَصِّبُوهُ فَشَرِقَ بِذَلِكَ- مدینہ کے لوگوں کی (آنحضرت کی شریف آوری سے پہلے) یہ صلاح تھی کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) پر بادشاہی کا تاج رکھیں اس کو سردار بنائیں اس لئے اس کو ٹھکاکا ہو گیا (وہ آنحضرت کی سرداری پر خوش نہیں ہوا گویا اس کے گلے میں یہ امر پھنس گیا)۔

فَلَمَّا آتَى اللَّهُ ذَلِكَ شَرِقَ بِهِ- اللہ تعالیٰ نے جب اس کو (یعنی عبد اللہ بن ابی کی سرداری کو ناپائیدار کیا) (آنحضرت کو مدینہ میں پہنچا دیا) تو اس کے گلے میں جیسے نوالہ ایک گیا (لگا جلنے اور حد کرنے)۔

يُشْرِقُ صَدْرُ اللَّعِينِ- ملعون کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔  
يُشْرِقُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ- مومن کا دل روشن ہو جاتا ہے۔  
یہ اشراق سے نکلا ہے یعنی روشن ہوتا۔

نَهَى أَنْ يُصَلِّحِي بِشَرَفَاءِ- آنحضرت نے کان پھٹے ہوئے جانور کو قربانی کرنے سے منع فرمایا (یعنی جس کا کان بیچ میں سے چر کر دو ہو گئے ہوں)۔

شُرَاقَةٌ- کان کا پھٹنا ہوتا۔  
وَلَا هِيَ بِفَيْصِيٍّ فَشَرِقُ عُرْوُوقُهَا- نہ اس کا پیشاب پانکھانہ بند ہو کر اس کی رگیں خون سے بھر گئی ہوں (یہ اونٹ میں ایک بیماری ہوتی ہے)۔



اَشْرَاكَ - شَرِيكَ كَرْنَا تَسْمُرًا لَنَا -

اَلْكَشْرُكَ فِى اَمْتِى اَخْفِى مِنْ ذَبِيبِ النَّمْلِ - شَرِكٌ لِعْنِى رِياكارِى، حَسَّ سَ لَوگوں كُو دِكھلانا اِپنا مَعْتَقِدَ كَرانا مَنظور هُوَ مِىرِى اَمْتِ مِىں چِىونِى كِى چال سَ سَ بھِى زِيا دَ پو شِيدَ هَے -

وَلَا يُشْرِكُ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا - اس آیت مِىں بھِى شَرِكُ سَ مَرادِ رِيا هَے كَعْنِى رُردِ رُو دِگارِى كِى عِبادَتِ مِىں كِسى كُو شَرِكِ نَہ كَرِے - مَطْلَبِ يَہ هَے كَہ عِبادَتِ خالِصَ خِدا يَہِى كِى رِضا مَندِى كَے لَئِے كَرِے نَہ كِسى كُو دِكھلانا يَ اِبتلا نَے يا شِهرتِ كِى غَرَضِ سَ (عَرَبِ لَوگُ كَہتَے هِىں -

اَشْرُكْتُهُ فِى الْاُمُو - مِىں اس كَامِ مِىں اس كَا شَرِكِ تَھا -)

اَشْرُكْتُهَ شِرْكَةً - اس كَا شَرِكِ هُو جاتا هُوں - اس مِىں شِرْكَةً - شَرِكِ هَے -

شَارِكْتُهُ - مِىں اس كَا شَرِكِ هُو گِيا -  
اَشْرَكَ بِاللّٰهِ - اس نَے اللّٰه كَے سَا تَھ شَرِكِ كِيا -  
فَهُوَ مُشْرِكٌ - دَہ شَرِكِ هَے لِعْنِى اللّٰه كَا سَا جَھِى دُوسرَے كُو بِناتا هَے اور شَرِكِ كُفَرُ كُو بھِى كَہتَے هِىں -

مُتَرَجِمُ كَہتا هَے كَہ كُفَرُ عَامِ هَے اور شَرِكِ خالِصَ هَے مِثْلاً اِيكِ فَخْصِ اللّٰهِ كُو تَوحيدِ كَرتا هَے مَگر بَغيرِ بَرُوں كُو نَہِىں كُو نَہِىں يا مَانتا يا شَرِيعَتِ كَے كِسى اِجماعِى تَقطِعى بات كَا اِنكارِ كَرتا هَے مِثْلاً سُو دُو كُو جازِ كَہتا هَے يا حَديثِ شَرِيفِ كُو قَابلِ اِعتبارِ اور اِعمالِ نَہِىں جانتا تُو دَہ كَا فَرِ هَے پَر شَرِكِ نَہِىں هَے اور ہر شَرِكِ كَا فَرِ هَے اور كَہِى شَرِكِ كَا اِطلاقِ كُفَرِ پَر بھِى هوتا هَے -

اَلطَّيْرَةُ شِرْكٌ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَذْهَبُهُ بِالنَّوْجِى - بَد فالى لِينا اِبْرَاشِگون لِينا شَرِكِ هَے (لِعْنِى چِيونَا شَرِكِ هَے حَسَّ سَ آدِى كَا فَرِ نَہِىں هوتا) لَكِن اللّٰه تَعَالَى اس كُو تَوَكَّلِ كِى وَجِہ سَ دُورِ كَر دِيتا هَے (جس آدِى كُو اللّٰه پَر بَھَرِ وسَا هوتا هَے اور نَفْعَ و ضررِ سب اس كِى تَقْدِيرِ سَ جاتا هَے دَہ بَد فالى نَہِىں لِينتا بَلْكَ اس كُو لَعُو جانتا هَے - نَہا يَہ مِىں هَے كَہ بَد فالى گِناہ هَے لَكِن كُفَرِ نَہِىں هَے اَر كُفَرِ هُو تُو تَوَكَّلِ سَ كِيونَ كَر جاتِى بَلْكَ تَجدِيدِ اِيمانِ كِى ضرورتِ پڑتِى -)

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ - جس نَے خِدا كَے سِوا

كَے دَر مِيانِ قَلْبِ هَے (لِعْنِى دِكھن كِى طَرَفِ يَہ مِدينَہ والوں كَے لَئِے فَر مِيا كِيونَ كَہ مِدينَہ سَ مَکہ جَانِبِ جَنُوبِ و اِقعِ هَے - بَعْضُ نَے كَہا يَہ اس فَخْصِ كَے لَئِے جس كُو قَلْبِ يَہ فَخْصِ مَعْلُومَ نَہ هُو سَا - اس نَے سوچِ كَر اِيكِ طَرَفِ نَمازِ پڑھ لِى پَھر نَمازِ كَے بَعْدِ مَعْلُومَ هُوا كَہ و ہ سَمْتِ قَلْبِ كِى نَہ تَھِى تُو اب اس كَا نَمازِ كَا دَہرانا ضرور نَہِىں كِيونَ كَہ اِيسَے فَخْصِ كَے حَقِ مِىں پُوربِ اور بَچَتمُ كَے دَر مِيانِ سب قَلْبِ هَے جَدھ رُوہ سوچِ كَر نَمازِ پڑھ لَے گا اس كِى نَمازِ هُو جائَے گِى -)

وَقْتُ لَأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقُ - مَشْرِقِ والوں كَا مِيقَاتِ آ پ نَے تَئِيقِ مَقَرُ فَر مِيا (و ہاں سَ ان كُو اِحرامِ باندھنا چاہئے) -

حَمَلْتُ بِهِ اُمَّهُ فِى اَيَّامِ التَّشْرِيقِ عِنْدَ الْجُمُوعَةِ الْمَوْسُطَى - آ خَضْرَتِ كِى وَالدَہ كُو آ پ كَا حَمَلِ اِيامِ تَشْرِيقِ مِىں هُوا - جَمْرَ و سَطِى كَے پاس (اِيامِ تَشْرِيقِ سَ يِہاں شَرِعى اِيامِ تَشْرِيقِ مَرادِ نَہِىں هِىں كِيونَ كَہ وِلا دَتِ با سَعادَتِ آ پ كِى ۱۲ رَجَبِ الاوّل كُو عَامِ الفِيلِ مِىں هُو تِى پس اِگر اِيامِ تَشْرِيقِ سَ ذُو الحِجْجَہ كَے ۱۱-۱۲-۱۳ تَارِخِىں مَرادِ هُوں تُو حَمَلِ كِى مَدَتِ صَرَفِ تِینِ ماہِ رَہتِى هَے -)

اِلَّا سَلَامٌ مَشْرِقُ الْمَنَارِ - اسَلامِ مِینارِ كِى چِكِ هَے (مِینارِ سَ مَرادِ نِيكِ عَمَلِ هَے لِعْنِى كُو تِى نِيكِ عَمَلِ بَغيرِ اسَلامِ كَے چِكِ و اِراور قُولِ نَہِىں هوتا) -

مَشْرُوقَةٌ - دَھوپِ مِىں مِیضَہ كَا مَقام -  
اَنَا ضَامِنٌ لِمَنْ يُرِيدُ السَّفَرَ مَعْتَمًا تَحْتَ حَنَكِهِ  
ثَلَاثًا لَا يُصِيبُهُ الشَّرْقُ وَالغَوْقُ وَالْحَرَقُ - جو فَخْصِ سَفرِ مِىں جاتَے دَقتِ اِپنَے جِزُءِ كَے نِچَے تِینِ بارِ عَامَہ كَا پَھيرِ كَر لَے مِىں اس كَا ضامِنِ هُوں و ہ نَہ پانى مِىں اِچھو كَر ے گا نَہ ڈوبے گا نَہ جَلِے گا -

اَشْرَقَ وَجْهَهُ - اس كَا چَہرَہ چِمكَنے لَگا -  
شَرِكٌ - تَسْمُرُوثِ جانا -

شِرْكٌ اور شِرْكَةٌ اور شُرْكَةٌ - شَرِكِ هونا -  
تَشْرِيكٌ - تَسْمُرًا لَنَا -  
مُشَارِكَةٌ - شَرِكَتِ كَرنا -



یا نہر یا چشمہ کا پانی لینے سے کسی کو روکے یا اس پر قیمت لگائے یا اس کو محفوظ کر لے۔ ہمارے زمانہ کے حاکموں نے جنگل کی گھاس اور لکڑی اور بھی محصور کر لیا ہے اور عام خلقت کو بلا قیمت ان سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے۔ یہ شریعت اسلامی کے برخلاف ہے نہایہ میں ہے کہ بعض نے ہر ایک پانی کی بیع ناجائز رکھی ہے خواہ وہ کنوے ہی کا ہو اور کہا ہے کہ پانی کسی کی ملکیت نہیں ہوتا لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ (مکہ اور مدینہ میں بیٹھے پانی کی خرید و فروخت بلا تکبیر جاری ہے) بعض نے کہا آگ میں شریک ہونا اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسرے کی آگ سے اپنی لکڑی یا کوئلہ یا پانا چراغ سلگا لے یا دوسرے کے چراغ سے روشنی لے یہ بلا اتفاق جائز ہے لیکن دوسرے کی آگ سے ایک انگارہ بلا اجازت اٹھا لینا یہ جائز نہیں ہے بعض نے کہا آگ سے پتھر کا کوئلہ مراد ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور لکڑی کی طرح جلایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالتے ہیں)۔

لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ إِلَّا شَرِيكَ هُوَ لَكَ تَمَلِكُهُ وَمَا مَلَكَ - (جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ یوں لیبیک کہا کرتے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک سا جی نہیں ہے مگر وہ سا جی جو تیرا ہی ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کی سب چیزوں کا جو اس کے ملک میں ہیں) کعبت بتوں کو خدا کا شریک اور سا جی سمجھتے اور پھر یہ بھی اعتقاد رکھتے کہ خدا ان کا بھی مالک ہے غرض آسمان اور زمین سب کا خالق اور مالک خدا ہی کو سمجھتے پر اس کی عبادت اور پوجا میں اس کے بعض بندوں کو بھی شریک کرتے اور کارخانہ خدائی میں ان کو بھی ذخیل اور متصرف سمجھتے اس لئے مشرک قرار پائے)۔

صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَتَمَنَّانَ الْفَيْءُ بِقَدْرِ الشَّرِّ الْك - آنحضرت ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے جب سایہ جوتی کے تمہ برابر ہو گیا (یہ مکہ معظمہ کا ذکر ہے جو خط استوا سے قریب ہے وہاں لہجے سے لہجے میں دن آفتاب سر پر آ جاتا ہے اور اس کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تو جب ذرا سا جی سایہ پڑا معلوم ہوا کہ سورج ڈھل گیا دوسرے ملکوں میں جو خط استوا سے شمال یا جنوب کی طرف بہتے ہوئے ہیں وہاں ٹھیک دوپہر کو بھی

اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا (یہاں بھی وہی چھوٹی شرک مراد ہے جو کفر نہیں ہے)۔

مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائَهُ فَيُعْبِدُ - جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً ایک غلام میں دو آدمی شریک ہوں اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصے کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہوگی اگر وہ محتاج ہو تو وہ غلام مکاتب کی طرح ہوگا۔ محنت مزدوری کر کے اپنے آدمی سے حصے کی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے)۔

إِنَّهُ أَجْزَابُ بَيْنَ أَهْلِ الْيَمِينِ الشَّرْكَ - معاذ ابن جبل نے یمن کے لوگوں میں شرک کو جائز رکھا (یعنی بٹائی کو جس کو مزارعت بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین کا مالک کسی کو مزارعت کے لئے اپنی زمین دے اور پیداوار کا ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرا لے)۔

إِنَّ شِرْكَ الْأَرْضِ جَائِزٌ - زمین میں بٹائی کرنا درست ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور شرک سے (یعنی شرک کے دوسرے میرے دل میں ڈالنے سے)۔ ایک روایت میں وَشَرِّهِ ہے یعنی شیطان کے جالوں سے یہ جمع ہے شَرِّهِ کی بمعنی جال اور پھندہ)۔

كَالطَّيْرِ الْحَدِيدِ يَرَى أَنَّ لَهُ فِي كُلِّ طَرَبٍ شَرًّا - ہوشیار پرندے کی طرح وہ ہر راستہ میں یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پھانسنے کے لئے جال لگا ہوگا (ایسا نہ ہو میں اس میں پھنس جاؤں تو بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ چلتا پھرتا ہے)۔

النَّاسُ شُرَكَاءُ فَيُثَلِّبُ الْمَاءَ وَالْحَايَةَ وَالنَّارَ - سب آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ میں (پانی سے مراد بارش اور چشموں اور نہروں کا پانی ہے جس کا کوئی خاص مالک نہیں ہے اور گھاس سے وہ گھاس جنگل کی مراد ہے جو کسی کی ملک نہ ہو اور آگ سے جنگل کی لکڑی مراد ہے جس کو جلا کر لوگ کھانا پکاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں ہر ایک شخص حق دار ہے کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ جنگل کی گھاس یا لکڑی

## عَلَامَاتُ الْفُرْقَانِ

مال میں سے ضیافت کرے تو اس کا کھانا بالاتفاق ناجائز ہے اسی طرح کہانت اور فال کی آمدنی۔

بَقْرَةَ أَوْ شَاةٍ أَوْ ذِبْحًا (قربانی میں) ایک گائے ہو یا ایک بکری یا شترت ہو (گائے یا اونٹ میں سات آدمی مل کر ایک گائے یا ایک اونٹ سب کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں)۔

وَسَرِّحْتُهُ فِي مَالِهِ حَتَّىٰ فِي الْعُقُوقِ - میں اس کے مال میں اس کا شریک تھا یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی۔

ایک روایت میں اَشْرَحْتُهُ ہے۔ میں نے اس کو شریک کر لیا۔

لَا أَخَافُ أَنْ تُشْرِكُوا - مجھ کو اپنے بعد یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک بن جاؤ (جیسے پہلے تھے یعنی ساری امت مشرک ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا۔ اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ عرب کے بعض قبیلے آنحضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)۔

وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ - چشمہ جو تکی کے تسمہ برابر تھا (یعنی بہت تھوڑا پانی اس میں تھا)۔

وَأَحَبُّ مَنْ شَرَّحْتَنِي فِيهِ أُخْتِي - آپ کی زوجیت اور مصاحبت میں اگر میری بہن میری شریک ہو تو غیروں کے شریک ہونے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

إِلَّا شَرَّحْتُمْ فِي الْأَجْرِ - وہ ثواب میں تمہارے شریک ہوں گے۔

وَأَشْرِكْتُ فِي هَذِهِ - آنحضرت نے حضرت علیؑ کو اپنی ہدی (قربانی) میں شریک کر لیا۔

يَوْمَ مَا عِيتِدَ لِلْمُشْرِكِينَ - مشرکوں کے عید کے دن (یہود اور نصاریٰ مراد ہیں ان کو مشرک اس لیے کہا کہ یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں)۔

وَالْمُشْرِكُونَ عِبَادَةُ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودُ - مشرک بت پرستوں اور یہود میں سے (یہود کو بھی مشرک قرار دیا)۔

أَنَا قَالِدٌ الشِّرْكِيُّنِ مَالَهُمْ يَخُونُ - جب دو مسلمان شریک ہوتے ہیں تو میں ان کا تیسرا شریک رہتا ہوں (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی میں ان کے معاملہ میں برکت دیتا ہوں ان کی تجارت میں نفع بخشا ہوں جب تک کوئی ان میں سے خیانت نہ

کچھ سایہ رہتا ہے جس کو سایہ اصلی کہتے ہیں۔ جب اس سایہ سے تھوڑا سا سایہ بڑھ جائے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ سورج ڈھل گیا۔

یہ ایسا نازل امر ہے کہ ایک پلک میں ادھر کا ادھر ہو جاتا ہے۔ ایک بار آنحضرت نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ انہوں نے کہا نہیں ہاں۔ آپ نے پوچھا یہ کیا۔ انہوں نے کہا نہیں کے بعد میری ہاں کہتے تک سورج ڈھل گیا اس نے بڑی مسافت طے کر لی)۔

تَسَارُحُنَ هَذَا مُخَهَّنٌ قَلِيلٌ - لاغری اور دبلے پن میں سب شریک ہیں ان میں مغز تھوڑا ہے۔

أَكْفَيْنِي مَوْلَانَا الْعَمَلُ وَتُشْرِكُنِي - تم محنت اپنے اوپر لے لو (یعنی زمین کی درستی آپااشی وغیرہ اور میرے شریک رہو پیداوار اور میوے میں)۔

مُشَارَكَةُ اللَّيْتَمِيِّ وَالْمُشْرِكِينَ - ذمی کافروں اور مشرکوں کے ساتھ شرکت کرنے کا بیان (یعنی اجرت اور مزدوری میں اسی طرح مشرکوں کو نوکر رکھنا بھی جائز ہے لیکن تجارت میں ان کی شرکت امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب کی بھی تجارت کر سکتا ہے البتہ اگر مسلمان کے سامنے معاملات کرے یا خرید و فروخت کا کام مسلمان کے سپرد ہو تو جائز ہے۔ اور جزیہ میں جو اس سے مال لیا جاتا ہے تو ضرورت کی وجہ سے وہ درست ہے کیونکہ اس کے پاس اسی قسم کے مال ہیں یعنی سود اور شراب وغیرہ سے جو حاصل ہوتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے تبدیل ملک سے بھی بعض کے نزدیک حرام مال حلال ہو جاتا ہے مثلاً سود خوار یا شراب فروش کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تو اس کا بدلہ بالبح کے لئے حلال ہوگا۔ اسی طرح سود خوار یا شراب فروش کا ترکہ جو اس کے وارث کے ہاتھ آئے اس صورت میں جزیہ میں مال آئے وہ حلال ہوگا کس لئے کہ ملک بدل گئی اور بعض نے سود خوار یا شراب خوار کے ترکہ کو بھی لینا ناجائز رکھا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کو متخصی ہے لیکن اباحت کی صورت میں سب ناجائز کہتے ہیں مثلاً سود کے مال میں سے یا شراب کی آمدنی سے کوئی دعوت کرے یا ریڈی خرچی کے

## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَحَاءُ السَّخْرَانِیِّ

ہے جو مشرک ہو (اس کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے) جو اب دیا ہاں وہ بھی داخل ہے کیونکہ شاید اللہ تعالیٰ اس کو ایمان نصیب کرے۔

وَسَادِرُكُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ - (اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا) تو مال اور اولاد میں ان کا یعنی آدمیوں کا ساجھی بن جا (مال میں ساجھیہ ہے کہ حرام ذریعوں سے کمائے معاملہ میں خیانت اور دغا بازی کرے اسراف اور فضول خرچی کرے ناچ رنگ حرام کاموں میں روپیہ اڑائے اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد حاصل کرے یا اولاد کے شریک نام رکھے۔ جیسے عبدالمات عبدالعزی عبدالحارث عبدالرسول عبدالحسین عبدالنبی وغیرہ۔ یا اولاد کو بعض تعلیم علوم دینی گمراہ کرنے والے علوم مثلاً علم صحرا یا نجوم سکھائے یا برے پیشوں میں مشغول کرے جیسے ناچ رنگ نقالی شعبہ بازی گانا بجانا وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اس کے ذکر کے ساتھ اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے اور بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔ راوی نے کہا اس کی شناخت کیونکر ہو۔ فرمایا ہماری محبت اور بغض سے اس کی شناخت ہوتی ہے یعنی جو شخص دشمن اور مبغض الہی بیت کرام ہے وہ نطفہ شیطان ہے)۔

لَا تَدْخُلُ يَدَكَ تَحْتَ الشِّرَاكِ - اپنا ہاتھ جوتی کے تسمے کے تلے مت لے جا۔  
تُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ قَدَرِ شِرَاكِ -  
جمعہ کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج جوتی کے تسمے کے برابر ڈھل جائے۔

شَرْمٌ - چیرنا پھاڑنا، کاشا، تھوڑا دینا۔

شَرْمٌ - ناک چرنا یا نکلا ہونا۔

تَشْرِيْمٌ - چیرنا، زخمی ہو کر بھاگ جانا۔

تَشْرَمٌ - پھٹنا، چرنا۔

اِنْشَرَامٌ - پھٹنا۔

شَرْمَاءٌ - نکلی عورت یا جس کا قتل پھٹ کر دربر سے مل گیا

ہو۔

کرے جب خیانت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان شریک ہو جاتا ہے)۔

شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ - آگ کا ایک تسمہ۔

الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ مِنْ شِرَاكِ أَحَدِكُمْ - بہشت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے۔

آلَا وَمَنْ أَشْرَكَ - اور جو شرک کرتا ہو وہ بھی (یعنی وہ بھی

اس میں داخل ہے)۔

الْشِّرْكُ بِاللَّهِ - (سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے

بچو پھر ان کو بیان کیا پہلا گناہ (جو سب میں بڑھ کر ہے) اللہ کے

ساتھ شرک کرنا (اس کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الربوبیۃ یعنی

خدا کے سوا اور دوسرا کوئی خدا قرار دینا اس قسم کے شرک دنیا میں

کم ہیں لیکن جاہلیت کے زمانہ میں بعض عربوں کا یہ اعتقاد تھا اور

یم یونانی بھی اس بلا میں مبتلا تھے۔ دوسرے شرک فی الاالوبیۃ

عبادت اور تعظیم اور بندگی اور عذر و نیاز دعا حاجت بر آری

رستی اولاد کا دینا، روزی دینا، گناہوں کا بخشا، مصیبت دور

نا، ہلاکت سے بچانا، جانور تعظیم کے لیے کاٹنا ان باتوں میں

د کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا۔ اس قسم کے شرک دنیا میں

بہت ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے نام کے مسلمان بھی اس

رک میں گرفتار ہیں)۔

أَيُّ أَحْسَى أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ - (آنحضرت نے

حضرت عمر سے فرمایا) میرے چھوٹے بھائی مجھ کو بھی اپنی دعا میں

شریک کر لیتا (اس میں امت کی تعلیم مقصود تھی کہ بڑا شخص اپنے کو

بڑا نہ سمجھے نہ کسی مسلمان کو حقیر جانے ہر ایک بھائی مسلمان سے دعا

کا طالب ہو۔ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا مرتبہ کیسا ہے

وسرے یہ مقصود تھا کہ مسلمان لوگ اپنے عزیزوں دوستوں کو دعا

بیں شریک کر لیا کریں اس لیے کہ اجابت کا وقت معلوم نہیں ہے

شاید ان کی دعا اس وقت قبول ہو اور اس میں ان کے عزیز واقربا

ورست بھی شامل ہو جائیں)۔

هَلْ يَدْخُلُ فِي عَدَمِ الْقُنُوطِ مَنْ أَشْرَكَ فَأَجَابَ

عَمَّ لِأَنَّهُ عَسَى أَنْ يَرْتَدَّ إِلَى الْإِيمَانِ - کیا اس آیت قل یا

بادی الذین اسرفو علی انفسہم میں وہ شخص بھی داخل

## اَبَاتُ ثَبَاجِ حِجْدِ زُرْسِ شِصِ

اصرار اور ہٹ) ایک روایت میں لَا تُشَارِبْ ہے بہ تشدید یعنی برائی مت کر۔

فَشَرِيَّ الْأُمُورِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُفَّارِ حِينَ سَبَّ  
الِهَتَهُمْ - جب آنحضرت نے کافروں کے معبودوں (بتوں) کو  
برا کہا اس وقت سے مقدمہ سخت ہو گیا (کافروں کی ہٹ بڑھ گئی  
ان کو ضد آ گئی)۔

حَتَّى شَرِيَّ أَمْرُهُمَا - ان کا کام سخت ہو گیا (مصیبت  
ناک)۔

رَكِبَ شَرِيًّا - ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہوئے جو بڑا  
چلنے والا تھا یا عمدہ ذات کا تھا۔

ثُمَّ اسْتَشْرَى فِي دِينِهِ - ابو بکر صدیق نے پھر دین میں  
کوشش شروع کی (بے دینوں کو راہ پر لائے اسلام کو پھیلایا اس  
کی ترقی کے لیے کمر ہمت مضبوط باندھی) بعض نے کہا یہ شری  
البرق یا استشری سے نکلا ہے یعنی بجلی برابر چمکتی رہی پے در پے۔  
وَاللَّهِ لَا اسْتَشْرَى عَمَلِي بِشَيْءٍ وَكَذَلِكَ اَهُونَ عَلَيَّ  
مِنْ مَنَحَةِ سَاحَةِ - (زیر نے کہا) قسم خدا کی میں تو اپنا (نیک)  
عمل کسی چیز کے بدل نہیں بیچنے کا اور دنیا تو میری نگاہ میں ایک  
موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کو دی جاتی ہے۔

جَمَعَ بَيْنَهُ حِينَ اسْتَشْرَى اَهْلَ الْمَدِينَةِ مَعَ ابْنِ  
الزُّبَيْرِ وَ خَلَعُوا بِيَعَةَ يَزِيدَ - (عبداللہ بن عمر نے) اپنے  
بیٹوں کو اکٹھا کیا جب مدینہ والوں نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ  
مل کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اس کی اطاعت سے باہر ہو گئے۔

(یہ استشری شُرَاة سے ماخوذ ہے۔ شُرَاة کہتے ہیں خارجیوں کو  
کیونکہ وہ یہ گمان کرتے تھے کہ انہوں نے دنیا کو آخرت کے بدل  
بیچ ڈالا (یعنی دنیا کی مصیبت گوارا کی) حق کی پیروی اختیار کی  
تاکہ آخرت درست ہو عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹوں سمیت یزید  
کی بیعت نہیں توڑی اس لیے مسلم بن عقبہ کے ہاتھ سے جس کو  
یزید نے مدینہ والوں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا وہ محفوظ رہے  
باقی صد ہا صحابہ اور تابعین اس کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حرم محترم  
کی بے ادبی کا بھی کوئی دقیقہ اس نے نہیں چھوڑا۔ اس مسلم کے  
باپ عقبہ بن ابی معیط معلون نے آنحضرت کی پیٹھ پر جب آپ

اسْتَشْرَمَ - نکلا۔

شَرِيْمٌ - فرج۔

اسْتَشْرَى نَاقَةً قرای بہا تَشْرِيْمُ الطَّنَابِ - عبداللہ بن  
عمر نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو وہ غیر بچہ پر مہربان کی گئی ہے  
(یعنی جو اس کا بچہ نہیں ہے۔ اس کی ترکیب انشاء اللہ کتاب الظاء  
میں مذکور ہوگی)۔

اَتَيْ عَمْرٌ بِكِتَابٍ قَدْ تَشْرَمَتْ نَوَاجِيهِ فِيهِ  
التَّوْرَةُ - حضرت عمر کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں توراہ  
شریف لکھی تھی اس کے کونے پھٹ گئے تھے۔

اِنَّ اَبْرَهَةَ جَاءَهُ حَجْرٌ فَشَرَمَ اَنْفَهُ فَمَسَمَى  
الاسْتَشْرَمَ - ابرہہ (بادشاہ یمن) کو ایک پتھر لگا اس کی ناک پھاڑ  
ڈالی اس سے اس کو اشرم کہتے تھے۔

شُرَّة - سخت حرص لا لاج۔

شِرَّة - جو ضرورت سے زیادہ کھا جائے۔ حرص لا لاجی۔  
مَا بِي شِرَّةٌ وَلَكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَرَانِي اللّٰهُ مَتَعَرِّضًا  
لِقَوْلَانِدِهِ - مجھ کو حرص نہیں ہے لیکن یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو  
اس میں حال میں دیکھے کہ میں اس کی نعمتوں کو ڈھونڈنے والا  
ہوں۔

شِرِّي يَاسِرًا - خریدنا بیچنا، مسخرہ پن کرنا۔

شِرِّي - چمکنا غصہ ہونا۔

مُشَارَاةٌ - مت دزاری کے ساتھ خریدنا (عاجزی کر کے  
بیچھ لگ کر)۔

اسْتَشْرَاءٌ - خریدنا۔

اسْتِشْرَاءٌ - لجاجت کرنا۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَرِيكِي فَكَانَ حَيْرٌ شَرِيكِي لَا  
يُشَارِي وَلَا يُمَارِي وَلَا يُدَارِي - آنحضرت میرے شریک  
تھے اور بڑے عمدہ شریک تھے نہ تو لجاجت کرتے تھے نہ جھگڑانہ  
فریب (کہ دل میں کچھ ہو ظاہر میں کچھ۔ بعض نے کہا لا یشاری  
شر سے نکلا ہے۔ اصل میں لا یشارر تھا۔ ایک راہا ہو گئی شر نہیں  
کرتے تھے)۔

لَا تُشَارِبِ اَحَاكَ - اپنے بھائی سے لجاجت مت کر (یعنی

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لِحَاثِ الْحَلِیْبِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------

بنی امیہ کی حکومت ختم ہو گئی۔ ان کا آخری حاکم مروان حمار مصر میں بھاگا وہیں مارا گیا۔

فَلَا يَأْخُذُ إِلَّا بِتِلْكَ السَّنِّ مِنَ شُرُؤِي إِبِلِهِ أَوْ قِئْمَةً عَذْلِي - زکوٰۃ میں اسی عمر کا جانور اس کے اونٹوں کی طرح کا لیا جائے گا یا ایک عادل منصف آدمی سے اس کی قیمت مقرر کر لی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

هَذَا شُرُؤِي هَذَا - یہ اس کے مثل ہے۔  
ادْفَعُوا شُرُؤَاهَا مِنَ الْغَنَمِ - اس کے مثل بکریاں دے دو۔

قَضَى فِي رَجُلِي نَزَعَ فِي قَوْسِ رَجُلِي فَكَسَرَ هَا فَقَالَ لَهُ شُرُؤَاهَا وَكَانَ بَضْمِنُ الْقَصَّارِ شُرُؤِي النَّوْبِ الَّذِي أَهْلَكُهُ - ایک شخص نے دوسرے شخص کی کمان کو کھینچ کر توڑ ڈالا تو شرع قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ویسی ہی کمان اس کو تادان میں دے اسی طرح دھوبی اگر کپڑا تلف کر دے تو ویسا ہی کپڑا تادان میں دے۔

فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الرَّجُلِي وَيَسْتَوِطُ الْخَلَاصَ قَالَ لَهُ الشُّرُؤِي - ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ اگر کوئی چیز بیچے اور خلاص کی شرط کرے (یعنی یہ کہ اگر یہ چیز دوسرے کسی کی نکلے تو میں اس سے چھڑا کر تجھ کو دوں گا) تو ابراہیم نخعی نے کہا اگر وہ چیز دوسرے کی نکلے تو بائع اس کے مثل مشتری کو ادا کرے (یعنی ویسی ہی چیز مول لے کر اس کو دے)۔

اشْتَرَى ذَابَّةً وَهُوَ عَلَيْهِ - ایک شخص نے ایک جانور خرید اور بائع اس پر سوار تھا۔

اشْتَرُوا أَنَا سِكْمٌ يَا بِنِي عَبْدِ مَنَافٍ - عبد مناف کے بیٹا اپنی جالوں کو خریدا (یعنی اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑاؤ ایمان لا کر)۔

الَّذِي سَوَّرَ الْأَرْضَ يَا بَشَّابِي - جس نے زمین بیچی یا خریدی۔

إِنْ كُنْتَ اشْتَرَيْتَنِي لِأَبِي - حضرت بلالؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا (کہا) اگر تم نے مجھ کو اس خدا کی رضامندی کے لیے خریدا تھا (تو مجھ کو چھوڑ دو میں جہاں چاہوں رہوں جہاں

نماز پڑھ رہے تھے اور جھڑی ڈال دی تھی اور آنحضرت نے اس کو قتل کر لیا تو مسلم کے دل میں وہ غیظ آنحضرت اور اہل مدینہ کی طرف سے باقی تھا۔ عبد اللہ بن عمرؓ کا یہ اعتقاد تھا کہ جب تک کسی شخص کی خلافت پر سب لوگوں کا اتفاق نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے بیعت نہ کرنا چاہیے۔ اور اسی لیے انہوں نے حضرت علی سے اور عبد اللہ بن زبیر سے اور عبد الملک بن مروان سے اور امام حسن سے بیعت نہیں کی تھی پھر جب عبد الملک بن مروان عبد اللہ بن زبیر پر غالب ہوا اور سب لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا تو عبد اللہ بن عمر نے بھی اس سے بیعت کر لی اور زبید سے انہوں نے بیعت شروع شروع میں کر لی تھی اب جب اس کا فسق ظاہر ہوا تو اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ ڈالی مگر عبد اللہ بن عمر نے اس کا توڑنا مناسب نہ سمجھا یہ ان کی رائے تھی جو مصلحت اور دوراندیشی کے لحاظ سے درست نکلی اور اس کا نتیجہ خاص ان کے اور ان کے گھروالوں کے حق میں اچھا ہوا۔

كَشَجْرَةٍ خَبِيثَةٍ هُوَ الشُّرْيَانُ - قرآن شریف میں جو شجرہ خبیثہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد شریان ہے یعنی اندرائن (حظ) کا درخت اس کو شُرُؤِي بھی کہتے ہیں اس کا مفرد شُرُؤِيہ ہے جیسے دھوان اور دھونم اور ہموار زمین کو کہتے ہیں بعض نے کہا شُرْيَانُ اندرائن کا پتہ۔ شُرْيَانُ اور شُرْيَانُ ایک درخت ہے جس سے کمانیں بناتے ہیں اس کا مفرد شُرْيَانُہ ہے۔

أَرْمِي وَ شُرُؤِي - شہد اور اندرائن (یعنی شیریں اور تلخ دونوں)۔

لَمْ أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَهِيَ شُرْبِيَّةٌ وَاحِدَةٌ - پھر میں نے اس کو دیکھا وہ ایک اندرائن کی طرح تھی (یعنی ہریالی سے سبز ہو کر ساری زمین ایک اندرائن کی طرح ہو گئی تھی) ایک روایت میں شربت ہے ہاں موحدہ سے)۔

انزَالُ اشْرَاءِ الْحَرَمِ - حرم کے اطراف میں اترو (اس کا مفرد شُرُؤِيہ ہے)۔

شُرَاةٌ - ایک بلند پہاڑ ہے عسفان کے پاس اور ایک مقام ہے دمشق کے قریب علی بن عبد اللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی (اور

## لَعَابُ الْحَدِيثِ

ص

ش

س

ز

ر

ذ

خ

ح

ج

ث

ت

ب

ا

ب

ا

ب

ا

ب

ا

شُرْبِيَّةٌ - وہ کمان جو نہ بہت نئی ہو نہ بہت پرانی -  
تَعْدُو شَوَازِبَ - دبلے تیار کئے ہوئے گھوڑوں سے  
آگے بڑھ جاتے ہیں -

شُرْزٌ - گوشہ چشم سے دیکھنا یا غصے سے یاد ہونے یا کسی طرف سے  
نیزہ مارنا یا دہانے اور بائیں طرف نظر لگانا ہونا -

تَشْرُزٌ - غصہ ہونا لڑائی کے لیے مستعد ہونا -

اِسْتِشْرَارٌ - اٹھا ہونا بٹنا مڑے ہونا -

شُرْزٌ - سرخی -

شُرْزَاءٌ - سرخ آنکھ -

شُرْزٌ - شدت اور سختی -

اَلْحِطْوَةُ اِلِلْشُرْزِ وَاطْعَنُوا اَلْيَسْرَ - تیز گاہ سے یا گوشہ  
چشم سے دیکھو اور منہ کے سامنے برجھا مارو -

بَلَّغْنِي عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ دَرُو تَشْرُزِي لِي بِهِ - مجھ کو  
ایک اڑتی ہوئی بات امیر المؤمنین کی طرف سے پہنچی جس کو غصہ  
کے ساتھ فرمایا ہے (یا جو غصہ کر کے مجھ پر کہی ہے) -

شُرْزٌ - ٹکفٹہ ہونا -

تَشْرُزٌ - سخت ہونا، جھگڑے کے لیے کھڑا ہونا -

فَتَشْرُزَنَ النَّاسُ لِلْسُّجُودِ - لوگ سجدے کے لیے تیار  
ہوئے، جلدی کرنے لگے -

تَشْرُزِينَ يَاتُشْرُونَ - گرا دینا، پھار دینا، ذبح کرنے کے  
لیے لانا -

شُرْزٌ - ایک پانسہ جس سے کھیلتے ہیں -

شُرْزٌ - بہت تھک جانا اور بدخلق شخص، شدت اور سختی، ایک  
کوٹا، جانب دوری، غلیظ زمین -

شُرْزٌ - جانب -

شُرْزَةٌ - بخیل عورت -

شُرْزُونَةٌ - غلطت -

شُرْزُونَ - صورت شکل -

فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشْرُزَنَ النَّاسُ لِلْسُّجُودِ -  
آنحضرت نے سورہ ص پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ  
سجدے کے لیے تیار ہوئے -

چاہوں چلا جاؤں - یہ بلال نے آنحضرت کی وفات کے بعد  
حضرت ابو بکرؓ سے کہا جب انہوں نے بلال سے یہ درخواست کی  
کہ تم مدینہ ہی میں رہو اور جیسے آنحضرت کے وقت میں اذان دیا  
کرتے تھے ویسے ہی اذان دیتے رہو انہوں نے کہا مجھ سے اس کا  
تحمل نہیں ہو سکتا کہ میں آنحضرت کا ذکر کروں (یعنی اشہدان  
محمد رسول اللہ کہوں) اور آپ کی جگہ خالی دیکھوں -  
آخر بلال شام کے ملک کو چلے گئے اور وہیں وفات پائی -

مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ - کون شخص اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اپنی  
جان بیچتا ہے (یعنی اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے) -

شُرَاقَةُ اَلْمَالِ - بہترین مال -

تَشْرِي الشَّيْءُ - یہ چیز تفرق ہوگئی -

شُرَيْتَةٌ - طریقہ، طبیعت، وہ عورت جو لڑکیاں جنتی ہے -

مُشْتَرِي - مشہور سیارہ ہے ہمارے نظام میں جو ایک ہزار  
زمین کے برابر ہے -

اَشْرِيَّةٌ - شری کی جمع ہے -

صُرْبُ اَشْرِيَّةِ اَلْعَقَارِ - زمین وغیرہ کی خریداریاں -

شُرِي - ایک قسم کے دانے چھوٹے چھوٹے جو جلن کے  
ساتھ بدن پر نکلتے ہیں - بعض نے کہا اپنی اچھلنا جس میں سرخ

سرخ دانے جھلی کے ساتھ نمود ہوتے ہیں اور خراب اور عمدہ  
دونوں طرح کے مال کو کہتے ہیں -

### باب الشين مع الزاي

شُرْبٌ يَأْشُرُوبُ - سخت سوکھا دبا ہونا -

تَشْرُوبٌ - دبا کرنا -

تَشْرَابٌ - اپنے اپنے حصہ کا انتظار کرنا -

شَارِبٌ - سخت سوکھا دبا اس کی جمع شُرْبٌ اور شَوَازِبٌ  
ہے -

شُرْبِيَّةٌ - فرصت -

شُرْبِيٌّ - بن درست کی ہوئی چھڑی -

تَوَشَّحَ بِشُرْبِيَّةٍ كَأَنَّ مَعَهُ - ایک کمان لگانے کی جو ان  
کے پاس تھی (یعنی گلے میں اس کو سما لیا) -

فَقَرَأَ مَثَ مَذْحَجٍ بِأَسْتِهَا وَتَشَرَّكَتْ بِأَعْيَبِهَا -  
مذحج قبیلے نے اپنے برہمچے اور تیر مارے اور گھوڑوں کی باگیں تیار  
کیں۔

كُنْتُ إِذَا هَبَطْتُ شَرْنَا أَجْدُهُ بَيْنَ فُنْدُوتَيَّ - جب  
میں کسی غلیظ زمین پر اترتا تو میں اس کو اپنی دونوں چھاتیوں کے  
درمیان پاتا۔

وَوَلَّا هُمْ شَرْنَةً - ان کو اپنی سختی اور بہادری سے بچاتا  
ہے (دشمنوں کا مقابلہ خود کرتا ہے) بعض نے کہا شَرْنُ کے معنی  
جانب یعنی جب دشمن آتے ہیں تو خود مقابل ہوتا ہے اور ان کو  
اپنے ایک جانب کر دیتا ہے وہ اس کی آڑ میں امن سے رہتے ہیں  
جیسے کہتے ہیں ولیتہ ظہری میں نے اپنی پیٹھ کے نیچے اس کو کر  
لیا (اس کو دشمن سے بچایا)۔

تَجُوبُ بِي الْأَرْضِ عِنْدَ شَرْنٍ - مجھ کو ایک زور  
آوراؤنی خوشی سے چلنے والی لے کر زمین قطع کرتی ہے (بعض  
نے کہا شَرْنُ وہ جو ننگے پاؤں چلنے چلنے تھک جائے)۔

### باب الشين مع السين

شَسٌّ - سخت زمین۔

شُسُوسٌ - سوکھنا۔

شَاسٌ - دہلا سوکھنا تو ان۔

شَسْعٌ - جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیج کی انگلی اور اس کے پاس  
والی انگلی رہتی ہے۔

شِسْعٌ - تسمہ مکان کا کنارہ تک زمین مال کا بچا ہوا حصہ  
اونٹ بکریوں کا تھوڑا سا گلہ۔

شَسُوعٌ - دور جیسے شَاسِعٌ ہے اس کی جمع شَسْعٌ ہے۔

رَجُلٌ شِسْعٌ مَالٍ - مال کا اچھا بندوبست کرنے والا

آدی۔

إِذَا نَقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْسُ فِي تَعْلِيلٍ

وَإِحْدٍ - اگر تم میں سے کسی کا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتی

پہن کر نہ چلے (یعنی ایک پاؤں ننگا ہو اور ایک میں جوتی اس سے

منع فرمایا کیونکہ قطع نظر بد نمائی کے پاؤں میں موج آجانے کا ڈر

فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيٍّ وَلِكَيْبِي رَأَيْتُكُمْ تَشَرُّنْتُمْ  
فَقَزَلْ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا - آپ نے فرمایا اس مقام پر ایک  
پیغمبر (حضرت داؤد) کی توبہ کا ذکر ہے (تو یہ سجدہ کچھ واجب نہیں  
ہے) لیکن میں نے تم کو دیکھا تم سجدے کے لیے تیار ہو گئے  
پھر آپ (منبر پر سے) اترے اور آپ نے سجدہ کیا لوگوں نے  
بھی سجدہ کیا۔

إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَطَّبَ  
وَتَشَرَّنَ لَهُ - ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ پاس گئے آپ نے  
آنکھیں بند کر لیں (جیسے کوئی ترش یا بد مزہ چیز چبے تو کیسا چہرہ  
بناتا ہے) اور ان کے لیے تیار ہو گئے۔

مِيعَادُكُمْ يَوْمَ كَذَا حَتَّى آتَشَرَّنَ - تم فلاں دن آؤ  
میں جواب کے لیے تیار ہو جاؤں۔

إِنَّهُ أَتَى جَنَازَةً فَلَمَّا رَأَاهُ الْقَوْمُ تَشَرَّنُوا  
إِلَى سَعْوَالَةٍ - وہ ایک جنازے میں گئے جب لوگوں نے ان کو  
دیکھا تو ان کو جگہ دینے کے لیے تیاری کی۔

نَعْمَ الشَّيْءُ إِلَّا مَارَةً لَوْلَا فَعَقَعَةُ الْبُرْدِ وَالتَّشَرُّونَ  
لِلخُطْبِ - حکومت اور سرداری (یعنی بادشاہت) اچھی چیز ہے

اگر پیغام لانے والوں کی آواز اور بڑے مہم کاموں کی تیاری اس  
میں نہ ہوتی (یعنی بادشاہ کو ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ دوسرے

بادشاہ کی طرف سے کیا پیغام آتا ہے صلح کا یا جنگ کا اسی طرح  
ملک کی تمام ضرورتوں کے لیے تیار رہنے کی فکر اس کو لگی رہتی ہے

اگر یہ فکریں نہ ہوتیں تو بادشاہت بڑی عمدہ چیز تھی)۔  
مترجم کہتا ہے یہ ابن زیاد کا قول ہے اس کے وقت میں

بادشاہت شخصی تھی ہر ایک کام کا بار بادشاہ پر تھا لیکن ہمارے زمانہ  
میں شخصی بادشاہت بہت کم ملکوں میں باقی ہے اکثر ملکوں میں

جمہوری حکومت ہو گئی ہو اور بادشاہ سلامت بنے بے فکر ہو گئے  
ہیں۔ اس پر بھی بادشاہت سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے انسانی زندگی

کے لیے بڑا چین یہ ہے کہ بے فکری کے ساتھ عمر گزرے بادشاہ کو  
کبھی بے فکری نصیب نہیں ہوتی رات دن ایک نہ ایک دغدغہ لگا

رہتا ہے اسی طرح کثیر العیال اور قلیل المال آدمی کی زندگی ہمیشہ  
تلخ رہتی ہے۔



## لَعَلَّ الْحَدِيثَ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

الصَّدَقَةِ قَالَ فَهَلَّا نَاقَةَ شُصُوصًا - حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم کو دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کے ایک اونٹ پر لاد رہا تھا فرمایا ایک بے دودھ کی اونٹنی پر کیوں نہیں لادتا۔  
شُصُوصٌ کی جمع شُصَائِصٌ اور شُصُوصٌ آئی ہے۔  
إِنَّ مَا شَيْتَنَا شُصُوصٌ - ہمارے جانوروں میں دودھ نہیں ہے۔

الْفَى شِصَّةٌ وَأَخَذَ سَمَكَةً - ایک شخص نے گل ڈالی (مچھلی پکڑنے کا کاٹنا) اور ایک مچھلی پکڑی۔  
وَأَنْشَبْتُ شِصِيَّ فَيُ كَلِّي شِصِيَّةً - میں نے اپنا کاٹنا برشکار میں ڈالا۔

شَصَاصَاءٌ - قحط کا سال حاجت جس کا چھوڑنا ممکن نہ ہو بری سواری۔  
شُصُوءٌ - اوپر اٹھنا بلند ہونا۔ جیسے شُصِيٌّ ہے۔  
شَاصِيَّةٌ بِرَجْلَيْهَا - اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے۔  
شُصُوءٌ - شدت اور سختی۔

### باب الشين مع الطاء

شَطَاً يَأْسَطُ - مولک یا بچھا جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے مولک نکالنا جیسے شَطُوءٌ ہے کنارے پر چلنا۔  
شَاطِيُ النَّحْرِ - سمندر کا کنارہ۔  
قَوْلُهُ تَعَالَى فَأَخْرَجَ شَطَاةً أَيْ تَبَاتَهُ وَقُرُوءَهُ - یعنی کھیت سے اپنا مولک نکالا۔

أَشَطَاُ الرَّزْغِ - کھیت نے مولک نکالا۔  
فَهُوَ مُشَطِيٌّ - اس کا مولک نکالا ہے۔  
شَاطِيُ النَّهْرِ - ندی کا کنارہ۔  
شَطَاً - ایک گاؤں ہے مصر کے ملک میں اسی سے ہے ابوالحسن کا قول أَنَا تَكْفَنْتُ أَبِي فِي قَوْبَيْنِ شَطَوِيَّيْنِ - میں نے شطا کے دو کپڑوں میں اپنے باپ کو کفن دیا۔  
شَاطِنَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ - اس کے دونوں کناروں پر موتی ہیں۔

شَطْبٌ - کاٹنا دور ہونا جھکنا عدول کرنا خط پھیر دینا۔

ہے۔

إِنِّي شَابِعُ الدَّارِ - میرا گھر دور ہے۔  
إِذَا سَأَلْتُ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَلَوْ شِيعَ نَعْلِي - جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اگرچہ جوتی کا تسمہ ہو۔  
لَا يَسْتَنْحِي أَحَدٌ كُمْ أَنْ يَسْأَلَ رَبَّهُ وَلَوْ شِيعَ نَعْلِي - اپنے پروردگار سے کسی چیز کے مانگنے میں شرم نہ کرے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی (کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے جو حقیر چیز مانگنے سے خفا ہو جاتے ہیں اس کے نزدیک تمام چیزیں حقیر ہیں یہاں تک کہ ساری دنیا کی بادشاہت بھی اس کی شان کے سامنے جوتی کے تسمہ سے بھی کم ہے)۔

مترجم کہتا ہے اوپر جو میں نے ایک صاحبزادے پر اسی لاکھ اشرفیاں پروردگار سے مانگنے پر طعن کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بلا ضرورت ایسی حقیر شے اس شہنشاہ دو جہان مالک زمین و آسمان سے مانگتے تھے لیکن ضرورت اور احتیاج کے وقت تو ایک جوتی کا تسمہ بھی پروردگار ہی سے مانگنا چاہیے۔ اپنے مالک سے مانگنے میں شرم کیوں ہو ہم تو اس کے در کے بھک مٹنے اور گدا اور غلام اور بندے ہیں اپنے مالک سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں۔

شِسْفٌ - سوکھی روٹی۔  
شُسُوفٌ اور شَسَافٌ - سوکھ جانا د بلا ہونا۔

### باب الشين مع الصاد

شَصْبٌ - پوست نکالنا۔  
شَصَبٌ - سخت ہونا۔  
شِصْبٌ - سختی، قحط، حصہ نصیب۔  
شَصْرٌ - دور دور بیٹا مارنا گھس جانا۔  
شِصٌّ - ہوشیار چالاک چور جیسے لَصٌّ چور۔  
شُصُوصٌ اور شِصَاصٌ - دودھ کم ہو جانا یا بالکل نہ رہنا۔

شَاةٌ شُصُوصٌ - جس بکری میں دودھ نہ ہو۔

رَأَى أَسْلَمَ يَحْمِلُ مَتَاعَهُ عَلَى بَعِيرٍ مِّنْ إِبِلٍ



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	الحجۃ السنۃ النبویہ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------

آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا آدھا مال خیرات کر دوں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا تہائی مال فرمایا خیر تہائی خیرات کر سکتا ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر اس سے بھی کم خیرات کرے اور باقی وارثوں کے لیے چھوڑ جائے تو اور اچھا ہے۔

مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَتَوَلَّى بِسَطْرِ كَلِمَةٍ - جس شخص نے مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کی (گو خود قتل نہیں کیا) آدمی بات کہہ کر (مثلاً قتل کی جگہ صرف اُن کہایا اشارہ کیا)۔

مترجم کہتا ہے جب مدد کرنے والے کو آخرت میں ایسی سزا ملے گی تو قتل کرنے والے کو کیسا عذاب ہوگا کبھی لینا چاہئے۔

إِنَّهُ رَهْنٌ دَرَعُهُ بِسَطْرٍ مِنْ شَعِيرٍ - آنحضرت نے اپنی زرہ جو کے آدھے پر گرو رکھی۔ (یعنی آدھے لکوک جو پر یا آدھے سبق جو پڑیہ غلہ آپ نے ایک یہودی سے اپنے گھر والوں کے لیے قرض لیا اور اس کی قیمت کے بدل اعتبار کے لیے اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی)۔

الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ - طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے دل کی نجاست پاک ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہری نجاست)۔ بعض نے کہا اس کا ثواب ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچے گا۔ بعض نے کہا ایمان سے یہاں نماز مراد ہے جیسے وما كان الله ليضيع إيمانكم میں تو طہارت نماز کی شرط ہے گویا اس کا ایک حصہ ہوئی۔

كَأَنَّ عِنْدَنَا شَطْرًا مِنْ شَعِيرٍ - ہمارے پاس جو کا آدھا لکوک یا آدھا سبق تھا (جب آنحضرت نے وفات پائی یا تھوڑے جو تھے)۔

إِنَّا أَحَدُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزْمَاتِ رَبِّنَا - جو شخص زکوٰۃ نمہ دے (یعنی تحصیلدار کے طلب کرنے پر) تو ہم اس سے زکوٰۃ کا مال جبرائیس گے اور آدھا مال جرمانہ میں لیس گے یہ ہمارے پروردگار کی ایک سزا ہے اس کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سے (حربی نے کہا اس حدیث میں راوی نے غلطی کی ہے اور صحیح و شَطْرَ مَالَهُ ہے یعنی اسکے مال کے دو حصے کریں گے اور تحصیلدار کو اختیار ہوگا کہ جس حصہ میں عمدہ قسم کا مال ہو اس میں

إِسْطَبٌ - بہنا۔

شَاطِبَةٌ - چڑکانے والی عورت۔

شَطْبٌ - لبا خوش خلق ہری شاخ۔

شَطْبَةٌ - ہری ڈالی اس کی جمع شَطْبٌ ہے۔

شَطْبُ السَّيْفِ - تلوار کے جوہر جو اندر چمکتے ہیں۔

مُضْجَعُهُ كَمَسَلِ شَطْبَةٍ - اس کی خواب گاہ ایسی ہے

جیسے ڈالی کا پوست (باریک اور تنگ یعنی اسکا خاند بالکل دبلا پتلا ہے۔ بعض نے کہا مَسَلٌ شَطْبَةٍ سے تلوار مراد ہے جو نیام سے نکال لی جائے)۔

إِنَّهُ حَمَلٌ عَلَى عَامِرِ بْنِ الطَّفِيلِ وَطَعَنَهُ فَشَطَبَ الرُّمُحَ عَنْ مَقْبَلِهِ - عامر بن ربیعہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور برچھ سے مارا لیکن برچھ اس کے قتل کے مقام سے ہٹ گیا (یعنی برابر ایسے مقام پر نہیں لگا جس سے وہ مارا جاتا)۔

شَطْحٌ - دور جانا زمین پر چت گرنا۔

ثَوْبٌ شَاطِحٌ - بہت لبا کپڑا۔

شَطْحِيَّاتٌ - یہودہ دور از قیاس باتیں۔

شَطْرٌ - دو حصے کرنا، قصد کرنا، آدھا نکال ڈالنا، بکری کا ایک تھن خشک ہونا یا ایک تھن کا دوسرے تھن سے لبا ہونا، ہر چیز کا آدھا حصہ جانبِ جہت۔

شَاطِرٌ - شوخ، بے باک اس کی جمع شطار اور عام لوگ شاطر سے چالاک ہوشیار شخص مراد لیتے ہیں۔

مُشَاطِرَةٌ - آدھا آدھا بانٹ لینا۔

شِطْرَةٌ - دو نصف ہر ایک نصف جدا گانہ قسم کا شطور اور شطارۃ شوخ اور بے باک ہونا، بکری کا ایک تھن خشک ہو جانا۔

تَشَطِيرٌ - آدھا آدھا کرنا، ایک تھن کا دو حصہ دو ہونا، دوسرا چھوڑ دینا۔

شَطِيرٌ - دور غریب، اجنبی۔

إِنَّ سَعْدًا اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ قَالَ لَا قَالَ الشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ الثَّلْثُ فَقَالَ الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ - سعد بن ابی وقاص نے (اپنی بیماری میں) آنحضرت سے اجازت مانگی اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی

## لَعْنَةُ الْخَوَارِجِ - ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

قَالَ لَعْلَى وَقَتَّ التَّحْكِيمِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّتِي قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ وَجَلَبْتُ أَشْطَرَهُ فَوَجَدْتَهُ قَرِيبَ الْقَعْرِ كَلِيلُ الْمُدَيَّةِ وَإِنَّكَ قَدْ رُمَيْتَهُ بِحَجَرِ الْأَرْضِ - اخف بن قیس نے تحکیم کے وقت حضرت علی سے کہا میں نے اس شخص (ابوموسیٰ اشعری) کو آڑمایا اس کے تھن دوہے (اس کے خیر و شر سب کا امتحان کیا - خیر اور شر کو انٹنی کے تھنوں سے تفسیر دی تو جن میں سے دودھ نکلتا ہے خیر کو ان سے مشابہت دی اور شر کو ان تھنوں سے جن میں سے دودھ نہیں نکلتا - عرب لوگ کہتے ہیں حلب فلان الدهر اشطره فلاں شخص نے زمانہ کے برے بھلے سب کو خوب آڑمایا ہے (یعنی زمانہ کے حالات سے خوب واقف گرم و سرد چشید گرگ باران دیدہ ہے) -

لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ بِحَقِّ أَحَدُهُمَا شَطِيرٌ فَإِنَّهُ يَحْجِمُ شَهَادَةَ الْأُخْرَى - (قاسم بن ابی بکر نے جو بڑے عالم اور فقیہ تھے) کہا اگر دو شخصوں نے ایک حق کی گواہی دی مدعی علیہ پر اور ان میں سے ایک مدعی سے اجنبی ہے (اور ایک مدعی کا بیٹا یا بھائی ہے) تو اجنبی کی گواہی اس رشتہ دار کی گواہی کو صحیح کر دے گی (اور مدعی علیہ پر حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا) مدعی کو ڈگری ملے گی) یہ امام قاسم کا مذہب ہے دوسرے علماء اس کے قابل نہیں ہیں ان کے نزدیک باپ بیٹے کی شہادت سے حق ثابت نہ ہوگا -

شَهَادَةُ الْأَخِ إِذَا كَانَ مَعَهُ شَطِيرٌ جَارَتْ شَهَادَتُهُ - بھائی اور ایک اجنبی کی شہادت مل کر مقبول ہے (یہ فتاویٰ کا قول ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے) -

فَإِنَّهُ يُؤَدِّي إِلَيْهِ شَطِيرُهُ - اگر نبی نے سارا نطقہ جس میں آدھا حصہ خاندان کا تھا سب خرچ کر ڈالا تو وہ آدھے کی ضامن ہوگی (خاندان کو واپس دینا ہوگا - اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ جو رد جو خرچ کرے اس کو آدھا ثواب مرد کا ملے گا تو یہ اس صورت میں ہے جب عورت اور مرد کا حصہ مخلوط ہو اور مرد اپنے حصے میں سے خیرات کرنا ناپسند نہ کرے) -

شَطْرُ اللَّيْلِ - آدھی رات -

أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسَيْنِ - وہ حسن کا آدھا حصہ دیئے گئے

سے زکوٰۃ لے لے یہ گویا اس کی زکوٰۃ نہ دینے کی سزا ہے - بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ اس سے بہر حال لے لی جائے گی گویا اس کا مال تلف ہو جائے تو باقی کا نصف حصہ جو بقدر زکوٰۃ کل مال کے ہو اس سے لے لیا جائے گا مثلاً اس کے پاس ایک ہزار بکریاں تھیں تو دس بکریاں اس پر زکوٰۃ تھیں اب اس نے زکوٰۃ نہ دی اور سب بکریاں مر گئیں صرف بیس رہ گئیں تو بیس کا آدھا یعنی دس بکریاں اس سے لی جائیں گی بعض نہ کہا ابتدائی اسلام میں تعزیر یا مال مال درست تھی پھر منسوخ ہو گئی جیسے درخت کے میوے میں جو درخت سے لٹکا ہوا اور کوئی اس کو لے جائے تو اس کو علاوہ سزا کے دو گنا میوہ بطریق جرمانہ دینے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح گم ہوئے اونٹ کو پکڑ لینے میں وہ اونٹ اور اس کے مثل ایک اور اونٹ جرمانہ کے طور پر دینا لازم کیا گیا تھا - حضرت عمرؓ نے حاطب سے مزنی کے اونٹ کی دونی قیمت دلائی جب اس کے رفیقوں نے اس کو خرچ کیا اور کھا گئے - اور حدیث میں اس کے اور کئی نظائر وارد ہیں مثلاً جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے مکان جلا دینا وغیرہ اور امام احمد اور اہل حدیث نے بھی حکم دیا ہے کہ تعزیر یا مال مال اگر امام مناسب سمجھے تو درست ہے اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ جو شخص عند الطلب زکوٰۃ نہ دے اس سے زکوٰۃ بھی لی جائے اور آدھا مال بطریق جرمانہ لیا جائے انہوں نے اسی حدیث سے دلیل لی اور جدید قول ان کا یہ ہے کہ اس سے صرف زکوٰۃ لی جائے اور یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے) -

مترجم کہتا ہے امام ابن قیم اور محققین علمائے اہل حدیث نے تعزیر یا مال مال جائز رکھی ہے اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے اور نسخ پر کوئی دلیل نہیں ہے اور تعجب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام ابوحنیفہ نے تعزیر یا مال مال جائز نہیں رکھی مگر تمام ریاستہائے اسلامی میں جہاں کے قاضی اور جج حنفی ہیں مالی سزائیں دی جاتی ہیں اور حکام وقت نے جو دوسرا دین رکھتے ہیں قانون فوجداری کو مالی تعزیرات سے بھر دیا ہے اور یہ حنفی تقاضا اور جج اس قانون کی پیروی کر کے اپنے امام کے قول کے خلاف مالی سزا دیتے ہیں -

شُطُسُ - خلاف اور عناد۔  
 شُطُوسِي - مکار شریر۔  
 شَطُّ يَا شَطُوْطٌ - دور دور ہونا لبا ہونا۔  
 شَطِيْطٌ - ظلم کرنا، افراط کرنا۔  
 شَطِيْطٌ - حد سے بڑھ جانا، حق سے دور ہونا، نزع گراں کرنا۔

شَطُوْطٌ - ظلم کرنا۔  
 تَشَطِيْطٌ - حد سے بہت بڑھ جانا۔  
 اَشْطَاطٌ - دور کرنا، غور کرنا، چل جانا، ظلم کرنا۔  
 اِنَّكَ لَشَاطِيْ حَتَّى اَحْمِلَ قُوَّتَكَ عَلٰى صَعْفِيْ فَلَا اَسْتَطِيْعُ قَابِيَتْ - ایک شخص نے تمہاری سے کثرت عبادت میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا بتلاؤ اگر میں نا تو ان مومن ہوں اور تو زور دار مومن ہو اور مجھ سے اتنی ہی مشقت لینا چاہیے جتنی تو کرتا ہے تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ اگر میں باوجود ناتوانی کے اتنا جو جھ اٹھاؤں جتنا تو زور کی وجہ سے اٹھاتا ہے تو مجھ کو طاقت نہ رہے گی آخر بالکل عمل چھوڑ دوں گا (جتنا مجھ سے ہو سکتا تھا وہ بھی نہ ہوگا)۔ یہ شَطَطٌ سے نکلا ہے بمعنی جور اور ظلم اور حق سے کنارہ کشی بعض نے کہا شطنی فلان بشطنی شطا سے یعنی مجھ کو مشقت میں ڈالا مجھ پر ظلم کیا۔

لَا وَكَمْسٌ وَلَا شَطَطٌ - (اس کو مہر مثل ملے گا) یہ کم نہ زیادہ۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَكَاثِبَةِ الشَّيْطَانَةِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی حالت میں محتاجی سے (یعنی عیال و اطفال کی کثرت سے) اور دور مسافت کی تکلیف سے (یعنی سفر دور دراز ہو اور خرچ کی تنگی ہو) بال بچے بہت سے ساتھ ہوں)۔

شَطُّ الْبَحْرِ - دریا کا کنارہ یعنی ساحل اس کی جمع شَطُوْطٌ اور شَطَطَانٌ ہے۔  
 شَطَعٌ - جزع اور فزع بیماری وغیرہ سے۔  
 شَطْفٌ - چل دینا، دور ہونا، دھونا۔  
 تَشَطِيْفٌ - چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔

تھے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام شطر المسجد الحرام ادب والی مسجد کی طرف فوضع عنی شطرہا پہلے اللہ تعالیٰ نے آدھی (یعنی پچیس نمازیں) معاف کر دیں پھر پانچ پانچ اور معاف کرنا شروع کیں یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ کرمانی نے کہا پھر دوسری بار جو حدیث میں شطر کا ذکر ہے اگر اس سے نصف مراد لیا جائے تو ساڑھے بارہ کی معافی نکلتی ہے اس لیے شطر سے ایک حصہ مراد لینا بہتر ہے۔ دوسری روایت میں پانچ پانچ نمازوں کی معافی مذکور ہے وہی صحیح اور قابل اعتماد ہے)۔

قَاتِيْتُهُ بِشَاةٍ شَطُوْرٍ - میں ایک تھن کی بکری آپ کے پاس لے کر آیا (یعنی دوسرا تھن اس کا نہ تھا یا خشک تھا)۔  
 تَمَكُّتٌ اِحْدَا مَكْنٌ شَطْرٌ ذَهْرٌ هَا لَا تَصُوْمٌ وَلَا تُصَلِّيُ - تم میں سے کوئی اپنی آدھی عمر یوں ہی رہتی ہے (یعنی حیض کی حالت میں) نہ روزہ رکھتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے (اس حدیث کا پتہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے لیکن فقہاء نے اس کو ذکر کیا ہے)۔

اَلَسُوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ - سواک کرنا آدھا وضو ہے یا وضو کا ایک جز ہے۔

اَجْعَلْ شَطْرَ مَا لِيْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ - میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دوں۔

وَاَمَّا تِلْكَ فَشَطْرًاؤَ - یہ تو خیانت ہے اور دعا بازی۔

شطر نوح - ایک مشہور کھیل ہے (اکثر علماء نے اس کو جائز اور مکروہ رکھا ہے اور بعض نے کہا اگر اس میں شرط نہ ہو اس کی وجہ سے عبادت میں خلل واقع ہو تو کبھی کبھی تفریح طبع کے لیے وہ جائز ہے۔ یہ شَطْرًاؤَ یا تَشَطْرٌ سے نکلا ہے۔ محیط میں ہے کہ شطر نوح پہ کسرہ شین بعض نے کہا یہ شش رنگ کا معرب ہے کیونکہ اس میں چھ قسم کے پانسے ہوتے ہیں۔ پادشاہ وزیر (یا پادشاہ بیگم) پیل اس پر رخ، پیادہ، یہ فاسیوں کی ایجاد ہے۔ بعض نے کہا ہندی حکیم کی اور اصل یہ ہے کہ کوئی کھیل اس کی برابری نہیں کرتا اس میں بخت و اتفاق کو دخل نہیں ہے جیسے اور کھیلوں میں ہے بلکہ سارا مدار اس میں غور و فکر اور اپنی تدبیر اور دور اندیشی پر ہے)۔

شَطُسٌ - جانا کر اور فریب۔

تسویلات سے جن میں میں عقوان شباب میں گرفتار تھا اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے۔)

إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ - سورج شیطان کی دو زلفوں کے درمیان نکلتا ہے (ہوتا ہے کہ جب سورج نکلنے لگتا ہے تو شیطان اپنا سرا پر جا کر اس کے مقابل رکھ دیتا ہے تا کہ سورج پرستوں کا سجدہ اس کے لیے ہو۔ خطابی نے کہا یہ ان حدیثوں میں سے ہے جن کے معنی اور مطلب شارب ہی جانتا ہے اور ہم کو ان کی تصدیق کرنا اور ان کے احکام پر عمل کرنا واجب ہے۔ حرثی نے کہا یہ تمثیل ہے یعنی شیطان طلوع آفتاب کے وقت حرکت کرتا ہے اور سورج پرستوں پر مسلط ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی میں بہتا رہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر مسلط ہو کر اس کو سوسے دیتا رہتا ہے نہ یہ کہ اس کے جسم میں گھس جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں حرثی کی تاویل کی ہم کو ضرورت نہیں اور دونوں حدیثوں کو ظاہری معنی پر رکھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں شیطان ہزاروں لاکھوں ہیں تو ہر ایک ملک کے شیطان اپنے اپنے ملک میں سورج نکلتے وقت اس کے مقابل ہوتے ہوں گے اسی طرح شیطان کا خون کی طرح جسم میں پھرنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان اور جن لطیف اجسام ہیں وہ اگر رگوں میں سما جائیں اور پھریں تو کون سی مشکل اور خلاف عقل بات ہے اور بہت لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ جن آدمی کے بدن میں سما کر اس کی زبان سے بات کرتا ہے اور شاید حرثی نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی جس میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت نے ایک لڑکے سے جس پر آسیب تھا یہ فرمایا اخرج فانی محمد رسول اللہ یعنی اس چھوکرے کے جسم میں سے نکل جائیں محمد ہوں اللہ کا رسول۔)

أَلْوَابِ شَيْطَانٍ وَالْوَأْيِ كَيْفَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رُكْبٌ - جو سوار اکیلا سفر میں جائے وہ شیطان ہے دو جائیں تو دو شیطان ہیں البتہ تین ہوں تو خاصے اچھے سوار یا جماعت ہیں (مطلب یہ ہے کہ جب سفر کرے تو کم سے کم دو رینگ ساتھ

شَطْمٌ - جماع کرنا۔

شَاطُومَةٌ - لمبی لکڑی۔

شَطْنٌ - ری سے باندھنا مخالفت کرنا، گھس جانا، دور ہونا۔

إِشْطَانٌ - دور کرنا۔

شَايِطٌ - خبیث۔

شَطُونٌ - گہرا کٹواں۔

شَيْطَانٌ - (یا تو شَطْنٌ سے نکلا ہے یعنی حق سے دور یا

شَاطٌ سے نکلا ہے اسی لیے صاحب مجمع نے شیطان کی کچھ حدیثیں یہاں بیان کی ہیں اور کچھ شَيْطٌ میں اور ہم بھی انہی کی پیروی کرتے ہیں۔)

وَعِنْدَهُ قَرْسٌ مَرْبُوطَةٌ بِشَطْنَيْنِ - ان کے پاس ایک گھوڑی تھی دو رسیوں سے بندھی ہوئی۔

شَطْنٌ - ری۔

إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِأَشْطَانِهَا - اللہ تعالیٰ

نے موت کو زندگی کی رسیاں جلدی سے پکڑ لینے والی بنائی۔

كُلُّهُ هَوًى شَايِطِيٌّ فِي النَّارِ - ہر ایک خواہش جو حق کے

خلاف ہو دوزخ میں جاے گی۔ (یعنی خواہش نفس پر چلنے والا اور

حق بات کو چھوڑ دینے والا جنم میں جاے گا۔ ہمارے زمانہ کے

مولویوں میں یہ بلا عام ہوگی ہے جو بات ان کے منہ یا قلم سے نکلی

بس اس کی سچ کئے جاتے ہیں گوان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات

ناحق تھی مگر اس سے رجوع کرنے میں اور اپنی خطا کا اقرار کرنے

میں شرماتے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی کئے جاتے ہیں ان کا

نفس یہ کہتا ہے کہ اگر رجوع کرو گے اور اپنی خطا کا اقرار کرو گے تو

عوام تم کو کم علم سمجھیں گے۔ تم سے بے اعتقاد ہو جائیں گے۔ ان

بے وقوفوں کو اتنی عقل نہیں کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے وہ تم کو بتا کرنا

چاہتا ہے رجوع کرنے میں کوئی توہین نہیں بلکہ کمال علم اور تقویٰ

کی دلیل ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے

اماموں اور مجتہدین کے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں جدھر

حق معلوم ہوا اور وہی رجوع کر جاتے تھے۔ میں نے وجوب تقلید

مذہب معین میں جو ابتداء طالب العلمی میں لکھا تھا اس سے بعد

کو رجوع کیا۔ اسی طرح صفات اللہ میں مشکلیں کی تاویلات اور

ہوں۔ حضرت عمر نے اس شخص کے باب میں کہا جس نے اکیلا سفر کیا تھا اگر مر جاتا تو میں اس کا حال کس سے پوچھتا۔

شَطْفٌ - روکنا، بھیسے نکال ڈالنا۔

شَطْفٌ - تنگ روزی، بھوکا ہونا، خشک ہونا۔

لَمْ يَشْبِعْ مِنْ طَعَامِ آلَا عَلَى شَطْفٍ - آنحضرتؐ جب کھانے سے سیر ہوتے تو تنگی کے ساتھ (آپ کو فروغ مالی اور تو نگری کبھی نہیں ہوئی، ہمیشہ فقر و فاقہ اور عسرت ہی میں عمر گذاری۔)

شَطْفٌ - سوکھی روٹی۔

شَطْفٌ - بدخلق۔

شَيْطَمٌ - لبا یا موٹا۔

يَعْقِلُهُنَّ جَعْدُ شَيْطَمِيٍّ - ان کو ایک گھوگھر والا لبا موٹا شخص باندھ دیا گیا باندھتا ہے۔

شَطْيٌ - پھٹ جانا۔

تَشْطِيَةٌ - جدا کرنا۔

شَطْيٌ - وہ ہڈی جو گھسنے یا بازو سے ٹل ہے۔

شَطِيَّةٌ - کان یا ہڈی پہاڑ کی چوٹی پر اونچی جگہ۔

يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاغٍ فِي شَطِيَّةٍ يُؤَدِّنُ وَيَقِيمُ الصَّلَاةَ - تیرا پروردگار اس چرواہے پر تعجب کرتا ہے جو اپنے بانوروں کو پہاڑ کی ٹیکری پر چراہا ہو وہیں اذان دے اور نماز پڑھے۔

شَطِيَّةٌ - اس کی جمع شَطَايَا ہے۔

تَشْطِيٌّ - شاخ ٹکنا، متفرق ہونا۔

فَانشَطَّتْ رَبَاعِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - آنحضرتؐ کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا۔

إِنَّ اللَّهَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ لِإِبْلِيسَ نَسْلًا وَرُوحَةً أَلْقَى عَلَيْهِ الْغَضَبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شَطِيَّةٌ مِنْ نَارٍ فَخَلَقَ مِنْهَا امْرَأَتَهُ - اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کی نسل بڑھانا اور اس کی جو رو پیدا کرنا چاہی تو اس کو غصہ دلا یا غصہ کی وجہ سے اس میں سے ایک آگ کا ٹکڑا اڑا (اسی سے اللہ تعالیٰ نے اس کی بیوی پیدا کی۔)

فَطَارَتْ مِنْهُ شَطِيَّةٌ وَوَقَعَتْ مِنْهُ أُخْرَى مِنْ شِدَّةِ

سفر کیا تھا اگر مر جاتا تو میں اس کا حال کس سے پوچھتا۔

حَرَجُوْهُ اَعْلِيْهِ فَاِنْ اَمْتَنَعَ وَاَلَا فَاَقْتُلُوْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ - سانپ کو دھک کا ڈے (اب کے نہ لگیو ورنہ ہم تجھ کو مار ڈالیں گے پھر اگر نکلنے سے باز آئے (تو بہتر ہے) اگر اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو وہ شیطان ہے (یعنی نیک بخت جن نہیں ہے بلکہ شیطان اور کافر جن ہے)۔ بعض سانپ اصل میں جن ہوتے ہیں تو آپ نے احتیاطیہ حدیث فرمائی۔ نہیہ میں ہے کہ باریک اور بیلکے سانپ کو عرب لوگ جن اور جان کہتے ہیں)۔

الْعَطَاْسُ وَالنَّعَاسُ وَالْحَيْضُ مِنَ الشَّيْطَانِ - چھینک اور اونگھ اور حیض شیطان کی طرف سے ہیں (حالانکہ چھینک اچھی چیز ہے مگر نماز میں جب چھینک آئے تو شیطان کی چھیڑ بھینا چاہے اس لیے کہ اس سے حضور قلب میں غلغل ہوتا ہے جو نماز کارکن اعظم ہے)۔

## باب الشين مع الظاء

شَطٌّ - بقیہ دن، دشوار و نا، تکلیف میں ڈالنا، غول کرنا، پریشان کر دینا، ہانک دینا۔

شَطَاظٌ - ایک مشہور چور کا نام ہے عرب میں مثل ہے۔

أَسْرَقُ مِنْ شَطَاظٍ - شطاظ سے بھی بڑھ کر چور۔

إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَرُوعِي لِفَحَّةٍ لَهُ فَفَجَحَنَهَا الْمَوْتُ فَتَحَرَّهَا بِشَطَاظٍ - ایک شخص اپنی اونٹنی کو چراہا تھا اتنے میں وہ مرنے لگی اس نے ایک نوکدار لکڑی سے اس کو نخر کر ڈالا۔

شَطَاظٌ - وہ لکڑی جس کے دونوں کنارے نوکدار ہوتے ہیں اس کو دونوں تھلیوں کے بیچ میں اڑا کر اونٹ پر لادتے ہیں کہ وہ الگ الگ ہو کر گریں نہیں۔

مِرْفَقَةٌ كَالشَّطَاظِ - اس کی کبھی شطاظ کی طرح نوک دار تھی۔

لَا بَأْسَ بِلِقْطَةِ الْعَصَا وَالشَّطَاظِ وَالْوَتْدِ - اگر کوئی شخص لکڑی یا شطاظ یا میخ پائے پڑی ہوئی ہے اس کے لیے لینے میں قباحت نہیں (کیونکہ یہ ایسی بے قدر چیزیں ہیں جن کی مالک

## لَعْنَةُ الْخَوَارِجِ

الغضب - ایک ٹکڑا آگ کا اس میں سے اڑا اور ایک گرا سخت غصہ کی وجہ سے۔

### باب الشين مع العين

شَعْبٌ - جمع کرنا، جدا کرنا، بنانا، بگاڑنا، پھاڑنا، پھوٹنا، جوڑنا، جدا ہونا، ظاہر ہونا، مشغول کرنا، بھیجنا۔

شَعْبٌ - دونوں کندھوں یا سنگلوں میں فاصلہ ہونا۔

تَشْعِيبٌ - جدا ہونا اس طرح کہ پھرنے لونا۔

مُشَابَعَةٌ - مرجانا جیسے اشعاب ہے۔

تَشْعَبٌ - الگ الگ ہونا، پھوٹ پڑ جانا۔

اِنْشِعَابٌ - مرجانا، دور ہونا، درست ہونا۔

شَاعِبَان - دونوں کندھے۔

شَعْبٌ - قبیلہ عرب کا ہوا یا عجم کا (بعض نے کہ

شَعْبٌ - اوپر کا طبقہ اس کے نیچے قبیلہ اس کے نیچے عمارت

اس کے نیچے بن اس کے نیچے فنڈ اس کے نیچے فصیلہ جیسے خذیمہ ایک شعب ہے اور کتنا نہ قبیلہ ہے اور قریش عمارت ہے اور قصی بن ہے اور ہاشم فنڈ ہے اور عباس فصیلہ ہے۔)

الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ - حیا اور شرم ایک ٹکڑا ہے ایمان کا یا ایک شاخ ہے ایمان کی (جیسے ایمان آدمی کو گناہوں سے روکتا ہے ایسے ہی حیا اور شرم بھی بدکاریوں سے باز رکھتی ہے تو گویا ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

الْكَشَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ - جوانی کیا ہے جنون اور دیوانگی کی ایک شاخ ہے (جیسے جنون سے عقل جانی رہتی ہے ایسے ہی جوانی بھی آدمی کو غصہ اور شہوت کا تابع بنا کر وہ وہ کام کراتی ہے جو عقل اور دور اندیشی کے خلاف ہیں معاذ اللہ یہ حالت ہر ایک جوان پر گذرتی ہے الا ماشاء اللہ کوئی جوان صالح جس کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ جوانی میں آدمی انجام پر نظر نہیں کرتا اور شہوت اور غصہ سے مغلوب ہو کر وہ وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کا انجام نہایت خراب اور اخیر میں ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے)۔

إِذَا قَعَدَا لِلرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الرَّبِيعِ

وَجَبَّ عَلَيْهِ الْغُسْلُ - جب مرد اپنی عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھ جائے (دونوں ہاتھ دونوں پاؤں یا دونوں پاؤں اور شرمگاہ کے دونوں کناروں کے درمیان رانوں کے درمیان یعنی داخل کرے) تو اس پر غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہوا اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض کی یہ قول ہے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا)۔

حَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ قُرَيْشًا وَسَلَكَ شُعْبَةً - آنحضرت (مدینہ سے) نکلے قریش کے لوگوں پر جانے کا قصد رکھتے تھے اور شعب کا رستہ چلے (شعب ایک مقام کا نام ہے یلیل کے قرب اسکو شعبہ بن عبداللہ کہتے ہیں)۔

مَا هَذِهِ الْفَتْيَا الَّتِي شَعَبَتِ النَّاسَ - یہ کیسا فتویٰ ہے جس نے لوگوں میں پھوٹ ڈال دی (ایک روایت میں تَشَعَّبَتِ بِالنَّاسِ ہے یعنی جس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی)۔

يُرَأَبُ شُعْبَهَا - امت کے اختلاف کو اتحاد کرتے تھے (یعنی لوگوں کی پھوٹ کو مٹا کر سب کو یک دل اور یک جہت کر دے) (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد ابو بکر صدیق کی تعریف میں کہا)۔

وَشَعْبٌ صَغِيرٌ مِّنْ شَعْبٍ كَبِيرٍ - تھوڑی سی اصلاح بڑا فساد کر کے (شعب کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی اصلاح اور فساد جیسے اوپر گذرا)۔

اتَّخَذَ مَكَانَ الشُّعْبِ سِلْسِلَةً - جس جگہ سے پھوٹ گیا تھا وہاں (جوڑنے کے لیے) ایک زنجیر لگا دی (یعنی انس نے)۔

شَعْبٌ - پھوٹنا اور جوڑنا دونوں معنی میں آیا ہے جیسے اوپر گذرا۔

إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الشُّعُوبِ أَسْلَمَ فَكَانَتْ تَوَخُّدًا مِنْهُ الْجَزْيَةُ - ایک شخص اہل عجم میں سے مسلمان ہو گیا تو اس سے جزیہ لیا جاتا تھا (بعض نے کہا شُعُوبٌ جمع ہے شَعُوبِيٌّ کی جیسے یہود اور مجوس جمع ہے یہودی اور مجوسی کی)۔

فَمَا زِلْتُ وَاصِعًا رِجْلِي عَلَى خَدِّهِ حَتَّى أَرَزْتَهُ شُعُوبٌ - میں اپنا پاؤں اس کے رخسارے پر برابر رکھے رہا

کہتے ہیں چونکہ بہت فصیح اور بلیغ تھے۔

لَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ فَيَصْدَعُ شَعْبُ كَاهِلِكَ۔ لوگوں کو اپنے کندھے پر مت لا دیا سنا ہو کہ تیرے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ ٹوٹ جائے۔

مَاتَتْ حَدِيدَةَ جَيْنَ خَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الشَّعْبِ۔ حضرت خدیجہ نے اس وقت انتقال فرمایا جب آنحضرت شیب (گھائی) سے نکلے۔

شُعْبُ أَبِي طَالِبٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں جہاں آنحضرت کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

مُنْشَعِبٌ۔ ایک لفظ جو مادہ سے ایک حرف بڑھا کر نکالا گیا ہو جیسے کَوْمٌ سے اَحْکَوْمٌ اور کَوْمٌ ہے اور ایک مشہور کتاب کا نام ہے علم صرف میں جو میزان الصرف کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔

وَمَا لِي اِلَّا مَشْعَبُ الْحَقِيقِ مَشْعَبٌ۔ میرا مذہب تو وہی سچا مذہب ہے (یعنی آل رسول کی محبت اور الفت اور ان کے گروہ میں رہنا)۔

شُعْبَةٌ۔ مشہور راوی ہیں حدیث کے۔

شُعْبُ الشُّرُكِ۔ شرک کی شاخیں۔

شَعْتٌ اور شَعْوَنَةٌ۔ پریشان حال ہونا، پراگندہ بال ہونا۔

تَشْعِيبٌ۔ پراگندہ کرنا، حمایت کرنا، دفع کرنا۔

تَشَعُّتٌ۔ پراگندہ ہونا۔

اِنْتِشَاعٌ۔ پھٹ جانا۔

شَعِيتٌ۔ پراگندہ حال، گرد آلود۔

شَعْنَانُ الرَّاسِ۔ جس کے بال سر کے پراگندہ ہوں۔

لَمَّا بَلَغَهُ هِجَاءُ الْاَعْمَى عَلْقَمَةَ بِنِ عُلَاثَةَ الْغَامِرِيِّ نَهَى اصْحَابَهُ اَنْ يَّرُوْا هِجَاءَهُ وَقَالَ اِنَّ اَبَا سُوْفْيَانَ شَعْتُ مِثِّي عِنْدَ قَيْصَرَ فَرَدَّ عَلَيْهِ عَلْقَمَةَ وَكَذَّبَ اَبَا سُوْفْيَانَ۔ جب آپ کو اُمّی علقمہ بن علاش کی جو بیچی تو آپ نے اپنے اصحاب کو اس کے بیان کرنے سے اور پڑھنے سے منع فرمادیا اور کہا کہ ابوسفیان نے قیصر روم کے سامنے میرے عیب بیان کئے تو علقمہ نے اس کا رد کیا اور ابوسفیان کو جھٹلایا۔

یہاں تک کہ میں نے اس کو موت کی زیارت کرائی (یعنی وہ مر گیا)۔

ثُمَّ مَوْتٌ فِي الشَّعْبِ۔ پھر وہ مسلمان جو پہاڑ کی گھائی میں (لوگوں سے الگ) ہو۔

شَيْبٌ۔ دو پہاڑوں کے درمیان جو رستہ ہوتا ہے۔

حَتَّى اِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ۔ جب آپ شعب میں پہنچے (یعنی اس رستے میں جہاں سے حاجی لوگ گذرتے ہیں)۔

اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اَدَمَ بِكُلِّ وَاِدٍ شُعْبَةٌ۔ آدمی کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے (یعنی صد ہا باتوں میں دل لگا ہوا ہے بال بچے مکان اسباب جا نداد دوست آشنا آخرت اور قبر طرح طرح کے افکار بقول شخصے یک انار و صد بیار)۔

كَفَّاهُ الشَّعْبُ كَلَّهًا۔ اللہ تعالیٰ اس کے (معاملات کے) سب شاخوں کا انتظام کر لے گا (اس کا دل پریشان نہ ہونے دے گا)۔

الْبَدَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْبِقَاقِ۔ فحش گوئی لفاظی اور چرب زبانی بفاق کی دو شاخیں ہیں (اکثر ایسا آدمی مناقہ ہوتا ہے سلیم الطبع اور مخلص آدمی بہت باتیں نہیں بناتا)۔

شَعَلَّتْ شَعَابِيٌّ جَدُوًاى۔ بال بچوں کی پرورش نے مجھ کو داد دہش سے روک دیا ہے (یعنی اول خویش بعدہ درویش)۔

شُعْبَانٌ مشہور مہینہ ہے اس کو شعبان اس لیے کہا کہ لوگ اس میں لوٹ پوٹ اور کمائی کے لیے متفرق ہوتے تھے۔

شُعْبِيٌّ۔ مشہور تابعی اور حدیث کے امام ہیں پہلے شیعہ تھے پھر سنت جماعت کا طریق اختیار کیا۔ ان کا نام عامر بن عبد اللہ بن شراحیل ہے۔

اَشْعَبٌ۔ ایک طماع شخص تھا عرب میں مثل ہے۔

اَطْمَعُ مِنْ اَشْعَبٍ۔ یعنی اشعب سے بھی بڑھ کر طامع۔

شُعْبِيَّةٌ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

مَشْعَبٌ۔ رستہ۔

مَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ۔ جس کو فکروں نے پریشان کر دیا ہو۔

شُعْبٌ۔ مشہور پیغمبر کا نام ہے ان کو خطیب الانبیاء بھی







شِعَار - وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو اور دثار اس کے اوپر  
کا کپڑا -

أَنْتُمْ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ - (آنحضرتؐ نے انصار  
سے فرمایا تم تو میرے شعار ہو یعنی اندر کا کپڑا میرے جسم سے لگا  
ہوا) اور باقی لوگ دثار ہیں (اوپر کے کپڑے مطلب یہ ہے کہ تم  
میرے خاص اعتباری اور راز دار لوگ ہو دوسرے لوگ عام  
ہیں) -

سَكَانٌ يَنْبَأُ فِي شِعْرَانَا - آنحضرتؐ ان کپڑوں میں آرام  
فرماتے جو ہمارے بدن سے لگے رہتے (جن میں نجاست لگنے کا  
زیادہ احتمال ہوتا ہے) -

سَكَانٌ لَا يَصِلُ فِي شِعْرَانَا وَلَا فِي لُحْفِنَا -  
آنحضرتؐ ہمارے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں اور چادروں میں  
نماز نہیں پڑھتے (کیونکہ نماز میں طہارت کپڑے کی ضروری ہے  
سونے میں یہ بات نہیں) -

إِنَّ أَحَا الْحَاجِّ الْأَشْعَثُ الْأَشْعُرُ - حاجی تو پریشان  
سر بال بڑھے ہوئے ہوتا ہے (کیونکہ احرام کی وجہ سے نہ کٹھی  
کر سکتا ہے نہ اصلاح بناتا ہے) -

قَدْ دَخَلَ رَجُلٌ أَشْعُرًا - ایک شخص بہت بالوں والا یا  
لبے بالوں والا آیا -

حَتَّى أَضَاءَ لِي أَشْعُرُ جُهَيْنَةَ - یہاں تک کہ جہینہ کا  
اشعر مجھ کو دکھائی دیا (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جہینہ قبیلے میں) -

أَتَى مِنْ تَضْرَةِ نَحْوِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ - سینہ کی دگدگی سے  
پیڑوں تک چیر ڈالا (یعنی فرشتے نے شعورہ بکسرہ شین پیڑوں یعنی عانہ  
بعض نے کہا جہاں زیر ناف کے بال اگتے ہیں) -

يَسْتَشِيرُونَ الْحِذْرَ - دل میں سب سے جاتے تھے (اندر  
ہی اندر ڈر رہے تھے) -

لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ - مجھ کو خیال نہیں رہا - میں نے (ری  
سے پہلے) سر منڈا لیا -

أَوْ كَشَعْرَةَ بَيْضَاءَ - جیسے ایک سفید بال (یہ راوی کی  
شک ہے یا آنحضرتؐ ہی نے دو طرح سے تشبیہ دی) -

شَهَدْتُ بَدْرًا وَمَالِي غَيْرُ شِعْرَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ أَكْثَرَ

کیا - (خون نکالا) -

إِنَّهُ قَاتَلَ غَلَامًا فَأَشْعَرَهُ - زیر ایک غلام سے لڑے اس  
کو خون خون کیا -

لَا سَلْبٌ إِلَّا لِمَنْ أَشْعَرَ عِلْجًا أَوْ قَتَلَ - مقتول کا  
سامان قاتل کو نہیں ملے گا (بلکہ مال غنیمت میں شریک ہوگا) جو  
کوئی عجمی کافر کے پیٹ میں بھالا گھسیڑے یا اس کو قتل  
کرے (اس کا سامان اسی کو ملے گا - عرب لوگ بادشاہوں کو  
جب وہ قتل کئے جاتے ہیں ادب سے یوں نہیں کہتے - قتل یعنی قتل  
کئے گئے بلکہ یوں کہتے ہیں اشعر وال یعنی اشعار کئے گئے) -

دِيَةُ الْمَشْعَرَةِ أَلْفٌ بَعِيرٍ - یہ عرب لوگوں کا قول ہے  
یعنی اگر بادشاہ مارا جائے تو اس کی دیت ہزار اونٹ ہیں -

إِنَّهُ جَعَلَ شِعَارَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ يَا بَنِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَشِعَارَ الْخَزْجِ يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ  
وَشِعَارَ الْأَوْسِ يَا بَنِي عُبَيْدِ اللَّهِ وَشِعَارَهُمْ يَوْمَ  
الْأَحْزَابِ حَمٌّ لَا يَنْصُرُونَ - آنحضرتؐ نے بدر کے دن  
مسلمانوں کا شعار (یعنی وہ اصطلاحی لفظ جس سے اپنے فوج  
والے کی پہچان دشمن کی فوج والے سے ہو سکے) یا بنی عبد الرحمان  
کیا اور خزرج قبیلے کا یا بنی عبد اللہ اور اوس قبیلے کا یا بنی عبید اللہ اور  
جنگ احزاب میں یہ شعار مقرر کیا ہم لا ینصرون -

لَمَّا رَمَاهُ الْحَسَنُ بِالْبِدْعَةِ قَالَتْ لَهُ أُمُّهُ إِنَّكَ  
أَشْعَرْتَ إِبْنِي فِي النَّاسِ - (جب معبد جہنی نے بصرے میں  
تقدیر کے مسلہ میں بدعت نکالی اور امام حسن بصری نے اس کو  
بدعتی کہا تو معبد کی ماں ان سے کہنے لگی تم نے تو میرے بیٹے کا  
لوگوں میں اشعار کر دیا (یعنی جیسے اشعار کر کے قربانی کے جانور کی  
شاخت کراتے ہیں ایسے ہی تم نے اس کو بدعتی کہہ کر تمام لوگوں  
میں ٹکڑا کر دیا (یعنی مطعون خلاق) -

أَعْطَى النِّسَاءَ اللَّحْبِيَّ عَسَلُنْ إِبْنَتَهُ حَقْوَةً فَقَالَ  
أَشْعَرْتَهَا إِيَّاهُ - آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی  
صاحبزادی کو عسل دے رہی تھیں اپنی تہ بند کی اور فرمایا یہ اندران  
کے جسم سے ملا ہوا رکھو (برکت کے لیے آپ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا  
ان کے کفن میں شریک کر دیا) -

فلاں شخص نے کیا کیا۔

لَيْتَ شَعْرِي كَيْفَ قَالَ هَذَا - کاش مجھ کو معلوم ہوتا اس نے ایسا کیوں کیا یا کاش جو میں جانتا ہوں وہ بھی جانتا ہوتا تو ایسا نہ کہتا۔

إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ لَيْسَعْرًا وَإِنَّ مِنَ الشُّعْرِ لِحِكْمَةً - بعض تقریر جاو بھری ہوتی ہے (جاو کویطرح لوگوں کے دل پر اثر کرتی ہے) اور بعض شعر حکمت سے بھر ہوتا ہے۔ (وہ اچھا شعر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شعر برا نہیں ہے نہ مطلق شعر کوئی مذموم ہے)۔

فَتَمَثَّلَ بِشَعْرِ رَجُلٍ - آپ نے ایک شخص (عبداللہ بن رواحہ کے) شعر سے استشہاد کیا (یعنی اپنے کلام کی تائید کے لئے اس کو پڑھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ دوسرے کسی شاعر کے شعر پڑھ سکتے تھے گو خود کوئی شعر نہ کہہ سکتے تھے۔ بعض نے کہا عبداللہ ابن رواحہ کا یہ کلام شعر نہ تھا اس لئے کہ وہ موزوں نہیں ہے بلکہ بطور رجز کے تھا)۔

قُدُومُ الْأَشْعَرِيِّينَ - اشعری لوگوں کا آنا اشعرا ایک قبیلہ ہے یمن کا اسی میں سے ابو موسیٰ اشعری مشہور صحابی تھے۔

يُنْبِتُ الشُّعْرَ - پلکوں کے بال اگانا ہے۔  
كُونُوا عَلَيَّ مَشَاعِرَ كُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَيَّ إِرْبٌ مِّنْ إِرْبِ إِبْرَاهِيمَ - اپنی اپنی جگہوں میں ٹھہرے رہو یعنی حج میں سارے عرفات میں کہیں ٹھہرو مضا تقہ نہیں کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم کے وارث ہو (اور ابراہیم عرفات میں ٹھہرے تھے تو عرفات میں جہاں ٹھہرو تم نے ابراہیم کی سنت کو ادا کیا۔ یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعض لوگوں نے جو آنحضرتؐ سے دور ٹھہرے تھے اپنے مقام کو حقیر سمجھا)۔

يَعَالَهُمُ الشُّعْرُ - ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جو تینوں تک پہنچیں گے یا ان کی جوتیوں میں بال لگے ہوں گے۔

إِنِّي لَسْتُ بِشَاعِرٍ - میں شاعر نہیں ہوں (آپ کو اللہ تعالیٰ نے شعر کہنا یعنی موزوں کلام بالکل نہیں سکھایا تھا یہاں تک کہ آپ دوسرے شعاروں کے شعر بھی کبھی پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے جب لوگو آپ سے کہتے کہ صحیح شعریوں ہے تو

اللَّهُ لِي مِنَ اللَّحْمِ بَعْدُ - (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں جب جنگ بدر میں شریک ہوا اس وقت میرا ایک ہی بال تھا پھر اللہ تعالیٰ نے بہت داڑھیاں دیں (مطلب یہ ہے کہ اس وقت میری اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں دیں)۔

لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِي بِنِ خَلْفٍ تَطَايَرَ النَّاسُ عَنْهُ تَطَايَرِ الشُّعْرِ عَنِ الْبُعْبُعِ نَمَّ طَعْنُهُ فَبِي خَلْفِهِ - آنحضرتؐ نے جب ابی بن خلف (کافر مردودو جو خود آپ سے لڑنے آیا تھا) قتل کرنا چاہا اور بر چھہ ہاتھ میں سنبھالا تو لوگ اس طرح سے ہٹ گئے جیسے لال کھیاں یا نیلی کھیاں اونٹ پر سے اڑ جاتی ہیں پھر آپ نے اس کے طلق میں بر چھہ مارا (ہر چند اس کو کچھ بہت کاری زخم نہیں لگا تھا مگر پیغمبر کی مار اللہ کی پناہ اس میں وہ شورش اور جلن شروع ہوئی جس کا تحمل نہ ہو سکا اور ہائے ہائے کرنا ہوا اصل جہنم ہوا)۔

أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ نَازِلَهُ الْحَرَبَةَ فَلَمَّا أَخَذَهَا انْتَفَضَ بِهَا انْتِفَاضًا ضَمًّا تَطَايَرْنَا عَنْهَا تَطَايَرِ اشْعَارِيْرِ - کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو بر چھہ دیا جب آپ نے اس کو لیا تو ایسا ہلایا کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے کھبیوں کی طرح اڑ گئے یہ جمع ہے شعورور کی یعنی وہ کبھی جو اونٹ کے زخم پر آتی ہے)۔

حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ - ایک مہمل کلام ہے جو بنی اسرائیل نے بکنا شروع کیا تھا جب ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ حط کہتے ہوئے جاؤ یعنی دانہ بالی میں۔

أَهْدَى لَهُ ﷺ شَعَارِيْرُ - آنحضرتؐ کو کسی نے چھوٹی چھوٹی کلڑیاں تحفہ بھیجیں۔ (یہ جمع ہے شعورور کی یعنی چھوٹی کلڑی)۔

إِنَّهَا جَعَلَتْ شَعَارِيْرَ اللَّهَبِ فِي رَقَبَتِهَا - بی بی ام سلمہؓ نے سونے کے شعاریر اپنی گردن میں پہنے۔ شعاریر ایک زیور ہے اس میں سونے کے دانے جو کی طرح بنے ہوتے ہیں (ہمارے ملک میں اس کو لچھہ کہتے ہیں)۔

لَيْتَ شَعْرِي مَا صَنَعَ فَلَانَ - کاش مجھ کو معلوم ہوتا

ہے۔

شِعَارٌ نَا يَوْمَ بَدْرٍ يَا نَصْرَ اللَّهِ اقْتَرِبْ - بدر کے دن  
ہمارا شعار یہ تھا یا نصر اللہ اقترِب۔

يُنَادِي بِالصَّلَاةِ كُنْدَاءِ الْحَيْشِ بِالشَّعَارِ - نماز کے  
لئے ایسی آواز کرتے تھے جیسے لشکر والے شعار کو پکار کر بولتے  
ہیں (تا کہ اپنے اور پرانے کی پہچان ہو جائے اور اندھیری رات  
میں اپنے ہی آدمی کو نہ مار ڈالیں)۔

أَشْعُرُوا وَقُلُوبَكُمْ ذِكْرَ اللَّهِ - اپنے دلوں میں اللہ کی یاد  
رکھو۔ (اس سے ڈرتے رہو اللہ کا ڈر ساری نیکیوں کی جڑ ہے)۔  
هُوَ مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ - وہ ایک بال  
سے دوزخ کے کنارے پر لٹک رہا ہے (یعنی اس میں گرنے کے  
قرب ہے)۔

لَا بَدَأَنَّ تَكُونُ فِتْنَةً يَسْقُطُ فِيهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَةَ  
بِشَعْرَتَيْنِ - ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں ایسا عقلمند شخص بھی مبتلا  
ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے (جو نہایت مشکل  
کام ہے)۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ دُعِيَ إِلَى خُبْرِ الشَّعِيرِ وَبَارَكَ  
عَلَيْهِ وَمَا دَخَلَ جَوْفًا إِلَّا أَخْرَجَ كُلَّ دَاءٍ فِيهِ وَهُوَ قُوْتُ  
الْأَنْبِيَاءِ وَطَعَامُ الْأَبْرَارِ - کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس کو جوگی  
روٹی کھانے کے لئے نہ بلایا گیا ہو اور اس نے جوگی روٹی پر  
برکت کی دعا نہ کی ہو اور جو جہاں پیٹ میں گیا تو پیٹ کی ہر بیماری  
کو نکال دیتا ہے اور وہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور نیک لوگوں کا  
کھانا ہے (سبحان اللہ جو کیا عمدہ چیز ہے پر ہمارے ملک کے  
جاہل امیر اور نواب رات دن گیہوں کا میدہ اور روکا کھا کھا کر اپنا  
پیٹ خراب کر لیتے ہیں اخیر میں ضعف معده اور بد ہضمی کی  
بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنی صحت محفوظ رکھتا چاہے  
اس کو چاہئے کہ کبھی جوگی روٹی کھائے کبھی گیہوں کی یا گیہوں اور  
جو ملا کر کھائے اور ہمیشہ بن چھنے آنے کی روٹی کھایا کرے جیسے  
سنت کا طریقہ ہے اور میدہ اور رو سے پرہیز رکھے جو تمغہ  
کرتے ہیں اور آنتوں میں سدہ ڈالتے ہیں)۔

ذِكْوَةُ الْجَنِينِ ذِكْوَةُ أُمِّهِ إِذَا اشْعُرُوا - پیٹ کے بچے

آپ فرماتے ہیں شاعر نہیں ہوں)۔

مَنْ اشْعُرُ الشُّعْرَاءِ - سب شاعروں میں بڑھ کر کون سا  
شاعر ہے (آپ نے فرمایا امرؤ القیس گمراہ بادشاہ)۔  
بِنَشْئِيرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ أَنَّهُ لَا مَشْعَرَكَ - اللہ  
تعالیٰ نے عبادت کے جو مقام مقرر کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا  
ہے کہ اس کا کوئی خاص مقام نہیں (بلکہ جہاں اس کی عبادت کرو  
وہیں اس کا مقام ہے)۔

شَوَاعِرُ الْإِنْسَانِ وَمَشَاعِرُهُ - آدمی کے حواس۔  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِي شَوَاعِرَ أُوذْرِكَ مَا  
ابْتَعَيْتُ بِهَا - شکر اللہ کا جس نے مجھ کو حواس دیئے (آنکھ کان  
ناک وغیرہ) میں جو چاہتا ہوں ان کے ذریعہ سے دریافت کر لیتا  
ہوں۔

وَأَجْعَلِ الْعَافِيَةَ شِعَارِي - تندرستی کو میرا شعار بنا  
دے (جیسے شعار بدن سے جدا نہیں ہوتا یعنی اندر کا کپڑا ویسے ہی  
تندرستی بھی مجھ سے لگا دے کبھی جدا نہ ہو۔

أَنْتُمْ الشُّعَارُ ذُونَ الدِّنَارِ - تم (اے کوفہ والو!) شعار  
ہو (اندر کا کپڑا) نہ کو دینار (یعنی اوپر کا کپڑا یہ حضرت علیؑ نے کوفہ  
والوں سے فرمایا مگر انہی کوفہ والوں نے ابن زیاد سے ڈر کر امام  
حسین کی مدد نہ کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے اس وقت سے یہ  
مثل ہو گئی: الكوفى لا يوفى)۔

أَوْلِيَاءُ اللَّهِ اتَّخَذُوا الْقُرَانَ شِعَارًا - اولیاء اللہ نے  
قرآن کو اپنا شعار بنایا (رات دن کوتلاوت کرتے رہتے ہیں اس  
پر عمل کرتے ہیں)۔

وَاتَّخَذُوا الدُّعَاءَ دِنَارًا اور دعا کو دینار بنایا (یعنی اوپر کا  
لباس جو جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاتا ہے)۔

الْفَقْرُ شِعَارُ الْمَصَالِحِينَ - نیک لوگوں کی نشانی فقری  
اور محتاجی ہے (اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں زیادہ مالدار نہیں بناتا ایسا نہ  
ہو وہ مال و دولت کی محبت میں اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ بعض نے  
کہا فقری سے مراد یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت دل میں نہ ہو گو  
کتنا ہی مالدار ہو ایسی مالداری سے فقر میں کچھ خلل نہیں آتا)۔

اَلتَّابِيَةُ شِعَارُ الْمُحْرَمِ - لیبک کہنا احرام والے کی نشانی

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَحَائِلُ الْحَدِيثِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (شاید فرشتے اس کی شعاع کو روک لیتے ہیں)۔

شَعْفٌ: جلانا ڈھانپ لینا۔

شَعْفٌ - ڈھانپ لینا گھبراہٹ اور ڈر سے بے حواس ہو جانا۔

شُعَافٌ - جنون۔

قَدْ شَعَفَهَا حُبًّا يَا شَعَفَهَا حُبًّا - (دونوں طرح قرأت ہے عین مہملہ اور عین مجرہ سے یعنی) محبت نے اس کا دل ڈھانپ لیا ہے وہ اس کی محبت میں دیوانی ہو گئی ہے۔

فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ عَيْرٌ فَرِعٌ وَلَا مَشْعُوفٌ - جب مرد نیک ہوتا ہے تو اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے نہ اس کو گھبراہٹ ہوتی ہے نہ وہ بد حواس ہوتا ہے۔

أَوْ رَجُلٌ فِي شَعْفَةٍ مِنَ الشُّعَافِ فِي عُنَيْمَةٍ لَهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ مُعْتَزِلُ النَّاسِ - یا وہ شخص جو تھوڑی سی بکریاں لے ہوئے پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر رہتا ہو

یہاں تک کہ اس کی موت آ جائے اسی حال میں یعنی لوگوں سے الگ رہنے میں۔ (اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو عزت کو صحبت اور سوسائٹی سے افضل جانتے ہیں اور شافعی اور

اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ فتنہ اور فسادات کے زمانہ پر یہ حدیث محمول ہے ایسے زمانہ میں تو عزت سب کے نزدیک افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفُرُقَ كُلَّهَا یعنی

ان سب فرقوں سے الگ رہ بھی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی

پرتے ہوئے ہیں دوسری طرف غری مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماع کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین کی قرآن کی تفسیر صرف لغت اور اپنی من مانی سے کر لیتے

ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آجکل ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعض عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آئین ہاجر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے باقی اور

کی زکوٰۃ اس کے مال کی زکوٰۃ ہے جب اس پر بال آگ آئے ہوں۔

أَشَاعِرَةٌ - ایک فرقہ ہے متکلمین کا جو عقائد میں امام ابو الحسن اشعری کے تابع ہیں اور شافعیہ اکثر انہی کے پیرو ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابو الحسن اشعری ابوعلی جبائی معتزلی کے شاگرد تھے انہوں نے ابو ہاشم ابن محمد حنیفہ سے علم حاصل کیا تھا

انہوں نے محمد بن حنیفہ سے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے۔

شُعْشَعَةٌ: ملانا پھیلانا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ أَيْضُ شُعْشَاعٍ - ایک گورے رنگ کا لمبا آدمی آیا۔

تَرَاهُ عَظِيمًا شُعْشَاعًا - تو اس کو بڑا لمبا دیکھتا ہے۔

شُعْشَاعٌ بھی لمبا۔

إِنَّهُ تَرَدَّدَ تَرِيدَةً فَشُعْشَعَهَا - انہوں نے ترید بنایا اس کو خوب گھونٹا۔ (شورے میں روٹی خوب کھینچی)۔

إِنَّ الشُّهْرَ قَدْ تَشَعَّشَعَ فَلَوْ ضَمْنَا بَقِيَّةَ - مہینہ اخیر ہو گیا ہم باقی دنوں میں بھی روزہ رکھ لیں تو بہتر ہے ڈیکھو ایک روایت میں تَسَعَّسَعٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہوگا)۔

شُعَاعٌ: جدا کرنا جدا ہونا جیسے شَعٌّ ہے بہانا جلدی کرنا۔ جیسے شُعْبَعٌ اور اشُعَاعٌ جدا کرنا پھیلانا مولود نکلتا۔

إِنْشِعَاعٌ: غارت کرنا۔

شُعَاعٌ - لطیف سایہ۔

شُعَاعُ الشَّمْسِ - سورج کی کرنیں جو تاگوں کی طرح سامنے آتی ہیں۔

أَشَعَّةٌ اور شُعْعٌ اس کی جمع ہے۔

شُعٌّ - مٹری کا گھر۔

مَسْرُونَ بَعْدِي مُلْكًا عَضُوضًا وَآمَةً شُعَاعًا - تم میرے بعد کنفی بادشاہت اور پھوٹ پڑی جماعت دیکھو گے (لوگوں میں اختلاف ہوگا کئی گروہ ہو جائیں گے عرب لوگ

کہتے ہیں: ذَهَبَ ذَمُّهُ شُعَاعًا - اس کا خون ادھر ادھر متفرق ہو کر گیا)۔

إِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا يَوْمَئِذٍ - اس کی صبح کو جو سورج

يَبْعُ شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ - پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی گرنے کے ناموں (نالوں اور جنگلوں) کو ڈھونڈھتا رہے گا (یعنی لوگوں سے دور آبادی سے نفور ہو کر صحرائی اور عزت گزینی اختیار کرے گا)۔

صَعَارُ الْعُيُونِ صُهْبُ السَّعَافِ - (یا جوج ماجوج کی) آنکھیں چھوٹی چھوٹی بال بھورے سرخ ہوں گے (ترکوں کی بھی قریب قریب یہی وضع ہوتی ہے۔ یا جوج ماجوج بھی کہتے ہیں ترکوں کی دو تو میں ہوں جو قیامت کے قریب ٹڈی دل کی طرح نکل آئیں گے)۔

صَوَّيْبِي عُمَرُو فَأَعَانِي اللَّهُ بِشَعَفَتَيْنِ فِي رَأْسِي - عمر نے مجھ کو مارا اللہ نے مجھ کو (ان کی مار سے) دو چوٹیوں کی وجہ سے بچایا جو میرے سر پر تھیں (بالوں کی وجہ سے مار کا اثر سرتک نہیں پہنچا)۔

شَعْلٌ - روشن کرنا، سلگانا، غور کرنا۔

شَعْلٌ - گھوڑے کی دم پیشانی گدی سفید ہونا۔

تَشَعُّبٌ - سلگانا جیسے اشغال ہے۔

اشْتِعَالٌ - سلگانا، شعلہ مارنا، پھیلانا۔

شَقَّ الْمَسَاعِلَ يَوْمَ حَيْبَرٍ - خیبر کے دن مشکوں کو پھاڑ ڈالا۔ یہ جمع ہے مشعل اور مساعیل کی یعنی وہ مشک جس میں نیند بناتے تھے۔

كَانَ يَسْمُرُ مَعَ جُلَسَائِهِ فَكَادَ السَّرَاجُ يَخْمَدُ فَقَامَ وَأَصْلَحَ الشَّعْبَةَ وَقَالَ قُمْتُ وَأَنَا عُمَرُو فَقَدْتُ وَأَنَا عُمَرُو - عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ عادل) اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو باتیں کر رہے تھے اتنے میں چراغ بجھنے لگا وہ اٹھے اور چراغ کی بتی درست کر دی اور کہنے لگے میں کھڑا ہوا تو بھی عمر ہوں بیٹھا بھی تو بھی عمر ہوں (یعنی چراغ کی بتی درست کرنے سے کوئی میری شان گھٹ نہیں گئی)۔

ثُمَّ أَخَذَ شُعْلًا مِنْ نَارٍ فَأَحْرَقَ عَلِيَّ مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَيَّ الصَّلَاةَ بَعْدَ - پھر میں آگ کے شعلے لوں اور جو لوگ (اذان سن کر بھی) نماز کو (مسجد میں) نہیں آتے ان کے گھر

جلادوں۔

آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت جھوٹ افترا سے پاک نہیں ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان لاتے ہیں۔ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے جن کی محبت اور تعظیم مایہ ایمان ہے دشمن بنے ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرف داری اور حمایت پر اڑے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المومنین عائشہ صدیقہ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ ایک طرف ڈھیلہ کھانا ظاہر پرست کلمہ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیہ کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح ظاہر اصلاح پر زور دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں سے کہتے ہیں چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے پر جب ان کو قابو ہوتی ہے تو دوسروں کا چاندی سونا بلا تکلیف اڑا لیتے ہیں۔ کسی کی ازار ٹھننے سے بچی دیکھی تو اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں مگر جھوٹ یا غیبت سے پرہیز نہیں کرتے۔ دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں وہاں عرضیاں نکالتے ہیں نذریں چڑھاتے ہیں ان کی منت مانتے ہیں قبروں میں ملے جاتے ہیں وہاں عرصہ صندل مالی روشنی چراغیں لگاتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ سچے تعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی مگر اولیاء قرار دیتے ہیں۔ یا اللہ العالمین کیا فساد کا زمانہ آ گیا ہے۔ تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ آئین یارب العالمین)۔

شَعْفَةٌ - چند یا یعنی سر کا اونچا حصہ۔



مُشَاعِرَةٌ اور شِعَارٌ۔ جاہلیت کے زمانہ ایک نکاح۔ وہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن سے میرا نکاح کر دے میں اس کے بدل اپنی بہن یا بیٹی سے تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور مہر یہی قرار پائے یعنی دوسری عورت کی شرمگاہ سے فائدہ لینا۔ یہ ماخوذ ہے شِعْرُ الْكَلْبِ سے یعنی کتے نے اپنا پاؤں اٹھا یا پیشاب کرنے کے لئے۔  
نَهَى عَنْ نِكَاحِ الشَّعَارِ۔ شغارا نکاح سے آپ نے منع فرما دیا۔

فَإِذَا نَامَ شَعْرَ الشَّيْطَانِ بِرَجُلِهِ فَبَالَ فِي أَذُنِهِ۔  
جب سو جاتا ہے تو شیطان پاؤں اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

قَبْلُ أَنْ تَشَعَّرَ بِرَجُلِهَا فَنَنْتَهَتْ فِي عِطَامِهَا۔ اس سے پہلے کہ ایک تندرست جوانی میل میں جا رہا ہے اپنا پاؤں اٹھائے۔  
وَالْأَرْضُ لَكُمْ شَاعِرَةٌ۔ تمہارے لئے زمین کشادہ ہے۔

فَحَجَّجْنَا نَاقَتَهُ حَتَّى أَشَعَّرَتْ۔ انہوں نے اپنی اونٹنی کو موڑا (یعنی اس کی گردن ٹیرھی کی) یہاں تک کہ وہ تیز چلنے لگی (دوڑنے لگی)۔

بَلَدَةٌ شَاعِرَةٌ بِرَجُلِهَا۔ غیر محفوظ شہر (جس کو ہر کوئی لوٹ اور غارت کر سکے)۔

تَفَرَّقُوا شَعْرَ بَعْرٍ۔ ادھر ادھر متفرق ہو گئے جیسے شذر مذر ہے۔

إِذَا سَجَدَ تَفَرَّقَ وَإِذَا جَلَسَ شَعَرَ۔ جب سجدہ کرتا ہے تو پرندے کی طرح ٹھوگ لگاتا ہے (جلدی سے سر اٹھا لیتا ہے کیونکہ نماز میں اس کا جی نہیں لگتا لوگوں کے ڈر سے یا انہیں دکھانے کو بوجہ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے) اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھائے رکھتا ہے (اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

صَرَ بَهُ حَتَّى شَعَرَ بِبَوْلِهِ۔ اس کو مارا یہاں تک کہ ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر دیا۔

شِعِيرٌ۔ بدخلق۔  
شِعُورٌ۔ لمبی اونٹنی جو سواری ہوتے وقت پاؤں اٹھاتی ہے۔

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَعَالِيلٍ۔ لوگ متفرق ہو کر چل دیئے (کوئی کہیں کوئی کہیں)۔

شَعْنٌ: گھاس کے سوکھے پتے۔  
إِشْعَانٌ۔ پیشانی پکڑنا۔  
إِشْعِينَانٌ۔ پریشان ہونا، پراگندہ ہونا۔  
فَجَاءَ رَجُلٌ طَوِيلٌ مُشْعَانٌ بَعْنِمَ تَسْوَفِهَا اتنے میں ایک لمبا ترنگا شخص جس کے بال پریشان تھے بکریاں بکاتا ہوا آیا۔

### باب الشين مع الغين

شَعْبٌ يَأْتِي بِشَعْبٍ۔ شراٹھانا، برائی پھیلانا، مائل ہونا، جیسے تَشْيِيبٌ ہے۔

مُشَاعِبَةٌ۔ شراٹھانا، جھگڑا کرنا۔  
مَا هَذِهِ الْفَتْيَا الَّتِي شَعَفْتُ فِي النَّاسِ۔ یہ فتویٰ کیا ہے جس نے لوگوں میں فساد پھیلا دیا (ایک روایت میں شَعَفْتُ ہے اور ایک تَشَعَّفْتُ اور ایک تَشَفَّفْتُ ہے یعنی پھیل گیا اور ظاہر ہو گیا یا دلوں سے لگ گیا یعنی لوگوں کا خیال ادھر رجوع ہو گیا، اسی کا ذکر تذکرہ کرتے ہیں۔ ایک روایت میں شَعَفْتُ ہے اس کے معنی اور پر گزر چکے۔

فِي حَلَسٍ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرِيعٍ وَلَا مَشْغُوبٍ۔ پھر وہ اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا نہ گھاہرا ہو گا نہ شراٹھایا گیا۔  
نَهَى عَنِ الْمُشَاعِبَةِ۔ آنحضرتؐ نے جھگڑا اور منانا کرنے سے منع فرمایا۔

إِنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ بِشَعْبٍ وَبَدَا۔ ان کی جائیداد شغب اور بد میں تھی (یہ دونوں نام ہیں دو مقاموں کے ملک شام میں۔ علی بن عبداللہ بن عباس وہیں رہا کرتے تھے ان کی اولاد بھی وہیں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی)۔

شِعْرٌ: ایک پاؤں اٹھانا، نکالنا، دور ہونا، متفرق ہو جانا۔  
شِعُورٌ۔ عورت کے پاؤں اٹھانا صحبت کے لئے۔

شَعْرَتٌ۔ اس عورت نے اپنے پاؤں اٹھائے جماع کرانے کے لئے۔

پھر دوسری مشک کا منہ کھول کر گھی چکا۔ وہ اس کے دوسرے ہاتھ میں دی بعد اس کے زبردستی اس سے زنا کیا وہ بیچاری مجبور تھی دونوں ہاتھ پھینے ہوئے تھے۔ اگر مشک چھوڑتی تو سارا گھی بہہ جاتا۔ اس روز سے یہ مشل ہو گئی۔)

تَشْغِيلٌ اَوْ اِشْتِغَالٌ - مشغول کرنا۔

اِشْتِغَالٌ - مشغول ہونا پریشان خاطر ہونا۔

شُغْلٌ اَوْ شُغْلٌ اَوْ شُغْلٌ اَوْ شُغْلٌ - کام میں مصروف ہونا (یہ ضد ہے فراغ کی)۔

اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا - نماز میں تو آدمی کو ایک دوسرا کام ہے جس میں مصروف رہنا چاہے (یعنی قرأت اور تسبیح اور دعا اور مناجات اس لیے اس میں بات کرنا سزاوار نہیں)۔

تَغْنِي الشُّغْلَ - یعنی شغل کو مانع ہوتا۔

يَسْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ - وہ بازاروں کی خرید و فروخت میں مصروف رہتے (ان کو بیچ ہوچ سے فرصت نہ ملتی)۔

مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلِي أُعْطِيَهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ - (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جس شخص کو قرآن کی تلاوت اس میں غور و فکر اس کے احکام پر عمل کرنا

میرے ذکر اور رسول سے مشغول کر دے (یعنی دوسرے ادعیہ ماثورہ اور وظائف پڑھنے کی اس کو مہلت نہ ملے) تو میں اس کو

مانگنے والوں (دعا کرنے والوں سے) بڑھ کر دوں گا (شیخ ابن خفیف نے کہا قرآن کا مشغول کرنا یہ ہے کہ اس کے احکام پر عمل

کرے۔ اس کے معانی میں غور و فکر کرے۔ اس کے منافی سے باز رہے)۔

اِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَ الْحَكَمَيْنِ عَلَيَّ شَغْلِيَةً - جب دونوں بیچوں (ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص) کا فیصلہ ہو چکا تو حضرت علیؑ نے ایک کھلیان پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ

سنایا۔

شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوَسْطَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ - (کم بخت) کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز پڑھنے کی

مہلت نہ دی۔

اِصْنَعُوا لِالِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا

شَغْرِيَّةٌ - کشتی کا ایک بیج یعنی پاؤں میں پاؤں ڈال کر بیچ دینا۔

شَغْرِيَّةٌ - شغریہ کر کے دشمن کو گرا دینا۔ (شغریہ وہی کشتی کا بیج یعنی پاؤں میں پاؤں ڈال کر بچھاڑ دینا) زور سے پکڑنا۔ نہا یہ

میں ہے کہ شغریہ کا اصل معنی پھینا اور مکر کرنا اور ہر ایک دشوار اور سخت امر کو شغریٰ کہتے ہیں)۔

تَتَرُكُهُ حَتَّى يَكُونَ شَغْرِيًّا - اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ مونا اور سخت ہو جائے (حربی نے کہا صحیح زُخْرِيًّا ہے۔

خطابی نے کہا توڑا کوشین سے اور خاکوشین سے بدل دیا اور یہ نادر ابدال ہے)۔

أَخَذَ رَجُلًا بِيَدِهِ الشَّغْرِيَّةَ - ایک شخص کو شغریہ کے بیج سے گناہا۔

شَغٌّ - جدا ہونا، متفرق ہو جانا، جدا کرنا۔

شَغْفٌ - دل کے پردے تک پہنچنا، اوپر آ جانا، گھیر لینا۔

شَغْفٌ - دل سے لگنا۔

شَغَافٌ - دل کا پردہ یا اس کا دانہ یا سودا۔

مَشْغُوفٌ - محبت میں دیوانہ سرشار۔

أَفْسَاهُ فِي ظَلَمِ الْأَرْحَامِ وَشَغْفِ الْأَسْتَارِ - اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رحم کی تاریکیوں میں اور پردوں میں پیدا کیا۔

مَا هَذِهِ الْفِتْيَا الَّتِي تَشْغَفَتِ النَّاسَ - یہ کیسا فتویٰ ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھس گیا (ان کو دوسو سوں میں ڈال دیا ان میں پھوٹ پیدا کر دی)۔

كُنْتُ قَدْ شَغَفْتَنِي رَأْيِي مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ - خارجیوں کا ایک اعتقاد میرے دل میں سما گیا (میں بھی وہی سمجھنے

لگا یعنی کبیرہ نگاہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) ایک روایت میں شغفنی ہے بین مہمل سے معنی وہی ہیں)۔

شُغْلٌ يَأْ شُغْلٌ - مشغول کرنا کسی کام میں لگانا، غافل کرنا۔

أَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النَّحِيْنِ - وہ تو اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے جس کے ہاتھ میں گھی کی دو مشکیں تھیں (یہ ایک

مثل ہے عرب میں ہوا یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کو اپنے گھر میں لے گیا اس کے پاس گھی کی دو مشکیں تھیں اس نے ایک مشک

کا منہ کھول کر گھی چکا پھر وہ کھلی ہوئی مشک عورت کے ہاتھ میں دی

ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّتْ لِحْيَتِي
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------

ایک قندہ اٹھے گا اس کا بانی قریش کا دانت بڑھا ہوا ایک شخص ہو گا۔

إِنَّهُ ضَرَبَ امْرَأَةً حَتَّى أَشَاعَتْ بِبَوْلِهَا - حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو اتارا کہ اس کا پیشاب نکلے گا۔ (صحیح اشعث ہے اشغاء سے یعنی پیشاب کا قطرہ قطرہ نپکنا)

شغراء عقاب - کیونکہ اس کے اوپر کی چونچ نیچے کی چونچ سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

### باب الشين مع الفاء

شَفْتَرَةٌ: متفرق ہو جانا، ٹوٹ جانا، کشادہ ہونا، لبوں کا موٹا ہو کر باہر آ جانا۔

مُشَفِّعٌ - محروم جس کو کچھ نہ ملے۔

شَفْتَنَةٌ - جماع کرنا۔

شَفْدَعٌ: چھوٹا مینڈک۔

شَفْرٌ - جماع میں عورت کی شرمگاہ کے کناروں پر مارنا۔

شَفَارَةٌ - جلدی انزال ہونا، کم ہو جانا۔

تَشْفِيرٌ - کم ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، عورت کی فرج کے کنارے پر جماع کرنا۔

شَافِرٌ - فرج کا کنارہ۔

شَفْرُ الوَادِي - نالے کا بالائی کنارہ۔

مَا فِي الدَّارِ شَفْرٌ وَشَفْرٌ - گھر میں کوئی نہیں ہے۔

شَفْرَةٌ - بڑی چھری۔

وَفِيكُمْ شَفْرٌ يَطْرُقُ - تم میں کوئی پلک باقی رہے جو چمکتی ہو (تلے اوپر اٹھتی ہو)۔

شَفْرٌ - پلک کا وہ کنارہ جہاں بال اگتے ہیں۔

كَانُوا لَا يُوقِتُونَ فِي الشَّفْرِ شَيْئًا - پلک میں کوئی دیت مقرر نہیں کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے اور پلکوں میں دیت واجب ہوتی ہے اگر پلکوں سے بال مراد ہوں تو اس میں اختلاف ہے یا وہ شععی کا مذہب ہوگا۔

حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ - یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکل جاتا ہے۔

يَشْفَعُهُمْ - جعفر بن ابی طالب کے بال بچوں کے لیے کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیجو کیونکہ ان کے پاس ایسے (رنج کی) خبر آئی ہے یا ان پر ایسی مصیبت پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی مہلت نہیں ملے گی (وہ کیا تھی حضرت جعفر کی شہادت غزوہ موتہ میں)۔

نَحْنُ أَشْغَلُ عَنْ ذَلِكَ - ہم کو اس کی فرصت کہاں ملے گی۔

قَدْ شَغَلَهُنَّ اللَّهُ فِي الْحَيْضِ - اللہ نے عورتوں کو حیض میں پھنسا دیا ہے۔

شَعَا يَأْشَعُو - دانتوں کا اختلاف یعنی تلے اوپر چھوٹے لیے ہونا۔

سِنَّ شَاعِيَةٌ - بڑھا ہوا دانت۔

تَشْفِيَةٌ - پکانا۔

إِشْغَاءٌ - مخالفت کرنا۔

إِنَّ رَجُلًا مِّنْ تَمِيمٍ شَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَمَارَهُ فَقَالَ بَعْدَ حَوْلٍ لَا لِمَنْ بَعْمَرٌ وَكَانَ شَاغِيًا السِّنَّ فَقَالَ مَا رَأَى عَمْرٌ إِلَّا سَيَعْرِفُنِي فَعَالَجَهَا حَتَّى قَلَمَهَا ثُمَّ آتَاهُ -

بنی تمیم کے ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے محتاجی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کو کھانے کو غلہ دیا پھر ایک سال کے بعد کہنے لگے میں عمرؓ کے پاس جاؤں گا اس کا ایک دانت بڑھا ہوا تھا وہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں (اس دانت کی وجہ سے) عمر مجھ کو پہچان لیں گے آخرا

س نے معالجہ کر کے وہ دانت اکھیرا ڈالا پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا (جمع الحجار میں ہے کہ شاعیہ وہ دانت جو دوسرے دانتوں سے مختلف ہو، بعض نے کہا شفا سامنے کے دو دانتوں کا باہر نکل آنا

بعض نے کہا شاعی وہ شخص ہیں جس کے اوپر کے دانت نیچے کے دانتوں کے سروں کے نیچے چلے جائیں۔ ایک روایت میں

شاعن السن ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

جِيئِي إِلَيْهِ بِعَامِرِ بْنِ قَيْسٍ قَرَأَى شَيْخًا أَشْفِيًا - عامر بن قیس کو آپ کے پاس لے کر آئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے دانت باہر نکلا ہوا۔

تَكُونُ فِتْنَةً يَنْهَضُ فِيهَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَشْفِيًا -

## لَحَائِمُ الْحَيَّةِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

شَفَعَةٌ - دوکانہ اور خریدار پر جبر کر کے اس سے جاندا غیر منقولہ کا اسی قیمت سے جو اس نے دی ہے لے لینا۔

شَافِعِي - محمد بن ادریس جو مشہور امام ہیں ان کے پیرو کو بھی شافعی کہتے ہیں۔

الشَّفَعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ يَفْتَسِمُ - ہر جاندا میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو تو شفعہ ہے۔ اصل میں شفع کا معنی بڑھانا یعنی ایک کو دو کر لینا تو شفع بھی حق شفعہ قائم کر کے اپنی جاندا بڑھاتا ہے گویا پہلے ایک جاندا یعنی طاق تھی اب دوسری مل کر جفت ہو گئی۔

شَافِع - جو طاق کو جفت کرے اور سفارش کرنے والا۔  
الشَّفَعَةُ عَلَى رُؤْسِ الرِّجَالِ - شفعہ شریکوں کی ذات کے حساب سے ہوگا نہ کہ ان کے حصوں کے لحاظ سے (مثلاً ایک گھر میں کئی شریک تھے ایک آدھے کا دو یا دو پاؤں کے اب ایک پاؤں والے نے اپنا حصہ بیجا تو باقی دو شریکوں کو شفعہ کا حق بطور مساوی ہوگا یعنی جاندا مبیعہ کو آدھوں آدھ بانٹ لیں گے یہ نہ ہوگا کہ آدھے والا دو حصہ لے اور پاؤں والا ایک حصہ۔)

شَفَاعَةٌ - سفارش کرنا یہ لفظ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے اور یہ عام ہے خواہ دنیا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا۔

شَافِعٌ اور شَفِيعٌ - سفارش کرنے والا۔  
مُشَفِّعٌ - سفارش قبول کرنے والا۔  
اِذَا بَلَغَ الْوَعْدُ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللَّهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ - جب سزا کا مقدمہ بادشاہ (یا امام) تک پہنچ جائے پھر سفارش کرنے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے اور جو سفارش قبول کرے اس پر بھی۔

اِشْفَعْتُ تَشْفَعُ - تم سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی (یہ اللہ جل جلالہ آنحضرت سے فرمائے گا جب آپ حشر کے دن بارگاہ الہی میں جا کر سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے مالک کی بڑی شاد و صفت بیان کریں گے اور بہت دیر تک سجدے ہی میں رہیں گے جب تک اس کو منظور ہوگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سزاؤ

تَحْمِيلُ شَفْرَةَ وَرِنَادَا - اگر اس کے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کی چھری ہو۔

اِنَّ اَنْسَا كَانَ شَفْرَةَ الْقَوْمِ فِي سَفَرِهِمْ - انس سفر میں لوگوں کے خدمت گار ہوتے (ان کا کام کاج کرتے جیسے چھری (گتھ) سے بہت کام لے جاتے ہیں۔

اَصْغَرَ الْقَوْمِ شَفْرَتُهُمْ - جو شخص سب لوگوں میں چھوٹا ہوگا وہی ان کے کام کاج کرے گا (خدمتگار بنے گا)۔  
حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ - یہاں تک کہ مجھ کو دوزخ کے کنارے پر لے کر کھڑے ہوئے۔

وَكَانَ بَرُّعِي بِشَفْرٍ - وہ سفر میں چرائے جاتے تھے۔  
شَفْرٌ - ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جو قیث پر اترتا ہے۔  
عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ - مشرقی نالہ کے کنارے پر۔

الْخَيْرُ اسْرَعُ إِلَى بَيْتِ الصَّيْفَانِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْجَبْرِ - جس گھر میں مہمان اترتے ہوں (ان کی ضیافت ہوتی ہو) اس میں خیر اور برکت اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے (کوہان کا گوشت مزیدار ہوتا ہے اس لئے پہلے چھری اس پر چلاتے ہیں اس کو کاٹ کر کھاتے ہیں)۔

اسْتَشْفِرُنِي بِثَوْبٍ - ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ۔  
مِشْفَرٌ - اونٹ کی تھوٹی۔  
مِشْفَرٌ - جانور میں جیسے ہونٹ آدی میں۔  
عَيْشٌ مُشْفَرٌ - تنگ زندگانی۔  
دَمُ الْعُدْرَةِ لَا يُجَاوِزُ الشَّفْرَيْنِ - بکارت کا خون فرج کے دونوں کناروں سے آگے نہیں بڑھتا۔ (کیونکہ بہت تھوڑا ہوتا ہے تو نکل کر وہیں رہ جاتا ہے)۔

فَحَمَلٌ عَلَيْهِ بِالشَّفْرَةِ - سوار سے اس پر حملہ کیا۔  
شَفْعٌ: جنت کرنا، ملانا، ایک کو دو دیکھنا، تو ام بچے ہونا جیسے شفع ہے۔ دوسرے بچہ کو شافع کہیں گے۔  
شَفَاعَةٌ - سفارش کرنا، کسی کے کام میں کوشش کرنا مدد کرنا۔

سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی۔

فِي حَلَّتْ لِي حَدًّا - میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی کہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤ۔ مجمع البحار میں ہے یعنی مجھ کو اذن ملے گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سفارش کا اذن آخرت میں ہوگا گو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ سے وعدہ کر لیا ہے کہ آپ کی شفاعت قبول ہوگی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شفاعت کا اذن بھی دنیا ہی میں ہو گیا ورنہ آپ کا بارگاہ الہی میں جانا اور سجدے میں گرنا شاد صفت کرنا اور شفاعت کا اذن چاہنا جو حدیث میں وارد ہے سب بے معنی ہو جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ کی امت کے علماء اور شہید اور صالحین اور اولیاء اللہ بھی شفاعت کریں گے اسی طرح دوسرے انبیاء بھی اسی طرح ایک شخص آپ کی امت کا جس کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے پس کیا ان سب لوگوں کو دنیا ہی میں اذن ہو چکا ہے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا۔

أُعْطِيَتِ الشَّفَاعَةَ - مجھ کو شفاعت دی گئی (یعنی شفاعت عظمیٰ جو آنحضرت سے خاص ہے وہ کیا ہے تمام میدان حشر کے لوگوں کو آرام دینے کے لئے سفارش کرنا جس سے دوسرے تمام پیغمبر عذر کریں گے اور آپ کرمہمت باندھ کر مستعد ہو کر بارگاہ الہی میں جائیں گے اور معروضہ کریں گے۔ بعض نے کہا شفاعت عظمیٰ ہے۔ جو رد نہ ہو یعنی ضرور منظور کی جائے یا جس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان ہو اس کی سفارش یا کبیرہ گناہ والوں کو سفارش یا جس کے پاس توحید کے سوا اور کوئی نیک عمل نہ ہو)۔

أَوَّلُ شَافِعٍ مُشَفِّعٍ - سب سے پہلے سفارش کرنے والے اور سب سے پہلے سفارش قبول کئے جانے والے۔

أَوَّلُ شَافِعٍ فِي الْجَنَّةِ - بہشت میں پہلے سفارش کرنے والے (یعنی رفع درجات کے لئے گنہگاروں کو بہشت میں داخل کرنے کے لئے۔

فَبُورُ ذَنْ لِي فِي الشَّفَاعَةِ - پھر آپ کو شفاعت کا اذن ملے گا یہی مقام محمود ہے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے

وعدہ فرمایا ہے۔

ثُمَّ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ فِي أُمَّتِهِ وَحَلَّتْ شَفَاعَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ - پھر آنحضرت کی امت کے لوگ ان کو شفاعت کا اذن ملے گا (یعنی اولیاء اللہ اور شہداء اور علماء اور صالحین کو) اور دوسرے پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

يَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي - ابو طالب کو بھی میری شفاعت سے فائدہ ہوگا (وہ دوزخ کے اٹھلے مقام میں رہیں گے اگر آپ کی شفاعت نہ ہوتی تو گہری انگار میں رہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کو بھی آپ کی شفاعت فائدہ کرے گی لیکن وہ دوزخ سے نکل کر بہشت میں نہ جاسکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ابولہب کو بھی عذاب کی تخفیف پیر کی شب کو ہوتی ہے کیونکہ اس نے ثوبیہ کو آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ میں کہتا ہوں ابولہب کی تخفیف عذاب کا ثبوت کیا ہے صرف خواب وہ اس شخص کا جس کے ایمان کا علم نہ ہو کوئی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اور نص قرآنی سے ثابت ہے کہ کافروں کے لئے شفاعت فائدہ نہ دے گی فما تنفعهم شفاعة الشافعين -)

لَا يَنْفَعُ عَلَىٰ لَأِ وَإِنهَا إِلَّا كُنْتُ شَفِيعًا لَهُ - جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف پر صبر کر کے وہیں رہے اور مرے تو قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کروں گا (یعنی خاص طور سے کیونکہ عام شفاعت تو آپ اپنی امت کے سب گنہگاروں کی کریں گے)۔

مترجم کہتا ہے ایک روایت میں یوں ہے جو کوئی مدینہ کی گرمی اور سردی پر صبر کرے گا اور حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں رہنا بہت مشکل ہے وہاں کی گرمی بھی بجد اور سردی بھی ایسی سخت کہ ہڈیوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے اس کے سوا دنیاوی دلچسپیوں میں سے کوئی دلچسپی وہاں نہیں ہے۔ وہاں رہنا اور وہاں کی تکلیف پر صبر کئے رہنا بڑے جوان مردوں کا کام ہے۔ میں جب دوسری بار مدینہ منورہ میں گیا اور نیت اقامت کی کر لی تو گرمیوں کا موسم تھا ایسی سخت گرمی ہوئی کہ مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں دمشق کو چلا گیا۔ گرمی کا موسم وہاں گذرا پھر جب لوت کر مدینہ منورہ آیا تو سردی کا موسم شروع ہوا سردی بھی ایسی سخت پڑی کہ آٹھویں روز

مَنْ حَافِظًا عَلَى شَفَعَةِ الصَّحِي غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ - جو شخص چاشت کا دو گناہ ہمیشہ پڑھا کرے اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے (چاشت کی چار رکعتیں ہیں لیکن چونکہ دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اسلئے اس کو دو گناہ کہا۔)

فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى لِيَسْمَعَ قَوْلَ عُمَرَ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَرَاةً وَقَالَ لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَتِهِمْ فَصَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ - ایک شخص نے آنحضرت کے ساتھ تکبیر تحریمہ پائی تھی (جب آپ نے سلام پھیرا) تو وہ ایک دوسری نماز ملا کر پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا یہ حال دیکھ کر حضرت عمرؓ لپکے اور اس کا کندھا پکڑ کر ہلایا کہنے لگے اہل کتاب (یہود اور نصاری) اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ دو نمازوں میں جدائی نہیں کرتے تھے (ایک نماز سے دوسری نماز ملا دیتے تھے)۔ آنحضرت نے فرمایا اللہ نے تجھ کو (اے عمر) ٹھیک بات کہنے کی توفیق دی دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے فجر کی نماز فرض کے بعد ہی سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ آپ نے فرمایا ہا میں دو نمازیں ایک ساتھ دو نمازیں ایک ساتھ۔ مطلب یہ ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیر کر کچھ دیر ذکر الہی اور وظیفہ پڑھنا بہتر ہے۔ اس کے بعد نوافل ادا کرے۔)

فَاعْطَانِي التَّلْتِ الْأَخْرَ فَحَوْرَتْ مَسَاجِدًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسری تین باتیں بھی عطا فرمائیں تب میں سجدے میں گر پڑا (یعنی کل امت کی شفاعت قبول ہونے کا وعدہ اور عام عذاب سے ان کو ہلاک نہ کرنے کا وعدہ اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرنے کا وعدہ جو بالکل ان کو تباہ اور غارت کر دے۔ سید نے کہا ساری امت کی شفاعت کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص جس میں ایمان ہو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں نہیں جائے گا (جیسے مرجح کا اعتقاد ہے) کیونکہ متعدد حدیثوں سے ثابت ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔)

وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ - ان کی شفاعت کے لئے مجھ سے درخواست کی جائے گی یا میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ

کانہا نا بھی دشوار ہو گیا سب دروازے بند کر کے ایک کنبہ سے میں بیٹھ کر تو ال گرم پانی میں بھگو بھگو کر بدن ملنا بس اسی کو غسل سمجھ لیجئے۔ رست تنگ اور خس و خاشاک سے پر صفائی نام کو نہیں۔ تازہ ہوا کا گذر مشکل شام کو ہوا خوری کے لیے ہستی سے باہر جانا خوفناک بدویوں کی لوٹ مار کا ڈر بار جو دان سب باتوں کے حرم شریف کے اندر جب جانا اور سبز گنبد شریف پر نظر ڈالتا تو ساری تکلیفیں کا فور ہو جاتیں اور آنحضرت کی شرف قدم بوسی کی نعمت عظمی سے وہ خوشی دل پر آتی جس کی کوئی حد نہیں۔ اب پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ مجھ کو آخری وقت پر مدینہ منورہ پہنچا دے اور میری موت وہیں ہو بیچ پاک کی خاک ہو جاؤں۔ و ما ذلک علی اللہ بعزیز و هو کل شئی قدير۔

اشْفَعُوا فَلْتَبُوا جَرُوا - تم سفارش کرو اس لئے کہ تم کو ثواب مل جائے (یعنی سفارش کا اب چاہے قبول ہو یا نہ ہو)۔

السَّمَاءُ شَفَعُ لِلْأَرْضِ - آسمان زمین کا جوڑ ہے۔

أَمْرٌ بِلَا لَأَنَّ يَشْفَعُ الْأَذَانُ وَيُوتِرُ إِلَّا قَامَةً -

آنحضرت ﷺ نے بلال کو یہ حکم دیا کہ اذان کے کلمے پر دو دو بار کہیں اوقات کے ایک ایک بار (گھر اذان میں شروع میں اللہ اکبر چار بار ہے اور اخیر میں کلمہ توحید ایک بار اور اقامت میں صرف دو اقامت الصلوٰۃ دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار)۔

شَفَعَنَ لَهُ - یہ پانچ رکعتیں (جو اس نے سہو سے پڑھیں) دو سجدوں کی وجہ سے جنت ہو جائیں گے (یعنی چھ رکعتوں کے حکم میں)۔

الْكَسْبِ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ - روزے اور قرآن دونوں قیامت کے دن آدمی کی شفاعت کریں گے۔

فَاتَاهُ رَجُلٌ بِشَاةٍ شَافِعٍ فَلَمْ يَأْخُذْهَا - ایک شخص زکوٰۃ میں بچوالی بکری لے کر آیا آپ نے اس کو نہیں لیا (کیونکہ اس میں صاحب مال کا نقصان تھا گویا دو بکریاں اس سے لیں۔ بعض نے کہا شافع وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو ادا اسکے بعد دوسرا بچہ ہو ایک روایت میں ہذہ شَاةُ الشَّافِعِ ہے اضافت کے ساتھ معنی وہی ہے۔)

ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ع ی ے لَعَالِيَا لِحَدِيثِ

ان کا شفیق ہوں۔

شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ - یہ دو سجدے سہو کے کر کے اپنی نماز کو جنت کر لے گا۔

اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ - یا اللہ اس کی سفارش ہمارے حق میں قبول فرما۔

لَا تَشْفَعُ فِي حَقِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ - کسی مسلمان کے حق میں سفارش نہ کر گمراہ کے اذان سے۔

تَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ لِأَجَابِدَةِ دَعَاءٍ مَنْ يَسْعَى فِي الْمَسْعَى - جو شخص صفا اور مردہ کے درمیان دوڑنے کے مقام میں دوڑے تو اس کی دعا قبول کرنے کے لئے فرشتے سفارش کرتے ہیں۔

شَفِّعَ: بڑھانا اور گھٹانا، حرکت کرنا، دائم اور قائم ہونا۔

شُفُوفٌ - دہلا ہوا، صاف ہونا، جیسے شفیق اور شفق ہے یعنی اندر کی چیز اس میں سے نظر آنا۔

تَشْفِيفٌ - دہلا کرنا۔

إِشْفَافٌ - بھر دینا، فضیلت دینا۔

تَشَافٌ - سب پی جانا۔

إِشْتِافٌ - بھر دینا، سب پی جانا، سب لے لینا۔

إِسْتِشْفَافٌ - پیچھے کی چیز دیکھنا، معلوم کرنا۔

شَفِّتُ شَفِّفٌ - باریک، مہین۔

شَفِّفٌ - نفع، فائدہ بڑھوتری۔

نَهَى عَنْ شَفِّفٍ مَالِكٍ يَضْمَنُ - جس چیز کا آدمی ذمہ دار

اور جو ابدار نہ ہو اس کا فائدہ اور نفع لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ مَالٍ لَا شِفَّ لَهُ - اس کی مثال اس مال کی سی ہے جس میں کچھ فائدہ نہ ہو۔

وَلَا تَشْفُوا أَحَدًا هَمَّا عَلَى الْآخِرِ - ایک کو دوسرے پر

مث بڑھاؤ۔

شِفِّفٌ - نفع اور نقصان دونوں کو کہتے ہیں۔

لَا تَشْفُوا بَعْضَهَا بَعْضًا - سونے کو ایک دوسرے پر نہ

بڑھاؤ نہ گھٹاؤ (یعنی جب سونے کو سونے کے بدل پیچھو تو برابر تول

کر پیچھو نہ کم نہ زیادہ اگرچہ ایک طرف کھراسونا ہو ایک طرف کھوٹایا

کم درجے کا۔)

فَشَفَّ الْخُلَآلَانَ نَحْوًا مِّنْ دَانِقٍ فَفَرَصَهُ - دونوں

پازریں ایک دانتی برابر زیادہ نکلیں اتنی چاندی کاٹ ڈالی (دانتی

ایک درم کا چھٹا حصہ ماشہ سے کچھ کم)

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَطَبَ أَصْحَابَهُ يَوْمًا وَقَدْ سَادَتِ

الْشَّمْسُ تَعْرُبُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا شِفٌّ - آنحضرت نے

ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اس وقت سورج ڈوبنے کے

قریب تھا ضحور حصہ دن کا باقی رہا تھا۔

وَأَنَّ شَرِبَ اشْتَفَّ - اگر پینے پر آئے تو سب پی جائے

ایک قطرہ نہ چھوڑے ایسا پیو ہے۔

شَفَّافَةٌ - وہ پانی یا دودھ جو برتن میں بچا رہے۔

شَفِّفْتُ الْمَاءَ - میں نے بہت پانی پیا لیکن سیراب نہیں

ہوا۔

فَشَفِّفْتُ فَنَلَعْتُ مَا فِيهَا - ہم اس کو تمام کرتے اور جو کچھ

اس میں ہوتا اس کو چاٹ لیتے۔

إِنَّهُ تَشَافَهَا - اس نے اس کو پورا کر دیا۔

لَا تَلْسُوا نِسَاءَ كُمُ الْقَبَاطِيِّ أَنْ لَا يَشِفَّتْ - اپنی

عورتوں کو قبائلی (جو ایک باریک مہین کپڑا ہوتا ہے) مت پہناؤ

ایسا نہ ہو کہ وہ ان کا بدن دکھائے (بلکہ موٹے غلط کپڑے پہناؤ

تاکہ ان کا جسم نظر نہ آئے) افسوس کہ حضرت عمرؓ کے اس قول پر

لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور عورتوں کو عموماً باریک کپڑے

پہنانے لگے ہیں جیسے جالی، عمل وغیرہ)۔

وَعَلَيْهَا تَوْبٌ قَدْ كَادَ يَشِفَّتْ - اس پر ایک کپڑا تھا

جس میں سے اس کا بدن دکھائی دینے کے قریب تھا۔

يَوْمَ بَرَجُوكَيْنِ إِلَى الْجَنَّةِ فَفَتِحَتْ الْأَبْوَابُ

وَرَفِعَتِ الشُّفُوفُ - دروازوں کو بہشت میں لے جانے کا حکم

ہوگا پھر دروازے کھولے جائیں گے اور پردے اٹھائے جائیں

گے یہ جمع ہے شف کی وہ ایک قسم کا باریک پردہ ہوتا ہے جس کے

پر لے کی چیز نظر آتی ہے۔ بعض نہ کہا سرخ باریک پردہ اون کا۔

فِي لَيْلَةِ ذَاتِ ظُلْمَةٍ وَشَفَافٍ - ایک اندھیری ٹھنڈی

رات میں شفاف جمع ہے شفیق کی یعنی سردی کی کاٹ۔ بعض



## لِکَاتِ الْمَرْيَمَ ا ب ت ث ج ح خ د ز ر س ش ص

مرنہ جائے۔

شَفِقْتُ اور اَشْفَقْتُ دونوں کے معنی ہیں ڈرا لیکن اشفقت کسح ہے۔

وَمَا عَلَى الْبِنَاءِ شَفَقًا وَلَكِنَّ عَلَيْكُمْ - میں عمارت پر نہیں ڈرتا بلکہ تم پر ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو تم کو صدمہ پہنچے)۔

أَشْفَقُ عَلٰی وَكِدَهَا - میں اس کے بچہ پر ڈرتا ہوں۔

شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِي - میرے پاس جو ہے اس سے ڈر کر۔  
إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ - مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے (ایسا نہ ہو قیامت کا جمعہ ہو کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی)۔

فَأَشْفَقُ أَنْ يَكُونَ دَجَالًا - آپ ڈرے ایسا نہ ہو ابن صیاد دجال ہو (پھر جب تم داری نے آپ کو خبر دی کہ وہ دجال کو ایک جزیرہ میں دیکھ کر آئے تو آپ کو اطمینان ہو گیا کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے)۔

فَصَرَبَهُ عَشْرِينَ سَوْطًا ثُمَّ أَشْفَقَ - پہلے ان کو بیس کوڑے لگائے پھر ان پر رحم کیا (رقت آئی)۔

أَشْفَقُ الْحُمْرَةَ - شفق سرخی کا نام ہے (اس کے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے)۔

فَوُبَّ شَفَقًا - کمزور بودا کپڑا۔

شَفَقًا - خراب ٹکی چیز دن خوف۔

شَفَقًا يَشْفِقُ - ڈرا اور ڈرتا ہے۔

شَفِقًا يَشْفِقُ - مہربانی کی اور مہربانی کرتا ہے۔

شَفْنٌ - گھورتا، آنکھ اٹھا کر تعجب سے دیکھنا یا کراہت سے یاد دہانی سے جیسے شَفْنٌ اور انتظار کرنا۔

شَفْنٌ اور شَفْنٌ - عظیم دانا، میراث کا رقیب۔

شَفْنٌ - غیرت مند، تیز نگاہ کرنے والا۔

إِنَّ مَجَالِدًا رَأَى الْآسُودَ يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ فَشَفَنَ إِلَيْهِ - مجالد بن سعید نے اسود کو دیکھا مسجد میں حکایتیں بیان کر رہے ہیں (جیسے ہمارے زمانہ کے واعظوں کا دستور ہے بجائے امر بالعرف اور نہی عن المنکر اور صحیح صحیح حدیثیں سنانے

نے کہا ہوا کی سردی رطوبت کے ساتھ اس کو شفان کہتے ہیں۔

أَشْفَفْنَا لِقَرَيْشٍ - ہم قریش کے لیے نیچے اترے۔ یہ أَشْفَفَ الطَّيْرُ سے ماخوذ ہے یعنی پرندہ نیچے اترایاں تک کہ زمین کے قریب ہو گیا پھر اوپر چڑھ گیا۔ مشہور روایت صَفَفْنَا ہے یعنی ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی۔

شَفَافٌ - جس میں سے نظر پار جائے۔

وَلَقَدْ كَانَتْ حُضْرَةُ الْبُقْلِ تَوِي مِنْ شَفِيفٍ صَفَاقٍ بَطْنِهِ لِهَزْلِ الْهَلِ - حضرت موسیٰ اتنے دبلے ہو گئے تھے کہ آپ کے پیٹ کی اندر کی جھلی میں سے جو شفاف تھی بھاجی کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔

فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ أَخَذْنَا عَشِيَّةً فَدَفَنَاهُ - جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ایک لکڑی لی اس کو گاڑ دیا۔

وَلَا شَفَّانَ ذَهَابًا بَهَا - اس کے ہلکے ہلکے مینہ کے ساتھ سرد ہوانہ ہو (کیونکہ جب ہوا سرد ہوتی ہے تو بارش زور سے نہیں ہوتی)۔

لَا تُصَلِّي فِي مَا شَفَّ - اس کپڑے میں نماز مت پڑھ جو باریک ہو (ایسا کہ اس میں سے ستر نظر آئے)۔

شَفَّ جَسْمُهُ - اس کا بدن دبلا ہو گیا۔

شَفَّهُ اللَّهُمَّ - رنج اور فکر نے اس کو دبلا کر دیا۔

شَفَّقٌ - ڈرنا پر ہیز کرنا، حرص کرنا۔

شَفَّقٌ - شفقت، مہربانی کرنا، کسی کی بھلائی پر حرص کرنا۔

شَفِيقٌ اور شَفُوقٌ - مہربان۔

تَشَفِيقٌ - مہربان کرنا، کم کرنا، خراب بننا۔

إِشْفَاقٌ - کم کرنا، خوف کرنا، ڈرنا، حرص کرنا، مہربانی کرنا۔

مُشْفِقٌ - مہربان۔

شَفَقَةٌ - خوف اور مہربانی۔

حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ - یہاں تک کہ شفق ڈوب جائے (شفق وہ سرخی ہے جو رُوب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر نمود ہوتی ہے، بعض نے کہا سفیدی جو اس سرخی کے بعد باقی رہتی ہے)۔

شَفَقًا مِّنْ أَنْ يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ - اس ڈر سے کہ کہیں وہ

لَهُ فِي النَّاسِ شَفْعَةٌ - لوگوں میں اس کی تعریف ہو رہی ہے۔

شَفْوٌ - ڈوبنے کے قریب ہونا، طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

شَفَاءٌ - کنارہ۔

شَفَاءٌ - تھوڑا۔

أَشْفَى - جس کے دونوں لب نہ ملیں۔

شِفَاءٌ - تندرست کرنا، چنگا کرنا، تندرستی چاہنا، ڈوبنا، پورا ہونا۔

أَشْفَاءٌ - تندرستی چاہنا، قریب ہونا، اوپر سے دیکھنا، تندرستی نہ ہوسکنا۔

تَشْفِيٌّ - تندرستی اور طمینان حاصل کرنا، غصہ بچھ جانا۔

أَشْفَاءٌ - کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، مراد کو پہنچانا۔

أَسْتَشْفَاءٌ - تندرستی چاہنا۔

مُسْتَشْفَى - شفاخانہ، ہسپتال، دواخانہ۔

أَشْفَى - ستالی جس سے سوراخ کرتے ہیں۔

شِفَاءٌ - تندرستی اور صحت۔

فَلَمَّا هَجَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ شَفِيٌّ وَأَشْفَى - جب حسان نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو (مسلمانوں کے دلوں کو) ٹھنڈا کیا (ان کا غصہ فرو ہوا اور اپنے تئیں بھی راحت دی، اپنا دل بھی ٹھنڈا کیا)۔

فَشَفْوَالَهُ بِكَلِّ شَيْءٍ - ہر دوا کو جس سے وہ چنگا ہو استعمال کیا (کوئی علاج نہ چھوڑا)۔

شَفِيَّةٌ - ایک پرانا کنواں ہے جس کو بنی اسد کے لوگوں نے کھودا تھا۔

مَا شَفِي فُلَانٌ أَفْضَلُ مِمَّا شَفِيَتْ تَعَلَّمَ خَمْسَ آيَاتٍ - (ایک شخص لوٹ میں سے سونا لے کر آنحضرت کے پاس آیا اور آپ سے برکت کی دعا چاہی۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جس نے قرآن شریف کی چانچ آیتیں سیکھیں تجھ سے بہتر نفع کمایا) کیونکہ اس کا نفع دائمی ہے جو آخرت میں ہمیشہ رہے گا اور سونا فانی ہے آج تیرے پاس ہے کل دوسرے کے پاس چلا جائے گا)۔ نہا یہ میں ہے کہ شاید شَفِيٌّ اور شَفِيَّةٌ اصل میں شَفَفٌ اور شَفَفَتْ تھا۔ ایک فاکو یا سے بدل دیا۔ جیسے تقضی البازی میں

کے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بے اصل حکایتیں اور نقلیں بیان کرتے ہیں تو مجاہد نے ان کو گھور کر (کراہت سے) دیکھا۔

فَشَفَنَ النَّاسَ إِلَيْكُمْ - لوگوں نے تم کو گھورا۔

تَمَوْتُ وَتَتَوَكَّلُ مَا لَكَ لِلشَّافِي - تو مر جائے گا اور اپنا مال اس کے لیے چھوڑ جائے گا جو تیری موت کا منتظر ہے یا دشمن کے لیے اپنا مال چھوڑ جائے گا۔

صَلَّى بِنَا لَيْلَةَ ذَاتِ فُلُجٍ وَشَفَانَ - ایک رات ہم کو نماز پڑھا لی جس میں برف گر رہی تھی اور سرد ہو تھی۔

لَا فَرْعَ رَبَابِهَا وَلَا شَفَانَ ذَهَابُهَا - اس کے بادل کھلے کھلے نہ ہوں اور نہ اس کے سینہ میں سرد ہوا ہو۔

شَفَّةٌ - ہونٹ پر مارنا، پھیر دینا، الحاج کرنا، سوال میں ختم کر دینا۔

مُشَافَهَةٌ - نزدیک ہونا، لب سے لب ملا کر دو بدوبات

کرنا۔

فَإِنْ كَانَ مَشْفُوهاً فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ - جب تمہارا نوکر یا غلام کھانا پکائے تو اس کو بھی (کھانے کے لیے) اپنے ساتھ بٹھالو (اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس کے ہاتھ میں

ایک یادو لقمے ہی رکھ دو) (نوکر یا غلام یا لونڈی کو جو کھانا پکائے اور تیار کرے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا بہتر ہے بیوقوف دنیا دار

امیر اور نواب اس میں شرم کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اور دنیا کے مصالِح بھرے ہوئے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پکانے والے

کو دشمن بہکا کر کھانے میں کوئی مضرت چیز یا زہر شریک کر دیتے ہیں۔ جب اس کو ساتھ بٹھا کر کھلایا کرے گا تو وہ خود اپنی جان کے

ڈر سے ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ غرض اللہ اور رسول کا ہر ایک حکم کمال و دراندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہے مگر بعض بیوقوفوں نے یوں

ترجمہ کیا ہے اگر کھانے والے بہت ہوں (پکانے والے کو ساتھ نہ کھلا سکے تو اس کے ہاتھ میں ایک یادو لقمے رکھ دے)۔

رَجُلٌ مَشْفُوَةٌ - وہ آدمی جس سے مانگنے والے بہت ہوں اس کا سارا مال تمام کر دیں۔

فَمَا خَلَوْا فِي ذَلِكَ حَبِيئَةً مِنْ نَبَاتٍ شِفَاهِهِمْ - کوئی پوشیدہ بات اپنی باتوں میں سے نہیں چھوڑی۔

بِنْتُ الشَّفَةِ - بات کیونکہ وہ ہونٹ سے نکلتی ہے۔

سنت حرمت متد کی طرف گئے ہیں بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے حلت متد کے فتوے سے رجوع کر لیا، واللہ اعلم۔

شَفَا - ہر چیز کا کنارہ۔

نَازِلٌ بِشَفَا جُرْفٍ هَارٍ - ایک پھٹے لگار کے کنارے پر اترنا۔

فَأَشْفُوا عَلَى الْمَرْج - رسنے کے کنارے پر ہو گئے۔ (نہا یہ میں ہے کہ اشْفیٰ کا استعمال اکثر بری بات پر قریب ہونے میں کیا جاتا ہے۔)

أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ - میں اس بیماری سے بالکل مرنے کے قریب ہو گیا۔

لَا تَنْظُرُوا إِلَى صَلَوةِ أَحَدٍ وَلَا إِلَى صِيَامِهِ وَلَكِنْ انظُرُوا إِلَى وَرَعِهِ إِذَا اشْفَى - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) آدمی کی روزہ نماز اور عبادت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ (اس کو نیک اور صالح سمجھنے لگو) بلکہ اس کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب وہ دولت کو پیچھے (دنیا کا مال و اسباب اس کے سامنے آئے اس وقت اگر خدا کا ڈر رکھے اور معاملہ صاف رکھ کر حرام مال اور بے ایمانی خیانت و غابازی سے پرہیز کرے جب اس کو نیک اور صالح سمجھو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ نے کیا سوئی بتلائی)۔

میں کیا کہوں اس کے سوا کہ مجھ کو مسلمانوں پر رونا آتا ہے بڑے نمازی تہجد گزار و پختی لمبی ڈاڑھی عمامہ برسر چنڈور برتسج کھٹا کھٹ مگر جس کا رو پھیل جائے اس کے اڑا لینے پر مستعد حرام حلال کی کچھ تفریق نہیں نہ آخرت کے مواخذہ کا ڈر قرض لیتے ہیں تو ادا نہیں کرتے وعدہ کرتے ہیں تو وفا نہیں کرتے۔ تھوڑی سی مالیت کے لیے اپنا ایمان کھوتے ہیں۔ ذرا سی بات دنیاوی منفعت کے لیے دین کی سچی بات کہنے میں تامل کرتے ہیں اپنا پیٹ بھرنا تو می خیر خواہی اور ملک و ملت کی بہبود اور ترقی پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں نماز روزہ شب بیداری و عقیقہ کیا کام آئے گا بلکہ اور وبال جان ہوگا۔ اگر صرف فرائض ادا کریں اور اللہ کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں کسی کا ایک پیسہ ناحق نہ اڑائیں تو سو درجا ایسی عبادت سے افضل ہوگا۔

ایک ضاد کو یار سے بدل دیا تو معنی یہ ہوگا اس نے جو زیادہ کمایا وہ تیری کاٹی سے افضل ہے۔

هُوَ عَلِيٌّ شَفَاً - وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے اب ہلاکت ہو اچا ہوتا ہے۔

بِمَا كَانَتْ بِنْتُ الْمُتَنَعَةِ إِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللَّهُ بِهَا أُمَّةً مُحَمَّدًا ﷺ لَوْلَا نَهْيُهُ عَنْهَا مَا احْتَجَّ إِلَى الزَّوْنَاءِ إِلَّا شَفَى - (عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا) متد جو حلال ہوا تھا تو یہ ایک رحمت تھی اللہ تعالیٰ کی حضرت محمدؐ کی امت پر اور اگر حضرت عمرؓ سے منع نہ کرتے تو شاید کرنی نادر آدمی ہی زنا کرتا (یعنی بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے جو زنا کرتے کیونکہ متد سے ضرورت رفع ہو جاتی۔ یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے۔)

غَابَتِ الشَّمْسُ إِلَّا شَفَى - یعنی سورب ڈوب گیا تھوڑا سا باقی ہے یعنی تھوڑی سی روشنی اس کی رہ گئی ہے از ہری نے کہا الا شفی کا معنی یہ ہے یعنی زنا تو کوئی نہیں کرتا مگر شاید زنا کے قریب کوئی ہو جاتا یعنی دوامی زنا میں سے جیسے بوسہ مساس وغیرہ ہے کوئی مبتلا ہو جاتا۔ بات یہ ہے کہ متد آنحضرتؐ کے وقت میں کئی بار حلال اور حرام ہوا اس لیے اس کی حرمت میں بعض صحابہ کو تردد رہا اور وہ متد کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے برسر منبر اس کی حرمت بیان کی اس وقت لوگ متد سے باز آئے جب بھی عبد اللہ بن عباس اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے اور ایک جماعت تابعین بھی اس کی حلت کی طرف گئی ہے اب یہ کہنا کہ متد کا حلال ہونا رافضیوں کا مذہب ہے کیونکہ اہل سنت میں سے بھی سلف اس کی حلت کی طرف گئے (ملاحظہ ہو زرقانی علی الموطا) اور قرآن شریف کی اس آیت سے جو استدلال کیا جاتا ہے والذین ہم لفرو جہم حافظون الا علی ازواجہم او ماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی ورا ذلک فاولئک ہم العادون - تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دوسورتوں میں ہے اور وہ دونوں سورتیں بالاتفاق مکی ہیں اور متد قطعاً آنجنوں کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے حلال کر دیا تھا تو یہ زیادت علی الکتاب ہوئی جو حدیث صحیح سے محققین کے نزدیک جائز ہے البتہ یہ درست ہے کہ جمہور صحابہ اور تابعین اور اکثر اہل

کے کنارے پہنچ گیا ہوا اس کے لیے تندرستی ہے۔

شَفَّةُ الرَّثْمِيِّ - کونیس کی مینڈا اس کا کنارہ۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شَفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ - سورۃ فاتحہ ہر

بیماری کی دوا ہے (ہر ڈنک کا منتر ہے)۔

لَوْلَا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهِ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا زَنَّا مِنَ النَّاسِ

إِلَّا شَفَاءً - (حضرت علیؑ نے فرمایا) اگر مجھ سے پہلے خطاب کے

بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) متعہ سے منع نہ کرتے تو بہت ہی تھوڑے

آدی زنا کرتے۔

اسْتَشْفَيْتُ بِالرُّوْبَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ - امام حسینؑ کی خاک

پاک سے میں نے شفا چاہی۔

شَفِيَّةٌ - ایک کنواں ہے مکہ میں۔

### باب الشين مع القاف

شَفَاءٌ - طلوع ہونا، پھوٹنا، کلنا، پھاڑنا۔

مِشْقَاءٌ - کنگھی۔

شَقَبٌ - دو پہاڑوں کے درمیان کا اتار، شگاف پہاڑوں

کے درے میں۔

شَفْحٌ - پاؤں اٹھانا پیشاب کرنے کے لیے توڑنا۔

شَفَاخَةٌ - قیج ہونا جیسے قباخۃ ہے۔

تَشْفِيعٌ - رنگ پکڑنا، کھجور کا پکانا۔

مُشْفَاةٌ - گالی گلوچ کرنا۔

اشْفَاخٌ - دور کرنا۔

شَفْحَةٌ - کھجور جو سرخ ہوگی ہو۔

شَفْحِيٌّ - سرخ۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمْرِ حَتَّى يُشْفَحَ - آپ نے کھجور بیچنے

سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو (یعنی سرخ یا زرد نہ ہو جائے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں اشْفَحَتِ الْبُسْرَةُ اور شَفْحَتْ

اشْفَاخًا اور تَشْفِيعًا یعنی کچی کھجور پک گئی اسم مصدر شَفْحَةٌ

ہے۔

كَانَ عَلِيٌّ حَيًّا بَيْنَ أَخْطَبِ حُلَّةِ شُفْعِيَّةٍ - جی بن

اخطب جو حضرت ام المومنین صفیہ کا باپ تھا سرخ جوڑا پہنے تھا۔

إِذَا اتَّعَمِنَ أَدْمَى وَإِذَا اشْفَى وَرِعَ - جب اس کے پاس

امانت رکھائی جائے تو ادا کرے اور جب مال دولت پر پہنچے تو

پرہیز گار رہے (حرام کاری اور دغا بازی اور خیانت سے باز

رہے۔ بعض نے کہا جب گناہ کرنے کا موقع آگے تو خدا سے ڈر

کر اس سے باز رہے)۔

الْحَبَّةُ السُّوْرَاءُ شَفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ - کالا

دانہ (کلونجی) ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا (یعنی اگر موت

ہی آئی ہے تب تو کلونجی سے بھی فائدہ نہ ہوگا ورنہ کلونجی ہر ایک

بیماری میں مفید ہوگی۔ بعض نے کہا مراد وہ بیماریاں ہیں جو

رطوبت اور برودت اور بغم سے ہوں کیونکہ کلونجی گرم و خشک

ہے۔

میں کہتا ہوں آنحضرتؐ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے ہمارا اس پر

ایمان اور یقین ہے اور اطباء کی باتیں ظنی اور گمانی ہیں ان پر

بھروسہ نہیں ہو سکتا بیشک کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سرد ہو یا گرم

بشرطیکہ پورا اعتقاد رکھ کر اس کا استعمال کرے میں نے اپنی آنکھ

سے ایک صاحب کو دیکھا وہ ہر ایک بیماری میں کلونجی کا استعمال

کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا شفا پروردگار کے اختیار میں ہے

اطباء کی خیالی اور وہی باتوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے

سنا ہے کہ شاہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم نزیل امرتسر بھی ہر

بیماری کا علاج کلونجی اور شہد سے کیا کرتے۔

مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ - میرا مطلب تم نے پورا نہیں

کیا (میرا شہد رفع نہیں کیا)۔

لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ - قرآن میں جو آیت ہے

وہ قلی دینے والی ایماندار کے لیے کافی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ - تم دو دو اوس

کا استعمال رکھو ایک تو شہد دوسرے قرآن کا (شہد تو جسمانی

امراض کا علاج ہے اور قرآن قلبی اور باطنی اور روحانی امراض

کا)۔

شَفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَقْمًا - ایسی تندرستی جو کوئی بیماری باقی

نہ رکھے (سب دور کر دے)۔

وَشِفَاءٌ لِلْعَلِيلِ مَنْ كَانَ عَلِيٌّ شَفَاءً - جو بیمار ہلاکت

اشقر آدمی سے بچا رہ وہ دوسرے لے کر پاؤں تک مکر اور فریب کا پتلہ ہے۔ محیط میں ہے کہ عرب لوگ شُقْرَة یعنی سرخی کو جس پر سفیدی غالب ہو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کا قول ہے۔

لَا خَيْرَ فِي الْآ شُقْرِ بَعْدَ الْإِمَامِ عُمَرَ - اشقر آدمی میں بھلائی نہیں حضرت عمر کے بعد (یعنی حضرت عمر اس کلیہ سے مستثنیٰ تھے کیونکہ آپ اشقر اللوان تھے۔ امام شافعی نے کہا جس کے جسم میں کوئی آفت ہو یا ناقص الخلقۃ ہو اس سے بچا رہ وہ دعا باز اور خبیث ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اصل پیدائش سے ایسا ہی ہو)۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي وَادِي شُقْرَةَ يَا شُقْرَةَ - ایک مقام ہے وادی شقرہ مکہ کے رستے میں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

شُقْرَان - آنحضرت کے آزاد کیے ہوئے غلام تھے ان کا نام صالح تھا۔

شُقْرَقَة - اونٹ کا بڑا بڑا، آواز کرنا اخیر میں پانی سے دھونا تاکہ صابن کا اثر جاتا رہے۔

شُقْرَقِيَّة - وہ لوٹھرا جو اونٹ اپنے منہ سے مستی اور جماع کی خواہش پر نکالتا ہے۔ کہتے ہیں یہ عربی اونٹ سے خالص ہے۔

حُطْبَةُ شُقْرَقِيَّة - حضرت علی کا ایک بڑا فصیح اور بلخ خطبہ جو بح البلاغہ میں مذکور ہے۔

إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْحُطْبِ مِنَ الشَّقَابِ الشَّيْطَانِ - بہت سے خطبے (لکچر یا اسپچ) شیطان کے شتھتے ہیں (یعنی شیطان ان کو آدمی کے منہ سے نکھواتا ہے مراد وہ خطبے ہیں جو ناسخ بات کو ثابت کرنے کے لیے یا گناہ اور معصیت کی رغبت دلانے کے لیے کہے جائیں)۔

تِلْكَ شُقْرَقِيَّةٌ هَدَرَتْ نَمَّ قَرَّتْ - (حضرت علی نے جب خطبہ شفقیتہ سنایا تو عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا کاش آپ تقریر کو جہاں پر آپ نے ختم کر دیا آگے بڑھاتے اور سلسلہ بیان جاری رکھتے آپ نے فرمایا) وہ تو اونٹ کا ایک شتھتہ تھا جس نے آواز نکالی پھر خاموش ہو گیا (یعنی وہ خطبہ خدا کی طرف سے ایک جوش تھا جب تک اس کا حکم تھا جاری رہا پھر بند ہو گیا)۔

إِنَّهُ قَالَ لِمَنْ تَنَاولَ مِنْ عَائِشَةَ أُسْكُتْ مَقْبُوحًا مَشْقُوحًا مَقْبُوحًا - (ایک شخص نے حضرت عائشہ ام المومنین کو برا کہا (یعنی جنگِ جمل کے بعد جس میں وہ لوگوں کے برکانے سے تشریف لے گئی تھیں اس کے بعد شرمندہ ہوئیں اور زندگی بھر حضرت علی اور اہل بیت کرام کے ساتھ ہیں) تو حضرت عمار نے کہا (جو جنگِ جمل اور صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے) ارے کجخت بد بخت خبیث گالی خورے چپ رہ (اپنا منہ دیکھ اور جناب ام المومنین کو دیکھ تو اس قابل کہاں سے ہوا کہ ان کو برا کہے)۔

دَعِيَ هَذِهِ الْمَقْبُوحَةَ الْمَشْقُوحَةَ - اس گلوڑی کجخت کو چھوڑ (یعنی زینب کو) یہی بھی حضرت عمار نے ام المومنین ام سلمہ سے فرمایا جب ان کی بچی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا۔

شُقْد - دور چلے جانا۔

إِشْقَاد - ہانک دینا، چلا دینا۔

شُقْد - بد نظر ہونا۔

مُشَاقَدَة - دشمنی کرنا۔

شُقْد - جس کو نیند نہ آئے۔

مَا لَكَ شُقْدٌ وَلَا نَقْدٌ - اس کے پاس ایک دمڑی نہیں ہے۔

مَا بِهِ شُقْدٌ وَلَا نَقْدٌ - اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

شُقْدُف - دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لگاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے اور ایک چار پائی جو آڑی اونٹ کی پیٹھ پر رکھ دی جاتی ہے اس کو شہیری کہتے ہیں۔ حجاز میں یہ دونوں سواریاں مشہور ہیں۔

شُقْر - گھوڑے کی ایال اور دم سرخ ہونا اور آدمی کا سرخ سفید ہونا۔

أَشْقُر - وہ گھوڑا جس کی سرخی پر تیرگی ہو اور کُمَیْتٌ وہ جس کی سرخی پر سیاہی ہو۔

يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا - گھوڑا مبارک وہ ہے جو شقر ہو۔

إِيَّاكَ وَالْأَشْقَرَ فَإِنَّهُ تَحْتَهُ قَرْنُهُ إِلَى قَدَمِهِ مَكْرٌ -

گھونٹی مرغی یا بکری بھی سور کے برابر ہے)۔  
 إِنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكٍ - ایک شخص نے  
 بردے میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا (یعنی آدھا پایاؤ)۔  
 شِقْصٌ اور شَقِيقٌ - حصہ - مشترک چیزیں۔  
 شَقِيطٌ - مٹی کا گھڑا یا ٹھیکرا۔  
 رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الشَّقِيطِ - میں  
 نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ مٹی کے برتن کا پانی پیتے تھے (یا مٹی کے  
 گھڑوں کا)۔

شَقْفٌ - بمعنی خرف یعنی ٹھیکر یا ٹکڑا۔  
 شَقِيقَةٌ - جہانج پیتل یا تانبے کا جو بجاتے ہیں۔  
 شَقِيفٌ - بڑا پتھر۔  
 تَشَقِيفٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔  
 شَقٌّ - پھاڑنا - چیرنا، پھوٹ ڈالنا، جماعت سے الگ ہو جانا، سخت  
 ہونا، جیسے مَشَقَّةٌ ہے - تکلیف میں ڈالنا، ٹھیل چلانا۔  
 تَشَقِيقٌ - چیرنا۔  
 مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ - عداوت اور مخالفت۔  
 تَشَقُّقٌ - چر جانا، پھٹ جانا۔  
 تَشَاقٌ - ایک دوسرے کے مخالف اور دشمن ہونا۔  
 اِنْشِقَاقٌ - پھٹنا۔  
 اِسْتِشْقَاقٌ - ٹکنا، پھوٹنا، ایک کونے میں ہو جانا۔  
 شَقِيقٌ - سگا۔

لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتُهُمُ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ  
 كُلِّ صَلَوةٍ - اگر میری امت پر بھاری وقت نہ ہوتا (یعنی ان پر  
 سختی ہوگی اس کا مجھ کو خیال نہ ہوتا) تو میں ان کو ہر نماز کے لیے  
 مسواک کا حکم دیتا (ہر نماز کے لیے مسواک کرنا واجب ہو جاتا گو  
 سنت اب بھی ہے کیونکہ نماز میں اپنے مالک سے مواجہ اور مخاطبہ  
 ہوتا ہے اس لیے منہ صاف کرنا ضرور ہے تاکہ اس میں سے کوئی  
 بری بوند آئے۔

تَشَقَّقْتُ عَلَيْهِ - میں اس پر بھاری ہو گیا۔  
 وَجَدْتُ نَبِيَّ فِي أَهْلِ غُنَيْمَةِ بِشِقِيٍّ - مجھ کو تھوڑی بکریوں  
 والوں میں تکلیف میں پایا۔

لِسَانًا كَشَقِيقَةِ الْأَرْحَبِيِّ أَوْ كَالْحُسَامِ الْيَمَانِيِّ  
 الدَّكْرِ - یعنی زبان اونٹ کے شتھہ کی طرح یا مینٹی تلوار کی طرح  
 (تیز اور چلتی ہوئی)۔

فَإِذَا أَنَا بِالْفَيْقِ يُشَقِّقُ النَّوَاقِ - میں نے ایک نرا  
 ونٹ کو دیکھا جو اونٹیوں پر آواز نکال رہا تھا۔ بعض نے کہا  
 يُشَقِّقُ یہاں يُشَقِّقُ کے معنی میں ہے یعنی اونٹیوں کو چیر رہا  
 تھا۔

شِقْصٌ - حصہ تیز، ٹکڑا، شرکت۔  
 شَقِيقٌ - شریک، ساجھی، عمدہ گھوڑا۔  
 تَشَقِيقٌ - ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، حصے لگانا، بانٹنا۔  
 مُشَقِّصٌ - تصاب۔

إِنَّهُ كَوَى سَعْدَيْنِ مَعَاذٍ أَوْ أَسْعَدَ بَنِ زُرَّارَةَ فَمِنِ  
 أَكْحَلِهِ بِمَشَقِّصٍ ثُمَّ حَسَمَهُ - آنحضرت نے سعد بن معاذ یا  
 اسعد بن زرارہ کے گت اندام رگ تیر کی پیکان سے داغی پھر اس  
 کا خون بند کیا۔

فَأَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرًا جِمَّةً - اس نے تیر کی  
 بھالیں لیں اور اپنی انگلیوں کے جوڑا ان سے کاٹ ڈالے۔

إِنَّهُ قَصَّرَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمَشَقِّصٍ - آنحضرت نے مردہ  
 پہاڑ کے پاس تیر کی بھال سے بال کترائے۔

قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَشَقِّصٍ - میں نے  
 آنحضرت کے سر کے بال تیر کی بھال سے کترے (یہ قصر عمرہ  
 جہر ان کا ہے نہ کہ عمرہ قضا کا کیونکہ عمرہ قضا کے وقت تو معاویہ  
 مسلمان نہ تھے)۔

مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ - جو شخص شراب  
 بیچے وہ سور کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (ان کو بھی بیچے  
 کیونکہ شراب اور سو حرمت میں دونوں برابر ہیں ہمارے زمانہ  
 میں بعض نام کے مسلمان نصاری کے ساتھ مل کر بے غل و غش  
 شراب پیتے ہیں مگر سو کھانے میں ذرا ہچکچاتے ہیں۔ یہ وہی مثل  
 ہوئی گڑ کھائیں گلگوں سے پرہیز جب شراب پی تو سور بھی کھاؤ۔  
 میں نے سنا ہے دروغ و راست برگردن راوی کہ بعض مسلمان  
 اب نصاری کے ساتھ سور بھی کھانے لگے ہیں۔ اللہ کی پناہ گا

عَلَيْكُمْ بِالشَّحْمِ - ہم لوگوں کی کھال خشکی کی وجہ سے پھٹ گئی اور ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔ ہم نے ابوذر سے پوچھا (کیا کرنا چاہیے) انہوں نے کہا تم چربی کا استعمال کرو (کھاؤ اور لگاؤ تاکہ یہ خشکی جاتی رہے)۔

تَشْفِيقُ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ شَدِيدٌ - اچھی طرح (نصاحت اور بلاغت کے ساتھ) بات کرنا تم پر سخت ہے۔

إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ - ہم آپ کے پاس دور دراز سفر کر کے آ رہے ہیں یا دور دراز مسافت سے۔

عَلَى فَرَسٍ شَقَاءَ مَقَاءَ - ایک لمبے تڑکنے گھوڑے پر۔  
اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ - آنحضرت نے احرام کی حالت میں آدھے سر کے درد کی وجہ سے چھینے لگاتے۔

أُرْسِلَ إِلَى امْرَأَةٍ بِشَقِيقَةٍ سُنْبَلَانِيَّةٍ - ایک عورت کو آدھا لمبا کپڑا بھیجا۔

النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرَّجَالِ - عورتیں مردوں کی جنس میں سے ہیں (وہ بھی مردوں کی طرح خصلتیں اور عادتیں رکھتی ہیں کیونکہ آدمی ہیں گویا مردوں میں سے نکلی ہیں اس لئے کہ حوا آدم میں سے نکلی تھیں)۔

شَقَائِقُ جَمْعُ شَقِيقَةٍ كِي -

شَقِيقٌ - سگا بھائی۔

أَنْتُمْ إِخْوَانُنَا وَأَشِقَاءُ نَا - تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے سگے ہو۔

وَفِي الْأَرْضِ الْعَامِسَةِ حَيَاتٌ كَالْحَطَايِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ - پانچویں زمین میں سانپ ہیں جیسے لکیریں راستی ہیں (یعنی بڑے لمبے لمبے)۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً تَحْمِلُ كِسْوَةَ أَهْلِهَا أَشَدَّ حُمْرَةً مِنْ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ - بہشت میں ایک درخت ہے جس میں سے بہشتیوں کا لباس بنتا ہے وہ گل لالہ سے بھی زیادہ سرخ ہے (گل لالہ کو شقائق النعمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ

نعمان ابن منذر عرب کا بادشاہ ریتی کے رستوں میں اترتا وہاں یہ پھول بکثرت تھا۔ نعمان نے اس کو پسند کر کے وہ جگہ محفوظ

لَمْ تَكُونُوا بِالغَيْبِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ - تم ان مقاموں پر پہنچ نہیں سکتے تھے مگر آدمی جان گنوا کر (یعنی بڑی محنت اور مشقت سے)۔

اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ - دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ اور خیرات کر کے) گو گھجور کا آدھا حصہ دے کر (یعنی تھوڑا یا بہت جو ہو سکے وہ خیرات کرو تھوڑی خیرات کو حقیر مت سمجھو اور بیکار نہ جانو)۔

إِنَّهُ سَأَلَ عَنْ سَحَابِ مَرْتٍ وَعَنْ بَرْفِهَا فَقَالَ أَخْفُوا أَمْ وَمَيْضًا أَمْ يَشُقُّ شَقًّا - جوار گند رہے تھے ان کا اور ان کی بجلی کا حال پوچھا تو فرمایا کیا چمک تھی پھیلی ہوئی جا بجایا ایک جگہ ٹھہر کر چمکتی تھی یا لمبی ہو کر کچ آسمان تک آتی تھی چوڑی نہیں ہوتی تھی۔

فَلَمَّا شَقَّ الْفَجْرُ أَمَرَ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ - جب فجر کی روشنی پھوٹی تو آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔

أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْمَيِّتِ إِذَا شَقَّ بَصْرُهُ - کیا تم نے مرنے والے کو نہیں دیکھا جب اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ ایک روایت میں شَقَّ بَصْرُهُ ہے یعنی جب اس کی نگاہ ایک طرف لگ جاتی ہے (پھر لوٹ کر نہیں آتی)۔

مَا كَانَ لِيُحْنِي بَابِهِ فِي شَقَّةٍ مِنْ تَمْرٍ - اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدل ذلیل نہیں کرنے والا۔

إِنَّهُ غَضِبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شِقَّةٌ - وہ غصہ ہوا اس میں سے ایک ٹکڑا الگ ہو کر اڑا۔

فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْأَرْضِ - ایک ٹکڑا اس میں سے آسمان کی طرف اڑا ایک ٹکڑا زمین میں رہا (یہ مبالغہ ہے غیظ و غضب کا عرب لوگ کہتے ہیں انشق فلان من الغضب والغيظ - فلاں شخص غصہ سے پھٹ گیا) (یعنی غصہ اس کے جسم میں اتنا بھرا کہ آخر پھول کر پھٹ گیا)۔

تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ - قریب ہے کہ غصہ سے پھوٹ نکلے۔

أَصَابَنَا شُقَائِقٌ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَسَأَلْنَا أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ



# ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَعَالِ الْخَبِيثَاتِ

کردی۔ اس روز سے اس کا نام شقائق النعمان ہو گیا۔ بعض نے کہا نعمان خون کو کہتے ہیں اور شقائق اسکے ٹکڑے اس پھول کو خون کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی سرخی میں)۔

فَبَدَأَ بِشِقِّهِ الْأَيْمَنِ - وہنی جانب سے شروع کیا (یعنی بدن کے اس آدھے حصے سے جو وہنی طرف ہوتا ہے)۔

إِصْطَبَعَ عَلَيَّ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ - وہنی کروٹ پر لیٹے (وہنی کروٹ پر لیٹنا صراحً اور نیک لوگوں کا سونا ہے اور بائیں کروٹ پر جیکسوں کا اور چت لیٹنا بادشاہوں اور رئیسوں کا اور منہ کے بل اوندھے کافروں کا)۔

فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ - اسکے کوہان کے داہنے آدھے حصے میں۔

أَنَا أَطَّلَعُ مِنْ شِقِّ الْأَبَابِ - میں دروازے کی دراڑ میں جھانک رہا تھا۔

صَانِرُ الْأَبَابِ - دروازے کا شگاف یعنی دراڑ۔

ثُمَّ يَأْخُذُ يَدَهَا عَلَيَّ شِقِّهَا الْأَيْمَنِ - پھر لب بھر کر اپنے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالا۔

فَبَجِحْتُ شِقَّهُ الْأَيْمَنِ - آپ کے جسم کا داہنے جانب کا حصہ چھل گیا (اس کا پوست نکل گیا گر نے کی وجہ سے)۔

بَجَاءَتْ بِشِقِّي رَجُلٍ - آدھا بچہ جنے یعنی ناقص الخلقہ۔

يُسْقِي سُدُقَهُ - اس کا جیز اچیرا جا رہا ہے۔

أَنْشَقَّ الْقَمَرُ - چاند پھٹ گیا (آنحضرت کے اشارے سے پھر دو ٹکڑے ہو کر جز گیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے یہ کوئی عجیب اور مشکل کام نہیں ہے اور جن جیکسوں نے اجرام سماوی کے خرق و التیام سے انکار کیا ہے وہ محض بے وقوف ہیں اس وقت بھی اجرام سماوی میں خرق و التیام ہو رہا ہے سورج میں سے ہمارے زمین برابر برابر ٹکڑے اڑتے ہیں اور پوست ہو جاتے ہیں اور زمین بھی دوسرے اجرام سماوی کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق و التیام ہوتا رہتا ہے۔ بعض کم عقل لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چاند آنحضرت کے عہد میں پھٹا ہوتا تو تمام تاریخ والے خصوصاً مہندس لوگ اس عجیب واقعہ کو تو اتر کے ساتھ

تقل کرتے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ تو ایک آن کا تھا لوگوں کو ادھر توجہ کہاں تھی وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے۔ کوئی سوتے ہوں گے کہیں اس وقت ابر ہوگا کہیں دن ہوگا تو سب لوگ اس کو کیونکر دیکھ سکتے تھے۔ اس پر بھی بعض تاریخوں میں ہے کہ ملک ہند میں دھار کے راجہ نے اس واقعہ کو دیکھا تھا۔)

فَأَرَا هُمْ الْقَمَرَ شَقِيْن - آپ نے چاند کے دو ٹکڑے ان کو دکھلائے (اور فرمایا گو رہو کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا)۔

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ - وہ پیالہ کے آدھے حصے کی طرح ہوتا ہے۔ (یعنی چاند)۔

أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ - تو نے اس کا دل تو نہیں چیرا (تجھے دل کا حال کیا معلوم شریعت کے احکام سب ظاہر پرینی ہیں)۔

يُرِيدُ أَنْ يَسْقَى عَصَاكُم - وہ یہ چاہے کہ تمہاری ہمعامت کو پھوڑ دے (تم میں تفرقہ ڈالے موجودہ امام کو معزول کرنے کا قصد کرے خود امام بنا چاہے یا دوسرے کسی کو بنانا اور ہمعامت کے اتفاق کو توڑنا چاہے تو اس کو ٹل کرو کوئی بھی ہو)۔

شِقَّةُ الْعَصَا - لکڑی کا آدھا ٹکڑا جو لباً چیرا جائے۔

شِقَّةُ النَّوْبِ - کپڑے کا ٹکڑا۔

شِقَّةُ مَا قَطَّ - اس کا آدھا بدن گرا ہوا ہوگا۔ (لنجا بیکار)۔

مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ - جو شخص لوگوں پر مشقت اور تکلیف ڈالے گا (طاقت سے زیادہ ان سے کام لے یا اپنے اوپر حد سے زیادہ سختی کرے عبادت اور مجاہدہ میں تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر سختی کرے گا) (اس کو سخت پکڑے گا) رتی رتی اس سے حساب لے گا)۔

ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ رُبْعُدُ - پھر ان چاروں دریاؤں سے دوسری نہریں پھوٹی ہیں۔

أُسْتُسْعِي غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ - اس غلام سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر نہ ایسی جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔

شِقَاقٌ - عداوت اور مخالفت۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَسْقَى عَنْهُ الْأَرْضُ - میں سب سے پہلے زمین پھٹ کر اٹھوں گا (یعنی قیامت کے دن)۔

۵۰۵

وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر - مجمع البحرين میں ہے کہ شق قمر کے راوی بہت صحابی ہیں حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم۔

مترجم کہتا ہے مگر واقعہ کے وقت دیکھنے والے صرف عبداللہ بن مسعود ہو سکتے ہیں باقی صحابہ نہیں کیونکہ وہ بہت کم عمر تھے اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ اترا کہ چاند پھٹ گیا اگر نہ پھٹا ہوتا تو سب لوگ اسلام سے پھر جاتے کہ قرآن میں جھوٹی خبر مذکور ہوئی۔ بعض علماء نے اس کھلی دلیل کو ضعیف کرنے کے لیے یہ کہا کہ انشق بہ معنی یشق ہے یعنی چاند پھٹنے کا اور قرآن میں کسی مستقبل واقعات کو بہ صیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے جیسے و نطق فی الصور وغیرہ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں انشق بمعنی یشق ہوتا تو بعد کی آیت وان یروا آیتہ اس سے چسپاں نہیں ہوتی اور جو خداوند قیامت کے قریب چاند کو پھاڑے گا وہ اب بھی اس کو پھاڑ سکتا ہے اس میں استبعاد کیا ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنَّفَاقِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت اور مخالفت اور نفاق سے۔

إِحْفِرُوا لِيْ وَشَقُّوْا لِيْ شَقًّا فَإِنْ كُنْتُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِحَدِّ لِحَدِّ فَقَدْ صَدَقُوْا - میرے لیے قبر کھودو اور صندوق قبر بناؤ اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ بھلی قبر میں رکھے گئے تو سچ کہتا ہے۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ الْخَلْقَ مِنْ شِقَاقِ يَدَاوِيهِ - کوئی قباحت نہیں اگر آدمی اس خوشبو کی دوا چھو لے جو اس نے اعضاء پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر لگائی ہو۔

لَوْ لَا أَنْ أَسْقَى عَلَى أُمَّيْ لَا خَرْتُ الْعَمَّةَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ - اگر مجھ کو اپنی امت پر یہ امر سخت ہونے کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کرتا۔

شَقٌّ فَلَانُ الْعَصَا - فلاں شخص نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی۔

كُلَّمَا فَرَعْتُ مِنْ شَقَّةٍ عَلَقْتُهَا عَلَى الْكُعْبَةِ - جب میں کپڑے کے کسی ٹکڑے سے فارغ ہوتا تو اس کو کعبہ پر لٹکا دیتا۔

قَادًا هُوَ يَجْرِي وَكَمْ يَشُقُّ شَقًّا - وہ زمین میں چلنے لگا اور اس میں نالہ اور کھڑا نہیں کیا۔

اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا - بھلی قبر ہم لوگوں کے لیے ہے اور صندوق دوسروں کے لیے۔

فَأَمَرَ الْقَمَرَ أَنْ يَنْقَطِعَ فِطْعَتَيْنِ إِلَى آخِرِهِ فَقَالُوا يَنْشَقُّ رَأْسَهُ فَأَمَرَهُ فَأَنْشَقَ فَسَجَدَ النَّبِيُّ شُكْرًا وَسَجَدَ شَيْعَتُنَا - (امام ابو عبد اللہ جعفر صادقؑ نے فرمایا لیلۃ القدر میں چودہ آدمی اکٹھے ہوئے چودھویں ذی الحجہ کو اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی ملی ہے آپ کی نشانی اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کچھ قدر و منزلت ہے تو چاند کو حکم دیجئے وہ دو ٹکڑے ہو جائے اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور کہنے لگے یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے ہر چیز کو آپ کے حکم میں کر دیا یہ سن کر آپ نے سر اٹھایا اور چاند کو حکم دیا دو ٹکڑے ہو جاوہ دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر دیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے سجدہ کیا پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا تب وہ کہنے لگا اب حکم دیجئے چاند اپنی حالت پر آجائے آخر وہ اپنی حالت پر آ گیا (دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ جائے آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا تب وہ کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (یعنی شیعہ) نے سجدہ کیا تب وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب مسافروں کو آنے دیجئے جو شام سے آئیں گے اور یمن سے ہم ان سے پوچھیں گے اگر انہوں نے بھی اس رات کو وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تو ہم کو یقین ہوگا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں اقتربت الساعة

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَالِيهَا نَارًا
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------

اَلشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِى بَطْنِ اُمِّهِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ فِى بَطْنِ اُمِّهِ - بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت لکھا گیا تھا (اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں بد بختی لکھ دی تھی) اور نیک بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بد بخت لکھا گیا تھا - بد بختی سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں اجر اور ثواب پائے - دنیا کی مالدارى اور مفلسى مراد نہیں ہے -

وَسَقِيَّتْ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ - اگر میں عدل اور انصاف نہ کروں تو پھر تو بد بخت ہے (کیونکہ جس امت کا پیغمبر عدل اور انصاف نہ کرے تو اس کی امت والوں سے کیا توقع ہے کہ وہ عدل و انصاف کریں گے) -

لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى حَلِقِكَ - میں تیری ساری مخلوق میں (جن کو بہشت ملی ہے) بد بخت اور بد نصیب نہ ہوں گا -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاۗءِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں بد بختی سے -

ذَرِكِ الشَّقَاۗءِ - بد بختی لگ جانے سے بد نصیبی آنے سے - لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ - ان کا صحبتی بد نصیب نہ ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوگا -

مِنْ شَقَاۗءٍ وَتِهٖ تَرَكْتَهُ اِسْتِحَارَةَ اللّٰهِ - آدمی کی بد بختی میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا خیریت کی دعا کرنا چھوڑ دے (اور دنیا کے ساز و سامان میں غرق ہو جائے اپنی عقل و تدبیر پر نازاں رہے) -

وَاِنَّ اَشْقَاَهَا الَّذِيْ يَخْضِبُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ - اس امت کا سب سے زیادہ بد بخت (جیسے شہود کی قوم کا بد بخت ترین وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا) وہ شخص ہے جو اس کو اس سے رنگ دے گا) یہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا مراد ابن ملجم ملعون ہے جس نے دھوکے سے جب حضرت علیؑ غافل تھے اور صبح کے اندھیرے میں نماز کے لیے جا رہے تھے آپ کے مبارک سر پر تلوار کی ضرب لگائی -

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَضْعَعُ بِشَقَاۗءِ اُخْتِكَ شَيْئًا - اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے تکلیف دینے سے کوئی غرض نہیں (یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس کی بہن نے یہ منت مانی تھی کہ میں بیت

نُوْرٌ كَاَنَّهُ شَقَّةٌ قَمَرٍ - آنحضرتؐ نور تھے جیسے چاند کا نکلوا -

فَلَا نَشَقُّ نَفْسِيْ وَ شَقِيْقُ نَفْسِيْ - فلاں شخص گو یا مجھ میں سے نکلا ہے (یعنی میرے مشابہ ہے) -

لَا بَدْمِيْنَ فِتْنَةٍ يَسْقُطُ فِيْهَا الْحَاذِقُ الَّذِيْ يَشُقُّ الشَّعْرَةَ شَعْرَتَيْنِ - ایک ایسا نئے ضرور ہوگا جس میں ایسا دانا اور ہوشیار شخص بھی گرفتار ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے -

شَقْلٌ - جماع کرنا 'تولنا' اٹھانا -

تَشَاقُلٌ - ایک کے بعد ایک سوار ہونا -

شَاقُوْلٌ - وہ لکڑی جس سے معمار (اوڑ) دیوار وغیرہ کی برابری دیکھتے ہیں -

اَوَّلُ مَنْ شَابَ اِبْرَاهِيْمَ فَاَوْحٰى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَشْقَلُ وَ قَارًا - سب سے پہلے (پیغمبروں میں) ابراہیم پیغمبر بوڑھے ہوئے (ان کے بالوں میں سفیدی آئی) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ عزت اور آبرو لے (یعنی سچیدگی اور وقار اور تمکین بڑھا ہے سے حاصل ہوتی ہے جو انی ایک طرح کی دیوانگی ہے) -

شَقْنٌ - کم کرنا -

شَقُوْنَةٌ - کم ہونا جیسے اِشْقَانٌ ہے -

شَقِيْنٌ - کم -

اِشْقَاۗءٌ - پک جانا سرخ یا زرد ہو کر -

نَهٰى عَنِ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَشْفِيَهُ - کھجور کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا یہاں تک کہ سرخ یا زرد ہو جائے (اس وقت بیچ سکتے ہیں - بعض نے کہا اصل میں یَشْفِيَهُ تھا کواھا سے بدل دیا - يَشْفِيَهُ کا بھی یہی معنی ہے تَشْقِيَهُ سے -

شَقُوْرٌ - بد بخت کرنا -

شَقَاۗءٌ اور شَقَاۗءٌ اور شَقَاۗوَةٌ اور شَقُوْرَةٌ بد بخت ہونا -

مُشَاقَاۗةٌ - ایک چیز کو اوپر اڑانا پھر اترتے وقت ہاتھ پر

روکنا 'خبر گیری کرنا -

اِشْقَاۗءٌ - بد بخت کرنا -

مِشْقٰى - کہنگی -

## لَعَالِ الْخَيْرِ

قلب سے یا ہاتھ پاؤں سے بعض نے کہا ہے محسن کا احسان بیان کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام شکر بھی ہے یعنی نیک اعمال کا قدر دان ان کا بدل دو چند نہ چند دینے والا۔ ان کے قصوروں کو بخشنے والا)۔

شِكْرَاتِ الْإِبْلِ - اونٹ چر کر موٹے ہو گئے۔  
لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ - جو شخص بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا (اپنے محسن سے برائی کرتا ہے یا اس کے احسان کو یاد نہیں رکھتا اس کی تعریف اور ثنا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرنے کا یا اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی ناشکر ہے)۔

لَوْلَا سَوَّيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ - (اللہ تعالیٰ سے میں نے عرض کیا تو نے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں رکھا، حسن اور جمال اور مال تو نگری علم اور ہنر میں) ارشاد ہوا مجھ کو یہ پسند ہے کہ لوگ میرا شکر کریں (اعلیٰ آدمی اپنے سے ادنیٰ درجہ کو دیکھ کر شکر کرے اگر سب آدمی غنا اور تو نگری مال و دولت علم و ہنر، حسن و جمال میں برابر ہوتے تو کسی کو شکر کا موقع نہ ملتا نہ صبر کا)۔

الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَمَا لَصَانِمِ الصَّابِرِ - کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا اس روزہ دار کے برابر ہے (یعنی اجر اور ثواب میں) جو صابر ہو۔

الْإِيْمَانُ نِصْفٌ صَبْرٌ وَنِصْفٌ شُكْرٌ - ایمان کا آدھا حصہ شکر ہے اور آدھا حصہ صبر ہے۔

وَأَنَّ ذَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِمَّنْ لُحُوْمِهِمْ - زمین کے گوشت خوار جانور یا جوج ماجوج کے گوشت کھا کر موٹے اور فرہ ہو جائیں گے خوب موٹے۔

هَلْ يَقِي مَنْ كُھُولِ بِنِي مُجَاعَةٍ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ وَشَكِيرٌ كَثِيرٌ - کیا بنی مجاعہ کے ادھیڑ لوگوں میں سے بھی کوئی باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں اور بچے بہت ہیں (یعنی کم سن اولاد اصل میں ٹھیکر اس درخت کو کہتے ہیں جو بڑے درخت کے تلے پھونتا ہے یعنی اسکا پچ)۔

نَهَى عَنْ شُكْرِ الْبَغِيِّ - فاحشہ عورت کی خرچی سے منع

اللہ کا حج ننگے پاؤں چل کر سر اور منہ کھول کر کرو گی)۔

مَنْ آتَى لِحَقِّ الشَّقَاءِ أَهْلَ الْمُعْصِيَةِ حَتَّى حَكَمَ لَهُمْ فِي عِلْمِهِ بِالْعَذَابِ عَلَيَّ عَمَلِهِمْ - گنہگاروں کو شقاوت (بدبختی) کہاں سے لگ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کے لیے عذاب کا حکم کر دیا ان کے اعمال کی سزا میں۔

إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَعْلَمَ أَشَقِي الرَّجُلُ أَمْ سَعِيدٌ فَانظُرْ سَيِّئَةً وَمَعْرُوفَةً - جب تو کسی شخص کی نسبت یہ جاننا چاہے کہ وہ نیک ہے یا بد تو اس کے داد و بخش کو (یعنی خرچ اخراجات کو) دیکھ اگر وہ اپنا روپیہ مستحقوں میں خرچ کرتا ہے نیک کاموں میں لگاتا ہے تب تو سمجھ لے وہ نیک ہے ورنہ جان لے کہ اللہ کے پاس اس کے لیے بھلائی نہیں ہے۔

وَالْجَاهِلُ شَقِيٌّ بَيْنَهُمَا - جاہل بد نصیب ہے دونوں کے درمیان بعض نے کہا یہ سہو ہے کاتب کا اور صحیح شقی عنہما ہے یعنی جاہل ان دونوں سے ایک کنارے پر ہے یعنی الگ ہے۔  
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُورِثُ الشَّقَاءَ - میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو مفلسی اور محتاجی پیدا کرتے ہیں (یعنی دنیا کی ناداری اور آخرت کی بربادی)۔

### باب الشين مع الكاف

شُكْرٌ يَأْكُرُ يَأْكُرُ أَنْ - تعریف کرنا، ثنا کرنا، عرب لوگ کہتے ہیں۔

شُكْرَةٌ - یعنی اس کی تعریف کی اس کا شکر یہ کیا اور یہ زیادہ فصیح ہے شُكْرَةٌ بعض نے کہا دعائے قنوت میں جو عام لوگ نَشْكُرُكَ پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح نَشْكُرُكَ ہے۔

شُكْرٌ - تھن دودھ سے بھر جانا، موٹا ہونا، سخاوت کرنا، کھجور کے درخت کے پچ نکل آنا جس کو ٹھیکر کہتے ہیں۔

مُشَاكِرَةٌ - شروع کرنا، شکر گزار ظاہر کرنا۔

إِشْكَارٌ - بھر جانا جیسے اِبْتِغَارٌ ہے۔

شُكْرٌ اور شُكْرٌ - فرج یا نند۔

شُكْرٌ - نکاح کو بھی کہتے ہیں۔

شُكْرٌ - اصطلاح میں نعمت کا بدل کرنا (زبان سے ہو یا

ا	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّاتُ الْحَرِيصِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------------

شَكِعٌ - بخیل دردناک جس کو نیند نہ آئے۔

لَمَّا دَنَا مِنَ الشَّامِ وَلَقِيَهِ النَّاسُ جَعَلُوا يَتَرَا طُنُونَ  
فَأَشْجَعَهُ وَقَالَ لَا سَلَمَ أَنَّهُمْ لَنْ يَرَوْا عَلَيَّ صَاحِبِكَ بَرَّةَ  
قَوْمٍ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ - (حضرت عمرؓ) جب ملک شام کے  
قریب پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ سے آ کر ملے تو اپنی زبان  
میں (جو دوسرں کی سمجھ میں نہ آئے) کچھ کہنے لگے۔ حضرت عمرؓ کو  
اس بات پر غصہ دلا یا وہ اپنے غلام اسلم سے کہنے لگے یہ شام کے  
ملک والے تیرے صاحب پر اس قوم کی وضع نہیں پائیں گے جس  
پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوا (یعنی عجم والوں کی پوشاک اور وضع مجھ پر نہیں  
دیکھیں گے آپ اسی طرح سادے میلے کپڑوں سے شام  
کے ملک میں داخل ہوئے۔ ابو عبیدہ نے کہا بھی کہ آپ لباس  
فاخرہ پہن لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ اس ملک والوں کی نگاہ میں آپ حقیر  
معلوم ہوں لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ وہاں تو جلال  
خداوندی پیشانی سے عیاں تھا۔ عمدہ لباس اور بناؤ کی کیا ضرورت  
تھی (حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را)۔

فَإِذَا هُوَ شَكِعُ الْبَرَّةِ - دیکھا تو وہ پھٹے پرانے حال میں  
تھے (یعنی عبدالرحمن بن سہیل جب ان کا دم نکل رہا تھا)۔  
شَكٌّ - شک کرنا، شہ کرنا، ہتھیار لگانا، پھانٹنا، بازو پہلو سے لگا لینا،  
لنگرانا، کھس جانا، مال ہونا۔  
تَشْكِيكٌ - شک میں ڈالنا۔

أَنَا أَوْلَى بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ - میں تو ابراہیم پیغمبر سے  
زیادہ شک کرنے کے لائق ہوں (ہوایہ کہ جب یہ آیت اتوری  
واذ قال ابراهيم رب ارنى كيف تحمى الموتى - اخیر  
تک تو بعض لوگ کہنے لگے دیکھو ابراہیم پیغمبر کو اللہ کی قدرت میں  
شک ہوا) جب تو کہنے لگے مجھ کو دکھا دے تو مردوں کو کیسے جلانے  
گا) اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں ہوا (تو ہمارے پیغمبر کا مرتبہ  
ابراہیم سے بڑھ کر ہے) اس وقت آنحضرتؐ نے تو وضع اور  
اکسار کی راہ سے یہ حدیث فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کو  
اللہ کی قدرت میں کوئی شک نہ تھا بلکہ پورا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا

فرمایا۔ جیسے نہی عن عسب الفعل۔ یعنی نرکوا دہ پر کڑانے  
کی اجرت سے منع فرمایا۔

إِنْ سَأَلْتِكَ لَمَنْ شَكَرَهَا وَشَبَّكَ أَنْشَأْتَ تَطَلُّهَا -  
اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور جماع کرانے کی اجرت مانگے تو تو  
اس میں جیلہ حوالہ کرے۔

فَشَكَرْتُ الشَّاةَ - میں نے بکری کی فرج بدل ڈالی۔  
لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ - تیری ہی تعریف ہے اور  
تیرا ہی شکر ہے۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام ہر روز  
صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ يَأْمَانَا  
أَمْسَى بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحَدِّكَ لَا  
شَرِيكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ حَتَّى تَرْضَى  
وَبِعَدِّ الرَّضَاءِ -

شُكْرٌ - انگلیوں سے ٹھونسن دینا، زبان سے ستانا، بریجھے  
سے مارنا، جماع کرنا۔

شُكْرٌ - بدخلق۔  
شُكَّازٌ - جو عورت سے باتیں کرنے سے منزل ہو جائے۔

شُكْسٌ - بے انصاف، بدخلق، بدخو، سخت گیر۔  
شُكَّاسَةٌ - سخت گیری۔

شُكْسٌ - چاند نکلنے سے پیشتر ایک دن یا دو دن یعنی  
محاق۔

شُكْسٌ يَأْشُكْسُ - بخیل، بدخلق۔  
أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ - تم بھگڑالو حصہ دار ہو  
(ایک دوسرے سے لڑنے والے)۔

شُكِيصٌ - بدخو، بدخلق جیسے شُكِيصٌ ہے۔  
شُكَّاصٌ - وہ عورت جس کے دانت ناہموار ہوں۔

شُكِعٌ - اٹھانا۔  
شُكِعٌ - بہت ہائے ہائے کرنا، بہت دانے نکلنا، غصہ ہونا،  
دردناک ہونا۔

إِشْكَاعٌ - غصہ دلانا، تنگ کرنا، رنجیدہ کرنا۔

دَلَامٌ (نام) کو کسی بناؤ سنگھار کرنے والے کی ضرورت ہی نہیں۔ (م)

شِخَّةٌ بَكْسِرَةٌ شَيْنٌ تَهْتَارُ عَرَبٌ لَوْ كَتَبْتُمْ هُنَّ -

شَاكُّ السِّلَاحِ يَأْشَأُ فِي السِّلَاحِ يَعْنِي پورا ہتھیار بند -

فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ شِخَّةٌ - ایک شخص کھڑا ہوا جو ہتھیار باندھے تھا (سُئِلَ تَهَا) -

إِنَّهُ أَمَرَ بِهَا فَشَخَّطَتْ عَلَيْهَا نَيْبَاتُهَا فَمُ رُحِمَتْ -  
آنحضرت نے حکم دیا اس عورت (عامیہ) کے کپڑے اس پر کس دیئے گئے (یا اس کے جسم سے لگا دیئے گئے) ایسا نہ ہو کہ رجم میں اس کا ستر کھل جائے (پھر وہ سنگسار کی گئی) (پتھروں سے مار مار کر قتل کی گئی) - اس عورت نے جس کا مرتبہ بڑے بڑے اولیاء اللہ سے زیادہ ہے خود آنحضرت کے سامنے آ کر زنا کا اقرار کیا اور یہ خواہش کی کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا اس کو دی جائے اس کا دودھ پیتا بچہ تھا - آپ نے فرمایا ابھی صبر کر یہاں تک کہ یہ بچہ کھانا کھانے لگے وہ بچہ کو لے گئی اور چند دنوں کے بعد ایک گلزار روٹی کا اس کے ہاتھ میں دے کر لائی - اور آپ سے عرض کیا کہ یہ بچہ اب روٹی کھانے لگا ہے اب مجھ کو رجم کیجئے - سبحان اللہ کیسا سچا ایمان اس عورت کا تھا کہ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی رضی اللہ عنہا - ایک شخص نے اس کے حق میں کوئی تحقیر کا کلمہ کہا - آنحضرت نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں میں بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو - ایک روایت میں فَشَدَّتْ عَلَيْهَا نَيْبَاتُهَا ہے یعنی اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے) -

إِنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَيْتَهُ فَوَجَدَ حَيَّةً فَشَخَّطَهَا بِالرُّمَحِ -  
ایک شخص اپنے گھر میں گیا وہاں ایک سانپ دیکھا اس کو برچھے میں پرولیا (برچھ اس میں کھسیر دیا برچھے سے چھید ڈالا) -

خَطَبَهُمْ عَلَى مَنِيرِ الْكُوفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَشْكُوكٍ -  
حضرت علی نے کوفہ کے منبر پر لوگوں کو خطبہ سنایا آپ بندھے ہوئے نہ تھے نہ ایک جائے پر ٹھہرائے گئے تھے -

بِيضٌ سَوَابِعٌ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حَلْقٌ كَانَتْهَا حَلْقٌ  
الْقَفَّاءُ مُجْدُوْلٌ - سفید پورے جس کے حلقے باندھ دیئے گئے ہیں - ایک روایت میں سُكَّتْ ہے سین سے یعنی جس کے حلقے

وعدہ سچا ہے وہ بیشک مردوں کو جلائے گا مگر اس یقین کو اور زیادہ بڑھانے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی - اگر ابراہیم کو جو اللہ کے ظلیل تھے کسی طرح کا شک ہوتا تو ہم لوگ شک کرنے کے زیادہ سزا دار تھے مگر جب ہم کو شک نہیں ہے تو ان کو شک کہاں ہو سکتا تھا اس کی مثل دوسری حدیث ہے کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو جو تو وضع اور انکسار پر محمول ہے بات یہ ہے کہ پیغمبروں کو شک ہونا محال ہے مومنین کا ملین کو جو ان سے مرتبہ میں کہیں کم ہیں دین کے اعتقادات میں شک نہیں ہوتا تو انبیاء کو جن کا درجہ بہت عالی ہے کیونکہ شک ہوگا - اس لیے حدیث کے ایسے معنی کرنا ضرور ہیں جن سے کوئی قباحت لازم نہ آئے) -

أَوْفَى شِكِّ أَنْتَ يَا بَنَ الْخَطَّابِ - کیا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو شک میں ہے (جو سمجھتا ہے کہ دنیا کی فراغت اور نعمت اور دولت عمدہ چیز ہے اور شاہان روم اور ایران پر اللہ کا فضل مجھ سے زیادہ ہے) -

مَنْ صَامَ يَوْمَ الشُّكِّ - جو شخص شک کے دن روزہ رکھے (جب رمضان کا چاند گواہی سے ثابت نہ ہو) -

أَشْكُ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ قُرَيْبًا سَكَّتْ - مجھ کو شک ہے کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سنی یا نہیں تو کبھی میں زہری سے سننا بیان کرتا ہوں (سماع کی تصریح نہیں کرتا) -

وَلَا يَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ  
الْحَرَامِ - قریش کو اس میں کچھ شک نہ تھا (بلکہ پورے یقین تھا) کہ آنحضرت مزدلفہ ہی میں ٹھہر جائیں گے (وہاں سے عرفات تک آگے نہیں بڑھیں گے چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اس لیے حرم سے آگے نہیں جاتے اور عرفات میں جا کر ٹھہرتے آنحضرت بھی مزدلفہ سے آگے بڑھے اور عرفات میں وقوف کیا - قریش کو جو گمان آنحضرت کی نسبت تھا کہ آپ آگے نہیں جائیں گے وہ غلط نکلا -

فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْدِيَهُ إِلَّا بِشِخَّةِ أَبِيهِ - آنحضرت نے اس سے فدیہ لے کر اس کو چھوڑنا منظور نہیں کیا مگر جب وہ اپنے باپ کے ہتھیار فدیہ میں دے -

تنگ ہیں۔  
يُشْجِكُنِي الشَّيْطَانُ - شیطان مجھ کو شک میں ڈالتا ہے۔  
لَا يُلْتَفَتُ إِلَى الشَّكِّ إِلَّا أَنْ يُسْتَيْقَنَ - شک کی طرف آدمی کو توجہ نہ کرنا چاہیے۔ (مثلاً وضو کر چکے تھے یقیناً اب شک ہے کہ حدیث ہو یا نہیں) جب تک یقین نہ ہو۔  
الْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ - یقین شک سے دور نہیں ہوتا (یہ بڑا کلیہ ہے علم فقہ کا جس سے سینکڑوں مسئلے نکلے ہیں)۔  
مُشْكِكُ - وہ کلی جو اپنے افراد میں کم زیادہ ہو کر پایا جائے۔

شَكِيحَةٌ - طریقہ فرقتہ۔  
شَكَّةٌ - مسافت۔  
شَكَّةٌ - ایک بار۔  
مِشْكٌ - زرہ۔  
مُشْكَلٌ - ملتیں ہونا، چنگلی شروع ہونا، اعراب دینا، پاؤں باندھنا دینا۔  
شُكْلٌ - ناز و کرشمہ کرنا، سفیدی میں سرخی ہونا۔  
تَشْكِيْلٌ - صورت بنانا، باندھنا، دور لفتیں کرنا۔  
مُشَاكَلَةٌ - مشابہت۔  
إِشْكَالٌ - التباس، چنگلی اعراب دینا۔  
تَشْكُلٌ - صورت بندھنا، تصور کرنا، بالوں میں پھول لگا کر آراستہ ہونا۔  
تَشَاكُلٌ - یکساں ہونا، مشابہ ہونا۔  
إِشْتِكَالٌ - التباس۔  
كَانَ أَشْكَالَ الْعَيْنَيْنِ - آنحضرت کی دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں ماءً أَشْكَالٌ - جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہو۔  
فَخَرَجَ النَّبِيُّ مُشْكَالًا - نبی (جو حضرت عمرؓ کو پلا یا گیا) خون کے ساتھ مل کر باہر نکل آیا (اس وقت معلوم ہوا کہ زخم کاری لگا ہے اور بچ نہیں سکتے)۔  
وَأَنْ لَا يَبِيعَ مِنْ أَوْلَادِ نَحْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَوَيْتَةٍ

شَكْلٌ - بہ کرشمہ، شین، ناز و کرشمہ اور بہ فتنہ شین مشابہ اور مذہب۔

الْعُرْبَةُ الشَّكِيحَةُ - عرب وہ عورت جو ناز میں ہو، ناز و انداز والی، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو۔  
تَكْوَرَةُ الشَّكَاكِلِ فِي الْخَيْلِ - آنحضرت گھوڑے میں شکار کو ناپسند کرتے تھے (وہ یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پاؤں میں سفیدی ہو اور ایک پاؤں خالی۔ بعض نے کہا وہ جس کے ایک ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں پر سفیدی ہو چنانچہ گھوڑے والوں میں یہ شعر مشہور ہے ارجل واشكل دستاره پیشانی گربہ مقتت دہندستانی۔ کہتے ہیں اگر شکل گھوڑے کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو ہاتھ کے انگوٹھے سے چھپنے کے تو اس کا عیب دور ہو جاتا ہے واللہ اعلم۔

أَنْ نَأْضِحًا تَوَدَّى فِي بَيْتِ لُدَيْمِيٍّ مِنْ قَبْلِ شَاكِلِيَّةٍ - ایک پانی لانے والا ادب کنوئیں میں گر گیا، آخر کوکھ کی طرف سے وہ حلال کیا گیا (بسم اللہ کہہ کے اس کی کوکھ میں برچھ یا تیر مار دیا ایسی حالت میں اس قسم کی ذکوۃ درست ہے)۔  
تَفَقَّدُوا الشَّاكِلَ فِي الطَّهَارَةِ - کپڑی اور کان کے بیچ میں جو سفیدی ہے طہارت میں اس کا خیال رکھو (دہاں پانی پہنچاؤ)۔

عَلَى شَاكِلِيَّةٍ - اپنے طریقے مذہب روش پر یا اپنی خصلت اور خلقت پر اپنی طبیعت اور مزاج پر۔  
لَسْتُ عَلَى شَكِيحِي وَشَاكِلِيَّةٍ - تو میرے طریق اور مذہب پر نہیں ہے۔



حدیث میں آیا ہے اشکنب دردم۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے بعض نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور آنحضرت نے فارسی زبان نہیں بولی۔

شَكُوُّ یا شَكْوَى یا شَكَاةٌ - درد مند کرنا، رنج دینا، شکایت کرنا یعنی کسی کا ظلم اپنے اوپر بیان کرنا جیسے شَكَاوَةٌ اور شَكِيَّةٌ اور شَكَايَةٌ تو شکایت کرنے والے کو شَاكِي اور جس کی شکایت کرے اس کو مَشْكُو اور مَشْكِي اور اس کے بیان کو شَكْوَى اور جس سے شکایت کرے اس کو مَشْكُو الیہ کہیں گے۔

شَكَاةٌ أَمْرَةٌ إِلَى اللَّهِ - اللہ سے اپنا حال بیان کیا۔ جیسے شَكَاةٌ مَرَضِيَّةٌ لِلطَّبِيبِ - یعنی حکیم سے اپنی بیماری بیان کی۔ اصل میں شَكْوَةٌ دودھ یا پانی کے برتن کو کہتے ہیں پھر اس کا معنی اظہار اور اخبار ہو گیا۔

تَشَكِّيَةٌ - شکایت قبول کرنا۔  
اِشْكَاءٌ - شکایت دور کرنا یا بڑھانا، راضی کرنا، تہمت لگانا۔

اِشْكَاءٌ - شکایت کرنا، بیمار ہونا، درد مند ہونا۔  
شَاكِي السَّلَاحِ - ہتھیار بند۔  
شَكَاةٌ - بیماری۔

شَكُوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَرَّ الرَّمَضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا - ہم نے آنحضرت سے جلتی ریت کی شکایت کی یعنی دوپہر کے وقت جب ظہر کی نماز کے لیے آتے تو دھوپ کی حرارت بہت تیز ہوتی۔ زمین کی گرمی سے پاؤں جلتے تو ہم نے یہ چاہا کہ آپ ظہر کی نماز میں زرا دیر کیا کریں۔ ٹھنڈے وقت نماز پڑھیں لیکن آپ نے ہماری شکایت پر کچھ لحاظ نہیں کیا (ظہر کی نماز اول وقت ہی یعنی سورج ڈھلنے ہی پڑھتے رہے۔ مجمع البحار میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی ہے اور اخیر وقت پڑھنا اللہ کی معافی ہے اور معافی جب ہی ہوتی ہے جب کوئی تقصیر ہو اور آنحضرت ہمیشہ افضل اور اعلیٰ کام کیا کرتے تھے اور رخصت پر کبھی کبھی عمل کرتے تھے بیان جواز کے لیے اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے ابو دو ابالظہر تو یہ رخصت ہے اور افضل وہی ہے کہ ظہر کی نماز ہر موسم میں اول

إِلَّا ذَرَاكَ بِالْإِسْمَاءِ وَمَعْرِفَةِ الْأَشْكَالِ - آدمی کو ظلم چھونے اور شکلیں پہچاننے سے حاصل ہوتا ہے (یعنی حواس کے ذریعے پہلے محسوسات کا ظلم ہوتا ہے پھر معقولات کا)۔

شَكْمٌ - بدلہ دینا، عطا کرنا، رشوت دینا، کاٹنا جیسے شَكِيمٌ ہے۔  
شَكْمٌ - بھوکا ہونا۔

اِشْكَامٌ - بدلہ دینا۔  
شَكْمٌ - مزدوری کا بدل اور بلا مزدوری کے جو عطا ہو اس کو شَكْمٌ کہتے ہیں۔

شَكِيمَةٌ - طبیعت اور لگام کا لوہا جو گھوڑے کے منہ میں اڑا دیا جاتا ہے۔

حَجْمَةُ أَبُو طَيْبَةَ وَقَالَ اُشْكُمُوهُ - ابو طیبہ نے آنحضرت کے چھینے لگائے آپ نے فرمایا اس کی مزدوری دو۔

إِلَّا اُشْكُمَكَ عَلَى صَوْمِكَ شَكْمَةً تَوْضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَائِدَةً وَأَوَّلُ مَنْ يَأْكُلُ مِنْهَا الصَّائِمُونَ - کیا میں تم کو روزے کا بدل نہ بتلاؤں قیامت کے دن ایک دسترخوان بچھایا جائے گا اس پر پہلے وہ لوگ کھائیں گے جو دنیا میں روزہ دار تھے۔  
فَمَا بَرَحْتُ شَكِيمَتُهُ فِي ذَاتِ اللَّهِ - اس کی تختی اللہ کے کاموں میں کم نہیں ہوئی (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر صدیق کی تعریف میں فرمایا یعنی اللہ کا دین جاری رکھنے میں اور اس کے احکام چلانے میں وہ بہت سخت تھے جیسے مندرجہ گھوڑا جو لگام کی پٹری کو باکل نہیں مانتا اس کو خیال میں نہیں لاتا۔ مطلب یہ ہے کہ دل کے بڑے مضبوط اور جبری تھے)۔

اَشْكَمْتُ ذَرْدًا - کیا تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی کلام ہے جس کو بعض نے آنحضرت کی طرف منسوب کیا ہے یعنی آپ نے یہ فارسی جملہ بولا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کو موضوعات میں ذکر کیا گیا ہے۔

بُزْدُغٌ اَشْكَمٌ - بڑے پیٹ والے۔ یہ حضرت علیؑ کی صفت تھی۔

شَدِيدُ الشَّكِيمَةِ - جو شخص کسی سے نہ ڈرے کسی کو خیال میں نہ لائے قوی القلب ہو۔

شَكْنَبٌ - پیٹ، یہ معرب ہے شکم کا جو فارسی لفظ ہے ایک

ض	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّ الشَّكَايَةَ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

وقت ادا کی جائے۔ بعض نے کہا یہ حدیث سجدے سے متعلق ہے یعنی صحابہ نے آنحضرتؐ سے یہ شکایت کی کہ زمین بہت جلتی ہے ہم زمین پر سجدہ نہیں کر سکتے تو اپنے کپڑے بچھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے لیکن آپ نے اس کی شکایت پر کچھ التفات نہیں فرمایا اور کپڑوں کے کنارے پر سجدہ کرنا اس کی اجازت نہیں دی۔ بعض نے کہا صحابہ یہ چاہتے تھے کہ ظہر کی نماز میں اور زیادہ تاخیر کی جائے یعنی وقت ابراد سے بھی زیادہ اتنی کہ دیواروں کا سایہ پڑنے لگے۔ لیکن آنحضرتؐ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ بعض نے کہا یہ حدیث ابرودا بالظہر کی حدیث سے منسوخ ہے۔

شکوٰۃ - ہم نے کافروں کی ایذا دہی کی آنحضرتؐ سے شکایت کی۔

شَاكَيْتُ اَبَا مُوسَىٰ فِي بَعْضِ مَا يُشَاكِي الرَّجُلَ اَمِيْرَةً - ہم نے ابوموسیٰ اشعریؓ کی بعض باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے۔

وَتَلَّكَ شَكَاةَ ظَاهِرٍ عَنكَ عَارَهَا - عبداللہ ابن زبیر پر کسی نے طعن مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند چھڑا کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکر کا گوشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا:

شَاكَيْتُ النَّارَ اِلَى رَبِّهَا - دوزخ نے اپنے مالک سے شکوہ کیا (گلہ کیا) دوزخ میں حیات ہونا اور اس کا بات کرنا کچھ بعید نہیں ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے یہ آیت و تقول مل من مزید بعض نے کہا مجازا زبان حال سے شکایت کرنا مراد ہے اور شکایت اس کی یہ تھی کہ مارے جوش اور حرارت کے خود میں اپنے کو کھا رہی ہوں۔

شَاكَيْتُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ يُعْجِلُ اِلَيْهِ - اس آدمی کی بیماری ان سے بیان کی گئی کہ اس کو یہ خیال آتا ہے۔

شَاكُوْتُ اِلَيْهِ اِنِّي اُسْتَعِيْجُ - میں نے ان سے یہ شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں۔

وَهُوَ شَاكٍ - وہ بیمار تھے۔

جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُو - زید اپنی بی بی (حضرت زینب) کی شکایت کرتے ہوئے آئے۔

شَاكِيًا اِلَى عَلِيٍّ - دونوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ایک روایت میں شُكُوًا ہے یہ واوی اور یائی دونوں طرح آیا ہے۔

مِنْ مَشْكُوْتِهِ - وہ سوراخ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لیے کرتے ہیں وہ آ رہا نہیں ہوتا۔

اِنَّمَا الشُّكُوٰى اَنْ تَقُوْلَ لَقَدْ اِنْتَلَيْتُ بِمَا لَمْ يَنْتَلِ بِهٖ اَحَدٌ - (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) جو شکوہ برا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یوں کہے جیسی بیماری یا تکلیف مجھ کو ہوئی ایسی خدا نے کسی کو نہیں دی اور یہ کہنا کہ رات کو مجھ کو نیند نہیں آئی یا آج مجھ کو بخار آ گیا شکوہ نہیں ہے۔

اِسْتَشَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ عَيْنَهَا - بی بی ام سلمہؓ کی آنکھ میں درد ہوا آنکھ کا شکوہ ان کو پیدا ہوا۔

وَتَلَّكَ شَكَاةَ ظَاهِرٍ عَنكَ عَارَهَا - یعنی یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاء مردود نے بھی اسماء کو یہی طعن دیا تھا اس باجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اس کے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوتی تھی)۔

دَخَلَ عَلَيَّ الْحَسَنُ فِي شَكْوَالَةٍ يَأْفِي شَكْوَاهُ - امام حسن کے پاس ان کی بیماری میں گئے۔

اِسْتَشَيْتُ سَعْدًا شَكُوِيًّا - سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے۔

تُكَيِّرُونَ الشُّكَاةَ - تم شکایت بہت کرتی ہو۔

وَكَانَ لَهُ شَكْوَةٌ يَنْفَعُ فِيهَا زَيْبًا - ان کے پاس ایک

شَاكَيْتُ اَبَا مُوسَىٰ فِي بَعْضِ مَا يُشَاكِي الرَّجُلَ اَمِيْرَةً - ہم نے ابوموسیٰ اشعریؓ کی بعض باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے۔

وَتَلَّكَ شَكَاةَ ظَاهِرٍ عَنكَ عَارَهَا - عبداللہ ابن زبیر پر کسی نے طعن مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند چھڑا کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکر کا گوشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا:

وَتَلَّكَ شَكَاةَ ظَاهِرٍ عَنكَ عَارَهَا - یعنی یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاء مردود نے بھی اسماء کو یہی طعن دیا تھا اس باجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اس کے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوتی تھی)۔

دَخَلَ عَلَيَّ الْحَسَنُ فِي شَكْوَالَةٍ يَأْفِي شَكْوَاهُ - امام حسن کے پاس ان کی بیماری میں گئے۔

اِسْتَشَيْتُ سَعْدًا شَكُوِيًّا - سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے۔

تُكَيِّرُونَ الشُّكَاةَ - تم شکایت بہت کرتی ہو۔

وَكَانَ لَهُ شَكْوَةٌ يَنْفَعُ فِيهَا زَيْبًا - ان کے پاس ایک

شَكِيٌّ - شکایت کرنا۔

شَكِيَّةٌ - بچا ہوا بقیہ۔

### باب الشين مع اللام

شَلْبَةٌ - ایک قسم کی پھلی۔

شَلْبِيٌّ - ظریف اور حجام کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی عمدہ

کھجور ہے مدینہ میں۔

شُلْبَانٌ - سلطان۔

شَلْتُ - ایک قسم کا جو اس کو شَلْتُ بھی کہتے ہیں۔

شَلْجَمٌ - مشہور ترکاری ہے کہتے ہیں بصارت کے لیے اس کا

کھانا بہت مفید ہے شیخ مولانا عبدالحق بناری نیتونوی جب تک

شلمج بازار میں ملتا رہتا اسی کو کھاتے دوسری کوئی ترکاری نہ

کھاتے۔

شَلْحٌ - کپڑے اتار لینا، پر بدلنا، پھینک دینا۔

تَشْلِيحٌ - کسی کو بچکانا اس کے کپڑے چھین لینا۔

الْحَارِبُ الْمَشْلُوحُ - لڑنے والے لوگوں کے کپڑے

اتار لینے والا۔

خَرَجُوا الصُّوْصَا مَشْلُوحِيْنَ - چور کپڑے اتار کر نکلے۔

شَلْحَفَةٌ - کسی چیز کا ایک کونہ کاٹ لینا۔

شَلْحُفٌ - مضطرب الخلق، موٹا، بدخلق جو اچھی طرح بات

نہ کر سکے۔

شَلْحٌ - گوشت کاٹ دینا، اصل نطفہ، فرج۔

شَلْيَخٌ - ایک کھانا جو گوشت دودھ پیاز سے تیار کیا جاتا

ہے اس کو شاکریتہ بھی کہتے ہیں۔

شَلْحَبٌ - بمعنی سَلْحَبٌ - بدخلق، سخت مزاج جو اچھی طرح بات

نہ کر سکے۔

شَلْحُفٌ - بمعنی سَلْحُفٌ موٹا، بدخلق، سخت مزاج۔

شَلْشَلَةٌ - بچکانا، بہنا، پھیلانا۔ جیسے شَلْشَالٌ ہے۔

فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَتَشَلْشَلُ - وہ

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون شرشر

بہ رہا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ شَلْشَلُ الْمَاءِ فَتَشَلْشَلُ -

پانی شرشر بہنے لگا۔

شَلْعٌ - کچلنا، جیسے ثلغ۔

شَلْفٌ - کوڑے سے مارنا، ہمارع کرنا، لمبا چھاڑنا۔

شَلْفَاءٌ - چھری۔

شَلَّلٌ - چھوڑ دینا، ہلکا سینا، کاٹنا، ہانکنا، سوکھ جانا، بیکار ہو جانا جیسے

شَلَّلٌ ہے۔

أَشَلَّ الرَّجُلُ - اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔

عَمِنَ شَلَاءٌ - وہ آنکھ جس میں بینائی نہ ہو۔

وَفِي الْيَدِ الشَّلَاءِ إِذَا قُطِعَتْ ثَلْتُ دِيْنَهَا - جو ہاتھ

خنگ اور بیکار ہو اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو جنگے ہاتھ کی تہائی

دیت دینا ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ شَلْتُ يَدُهُ تَشَلُّ

شَلًّا یعنی اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔

شَلْتُ يَدُهُ يَوْمَ أُحُدٍ - طلحہ کا ہاتھ احد کی جنگ میں بیکار

ہو گیا (کافروں کی تلوار کی ضرب میں جو وہ آنحضرت پر کرتے تھے

طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیں۔ آنحضرت نے فرمایا طلحہ کے لیے

بہشت واجب ہوگی۔ ایسے جاں نثار صحابہ سے اگر کوئی قصور ہو گیا

وہ بھی اجتہاد اور رائے کی غلطی سے، جیسے جنگ جمل میں وہ شریک

ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے والا ہے۔ علی الخصوص اس

حالت میں جب وہ اس قصور پر نامد اور شرمندہ ہوئے جیسے

روایت میں ہے کہ طلحہ نے مرتے وقت ثور بن جراح کے ہاتھ پر جو

حضرت علی کے لشکر والوں میں تھے حضرت علی سے بیعت کر لی اور

حضرت علی نے یہ حال سن کر فرمایا اللہ اکبر صدق رسول اللہ طلحہ

بہشت میں بغیر میری بیعت کے جانے والے نہ تھے اسی طرح

حضرت زبیر بھی نامد ہو کر بے لڑے بھڑے لوٹ گئے اور حضرت

عائشہ نام و وفات اپنے اس قصور پر روتی رہیں۔)

يَدُ شَلَاءٍ وَبَيْعَةٌ لَا تَكْتُمُ - (جب حضرت علیؑ خلیفہ ہوئے

تو سب سے پہلے طلحہ نے ان سے بیعت کی اس پر ایک شخص نے

کہا) سوکھا ہاتھ اور بیعت یہ بیعت پوری نہ ہوگی (یعنی پہلے ایسے

شخص نے بیعت کی جس کا ہاتھ شل تھا یہ فال نیک نہیں ہے مجھ کو یہ

بیعت پوری ہوتی معلوم نہیں ہوتی، بعض وقت کی بات جو منہ سے

نکلتی ہے سچ ہو جاتی ہے ایسا ہی ہوا حضرت علی سے بہت لوگ جیسے

## لَعْنَاتُ الْحَارِثِيِّ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

بن معدی اولاد میں سے تھا (یعنی ان کے گوشت کا ایک ٹکڑا تھا بچا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ اَشْلَاءٌ فِي بَيْتِي فَلَانٌ یعنی ان کے بقیہ۔

اَللِّصُّ اِذَا فُطِعَتْ يَدُهُ سَبَقَتْ اِلَى النَّارِ فَاِنْ تَابَ اِسْتَلَّهَا۔ چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو وہ دوزخ کی طرف آگے چل دیتا ہے پھر اگر اس نے توبہ کی تو اپنا ہاتھ دوزخ سے کھینچ لیتا ہے (یعنی دوزخ میں جانے سے بچ جاتا ہے)۔

وَجَدْتُ الْعَبْدَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ فَاِنْ اِسْتَشْلَاهُ رَبُّهُ نَجَّاهُ وَاِنْ خَلَّاهُ وَالشَّيْطَانُ هَلَكَ۔ بندہ اللہ اور شیطان کے بیچ میں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا تب تو اس کو نجات ملی (شیطان کے پھندے سے چھٹا) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا تو تباہ ہوا)۔ ظَاهِرَةٌ نَسَاوًا بِلُطْنَةِ شَلَاءٍ۔ سرین باہر سے تو ایک رگ ہے (جوران کے اندر جاتی ہے) اور اندر سے خالی ہے (گویا گوشت اس میں سے نکال لیا گیا ہے)۔

اَشْلَيْتُ الْكَلْبَ۔ میں نے کتے کو بلایا۔  
جَعَلْتُ لَكُمْ اَشْلَاءً۔ تمہارے اعضاء بنائے۔

## باب الشين مع الميم

شَمَاتٌ يَأْتِي بِشَمَاتَةٍ۔ کسی کی تکلیف سے خوش ہونا۔

تَشَمَّيْتُ۔ چھینک کا جواب دینا محروم کرنا۔

اِشْمَاتٌ۔ دشمنوں کو کسی پر خوش کرانا۔

اِسْتَمَاتٌ۔ مٹا پاشروع ہونا۔

تَشَمَّتٌ۔ محروم ہو کر لوٹنا۔

اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دشمنوں کے ہنسنے اور خوشی کرنے سے۔

لَا تُطْعُ فِيَّ اَعْدَاؤًا شَامِتًا۔ کسی دشمن کی میرے مقدمہ میں مت سن جو میری تکلیف پر خوشی کرے۔

فَشَمَّتْ اَحَدًا هُمَا وَكَمْ يُشَمِّتُ الْاٰخَرَ۔ آنحضرتؐ

نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا (اس کو یحکم اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا۔

تَشَمَّيْتُ اور تَسَمَّيْتُ شین اور سین دونوں سے آیا

معاویہ اور ان کے ہمراہی مخالف ہو گئے اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت کر لینے کے بعد بیعت توڑ کر جنگ پر مستعد ہو گئے۔ غرض آپ کی خلافت کا سارا زمانہ آپس ہی کے جھگڑوں میں گذر گیا اور وفات تک آپ کو بے فکری اور راحت نہ ملی۔ وکان امر اللہ قدرا مقدورا)۔

يَجُوزُ فِي الْعِتَاقِ اِلَّا شَلًّا وَلَا يَجُوزُ اِلَّا عُمِي۔  
برودہ آزاد کرنے میں (جیسے کفارہ وغیرہ میں) وہ برودہ آزاد کرنا درست ہے جس کا کوئی عضو شل ہو پر اندھا درست نہیں۔

سَلِّمٌ اور سَلِيمٌ اور سَلَمٌ۔ بیت المقدس کو کہتے ہیں اور عبرانی زبان میں۔

اُورَ سَلِيمٌ۔ یعنی شلیم کا شہر۔

سَلُوْا۔ چلنا اٹھانا۔

اِشْلَاءٌ۔ جانور کو بلانے کے لیے توبرہ دکھلانا، دوہنے کے لیے بلانا شکار پر چھوڑنا، برائے کچھ کرنا۔

تَقَلَّدَ هَا شِلْوَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ يَأْتِي بِشِلْوًا مِّنْ جَهَنَّمَ۔ (ابی بن کعب نے طفیل بن عمرو کو قرآن پڑھایا۔ طفیل نے اس کے صلہ میں ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا) طفیل نے ابی بن کعب کے بدن پر دوزخ کا ایک ٹکڑا نکال دیا۔

شِلْوٌ کہتے ہیں عضو کو۔

اِنْتِنِي بِشِلْوِهَا الْاَيْمَنِ۔ میرے پاس اس کا داہنا عضو لا (یعنی داہنا دست یا یعنی ران)۔

فَاَسْتَفْرَنَا شِلْوًا زَنْبٍ ذَفِينًا۔ ہم نے خرگوش کا ایک پارچہ نکالا جو زمین میں گاڑ دیا گیا تھا۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَبْنُونَ مِنَ التَّعَدِّ وَالْحُلُقَانِ وَاَشْلَى مِنْ لَحْمٍ۔ آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر گذرے جو مسک اور ترکھور اور گوشت کے پارچے ازار ہے تھے (عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھا رہے تھے)۔

اَشْلَى جمع ہے شِلْوَى۔

وَأَشْلَاءٌ جَامِعَةٌ لِأَعْضَائِهَا۔ اس کے سارے بدن کے ٹکڑے۔ اَشْلَاءٌ بھی جمع ہے شِلْوَى۔

كَانَ مِنْ اَشْلَاءِ فَنَصِ بْنِ مَعَدٍ۔ نعمان ابن منذر فنص

## لَعَالِي الْخَيْرِيَّةِ

ہے (یعنی خیر اور برکت کی دعا کرنا) یہ شواہد سے نکلا ہے بمعنی پائے (یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت قدم رکھے۔ بعض نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دشمنوں کی ہنسی اور خوشی سے بچائے اور دور رکھے)۔

فَا تَاهُمَا فِدْعَا لَهُمَا وَشَمَّتْ عَلَيْهِمَا نَمَّ خَرَجَ -  
(جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہو گیا تو) آنحضرت اُن دنوں (یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ پاس تشریف لائے (ان کے گھر میں آئے) اور دونوں کے لیے دعا کی اور خیر و برکت کی دعا کی پھر باہر نکلے۔

فَحَقَّقَ عَلِيٌّ كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ - جو شخص چھینک کی آواز مسلمان سے سنے تو اس پر لازم ہے کہ تشمیت کرے (یعنی یرحمک اللہ کہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک تشمیت سنت ہے اور حالیکہ نے اس کو واجب کیا ہے)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ وَذَكَرَ مِنْهَا تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ - ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھتق ہیں ایک ان میں سے چھینک کا جواب دینا بھی ہے۔

لَا تَطْطِيرُ الشَّمَاتَةَ بِلَيْتَةٍ عَدُوٍّ فَيَرْحَمُهُ رَغْمًا وَلَا نِفْكَ وَبَيِّنَاتِكَ - دشمن کی تکلیف پر اپنی خوشی مت ظاہر کر ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل کرنے کے لیے اس پر دم کرے اور تجھ کو آفت میں پھنسا دے (اگر بمرود عدد جائے شادمانی نیست کہ

زندگانی نایز جاودانی نیست بڑا بول بولنے والا یا دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والا خود اس بلا میں مبتلا ہوتا ہے) شَمَاتَاتُ جمع ہے شَامَاتُ کی یعنی دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والے۔

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ - آنحضرت نے چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم فرمایا۔

شَمَّجٌ - ملا دینا، خلط کر دینا، دور دور سینا، جدا کرنا۔  
نَاقَةٌ شَمَّجِي - تیز اونٹنی۔

شَمَّجْرَةٌ - ڈر کر بھاگنا۔

شَمَّحَطٌ یا شَمَّحَاطٌ - بہت لبا۔

شَمَّخٌ یا شَمُوخٌ - بلند ہونا، لبا ہونا، ناک بھوننا، تکبر اور

غرور سے۔

شَامِخُ الْحَسَبِ - عالی خاندان۔

فَشَمَّخَ بَانِيَهُ - اپنی ناک بھون چڑھائی (غرور سے)۔

جِبَالُ شَامِخَاتٍ - اونچے بلند پہاڑ۔

الْأَصْلَابُ الشَّامِخَةُ - اونچی نسلیں (یعنی شریف نطفے)۔

الْعِزُّ الشَّامِخُ - بلند عزت بڑا مرتبہ۔

شَامِخُ الْأَرْكَانِ - بلند پائے۔

مَا تَفْتَخِرُ الشَّيْعَةُ إِلَّا بِقِضَاءِ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الشَّمْمِخِيَّةِ النَّبِيِّ أَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُودٍ - شیعہ حضرت علی کے اس حکم پر فخر کرتے ہیں جو انہوں اس عالی شان مسئلہ میں دیا جس میں عبد اللہ بن مسعود نے فتویٰ دیا تھا۔ ایک روایت میں سجیہ ہے اس کا بھی معنی نہیں بنتا۔ بہر حال یہ حدیث غرابت اور تعقید سے خالی نہیں ہے۔

شَمَّخْرَةٌ - تکبر اور غرور۔

إِشْمِخْرَارٌ - لبا ہونا۔

مُشَمَّخْرٌ - بلند۔

شَمَّخْرٌ - مغرور، متکبر۔

شَمْرٌ - اتراتے ہوئے چلنا، اکھیرنا، کاٹنا۔

تَشْمِيرٌ - کپڑا پنڈلیوں پر سے یا ہاتھ پر سے اٹھانا، چھوڑ دینا۔

تَشْمُرٌ - تیار ہونا، آمادہ ہونا۔

إِنْشِمَارٌ - تیز چلنا۔

شَمِيرٌ - یمن کا ایک بادشاہ جس نے فارس کا ایک شہر کھود ڈالا اس لیے اس کو شمر کند کہنے لگے اب اس کو شمر قند کہتے ہیں۔

شَمْرٌ - سخی جہان دیدہ تجربہ کار، ہوشیار۔

شَمْرُ لَعِينٍ - امام حسین علیہ السلام کے قاتل بد بخت ملعون کا نام تھا۔

لَا يُقَرَّبَنَّ أَحَدٌ إِلَيْهِ إِلَّا جَارِيَتُهُ إِلَّا الْحَقُّقُ بِهِ وَلَكِنَّ هَذَا فَمَنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُسِمِرْهَا - (حضرت

عمر نے فرمایا دیکھو جو شخص یہ اقرار کرے گا کہ وہ اپنی لونڈی سے

مُشْمِزٌ - نفرت کرنے والا کراہت کرنے والا۔  
 سَلَيْكُمُ امْرَءٌ قَضَعُو مِنْهُمُ الْجُلُودَ وَقَسَمْتُمُ  
 مِنْهُمُ الْقُلُوبَ - وہ زمانہ قریب ہے جب تم پر ایسے حاکم حکومت  
 کریں گے جن سے بدن پر روئیں کھڑے ہوں گے (ان کے ظلم  
 دستم اور افعال شیعہ دیکھ کر اور دل ان سے نفرت کریں گے) ان  
 کی بدکاری کی وجہ سے۔

شَمْسٌ - سورج اور جہاں دھوپ پڑتی ہو دھوپ۔  
 شَمْسٌ اور شَمْسٌ - بازرہنا، انکار کرنا، خندہ ہونا، ایسا  
 کہ نہ سواری دے نہ زین یا لگام لانے دے، برائی کا قصد کرنا،  
 دشمنی ظاہر کرنا۔

شَمْسٌ يَوْمَنَا يَشْمِسُ - ہمارے دن میں سورج نکلا۔  
 نَشْمِسُ - سورج پڑتی دھوپ میں پھیلا نا۔  
 اِشْمَاسٌ - سورج ظاہر ہونا۔

مَالِي اَرَاكُمْ رَايِعِي اَيِدِيكُمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَهَا اَذًا  
 نَابٌ حَيْلِي شَمْسٌ - مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم نماز میں اپنے  
 ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہو گویا وہ خندہ گھوڑوں کی دیں ہیں۔  
 شَمْسٌ يَأْشَمْسُ - جمع ہے شَمْسٌ کی یعنی وہ گھوڑا جس  
 کی دم نہ ٹھہرتی ہو نہ پاؤں ٹھہرتے ہوں۔ (صحابہ جب سلام  
 پھیرتے تو دونوں طرف اشارہ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔  
 آنحضرت نے اس سے منع فرمایا۔ امام بخاری نے کہا جس شخص  
 نے اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے  
 وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت سمجھی وہ بے علم اور نادان ہے)۔

میں کہتا ہوں کئی فقہائے حنفیہ نے اس حدیث سے یہی  
 دلیل لی ہے حالانکہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ سمجھے ہیں اگر  
 یہ مطلب ہو تو پھر خود حنفیہ پر اِیْرَامٌ قائم ہو گا وہ نماز شروع کرتے  
 وقت کیوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اگر یہ کہیں کہ نماز شروع کرتے وقت  
 ہاتھ اٹھانا دوسری حدیث سے ثابت ہے تو ہم کہیں گے کہ رکوع  
 کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا بھی دوسری  
 متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

اَلشَّمْسُ سِتْوَانٌ قَوْسًا وَالْقَمَرُ اَرْبَعُونَ قَوْسًا  
 فِي اَرْبَعِينَ قَوْسًا - (حضرت علیؑ سے منقول ہے) سورج

صحبت کرتا ہے تو اس لوٹنی کا جو بچہ پیدا ہو گا اس کا نسب میں اس  
 کے مالک سے ملا دوں گا (یعنی وہ بچہ لوٹنی کے مالک ہی کا قرار  
 دوں گا اب جس کا جی چاہے اپنی لوٹنی کو رکھے اس سے جماع  
 کرے جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے اس سے صحبت نہ  
 کرے)۔

شَمْرٌ فَاِنَّكَ مَا ضَى الْاَمْرِ شَمِيْزٌ - تو مستعد رہ تیرا  
 علم چلنے والا ہے تو کوشش کرنے والا ہے۔  
 فَلَمْ يَقْرَبِ الْكُفْبَةَ وَلٰكِنْ شَمْرًا لِي ذِي الْمَجَازِ -  
 کعبے کے نزدیک نہیں آیا بلکہ ذی الحجاز کا قصد کیا (اپنے اونٹوں کو  
 وہاں بھیج دیا)۔

اِنَّ الْهُدَى هَذَجَاءَ بِالشَّمْرِ فَجَابَ الصَّخْرَةَ عَلٰى  
 قَدْرِ رَاسِ اِبْرٰهٖمَ - ہد شمور لے کر آیا (یعنی الماس کا وہ ٹکڑا جس  
 سے جو اہرات میں سوراخ کرھتے ہیں) پھر پتھر میں سوئی کے نوک  
 برابر سوراخ کیا۔

اِشْمَارٌ - گذرنا، نفوذ کرنا۔  
 يَا عَيْسَى شَمْرٌ فَكُلُّ مَا هُوَ اَتِ قَرِيْبٌ - عیسیٰ تو ہر  
 وقت مستعد رہ (نیک اعمال کرتا رہ) جو چیز آنے والی ہے وہ  
 قریب ہے (یعنی موت کو ہر وقت نزدیک سمجھنا چاہیے)۔

شَمْرٌ عَنْ اِزَارِهِ - اپنا تہ بند اٹھایا۔  
 شَمْرَتْ عَنْ سَاعِدِ الْجِدَّةِ - میں نے کوشش کے بازو پر  
 سے کپڑا اٹھایا (یعنی مستعد اور آمادہ ہوا)۔  
 خَرَجَ مُشْمَرًا - کپڑا اٹھائے ہوئے نکلے۔

- شہنیاں کاٹ لینا، سونت لینا۔  
 خَلَدُوا عَشْكَالًا فِيْهِ يَانَةُ شَمْرًا - کھجور کی ایک ڈالی  
 جس میں سوئہنیاں ہوں (باریک باریک جن پر کھجور لگی ہوتی ہے  
 اس سے ایک مار اس کو لگا دو گویا یہ سو کوڑوں کے قائم مقام ہو  
 گی)۔

شَمْرٌ - کراہت سے نفرت کرنا۔  
 تَشْمَرٌ - ترش رو، متبعض ہونا۔  
 اِشْمِزًا - روئیں اٹھنا، ڈرنا، برا جانا، نفرت کرنا، متبعض  
 ہونا۔

## لَعَالِكُ الْحَرِيحَةِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

ہو گئے تو اوپر آگ کا لباس چڑھا دیا اس لئے اس میں چاند سے زیادہ گرمی ہے اور چاند کے بنانے میں اس کا الٹا کیا یعنی اس کے اوپر کا طبقہ پانی کا رکھا (جس کی وجہ سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حدیث بھی امامیہ کی روایت میں ہے اس زمانہ میں مہندسوں نے دور بیٹوں سے جو دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند میں مطلقاً پانی نہیں ہے اور چاند کی سطح ناموزار اور اس میں بڑے بڑے عیس غار ہیں)۔

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ سَوْرَجٍ اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں وہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں اس کے حکم سے چلتے ہیں اس کے مطیع ہیں ان کی روشنی پر درگاہ کے عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی دوزخ سے ہے۔ جب قیامت قائم ہو گی تو ان کا نور عرش کی طرف لوٹ جائے گا اور گرمی دوزخ کی طرف چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا نہ چاند۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شمس سال تین سو بیٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے ایک حصہ کم تین سو حصوں میں سے دن کے اور قمری سال تین سو چون دن اور دن کا پانچواں اور چھٹا حصہ اور دونوں سالوں میں تفاوت دس دن اور چوتھائی دن اور ایک دن کے دسویں حصہ کا ہوتا ہے۔

أَلَا إِنَّ الْخَطَايَا حَيْلُ شَمْسٍ حُمِلَتْ عَلَيْهَا أَهْلُنَا وَخُلِعَتْ لِحُمُومِهَا فَتَفَقَّحَتْ بِهِمْ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ۔ گناہ کیا ہیں گویا خندہ گھوڑے ہیں جن پر گناہگار لوگ سوار کر دیئے گئے اور ان کی لگا میں نکال لی گئیں وہ ان کو لے کر دوزخ میں گھس گئے (کیونکہ خندہ گھوڑا اور پھر بے لگام وہ سوار کو جدر چاہے ادھر لے جاتا ہے)۔

شَمْسِيَّةٌ۔ چھتری جو بارش اور دھوپ سے آدمی کو بچاتی ہے۔

شَمَّصٌ۔ ہانک دینا مارتا۔

شَمَّصٌ۔ جلدی جلدی بات کرنا۔

تَشْمِيسٌ۔ ہانکنا۔

ساتھ فرخ لمبا اور ساتھ فرخ چوڑا اور چاند چالیس فرخ لمبا چالیس فرخ چوڑا ہے (تو کل رقبہ بحساب مکر سورج کا تین ہزار چھ سو فرخ کا ہوا اور چاند کا ایک ہزار چھ سو فرخ کا) (یہ روایت امام نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے اور مجھ کو یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سورج تو کئی لاکھ حصے زمین سے بڑا ہے کہتے ہیں تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور علم ریاضی میں براہین ہندسیہ سے اس کو ثابت کیا ہے اس کا بعد زمین سے دس کروڑ میل ہے اس لئے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ اسی طرح چاند کا رقبہ زمین کے قریب قریب ہے گو کسی قدر زمین سے چھوٹا ہے۔ کہتے ہیں زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کا ہے اور چاند کا پانچ ہزار میل کا (واللہ اعلم)۔

إِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ بُرْجًا مَكْمَلٌ بُرْجٌ مِثْلُهَا مِثْلُ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ كُلَّ يَوْمٍ عَلَي بُرْجٍ مِثْلِهَا۔ (حضرت علی سے مروی ہے) سورج کے تین سو ساٹھ برج ہیں ہر ایک برج اتنا بڑا ہے جیسے عرب کا ایک جزیرہ اور ہر روز سورج ان میں سے ایک برج پر اترتا ہے (یہ بھی امامیہ کی روایت ہے اور اس میں یہ استبعاد ہے کہ شمس سال کے تین سو بیٹھ دن اور ۳/۱ دن ہیں اور قمری سال کے تقریباً تین سو پچپن دن تو تین سو ساٹھ برج کسی حساب سے درست نہیں بیٹھے۔ دوسرے سورج اتنا بڑا ہے کہ عرب کا ایک جزیرہ تو کیا چیز ہے ساری زمین اس کے مقابل ایسی ہے جیسے ایک گولہ ہو جس کا قطر ایک گز کا ہو اور اس پر جو کاسا تو اس حصہ کہیں لگ جائے یا ایک کھمی ایک ہاتھ کے مقابل تو اتنا بڑا جسم اتنے چھوٹے مکان میں کیسے اترتا ہے۔ ایسی ہی غلط روایتوں نے اسلام کو نیا فلسفہ پڑھے ہوئے لوگوں میں بے قدر اور بے اعتبار کر دیا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُورِ النَّارِ وَصَفَرَ الْمَاءِ طَبَقًا مِنْ هَذَا وَطَبَقًا مِنْ هَذَا حَتَّى إِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ أَطْبَاقٍ أَبْسَهَا لِبَاسًا مِنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ كَانَتْ أَشَدَّ حَرَارَةً مِنَ الْقَمَرِ وَجَعَلَ الْقَمَرَ عَكْسَ مَا فَعَلَ فِي الشَّمْسِ بَأَن جَعَلَ الطَّبَقَ الْفُوقَ مِنَ الْمَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کو آگ کے نور سے پیدا کیا اور صاف ستھرے پانی سے ایک طبقہ آگ کا رکھا پھر ایک طبقہ پانی کا جب ساتھ طبقہ پورے



شَمُوعٌ - متفرق ہونا۔  
تَشْمِيعٌ - کھلانا یعنی کھیل کرانا، موم میں یا چربی میں  
ڈبونا - موم لگانا۔  
اِشْمَاعٌ - چکنا۔  
شَمَعٌ یا شَمْعٌ - بتی جس سے روشنی کرتے ہیں موم کی ہو  
یا چربی کی۔

مَنْ يَتَّبِعِ الْمَشْمَعَةَ يَشْمَعُ اللَّهُ بِهِ - جو شخص لوگوں  
سے ٹھٹھا کرنے کے پیچھے پڑے اللہ تعالیٰ بھی اسے ٹھٹھا کرے گا)  
اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جن پر لوگ ٹھٹھا ماریں گے۔  
إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَإِذَا فَارَقْنَاكَ شَمَعْنَا  
أَوْ شَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْأَوْلَادَ۔ (صحابہ نے آنحضرتؐ سے  
عرض کیا) جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو (آپ کے  
فیضانِ صحبت سے) ہمارے دل نرم رہتے ہیں (خدا کی طرف  
متوجہ دنیا سے نفور) اور جہاں آپ سے جدا ہوئے بس کھیل کود  
میں لگ جاتے ہیں عورتوں اور بچوں کو چومنے لگتے ہیں (خدا سے  
غافل ہو جاتے ہیں۔ دلوں کی وہ حالت نہیں رہتی جو آپ کی  
صحبت میں رہتی ہے)۔

شَمْعُونُ - حضرت عیسیٰ کے حواری تھے۔

شَمْعَلَةٌ - متفرق ہونا۔

اِشْمِعَالٌ - جلدی سے نکل جانا، خوشی اور نشاط کے

ساتھ۔

شَمْعَلَةٌ - یہود کی قرأت۔

مُشْمِعٌ - تیز بانٹا ہلکا پھلکا، ظریف یا لمبا۔

أَقْطَا وَتَمَرًا أَوْ مُشْمِعًا صَفْرًا - پیر اور کھجور یا تیز

رد باز۔

عَزْمَةٌ مُشْمِعَةٌ - تیز اور مضبوط ارادہ۔

قِرْبَةٌ مُشْمِعَةٌ - سبک جس کا پانی بہہ گیا ہو۔

شَمَقٌ: نشاط دہانے کی طرح اترا کر چلنا۔

تَشْمَقٌ - خوش ہونا اترانا۔

شَمَلٌ - بائیں طرف لے جانا، شمالی ہوا میں ٹھنڈک کے لئے

رکھنا، درخت سے سب پھل حن لینا۔

شَمَطٌ - ملانا، خلط کرنا، بھردینا، پھیل جانا،

شَمَطٌ - سریا داڑھی کی سفیدی۔

اِمْرَأَةٌ شَمَطَاءٌ - جس عورت کے سر میں سفیدی آگئی ہو۔

شَمَطٌ اور شِمَطٌ اور شَمَطٌ مصراع کو بھی کہتے ہیں جو

گوشت کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں جیسے پیاز لہسن زیرہ دھنیا

الایچی لونگ زعفران وغیرہ۔

اَشْمَطُوا یا شَمَطُوا ہر فن میں خوض کرو (یعنی کبھی علم نحو

میں کبھی فقہ میں کبھی حدیث میں)۔

لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعَدَّ شَمَطَاتٍ كُنْتُ فِي رَأْسِ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ فَعَلْتُ - اگر میں یہ چاہتا کہ آنحضرتؐ کے سر میں جو

سفید بال تھے ان کو گن لوگوں تو یہ کر سکتا تھا (مطلب یہ ہے کہ

آپ کے سر مبارک میں گنتی کے بال سفید تھے)۔

لَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ - آپ کے

اصحاب میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ادھیڑ ہو (یعنی جس کے بال کچھ

سفید ہوں کچھ کالے سوا ابوبکر صدیقؓ کے باقی سب جوان ہیں)۔

صَرِيحٌ لَوْ تَى لَا شَمَاطِيظٌ جُرْهُم - وہ لوی کی اولاد

میں سے ہیں یعنی خالص النسب نہ کہ جرہم کے متفرق لوگوں میں

ہے۔

شَمَطَاطٌ اور شَمِطِيظٌ - متفرق، علیحدہ جدا گانہ فرقہ اس

کی جمع شَمَاطِيظٌ ہے۔

شَمَطُوطٌ - لمبا جیسے شَمِطِيظٌ ہے۔

لَا بَأْسَ بِجَزِّ الشَّمَطِ وَنَيْفِهِ وَجَزَّهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

نَيْفِهِ - سفید بالوں کو تراشنا یا ان کا کھیز ڈالنا کچھ مزخ نہیں ہے اور

ان کا تراشنا کھیزنے سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

اَلكُشُومُ لِلْمَسَافِرِ فِي طَرِيقِهِ فِي طَرِيقِهِ فِي الْمَرْأَةِ

الشَّمَطَاءِ تَلْقَى قَرَجَهَا - مسافر کے لئے بد حالی ہے کہ رستے

میں ایک ادھیڑ عورت ملے وہ اپنی شرمگاہ سامنے کرے۔

شَمَطٌ: منع کرنا، روکنا، ملادینا، تھوڑا تھوڑا ایسا برا بھینٹہ کرنا،

تختی اور زری دونوں کو ملا کر بات کرنا۔

شَمَعٌ یا شَمُوعٌ یا مَشْمَعٌ - کھیلنا یا مزاح کرنا، دل لگی

کرنا۔

ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ ہے یعنی داہنے بائیں دونوں طرف سے اس کو روک لیں گے وہ حرکت نہ کر سکے گا۔ شِمَالُ بہ فتہ شین اتر جس کے مقابل دکن ہے۔

الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ۔ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

حَتَّى لَا يَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا يَنْفِقُ يَمِينُهُ۔ اتنا چھپا کر خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہ ہو۔ ایک روایت میں حتی لا يعلم يمينه ما ينفق شماله ہے یہ راوی یا کاتب کا سہو ہے۔

الشَّمْلَةُ الَّتِي أَخَذَهَا نَارٌ۔ وہ شملہ جو اس نے مالِ غنیمت سے چرائیا تھا آگ ہو جائے گا (قیامت کے دن اس کو جلائے گا)۔

أَسْأَلُكَ رَحْمَةً تَجْمَعُ بَهَا شَمْلِي۔ میں تیری ایسی رحمت چاہتا ہوں جس سے میری دُجھمی ہو جائے (پریشانی دور ہو)۔

وَجَمَعَ لَهُ شَمْلُهُ۔ اس کے پریشان کام ایک جگہ کر دے گا۔

وَجَمِيعُ شِمَائِلِهِ۔ اس کی ساری عادتیں اخلاق بِشِمَالِ کی جمع ہے بمعنی خلق اور خلعت۔

يُعْطِي صَاحِبَ الْقُرْآنِ الْخُلْدَ بِيَمِينِهِ وَالْمَلِكُ بِشِمَالِهِ۔ جو شخص قرآن کا حافظ یا عالم ہو اس کو داہنے ہاتھ میں بہشت اور بائیں میں بادشاہت ملے گی۔

إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ يَنْسِجُ الشِّمَالَ بِيَمِينِهِ۔ (حضرت علیؑ نے اشعث بن قیس کو فرمایا) اس کا باپ داہنے ہاتھ سے چادریں بنا کرتا تھا (یعنی جولا بہ تھا) یہ نہایت فصیح کلام ہے اس میں صنعت تضاد بھی ہے۔

بِقَرْنِيَةِ يُقَالُ لَهَا شِمَائِلُ۔ ایک گاؤں میں جس کا نام شامل تھا (یہ گاؤں عمان کے ملک میں ہے)۔

أَصْحَى وَهُوَ مَشْمُولٌ۔ صاف پانی پھریلی زمین میں جس کو شمالی ہوانے ٹھنڈا کیا ہو۔

شَمْلِيْلٌ۔ ہلکی تیز روانہی۔

شَمْلٌ اور شَمُولٌ۔ شملہ سے ڈھانچنا عام ہونا شامل ہونا جیسے شَمْلٌ ہے۔

إِشْمَالٌ۔ شامل کرنا۔

تَشْمِيْلٌ۔ لیٹنا، جلد چلنا۔

شِمَالٌ اور شِمَالٌ۔ شمالی ہوا۔

شِمَالٌ۔ بائیں۔

وَلَا تَشْمَلُ إِشْتِمَالُ الْيَهُودِ۔ یہودیوں کی طرح کپڑا مت اوڑھو (دونوں طرف لٹکتا رہے اس کو الٹے نہیں یہودی نماز میں اسی طرح چادریں اوڑھ کر لٹکتے ہیں)۔

نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ۔ اشتمالِ صماء سے آپ نے منع فرمایا (یعنی کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لانا کہ کسی طرف ہاتھ نہ نکل سکے)۔

لَا يَضُرُّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ شِمْلًا۔ اگر اپنے گھر میں ایک ہی کپڑا لپیٹ کر اس میں نماز پڑھے تو کچھ نقصان نہیں (بشرطیکہ اشتمالِ صماء نہ کرے بلکہ اگر کپڑا وسیع ہو تو اس کے دونوں جانب الٹ لے کے ہاتھ باہر ہیں اور اگر تنگ ہو تو صرف تہ بند کرے)۔

مَا هَذَا إِلَّا شِمْتَالٌ۔ یہ اشتمال کیسا ہوا (ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس ایک ہی تنگ کپڑا تھا انہوں نے اس کو دونوں طرف سے الٹا تو ستر کھلنے کا ڈر ہوا اس لیے وہ جھکے متر ڈھانکنے کے لیے تب آنحضرتؐ نے ان پر انکار کیا اور یہ فرمایا کہ دونوں کنارے الٹنا اس وقت ہے جب کپڑا کشادہ ہو لیکن اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کو صرف ازار کر لے۔ یا انہوں نے اشتمالِ صماء کیا ہوگا اس لیے ان پر انکار کیا)۔

نَهَى الشَّمْلَةَ مَنْسُوجَةً فِي حَوَاشِيهَا۔ اس شملہ سے منع فرمایا جس کے دونوں کناروں پر حاشیہ لگا ہو (یعنی دونوں کناروں پر سہا ہو)۔

مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةَ۔ بردہ کیا ہے انہوں نے کہا شملہ یعنی جو کپڑا بدن پر لپیٹا جائے۔

فَيُؤْخَذُ ذَاتُ الشِّمَالِ۔ پھر اس کو بائیں طرف لے جائیں گے یعنی دوزخ کی طرف۔ ایک روایت میں يُؤْخَذُ





ض	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَةُ الْكَلْبِيِّ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------------

تَشْنِيعٌ - طعن کرنا، برائی کرنا، یہ معنی تَشْنِيعٌ - شَنْعٌ - پہاڑ کی چوٹی -

ذَوَاتُ الشَّنَا حَيْبُ الصَّمِّ - بڑے اونچے چوٹیوں والے ٹھوس - یہ جمع ہے شَنْعُوبٌ کی - شَنْعُفٌ - لبا -

شَنْعِيفٌ - موٹا - اِنَّكَ لَشَنْعُفٌ - تو بڑا لبا آدمی ہے - شَنْعُفٌ - حائے حلی سے کے معنی بھی یہی معنی ہیں ایک روایت میں سَنْحُبٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا -

شَنْدَةٌ - حملوہ علی شندة من ليف (سعد بن معاذ) کو کھجور کی چھال کے بالان پر لادنا - خطاب نے کہا میں نہیں جانتا یہ کس زبان کی لعنت ہے - شَنْارٌ - سخت عیب بڑی بے شرمی -

كَانَ ذَلِكَ شَنْارًا فِيهِ نَارٌ - یہ سخت عیب تھا جس میں آگ تھی - شَنْارٌ اور عَارٌ دونوں کے ایک معنی ہے یعنی عیب اور بے عزتی، بے شرمی بے آبروئی - شَتْرٌ عَلَيْهِ - اس پر عیب لگایا -

شَنْشِنَةٌ - گوشت کا ٹکڑا، غلظت، طبیعت، عادت، خصلت - شَنْشِنَةٌ اَعْرَفُهَا مِنْ اَحْوَمٍ - یہ وہ خصلت ہے جو اخزم سے میں سمجھتا ہوں (یعنی ان میں اخزم کی خصلت آگئی - ابو اخزم ایک شخص تھا اس کا بیٹا اخزم اپنے باپ کا عاق اور نافرمان نکلا وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اپنے داد یعنی ابو اخزم کو خوب مارا اس وقت ابو اخزم نے یہ شعر کہا - اِنَّ بَيْنِي وَ زَمَلُونِي بِالْدم -

شَنْشِنَسَه اَعْرَفُهَا مِنْ اَحْوَمٍ میرے بچوں نے مجھ کو لہو لہان کر دیا - یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی -) ایک روایت میں

شَنْشِنَسَه اَعْرَفُهَا مِنْ اَحْوَمٍ میرے بچوں نے مجھ کو لہو لہان کر دیا - یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی -) ایک روایت میں نشنشة ہے اس کا ذکر آگے آئے گا - (یہ حضرت عمر نے عبداللہ بن عباس کے حق میں کہا یعنی ان کے باپ کی عقلمندی اور دانائی اور ہوشیاری ان میں بھی آگئی -)

شَنْظَرَةٌ - گالی دینا، بد خلقی، بد اطواری - الشَّنِظِيرُ الْفَحَّاشُ - دوزخ میں جانے والا وہ ہے جو بد خلق سخت گویا یعنی کج خلق، فحش بکنے والا -

ثُمَّ تَكُونُ جَوَائِمُ ذَاتُ شَنْطِيرٍ - پھر بڑھ کر اونچے اونچے ٹیلے ہو جاتی ہے میں دور تک جاتی ہیں ہروی نے کہا صبح ذَاتُ شَنْطِيرٍ ہے یہ جمع ہے شَنْظُورَةٍ کی یعنی پہاڑ کی دم جو ناک کی طرح ایک طرف چلی جاتی ہے -

شَنْعٌ - جدا جدا کرنا، برا کہنا، گالی دینا، فضیحت کرنا - شَنَاغَةٌ - قباحت، برائی -

تَشْنِيعٌ - برا کہنا، عیب بیان کرنا، گالی دینا - وَ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءٌ مُشْنَعَةٌ - ان کے پاس ایک کالی بد صورت قبیح عورت تھی -

مَنْظَرٌ شَنْعٌ يَأْشَعُ يَأْشَعُ - برا منظر - شَنْعُ الرَّجُلِ - کپڑا اٹھایا، مستعد ہوا - اَشْنَعَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی تیز چلی - شُنُوعٌ - برائی، قیاحت -

عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ مِنَ السُّلْطَانِ شُنْعَةٌ - ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے قباحت اور برائی ہے - مُشْنَعٌ - وہ شخص جو بے اصل خبریں بیان کرے - شَنْفٌ - تعجب سے نگاہ کرنا یا اعتراض سے یا کراہت سے -

شَنْفٌ - برا جانا، مکروہ سمجھنا، کسی بات کی تہ کو پہنچ جانا - شَنْفٌ - کان کے اوپر کی بالی، اور نیچے کی بالی کو قُرْطٌ کہتے ہیں -

تَشْنِيفٌ - بالی پہنانا - فَانْتَهَمَ قَدْ شَفِئُوا لَهْ - وہ لوگ تو اس کو برا سمجھے اس کے دشمن ہو گئے (یعنی ابو ذر کے ان کے اسلام لانے کی وجہ سے) - مَالِي اَرَى قَوْمَكَ قَدْ شَفِئُوا الْكَ - مجھ کو کیا ہوا - میں دیکھتا ہوں تیرے دم والے تیرے دشمن بن گیا - تجھ کو برا سمجھنے لگے -

كُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى الصُّحَّاحِ وَعَلَيَّ شَنْفٌ ذَهَبٍ فَلَا يَنْهَانِي - میں ضحاک پاس آیا جابا کرتا تھا اور میں کان میں سونے کا بالاً پہنے تھا وہ مجھ کو منع نہیں کرتے تھے - مجمع المحرین میں ہے کہ شعت وہ بالاً جو بائیں کان میں لگتا تھا اور قرط جو داہنے کان میں پہنا جائے -

کی باگ زور سے کھینچی اور پسر اٹھانے کے لیے۔

فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ طَالِعٍ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ وَشَنَقَ لَهَا۔ آنحضرت سب سے پہلے نمود ہوئے آپ نے اپنی اونٹنی کو پانی میں ڈال دیا اس نے پانی پیا اور آپ نے اس کی باگ کھینچی۔

فَمَا لَ زَالَ شَانِقًا زَالَ شَانِقًا زَالَ شَانِقًا حَتَّى كُنِبَتْ لَهُ۔ وہ برابر اپنا سر اٹھا رہے یہاں تک کہ وہ قصیدہ ان کے لیے لکھ لیا گیا۔

عَنْتَ لِي عِكْرُ شَيْءٍ فَشَنَقْتُهَا بِحَيَوِيَّةٍ (حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا احرام کی حالت میں) ایک خرگوشنی جھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا اس کو مار دیا (وہ مار کھا کر رک گئی بھاگ نہ سکی)۔

وَفِي الْمَذْرُوعِ صَخْمُ الْمُنْكَبِينَ شَنَاقٌ۔ زرہ بہن کر بھاری کندھوں والا لہبا ہوتا ہے۔

أُحْشِرُوا الطَّيْرَ إِلَّا الشَّنَقَاءَ۔ سب پرندوں کو جمع کرو مگر جو اپنے بچوں کو چونچ سے کھانا کھلا رہے ہوں۔

شَنَقٌ۔ تھوڑا تھوڑا کر کے جگہ جگہ پانی ڈالنا ہر طرف سے حملہ کرنا۔

إِشْنَانٌ۔ پرانا ہونا ہر طرف سے حملہ کرنا۔

تَشْنَنٌ۔ سوکھ جانا سمٹ جانا پرانا ہونا۔

شُنَانٌ۔ بغض اور عداوت۔

شُنَانٌ۔ ٹھنڈا پانی۔

أَمَرَ بِالْمَاءِ فُقِّرَسَ فِي الشُّنَانِ۔ آنحضرت نے حکم دیا پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کا یہ جمع ہے شَنَقٌ اور شُنَانٌ کی یعنی پرانی مشک۔

فَقَامَ إِلَى شَيْنٍ مُعَلَّقَةٍ۔ ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی۔

فَقَوَّضًا مِنْ شَيْنٍ۔ ایک پرانی مشک کے پانی سے وضو کیا۔

لَا يَنْفَعُ وَلَا يَنْشَأُ۔ قرآن ایسا کلام ہے کتنا ہی اسکو پڑھو نہ بے مزہ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (بلکہ ہر بار جب پڑھو مزہ

دیتا ہے اور نئے نئے نکات اور باریکیاں اس میں سے نکلتی رہتی ہیں)۔

إِذَا اسْتَشَنَّ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللَّهِ فَابْتُلُهُ بِالْإِحْسَانِ

شَنَقٌ۔ کھینچنا اور پراٹھانا ذات لگانا مجرم کے گلے میں پھانسی ڈال کر اس کو لٹکا دینا۔

شَنَقٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا۔

تَشْنِيقٌ۔ کاٹنا۔

شِنَاقٌ۔ تسمہ جس سے مشک کا منہ باندھتے ہیں۔

لَا شِنَاقَ وَلَا شِعَارَ۔ نہ شناق ہے نہ شعار۔ شعار کا بیان تو اوپر گذر چکا شناق اور شعنق یہ ہے کہ زکوٰۃ کے دو نصابوں کے درمیان جو زیادتی ہو مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس اونٹوں تک اب پانچ سے زیادہ تو اونٹوں تک ان میں بھی ایک ہی بکری ہے تو مطلب لاشناق کا یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دس اونٹ تھے ان میں دو بکریاں لازم تھیں وہ اپنا ایک اونٹ اس شخص کے اونٹوں میں ملا دے جس کے پانچ اونٹ ہوں تاکہ ایک ہی ایک بکری دینی پڑے۔

قَدْ أَشْنَقَ۔ اس پر ایک بکری واجب ہوئی۔ یعنی بچیں اونٹوں تک یہی کہتے ہیں جب بچیں اونٹ ہو جائیں تو بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اس وقت کہتے ہیں۔

هُوَ مُعْقَلٌ۔ پھر جب چھتیس ہو جائیں تو مُفْرَضٌ کہتے ہیں۔

شَانِقِيٌّ۔ یعنی اپنا مال میرے مال میں ملا دے تاکہ زکوٰۃ ہلکی ہو جائے۔ ایک روایت میں ہے لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ نہ مال کو ملا دینا نہ چھپا دینا نہ شناق۔

فَحَلَّ شِنَاقَ الْقُرْبَةِ۔ (آنحضرت ﷺ رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اٹھے) آپ نے مشک کا سر بندھن کھولا وہ تسمہ جس سے مشک لٹکاتے ہیں۔ (نہا یہ میں ہے کہ جس تسمہ یاری سے مشک کو لٹکاتے ہیں اس کو شِنَاقٌ کہتے ہیں اور جس تسمہ سے مشک کا منہ باندھتے ہیں اس کو شَعْنِقٌ کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں شَنَقٌ الْقُرْبَةِ أَشْنَقٌ الْقُرْبَةِ یعنی مشک کا منہ بند کیا یا اس کو لٹکایا)۔

إِنْ أَشْنَقَ لَهَا خَرَمٌ۔ اگر زور سے اونٹنی کی تکیل کھینچے سوار رہ کر تو اس کی ناک کاٹ دے گا۔

شَنَقٌ لِلْقُضَاءِ الزَّمَامِ۔ قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام تھا)

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لِحَاثِ الْحَدِيثِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------

اِنْشِيَابٍ اور اِشْتِيَابٍ مل جانا۔

شَوَائِبٍ - آفتیں برائیاں عیب جیسے نَوَائِبِ ہے۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ - خرید و فروخت میں آمیزش اور

ملانا درست نہیں (جیسے دودھ میں پانی ملا دینا یا گھی میں چربی)۔

يَشْهَدُ بَيْنَكُمْ الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ -

تمہاری خرید و فروخت (سوداگری) میں قسم کھانا اور بے کار باتیں

بنانا ہوا کرتا ہے (کم کوئی سوداگران باتوں سے بچتے ہیں) تو ایسا

کروا جی سوداگری میں خیرات ملادو (خیرات ان گناہوں کا کفارہ

ہو جائے گی)۔

ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءٍ بَيْرِنَا - پھر میں نے اس میں کنوئیں کا

پانی ملایا۔

لَمْ يَشْبُ - نہیں بدلانا اس میں تغیر ہوا۔

أَرَى أَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ - میں تو مختلف قبیلوں کے گروہ

پاتا ہوں۔

لَشَوْنَا مِنْ حَمِيمٍ - گرم جلتا ہوا پانی ملا کر۔

فَشُوبُوا بَيْنَكُمْ بِالصَّدَقَةِ - اپنی بیچ کھوج میں خیرات

اور صدقہ ملادو (کچھ محتاجوں کو بھی دیا کرو تا کہ بے کار اور لغو

جھوٹ باتوں کا کفارہ ہو جائے)۔

شُوبُوا أَمْوَالَكُمْ بِالصَّدَقَةِ نَكْفِرْ عَنْكُمْ ذُنُوبَكُمْ -

(سوداگرو) تم اپنے مالوں میں سے خیرات نکالو کرو تا کہ تمہارے

گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

عَبْرَ مَشُوبٍ حَسْبُهُ - آنحضرتؐ کا خاندان بے

آمیزش تھا۔ (کوئی عیب آپ کے حسب نسب میں نہ تھا)۔

مَالَهُ شَوْبٌ وَلَا رَوْبٌ - اس کے پاس نہ شوربا ہے نہ

دودھ یا نہ آٹے کا کلرا ہے نہ شہد۔

شَوْبَةٌ - مکرو فریب۔

لَيْلَةُ الشَّيْبَاءِ - مہینہ کی آخری رات۔

شَوْحَطٌ - ایک درخت ہے جس کی کمانیں بناتے ہیں۔

ضَرْبَةٌ بِمَخْرَشٍ مِنْ شَوْحَطٍ - شوہط کی ٹیز سے منہ

والی لکڑی سے اس کو مارا۔

شَوْذٌ - تشوینڈ - ڈوبنے کے قریب ہونا، گھیر لینا، عمامہ

إِلَى عِبَادِهِ (جب اللہ تعالیٰ سے جو تجھ کو تعلق ہے وہ پرانا پڑ جائے

(یعنی قبض) کی حالت ہو جس وقت عبادت میں مزہ کم ہو جاتا

ہے) تو اس کو اللہ کے بندوں پر احسان کر کے تازہ دم کر دے (یہ

عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے حقیقت میں مخلوق خدا پر رحم و شفقت

اور ان کو راحت رسائی کے برابر کوئی عبادت نہیں)۔

إِذَا حُمِّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْنُ عَالِيَهُ - جب کوئی تم میں

سے بخار میں مبتلا ہو تو اپنے اوپر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی چھڑکے

صفرا دی بخار میں سرکہ اور پانی ملا کر بدن پر ملنا یا سر پر برف کے

کٹڑے رکھنا اطباء کے نزدیک بھی بے حد مفید ہے) نہا یہ میں ہے

کہ شن متفرق طور سے پانی ڈالنا اور سن ایکساں پانی بہانا۔

كَانَ يَسْنُ الْمَاءَ عَلَيَّ وَجْهَهُ وَلَا يَسْنُهُ - عبد اللہ بن

عمر اپنے منہ پر ایک بارگی پانی بہاتے تھے تھوڑا تھوڑا کر کے نہیں

چھڑکتے تھے۔

فَسْنُهُ عَلَيْهِ - ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوا کر اس پر

بہا دیا۔ مشہور روایت سنہ علیہ ہے سین مہملہ سے جیسے کتاب

اسین میں گذر چکا۔

فَلْيَسْنُوا الْمَاءَ وَلْيَسْمُوا الطَّيْبَ - پانی اپنے اوپر

ڈالیں (یعنی بہاؤ میں) اور خوشبو لگائیں۔

إِنَّهُ أَمْرَةٌ أَنْ يَسْنُ الْعَارَةَ عَلَيَّ بِنِي الْمَلُوحِ -

آنحضرتؐ نے ان کو یہ حکم دیا جی ملوح پر ہر طرف سے حملہ اور لوٹ

مار کریں۔

إِتَّخَذْتُ مَمُوهَ وَرَاءَكُمْ ظَهْرِيَا حَتَّى سُنْتُ عَلَيْكُمْ

الْعَارَاتِ - تم نے اس کو پیٹھے پیچھے ڈال دیا یہاں تک کہ تم پر ہر

طرف سے لوٹ مار ہونے لگی۔

وَلَا تَسَانُ - بعض نسخوں میں ایسا ہی ہے۔ اور صحیح لَا

يَسْتَسَانُ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

يُقَعِّعُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ بَشَنٍ - اس کے دونوں پاؤں کے

درمیان پرانی مشک کی آواز نکلتی ہے۔

### باب الشين مع الواو

شَوْبٌ يَأْ شِيَابٌ - خلط کرنا، ملا دینا، جیسے تَشْوِيبٌ ہے۔



باندھنا۔

مِشْوَدٌ اَوْ مِشْوَاذٌ۔ عمامہ اس کی جمع ہے مشاوذ ہے۔  
 اَمْرُهُمْ اَنْ يَّمْسُحُوا عَلٰى الْمَشَاوِذِ وَالتَّنَاصِيحِ۔  
 آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ عماموں اور برابرہوں (موزوں) پر  
 مسح کر لیں۔

شُوْرٌ يَّشِيَارٌ يَّشِيَارَةٌ اَوْ مَشَارٌ يَّ مَشَارَةٌ۔ چننا، نکالنا۔  
 شَارَ اللّٰهَ اَبَةً شُوْرًا وَّشُوَارًا۔ جانور کو سوار ہو کر چلانا  
 خریدار کو دکھانے کے لیے۔

شَارَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ موٹے ہو گئے۔

تَشْوِيْرٌ۔ جانور کو چلانا امتحان کے لیے۔ کسی سے پشمری کا  
 کام کرنا شرمندہ کرنا اشارہ کرنا بلند کرنا۔  
 مَشَاوِرَةٌ۔ مشورہ لینا دوسرے کی رائے دو یافت کرنا جیسے  
 استشارة ہے۔

تَشْوُرٌ۔ شرمندہ ہونا۔

اَقْبَلَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ شُوْرَةٌ حَسَنَةٌ۔ ایک شخص آیا اس  
 کی شکل اور بہت اچھی تھی۔

شُوْرَةٌ۔ جمال اور حسن یہ شور سے ہے بمعنی عرض کرنا، پیش  
 کرنا، ظاہر کرنا  
 عَلَيْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ۔ اس کی شکل اور صورت اچھی تھی

یعنی خوبصورت، خوش وضع تھا۔

كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَہٗ عِيْدًا وَيَلْبَسُوْنَ نِسَاءً هُمْ فِيْہِ  
 حُلِيَّتُهُمْ وَشَارَتُهُمْ۔ عرب لوگ عاشورا کے دن کو عید سمجھتے تھے  
 اس دن اپنی عورتوں کو ان کے زیور پہناتے اور اچھے اچھے  
 کپڑے۔

مترجم کہتا ہے انہی کے کچھ چیلے چا پڑا اب تک دکن میں باقی ہیں  
 وہ محرم میں عید سے زیادہ خوشی کرتے ہیں نئے نئے کپڑے بناتے  
 ہیں عورتوں کو زیورات اور بلبوسات سے آراستہ کرتے ہیں۔  
 بعض تو بھولی کی طرح اس میں طرح طرح کے سوانگ نکالتے  
 ہیں۔ شیر اور ریچھ اور جوگی بنتے ہیں۔ مہذب اقوام کو اسلام پر پلسی  
 اڑانے کا موقع دیتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اِنَّہٗ رَكِبَ فَرَسًا يَّشُوْرَةٌ۔ وہ ایک گھوڑے پر

سوار ہوئے خریداروں کو دکھانے کے لیے۔

مِشْوَارٌ۔ نخاس جہاں جانور بکتے ہیں۔

اِنَّہٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَہٗ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ابوطحہ آنحضرتؐ کے سامنے اپنے تئیں پیش  
 کرتے تھے۔ (یعنی میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے  
 کے لیے اپنے تئیں آگے کرتے۔ بعض نے کہا دوڑتے اور ہلکے ہو  
 جاتے اپنی فوت دکھانے کے لیے یہ شرت الدابہ سے نکلا ہے  
 یعنی میں نے جانور کی جاندار کی آزمانے کے لیے اس کو  
 دوڑایا)۔

اِنَّہٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَہٗ عَلٰى غُوْلَتِہٖ۔ طلحہ اپنے تئیں  
 لڑنے مڑنے کیلئے اس وقت سے پیش کرتے جب ان کا ختنہ بھی  
 نہیں ہوا تھا (بالکل بچہ تھے یعنی بچپن سے بہادر اور دلیر تھے)۔  
 غُوْلَةٌ۔ تلفظ کو کہتے ہیں یعنی وہ کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی  
 جاتی ہے۔

اِنَّہٗ جَاءَ بِشُوَارٍ كَثِيْرٍ۔ بہت اسباب خانہ داری کا لایا۔  
 تَدَلَّتْ بِحَبْلِ تَيْشَتَارٍ عَسَلًا۔ ایک رسی میں لٹکا شہد جمع  
 کرنے کے لیے۔

شَارَ الْعَسَلُ بَا اِسْتَارَةٌ۔ یعنی شہد کو جگہ جگہ سے جمع کیا  
 چنا۔

مَشُوْرَةٌ اَوْ مَشُوْرَةٌ۔ صلاح دینا، رائے دینا، اشارہ کرنا۔  
 خَيْرٌ نِّسَاءٍ هَا خَدِيْجَةُ وَاَشَارَ وَكَيْفَ اِلٰى السَّمَاءِ  
 وَالْاَرْضِ۔ اس کی تمام عورتیں میں حضرت خدیجہ افضل ہیں۔  
 وکج نے یہ کہہ کر آ۔ بان اور زمین کی طرف اشارہ کیا (یعنی آسمان  
 کے نیچے اور زمین کے اوپر جتنی عورتیں ہیں سب میں حضرت  
 خدیجہ بہتر ہیں)۔

وَاَشَارَ بِقَلْبِہَا۔ آنحضرتؐ نے اشارے سے بتلایا کہ یہ  
 ساعت یعنی جمعہ کی ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے تھوڑی دیر  
 تک رہتی ہے۔

مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْہِ بِاَمْرٍ۔ جس نے اپنے بھائی  
 مسلمان کو کسی کام کا مشورہ دیا (اور وہ جانتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں  
 ہے تو اس نے خیانت کی)۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَةُ الْخَرِيفَةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------------

مارنے کے لئے ہتھیار اٹھائے یا صرف ہنسی کی راہ سے) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (جب صرف مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے لعنت کرتے ہیں تو اس پر کتنی لعنت کریں گے جو مسلمان کو نا حق ظلم سے قتل کرے اللہ ہی جانتا ہے اور اس پر کتنی لعنتوں کا انبار ہو گا جو مسلمانوں کے سردار یا سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرے)۔

ابْدَى اللّٰهُ شَوَارِعَ - اللہ تعالیٰ نے اس کا ستر کھول دیا۔  
بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُنْشَارَ اِلَيْهِ - آدمی کی خرابی کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کی طرف اشارہ کریں (یعنی شہرت اور ناموری اس کی ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں آدمی کے دل میں ضرور غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر خاص خاص یعنی بندے جن کو اللہ بچاتا ہے وہ ایسے خیال سے بچے رہتے ہیں)۔

شَوْسٌ : کنکھیوں سے دیکھنا، تکبر یا غصہ کی راہ سے۔  
جیسے کَشَاوَشٌ ہے۔

شَوْسٌ يَأْشُوصُ مَسَاكٍ كُوْجَانًا -

اَسْفَعُ شَوْسٌ - کیا کالے کالے لمبے قد والے ہیں۔

رَبِّمَا رَأَيْتُ اَبَا عَثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَتَشَاوَسُ يَنْظُرُ اَزْ اَلْبِ السَّمْسِ اَمْ لَا - کبھی میں نے ابو عثمان نہدی کو دیکھا وہ ایک آنکھ سے (یا آنکھ کو چھوٹا کر کے کنکھیوں سے) دیکھتے سورج ڈھل گیا یا نہیں۔

شَوْسٌ جَمْعُ اَشْوَسٍ كِي لَعْنَةِ لِرَائِي كِي پهلوان۔

تَشْوِشٌ - ہلانا۔

تَشْوِشٌ - مل جانا۔

شَوَاشٌ - اختلاف۔

شَوْصٌ : ہاتھ سے سیدھا کرنا، اپنی جگہ سے ہٹانا، رگڑنا، ملنا، چپانا۔

مَشَاصُ السَّوَاكِ - مسواک چپائی یا اوپر سے نیچے کی طرف رگڑی۔

كَانَ يَشْوُصُ فَاوَّ بِالسَّوَاكِ - آنحضرت اپنے دانتوں کو مسواک سے رگڑتے، ان کو صاف کرتے یا اوپر سے نیچے کی

وَأَمْرٌ كُمْ شُوْرَى - تمہارا کام مشورے سے چل رہا ہو (کیونکہ مشورہ لینا سنت ہے اور خود رائی اور خود سری شیطانی حرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے سارے بندوں میں زیادہ عقلمند اور باتدبیر تھے مشورہ لینے کا حکم دیا تو اور کسی بادشاہ یا رئیس کا مشورہ سے علحدہ ہونا کیونکہ کر ہو سکتا ہے۔ جو سلطنت مشورہ اور صلاح سے چلے گی اس میں دن دوئی اور رات جوگنی ترقی ہوتی جائے گی۔

اَلْخِلَافَةُ شُوْرَى بَيْنَ هُوَ لَاءِ - خلافت ان چھ آدمیوں میں سے کسی پر مشورے سے رہے گی ان میں سے جس پر اکثر آدمیوں کی رائے آئے وہ خلیفہ ہو جائے (یہ حضرت عمر نے مرتے وقت وصیت فرمائی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا کوئی حق خلافت میں نہیں ہے اور سعید بن زید اگر چہ عشرہ مبشرہ میں تھے مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے۔ اس لئے ان کا نام بھی نہیں لیا۔ اس پاک نفسی اور خلوص کو دیکھو۔ ایسا سردار کہیں دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ہزار نفریں ہے ان لوگوں پر جو ایسے راست باز اور پاک نفس سردار کو برا سمجھیں جس کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی وہ نہیں ہو سکتے۔ مجمع البحرین میں جو شیعہ امامیہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا اَلصَّالِحُونَ لِهَذَا اَلْمَوْسِعِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَاَنَا خَرَجَ لِاَنَّ مَنِ اَهْلُ بَيْتِي لَيْسَ اِسْ خِلَافَتِ كِي مَحَقِّ سَاتِ اَدَمِي هِي اِن مِي سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ كَا نَامِ مِي نَكَالِ ذَا التَّاهِبِ كِي وَنَكَدِ هِي مِي رَشْتِ دَارِ هِي - اس سے زیادہ اور کیا دلیل حضرت عمر کی پاک نفسی اور خدا ترسی کی ہوگی)۔

شُوْرَةٌ - شرمندگی۔

كَانَ يُشْوِرُ فِي الصَّلَاةِ - آنحضرت نماز میں اشارہ کرتے (ہاتھ یا برو سے کبھی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے دیتے۔ معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی)۔

فَأَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ ضَعِبَهَا فِيهِ - نماز میں اشارہ کیا کہ اس کو اس میں رکھ دے۔

مَنْ اَشَارَ اِلَى اَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعْنَتُهُ الْمَلَايِكَةُ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار سے اشارہ کرے (یعنی اس کو

شَوْعُ الْفَرَسِ - گھوڑا کا ایک رخسارہ سفید ہے۔

هَذَا شَوْعٌ هَذَا - یہ اس کے بعد پیدا ہوا۔

شَوْفٌ - جلا کرنا، صیقل کرنا، دیکھنا۔

أَشَافَ عَلَيْهِ - اس پر برآمد ہوا۔

أَشَافَ مِنْهُ - اس سے ڈرا۔

تَشَوُّفٌ - آراستہ ہونا، منتظر ہونا، آنکھ لگانا، جھانکنا۔

شِیَافٌ - جو دو آنکھ میں ڈالی جائے یا مقعد میں۔

إِنَّهَا شَوْفَتْ جَارِيَةً فَطَافَتْ بِهَا وَقَالَتْ لَعَلَّنَا نَصِيدُ بِهَا  
بَعْضُ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ ایک چھوکر کی کو اس نے سنوارا آراستہ کیا  
اور اس کو پھرایا کہنے لگی شاید ہم اس سے قریش کے بعض جوانوں کا  
شکار کر لیں (ان کو اپنے دام میں پھانس لیں)۔

شَيْفٌ اور شَوْفٌ اور تَشَوُّفٌ - آراستہ ہوا۔

تَشَوُّفٌ لِلْحَطَّابِ - پیغام دینے والوں کے لئے نبی تھی

آراستہ ہوئی۔

وَلَكِنْ انظُرُوا إِلَى وَرْعِهِ إِذَا أَشَافَ - آدمی کی پرہیز

گاری اس وقت دیکھو جب کوئی چیز اس کے سامنے آجائے (مال

دولت یا خوبصورت عورت اور اس وقت پروردگار کا ڈر لکے حرام

مال لینے سے یا حرام کاری کرنے سے بچا رہے ورنہ عصمت بی

بی از بیچادری یوں تو میں معتقد نہیں کسی شیخ و شاہ کا)۔

مُتَشَوِّفِينَ لَيْسَ بِكَيْسٍ شَيْءٍ كَانَتْ تَنْتَظِرُ كَرْنَهُ وَاللَّيْلُ اس کی

امید رکھنے والے زمانہ حال کے محاورہ میں شوف دیکھنے کے معنی

میں استعمال ہوتا ہے۔

شَافَ يَشَوِّفُ شَفًّا - دیکھا دیکھتا ہے دیکھ۔

الْبَيْتَاءُ يَتَشَوِّفْنَ مِنَ السُّطُوحِ عورتیں کوشوں پر سے

جھانکتی ہیں۔

شَوْقٌ - رغبت کرنا، شوق کرنا، براہیختہ کرنا، اُبھارنا۔

شَاقُ الْقُرْبَةِ - مٹک کو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔

شَانِقٌ - عاشق اس کی جمع شوق ہے۔

قَلْبٌ شَيْقٌ - مشتاق دل۔

شَوْكٌ - کانٹا لگانا۔

شَاكَةٌ اور شَيْكَةٌ - کانٹوں میں گرنا، کانٹا لگانا۔

طرف لاتے۔ اصل میں شوص کے معنی دھونے کے ہیں۔

اسْتَعْنُوا عَنِ النَّاسِ وَكُوبُوا شَوْصَ السَّوَاكِ - لوگوں

سے بے پردہ رہو (یعنی کسی سے کوئی حاجت مت چاہو) اگرچہ

مساواں رگڑنا ہو یا مساواں کا دھوونا یا جو اس میں سے ریزہ ریزہ

ہو کر نکلتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت چیز بھی کسی سے

مت چاہو)۔

مَنْ سَقَى الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ آمِنَ الشَّوْصِ

وَاللَّوْصِ وَالْعُلُوسِ - جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ

کہے وہ داڑھ کے درد یا پیٹ کے رپائی درد اور کان کے درد اور بد

بھنسی کے درد سے محفوظ رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شوص

کے معنی فلنا، رگڑنا اور موص۔ دھونا۔

شَوْطٌ - حد غایت یا حد تک ایک پھیرا کرنا۔

شَوْطٌ شَوْطًا ایک پھیرا جیسے طلقًا طلقًا ہے۔

رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ - طواف کے پہلے تین چکروں میں

رمل کیا۔ (یعنی کندھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوئے چلے جیسے

پہلوان چلتے ہیں)۔

إِنَّ الشَّوْطَ بَطْنٌ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْأُمُورِ مَا تَعْرِفُ بِهِ

صَدِيقَكَ مِنْ عَدُوِّكَ - ابھی پھیرا لبا ہے (یعنی زمانہ بہت باقی

ہے) اور کوئی کام ایسے رہے گا کہ ہیں جن سے آپ دوست دشمن کی

تمیز کر لیں گے (یہ سلیمان بن برد نے حضرت علی سے کہا)۔

شَوْطٌ - مذینہ کے ایک باغ کا نام تھا اس کا ذکر جو نیک کی

حدیث میں ہے۔

طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ - خانہ کعبہ کے سات چکر

لگائے۔

شَوْطٌ - آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔

إِذَا خَرَجُوا مِنْ قُبُورِهِمْ وَسَاقَهُمُ شَوْطًا إِلَى

الْمَحْشَرِ - جب قبروں سے نکلیں گے اور آگ کا ایک شعلہ ان کو

محشر کی طرف ہانک لائے گا۔

طَبَعَهُ شَوْطًا - وہ بڑا چڑچڑاہے آگ بھبھوکا ہے۔

شَوْعٌ یا شَوْعٌ - اڑنا، گرد آلود ہونا۔

شَعُّ شَعٍّ - بال لے کر۔

سَأَلَتْ نَعَامَتَهُمْ - وہ متفرق ہو گئے یا اپنے مکانات خالی کر گئے۔

مُشَاوَلَةٌ - نیزہ بازی۔

إِشَالَةٌ - اوپر اٹھانا۔

تَسَاوُلٌ - بمعنی مُشَاوَلَةٌ ہے۔

سَأَلَ - روئی یا اون یارشم کی چادر جو کمر پر بندھی جائے یا سر پر لپیٹی جائے۔ اس زمانہ میں عرب لوگ شل کی جگہ شیل کہتے ہیں یعنی اٹھا۔

شِيلُوا - اٹھاؤ۔

فَهَجَمَ عَلَيْهِ سَوَائِلُ لَهُ فَسَفَاهَهُ مِنْ أَلْبَانِهَا - اس کی حاملہ اونٹنیاں جن کا دودھ کم رہ گیا تھا اس کے گرد جمع ہوئیں ان کا دودھ اس کو پلایا (نہایہ میں کہ سوائیل جمع ہے شانلہ کی یعنی وہ اونٹنی جس کے تھن میں بہت کم دودھ رہ گیا ہو اور یہ جب ہوتا ہے جب اس کے حمل پر سات مہینے گذر چکا ہوں)۔

فَأَتَيْتِ بِسَائِلٍ - بکریاں کا ایک گلدان کے پاس لائے۔

سَائِلٌ بِرَجْلَيْهِ - دونوں پاؤں اپنے اٹھائے ہوئے۔

فَكَانَكُمْ بِالسَّاعَةِ تَحْدُوَكُمْ حَدْوُ الزَّاجِرِ بِشَوْلِهِ - تم قیامت کے ساتھ ایسے ہو کہ قیامت تم کو ہانکے لے جا رہی ہے جیسے ہانکنے والا اپنی اونٹنیوں کو جو دم اٹھائے رہتی ہیں گا کر ہانکے لیے جات ہے۔

سُؤِلَ - جمع ہے سَائِلَةٌ کی برخلاف قیاس جیسے سُؤِلَ اور سُئِلَ جمع ہیں سَائِلٌ کی۔

سُؤَالٌ - ٹوکرا، گونی، بوری۔

أَتَى هِرَقْلًا وَقَدْ سَأَلَتْ نَعَامَتَهُمْ - وہ ہرقل کے پاس آیا حالانکہ ہرقل کے لوگ سب متفرق ہو گئے تھے یا مر گئے تھے کچھ تھوڑے سے باقی تھے۔ نعمتہ۔ جماعت۔

تَزَوَّجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِي سُؤَالٍ - آنحضرت نے حضرت عائشہ سے سُؤَالٍ کے مہینے میں نکاح کیا

(معلوم ہوا کہ سُؤَالٍ کے مہینے میں نکاح کرنا مبارک ہے۔ حضرت عائشہ نے یہ فرمایا کہ جاہلیت کے خیال والوں کا رد کیا جو سُؤَالٍ میں نکاح کرنا محسوس سمجھتے تھے کیونکہ سُؤَالٍ إِشَالَةٌ اور سُؤَالٍ سے

سَأَلَ سُؤُوكَا - اس کی شوکت اور تیزی ظاہر ہوتی۔

سَيْبُكَ الْجَسَدُ - بدن پر سرفی نمود ہوئی۔

سَأَكَبَ النَّدَى - پستان ابھر آئے۔

سُؤُوكَةٌ - ہتھیار کا نسا تیزی لڑائی میں سختی اور بہادری۔

إِنَّهُ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ السُّؤُوكَةِ - آنحضرت نے اسعد بن زرارہ کو شوک کی بیماری میں داغ دیا۔ (شوکہ سرخ

بادہ جو غلبہ خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو پتی اچھلنا بھی کہتے ہیں)۔

إِذَا سَبَّكَ فَلَا انْقَشَ - جب اس کو کا نسا لگے تو موجد

سے نکال نہ سکے۔

لَا يُسَأَلُ الْمَوْتُ - مومن کو کوئی کا نسا نہیں لگتا (یعنی کوئی مصیبت یا تکلیف پیش نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدل اس کو اجر و ثواب دیتا ہے)۔

حَتَّى السُّؤُوكَةُ يُسَأَلُ كُفَّهَا - یہاں تک کہ ایک کا نسا بھی جو اس کے بدن میں لگے۔

غَيْرَ ذَاتِ السُّؤُوكَةِ - بے ہتھیار والی۔

قَرَسَتْ بَعْدِي عَدْوًا كَبِيرًا وَسُؤُوكَةً شَدِيدَةً - میں اپنے پیچھے ایک بڑے دشمن اور بڑی قوت کو چھوڑ آیا ہوں (یعنی پوری ہتھیار بند خوب لڑنے والی فوج کو)۔

هَلَلَهُمْ إِلَى جِهَادٍ لَا سُؤُوكَةَ فِيهِ - اس جہاد کی طرف آؤ جس میں جنگ اور ہتھیار نہیں ہے (یعنی حج جیسے دوسری روایت میں ہے حج جہاد کل ضعیف یعنی حج ہر ناتوان ضعیف کا جہاد ہے)

أُرِيدُ أَنْ أَدَاوِيَ بِكُمْ وَأَنْتُمْ ذَائِبِي كَنَاقِشِ السُّؤُوكَةِ بِالسُّؤُوكَةِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ضَلَعَهَا مَعَهَا - (حضرت علیؑ نے اپنے لوگوں سے فرمایا) میں تو تم سے اپنی بیماری کی دوا کرنا چاہتا ہوں مگر تم خود بیماری ہو جیسے کوئی شخص کا نسا کاٹنے سے نکالے وہ

جاننا ہے کہ دوسرا کا نسا ہی طرح کا اسے ساتھ ہے۔

سُؤُوكَةُ الْعُقُوبِ - بچھو کا ڈنک۔

سُؤُلٌ بِسُؤُلَانٍ بِسُؤَالٍ - اوپر اٹھانا یا اٹھنا۔

سَأَلَتْ نَعَامَتَهُ - مر گیا یا اس کا غصہ تھم گیا۔

نَعَامَةٌ - قدم یا ٹکڑہ۔

حَسْبِيَ عَزَفْتُهُ أُخْتَهُ بِشَامَةَ - ابوظلمہ کی بہن نے ان کو پہچانا ایک تل دیکھ کر (دور نہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے)۔

كَانَتْ عَلَيْهِ حُبَّةٌ شَامِيَّةٌ - آنحضرت شام کے ملک کا بنا ہوا ایک چنہ پینے تھے (ایک روایت میں جبہ رومیہ ہے یعنی روم کا بنا ہوا شام آپ کے زمانہ میں کافروں کا ملک تھا۔ معلوم ہوا کہ مشرکوں اور کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ابن شہاب زہری جو بڑے عالم اور حدیث کے امام تھے اس کپڑے کو پہنتے جو پیشاب سے رنگا جاتا۔

شُوْبِيْزٌ - کلونجی یا رانی یا بطم۔  
الشُّوْبِيْزُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ - کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا۔

شَوْهَةٌ يَأْشُوهُ قَبِيْحٌ هَوْنًا بِدَشْكَهٖ هَوْنًا ذُرَانًا نَفْرًا لَّكَانًا هَوْنًا مَّالٍ هَوْنًا -

نَشْوِيْبَةٌ - بد شکل بنانا، قبیح کرنا۔  
نَشْوُوْهُ - قبیح ہونا، شکار کرنا، عیب دار ہونا، دیو کی شکل بننا۔  
رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ قَادِمًا مَّرَآةً شَوْهَاءً اِلَى حَبِيْبٍ قَلْبُرٍ - میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں بہشت میں ہوں اور ایک محل کے بازو میں ایک خوبصورت عورت ہے۔  
شَوْهَاءٌ - بد صورت اور خوبصورت دونوں میں مستعمل ہے۔

شَوْهَاءٌ - چوڑے منہ والی عورت اور تنگ منہ والی عورت کو بھی کہتے ہیں۔

شَوْهَةٌ اللّٰهُ حُلُوْ قَلْبِكُمْ - اللہ تعالیٰ حلق کشادہ کر دے۔  
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ - (آنحضرت نے مشرکوں پر ایک مٹھی مٹی کی پھینکی اور فرمایا) منہ بد شکل ہوئے (جس خطبہ میں آنحضرت پر درود نہ بھیجیں اس کو بھی شوبا کہتے ہیں اسی طرح جس درود میں آنحضرت کی آل کا ذکر نہ کریں اس کو ترا کہتے ہیں)۔  
شَاءَ الْوُجُوْهُ - اس کا منہ قبیح ہوا یعنی پھٹے منہ۔

اَتَشَوَّهْتُ عَلَيَّ قَوْمِيْ اَنْ هَدَاهُمْ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ - کیا تو پھٹے منہ ہو گیا میری قوم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو اسلام

ماخوذ ہے جس کے معنی اوپر اٹھانے کے ہیں۔ بعض نے کہا شوال اس مہینے کا اس لیے نام ہوا کہ اونٹنیاں اس میں اپنی دین اٹھائے رہتی ہیں (یعنی زکی خواہش سے)۔

اِنَّمَا سُمِّيَ شَوًّا لِاَنَّ فِيْهِ شَالَتْ ذُنُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ - شوال اس مہینے کا اس لیے نام ہوا کہ مومنوں کے گناہ اس میں اٹھائے جاتے ہیں (یعنی معاف ہو جاتے ہیں۔ رمضان کے روزے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور پھر بچے کچھے گناہ صدقہ فطر سے دور ہو جاتے ہیں اسی طرح عید کی نماز سے)۔

شُوْمٌ - نحوست، بد بختی، اصل میں شوم ہمزے سے تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ہمزے کو داد سے بدل دیا اس لیے اس کو یہاں دوبارہ بیان کر دیا۔

اِنْ كَانَ الشُّوْمُ فَفِي ثَلَاثِ الْمَرْأَةِ وَالذَّارِ وَالْقَرْسِ - اگر نحوست کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہوگی عورت اور گھر اور گھوڑے میں (عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پست خیالی اور وسواس میں مبتلا تھے۔ وہ بہت چیزوں کو منحوس سمجھا کرتے۔ آنحضرت نے یہ خیال باطل کیا اور یہ فرمایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے انجام پر اگر نظر رکھے تو قباحت نہیں مثلاً گھر تنگ، دتار یک، نجس اور غلیظ مقام میں ہو وہاں رہنے والے بیمار رہتے ہوں تو اس گھر کو چھوڑ دے جیسے ابو داؤد کی حدیث میں ہے۔ ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا ایک گھر میں ہم جا کر رہے اور ہماری تعداد زیادہ تھی وہاں ہماری تعداد کم ہوگئی۔ آپ نے فرمایا ایسے برے گھر کو چھوڑ دو۔ عورت زبان دراز ہے حیاء بدکار ہو تو وہ منحوس ہے اس کو طلاق دے دے اس سے الگ ہو جائے، گھوڑا شریر اور خندہ ہو یا کھاؤ اور چلنے میں مضنا اور سست ہو تو اس کو نکال ڈالے۔ امام مالک اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ ان تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کبھی نحوست ہوتی ہے۔ ایک روایت میں خادم کا بھی ذکر ہے اور خادم کی نحوست یہ ہے کہ چور اور کام میں سست ہو نا فرمان اور شریر ہو)۔

شَامَةُ اور طَفِيْلٌ - مکہ کے دو پہاڑوں کا نام ہے۔

ا	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

وَاللّٰهُ تَعَالٰی شَهِدُهُ مَا مَاتَ وَلَا قُتِلَ - حالانکہ شاہ اسکا اللہ تعالیٰ ہے وہ نہ مرانہ قتل کیا گیا۔ (بعض علماء نے شطرنج کی حرمت پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اس میں جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایک دوسرے سے کہتا ہے دیکھو تمہارا پیادہ یا پیل یا پتھی یا دزیر مر گیا حالانکہ کوئی مر نہیں ہوتا)۔

شَهِتْرَج - شاہترہ مشہور روایے مصفی خون۔  
 اَرْضٌ مَّشَاهَةٌ - اس زمین میں بکریاں بہت ہیں۔  
 شَيْءٌ - اصل میں شوی تھا بھوننا۔  
 شِوَاءٌ - بھنا ہوا گوشت۔  
 شَاوٍ - بھوننے والا۔  
 مَشْوِيٌّ - بھنا ہوا۔  
 تَشْوِيَةٌ - بھنا ہوا گوشت کھلانا جیسے اَشْوَاءٌ ہے۔  
 اِنْشِوَاءٌ - بھن جانا جیسے اِشْوَاءٌ ہے۔  
 كَمَا يَرَى اَنَّ السَّهْمَ اِذَا اَخْطَا هُ فَقَدْ اَشْوَى -  
 جب تیر نشان پر لگے تو عرب لوگ کہتے ہیں اَشْوَى یعنی تیر نے کام نہیں کیا۔

شَوِيْتَةٌ - سر کی کھلوی پر مارا یا جسم کے اطراف پر جیسے سر ہاتھ پاؤں وغیرہ اسکا مفرد شِوَاءٌ ہے یعنی جسم کو کوئی ٹکرا۔  
 لَا تَنْقُصُ الْحَائِضُ شَعْرَهَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ شَوِيٌّ رَأْسَهَا - حائضہ عورت کو غسل میں چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے جب سر کی کھال پر پانی پہنچ جائے۔  
 كُلُّ مَا اَصَابَ الصَّائِمُ شَوِيٌّ اِلَّا الْغَيْبَةَ - روزے میں ہر آفت جو آئے آسان ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مثلاً بھولے سے کھاپی لینا یا کھلی میں پانی بے اختیار حلق کے اندر چلا جانا) مگر غیبت (اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض علماء کا قول یہی ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ روزے میں غیبت کرنے سے گو روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ شَوِيٌّ مَا سَلِمَ لَكَ دِينُكَ - ہر چیز آسان ہے (یعنی ہر مصیبت) جب تک تیرا دین محفوظ ہے (اگر دین میں خلل آیا تو سخت مشکل ہے کیونکہ عاقبت کی خرابی سے بدتر کوئی چیز نہیں رہی دنیا کی تکلیف تو وہ بے حقیقت ہے چند روز میں نہ

کی ہدایت کی (آپ نے انصار کو اپنی قوم فرمایا چونکہ وہ آپ کے مددگار تھے)۔

اَشْوَهٌ - جس کی نظر تیز لگتی ہو۔  
 شَانُهُ الْبَصَرُ اور شَاهِي الْبَصَرُ - تیز نگاہ والا۔  
 لَا تَشْوَهُ عَلَيَّ - مجھ کو اچھا کہہ کے نظر مت لگا۔  
 اَبُو شَاهٍ - ایک شخص کا نام تھا جس کو آنحضرتؐ نے پروانہ لکھوا کر دیا تھا۔

شَاةٌ - بکری۔ اصل میں شَوَهَةٌ تھا اس کی جمع شِيَاهٌ آتی ہے اور تصغیر یعنی چھوٹی بکری - شاہ فارسی لفظ ہے بمعنی بادشاہ۔  
 اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ يُّسَمَّى شَاهَانَ شَاهٍ يَ شَاهٍ شَاهٍ - بدترین نام اللہ کے نزدیک شہنشاہ ہے یعنی بادشاہوں کا بادشاہ (کیونکہ یہ نام خاص اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے رہی سب شاہوں کا شاہ ہے باقی سب اس کے غلام اور بندے ہیں جو لوگ خوشامد کی راہ سے دنیا کے بادشاہوں کو شہنشاہ یا امپر رکھتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہے)۔

لَا تَشْوَهُ خَلْقِي بِالْبَادِرِ - میری شکل کو دوزخ کی آگ سے بدنامت کر۔

سُئِلَ عَنِ الْمَشْوَهَةِ فِي خَلْقِهِمْ قَالَ هُمْ الَّذِيْنَ يَأْتِيْ اَبَاؤُهُمْ نِسَاءً هُمْ فِي الطَّلْمِثِ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا یہ لوگ بد صورت بد وضع کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے باپوں نے اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کی (جو حرام طبعی ہے اور اس حرام کاری کی وجہ سے اولاد بد شکل بد ہیات پیدا ہوتی ہے)۔

شَهْ شَهْ - ایک کلمہ ہے جو کسی چیز سے نفرت دلانے کے لیے کہا جاتا ہے جیسے اردوزبان میں چھی چھی کہتے ہیں۔  
 شَهْ شَهْ تِلْكَ الْحُمْرَةُ الْمُنْتَنَةِ - یہ بدبودار سرخی (یعنی حیض کا خون) چھی چھی۔

شَاهِ زَنَانٍ - حضرت شہر بانو کا لقب تھا جو امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔  
 مَاتَ وَاللّٰهُ شَاهُهُ - اس کا شاہ مر گیا۔ (یعنی شطرنج کا شاہ)۔

## لَعْنَةُ الْفَرَسِيِّ

نظر آتا ہے) اس کو پالیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں سے چرائی ہوئی بات دوسروں کو سنا لیں۔ مجمع البحرین میں قَبْلَ أَنْ يَنْقَلِبَهَا ہے یعنی اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں کی بات سنے اور وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے (اگر کوئی کہے کہ شیطان اور جن کی پیدائش تو آگ ہی سے ہے تو آگ ان پر کیونکر اثر کرتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہے مگر مٹی اس کو گلا کر فنا کر دیتی ہے پھر مارو تو آدی مر جاتا ہے اور دوزخ کی آگ دنیا کی مٹی کی طرح نہیں ہے تو شیطان کے لیے بھی وہ عذاب ہوگی گو اس کی خلقت آگ ہی سے ہے۔

اصل میں شہاب اور قَبَس اور جَدْوَلَة۔ وہ لکڑی جس کا ایک کنارہ سلگ رہا ہو اور شہاب اس تارے کو بھی کہتے ہیں جو رات کو ٹوٹتا ہے درحقیقت وہ تارہ نہیں ہے بلکہ آگ کا ایک شعلہ ہے جو فرشتے شیطانوں پر مارتے ہیں۔

أَمْسَكْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ۔ میں نے آنحضرتؐ کا نجر جس کو شہاب کہتے تھے تھما (شہب اس کو اس لیے کہا کہ اس کی سفیدی پر سیاہی غالب تھی) اسی سے ہے عُرَّةُ شَهْبَاءِ مجمع البحرین میں ہے کہ اَشْهَبُ شِرْكَوْبِیْ کہتے ہیں۔

شَهْبَاءُ۔ بڑا لشکر بہت ہتھیار والا۔

يَوْمَ اَشْهَبُ۔ سردی کا دن۔

شَهَابٌ۔ وہ دودھ جس میں دوھے پانی ملا ہو۔

شَهْبَرَةٌ۔ بوڑھی عمر والی عورت جیسے شَهْبُورٌ اور شَهْبَرَةٌ اور شَهْرَبَةٌ ہے۔

لَا تَسْرُ وَحَقَّ شَهْبَرَةٌ وَلَا لَهْبَرَةٌ وَلَا نَهْبَرَةٌ وَلَا هَيْدَرَةٌ وَلَا لَفُوتَا۔ بوڑھی عورت اور لمبی دہلی عورت اور مرجونی عورت (جو توتانی سے مرنے کے قریب ہو یا لمبی دہلی) اور گلے والی (باتونی بہت بک بک کرنے والی) سے اور اس عورت سے جس کی اگلے خاوند سے اولاد ہومت نکاح کر۔

شَهْدٌ یا شَهْدٌ۔ شہد۔

شَهْوَدٌ۔ حاضر ہونا، مطلع ہونا، دیکھنا، پالینا اور جمع ہے شَاهِدٌ کی بہ معنی گواہ اور حاضر جیسے شَهْدٌ ہے۔

تکلیف رہے گی نہ تکلیف دیے والا رہے گا۔

فِي الشَّوْبِيِّ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ وَاحِدَةً۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

مَا لِي وَ لِلشَّوْبِيِّ۔ (عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا تمتع میں ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا کیا۔ انہوں نے کہا) بھلا بکریوں سے کیا کام نکلتا ہے (ان کا مذہب یہ تھا کہ تمتع کے لیے ایک بدن یعنی اونٹ یا گائے قربانی کرنا ضرور ہے)۔

رَمَى فَاشْوَى۔ اس نے تیر مارا لیکن کام تمام نہیں کیا۔ ادھر ادھر جسم کے کناروں میں لگا۔

رَجُلٌ شَاوِيٌّ۔ بکریوں والا آدمی۔

لَا تَشْوَى خَلْقِي بِالنَّارِ۔ میرا جسم دوزخ کی آگ سے نہ بھنے۔

بَطْعُهُمْ وَنَعْمِهِمْ وَشَانِهِمْ۔ اپنی سواری کے اونٹوں اور چارپایوں اور بکریوں کے ساتھ۔

### باب الشين مع الهاء

شَهْبٌ۔ جلاؤ النار رنگ بدل دینا جیسے تَشْهِيْبٌ ہے۔

اَشْهَابٌ۔ جلاؤ النار بنا کر دینا، خراب کر دینا۔

شَهْبٌ۔ سفید سیاہی پر یا سفیدی اور سیاہی ملی ہونا۔

يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَسْلِمُوا تَسْلِمُوا فَقَدْ اَسْتَبْطَنْتُ

بِاَشْهَبِ بَاذِلٍ۔ حضرت عباسؓ نے جس دن مکہ فتح ہوا مکہ والوں سے فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامت رہو گے کیونکہ تم پر ایک

جو ان اونٹ زور آور پھینکا گیا ہے (یعنی تم پر ایک سخت مصیبت

آئی ہے جس کا دفعیہ تم سے نہیں ہو سکتا) عرب لوگ کہتے ہیں یوم

اشھب یعنی سخت دن اور سخت سال اور سخت زور آور لشکر۔

خَرَجْتُ فِي سَنَةِ شَهْبَاءَ۔ (حلیہ سعدیہ آنحضرتؐ کی

انا کہتی ہیں) میں ایک قحط اور سخت کے سال میں سے گھر سے نکلی۔

اصل میں شہباء اس صاف زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزی اور

روئیدگی نہ ہو۔

قَرَبْنَا اَدْرَسَكُمُ الشَّهَابُ قَبْلَ اَنْ يَنْقَلِبَهَا۔ کبھی ایسا ہوتا

ہے کہ شہاب (یعنی آگ کا شعلہ جو تارہ ٹوٹنے کی طرح رات کو



## لَعْنَةُ الْكَاذِبِ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

اللہ کے لیے ایک مسلمان کا حق چھاننے کے واسطے) گواہی دے۔ اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے۔ بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب گواہی کے لیے بلایا جائے تو دیر نہ کرے فوراً حاضر ہو اور گواہی نہیں چھپائے۔

يَأْتِي قَوْمٌ بِشَهَادَتِهِمْ وَلَا يُسْتَشْهِدُونَ - (قیامت کے قریب) کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا (بظاہر یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر خلاف نہیں ہے۔ اس حدیث سے مراد جھوٹے گواہ ہیں جن کو کسی نے گواہ بنایا نہ وہ معاملہ کے وقت حاضر تھے اور خواہ مخواہ گواہی دینے آئیں) بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں مثلاً کہیں فلاں بہشتی ہے فلاں نادرستی ہے۔

يَسْبِقُ شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ بيمينه - ان کی گواہی پر قسم پہلے ہوگی یا گواہی پہلے ہوگی تم بعد میں کھائیں گے (مطلب یہ ہے کہ بے باک ہوں گے نہ ان کو گواہی دینے میں کوئی تامل ہوگا نہ قسم کھانے میں) اس حدیث سے یہ نکلا کہ گواہ کو قسم دینا درست ہے اور ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہو گیا ہے۔ یہی مناسب ہے کہ گواہوں سے حلف لیں اور بعض حنفیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے۔

مَا لَكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَوِّقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أَنْ لَا تَعْرَبُوا عَلَيْهِ قَالُوا نَخَافُ لِسَانَهُ قَالَ ذَلِكَ آخِرُي أَنْ لَا تَكُونُوا شُهَدَاءَ - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) تم کو کیا ہوا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو لوگوں کی عزت بگاڑتا ہے (اس کی برائیاں کرتا ہے) تو اس کو ڈانٹنے اور روکنے کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں (کہ وہ ہم کو بھی بدنام کرے گا ہماری بھی برائی پھیلانے کا) حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو تم قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے کے لائق نہیں ہو سکتے (حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں پر گواہ بنو گے۔ مطلب یہ ہے کہ حق پرستی اور انصاف پسندی کا خیال رکھو اور کسی کے کہنے سے ڈرو نہیں جو کام برا ہے اس پر بے خوف و خطر انکار کرو)۔

الْكَلْعَانُونَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ - جو لوگ بہت لعنت کیا

اشْهَادٌ - گواہ کرنا جو ان ہو جانا عورت کا حائضہ ہونا۔ اِسْتِشْهَادٌ - گواہی چاہنا۔

شَهِيدٌ - اللہ کا ایک نام ہے یعنی سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں کوئی چیز اس سے غائب نہیں۔

وَشَهِدْتُكَ يَوْمَ اللَّيْلِ - قیامت کے دن تیرا گواہ۔

سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ هُوَ شَهِيدٌ - سب دنوں کا سرور جمعہ کا دن ہے وہ گواہ ہے۔

(جو کوئی جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا تو قیامت کے دن جمعہ اسکے لیے گواہی دے گا)۔

وَشَهِيدٌ وَمَشْهُودٌ - شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرذہ کا دن کیونکہ اس دن لوگ عرفات میں حاضر ہوتے ہیں وہاں جمع ہوتے ہیں۔

فَإِنَّهَا مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ - فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا ثواب مکتوبہ کے لیے لکھا جاتا ہے۔ دوسری روایت میں فَإِنَّهَا مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ ہے یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ - جو شخص پیٹ کی بیماری سے مر جائے یا ذوب کمرے یا آگ میں جمل کر یا مکان گر کر یا پہلی کے عارضہ یعنی ذات البجب سے یہ سب شہید ہیں (اصل میں تو شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا مارا جائے پھر ان لوگوں کو بھی آنحضرتؐ نے شہید فرمایا یعنی شہید کا سا اجر اور ثواب ان کو حاصل ہوگا) شہید اس کو اس لیے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے لیے گواہ ہیں وہ بہشت میں جائے گا۔ بعض نے کہا اس لیے کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ اور حاضر اور خبردار ہے۔ بعض نے کہا کہ رحمت کے فرشتے شہادت کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں بعض نے کہا اس لیے کہ وہ امر حق کا گواہ ہے یہاں تک کہ اسی کے لیے مارا گیا۔ بعض نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عزت اور کرامت اس کے لیے تیار کر رکھی ہے اس کو وہ پانے والا ہے اور حاصل کرنے والا)۔

خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا - بہتر گواہ گواہوں میں وہ ہے (جو کسی کا حق ڈرتے وقت

## عَلَمَاتُ الشَّهِيدِ

اَنَا قَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ۔ میں قیامت میں تمہارا پیش  
خیمہ ہوں (تم سے آگے جا کر تمہاری ضروریات کا بندوبست  
کروں گا) اور میں تمہارا گواہ ہوں گا تو گویا میں تمہارے ساتھ  
ہوں۔

اَنَا شَهِيدٌ عَلَيَّ هُوَ لَا ءِ۔ میں ان لوگوں کا گواہ ہوں  
(قیامت کے دن یہ گواہی دوں گا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں  
اپنی جانیں قربان کیں)

يَضْرِبُ بُونَنَا عَلَيَّ الشَّهَادَةَ۔ ہم کو اَشْهَدُ بِاللَّهِ کہنے یا  
قسم کھانے سے مارتے تھے (ایسا نہ ہو قسم کھانے کی عادت پڑ  
جائے۔ یہ بری عادت ہے جیسے بعض لوگوں میں ہوتی ہے کہ بات  
بات پر وَاللَّهِ بِاللَّهِ نَم بِاللَّهِ خُدا کی قسم اَشْهَدُ بِاللَّهِ کہا کرتے  
ہیں)۔

اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے گواہ ہو (مراد وہ صحابہ ہیں  
جو اس وقت حاضر تھے اسی طرح جو لوگ صحابہ کی طرح حقیقی اور  
پرہیزگار ہوں میت کے دشمن نہ ہوں)۔

نَمَّ حَصَلَ لَكَ الشَّهَادَةُ۔ (آپ کی توفیقیتیں بہت  
تھیں) پھر اس پر شہادت کی فضیلت بھی حاصل ہوئی (یہ عبداللہ  
بن عباس نے حضرت عمرؓ سے کہا جب فیروز ابولولو پارسی نے آپ  
کو یمن نماز میں زہر آلود خمر سے زخمی کیا) مغازی یعنی جہادوں کو  
مشاہد بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں شہادت ہوتی ہے۔

صَوْمُ الْمَرْأَةِ وَرَوْجُهَا شَاهِدٌ۔ عورت کا روزہ رکھنا  
یعنی نفل روزہ جب اس کا خاندان موجود ہو (تو شوہر کے بدوں  
اجازت نفل روزہ نہ رکھے اس لیے کہ خاندان کو تکلیف ہوگی البتہ  
فرض اور واجب روزے میں اجازت کی ضرورت نہیں جب وقت  
میں گنجائش نہ ہو)۔

لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ  
مَنْ حَضَرَءَ۔ یہ مذکور نہیں کہ آنحضرتؐ نے (مدعی علیہ کے افراد  
پر) حاضرین میں سے کسی کو گواہ کیا ہو (معلوم ہوا کہ جب مدعی  
علیہ اقرار کرے تو قاضی اس پر فیصلہ نافذ کر سکتا ہے اور رد ہوا ان  
لوگوں کا جو کہتے ہیں قاضی کو اس کے اقرار پر دو گواہ کر کے پھر  
فیصلہ کرنا چاہے)۔

کرتے ہیں (جو شخص لعنت کے لائق نہیں اس پر بھی لعنت کر بیٹھتے  
ہیں۔ لعن طعن سب و شتم گالی گلوچ ان کی خصلت ہے) وہ گواہ  
نہیں ہو سکتے ایسے لوگوں کی گواہی قبول نہ ہوگی (کیونکہ ان کی  
زبان بے لگام ہے ان کو جھوٹ بولنے میں بھی باک نہ ہوگا۔ یا  
مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اگلی امتوں پر گواہ نہ بنیں  
گے)۔

قَلْبُ شَهِيدٌ ذَا عَدْلٍ۔ ایک پرہیزگار نیک شخص کو گواہ  
بنالے (کہ یہ چیز میں نے پڑی پائی تھی ایسا نہ ہو وہ مر جائے اور  
اس کے وارث اس چیز کو بھی اس کا ترکہ سمجھ لیں یا خود اس شخص  
کے دل میں بے ایمانی کرنے کا دوسرہ شیطان ڈالے)۔

شَاهِدَةُ اَوْ يَمِينَةُ۔ تیرے لئے دو ہی باتیں ہیں یا دو  
گواہ لایا مدعی علیہ سے قسم لے (اگر گواہ نہ ہوں) ایک روایت  
میں شَاهِدَةُ اَوْ يَمِينَةُ ہے ایک میں شُهُودُكَ قِيَمِينَةُ ہے  
مطلب وہی ہے۔

لَا صَلَوةَ بَعْدَهَا حَتَّى يُرَى الشَّاهِدُ۔ عصر کی نماز  
کے بعد پھر کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ستارہ دکھلائی دے جو  
غروب کی نشانی ہے، اسی سے مغرب کی نماز کو صلوة الشاهد کہتے  
ہیں۔ بعض نے کہا اس لئے کہ مسافر اور مقیم دونوں اس نماز میں  
برابر ہیں یعنی اس میں قصر نہیں ہے۔

اَمْشَاهِدُ اَمْ مَعِيْبٌ فَقَالَتْ مُشَاهِدٌ كَمُعِيْبٍ۔  
(حضرت عائشہ نے عثمان بن مظعون کی بی بی سے پوچھا) کیا تو  
ایسی عورت ہے جس کا خاندان حاضر اور موجود ہو یا ایسی عورت جس  
کا خاندان غائب ہو؟ انہوں نے کہا میں ایسی عورت ہوں جس کا  
خاندان حاضر ہے مگر وہ غائب کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا  
خاندان مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا تو میں کیا بناؤ سنگار کروں)۔

يُعَلِّمُنَا التَّشَاهِدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ۔ آنحضرتؐ ہم  
کو التّحیّات اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت  
سکھلاتے (التّحیّات کو تشہد اس لیے کہا کہ اس میں دو شہادتیں ہیں  
ایک توحید کی دوسری رسالت کی)۔

قَالَ نَعَمْ وَأَنَا شَهِيدٌ۔ فرمایا وہ شہید ہے اور میں اس  
کا گواہ ہوں (یعنی اس یک شہادت کی گواہی دوں گا)۔

شہادت کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا۔  
**قِيَالُ مَنْ شَهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ  
 وَأُمَّتُهُ**۔ (قیامت کے دن اس پیغمبر سے پوچھا جائے گا)  
 تمہارے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمد اور ان کی امت کے لوگ  
 گواہ ہیں۔

**رَسُولُ اللَّهِ شَهِدَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شَهِدَاءُ اللَّهِ عَلَى  
 خَلْقِهِ وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ**۔ قرآن میں جو شاہد و مشہود ہے تو  
 شاہد ہے آنحضرت مراد ہیں وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کے گواہ  
 ہیں اس کی مخلوقات پر اور زمین میں اس کی حجت اور دلیل  
 ہیں۔ (یہ حضرت علیؑ نے فرمایا)۔

**مَضَيْتَ لِلَّذِي كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيدًا وَ مُتَشَهِدًا  
 وَمَشْهُودًا**۔ (آپ کی تقدیر میں جو لکھا تھا کہ شہید ہوں گے) وہ  
 آپ نے پورا کیا اسی طرح آپ سے جو شہادت طلب کی گئی تھی  
 اور لوگوں کو آپ کی شہادت پر گواہ کرنا منظور تھا (یہ امام حسین علیہ  
 وعلیہ السلام کی صفت بیان کی)۔

**وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ**۔ قیامت کے دن تیرا گواہ۔  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا تُدْرِكُهُ الشَّوَاهِدُ**۔ سب تعریف  
 اس پروردگار کی ہے جس کو حواس نہیں پاسکتے (یعنی حواسِ خمسہ سے  
 اس کا احساس نہیں ہو سکتا)۔  
**وَلَا تَحْوِيهِ الْمَشَاهِدُ**۔ مجلس اس کو گھیر نہیں  
 سکتیں (یعنی کوئی مکان اس کو محیط نہیں ہو سکتا بلکہ وہی سب  
 چیزوں کو محیط ہے)۔

**شَهِدْتُ عَلَى الشَّيْءِ**۔ میں اس بات پر مطلع ہوا۔  
**الشَّاهِدُ يُرَى مَا لَا يَرَى الْعَائِبُ**۔ جو شخص حاضر ہو وہ  
 وہ چیز دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا۔  
**ذُو الشَّهَادَاتَيْنِ**۔ دو گواہوں کے برابر (یہ خزیمہ ابن  
 ثابت انصاری کا لقب ہے آنحضرتؐ نے ان کے اکیلے کی گواہی  
 دو گواہوں کے برابر رکھی تھی)۔

**شَهْرٌ**۔ مشہور کرنا، ظاہر کرنا۔  
**شَهْرٌ سَيْفُهُ**۔ اچھی تلوار چھیننے مارنے کو۔  
**تَشْهِيرٌ**۔ مشہور کرنا۔

لَا يَسْمَعُ صَوْتِ الْمُؤَدِّنِ إِلَّا شَهِدَكَ۔ جہاں تک  
 مؤذن کی آواز جاتی ہے اور جو کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ اس کا  
 گواہ ہوگا (قیامت کے دن یہاں تک کہ کنکر پتھر درخت بھی  
 گواہی دے گے)۔

**مَفَاتِيحُ الْحَيَّةِ شَهَادَةٌ**۔ بہشت کی کنجیاں شہادت ہے۔  
**شَاهِدُ الصَّلَاةِ**۔ جو نماز میں حاضر ہو (یعنی اذان سن کر  
 جماعت میں شریک ہونے کے لیے)۔

**شَاهِدٌ وَالصَّلَاةِ**۔ جو لوگ نماز میں حاضر ہوں۔  
**فَتَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَأَقَمَ**۔ پہلے جیسے  
 اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اس طرح وضو کر پھر اذان دے پھر نماز کے  
 لیے تکبیر کہہ۔

**شَاهِدٌ**۔ آنحضرتؐ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ آپ قیامت  
 کے دن اگلے پیغمبروں کے گواہ ہوں گے کہ انہوں نے اپنی امت  
 والوں کو اللہ کا حکم پہنچایا تھا)۔

**شَهِدْتُ الدَّارَ**۔ میں حضرت عثمان کے قتل کے وقت ان  
 کے گھر پر موجود تھا۔

**فَإِنَّ صَلَاةَ إِخْرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ**۔ اخیرات میں جو  
 (تجد کی) نماز پڑھی جائے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں۔  
**مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ**۔ جو شخص اپنا مال بچانے  
 کے لیے (تھوڑا یا بہت یا اپنی عزت بچانے کے لیے) مارا جائے  
 وہ شہید ہے۔ (مثلاً چور یا ڈاکو یا اور کوئی ظالم اس کا مال یا اس کی  
 عزت لینا چاہے اور وہ دفع کرے اور مارا جائے تو اس کو شہید کا  
 ثواب حاصل ہوگا۔ بعض نے کہا کہ قیمت چیز کے بچانے کے  
 لیے یہ حکم نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث عام ہے کہ قیمت اور  
 بیش قیمت سب کو شامل ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے  
 کے لیے مارا جائے جب کوئی ظالم ناحق اس کی جان لینا چاہے۔  
 بعض نے کہا جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو مارا جانا بہتر  
 ہے مگر مارنے والے پر ہاتھ نہ ڈالے جیسے دوسری حدیث میں ہے  
**مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهُ وَلَوْ لَمْ تُصَبِّهْ**۔ جو شخص  
 دل سے شہادت طلب کرے (خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے  
 شہادت مانگے) تو اللہ تعالیٰ اس کو شہادت عطا فرمائے گا، گو

## عَلَامَاتُ الشَّهْرِ

سے لوگوں میں شہرت ہو دونوں منع ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بعض لوگ جو اپنے تئیں فقیر اور درویش کہلانے کو گیروی یا ملتانی مٹی میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں یا پھٹے پرانے بوسیدہ کھیل اوڑھے رہتے ہیں یہ بھی خوب نہیں ہے، عمدہ طریق یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے نہ بہت بیش قیمت نہ بالکل خراب اور کم قیمت اور ہر طرح کی شہرت سے بچارے)۔

خَرَجَ أَبِي سَاهِبٍ سَيْفَهُ رَاكِبًا رَاحِلَتَهُ - (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میرے والد ابو بکر صدیق اپنی تلوار سونتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلے (یعنی اکیلے ان لوگوں سے لڑنے کے لیے جو اسلام سے پھر گئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر کہ امیر المومنین اکیلے نکلے اور صحابہ بھی لڑنے پر مستعد اور آمادہ ہو گئے)۔

مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ نَمَّ وَصَعَهُ قَدَمُهُ هَذَرٌ - جو شخص تلوار سونت لے اور اس کو چلانے (حملہ کرے) تو اس کا خون ہدر ہے (یعنی ضائع ہے اگر اس کو دوسرا شخص دفع کرنے کے لیے مار ڈالے تو نہ قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینا پڑے گی)۔

مترجم - تمام مہذب اقوام کے قوانین میں بھی ایسا ہی حکم ہے اس کو حفاظت خود اختیار کی کہتے ہیں۔ یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے۔

وَمَا تَنْتَلُو السِّفَايِرَةَ الشُّهُورُ - اور جو کتاب والے عالم لوگ پڑھتے ہیں یہ شہر کی جمع ہے بمعنی عالم اور فاضل۔

شہیر - مشہور۔

شہر یار - ایران کا بادشاہ تھا۔

شَهَقٌ يَأْشِيهِقُ يَأْشَهَقُ يَأْشَهَقُ - سینہ میں رونے کی آواز پیدا ہونا بد نظر لگانا۔

شَهِيْقٌ - گدھے کی بھی آواز کو کہتے ہیں۔ جیسے نَهِيقٌ ہے۔

فِي شَوَاهِقِ الْجِبَالِ - پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہ جمع ہے شاقہ کی بمعنی بلند اور مرتفع۔

فَشَهَقْتُ ثَلْثَ شَهَقَاتٍ - تین بار سینہ سے آواز نکالی یا تین ٹھکے لیے۔

مُشَاهَرَةٌ - ماہواری تنخواہ پر نوکر رکھنا جیسے معاومۃ سالانہ تنخواہ پر۔

إِشْهَارٌ - مشہور کرنا، ایک مہینہ گذرنا یا مہینہ داخل ہونا یا زچگی کا مہینہ آنا۔

إِشْهَارٌ - مشہور ہونا۔

شَهْرٌ - مہینہ۔ شُهُورٌ اور أَشْهُرٌ اس کی جمع ہے۔

صَوْمُ الشَّهْرِ وَسِرَةٌ - مہینہ کے شروع اور اخیر درمیان میں روزے رکھا کرو۔

أَلْشَّهْرُ سَعٌ وَعِشْرُونَ - مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (یہ مہینہ جس میں عورتوں کے پاس نہ جانے کی میں نے قسم کھائی تھی انتیس دن کا ہے۔ جمع الحجار میں ہے کہ کبھی دو دو تین تین چار چار مہینے برابر انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں لیکن چار سے زیادہ نہیں ہوتے)۔

أَتَى الصَّوْمُ أَفْضَلَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ - صحابہ نے آنحضرت سے پوچھا رمضان کے بعد اور کس مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے۔ فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں۔

شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ - عید کے دنوں مہینے (یعنی رمضان اور ذی الحجہ) کم نہیں ہوتے (اگر انتیس دن کے ہوں جب بھی ثواب تیس دن کا ملتا ہے یا اگر غلطی سے دسویں تاریخ توقف عرفات کرے اس کو نویں تاریخ سمجھ کر جب بھی حج صحیح ہو جاتا ہے)۔

مَنْ لَسَّ نَوْبَ شَهْرَةِ الْبَنَةِ اللَّهُ نَوْبَ مَدَلَّةِ يَوْمِ الْفِيَا مَةِ - جو شخص ایسا کپڑا پہنے جس سے شہرت اور ناموری مقصود ہو (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ وہاں ذلت کے ساتھ شہرت ہوگی۔ جیسے یہاں عزت کے ساتھ ہوئی تھی) طیبی نے کہا مراد وہ کپڑا ہے جس کا پہننا درست نہیں یا لوگوں کو ہنسانے اور تمسخر کے لیے یا فخر اور غرور کے لیے پہنے۔

نَهَى عَنِ الشُّهُرِ تَيْنِ - دونوں شہرتوں سے منع فرمایا (یعنی ایسا بیش قیمت کپڑا پہننا یا اتنا کم قیمت اور ذلیل کہ جس

فَمَاتَ - پھر مر گیا۔

ذُو شَاهِقٍ - سخت غصیلہ۔

شَهْلٌ - آنکھ کی سیاہی میں سرخی ہونا۔ مگر زرق یعنی نیلگونی سے کم۔ محیط میں ہے کہ شہل یہ ہے آنکھ کے حلقہ میں سرخی پلائی گئی ہو مگر کبیریں نہ ہوں اگر کبیریں ہوں تو اسکو شُكْلَةٌ کہتے ہیں۔ شَهْلَاءُ مُؤَنَّثٌ ہے اَشْهَلُ کَا۔

كَانَ لِلَّهِ اَشْهَلُ الْعَيْنِ - آنحضرت کی آنکھوں میں سرخی تھی۔

مُشَاهَلَةٌ - گالی گلوچ کرنا، جواب دینا۔

تَشْهَلُ - مزہ کا پانی سوکھ جانا، حاجت برآنا۔

لَعْنُ اللّٰهِ شَهْلًا ذَا لُؤْسَانٍ - اللہ لعنت کرے نیلی آنکھ والے بڑے دانت والے پر۔

شَهْمٌ يَأْشُهُومٌ - ڈرانا، ڈانٹنا۔

شَهَامَةٌ - مستعد، چالاک، ہوشیار ہونا۔

كَانَ شَهْمًا - آنحضرت مستعد اور روشن ضمیر اور اپنے ارادے کے پورے تھے۔ یہی انسان کی بڑی فضیلت ہے کہ پہلے خوب سوچ لے پھر جو بات مناسب نظر آئے اس کو کر ڈالے اور اللہ پر بھروسہ رکھے یہ نہیں کہ ساری عمر جیس بیس میں گزرے اور کوئی کام پورا نہ ہو۔ شَهْمٌ کی جمع شَهَامٌ ہے۔

اَلشَّهَامَةُ ضِدُّهَا اَلْبَلَادَةُ - شہامت کی ضد بلادت ہے یعنی کوہن، کندھن، احمق اور بے وقوف ہونا۔

شَهْوَةٌ - خواہش کرنا، محبت رکھنا، آرزو کرنا۔

تَشْهِيَةٌ - خواہش دلانا، ترغیب۔

مُشَاهَاةٌ - مشابہت۔

اِشْهَاءٌ - خواہش پوری کرنا، نظر لگانا۔

تَشْهَى - خواہش کرنا جیسے اِشْتَهَاءٌ ہے۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ الرِّيَاءَ وَالشَّهْوَةَ اَلْخَفِيَّةَ - مجھ کو سب سے بڑھ کر ڈرتم پر دو گنا ہوں کا ہے ایک تو ریا (یعنی دکھانے اور شہرت اور ناموری کے لیے نیک عمل کرنا نہ کہ خلوص سے خدا کی رضامندی کے لیے) دوسرے پوشیدہ خواہش سے (وہ یہ ہے کہ لوگوں میں تو اپنی لامعنی اور بے پرواہی

دکھلائے اور دل میں دنیا کی طمع ہو جیسے اکثر مکار اور دعا باز درویش ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا گناہ کا دل میں چھپانا اس پر اصرار کرنا۔ مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا تو ظاہر میں تو آنکھ جھکا لینا تاکہ لوگ پرہیزگار سمجھیں مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں)۔

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَالْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ - دوزخ شہوتوں اور خواہش سے ڈھانپی گئی ہے اور بہشت ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں (یعنی شہوتیں اور خواہشیں جب پوری کی جائیں تو سمجھ لو کہ دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور جب شہوت اور خواہش کو دبا کر نفس شکنی کی جائے تو سمجھ لو کہ بہشت کا دروازہ کھل گیا۔ انسان میں یہی دو چیزیں ہیں جن کا دباننا اور مسخر کرنا انسانیت کے لیے ضرور ہے ورنہ پھر انسان اور دوسرے جانوروں میں فرق نہیں رہتا ایک تو غصہ دوسرے شہوت پہلا ایک کتا اور دوسرا سورا اور عقل پادشاہ ہے اور سورا ڈانٹ دبا کر تم نے تابعدار کر دیا اور پادشاہ کی رائے پر چلے تو سبحان اللہ پھر بہتری بہتری ہے اگر خوب کھلا پلا کر ان کو مونا کیا اور پادشاہ کو اس کتے اور سورا کا تابعدار کر دیا تو پناہ بخدا پھر خیر نہیں ہلاکت اور تباہی کا سامنا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اب تک باوصف اتنی عمر ہونے کے یہ مرتبہ مجھ کو حاصل نہیں ہوا کہ غصہ اور شہوت دونوں عقل کے پورے تباہ بخدا ہو جائیں اور کبھی کبھی یہ کتے اور سورا زرد کر کے عقل پر غالب آجاتے ہیں۔ یا اللہ تو اپنے فضل کرم سے اس کتے اور سورا کو دبا دے اور عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابعدار کر دے بغیر تیری مدد کے میں اس کتے اور سورا پر غالب نہیں ہو سکتا)۔

يَا شَهْوَانِي - اے شہوت پر چلنے والے یا سخت شہوت والے اس کی جمع شہاوی آتی ہے۔

اِذَا شِئْتُمْ مَرِيضٌ اَحَدِكُمْ شَيْنًا فَلْيَطْعِمْهُ - جب تم میں کوئی بیمار شخص کسی چیز کی خواہش کرے (یعنی کھانے کو اس کا دل چاہے) تو اس کو کھلائے (یہی چھی طب ہے اور جو طبیب بیمار کو پرہیز کر اس کی طاقت اور قوت توڑ ڈالتے ہیں وہ نیم حکیم خطرہ جان ہیں اللہ ایسے حکمیوں سے بچائے رکھے۔



## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ي ع لَحَاسِنُ الْحَدِيثِ

بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا۔ گو یہ قول چند صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافر اور مشرک اور منافق لوگوں کا عذاب دائمی ہے، واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

كَمْ شَيْئَتِكَ بَيْنَ يَدَيْ ذَٰلِكَ كَلِمَةٌ - ان سب کاموں میں تیری مشیت ضرور ہے یا تیری مشیت کی نیت کرتا ہوں گو میں زبان سے کہوں۔

وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ - ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنی مرنے والے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ کھنکھن تیرک کے لیے ہے کیونکہ موت تو یقینی ہے اس میں شک نہیں ہو سکتا۔

هَيَاتُ شَيْئًا - ابوظلمہ کی بی بی نے ایک چیز تیار کی (اور اس کو گھر کے کونے میں رکھ دیا اور ابوظلمہ نے جب پوچھا پچھ کیا ہے۔ انہوں نے کہا اب آرام ہے اور یہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تعریف تھی۔ مطلب یہ تھا کہ دنیا کی اور بیماری کی تکلیف سے آرام ہو گیا۔ حالانکہ وہ مر گیا تھا۔ ابوظلمہ کے دل کو تسکین ہوئی۔ انہوں نے اپنی بی بی سے صحبت کی وہ حاملہ ہو گئیں۔ پھر ایک بچہ کے بدل کے (یکے بعد دیگرے) نو بچے اللہ نے عنایت فرمائے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعریف کسی مصلحت سے درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ امام شافعی نے ظالم بادشاہ کے سامنے تعریف کی اور معاویہ کے عامل مغیرہ بن شعبہ نے حجر بن عدی کو حضرت علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا، انہوں نے کہا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَمِيرَكُمْ أَمَرُنِي أَنْ أَلْعَنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَلْعَنُوهُ لَعْنَةُ اللَّهِ تَعَالَى اور مراد یہ رکھی کہ اس عامل پر لعنت کر دالہ اس پر لعنت کرے۔

انمّا بنو ہاشم وبنو المطلب شیعہ واحد۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہیں (یعنی ہمیشہ ملے جلے رہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں) (عبدمناف کے چار بیٹے تھے عبدشمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب تو عبدشمس اور نوفل دو بھائی ایک طرف ہو کر رہے اور ہاشم اور مطلب ایک طرف یہاں تک کہ جب بنو کنانہ اور قریش نے یہ ٹھہرایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ شادی بیاہ کرے گے نہ ان سے کوئی معاملہ کریں گے تو دونوں بھائیوں کی اولاد مدت تک پہاڑ کے ایک کونے میں بند رہی۔ قریش اور بنو کنانہ کہتے تھے کہ حضرت محمد کو ہمارے سپرد کر دو لیکن بنی ہاشم اور بنی مطلب نے اس کو منظور نہ کیا اور ایک مدت تک تکلیف اور مصیبت اٹھائی۔)

فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَالْأَرْجَمَتِ - اگر تو کچھ پائے یعنی مجاہدہ کا موقع تو بہتر ہے ورنہ (اپنے گھر کو) لوٹ آئے۔

لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا بَشِيءٌ - ان دونوں رکعتوں میں کوئی ایسا کام نہ کرے (جو نماز کے خلاف ہے یعنی ادھر ادھر کے خیالات اور دوسو سے دل میں نہ لائے۔)

فَإِنَّ فِيهِ أَعْيُنَ الْأَنْصَارِ شَيْئًا - انصاری آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں کبھی ان میں کوئی عیب ہوتا ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو پیغام دے تو نکاح سے پہلے اس کا دیکھ لینا درست ہے، گو غفلت میں عورت کی رضامندی کے بغیر دیکھے یا شہوت کی نظر سے دیکھے اور امام داؤد ظاہری نے اس حدیث سے اس کے تمام جسم کو دیکھنا درست رکھا ہے۔ بعض نے کہا صرف چہرہ اور ہاتھ پاؤں دیکھنا درست ہے۔)

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا - تجھ کو ابن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر تھا مگر اس شعروں میں خدا کی توحید اور شرک کی مذمت بھری ہوئی تھی۔ آنحضرت نے اس کا کلام بڑے شوق سے سنا اور فرمایا وہ تو مسلمانی کے قریب تھا۔)

حَتَّى يَنْبَتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ - یہاں تک کہ اس چیز کی طرح اگیں گے (یعنی اس دانہ کی طرح جس کو پانی بہا کر لاتا

مَا تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا فَرْعَةٍ وَلَا شَيْئًا - ہم آسمان میں نہ بادل دیکھتے تھے نہ ابر کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ (یعنی آسمان بالکل صاف تھا مگر آپ کی دعا سے ابر کا ایک ٹکڑا نمود ہوا اور پھیل گیا خراب پانی برسا۔)

وَلَا أَدَانَ وَلَا شَيْئًا - نہ اذان ہوئی نہ اور کچھ (جیسے الصلوٰۃ جامعۃ یا الصلوٰۃ ایہا المؤمنون وغیرہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



## لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ

شَيْئًا۔ میں اللہ تعالیٰ سے ایک بدعت نکال کر جس کا حکم اس نے نہیں دیا ملنا نہیں چاہتا (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جن لوگوں پر ہم کو قدرت حاصل ہو اگر ہم زبردستی ان کو مسلمان بنا لیں تو ہماری قوت زیادہ ہوگی ہمارا شمار بڑھ جائے گا)۔

فَإِذَا أَمَرَ تَكُفُّكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتَوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ۔ میں جب تم کو کسی بات کا حکم کروں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اس کو بجالاؤ (دین کی بات ہو یا دنیا کی) جب کسی بات سے منع کروں تو اس سے پرہیز رکھو (اور جس سے سکوت کروں وہ تم کو معاف ہے)۔

إِنَّ اللَّهَ شَيْءٌ لَا كَمَالَهُ شَيْءٌ۔ اللہ تعالیٰ ایک شے ہے (یعنی موجود ہے بلکہ اسی کا وجود اصلی ہے اور باقی چیزیں اسکے وجود کا ایک سایہ ہیں) مگر وہ اور اشیا کی طرح نہیں ہے (اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے جیسے فرمایا لیس کمنثلہ شیء اس میں کاف زائد ہے اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے)۔

لَا مِنْ شَيْءٍ عَمَّا نَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلْقٍ۔ نہ تو اللہ کسی چیز سے نکلا نہ اللہ نے مخلوقات کو کسی چیز سے بنایا (اس سے رد ہوا مادہ تین کا جو کہتے ہیں مادہ قدیم ہے اور خداوند تعالیٰ نے سب چیزوں کو اسی مادہ سے بنایا)۔

كَمَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ۔ اللہ ہمیشہ سے تھا اور اللہ کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی (یعنی سوا ذات اور صفات الہی کے سب چیزیں حادث ہیں تو اللہ نے تمام چیزوں کو عدم سے وجود کا شرف بخشا یعنی اپنے وجود کا ایک سایہ ان پر ڈال کر ان کو موجود کیا پہلے وہ معدوم تھیں یعنی خارج میں گوا اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ معدوم موجود نہیں ہو سکتا۔ نہ کوئی موجود معدوم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معدوم محض نہ تھیں۔ بلکہ من وجہ وجود رکھتی تھیں یعنی وجود علمی اب جب اللہ تعالیٰ نے ان کو خارج میں بھی موجود کرنا چاہا تو اپنے وجود کا ایک عکس ان پر ڈالا وہ خارج میں بھی موجود ہو گئیں پھر جب چاہے گا یہ عکس ان سے اٹھالے گا اور سب چیزیں نیست و نابود ہو جائیں گی)۔

وَأَنْ يَعْصَمَا حَسْبَ مَا أَمَرَ هُمَا اللَّهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

فَأَخْتَرْنَا اللَّهُ فَلَمْ يَعْزِدْ ذَلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرت نے ہم کو اختیار دیا (چاہیں تو اللہ اور رسول کو پسند کریں آپ کی زوجیت میں رہیں چاہیں جدا ہو جائیں) ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا پھر یہ اختیار کو کچھ نہیں شمار کیا (یعنی اس کو طلاق نہیں سمجھا)۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر خاوند اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہو گی)۔

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) لوگوں کا یہ گمان کہ آنحضرت نے ہم کو کوئی خاص خاص باتیں بتلائی یا کوئی خاص کتاب دی ہے بالکل غلط ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن ہے اور یہ صحیفہ (اس میں چند احکام تھے شریعت کے مثلاً دیت کے احکام قیدیوں کا چھڑانا مدینہ کا حرم ہونا)۔

ذَكَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔ آپ نے ایک اندیشہ ناک بڑی بات کا ذکر کیا۔  
وَلَا شَيْءٌ بَعْدَهُ۔ اللہ کی مدد جب ساتھ ہو تو پھر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔

إِنْ شِئْتُمَْا أَعْطَيْتُكُمْ مَا۔ تم چاہتے ہو تو میں تم کو (زکوٰۃ کے مال میں سے) دیتا ہوں حالانکہ زکوٰۃ کے مال میں ابھی بٹے کئے کمانے والے کا اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اس مال میں سے نہیں دوں گا۔

فَأَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا۔ (اپنے مکان میں نماز پڑھ کر پھر میں مسجد میں آتا ہوں وہاں جماعت کھڑی ہوتی ہے میں اس میں بھی شریک ہو کر نماز پڑھ لیتا ہوں) اب میرے دل میں کچھ خیال آتا ہے (کہیں یہ ناجائز ہو اور میں گنہگار ہوں) بعضوں نے یوں ترجیح دیا ہے ایسا کرنے سے میرے دل کو خوشی ہوتی ہے۔

كُلَّمَا هَمَّ أَنْ تَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْبُؤَابِ۔ جب وہ ان دروازوں میں سے کچھ کھولنا چاہتا ہے یعنی ذرا سا۔

مَا كُنْتُ لَا لَقَى اللَّهُ بِبَدْعَةٍ لَمْ يُحَدِّثْ إِلَيَّ فِيهَا

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لغات الخاریجہ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------

دوئوں وحی جیسا اللہ نے حکم دیا ویسا ہی کریں۔ انشاء اللہ معنی اذ کے ہے یا قد کے یعنی اللہ نے ایسا ہی چاہا۔

شَبَّابٌ یَا شَبَّابٌ یَا مَشَبَّابٌ۔ بڑھاپا، بالوں کی سفیدی بوزھے مرد کو شابہ کہیں گے مگر بوزھی عورت کو شَبَّابٌ نہیں کہتے بلکہ شَمَطَاءٌ کہتے ہیں۔

تَشَبُّبٌ۔ بوزھا کرنا۔

شَبَّابٌ الْحَجَرِ۔ پتھر کو توڑا کر برابر کیا۔

شَبَّابٌ۔ بھیڑے کا بچہ۔

شَبَّابٌ۔ عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے اسی میں سے محمد بن حسن شیبانی امام ابوحنیفہ کے شاگرد۔

تَبَشُّبٌ هُوَ ذُو الْوَأْفَعَةِ۔ مجھ کو سورہ ہود اور سورہ واقعہ نے بوزھا کر دیا (کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قیامت اور اس کے ہولناک واقعوں کا ذکر ہے۔ ایک شخص نے خواب میں آنحضرتؐ سے پوچھا ہودی کس آیت نے آپ کو بوزھا کر دیا۔ فرمایا فاستقم کما امرت نے یعنی اللہ کے حکموں پر مرنے تک قائم رہ حقیقت میں استقامت بہت مشکل ہے۔ صوفیہ فرماتے ہیں استقامت ہزار کرامت سے بڑھ کر ہے۔)

لَهُ شَعْرٌ عَلَاهُ الشَّبَبُ۔ آپ کے بال تھے ان پر سفیدی آگئی تھی (کہتے ہیں چودہ بال آپ کے سفید ہوئے تھے وہ بھی مہندی میں رنگے ہوئے تھے)۔

إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَيَّرَ تَمَّ بِهِ الشَّبَبُ الْحَيَاءُ وَالْكَتَمُ۔

سب سے بہتر خضاب جس سے تم سفیدی کو بدلتے ہو مہندی اور بسمہ کا خضاب ہے (جمع الحجار میں ہے کہ سرخ یا زرد خضاب کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مہندی اور بسمہ کا خضاب تو بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ بعض نے کہا اسی سیاہی میں کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے تو یہ درست ہے برخلاف مازو وغیرہ کے خضاب کے جس سے بال بالکل کالے بھنور ہو جاتے ہیں وہ نادرست ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف مہندی کا خضاب کرے یا صرف بسمہ کا دونوں کو ملا کر نہ کرے اور جب صرف ایک سے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ نہیں ہوتے)۔

شَبَّابٌ جمع ہے اَشْبَابٌ کی جیسے شَبَّابٌ ہے۔

إِذَا نَظَرَ إِلَى الشَّبَابِ۔ جب بوزھوں کو دیکھے۔

شَبَّابَةُ الْحَمْدِ۔ حضرت عبدالمطلب کا لقب ہے۔

شَبَّابِيٌّ۔ وہ شخص جس کے پاس خانہ کعبہ کی کئی رتی ہے وہ بنو شیبہ کی طرف منسوب ہے۔

شَبَّابِيَّةٌ۔ ایک فرقہ ہے جبریہ میں سے۔

شَبَّابٌ۔ کوشش کرنا، پرہیز کرنا۔

تَشَبُّبٌ۔ تنگ نگاہ سے دیکھنا، ڈرانا۔

مُشَابَهَةٌ۔ جنگ، قتال، کوشش۔

شَبَّابٌ۔ ایک قسم کی بھاجی خوشبودار جس کا پھول زرد ہوتا ہے۔

الشَّاحَةُ شَخَّاعٌ۔

ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ۔ آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر منہ پھیر لیا اور کراہت ظاہر کی یا ڈرایا (جیسے دوزخ کو دیکھ رہے ہیں)۔

إِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ۔ جب آپ غصہ ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور ناپسندی کے ساتھ روگردانی کرتے۔

عَلَى جَمَلٍ مُشَبَّحٍ۔ ایک تیز روانہ پر۔

مُشَبَّحٌ الصَّدْرِ۔ یعنی سینا بھرا ہوا ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے یعنی چوڑے سین والے۔

نَاقَةُ شَبَّاحَانَ۔ تیز روانہ۔

أَشَاحَ بَوَّجْهٍ۔ اپنا منہ پھیر لیا۔

شَبَّابٌ۔ بوزھا یا جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو اخیر عمر تک یا اسی برس تک اس کی جمع شَبَّابٌ اور أَشْبَابٌ اور شَبَّابَةٌ اور شَبَّابَانٌ اور مَشَبَّابَةٌ اور مَشَبَّابَاءٌ اور مَشَابِخٌ ہے۔ شَبَّابٌ اور شَبَّابَةٌ اور شَبَّابِيَّةٌ اور شَبَّابِيَّةٌ اور شَبَّابِيَّةٌ بوزھا ہونا۔

تَشَبُّبٌ بوزھا ہونا، شَبَّابٌ کہنا، عیب کرنا، فضیحت کرنا۔

تَشَبُّبٌ شَخَّاعٌ ہونا۔

ذِكْرُ شَبَّاحَانَ قُرَيْشٍ۔ قریش کے بوزھے لوگوں کا بیان۔

۵۴۱

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيِّ

الْأَمْنُ أَشَادُ بَهَا - (پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائے) مگر جو اس کو پہنچائے (لوگوں سے دریافت کرے اسکے مالک کی تلاش کرے)۔

إِنَّ الْأَمَامَةَ حَصَّ اللَّهُ بِهَا إِبْرَاهِيمَ وَأَشَادَ بِهَا ذِكْرُهُ - اللہ تعالیٰ نے امامت کا منصب حضرت ابراہیم سے خاص کیا اور ان کا نام امامت کی وجہ سے مشہور کیا۔

بُرُوجٌ مُّشِيدَةٌ - اونچے اونچے محفوظ برج۔  
بُشَيْرٌ - شیر یعنی اسد۔

بُشَيْرٌ - حسن اور خوبصورتی۔

رَأَى امْرَأَةً شَيْرَةً عَلَيْهَا مَنَاجِدٌ - عورت دیکھی جو سونے اور جواہر کے ہار پہنے ہوئی تھی (یعنی جزاؤ ہار) اصل میں یہ شَارَةٌ سے نکلا ہے جو بمعنی بیات اور شکل کے ہے تو یہ اجوف وادی ہے اور یہاں پر صرف لفظی مناسبت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ - آنحضرت نماز میں اشارہ کرتے ہاتھ سے یا سر سے (کبھی سلام کا جواب اشارے سے دیتے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ - سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے۔

قَالَ لِلَّذِي كَانَ يُشِيرُ بِأَصْبِعِهِ فِي الدُّعَاءِ آخِذٌ آخِذٌ - ایک شخص دعا میں انگلیوں سے اشارہ کرتا آپ نے اس کو فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر (تا کہ اللہ کی توحید کی طرف اشارہ ہو)۔

كَانَ إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ - آپ اپنے پنجے سے اشارہ کرتے (یعنی کسی کے ہاتھ کو یا اور کسی کام کے لیے مگر تشہد میں صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے)۔

إِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا - اور جب کلام کرتے تو اشارہ بھی اس کے ساتھ ملاتے (یعنی ہاتھ سے بھی اشارہ کرتے)۔

مَنْ أَشَارَ إِلَى مُؤْمِنٍ بِحَيْدٍ بَرِيْدٌ قَتَلَهُ فَقَدْ وَجَبَ دَمُهُ - جو شخص کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے گا اس کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو اس کا قتل واجب ہو گیا (دوسرے کی جان بچانے کے لیے) قانوناً بھی یہ کوئی جرم نہیں ہے)۔

شَيْخَانٌ - ایک مقام کا نام ہے جہاں آپ رات کو جنگ احد میں ٹھہرے تھے۔

وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ - ابو بکر بوزھے آدمی تھے لوگ ان کو پہچانتے تھے (کیونکہ وہ سوداگری کے لیے آیا جایا کرتے تھے)۔

إِنَّ شَيْخًا أَخَذَ تَرَابًا - ایک بوزھے نے (سجدہ نہیں کیا بلکہ) تھوڑی سی مٹی لے کر پیشانی سے لگالی (یہ بوزھا امیہ بن خلف تھا یا ولید ابن ولید)۔

شَيْخَيْنِ - فقہ احناف میں امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کو کہتے ہیں اور علم کلام میں ابوالحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی کو اور علم حدیث میں بخاری اور مسلم کو اور حکمت اور فلسفہ میں شیخ بوعلی بن سینا اور شیخ شہاب الدین مقول یا ابو نصر فارابی کو اور ابو احمد حدیث کی فقہ میں امام ابن تیمیہ اور ابن قیم کو اور طب میں جالینوس اور ابن سینا کو۔ امامیہ کے نزدیک شیخ فی الحدیث امام موسیٰ کاظم کو کہتے ہیں۔

شَيْدٌ - گلاوہ کرنا، بلند کرنا، قوی کرنا۔

تَشْيِيدٌ - مضبوط کرنا، بلند کرنا، ملنا۔

إِشَادَةٌ - ہلاک کرنا، تعریف کرنا، ظاہر کرنا، مشہور کرنا۔  
مَنْ أَشَادَ عَلَى مُسْلِمٍ عَوْدَةً يُشِينُهُ بِهَا يَغْيِرُ حَقِّي شَانَهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - جو شخص کسی مسلمان کی چھپی بات کو مشہور کرے ناحق اس کا عیب ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب ظاہر کرے گا۔ (اس کو تمام لوگوں میں ذلیل و خوار کرے گا)۔

أَيْمًا رَجُلٍ أَشَادَ عَلَى امْرِئٍ مُسْلِمٍ كَلِمَةً هُوَ مِنْهَا بَرِيءٌ - جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے مشہور کرے جو اس نے نہ کی ہو (تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلیل کرے گا) عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَادَ الْبَنِيَانُ يَشِيدُهُ شَيْدًا - عمارت بلند کی یا اس پر گلاوہ کیا کچھ کا۔

شَيْدٌ - جس سے گلاوہ کریں، چونانہ وغیرہ۔

قَصْرٌ مَّشِيدٌ - پختہ محل۔

ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	-----------------------

مترجم کہتا ہے انتم اعلم بامور دنیا کم کا یہ مطلب ہے کہ دنیاوی کاموں کھانے پینے پہننے زراعت تجارت پیشہ کرنے میں اگر خدا کا کوئی حکم نہ اترتا ہو تو تم اپنی رائے سے جیسا مناسب اور مفید سمجھو اس پر عمل کر سکتے ہو لیکن دنیاوی وہ کام جن میں اللہ کا حکم اترتا جیسے سوڈی حرمت شراب اور مردار کی حرمت ماں بہن وغیرہ سے نکاح کی حرمت ان میں تو شریعت کے حکم پر چلنا ضرور ہے۔

شَيْطٌ يَأْتِي الشَّيْطَانُ بِسَبْطِطَةٍ يَأْتِي الشَّيْطَانُ بِسَبْطِطَةٍ - جل جانا ہلاک ہو جانا۔ بعض کہتے ہیں شیطان اسی سے ماخوذ ہے یعنی ہلاک ہونے والا یا جلنے والا۔ بعض کہتے ہیں وہ شَطْنٌ سے نکلا ہے یعنی خدا کی رحمت سے دور اور کَشَيْطِطٌ جانا جیسے اِسْطَاطَةٌ ہے ہلاک کرنا باطل کرنا۔ تَشَيْطٌ - جلنا۔

اِسْتِشْطَاطَةٌ - غصہ میں بھڑک جانا ہلاک ہو کر اڑ جانا۔ اِذَا اسْتَشْطَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ - جب بادشاہ غصہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر چڑھ جاتا ہے وہ غصے میں طرح طرح کے ظلم کرتا ہے لوگوں کی جان لیتا ہے ان کو ناحق تباہ کرتا ہے۔ یہ سَطَاطٌ بِشَيْطِطٌ سے ہے یعنی جل گیا یا جلنے کے قریب ہو گیا۔

فَاسْتَشْطَاطَ عَضْبًا - غصے میں بھڑک اٹھا یعنی سخت غصہ ہوا مَارَأَى صَاحِبًا كَمَا اسْتَشْطَاطَ - کبھی آپ کو بے انتہا ہنستے نہیں دیکھا (یعنی خوب زور سے ٹھٹھے مارتے ہوئے) یہ استشاط الحمام سے ماخوذ ہے یعنی کبوتر ہلاک ہو کر اڑ گیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى الرَّاسِ اِذَا شَيْطِطَ - کیا تم نے سری کو نہیں دیکھا جب وہ پک کر جل جاتی ہے۔

شَيْطُ اللّٰحْمِ - گوشت کو جلادیا اٹا پکا یا۔ حَتَّى سَطَاطَ فِي رِمَاحِ الْقَوْمِ - (جنگ موتہ میں زید بن حارشا آنحضرت کا جھنڈا لے کر اتار لے) کہ لوگوں کے برچھوں سے مارے گئے (یعنی کافروں نے برچھوں سے مار مار کر آپ کو شہید کیا۔ اس کے بعد جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے اس کے بعد س کے بعد عبد اللہ بن رواحہ نے وہ بھی شہید ہوئے اس کے بعد خالد بن ولید نے انہوں نے کافروں کو شکست دی)۔

فَتَشَايَرَهُ النَّاسُ - لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا اس کی شکل اور ہیبت کو پسند کیا۔

وَهُمُ الَّذِينَ خَطُّوا مَشَائِرَهَا - وہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کے گھروں اور کھیتوں پر نشان کیا۔

شَيْزٌ وَوَيْهٌ - ایران کا ایک بادشاہ تھا۔ شَيْزٌ - ایک کالی لکڑی ہے۔ بعض کہتے ہیں آبنوس اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔

تَشْيِيزٌ - لال لکیریں کرنا۔ بَرْدٌ مُشْيِيزٌ - چادر جس پر لال دھاریاں ہوں۔

شَيْزِيٌّ - بمعنی شَيْزٌ ہے اور کبھی پیالہ کو بھی کہتے ہیں۔ وَمَاذَا اِبَا قَلْبِيبٍ قَلْبِيبٍ بَدْرٍ مِّنَ الشَّيْزِيِّ تُوَيْنٌ بِالسَّنَامِ - (یہ ابن سوادہ کے مرثیہ کا ایک شعر ہے جو اس نے ان کافروں پر کہا تھا جو بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں) کہتا ہے۔ بدر کے اندھے کنوئیں میں کتنے پیالے ہیں (یعنی پیالوں میں کھلانے والے)

جو اونٹ کے کوبان سے آراستہ کئے جاتے تھے یعنی اونٹ کے کوبان کا شوربا جو نہایت مزے دار ہوتا ہے۔ پیالوں میں بھر کر لوگوں کو کھلاتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے)۔

شَيْصٌ - وہ کھجور جس کی گھٹلی سخت نہ ہو یا جس میں گھٹلی نہ ہو۔ یہ خراب قسم کی کھجور ہے اور دانت کا درد یا پیٹ کا اور ایک قسم کی پھلی۔

شَيْصَةٌ - ایک قسم کی پھلی یا مطلب اور مقصد۔ مُشَايَصَةٌ - منافرت۔

نَهَى قَوْمًا عَنْ تَأْبِيرِ نَعْلِهِمْ فَصَارَتْ شَيْصًا - آنحضرت نے کچھ لوگوں کو کھجور کا پیوند لگانے سے (نرمادہ کا جوڑ کرنے سے) منع فرمایا تو وہ شیش ہو گئی (یعنی خراب کھجور ان درختوں میں ہونے لگی اس وقت آپ نے فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُورِ دُنْيَاكُمْ یعنی تم اپنے دنیا کے کام خوب جانتے ہو یعنی پیوند لگا سکتے ہو۔ میں نے جو حکم دیا تھا وہ کچھ خدا کا حکم نہ تھا اپنی رائے سے ایک بات کہی تھی)۔

## لَعَالِي الْخَرِيصِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

(چاہے)۔

وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ - لقمہ کھاتے میں گرجائے اس کو  
اٹھا کر پاک صاف کر کے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔

شَيْطَانَةٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةٌ - کبوتر اڑانے والا شیطان ہے  
شیطان کے پیچھے لگا ہے (اکثر کبوتر باز کوشوں پر چڑھ کر مستورات  
پر نظر ڈالتے ہیں یا کبوتر بازی میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ نماز  
اور عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں اس لیے ان کو شیطان  
فرمایا علماء نے کہا ہے کہ کبوتر اٹھنے اور بچنے نکالنے کے لیے اسی  
طرح وحشت رفع کرنے کے لیے پانا درست ہے اسی طرح  
خطوط اور ناسے پہنچانے کے لیے لیکن ان کا اڑانا مکروہ ہے اگر  
شرط باندھ کر اڑائے تو وہ جو ہے اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے  
پھر اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی)۔

خَذُو الشَّيْطَانَ - شیطان کو پکڑو (یہ ایک شاعر کے لیے  
فرمایا۔ جو رات دن شعر گوئی اور شعر خوانی میں مصروف رہتا تھا۔  
ایسا شاعر درحقیقت شیطان ہے جو اپنی عمر عزیز و اہیات میں برباد  
کرتا ہے)۔

الْعَطَّاسُ وَالشَّائِبُ وَالنَّعَّاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ - نماز میں چھینک اور جھائی اور اونگھ شیطان کی طرف  
سے ہے وہ چاہتا ہے کہ نماز میں حضور قلب اور خشوع اور خضوع نہ  
ہونے دے۔

فَانَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ - شیطان بائیں ہاتھ  
سے کھاتا ہے (یعنی حقیقت کھانا مراد ہے کیونکہ شیطان ایک لطیف  
جسم ہے اس کا کھانا کھانا قیاس سے بعید نہیں ہے۔ افسوس ہمارے  
زمانہ میں بعض مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے  
بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا۔ مضافاً لہذا کہ اگر میز پر کھائیں یا  
کانٹے چھری سے کھائیں مگر چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا  
داہنے ہاتھ میں تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں)۔

شَطْنٌ - رسی۔ (اشطان اس کی جمع ہے)۔

شَيْطَانَةٌ - شیطان کے سے کام کرنا، شرارت اور سرکشی  
عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔

شَيْعٌ يَشْبُوَعٌ يَشْبُوَعٌ يَشْبُوَعٌ يَشْبُوَعٌ - مشہور ہونا

لَمَّا شَهِدَ عَلَى الْمُغِيرَةَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ بِالْوَيْدَانِ  
عُمَرُ شَاطِئَ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِ الْمُغِيرَةَ - مغیرہ بن شعبہ جو کہ کوفہ کے  
عامل تھے ان پر تین شخصوں نے زنا کی گواہی دی (لیکن چوتھے  
شخص نے گول گول بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں  
دیکھا اور مغیرہ جب اٹھے تو ان کی سانس پھول رہی تھی۔ اس لیے  
حضرت عمر نے مغیرہ کو زنا کی حد نہیں ماری بلکہ یہی فرمایا مغیرہ کے  
تین ربع تباہ ہو گئے (یعنی ان کی دینداری اور پرہیزگاری کے تین  
ربع برباد ہو گئے ایک ربع رہ گیا۔ اگر چوتھی گواہی بھی صاف ہوتی  
تو ساری دینداری برباد ہو جاتی)۔

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ يُؤَخِّدَ الرَّجُلُ  
الْمُسْلِمَ النَّبْرِيُّ فَيَشَاطِئَ لَحْمَهُ كَمَا تَشَاطِئُ الْجَزُورُ -  
سب سے بڑھ کر تمہارے متعلق مجھ کو یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو ایک بے  
گناہ مسلمان شخص پکڑا جائے۔ پھر اس کا گوشت اس طرح کا نا  
جائے جیسے اونٹ کا کاٹا جاتا ہے (اس کا گوشت کھڑے کھڑے  
کر کے بانٹا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ اشاط الجوزور  
اونٹ کا گوشت کھڑے کھڑے کر کے بانٹ دیا)۔

شَاطِئَ الْجَزُورُ - اونٹ کا گوشت سب بٹ گیا کوئی کھڑا  
باقی نہیں رہا۔

إِنَّ سَفِينَةَ أَشَاطِئَ دَمٍ جَزُورٌ بِجَذَلٍ فَاسْكَلَهُ - سفینہ  
نے ایک اونٹ کو دھاردار لکڑی سے ذبح کیا اس کا خون بہایا پھر  
اس کو کھایا۔

الْقَسَامَةُ تَوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشْبِطُ الدَّمَ - قسامت  
سے دیت واجب ہوتی ہے وہ خون کو بے کار نہیں جانے دیتی  
(یکساں خون وہ ہے جس میں نہ دیت واجب ہونے قصاص) یا خون  
نہیں بہائی یعنی قسامت میں قصاص لازم نہیں آتا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَفِتْوَاهِ وَشَيْطَانِهِ  
وَشَجْوَانِهِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر سے اور  
س کے فتووں اور اس کے ہلاک کرنے اور رنجوں سے صحیح  
وَأَشْطَانِهِ ہے یعنی شیطان کے پھندوں سے۔

فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ - اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے  
والامنع کرنے سے بھی باز نہ رہے تو وہ شیطان ہے (اس سے لڑنا

ش ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ا ی ے لَعْنَةُ الشَّيْطَانِ

شائع ہونا جسے ذبیح ہے۔  
شیعہ - پیچھے ہونا بیروی کرنا۔  
شَاعَ بِالشَّيْءِ - اس کو ظاہر کیا، مشہور کیا۔  
شَاعَ الْإِنَاءَ - برتن بھر دیا۔

شَاعَكُمْ السَّلَامُ - عرب لوگ رخصت کے وقت کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے۔ صحاح میں ہے کہ شَاعَكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ دونوں کا ایک ہی مطلب اور ایک ہی محل ہے۔  
تَشْيِيعٌ - جلانا، پھونکنا۔  
مُشَاطِمَةٌ - پیچھے جانا، متابعت کرنا، اب عام لوگ اس کو استقبال کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔  
إِشَاعَةٌ - مشہور کرنا جسے إِذَاعَةٌ ہے۔  
تَشْيِيعٌ - شیعہ ہونا، شیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا اہل بیت کی طرف میلان۔  
تَشَارِيعٌ - شریک ہونا۔

الْقَدْرِيَّةُ شَيْعَةُ الدَّجَالِ - قدریہ (یعنی جو لوگ تقدیر کے منکر ہیں اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) دجال کے گروہ ہیں (اصل میں شیعہ گروہ کو کہتے ہیں اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لیے کیا جاتا ہے جو حضرت علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت سے۔ محیط میں ہے کہ شیعہ ایک بڑا فرقہ ہے مسلمانوں کا جو آنحضرت کے بعد حضرت علی کو امام جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرت نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دیا تھا اور ہمیشہ امامت آپ ہی کی اولاد میں رہے گی دوسرے خاندان میں نہیں جاسکتی۔ ان کے بائیس فرقے ہیں اور تین اصول ہیں ایک غلاۃ دوسرے زید یہ تیسرے امامیہ مترجم کہتا ہے غلاۃ جو معاذ اللہ حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے وہ دنیا سے معدوم ہو گئے شاید کہیں دو چار باقی ہوں اب دو فرقے شیعوں کے موجود ہیں ایک تو زید یہ اطراف یمن میں دوسرے امامیہ جو ایران اور عرب اور ہند میں بکثرت ہیں۔ ان کے پھر دو فرقے ہیں ایک اثنا عشریہ دوسرے اسماعیلیہ اکثر شیعہ ہمارے زمانے کے اثنا عشری ہیں)۔

إِنِّي لَأَرَى مَوْصَعَ الشَّهَادَةِ لَوْ تَشَاءَ يَعْنِي نَفْسِي - میں تو شہادت کا مقام دیکھ رہا ہوں اگر میرا نفس مانے اور میری اطاعت کرے۔  
لَمَّا نَزَلَتْ أَوْ نَبَسَكُمْ شَيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تَانِ أَهْوَنُ وَأَيْسَرُ - جب یہ آیت (سورہ انعام کی) اتری۔  
او بلسکم شیعا الخ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں (یعنی کئی گروہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی مار چکھانا) آسان ہیں یہ نسبت اوپر سے عذاب اترنے کے یا نیچے سے عذاب آنے کے (کیونکہ اوپر اور نیچے کے عذاب سے تو ایک بارگی سب کے ہلاک ہو جانے کا ڈر ہے)۔

نُهَيْنَا أَنْ نَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْعَتَيْنِ شَيْئًا - ہم کو منع ہوا کہ ان دونوں گروہوں کے باب میں کچھ کہیں (بلکہ سکوت اولیٰ ہے گو اس میں شک نہیں کہ حضرت علی کا گروہ ہر جنگ میں حق پر تھا اور مخالف گروہ باغی اور خاطمی تھا۔ جو شخص کسی کی مدد کرے اس کی جماعت میں شریک ہو جائے وہ اس کا شیعہ کہلائے گا (جیسے امام حسین نے ابن زیاد کے لشکر والوں کو شیطان کا شیعہ یعنی گروہ فرمایا)۔  
نَهَى عَنِ الْمُشَيْعَةِ - آپ نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جو ہمیشہ بکریوں کے پیچھے رہتی ہے۔ (لاغر اور ناتوانی سے دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی)۔  
إِنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُشَيْعًا - خالد بن ولید بہادر شخص تھے۔  
وَأَنَّ حَسَكَةَ كَانَ رَجُلًا مُشَيْعًا - حسکہ بڑا جلد باز شخص تھا (یہ شیعۃ النار سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے آگ کو روشن کیا اس پر ایندھن ڈال کر)۔  
اللَّهُمَّ أَحْسَهُ بِغَيْرِ رِضَاعٍ وَتَابِعْ بَيْتَهُ بِغَيْرِ شَيْعٍ - یا اللہ نڈیوں کو بے دودھ پلائے زندہ رکھ اور ان کو بن بلائے اور آواز دے ایک جگہ جمع رکھ (یہ حضرت مریم نے نڈیوں کو دعا دی۔ باجے اور ستار کی آواز کو شیاع کہتے ہیں اور اونٹ والے جو آواز کر کے اونٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں اس آواز کو بھی)۔  
أَمْرُنَا بِكُسْرِ الْكُؤُبَةِ وَالْكَثَارَةِ وَالشَّيْعِ - عمو اور

گیا جب تیسرے آسمان پر پہنچا تو نور کا ایک منبر میرے لیے رکھا گیا۔ میں اس منبر کے اوپر بیٹھا اور ابراہیم ایک سیڑھی نیچے مجھ سے بیٹھے باقی سب پیغمبر منبر کے گرد گرد بیٹھے اٹنے میں علیؑ نور کی ایک اونٹنی پر سوار آئے ان کا منہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور ان کے ساتھی تاروں کی طرح ان کے گرد گرد تھے تو ابراہیم نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے کیا کوئی بڑا پیغمبر ہے یا مقرب فرشتہ ہے۔ میں نے کہا نہ پیغمبر نہ مقرب فرشتہ ہے یہ میرا بھائی میرے چچا کا بیٹا میرا داماد میرے علم کا وارث علی بن ابی طالب ہے۔ ابراہیم نے کہا) یہ لوگ جو اس کے گرد گرد ہیں تاروں کی طرح وہ کون ہیں میں نے کہا وہ اس کے شیعہ (یعنی گروہ مجین علیؑ) ہیں اس وقت حضرت ابراہیم نے یوں دعا کی یا اللہ مجھ کو بھی علی کے شیعہ میں سے کر اس کے بعد حضرت جبرئیل یہ آیت لائے وان من شیعۃ لابراہیم۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت حضرات امامیہ کی کتابوں میں سے ہے لیکن اہل سنت کی کتابوں میں میں نے نہیں دیکھی۔

طَالَ مَا اتَّكُوا عَلَيَّ الْآرَانَكَ وَقَالُوا نَحْنُ مِنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ - مدت سے مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ (گروہ) ہیں۔

مَنْ سَافَرَ قَصَرَ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُشَيِّعًا لِسُلْطَانٍ جَانِبٍ - جو شخص سفر کرے وہ نماز میں قصر کرے مگر جب کسی ظالم بادشاہ کے ساتھ (اس کے ہمراہیوں اور تابعین میں ہو)۔

فُلَانٌ مِنْ أَشْيَاعِ السُّلْطَانِ - وہ بادشاہ کے تابعداروں اور ساتھیوں میں سے ہے۔

شَيَّعْتُ الضَّيْفَ - میں نے مہمان کو پہنچا دیا رخصت کے وقت اس کے ساتھ گیا (جیسا دستور ہوتا ہے تھوڑی دور تک مہمان کو پہنچا کرتے ہیں)۔

شَيْقٌ - ہاندھنا مضبوط کرنا۔

شَيْقٌ - پہاڑ کی چوٹی یا اس کا دشوار گزار مقام۔

شَيْلٌ - اٹھانا اپنی جگہ سے ہٹانا (حال کے محاورہ میں بہت مستعمل ہے)۔

ظنورہ اور ستاران سب کو توڑ ڈالنے کا ہم کو حکم ہوا (یعنی آلات ہنر اس میں سب قسم کے ہارے آگے مگر شادی بیاہ اور خوشی کی رسموں میں ان کا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے اور بعض نے کہا سوا دف کے وہ بھی شادی بیاہ میں دوسرا کوئی بلاجہ بجا نام درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہر یہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے)۔

الْكَيْشِيَاءُ حَرَامٌ كَثْرَتِ بَعَاثٍ بِفَخْرٍ كَرَاهِيَةً - (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردی لوگوں سے فخر یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی۔ ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

أَيُّمَا رَجُلٍ أَشَاعَ عَلَيَّ رَجُلٌ عَوْدَةً - جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں پیش کیا۔

هَلْ لَكَ مِنْ شَاعِيَةٍ - کیا تمہاری کوئی جوڑو ہے۔ (جوڑو کو شاع اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے)۔

بَعْدَ نَدْرِ بِشَهْرٍ أَوْ شَيْعِهِ - جنگ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

أَقَمْتُ بِهِ شَهْرًا أَوْ شَيْعَ شَهْرٍ - میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم و بیش ٹھہرا)۔

أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ - تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (تو اس کے سامنے اور پیچھے اور دانے اور بائیں چلو)۔

أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ - تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں (یعنی جن و انس اور ملائکہ)۔

مَا هُوَ لِإِيَّ الَّذِينَ حَوْلَهُ كَمَا لِحَوْلِي قُلْتُ شَيْعَتُهُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كَلِّمْنِي مِنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ فَاتَى جِبْرَائِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَإِنَّ مِنْ شَيْعَتِهِ لِأَبْرَاهِيمَ (آنحضرت ایک رات کو اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے مسجد میں اتنے میں آپ نے فرمایا لوگو جب تم اگلے پیغمبروں کا ذکر کرو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو پھر ان پر (یعنی یوں کہو علی نبینا وعلیہ السلام) لیکن جب میرے باپ ابراہیم کا ذکر کرو تو پہلے ان پر درود بھیجو پھر مجھ پر۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابراہیم کو یہ درجہ کیسے ملا؟ آپ نے فرمایا معراج کی رات کو میں آسمان پر



## ش ظ ر ع غ ف ق ك ل م ن و ء ي س

يُسَمُّهُ الْوُفَاءُ - آپ کی خصلت وفاداری تھی (یعنی وعدے کا پورا کرنا) جس نے احسان کیا ہو اس کا احسان ماننا اس سے نیک سلوک کرنا)۔

يُسَمُّهُ الْحَيَاءُ - آپ کی خصلت حیا اور شرم تھی اس کی جمع شَيْمٌ ہے)۔

شَيْمٌ - وہ زمین جو کبھی کھودی نہ گئی ہو۔

شِيَامٌ - مٹی۔

شِيَامٌ - برابر زمین اور مٹی۔

شِيمٌ - ایک قسم کی مشک۔

شَيْنٌ - عیب کرنا۔

تَشْيِينٌ - شین لکھنا۔

مَشَائِنٌ - عیب بمعنی معائب اور مثالب ہے۔

مَا شَانَهُ اللَّهُ بِيضَاءً - اللہ تعالیٰ نے آپ کے بالوں کو سفیدی سے عیب دار نہیں کیا (حالانکہ سفیدی عیب نہیں ہے بلکہ نور ہے اور وقار جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر انس اس حدیث کے راوی نے شاید وہ حدیث نہیں سنی اور آنحضرتؐ کا وہ فرمان سنا جو آپ نے ابوقحافہ ابو بکر صدیق کے والد کے حق میں فرمایا تھا جب ان کا سر ثقامہ گھاس کی طرح سفید تھا کہ اس کی سفیدی بدلو (یعنی خضاب کر کے) اور سفیدی کو ملرود سمجھا اسی لیے فرمایا

غيروا الشيب يعني سفیدی کو بدلو (خضاب کر کے)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حدیث دوسرے کی ناخ ہو واللہ اعلم كذا في انباه)۔

يُرِيدُ شَيْئَةً - وہ اس کا عیب کرنا چاہتا تھا۔

شَيْئَةً - نظر لگانا۔

قَامَرَلَهَا شَيْبَاهُ عَنَمٌ - آپ نے اس کو چند بکریاں دینے کا حکم دیا۔ (شَيْبَاهُ جمع ہے شَيْبَةٍ جو اصل میں شَاهَةٌ تھا)۔

لَا يُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شَيْبَةٍ مَاحِلٍ - کسی چغلی خور کی

چغلی کھانے سے ان کا عہد نہیں ٹوٹتا۔ (شَيْبَةُ اصل میں وشي تھا

یعنی چغلی کھانا) اس کا اصلی باب الواضع الضمين تھا مگر یہاں

مناسب لفظی سے یہ متابعت صاحب نہا یہ ہم نے ذکر کیا)۔

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَيَّ هَذِهِ الشَّيْبَةُ - اگر

شَيْبٌ یعنی اٹھا۔ شَيْبٌ بھی کہتے ہیں۔

حَسَى شَيْبُوا - اچھا اٹھاؤ۔

شَيْمٌ - تلوار سونتا نیام میں کر لینا دونوں معنی میں آیا ہے (بجلی کو دیکھنا کہاں جاتی ہے کہاں برستی ہے آنکھ لگانا انتظار کے طور پر چھپانا داخل کرنا جیسے شَيْبٌ ہے۔

تَشْيِيمٌ - کسی کے سر یا کپڑے کو پکڑ کر اندر جانا اس سے لڑنے کے لیے۔

شَامَ الشَّيْءُ - اندازہ کیا تخمینہ کیا۔

إِسَامَةٌ - داخل ہونا جیسے اِنْشِيَامٌ اور اِنْشِيَامٌ ہے۔

شَائِمٌ بَرَقَهُ - اس سے خیر کی امید رکھنے والا۔

مَشْيِمَةٌ - وہ جھلی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ ولادت کے

وقت وہ باہر نکلتی ہے (بچاس کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے)۔

لَا أَشِيْمُ سَيْفًا سَلَّهَ اللَّهُ عَلَيَّ الْمُشْرِكِينَ - خالد

بن ولید کی لوگوں نے ابو بکرؓ سے شکایت کی انہوں نے کہا) میں تو اس تلوار کو نیام میں کرنے والا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر سوتی ہے (یعنی خالد کو معزول نہیں کروں گا۔ وہ اللہ کی تلوار ہیں)۔

شِمٌّ سَيْفَكَ وَلَا تَفْجَعْنَا بِنَفْسِكَ (جب ابو بکر

صدیقؓ اپنی تلوار سونت کر اکیلے ہی مرتدوں سے لڑنے کے لیے

نکھے تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا) اپنی تلوار نیام میں کرو اور اپنی

جان کھو کر ہم کو مصیبت میں نہ ڈالو (یعنی تم مارے جاؤ گے تو سارا

انتقام بگڑ جائے گا۔ مسلمان ایک آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو

جائیں گے)۔

فَشَاهَةٌ - آخر آپ نے تلوار نیام میں کر لی (اور اس گنوار

کو سزا نہ دی جس نے غفلت میں آپ کی تلوار کو سونت کر آپ کو

مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ تلوار سونت

لی وہ گنوار تلوار کی خوبی دیکھنے میں مصروف ہو گیا اور جس بات کا

ارادہ تھا اس کو بھول گیا)۔

وَهَلْ يَبْدُونَ لِي شَامَةً وَطَفِيلٌ - (یہ بلال کے شعر کا

ایک مصرعہ ہے) یعنی کیا مجھ کو شامہ اور طفیل پھر دکھائی دیں گے

(جو دونوں مکہ کے پہاڑ ہیں مجھ چشمہ کے سامنے مطلب یہ ہے کہ

پھر کبھی مکہ میں مجھ کو جانا اور مجھ کا پانی پینا نصیب ہوگا یا نہیں)۔

لَحَائِنُ النَّارِ فِيهَا

يَكْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَ لِبَاسُ الْوَشْيِ - (مرد کے لیے) ریشمی اور تیل بونے کا کپڑا مکروہ ہے (مردوں کو سادہ اور موٹا کپڑا پہننا سزاوار ہے)۔  
 اشْتَرِ جُبَّةَ حَزْرٍ وَالْأَقْوَشِيَّ - ایک ریشمی چغہ خرید لے یا نشی -  
 وَ شِيءَ بِهِ إِلَى السُّلْطَانِ - بادشاہ تک اس کی چغلی کھائی۔

مشکی نہ ہو تو اسی رنگ کا کیت ہو۔  
 لَيْسَ فِيهِ شَيْئَةٌ - اس میں کوئی داغ نہیں ہے (اصل میں شیتہ جانور کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو اس کے اکثر جسم کے رنگ کے خلاف ہو مثلاً سارا جانور سیاہ ہو اور کہیں سفیدی ہو تو سفیدی شیتہ ہوگی اسی طرح اگر سارا جانور سفید ہو اور کہیں سیاہی تو سیاہی شیتہ ہوگی)۔



# کتاب الصاد ص

(اہل عرب کہتے ہیں۔  
صَاصًا الْجَرُّوُ۔ یعنی کتے کے پلے نے پلکیں ہلائیں۔  
یعنی دیکھنے کے لیے آنکھیں کھولنے سے)۔  
صَاكٌ۔ پسینہ نکلتا، اس میں سے بدبو پھیلنا، جم جانا اور چپک جانا۔

مُصَانِكَةٌ۔ سختی کرنا۔

صِنِكٌ۔ سخت آدمی۔

صَاكَّةٌ۔ کٹڑی کی بوجب وہ بھیگ جائے۔

صَاَلَةٌ۔ لوگوں پر کودنا، حملہ کرنا، دوڑنا۔

صَنِيلٌ۔ یعنی صہیل ہے۔ نہہنا نا۔

صَامٌ۔ بتلانا، دکھانا۔

صَامٌ۔ بہت پانی پی جانا۔

صَايَمٌ۔ بیاسا۔

صَنِئِيٌّ۔ چننا۔

أَنْتَ مِثْلُ الْعُقْرَبِ تَلْدَعُ وَتَصْنِيُ۔ تو بچھو کی طرح  
ہے کاٹتا ہے پھر چلاتا بھی ہے (یہ ایک مثل بھی ہے)۔

تَلْدَعُ وَتَصْنِيُ۔ اس کے لیے کہی جاتی ہے جو دوسروں  
پر ظلم کرے پھر ان کی شکایت بھی کرے۔

## باب الصاد مع الباء

صَبَابٌ يَصْوُوٌ۔ ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرنا۔

صَابِنِينَ۔ صَبَاً سے ماخوذ ہے (بعض کا کہنا ہے کہ وہ  
نصاری کا ایک فرقہ ہے جو ستاروں کی عظمت کرتے ہیں جیسے

صاد چودا ہواں حرف ہے حروفِ نجی میں سے اور حساب  
جمل میں اس کا عدد ۹۰ ہے۔

ص۔ سورت یا حرف کا نام ہے۔ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ کا ایک  
نام ہے۔ بعض نے کہا فرشتے کا۔ بعض نے کہا کہ یہ صدق محمد کا  
مختصر ہے اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس سے کیا  
مراد ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ کبھی صاد سے عورت کی شرمگاہ کی  
طرف کنایہ ہوتا ہے۔

## باب الصاد مع الهمزة

صَابٌ۔ سیر ہونا، بھر جانا۔

مَنْ ثَقُلَتْ كِفَّةُ حَسَنَاتِهِ عَلَى كِفَّةِ سَيِّئَاتِهِ وَكُو  
مُنْقَالَ صَوَابَةٍ۔ جس کا نیکیوں کا پلہ برائیوں کے پلے پر  
بھاری ہوگا (خواہ وہ) جوں یا پسو کے اٹھنے کے برابر ہی کہی

صُوبَةٌ۔ غلہ کا ڈھیر۔

صَاَصَاةٌ۔ ڈرنا، ذلیل ہونا، بودا ہونا، آواز دینا۔

تَصَا صَاٌ۔ ڈرنا، ذلیل ہونا۔

إِنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ حَجَّشٍ كَانَ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ إِلَى  
الْعَبَسَةِ ثُمَّ ارْتَدَّ وَتَنَصَّرَ فَكَانَ يَمُرُّ بِالْمُسْلِمِينَ فَيَقُولُ  
فَقَفْنَا وَصَاَصَا تُمْ۔ عبید اللہ بن حش پہلے اسلام لائے اور  
حش کی طرف انھوں نے ہجرت کی، پھر اسلام سے پھر گئے اور  
نصرانی ہو گئے۔ وہ جب مسلمانوں کی طرف سے گذرتے تو  
کہتے ”ہم نے اپنا کام دیکھ لیا،“ (یعنی غور کر کے بعد سمجھ گئے)  
اور تم نے آنکھیں کھلنے سے پہلے ہی دیکھنا چاہا، اور دیکھ نہ سکے

## لَحَابُ الصَّالِحِينَ

ح ح خ د ذ ر ز س ش ص

پرستش کیا کرتے تھے۔ قنادہ نے کہا کہ دنیا میں چھ دین ہیں ایک خدائی ہے باقی شیطانی ہیں۔ اسلام تو خدائی دین ہے اور ایک شیطانی دین صابین کا ہے جو فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زبور کی تلاوت کرتے ہیں۔ دوسرے مجوس کا جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں۔ تیسرے مشرکوں کا جو بت پرست ہیں۔ چوتھے یہود کا اور پانچویں نصاریٰ کا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کو صابین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انبیاء اور رسولوں کی تعظیم کی طرف جھک گئے اور شریعت کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ جو باتیں لائے ہیں وہ سب غلط ہیں اور اس طرح وہ تو حیدر رسالت قیامت اور حشر و نشر وغیرہ سب کے وہ منکر ہیں۔ ان کی نہ تو کوئی شریعت نہ کوئی کتاب نہ ان کا کوئی پیغمبر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ فلاسفا اور دہریوں کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ تو گویا صابین نجریہ ہیں۔ جیسے فلاسفا مادیتین و طبیعین کہ خدا رسالت اور حیات بعد الموت وغیرہ کسی چیز کے قائل نہیں اور نہ ہی ان بیکے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی کوئی شریعت ہے۔

صَبَّ - بہانا، ڈالنا، بہنا، نیچے اترنا۔  
صَبَّ - مٹ گیا۔

صَبَابَةٌ - غلبہ، شوق، محبت، عشق اور ولولہ۔

صَبَّ - عاشق، محبت میں دیوانہ۔

اِنْصَابٌ - بہنا، اترنا۔

صَبَّاءٌ - دسترخوان، تھوڑا مال جو دودھ یا پانی برتن میں باقی رہ گیا ہو۔

اِذَا مَشَى كَانَتْهَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ يَأْفِي صَبَبٍ - آپ جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرف ذرا زور دے کر چلتے) (ایک روایت میں ہے:

كَانَتْهَا يَهْوِي مِنْ صُبُوبٍ - یعنی جیسے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں) (ایک روایت میں صُبُوبٌ ہے)۔

صُبُوبٌ - کہتے ہیں کہ جو آدمی پر بہنا جائے خواہ پانی ہو یا اور کچھ۔ جیسے طُهْوُودٌ اور غَسُوْلٌ ہے یعنی جس سے طہارت کی

مسلمان کعبہ کی بعض نے کہا وہ بت پرست ہیں یعنی ستارہ پرست بعض نے کہا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نوح علیہ السلام پیغمبر کے طریق پر ہیں۔

مَكَانُوا اَيَقُولُوْنَ لَمَّا اَسْلَمُوْا اَصَابًا نَا صَبَابًا - بنی جذیمہ کے لوگ (جب حضرت خالد بن ولیدؓ ان کو قتل کر رہے تھے) اس طرح کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا اپنا دین چھوڑا یعنی اسلام کو قبول کیا مگر حضرت خالدؓ نے ان کا کہنا نہ سنا ان کو قتل کر ڈالا۔ یہ صَبَابٌ نَابُ الْعَبِيْرِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹ کا دانت پھوٹنا یا ہرنگلا۔ اور

صَبَابٌ التُّجُوْمُ یعنی تارے نکلے۔ اہل عرب آنحضرت ﷺ کو بھی صابی کہتے، کیونکہ آپؐ قریش کے دن اور مذہب سے نکل کر اسلام میں آ گئے تھے اور مسلمانوں کو صابا کہتے۔

صَبَابَةٌ - صابی کی جمع ہے (جیسے قُصَاةٌ جمع ہے قَاضِيٌ کی اور عَزَاةٌ جمع ہے عَازِيٌ کی)۔

اِلٰى هٰذَا الصَّابِي - کیا اس صابی کے پاس چلوں (اس عورت نے آنحضرت ﷺ کو صابی کہا (یعنی اپنے دین سے نکل کر دوسرے دین میں جانے والے) (اور حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی نے جو جواب میں نعم کہا یہ کچھ غلط نہ تھا)۔

قَدْ اَوْ يَتِمُّ الصَّبَاةُ - تم نے صابیوں کو اپنے شہر میں جلد دی ہے (ان کو اپنے پاس اتارا ہے)۔

صَبَابَةٌ قَالِ لَا وَ لِكَيْتِي اَسْلَمْتُ - تم صابی ہو گئے۔ انھوں نے کہا۔ نہیں میں تو مسلمان ہو گیا ہوں (حالانکہ وہ دین شرک سے نکل کر دین اسلام میں آئے تھے۔ مگر انھوں نے صابی کا لفظ اپنے لیے برا جانا۔ اس لیے کہ شرک فی الحقیقت کوئی دین نہیں بلکہ محض بے دینی اور حماقت ہے)۔

فَقَالَ الصَّابِي - صابی (یعنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھی) نے کہا۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ صابی ایک فرقہ ہے جو اپنے آپ کو صابی بن شیث بن آدم کا پیروں بتاتا ہے) (کشاف میں ہے کہ صابین وہ لوگ ہیں جو یہودیت اور نصرانیت کو چھوڑ کر فرشتوں کی

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

تھے۔) (بعض نے کہا یہ صنہ ہے بکسرہ یا فتح صا صنہ کہتے ہیں سرپوش برتن کو جس میں روٹی رکھتے ہیں۔ اور زمیل کو بھی کہتے ہیں)۔

اَلَمْ اُنْبَاْ اَنْكُمْ صَبْتَانِ - (شبیق نے ابراہیم غمی سے کہا) کیا مجھ کو یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم میں دو گروہ ہو گئے ہیں دو جماعتیں)۔

هَلْ عَسَىٰ اٰخَذَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْعَنَمِ - وہ زمانہ قریب ہے کہ تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک ریوڑ لے گا۔ صُبَّة - کے معنی ہے مندرہ (ریوڑ) جو میں سے چالیس تک کی تعداد کا ہوتا ہے۔ خواہ بکریوں کا ہو یا بھینروں کا۔ مگر بعض نے کہا صرف بکریوں کے ریوڑ کو صبة کہیں گے۔ بعض نے کہا ہے پچاس بکریوں کا اور بعض نے ساتھ سے ستر تعداد کے لیے اور اونٹوں کا "صہ" پانچ یا چھ اونٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔

اِشْتَرَيْتُ صُبَّةً مِّنْ عَنَمٍ - میں نے بکریوں کا ایک ریوڑ خرید لیا۔

فَوَصَّعْتُ صَبِيْبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ - میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور دیا یہاں تک کہ تلوار اندر گھس گئی۔ اور رافع یہودی کے)۔

لَتَسْمَعُنَّ آيَةً خَيْرَ لَّكَ مِنْ صَبِيْبٍ ذَهَبًا - اگر تو ایک آیت قرآن کی سنے تو یہ تیرے لیے سونے کے ایک ڈلے سے بہتر ہے۔

صَبِيْب - بعض نے کہا "صیب" ایک پہاڑی کا نام ہے (تو اس معنی کی رو سے اوپر کی حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تیرے لیے صیب کے برابر سونا ہو اس سے بہتر ہے)۔

خَيْرٌ مِّنْ صَبِيْبٍ ذَهَبًا - صیب پہاڑ کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

كَانَ يَخْتَصِبُ بِالصَّبِيْبِ - عقبہ بن عامر تلی کے چٹوں سے (یعنی اس کے پانی سے) خضاب کرتے (اس کے چٹوں کے پانی کا رنگ سرخ کسی قدر کے ساتھ ہوتا ہے)۔

صَبِيْب - بعض نے کہا کہ صیب کے معنی کسم یا مہندی کا عصا رہ۔

جائے اور غسل کیا جائے۔ اور وضوء جس سے وضو کیا جائے یعنی وضو کا پانی۔

حَتَّىٰ اِذَا اُنْصَبَتْ قَدَّمَ مَاءٌ فِي بَطْنِ الْوَادِي - جب آپ کے پاؤں نالہ کے نشیب میں اترے (یعنی نیچے کی طرف)۔

فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَصِيْبُهَا اِلَى - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانے لگے پھر اس کو میری طرف جھکاتے تھے (اس وقت میں نے پہچانا اور سمجھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔ یہ حضرت اسامہ بن زید نے فرمایا)

صَبَبَ فِي ذَفِرَانٍ - آپ (جب بدر کو جانے لگے) تو ذَفِرَان میں اترے (ذفران ایک مقام ہے بدر کے قریب)۔

اَيُّ الطُّهُورِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَقُوْمَ وَ اَنْتَ صَبَبَ - (ابن عباس سے پوچھا گیا) کونسی طہارت افضل ہے؟ انھوں نے کہا یہ کہ تو (جب طہارت کر کے) اٹھے تو تیرے بدن پر پانی بہ رہا ہو۔

فَقَامَ اِلَى شَحْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْهُ الْمَاءَ - ایک پرانی منگ کی طرف کھڑے ہوئے اس میں سے پانی لیا (اپنے اوپر بہایا)۔

اِنْ اَحَبَّ اَهْلِكَ اَنْ اَصَبَّ لَهُمْ فَمَنْكَ صَبَّةٌ وَاِحَدَةٌ (حضرت عائشہ نے بریرہ سے فرمایا) اگر تیرے مالک یہ چاہیں کہ میں ان کو تیری قیمت ایک ہی دفعہ یک مشت دے دوں۔ (یہ صَبَّ الْمَاءِ يَصْبُهُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی پانی ایک دم بہایا)

كُنْتُ عَلَى الْكُفَالِيِّنَ عَذَابًا صَبًّا - (جب حضرت ابو بکر صدیق گزر گئے تو حضرت علی نے ان کی طرف خطاب کر کے فرمایا) تم تو کافروں پر ایک بہائے گئے عذاب تھے (یا عذاب بہانے والے تھے)۔

فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرٍ صَاحِبٍ زَادِي فِي الصُّبَّةِ - میں بہتر ساتھی کے ساتھ نکلا اور میرا گوشہ صہ میں تھا (یعنی رفیقوں کے ساتھ کھاتا تھا۔ یا اس دستراخوان پر جس پر وہ کھاتے

## لَحَائِبُ الْحَدِيثِ

اِسْتِصْبَاحٌ - چراغ لگانا روشنی چاہنا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتِمَّافِي جِحْوِ اَبِي طَالِبٍ وَ كَانَ يَقْرُبُ  
اِلَى الصَّبِيَّانِ تَصْبِيحَهُمْ يَخْتَلِسُوْنَ وَيَكْتَفُ - آنحضرت  
تیم تھے (آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ گزر گئے تھے) اور  
ابوطالب (اپنے چچا کی) پرورش میں تھے تو صبح سویرے بچوں کو  
ناشتہ دیا جاتا وہ اوجک لے جاتے آپ خاموش رہتے (ان کو  
کھانے دینے اور خود صبر کرتے۔ سبحان اللہ ہونہار پودے کے  
چکنے چکنے پات۔ آپ میں بچپن ہی سے صبر ایثار قناعت سخاوت  
اور ہمت کی صفت تھی)۔

سُئِلَ مَنِي تَحِلُّ لَنَا اَلْمَيْتَةَ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا  
تَعْتَبُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا - آنحضرت سے پوچھا گیا  
ہمارے لیے مردار کب حلال ہے؟ آپ نے فرمایا جب صبح کا  
ناشتہ نہ ملے اور شام کا کھانا بھی نہ ملے نہ کوئی بھاجی ترکاری ملے  
(بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ جب صبح کو تھوڑا سا دودھ نہ  
ملے نہ شام کو کوئی پینے کی چیز نہ کوئی ترکاری کھانے کے لیے۔ اس  
حدیث سے بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ بھوک کی حالت میں گو  
آدی مفسر نہ ہو جب کوئی حلال غذا نہ ملے تو مردار کھانا درست  
ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک مفسر یعنی بھوک سے  
بے قرار نہ ہو مردار نہ کھائے)۔

مَا لَنَا صَبِي يَصْطَبِحُ - ہمارے پاس جتنا بچہ صبح کو دودھ  
پیتا ہے اتنا بھی دودھ نہ تھا (اس درجہ خط کی شدت تھی بڑے آدی  
کے پینے کے موافق دودھ کا کیا ذکر)۔

اَعْنِ صَبُوْحٍ تَرَفَّقُ - کیا تم صبح کے ناشتہ کی طرف اشارہ  
کرتے ہو (اس کا بیان کتاب ”(“ میں گزر چکا)۔

مَنْ تَصَبَّحَ سَبَّحَ تَمْرَاتٍ عَجْوَةً - جو شخص صبح سویرے  
سات عجوہ گھجور کے سات دانوں سے ناشتہ کرے۔ (یہ صحت  
القوم یا صحت القوم سے ماخوذ ہے یعنی میں نے صبح کی شراب  
لوگوں کو پلائی)۔

اَلصَّبِيْحُ اَرْبَعًا - کیا صبح کی چار کعتیں پڑھتا ہے (یہ آپ  
نے اس شخص سے فرمایا جس نے فرض نماز کی اقامت کے بعد  
ستتیں شروع کر دی تھیں)۔

عصارہ کے معنی نچوڑ ہوا پانی۔

وَلَمْ يَبُوْ مِنْهَا اِلَّا صُبَاةً كَصَبَاةِ الْاِنَارِ اب دُنْيَا  
کا اتنا حصہ باقی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے۔  
(سارا پانی نکال ڈالو تو بھی ذرا سا حصہ رہ جاتا ہے۔ مطلب یہ  
ہے کہ آخری زمانہ سے اور قیامت قریب ہے)۔

لَوْعَةٌ وَصَبَاةٌ - شوق اور محبت کا جوش۔  
لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِرٌ مَّيْمًا - تم دنیا میں اوپر اٹھنے والے  
سانپ بن جاؤ گے (سانپ کا قاعدہ ہوتا جب کاشا چاہتا ہے تو  
اوپر اٹھ کر کاشا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سانپ کی  
طرح کاٹو گے اس پر حملہ کرو گے)۔ (ایک روایت میں صَبِي  
ہے۔ اس کو آگے بیان آیا جائے گا)

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاَنْصَبَ - پھر رکوع سے سر اٹھایا اور  
سیدھے ہو گئے (ایک دوسری روایت میں فَاَنْصَبَ ہے یعنی  
خاموش رہے)۔

يَنْصَابُهَا - اس کو پی جائے۔  
فَاءٌ فَاْفَطَرَ وَ صَبَّتْ لَهٗ وَ ضُوْءٌ - قے سے روزہ افطار  
کیا اور میں نے وضو کا پانی آپ پر بہایا (ڈالا) یعنی آپ کے  
ہاتھ دھلائے اس لیے کہ قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (امام ابوحنیفہ کا  
اس میں اختلاف ہے تو ان کے مذہب پر تاویل کی ضرورت  
نہیں)۔

اُدْخِلْ صَاْحِبَ الْمَصِيْبَةِ - بکریوں کے ریوڑ والا اندر  
لایا گیا۔

كَمَا نَمَّا يَنْحَطُّ فِيْ صَبِّ - یعنی نشیب میں اتر رہے  
ہیں۔

صَبٌّ - پیوند لگانا رو کرنا۔

صَبْحٌ - صبح سویرے حملہ کرنا، لوٹنا بیان کرنا۔

صَبْحٌ اور صَبَاةٌ - سرخ سفید اور خوبصورت ہونا۔

تَصْبِيْحٌ - صبح کو آنا یا صبح کو شراب پلانا، صبح کا سلام کرنا۔

اِصْبَاحٌ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔

تَصْبِيْحٌ - صبح کو سونا۔

اِصْبَاحٌ - چراغ لگانا، صبح کا شراب پینا۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل ن و ع ی ے لغات الحديث

(اور شام کو اس کی حرمت کے ادا کام نازل ہو گئے۔)

لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعَدَ عَلَيَّ الصَّفَا وَقَالَ يَا صَبَا حَاهُ - جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرا تو آنحضرت ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور پکار کر فرمایا "یا صبا حاہ" (یہ کلمہ اہل عرب اس وقت کہا کرتے تھے جب کوئی دشمن لوٹنے والا اور غارت کرنے والا صبح کو آپہنچا تو اس کلمہ کے ساتھ نعرہ مارتے۔ گویا یہ بلند آواز طلب فریاد اور امداد کے لیے ہوتی تا سماجی افراد فوراً آجائیں اور دشمن کا مقابلہ کریں اس کو دفع کریں۔ بعض نے کہا لڑنے والوں کا قاعدہ ہوتا تھا کہ رات ہوتے ہی جنگ بند کر دیتے تھے اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے تھے تو یا صبا حاہ کہہ کر دوسرے روز لڑنے والوں کو آگاہ کیا جاتا تھا صبح ہو گئی اب جنگ کے لیے مہم تیار ہو جاؤ)

لَمَّا أُخِذَتْ إِفْلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَادَى يَا صَبَا حَاهُ - جب آنحضرت ﷺ کی دو ٹیکل اونٹنیاں لوٹ کر لے گئے تو حضرت سلمہ بن اوع نے کھڑے ہو کر (مسلمانوں کو مطلع کرنے کے لیے) اس طرح پکارا "یا صبا حاہ" مِصْبَاحٌ - چراغ یا تلمبہ جو روشن ہو۔

وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ - (دو انصاری عشا کی نماز اندھیرے میں آنحضرت کے ساتھ پڑھ کر اپنے گھروں کو چلے تو ان کے ساتھ دو چراغوں کی طرح ایک نور ہوا) جب تک یہ دونوں ملے رہے تو دونوں چراغ سامنے رہے پھر جب جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا۔ یہ آنحضرت کا ایک معجزہ تھا اور عشا کی نماز کے لیے رات کی تاریکی میں حاضر ہونے کی برکت تھی۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اندھیروں میں جو لوگ مسجد کو پیدل جاتے ہیں ان کو پورے نور کی خوش خبری دے (یعنی قیامت میں وہ نور اور روشنی میں چلیں گے)۔

فَأَضِيحِي سِوَا جَلْبَتِي - اپنا چراغ روشن کر اس کو درست کر۔

وَيَسْتَضِيحُ بِهَا النَّاسُ - مزہ ار کی چہیوں سے لوگ

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ - جو شخص روز صبح کو ناشہ کرے  
مَنْ اسْتَضَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ عَجْوَةً - جو شخص روز صبح کو عجوہ کھجور کاٹے (عجوہ مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے جو نہایت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے)۔  
اِصْطَبَّاحٌ اور تَصَبُّحٌ - صبح کو نہار منہ کچھ کھانا جس کو انگریزی میں "بریک فاسٹ" کہتے ہیں۔

لَا يَجْسُرُ صَابِحُهَا - صبح کو اس کا پالنے والا تھکتا نہیں (کیونکہ پانی برابر زمین پر موجود رہتا ہے جانور جس قدر چاہیں پی سکتے ہیں)۔

أَصْبَحُوا بِالنُّصُوحِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ - صبح کی نماز جب صبح صادق نمایاں ہو جائے (یعنی اچھی طرح یقین ہو جائے کہ صبح ہو گئی) اس وقت پڑھو! کیونکہ اس میں بڑا اجر ہے۔ (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں؟ کہ صبح کی نماز آخر وقت پڑھو جیسا کہ حنفیہ نے سمجھا ہے کیونکہ اگر ایسا کرنا افضل ہوتا تو آنحضرت ہمیشہ صبح کی نماز تاریکی میں کیوں پڑھا کرتے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح صبح صادق نمایاں ہو جانے کے بعد نماز شروع کرو۔ ایسا نہ کرو کہ ابھی صبح نہ ہوئی ہو اور تم نماز شروع کر دو)۔

إِنَّهُ صَبَّحَ خَبِيرٌ - آنحضرت ﷺ صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے۔

كُلُّ أَمْرٍ مِصْبَعٌ فِي أَهْلِهِ - ہر آدمی کو جب وہ صبح کے وقت اپنے گھر والوں میں ہوتا ہے۔ (موت آنے والی ہے موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہے۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوست آشنا اس سے کہتے ہیں۔

صَبَّحَكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ - یعنی گڈ مارنگ حالانکہ اسی دن اس کی موت لکھی ہوتی ہے وہ ناگہاں آ جاتی ہے)۔

مُصْبِحٌ - صبح کی شراب پلاتا ہے۔ یا ناشتہ کراتا ہے (مندرجہ بالا حدیث میں بعض لوگوں نے مصبح کی بجائے مصبح بکسرہ یا پڑھا ہے یعنی لوگوں کو صبح کی شراب پلاتا ہے یا ناشتہ کراتا ہے)۔

اِصْطَبَّحَ نَاسُ النُّخْمَرِ - بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی



## لَعَالَمُ الْخَيْرِيَّةِ

کولئے۔

صَبَّحَكُمْ اللَّهُ بِالْخَيْرِ - (گوڈ مارنگ) یعنی تمہاری یہ صبح اللہ اچھی کرے خیریت سے گزارے۔

مَسَّاكُمْ اللَّهُ بِالْخَيْرِ - (گڈ ایونگ) یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری شام اچھی کرے خیرت سے گزارے۔

إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَتَلْسَ فِي قَلْبِكَ عَسَقًا لَا حَيْدَ - اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح کرے اور شام کرے اس حال میں کہ تیرا دل ہر مسلمان سے صاف ہو (اس میں کینہ اور کپٹ نہ ہو) (بعض نے کہا کہ مسلمان اور کافر ہر ایک سے صاف ہو۔ کافر کے ساتھ صفائی یہ ہے کہ اس کے ایمان کا خواہاں ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی توثیق دے اس کا خاتمہ بخیر کرے)۔

أَصْبَحْتَ عَيْبًا عَنْ عَدَابِهِ - تو اس کے عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے (پروہ گناہوں اور معصیت کی وجہ سے محتاج ہے)۔

بِكَ أَصْبَحْنَا - تیری نعمتوں کے ساتھ ہم نے صبح کی یا تیری ہی مدد اور اعانت اور حفاظت سے۔

بِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ - تیری یاد میں ہماری زندگی گزرے اور تیری ہی یاد پر مریں۔

أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ - ہم نے صبح کی اور تمام دنیا نے جو اللہ کی ملک ہے۔

لَيْسَ عِنْدَ رَبِّكَ صَبَاحٌ وَلَا مَسَاءٌ - تیرے پروردگار کے نزدیک صبح اور شام نہیں ہے (کیونکہ صبح اور شام سورج یا زمین کی حرکت سے ہوتی ہے اور پروردگار تو اپنے عرش معلیٰ پر ہے جو ساتواں آسمانوں کے پرے اور تمام عالم کے اوپر ہے)۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم حضوری ہے ازل سے ابد تک جتنی چیزیں ہیں سب اس کے سامنے ایک ہی وقت میں حاضر ہیں وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ جیسے ایک لہا دھاگہ ہو جس پر مختلف رنگ ہوں اور ایک چھوٹی اس پر چلے تو وہ یہ سمجھتی ہے کہ ایک رنگ گزر گیا دوسرا آیا۔ مگر جو شخص سارے دھاگے کو دیکھ رہا ہے اس کے نزدیک کوئی رنگ

روشنی کرتے ہیں (اس کی شمع بناتے ہیں جو رات کو جلتی ہے)۔

كَانَ يَخْدِمُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ نَهَارًا أَوْ يُصْبِحُ فِيهِ لَيْلًا - حضرت یحییٰ علیہ السلام دن کو بیت المقدس کی خدمت کرتے (صفائی وغیرہ اور دوسرے کام) اور رات کو وہاں چراغ لگاتے (روشنی کرتے)۔

نَهَى عَنِ الصُّبْحَةِ - صبح کو سونے سے آپ نے منع فرمایا (خواہ نماز پڑھ کر ہی سونے کیونکہ اس وقت کا سونا سستی کاہلی اور نزلہ پیدا کرتا ہے اور صحت کے لیے مضر ہے جو لوگ صبح سویرے بیدار ہوتے ہیں اور صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو دنیا اور دین دونوں میں بھلائی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو رزق کی فراخی اور تو نگری عنایت فرماتا ہے۔ اور دن نکلنے تک سونے والے صبح کی نماز نہ پڑھنے والے ہمیشہ ست اور کاہل اور اکثر مفلس اور محتاج رہتے ہیں)۔

أَرُقْدُ فَاتَّصَبْ - میں صبح ہونے پر بھی سوتی رہتی ہوں (کیونکہ میرے پاس نوکر چاکر لونڈی غلام ہیں وہ سب کام کر لیتے ہیں مجھ کو تکلیف برداشت کرنے کی حاجت نہیں ہوتی)۔

إِنْ جَاءَتْ بِهْ أَصْبَحَ أَصْهَبَ - اگر لال بالوں والا بچہ جنے پالا یا اور سفیدی لے ہوئے بالوں والا۔

صَبَّحَ - بالوں کا سرخ سفید ہونا۔

إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَاصْبَحُوا عَلَيْهِ - میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے والا ہوں لوگ یہ سکر تیار ہو گئے (وہ بھی سوار ہو کر ساتھ چلنے کے لیے آئے)۔

فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ يَا حُرَقَاتِ - ہم حرقات سے صبح

صبح مڑے (حرقات ایک عرب کا قبیلہ ہے)۔

صَبَّاحٌ تِسْعَةٌ وَ عَشْرِينَ - اثنی عشر تاریخ کی صبح یعنی تیسویں تاریخ۔

رَأَحَتْ بِصَدْقَةٍ صَبُوحًا وَ غُبُوقَهَا - صبح کی اور شام کی خیرات لے کر گئی (اصل میں صبح کی شراب خوری اور غبوق شام کی شراب نوشی کو کہتے ہیں)۔

صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ - صبح اور شام دونوں وقت دشمن تم

روا سے نہ مانگ کر دوسروں سے اپنی مرادیں اور منتیں چاہتا ہے، کوئی اس کے صفات کمالیہ کا انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ وہ نہ کلام کرتا ہے نہ اترتا ہے نہ چڑھتا ہے نہ حرکت کر سکتا ہے نہ کسی صورت میں نقلی کر سکتا ہے کوئی بے ادبی سے یہ کہتا ہے کہ اس کی ذات مقدس ہر جگہ اور ہر مکان میں ہے کوئی کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور مخلوق اور خدا میں فرق نہیں کرتا۔ کوئی اس پر بدلتجویر کرتا ہے یعنی ایک بات پہلے سے معلوم نہ تھی پھر معلوم ہوئی۔ کوئی کہتا ہے وہ صرف کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ معاذ اللہ! یہ سب لوگ اپنے مالک کو ستاتے ہیں اس کو ایذا دیتے ہیں۔ مگر وہ ایسا حلیم اور کریم ہے کہ باوجود قدرت رکھنے کے ان سے درگزر فرماتا ہے فوراً ان کو سزا نہیں دیتا۔

صَمَّ شَهْرَ الصَّبْرِ - صبر کے مہینے میں روزے رکھ (یعنی رمضان میں اس کو صبر کا مہینہ فرمایا۔ کیونکہ آدمی اس میں کھانے پینے اور جماع سے صبر کرتا ہے)۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا - کسی جانور کو باندھ کر پھراس کو تیروں یا پتھروں یا گولیوں سے مارنا اس سے منع فرمایا۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَوَانَ صَبْرًا - اس کے بھی وہی معنی ہیں جو اوپر کے جملہ کے ہیں۔

نَهَى عَنِ الْمَصْبُورَةِ وَنَهَى عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوحِ - اس کے وہی معنی ہیں۔

فِي الَّذِي أَمْسَكَ رَجُلًا وَقَتَلَهُ الْآخَرُ اقْتُلُوا الْقَاتِلَ وَاصْبِرُوا الصَّبْرَ - ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو مار ڈالا تو فرمایا کہ جس نے مار ڈالا اس کو تو قتل کرو اور جس نے پکڑا تھا اس کو قید کرو (دائم الحسب) یہی شرعی سزا ہے اور نصاریٰ نے جو قانون ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کی رو سے دونوں واجب القتل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ جس یعنی قید ایک شرعی سزا ہے اور اسلامی ریاست کے حاکم کو اختیار ہے کہ جن جرموں کی سزا قرآن اور حدیث میں مقرر نہیں ہے ان میں زمانہ کی صلحت کے موافق قید کی سزا تجویز کرے)۔

نہیں گزارا نہ دوسرا رنگ آیا۔  
فَذَهَرَ مِصْبَاحَ الْهُدَى فِي قَلْبِهِ - اس کے دل میں ہدایت کا چراغ روشن ہو گیا۔

صَبَّحَ الْوُجْهَ صَبَاحَةً - اس کا چہرہ چمکتا ہوا ہے (سفید صاف روشن)  
إِلَّا سَلَامٌ زَاكِي الْمِصْبَاحِ - اسلام کا چراغ روشن ہے۔

وَلَيْدُ بْنُ صَبِيحٍ اور أَبُو الصَّبَاحِ - حدیث کے راویوں کے نام ہیں۔

صَبْرًا يَصْبِرُونَ - ضامن ہونا ضمانت دینا۔  
أَصْبِرُنِي - مجھ کو ضمانت دے۔  
صَبْرًا - صبر کرنا (یہ جزم کی ضد ہے۔ یعنی بے صبری بے قراری)۔

صَبْرًا عَنِ الشَّيْءِ - اس چیز سے رک گیا باز رہا۔  
صَبْرًا لِلدَّائِمَةِ - جانور کو بے آب و دانہ قید کر رکھا۔  
قَتَلَهُ صَبْرًا - اس کو مجبور کر کے مار ڈالا (یعنی قید کر کے یا ہاتھ پاؤں باندھ کر)۔

تَصْبِيرًا - صبر کا حکم کرنا غلہ کا ڈھیر لگانا۔  
مُصَابِرَةً - صبر میں غالب آنا۔  
إِصْطِبَارًا - صبر کرنا۔  
تَصَبَّرَ - ظاہر میں اپنے آپ کو صابر بنانا اور جتنا۔

صَبُورًا - یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ یعنی وہ رحمن و رحیم اپنے بندوں سے بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا وہ نافرمانی میں مبتلا رہتے اور معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فوراً عذاب نہیں کرتا۔

لَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَيَّ إِذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ - اللہ تعالیٰ سے زیادہ ایذا دہی پر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے (بندے اس کی شان میں کیا کیا کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ کوئی تو اس کے وجود ہی کا انکار کرتا ہے کوئی اس کے لیے بیٹا یا بیٹی ثابت کرتا ہے کوئی اس کا شریک اور ہمسرا بتاتا ہے کوئی اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتا ہے کوئی اس کو بھول کر دوسروں کی یاد کرتا ہے کوئی اس حاجت

کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قریشی شخص مرتد ہو کر صبراً قتل نہ کیا جائے گا۔

أَخْصُوا مَا قَتَلَ الْحِجَابُ صَبْرًا - ذرا اشارت کرو حجاج نے کتنے لوگوں کو صبراً قتل کیا۔

قَتَلَ الْحِجَابُ صَبْرًا مِائَةَ أَلْفٍ وَ عَشْرِينَ أَلْفًا -

حجاج ظالم نے ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص کو صبراً قتل کیا (اور یہ مظلوم لوگ جو اس کے ہاتھوں ناحق قتل ہوئے ان میں بڑے بڑے اکابر تابعین اور صالح و متقی اصحاب تھے اور کس جرم میں قتل ہوئے اس پر ہم میں کہ حضرت علیؑ اور آنحضرتؐ کے اہل بیت

کرامؑ سے محبت رکھتے تھے۔ اس پر بھی جب حجاج مرنے لگا تو اس وقت کہنے لگا اے اللہ مجھ کو بخش دے کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھ کو نہیں بخشے گا۔ کسی نے اس کا یہ قول امام حسن بصری سے نقل

کیا تو انہوں نے فرمایا عسی یعنی شاید اللہ کی رحمت اس کو بخش دے)

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَعَنَ إِنْسَانًا بِقَضِيبٍ مَدًّا عِثَةً فَقَالَ لَهُ أَصْبِرْ نَبِيُّ قَالَ أَصْطَبِرُ - آنحضرت ﷺ نے دل لگی

سے ایک شخص کو لکڑی سے ٹھونسا دیا (جو صف سے آگے بڑھا ہوا

تھا) وہ کہنے لگا مجھ کو بدلہ دلوائے! آپ نے فرمایا اے بدلہ لے

(اور اپنا پیٹ کھول دیا۔ اس نے آپ کے پیٹ کا بوسہ لیا تو آپ

نے وجہ دریافت کی تو اس شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ

میدان جنگ ہے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں لہذا میں نے چاہا کہ

آخری وقت میں میرا بدن آپ کے جسم مبارک سے مس ہو

جائے اور اس کی وجہ سے میں عذاب دوزخ سے نجات پا

سکوں۔)۔ سبحان اللہ یہ حدیث آپ کی نبوت میں صاف دلیل

ہے۔ اس قسم کا اخلاق اور تواضع بجز پیغمبر کے اور کسی سے صادر نہیں ہو سکتے۔

صَرَبَ عُمَيْلُ بْنُ عَمَّارٍ فَلَمَّا عَوْنَبَ قَالَ هَذِهِ يَدِي

لِعَمَّارٍ فَلْيُصْطَبِرْ - حضرت عثمانؓ نے عمار بن یاسرؓ کو مارا جب

لوگوں نے اس بات پر غصہ کیا تو حضرت عثمانؓ کہنے لگے یہ میرا

ہاتھ (جس سے میں نے عمار کو مارا) حاضر ہے عمار اس سے بدلہ

لے لے (وہ مجھ کو مار لے)۔

سبحان اللہ! آخر حضرت عثمانؓ کس کے خلیفہ تھے حضرت

نہا یہ میں ہے کہ جو شخص میدان جنگ میں نہ مارا جائے نہ

لڑائی میں نہ بھول چوک سے وہ صبراً مقتول ہے۔ جیسے معاویہ نے

حجر بن عدی کو قتل کیا۔ اور معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاص نے

محمد بن ابی بکرؓ کو اور حجاج بن یوسف نے ہزار ہا مسلمانوں کو یہ سب

صبراً مقتول ہوئے۔

نَهَى عَنْ صَبْرِ الرُّوحِ وَهُوَ الْخِصَاءُ وَ الْخِصَاءُ

صَبْرٌ شَدِيدٌ - حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے

صبراً جان لینے سے منع فرمایا اور خصی کرنا بھی اسی میں شامل ہے یہ

تو سخت صبر ہے۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَّصْبُورَةً كَأَذْبًا - جو شخص مجبور

کیا جائے قسم کھانے پر اس کے لیے قید کیا جائے اور وہ جھوٹی قسم

کھائے۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا - جو شخص مجبوری سے قسم

کھائے (اس سے زبردستی قسم کیں مار پیٹ کر قید کر کے اگر خود

بخود قسم کھائے تو وہ یحییٰ بن مرثدہ ہوگی)۔

لَا تُصَبِّرُ يَمِينِي حَيْثُ تُصَبِّرُ الْإِيمَانَ - میری قسم نہ

لی جائے جہاں قسمیں لازم کی جاتی ہیں۔ (اہل عرب کہتے ہیں

کہ:

صَبْرَتُ الْإِنْسَانِ أَوْ صَبْرَتُهُ عَلَى الْيَمِينِ - یعنی میں

نے اس کو قسم کھانے پر مجبور کیا۔

لَنْ يُصَبِّرَ عَلَيْكَ إِلَّا لِصَابِرٍ الصِّدِّيقِ - تمہارے

خرچہ پر وہی صبر کرے گا جو صابر اور صدیق ہو (یہ آنحضرتؐ نے

اپنی بیویوں سے فرمایا)۔

مَنْ يَتَصَبَّرْ صَبْرَهُ اللَّهُ - جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر

صابر بنے اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا۔

لَا يَقْتُلُ قُرَيْشِيَّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا - اب اس کے بعد

قریش کا کوئی شخص لاچار کر کے قتل نہ کیا جائے (یعنی صبراً قتل نہ کیا

جائے تو یہ نبی ہوگی)۔ (بعض نے اس کا ترجمہ اس طرح پر کیا

ہے کہ "اس کے بعد کوئی قریشی شخص صبراً قتل نہ کیا جائے۔" اس

ترجمہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ سینکڑوں قریشی شخص ظالم حاکموں

کے ہاتھوں صبراً قتل ہوئے تو اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے

ص	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ء	ي	س
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---

صبر ہے واللہ اعلم)۔

مَنْ أَسْلَفَ سَلْفًا فَلَا يَأْخُذَنَّ رَهْنًا وَلَا صَبِيرًا۔ جو شخص کسی کو قرض حسد دے یا بیع سلم کا معاملہ کر دے تو روپیہ کے بدلے کچھ گروئی نہ لے نہ ضمان لے۔ اہل عرب کہتے ہیں:

صَبْرَتْ بِهِ أَصْبُرُ۔ یعنی میں نے اس سے ضمانت لی۔  
إِنَّهُ مَرَّ بِالسُّوقِ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا۔ آنحضرت ﷺ بازار میں تشریف لے گئے تو اناج کا ایک ڈھیر دیکھا اس میں ہاتھ ڈالا۔

صُبْرَةٌ۔ اناج کا ڈھیر۔  
صَبْرٌ۔ صبر کی جمع ہے

وَإِنَّ عِنْدَ رَجُلَيْهِ قَرْظًا مَّضْبُورًا۔ (حضرت عمرؓ آنحضرت کے پاس گئے تو دیکھا کہ آپ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے) قرظ ایک درخت کا پتہ ہے جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں)۔ (ایک روایت میں مضبور اے اذجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى صَبْرُ الْجَنَّةِ۔ سدرۃ المنتہی بہشت کا اعلیٰ ترین حصہ ہے۔

صَبْرٌ كُلُّ شَيْءٍ۔ ہر چیز کا بلائی حصہ۔  
صَبْرُ اللَّبَنِ۔ بالائی۔  
هَذِهِ صَبْرَةُ الْقَرِّ۔ یہ سردی کی شدت اور سختی ہے (جیسا حرارت القیظ گرمی کی شدت اور سختی)۔

صَبْرٌ۔ ایوا۔  
أَصْبِرُوا أَوْ صَابِرُوا۔ اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور دشمنوں سے جنگ کرنے میں مضبوط رہو اور صبر کرو۔

الصَّابِرُ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجُمْرَةِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے زمانہ انکارے کو ہاتھ میں لینے والا (انکارہ کو ہاتھ میں لینا جیسا مشکل ہے گویا جو دکھ درد اور میں کو اپنے لیے دعوت دے وہ انکارہ کو ہاتھ میں پکڑ سکتا ہے اسی طرح پورے دین پر قائم رہنے والے کو بے دینیوں اور طغوتی طاقتوں سے تکلیفیں پہنچ گی یہ ہمارا زمانہ ہے کہ جو فرد یا جماعت قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگی کی

رسول کریم کے خلیفہ تھے جو آنحضرت کے اخلاق تھے وہی حضرت عثمان نے بھی اخلاقی اوصاف پیدا کئے۔ کہتے ہیں کہ جب باغی کوٹھے پر چڑھ کر آپ کو قتل کرنے کے لیے گھس آئے تو ایک غلام نے ان باغیوں کو روکنے کے لیے تلوار پھینچی تو آپ نے منع فرمایا اور کہنے لگے ان لوگوں کو مارنے دو مگر تم کسی مسلمان کا خون نہ کرو۔ کئی صحابہ نے آپ کی محسوری کے دوران یہ رائے دی کہ آپ شام میں معاویہ کے پاس تشریف لے جائیے۔ مگر آپ نے اس مشورہ کو اپنے وقار کے منافی سمجھنے کے علاوہ آنحضرت کی مفارقت کی وجہ سے بھی ناپسند کیا اور مدینہ کو نہ چھوڑا۔ مہاجرین اور انصار نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ان باغیوں پر تشدد کر کے ان کو راہ راست پر لائیں مگر آپ نے تشدد اور قتال کو جائز نہ سمجھا۔

فَأَسْتَصْبِرُ فَعَادَ صَبِيرًا فَلَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ  
کی تفسیر میں کہا کہ پانی میں سے ایک بخار آسمان کی طرف چڑھا وہ جم کر غلیظ ابر بن گیا ثم استوی الی السماء سے یہی مراد ہے (تو اولین مخلوقات میں عرش کے بعد پانی تھا اسی سے آسمان اور زمین سب بنے)۔

صَبِيرٌ۔ سفید ابر غلیظ جما ہوا۔  
وَسَسْتَحْلِبُ الصَّبِيرَ۔ ہم سفید بادل سے نچوڑتے تھے (یعنی پانی لیتے تھے)۔  
وَسَقَوْهُمْ بِصَبِيرِ النَّيْطِلِ۔ ان کو موت کے ابر سے پانی پلایا (یعنی ہلاک کر دیا)۔  
مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَمْذَا كَانَ لَهُ خَيْرٌ مِنْ صَبِيرٍ ذَهَبًا۔ جو شخص یہ کام کرے وہ اس کے لیے صبر کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

صَبِيرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے یمن میں (بعض نے صبرؓ روایت کیا ہے بہ اسقاط یا بے مودہ جو ایک پہاڑ تھا قبیلہ طے کا)۔ (نہا یہ میں ہے کہ یہ لفظ دو حدیثوں میں آیا ہے جن میں ایک حدیث حضرت علیؓ کی ہے اور دوسری حضرت معاویہؓ کی۔ حضرت علیؓ کی حدیث میں صبر ہے اور حضرت معاویہؓ کی حدیث میں



## لَعَلَّ الْحَرِيصَ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ي ا

تَصْبِغٌ - رنگنا، پچھرا کرنا، جس پر بال آگے آئے ہوں۔  
 اِصْطِبَاغٌ - رنگ دینا، روئی میں سائل لگانا (اور نصاریٰ کا  
 ایک مذہبی کام تھا وہ اپنی اولاد کو زرد پانی میں رنگتے تھے ان کا  
 خیال تھا کہ ایسا کرنے سے اولاد پاک ہو جاتی ہے اور نصرانیت  
 میں اس کا اعتقاد مستحکم رہتا ہے۔ نصارے کے اس فرقہ کو محمود یہ  
 کہتے تھے۔)

فَيَنْتَوْنُ كَمَا نَبَتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ هَلْ  
 رَأَيْتُمُ الصَّبَاغَةَ - پھر وہ جو دوزخ سے نکالے جائیں اس طرح  
 اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کچرے کوڑے میں اگتا ہے (یعنی  
 جلدی بڑھتا ہے) کیا تم نے صبغاء دیکھی ہے۔

صَبَاغَةٌ - ایک بولی کا نام ہے۔  
 كَلَّا لَا يُعْطِيهِ اُصْبِغٌ قُرَيْشٍ - آپ ہرگز اس قریش  
 کی کمزور چڑیا کو نہیں دیں گے۔

اُصْبِغٌ - ایک نوع کی چڑیا ہے جو ناتوان اور کمزور ہوتی  
 ہے (بعض نے کہا صبغاء مراد ہے۔ جس کا ذکر ابھی گزرا ایک  
 روایت میں اُصْبِغٌ ہے ضاد مجمر اور عین مہملہ سے) اُصْبِغٌ -  
 چھوٹا بچو۔ یہ صبح کے برخلاف قیاسی تعصیر ہے (یہ قول حضرت  
 ابو بکر صدیق کا ہے آپ نے قتادہ کو شیر سے تشبیہ دی اور اس شخص  
 کو جو مقتول کا سامان مانگ رہا تھا چھوٹے بچو سے)۔

فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً - پھر دوزخ میں اس کو ایک  
 نوط دیا جائے گا (یعنی اس میں ڈبو دیا جائے گا جس طرح کپڑا  
 رنگ میں ڈبوایا جاتا ہے)۔

اُصْبَغُوهُ فِي النَّارِ - اس آگ میں ڈبو دو۔  
 فَوَجَدَ فَاطِمَةَ لَبَسَتْ نِيَابًا صَبِغًا - حضرت فاطمہ کو  
 دیکھا وہ رنگین کپڑے پہنتی تھیں۔

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّبَاغُونَ وَالصَّوَاغُونَ - سب  
 لوگوں میں زیادہ جھوٹے رنگیز اور سنار ہوتے ہیں (کوئی چیز  
 وعدہ پر نہیں دیتے ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں)۔

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّوَاغُ يَقُولُ الْيَوْمَ وَغَدًا -  
 (ابورافع سنار کہتے ہیں حضرت عمرؓ مجھ سے ٹھنھا کیا کرتے تھے  
 آپ کہتے سنار سب سے بڑھ کر جھوٹا ہوتا ہے کہتا ہے آج دوں گا

قدرت میں ہیں وہ جلدی جلدی بدل جاتے ہیں اور انگلیوں سے  
 اس کی قدرت اور بطش کے اجزاء مراد ہیں جیسے ہاتھ سے آدمی  
 معش کرتا ہے اور انگلیاں اس کی اجزاء ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے  
 اور محققین اہل حدیث ایسی تاویلوں سے جو صاحب نہایت نے کہیں  
 راضی نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث کو اپنے ظاہری معنی پر  
 چلاؤ اور جو مراد ہے اس کو اللہ کے لیے توفیق کراؤ۔ البتہ یہ صحیح  
 ہے کہ وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے مگر جیسی اس کی ذات  
 مقدس بے چون اور چکون ہے ویسے ہی اس کے ہاتھ اور پاؤں  
 اور درجہ اور عین بھی ہیں امام ابو حنیفہ کا اور تمام ائمہ قدماہ اہل سنت  
 کے یہی مذہب تھا چنانچہ امام ابو حنیفہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ  
 ”یہ کی تاویل قدرت سے نہیں کریں گے جیسے قدریہ اور معتزلہ کا  
 قول ہے اب صاحب نہایت یہ کہتا کہ وہ تعالیٰ شانہ جسمیت سے  
 پاک ہے یہ بھی ایک بے دلیل بات ہے قرآن اور حدیث میں  
 کہیں یہ مذکور نہیں ہے کہ وہ جسمیت سے پاک ہے نہ یہ مذکور ہے  
 کہ وہ جسم ہے۔ البتہ اس قدر صحیح ہے کہ پروردگار مخلوقات کے  
 اجسام سے مشابہت نہیں ہے جیسے محمد بن کرام کا قول ہے کہ وہ تعالیٰ  
 شانہ جسم رکھتا ہے ہمارے جسم کی طرح جو گوشت اور خون سے  
 مرکب ہے معاذ اللہ۔ علمائے اہل حدیث افراط و تفریط میں مبتلا  
 ہونے کے بجائے مسلک اعتدال پر قائم رہے نہ کرامیہ اور مشبہہ  
 کی طرح اس کو مخلوقات سے مشابہت دیتے نہ معتزلہ اور قدریہ کی  
 طرح صفات کی تاویل اور نفی کرتے ہیں اور یہی طریقہ انبہا ہے

والله اعلم -  
 اُصْبُوْعٌ بَرُوْزٌ عَصْفُوْرٌ - انگلی (یہ دونوں لغت ہے نو  
 اور بیان ہوئیں)۔

اَصْبِغٌ - انگلیاں (یہ اُصْبُوْعٌ کی جمع ہے)۔  
 مَصْبُوعَةٌ - غرور تکبر۔  
 مَصْبُوْعٌ - تکبر، مغرور۔

مُصْبَغٌ - گوشت بھوننے کا لہے کا چال۔  
 صَبِغٌ يَصِغٌ - رنگین کرنا، ڈبونا، کشادہ ہونا، لہا ہونا۔  
 صَبُوْعٌ - بھر جانا، خوش رنگ ہونا۔

ہے کہ سفیدی بہت زیادہ نہ تھی۔)

مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرد کو اپنے بال یا کپڑے ہلدی یا ورس یا زعفران میں رنگنا منع نہیں خصوصاً دولہا نوشاہ کو۔ اور جس نے اس کی ممانعت میں غلو کیا ہے یہ اس کی زیادتی ہے۔

إِنَّ الْيَهُودَ لَا يَصْبُغُونَ۔ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے (تمہارے لیے خضاب کرنا بہتر ہے)۔ (مجمع البحار میں ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو سرخ یا زرد خضاب کرنا مستحب ہے اور سیاہ خضاب کو بھی ایک طائفہ علماء نے جائز رکھا ہے غایۃ ما لیب الباب وہ مکروہ ہوگا نہ کہ حرام۔

تَكَانَ يَصْبِغُ نَيْبَانَهُ۔ آنحضرتؐ اپنے کپڑے (مجمع البحار میں ہے کہ دوسری روایت میں مرد کو زرد اور سرخ رنگ سے ممانعت ہے تو اس حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ کپڑا بنے جانے سے پہلے اس کا سوت رنگین ہونا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل ضعیف ہے اور ظاہر کے خلاف ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالنَّوْدِ شِيبًا فَكَانَ مَصْبَغَ يَدِهِ فِي لَحْمِ حَنْزِيرٍ وَدَبَّحِهِ۔ جس شخص نے جو سر کھیلنا اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبو یا (یعنی گویا ان کو کھایا)۔

(جو سر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور وہ شطرنج سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے شطرنج کو کچھ شیطوں کے تحت جائز کر رکھا ہے)۔

صِبْغَةُ اللَّهِ۔ اللہ کا دین جس سے دلوں کو پاکی حاصل ہوتی ہے۔

صَبْنٌ۔ روکنا منع کرنا پھردینا۔

صَبَائُونٌ۔ صفائی کے لیے ایک مشہور مرکب ہے۔ صابن۔

صَبَانٌ۔ صابون بنانے والا۔

صَبُوٌّ يَأْتِي بِصَبَاٍ يَصْبَأُ۔ طفولیت کا اظہار کرنا۔

صَبَاٌ۔ ام مصدر ہے۔

صَبَاءٌ۔ صبا پر ہوا۔

صَبُوءَةٌ أَوْ صَبُوءَةٌ مَأْلٌ ہونا مشتاق ہونا۔

صَبِيٌّ صَبَاءٌ۔ بچوں کے سے کام کرنے لگا۔

کل دوں گا یوں ہی آج کل میں بھی دن گزار دیتا ہے)۔

(بعض نے کہا حدیث میں صباغون سے کلام کو رنگنے والے آراستہ کرنے والے اور صباغون سے اس کو بدلنے والے نئے نئے قالب پہنانے والے مراد ہیں)۔

رَأَى قَوْمًا يَتَعَادُونَ فَقَالَ مَا لَهُمْ فَقَالُوا سَحْرَجَ الدَّجَالُ فَقَالَ كَذِبًا كَذَّبَهَا الصَّبَاغُونَ۔ (ایک روایت میں

كَذَّبَهَا الصَّبَاغُونَ ہے۔ ابو ہریرہؓ نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑ رہے ہیں سب پوچھا تو کہنے لگے دجال نکلا انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے جس کو رنگنے والوں نے رنگا ہے یا جھوٹ ہے جس کو ساروں نے ڈھال لیا ہے)۔

قِيلَ لَابْنِ عُمَرَ تَصْبِغُ بِاللَّصْفُورَةِ فَقَالَ رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا تم اپنے کپڑوں یا بالوں کو زرد کیوں رنگتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ کو رنگتے ہوئے دیکھا (یعنی کپڑے کو یا بالوں کو)۔

(بعض نے آنحضرتؐ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے بالوں کو رنگا ہو بلکہ آپ اپنے کپڑوں اور عمامہ کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ بعض نے کہا آنحضرتؐ صرف اپنی ڈاڑھی ہی کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے آپ کے کچھ بال دکھائے جو سرخ تھے ان پر حنا اور سرمہ کا خضاب تھا۔ لیکن حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ نے بالوں کا خضاب نہیں کیا۔ تو ان دونوں میں تطبیق اس طرح کی ہے کہ کبھی تو آپ نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا۔ حضرت انسؓ نے آپ کو رنگتے نہ دیکھا ہوگا۔ اور یہ احتمال بھی ہے کہ بیوی ام سلمہؓ نے ان بالوں میں خوشبو لگائی ہوگی جس کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ ہو گیا ہوگا۔ اب ایک روایت میں یہ جو بیان ہوا ہے آپ کی ڈاڑھی اور سر مبارک میں سفیدی تھی تو دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کے بالوں میں سفیدی نہ تھی ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ آپ کے سفیدی بہت قلیل تھی تو جس راوی نے کہا ہے کہ آپ کے سفیدی نہ تھی تو اس کی مراد یہ



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَحَاتُ الْحَدِيثِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	--------------------

تَعُوذًا فِيهَا أَسَاوِدٌ صَبِي - تم اس زمانہ میں کالے  
ناگ ہو گے قندہ کی طرف مائل (ایک روایت میں صباء ہے) -  
صَبَاءٌ - یہ جمع ہے صَابِي کی - یعنی اپنے دین کو بدلنے  
والے -

ثُمَّ أَلْقَى الصَّبِي عَلَى مَعُونِ النَّحِيلِ - پھر جو گول جنگ  
کے خواہشمند ہیں ان کو گھوڑوں کی پیٹھ پر بٹھا دے -  
إِنِّي إِمْرَأَتٌ مُّصِيبَةٌ مُّوتِمَةٌ - (آنحضرتؐ نے جب  
بیوی ام سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں) میں تو ایک بچہ والی  
یتیم اولاد رکھنے والی عورت ہوں -

أَصَبَوْتُ - کیا تم نے دین بدل ڈالا (صحیح احیاء ہے)  
أَوَيْتُمُ الصَّبَاءَ - تم نے بددینوں کو (جنہوں نے اپنے  
باپ دادا کا طریق چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کیا) اپنے ملک میں  
جلد دی -

نُصِرْتُ بِالصَّبَاءِ - مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی (صبا مشرقی  
ہو اس کو قبول بھی کہتے ہیں - اور دبور بھیجی ہوا - اور جنوب دکھنی  
اور شمال اتری) (مراد جنگ احزاب کا دن ہے - جب کافروں  
نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا تھا - ابوسفیان عرب کے اکثر قبیلوں کو  
مسلمانوں پر چڑھایا تھا - اللہ تعالیٰ نے رات کو جو نہایت سرد تھی  
مشرقی ہوا بھیجی اس نے کافروں کے منہ پر مٹی ڈالی ان کی آگ  
بجھا دی ان کے خیمے اکھیڑ دیئے ان کے گھوڑے سراسیمہ ہو کر  
چھوٹ بھاگے - آخر کار کافر پریشان ہو کر چل دیئے) -

أَلَصَّبَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالذَّبُورُ مِنَ النَّارِ - مشرقی ہوا  
بہشت کی ہوا ہے اور بھیجی دوزخ کی (یعنی دوزخ کے طبقہ  
زھر بری کی کیونکہ بھیجی ہوا سرد ہوتی ہے) -

أُمُّ الصَّبِيَانِ - بچوں کی بیماری جس میں سانس چڑھتی ہے  
اور پیٹ پھول جاتا ہے -  
إِذَا كَانَتِ الْإِمْرَأَةُ صَبِيًّا نَيْتَةً - جب عورت بچہ والی  
ہو -

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ صَبِيٌّ فَلْيَتَصَّابْ - جس کے پاس بچہ  
ہو تو اس کو خوش کرنے کے لیے بچہ سے (اس سے دیسی ہی باتیں  
کھیل کود کرے) -

مُصَابَاةٌ - نیزہ مارنے کے لیے جھکانا -  
تَصَبِيٌّ - بہکانا فریب دینا مفتون کرنا -  
تَصَابِيٌّ - کھیل کود کی طرف مائل ہونا (جیسے اسمبلاء کسی  
سے بچوں کی طرح معاملہ کرنا) -

رَأَى حُسَيْنًا يَلْعَبُ مَعَ صِبْوَةٍ فِي السِّكَّةِ - امام  
حسینؑ کو دیکھا آپ گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے -  
صِبْوَةٌ اور صَبِيَّةٌ جمع ہے صَبِي کی یعنی بچہ اور صَبِيَانٌ  
بھی صَبِي کی جمع ہے -

كَانَ لَا يُصْبِي رَأْسَهُ فِي الرَّكُوعِ وَلَا يُنْفَعُهُ -  
آنحضرتؐ رکوع میں نہ اپنا سر کھاتے تھے نہ بلند رکھتے تھے (بلکہ  
سر اور پشت سب برابر رکھتے - اور رکوع کرنے کا سنت طریقہ یہی  
ہے) -

يُصْبِي - دراصل صبا صہبو سے ماخوذ ہے یعنی مائل ہوا اور  
جھکا (ازہری نے کہا صحیح لا یصوب ہے - ایک روایت میں لا  
یصب ہے) -

وَاللَّهِ مَا تَرَكَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا شَيْئًا يُصْبِي  
اللَّهِ - امام حسن علیہ السلام نے مرتے وقت نہ سونا چھوڑا نہ چاندی  
نہ اور کوئی چیز جس کی طرف دل مائل ہو (حالانکہ آپ کو ایک  
معتدبہ وظیفہ معاویہؓ کی طرف سے ملتا تھا مگر آپ کمال درجہ کے  
سخی تھے جو ملتا وہ سبیل اللہ صرف کر دیتے دو بار ایسا بھی ہوا کہ اپنا  
تمام ساز و سامان تک فقیروں میں تقسیم کر دیا) -

وَأَشَابَ لَيْسَتْ لَهُ صِبْوَةٌ - ایک جوان جس کو خواہش  
نہ ہو (حرص وہوں نہ رکھتا ہو) -

كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يَكُونَ لِلْعِلَامِ صِبْوَةٌ - ان کو یہ پسند  
تھا کہ لڑکے میں خواہش ہو (کیونکہ ایسا شخص جب توبہ کرے گا تو  
وہ عبادت اور اطاعت الہی خوب بجالائے گا اور اپنی گزشتہ  
حالت پر شرمندہ رہے گا اس کے دل میں غرور اور پندار نہ ہوگا -  
اصل یہ ہے کہ جب گناہ کی خواہش ہو اس وقت نفس کو قابو میں رکھ  
کر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہ سے ارتکاب سے باز رہے جب ہی  
فضیلت ہوگی ورنہ دل میں خواہش ہی نہ ہو تو باز رہنے میں کیا  
فضیلت ہوگی) -

# الحاء الحروف

## باب الصاد مع الحاء

صَحْبٌ - پوست نکالنا۔

صَحَابَةٌ - رفاقت کرنا ساتھ رہنا۔

صَحْبَةٌ - معیت، ہم نشینی (صحابہ کا مترادف ہے)۔

مُصَاحِبَةٌ - ساتھ رہنا (یہ بھی اوپر کے دونوں الفاظ کا

مترادف ہے)۔

إِصْحَابٌ - مصاحب والا ہونا۔

اَللّٰهُمَّ اِصْحَبْنَا بِصِحْبَةٍ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ يَا اللّٰهُ سَمِعْنَا

ہماری نگہبانی کر اور ہم کو اپنی امان میں وطن کو لوٹا۔

خَرَجْتُ اَبْتَعِيَ الصَّحَابَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

میں اس نیت سے نکلا کہ آنحضرت ﷺ کی صحبت حاصل کروں

گا۔

صَحَابَةٌ - صاحب کی جمع بھی ہے اور فاعل کی جمع فَعَالَةٌ

پر صرف یہی آتی ہے۔

فَاَصْحَبَتِ النَّاقَةَ - اونٹنی رام ہو گئی (جدھر چلا وہاں دھر چلے

گئی)۔

اِنْ كُنْ لَا تَنْنَ صَوَّاحِبٌ يُّوسُفَ - تم تو یوسف کی ساتھ

والی عورتیں ہو (آپ نے حضرت عائشہ کو زلیخا سے تشبیہ

دی جیسے زلیخا نے یہ ظاہر عورتوں کو ضیافت کے بہانہ سے بلایا تھا

اور دل میں یہ تھا کہ وہ حضرت یوسف کا حسن و جمال دیکھیں اور

زلیخا کو ان کی محبت پر ملامت نہ کریں۔ اسی طرح حضرت عائشہ

نے آنحضرت کی بیماری میں آپ سے عرض کیا کہ ابو بکرؓ کی آواز

پست ہے متقلیوں تک ان کی آواز نہ پہنچے گی آپ حضرت عمرؓ کو

حکم دیجیے کہ وہ نماز پڑھا میں۔ یہ کہنا حضرت عائشہ کا ایک بہانہ تھا

اور ان کا دلی مقصود یہ تھا کہ اگر خدا نخواستہ آنحضرت اس بیماری

میں گزر گئے تو لوگ ابو بکرؓ کو منحوس سمجھیں گے اس لیے وہ نماز نہ

پڑھائیں تو اچھا ہے)۔

صَوَّاحِبٌ - جمع ہے صَاحِبَةٌ کی۔

اِدْقَبْنِي مَعَ صَوَّاحِبِي - مجھ کو میرے ساتھ والیوں (یعنی

آنحضرت کی دوسری بیویوں) کے ساتھ دفن کر دینا۔ (حجرے

صَيِّئَةٌ - پتی۔

صَبَايَا - بچیاں (یہ صبیہ کی جمع ہے)۔

## باب الصاد مع التاء

صَتٌّ - زور سے دھکیلنا یا ہاتھ سے مارنا۔

مُصَاتَةٌ اور صِتَاتٌ - تنازع، جھگڑا۔

تَصَاتٌ - لڑائی، جنگ۔

صَتٌّ - جماعت، فرقہ (جیسے صَيِّئَةٌ ہے بعض نے کہا

ہے کہ جیسے صف ہے)۔

لَمَّا امْرُؤَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهُمَا بَعْضًا قَلَمُوا اصْتِيْنِ -

جب بنی اسرائیل کو (گوسالہ پرستی کی سزا میں) یہ حکم ہوا کہ ایک

دوسرے کو قتل کریں تو وہ دو گروہ (یا دو صف) ہو گئے (ایک وہ

جنہوں نے گوسالہ کی پوجا کی تھی دوسرے وہ جو اس کام سے باز

رہے تھے اور دوسرا گروہ پہلے گروہ کو قتل کرنے لگا)۔

صَتَعٌ - گرانہ، پچھاڑنا۔

تَصَعٌ - تردد آنا، جانا۔

صَتَعٌ - جوان، مضبوط۔

صَتَمٌ یا صَتَمٌ - غلیظ، سخت۔

صَتَامٌ - موٹا، اول دار۔

تَصَيِّمٌ - پورا کرنا۔

اَلْفُ صَتَمٌ - پورے ہزار۔

اَمْوَالِ صَتَمٌ - پورے مال۔

اِنَّهُ وَرَزَنٌ تَسْعِيْنٌ فَقَالَ صَتَمًا فَاِذْ اِهِيَ مَائِيَةَ اِبْنِ

صیاد نے نوے روپے تو لے اور کہنے لگا پورے ہو جاؤ دیکھا تو وہ سو

روپے ہیں (یہ بھی اس کا ایک شعبہ تھا بعض نے اس کو دجال بھی

سمجھا ہے)۔

صَتُوٌ - کودتے ہوئے چلنا۔

## باب الصاد مع الجيم

صَجٌّ - لوہے کو لوہے پر مار کر آواز نکالنا۔



اللَّهِ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْا هُمْ عَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ - اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں ان کو میرے بعد ملامت کا نشانہ نہ بنانا۔ (بلکہ ان کے لیے دعا کرنا ان کی تعظیم کرنا ان سے محبت رکھنا) دیکھو! جو کوئی ان سے محبت رکھے اس نے میری وجہ سے محبت کی۔ اور جو کوئی ان سے بغض رکھے تو گویا اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔

صَاحِبُ صَنْعَاءَ - صنعاء والا (یعنی اسود عسی جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ آپ کی وفات کے قریب مارا گیا فیروز دہلی نے اس کو مار ڈالا۔ آپ نے اس کے قتل کی اطلاع پا کر ارشاد فرمایا کہ فاذ فیروز یعنی فیروز کامیاب ہو گیا۔)

صَاحِبُ الْيَمَامَةِ - مسلمہ کذاب جو وحشی کے ہاتھ سے حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت میں مارا گیا۔

نَزَلَتْ فِيْ حَمْرَةَ وَصَاحِبِيَّةٍ - (یہ آیت ہذا ان خصمان اختصمو ا فی ربہم آخر تک حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت علیؑ اور عبیدہ بن حارثؓ) کے بارے میں نازل ہوئی۔) (جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے عقبہ بن ربیعہ اور شنیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ نکلے مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہ اور حضرت علیؑ اور حضرت عبیدہ نکلے حضرت علی اور حضرت حمزہ نے اپنے اپنے مقابل کو فوراً مار لیا اور عبیدہ جو ولید کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے یہ دونوں حضرات ان کو اٹھالائے اور ولید کو بھی مار ڈالا۔)

الصَّحَابَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ - میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

اَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِیْ صَاحِبِكَ - تم نے اپنے صاحب یعنی عبد اللہ بن مسعود کے منہ سے اسی طرح سنا (وہ اس طرح قراءت کرتے تھے: وَالذِّكْرُ وَالْاَنْطَى - یعنی سورہ واللیل میں ان کی یہ قراءت ہوتی۔ اور مشہور قراءت وَمَا خَلَقَ الذِّكْرَ وَالْاَنْطَى ہے۔)

اِشْتَرَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ بَجَارِيَةً فَالْمَتَسَّ صَاحِبَهَا - عبد اللہ بن مسعود نے ایک لونڈی خریدی پھر اس کے مالک کو

ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بعض صحابہ نے ایسے کام کئے ہیں جو شرعاً اور عقلاً ہر طرح مذموم ہیں۔

اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی سَرِّكُمْ - جب تم لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو کہو اللہ تعالیٰ تمہارے شر اور فساد پر لعنت کرے۔

اَنَا اَمْنَةٌ لِاَصْحَابِيْ وَاَصْحَابِيْ اَمْنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ - (ستارے آسمان کا امن ہیں جب ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جو وعدہ ہے وہ آگے گا) اور میں اپنے اصحاب کا امن ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر جو وعدہ ہے وہ آگے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امان ہیں جب میرے اصحاب گزر جائیں گے تو میرے امت پر جو وعدہ ہے (تباہی اور آفت کا) وہ آگے گا۔

اَكْرَمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ - میرے اصحاب کی عظمت کرو وہ تمام مسلمانوں میں بہتر لوگ ہیں۔

مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَمَا لِمَلْحٍ فِيْ الطَّعَامِ - میرے اصحاب کی مثال میری امت میں ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک (کیونکہ بغیر نمک کے مزیدار نہیں ہوتا)۔

مَا مِنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ فِي الْاَرْضِ اِلَّا يُعْتَفَا عَنْهَا وَنُوْرٌ اَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی ملک میں مرے وہ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا پیشوا اور نور بنایا جا کر اٹھایا جائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِيْ عَلٰی الثَّقَلَيْنِ سِوَى النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ - اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کا مرتبہ تمام آدمیوں اور جنوں سے پیغمبروں اور رسولوں کے علاوہ زیادہ رکھا ہے (یعنی پیغمبروں کے بعد وہی سب مخلوقات میں افضل ہیں)۔

هَلْ فِيْكُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّعَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُنْفَخُ لَهُمْ - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے پھر کہیں گے تم میں کوئی آنحضرتؐ کا صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے پس اللہ تعالیٰ ان کو (اس کی برکت سے) فتح دے گا۔

کا غلام تھا)۔

مَنْ أَحَقُّ بِصَحَابَتِي قَالَ أَمَلَكُ۔ مجھ کو سب سے زیادہ  
مقدم کس کی خدمت اور رفاقت کرنا ہے؟ فرمایا اپنی ماں کی  
(یہاں بھی ”صحابت“ سے وہی صحبت مراد ہے جو خیر خواہی اور  
محبت اور فرماں برداری کے ساتھ ہو اگر صرف ماں کے پاس  
رہے لیکن اس کو ستانا اور گالیاں دینا اور اس کے رشتہ داروں کو  
مارتا دھاڑتا رہے تو کیا اس نے اپنی ماں کی صحابت کی ہرگز نہیں  
بلکہ اپنی ماں کی رقابت اور عداوت کی)۔

خَيْرُ الصَّحَابَةِ سَبْ رَفِيقُونَ میں بہتر۔

يُصْحَبُونَ۔ پناہ دیتے ہیں (یہ صحبک اللہ سے ماخوذ ہے۔  
یعنی اللہ تیرا نگہبان)۔

لَا كَصُحْبِ الْمَلَائِكَةِ رُفْقَةً فِيهَا جَوَسٌ۔ فرشتے  
سفر میں ان رفیقوں کی نگہبانی نہیں کرتے جن کے ساتھ گھنٹہ ہو  
(یہاں بھی صحبت سے محافظت اور استغفار مراد ہے۔ بعض نے کہا  
مطلق ساتھ رہنا۔ مگر اس صورت میں محافظت اعمال فرشتوں کا  
استثناء کرنا ضرور ہوگا کیونکہ وہ ہر حال میں ساتھ رہتے ہیں)۔

فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي۔ میں عرض کر دوں گا پروردگار یہ  
تو میرے چند اصحاب ہیں (جمع البیار میں ہے کہ آپؐ ان کو پہچان  
لیں گے۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی میں وہ مسلمان ہو چکے تھے یا آپؐ  
کے بعد مسلمان ہوئے)۔

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذِي۔ قرآن کے حافظ سے کہا  
جائے گا قرآن پڑھتا جا اور بہشت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا (جمع  
البیار میں ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کی تلاوت اور  
اس پر عمل کرتا ہو یا جو قرآن کے معانی جانتا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ  
ہر ایک شخص مراد ہو سکتا ہے خواہ قرآن کا حافظ ہو یا ناظرہ خواہ ہو  
یا جو اس کے معانی میں غور کرتا ہو یا جو اس پر عمل کرتا ہو)۔

صَاحِبُ مُوسَى۔ موسیٰ کے ساتھی (یوشع بن نون مراد  
ہیں)۔

صَاحِبُ سُلَيْمَانَ۔ سلیمان کے ساتھی (آصف بن  
برخیار مراد ہیں یا ان کے وزیر)۔

صَاحِبُ يُسُف۔ حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں وہ بت

ڈھونڈھنے لگے (تا کہ اس کی قیمت ادا کر دیں لیکن وہ نہیں  
ملا آخرا نہوں نے قیمت کے روپے فقیروں کو دینے شروع کئے  
اور دیتے وقت اس طرح دعا کرتے جاتے یا اللہ! یہ صدقہ اس کی  
طرف سے قبول کر۔ یعنی لوٹری کے مالک کی طرف سے اگر وہ  
منظور نہ کرے تو اس کا ثواب مجھ کو ملے اور اس کا روپیہ مجھ پر قرض  
رہا)۔

مَثَلًا لِصَاحِبِكُمْ۔ تمہارے صاحب (یعنی حضرت  
محمد ﷺ کی صفت)۔

أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ۔ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی  
ہے (یہاں ساتھی سے مراد محافظ اور نگہبان ہے اور جس کی یاد سے  
دشمت رفع ہو بلا دور ہو)۔

رَبَّنَا صَاحِبِنَا۔ اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر، ہم  
پر اپنا فضل و کرم رکھ، ہم سے ہر ایک بلا وضع کر۔

لِوَجَلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ۔ دو مردوں کے لیے آپ کے  
اصحاب میں سے تھے۔

كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ۔ جاہر آپ کے اصحاب میں سے  
تھے۔

فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا صَاحِبُهُ۔ ایک شخص نے کہا میں اس کے  
ساتھ ساتھ رہوں گا (دیکھوں گا اس کا دوزخی ہونا کس سبب سے  
ہے)۔

يُحَسِّنُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ۔ اللہ کی عبادت  
اور اپنے مالک کی خدمت اور رفاقت اچھی طرح کرے۔

يُحَسِّنُ صَحَابَتِي۔ میری صحبت کا حق اچھی طرح سے  
ادا کرے (وہی درحقیقت آن حضرت کا صحابی ہے جو آپؐ سے  
اور آپؐ کے اہل بیت کرام سے سچی محبت اور الفت رکھتا ہو ورنہ  
صرف نام کی صحبت کافی نہیں ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک  
بادشاہ کے چند غلام ہوں جو بادشاہ کی محبت کی وجہ سے آپس میں  
بھی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں پھر ان میں سے ایک  
غلام اپنے بادشاہ سے باغی ہو جائے اس کی آل اولاد عزیز و اقربا  
اور دوستوں کو قتل کرے ان کا دشمن ہو جائے تو کیا اس کے بعد بھی  
اس غلام سے محبت رکھیں گے، صرف اس وجہ سے کہ وہ اس بادشاہ

کامیاب تھی ہے)۔

صَوْمًا تَصِحُّوْا۔ روزے رکھو تندرست رہو گے (امتلائی بیماریاں نہ ہوں گی، اخلاط رویہ خشک ہو جائیں گے، معدے کو ازسرنو طاقت پیدا ہوگی)۔

لَا يُورِدَنَّ زَوْعًا هَيْهَ عَلَيَّ مُصِحِّحٌ۔ جس کے جانور بیمار ہوں، وہ تندرست جانور والے کے ساتھ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے نہ لائے، ایسا نہ ہو کہ اس کے جانور بھی بیمار ہو جائیں اور وہ یہ سمجھے کہ بیمار جانوروں کی بیماری میرے جانوروں کو لگ گئی۔ حالانکہ یہ اعتقاد غلط ہے، بیماری تقدیر الہی سے ہوتی ہے، چھوٹ لگنا (عدوی) کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَيَّ مُصِحِّحٌ۔ اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

يُقَاسِمُ ابْنُ اٰدَمَ اَهْلَ النَّارِ قِسْمَةً صَحَاحًا۔ آدم کا بیٹا قاتیل اہل دوزخ سے آدھوں آدھ عذاب ٹھیک بانٹ لے گا (سارے اہل دوزخ کو جتنا عذاب ہوگا، اس کا پورا آدھا قاتیل کو ہوگا، معاذ اللہ یہ سب اس وجہ سے کہ اس نے اپنے بھائی ہاتیل کو ناحق قتل کیا اور دنیا میں خون ناحق کی بنیاد ڈالی۔ اللہ جانے ان ظالموں کا کیا حال ہوگا جنہوں نے سینکڑوں ہزاروں خون مسلمانوں کے ناحق کرائے)۔

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْحٰحٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح اور درست ہے کہ فائتھا الصلوٰۃ کہنا جائز ہے اور ابن سیرین نے جو ایسا کہنا مکروہ جانا ہے ان کا قول غلط ہے (کیونکہ حدیث کے خلاف ہے حالانکہ ابن سیرین کبار تابعین میں سے ہیں مگر تابعین ہوں یا صحابہ ہوں آنحضرت کے ارشاد کے خلاف کسی کا قول مقبول نہیں دعوا اکمل قول عند قول محمد بھلا دوسرے صوفیوں اور درویشوں کا قول کس شمار میں ہے)۔

كَانَ ابْنُ عِيْنَةَ يَقُوْلُ اِحْوَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مِيْمُوْنَةَ۔ آخر میں سفیان بن عیینہ اس حدیث کو ابن عباس سے انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہ سے روایت کرتے تھے۔ اصْحٰحٌ شَيْءٌ فِیْ هٰذَا الْبَابِ يَا اَحْسَنُ شَيْءٍ۔ کا

صَاحِبُ يَسْنَ۔ حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں وہ بہت تراش تھے لیکن آنحضرت پر آپ کی ولادت سے چھ سو برس پہلے ایمان لائے تھے۔ جیسے توح ایمان لایا تھا اور ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے۔ بعض نے کہا یہ حبیب ایک غار میں اللہ کی عبادت کرتے تھے، جب ان کو پیغمبروں کی خبر ہوئی تو ان کے پاس آئے، ان پر ایمان لائے اور کافروں پر اپنا ایمان ظاہر کیا آخر کافروں نے ان کو شہید کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ان کو پاؤں سے روندنا یا پتھروں سے مار کر شہید کیا، وہ یہ کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرما۔ ان کی قبر انطاکیہ کے بازار میں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان کافروں پر اترا اور حضرت جبرئیل نے ایک چیخ سے ان کو ہلاک کر دیا)۔ صاحب الزمان۔ امام مہدی علیہ السلام محمد بن عبد اللہ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔ اور شیعہ کہتے ہیں وہ امام محمد بن حسن عسکری ہیں قائم بامر اللہ بالفعل لوگوں کی نظر سے غائب ہیں قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔

صَاحِبُ الْعَسْكَرِ يَا صَاحِبُ النَّاجِيَةِ۔ علی بن محمد ہادی۔

صَاحِبُ۔ اسماعیل بن عباد کا لقب ہیں وہ شیخ عبد القاہر جرجانی کے استاد ہیں۔

صَاحِبُ شَاهِيْنٍ۔ شطرنج۔ صَاحِيْنٍ۔ حقیوں کی اصلاح میں امام ابو یوسف اور امام محمد کو کہتے ہیں جو امام ابو حنیفہ کے مشور شاگرد تھے۔ صَحْبٌ۔ یہ بھی صاحب کی جمع ہے۔

صَحَّحٌ يَا صَحَّاحٌ۔ تندرست ہو جانا، بیماری کا دور ہونا، عیب سے پاک ہونا، صحیح ہونا۔

تَصْحِيْحٌ۔ بیماری سے چنگا کرنا، غلطیاں درست کرنا۔ اِصْحَاحٌ۔ تندرست ہونا، اہل و عیال اور جانوروں کا تندرست کرنا۔

اِسْتِصْحَاحٌ۔ تندرست ہونا۔ اَلْصَّوْمُ مِصْحَاحٌ۔ روزہ تندرستی ہے (بہت سی بیماریوں کی دوا ہے۔ جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ ضرور روزہ رکھے۔ کیونکہ روزہ بہت سے فاسد مادوں اور رطوبات کے لیے بڑا

ہے اور امام مالک کی موطا میں سب حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ امام مالک ہمیشہ ثقہ اور معتبر شخص سے ہی روایت کرتے تھے۔ اور مستدرک حاکم میں بہت سی حدیثیں ضعیف اور منکر بھی ہیں جن کو حاکم نے غلطی سے صحیح کہہ دیا ہے اسی لیے امام ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کے صحیح کہنے پر کوئی شخص دھوکا نہ کھائے۔ اب جن لوگوں نے امام ترمذی کے صحیح کہنے کا بھی اعتبار نہیں کیا ہے ان کا قول غلط ہے امام ترمذی حدیث کے بڑے حافظ اور نقاد ہیں ان کی صحیح کا پورا اعتبار کرنا چاہیے۔ جزری نے حسن حصین کی سب حدیثوں کو جو صحیح قرار دیا ہے اس میں محدثین کو کلام ہے کہ کئی حدیثیں اس میں بالا تفاق ضعیف ہیں۔ مگر جزری بھی حدیث کے بڑے عالم ہیں ممکن ہے کہ ان کی رائے میں وہ حدیثیں صحیح ہوں و للناس فیما یغشون مذاہب بہر حال ہمارے زمانہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو کوئی دقت یا تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔ گزشتہ زمانہ کے پیشواؤں نے بڑی محنت اور مشقت اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف سے جدا کر دیا ہے۔

صَحَّاحٌ - جوہری کی مشہور لغت کی کتاب ہے۔

صَحَّاحٌ - اس لفظ کے لغوی معنی صحیح۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيْمَانٍ - باللہ میں تجھ سے ایمان کی صحت مانگتا ہوں (یعنی سچا اعتقاد جو قرآن و حدیث کے موافق ہو جیسے صحابہ اور تابعین کا اعتقاد تھا) (ایک روایت میں ہے کہ:

صِحَّةً فِي عِبَادَةٍ - یعنی صحت میں تیری عبادت کرتا رہوں

(یا صحیح مخلصانہ عبادت جس میں ریا اور بدعت کا دخل نہ ہو۔)

صَحَّاحٌ - ہموار اور برابر یکساں جگہ (جیسے صحیحان

ہے)۔

عَيْنًا صَحَّاحًا - برابر ہموار ابر (یعنی یکساں خوب

برسنے والا)

صَحْرٌ - پکنا۔

صَحْبُورَةٌ - بنانا (یعنی دودھ کو جوش کر کے اس پر گھی ڈال

کر پینا۔)

إِصْحَارٌ - جنگ کی طرف نکلنا۔

(مطلب یہ ہے کہ) اس باب میں بخاری روایتیں آئی ہیں ان سب میں یہ اچھی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ روایت صحیح یا حسن ہے)۔

جَاءَ فِي إِخْرَجِ حَدِيثِ الْأَشْعَثِ صَحَّحٌ أَوْ صَحَّاحٌ - اشعث کے اخیر حدیث میں صحیح یا صحیح کا لفظ آیا ہے۔

أَلَمْ نَصَحْ جِسْمَكَ - کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا۔

خُذْ مِنْ صِحِّكَ لِمَرْضِكَ - اپنی تندرستی کے زمانہ میں بیماری کے لیے سامان کر (یعنی صحت اور تندرستی کو غنیمت سمجھ کر اس میں خوب عبادت کر لے اگر بیماری آئی تو پھر اچھی طرح عبادت نہ ہو سکے گی) (یہ بات جو ایک دوسری حدیث ہے کہ بندہ جب بیمار ہو یا مسافر ہو تو اس کے لیے اسی قدر عبادت کا ثواب لکھا جائے گا جتنی وہ حالت صحت یا اقامت میں کرتا تھا تو یہ حدیث اس مفہوم کے خلاف نہیں ہے کیونکہ یہ دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالت صحت اور اقامت میں عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اور پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالت صحت میں بالکل غافل ہے عبادت نہیں کرتا)۔

أَصَحُّ - حدیث کی ایک قسم ہے۔ یعنی صحیح سچی اور معتبر حدیث جس کے سب راوی ثقہ اور معتبر لوگ ہوں اور اس کی اسناد آخضر تک متصل ہو درمیان میں کوئی ایک راوی بھی چھوٹ نہ گیا ہو اور دوسرے ثقہ اور معتبر لوگوں نے جو روایات کی ہیں ان کے خلاف نہ ہو۔ اب اس کی شناخت میں علمائے حدیث مختلف ہوتے ہیں۔ ایک ہی حدیث بعض کے نزدیک حسن یا ضعیف ہوتی ہے مگر جس حدیث کو حفاظ حدیث میں سے کسی نے صحیح کہا ہو بلا تامل اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ بخاری اور مسلم کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اس پر علماء کا اجماع ہے اسی طرح صحیح اسماعیلی اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ کی باقی سنن ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور مسند امام احمد اور سنن دارمی اور دارقطنی اور بیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق اور معجم طبرانی اور طحاوی اور مستدرک حاکم میں سب طرح کی حدیثیں ہیں۔ یعنی صحیح اور حسن اور ضعیف لیکن حسن حدیث بھی صحیح کی طرح حجت اور واجب العمل



## لَعْنَةُ النَّبِيِّ

رَأَى رَجُلًا يَقَطُّعُ سَمْرَةً بِصُحَيْرَاتِ الْيَمَامِ -  
حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو صحیرات یمام میں  
ایک بھول کا درخت کاٹ رہا تھا۔

صُحَيْرَاتِ يَمَامٍ - ایک مقام کا نام ہے (بعض نے کہا  
یمام ایک درخت ہے یا پرندہ اور صُحَيْرَاتُ جمع ہے صُحَيْرَةٌ  
کی جو تصغیر ہے صُحْرَةٌ کی، یعنی نرم زمین جو پتھر پلے میدان کے  
وسط میں ہوتی ہے۔ بعض نے کہا کہ صحیح نَمَامٌ ہے ٹائے مثلاً سے  
نکہ نَمَامٌ)۔

صُحَيْرَاتُ النَّمَامَةِ - ایک منزل کا نام ہے مدینہ سے  
بدر کو جاتے ہوئے۔

صُحْرًا صَحِيحٌ فِي أَحْسَانِهَا قَبِّ - لمبے لمبے گور  
جن کی آبتیں (پیٹ کی اندرونی چیزیں) لاغر ہیں۔

صَحْصَحَةٌ - کھل جانا ظاہر ہو جانا (جیسے حَصْحَصَةٌ ہے۔  
صَحْصَحَانٌ - برابر ہموار زمین (اس کی جمع صَحَاصِحٌ  
ہے۔

الْقُرَاهَاتُ الصَّحَاصِحُ - پوچ اور خرافات باتیں۔  
مُصْحِصٌ - دوستی کا پچا جھوٹا لپٹا۔

وَتَوَلَّوْهُ صَحْصَحٌ - اور ہموار میدان پر دو جنگل۔  
إِنَّ تَعْلَبَ بْنَ تَعْلَبٍ حَضَرَ بِالصَّحْصَحَةِ فَأَخْطَأَتْ  
إِسْتُهُ الْحَضْرَةَ - لومڑی کے بچے لومڑی نے ایک ہموار زمین  
میں گڑھا کھودا لیکن اس کی پیٹھ گڑھے سے سرک گئی الگ ہو گئی  
(یہ عبداللہ بن زبیر نے کہا جب ان کو یہ خبر ملی کہ ضحاک مارا گیا۔  
جو کہ سرداری اور امارت کا خواہاں تھا) (یہ عرب کی ایک مثل ہے۔  
اخطأت استه الحفرة یہ جملہ ایسے موقع پر استعمال ہوتا ہے کہ  
جب کوئی شخص اپنے مطلب میں کامیاب نہ ہو)۔

صَحْفَةٌ - بڑا پیالہ۔

صِحَافٌ - جمع ہے صَحْفَةٍ کی (کسانی نے کہا کہ سب  
سے بڑے پیالے کو جفنتہ کہتے ہیں)۔ (قصہ جو دس آدمیوں کا  
پیٹ بھردے اور اس سے چھوٹا صَحْفَةٌ جس سے پانچ آدمی سیر  
ہو سکیں اور اس سے بھی چھوٹا مَيْكَلَةٌ جس کے ذریعہ دو یا تین  
آدمی شکر سیر ہو جائیں اس کے بعد صَحْفَةٌ اس پیالہ کو کہتے ہیں

أَصْحَرًا يَأْصَحِيرُ - بیک کا سرخ یا سفید ہونا زمین  
کی پیداوار۔

أَصْحَرُ الْمَكَانِ - مکان جنگ کی طرح کشادہ اور وسیع  
ہو گیا۔

صَحْرًا - جنگل۔  
كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْبَيْنِ صُحَارِيَيْنِ  
آنحضرت ﷺ کو دو صحار کے کپڑوں کا کفن دیا گیا۔

إِصْحَارٌ - ایک بستی کا نام ہے جو یمن میں واقع ہے  
(بعض نے کہا یہ صحرة سے ماخوذ ہے بہ معنی ہلکی سرخی) (اہل عرب  
کہتے ہیں:

تَوْبٌ أَصْحَرُ اور تَوْبٌ صُحَارِيٌّ - یعنی ہلکے رنگ کا  
سرخ کپڑا۔

فَأَصْحَرُوا لِعَدُوِّكَ وَأَمْضِ عَلَى بَصِيرَتِكَ - اپنے  
دشمن سے صاف سیدھا رہو اور اپنی رائے پر چل (یعنی دشمن سے ڈر  
مت بلکہ بے خوف ہو کر واضح طور پر اپنا مقصد بیان کر دے۔ یہ  
نہیں کہ نامردوں کی طرح دل میں دشمنی رکھے اور ظاہر میں دوستی  
جتائے۔ یہ جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ کا قول ہے۔  
آپ کے مزاج میں بے حد شجاعت اور بہادری اور دلیری تھی  
جب آپ خلیفہ تھے تو کئی لوگوں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ  
بالفعل معاویہ کو چھیڑنا مصلحت نہیں ہے ابھی ان کو شام کی حکومت  
پر رہنے دیجیے اور جب آپ کی خلافت کو استحکام ہو جائے اس  
وقت معاویہ کو معزول کر دینا سہل ہوگا۔ مگر آپ نے نہ مانا اور  
فرمایا کہ جب میں معاویہ کو حکومت کے لائق نہیں سمجھتا تو اس کو  
حکومت پر قائم رکھنا دین میں مداخلت اور کمزوری ہوگی۔

فَأَصْحَرَنِي لِعَضْبِكَ كَرِيذًا - شیطان نے مجھ کو گمراہی  
کے جنگل میں ڈال دیا اور تیرا غضب مجھ پر ہوا اس لائق کر دیا۔

سَكَنَ اللَّهُ عَقِيرًا كَفَلًا تُصْحِرِيهَا - اللہ تعالیٰ نے تم  
کو تہارے گھر میں ٹھہرا دیا (یہ حکم دیا وقرن فی یونگن) تو خود کو  
باہر مت نکالو (جنگل میں نہ جائے) (یہ ام المؤمنین ام سلمہؓ نے  
حضرت عائشہؓ کو نصیحت کی جب وہ بصرہ کی طرف نکلنا چاہتی  
تھیں، یعنی جنگ جمل کے لیے)۔

صحیفوں کو جن میں جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور یہ فرشتے کرام کا تبین کے علاوہ ہیں۔)  
 اَلْا كِتَابُ اللّٰهِ وَ هٰذِهِ الصّٰحِيفَةُ - (حضرت علیؑ نے فرمایا) میرے پاس اور کچھ نہیں ہے بجز اللہ کی کتاب (قرآن) کے اور اس ورق کے (جس میں زکوٰۃ دیت وغیرہ کے مسائل تھے)۔

جَعَلْتُ قُلُوْبَ اٰمِنِكَ مَصَاحِفَهَا - میں تیری امت کے دلوں کو اپنی کتاب کا حافظ بنا دیا (یہ سابقہ آسانی کتب میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی امت کا امتیاز بتلایا تھا۔ ایسا ہی ہوا کہ بجز اللہ آپؐ کی امت میں ہزاروں لاکھوں آدمی قرآن کے حافظ ہیں۔ یہ فضیلت کسی اور امت کو نہیں ملی۔ نہ یہود میں کوئی تورات شریف کا حافظ ہے نہ نصاریٰ میں کوئی انجیل کا حالانکہ انجیل ایک مختصر کتب ہے مگر نصاریٰ میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کو انجیل بر زبان یاد ہو)۔

كُنَّاهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ - آپؐ کا چہرہ مبارک ایسا نورانی اور مصفا تھا گویا مصحف (کلام اللہ) کا ایک ورق ہے۔  
 اَنْزَلَ مِنْهَا عَلٰى اٰدَمَ عَشْرَ صُحُفٍ - (اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں) ان میں سے دس کتابیں حضرت آدمؑ پر اتاریں (اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس اخنوخؑ یعنی ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر اور تورات حضرت موسیٰؑ پر اور حضرت داؤدؑ پر انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور قرآن حکیم حضرت محمد ﷺ پر)۔

رَأَيْتَ الْمَلَا ئِكَةَ تَغْسِلُ حَنْظَلَةَ بِمَاءِ الْمُوْنِ فِيْ صُحُفٍ مِّنْ قِصَّةٍ - میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حنظلہ کو (جو جنات کی حالت میں شہید ہوئے تھے) بارش کے پانی سے چاندی کے ٹشتوں میں نہلا رہے ہیں۔

صَحِيفَةُ فَاطِمَةَ - حضرت فاطمہؑ کی کتاب (کہتے ہیں اس کا طول ستر ہاتھ کا تھا اس میں سب باتیں لکھی تھیں یہاں تک کہ کھال چھل جانے کی بھی دیت کا بیان تھا)۔

مُصْحَفُ فَاطِمَةَ - حضرت فاطمہؑ کا مصحف (کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صرف ۵۷ دن

جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے)۔

تَصْحِيفٌ - پڑھنے میں یا روایت کرنے میں غلطی کرنا۔  
 صَحِيفَةٌ - لکھا ہوا کاغذ (اس کی جمع صحائف اور صُحُف ہے)۔

مُصْحَفٌ وہ کتاب جو دو دہائیوں کے درمیان ہو اور اس لفظ کا اطلاق اکثر قرآن شریف پر ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَصَاحِفٌ ہے۔

يَا مُحَمَّدُ اَنْزَلْنِيْ حَامِلًا اِلَى قَوْمِيْ كِتَابًا كَصَحِيفَةِ الْمُتَمَلِّسِ - (آنحضرتؐ نے عیینہ بن حصن کو ایک خط لکھ کر دیا جب انہوں نے اس کو لیا تو کہنے لگے) اے محمدؐ! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنی قوم کے پاس متملس شاعر کی طرح خطر لے جاؤں گا؟ (متملس عرب کا ایک مشہور شاعر تھا اس کا نام عبدالمصباح بن جریر تھا وہ اور طرفہ شاعر دونوں مل کر عمرو بن ہند بادشاہ کے پاس آئے عمرو بن ہند کسی بات پر ان سے ناراض ہوا اور دونوں کو دو خط بحرین کے صوبہ دار کے نام لکھ کر دیئے ان خطوں میں یہ لکھ دیا کہ جب یہ وہاں پہنچیں تو ان کو قتل کر دینا مگر ان سے یہ کہا کہ میں نے ایک مقولہ انعام تم کو دینے کے لیے لکھا ہے۔ خیر یہ دونوں شاعر خطوط کو لے کر چلے جب حیرہ سے آگے بڑھے تو متملس نے اپنا خط ایک لڑکے کو دیا اس نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ "نور اس کو مار ڈالنا" متملس نے وہ خط پانی میں ڈال دیا اور ایک ملک شام کو چل دیا اور طرفہ سے کہنے لگا تو بھی ایسا ہی کر تیرے خط میں بھی یہی لکھا ہوگا لیکن طرفہ کی موت آگئی تھی۔ اس نے متملس کا کہنا نہیں سنا اور خط لے کر بحرین کے حاکم کے پاس پہنچا۔ اس نے خط دیکھتے ہی عمرو بن ہند کے حکم کی تعمیل کی اور طرفہ کو قتل کر دیا۔ اس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی)۔

لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةَ طَلَاقًا اُنْحَيْتَهَا لَتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا - کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ نہ چاہے کہ اس کی بہن (یعنی سوکن) کو طلاق دے دے اس غرض سے اس کا پیالہ خالی کرے (جو کچھ اس کو ملتا تھا وہ بھی خود لے لے)۔

صَحْفَةٌ - بڑا پیالہ (اس کی جمع صحاف ہے)۔  
 طُوٌّ وَا لَصُحْفٌ - صحیفوں کو لپیٹ دیتے ہیں (یعنی ان

چھیلوں سے بنایا جاتا ہے۔

صَحْنٌ - شست کو بھی کہتے ہیں۔

صَحْوٌ یا صُحُوٌّ - ابرہٹ جانا، نشہ دور ہو جانا (اس کا مقابل لفظ سکر ہے، یعنی مست ہونا، بچپن چھوڑ دینا)۔

صَحِيْبَتِ السَّمَاءِ - آسمان صاف کھلا ہوا ہے، ابر نہیں ہے۔

إِصْحَاءٌ - صاف کھلا ہونا۔

السَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ - آسمان کھلا ہے، ابر نہیں ہے۔

صَحْوٌ - صوفی کی اصلاح میں حالت بیداری اور ہوشیاری کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد سکروستی ہے۔

### باب الصاد مع الخاء

صَحْبٌ - چلانا، شور کرنا۔

تَصَابٌ - چلانا، اردھاڑ کرنا۔

فِي التَّوْرَةِ مُحَمَّدٌ عَبْدِي لَيْسَ بِقَطِّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَحْبٌ فِي الْأَسْوَاقِ اِيك روایت میں وَلَا صَحَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ ہے (کعب احبار نے کہا تو راہ شریف میں حضرت محمدؐ کی یہ صفت مذکور ہے) محمدؐ میرا بندہ ہے، اکھڑ اور سخت مزاج نہیں ہے نہ بازاروں میں چلانے والا اور شور کرنے والا۔

لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ - وہاں نہ شور و غل ہے نہ تکلیف اور تکان ہے۔

صَحِبٌ - شور کرنے والا۔

فَصَحِبْتُ - شور نہ ہونا، شہو کرنا غل چکانا منع ہے خاص کر مسجدوں میں یا بیمار کے پاس)۔

وَلَا يَصْحَبُ - شور نہ بچانے

وَهِيَ تَصْحَبُ وَ تَذْمُرُ عَلَيْهِ - (ام ایمن) چلاتی ہوئی غصہ کرتی ہوئی آئیں۔

صُحْبٌ بِالنَّهَارِ - (منافق لوگ) دن کو چلاتے پھرتے ہیں (رات کو مردوں کی طرح سو جاتے ہیں)۔

إِمْرَأَةٌ صَحَابَةٌ - چلانے والی شور کرنے والی عورت

زندہ وہیں ان دنوں میں اپنے والد ماجد کی مفارقت سے سخت طول رہتی تھیں اس حالت میں حضرت جبرئیلؑ ان کے پاس آیا کرتے، ان کی تسلی دیتے، ان کا دل خوش کرتے، اور آنحضرتؐ کا حال اور آپ کا مقام ان سے بیان کرتے اور ان کی اولاد کا حال جو ان کے بعد ہونے والا تھا وہ بھی بیان کرتے۔ حضرت علیؑ ان باتوں کو لکھتے جاتے۔ یہی صحفِ فاطمہ ہے۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ صحفِ فاطمہ تمہارے اس قرآن سے تین گنا تھا اور تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف نہ تھا نہ اس میں حلال و حرام کا بیان تھا، اس میں صرف آئندہ ہونے والی باتیں مذکور تھیں)۔

صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى - (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى سے ارواح انسانی مراد ہیں)۔

صَحْلٌ - آواز بھاری ہونا، سینہ بند ہونا۔

وَفِي صَوْتِهِ صَحْلٌ - آپ کی آواز بھاری تھی (جیسے کسی کے سینے میں غل اڑا ہوا ہو تو صاف آواز نہیں نکلتی)۔

فَإِذَا أَنَا بِهَا يَفِي يَصْرُخُ بِصَوْتِ صَحْلٍ - میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو بھاری آواز سے پکار رہا تھا۔

وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّلْبِيَّةِ حَتَّى يَصْحَلَ - وہ لہیک پکار کر کہتے یہاں تک کہ آواز بھاری ہو جاتی۔

فَكُنْتُ أَنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي - میں پکارتا رہا یہاں تک کہ میری آواز پڑ گئی۔

صُحْمَةٌ - سیاہی زردی ملی ہوئی یا تیرگی اور سیاہی۔

أَصْحَمٌ - تیرہ سیاہ۔

إِصْطِحَامٌ - سیدھا کھڑا ہونا۔

إِصْحِمَامٌ - گہرا سبز ہونا یا سیاہی میں زردی ملی ہوئی۔

حِمَارٌ أَصْحَمٌ اور آتَانٌ صُحْمَاءٌ - کالا گدھا اور کالی گدھی۔

صَحْنٌ - مارنا، اصلاح کرنا، آگن بڑا پیالہ یا چھوٹا پیالہ۔

هَلْ يَا كُلُّ الْمُسْلِمُونَ السَّحْنَةَ - امام حسن بصری سے کسی نے پوچھا صحنہ کھانا کیسا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ

(بھلا مسلمان کہیں صحنہ کھاتے ہیں)۔

صَحْنَةٌ - ایک سالن ہے جو چھوٹی چھوٹی نمک لگی ہوئی

نہیں سرکتا) اور جب میں کرباندھوں تو جواز کی طرح ہوں (جو ایک مشہور برج ہے)۔

الصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ - صحرہ (بیت المقدس کا پتھر بہشت میں سے آیا ہے)۔

صَخْفٌ - پھاوڑے سے کھودنا۔

مِصْحَفَةٌ - پھاوڑہ۔

صَخْمٌ - جلا دینا۔

إِصْطِخَامٌ - سیدھا کھڑا ہونا۔

صَخَاً - میلا ہونا۔

صَخَاةٌ - میل کچیل۔

### باب الصاد مع الدال

صَدَّءٌ - جلا کرنا صاف کرنا۔

صَدَّءٌ - زنگ آلود ہونا (جیسے صداءِ قہے)۔

صَدِيدٌ - عازثرم اور عیب۔

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصَدُّ أَكْثَمًا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ آدَمِيوں کے دل (گناہوں کی وجہ سے) زنگ آلود ہوتے ہیں جیسے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے۔

إِنَّهُ سَأَلَ الْأَسْفُفَ عَنِ الْخُلَفَاءِ فَحَدَّثَهُ حَتَّى انْتَمَى إِلَى نَعْبِ الرَّابِعِ مِنْهُمْ فَقَالَ صَدَّاءٌ مِنْ حَدِيدٍ

ایک روایت میں سعد من حدید ہے حضرت عمرؓ نے اہل کتاب کے ایک عالم سے آنحضرتؐ کے خلفاء کا حال پوچھا (جو انگی آسمان کتابوں میں مذکور ہے) اس نے بیان کیا جب چوتھے خلیفہ (کے ذکر) پر پہنچا تو کہنے لگا وہ لوہے کا سیل ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ تمہارا بند اور لڑتا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت ساری لڑائیوں میں گزری، کہیں باغیوں سے لڑے کہیں خارجیوں سے)۔

(ایک روایت میں):

صَدَّاءٌ مِنَ حَدِيدٍ (بغیر ہمزہ کے ہے یعنی) ہلکے ہلکے لوہے کی طرح بڑے جنگی اور لڑنے والے بہادر)۔

يَصْدَأُ الْقَلْبَ فَإِذَا ذُكِرْتَهُ بَلَغَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ إِنِّجَلِي -

(ایک روایت میں):

صَدَّاءٌ مِنَ حَدِيدٍ (بغیر ہمزہ کے ہے یعنی) ہلکے ہلکے لوہے کی طرح بڑے جنگی اور لڑنے والے بہادر)۔

يَصْدَأُ الْقَلْبَ فَإِذَا ذُكِرْتَهُ بَلَغَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ إِنِّجَلِي -

صَخٌّ - مارنا زور کی آواز سے کان بہرے کرنا آواز دینا۔

صَخَاةٌ - زور کی چیخ جس سے کان بہرے ہو جائیں۔ (اسی لیے قیامت کو صَخَاةٌ کہتے ہیں)۔

فَخَافَ النَّاسُ أَنْ تُصَيِّبَهُمْ صَخَاةٌ مِنَ السَّمَاءِ - لوگ ڈرے کہ کہیں آسمان سے ایک ایسی آواز نہ آئے جو ان کے کان بہرے کر دے۔

صَخْدٌ - جلا دینا لگ جانا پچھنا۔

صُخُوذٌ - کان لگا کر سننا۔

صَخْدٌ - بہت زیادہ گرم ہونا۔

إِصْحَادٌ - گرم موسم میں آنا۔

إِصْطِخْيَاذٌ - دھوپ میں سیدھا کھڑا ہونا (چنانچہ کعب بن زبیر کا قول ہے:

يَوْمًا يَظَلُّ بِهِ الْحَرَبَاءُ مُصْطِخِدًا - ایسے (گرم) دن میں جب گرگٹ اس میں سیدھا کھڑا رہتا ہے)۔ (مُصْطِخِمٌ کے بھی معنی ہیں)۔

وَاحِدٌ فَاحِذٌ صَخَاةً - اکیلا منفرد تنہا (یعنی جو اہل و عیال نہ رکھتا ہو)۔

ذَوَاتُ الشَّنَا حَنِيبِ الصَّمِّ مِنْ صَيَا حَيْدَهَا بڑے اونچی چوٹی والے پہاڑ ان کے سخت پتھروں میں سے (یہ جمع ہے حیو کی بہ معنی سخت چٹان)۔

صَخْرٌ يَأْصَحُرُ - بڑا پتھر تخت جیسے صَخْرَةٌ ہے۔ اس کی جمع صُخُورٌ اور صَخْرَاتٌ ہے)۔

مَكَانٌ صَخِرٌ يَأْصَحُرُ - جس جگہ بڑے بڑے پتھر ہوں۔

صَخْرُبُنْ حَرْبٌ - ابوسفیان کا نام ہے۔

صَخْرُ بْنُ عَمْرِؤْ خَسَا كَا بَهَائِي تَهَا اس کو زہر آلود تیر لگا اس کے صدمہ سے مر گیا، خساء اس کی قبر پر روتے روتے مر گئی۔

أَنَا صَخْرَةٌ الْوَادِي إِذَا مَا زُوْحِمَتْ وَإِذَا نَطَقْتُ فَإِنِّي الْجَوْزَاءُ (یہ منہی شاعر کا شعر ہے) یعنی جب کوئی میرا مقابلہ کرے تو میں میدان کے پتھر کی طرح ہوں (جو اپنی جگہ سے

فَالْقَوَّةُ بَيْنَ صُدَيْنٍ يَأْصَدَيْنِ - اس کو نالے کے دونوں کناروں میں ڈال دو۔

إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصُدُّونَ - ناگاہ تیری قوم کے لوگ منہ پھرا لیتے (اعراض کرتے ہیں) (ایک قراءت میں:

يَصُدُّونَ ہے مکسره صاد) یعنی چیتے ہیں چلاتے

ہیں اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ پیغمبر صاحب بارگئے الزام

پاگئے حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ آنحضرت اپنے

اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا اب تمہارے

پاس وہ شخص آنے والا ہے جو حضرت عیسیٰ کا شبیبہ ہے یہ سن کر

بعض حضرات جو بیٹھے تھے اٹھ کر چلے گئے اس خیال سے کہ جب

آئیں تو حضرت عیسیٰ کے ہم شبیبہ نہیں۔ کہ اسی دوران میں

حضرت علیؓ تشریف لائے تو ایک شخص کہنے لگا محمد ﷺ یہاں تک

راضی نے ہوئے کہ علیؓ کو ہم پر فضیلت دی اور ان کو حضرت عیسیٰ کا

ہم شبیبہ بنایا۔ اس وقت یہ آیت اتری کہ ”ولما ضرب ابن

مریم مريم اذا قومك منه يضبحون۔ لیکن لوگوں نے

یضبحون کو بدل کر یصدون کر دیا۔ کذا فی مجمع البحرین۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ - مجمع البحرین

میں ہے کہ یہ آیت ان اصحاب کے حق میں اتری جو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور اہل بیت

کے حقوق غضب کئے اور حضرت علیؓ کو خلیفہ بننے سے روکا اللہ تعالیٰ

نے ان کے نیک اعمال سب جہا کر دیے۔ یعنی جو اعمال انہوں

نے آنحضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی امداد وغیرہ۔

امام محمد باقر سے مروی ہے کہ جب آنحضرت کی وفات ہو گئی تو

لوگ مسجد نبوی میں جمع تھے حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی اللہ

کفرُوا وصدُوا عن سبیل اللہ اضل اعمالہم ابن عباس نے

کہا ابواؤس تم نے یہ آیت کیوں پڑھی؟ حضرت علیؓ نے فرمایا میں

نے قرآن میں کچھ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا نہیں آپ نے کسی

مطلب سے اس آیت کو پڑھا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا بے شک

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتکم الرسول فخذوه وما نهاکم

عنه فانتهوا۔ کیا تم آنحضرت پر اس بات کی گواہی دو گے کہ

آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر کیا؟ انہوں نے کہا نہیں میں

دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے جب لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو تو صاف ہو جاتا ہے۔

صَدْحُ - آواز سے گانا آواز کرنا۔

صَدْحُ - جھنڈا نشان خالی مکان چھوٹا ٹیلا پتھر کا کالا سیاہ۔

أَصْدَحُ - شیر۔

صَيْدَحُ - بہت ہنہانے والا گھوڑا۔

صَدَّ - روکنا منہ پھیر لینا پہاڑ یا وادی کا کنارہ (اس کی جمع صدود ہے)۔

صُدُّوْذُ - اعراض کرنا منہ پھیر لینا مائل ہونا مسائل کا سوال نامہ منظور کرنا۔

صَدِيدٌ - وق ہونا۔

إِصْدَادٌ - پیپ آلود ہونا۔

صَدِيدٌ - پیپ اور ریم کو بھی کہتے ہیں۔

تَصَدُّدٌ - معترض ہونا۔

صَدَدٌ - تصدع م سائے مقابل نزدیک ہونا۔

بُسْفٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ - دوزخیوں کی پیپ اس

کو پلائی جائے گی۔

إِنَّمَا هُوَ اللَّمْهَلُ وَالصَّدِيدُ - کنن تو پیپ اور خون کے

لیے ہے (اس لیے نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو پہننے کے لیے

دو مجھ کو پرانے ہی کپڑوں میں کنن دیدو (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ

نے انتقال کے وقت فرمایا) اصل میں مصل نیل کی تلخت کو کہتے

ہیں یا پھلے ہوئے سیسہ کو یا پھلے ہوئے تانبے کو۔ یہاں مراد وہ

پیپ اور خون ہے جو مردے کے جسم سے بہتا ہے)۔

فَلَا يَصُدُّكُمْ ذَلِكُ - یہ تم کو روک نہ دے باز رکھے

برگشتہ نہ کر دے (اہل عرب کہتے ہیں:

صَدَّهٖ أَصَدَّهٗ صَدَّعْنَهٗ - اس کو روکا باز رکھا)۔

صَدَّكَ مَعْنَى جِغْرَا اِدْر مَفَارِقَتِ كَعْمَى آتے ہیں۔

فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا - یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ

پھیر لے (ایک دوسرے سے رخ نہ ملائیں)۔

صَدَّهٗ - اپنی جانب۔

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّهَا خَلْقِيَّةٌ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	------------------------

بیماری وغیرہ کے سبب رک جائے اس کے لیے عورتیں درست نہیں ہیں (جب تک مکہ میں ہدی نہ بھیجے اور وہ وہاں ذبح کی جائے)۔

لَا أَمِنُ أَنْ سَتَّصَدَّ - مجھ کو اس بات کا اطمینان نہیں کہ تم مکہ سے نہ روکے جاؤ گے (یعنی اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ تم کو مکہ میں نہ جانے دیں گے)۔

صَدْرٌ - لوٹنا، رجوع کرنا، لوٹانا۔

صُدُّوْهُ - حادث ہونا، نکلنا، ظاہر ہونا، سینہ پر مارنا۔

تَصَدُّيْرٌ اور اِصْدَارٌ - لوٹانا۔

تَصَدُّيْرٌ - دیباچہ بنانا آگے کرنا، اعلیٰ مقام پر بٹھانا۔

مُصَادَرَةٌ - مطالبہ کرنا، جرمانہ کرنا۔

تَصَدَّرٌ - صدر مقام میں بیٹھنا۔

صَدْرٌ - اسم مصدر بمعنی رجوع (اسی سے طَوَافُ الصَّدْرِ - یعنی وہ طواف جو مکہ سے لوٹتے وقت کیا جاتا ہے جس کو طواف الوداع بھی کہتے ہیں)۔

يَهْلِكُونَ مَهْلِكًا وَّاحِدًا وَّ يَصُدُّوْنَ مَصَادِرَ شَيْءٍ (دنیا میں تو سب ایک ہی طرح زمین میں جھنس کر) ہلاک ہوں گے لیکن آخرت میں طرح بہ طرح لوٹیں گے (کوئی دوزخ میں جائے گا کوئی بہشت میں)۔

لِلْمَهْجَرِ اِقَامَةٌ ثَلَاثٌ بَعْدَ الصَّدْرِ - جو شخص مکہ سے ہجرت کر چکا ہے وہ طواف صدر کے بعد تین روز تک مکہ میں رہ سکتا ہے اس سے زیادہ نہ رہے (یہ حکم ان صحابہ کے لئے تھا جنہوں نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی)۔

كَانَ لَهُ رُكُوعٌ تَسْمَى الصَّادِرَ - آپ ﷺ کا ایک ڈول چمڑا کا تھا جس کو صادر کہتے تھے (کیونکہ پیاسا شخص اس سے سیراب ہو کر لوٹتا تھا)۔

فَأَصْدَرْنَا نَبَارًا كَاتِبًا - ہمارے اونٹوں نے ہم کو سیراب کر کے لوٹایا (پانی کے لئے ہم کو وہاں ٹھہرنے کی احتیاج نہیں ہوئی)۔

أَصْدَرْنَا مَا شِئْنَا - ہم کو ہمارے جانوروں نے سیراب کر کے لوٹایا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں

نے تو آنحضرتؐ سے یہی سنا ہے کہ آپؐ نے تم کو اپنا وصی بنایا (یعنی خلافت کے بارے میں تمہارے لئے وصیت کی) حضرت علیؑ نے کہا پھر تم نے مجھ سے بیعت کیوں نہ کی - ابن عباسؓ نے کہا چونکہ سب لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ پر اتفاق کر لیا اس لیے میں نے بھی انہی سے بیعت کر لی - یہ جواب سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا ہاں گوسالہ پرستوں نے بھی گوسالہ پر اجماع کر لیا تھا - ہے تم گمراہ ہو گئے انتھی مافی مجمع البحرين)۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت بالکل غلط ہے - اللذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ الایة - ان کافروں کے حق میں اتری ہے جنہوں نے مسلمانوں کو مکہ سے نکالا اور آنحضرتؐ سے لڑے اور دوسرے لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے رہے اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے ان کے اعمال خیر مثلاً صدقات اور خیرات وغیرہ اور بیت اللہ کی خدمت کرنا یہ سب بے کار کر دیئے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا -

اور معاذ اللہ کہ حضرت علیؑ نے مسلمانوں کو گوسالہ پرستوں سے تشبیہ دی ہو یہ کسی شیعہ کا افتراء اور بہتان ہے - حضرت علیؑ نے تو بخوشی اور بد رغبت حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بیعت کی اور ہر صلاح و مشورہ میں شویک رہ کر ہمیشہ دین کی مدد کرتے رہے - حضرات شیعہ کو ایسی بے حقیقت روایتیں اپنی کتاب میں درج کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے - بھلا اگر یہ آیت ان صحابہ کرام کے باب میں اتری تو اس میں سینہ استقبال کا ہونا نہ ماضی کا کیونکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں جب یہ آیت نازل ہوئی یہ سب صحابہ ایمان پر قائم

براہر دین کی مدد کرتے رہے خود اس روایت میں بھی یہ بات مسلم مانی گئی ہے پھر ان ہی کے باب میں یہ آیت کیونکر اتر سکتی ہے - خود حضرت علیؑ نے معاویہؓ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ مجھ سے ان مہاجرین اور انصار نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے بیعت کی تھی اور جس پر ان لوگوں کا اتفاق ہو جائے وہی امام برحق ہے اور اس کی اطاعت لازم ہے کلدانی نہج البلاغہ)۔

الْمَصْدُودَةُ تَحِلُّ لَهَا النِّسَاءُ وَالْمَحْضُورُ لَا تَحِلُّ لَهَا النِّسَاءُ - جو شخص زبردستی حج کرنے سے روکا جائے اس کو (کافر روک دیں تو اس کے لیے) عورتیں مباح ہیں اور جو شخص





## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ا ی سے لَحْمَاتُ الْخَرِيصِ

صَدَعَتْ فَرْقَةً- جب میں آنحضرت کے بالوں میں مانگ نکالتی تو چند یا پر سے بالوں کے دو حصے کر دیتی (ایک دائی طرف ایک بائیں طرف)-

يَصْدَعُ بِالْحَقِّ- حق بات کو کھول کر کہہ دیتے ہیں۔  
 صَدْعٌ- متوسط القامت آدمی یا بکا پھلکا کم گوشت۔  
 كَانَنِي أَنْظِرُ إِلَى مَلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِي كَيْفٍ-  
 گویا میں اس کے المالحق کو موٹھ سے کی ہڈی پر جہاں شکاف تھا دیکھ رہا ہوں (عرب لوگ کاغذ کی قلت کی وجہ سے ہڈیوں پر بھی لکھا کرتے تھے)۔

أَوْ كَرَى أَخَذَ أَصْدَعٌ بِالْحَقِّ مِنْ ذُرَارَةٍ- زرارہ سے بھی زیادہ تم نے کوئی حق بات صاف صاف کہنے والا دیکھا۔  
 صَدِيعٌ- صبح صادق۔

صَدْعٌ- موٹھ سے موٹھ برابر کر کے چلنا مار ڈالنا پھیر دینا۔

صَدَاغَةٌ- ضعف اور ناتوانی۔  
 مُصَادَاغَةٌ- مزاحمت کرنا معاوضہ کرنا۔  
 صَدْعٌ- وہ مقام جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے یعنی کنپٹی۔

مَا شَانُ هَذَا الصَّدِيعِ الَّذِي لَا يَحْتَرِفُ وَلَا يَنْفَعُ نَجْعَلُ نَصِيبًا فِي الْمِيرَاثِ- (قنادہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ بچہ کو ترکہ نہیں دلاتے تھے اور کہتے تھے بھلا یہ کمزور اور ناتوان کس کام کا نہ کچھ کماتا ہے نہ فائدہ پہنچاتا ہے اس کا حصہ ہم ترکہ اور میراث میں کیوں رکھیں۔ اسی ایام جاہلیت میں لوگ لڑکیاں کو بھی ترکہ سے محروم رکھتے تھے حالانکہ اگر غور کرو تو عقل کا فیصلہ تو یہی ہے کہ ناتوان بچہ اور لڑکی کو ترکہ میں سے زیادہ حصہ ملنا چاہیے کیونکہ جوان لڑکے تو کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں ان کا حق تو مورث نے ادا کر دیا۔ اور بچہ اور دختر کمانے کے لائق نہیں ہیں لہذا ان کو ضرور ترکہ ملنا چاہیے (عرب کہتے ہیں:

مَا يَصْدَعُ نَمْلَةٌ مِنْ ضَعْفِهِ- اتنا کم طاقت ہے کہ چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتا)۔

انْصَدَاعٌ- پھٹ جانا۔  
 فَتَصْدَعُ السَّحَابُ صِدْعًا- ابر نکلے نکلے ہو کر پھٹ گیا۔

صَدَعْتُ الرَّذَاءَ صَدْعًا- میں نے چادر کو پھاڑ ڈالا۔  
 صَدْعُ الزُّجَاجِيَّةِ- شیشہ کی ٹوٹن۔  
 فَأَعْطَانِي قُطَيْبَةً وَقَالَ اصْدَعْهَا صِدْعَيْنِ مَجْهُ كَوْقَبٍ-  
 کا ایک کپڑا دیا فرمایا اس کو پھاڑ کر آدھوں آدھوں کر لے۔  
 فَصَدَعْتُ مِنْهُ صِدْعَةً- انہوں نے اس میں سے ایک نکلوا پھاڑ لیا (اس کا سر بند بنایا)۔

قَدْ انْصَدَعُ فَسَلَسَلَةٌ- وہ ٹوٹ گیا تھا اس کو زنجیر سے بانڈھ دیا۔

إِنَّ الْمُصَدِّقَ يَعْجَلُ الْغَنَمَ صِدْعَيْنِ ثُمَّ يَأْخُذُ مِنْهُمَا الصَّدَقَةَ- زکوٰۃ لینے والا بکریاں کے آدھوں آدھوں سے کر دے پھر ہر ایک حصہ کی زکوٰۃ لے۔

بَعْدَ مَا تَصَدَّعَ الْقَوْمُ كَذَا وَكَذَا- جب لوگ متفرق ہو کر ادھر ادھر چل دیے۔

النِّسَاءُ أَرْبَعٌ مِنْهُنَّ صَدْعٌ تَفْرُقُ وَلَا تَجْمَعُ- عورتیں چار طرح کی ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو بانٹ دیتی ہے جوڑتی نہیں (جو کچھ آئے وہ اڑا دیتی ہے)۔

صَدْعٌ مِنْ حَدِيدٍ- لوہے کا ایک ٹکڑا ہیں (یعنی بڑے لڑنے والے جنگی (مراہ حضرت علیؓ ہیں) (بعض نے کہا صدع بکرے کو بھی کہتے ہیں یعنی نر بزرگ کو وہ نہایت چالاک اور مستعد اور ہلکا پھلکا سخت اور زور دار ہوتا ہے)۔

فَإِذَا صَدَعُ مِنَ الرِّجَالِ- ایک مرد کو دیکھا جو دو مردوں کے درمیان تھا (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے مردوں کی ایک جماعت کو دیکھا)۔

ایک روایت میں صَدْعٌ- بہ سکون دال ہے۔ یعنی ایک جوان معتدل القامت کو دیکھا۔

حَتَّى قَبِلَ لَنْ يَنْصَدَّ عَا- (ہم دونوں اتنے دنوں تک ملے جلے رہے کہ) لوگ کہنے لگے کبھی جدا نہ ہوں گے۔  
 فَإِذَا فَرَّقَتْ لَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

## لَعَلَّهَا لَذِيذًا ۝ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

بعض نے کہا:

صَدِيقٌ اس کو کہتے ہیں جو بچہ صرف سات دن کا ہو، کیونکہ ان دنوں میں اس کی کنپٹی یعنی صَدُوعِ مضبوط ہوتی ہے۔

اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فُيْ صَدُوعِيهِ - کچھ تھوڑی سی سفیدی آپ کی کنپٹیوں میں تھی (باقی تمام ڈاڑھی آپ کی سیاہ تھی)

(ایک روایت میں ہے کہ لب اور ٹھوڑی کے درمیان میں عنقہ میں آپ کے کچھ سفیدی تھی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی آپ نے زرد خضاب کیا لیکن اکثر اوقات اس کو ترک کیا۔)

مترجم کہتا ہے کہ ایک نصرانی نے ہمارے پیغمبرؐ کی تصویر شائع کی ہے اور ایک دوسرے نصرانی نے وفات کے قریب کی آپ کی تصویر بنائی ہے یہ دونوں تصویریں غلط اور آپ کے حلیہ کے موافق نہیں ہیں۔ انہوں نے آپ کی ریش مبارک بہت لمبی اور کھجوری دکھائی ہے۔ درحالیکہ ریش مبارک نہ اس قدر لمبی تھی نہ اس میں اتنی سفیدی تھی جتنی کہ ان تصویروں میں بنائی گئی ہے۔

اور چہرہ مبارک بھی ایسا نہ تھا جیسا ان تصویروں میں ہے۔ یہ تصادیر بے وقوف اور جاہل نصرانیوں نے اپنے دل سے بنالی ہیں کیونکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تصویر کشی کا رواج نہ تھا اور نہ ہی کسی کی مجال تھی کہ آپ کی تصویر بناتا۔ اسی نوعیت کی تصویریں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی ہیں جو نصاریٰ اپنے گرجاؤں میں رکھتے ہیں۔ یہ تصویریں بھی فرضی اور غلط ہیں۔ اللہ کے آخری پیغمبر اور ہمارے ہادیؐ نے تصاویر کو منا ڈالنے کا حکم دیا ہے خواہ وہ کسی کی تصویر ہو۔ اور تصویر کی تعظیم کرنا بت پرستی اور شرک کا پیش خیمہ ہے جس کو مٹانے کے لیے ہمارے ہادیؐ اور دوسرے تمام انبیائے سابقین تشریف لائے۔ اور جب پیغمبروں کی تصویر کی تعظیم جائز نہ ہو تو پھر امام حسینؑ کے روضہ کی نقل جو بناتے ہیں یعنی تعزیہ اس کی تعظیم کیوں کر جائز ہوگی۔ اول تو قبر پر عمارت بنانے سے آں حضرتؑ نے منع فرمایا ہے۔ دوسرے وہ اصل بھی نہیں محض نقل ہے باوجود ان سب باتوں کے آنحضرتؑ کے روضہ مبارک یا امام حسینؑ کے مزار مبارک کی شبیہ اتارنا درست ہے کیونکہ وہ جان دار کی شبیہ نہیں ہے۔ مگر اس کی تعظیم اور

تکریم اس پر کوئی شرعاً دلیل نہیں ہے۔ علی الخصوص جب عوام اس کی وجہ سے شرک کی باتوں میں مبتلا ہوں تب تو اس کو منا ڈالنا اور توڑ ڈالنا باعث اجر اور ثواب ہوگا۔ جیسے حضرت عمرؓ نے شجرہ رضوان کو کاٹ ڈالنے کا حکم دیا جب یہ سنا کہ لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ بعض نے کہا شجرہ رضوان بالتحقیق معلوم نہیں تھا اور لوگ محض گمان سے ان کو تجویز کرتے تھے اس لیے حضرت عمرؓ نے اس کو کٹا ڈالا آخر جو کچھ ہو چکا وہ عوام کے شرک اور کفر میں مبتلا ہونے کی طرف داعی ہوگا اس کا روکنا ضروری ہے اور روکنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس ماجور ہوگا نہ کہ معذب البتہ اس قدر صحیح ہے کہ روکنا ادب اور حرمت کے ساتھ ہو اور کوئی کام ایسا نہ کرے جس سے اگلے بزرگوں اور صالحین کرام کی توہین ہو۔ آں حضرت ﷺ نے مطلق مومنین کی قبروں کی حرمت اور عزت قائم رکھی تو اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور بطریق اولیٰ واجب الاحترام اور واجب التعظیم ہوں گی اور جن لوگوں نے اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور کو احرام کے حکم میں رکھا ہے انہوں نے دراصل غلطی کی کیونکہ صنم یعنی بت کی ذرا سی تعظیم بھی ہماری شریعت میں کفر ہے۔ بت خواہ وہ کسی کی صورت بھی ہو اس کو توڑ ڈالنا چاہیے بلکہ جلا کر پھینک دینا چاہیے مومنین کی قبور کے لیے یہ حکم نہیں بلکہ آں حضرت نے قبور پر بیٹھنے یا جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا اور زیارت قبول کا حکم دیا۔ لہذا بت اور قبر کے اس فرق کو یاد رکھنا چاہیے اور اسی لیے میری رائے یہ ہے کہ جو عمارت یا گنبد انبیاء یا اولیاء کی قبور پر تعمیر کر لیے گئے ہیں ان کو کلی حالہ چھوڑ دینا مناسب ہے، لیکن اگر کوئی وہاں ایسے کام کرے جو ممنوع ہوں تو اس کو حکمت کے ساتھ مسئلہ کی نوعیت بتا کر باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح کوئی نئی عمارت یا چوکنڈی یا گنبد کسی قبر پر نہ بنانے دینا چاہیے اور ہمارے اکثر اصحاب نے یہ کہا ہے کہ ان کا کھود ڈالنا اور میٹ دینا ضروری ہے مگر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کو بھی کھود ڈالنا تجویز کرتے ہو تو خاموش ہو جاتے ہیں اور پھر جرات نہیں کرتے۔ محمد بن عبد الوہاب نے بھی اپنے زمانہ میں تمام قبور کی عمارت کو منہدم کر دیا تھا اور متوکل علی اللہ نے امام حسینؑ کے روضہ مبارک کو

ض ط ظ غ غ ف ق ك ل م ن و ع ی ا

منہدم کر کے اس کو زمین کے برابر کر دیا تھا۔ مگر دوسرے علماء نے متوکل کے اس کام کو پسند نہیں کیا اور اس کو خروج اور نصب اور عداوت اہل بیت پر محمول کیا ہے واللہ اعلم بالصواب۔  
**صَدْفٌ** یا **صُدُوفٌ** - کوٹنا، نائل ہونا، اعراض کرنا پھیر دینا۔  
**مُصَادَفَةٌ** - اچانک ملاقات ہو جانا۔  
**إِصْدَافٌ** - پھیر دینا، نائل کرنا (جیسے تصدیف ہے)  
**تَصَدَّفٌ** - اعراض کرنا۔  
**صَدْفٌ** - سببی۔  
**صَادِفَةٌ** - وہ اونٹ جو پیٹنے والے اونٹ کے پیچھے کھڑا رہتا ہے تاکہ آگے والا اونٹ جب سیراب ہو کر جگہ خالی کرے تو وہ پئے۔

قَدْرَتٌ سے موتی بن جاتا ہے)۔  
**صَدْفٌ** - پہاڑ کے کنارے کو بھی کہتے ہیں اور نشانے یعنی **هَدْفٌ** کو بھی۔  
**صُدُوفٌ** - وہ عورت جو اپنا منہ دکھانے اور پھر چھپالے۔  
**صَدْفٌ** یا **صُدْفٌ** یا **مُصَدُوفَةٌ** - سچ بولنا، پورا حق ادا کرنا۔  
**تَصَدِّيقٌ** - سچ کرنا، سچا بتانا، یقین کرنا۔  
**مُصَادَفَةٌ** - دوستی کرنا، نافرمانی کرنا۔  
**إِصْدَافٌ** - مہر مقرر کرنا۔  
**تَصَادُفٌ** - دوستی کرنا۔  
**صَدَافٌ** - مہر۔  
**صَدِّيقٌ** - دوست۔

لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَسَاءَ الْمُصَدِّقُ - زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے گا نہ بکرا (یعنی نر) مگر جب زکوٰۃ کا تحصیلدار لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانور میں نر کی ضرورت ہو)۔ ایک روایت میں صدق یہ فتمہ دال ہے یعنی جب جانور کا مالک نر جانور دینا پسند کرے۔ (ایک روایت میں صدق ہے یعنی صاحب مال۔ اصل میں حصدق تھا۔ بہر حال استثنا صرف نر جانور سے متعلق ہے کیونکہ بوڑھا جانور کسی صورت میں زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا۔ مگر ایسی صورت میں جب کسی کے کل جانور بوڑھے ہی ہوں)۔  
**يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا** - زکوٰۃ کا تحصیلدار صاحب مال کو بیس درہم دیدے گا۔  
**يُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ** - اس سے بنت لبون (دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں لگی ہو) قبول کی جائے گی اور صاحب مال زکوٰۃ کے تحصیلدار کو (ماہی کی نقد قیمت) ادا کرے گا۔  
**إِنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا** - حضرت عمرؓ نے اس کو زکوٰۃ کا تحصیلدار مقرر کر کے بھیجا۔

**لَمُصَدِّقَهُمْ** - اس نے اپنے تصور کا اقرار کیا، لوگوں کو سچا بتلایا۔  
**صَدَّقَهُمْ** - حضرت عمرؓ نے ان کی تصدیق کی۔

صَوَادِفٌ - یہ جمع ہے **صَادِفَةٌ**۔  
**كَانَ إِذَا مَرَّ بِصَدْفٍ مَائِلٍ أَسْرَعَ الْمَشَى** - آنحضرتؐ جب کسی بلند عمارت کے نیچے سے گزرتے جو ٹھکل ہوئی ہوتی (اور اس کے گر پڑنے کا احتمال ہوتا) تو جلدی سے نکل جاتے (کیونکہ یہ احتیاط اور دور اندیشی ہے کہ آدمی دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت یا اندیشہ میں نہ ڈالے اور جن لوگوں نے اس طرز عمل کو شجاعت یا اللہ پر بھروسہ کے خلاف سمجھا ہے وہ نادان ہیں)۔

**مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدْفٍ مَائِلٍ يَنْوِي التَّوَكُّلَ فَلَيْبَسَ مِنْ بِنْفِهِ مِنْ طَمَارٍ** - جو شخص کسی ٹھکل ہوئی عمارت کے نیچے سوئے اور توکل کا بہانہ کرے (یعنی یہ کہے کہ میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ پر ہے) تو اس کو چاہیے کہ خود کو ہلندی پر سے نیچے گرا دے یا پہاڑ پر سے اگر نہ گرائے اور ڈرے تو معلوم ہوا کہ جھوٹ موٹھ توکل کا نام لیتا ہے اور درحقیقت جہالت و نادانی میں مبتلا ہے)۔

ان حدیثوں سے یہ اخذ ہوتا ہے اسباب کی فراہمی اور مواقع ہلاکت و خوف کی وجہ سے پرہیز اور اجتناب توکل کے منافی نہیں ہے۔  
**إِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ فَتَحَتِ الْأَصْدَافُ أَفْوَاهَهَا** جب آسمان سے پانی برستا ہے (نیسان کا پانی) تو سپہاں اپنے منہ کھول دیتی ہیں (اور پانی کا قطرہ ان کے منہ میں جا کر اللہ کی

الْصَّدَقَةُ مَا تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ - صدقہ وہ ہے جو تو فقیروں پر خیرات کرے (یعنی بڑی قسم صدقہ کی یہ ہے گو اگر مال دار کو بھی لاءعلیٰ میں صدقہ دیدے تو اس کو ثواب مل جائے گا۔ جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے)۔

وَمَا تُصَدِّقُ النِّسَاءَ - ان باتوں کا بیان جن میں عورتوں کی تصدیق ہوتی ہے (ان کا بیان مان لیا جاتا ہے جیسے حیض، حمل، رضاع وغیرہ)۔

تُصَدِّقُ عَلَى سَارِقٍ - چور کو خیرات دی گئی۔

الْخَادِمُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ - نوکر بھی دو خیرات دینے والوں میں سے ایک ہے (یعنی جس طرح مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس کے نوکر و خزانچی وغیرہ کو بھی اس خیرات کا ثواب ملتا ہے جو مالک کے حکم سے وہ دیتا ہے بشرطیکہ اس میں کمی نہ کرے اور خوشی کے ساتھ بن ستائے اور تنگ کئے ادا کرے)۔

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ - ہر مسلمان پر خیرات کرنا ضروری ہے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ زکوٰۃ کے سوا اور کوئی خیرات واجب نہیں ہے)۔

هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا - یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں (یعنی بنی تمیم کے ان کا طرز عمل یہ تھا کہ زکوٰۃ میں اپنا بہترین اور عمدہ مال نکالتے تھے تو آں حضرت کو ان کا یہ انفاق پسند آیا اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اسی کا دیا ہوا ہے اس لیے اس کے نام پر عمدہ سے عمدہ چیز نکالنا چاہیے۔ آصف الدولہ مرحوم شاہ اودھ اگرچہ شیعہ تھے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک کام ان کی مغفرت کا باعث ہوا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ ایک رات شاہ موصوف اپنے محل کے بالانے پر موجود تھے موسم نہایت سرد تھا۔ دیکھا تو نیچے چند جتنا سردی کی شدت سے سوسوں کر رہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آصف الدولہ کو لوگ سختی کہتے ہیں مگر ہماری کچھ خبر نہیں لیتا۔ یہ سن کر بادشاہ نے اپنے توشہ خانے کے داروغہ کو بلایا اور حکم دیا کہ دو شالے لے کر آؤ داروغہ تھے پرانے اور سمجھ دار انہوں نے خیال کیا کہ فقیروں کو دینے کے لیے مانگتے ہیں اس لیے گھٹیا اور ارزاں قیمت کے دو شالے لے آئے۔ بادشاہ ان کو دیکھ کر

إِذَا آتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلْيُصَدِّرْهُ وَهُوَ رَاضٍ - جب زکوٰۃ کا تحصلہ ارہارے پاس آئے تو ایسا کرو کہ وہ راضی ہو کر لوٹے (اپنے ذمہ کی واجب الاذکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو اور اس کے ساتھ محبت اور کشادہ پیشانی سے پیش آؤ)۔

مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَظْلِمُونَنَا - زکوٰۃ کے تحصلہ اوروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ (دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ ظلم کریں تو ان کا راضی رکھنا ضروری نہیں اور جس شخص سے وہ زیادہ چاہیں یعنی واجبی مطالبہ سے زیادہ چاہیں تو ہر گز نہ دے)۔

لَا تَعَالَوْ فِي الصَّدَقَاتِ - عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو (یہ دراصل جمع ہے صدقہ یک یعنی مہر۔ شوہر اور بیوی کی حیثیت اور استطاعت سے زیادہ مہر نہ باندھو جیسے ہندوستان کے جاہلوں میں رائج ہے مقدور تو کوڑی کا نہیں اور مہر لاکھوں کا باندھتے ہیں)۔

لَيْسَ عِنْدَ آبَائِنَا مَا يُصَدِّقَانِ عَنَّا - ہمارے والدین کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ ہماری بیویوں کا مہر ادا کریں۔ اِصْدَاقٌ - مہر مقرر کرنا۔

صَدِيقٌ - بہت سچا (یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بعض نے کہا صدیق وہ ہے کہ جس کا قول و فعل مطابق ہو اور یہ لقب حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ہے چونکہ آپ نے سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کی تھی اور حضرت علیؓ نے بھی اپنے آپ کو صدیقؓ فرمایا ہے اور قرآن میں ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں)۔

تُصَدِّقُ رَجُلٌ مِّنْ دِينَارِهِ وَمِنْ دِرْهَمِهِ وَمِنْ نَوْبِهِ (وَلَتَنْظُرُنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لَغَدَا) کی آیت آپ نے پڑھی اور فرمایا آدمی اپنی اشرفیاں روپوں پڑوں میں سے خیرات کرے (اللہ کے لیے مستحقین کو دے یہی کل یعنی آخرت کے لیے سامان بھیجتا ہے)۔

صَدَقْتَنِي مِنْ بَكْرِهِ - اس نے اپنے اونٹ کی عمر صحیح بتلائی یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص سچی بات کہتا ہے)۔

سچ کہو نہ جھوٹ (کیونکہ دونوں حالتوں میں خطرہ ہے بلکہ اس طرح کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو اللہ نے ہم پر نازل فرمایا اور جو اگلے پیغمبروں پر اتارا)۔

اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔

كُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ - ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

أَلَا رَجُلٌ يَتَّصِدُقُ عَلَيَّ هَذَا - کیا کوئی ایسا نہیں جو اس شخص پر تصدق کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور اس طرح اس کو نماز جماعت کا ثواب مل جائے جس میں کہ ایک نماز کا ثواب بیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے)۔

يَجْعَلُ لَهُ وَزِيرٌ صِدْقٌ - (جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ کی عنایت ہوتی ہے) اس کا وزیر سچا خیر خواہ امانت دار مقرر کرتا ہے (اور جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اس کا وزیر جھوٹا ہے ایمان اور نیک حرام مقرر کرتا ہے پھر وہ بادشاہ کو اور اس کی سلطنت کو خاک میں ملا دیتا ہے جیسے ابن طلحہ متعمم کا وزیر اور میر صادق نیپو سلطان کا وزیر تھا)۔

أَنْ يَرُودُوا الصَّدَاقِ - ان کا مہر مشرکوں کو دیدیں (یعنی جو عورتیں ان کی مسلمانوں کے پاس بھاگ کر آجائیں اور مسلمان ان سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ حکم آغاز اسلام میں تھا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَتْهُ بِهَا دَرَجَةً - جس شخص کو دوسرا شخص کچھ زخم پہنچائے (دہ دیت لے لے بلکہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کرے گا)۔

لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَصَدَّقَ - دشمن سے ٹکرائے ہوئی پھر سچا رہا (بھاگا نہیں بلکہ لڑا اور مہر کیا) یہاں تک کہ مارا گیا۔

صِدْقٌ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَيَّ جَبْهَتَهُ (ایک صحابی نے خواب میں دیکھا کہ وہ آں حضرت کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ) اپنا خواب سچا کر! (اور آپ

لیٹ گئے) انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا (گویا آپ کعبہ کی طرح ٹھہرے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ خواب میں

غضبناک ہوئے اور کہنے لگے اگر تم میرے باپ داد کے وقت کے پرانے ملازم نہ ہوتے تو میں تم کو برطرف کر دیتا تم اتنا نہ سمجھے کہ میں اس وقت دو شالے کس کو دینا چاہتا ہوں اس کو جس نے مجھ کو یہ سب کچھ دیا ہیں جاؤ اور بھاری سے بھاری جو دو شالے ہوں وہ لے کر آؤ! کہتے ہیں کہ اس وقت شاہی توشہ خانہ میں سات سو دو شالے ایک ایک ہزار روپیہ کی قیمت کے نکلے بادشاہ نے وہ سب فقیروں کو بانٹ دیے۔

چنانچہ میر حسن شاعر نے اپنی مثنوی میں اسی کا ذکر کیا ہے۔

سعادت یہ ادنیٰ سی ایک اس کی ہے  
کہ ایک دن دو شالے دیے سات سے

کہتے ہیں کہ جب میر حسن بادشاہ کے دربار میں پہنچے اور مثنوی سنائی تو بادشاہ اس شعر کو سن کر بہت رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے تم نے میری بچوکی ہے، بھلا سات سو دو شالے دے دینا کونسی بڑی سخاوت ہے)۔

الْمَسِيحُ الْصِدِّيقُ - حضرت عیسیٰ صدیق ہیں (جو حضرت عیسیٰ کی طرح نرم دل اور رحیم اور کریم ہیں)۔

صَدَقَكَ وَهُوَ كَلْدُوبٌ - شیطان نے یہ بات تجھ سے سچ کہی (آیۃ الکرسی کی تعریف و تائید) حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے مگر: إِنَّ الْكَلْدُوبَ قَدْ يَصْدُقُ - جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔ صَدَقَهُ رَبُّهُ - اس کے مالک نے اس کی تصدیق کی (فرمایا بے شک میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے)۔

لَا تَغَالُوا فِي صَدَقَةِ النِّسَاءِ - عورتوں کا مہر گراں نہ باءدھو۔

صَدَقَةٌ اور صَدَقَةٌ اور صَدَقَةٌ - مہر کو کہتے ہیں (سب سے گہیاں مہر بیوی ام حبیبہ کا تھا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی مگر یہ نجاشی بادشاہ حبش نے تبرعا آپ کی طرف سے ادا کر دیا تھا)۔

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا - اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری۔

لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ - اہل کتاب یہود اور نصاریٰ جو باتیں اپنی کتابوں کی بیان کریں ان کو

ایسا کیا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ رمل ہمیشہ کے لیے سنت ہے یعنی پہلے تین چکروں میں۔

صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ - اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا (اسلام کو غلبہ دیا اور مکہ فتح کرادیا)۔

فَالْفَرَجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَبِحَدِيثِهِ شَرْمُ غَاةِ آدَمَ كِي نَيْتِ كُو سِجَا كَرْتِي هِي يَاجْهَوْنَا كَرْتِي هِي (یعنی جب غیر محرم نے اجنبی

عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا زنا کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اس عورت پر قدرت پا کر اس سے زنا کیا اور جو قابو پا کر زنا سے بچا رہا تو یہ

دیکھنا زنا کے حکم میں نہ ہوگا۔ بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے غیر عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا اگر نظر بد سے

ہے تو سخت گناہ ہے اور اگر بد نظری سے نہیں تو گنہگار نہ ہوگا اور اس کی پہچان شرمگاہ سے ہوتی ہے اگر دیکھنے وقت ذکر کو انتشار

ہو اور رشہوت پیدا ہو تو ایسی حالت نظر بد کی دلیل ہیں اور اگر انتشار اور جنسی خواہش پیدا نہ ہو تو ایسی صورت نظر بد کی نئی کرتی ہے)۔

الْصَّدَقَةُ مَا زَا قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ - خیرات کیا ہے فرمایا دو گئے تین گئے لینا ہے (ایک دے کر دس لینا ہے)۔

تَصَدَّقْ رَجُلٌ بِالْمَرْوَةِ - ایک شخص (روپیوں کی) تمبیلی خیرات کرے۔

أَعْطَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ - اس کو زکوٰۃ کے جانوروں میں سے دیا (حالانکہ زکوٰۃ بنی ہاشم پر حرام ہے اور احتمال ہے کہ بیع سلم کے عوض دیا ہو)۔

يَا بُنَيُّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ - میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں (یعنی کوئی بات میری سچی نکلتی ہے کوئی جھوٹی۔ یہ

ابن صیاد نے آنحضرت سے کہا)۔

أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا - ہوا سے بھی زیادہ سخت وہ آدم ہے جو خیرات کر کے اس کو چھپائے رکھے (اپنے آپ کو مخیر مشہور نہ کرے)۔ انسان ہوا اور آگ اور پانی اور خاک سے بنا ہے۔ اور خاک کھڑکھڑا ہے

اگر کوئی نیک کام کرتا ہو ا دیکھے تو اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ جیسے عبادت یا خیرات یا کسی نیک شخص سے ملاقات کرتے دیکھے۔

الْصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ - سچے اور سچے کئے گئے (یعنی لوگ آپ کو بچا کہتے ہیں تو صادق وہ جو اپنی باتوں میں سچا ہو اور

مصدق وہ جس کی صداقت کو لوگ تسلیم کر لیں)۔

وَكَوَّابُ الصَّدَقِ - اور اچھا نیک بدلہ۔

الْمُتَشَابِهَاتُ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا - ایک مضمون کی آیتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں (اس حدیث میں

متشابہات سے ہم مضمون آیتیں مراد ہیں نہ کہ لغوی معنی متشابہات کے لغوی معنی متعلقہ باب میں گزر چکے)۔

اَكْتُمْتُمْ مَصْدِقِي - کیا تم مجھ کو سچا سمجھنے والے تھے۔

فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونَ - اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اس سے پہلے جملہ کا لکھا گیا ہے (ایک روایت میں لفظ صادقی آیا ہے)۔

فِيصِدُّ قُهَا نَمَّ يَنْكُحُهَا - اس کا مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے۔

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ - اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ دیا جو خیرات کر سکتے ہو۔

وَمَا أَحْسِبُهُ إِلَّا صَدَقٌ - میں سمجھتا ہوں کہ ان سے غلطی نہیں ہوئی انہوں نے ٹھیک کہا (بھولے بھٹکے نہیں)۔

مُصَدِّقُهُ - اس کی دلیل یا جس پر وہ صادق آئے۔

أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا - اگر تو سچا مسلمان پیغمبر کا تابعدار ہے تو آپ کے طریق پر چل ابن عباس کے قول کو چھوڑ۔

صَدَقُوا أَوْ كَذَبُوا - انہوں نے کچھ سچ کہا کچھ جھوٹ (اس میں سچے ہیں کہ آنحضرت نے طواف میں رمل کیا۔ لیکن رمل کرنا ہمیشہ کے لیے سنت ہے یہ غلط ہے۔ اسی طرح اس میں سچے ہیں کہ آنحضرت نے سوار ہو کر طواف کیا، لیکن یہ غلط ہے کہ سوار ہو کر طواف کرنا افضل ہے بلکہ آنحضرت نے عذر کی وجہ سے

۱۔ کوئی موضوع اور من گھڑت روایت ہی معلوم ہوتی ہے وگرنہ نبی کریم ﷺ تو شرک کے سخت مخالف تھے۔ (م)

مَنْ قَالَ تَعَالَ أَقَا مِرْكًا فَلْيَتَصَدَّقْ - جس شخص نے دوسرے سے کہا آؤ ہم تم جو اٹھیلیں تو وہ (توبہ کر لے اور) کچھ خیرات کرے (جو ہو سکے تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے بعضوں نے کہا اتنا ہی مال خیرات کرے کہ جس قدر مال کا وہ جو اٹھیلنے والا تھا)۔

الْصَّدَقُ يَنْجِي وَالْكَذِبُ يُهْلِكُ - سچ آدمی کو نجات دلاتا ہے اور جھوٹ تباہ کرتا ہے۔

الْصَّدَقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ - سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ هِبَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ - آدمی اپنے گھروالوں کو کچھ دے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقْبِلِ - بڑا ثواب اس خیرات میں ہے جو نادر شخص محنت مزدوری کر کے خیرات کرے۔ (محتاج کی ایک دمڑی امیر آدمی کے ہزار روپے سے افضل ہے جیسے کہ انجیل مقدس میں ہے)۔

كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ عَنِ الْبَاقِرِ كُنُوا مَعَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ الرِّضَاءِ أَنَّهُ قَالَ الْصَّادِقُونَ الْأَيْمَةُ - امام محمد باقر نے فرمایا اس آیت کو نواح الصادقین کی تفسیر میں کہ حضرت محمد ﷺ کی آل کے ساتھ رہو (ان کی رفاقت کرو) ان سے محبت رکھو۔ اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ”صادقین“ سے مراد انہما ثنا عشر علیہم السلام ہیں)۔

صَادِقُ الْوَعْدِ - وعدے کے سچے حضرت اسماعیلؑ تھے (امام رضاؑ نے فرمایا انہوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا تو ایک سال تک وہیں ٹھہرے رہے)۔

هُوَ وَاللَّهُ الرَّجُلُ يَدْخُلُ بَيْتَ صَدِيقِهِ فَيَأْكُلُ كُلُّ بَعْضِهِمْ أَذِنَهُ - (امام جعفر صادقؑ نے او صدیقکم کی تفسیر میں فرمایا کہ) کوئی آدمی اپنے دوست کے گھر میں چلا جائے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھالے۔

فَاطِمَةُ صَدِيقَةُ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا إِلَّا صَدِيقٌ - حضرت فاطمہ صدیقہ ہیں (حضرت مریمؑ کی طرح ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا) ان کو غسل وہی دیں گے جو صدیق ہیں

ہے مگر جب خیرات دی تو قبض ٹوٹا اور کشادگی کا صدور ہوا گویا خاک کو مغلوب کیا۔ اور ہوا کی خاصیت پھیلانا ہے مگر جب خیرات کو پوشیدہ رکھا تو گویا ہوا کو بھی مغلوب کیا)۔

هُوَ مِنْ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ - یہ ہدیہ اس شخص کی طرف سے ہے جس کو ہدیہ دیا گیا تھا (یعنی اگر کسی فقیر کو کوئی شخص صدقہ دے اور وہ کسی امیر کو ہدیے کے طور پر اپنی جانب سے پیش کرے تو امیر کے لیے اس کا لینا درست ہے)۔

هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ - یہ گوشت بریرہ کو تو صدقہ میں ملا تھا اور ہم کو بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)۔

إِشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقِ رَسُولَكَ - اپنے بندے کو صحت مند کر دے اور اپنے پیغمبر کی سچا کر (جس نے تندرستی کا وعدہ کیا یا اس کے لیے دعا کی)۔

لَا أَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهِمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ - اگر آدمی اپنی زندگی میں (بجائے تندرستی ایک روپیہ خیرات کرے تو یہ مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے سے بہتر ہے) (یعنی تندرستی میں ایک روپیہ خیرات کرنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے کہ جتنا مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے کا۔ کیونکہ مرتے وقت تو آدمی سمجھتا ہے کہ اب مال و متاع میرے کام نہیں آسکتا اور سب کچھ چھوڑ کر زندگی ختم کر رہا ہوں تو ایسی حالت میں مال کی محبت نہیں رہتی۔ برخلاف تندرستی کے کہ اس وقت مال بہت عزیز ہوتا ہے)۔

يَحْرُمُ الصَّدَقَةُ مُطْلَقًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ - آنحضرتؐ پر ہر طرح کا صدقہ (فرض زکوٰۃ ہو یا نفل صدقہ) سب حرام تھا (اور بنی ہاشم پر صرف فرض زکوٰۃ ہے لیکن صدقہ لینا درست ہے)۔

میں کہتا ہوں بعض علماء نے اس زمانہ میں ہاشم کو فرض زکوٰۃ کا لینا درست رکھا ہے کیونکہ اب بیت المال نہیں جس سے ان کی خبر گیری کی جائے پہلے تو ان کے لیے شخص خمس مال غنیمت میں سے مقرر تھا تو وہ زکوٰۃ کے محتاج نہ تھے لیکن اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی فرض زکوٰۃ ان پر حرام ہے۔



## لَعَلَّكَ مِنَ الْغَاثِ

الْقُرْآنِ - ذی الحجہ کی چوبیس تاریخ کو حضرت علیؑ نے اپنی انگوٹھی (یعنی حالت نماز میں) خیرات کر دی۔ اور قرآن شریف میں آپ کے ولی ہونے کا ذکر اترا (یعنی یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا اکثر مفسرین نے والذین امنوا سے جناب امیر کو مراد لیا ہے اور اسی قصہ کو ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس کی مسند ضعیف ہے اسی طرح آیت فان اللہ هو مولوہ و جبریل و صالح المؤمنین میں "صالح المؤمنین" سے حضرت علیؑ کو مراد لیا ہے اور آپ کا ولی اور مولیٰ ہونا بالاتفاق مسلم ہے صحیح حدیث میں ہے من کنت مولاه فعلی مولاه اور حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا تھا ہینا لک یا ابن ابی طالب اصحت مولی کل مومن ومومنہ۔ مگر مولیٰ اور ولی کے معنی لغت عربی میں کئی آئے ہیں اس لیے یہ لفظ آپ کی خلافت بلا فصل کے لیے نص نہیں ہو سکتا بلکہ بر تقدیر تسلیم آپ کی خلافت صحت نکلتی ہے اور اس میں کسی کو کام نہیں کہ آپ حضرت عثمانؓ کے بعد اپنے زمانہ میں خلیفہ اور امام برحق تھے)۔

صُدُّوْکُمْ - مشہور ہے بہ ضمہ صاد۔

صَدْمٌ - مارنا ڈھکیلنا سخت تکلیف پہنچانا۔

مُصَادَمَةٌ - مارنا دھکا دینا لڑ جانا۔

الْصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى - صبر وہ ہے کہ صدمہ ہوتے ہی (یعنی اس کے شروع میں) صبر کرے (ورنہ رو پیٹ کر تڑپ تڑپا کر تو سب ہی کو صبر آ جاتا ہے اور اس کی کوئی فضیلت نہیں) (نہا یہ میں ہے:

صَدْمٌ کہتے ہیں ایک سخت چیز کو دوسری سخت چیز سے (مارنا۔)

صَدْمَةٌ - ایک بار کسی سخت چیز سے کسی دوسری چیز کے متصادم ہونے کو کہتے ہیں۔ (مجمع المحرین میں ہے کہ پھر رفتہ رفتہ یہ لفظ ہر اس رنج اور تکلیف کے لیے استعمال ہونے لگا جو دفعہ پہنچے)۔

خَوَّجَ حَتَّى أَفْتَقَ مِنَ الصَّدْمَتَيْنِ - آپ نکلے یہاں تک کہ وادی کے دونوں کناروں سے پار ہو گئے (دونوں کناروں کو صدمتین کہا کیونکہ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں)

إِنِّي لَقَدْ وَلَيْتُكَ الْعِرَاقَيْنِ صَدْمَةً فَيَسِّرْ لِيهِمَا (عبد

یعنی حضرت علیؑ انہوں نے ہی حضرت فاطمہؑ کو غسل دے کر راتوں رات ہی دفن کر دیا)۔

صَادِقٌ - لقب ہے امام جعفر بن محمد کا بوجہ ان کے کمال صدق اور سچائی کے۔ امام مالک اور بڑے بڑے اکابر ائمہ حدیث نے آپ سے روایت کی ہے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر تعجب ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت نہیں کی اور مروان وغیرہ سے روایت کی جو اعدائے اہل بیت علیہم السلام تھے۔ امام بخاری نے ان کے بارے میں یحییٰ بن سعید قطان کے قول پر اعتماد کیا جو کہتے تھے میرے دل میں امام جعفر صادق کی طرف سے کچھ شبہ ہے اور مجاہد بن سیدان سے زیادہ مجھ کو پسند ہیں حالانکہ یہ قول یحییٰ کا باطل اور منجملہ زغناٹ شیطانی ہے کجا امام جعفر صادق اور کجا مجاہد بن سعید "چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک" ہزاروں مجاہد امام جعفر صادق پر سے تصدق ہیں۔ جب یحییٰ نے یہ بات کہی تو ایک شخص نے ان سے کہا اگر کوفہ میں تم ایسی بات منہ سے نکالتے تو تم پر خوب جوتے پڑتے۔ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ امام بخاری کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی ثقاہت میں کوئی شبہ نہیں لیکن ان کو امام جعفر صادق کی روایتیں صحیح طریق سے نہیں پہنچیں اس لیے انہوں نے نہیں نکالیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو جہیہ بالکل غلط ہے اس لیے کہ امام بخاری کو امام مالک کی روایتیں کئی صحیح طریقوں سے مثلاً تقیہ اور تسمی اور اسماعیل بن ابی اویس اور معن اور قعبنی اور یحییٰ کے ذریعہ سے پہنچی ہیں اور امام مالک جعفر صادق سے بلا واسطہ روایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرے امام بخاری کی جو علم حدیث کے بڑے پیشوا تھے گو ان سے اس باب میں ایک غلطی ہوئی مگر یہ غلطی ان کے دوسرے فضائل اور مناقب اور دوز علم اور تبحر فی الحدیث کے سامنے کچھ قابل لحاظ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں کی ہمت مردانہ سے آج تک علم حدیث کو باسناد صحیح متصل قائم رکھا ہے اور جیسے وہ حدیث میں تمام مومنین کے سردار تھے ویسے ہی فقہ اور استنباط مسائل میں بھی طاق اور بے نظیر تھے (غفر اللہ لنا ولہ)۔

فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ تَصَدَّقَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِخَاتَمِهِ وَنَزَلَتْ بِوَلَايَتِهِ أَيْ مَنْ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لَعَالِمُ الْخَوَافِقِ

ایک روایت میں كَانَ يُصَادَى مِنْهُ غُرَبٌ یعنی آپ کی تیزی ذرا سی نرمی اور مدارات سے جانی رہتی (جیسے آپ سربل الغضب تھے ویسے ہی سربل الرجوع تھے یعنی بہت ہی جلد راضی ہو جاتے اور ان کے دل میں ذرا بھی افسردگی اور ملال باقی نہیں رہتا۔ مومنوں کی یہی خصلت ہے اور آپس میں رنجش اور عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ جب حضرت ابو بکرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں جناب امیر اور بنی ہاشم کے پاس گئے تو جناب امیر نے کہا ہم کو تمہاری فضیلت اور قدامت اسلام سے ہرگز انکار نہیں ہے مگر تقرر خلیفہ کے وقت ہم سے بھی مشورہ لے لینا مناسب تھا چونکہ ہم لوگ آں حضرت کے رشتہ دار ہیں یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور جواب میں ارشاد فرمائے لگے خدا کی قسم آں حضرت کے رشتہ داروں کا مجھ کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ خیال ہے اور اگر تم کہو تو میں اپنے آپ کو معزول کئے دیتا ہوں اور تم سے بیعت کرتا ہوں اس وقت جناب امیر نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں اور آج بعد ظہر میں مسجد میں آپ سے ملوں گا۔ چنانچہ ظہر کے بعد تمام نبی ہاشم کو اپنے ہمراہ لے کر مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جناب امیر ہر مشورہ میں شریک رہ کر برابر تعاون کرتے رہے۔ جو لوگ ان پاک بھائیوں اور خداترس بزرگوں کو نفاق اور کینہ سے متہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت فرمائے۔ ایسے لوگ دراصل اسلام اور معاونین اسلام کو مخالفین اسلام کی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں۔)

لَتَرَوُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَوَادِيَّ - تم قیامت کے دن پیاسے آؤ گے (ایک تو میدان حشر کی گرمی دوسرے پیاس تیسرے اس دن کی درازی اللہ ہی مددگار ہے وہی مہربانی کرنے والا ہے)۔

أَصَمَّ اللَّهُ صَدَاكَ - (حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا اللہ تیری آواز بہری کر دے تو جواب نہ دے سکے یعنی تو ہلاک ہو جائے کچھ نہ سنے۔) (مگر بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ اللہ تیرا دماغ پھرہ کر دے یا تیرا کان)۔  
صَدَى - نرالو کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی بوم کو)۔

الملك بن مروان نے حجاج ظالم کو کھٹا کہ میں نے تجھ کو دونوں عراق (عرب اور عراق عجم) کی حکومت ایک بارگی دی تو ان ملکوں کو روانہ ہو۔

مَنْ ذَكَرَ الْمُصِيبَةَ فَقَالَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ عَلٰى مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ عَلَيَّ الْفَضْلَ مِنْهَا كَانَ لَكَ مِنْ الْاَجْرِ مِثْلُ مَا كَانَ لَكَ اَوَّلَ صَدَمَةٍ جَوْفُصْ مُصِيبَتِكَ بَاتُ كَمَا يَدُوكَ اَنَا لَلّٰهُ وَاِنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے اور اس طرح دعا کرے کہ اے اللہ! مجھ کو اس مصیبت پر اپنی پناہ میں رکھ اور اس کا بہتر بدل مجھ کو عنایت فرما تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا شروع صدمہ میں جب یہ مصیبت ہوئی تھی صبر کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

صَدُو - تالی بجانا۔

صَدَى - پیاسا ہونا، لسا ہونا۔

تَصَدِيَةٌ - تالی بجانا۔

مُصَادَاةٌ - ظاہر داری کرنا، خاطر داری، چھپانا، معارضہ کرنا، عقل دوڑانا۔

إِصْدَاءٌ - مرجانا، لوٹ کر آواز دینا (جس طرح پہاڑ یا گنبد سے صدائے بازگشت آتی ہے)۔

تَصَدِيٌّ - معترض ہونا، منتظر ہونا، انتظار میں سر اٹھانا کسی کام کا قصد کرنا۔

صَدَى - وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد میں سے لوٹ کر آتی ہے۔

فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَأْتِيَهُ بِقَتْلِهِ - وہ شخص آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھنے لگا اس انتظار میں کہ آپ اس کے ارڈالنے کے حکم دیں۔

كَانَ وَاللَّهِ بَرًّا اَتَقِيًّا لَا يُصَادَى غَرَبُهُ - ابن عباسؓ نے کہا حضرت ابو بکر صدیقؓ (ایک اور پرہیزگار شخص تھے مگر ان کا غصہ ختم نہیں سکتا تھا) آپ کے مزاج میں ذرا تیزی اور حدت تھی، کیونکہ آپ دبلے پٹے صغروی مزاج کے آدمی تھے مگر یہ تیزی تھوڑی دیر کے لیے ہوتی۔ آپ کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا۔

کہتے ہیں کہ توبہ بن حمیر لیلیٰ جلیلیہ پر عاشق تھا اس نے غلبہ محبت میں یہ شعر کہا:

وَلَوْ أَنَّ لَيْلَى الْأَخِيلِيَّةِ سَلَّمَتْ  
عَلَيَّ وَدَوْنِي جَنْدَلٌ وَصَفَانِحُ  
لَسَلَّمْتُ تَسْلِيمَ الْبِشَاشَةِ أَوْ قَا  
إِلَيْهَا صَدَى مِنْ جَانِبِ الْقَبْرِ صَالِحِ

یعنی اگر لیلیٰ مجھ کو سلام کرے اور مجھ پر بڑے بڑے پتھر اور

چٹائیں پڑی ہوں تو میں بھی خوشی سے اس کو سلام کروں یا میری قبر سے ایک آواز لوٹ کر اس کے سلام کا جواب دے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک مدت کے بعد لیلیٰ کا خاندان اس کو لے کر توبہ کی مہر سے گزرا اور کہنے لگا کہ یہ جھوٹے توبہ کی مہر ہے تجھ کو خدا کا واسطہ بھلا تو اس کو سلام کر کے تو دیکھ وہ جواب دیتا ہے یا نہیں؟ لیلیٰ نے کہا اب جانے بھی ددوہ مر گیا گیا گزرا ہوگا۔۔۔ لیکن اس کے شوہر نے لیلیٰ کو مجبور کیا اور کہا کہ اس وقت ضرور سلام کرنا چاہیے۔ ناچار لیلیٰ مجبور ہو کر اس کی قبر پر گئی سلام کیا۔ قبر کی ایک جانب سوکھی گھاس کا ایک ڈھیر تھا اس میں سے ایک پرندہ نکلا اور اس نے ایک آواز نکالی۔ اس آواز کو سن کر لیلیٰ کا اونٹ بگڑا اور لیلیٰ گردن کے بل نیچے گری اور مر گئی بالآخر توبہ کی قبر کے پاس اس کو بھی دفن کر دیا گیا اس قصہ کو شیخ جلال الدین سیوطی نے بھی نقل کیا ہے۔

### باب الصاد مع الرءاء

صَرْبٌ - کاٹنا - کمانا - دہی بنانا، قبض کرنا، روک رکھنا دودھ کو (یعنی دودھ دہنے کی وجہ سے جو تھنوں میں جمع ہو جاتا ہے)۔

صَرْبٌ - جمع ہونا۔

تَصْرِيْبٌ - گوند کھانا - دہی پینا۔

اِصْرَابٌ - دینا۔

اِصْطِرَابٌ - دہی بنانے کے لیے دودھ کو جمع کرنا۔

اِصْرِيْبٌ - چکنا ہونا

صَرْبٌ اور صَرْبٌ - کھنا دودھ اور لال گوند (جیسے صریب

ہے)۔

صَرْبٌ - غریب عربوں کے چھوٹے چھوٹے گھر۔  
هَلْ تَنْتَجُ اِبْلَكَ وَافِيَةً اَعْيُنَهَا وَاذَا نُهًا فَتَجْدَعُ  
هَذِهِ فَتَقُولُ صَرْبِي - جب تیرے وہاں اونٹ پیدا ہوتے  
ہیں تو ان کی آنکھیں اور کان سالم ہوتے ہیں پھر تو ان کے کان  
کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ ”صرئی“ ہے۔ یعنی اس کا دودھ دوہا نہیں  
جاتا۔ عرب لوگوں میں رسم تھی کہ جس اونٹنی کے کان چیرتے یا  
کترتے تو اس کا دودھ نہیں دوہتے مگر صرف مہمانوں کے  
(لیے)۔

فَيَأْتِي بِالصَّرْبَةِ مِنَ الْبَنِّ - پھر وہ کھٹا دودھ لے کر  
آئے۔

جَاءَ بِصَرْبَةٍ تَزْوِي الْوُجْهَ مِنْ حُمُوضَتِهَا - ایسا کھٹا  
دودھ لے کر آیا جس کی کھٹاس سے تو منہ پھراتا ہے۔  
صَارُوجٌ - چونا، گچ۔

صَرْجُ الْحَوْضِ - عوض پر چونا لگایا، گچی سے بنایا۔  
صَرْحٌ - بیان کرنا ظاہر کرنا۔

صَوَاحَةٌ اور صُرُوحَةٌ - بیان کرنا، صاف صاف  
کہنا، صاف ہونا، خالص ہونا۔

تَصْرِيْحٌ - صراحت سے کہہ دینا، کھول کر بیان کرنا (یہ  
تعریض کی ضد ہے۔ جس کے معنی اشارے کنایے اور  
استعارے میں کسی بات کو بیان کرنے کے ہیں)۔

مُصَارَحَةٌ اور صِرَاحٌ اور صُرَاحٌ - پکار کر کہنا، رو در  
رو کہنا (یعنی بالمشافہ اور بالموابہہ بات کرنا)۔

اِصْرَاحٌ - صاف کہنا۔

اِصْرَاحٌ - کھل جانا۔

صَرْحٌ اور صِرَاحٌ اور صُرَاحٌ - خالص اور بے  
آمیزش۔

صُرَاحِيَةٌ - مٹراب کا ایک برتن ہے۔

صَرْحٌ - محل اور ہر عالی شان عمارت کو کہتے ہیں۔

صَرْحَةُ الدَّارِ - مکان کا صحن۔

ذَاكَ صَرْيْحُ الْاِيْمَانِ - دل میں یہ وسوسہ آتا تو خالص  
ایمان ہے (یعنی جب کوئی اپنے ایمان میں مخلص اور پکا ہوتا ہے تو

فریاد سننے والے ان کی مدد کرنے والے۔

الْبَوْمَةُ الصَّارِحَةُ مِنَ الشُّومِ لِلْمَسَافِرِ - چلانے والا  
تو مسافر کے لیے منحوس ہے۔

صَرَدٌ - نافذ کرنا، جاری کرنا، چلانا۔

صَرَدٌ - جلد سردی لگنا، گھوڑے کی پیٹھ لگ جانا، تیر خطا  
ہونا۔

صَرَدَ قَلْبِي - میرا دل مایوس ہو گیا۔

تَصْرِيْدٌ - تھوڑا تھوڑا کر کے دینا۔

صَرَدٌ - پہاڑ کا بلند مقام (جیسے برد ہے)۔

صَرَدٌ - ایک پرند کا نام ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور  
عرب اس کو منحوس خیال کرتے ہیں۔

تَحَاتَّ وَرَقُهُ مِنَ الصَّرِيْدِ - (آخرت سے غافل  
لوگوں میں اللہ کی یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے ایک مبز ہرا بھرا

درخت، ان درختوں کے درمیان جن کے پتے پالا پڑنے سے جھڑ  
جاتے ہیں) (ایک روایت میں من الجلید ہے معنی وہی ہیں)۔

سَيْلُ ابْنِ عُمَرَ عَمَّا يَمُوتُ فِي الْبَحْرِ صَرَدٌ فَقَالَ  
لَا بَأْسَ بِهِ - حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا، جو کھچلی دریا میں

سردی پڑنے سے مر جائے، اس کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا  
کچھ قباحت نہیں۔

رَيْتِي رَجُلٌ مِصْرَادٌ - میں ایسا شخص ہوں جس کو سردی  
جلد لگ جاتی ہے (یعنی سردی کے لیے قوت برداشت نہیں)۔

مِصْرَادٌ - اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو طاقور ہو سردی کی  
برداشت کر سکے۔ (اس لحاظ سے یہ لفظ اضداد میں سے ہے)۔

لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا تَصْرِيْدًا - بہشت میں تھوڑا تھوڑا  
کر کے جائے گا (یعنی آہستہ آہستہ کھتا ہوا)۔

تَصْرِيْدٌ - اصل میں تھوڑا تھوڑا پلانے کو کہتے ہیں جس  
سے سیری نہ ہو یا تھوڑا تھوڑا دینے کو۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

صَرَدٌ لَهٗ الْعَطَاءُ - اس کو تھوڑی تھوڑی بخشش دی)۔  
يُسْقَوْنَ فِيهَا شَرَابًا غَيْرَ تَصْرِيْدٍ - بہشت میں شراب

پلائی جائے گی (خوب سیر کر کے) نہ یہ کہ تھوڑی تھوڑی۔  
اِنَّ نَهْيَ الْمُحْرِمِ عَنِ قَتْلِ الصَّرَدِ - آل حضرت نے

شیطان اس کے ایمان کو متزلزل کرنے اور ریب میں مبتلا کرنے  
کے لیے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور یہ اس بات کی  
دلیل ہے کہ ایسا شخص اپنے ایمان اور اعتقاد میں کامل ہے اور جو  
شخص بے ایمان ہو اس کے دل میں شیطان کیوں وسوسے ڈالنے  
لگا وہ تو شیطان کا ہم اعتقاد ہے)۔

دَعَاَهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهُ بِصَرِيْحٍ صَرَّةٍ  
الشَّاةِ مُزِيْدٍ - ایک بانج بکری کو بلا یا وہ دودھ دینے لگی اس کے  
تھن سے خالص دودھ نکلا جس پر بھین تھا۔

مَتَى يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ قَالَ حِينَ يُصْرَحُ - ابن  
عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ کھجور کا خریدنا کب درست ہے؟  
انہوں نے بتایا جب اس کی شیرینی تلخی سے کھا جائے (یعنی وہ  
پکنے پر آ جائے۔ خطاب نے کہا صحیح یہ صوح ہے۔ اس کا ذکر آگے  
آئے گا)۔

صَرْحَةٌ - چیخ، زور کی آواز اور اذان کو بھی کہتے ہیں۔

صَرَاخٌ اور صَرِيْحٌ - چلانا، فریاد کرنا، پکارنا۔

اِصْرَاخٌ - فریاد ری کرنا، مد کرنا۔

اِسْتَصْرَاخٌ - فریاد کرنا مد چاہنا۔

اِضْطِرَاخٌ - فریاد کرنا۔

صَارِخٌ - فریاد کرنے والا، فریاد رس اور مرغ۔

كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ اِذَا سَمِعَ صَوْتِ الصَّارِخِ  
آں حضرت تہجد کی نماز کے لیے اس وقت اٹھتے جب مرغ کی

باگ سنتے (وہ اکثر دو بجے رات سے باگک دینا شروع کرتا  
ہے)۔

اِنَّهُ اسْتَصْرَاخَ عَلَيَّ اَمْرًا بِيَهٍ - (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ  
کو) ان کی بیوی (صفیہ) کے انتقال کی خبر دی گئی یا ان کی سخت

بیماری کی۔  
فَلَمَّا جَاءَهُمْ صَوْتُ الْمُسْتَصْرَاخِ خَرَّ جُودًا اِلَيْهِ -

انہوں نے جب فریاد کرنے والے کی آواز سنی تو اس کی طرف  
چلے (یعنی کفار قریش اپنے قافلہ کی امداد کے لیے)۔

لَا صَرْحَنَ - میں تو چلا کر یہ کہوں گا کہ:

يَا صَرِيْبُ الْمُسْتَصْرِيْحِيْنَ - اے فریاد کرنے والوں کی

## لَعْنَةُ النَّبِيِّ

احرام باندھے ہوئے شخص کو سرد کے قتل سے منع کیا۔

صَرَدٌ - (محیط میں ہے کہ) سرد ایک پرنده ہے کہ جس کا رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے اور پیٹھ ببز ہوتی ہے اور سر اور چونچ ضخامت دار زیہ جانور چڑیوں کا شکار کرتا ہے۔ نہایہ میں ہے وہ آدھا سفید ہوتا ہے اور آدھا سیاہ۔ ہندی میں اس کو لئورا کہتے ہیں۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهَيْدُودِ وَالصَّرَدِ - چار جانوروں کے قتل سے منع کیا چوٹی اور شہد کی مکھی اور بد ہد اور سرد۔ (خطابی نے کہا کہ چوٹی سے وہ چوٹا مراد ہے جو بڑا لے پاؤں والا ہوتا ہے کیونکہ وہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور شہد کی مکھی سے تو فائدہ ہے۔ اس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے اور بد ہد اور سرد کا گوشت حرام ہے اس لیے ان کے قتل سے منع فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ بد ہد کا گوشت بد بودار ہوتا ہے تو جلالہ یک طرح ہوا اور سرد کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ہیں اس لیے اس کو مکروہ سمجھا۔ بعض نے کہا یہ اپنے نام کی وجہ سے مکروہ ہے کیونکہ نصر بد کم دینے کو کہتے ہیں۔) (مجمع البحرین میں ہے کہ سرد حضرت آدم کو سراندہ پپ سے جدہ تک راستہ بتلانے لے گیا۔ اور بد ہد حضرت سلیمان کا قاصد تھا اس لیے ان کے قتل سے منع کیا۔) (کتب احبار نے کہا سرد سبحان ربی الا علی ملا سماء وارضہ پکارتا ہے)۔

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَجُلًا صَرَدًا إِلَّا تَذَفْنَةً فِرَاءَ الْحِجَازِ - امام زین العابدینؑ سردی کا محل نہیں کر سکتے تھے آپ حجاز کی پوستیوں سے گرم نہیں ہوتے تھے۔ صَرَدٌ ح - ہموار مقام۔

رَأَيْتُ النَّاسَ فِي أَمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ جَمِيعًا فِي صَرَدٍ يَنْفَعُهُمُ الْبَصَرُ وَيَسْمَعُهُمُ الصَّوْتُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں میں نے دیکھا لوگ ایک صاف چکنے اور ہموار میدان میں جمع کئے گئے۔ ان سب پر نگاہ جاتی تھی اور آواز ان کو سنائی جاسکتی تھی۔

صَرَدٌ ح کی جمع صَرَادٌ ح ہے۔

صَرٌّ - مادہ کے تھن پر باندھنا تاکہ وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلا

سکے۔ اور باندھنا کھڑا کرنا آواز نکالنا۔

صَرِيْرٌ - کان میں جھن جھن کی آواز آنا۔

صَرًّا لَبَنَاتٌ - بزی پر پالا پڑا۔

صِرٌّ - سخت سرد ہوا۔

إِصْرًاؤٌ - ضد کرنا قائم رہنا ہمیشہ کرنا اعتماد کرنا۔

صَارُوْرٌ - جس کا نکاح نہ ہوا ہو یا جس نے حج نہ کیا ہو۔

صِرَارٌ - وہ تھیلی یا بندھن جو تھن پر باندھا جائے تاکہ بچہ دودھ نہ پی سکے۔ (صرار بلند مقامات کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی نہیں چڑھ سکتا)۔

صَرَّةٌ - نالہ فریاد و چیخ، تکلیف کی شدت ترش روئی۔

صَرَّةٌ - سخت سردی۔

صَرَّةٌ - تھیلی، ہیسانی (اس کی جمع صرر ہے)۔

حَتَّى سَمِعْتُ صَرِيْرَ الْأَقْلَامِ - یہاں تک کہ میں نے قلم چلنے کی آواز سنی (یعنی اس مقام پر پہنچا جہاں فرشتے لکھ رہے تھے اور ان کی روانی قلم کی آواز آ رہی تھی)۔

مَا أَصْرًا مِّنْ اسْتَفْقَرٍ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً - جس نے گناہ سے توبہ کی نام ہوا اور اللہ سے بخشش چاہی تو اس نے اصرار نہیں کیا (یعنی ایسے شخص کو مہر نہیں کہہ سکتے) گوا ایک دن میں وہی گناہ ستر بار کرے۔

وَيَلُّ لِلْمَصْرَبَيْنِ - گناہ پر اصرار (واستکبار) کرنے والوں کے لیے خرابی ہے (اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ گناہ کرتا رہے اور ان پر ناہم اور شرمندہ نہ ہو توبہ نہ کرے دوسرے یہ کہ گناہ کو اگرچہ دو کتر درجہ کا ہو حقیر سمجھے اور اس کی پرواہ نہ کرے اپنی نیکیوں پر پھولا رہے، مجمع البحرین میں ہے کہ صغیرہ گناہ اگر کئی ہوں تو سب مل کر کبیرہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا مصر ہے)۔

لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں اکیلا رہنا (مجرود) ہونا اور نکاح نہ کرنا) نہیں ہے (یعنی کسی مسلمان کو ایسا کہنا درست نہیں کہ میں تاج نہیں کرتا۔ کیونکہ نکاح کرنا مومنوں کا طریقہ ہے اور اس کا ترک کرنا رہبانیت اور رویشی ہے جو اسلام میں لغو قرار دی گئی ہے)۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے الْحَاثِمَةُ الْخَرِيصِيَّةُ

رکھا ہو کئی دن تک نہ دوہا ہو (تا کہ خریدار کو دھوکا ہو اور وہ گراں قیمت پر خرید لے)۔

مُصْرَاةٌ - اگر صر سے ماخوذ ہے تو اسی باب سے ہے اور اگر صری سے ماخوذ ہے تو اس کا ذکر آئندہ آ رہا ہے۔

تَكَادُ تَنْصَرُّ مِنَ الْعِيَالِ - بھر کر پھٹ جانے کے قریب تھی۔

أَخْرَجَا مَا تَصَرَّ بِهِ - تم نے جو اپنے دل میں جوڑ رکھا ہے اس کو نکالو (یعنی جو دل میں ہے وہ کہو) (ایک روایت میں تشریح ہے جو تم چپکے چپکے کہہ رہے تھے)۔

أَمَّا وَهُوَ مُصْرُورٌ فَلَا - (عبداللہ بن عامر نے ایک قیدی کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا تا کہ اس کو قتل کریں اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا) اس حالت میں تو میں قتل نہ کروں گا۔

إِن كُنْمُ مُصْرُورُونَ مُحْسِنُونَ - تم تو بندھے ہوئے ہو کاشا لگے ہوئے (یعنی بخیل ہو)۔

حَتَّى آتَيْنَا صِرَاءً - یہاں تک کہ ہم ”صرار“ پر آئے (صرار ایک پرانا کنواں تھا مدینہ سے تین میل دور عراق کے راستے پر)۔

نَهَى عَمَّا قَتَلَهُ الصَّرِيْمُ الْجَرَادِ - جس نڈی کو سردی نے مار ڈالا ہو اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

إِطَّلَعَ عَلَيَّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَأَنَا آتِنُفُ صِرَاءً - امام زین العابدین نے مجھ کو جھانکا میں ”صر“ کے قرا کھیز رہا تھا۔

صِرٌّ - ایک قسم کا پرندہ ہے۔

فَأَضْطَرَّتِ السَّارِيَةُ - (آنحضرتؐ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار کرا لیا گیا اور آپ نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا تو وہ ردن کی آواز نکالنے لگی)۔ (سبحان اللہ! یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا جب لکڑی آپ کے فراق پر رونے لگی تو مومنین کو آپ کی منارقت پر کتنا رونا چاہیے یا اللہ ہم کو مرنے کے بعد فوراً ہی ہمارے پیغمبر سے ملادے)۔

أَزْرَقَ مَهْرَ النَّابِ صِرَاءُ الْأُذُنِ - نیلگوں دانت گرا ہوا کان کھڑے کیا ہوا (سننے کے لیے)۔

صِرُورَةٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جس نے کبھی نہ کیا ہو (یہ صر سے ماخوذ ہے یہ معنی جس اور منع) (بعض نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حرم کی حد میں کسی کا خون کرے اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول نہ ہوگا کہ میں نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا۔ ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی جرم کر کے حرم کی پناہ لیتا تو اس کو نہ چھیڑتے اگر متقول کا وارث اس کو حرم میں پکڑ بھی لیتا تو دوسرے لوگ کہتے وہ صرورہ ہے اس کو مت چھیڑ۔ بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔

تَأْتِيْنِي وَأَنْتَ صَارَ بَيْنَ عَيْنَيْكَ (آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیل سے فرمایا کہ) تم میرے پاس کشیدہ رہ کر آتے ہو (دونوں آنکھوں کو ملاتے ہوئے جیسے مغموم آدمی کا حال ہوتا ہے)۔

لَا يَجِلُّ لِزُجَلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَحُلَّ صِرَارًا نَاقَةَ بَغِيْرِ اذْنِ صَاحِبِهَا فَإِنَّهُ خَاتَمُ أَهْلِهَا - جس شخص کو اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہو اس کے لیے یہ درست نہیں کہ کسی اونٹنی کا تھن بندھن مالک کی اجازت کے بغیر کھولے (اس کا دودھ نکالے) کیونکہ وہ سر بندھن گویا مالک کی مہر ہے (اور کسی کی مہر توڑنا بغیر اس کی اجازت کے نادرست ہے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

نَاقَةٌ مُصْرُورَةٌ - وہ اونٹنی جس کے تھنوں پر تھیلی چڑھی ہو یا سر بندھن ہو)۔

وَقُلْتُ خُذُوا هَذَا هَلِيهِ صَدَقَاتِكُمْ مُصْرَرَةً أَخْلَا فُهَا لَمْ يُجَرِّدْ - (مالک بن نویرہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جب انہوں نے زکوٰۃ کے جانور نکالے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا تو ان کو روکا اور یہ شعر پڑھا) یہ تمہارے ہی صدقہ ہیں ان کو لے لو ان کے تھن بندھے ہوئے ہیں جو کھولے نہیں گئے۔

مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً - جو شخص بکری یا گائے یا اونٹنی یا کوئی دودھ کا جانور ایسا خریدے جس کے مالک نے اس کا دودھ روک

## لَعَالِيكَ يَا صِرَاطِي

فَأَخْبِرَانِ الصِّرَاطَ هُوَ إِلَّا سَلَامٌ - پھر آپ نے اس حدیث کی تفسیر بیان کی تو فرمایا کہ صراط یعنی اسلام کا راستہ دین ہے (اور کھلے دروازے اللہ کے محارم ہیں۔ یعنی جن باتوں کو اللہ نے حرام کیا ہے اور پردے اللہ کی حدیں ہیں اور پکارنے والا راستہ کے سرے پر قرآن ہے) (تو جو کوئی قرآن کی ہدایت پر نہ چلا وہ گمراہ ہو گیا)۔

صَرُوعٌ يَأْصِرُوعٌ يَأْصِرُوعٌ - زمین پر گر کر دینا، دروازے کے دو پٹ کرنا۔

صُرْعٌ - اس کی مرگی کا عارضہ ہو گیا۔

تَصْرِيْعٌ - گرانے۔

مُصَارَعَةٌ - کشتی کرنا۔

صُرَاعَةٌ اور صُرِيْعٌ - بڑا پہلوان، گرانے والا۔

صُرْعٌ - مرگی کی بیماری کو کہتے ہیں۔ جس میں دماغ میں

سدہ پڑ جاتا ہے۔

مَا تَعُدُّونَ الصُّرْعَةَ فِيمَكُمُ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرَّجَالُ قَالَ هُوَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ - تم پہلوان کشتی میں گرانے والا کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا، اس کو جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں، آپ نے فرمایا، نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر اختیار رکھے (اس کی عقل غالب ہو جو نفس کو پچھاڑ دے کیونکہ سب سے بڑا دشمن آدمی کا نفس ہے وہی سب بلاؤں میں پھنساتا ہے جب آدمی نے اس کو پچھاڑا اور شریعت اور عقل سے اس کو مغلوب کیا تو درحقیقت وہی بڑا پہلوان ہے۔ سبحان اللہ یہ حدیث تمام اخلاقی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ ساری آفتیں آدمی کو دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایک شہوت یعنی خواہش دوسرے غصہ۔ اور یہ دونوں نفس کی صفات ہیں جب ان دونوں کو مارا اور عقل اور شرح کے تابع کر دیا تو پھر تمام بلاؤں سے بچ گیا)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْمَخَامَةِ تَصْرَعُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَ تَعْدِلُهَا أُخْرَى - مؤمن کی مثال ایک نرم پورے کی سی ہے (جو تروتازہ ہو) کبھی اس کو ہوا ٹیڑھا کر دیتی ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے اور کافر سوکھے تخت درخت کی طرح ہے مڑنا ہی نہیں۔ جب

أَنهَا أَمْرٌ لِلَّهِ صِرِيٌّ يَأْصِرُ يَأْصِرُ يَأْصِرُ - یہ اللہ کا قطعی حکم ہے جو ٹل نہیں سکتا۔

صَرُوعٌ - بہت ٹھنڈی تیز ہوا۔

لَا كَبِيرَةٌ مَعَ إِلَّا سَيْفٌ وَلَا صَغِيرَةٌ مَعَ إِلَّا صُورٌ - جب گناہ سے استغفار کرتا رہے تو کوئی گناہ کبیرہ نہ ہوگا اور جب کسی گناہ پر اصرار کرے (اگرچہ وہ صغیرہ ہو) تو وہ صغیرہ نہ رہے گا بلکہ کبیرہ ہو جائے گا۔

سَمِعَ نُوحٌ صَرِيْعًا السَّقِيْبَةَ عَلَى الْجُودِيِّ حَضْرَتِ نُوحٍ نے کشتی کی آواز سنی جب وہ جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری۔

سَمِعَ صَرِيْعَ الْكُوْنُزِ - جب کوئی کانوں میں انگلیاں دے لے تو عموماً کوثر کے پانی کی آواز سنے گا (یعنی ایسی آواز جہر جہر بھر بھر کی اس کے کانوں میں آئے گی جیسی عموماً کوثر کے پانی میں سے نکلتی ہے)۔

صُرُوعٌ - بڑا اونٹ۔

صِرَاطٌ - راستہ راہ اور وہ پل جو دوزخ یک پشت پر بنا ہوا ہے جو بال رخ باریک اور تلوار سے تیز ہے۔

صُرَاطٌ - لمبی تلوار کاٹنے والی۔ (صراط سین سے بھی یہ معنی صراط ہے)۔

امام جعفر صادقؑ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تفسیر میں فرمایا یعنی ہم کو اس راہ پر چلا جس سے تیری محبت پیدا ہو جو تیرے سچے دین تک پہنچائے اور رائے اور خواہش پر چلنے سے ہم کو باز رکھے (معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے کسی کی مجرورائے یا قیاس پر چلنا صریح گمراہی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے)۔

وَعَنْ جَبْنَتِي الصِّرَاطِ سُوْرَانٍ فِيهِمَا آبَوَابٌ مُفْتَحَةٌ وَعَلَى الْآبَوَابِ سُتُورٌ مُرْحَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الصِّرَاطِ ایک راستہ ہے اس کے دونوں دیواریں ہیں ان میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے جو کہہ رہا ہے سیدھے چلے جاؤ (ادھر یا ادھر نہ مڑو)۔



ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لغات الحديث

لیے کہ مرنے والی نے خود اپنی خوشی سے یہ کھیل کھیلا تھا)۔  
وَصَرِيحٌ يَتَلَوُّشِي - ایک شخص زمین پر گرا ہوا (یعنی زخمی ہو کر ڈھرا ہوا رہا تھا) اس کو تشخیر ہوا تھا)۔  
أَعُوذُ بِكَ مِنْ سُقْمٍ مُّصْرِعٍ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بیماری سے جو زمین پر گرا دے (یا جو مرگی میں مبتلا کر دے)۔

مِصْرَاعُ الْبَابِ - دروازے کا ایک پت۔  
أَوَّلُ مَنْ عَلَّقَ عَلَيَّ بَابَ الْكُفَّةِ مِصْرَاعًا عَيْنٍ مُّعَاوِيَةَ - جس نے پہلے کعبہ کے دروازے کے دو پت گئے وہ معاویہ تھے (ان سے پہلے یہ دروازہ ایک ہی پت کا تھا)  
مِصْرَعٌ اور مِصْرَاعٌ شعر کے ایک نکلے کو کہتے ہیں (اور بیت دونوں مصرعوں کو ملا کر)۔

مِصْرَاعُ الشُّهْدَاءِ - جہاں پر شہداء گریں (مر کر)  
صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِي مِصْرَاعَ الْهَوَانِ احسان کرنا  
ذلت میں گرنے سے بچاتا ہے۔  
صَرَفٌ - پھیر دینا، اوندھا دینا، ہٹا دینا، خالص رکھنا، آمیزش نہ کرنا، رخصت کرنا۔

تَصْرِيفٌ - پھیر دینا، گردان کرنا۔  
صَرِيفٌ - اس آواز کو کہتے ہیں جو دروازے کو بند کرتے یا کھولتے وقت نکلتے ہے۔

إِصْرَافٌ - پھیر دینا۔  
إِصْطِرَافٌ - خریدنا۔  
إِسْتِصْرَافٌ - پھیر دینے کا سوال۔  
صَرَافٌ - پرکھنے والا (ہشور مستعمل لفظ ہے، صرفا سوئے چاندی اور زیورات کا بیوپاری)۔

إِنْصِرَافٌ - لوٹ جانا۔  
صَرَفٌ - اس بیج کو کہتے ہیں جس میں دونوں طرف نقد ہوں۔ جیسے رویوں کے بدلے اشرفیاں لی جائیں۔  
صَرَفٌ - خالص۔

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا - اللہ اس کی طرف سے نہ تو یہ قبول کرے گا نہ فدیہ یا نہ نفل اس کا قبول ہوگا نہ فرض۔  
إِذَا صَرَفْتَ الطَّرِيقَ فَلَا شَفْعَةَ - جب جانکاد کی تقسیم

مزا تو بس گیا گزرا اور جڑ سے ہی اکھڑا گیا)۔  
إِنَّهُ صَرَعٌ عَنْ ذَابِيَةِ فَجَحَشٍ شِقْفَةً - آں حضرت سواری پر سے گرنے آپ کی (دہنی کروت چھل گئی) وہاں کی کھال ادھر گئی (اس کے علاوہ کچھ ضرب نہیں آئی اللہ نے محفوظ رکھا)۔

أَرَدَفَ صَفِيَّةٌ فَعَثَرَتْ نَافِثَةَ فَصَرِعَا جَمِيْعًا - (آں حضرت جب غزوہ خیبر سے لوٹے تو) آپ نے ام المومنین حضرت صفیہ کو (اونٹ پر) اپنے ساتھ بٹھا لیا اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور دونوں اس پر سے گرا پڑے۔

قَرَأْتَهُمْ صَرَعِي فِي الْقَلْبِ - میں نے ان شیطان کافروں کو (جنہوں نے عین نماز میں آپ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی تھی اور خوب تعجب لگائے تھے) بدر کے اندھے کنویں میں پڑے دیکھا (یہ سات کافر تھے ان میں سے پانچ جنگ بدر میں داخل جہنم ہوئے ان کی نعشیں کتوں کی طرح ایک اندھے کنویں میں ڈال دی گئیں اور دو یعنی عمارہ اور عقبہ بھی بری طرح مرے۔ عمارہ جہش کو بھاگا وہاں کے بادشاہ کی عورت پر نظر ڈالی اس نے ایک جادوگر سے عمل کرا کر اس کو دیوانہ بنا دیا۔ جانوروں کی طرح وحشی بن کر گیا۔ آخر حضرت عمر کی خلافت میں وہیں مر گیا اور عقبہ کو آپ نے بدر سے لوٹ کر قتل کرایا جو قید کر لیا گیا تھا)۔

مِصْرَعٌ فُلَانٌ - یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے۔  
(یعنی مر کر گرنے کی)۔

سَأَلْتُهُ عَمَّا صَرَعَ الْمَعْرَاضُ مِنَ الصَّيْدِ - میں نے آپ سے پوچھا کہ بے پر کے تیرے اگر شکار مارا جائے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

فَقَمَصَتِ الْمُرْكُوبَةُ فَصَرَعَتِ الرَّايِبَةَ - (سواری جس پر تیسری سواری تھی) اس نے دونوں پاؤں اٹھائے اور جو اس پر سواری تھی اس کو گرا دیا (ہوا یہ تھا کہ تین لڑکیاں ایک پر ایک سوار ہوئیں نیچے والی نے نیچے والی کے چنگی لی وہ الف ہوگئی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی، حضرت علی نے ایک تہائی دیت کی ان دونوں لڑکیوں سے دلائی اور ایک تہائی سا قتل کر دی اس

وقت کرتا ہے اور مادہ نکان کے وقت) اور جملہ کرنے کے لیے بڑ بڑ کر رہے ہیں آپ ان کے نزدیک گئے تو دونوں نے زمین پر گردن رکھ دی (بس آپ کے نزدیک پہنچتے ہی ساری مستی اور شرارت بھول گئے۔ عاجز ہو کر گردن جھکا دی)۔

لَا يَرُوعُهُ مِنْهَا إِلَّا صَرِيْفٌ أَنْيَابِ الْحَدَثَانِ - اس کو کوئی چیز نہیں ڈراتی، مگر زمانہ کے حادثوں کے حادثوں کی آواز۔  
أَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ - میں قلم چلنے کی آواز سن رہا تھا (جو فرشتے لوح محفوظ سے اللہ کے حکم کی نقل کر رہے تھے) (بعض نے اس حدیث میں قلم کی تاویل کی ہے حالانکہ تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْقَلَمِ حِينَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ التَّوْرَةَ - جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے لیے توراہ شریف (اپنے ہاتھ سے لکھی تو موسیٰ اللہ تعالیٰ کا قلم چلنے کی آواز سن رہے تھے (یہ حدیث بھی اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے تاویل کی ضرورت نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے دست مبارک سے تیار فرمائیں۔ ایک تو آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا دوسرے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی تیسرے جنت العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے۔ اللہ تعالیٰ جسموں کو جاہ کرے جو ہمارے پروردگار کے ہاتھوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں ہاتھوں میں برابر کا زور ہے)۔

وَيَسْتَبَانِ فِي رَسْلِهِمَا وَصَرِيْفُهُمَا - وہ دونوں ان کے دودھ اور تازہ دودھ ہوئے دودھ میں رات گزارتے تھے۔  
صَرِيْفٌ - اس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی تازہ تھن سے دوہا گیا ہو۔

لَكِنَّ غَدَاهَا اللَّبَنُ الْحَرِيْفُ الْمَخْضُ وَالْقَارِصُ وَالصَّرِيْفُ - اس کی غذا اصل خریف کا دودھ ہے اس فصل کا دودھ چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانور برسات کا چارہ کھا کر خوب موٹے تازے ہوتے ہیں (وہ دودھ جس پر سے کھن نکال لیا جاتا ہے۔ اور دہی اور تازہ دودھ ہوا دودھ۔

أَشْرَبُ اللَّبَنِ مِنَ اللَّبَنِ رَلِيْنَةً أَوْ صَرِيْفًا - میں بیس

ہو جائے اور ہر ایک کے رستے جدا جدا کر دیئے جائیں تو اب شفعہ کا حق نہ رہے گا اس لیے کہ شفعہ کا حق جائداد کے شریک کو ہوتا ہے جب جائداد تقسیم ہوگی اور راستے متعین ہو گئے تو اب شرکت نہ رہی اس لیے شفعہ کا بھی حق نہ ہوگا۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے ان کی دلیل دوسری حدیث ہے اور قیاس اسی کو مقتضی ہے جو حنفیہ کا مذہب ہے)۔

مَنْ طَلَبَ صَرْفَ الْحَدِيثِ يَتَّبِعِي بِهِ اِقْبَالَ وَجْهَهُ النَّاسِ إِلَيْهِ - جو شخص (ضرورت سے زیادہ) باتیں بنانا چاہے (خوشامد چالوسی اور مبالغہ یا اپنی فصاحت و بلاغت ظاہر کرنے کے لیے) اس لیے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فَلَانٌ لَا يُحْسِنُ صَرْفَ الْكَلَامِ - فلاں شخص کام کا پرکھنا نہیں جانتا (مجھے اور برے میں تمیز نہیں)۔

فَأَسْتَيْقِظُ مُحَمَّارًا وَجْهَهُ كَأَنَّهُ الصَّرْفُ - (حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں آنحضرت کے پاس آیا آپ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے) پھر آپ جاگے آپ کا چہرہ مبارک ”صرف“ کی طرح سرخ تھا۔

صَرْفٌ - ایک درخت ہے سرخ رنگ کا جس سے چوڑہ صاف کرتے ہیں۔

تَغَيَّرَ وَجْهَهُ كَأَنَّهُ الصَّرْفُ - ان کا چہرہ متغیر ہو گیا (چہرہ کا رنگ بدل گیا) گویا وہ صرف ہے (صرف کے معنی سطور بالا میں بیان ہو چکے)۔

صَرْفٌ - اس کے معنی کی مناسبت سے خالص شراب یا خون کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ملا ہو۔

لَتَعْرَمَنَّكُمْ عَوْنُكَ الْأَدِيمُ الصَّرْفُ - وہ تم کو ایسا ملے گی کہ تم کو ایسا ملے گی جیسے سرخ نری ملی جاتی ہے رگڑی جاتی ہے۔

أَنَّهُ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ فَاذًا فِيهِ جَمَلَانِ يَصْرَفَانِ وَبُوعْدَانِ فَوَضَعَا جُرْنَهُمَا آلَ حَضْرَتِ مَدِينَةَ كَيْفَ بَاغٍ فِي تَشْرِيفٍ لَمْ يَكُنْ دَيْكَا تُوْدَاهَا دُو اُونْتِ دَانْتُوْنَ سِي آدَا نَكَال رِيْ هِي (زاونٹ ایسا مستی کے

## اَضْرَاطُ عَرَفَاتٍ كَلَامٌ نَوَافِلٌ لَعَلَّ النَّاسَ يَتَّقُونَ

ہو جائے۔)

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ صَرْفٌ - جس کے پاس نقد روپے ہوں  
(وہ ان کو اشرافیوں سے بدلنا چاہے)۔

عِنْدَ مَنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ - روحا کے آخری مقام پر  
(روحاء ایک مقام کا نام ہے)۔

سَأَلَتْهُ عَنِ الصَّرْفِ مُتَفَاضِلًا لَقَالَ إِنَّمَا الرَّبُّوَابِي  
النِّسَاءِ - میں نے ان سے پوچھا اگر چاندی کو چاندی کے بدلہ یا  
سونے کو سونے کے بدلہ کم و بیش فروخت کیا جائے تو کیا ہے؟  
انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ دونوں طرف سے  
نقد نقد ہو۔ سو تو جب ہوگا جب ادھار کا معاملہ ہو (یہ قول صرف  
بعض علماء کا ہے اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ چاندی چاندی کے  
بدلہ یا سونا سونے کے بدلہ کم و بیش بیچنا درست نہیں اگر یہ نقد نقد  
ہو۔ جیسے کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو  
تب کی بیشی درست ہے لیکن ادھار درست نہیں)۔

فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصْرَةَ يَهِينًا وَ شِمَالًا - اپنی نگاہ راہی  
اور بائیں طرف پھرانے لگے۔

غلط کہا جو صرانی کے پیشہ کو ناجائز بتلایا۔ برابر دے اور برابر  
لے۔ (اور جب نماز کا وقت آجائے تو جو تیرے ہاتھ میں ہو اس  
کو چھوڑ کر نماز کے لیے جا۔ ہمارے مطلب پر دلالت کرتی  
ہے)۔

صَرْفُ الدَّهْرِ - زمانہ کی گردش (صَرْفُ کی جمع  
صُرُوفُ ہے)۔

صَرْفُ الْحَدِيثِ - مبالغہ کے ساتھ کلام کو آراستہ کرنا۔

صَرْفُ اللَّهِ عَنكَ الْأَذَى - اللہ نے تیری تکلیف مٹال  
دی تجھ کو تندرست کر دیا پاک کر دیا تیری نجاست دور کر دی)۔

لَمْ يَزَلِ إِلَّا مَا مُمْصَرَفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ -  
امام سے ہمیشہ برائی کی تہمتیں دور کی جاتی ہیں (اللہ تعالیٰ اس کو  
بری باتوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔

اللَّهُ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ - اللہ تعالیٰ (عرش پر رہ  
کر) دینا میں قلم چلنے کی آواز سنتا ہے۔

الرَّجُلُ يَنَامُ وَهُوَ مَسْجِدٌ قَالَ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّأُ -  
ہو جائے۔)

آدمیوں کو سیر کرنے والا پیالہ رودھ کا اکیلا پی جاتا ہوں خواہ بیٹھا  
ہو یا تازہ دوہا ہوا ہو (یہ عمر و ابن سعدی کرب نے کہا جو بڑے  
پیٹ والے اور بہت کھانے والے تھے)۔

أَتَسْمُونَ هَذَا الصَّرْفَانَ - کیا تم اس کھجور کو صرفان کہتے  
ہیں؟

صَرْفَانٌ - ایک قسم کی عمدہ اور دزنی کھجور ہے۔  
يُرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ -

(حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی اپنی نماز میں شیطان کا  
حصہ نہ لگائے) یوں سمجھے کہ نماز سے فارغ ہو کر راہی ہی طرف

جانا ضروری ہے۔ حالانکہ راہی طرف جانا صرف مستحب اور  
مندوب ہے مگر واجب نہیں ہے جو کوئی مستحب کام کو واجب اور

لازمی قرار دے گویا وہ شیطان کا پیروہوا۔ آں حضرت نماز پڑھ  
کر اکثر راہی طرف جاتے اور کبھی بائیں طرف بھی جاتے۔ اس

حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مستحب یا مسنون کام کا ہمیشہ کرنا منع  
ہے یا ہمیشہ کرنے والے کو اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ مطلب

یہ ہے کہ اس کو واجب گردان لے اور جو کوئی بنے کرے اس پر  
طعن اور ملامت کرے یہ شیطانی حرکت ہے ہمارے زمانہ میں

مستحب تو مستحب ہے ہی مگر جس کام کی شریعت میں کوئی اصل نہیں  
اس کو بھی احمق اور کم علم لوگ واجب اور ضروری سمجھنے لگے ہیں اور

اس کے نہ کرنے والے کو مٹھون کرتے ہیں۔ جیسے اذان میں  
اشہد ان محمد رسول اللہ کے وقت انگلیاں چومنا نتیجہ دسواں چہلم

کرنا، مجلس میلاد کرنا فاتحہ عرس، صندل چراغاں وغیرہ نماز کے  
بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اگر یہ لوگ پورا علم حاصل کریں تو ان

شیطانی حرکات سے ان کو نجات ملے گی ورنہ نیم ملاحظہ جان ہے  
جیسے نیم طیب خطرہ جان۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب سنت پر

اصرار کرنا شیطانی کام ہو تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی  
کام ہو تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی کام ہوگا)۔

وَاصْرِفْنِي عَنْهُ - میرا دل اس کی طرف سے پھیر دے  
(یہ داصر فنی کے بعد فرمایا اس لیے کہ آدی کبھی گناہ سے باز رہتا

ہے لیکن اس کا دل اس کی طرف مائل رہتا ہے تو فرمایا کہ میرا دل  
بھی گناہ کے ارتکاب سے پھیر دے یعنی برے کاموں سے نفرت

موعدہ سے حالانکہ صحیح صریقہ قاف سے ہے۔)

صَوْمٌ - کائنا چھوڑ دینا ترک کلام و سلام کرنا۔

صَوْمٌ - (اسم مصدر ہے)۔

صَوْمَ النَّحْلِ - رسی ٹوٹ گئی۔

صَوْمَ شَهْرًا عِنْدَنَا - ایک مہینہ ہمارے پاس رہا۔

سَيْفٌ صَارِمٌ - کانٹے والی تلوار۔

مُصَارَمَةٌ - کانٹا۔

أَصْرَمَ النَّحْلُ - کھجور کانٹے کا وقت آن پہنچا جیسے

أَحْصَدَ الزَّرْعُ - کھیت کانٹے کا وقت آن پہنچا۔)

تَصْرِيمٌ - خوب کانٹا۔

تَصْرَوْمٌ - مصبو طرہنا لڑائی ختم جانا۔

وَكَأَن يَصْرِفُ حِينٌ يَعْرِفُ بَعْضًا بَعْضًا -

آنحضرت صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے جب ہم

میں سے کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا (اس قدر روشنی

ہوتے ہی آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ تو معلوم ہوا کہ

صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے کیونکہ آپ نماز فجر میں بہت لمبی

قرات کیا کرتے۔ اس حدیث سے حنفیہ کا یہ قول باطل ہوتا ہے

کہ صبح کی نماز روشنی میں شروع کرنا افضل ہے۔ اور یہ دوسری

روایت میں ہے کہ جب آپ فجر سے فارغ ہوتے اور عورتیں

اپنے گھر کو لوٹتیں تو تاریکی کی وجہ سے ان کی شناخت نہ

ہوتی تو یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ وہ

عورتیں دور ہونے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتیں جب تھوڑی سی

روشنی ہو تو پاس والا آدمی پہچان لیا جاتا ہے لیکن دور والے کی

شناخت نہیں ہوتی)۔

ثُمَّ الصَّرْفُ - پھر وہ لوٹ گئے (یعنی منبر کی طرف سے یہ

نہیں کہ ترک سنت کی وجہ سے انہوں نے نماز اس کے ساتھ

پڑھنا چھوڑ دی)۔

فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ - جب یہ حال دیکھا تو

جلدی سے ہی نماز سے فارغ ہو گئے (معلوم ہوا کہ اگر کوئی حادثہ

پیش آ جائے تو نماز کو مختصر کر دینا درست ہے)۔

فَقَرَأَ الْوَضْعَةَ حَتَّى اصْطَرَفَ مِئْتِي - ہم نے آپس میں

اگر کوئی شخص سجدے میں سو جائے تو وہ لوٹے اور وضو کرے (اکثر علم کے نزدیک سجدے یا رکوع میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

صَرَفْتُ الْمَالَ - میں نے روپیہ خرچ کیا۔

صَرَفْتُ الرَّجُلَ فِي أَمْرِي - میں نے اپنے مقصد کے

لیے دوڑ دھوپ کی۔

صَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْكُعْبَةِ - آنحضرت

کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا (پہلے بیت المقدس کی

طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے)۔

وَأَصْرَفَ قَلْبِي إِلَى طَاعَتِكَ وَخَشَيْتَكَ - میرا دل

اپنی اطاعت اور خوف کی طرف پھیر دے (میں تجھ سے ڈرتا ہوں

اور تیری عبادت شوق اور رغبت کے ساتھ کرتا ہوں)۔

يَا مَصْرُوفَ الْقُلُوبِ بَيْتَ قَلْبِي - اے دلوں کو پھیرنے

والے میرا دل (ایمان پر جمائے رکھ۔

صَرَفْتُ الْآبَ جَبْرًا - میں نے مزدور کو رخصت کر

دیا۔ (اس کو چھوڑ دیا)۔

كَلْبَةٌ صَارِفٌ - کلتانہ کی خواہش رکھنے والی۔

الصَّرْفَانُ سَيِّدَةُ تُمُورِكُمْ - صرفان تمہاری سب

کھجوروں کی سردار ہے (سب قسم کی کھجوروں سے عمدہ اور زیادہ

مزے دار ہے)۔

صَرْفٌ - تپتی باریک رقیق۔

صَرِيقَةٌ - چپاتی۔

كَأَنَّ يَأْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى

الْمُصَلِّي مِنْ طَرَفِ الصَّرِيقَةِ وَيَقُولُ إِنَّهُ سَنَةٌ - عبد اللہ

ابن عباسؓ عید الفطر کے دن عید گاہ کو جانے سے پہلے چپاتی کا

ایک ٹکڑا کھا لیتے اور کہتے یہ (یعنی عید الفطر کی نماز سے پہلے) کچھ

کھا لینا سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت

عید الفطر کی نماز سے پہلے طاق کھجوریں کھا لیتے)۔

صَرِيقَةٌ كِي جَمْعُ صَرْفٍ اور صَرَاتِقِي آئی ہے۔ (خطابی

نے عطاء سے یوں روایت کیا کہ:

لَا أَغْدُو حَتَّى أَكُلَ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيقَةِ فَائِسَ

ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّكَ تَارِيحًا
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------

میں کہتا ہوں کہ ظاہر مطیب یہی ہے کہ وہ صرف تھے اور روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے۔ اور صرف کے پیشہ میں کوئی قباحت نہیں اگر برابر دے اور برابر لے۔ سو نہ کھائے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو مکروہ پیشوں کے باب میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ عبارت کہ:

كَذَّبَ الْحَسَنُ خُذْ سَوَاءً وَاعْطِ سَوَاءً - حسن نے  
تَصَارُمٌ - ایک دوسرے سے ملاقات ترک کر دینا۔  
صَارِمٌ - شیر کو بھی کہتے ہیں۔  
صَرَامٌ - جگ۔

فَتَجِدْ عَهَا وَتَقُولُ هَلْ هِدْهُ صُرْمٌ - تو خود جانوروں کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ کن کئے ہیں۔

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ فَلَاحٍ - کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرے (بلکہ اگر کچھ رخصت یا شکایت ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے اور کشیدگی ختم کر دے یہ طرز عمل جب اختیار کرنا چاہیے کہ جب دنیوی وجہ سے رنج ہو اور اگر دین کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ وجہ باقی ہے ترک ملاقات جائز ہے)۔

أَخْوَانٌ مِّصَارِمَانٌ - دو بھائی ایک دوسرے سے خفا (ایک دوسرے سے قطع کرنے والے)۔

إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَذْنَتْ بِصُرْمٍ - دنیا اب ختم ہونے والی ہے (اس کا آخری وقت قریب آ گیا ہے)۔

لَا تَجُوزُ الْمُصْرَمَةُ إِلَّا طَبَاءً - زکوٰۃ میں وہ بکری درست نہیں جس کے تھن کاٹ ڈالے ہوں۔ یا داغ دے کر اس کا دودھ بند کر دیا گیا ہو (تھن میں بیماری کی وجہ سے آگ کے ذریعہ داغ دے دیا ہو کیونکہ اس کے بعد دودھ بالکل نہیں نکلتا)۔

لَمَّا سَمَّانَ حَيْنَ بَصْرَمِ النَّعْلِ بَعَثَ ﷺ ابْنِ رَوَاحَةَ إِلَى حَبِيْرٍ - جب کھجور کے کٹنے کا وقت آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجے (وہ یہودیوں سے آدھا مال وصول کرتے جیسا کہ انہوں نے عہد کیا تھا مشہور

مول تول کیا (یعنی چکایا اپنے مال کی تعریف کی یہاں تک کہ اس نے روپے مجھ سے خریدے (یعنی صرف ہو گئی)۔

صُرْفَتْ وَجُوْهُهُمْ - ان کے منہ پھر گئے (یعنی شکست ہو گئی پیٹھ موڑ کر بھاگے)۔

لَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْإِلَاقَةِ نَصْرَافٍ - نماز میں مجھ سے آگے (یعنی مجھ سے پہلے) نہ رکوع کیا کرو نہ سجدہ نہ مجھ سے پہلے نماز سے فارغ ہو (یعنی سلام پھیر دیا مسجد سے نکلو کیونکہ مقتدی کو نماز کے ہر رکن میں امام کی متابعت کرنی چاہئے اور ہر رکن کو امام کے بعد ادا کرنا چاہئے)

نَهَاهُمْ أَنْ يَنْصُرُوا قَبْلَ أَنْ يَنْصُرَافَهُمْ - آں حضرت نے صحابہ کو اس سے منع کیا کہ (نماز پڑھ کر) آپ کے لوٹنے سے پہلے لوٹ جائیں (کیونکہ آپ کے ساتھ عورت اور مرد سب نماز میں شریک رہتے تھے آپ سلام کے بعد تھوڑی دیر توقف فرماتے تاکہ عورتیں اپنے گھروں کو چلی جائیں اس کے بعد مرد نکلیں)۔

فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُولُوا أَسْلَمَ عَلَيَّ اللَّهُ - جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا یوں مت کہو اللہ کو سلام (صحابہ شروع میں اسی طرح کہنے لگے تھے آپ نے اس سے منع فرمایا۔ کیونکہ سلام خود اللہ تعالیٰ کا نام ہے)

لَوْ تَفَرَّقَتْ كَبِدُهُ عَطَشًا لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَيْرٍ فُحِي - اگر اس کا کلیجہ پیاس سے پھٹ رہا ہو جب بھی صرف کے گھر کا پانی نہ پیئے (کیونکہ صرف اکثر سو خوار ہوتے ہیں اور ان کا مال حرام کا مال ہوتا ہے)۔

صَيَارِفَةٌ - صیر فی کی جمع ہے یہ معنی صرف جو پیسوں کا بیوپار کرتا ہو۔

أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ أَصْحَابَ الْكُفْهِ كَانُوا صَيَارِفَةً كَمَا تَجْهَرُ كَمَا مَعْلُومٌ نَحْنُ كَمَا أَصْحَابُ كَهْفِ كَلَامِ كَمَا پَرَكْنَةُ وَاللَّيْ تَحْتِ (تو انہوں نے سچی بات یعنی توحید کو مان لیا اور جھوٹی بات یعنی شرک سے انکار کیا۔ یہاں صیاریفہ سے یہی مراد ہے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے)۔

## لَعَالِيَةً

بکری لی جائے گی (مثلاً ساٹھ ساٹھ بکریاں کے دو گلے ہوں تو ہر گلے میں سے ایک بکری لی جائے گی ایک سو بکریوں تک اگر ایک سو بیس بکریاں ایک ہی جگہ ہوں یعنی ایک ہی شخص کی ہوں تب ایک ہی بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی)۔

أَذِئِلُ رَبِّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغَنِيمَةِ۔ جس کے تھوڑے اونٹ ہوں یا تھوڑی بکریاں (بے چارہ غریب ہو تو اس کو سرکاری رمنہ (چراگاہ ہیں) آنے دے (اپنے جانور وہاں چرانے دے۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام سے فرمایا)۔

فِي هَذِهِ الْأَمَةِ خَمْسُ فِتَنِ قَدْ مَصَّتْ أَرْبَعٌ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ الصَّيْرُ۔ اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے ان میں سے چار تو گزر گئے اور ایک رہ گیا ہے وہ تو بالکل تباہ کرنے والا ہے۔

الدُّنْيَا تَصْرَمَتْ وَأَذْنَتْ بِانْقِطَاعِ۔ دنیا ختم ہوگئی اور اس نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی۔

تَصْرَمُ شَهْرُ مَضَانَ۔ رمضان کا مہینہ آخر ہوا۔  
صْرَمَةٌ۔ کھجور کے درختوں کا ایک جھنڈ جو تیس درخت تک ہوں۔

صْرِيٌّ۔ کاشا، دفع کرنا، روکنا، حفاظت کرنا، آگے ہو جانا، پیچھے ہو جانا، سوز دینا، ہلاکت سے بچانا، قضیہ چکانا، اوپر ہونا، نیچے ہونا، مزہ بدل جانا۔

تَصْرِيَةٌ۔ جانور کا دودھ نہ نچوڑنا بلکہ تھن میں رہنے دینا۔  
إِصْرَاءُ۔ دودھ روکا ہوا جانور بچنا۔  
مَا يَصْرِيئِي مِنْكَ أَيُّ عَيْدِي۔ کس چیز نے مجھ کو تجھ سے کاٹ دیا (یعنی تو مجھ سے سوال کرتا کیوں نہیں)۔

ایک روایت میں:  
مَا يَصْرِيئُكَ مِنِّي أَيُّهُ مَعْنَى دَهِي هِيَ۔

مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ جَوْشَنُ أَيُّهَا جانور خریدے (بکری، گائے، بیس، یا اونٹنی جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو) تاکہ خریدار دھوکہ میں آجائے اور اس کو دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت کو خرید لے (تو اس کو دو باتوں میں جو بھلی لگے اس کا اختیار ہوگا) (خواہ وہ ادا شدہ قیمت کے عوض جانور کو

روایت یہی ہے)۔

يُصْرَمُ بِفَتْحٍ رَأٍ اور ایک روایت میں بصرم ہے بہ کسرہ را  
يَهْ أَصْرَمَ النَّخْلُ سے ہے یعنی کھجور کاٹنے کا وقت آ پہنچا۔

صِرَامٌ۔ خود کھجور کے درخت کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ کانا جاتا ہے۔

لَنَا مِنْ دِفْهِمِمْ وَصِرَامِهِمْ۔ ہمارا حصہ ان کے جانوروں اور ان کے پھلوں میں ہے۔

إِنَّهُ غَيْرُ اسْمٍ أَصْرَمَ فَجَعَلَهُ زُرْعَةً۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا آپ نے یہ نام بدل کر زرعه رکھ دیا۔ (اس لیے کہ اصرام کے معنی کاٹنے والا شاید آپ نے مکروہ سمجھا ہو۔ اور زرعه زراعت سے ماخوذ ہے جو برکت کی چیز ہے)

إِنْ تَوَلَّيْتُ وَفِي يَدِي صِرْمَةٌ ابْنٌ لَا كُرْعَ فَنَسْتَهَا سَتَهُ تَمْعٌ۔ اگر میں اس زخم سے مر گیا تو ابن اکرع کا کھجور کا باغ (یا اونٹوں کا گلہ) جو میرے ملک میں ہے اس کا حال وہی ہوگا جو تمغ کا ہے (تمغ کو حضرت عمرؓ نے وقف کر دیا تھا تو فرمایا کہ یہ ابن اکرع کا بھی چھوٹا سا باغ میرے مرنے کے بعد وقف ہے)۔

وَكَانَ يُغَيِّرُ عَلَى الصَّرْمِ فِي عَمَائِيَةِ الصُّبْحِ ان لوگوں کو جو اپنے اونٹ پانی پلانے کے لیے اتارتے ہیں صبح کی تاریکی میں لوٹنا۔

إِنَّهُمْ كَانُوا يُغَيِّرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمْ وَلَا يُغَيِّرُونَ عَلَى الصَّرْمِ الَّذِي هِيَ فِيهِ۔ جس عورت نے آں حضرت کو پانی دیا تھا (حضرت علیؓ اس کو پکڑ کر لائے تھے ممانہ کیا کرتے اس عورت کے گرد گردگاؤں کو لوٹنے اور جس ٹکڑے میں وہ عورت تھی اس کو چھوڑ دیتے)۔

فَقَرُّ بِنَاصِرٍ مَتْنَا۔ ہم نے اپنے جانوروں کا گلہ نزدیک کیا۔

فِي التَّيْبَةِ وَالصُّرَيْمَةِ شَاتَانِ إِنْ اجْمَعْنَا وَإِنْ تَفَرَّ قَتَا فَشَاةٌ شَاةٌ۔ بکریاں کے گلے اور منڈے میں جب ایک جگہ ہوں ایک سو بیس سے زیادہ تو دو بکریاں زکوٰۃ کی دینا ہوں گی اور جو اتنی ہی بکریاں دو جگہ ہوں تو ہر ایک گلے والے سے ایک ایک





مُضَيَّرٌ - غالب، مسلط -  
مِصْطَعٌ - فصیح اور بلخ -  
اِصْطَفِيَّةٌ - گاجر -

لَا تَرِ عَيْنَكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفِيَّةِ (معاویہؓ نے روم کے بادشاہ کو لکھا) میں تجھ کو بادشاہت سے اس طرح اگھیر ڈالوں گا جیسے گاجر (کوزمیں سے) اگھیر لیتے ہیں۔

اِنَّ الْوَالِيَّ لَتَجِدَ اَقْرَبَهُ اَمَّا نَتَّهُ كَمَا تَنْحِتُ الْقُدُومَ الْاِصْطَفِيَّةَ - حاکم کے عزیز و اقرباء اس کی امانت داری کو اس طرح تراش ڈالتے ہیں جیسے بسولا گاجر کو تراش ڈالنا

ہے (یعنی وہ اپنے عزیز و اقرباء کی رعایت کر کے دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے) اس سے اس کی امانت داری میں خلل واقع ہوتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اپنے قرابت داروں اور رُحَمَاءِ وَالْوَالِيَّ کی قطعاً رعایت نہیں کی بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس معاملہ میں ان کے عادلانہ طرز عمل کی وجہ سے کسی خویش و

دردیش کو یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا کہ وہ کسی طرح کی بھی رعایت کرا سکتا ہے (عمل فاروقی ضرب المثل ہے)۔

اُصْطَمَةٌ - بچانچ، عین وسط ہر چیز کا بڑا مقام -  
هُوَ فِي اُصْطَمَةِ قَوْمِهِ يَ اُصْطَمَةُ قَوْمِهِ - وہ اپنی قوم کے عین وسط میں ہے (یعنی صدر مقام میں)۔

### باب الصاد مع العين

صَغْبٌ - سخت

صُعُوبَةٌ - سختی

تَصَعُّبٌ - سخت کرنا۔

مُصَاعَبَةٌ - سختی کرنا (اس کی ضد مُسَاهَلَةٌ ہے اور

مُسَامَحَةٌ یعنی نرمی کرنا)۔

اِصْعَابٌ - دشوار ہونا کسی کام کو سخت پانا۔

تَصَعُّبٌ - سخت ہونا (جیسے اِصْطِعَابٌ ہے)۔

مَنْ كَانَ مُصْعَبًا فَلْيُرْجَعْ - جس کا اونٹ خندہ ہو (شریہ

ہو) وہ لوٹ جائے۔

كُنْتُ عَلَى بَكَرٍ صَغْبٍ - میں ایک جوان نرا اونٹ پر جو

شریہ اور سرکش تھا سوار تھا۔

فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُوقَ - جب لوگوں نے دشوار اور نرم سب پر چڑھنا شروع کیا (یعنی اچھے برے کی ان کو پرواہ نہ رہی ہر طرح کے کام بے فکری سے کرنے لگے)۔

صَعَابِيٌّ وَ هُمْ اَهْلُ الْاَنْرَابِ - سخت لوگ (یہ جمع ہے صعوب کی، یہ معنی سخت اور دشوار)۔

وَأَنْذَرْتُكُمْ صِعَابَ الْاُمُورِ - میں نے تم کو سخت اور مشکل کاموں سے ڈرایا (جن سے فتنہ پیدا ہو)۔

أَنْذَرْتُكُمْ صِعَابَ الْمُنْطِقِ - میں نے تم کو دشوار اور مشکل گفتگو سے ڈرایا (جو صاف صاف سمجھ میں نہ آئے) اور لوگ

اس کا مطلب سمجھنے میں حیران ہوں۔ علمائے متقدمین کے نزدیک یہ بڑا عیب تھا کہ آدمی عبارت میں اس قدر اختصار کرے کہ اس سے مطلب اخذ کرنا مشکل ہو جائے۔ لیکن متاخرین نے اس کو

ہنر سمجھ لیا اور عبارات میں اختصار کرنے لگے۔ جیسے مختصر وقایہ، کنز، کافہ، شافیہ، سلم، تہذیب، مختصر الاسول، ہدایہ، الکلمت اور مسلم میں

یہی طریقہ برتا گیا ہیں یہ کتابیں ہرگز پڑھانے کے لائق نہیں ہیں۔ ان کے بدلہ جامع صغیر اور قدوری مغنی اللیب، شرح

مطالع، شرح حکمۃ العین، اصول شاشی، اور فخر الاسلام پزدوی (اصول الہز دوی) پڑھانا چاہئے۔ علم اصول فقہ میں امام شوکانی

کی کتاب ارشاد القول بہت مفصل کتاب ہے اہل حدیث کے طالب علموں کو توضیح تلویح اور مسلم کی جگہ اس کو پڑھنا بہتر ہے)۔

حَدِيثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ مَلِكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِاِنَّ

يَمَان - ہمارا کلام سخت اور دشوار ہے اس کو کوئی مقرب فرشتہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ پیغمبر جو بھیجا گیا ہو اور نہ وہ مومن جس کے دل کے

ایمان کی اللہ تعالیٰ نے آزمائش کر لی ہے (یعنی اللہ کا کلام کوئی اپنے دل میں چھپا نہیں سکتا فرشتہ پیغمبر کو سنا دیتا ہے اور پیغمبر

مومنوں کو اور مومن دوسرے مومنوں کو)۔

حَدِيثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ذِكْوَانٌ اَمْرٌ مُفْتَعٌ - ہماری بات سخت ہے، دشوار ہے، پاکیزہ ہے بدلنے والی نہیں پوشیدہ

ہے۔

## لَحَائِبُ الْحَرَائِبِ

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ع

أَنَّ خَرَجَ عَلَى صَعْدَةَ يَتَّبِعُهَا حُدَافِيٌّ عَلَيَّهَا  
فَوَصَفَ لَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا قَرُوقُهَا - ایک گدھی پر سوار ہو کر  
نکلے جس کی پیٹھ لمبی تھی اس کے پیچھے اس کا بچہ تھا اس گدھی پر ایک  
کملی پڑھی تھی جس نے اس کے سارے جسم کو پشت کے سوا  
ڈھانپ لیا تھا۔

يُبَايِعُ الْأَعِنَّةَ مُصْعَدَاتٍ - باگوں سے زور کر رہی  
تھیں جب وہ چڑھ رہی تھیں تمہاری طرف آرہی تھیں۔ (ایک  
روایت میں الا سنۃ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی آرہی  
تھیں) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:  
صَعَدَ إِلَى فَوْقِ صَعُودًا - اوپر چڑھ گیا۔

اور:

أَصْعَدَ فِي الْأَرْضِ - چلا گیا روانہ ہوا۔  
لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا  
فخص نماز میں سورۃ فاتحہ اور (مزید) کچھ زیادہ (یعنی سورت) نہ  
پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔

فَهُوَ يَنْبِئُ صَعْدًا - وہ بڑھتا اور چڑھتا چلا جاتا ہے۔  
فَصَعَدَ لِي النَّظَرُ وَصَوْبُهُ - مجھ کو اوپر سے نیچے تک  
دیکھا۔

الْكِسَاطُ الْمُصْعَدُ - وہ صبح جو طویل اور چوڑھے والی ہو  
(یعنی صبح کاذب)۔

كَمَا تَمَّا يَخْطُ فِي صَعْدٍ - جیسے چڑھائی پر چڑھتے ہیں  
اور اترتے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے) (مشہور روایت  
فی صَبِّ ہے یعنی جیسے نشیبی مقام میں اترتے ہیں)۔

صَعْدٌ جَمْعٌ صَعُودٌ (جیسے مَطْبَعٌ ہے ہُوَ طَبْعٌ)۔  
صَعْدٌ - چڑھائی کہہ سکتے ہیں (جیسے صَبَّبَ اتار کر)۔

مَا تَصْعَدُنِي شَيْءٌ مَا تَصْعَدُنِي خَطْبَةُ الْبَيْتِ الْكَاثِبِ -  
مجھ پر کوئی امر اتنا شاق اور دشوار نہیں جیسے نکاح کے جلسہ میں  
شریک ہونا (کیونکہ نکاح کا جلسہ پرائیویٹ ہوتا ہے اس میں  
حاکم اور حکومت برابر ہیں)۔

إِنَّ عَلَى كُلِّ رَيْسٍ حَقًّا أَنْ يَخْضِبَ الصَّعْدَةَ أَوْ  
تَنْدَقًا - ہر رئیس پر لازم ہے کہ برہمے کو رنگین کرے (دشمنوں کے

أَمْرًا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ (حضرت علیؑ نے فرمایا کہ)  
ہمارا کام بہت سخت اور دشوار ہے (اس لیے کہ لوگ ہم سے ناراض  
ہیں۔ وہ میری اور میری اولاد کی خلافت مشکل ہی سے منظور کریں  
گے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت علیؑ کی مخالفت میں معاویہ اور اہل شام  
اٹھ کھڑے ہوئے اور امام حسنؑ کو بھی ایسا مجبور کیا کہ آپ نے  
معاویہ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہونا ہی مناسب سمجھا)۔  
مَصَاعِبٌ - مشقتیں اور تکلیفیں۔  
صَعْبٌ - شیر کو بھی کہتے ہیں۔  
مُصْعَبٌ - عبد اللہ بن زبیر کے بھائی تھے جنہوں نے مختار  
کو مارا۔

صَعْبٌ يَصْنَعُ - ایک قسم کا درخت ہے۔

صَعْتٌ - میاں قامت۔

صَعْتَرٌ - ایک بوٹی ہے۔

صَعْتَرَةٌ - اس کو آراستہ کیا۔

صَعْتَرِيٌّ - شاعر، شجاع بہادر۔

صَعْدًا صُعُودٌ - چڑھنا۔

تَصْعِيدٌ - چڑھنا۔

إِصْعَادٌ - چلنا، سیر کرنا، توجہ کرنا، اترنا۔

تَصْعَدُورٌ - چڑھنا۔

صُعَادِيٌّ - طویل، لمبا۔

صَعْدٌ - سخت۔

صَعْدَاءٌ - مشقت اور تکلیف۔

إِيَّاكُمْ وَالْقَعُودَ فِي الصُّعَدَاتِ يَا بِالصُّعَدَاتِ  
مکانات کے سامنے جو راستے ہیں ان میں بیٹھنے سے پرہیز کرو  
(در اصل یہ جمع ہے صَعْدٌ اور وہ جمع ہے صَعِيدٌ کی۔ جیسے  
طُرُقَاتٌ جمع ہے طُرُقٌ کی اور وہ جمع ہے طَرِيقٌ کی۔ بعضوں  
نے کہا صَعْدَةُ کی جمع ہے جیسے ظُلُمَاتٌ جمع ہے ظُلْمَةٌ کی)۔  
اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعَدَاتِ - اس کے معنی بھی وہی  
ہیں۔

لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ - تم رستوں اور جنگوں میں  
نکل جاتے۔

## لَعْنَةُ الْحَرِيِّ

س

ش

س

ز

ر

ذ

د

خ

ح

ج

ث

ب

ا

ب

ت

ا

ب

ا

ب

ا

ب

خون سے یا بر چھائی ٹوٹ جائے۔)

الْصَّعِيدُ الطَّبُّ يَكْفِيهِ - پاک مٹی اس کو بس کرتی ہے

(یعنی جب پانی نہ ملے تو تیم کافی ہے۔)

يُجْمَعُ الْاَوْ لَوْنٌ وَالْاٰخِرُونَ فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ -

انگلے اور پچھلے سب لوگ (قیامت کے دن) ایک ہموار میں جمع

کئے جائیں گے۔

فَلَقِينَهُ مُصْعِدًا وَّ اَنَا مِنْهَاطَةٌ - میں آنحضرت سے ملی

آپ چڑھ رہے تھے میں اتر رہی تھی۔

حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ - یہاں تک کہ وحی لانے والا فرشتہ

اوپر چڑھ گیا۔

فَصَعِدَ اَبِي - وادو نوں مجھ کو لے کر اوپر چڑھ گئے۔

سَمَا بَصْرِي صَعِدًا - میری نگاہ اوپر چڑھتی چلی گئی۔

اَقْبَلَتِ امْرَاةٌ مِّنَ الصَّعِيدِ - ایک عورت مدینہ کے

بالائی جانب سے آئی۔

صَعِدًا - سخت۔

صَعُوْدٌ - یہ ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ میں۔

صَعِيدٌ اَزْلَقًا - ہموار چکنا مقام۔

يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيْفًا - کافر اس پر ستر

برس تک چڑھتا رہے گا۔

صَاعِدٌ اِلَيْكَ اَرْوَاْحُهُمْ - ان کی روہیں تیرے پاس

چڑھا دوں گا (کذا فی مجمع البحرين) (حالانکہ صَاعِدٌ

اِلَيْكَ يَارْوَاْحُهُمْ ہوتا تو پھر یہ معنی درست ہوتے)۔

صَعْرٌ - ایک قسم کا گوند (یعنی صعور کھانا) ایک طرف چمک

جانا چھوٹا ہوتا۔

تَصْعِيرٌ - غرور سے منہ پھیر لینا، ناک بھوں چڑھانا۔

تَصْعُرٌ - مائل ہونا۔

يَأْتِي زَمَانٌ لَيْسَ فِيهِ اِلَّا اَصْعَرُ اَوْ اَبْتَرٌ - ایک زمانہ

ایسا آنے والا ہے کہ اس میں یا تو منہ پھرانے والے (مغرور)

لوگ ہوں گے یا ٹپس کم ذات صفلے۔

لَا يَلِي اِلَّا مَرُّ بَعْدَ فَلَانٍ اِلَّا كُلُّ اَصْعَرَ اَبْتَرٌ - اب

فلاں شخص (یعنی حضرت علیؑ) کے بعد لوگوں کے حاکم نہ ہوں گے

مگر حق سے منہ پھیرنے والے ہیں اور ناقص و عیب دار ہیں دم

بریدہ (یہ حضرت عمار نے کہا معاویہ اور بنی امیہ کی حکومت کی

طرف اشارہ ہے)۔

كُلُّ صَعَارٍ مَلْعُونٌ - ہر گھنڈ کرنے والا مغرور ملعون ہے

(اس پر اللہ کی لعنت ہے)۔

فَاَنَّا اِلَيْهِ اَصْعَوُ - میں تو اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔

اِنَّهُ كَانَ اَصْعَرَ نَهْجًا كَهْجًا - حجاج مردود مغرور اور ہنسنے

والا تھا (یعنی کوئی دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ ہنس رہا ہے۔ ایک دوسری

روایت میں ہے کہ:

فَصَبْرًا كَهْجًا كَهْجًا - یعنی پست قد نہیں لکھ)۔

صَعْرٌ - ایک بیماری ہے اونٹ کی، جس میں اس کی گردن

ایک طرف مڑ جاتی ہے (پھر یہ لفظ غرور کے معنی میں مستعمل ہو گیا

کیونکہ مغرور شخص بھی اپنی گردن لوگوں کی طرف پھیر لیتا ہے اور

روگرانی کرتا ہے)۔

فِي الصَّعْرِ الدِّيَةُ - اگر گردن مروڑی جائے تو اس میں

دیت لازم ہوگی۔

صَعْرَةٌ - گھمانا۔

صَعْرُوذٌ - ایک قسم کا گوند ہے۔

صَعَارِيْرٌ - یہ صَعْرُوذ کی جمع ہے۔

صَعَصَعَةٌ - جدا کرنا، ڈرنا، بلانا۔

تَصْعَعٌ - ہلنا، متفرق ہونا، نامرد ہونا، عاجزی کرنا۔

تَصْعَعُ بِهِمُ الدَّهْرُ فَاصْبَحُوا كَلَّاشِيءٍ - زمانے

ان کو متفرق کر دیا (پریشان کر دیا، بکھیر دیا) نیست و نابود ہو گئے

(ایک روایت میں تَصْعَعٌ ہے ضاد معجمہ سے۔ یعنی ذلیل و

خوار کر دیا)۔

فَتَصْعَعَتِ الرَّايَاتُ - جھنڈے ہلنے لگے۔

صَعَصَعَةٌ - ایک شخص کا نام ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ میں

سے تھے اور ان کے والد کا نام صوحان تھا)۔

مَا كَانَ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يَعْرِفُ حَقَّهُ اِلَّا

صَعَصَعَةٌ وَاَصْحَابُهُ - امام جعفر صادق نے فرمایا، حضرت علیؑ

کے ساتھیوں میں آپ کے حق کا پہچاننے والا صحصہ اور ان کے

ساتھیوں سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

صَعْفٌ - لزرہ چڑھنا سردی سے ہو یا ڈر سے۔

صَعْفَرَةٌ - جدا کرنا۔

تَصَعَّفَرٌ اور اِصْعَفَارٌ - جدا جدا ہو جانا جلدی سے

بھاگنا۔

صَعْفَقٌ - خالی ہاتھ میں جانے والا۔

صَعْفَاقَةٌ (یہ صَعْفَق کی جمع ہے) یعنی وہ لوگ جن کے پاس

سرمایہ نہیں ہے اور بازار میں جاتے ہیں جب دوسرے لوگ کوئی

مال خریدتے ہیں تو یہ ان کے ساتھ ہی بن جاتے ہیں۔

مَا جَاءَكَ عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخُذْهُ وَدَعْ مَا

يَقُولُ هُوَ لَأَيِّ الصَّعْفَاقَةِ (امام شعی نے کہا) جو بات حضرت

محمد ﷺ کے اصحاب سے تجھ کو پہنچے اس کو لے لے۔ (یعنی اس پر

عمل کرو اور اعتقاد رکھ) اور ان ٹپ پونجیوں (یعنی جاہلوں کی بات

مترن ان کو کہنے دے اور ان) کی باتوں کو چھوڑ دے۔

سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَمَّنْ أَنْظَرَ فِي رَمَضَانَ لَقَالَ مَا

يَقُولُ فِيهِ الصَّعْفَاقَةُ - امام شعی سے پوچھا گیا کہ اگر کسی نے

رمضان میں ایک دن روزہ نہیں رکھا (تو کیا حکم ہے) انہوں نے

کہا اس مسئلہ میں یہ ٹپ پونجیوں سے علم لوگ کیا کہتے ہیں۔

صَعْفَاقِيٌّ - بے ہتھیار بنا مردے اور ناتوان کمزور لوگ

(ماخوذ از محیط)۔

صَعْفٌ - سخت آواز ہونا۔

صَاعِقَةٌ - بجلی کرنا۔

صَعْفٌ اور صَعْفٌ اور صَعْفَةٌ اور تَصَعْفَاقٌ - آواز

سست کر بے ہوش ہو جانا۔

صَاعِقَةٌ - بجلی اور موت اور ہر ایک ہلاک کرنے والا

عذاب اور چیخ اور وہ کوڑا جو ابر کو چلانے والے فرشتے کے ہاتھ

میں ہوتا ہے۔

فَإِذَا أُمُوسَىٰ بَاطِشٌ بِالْعُرْشِ فَلَا أَدْرِي أَجُوزِي

بِالصَّعْفَةِ أَمْ لَا (قیامت کے دن میں فرشتے سب سے پہلے

اٹھواں گا تو کیا دیکھوں گا) کہ موسیٰ مجھ سے بھی پہلے عرش کو تھامے

کھڑے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ اس کا بدل وہ بیہوشی تھی جو

طور پہاڑ پر ان کو ہو چکی ہے یا اور کچھ (وجہ ہے)۔

صَعْفٌ - سخت آواز سن کر بے ہوش ہو جانا۔ اور اکثر موت

میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

فَإِذَا أَرَجَرَ وَعَدَّتْ وَإِذَا رَعَدَتْ صَعِقَتْ - جب

فرشتہ ابر کو ڈانٹتا ہے تو وہ گرجتا ہے اور جب گرجتا ہے تو اس پر بجلی

پڑتی ہے (آگ کا کوڑا)۔

يُنْتَظَرُ بِالصَّعْفِقِ ثَلَاثًا مَا لَمْ يَخَافُوا عَلَيْهِ نَسْنَا - جو

فحش بے ہوش ہو جائے (اس کو سکنہ کی طرح پر بیاری ہو) تو

تین دن انتظار کریں (شاید ہوش میں آجائے۔ جلدی سے عام

مردوں کی طرح ذہن نہ کریں) جب تک اس کے بدبودار ہو

جانے کا درد نہ ہو (اگر بدبو پیدا ہونے لگے تو ذہن کر دیں۔ کیونکہ

بدبو زندہ جسم میں پیدا نہیں ہو سکتی)

لَوْ سَمِعَهُ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ - اگر آدمی اس کو سنے (یعنی

مردے کی آواز کو جب اس پر عذاب ہوتا ہے تو (ڈر کی وجہ سے)

بیہوش ہو جائے۔

صَعْفَةٌ - صورتی آواز (جس سے قیامت کا آواز ہوگا)۔

صَوَاعِقُ - یہ صَعْفَق کی جمع ہے۔

صَعِقْتُهُمُ الصَّاعِقَةُ - ان پر بجلی گری۔

لَا يَصْعَقُ لِشَيْءٍ بَلْ لِيُخَوِّفَهُ تَصْعَقُ الْأَشْيَاءُ -

پروردگار کسی چیز سے بیہوش نہیں ہوتا بلکہ سب چیزیں اس کے ڈر

سے بیہوش ہو جاتی ہیں۔

صَعَلٌ - چھوٹا باریک سر ہونا۔

أَصْعَلٌ - باریک پتلے سر والا یاد بلائحیف۔

لَمْ تَزُدْ بِهِ صَعْلَةً - اس کا چھوٹا سر ہونے سے اس میں

عیب نہیں ہوا۔

### باب الصاد مع الغين

صَفْرٌ - چھوٹا ہونا۔ جیسے صفار قادر صفرا اور صَفْرٌ اور صُفْرَانٌ

ہے۔ ذلت پر راضی ہونا سورج ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَصْفِيرٌ - چھوٹا کرنا (جیسے اِصْفَارٌ صَاغِرٌ - ذلیل ذلت

پر راضی)۔

## لَعَلَّهَا خَالِدِيَّةٌ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

نکاح نہ کی جائے جو رشتہ میں بڑی ہو (مثلاً چھوٹی اور خالہ) اور نہ اس کا الٹا کیا جائے یعنی بیٹی یا بھانجی میں ہو پھر چھوٹی یا خالہ سے نکاح کرے (مطلب یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے)۔

صَاغِرُونَ فِيمَاءَ - ذَلِيلٌ خَوَار -

الْمَرْءُ بِصَاغِرِيهِ اِنْ قَاتَلَ قَاتِلَ بَيْحَنَانٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بَيْتَانٍ - آدمی اپنی دو چھوٹی چیزوں کی وجہ سے آدمی ہے ایک تو دل دوسرے زبان سے (ان دونوں کی درستی پر آدمیت کا انحصار ہے)۔

ثُمَّ يَذْعُو صَاغِرًا وَيَلْبُدُ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ - (آنحضرت ﷺ کے پاس جب کسی فصل کا میوہ اول بار آتا) تو آپ اس بچہ کو بلاتے جو سب سے چھوٹا وہاں موجود ہوتا اس کو دیتے (مثلاً جب آم یا خرپوزے یا انگور یا کھجور کی طرح پھل کا بھی موسم ہو اور وہ پہلی مرتبہ سامنے آئے تو اس میں سے کسی بچہ کو دینا مسنون ہے کیونکہ بچے بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں ان کی وجہ سے اللہ برکت دے گا اور وہ میوہ صحت اور عافیت کے ساتھ کھانا نصیب کرے گا۔ ہمارے ملک میں بعض جاہل عورتیں آم یا خرپوزہ یا اور کوئی فصلی میوہ اس وقت تک نہیں کھاتیں جب تک اس میں فاتحہ نہ پڑھ لیں، مگر یہ عمل شریعت سے ثابت نہیں ہے)۔

مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَمَا أَرْزَيْكُمْ لِكَبِيرَةِ - تم لوگوں کا عجب حال ہے صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہوں کو تو پوچھتے ہو اور بڑے گناہوں کو مزے سے کرتے ہو) خدا سے نہیں ڈرتے۔ یہ حضرت ابن عمرؓ نے عراق والوں سے کہا جب انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر احرام والا شخص کبھی کو مار ڈالے تو کیسا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: سبحان اللہ، کبھی کا مارنا کیسا خوب ہیں یہ دریافت کرنے والے۔ اور ہمارے پیغمبر کے نواسے اور پیارے امام حسینؑ کو بلاتل شہید کر دیا۔ ایسے لوگوں کو خدا صحیح معنی میں تقویٰ کی توفیق مرحمت فرمائے)۔

مترجم کہتا ہے بعینہ اسی طرح کا ایک واقعہ پر بھی گزر چکا ہے۔ میں زمانہ جوانی میں کبھی کبھی پریشان ہو کر تفریح طبع کے لیے شطرنج کھیلا کرتا، کبھی گانا اور ہارنیم بھی سن لیتا۔ (ایک حنفی

صَاغَرٌ - ذَلْتُ رُسُوَانِي -

تَصَاغُرٌ - چھوٹا بن جانا۔

اِذْ قُلْتُ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذَّبَابِ - جب یہ کہتا ہے تو شیطان چھوٹا بن جاتا ہے یہاں تک کہ کبھی کے برابر ہو جاتا ہے یا کبھی کی طرح ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔

بِرَوْعِ الْمُنَا فَيَقِيْنُ وَصَغَرَ الْحَا سِيْدِيْنَ (حضرت علیؑ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی) منافقوں کی ناک میں مٹی لگا کر اور حسد کرنے والوں کو ذلیل کر کے۔

الْمُحْرَمُ يَقْتُلُ الْحَيَّةَ بِصَغَرٍ لَهَا - احرام والا شخص سانپ کو ذلیل سمجھ کر مار ڈالے۔

قَالَ عُرْوَةُ فَصَغَرَةٌ - عروہ نے کہا انہوں نے ان کو کم سن سمجھا (کسنی کی وجہ سے ان کو خوب یاد نہ رہا) (ایک روایت میں فَعَفَرَةٌ ہے یعنی اللہ ان کو بخش دے)

يُرَبِّي صَاغَرَ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ - پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں (یعنی جزائیات) یاد کرے پھر بڑی بڑی باتیں قواعد اور اصول کلیہ سکھائے (تعلیم کا یہی طریقہ ہے اور جو لوگ شروع ہی سے طالب علموں کو اصول اور منطق کی کتابیں پڑھانے لگتے ہیں وہ بے وقوف ہیں)۔

فِي يَتَا مَي الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ - وضع اور شریف سب کے تیسوں میں۔

الْحَجُّ الْأَصْغَرُ - چھوٹا حج (یعنی عمرہ)۔ اس کے مقابلہ میں بڑے حج کو حج اکبر بولتے ہیں جس میں عرفات کا وقوف اور ری حمار وغیرہ ہوتا ہے اور جن لوگوں نے عرفہ کے روز جمعہ کا دن پڑ جانے سے اس کو حج اکبر قرار دیا ہے۔ انہوں نے سطحی فکر سے کام لیا ہے)۔

لَا يَقُوْمُ مَعَهُ اِلَّا اَصْغَرَ الْقُوْمِ - ان کے ساتھ ہم میں سے وہی شخص جائے جو سب لوگوں میں کم عمر ہو (کیونکہ یہ حدیث ایسی مشہور ہے کہ ہم میں سے بچے بچے معلوم ہے)۔

لَا تَنْكُحُ الصَّغْرَى عَلَي الْكُبْرَى وَلَا عَكْسُهُ جَو - عورت رشتہ میں چھوٹی ہو (مثلاً بیٹی یا بھانجی وہ اس عورت پر

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ي ع

(سے) یعنی میں بالوں کو احرام باندھتے وقت خوشبو سے ترتیز کر لیتا ہوں عرب اہل زبان کہتے ہیں:

صَغَصَغَ شَعْرَةً - اپنے بالوں میں کنگھی کی۔  
صَغٌ - بہت کھالینا۔

صَفَوُ يَصْفِي صَفِيٌّ - جھک جانا ڈڈبنے کے قریب ہونا  
إِصْفَاءٌ - کان لگا کر سننا، جھکانا۔

صَاعِيَةٌ - دوست، آشنا، عزیز و اقربا جو اپنی حاجتیں لے کر  
خیرے پاس آئیں۔

إِنَّهُ كَانَ يُصْفِي لَهَا الْإِنَاءَ - اس حضرت ملی کے لیے  
برتن جکا دیتے۔ (تاکہ آرام سے پانی پی لے) (اس حدیث  
سے یہ نکلتا ہے کہ درندوں کا جھوٹا پانی پاک ہے)۔

يُنْفِخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْفَى لَيْتًا -  
جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن  
اس کی طرف جکائے گا (غور کرے گا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی  
ہے)۔

كَاتَبْتُ أُمِّيَةَ بِنَ خَلْفِ بْنِ يَحْفَظِيٍّ فِي صَاعِيَّتِي  
بِمَكَّةَ وَأَحْفَظُهُ فِي صَاعِيَّتِهِ بِالْمَدِينَةِ (عبدالرحمن بن عوف  
نے کہا کہ) میں نے امیہ بن خلف کو (جو مکہ کے مشرکین میں سے  
تھا) یہ لکھا کہ وہ میرے عزیزوں اور رشتہ داروں کی مکہ میں نگہبانی  
کرے میں اس کے لوگوں کی مدینہ میں نگہبانی کروں گا۔

كَانَ إِذَا تَخَلَّاهُ مَعَ صَاعِيَّتِهِ وَذَا قَرَبَتْهُ انْبَسَطَ -  
حضرت علی جب اپنے خاص لوگوں اور خیر خواہوں میں ہوتے تو  
کھل کر باتیں کرتے (خوش رہتے)۔

لِمَ كَانَ صَفْوُ النَّاسِ إِلَيَّ عَلِيٍّ - لوگ حضرت علی کی  
طرف کیوں مائل تھے۔

### باب الصادع الفاء

صَفْتُ - اعراض کرنا، معاف کرنا۔

تَصَفْتُ - قوی ہونا مضبوط ہونا۔

صَفْتُهُ - غلبہ۔

صِفْتُ اور صِفْتَانُ اور صِفْتَانُ اور صِفْتَانُ مَثُوسُ بدن

صاحب نے جو اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھتے ہیں، مجھ پر  
اعتراض کیا۔ حالانکہ وہ غیبت، جھوٹ، ترک جمعہ، جماعت اور  
مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کی ایذا دہی کو اپنے لیے ایک مشغلہ  
سمجھتے ہیں۔ ان کے اعتراض کرنے پر مجھ کو بے اختیار ہنسی آئی۔  
ایک صاحب اور بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے اور بڑے تقویٰ اور  
پرہیز گاری کا دم بھرتے، وہ بھی خفی صاحب کی طرح، شطرنج اور  
ساع کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرتے۔ مگر حضرت کا خود اپنا حال  
یہ تھا کہ ایک مسلمان کا مال فریب دے کر چٹ کر گئے۔ لوگوں  
سے قرض لے کر پھر دینے کا نام نہ لیتے۔ کسی وعدہ کا اعتبار نہیں۔  
اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ احناف تو آج تک  
بدنام تھے کہ ان کو صدق ایفائے عہد اور امانت داری کی پرواہ نہیں  
ہے لیکن اب وہ لوگ بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں لوگوں سے  
دغا بازی اور وعدہ خلافی اور ہر طرح کے ناجائز کام کر رہے ہیں  
اس پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ تقلید کوجس کا غایت درجہ یہ ہے کہ  
مکروہ اور بدعت گناہ صغیرہ ہوگی چھوڑ کر کبیرہ گناہوں میں یعنی  
جھوٹ اور خیانت اور دغا بازی میں مبتلا ہو گئے، لاجل و لا قوۃ الا  
باللہ۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِنَا  
وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنثَانَا - یا اللہ ہم میں سے زندہ  
اور مردہ اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور  
عورت سب کو بخش دے (حالانکہ چھوٹا بچہ معصوم ہوتا ہے اور مرد  
ان گناہوں کی بخشش ہے جو بڑا ہو کر اس کی تقدیر میں لکھے  
ہوں)۔

صَغِيرَةٌ - وہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص سزا مقرر  
نہیں کی یا صاف طور پر اس سے منع نہیں فرمایا۔ (اور کبیرہ وہ گناہ  
جس پر سزا مقرر ہے یا واضح طور پر اس کی ممانعت قرآن میں  
بیان کی گئی ہے۔ بعض حضرات نے کچھ اور صراحت بھی کی ہے جو  
حدیث کی کتابوں سے معلوم ہوگی)۔

صَغَصَغَةٌ - کنگھی کرنا۔

سُئِلَ عَنِ الطَّيِّبِ لِلْمُعْرَمِ فَقَالَ أَمَا أَنَا فَأَصْغَصَعُهُ  
فِي رَأْسِي هَكَذَا - (حربی نے کہا صُحِّحَ اسْغَصِغُهُ ہے سین

## لَعَابُ الْخُرَيْفِ

پر گوشت۔

وَدَائِبِي صِفَتَاتًا۔ (مفضل بن رالان نے کہا کہ میں نے امام حسن بصری سے دریافت کیا اگر کوئی خواب سے بیدار ہو اور باجامہ پر تری دیکھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں غسل کر) انہوں نے دیکھا میں مونا تازہ پر گوشت آدی ہوں (ایسے آدی میں منی بہت ہوتی ہے تو گمان غالب یہی ہے کہ وہ تری تیری منی کی ہوگی)۔

صَفْحٌ۔ روگردانی کرنا، معاف کرنا، چھوڑ دینا، اغماض کرنا، جانے دینا، تلوار کے عرض سے مارنا، سائل کو جواب دینا، چوڑا کرنا، ایک ایک کر کے دیکھنا۔

تَصْفِيحٌ۔ چوڑا یا لمبا کرنا، تالی بجانا، صاف پتھروں کا فرش بچھانا۔

مُصَافِحَةٌ۔ ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔

تَصَافُحٌ۔ بند کر لینا۔

اِصْفَاحٌ۔ سائل کو جواب دینا۔

تَصْفِيحٌ۔ غور کرنا، تلاش کرنا، کتاب کا صفحہ صفحہ دیکھنا۔

اَلتَّصْفِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ۔ (اگر نماز

میں کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جائے تو) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔ (بعض نے کہا کہ تصفیح اور تصفیق کے ایک ہی معنی ہیں۔ بعض نے کہا تصفیح ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارنا اور تصفیق ایک ہاتھ کی تھیلی دوسرے ہاتھ کی تھیلی پر مارنا)۔

صَفْحَ الْقَوْمِ۔ لوگوں نے تالی بجائی۔

اَلْمُصَافِحَةُ عِنْدَ الْإِقَاءِ۔ مصافحہ ملاقات کے وقت کرنا

چاہیے (جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے بس یہی سنت ہے لیکن نماز کے بعد مصافحہ کرنا یا جمعہ و عید اور عیدین کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا طریق سنت نہیں ہے)۔

اَكَانَتْ الْمُصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا آنحضرت ﷺ کے اصحاب مصافحہ کرتے تھے؟ (طیبی نے کہا مصافحہ ہر ملاقات کے وقت مسنون اور مستحب ہے لیکن صبح اور عصر کی نماز کے بعد جو لوگوں نے مصافحہ کی عادت کر لی

ہے اس کی اصل شرع شریف سے کچھ نہیں ہے، مگر اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے اگر اس کو احکام شریعہ سے علیحدہ ہی سمجھ کر صرف اپنے ذوق کی تسکین کے لیے کیا جائے تو ایک مباح بدعت ہے کیونکہ اصل مصافحہ کی شریعت سے ثابت ہے البتہ مرد بے ریش کے مصافحہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔)

مترجم کہتا ہے طیبی کا یہ خیال مسلم نہیں ہے اور جماعت علماء نے عصر اور ظہر کے بعد مصافحہ کرنے کو مکروہ بتایا ہے رہا یہ امر کہ شریعت سے اصل مصافحہ ثابت ہے اس سے عصر، ظہر، عید، جمعہ اور مجلس و عطا کے بعد مصافحہ کا جواز نہیں نکلتا کیونکہ یہ شریعت میں تصرف اور تغیر ہے اور شریعت کے ہر ایک حکم کو اس کے محل ہی میں بجالانا چاہئے جس کو شارع نے بیان کر دیا ہے۔ اگر ایسا تصرف اور تغیر جائز ہو تو تمام بدعتیں جائز ہو جائیں گی۔ مثلاً کوئی نماز کے بعد ایک طرح کی اذان دیا کرے یا دوبا کے دفع کرنے کے لیے اذان دے یا قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے لوگوں کو جمع کرے یا کھانے پر فاتحہ دے وہ کہہ سکتا ہے کہ اذان کی اصل تو شریعت سے ثابت ہے۔ اسی طرح قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے اسی طرح سورہ فاتحہ بھی پڑھنا شریعت سے ثابت ہے اور یہ ایک مغالطہ ہے شیطان کا۔ صحیح یہ ہے کہ جس عبادت کا جو محل آں حضرت نے بتلایا دیا ہے اسی محل میں اس کا کرنا سنت ہے اور بے موقع اور بے محل اس کا کرنا بدعت رہے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ نے اس شخص کا انکار کیا جس نے عید گاہ میں نماز عید سے پہلے نفل پڑھے۔ اسی طرح جس نے چھینکنے کے بعد السلام علیکم کہا، آں حضرت نے اس کا انکار کیا۔ حالانکہ نفل پڑھنے کی اور سلام کرنے کی اصل شریعت سے ثابت ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مُصَفَّحٌ عَلَى الْحَقِّ۔ مومن کا دل حق بات کی طرف جھکا یا جاتا ہے (ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ جس بات کو غور و فکر کے بعد قرآن اور حدیث کی رو سے حق سمجھے فوراً اس کی

طرف پھر جائے۔ اپنے ملک کے رسم و رواج یا اپنے بزرگوں کے طریقہ کو خیر باد کہہ دے اور یہ ترک و اختیار بغیر کسی جبر و اکراہ کے ہونا چاہئے۔ اگر یہ بات اس میں نہیں ہے بلکہ اپنے ملک کے رسم و رواج یا اپنے خاندان یا بزرگوں یا مرشدوں کے طریقہ کو وہ



ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ا لَعَامَةُ الْخَلِيفَةِ

(جاہلوں کا جواب نہیں دیتے تھے اور نہ ان سے جھگڑا کرتے تھے)

صَفْوَحٌ - اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے اس لیے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور ان کو فوراً ہی سزا نہیں دیتا۔

مَلَائِكَةُ الصَّفِيحِ الْأَعْلَى - بلند ترین آسمان کے فرشتے۔

صَفِيحٌ - آسمان کا ایک نام ہے۔  
عِمَارَةُ الصَّفِيحِ الْأَعْلَى مِنْ مَلَائِكَتِهِ - سب سے بلند آسمان کی آبادی اللہ تعالیٰ کے ملکوت سے ہے (وہاں مقرب فرشتے رہتے ہیں)۔

لَعَلَّةٌ قَامَ عَلَيَّ بِأَبْكُمْ سَائِلٌ فَأَصْفَحْتُمُوهُ - (حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ کسی نے گوشت کا ایک ٹکڑا مجھ کو تھفہ میں بھیجا میں نے خدمت گار سے کہا اس پارچہ کو آں حضرت کے لیے اٹھا رکھ پھر جو دیکھا تو وہ ایک پتھر کا ٹکڑا ہو گیا ہے۔ میں نے اس واقعہ کو آنحضرت سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا شاید کوئی سائل تمہارے دروازے پر آیا تھا مگر تم نے اس کو خالی محروم پھرا دیا) (اس وجہ سے یہ گوشت پتھر ہو گیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَحْتُهُ لَعْنِي مِثْلِي فِيهِ نَعْمٌ وَأَصْفَحْتُهُ اس کو خالی پھیر دیا کچھ نہیں دیا)۔

صَفْحٌ - یہ ایک مقام کا نام ہے حین اور حرم کی حدود کے درمیان۔

وَوَضَعَ الرَّجُلُ عَلَى صَفْحِ الدَّبِيحَةِ - آنحضرت نے قربانی کے جانور کے ایک جانب پر پاؤں رکھا (یعنی ذبح کرتے وقت) (ایک روایت میں صَفْحَاهِجَا ہے معنی وہی ہیں۔ بعض نے کہا یہ صَفْحُ کی جمع ہے)۔

فَمَا بَقِيَ إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ - (نولوار میں میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں) حین کا ایک چوڑا کترہ رہ گیا۔

صَفِيحَةٌ - چوڑی نلوار۔  
صَفِحَتْ لَهُ صَفَائِحٌ - جو شخص زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس کے سونے چاندی کے (چوڑے چوڑے ٹکڑے بنائے

مقدم رکھتا ہے یا اپنی بات کی بیخ کنی کرتا ہے تو ایسے شخص کا ایمان کامل نہیں ہے)۔

الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ مِنْهَا قَلْبٌ مُصْفَحٌ. اجْتَمَعَ فِيهِ الْيَنَاقُ وَالْإِيمَانُ - دل چار طرح کے ہیں۔ ایک دور خوردل جس میں ایمان اور نفاق دونوں موجود ہیں (یعنی زبان پر تو ایمان کا دعویٰ ہے اور دل میں اس کا یقین نہیں جب مومنوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب کافروں کے پاس بیٹھتے ہیں تو ان کے کافرانہ طرز عمل میں شریک ہوتے رہتے ہیں)۔

غَيْرُ مُفْعٍ رَأْسُهُ وَلَا صَافِحٍ بَعْدَهُ - نہ تو اپنا سر جکائے ہوئے نہ ایک طرف اپنا رخسار پھیرے ہوئے۔

تَوَلَّى عَنْ صَفْحِي الْمَعَابِلِ - میرے منہ کی (طرف) ایک جانب سے تیرے یا رچھے پھسل رہے تھے۔

حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرًا لِلْمُسْرُبَةِ - دو پتھر متعدد کے دونوں کناروں کے لیے اور ایک خود مقعد کے لیے (یعنی استنجا کے لیے کم سے کم تین پتھر لے)۔

لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا لَصَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ يَأْتِيهِ مَصْفَحٌ (سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی (دھار کی طرف سے) نہ کہ الٹی طرف سے یا عرض سے اس کا کام تمام کر دوں۔

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ لَنَصْرِبَنَّكُمْ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحَاتٍ - ایک خارجی نے کہا ہم تم کو تلواروں سے دھار کی طرف سے ماریں گے نہ کہ ان کے عرض سے (اہل عرب کہتے ہیں:

أَصْفَحَهُ بِالسَّيْفِ - یعنی تلوار کے عرض سے اس کو مارنا نہ کہ دھار سے)۔

إِنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مُصْفَحَ الرَّأْسِ - انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جس کا سر چوڑا تھا۔

صَفْوَحٌ عَنِ الْجَاهِلِينَ - (حضرت عائشہ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا کہ) وہ جاہلوں سے منہ پھیر لینے والے تھے

## لَعْنَةُ الْكَاذِبِينَ

رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں (روزہ ان کو باندھ دیتا ہے) آدمی روزہ کی وجہ سے برے کاموں سے باز رہتا ہے شیطان کا کید اور زور اس پر چل نہیں سکتا)

مترجم کہتا ہے کہ اس تاویل کی ضرورت نہیں شیاطین اگر باندھے جاتے ہوں تو کیا عجب ہے مگر غالباً مراد کل شیاطین نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ رمضان میں بھی گناہوں سے باز نہیں آتے تو شاید مراد وہ شیطان ہوں جو چھپتے پھرتے ہیں اور کسی خاص آدمی سے متعلق نہیں ہیں یا وہ شیطان جو فرشتوں کی باتیں چوری سے سننے کے لیے اوپر جاتے ہیں۔)

نہی عَنْ صَلَاةِ الصَّافِدِ - دونوں پاؤں جوڑ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی حالت قیام میں دونوں پاؤں ملا کر رکھنے سے گویا وہ بیڑی میں جڑے ہوئے ہیں)۔

لَقَدْ آرَذْتُ أَنْ آتِي بِهِ مَصْفُودًا - میں نے یہ چاہا کہ اس کو بیڑیاں ڈال کر لاؤں۔

صَفْدٌ - بیڑی جو قیدی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے۔

أَصْفَادُ اس کی جمع ہے۔

طَبِي طَبٌ لَمْ أَخْذْ عَلَيْهِ صَفْدًا - میرا علاج ایسا علاج ہے کہ میں اس پر مزدوری نہیں مانگتا (اجرت یا فیس کا طلب گار نہیں)۔

صَفْرٌ - پیٹ میں زرد پانی (صفر) جمع ہو جانا۔

صَفِيرٌ - پھونک کی آواز نکالنا۔

صَفْرٌ اور صَفُورٌ - خالی ہونا۔

تَصْفِيرٌ - زرد رنگنا۔

صُفْرَةٌ - زردی۔

إِصْفَارٌ - حجابی، مفلسی، خالی کرنا۔

إِصْفِرَارٌ - زرد ہونا۔

صَفْرٌ اور صِفْرٌ - خالی۔

صَفْرٌ - مشہور مہینہ ہے جو محرم کے بعد ہوتا ہے اور ایک

پیٹ کی بیماری کو بھی کہتے ہیں جس سے آدمی کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ یعنی یرقان اور بھوک اور عقل۔

لَا عَذْوِي وَلَا هَامَةٌ وَلَا صَفْرٌ - بیماری کا چھوت

جائیں گے (پھر ان سے اس کا بدن داغا جائے گا۔ معاذ اللہ یا اللہ بچا یا اور ہماری تقصیر معاف کر ہم نے بھی زکوٰۃ دینے میں غفلت کی ہے تیرے قصور وار ہیں)۔

مَنْ يُبْدِ لَنَا صَفْحَةً نَقْمٌ عَلَيْهِ - جو شخص اپنا حال ظاہر کرے گا تو ہم اس کو سزا دیں گے (اگر وہ چھپائے رکھے اور نہ کہے تو اللہ بخشنے والا ہے)۔

وَلَا صَافِحٍ بِيَخْدِهِ - نہ اپنے رخسار کو ایک طرف پھرانے والا ہوگا۔

لَصَا فَحَنُكُمُ الْمَلَا نِيَكَةُ - فرشتے تم سے مصافحہ کرتے (اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہتے جس حال پر میرے سامنے رہتے ہو)۔

وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِ - اپنا پاؤں ذبح کے وقت اس کے پہلو پر رکھا (تا کہ وہ ہلنے نہ پائے)۔

وَأَنَا أَتَصَفَّحُهُمْ لِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ -

(حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کے فرشتے کہتے ہیں کہ) میں آدمیوں کے منہ ہر دن میں پانچ بار غور سے دیکھتا ہوں (اس کی تفتیح کرتا ہوں کہ کس کی موت کا وقت آ گیا تاکہ اس کی روح قبض کروں)۔

صَفَاحُ الرُّوحَاءِ - روحا کے اطراف و جوانب (وہ پیغمبروں کا راستہ ہے جب وہ بیت اللہ کا قصد کرتے ہیں)۔

مَرَّ فِي سَبْعِينَ نَبِيًّا عَلَى صَفَاحِ الرُّوحَاءِ عَلَيْهِمُ الْعِبَاءُ الْقَطْوَانِيَّةُ يَقُولُ لَيْتَكَ عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ - حضرت موسیٰ ستر پیغمبروں کے ہاتھ قطوان کے کبل اوڑھے ہوئے

روحا کے کناروں پر سے گزرے لیک کہتے جاتے تھے (یعنی تیرا بندہ بندہ کا بیٹا تیری بارگاہ میں حاضر ہے)۔

صَفْدٌ - باندھنا، مضبوط جکڑنا۔

تَصْفِيدٌ اور إِصْفَادٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

إِصْفَادٌ - دینا، غلام ہونا۔

صِفَادٌ - وہ رسی یا تسمہ یا بیڑی جس سے قیدی کو باندھیں۔

صَفْدٌ - عطیہ۔

إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صُفِدَتِ الشَّيْطَانُ - جب

جانب سے مغربی اقوام اس میں قدم جمانے کی فکر کر رہے ہیں۔ سلطان روم (ترکی) بھی نصرانی بادشاہوں سے جو چاروں طرف سے محیط ہیں خوف زدہ اور مرغوب ہیں وہ ان کے ایما اور مشوروں کو طوعاً و کرہاً و زناً دیتے ہیں اور پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا، اسلام کی حدود و قیود کو توڑ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے معلوم نہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہیں۔ اگر مسلمان اب بھی خواب غفلت سے نہ جاگے اور قرآن و حدیث کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو پھر ایک گز زمین بھی ان کی حکومت میں نہ رہے گی يفعل الله ما يشاء و يحكم ما يريد۔

صَفْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ اللہ کی راہ میں ایک بار بھوکا رہنا لال لال اونٹوں سے بہتر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَفْوَةُ الْوُطْبُ۔ مشکیزہ خالی ہوا) (یعنی اس میں دودھ نہیں رہا)۔

إِنَّ زَجَلًا أَصَابَهُ الصَّفَرُ فَعَمَّتْ لَهُ السَّكْرُ۔ ایک شخص کے پیٹ میں پانی بھر گیا (استقاء کی بیماری ہوئی) لوگوں نے کہا شراب پئے تو فائدہ ہوگا۔ (آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی)۔

صَفْوَرٌ ذَانِبًا وَمَلَأَ كِسَاءَهُ۔ اس کی چادر تو خالی ہے اور ازاد بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا اوپر کا بدن تو بکا ہے اور نیچے کا بھاری ہے)۔ کِسَاءَهُ ہا سے اِزَادَ ہا مراد ہے جیسے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اوپر کے بدن سے سرین اور رائیں۔ اہل عرب کے نزدیک یہ مرغوب ہے کہ عورت کا پیٹ اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری ہو اسی طرح رائیں اور پنڈلیاں)۔

أَصْفَرُ الْبُيُوتِ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْتِ الصَّفَرُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ۔ بھلائی سے خالی وہ گھر ہے جو اللہ کی کتاب سے خالی ہو (نہ اس میں قرآن شریف ہو نہ اس گھر والوں کو قرآن یاد ہو)۔

نَهَى فِي الْأَصْحَابِ عَنِ الْمَصْفَرَةِ يَا عَنِ

لگنا، لو کا منحوس ہونا اور صفر کوئی چیز نہیں ہے (عرب لوگ سمجھتے تھے کہ ”صفر“ ایک قسم کا سانپ ہے جو پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے اور بھوک کے وقت آدمی کو سستا ہے اور یہ ایک مبتدیان بیماری ہے۔ آں حضرت نے اس خیال کو باطل کیا۔ بعض نے کہا کہ یہاں صفر سے مراد یہ ہے کہ محرم کو پیچھے اور صفر کو مقدم کر دینا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ان مہینوں کے اندر تقدم اور تاخر کر لیا کرتے تھے۔ بعض نے کہا کہ لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے جیسا کہ اب تک بعض عورتیں اس ماہ صفر کو جس کو وہ تیرہ تیری کا چاند بھی کہتی ہیں، نامبارک خیال کرتی ہیں۔ اسلام نے اس خیال کو باطل قرار دیا)۔

مترجم کہتا ہے افسوس ہے کہ اب تک ہندوستان کے مسلمان ایسے وہی خیالات میں مبتلا ہیں کسی تاریخ کو منحوس کہتے ہیں، کسی دن کو نامبارک جانتے ہیں، تیرہ تیری کے صدقے نحوست کو دفع کرنے کے لیے نکالتے ہیں۔ اسلام میں ان باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے سب دن اللہ کے دن ہیں اور جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں، مسلمانوں کے اکثر جاہل بادشاہ اور دولت مند ان نجومیوں اور پنڈتوں کے فریب میں آ جاتے ہیں اور وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر ان بے وقوفوں سے ہزار ہا روپیہ گھسیٹے ہیں۔ اگر یہ مسلمان بادشاہ حدیث کا علم رکھتے تو کبھی ان کے فریب میں نہ آتے اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے۔ سب اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نہ ستارے کچھ کر سکتے ہیں نہ طالع کوئی چیز ہے نہ سعد اور نحس کوئی بات ہیں۔ میں تو ان مسلمان بادشاہوں سے جو صرف نام کے مسلمان ہیں نصارے کے بادشاہوں کو بہتر سمجھتا ہوں۔ وہ عقل رکھتے ہیں اور علم سے ممتاز ہیں ایک پیسہ بھی کسی نجومی یا پنڈت کو نہیں دیتے اور ہر ایک کام سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کر کے چلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا غلبہ دیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں تقریباً تمام دنیا ان کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کے پاس ایک ذرا سی سلطنت روم یعنی ترکی اور سلطنت ایران باقی ہے۔ مگر ان میں ایران کی سیاسی صورت حال پریشان کن ہے۔ اس لیے کہ ایک طرف سے روس اور ایک

## لَعْنَةُ الْكَلْبِ

ہے کہ ہر دانت والے درندے اور ہر بچہ والے پرندے سے آپ نے منع فرمایا۔

يَا مُصَقِّرُ اسْتِه - اپنی گائڈ کو (زعفران سے) زرد رنگنے والے (یہ عقبہ نے ابو جہل کو کہا) (بعض نے کہا ہے کہ یہ لفظ اس شخص کے لیے بولا جاتا ہے جو ناز و نعم میں پلا ہو اس کو زمانہ کی سختیوں اور مصیبتوں کا تجربہ نہ ہو۔ بعض نے کہا مصفر استہ سے گوز لگانے والا مراد ہے۔ یعنی سرین سے آواز نکالنے والا مطلب یہ ہے کہ نامرد اور بزدل ہے۔ بعض نے کہا ابو جہل کے سرین پر برس تھا وہ زعفران لگا کر اس کو چھپاتا)۔

اِنَّهُ سَمِعَ صَفِيْرَةً - اس نے اس کی سیٹی سنی۔

صَالِحْ اَهْلٌ خَبِيْرٌ عَلٰى الصَّفْرَاءِ وَ الْبَيْضَاءِ وَالْحَلَقَةِ - آں حضرت نے خیر والوں سے اشرافی روپیہ اور زرہوں پر صلح کی (یعنی یہ چیزیں اس سے لینا ظہر امیں)۔

يَا صَفْرَاءُ اِصْفِرِّيْ وَ يَا بَيْضَاءُ اَبْيَضِيْ - ارے سونے تو زرد ہو کر چمکتا رہے چاندی تو سفید ہو کر چمکتی رہے (یہ حضرت علیؑ نے دنیا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یعنی مجھ کو نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی)۔

اَغْزُوْا اتَعْتَمُوْا اَبْنَاتِ الْاَصْفَرِ - جہاد کرو رومیوں کی (یعنی نصاریٰ کی) بیٹیاں لوٹ میں لو۔

بَنُوْا الْاَصْفَرِ - نصاریٰ کو کہتے ہیں (یعنی رومیوں کو) کیونکہ ان کا داداروم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم زرد رنگ کا تھا ہمارے زمانہ میں زرد قوم اہل چین و جاپان کو کہتے ہیں)۔

حُمْرَان - نصاریٰ کو کہتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا نصاریٰ کے داداروم بن عیصو نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تھا تو اولاد زرد پیدا ہوئی۔ بعض نے کہا کہ ان کا دادا صفر بن روم بن عیصو تھا۔

مَرْجُ الصَّفْرِ - دمشق کے قریب ایک مقام کا نام ہے (اس مقام پر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان بڑی جنگ ہوئی تھی)۔

ثُمَّ جَزَعُ الصَّفْرَاءِ - وہاں پر صفریاء کی وادی ختم ہوئی ہے وادی صفریاء یا صفریاء ایک مقام ہے بدر کے نزدیک۔ اب بھی

الْمُصْفُوْرَةُ - آنحضرتؐ نے قربانی میں کان کٹے ہوئے جانور سے منع فرمایا۔ (ایک روایت میں عَنِ الْمُصْفُوْرَةِ ہے، معنی وہی ہیں۔ بعض نے کہا بلا جانور) (ایک روایت میں: عَنِ الْمُصْفُوْرَةِ - ہے، عین مجرم سے، جس کے معنی حقیر اور خراب جانور)۔

كَانَتْ اِذْ سَمِلْتُ عَنْ اَكْلِ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ قَرَأْتُ قُلَّ لَا اَجْدُ فَيَمَّا اَوْجَسِيْ اِلَيْ مُخْرَمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْاِيَةَ - حضرت عائشہؓ سے جب کوئی پوچھتا کہ دانت والے درندوں کا (جیسے بلی شیر بچھڑچھڑا، بوریچہ، تیندو، لومڑی اور بچو وغیرہ) کھانا کیسا ہے؟ تو وہ یہ آیت پڑھتیں۔ "اے محمد! کہہ دو کہ مجھ پر تو جو وہی نازل ہوئی اس میں میں کسی کھانے

والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا خون یا سورکا گوشت۔" یہاں تک حضرت عائشہؓ یہی تھیں کہ ہانڈی کے اوپر

(خون کی) زردی آ جاتی ہے (یعنی گوشت کے پکتے وقت۔ ام المومنینؓ کا مطلب یہ تھا کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے بہتے خون کو حرام فرمادیا مگر اس کے باوجود ہانڈی میں گوشت پکنے کے دوران جو خون کے سبب پانی کے اوپر کا حصہ زرد ہو جاتا ہے وہ حرام نہیں ہے اور لوگ اس کو کھا لیتے ہیں مگر درندوں کی حرمت تو اللہ کی

کتاب میں بالکل نہیں ہے پھر وہ کیسے حرام ہوں گے۔ امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے کہ درندے حرام نہیں ہیں۔ مگر بعض نے کہا کہ ان کا کھانا مکروہ ہے۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک دوسری

حدیث کی رو سے وہ حرام ہیں۔ اور شاید حضرت عائشہؓ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ اسی طرح حشرات الارض، یعنی چوہا، گھونس نیولا وغیرہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حرام ہیں، لیکن امام مالک کے نزدیک مکروہ ہیں اور گوہ اکثر علماء کے نزدیک حلال ہے۔ صرف امام

ابوحنیفہ نے اس کو حرام کہا ہے اور ان کی دلیل ضعیف ہے اور خرگوش بالاتفاق حلال ہے مگر امامیہ اس کو حرام کہتے ہیں۔ ہاتھی بھی امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے، مگر دوسرے امام حرام کہتے ہیں۔

زرافہ (جو امریکہ و افریقہ میں ہوتا ہے) حلال ہے۔ بعض نے حرام بتایا ہے۔ ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے مگر اہل حدیث حرام کہتے ہیں کیونکہ وہ بچہ سے شکار کرتا ہے اور دوسری حدیث میں

## ض ط ظ غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَحَائِمُ الْحَنَائِجِ

صَفْصَفَةٌ - ہموار میدان میں اکیلے چلنا، صفا صفا چرانا۔

صَفْصَافٌ - ایک درخت ہے۔

قَاعٌ صَفْصَفٌ - ہموار میدان۔

صَفْحٌ - گردنی دینا، چپت لگانا۔

صَفْعَانٌ - چپت خورہ، کمینہ۔

صَفٌّ - صف باندھنا (یعنی لمبی قطار برابر کرنا) پھیلا نا۔

مُصَافَّةٌ - طرفین سے صف بندی۔

إِصْطِفَافٌ - صف باندھنا۔

نَهَى عَنْ صُفِّ السُّمُورِ - تیندوؤں یا چیتوں کی کھالوں

کے زین پوش سے آپ نے منع فرمایا (دوسری روایت میں یوں

ہے کہ تیندوؤں کی کھالوں پر سواری سے آپ نے منع فرمایا)۔

صُفَّةٌ - زین پوش۔

صُفْفٌ - جمع ہے صُفَّةٌ کی اور اونٹ کی کاٹھی پر جو ڈالا

جائے اس کو مِصْفَرَةٌ کہتے ہیں اس کی جمع مِصَاوِرٌ۔

أَصْبَحْتُ لَا أَمْلِكُ صُفَّةً وَلَا لُقَّةً - میں نے اس حال

میں صبح کی کہ ٹٹھی اناج یا ایک لقمہ کا بھی مالک نہ تھا۔

كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيفَ الْوَحْشِ وَهُوَ مُحْرَمٌ (وہ وحشی

جانوروں کا جیسے ہرن نیل گائے وغیرہ کا) سکھایا ہوا گوشت توشہ

کے طور پر ساتھ رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے

تھے۔ (معلوم ہوا کہ احرام میں شکار کرنا منع ہے نہ کہ جنگلی

جانوروں کا گوشت کھانا، جن کو خود محرم نے احرام سے پہلے شکار کیا

ہو یا کسی دوسرے نے شکار کر کے اس کو دیا ہو)۔

أَهْلُ الصُّفَّةِ - مفلس و نادار اور متوکل و مجرم ہاجر مسلمان

جن کے رہنے کے لیے کوئی گھر بھی نہ تھا، وہ مسجد نبوی کے سائبان

میں رہتے، ان حضرات کی تعداد ستر تھی۔ مگر اس تعداد میں کمی یا

بیشی بھی ہوتی رہتی تھی۔

صُوفِيٌّ - اصل میں یہ صُفِيٌّ تھا ایک فاکو واؤ سے بدل دیا

(گویا یہ لفظ اہل صفہ کی طرف منسوب ہے)۔<sup>۱</sup>

صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةٍ زَمْرُمٌ - ابن عباس نے

مدینہ کے راستہ میں ملتی ہے۔

تَوَدُّ مِنْ صُفْرٍ - پیتل کے لونٹے میں (معلوم ہوا) کہ

پیتل کے برتن میں سے وضو کرنا یا اس میں پانی پینا درست ہے۔

بعض نے اس کو کوردہ کہا ہے اس وجہ سے کہ مشرکین اپنے بت

پیتل ہی کے بناتے ہیں۔ اور ہندوستان کے مشرکین پیتل ہی

کے بنے ہوئے برتن استعمال کرتے ہیں)۔

فَدَعَا بِصُفْرَةٍ - خوشبو منگوائی (یعنی زرد خوشبو)۔

أَثْرُ صُفْرَةٍ - ان پر زردی کا نشان تھا (یعنی خوشبو کا جو

انہوں نے زفاف کے وقت استعمال کی تھی)۔

صُفْرَاءُ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءَ - زرد سمجھ یا کالی سمجھ (یعنی

صفراء یا تو اپنے مشہور معنی میں ہے یعنی زرد یا سوداء یعنی سیاہ کے

معنی میں، کیونکہ صُفْرٌ بون کے معنی میں بھی آیا ہے جیسے:

كَانَتْ جَمَالَاتٌ صُفْرٌ - گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ

ہیں۔

لَا أَدْعُ صُفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ - میں کعبہ میں نہ سونا

چھوڑوں نہ چاندی (سب لوگوں میں تقسیم کردوں)۔

صُفْرَاوَاتٌ - نالے یا پہاڑ۔

إِلَى أَنْ تَصْفَرَ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج زرد ہو

جائے۔

فَإِذَا رَأَتْ صَفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ - جب پانی پر

زردی دیکھے تو غسل کرے (یعنی مستحاضہ پانی پر زردی دیکھے تو

اپنے آپ کو حیض سے فارغ سمجھ کر غسل کر لے)۔

أَنْ يُوَدَّ هَمَّا صُفْرًا (اللہ تعالیٰ اس سے شرم کرتا ہے کہ

بندہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اس سے کچھ مانگے) اور وہ ان کو

خالی لوٹا دے (اپنے بندے کی دعا قبول نے کرے)۔

صُفْرًا الْيَدَيْنِ - خالی ہاتھ جس کے پلے کچھ نہ ہو۔

لَا يَسْجُدُ عَلَى صُفْرٍ وَلَا شَبَّةٍ - پیتل اور شبہ پر سجدہ

نے کرے (شبہ بھی ایک قسم کا پیتل ہے جو سونے کے مشابہ ہوتا

ہے اعلیٰ قسم کا)۔

یہ عمومی لفظ ہے جس کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں اور نہ ہی کسی صحابی تابعی وغیرہ نے یہ لقب اختیار کیا۔ (م)

## لَحَاحُ الْمَنَاجِيذِ

جہاں حضرت علیؑ اور معاویہؓ میں جنگ عظیم ہوئی تھی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور کافر یہ خبر سن کر باغ باغ ہو گئے کہ مسلمانوں کے درمیان انتشار پیدا ہو کر تلوار چل گئی۔

شَهِدْتُ صَقِيْنٍ وَبَنَسٍ صَفْوَانٍ - میں صفین میں موجود تھا اور وہ برا مقام ہے (کیونکہ وہاں مسلمان آپس میں لڑ کر کٹ مرے)۔

مِثْلُ الْقَطَائِفِ يَصْفُوْنَهَا - کسلیوں کی طرح ان کے زین پوش بناتے ہیں۔

يُوْثِقُ كُلُّ مَا ذَاتٌ وَلَا يُؤْثِقُ مَا صَفَّ - وہ پرندہ جو دوران پرواز پتکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر) کھا جائے ندوہ پرندہ جو پتکھ پھیلا کر منڈلاتا ہے (جیسے چیل یا گدھ وغیرہ)۔

سَوُّوْا صَفْوًا فَكُمُ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفْوَفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ - (نماز میں) اپنی صفیں برابر رکھو صفوں کا برابر کرنا نماز کا ایک جز ہے۔

جَعَلَ صَفْوَفَنَا كَصَفْوَفِ الْمَلَائِكَةِ - ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کیں (یکساں برابر رسیدھی متصل اور باقاعدہ)۔

صَفَفْتُ الْقَوْمَ فَاصْطَفُوا - میں نے لوگوں کو صف باندھنے کے لیے کہا انہوں نے صف باندھ لی۔

الْكَصْفُ الَّذِي يَلِيهِ - وہ صف جو آپ سے نزدیک تھی۔

صَفَّهُمْ فِي الْقِتَالِ - نماز کی صف کو جہاد کی صف کی طرح فرار دیا (جیسے جہاد میں دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اسی طرح نماز میں نفس اور شیطان سے)۔

كَانَ يَسُوِّي صَفْوَفَنَا حَتَّى كَانَتْمَا يَسُوِّي بَيْنَا الْفِدَاحِ - آن حضرت نماز میں ہماری صفوں کو تیر کی طرح برابر کرتے تھے۔

لَتَسُوِّيَنَّ صَفْوَفَكُمْ أَوْ لِيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں مخالفت ڈال دے گا (تم آپس میں لڑنے لگو گے کیونکہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کا آئینہ دار ہے۔ جب سب مسلمان صفوں میں مل کر برابر کھڑے ہوں گے آگے پیچھے نہ ہوں گے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ

زمزم کے کنارے میں نماز پڑھی۔

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَافً الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ - آنحضرت عسفان میں دشمن کے سامنے تھے۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَّ الْحَيْشُ فَهُوَ مُصَافٌ - یعنی دشمن کے لشکر کے سامنے صفیں باندھیں۔

وَنَحْنُ فِي مُصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ - ہم احد کے دن جنگ کے مقاموں میں تھے (کافروں کے مقابلے صفین باندھے ہوئے تھے)۔

مَصَافٌ - جمع ہے مَصَفٌّ کی - یعنی جنگ اور صف بندی کا مقام۔

عَلَى مَصَافِكُمْ - اپنی اپنی جگہوں میں رہو (یہاں جنگ کے لیے صف بندی ہوئی ہے)۔

كَانَ نَهْمًا خِرْقَانٍ مِنْ طَبْرِ صَوَافٍ - سورہ بقرہ اور آل عمران گویا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے جو پتکھ پھیلائے ہوئے اڑ رہے ہیں۔

صَوَافٌ - جمع ہے صَافَةٌ کی (بعض نے مندرجہ بالا جملہ کی ترجمانی اس طرح کی ہے "جو قطار باندھے ہوئے اڑ رہے ہیں" جیسے قرآن حکیم میں ہے:

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا - قسم ان فرشتوں کی جو صفیں باندھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح کر رہے ہیں)۔ اور

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ - ان اونٹوں پر اللہ کا نام لو۔ جو خرچ کے مقام پر قطار باندھے کھڑے ہیں۔

لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ - اگر پہلی صف میں (جو امام کے پیچھے سب سے پہلی صف ہوتی ہے) جو فضیلت ہے اس کو لوگ جانتے ہوتے (تو اس پر قرعہ ڈالتے) اس کے لیے مسابقت کرتے ہر شخص یہ کوشش کرتا کہ اول صف میں رہوں

بِالْخِرْقَانِ (بالتا)۔

صَفَّ الرِّجَالِ - پہلے مردوں کی صف باندھی۔

كُنَّا بِصَفِيْنٍ - ہم صفین میں تھے۔

صَفِيْنٍ - یہ شام اور عراق کے درمیان ایک مقام ہے

ن	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّكَ الْحَدِيثَ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------

رہے (ایسا نہ کرو کہ آگے کی صف میں جگہ ہو اور کوئی اس کے بعد کی صف میں کھڑا ہو جائے)۔

رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّهُ لَأَمْرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ - آں حضرت نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اس کو دو بار نماز پڑھنے کا حکم دیا (کیونکہ جب صف میں جگہ ہو اور کوئی وہاں کھڑا نہ ہو بلکہ اکیلا پیچھے کھڑا ہو جائے تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ مگر جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ نماز تو صحیح ہو جائے گی پر مکروہ ہوگی اور ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا)۔

إِلَّا مَا قِيلَ بَيْنَ الصَّفِّينِ - مگر جو دو لشکروں کے بیچ میں مارا جائے۔

صَفْقٌ - مارنا اور اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو ہاتھ پر ہاتھ مارنا بیچ ختم ہونے کے لیے تلی بجانا بند کرنا کھولنا۔

صَفَافَةٌ - سنگین ہونا۔

تَصْفِيقٌ - پتکھ مارنا یا تالی بجانا دستک دینا۔

إِصْفَاقٌ - پیٹ بھر کھانا لانا۔

تَصْفُوقٌ - تڑود۔

إِنْصَافٌ - لوٹ جانا۔

إِصْطِفَاقٌ - حرکت اور جموج۔

صَافِقَةٌ - وہ جماعت جو آ کر اترے۔

إِنَّ أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ أَنْ تُقَاتِلَ أَهْلَ صَفْقَتِكَ - سب

سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اس سے عہد و اقرار کرے) پھر اس کو مارنا (کیونکہ یہ دعا اور فریب ہے جو سخت مذموم اور بڑا گناہ ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو مارنا کیونکہ وہ اپنے دینی بھائی ہیں)۔

أَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ وَنَمْرَةً قَلْبِهِ - اس کو اپنے ہاتھ کی مار دی (بیعت کی) اور اپنے دل کا پھل دے دیا (مطلب یہ ہے کہ جب بیعت کرنی تو دل سے اس کو پورا کرنا چاہیے)۔

أَلْهَاهُمْ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ - ان کو بازاروں میں خرید و فروخت نے غافل کر دیا تھا (بہت سی حدیثیں آں حضرت کی ان کو سننے کی فرصت نہیں ملتی تھی)۔

ان کے دلوں کو بھی جوڑ دے گا اور اتفاق پیدا کر دے گا)۔

(اس زمانہ میں مسلمانوں نے اس خیال کو چھوڑ دیا ہے اور صفوں کی ترتیب کے بارے میں جو ہدایات ہیں ان کو بھلا دیا ہے اسی کا یہ اثر ہے کہ ان میں آپس میں پھوٹ اور ایسی نا اتفاقی ہے کہ خدا کی پناہ۔ یہ اسلام کے دشمن کین گاہ میں رہ کر مسلمانوں کی نا اتفاقی اور پھوٹ سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں اور یہ عقل کے دشمن کچھ نہیں سمجھتے بلکہ جو کوئی ان کو اتفاق و اتحاد کی تلقین کرے اس کے فوائد بتائے یہ نا سمجھ اسی کے دشمن بن جاتے ہیں اور اعدائے دین اور دشمنان اسلام کی صفوں میں مل کر ان کی تباہی کے درپے ہو جاتے ہیں۔ شاید یہ ارشاد:

يَا أُمَّةَ صَحِحَتْ مِنْ جَهْلِهَا الْأُمَّةُ - مسلمانوں ہی کی شان میں ہے۔

أَيُّمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَا صُؤًا - یعنی صفوں کو قائم کرو اور سیدھے مل کر کھڑے ہو (اس طرح سے کہ ہر ایک کا داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے یا بائیں پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے ملارے درمیان میں ذرا سی جگہ بھی خالی نہ رہے)۔

إِلَّا تَصْفُونُ كَمَا تَصَفَّى الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا - کیا تم اس طرح صف نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں۔

تَحَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَئِهَا وَشَرُّهَا إِخْرُهَا وَتَحَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ إِخْرُهَا وَشَرُّهَا أَوْلَئِهَا - مردوں کی بہتر صف پہلی صف ہے (جو عورتوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف اخیر صف ہے (جو عورتوں کے قریب ہوتی ہے) اور عورتوں کی بہتر صف اخیر صف ہے (جو مردوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف پہلی صف ہے (جو مردوں سے نزدیک ہوتی ہے)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کے زمانہ میں مرد اور عورت سب جماعت کی نماز میں شریک رہتے)۔

رُصُؤًا صُفُوفَكُمْ - اپنی صفوں کو ٹھوس بناؤ (بیچ میں خالی جگہ مت رکھو ل کر کھڑے ہو)۔

أَيُّمُوا الصَّفَّ الْمَقْدَمَ - پہلے آگے کی صف کو پورا کر لو (پھر جو اس کے نزدیک ہے اگر کچھ کی رہے تو اخیر کی صف میں



## لِحَاثِ الْحَائِضِ

صَفْقَةٌ خَاصِرَةٌ - نقصان کا سودا۔

صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ - ایک عقد میں دو معاملہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (اس کی تفسیر کتاب الباء میں بیجانانی بیعہ کے متعلق گزر چکی ہے۔

نَهَى عَنِ الصَّفْقِ وَالصَّفِيرِ - تالی بجانے اور سیٹی دینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ مشرکوں کی خصلت تھی مسلمان جب نماز پڑھتے تو وہ تالیاں بجاتے بیٹیاں دیتے تاکہ نماز میں توجہ اور خیال بے۔ مجمع البحار میں ہے بعض نے کہا کہ اسی تالی کے لیے ممانعت ہے جو کھیل کود کے طور پر ہو۔

مترجم کہتا ہے، لیکن جو دستک کام سے دی جائے مثلاً نماز میں کوئی حادثہ یا اور کسی ناگزیر پرورد سے تو وہ منع نہیں ہے۔

صَفَاقٌ آفَاقٌ - بڑا معاملہ کرنے والا جہاں میں پھرنے والا (یعنی بہت سفر کرنے والا جہاں دیدہ۔)

إِذَا اصْطَفَقَ الْأَفَاقُ بِالْبَيْضِ - جب آسمان کے کناروں میں سفیدی پھیل جائے۔

فَأَصْفَقَتْ لَهُ نِسْوَانُ مَكَّةَ - مکہ کی عورتیں ان کے پاس جمع ہوئیں۔ (ایک روایت میں فَاَنْصَفَقَتْ لَهُ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَنَزَّ عَنَا فِي الْحَوْضِ حَتَّى أَصْفَقْنَاهُ - ہم نے پانی کھینچ کھینچ کر حوض میں ڈالا اس میں جمع کیا (صحیح الفہقناہ ہے یعنی اس کو بھرو یا۔)

إِنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَخَذَتْ بِإِثْنَيْنِ زَوْجَهَا فَحَرَقَتْ الْجِلْدَ وَلَمْ تَحْرِقِ الصَّفَاقَ فَقَضَى بِنَصْفِ ثَلَاثِ الْمَدِينَةِ - حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کے فوطے پکڑ لیے اور کھال پھاڑ ڈالی لیکن اندر کی باریک کھال جو گوشت پر ہوتی ہے نہیں پھاڑی۔ آپ نے حکم دیا تہائی ویت کے نصف حصہ کا۔

صَفَاقٌ - وہ جھلی جو کھال کے نیچے گوشت پر چمٹی ہوتی ہے۔

لَا تَزْعَمَنَّكَ عَنِ الْمُلْكِ نَزْعٌ إِلَّا صَفِيقَانِيَّةٌ - تجھ کو سلطنت سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح خدمت گاروں

(یعنی غلام اور لونڈیاں کو نکال دیتے ہیں (یعنی ذلت اور سوائی کے ساتھ یہ معاویہؓ نے بادشاہ روم کو لکھا تھا)۔

التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ - عورتوں کو (اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو) دستک دینا چاہیے (اور مرد سبحان اللہ کہیں)۔

إِذَا كَوَّضًا الرَّجُلُ فَلْيَصْفُقْ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ - جب آدمی وضو کرے تو اپنے منہ پر پانی مارے (اس طرح کہ پانی ڈالنے پر آواز نکلے یعنی زور سے چھپا کہ مارے۔ یہ امامیہ کی روایت ہے) (مجمع البحرین میں ہے کہ صفقہ ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی قطعی معاملہ کرتے معاہدہ وغیرہ تو ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا۔ اسی نسبت سے اب ہر مطلق عقد کو صفقہ کہنے لگے جس طرح مستعمل ہے)۔

بَارَكَ اللَّهُ فِي صَفْقَةِ يَدِكَ - یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے معاملہ میں برکت دے۔

مَنْ نَكَّتْ صَفْقَةَ الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللَّهِ أَجْدَمَ - جو شخص امام برحق سے بیعت کرے پھر اس کو توڑ ڈالے (امام سے

کئے گئے عہد سے پھر جائے) وہ اللہ تعالیٰ کے پاس دست و پا شکستہ یا جذام کی بیماری میں مبتلا ہو کر آئے گا (جذام کی بیماری سے آخر میں ہاتھ پاؤں سڑ کر گل جاتے ہیں اور یہاں پر امام سے مراد ایسا امام یا امیر ہے کہ جس کی امارت و امامت شرعاً صحیح ہو اور بیعت توڑنا اس وقت گناہ ہے جب بلا وجہ شرعی ہو۔ لیکن اگر امام منکرات کا ارتکاب کرنے لگے اور اپنے مامور و تابعین کو خلاف شرع احکام دینے لگے تو ایسی صورت میں نہ صرف اس کی بیعت کا قلاوہ اپنی گردن سے اتار چھینے بلکہ اس کو اس منصب سے معزول کر دینا ہی درست ہے)۔

نَهَى عَنِ الْأَسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ - جب بیع کا معاملہ قطعی ہو جائے تو پھر اس میں کمی کرنا یا بائع سے کہنا کہ کچھ قیمت کم کرے (اس سے منع فرمایا (یہ نبی تزیہی ہے)۔

وَيُطَافُ عَلَى نَزَالِهَا فِي أَفْيَةِ قُصُورِهَا بِالْأَعَابِلِ الْمُصَفَّقَةِ - بہشت میں اترنے اور ٹھہرنے کے مقاموں میں اس کے محلات کے صحنوں میں صاف کئے ہوئے

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَلَّهَا لَحْدًا رَیْبًا
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------------------------

ہے۔ دراصل صائفن اس کو کہیں گے جو اپنا ایک پیر پیچھے کی طرف موڑ لے، جیسے گھوڑا اپنے سم موڑ لیتا ہے۔ مگر بعض کا کہنا ہے کہ ”صائفن“ وہ ہے جو ایک ہی پیر پر کھڑا ہو کر اپنے جسم کا سارا وزن اسی پر لے لے اور دوسرا پیر اٹھا رہنے دے۔

رَأَيْتُ عِكْرَمَةَ يَصِلُّنِي وَقَدْ صَفَنَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ - میں نے عکرمہ کو دیکھا وہ دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہے تھے۔

إِنَّهُ عَوْدًا عَلِيًّا حِينَ رَكِبَ وَ صَفَنَ نِيَابَهُ فُي سُرُجِه - جب حضرت علیؓ جنگ کے لیے سوار ہوئے تو آنحضرتؐ نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی (یعنی اللہ کی حفاظت ان کے لیے چاہی) اور ان کے کپڑے ان کی زین میں جوڑ دیے۔

لَئِنْ بَقِيتُ لَا سَوِيْنَ بَيْنَ النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَ الرَّايِعَى حَقَّهُ فِى صَفْنِهِ - اگر میں اور زندہ رہا تو سب لوگوں کو برابر کر دوں گا (کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے گا) حتیٰ کہ گڈریے (چرواہے) کا حق اس کے گوشہ دان میں آجائے گا (اس کو اپنے حق کے لیے لڑنا جھگڑانا نہ پڑے گا)۔

صَفْنٌ - وہ تھیلہ جس میں چرواہے کا کھانا، جمحاق اور دوسری ضروریات رہتی ہیں۔

الْحَقِيقِيُّ بِالصَّفْنِي - پانی کی ڈوپٹی کے کچھ سے مل۔

شَهِدْتُ صَفِيْنَ وَ بَنَسَ الصَّفُونِ - میں (جنگ) صفین میں موجود تھا اور صفین بری جگہ تھی۔ (ایک ایسی جگہ اور مقام کہ جہاں لڑکر مسلمانوں کی اجتماعیت پاش پاش ہو گئی)۔

صَفْوٌ يَاصِفَاءُ يَاصَفْوٌ - صاف ہونا، آسمان پر ابر نہ ہونا، اوپر اور بالائی حصہ کا عمدہ کھانا نکال لینا۔

صَفْوٌ اور صَفَاوَةٌ - دودھ بہت ہونا۔

تَصْفِيَةٌ - صاف کرنا۔

مُصَافَاةٌ اور اِصْفَاءٌ - صاف رکھنا۔

أَصْفَى الرَّجُلُ - کثرت جماع کے سبب خالی ہو گیا، اب اس میں مٹی نہ رہی۔ شاعر کی شعر گوئی ختم ہو گئی۔

تَصَافَى - باہم صاف ہونا، موافقت کر لینا۔

اِصْطَفَاءٌ - چن لینا، برگزیدہ کرنا۔

شہد کا دودھ ہوگا۔

الْعَسَلُ الْمُصَفَّقُ - صاف کیا ہوا شہد۔

فَصْرَبَةٌ فِى الْعَانَةِ فَخَرَجَتِ الصِّفَاقُ يَافَخَرَجَتِ السِّفَاقُ - اس کے پیڑ پر مارا تو اندر کی جمالی جو گوشت پر ہوتی ہے نکل آئی۔

صَفِيْقُ الْوُجْهِ - بے شرم۔

صَفْنٌ يَاصْفُونٌ - تین پاؤں پر کھڑا ہونا چوتھا پاؤں اٹھا کر دونوں پاؤں برابر رکھنا، مارنا، متشکر ہونا، حیران ہونا۔

تَصْفِيْنٌ صَفْنٌ بِنَا، یعنی وہ گھر جو زہور اپنے لیے بناتی ہے۔

تَصَافُنٌ - حصوں کے موافق بانٹ لینا۔

صَفْوٌ اور صَفْنٌ - خصیہ کی تھیلی کو بھی کہتے ہیں اور بالی کے خلاف کو اور دسترخوان کو۔

صَفْنٌ - ڈوپٹی جس سے دھسکرتے ہیں اور گوشہ دان۔

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَمُنَا خَلْفَهُ صُفُوفاً كُلُّ صَافٍ قَدَمَيْهِ فَإِنَّمَا فَهَوُ صَافِيْنٌ - جب آنحضرتؐ رکوع سے سر اٹھاتے، ہم سب صفیں باندھے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے (عرب لوگ ہر شخص کو جو اپنے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے کھڑا ہو ”صافین“ کہتے ہیں)۔

صَفُونٌ یہ جمع ہے صَافِيْنِ کی (جس طرح قُعودٌ جمع ہے قَاعِدٌ کی)۔

مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَقُومَ لَهُ النَّاسُ صَفُونًا - جو شخص اس کو پسند کرے کہ لوگ دونوں پاؤں برابر کر کے اس کے لیے کھڑے ہو جائیں (تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے)۔

فَلَمَّا دَنَا الْقَوْمُ صَافِنًا هُمْ - جب وہ نزدیک آئے تو ہم بھی ان کے برابر کھڑے ہوئے۔

نَهَى عَنْ صَلَوةِ الصَّافِيْنِ - آپ حضرت دونوں پاؤں جوڑ کر (کہ درمیان میں کشادگی نہ رہے) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

صَافِيْنٌ - یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معنی میں اختلاف

## لَعَابُ الْحَوَارِيِّينَ

اِسْتِصْفَاءٌ - برگزیدہ سمجھنا۔

صَافِي - سوداگروں کی اصطلاح میں خالص نفع بعد وضع

اخراجات۔

إِنْ أَعْطَيْتُمُ الْخُمْسَ وَسَهَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَاَنْتُمْ اِمْنُونَ - اگر تم لوٹ کے مال میں  
پانچواں حصہ اور آنحضرت کا حصہ اور صفی ادا کر دو تو پھر تم کو امن  
ہے کچھ ڈر نہیں۔

صَفِيٌّ - وہ چیز جو لشکر کا سردار لوٹ کے مال میں سے  
خاص اپنے لیے جن کے تقسیم غنیمت سے پہلے۔ اس کو صفیہ بھی  
کہتے ہیں۔ طبیبی نے کہا یہ صفی لینا صرف آں حضرت کو جائز تھا اور  
کسی حاکم کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

صَفَايَا - جمع ہے صَفِيَّةٌ كِي -

كَانَتْ صَفِيَّةٌ مِنَ الصَّفِيَّةِ - ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا  
(یعنی آنحضرت نے خیبر کی لوٹ میں سے ان کو خاص اپنے لیے  
منتخب فرمایا تھا)۔

تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ حَاجَةِ خَيْرٍ مِنْ تَقْوَحِ صَفِيٍّ  
فِي عَامِ لَزْيَةٍ - کسی کام میں ایک بار سبحان اللہ کہنا ایک دو تیل  
اونٹنی سے بہتر ہے جو جفن کے قریب ہو اور قحط اور سختی کے سال میں  
ملے۔

إِذَا ذَهَبَ بِصَفِيَّتِهِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَصَبْرٌ - (اللہ  
تعالیٰ جب کسی بندے کے خالص چہیتے (مثلاً فرزند یا بیوی یا  
دوست یا بھائی) کو اٹھالے پھر وہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا  
ثواب چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت کے سوا دوسرا کوئی  
بدلہ پسند نہیں کرتا (یعنی ایسا شخص ضرور بہشت میں جائے گا)۔

كَسَانِيهِ صَفِيٌّ عَمْرٌ - میرے منتخب دوست عمر نے مجھ  
کو یہ پہنایا۔

لَهُمْ صَفْوَةٌ أَمْرِهِمْ - ان کو اپنے کام میں جو بہتر ہو اس کا  
اختیار ہے۔

هُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوْفِيِّ الَّتِي آفَاءَ اللَّهُ عَلَى  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ  
(حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ دونوں ان مالوں کے لیے)

جھگڑتے ہوئے آئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خاص کر کے  
دیئے تھے بنی نضیر یہودیوں کی جائیدادوں میں سے۔

صَوَافِي (نہایہ میں ہے کہ) وہ املاک اور اراضی جن  
کے مالک جلاوطن کر دیئے گئے یا مر گئے اور وہ لاوارث رہ گئیں۔

صَافِيَةٌ - یہ صَوَافِي کا مفرد ہے (ازہری نے کہا کہ صوافی  
وہ املاک اور اراضی جن کو بادشاہ خاص اپنے مصارف کے لئے  
مخصوص کر لے) (اور بعض نے قرآن میں اس طرح پڑھا ہے:

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافِي - یعنی ان  
جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لوجو خاص اس کے لیے رکھے گئے  
ہیں)۔

مترجم کہتا ہے دکن کی اصطلاح میں ایسی اراضی کو کہ جس کو  
بادشاہ اپنے لیے مخصوص کر لیتا ہے 'صرف خاص' کہتے ہیں اور  
اب تک ریاست حیدرآباد میں ایک قلعہ ملک اس نام سے مخصوص  
ہے جو نظام کے مصارف خاص میں صرف کیا جاتا ہے۔

صَفَا وَمَرْوَةٌ - یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حج اور  
عمرے میں سعی کرتے ہیں (اصل میں صَفَا جمع ہے۔ صَفَاةٌ كِي  
بہ معنی چکنا اور صاف پتھر)۔

يَصُوبُ صَفَا تَهَا بِمَعْرَلِهِ - اس کے سخت اور چکنے  
پتھروں کو اپنے سبل سے مارتا ہے (سبل زمین کھودنے کا آلہ۔  
یعنی اس کو خوب پرکھتا ہے)

لَا تَقْرَعُ لَهُمْ صَفَاةٌ - ان کا کوئی پتھر ٹھونکا جاتا (یعنی ان  
کو کوئی نہیں ستاتا)۔

كَانَتْهَا سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ - وحی کی آواز ایسی ہے  
جیسے ایک زنجیر کو صاف پاٹ چکنے پتھر پر چلا میں۔

صَفْوَانٌ كِي جمع صَفِيٌّ ہے۔ بعض نے کہا کہ وہ خود جمع  
ہے اور اس کا مفرد صَفْوَانَةٌ۔

أَبْيَضٌ مِثْلُ الصَّفَا - سفید چکنے اور صاف پتھر کی طرح  
(یہ مثال ہے ایمان کے استحکام اور صحت و صفائی کی)۔

وَصَفْوَةٌ لَكُمْ وَكِبْرَةٌ عَلَيْهِمْ - اچھا اچھا تو تمہارے  
لیے ہے اور خراب خراب سب ان پر ہے (یعنی رعیت کے لوگ  
مزے میں رہتے ہیں بادشاہوں کے عطیات لے کر مزے اور

آواز کرنا، قریب ہونا، دور ہونا۔

مُصَاقِبَةٌ - مواجہ اور موافقت۔

إِصْقَابٌ - نزدیک کرنا، نزدیک ہونا۔

الْحَجَارُ أَحَقُّ بِصَقْبِهِ - ہمسایہ اپنے نزدیک والی زمین یا

مکان کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ایک

روایت میں بسقبہ ہے سین سے معنی وہی ہیں۔ یہ حدیث امام

ابوحنیفہ کی دلیل ہے کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے اور جمہور علماء

صرف شریک کے لیے حق شفعہ ثابت کرنے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ

حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھنا

چاہیے اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے اس کا حق دور والوں

پر مقدم ہے اور اگر اس سے شفعہ کا حق مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ

ہمسایہ شریک پر مقدم ہو۔ حالانکہ خود حنفی حضرات بھی اس کے

تاکل نہیں ہیں۔ کذا قال الکرمانی۔)

كَأَنَّ إِذَا أُوتِيَ بِالْقَيْلِ قَدْ وَجِدْتَنِ الْقَرِيْبَيْنِ

حَمَلَهُ عَلَى أَصْقَبِ الْقَرِيْبَيْنِ إِلَيْهِ - حضرت علیؑ کے پاس

جب کوئی ایسا مقتول آتا جس کی لاش دو بستیوں کے درمیان ملتی تو

آپ اس کو نزدیک والی بستی میں اٹھالاتے (وہاں دریافت

کرنے قسامت کا حکم دیتے)۔

صَقَّحٌ - سر کے سامنے کے حصے پر بال نہ ہونا۔ بمعنی صَلَّعٌ ہے

أَصْفَحٌ بمعنی أَصْلَعٌ۔

صَقْرٌ - مارنا۔

صَاقُورٌ - پھاوڑے یا بیچے سے توڑنا، سلگانا، جلانا، سخت

گرمی پہنچانا۔

تَصْقِيرٌ - سلگانا، روشن ہونا۔

إِصْقَارٌ - بہت ترش ہونا۔

صَقْرٌ - ہر شکاری پرند کو کہتے ہیں۔ جیسے باز، شاہین، بحری

وغیرہ۔

صَاقِرٌ - جو پرندے شکار نہیں کرتے ان کو کہتے ہیں۔

صَقْرٌ - کھٹے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

كُلُّ صَقَّارٍ مَلْعُونٌ - ہر صقار ملعون ہے (لوگوں نے

عرض کیا اے اللہ کے رسول صقار کون؟ ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ

آرام سے گزارتے ہیں اور بادشاہ کو طرح طرح کی فکریں کرنا  
پڑتی ہیں۔ مال کا وصول اور جمع کرنا پھر مناسب مواقعوں پر صرف  
کرنا۔ رعایا اور ملک کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کی تاک میں  
رہنا۔)

إِصْفَاءٌ - چھنا۔

إِنَّمَا سُمِّيَ الصَّفَالَانِ الْمُصْطَفِيَّ اذِمَّ هَبَطَ عَلَيْهِ -

صفا پہاڑ کا نام صفا اس لیے ہوا کہ مصطلے (یعنی حضرت آدمؑ) اسی

پر اترے تھے۔

نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا لَنَا أَلَا نَفَالٌ وَلَكِنَّا

صَفْوُ الْمَالِ - ہم (امام لوگ) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

ہماری اطاعت فرض کی ہے ہم ہی کولوٹ کے مال ملنے چاہیں اور

منتخب شدہ مال بھی ہم کو ملنا چاہیے۔

لِلْإِمَامِ صَوَافِي الْمُلُوكِ - امام کو بادشاہوں کی خاص

چنی ہوئی چیزیں ملنی چاہیں (یعنی کافر بادشاہوں کی)۔

قَدْ اصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ مُنْبِيَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ذُو الْفِقَارِ اخْتَارَهُ

لِنَفْسِهِ - آنحضرت نے غزوہ بدر میں (لوٹ کے مال سے)

منتخب بن حجاج کی تلوار خاص اپنے لیے رکھی اسی کا نام ذو الفقار

تھا۔ پھر وہ تلوار حضرت علیؑ کو دے دی۔)

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ - حضرت محمد اللہ تعالیٰ

کے منتخب (بندہ) ہیں اس کی مخلوقات میں۔

صَافِيَةٌ - یہ حضرت فاطمہؑ کا ایک باغ تھا۔

صَفْوَانٌ - یہ کئی راویان حدیث کا نام ہے۔ اس کے علاوہ

صفوان بن معطل وہ صحابی تھے جن سے ام المومنین حضرت عائشہؓ

پر تہمت لگائی گئی تھی۔

صَفِيَّةٌ - یہ عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی پھوپھی تھیں

حضرت زبیرؓ ان کے بیٹے تھے۔ اور صفیہ بنت حبیبی آنحضرتؐ کی

بیوی تھیں جو غزوہ خیبر میں ہاتھ آئی تھیں۔

## باب اصَادِ مَعَ الْقَافِ

صَقْبٌ - گھونسا لگانا یا سخت ٹھوس چیز پر مارنا، بلند کرنا، اکٹھا کرنا،

## لَعْنَةُ الْحَنَظِيَّةِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

(لوگ اس کے خطبے سے اور زیادہ گمراہوں اور فتنہ اور فساد پر مستعد ہوں)۔

صَقَبٌ - لمی آواز دینے والا۔

صُقْرَةٌ - چننا۔

صُقْرٌ - ٹھنڈا پانی یا تلخ غلیظ و بدبودار پانی۔

صَقْلٌ يَأْصِقَالٌ جَلَا دَيْتَا صَافٍ كَرْنَا صَيْقَلٌ كَرْنَا بَيْهَلٌ كَالِ ذَالِنَا مَارْنَا -

مُصَافَلَةٌ - مدارات کرنا، مدامت کرنا۔

صِقَالَةُ الْبِنَاءِ - پاز جس کو بنا کر عمارت کے بلائی حصہ کو تعمیر کرتے ہیں۔

صُقْلَةٌ - کوکھ۔

صَيْقَلٌ - وہ شخص جو تلواروں کا زنگ صاف کرتا ہے۔ ان کو جلا دیتا ہے۔

صَيَاقِلٌ اور صَيَاقِلَةٌ - یہ صَيْقَلٌ کی جمع ہیں۔

وَكَمْ تَنْزِرُ بِهِ صُقْلَةً - لاغری اور دلے پن نے اس میں کوئی عیب نہیں کیا (یہ صَقْلَتُ النَّاقَةِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے اونٹنی کو دبلا کیا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ بہت کہ

کہیں پھولا تھا اور نہ بالکل دبلا تھا)۔

وَيُصْبِحُ صَيْقِلًا دَهِيْنَا - آنحضرت صبح کرتے اور آپ چمک دار چکنے ہوتے (یعنی حضور کا جسم صاف چمکدار اور نورانی معلوم ہوتا)۔

مِصْقَلَةٌ - حضرت علی کا حامل تھا۔ اور جس چیز سے کسی زنگ خوردہ شے کو صاف کریں اس کو بھی مِصْقَلَةٌ کہتے ہیں۔

صَيْقِلٌ - چکنی ٹھوس چیز جس کے اندر پانی جذب نہ ہو بلکہ اوپر ہی سے بہ جائے۔

صِقْلَابٌ - بہت کھانے والا اور سفید رنگ۔

صَقَالِيَّةٌ - چھٹی اقلیم کے لوگ جو سفید رنگ ہوتے ہیں۔ (جیسے بلخاری اور روسی)۔

### باب الصاد مع الكاف

صَكٌّ - زور سے مارنا، دکھیلنا، طمانچہ لگانا، تمسک، دستاویز قبالہ

میں کچھ لوگ ہوں گے جب وہ آپس میں ملیں گے تو ایک دوسرے پر لعنت کریں گے)۔

(ایک روایت میں سَقَابٌ ہے سین ہے اس کتاب "س" میں بیان کیا جا چکا ہے۔ بعض نے کہا صَقَابٌ سے چغل خور مراد ہے اور بعض نے مغرور اور تکبر معنی کئے ہیں)۔

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الصَّقُورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چغل خور (یاد یوٹ) کا نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

أَوْ مُشْمَعَلًا صَقْرًا - یا جلدی سے چل دینے والا پرندہ۔

نَاقَةٌ مُشْمَعَلَةٌ - تیز روانہ ٹی (اس کا ذکر اوپر کر چکا)۔

لَيْسَ الصَّقْرُفِيُّ رُوْسِ النَّخْلِ - کھجور کا شیرہ درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہے (بلکہ کھجور کو درخت سے اتار کر اس سے

بنایا جاتا ہے)۔

صَقَعٌ - مارنا یا سر پر مارنا، داغ دینا، گوز لگانا، گراتا، سیدھے راستے سے پھر جانا یا خیر اور احسان کے راستے سے پھرنا۔ چننا پکارنا (جیسے صَقَاعٌ اور صَقِيعٌ ہے)۔

صَقَعٌ - بیہوش ہونا۔

صَقِيعٌ - شبنم اوس۔

مِصْقَعٌ - فصیح و بلیغ بلند آواز والا۔

مَنْ زَنَا مِمَّ بَكْرٍ فَاصْقَعُوهُ مِأَةً - جو شخص کنواری سے زنا کرے اس کے سو کوڑے لگاؤ۔

مِمَّ بَكْرٍ اصل میں من بَكْرٍ تھا، مگر نون کے بعد جب بے آتی ہے تو نون کو میم سے بدل دیتے ہیں۔ بعض نے کہا یہ ہم بکرو ہے یہ کسرہ رالماتونین۔ اصل میں مِنَ الْبَكْرِ تھا اور یہ اہل یمن کی لعنت ہے وہ لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں جیسے

لَيْسَ مِنْ امِيرَا مِصِيَامٍ فِي امِسْفَرٍ

إِنَّ مِنْقَذًا اصْقَعُ امَّةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ - منقذ کے سر پر زمانہ جاہلیت میں ایک زخم لگا تھا جو اس کے داغ پر پہنچا تھا۔

صُقْعَةٌ - سخت سردی۔

شَرَّ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ الْخَطِيبُ الْمِصْقَعُ - فتنہ اور فساد میں سب سے بدتر وہ خطبہ سنانے والا ہے جو فصیح آواز والا ہو

بند کرنا ملادینا۔

اصْطَحَاكَ - گرگڑھانا۔

صَحَّكَ - قبالہ نویس۔

صَحِيكَ - ضعیف، ناتوان۔

مَرَّ بِجَدِي اَصْلَكَ مَيْتٍ - آنحضرتؐ ایک بکری کے مرے ہوئے بچے پر گزرے جس کے گھنے رگڑے گئے تھے۔

صَحَّكَ - دوڑنے کے وقت ایک بچہ کا گھٹنا دوسرے سے رگڑ جانے کو "صَحَّكَ" کہتے ہیں۔ (بعض نے کہا ہے کہ اصلک سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ اس کے گھٹنوں کے بال نکل گئے تھے)۔

قَاتَلَكَ اللهُ اُخْفِشَ الْعَيْنَيْنِ اَصْلَكَ الرَّجُلَيْنِ (عبد الملک بن مردان نے حجاج بن یوسف کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے (کجبت) آنکھوں کا بیما زپاؤں کا "اَصْلَكَ" ہے (یعنی چلتے وقت تیرا ایک پاؤں دوسرے سے رگڑھاتا ہے)۔

حَمَلَ عَلِيٌّ جَمَلًا مَصْلًا - ایک مضبوط زوردار اونٹ پر سوار کیا (بعض نے کہا "مَصْلًا" سے وہی مطلب مراد ہے کہ چلنے کے دوران اس کی کونچیں رگڑا کھائیں)۔

فَأَصْلُكَ سَهْمًا فِي رَجُلَةٍ - میں اس کے پاؤں میں ایک تیر مار دیتا۔

فَأَصْطَكُوا بِالسُّيُوفِ - آخر وہ تلواروں سے لڑنے لگے (ایک دوسرے پر دار کرنے لگے)۔

أَحْلَذَكَ بَيْعَ الصَّكَاكِ - (ابو ہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ) تو نے دستاویزوں کی بیع درست کر دی (اس زمانہ میں یہ ہوتا تھا کہ حکومت سے لوگوں کو سالانہ یا ماہوار کی سند مل جاتی کہ اتنے عرصہ کے بعد ان لوگوں کو اتنی رقم ادا کر دی جائے گی۔ لوگ ان سندوں کو رقم وصول کرنے سے قبل دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے۔ ابو ہریرہؓ نے اس سے منع کیا کیونکہ یہ ایک ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی بائع کے قبضہ میں نہیں آئی اور اس طریقہ کی بیع سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں حکومت نے نوٹ نکالے ہیں۔ یعنی لوگوں سے رد پیسے لے کر اتنے ہی روپے کی ایک

دستاویز اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ مجاز ہے کہ جب چاہے اس دستاویز کو بیچ ڈالے یا حکومت کو واپس کر کے اپنا روپیہ واپس لے۔ بظاہر اس کی بیع میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومت کے سیاسی زور سے اس دستاویز کو رواج دیا گیا ہے اور اس رواج کو روکنا حکومت کی نگاہ اور قانون میں بغاوت کرنا ہے۔ بہر حال یہ لازمی ہے کہ نوٹ برابر برابر بیچے یعنی سو روپے کا سو روپے کے عوض ورنہ سود ہوگا اگر بغیر بیٹے کے گریز نہ ہو تو ایسا کرے کہ مثلاً ۹۹ روپے لے اور ایک روپیہ کے بدل آٹھ آنے یا بارہ آنے کے پیسے لے لے تو اس صورت میں اختلاف جس کی وجہ سے سود کی حرمت باقی نہ رہے گی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ معاملہ نقد نقد کرے نہ کہ ادھار کیونکہ بیع صرف میں داخل ہے اور اس میں ایک طرف ادھار ہونا درست نہیں۔

بیع البھار میں ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ سرکاری سندوں کا بھی جس میں رقم دینے کا وعدہ ہو یا غلہ وغیرہ دینے کا تو اس کا بیچنا درست ہے وہ شخص ان کو فروخت کر سکتا ہے جس کے نام کی سند ہے۔ لیکن جس نے اس کو خریدنا پھر اس کو تیسرے کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا جب تک رقم یا غلہ وصول نہ کر لے۔ كَمَا كَانَ يَسْتِظِلُّ بِظِلِّ جَنَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدْعَانَ فِي صَحَّةِ عُمِّيٍّ - آں حضرت عبد اللہ بن جدعان کے کمرے میں دو پہر کے وقت سایہ لیتے (یہ کمرہ بہت بڑا تھا۔ عبد اللہ بن جدعان زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو اس میں سے کھلایا کرتے سوار اور پیادے سب اس میں سے کھاتے۔ "عمی" ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کی دو پہر کی گرمی میں خدمت کرتا ان کو پانی پلاتا۔ بعض نے کہا ایک لیرا تھا جس نے دو پہر کے لئے عام طور پر استعمال ہونے لگا)۔

صَحَّةُ عُمِّيٍّ کے بارے میں بعض نے کہا کہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نصف النہار کے وقت شدت نماز میں جو کوئی باہر نکلتا تو سورج کی عمودی شعاعیں آنکھ نہیں کھولنے دیتیں گویا اندھے کی طرح ہو جاتا ہے۔

اہل عرب کہتے ہیں:

لِقَيْتُهُ صَحَّةُ عُمِّيٍّ - میں اس سے ٹھیک دو پہر کو ملا۔

# عَلَمَاتُ النَّبِيِّ

صَكَمَتُهُ الصَّوَاكِمُ - اس پر مصائب ٹوٹ پڑے۔

## باب الصاد مع اللام

صَلَبٌ - جانا سودی دینا، چربی نکالنا، بھوننا، ہمیشہ رہنا، سخت ہونا۔

صَلَابَةٌ - سختی۔

تَصْلِيبٌ - سخت بن جانا، سخت ہونا۔

نَهَى عَنِ الصَّلْوَةِ فِي التَّوْبِ الْمُصَلَّبِ - آنحضرتؐ نے اس کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا جس میں صلیب (تروسلی) کی شکلیں بنی ہوں (نصاری یہ شکل برکت کے لیے بناتے ہیں۔ ان کے خیال میں حضرت عیسیٰ سولی پر چڑھائے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر کے اٹھالیا)۔

كَانَ إِذَا رَأَى التَّصْلِيبَ فِي مَوْضِعٍ قَضَبَهُ - آپ کس کپڑے میں کہیں تروسول کی شکل دیکھتے تو اس کو کاٹ ڈالتے۔

فَنَاوَلْتَهَا عِطَافًا قَرَأَتْ فِيهِ تَصْلِيبًا فَقَالَتْ نَحْيُهُ عَيْنِي - میں نے ان کو ایک چادر کا کون دیا، انہوں نے دیکھا کہ اس میں صلیب کی شکل بنی ہے تو کہنے لگیں اس کو ہٹاؤ (مجھ سے دور رکھو)۔

تَكْرَهُ النَّيَابَ الْمُصَلَّبَةَ - حضرت بی بی ام سلمہؓ ان کپڑوں کو کمر وہ سمجھتی تھیں، جن میں صلیب کی شکل بنی ہوئی۔ رَأَيْتُ عَلَيَّ الْحَسَنَ تَوْبًا مُصَلَّبًا - میں نے امام حسنؑ کو ایک کپڑا پہنے دیکھا جس پر صلیب کی شکل بنی تھی۔ تَصْلِيبٌ - عورتوں کا ایک خاص قسم کا پہناؤ۔ صَلَبَتِ الْمَرْأَةُ حِمَارَهَا - یعنی عورت نے اپنی اوزھنی میں تھیلیب کی۔

خَرَجَ إِنَّهُ عَيْدُ اللَّهِ فَضَرَبَ جُفَيْنَةَ الْأَعْجَمِيَّ فَصَلَبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو آپ کے صاحبزادے عبید اللہ نکلے اور جفینہ عجمی کو (جو آپ کی قتل کی سازش میں شریک پایا گیا تھا) اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں مارا، تروسول کی شکل بنا دی۔ (یعنی ایسی شکل) +

حَتَّى أَعْطَى صِغَا كَمَا - یہاں تک کہ اس نے دستاویزیں دے دیں۔

فَلَمَّا جَاءَهُ صِغَةٌ - جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے تو آپ نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا ان کی آنکھ پھوڑ دی (کیونکہ وہ اس وقت آدمی کے ہمیں میں تھے اور حضرت موسیٰ نے ان کو نہیں پہچانا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يَشْهَدُ شَهَادَةَ زُورٍ عَلَيَّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مَكَانًا صِغَا مِنَ النَّارِ - جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹی گواہی دے (اس کو نقصان پہنچانے کے لیے) تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی ایک جگہ کا قبلہ اس کے لیے لکھ دے گا (وہ اس جگہ میں ضرور جائے گا)۔

هَلْ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَنْ تَقْبِضُ قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ صِغَاكَ تَنْزِيلٌ مِنَ السَّمَاءِ أَقْبِضْ نَفْسَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ - (کسی نے حضرت عزرائیلؑ سے پوچھا کیا تم کو یہ معلوم رہتا ہے کہ فلاں شخص کی روح میں قبض کروں گا (یعنی قبض کرنے سے پیشتر تم کو اس کا علم رہتا ہے کہ اس کی موت فلاں وقت آئے گی) انہوں نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ (ہر روز) آسمان سے پروانے اترتے ہیں کہ آج فلاں شخص کی جو فلاں کا بیٹا ہے روح قبض کر (میں خدائی پروانوں پر عمل کرتا ہوں باقی موت کا وقت وہ مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے، بجز پروردگار کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ساری دنیا حضرت عزرائیل کے سامنے ایک طبق کی طرح ہے جس میں دانے پڑے ہوں۔ پھر جس دانے کے اٹھا لینے کا حکم ہوتا اس کو وہ اٹھا لیتے ہیں)۔

فَجَاءَتْ الرِّيحُ بِرَبِّهِ فَصَكَّتْ وَجُوهَنَا وَنِيَابَنَا - ہوا اس کا پیشاب اڑا کر لائی اور ہمارے چہروں اور کپڑوں پر مار دیا۔

صَكَمٌ - مار ڈالنا، دھکیلنا۔

صَاكِمٌ - موزہ۔

صُكْمٌ - جمع ہے صَاكِمِ كِي۔

صَكْمَةٌ - سخت صدمہ۔

صَوَاكِمٌ - مصائب، سختیاں۔



صَلِيبٌ چربی کو بھی کہتے ہیں صَلْبٌ اس کی جمع ہے۔  
تَمْرٌ ذَخِيرَةٌ مُصَلَّبَةٌ - ذخیرہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔  
تَمْرٌ الْمَدِينَةِ صَلْبٌ - مدینہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:  
رُطْبٌ مُصَلَّبٌ - پکی کھجور سخت اور خشک۔  
أَطْيَبُ مَضْحَةً نَيْبَةً مُصَلَّبَةً - جو صبحانی کھجور سخت ہو  
گئی، وہ چبانے میں بہت عمدہ (ہوتی) ہے۔) (صحیحانی مدینہ کی ایک  
قسم کی کھجور ہے)۔

إِنَّ الْمُعَالِبَ صَلْبُ اللَّهِ مَغْلُوبٌ - جو شخص اللہ تعالیٰ  
کی قوت سے مقابلہ کرے وہ مغلوب ہوگا (کیونکہ اللہ کے سوا کسی  
میں قوت نہیں، جس کسی میں کچھ قوت ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ  
ہے)۔

فِي قَوْمٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرٍ - اس کپڑے میں جس  
میں ترسول کی شکل بنی ہو یا تصاویریں ہوں۔  
يَكْسِرُ الصَّلِيبَ (جب حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب  
آسمان سے اتریں گے تو) صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ (مذہب  
عیسائیت کو جو نصاریٰ نے اختیار کر لیا ہے اس کی تردید کریں گے  
اور باطل قرار دیں گے اور تو حید اور اسلام کو پھیلا دیں گے)۔  
لَمْ يَكُنْ فِيهِ تَصَالِيبٌ إِلَّا نَقْضُهُ - جہاں جہاں اس  
میں مورتمیں تھیں ان کو توڑ ڈالا (تصالیب سے تصادیر مراد ہیں)۔  
أَمَرَ بِمَحْوِ الصَّلْبِ - آپ نے ترسول کو میٹ ڈالنے کا  
حکم دیا۔

صَالِبٌ - سخت بخار لرزے کے ساتھ۔  
صَلِيبِيَّةٌ - نصاریٰ کی وہ قومیں جو اپنے جھنڈوں اور  
کپڑوں پر صلیب کا نشان بنا کر بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے  
لیے آئے تھے یہ جنگ دنیا کی بڑی جنگوں میں سے ہے اس میں  
نصاریٰ اور مسلمان مارے گئے۔ بالآخر بیت المقدس پر قبضہ  
مسلمانوں ہی کا رہا۔ سلطان صلاح الدین نصاریٰ پر غالب  
ہوئے اور ان کو نکال باہر کیا۔ محاربہ صلیب اسی جنگ کا نام ہے۔  
أَقَمَ صَلْبَكَ - اپنی پیٹھ (رکوع میں) سیدھی رکھ۔  
صَلْتُ - ایز لگانا، چکنائی کم ہونا، کشادہ پیشانی، عمدہ صحت کی

صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى  
خَاصِرَتَيْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَاةِ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ - میں نے حضرت  
عمرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنا ہاتھ لاکھ پر رکھا انہوں نے کہا  
نماز میں سولی کی شکل بنانا بھی ہے آنحضرتؐ اس سے منع فرماتے  
تھے (اس لیے کہ جس شخص کو سولی دی جاتی ہے اس کے دونوں  
ہاتھ اسی طرح لکڑی پر پھیلے رہتے ہیں)۔

خَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ - اللہ تعالیٰ نے  
کچھ لوگوں کو بہشت کے لیے بنایا اور بہشت کو ان کے لیے اس  
وقت سے بنایا جب وہ اپنے باپ دادوں کی پشت میں تھے (ابھی  
دنیا میں آئے بھی نہ تھے)۔

أَصْلَابٌ - یہ صَلْبٌ کی جمع ہے، بمعنی پشت۔  
قَرَابَةٌ صَلِيبِيَّةٌ - خون کا رشتہ۔

قَرَابَةٌ سَبَبِيَّةٌ - شادی کی رشتہ داری، یعنی ازار بندی  
رشتہ۔

فِي الصَّلْبِ الدِّيَّةُ - اگر کمر توڑ ڈالی جائے (آدی کبڑا  
ہو جائے) تو اس میں دیت لازم ہوگی (بعض نے اس طرح پر  
ترجمہ کیا ہے کہ پیٹھ پر مارنے کی وجہ سے اگر مرنے کا نکلنا موقوف ہو  
جائے تو دیت لازم ہوگی)۔

تُنْقَلُ مِنْ صَلَابِ إِلَى رَحِمٍ - اذا مضى عالم بدا  
طبق (یہ اس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو حضرت عباسؓ نے آں  
حضرت کی تعریف میں کہا، یعنی تم پشت پدر سے ماں کے پیش میں  
منتقل ہوتے رہے جب ایک عالم گزر تو دوسرا طبقہ پیدا ہوا۔

لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ آتَاهُ أَصْحَابُ الصَّلْبِ - جب آپ  
مکہ میں آئے تو ہڈیوں کے پکانے والے آپ کے پاس آئے  
(یہ وہ لوگ تھے جو ہڈیاں جمع کر کے ان کو پانی میں پکاتے اور جو  
کچھ روغن ان میں سے نکلتا اس کا سالن کرتے)۔

إِنَّهُ اسْتَفْتِي فِي اسْتِعْمَالِ صَلِيبِ الْمُؤْمِنِي فِي  
الدَّلَاءِ وَالسُّفْنِ فَأَبَى عَلَيْهِمْ - حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ  
مردار کی چربی ہم ڈولوں اور کشتیوں میں لگائیں آپ نے فرمایا  
نہیں۔

## لَعَالِيكَ يَا

ہوئی تلوار بڑی چھری جو شخص اپنی حاجتوں کو پورا کرے۔  
صَلَّتْ اور صَلَّتْ نگی تلوار سے مارنا۔

اِصْلِيَتْ اور مِصْلَاتٌ اور مِصْلَتْ اور مُنْصِلَتْ۔  
بہادری جری اپنے ارادوں کو پورا کرنے والا۔  
كَانَ صَلَّتَ الْجَبِينِ۔ آنحضرت ﷺ کشادہ پیشانی تھے۔

سَهْلَ الْخَدَيْنِ صَلْتَهُمَا۔ رخسار ڈھلے ہوئے برابر نہ  
یہ کہ گال پھولے ہوئے۔

فَاخْتَرَطَ السَّيْفُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا۔ (غورث  
نے آنحضرت کی) تلوار لے کر سونت لی (آپ ایک درخت کے  
سایہ میں آرام فرما رہے تھے) نگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔  
اَصْلَتَ السَّيْفُ۔ تلوار سونت لی یا پیام سے نکال لی (مجمع  
البحار میں صلت السيف جو اس معنی میں لکھا ہے اس کی تائید  
لغت سے نہیں ہوتی)۔

جَاءَ بِمَرْقِيٍّ يَصْلِتُ۔ ایک شور با ایسا لے کر آیا جس میں  
چکنائی کم تھی پانی اوپر نظر آ رہا تھا۔  
مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ تَنْصَلِتُ۔ ایک ابرگزر تو فرمایا یہ  
پانی برسائے گا قصد کرتا ہے۔

اِنْصَلَّتْ يَنْصَلِتُ۔ برہنہ ہوا جلدی بھاگا۔ (ایک  
روایت میں تَنْصَلِتُ ہے یعنی آیا۔

صَلَجٌ۔ گلانا مارنا۔  
صَلَجٌ۔ بہرا ہونا۔  
صَلَجٌ۔ کھرے روپے۔  
صَلَجٌ۔ آٹھی کرنا، صلج کرنا، مل جانا۔

صَلَاخٌ اور صَلُوخٌ اور صَلَاخَةٌ۔ درست ہونا۔ (اس  
کی ضد فساد ہے یعنی بگڑ جانا)۔  
مُصَالِحَةٌ اور صَلَاخٌ۔ موافقت کرنا (اس کی ضد  
مُخَالَفَةٌ ہے)۔

اِصْلَاخٌ۔ درست کرنا بنانا۔  
تَصْلَاخٌ۔ مل جانا، صلح کر لینا (جیسے اِصْطِلاخٌ ہے)۔  
صَالِحٌ۔ نیک اور پرہیزگار۔

صَلَاخٌ۔ مکہ کا ایک نام ہے۔

لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ۔ صفیہ آپ کے لائق ہیں (نہ کہ دیکھ  
کلبی کے کیونکہ وہ پیغمبر کی اولاد اور اپنی قوم میں مغرر اور محترم  
تھیں)۔

إِذَا صَلَحَ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ۔ (بدن میں گوشت کا  
ایک ٹکڑا ہے) جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا  
ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ خبردار ہو کہ  
وہ بگڑا آدمی کا دل ہے)۔

فَارَ كُجُوها صَلَاخَةً۔ تو اس کو درست رکھ کر اس پر سواری  
کردو (یعنی اس کے پانی چارہ اور سردی گرمی کا پوری طرح خیال  
رکھو وہ بے زبان جانور ہے)۔

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔ اچھا خواب یعنی سچا خواب (جس کا  
دیکھنا والا صالح، متقی اور با علم آدمی ہوتا ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْلٰئِكَ صٰلِحًا وَاَوْ سَطْطَةً نَّجَاحًا  
وَاِخْوَةً فَلَاحًا۔ یا اللہ! اس دن کے شروع کو ہمارے دین کے  
لیے بہتر کر (صبح کو عبادت اور نماز میں مصروف رہیں) اور اس  
کے درمیانی حصہ کو ہمارے لیے حاجت روائی کا) ذریعہ بنا (دنیا  
کے مقاصد اس میں پورے ہوں روٹی رزق ملے) اس کے  
آخری حصہ کو کامیابی کر (خاتمہ اسلام پر ہو اللہ تعالیٰ کی ناراضی  
کے بجائے اس کی رضامندی حاصل کر سکوں)۔

اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ۔ میری دنیا  
درست کر (کسی کا محتاج نہ ہوں) اور میری آخرت میں اللہ کی  
خوشنودی اور مقام عزت حاصل کر سکوں)۔

فَاِنْ صَلَحْتَ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔ اگر نماز اس کی اچھی نگلی  
(سنت کے موافق) تب تو وہ کامیاب ہوا۔  
اِصْلِحِ الْاَعْمَالِ۔ نیک کاموں کی۔  
صَالِحٌ۔ صالح علیہ السلام مشہور پیغمبر تھے جو قوم شہود کی  
طرف بھیجے گئے تھے۔

اجْعَلْ دَعَايَ اِخْوَةٍ صٰلِحًا۔ آخری دعا میری اچھی  
کر۔

مَنْ اَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ اَصْلَحَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ

ص	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ي	سے	لَعَالِيَةً
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	-------------

وَيَبِّئِ النَّاسِ - جو شخص اللہ سے اپنا معاملہ درست رکھے گا اللہ تعالیٰ لوگوں سے بھی اس کا معاملہ درست کر دے گا۔

أَصْلَحَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ - اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کو درست کیا۔

الْعَبْدُ الصَّالِحُ - سکندر یا حضرت امیر مومنین کاظم۔

إِذَا ضَلَلْتَ الطَّرِيقَ فَتَدِ يَا صَالِحُ أَرْشِدْنَا إِلَى الطَّرِيقِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ - جب تو (جنگل میں) راستہ بھول جائے تو اس طرح پکاراے صالح ہم کو راستہ بتلاؤ اللہ تم پر رحم کرے (اس لیے کہ صالح جنگلی پر مموں ہیں اور حمزہ دریا پر کذانی مجمع البحرین) (یہ روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ اس کے علاوہ ایک اور دوسری حدیث میں ہے جب تم میں سے کسی کا جانور بھڑک کر نکل جائے کسی جنگل کی طرف تو یوں پکارے اللہ کے بندو! میری مدد کرو)۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ صَالِحٍ - جمعہ کا دن اجمہادان ہے۔

الْصَّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صَلْحًا أَخْلَى حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا - مسلمان آپس میں جس طرح صلح کر لیں ہر صلح جائز ہے مگر وہ صلح جائز نہیں جو حرام چیز کو حلال کرنے پر ہو یا حلال چیز کو حرام کرنے پر۔

قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ كَانَ لَهُ عِنْدِي أَرْبَعَةُ آلاِفِ دِرْهَمٍ إِلَى أَنْ أَصْلَحَ وَرَزَقْتُهُ وَلَا أَعْلَمُهُمْ كَمْ كَانَ قَالَ لَا يَجُوزُ حَتَّى تُخْبِرَهُمْ - میں نے امام ابو الحسن علیہ السلام سے پوچھا ایک یہودی یا نصرانی کے میرے پاس چار ہزار درہم امانت تھے (وہ مر گیا) اب میں اس کے وارثوں سے صلح کر سکتا ہوں ان کو کچھ دے کر اس طرح کہ میں ان کو یہ نہ بتلاؤں کہ موتی کے نکتے درہم میرے پاس امانت تھے؟ فرمایا نہیں جب تک تو ان سے بیان نہ کر دے کہ اتنے درہم میرے پاس امانت تھے (اگر وہ اس بیان کے بعد بھی کم لینے پر راضی ہو جائیں تو پھر صلح جائز ہے)۔

إِصْطِلَاحٌ - کسی قوم کسی طبقہ اور اہل فن کا کسی متعین مفہوم کو ظاہر کرنے کے لیے کسی لفظ کے استعمال پر متفق ہونا مثلاً "صلوٰۃ" کے لغوی معنی دعا کے ہیں مگر شریعت کی اصطلاح میں یہ

لفظ نماز کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

صَلَحٌ - خارشٹ بہراپن۔

ذَاهِيَةٌ صُنُوحٌ - ہلاک کرنے والی آفت۔

تَصَالَحٌ - بہراپنا۔

إِصْلَاحٌ - کروت لیٹنا۔

صَلَحْتُ يَا صَالِحُ يَا صَالِحُ - توی زور آور۔

نَاقَةٌ صَالِحْدَاةٌ - زوردار اونٹنی۔

صَلَحِمٌ - سخت شدید۔

عُرِضَتْ أَلَا مَانَةٌ عَلَيَّ الْجِبَالِ الصَّمِ الصَّلَاحِيمِ - اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت سخت مضبوط پہاڑوں پر پیش کی (مگر وہ بھی ڈر گئے مگر آدمی نے قبول کر لی)۔

صَلَدٌ - چکنا صاف سخت جس پر کچھ نہ اگے۔

صُلُودٌ - آواز دینا پر آگ نہ دینا۔

صَلَدٌ - دوڑنے میں ہاتھ زمین پر مارنا چڑھنا آواز دینا سخت ہونا چمکنا۔

صَلَادَةٌ - بخیلی۔

تَصْلِيدٌ - بخیلی کرنا۔

إِصْلَادٌ - سخت ہونا۔

إِصْلَدٌ - بخیل۔

صَلْدَاءٌ - یہ مونٹ سے اَصْلَدُ کا۔

لَمَّا طَعِنَ سَقَاهُ الطَّبِيبُ لَبْنًا فَخَرَجَ مِنَ الطَّعْنَةِ أَيْضًا يَصِيدُ - جب امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کو خنجر سے مارا گیا تو حکیم نے آپ کو دودھ پلایا وہ اسی طرح سفید چمکتا ہوا زخم سے باہر نکل آیا (زخم آ رہا ہو گیا تھا اور سخت کاری تھا۔ دودھ کے زخم سے خارج ہونے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروقؓ سمجھ گئے کہ میں بچنے والا نہیں)۔

أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَّا نَقَيْتَ فَقَاءَ لَبْنًا يَصِيدُ -

انہوں نے تے کی تو سفید چمکتا ہوا دودھ نکلا۔

لَمَّا لَحَا قَضِيْبَةً فَإِذَا هُوَ أَيْضًا يَصِيدُ - پھر اپنی

چھڑی کا پوست نکالا وہ سفید چمک رہی تھی۔

زَنَدٌ صَلَادٌ - وہ چھتقا جس سے آگ نہ نکلے (آواز

عَلَامَاتُ التَّحْرِيقِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

سے ماخوذ ہے، یعنی گوشت بدبودار ہو گیا۔

اعْتَرَفَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ غُرْفَةً بِيَمِينِهِ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ الْفَرَاتِ فَصَلَّاهَا فَجَمَدَتْ فَقَالَ لَهَا مِنْكَ اَخْلَقُ النَّبِيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ وَالْاَنْمَاءَ الْمُهْتَدِيْنَ الْحَدِيثُ اللّٰهُ تَعَالَى نے ایک چلو دا بنے ہاتھ سے شیشے شیریں پانی کا لیا اس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں تجھ سے پیغمبروں اور رسولوں اور نیک بندوں اور راہ پانے والے اماموں کو قید کروں گا (پھر ایک چلو کھارے پانی کا لیا اس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں تجھ سے ظالم بادشاہوں اور شریر متکبر لوگوں اور شیطان کے بھائیوں کو بناؤں گا)۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي ذِي الصَّلَاةِ صِل - ذِي الصَّلَاةِ صِل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (محمد بن کی نے کہا کہ اس مقام پر خفت کا عذاب اترتا تھا)۔

صِل - وہ سانپ جس کا منتر نہ ہو۔  
صَلْصَلَةٌ - فاخنة۔

صَلْعٌ - سر پر سامنے کی طرف بال نہ ہونا۔

تَصْلِيْعٌ - پھیلا کر ہاتھ رکھنا کسی امر کو خوب ظاہر کرنا۔

تَصْلَعٌ - نمایاں ہونا ابر سے نکل جانا۔

اَصْلَعٌ - گنجا۔

اَصْلَعٌ - ایک قسم کا سانپ باریک گردن والا اس کا

سر گولی کی طرح ہوتا ہے اور ذکر کو بھی کہتے ہیں۔

وَأَنَّ لَا أَرَى مَطْمَعًا فَوْقَ بَصْلَعٍ - میں کسی سے کچھ طرح

نہ رکھوں ایک پتھر میدان میں جہاں کچھ روئیدگی نہ ہو چاڑوں۔

(اصل میں یہ صَلْعٌ سے ماخوذ ہے، یعنی سر پر بال نہ

ہونا۔ تو اسی مشابہت سے جس زمین پر روئیدگی نہ ہو وہ بھی گویا

سختی ہے)۔

مَا جَرَى الْيَنْفُورُ بَصْلَعٍ - پتھر میدان میں ہرن کا بچہ

نہیں جاتا یا جنگلی بیل۔

وَتُحْتَرَسُ بِهَا الصَّبَابُ مِنَ الْأَرْضِ الصَّلْعَاءِ -

وہاں گوہ کا شکار کیا جاتا ہے سپاٹ زمین میں (جہاں گھانس اور

بیدار وغیرہ نہ ہو)

دے کر رہ جائے)۔

إِنْ صَلَدَتْ زَنَا دُكْمٌ - اگر تمہاری پتھری آگ نہ دے

(یعنی تم بجلی کرنا چاہو)۔

صَلْدُحٌ - چوڑا پتھر۔

جَارِيَةٌ صَلْدَحَةٌ - چوڑی چھو کری۔

صَلْدَحَةٌ - سخت۔

صَلْدِيمٌ - شیر سخت۔

صَلَادِمٌ - یہ صَلْدِيمٌ کی جمع ہے یعنی سخت سم والے۔

صَلْوَزٌ - مارا ہی (یعنی بام پھلی)۔

صَلْصَلَةٌ - آواز دینا ڈرانا۔

صَلْصَالٌ - گارا۔

كَأَنَّ صَلْصَلَةَ عَلِيٍّ صَفْوَانٌ - گویا وہ لوہے کی آواز

ہے جو سفید صاف کچنے پتھر پر حرکت کرے (نہا یہ میں ہے

صَلْصَلَةٌ لوہے کی آواز جب اس کو ہلائیں۔ اور ”صلصلہ“ کی

آواز ”صلیل“ سے زیادہ ہے)۔

مِثْلُ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ - گھنٹے کی سی آواز (یہ آواز

فرشتے کی ہوگی یا اس کے پتھروں کی جو وحی کے وقت آنحضرت کو

سنائی دیتی۔ ایسی وحی میں آپ پر بہت سختی ہوئی سخت جاڑوں

میں پسینہ پسینہ ہو جاتے)۔

مترجم کہتا ہے۔ یہ تاویل فاسد ہے۔ اس لیے کہ دوسری

روایت میں اس طرح پر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو

فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر سخت پتھر پر

چلائیں۔ تو یہ آواز خاص جناب احدیت کے کلام سے پیدا ہوئی

ہے جو فرشتوں اور پیغمبروں کو سنائی دیتی ہے اور جن لوگوں نے

کلام الہی میں آواز اور حرف کا انکار کیا وہ بے وقوف ہیں۔

متعدد حدیثوں اور آیتوں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہے اور

اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے:

صَلْصَالٌ - وہ گارا جو پکا یا نہ پکا ہو، مگر خشک ہونے کے بعد

کھن کھن کر رہا ہو (جب پکا لیا جائے تو اس کو فخار کہتے ہیں۔

صَلْصَلٌ - بدبودار کو بھی کہتے ہیں۔ (یہ صَلَّ اللَّحْمُ

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَحَائِمُ الْحَارِثِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------------

صَلُوغٌ - رانت نکل آنا یا پانچویں یا چھٹے برس میں لگنا۔

صَالِعٌ - جو گائے یا بکری ایسی ہو۔

صَوَالِعٌ - یہ جمع ہے صَالِعِ کی۔

صَلْفَةٌ بڑی کشتی۔

صَلْفَةٌ - چار یا چھ برس کا اونٹ۔

عَلَيْهِمُ الصَّالِعُ وَالْقَارِحُ - ان کو پانچ پانچ چھ چھ برس کی گائے بکریاں گھوڑے دینا ہوں گے (یعنی زکوٰۃ میں)۔

صَلْفٌ - اپنی ایسی تعریف کرنا کہ جو وصف اس میں نہ ہو احد سے زیادہ بڑھ جانا غرور اور تکبر سے نمودار برکت کم ہونا بہت گرجنا اور کم برساتنا حظ نہ اٹھانا۔

إِصْلَافٌ - گراں جان ہونا، بے خیر و برکت ہونا، دشمنی رکھنا۔

تَصَلَّفٌ - تملق اور تکلف۔

أَفَةُ الظَّرْفِ الصَّلْفُ - ظرافت کی آفت مبالغہ ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا تکبر کے ساتھ)۔

مَنْ يَبِيعُ فِي الدِّينِ يَصْلَفُ - جو شخص دین میں حد سے بڑھ جائے گا اس کا حظ کم ہو جائے گا (یعنی جو شخص ذرا ذرا سی باتوں پر لوگوں کو بے دین اور کافر بنائے تو ایسے شخص کا حصہ خود دین سے گھٹ جائے گا یا وہ لوگوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دین داری کے ساتھ لوگوں سے محبت اور موافقت رکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اس سے دوسروں کو فائدہ ہو اور ان سے اس کو حظ ہو)۔

كَمْ مِنْ صَلْفٍ تَحْتِ الرَّاعِدَةِ - جو گرجتے ہیں وہ کم برستے ہیں (یہ ایک مثل ہے جو ان لوگوں کے حق میں کہی جاتی ہے جو دعویٰ تو بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن کام کچھ نہیں کرتے صرف زبانی ڈینگیں مارتے ہیں)۔

لَوْ أَنَّ أُمَّرَأَةً لَا تَصْنَعُ لِرِوْجِهَا صَلْفَتٌ عِنْدَهُ - اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگار نہ کرے (ہمیشہ میلی پڑی رہے) تو وہ اپنے شوہر سے کوئی حظ نہیں اٹھائے گی (بلکہ اپنے شوہر پر ایک طرح کا بوجھ ہوگی)۔

تَنْطَلِقُ إِحْدًا كُنَّا فَتَصْنَعُ بِمَا لَهَا عَنْ ابْنَتِهَا

تَكُونُ جَبْرُوتَ صَلْعَاءُ - صاف ظالم بادشاہت ہوگی۔  
إِنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلْيَعَاءِ وَالْفَرْيَعَاءِ - ایک گنوار نے حضرت سے اس زمین کو پوچھا جس میں کچھ نہ اگے یا جس کے کناروں میں اگے درمیان میں کچھ نہ اگے۔

رَكِبْتَ الصَّلْيَعَاءَ - تم سخت آفت میں گرفتار ہوئے یا بہت ہی برا کام جس کی برائی ظاہر ہے تم نے کیا۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے معاویہؓ سے کہا جب معاویہ نے زیاد کو جو ولد الزنا تھا یعنی ابوسفیان نے اس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا اپنا بھائی بنا لیا)۔

تَصَلَّعَتِ الشَّمْسُ - سورج صاف ہو گیا، ابر سے نکل گیا۔

كَاتَبَنِي بِهِ أُفَيْدِعَ أُصْلِعَ - گویا میں اس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو قیامت کے قریب کعبہ کو ڈھائے گا) کم بخت ٹیزھے پاؤں کا سرنگھا ہے۔

مَا قَلْنَا عَجَائِزَ صَلْعًا - (ہم نے جنگ بدر میں) ان بوڑھوں کو نہ باراجن کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔

صَلْعٌ اور صَلْعَانٌ جمع ہے أَصْلَعِ کی۔  
أَيُّمَا أَشْرَفَ الصَّلْعَانُ أَوْ الْفُرْعَانُ - (کسی نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں وہ جن کے سامنے سر پر بال نہ رہے ہوں (جیسے حضرت عمرؓ تھے) یا وہ لوگ جن کے سر پر خوب گھنے بال ہوں (انھوں نے کہا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سارے سر پر بال ہوں۔ لوگوں نے کہا 'آپ کے تو سر پر بال نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا 'آنحضرت کے تو سارے سر پر بال تھے)۔

صَلْعٌ - مختصر ہے صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے تعاقب ہے تعالیٰ کا اور مختصر ہے رضی اللہ عنہ کا اور "مختصر ہے علیہ السلام کا۔ مگر یہ کتابت میں ہے اور پڑھنے والے کو پورے الفاظ اس طرح پڑھنے چاہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور تعالیٰ اور رضی اللہ عنہ اور علیہ السلام۔ بعض نے ایسے اشاروں کو کتابت میں بھی مکروہ جانا ہے لہذا پورا لکھنا بہتر ہے۔

## لَحَائِبُ الْحَرْبِ

منڈائے سر اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کرے جیسے ہندو مشرک کیا کرتے ہیں (بعض نے کہا صلح کے معنی یہ ہیں کہ منہ پر طمانچے مارے، کپڑے پھاڑے، سینہ کوٹے)۔

أَنَا بَرِيٌّ مِنَ الصَّالِفَةِ وَالْحَالِفَةِ - میں اس عورت سے بیزار ہوں (بے تعلق ہوں) جو چلا کر روئے بال منڈائے۔

أَمَّا وَاللَّهِ مَا أَجْهَلُ عَنْ حِكْمِ وَأَسْمِيَةِ وَلَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصَلَاةٍ وَصِنَابٍ وَصَلَاتِي (حضرت عمرؓ نے کہا) یہ بات نہیں کہ میں اونٹ کے سینے کی کڑی بڈیوں اور کوبانوں کے مزے سے واقف نہیں (اونٹ کے کوبان اور سینے میں جو گھٹھلی سی ہوتی ہے جس کو کرکھ کہتے ہیں اس کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے) اگر میں چاہوں تو بھنا ہوا گوشت رانی، انگور کا سالن اور باریک چپاتیاں منگواؤں اور کھاؤں (مگر دنیا میں اس طرح کی لذت مجھ کو پسند نہیں ہے۔ بعض نے صلاتی کا ترجمہ بھنے ہوئے حلوان کیا ہے ایک روایت میں سلاق سین سے ہے یعنی ترکاریاں وغیرہ)۔

لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَاتِي وَسَبَانِكَ - اگر میں چاہوں تو سارے آنگن حلوانوں کے بھنے ہوئے گوشت اور باریک چپاتیوں (میدے کے ماندوں) سے بھر سکتا ہوں (پروردگار نے مجھ کو اس قدر مقدر دیا ہے)۔

إِنَّهُ تَصَلَّقُ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلَى فِرَاشِهِ - ایک رات وہ اپنے بچھونے پر سٹ گئے الٹ گئے مڑ گئے۔  
نَمْ صَبَّ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَتَصَلَّقُ فِيهَا - پھر اس میں پانی اٹھایا وہ اس میں الٹ رہا تھا۔

عَزْوَةٌ بِنْتُ الْمُصْطَلِقِ - یہ ایک مشہور جہاد ہے۔  
بَنُو الْمُصْطَلِقِ - قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔  
صَلَّ - صاف کرنا، پونچنا۔

صَلِيلٌ - آواز کرنا، انڈا پھونسنے کی باریک آواز یا پانی پینے کی آواز۔

صَلَّ - آفت، شمشیر براں۔  
كُلُّ مَارَدًا عَلَيْكَ قَوْمُكَ مَا لَمْ يَصِلْ - جو جانور تیرے تیرے مارا جائے اس کو کھا جب تک بد بودار نہ ہو گیا ہو

الْحُظَيْةُ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّالِفَةَ كَمَا نَتْ أَحَقُّ - تم میں کوئی عورت جا کر اپنی بیٹی سے جو خاندان سے فیض اٹھا رہی ہے (اس کے باوجود ماں جا کر) اپنے مال سے سلوک کرتی ہے اس کو آراستہ کرتی ہے (اس کو روپیہ پیسہ دیتی ہے) حالانکہ اس کو اپنی اس بیٹی سے سلوک کرنا زیادہ ضروری تھا جو خاندان سے مستفیض نہیں ہوتی (کیونکہ وہ بیچاری تکلیف میں رہتی ہے خاندان کی خبر نہیں لیتا اس کی ضروریات پوری نہیں کرتا)۔  
امْرَأَةٌ صَالِفَةٌ - وہ عورت جو اپنے خاندان کو عزیز نہ ہو (خاندان کی طرف توجہ نہ کرتا ہو)۔

إِنِّي أُحَالِفُ مَا دَامَ الصَّالِفُ مَكَانَهُ قَالَ بَلْ مَا دَامَ أَحَدٌ مَكَانَهُ (ضمیر نے کہا رسول اللہؐ) میں آپ سے قسمیہ عہد کرتا ہوں جب تک صالغ اپنی جگہ رہے آپ نے فرمایا نہیں جب تک احد پہاڑ اپنی جگہ ہے۔

صَالِفٌ - ایک پہاڑی ہے زمانہ جاہلیت کے مشرک لوگ اس کے پاس جا کر قسم کے ساتھ عہد اور پیمان کرتے آپ نے اس کا ذکر کر دیا اور فرمایا کہ اس کی بجائے احد پہاڑ کا نام لے (جو مدینہ کے پاس ہے)۔

صَلْفَاءٌ - سخت زمین۔  
صَلِيفٌ - گردن کی ایک جانب۔  
الْمُؤْمِنُ لَا عَيْفَ وَلَا صِلْفٌ - مؤمن نہ بد مزاج بد خو ہوتا ہے نہ قلیل الخیر (بلکہ فیض رساں، شیر الخیر، مہربان حلیم اور بردبار ہوتا ہے)۔

صَلْفَعَةٌ - الٹنا پلٹنا۔  
صَلْفَاحٌ - دراہم (اس کا مفرد نہیں ہے)۔

صَلْفَعَةٌ - گردن مارنا، موٹنا۔  
صَلْفَعٌ - مفلس ہو گیا۔

صَلَّقٌ - زور سے چلانا، مارنا، جماع کرنا، آفت ڈالنا۔  
إِصْلَاقٌ یہ صَلَّقٌ کا مترادف ہے۔

تَصَلَّقٌ - در روزہ سے عورت کا چلانا۔  
لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَّقَ وَحَلَّقَ - ہم مسلمانوں میں سے وہ نہیں ہے جو مصیبت کے وقت چلائے (نوجو کرے) اور بال

## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

بن زبیر مارے گئے تو کئے ہوئے کان شتر مرغ نے یعنی عراق والوں نے ان کو سپرد کر دیا ان کا بچاؤ نہ کیا۔  
(شتر مرغ کے کان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے تو گویا اس کے کان کئے ہیں۔ بعض نے کہا اس سے ذیل و خوار مراد ہے)۔

فَإِنْ أَنْتُمْ لَمْ تَتَّأَوْا وَاتَّذِنْتُمْ  
فَمَشُوا بِأَذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ

اگر تم اپنی مقتولہ کا بدلہ نہ لو اور دیت پر راضی ہو جاؤ تو شتر مرغ کے کئے کانوں کے ساتھ جلدو (یعنی ذیل اور خوار ہو کر جاؤ)۔

وَتَصْطَلَمُونَ فِي الثَّلَاثَةِ - اور تیسرے فتنہ میں بالکل جڑ بیڑ سے اکھاڑ دیئے جاؤ گے۔

وَلَا الْمُصْطَلَمَةَ أَطْبَاقُهَا - اور قربانی میں وہ جانور بھی درست نہیں ہے جس کے تھن کئے ہوں۔

لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُصْطَلَمَنَّكُمْ - اگر پھر ایسا کر دو گے تو جڑ بیڑ سے تم کو اکھاڑ دے گا۔

فَتَكُونُ الصَّيْلَمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ - پھر مجھ میں اور اس میں ایک آفت ہوگی (یعنی دنگا نساد)۔

أَخْرَجُوا يَا أَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ الصَّيْلَمِ كَأَنِّي بِهِ أَقْبِحُ  
أَقْبِدُ عَ يَهْدِمُ النُّعْبَةَ - اے باشندگان مکہ بڑی آفت آنے سے پہلے مکہ سے نکل جاؤ گویا میں اس جشی کو دیکھ رہا ہوں (کم

بخت) اس کی دونوں رانوں میں فاصلہ ہے پاؤں ٹیڑھے ہیں اور کعبہ کو گرا رہا ہے۔

عَدُوٌّ يَصْطَلِمُ - وہ دشمن جو جڑ بیڑ سے اکھیڑ دے (سارا مال لوٹ لے)۔

صَلْوٌ - بام مچھل جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔

لَا تَأْكُلُوا الصَّلْوَ وَالْإِنْقِلَابَ - صلور اور انقلاب مچھلیوں کو مت کھاؤ (جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہیں)۔ امامیہ نے

اسی قول کی رو سے (واضح رہے کہ یہ قول حضرت عمارؓ کا ہے) ان دونوں مچھلیوں کا کھانا ناجائز رکھا ہے اور بعض نے مکروہ کہا

(ہے)۔

(یہ صَلَّ اللَّحْمُ اور أَصْلَى سے ہے۔ یعنی گوشت بد بودار ہو گیا۔ نہا یہ میں ہے کہ یہ نمی تنز بھی ہے اس لیے کہ بد بودار سڑے گوشت کا کھانا حلال ہے)۔

اتَّجِبُونَ أَنْ تَكُونُوا كَالْحَمِيرِ الصَّالَةِ - کیا تم کو بلند آواز گورخروں کی طرح ہو جانا پسند ہے (بعض نے الصالۃ ضاد مجملہ سے روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَلَّ اور صَلَّالٌ - گورخر بڑی آواز والا۔  
صَلَّالٌ - سوکھے گارے کو بھی کہتے ہیں جو کھن کھن آواز دینے لگے یا بد بودار ہو جائے (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ صلصال وہ پانی ہے جو زمین پر پڑے پھر زمین چھٹ کر اس میں جذب ہو جائے اور اس میں سے آواز نکلے)۔

صَلٌّ - ایک تم کا زرد سانپ جو ریت میں ہوتا ہے آدی جب اس کو دیکھتا ہے تو لرز کر مر جاتا ہے (شیخ ابن سینا نے کہا اس سانپ کے کانے کا کوئی علاج نہیں ہے۔ بجز اس عضو کے کاٹ ڈالنے کے، کانے کا عمل فوڑا ہونا چاہیے ورنہ تین ساعت میں مہلک ہے)۔

مَاءٌ صَلَّالٌ - بد بودار پانی۔  
طِينٌ صَلَّالٌ - آواز دینے والی مٹی۔

صَلَّةٌ - بچا ہوا پانی بدبو۔  
صَيْلَانٌ - ایک قسم کی بھائی ہے۔

مُصَلَّلٌ - سردار کریم النسب شریف۔  
صَلْمٌ - کانٹا یا کانٹا کا جڑ سے کانٹا۔

إِصْطَلَامٌ - جڑ سے نکالنا۔  
صَلْمٌ - سخت آدی (یہ جمع ہے صَلْمِ کی)۔

صَيْلَمٌ - آفت مصیبت تلوار۔  
أَصْلَمٌ - پسو۔

يَكُونُ النَّاسُ صَلَا مَاتٍ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ  
بَعْضٍ - لوگ گروہ گروہ ہو جائیں گے ایک دوسرے کی گردنیں

ماریں گے۔  
لَمَّا قُتِلَ أَخُوهُ مُصْعَبٌ أَسْلَمَهُ النَّعَامُ الْمُصَلَّمِ

الاذانِ أَهْلِ الْعِرَاقِ - جب عبداللہ بن زبیر کے بھائی مصعب



## لَعْنَةُ الْخَنَازِئِقِ

صَلَوٰة - سرین کی ہڈی پر مارنا، سرین کی ہڈیاں بلانا۔

صَلَا - سرین لنگ جانا زچگی کے قرب سے۔

تَصْلِيَةً - پیچھے جانا، دعا کرنا نماز پڑھنا۔

صَلَوٰةٌ اور صَلَوَاتٌ - بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں

مذکور ہے۔ لغت میں صلوة دعا کو کہتے ہیں اور شرع میں ایک

مخصوص عبادت کا نام ہے ارکان اور شرائط کے ساتھ۔

الْصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ - یعنی سب دعائیں جن سے تعظیم مقصود

ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ - یا اللہ! حضرت محمدؐ پر اپنی

رحمت اتارنا، ان کا نام دینا اور آخرت میں روشن کرنا کی شریعت کو

قیامت تک باقی رکھنا کی شفاعت آخرت میں قبول کر۔ اس

بارے میں اختلاف ہے کہ آنحضرتؐ کے علاوہ کسی دوسرے کے

لیے بھی اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اللھم صل علیہ! صبح جواب اس

کا یہ ہے کہ جائز نہیں۔

(خطابی نے کہا کہ لفظ صلوة کو تعظیم و تکریم کے معنی میں

آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے کے لیے نہیں استعمال کر سکتے البتہ

اس لفظ کو برکت و رحم کے لیے دوسروں کے واسطے بھی استعمال کیا

جاسکتا ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اِلِ اَبِيْ اَوْفٰی - یا اللہ! ابو اونی کی

آل پر رحمت اور برکت فرما۔)

طیبی نے کہا، انبیاء اور ملائکہ پر درود بھیجنا بالاجماع درست

ہے۔ لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ ابتدا اور اول پر منح ہے اور صحیح یہ ہے

کہ وہ تخریبہ مکر وہ ہے کیونکہ سلف سے صلوة کا لفظ انبیاء ہی کے

لیے ماثور ہے۔ جس طرح عزوجل خاص پروردگار کے لیے۔

اگرچہ آنحضرتؐ بھی عزیز اور جلیل ہیں۔

مَنْ صَلَّی عَلٰی صَلَوٰةٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا یا

صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَةُ عَشْرًا - جو شخص مجھ پر ایک بار درود

بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت اتارے گا یا فرشتے دس

بار اس کے لیے دعا کریں گے (کہ اے اللہ تعالیٰ! اس کو بخش

دے)۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلَیْنِ - یا اللہ! گلے لوگوں کے

ساتھ بھی حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار (اور درمیان والوں کے ساتھ بھی اور پچھلے لوگوں کے ساتھ بھی)۔

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ - روجوں کے ساتھ بھی حضرت محمدؐ پر اپنی

رحمت اتار اور بدلوں کے ساتھ بھی ان پر اپنی رحمت اتار۔

اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْيَجِبْ وَاِنْ كَانَ

صَانِمًا فَلْيَصَلِّ - جب تم میں سے کوئی کھانے کے لئے بلایا

جائے (کوئی اس کی دعوت کرے) تو قبول کرے (دعوت میں

حاضر ہو) اگر روزہ دار ہو تو میزبان کے لئے دعا کرے یا وہاں

نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور میزبان اس کے کھانا نہ کھانے سے

ناراض ہو تو روزہ توڑ ڈالے اور کھانا کھالے)۔

الْصَّائِمُ اِذَا اِكْمَلَ عِنْدَهُ الطَّعَامَ صَلَّتْ عَلَیْہِ

الْمَلَائِکَةُ - روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے اور وہ

روزہ کی وجہ سے نہ کھا سکے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اِذَا مِتْنَا صَلَّی لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ - جب ہم مر

جائیں گے تو عثمان بن مظعون ہمارے لئے دعا کریں گے۔

سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّی

اَبُو بَكْرٍ وَتَلَّتْ عُمَرُو - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شرط

میں) آگے بڑھ گئے حضرت ابو بکرؓ کسی قدر پیچھے آپ کے ساتھ

ہی رہے (کیونکہ ان کے گھوڑے کا سر آنحضرت کے گھوڑے

کے پیچھے کے برابر رہا) حضرت عثمان کے بعد رہے (یعنی

تیسرے نمبر پر)۔

اِنَّہٗ اَبٰی بِشَاةٍ مَّصْلٰیةٍ - آنحضرت کے پاس بھی ہوئی

بکری لائے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَلَّیْتُ اللَّحْمَ - جب آگ پر گوشت بھونیں اگر آگ

میں ڈال دیں اور جلادیں تو صَلَّیْتُ تشدید کے ساتھ کہتے ہیں

یا أَصَلَّیْتُ - چنانچہ:

صَلَّیْتُ الْعَصَا بِالنَّارِ - یعنی میں نے آگ پر رکھ کے

لکڑی کو نرم اور سیدھا کیا۔

اَطِیْبُ مَضْغَةٍ صَبْحَانِیَّةٍ مَّصْلٰیةٍ - نہایت مزیدار لقمہ

صحافی کھجور ہے جو دوپہ میں سکھائی گئی ہو۔

سوال نہ کر سکے تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا۔ ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ حدیث میں آیا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وهو حی لا یموت بیدہ الخیر وهو علیٰ کل شئی قدید۔ بہتر دعا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ انھوں نے ایک شاعر کا شعر پڑھا جس نے ابن جدعان کی تعریف کی اس سے کچھ مانگا نہیں اور کہا کیا اور ابن جدعان تعریف کرنے والے کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں سمجھ سکتا!؟)۔

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ هَمْ كُوْا بِ  
پر سلام کرنا تو بتایا گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں؟ (یعنی نماز میں یا ہر وقت)۔

اِذَا صَلَّى مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ اجْزَاؤُهُ۔ جب ایک بار مجلس میں آپ پر درود پڑھ لیا جائے تو کافی ہے (اگرچہ بار بار آپ کا ذکر آئے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنا ضروری ہے)۔

صَلْوَتُهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ كَذَا لِكَ۔ آدھی رات کے بعد نماز پڑھنا بھی ایسا ہی ہے (اس وقت کی نماز اور معاصی پر اظہارِ ندامت اور توبہ اللہ کی رحمت کا موجب ہے)۔

لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ (ایک شخص نے نماز میں قبلہ کی سمت تھوکا) آنحضرت نے فرمایا اب یہ تمہاری امامت نہ کرے (کیونکہ یہ شخص گستاخ اور بے ادب ہے۔ فکر کی ضرورت ہے کہ جب اتنی سی خلاف شرع بات کرنے پر آنحضرت نے اس کو امامت کے لائق نہ سمجھا تو جو کوئی بدعتی ہو یا فاسق یا فاجر اس کو امام بنانا کیسے جائز ہوگا۔ البتہ اگر وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کر لینا جائز ہوگا۔ منصب امامت پر اس شخص کو مقرر اور مامور کرنا چاہئے جو قاری، فقیہ، متقی اور پرہیزگار سب متقدیوں سے افضل ہو۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں امامیہ تو اس حکم کے پابند ہوں اور جاہل اور فاسق بھی اس بارے میں احتیاط برت رہے ہیں مگر بعض سنی حضرات اس مسئلہ میں لاپرواہی کر جاتے

لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِعِلَآءِ صَبَآبٍ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) اگر میں چاہوں تو بھنا ہوا گوشت اور رائی اور انگور کی چٹنی منگواؤں۔

قَرَأَتْ اَبَا سُوَيْبَانَ يُصَلِّيْ ظَهْرَةَ النَّارِ۔ میں نے ابو سفیان کو دیکھا وہ اپنی پیٹھ آگ سے تاپ رہا تھا۔

اَنَا الَّذِي لَا يُصَلِّيْ بِنَارِهِ۔ میں وہ شخص ہوں جس کی آگ سے کوئی تاپ نہیں سکتا (یعنی ایسا بہادر ہوں کہ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا)۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيِي وَفُخُوْحًا۔ شیطان کے پاس پھندے اور جال ہیں (ان میں آدمیوں کو پھانس لیتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَآرُكَ لِدَوَابِّ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ صِلْيَانِ اَرْضِ الرُّومِ تَمَّآ بَارَكَ لَهَا فِيْ شِعْبِ سُوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے جانوروں کو روم کی صلیان میں وہ برکت دی جیسے شام کے جو ہیں۔

صِلْيَانٍ۔ ایک بھاجی ہے۔

صَلْوَةُ كِي دوسری حدیثیں مجمع البحار وغیرہ سے۔

صَلِّيْ عَلٰی اَحَدٍ صَلْوَتُهُ عَلٰی مَيِّتٍ۔ آپ نے احد کے شہیدوں کے لئے ایسی دعا کی جیسے میت کے لئے کرتے ہیں (حالانکہ ان کو دفن ہوئے کئی سال کی مدت گزر چکی تھی لہذا معلوم ہوا کہ قبر پر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں بلا قید مدت)۔

كَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلْوَتِيْ۔ میں اپنے لئے جو دعا کرتا ہوں اس میں آپ پر کس قدر درود بھیجوں (یعنی کتنا درود پڑھوں اور دوسری دعائیں جو اپنی بھلائی کے لئے کرتا ہوں وہ کتنی کروں؟)

اَجْعَلُ لَكَ صَلْوَتِيْ كُلَّهَا۔ میں اپنی ساری دعا یہی رکھتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں (یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا کہ تیری فکر بس اسی وقت دور ہوگی تیرا مقصد پورا ہوگا۔ معلوم ہوا درود بھیجنا اپنے لئے دعا کرنے سے افضل ہے اور درود شریف کی برکت سے سب مقاصد پورے ہو جائیں گے اپنے لئے دعا کرنے کی حاجت نہ رہے گی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے

## لَعْنَةُ الْكَاذِبِينَ

إِنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ - جبریل علیہ السلام اترے انھوں نے نماز پڑھی، آنحضرت صلعم نے بھی ان کے بعد ہی پڑھی (جبریل، امام تھے اور آنحضرت مقتدی تھے تو آپ نے نماز کا ہر جز جبریل کے بعد ادا کیا یعنی ساتھ ہی بلا تعویق جیسے مقتدی کو کرنا چاہیے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت نے جبریل کے نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز پڑھی)۔

صَلَّى بِي الظُّهْرِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي - دوسرے دن ظہر کی نماز سے اس وقت فارغ ہوئے جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا (تو ایک مثل سایہ ہونے سے پہلے نماز ادا کی اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر تو عصر کا وقت آ جاتا ہے پھر اس وقت ظہر کی نماز کیسے پڑھی)۔

وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ - اور عصر کی نماز اس وقت شروع کی جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو (یعنی ایک مثل سایہ ہو جانے پر عصر کی نماز شروع کی اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ضرور ایک مثل سے پہلے شروع کی ہوگی حالانکہ اس وقت عصر کا وقت نہیں ہوا ہوگا)۔

صَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي الظُّهْرِ فِي الثَّانِي حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ - عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سوا سایہ زوال کے) اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سایہ زوال سمیت اب کوئی اشکال نہ رہے گا)۔

مجمع البحار میں ہے کہ زوال کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ پہچانتے ہے یا اس کے مقرب فرشتے اس کے بعد پھر ان کے بعد دوسرے لوگ۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت نے جبریل سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ انھوں نے جواب دیا نہیں ہاں اور کہا نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچ سو برس کی راہ طے کی (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ سورج گردش کرتا ہے اور زمین ساکن ہے جیسے بلیوس کا خیال ہے۔ لیکن زمانہ حال کے تمام سائنس دان اس خیال پر متفق ہو گئے ہیں کہ زمین سورج کے گرد

ہیں اور اکثر اہل علم اور قاری کے موجود ہوتے ہوئی بھی جاہل کو یہ منصب دیدیتے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ تمام ایسے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ٹھیک ٹھیک طریقہ سنت پر کار بند ہوں)۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ - مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی (معلوم ہوا کہ نماز مغرب میں ہمیشہ ہی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنا خلاف سنت بلکہ مردانیوں کا طریق ہے)۔

فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا الصَّلَاةُ - میں نے عرض کیا نماز کا وقت آ گیا یا نماز پڑھئے (فرمایا)

الصَّلَاةُ أَمَامَكَ - نماز تیرے آگے ہے (یعنی آگے چل کر پڑھیں گے مزدلفہ میں مغرب اور عشا لاکر)۔

وَالْمُصَلِّي أَمَامَكَ - نماز کا مقام تیرے آگے ہے۔  
فَأَذْرُكَهُمْ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلُّوا - نماز کا وقت آ پہنچا اور ان کے پاس پانی نہ تھا (تیمم کا حکم ابھی نہیں اترا تھا۔ آخر انھوں نے بے وضو نماز پڑھی) (اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلا کہ جب وضو اور تیمم دونوں ناممکن ہوں تو یونہی نماز پڑھ لے)۔

الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ - نماز کے لئے جو اکٹھا کرنے والی ہے آؤ۔

إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ - نماز جماعت کے ساتھ ہے۔  
أَفْرَأُ بِهَا فِي نَفْسِكَ - (جب تو امام کے پیچھے ہو) تو سورہ فاتحہ چپکے سے اپنے دل میں پڑھ لے (بلند آواز سے نہ پڑھ)۔  
فَذَكَرَ مِنْ صَلَاتِهِ - ان کی نماز کا حال بیان کیا (کہ وہ اچھی نہیں پڑھتے)۔

صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى نِصْفِ صَلَاةِ الْقَائِمِ - بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے رہ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔ (مراد وہ شخص ہے جو قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باوجود بیٹھ کر ہی پڑھے۔ لیکن جو کوئی معذور ہو کھڑا نہ ہو سکے اس کو تو پورا ثواب ملنے کی امید ہے)۔

بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ - آنحضرت صلعم کے سجدے کے مقام اور دیوار کے درمیان۔

ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں، لیکن دوسرا دو گنا نہ آپ کا نفل تھا اور مقتدیوں کا فرض (معلوم ہوا فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے)

نَحْنُ نَصَلِّي مَعَهُ صَلَّعِم إِذَا أَقْبَلْتَ عِيْر - ہم آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں اونٹوں کا قافلہ غلہ لے کر آ پہنچا۔

لَا يُصَلِّيْنَ أَحَدُ الْعَصْرِ الْأَيْمِي بِنِي قُرَيْظَةَ - تم میں سے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے مقام پر پہنچ کر (ایک روایت میں ظہر کی نماز مذکور ہے تو جس شخص نے ظہر پڑھ لی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور جس نے ظہر نہیں پڑھی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ ظہر کی نماز وہاں جا کر پڑھے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ راستہ میں ظہر نہیں فوراً جاؤ۔ اس ارشاد نبوی کے بعض صحابہ نے ظاہر پر عمل کیا اور نماز کا وقت فوت ہو جانے کی پرواہ نہ کی، بنی قریظہ پہنچ کر پڑھی اور بعض نے کہا کہ آپ کا مطلب جلد جانے کا تھا نہ یہ کہ نماز فوت کر دو لہذا انھوں نے راستہ میں نماز پڑھی لی۔ دونوں گروہ کی نیت بخیر تھی اس لیے آپ نے کسی پر ملامت نہیں کی)۔

صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ الْفَقِي صَلَوَةَ - میں نے آنحضرت کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں (یعنی ہجرت نہ نمازیں نہ کہ جمعہ کی نمازیں)۔

لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا - آنحضرت نے عید گاہ میں نفل نہیں پڑھے نہ عید کی نماز سے پہلے نہ اس کے بعد (امام مالک اور امام احمد نے اسی حدیث کی رو سے عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ رکھا ہے اور شافعی نے اس کو جائز کہا ہے)۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلَاةِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ عَلَى مَخَا لَفَتِكَ لِلشَّيْءِ - (ایک شخص عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھ رہا تھا، عبد اللہ بن عمر نے اس کو منع کیا۔ اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے پر عذاب کرے گا) انھوں نے کہا نماز پڑھنے پر تو عذاب نہیں کرے گا لیکن سنت کے خلاف کرنے پر عذاب کرے گا۔ (دین میں کوئی نئی بات ثواب کی نیت سے جس کی اصل شرع سے نہ ہو ناکا لنا بدعت ہے اور ایسی ہر بدعت گمراہی ہے۔ نماز کس

حرکت کرتی ہے اور سورج ساکن ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے)۔

فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا - دوسرے دن صبح کی نماز اپنے وقت پر ادا کرے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فائیت نماز کو دوبارہ ادا کرے)۔

الصُّبْحُ أَرْبَعًا يَا أَتَّصَلِّي الصُّبْحُ أَرْبَعًا - کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ انکار آپ نے اس شخص پر کیا جس نے فرضوں کے لیے تکبیر ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ حالانکہ جب فرض کی تکبیر ہو اس وقت کوئی سنت پڑھنا درست نہیں فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ اگر یہ امید ہو کہ امام کے ساتھ ایک رکعت بھی مل جائے گی تو تکبیر ہونے کی باوجود فجر کی سنتیں پڑھ لے۔ اور دوسری حدیث بھی ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہے)۔

إِذَا أَقْبَمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ - جب فرض کی تکبیر ہو تو پھر کوئی نماز پڑھنا درست نہیں سوائے فرض نماز کے۔

ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ - وتر کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے (امام احمد اور اوزاعی نے اس دو گنا کا بیٹھ کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور امام مالک نے اس کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف یہ حکم موجود ہے کہ وتر کورات کی آخری نماز کرو اور آنحضرت نے شاذ و نادر ہی یہ دو گنا پڑھنا بیان جواز کے لیے اور ممکن ہے کہ یہ خاص ہو آنحضرت سے۔ امام احمد نے فرمایا میں یہ دو گنا پڑھتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے یہ دو گنا پڑھنا لازم کر لیا ہے ہمیشہ اس کو پڑھتے ہیں۔ بلکہ جو کوئی نہ پڑھے اس کو مطہون کرتے ہیں یہ سراسر جہالت اور بیوقوفی ہے۔

فَصَلِّي بِطَائِفَةٍ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرْ وَصَلِّي بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رُكْعَتَيْنِ - آنحضرت نے نماز خوف اس طرح ادا کی (مجاہدین کے دو گروہ کئے) پہلے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سرک گئے اس کے بعد دوسرا گروہ آیا اس کے

## لَعْنَةُ الْكَاذِبِينَ

لَا تُصَلُّوا صَلَوةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ - ایک دن میں ایک ہی نماز دو بار مت پڑھو (یعنی فرض کی نیت کر کے امام مالک نے کہا جب ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو دوبارہ اس کا اعادہ جائز نہیں۔ میں کہتا ہوں یہ بھی اس صورت میں ہے جب دوبارہ پھر فرض کی نیت کرے۔ ورنہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کو جو آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکے تھے اجازت دی کہ وہ اس شخص کے ساتھ شریک ہو جائیں کہ جو اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا تھا چونکہ وہ جماعت ہو جانے کے بعد آیا تھا۔ اور حضرت معاذؓ آنحضرت کے ساتھ نماز فرض پڑھتے اور اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے)۔

صَلُّوا أَقْبَلَ الْمَغْرِبِ - مغرب کے فرض سے پہلے ایک دوگانہ (سنت کا پڑھ لو) اس حدیث پر بھی لوگوں نے ہمارے زمانہ میں عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں پڑھتا حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے جو پڑھنا چاہے اس کے لئے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عشاء کے فرضوں سے پہلے بھی دوگانہ سنت کا ادا کر سکتا ہے گو آنحضرت اور صحابہ سے منقول نہیں ہے۔

مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّةَ رَكَعَاتٍ - جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے (بعض نے اسی کو صلوة الاوابین کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ صلوة الاوابین چاشت کی نماز ہے)۔

أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ يُحَسَّبُ بِمِثْلَيْنِ فِي صَلَوةِ الْمَسْحُورِ - ظہر سے پہلے چار رکعتیں سنت کی پڑھنا فجر کی چار رکعتوں کے برابر ہے (یعنی فجر کی سنت اور فرض ملا کر چار رکعتوں میں جتنا ثواب ہے اسی قدر ثواب اس میں ملے گا)۔

أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ - تو چار رکعتیں پڑھے۔  
 صَلَوةُ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَوةِ فِي مَسْجِدِي (سنت اور نفل) گھر میں ادا کرنا میری مسجد میں (جہاں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار کے برابر ہے) ادا کرنے سے افضل ہے۔ اس حدیث پر بھی لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور جس کو دیکھو وہ سنتیں ہمیشہ مسجد ہی میں ادا کرتا ہے حالانکہ دوسری حدیث

درجہ ثواب عظیم کا کام سے مگر اس میں بھی نئی ایجاد باعث عذاب ہے۔ مثلاً کوئی فجر کی چار رکعتیں پڑھے یا ظہر کی آٹھ اور کہے اس میں کیا قباحت ہے میں نے تو زیادہ عبادت کی یا ایک اذان کی جگہ دو اذانیں کہے یا اذان کے اول اور آخر کوئی کلمہ زیادہ کرے یا تکبیر سے پہلے درود شریعت پڑھا کرے یا نماز کے بعد نعتیہ قصائد پڑھے یہ سب گمراہی اور بے دینی کی باتیں ہیں۔ عبادت بدینہ میں ہر ایک ایجاد گمراہی ہے)۔

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهُ - جو شخص مسجد میں جنازے کی نماز ادا کرے اس کو کچھ ثواب نہ ملے گا۔

(بعض نے اسی حدیث کی رو سے مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے، لیکن اکثر علماء کا قول ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس حدیث میں فلا شیء علیہ صحیح ہے۔ یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بعض نے کہا فلا شیء لہ کا بھی یہی مطلب ہے اور لام علی کے معنی میں ہے)۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا فَلَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِ - جس نے اپنے تئیں مار ڈالا تھا (خودکشی کی) آنحضرت نے اس پر (جنازے کی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن صحابہ نے پڑھی۔ اسی طرح ایک شخص قرضدار رہ کر مرنا تھا تو آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اس پر نماز پڑھ لو پھر ایک شخص نے مرحوم کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیا تب آپ نے اس پر نماز ادا کی)۔

صَلِّي فِيهَا بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ - آپ نے کعبہ کے اندر دو ستونوں کے درمیان (نفل) نماز پڑھی (پچھے جو اسامہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی اس پر یہ حدیث مقدم ہو گئی کیونکہ اس میں اثبات ہے اور اس میں نفی اور احتمال ہے کہ اسامہ نے آپ کی نماز پر خیال نہ کیا ہوگا صرف دعا کرتے دیکھا ہوگا۔ اکثر علماء کے نزدیک کعبہ کے اندر فرض نماز درست نہیں ہے لیکن نفل درست ہے)۔

لَا يَصَلِّيَ الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ - امام نے جس جگہ فرض نماز پڑھائی وہاں (سنت اور نفل) نہ پڑھے بلکہ دوسرے مقام پر سرک کر پڑھے۔

## لَعْنَةُ الْكَاذِبِينَ

ص ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قِيَّتْهَا--  
(حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا) کونسا کام اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔

وَلَا يُصَلِّيُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ- ان دنوں (علانیہ)  
نماز کہیں نہیں ہوتی سوائے مدینہ کے (کیونکہ مکہ میں بھی اس وقت کافروں کا غلبہ تھا جو ناتواں مسلمان وہاں رہ گئے تھے وہ چھپ کر نماز ادا کرتے)۔

أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ  
أَبِي بَكْرٍ- مرض الموت میں آنحضرتؐ برآمد ہوئے (حضرت  
ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے) لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور  
ابوبکرؓ حضرت کی (حضرت ابوبکرؓ کی اقتداء کا مطلب یہ ہے کہ  
لوگ نماز کے ارکان ان کو دیکھ کر ادا کرتے تھے نہ یہ کہ وہ امام تھے  
امام تو آنحضرتؐ ہی تھے)۔

أَمْرٌ بِحُكْمٍ فَأَمْرٌ بِالصَّلَاةِ- میں جلانے کی لکڑیاں جمع  
کرنے کا حکم دوں پھر نماز قائم کرنے کا (جو کوئی جماعت میں  
حاضر نہ ہو اس کا گھر جلا دوں)۔

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ- ابو بکر صدیقؓ سے کہو  
کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ آپ نے مرض الموت میں  
فرمایا۔ اس میں صاف اشارہ ہے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی  
طرف)۔

صَلَاةُ اللَّيْلِ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحِدِي عَشْرَ- رات کی  
نماز (یعنی تہجد اور وتر) سات رکعتیں ہیں یا نو یا گیارہ۔ (جتنی ہو  
سکیں مگر گیارہ سے زیادہ آنحضرتؐ نے نہیں پڑھیں نہ رمضان  
میں نہ غیر رمضان میں)۔

مترجم کہتا ہے میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتا ہوں اس طرح  
پر کہ پہلا دوگانہ بیٹھ کر مختصر ادا کرتا ہوں پھر آٹھ رکعتیں کھڑے رہ  
کر ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا ہوں پھر ایک رکعت پڑھتا  
ہوں رمضان اور غیر رمضان سب میں ایسا کرتا ہوں۔ امام ابن  
قیمؒ نے زاد المعاد میں آنحضرتؐ کی تہجد کی کئی شکلیں بیان کی ہیں

میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ۔ یعنی ان میں نماز نہ پڑھ کر  
اور جمعہ کے بعد تو کبھی آنحضرتؐ نے سنتیں مسجد میں نہیں پڑھیں  
اگر پڑھی بھی تو گھر میں آکر۔ مگر ہمارے زمانہ کے ناواقفوں کو کیا  
کہا جائے وہ جمعہ کے بعد سنتیں مسجد ہی میں ادا کرتے ہیں)۔  
يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أخطأُوا  
فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ- امام لوگ جو امامت کرتے ہیں اگر ٹھیک طور  
سے (شرائط اور آداب کے ساتھ) نماز پڑھیں گے تو تم کو اور ان  
کو ثواب ملے گا۔ اگر غلطی کریں گے (مثلاً بے وضو نماز پڑھادیں  
اور تم کو خبر نہ ہو) تو تم کو ثواب مل جائے گا (تمہاری نماز درست  
ہوگی) اور وبال ان پر پڑے گا۔

فَوَمَوْا أَقْبَلًا صَلَّيْ لَكُمْ- کھڑے ہو میں تم کو نماز  
پڑھاؤں۔

صَلَّيْ وَعَلَيْهِ بِدَعْنَهُ- (امام حسن بصریؒ نے کہا) تو نماز  
پڑھ لے اگر امام بدعتی ہے تو اس کی بدعت کا وبال اسی پر پڑے گا  
(تیری نماز صحیح ہو جائے گی)۔

مَنْ صَلَّيْ صَلَّوْنَا- جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز  
پڑھے (اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھالے  
وہ مسلمان ہے یعنی اس کو مسلمان سمجھیں گے اب دل کا حال اللہ  
تعالیٰ جانے)۔

صَلَّيْنَا مَعَ عَمْرٍ بِنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ- عمر بن عبد  
العزیزؓ نے (بنی امیہ کی عادات کے موافق) نماز ظہر میں دیر  
کی (جب حدیث سنی تو اول وقت پڑھنے لگے)۔

صَلَّيْ فَصَلَّيْ ثُمَّ صَلَّيْ فَصَلَّيْ- جبریل نے نماز پڑھی  
آنحضرتؐ نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی پھر جبریل نے دوسری  
نماز پڑھی آنحضرتؐ نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ- جس نے جان  
بو جھ کر نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ- بندے اور کفر  
کے درمیان نماز ہے (جب نماز چھوڑ دی تو کفر میں چل دیا)۔

سنت و نوافل گھر میں ادا کرنا افضل ہیں البتہ مساجد میں ادا کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (م)

## لَحَاتُ الْخَيْرِ بِخَبْرٍ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو (یعنی وہ اپنی رعایا پر مہربان اور عادل اور منصف ہیں رعایا کے وہ خیر خواہ ہیں اور رعایا ان کی خیر خواہ ہے۔ ایسے حاکم کہاں ملتے ہیں اور یوں تو خوف یا طمع کی وجہ سے ابن الوقت قسم کے لوگ بڑے سے بڑے حاکم کی بھی شان میں قصیدہ خوانی کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر دلوں کی گہرائی سے سچی دعا کرنا یہ اور بات ہے) اور بدتر حاکم وہ ہیں جو تم پر لعنت کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے:

جو تم پر تمہارے مرنے کے بعد نماز جنازہ ادا کرتے ہیں اور تم ان پر جب ان کا انتقال ہو نماز جنازہ پڑھتے ہو۔  
اِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ فَلْيُصْطَبِحْ۔  
جب کوئی فجر کی سنتیں پڑھے تو کروٹ پر لیٹ جائے (ذرا آرام کر لے پھر فرض کے لئے کھڑا ہو۔ یہ مسنون ہے امام ابن حزمؒ نے تو اس کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی)۔

اَنَا الصَّلَاةُ۔ (قیامت کے دن سب اعمال آئیں گے نماز آ کر کہے گی) میں نماز ہوں۔  
أَوَّلُ مَا قُرِئَتْ الصَّلَاةُ رَكَعَتَانِ۔ پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھی (یہ حدیث کتاب الالف میں گزر چکی ہے)۔

فَإِنْ تَكَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ۔ اگر وہ نماز والوں میں سے ہوگا (یعنی جو نفل نماز بہت پڑھا کرتے ہیں)۔  
فَعَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَّتُهُمْ۔ نماز کا وقت آ گیا میں نے ان کی امامت کی۔

فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ وَصَلَيْتَا۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ہم نے پڑھی (یہ حدیث ام ہانی کی روایت سے ضعیف ہے کیونکہ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھیں اور نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی تھی۔ بعض نے یوں جواب دیا ہے کہ معراج سے پہلے بھی دو نمازیں فرض تھیں ایک فجر کی دوسری عصر کی)۔

فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ۔ سورہ بقرہ کی آخری آیتیں دعا

ان میں سے جو چاہے اختیار کرے بہر حال سنت نبوی کی پیروی کرنا بہتر ہے دوسرے فقراء اور مشائخین کی پیروی سے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ گیارہ رکعتیں پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ ظہر اور عصر اور مغرب کی بھی گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں گویا وہ دن کے وتر ہیں اور یہ رات کے)۔

الصَّلَاةُ مَنَى بِتَشْهِيدِ رَاتِ كِي نَمَازِ دَوْرِ رَكَعَتَيْنِ هِيْنَ تَشْهِدُ كَسَا تَهْ (یعنی ہر دو گانہ کے بعد سلام پھیرے نہ کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے)۔

يُصَلِّي عَلَى الصَّيْفِ الْأَوَّلِ۔ صف اول کے لئے دعا کرتے (یوں کہتے اللھم ارحم الراحمین)۔  
أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے (یہاں تک کہ راتہ سنتوں سے بھی۔ مگر بعض نے کہا کہ راتہ سنتیں افضل ہیں)۔

فَأَجْعَلُهُ لَكَ صَلَاةً۔ جس شخص کو میں نے برا کہا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اس کے لئے رحمت کر (سبحان اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کو اپنی امت سے کس قدر الفت اور محبت تھی کہ جن لوگوں سے ناراض ہوئے اور ان کو برا کہا زمانہ آخر میں ان پر بھی اللہ کی رحمت چاہتی)۔

مترجم کہتا ہے کہ جب میں مروا آباد میں مولانا فضل الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ میں غصہ بہت ہے۔ اکثر جب ناراض ہوتے تو فرماتے خداتم کو تباہ کرے ایک شخص نے آپ سے پوچھا حضرت آپ ایسے کلمات فرمادیا کرتے ہیں جن سے لوگوں کو بڑا ڈر پیدا ہوتا ہے۔ کہنے لگے میں نے پروردگار سے عرض کر دیا ہے کہ جس کو میں کوسوں تو اس پر رحمت اور برکت اتار۔

سُبْحَانَ اللَّهِ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ۔ سبحان اللہ ساری مخلوقات کی تسبیح ہے (سب اس کی پاکی بزبان قال یا حال بیان کر رہی ہیں)۔

خَيْرٌ أَيْمَنَكُمْ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ۔ تم میں بہتر امام وہ ہیں جو تمہارے لئے دعا کرتے ہیں



عصر بھی)۔

صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِحٍ۔ ہر نیک اور بد کے پیچھے (جب تک وہ صریح کفر نہ کرتا ہو نماز پڑھ لو) مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا حاکم اور بادشاہ اگر بدکار بھی ہو تو اس کے پیچھے جمعہ اور عید ادا کر لو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اپنی مسجد میں امامت کے لئے بدکار شخص کو بھی منتخب کر سکتے ہو۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں نیک ہوں اس کے خلاف نہ ہوگا۔ کیونکہ مسجد میں امامت کے لئے اسی کو منتخب کرنا چاہئے جو نیک اور پرہیزگار اور قاری ہو۔ کذا فی مجمع البحار۔

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (بلکہ نکر کر لگائیں۔ یہ اس شخص سے فرمایا جس نے جلدی جلدی نماز پڑھی لی تھی)۔

صَلُّوا أَقْبَلَ الْمَغْرِبِ۔ مغرب سے پہلے (دو رکعتیں سنت کی) پڑھ لو (صحیح یہ ہے کہ دو گنا نہ مستحب ہے سلف کا یہی قول ہے لیکن خلفائے راشدین اور امام مالک اور اکثر علماء نے اس کو مستحب نہیں سمجھا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہم کو آنحضرت کی حدیث مل جانے کے بعد نہ خلفاء راشدین سے کچھ کام ہے نہ امام مالک سے اور نہ کسی عالم یا مجتہد سے بس حدیث شریف کی پیروی سب پر مقدم ہے خواہ اس پر کسی نے عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو اہل حدیث کا یہی اصول ہے البتہ جس مسئلہ میں آنحضرت کی حدیث نہ ملے نہ قرآن کی آیت اس میں تم خلفائے راشدین اور صحابہ اور مجتہدین کی رائے پر عمل کر سکتے ہو اور ان کی پیروی تمہاری اپنی رائے پر مقدم ہے۔

وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْبَرُ مِنْ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ۔ ایک شخص (ایک نماز پڑھ کر پھر دوسری نماز کا) انتظار کر رہا ہو کہ اس کو امام کے ساتھ (جماعت سے) اس کو اس سے بڑھ کر ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سو رہے (اور دوسری نماز کا انتظار نہ کرے)۔

أَنْ يُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ تو چار رکعتیں پڑھے (یعنی صلوة التیخ۔ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن جزری نے حصن میں اس

ہیں اور اللہ کی قربت) کا ذریعہ یعنی ان کے پڑھنے سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے)۔

مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ لَعَلِّي مَن صَلَّيْتُ۔ اے اللہ! میں نے جو رحمت کی دعا کی ہے وہ اس کے لئے کر جس پر تم رحم کرنا چاہتا ہے (اور جو میں نے لعنت بھیجی ہے وہ اس پر کر جس پر تو لعنت کرنا چاہتا ہے)۔

فَأَيُّ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِہ۔ دو بھائی ایک ہفتہ کے فاصلے سے مرے تھے۔ لوگوں نے یوں دعا کی۔ یا اللہ! تو اس کو اپنے بھائی سے ملا دے آپ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے)۔ اس نے جو اپنے بھائی کے بعد نماز پڑھی وہ کہاں جائے گی اور جو نیک عمل اس نے اس کے بعد کیا وہ کہاں جائے گا۔ دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے)۔

الَّذِي سَمَّ بَعْدَهُ وَصَلَّى سِتَّةَ آلَافٍ رَكْعَةً وَكَلَّمَ كَذَا (دو شخص ایک برس کے فاصلے سے مرے تھے صحابہ نے ان میں سے ایک کا مرتبہ خواب میں زیادہ دیکھا۔ آنحضرت نے فرمایا) کیا پچھلے شخص نے چھ ہزار اور اتنی (یعنی ۳۵ رکعتیں) سال بھر میں نہیں پڑھیں (ہر روز سترہ رکعت کے حساب سے سال بھر میں اتنی رکعتیں ہو جاتی ہیں)۔

أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَيَّ هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ۔ کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو اس پر خیرات کرے اس کے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھے (تاکہ اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو جائے۔ یہ اس شخص کے لئے فرمایا جو نماز جماعت کے بعد مسجد میں آیا تھا)۔

إِذَا سَكَّتِ الْمُتَوَدِّعُ عَنِ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا۔

إِذَا يَقْظُ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّتَا أَوْ صَلَّي رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُنْتَبَ فِي الدَّائِرَيْنِ۔ اللہ جس شخص نے رات کو اپنی بیوی کو جگایا پھر دونوں نے نماز پڑھی یا مرد نے الگ پڑھی (عورت نے الگ) گو دو رکعتیں سہی تو اس کا نام اللہ کے ذرا کر دین میں لکھا جائے گا۔

أَقَاضَ صَلَّعَمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّي الظُّهْرَ۔ آپ دن کے آخری حصہ میں لوٹے جب ظہر پڑھ چکے تھے (اور

## لَعْنَاتُ الْكٰفِرِيْنَ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

جب آپ کا ذکر آئے تو درود بھیجنا واجب ہے۔ ابن بابویہ نے جو ہمارے فقہا میں سے ہیں یہی کہا ہے اور بخسری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور طحاوی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)

اَلصَّلٰوةُ عَلٰی النَّبِيِّ اَفْضَلُ مِنَ الدَّعَاءِ لِنَفْسِهِ۔  
آنحضرت پر درود بھیجنا اپنی ذات کے لیے دعا کرنے سے افضل ہے (اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے سب مقاصد پورے کر دے گا اور تمام حاجات بر لائے گا)۔

مَا مِنْ صَلَوةٍ يَحْضُرُ وَقَعْتَهَا اِلَّا نَادَى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ - جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے پکارتا ہے۔

صَلَاً - گھوڑے کی دم کا مقام۔  
صَلَوَانٌ - وہ دو ہڈیاں جو دم کے واسطے اور بانیں اٹھی ہوتی ہیں۔

مُصَلِّيٌ - اس گھوڑے کو بھی بولتے ہیں جو شرط میں دوسرے نمبر پر آتا ہے اس وجہ سے کہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھے کے پاس ہوتا ہے۔

### باب الصاد مع الميم

صَمًا - لکنا، طلوع ہونا، برا بھینٹے کرنا، ابھارنا، لانا۔  
صَمَّتْ يَاصُمَاتٌ يَاصُمُوْتُ - خاموش رہنا۔  
تَصْمِيْتُ اور اِصْمَاتٌ - خاموش کرنا۔  
صَامِتٌ - وہ مال جو خاموش ہے (جیسے چاندی، سونا، جواہرات وغیرہ اور "ناطق" وہ مال جو جاندار ہو جیسے اونٹ گھوڑے، گائے، بیل، بکری وغیرہ۔

لَمَّا نَقَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّعَمَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ اَصَمَّتْ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ - جب آنحضرت پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں آپ کے پاس گیا، جس دن آپ کی زبان بند ہو گئی تھی آپ نے بات نہیں کی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَمَّتِ الْعَلِيلُ يَاصَمَّتِ الْعَلِيلُ - جب وہ خاموش ہو جائے بات نہ کر سکے)۔

اِنَّ اَمْرًا مِّنْ اَحْمَسَ حَجَّتْ مُصْمِتَةً - قبیلہ احس

کو ذکر کیا ہے، دارقطنی نے کہا قرآن کے فضائل میں جتنی حدیثیں آئی ہیں ان سب میں قلی هو اللہ کی فضیلت میں جو حدیثیں منقول ہیں ان میں صلوة التبیح کی حدیث زیادہ صحیح ہے)۔

فَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ - عشاء کی نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی (گو پیغمبروں نے پڑھی ہو اس صورت میں اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ بیان ہے کہ یہی اوقات نماز کے اگلے پیغمبروں کے تھے)۔

اِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ - جب نکلے تو آنحضرت پر درود وسلام بھیجے۔

لَا اَصَلْبِي حَتّٰی تَطْلُعَ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ - (ایک شخص محنت مزدوری کر کے تھک جاتا اور رات کو جب سوتا تو صبح کی نماز کے لئے اس کی آنکھ نہ کھلتی اس نے اپنا عذر آنحضرت سے بیان کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا کہ سورج نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تو جاگے اس وقت پڑھ لے اس وقت نماز میں دیر نہ کرے وہی اس کا وقت ہے)۔

حَتّٰی تُصَلِّيَ عَلٰی نَبِيِّكَ - یہاں تک کہ تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجے (یہ حضرت عمر کا کلام ہے یا آنحضرت کا)۔

اَلْعَهْدَةُ الَّتِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلٰوةِ - ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کو چھوڑ دینا ہے (جب تک نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان پر اسلام کے احکام جاری کریں گے، جب نماز چھوڑ دیں گے تو ان کو کافر سمجھیں گے)۔

لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَاةٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمَهُ - فرشتے برابر اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے یوں کہتے ہیں یا اللہ اس پر مہربانی کر اس پر رحم کر۔

اَلصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ - نماز قیامت کے دن نور ہوگی اور صدقہ دلیل ہوگا (مجمع البحرین میں ہے کہ نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا امامیہ اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے) (اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے) اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس کے خلاف کیا ہے اسی طرح غیر نماز میں

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لغات الحارثیہ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------

صَمَّخٌ - کان کے سوراخ پر مارنا۔

فَاتَّخَذَ مَاءً فَأَذْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ، پھر پانی لیا اور انگلیوں کا کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔ (بعض نے

صِمَاخِ سِنِ سے روایت کیا معنی وہی ہیں)۔

فَصَرَبَ اللَّهُ عَلَيَّ أَصْمِحْتِهِمْ - اللہ نے ان کے کانوں کو تھپک دیا (یعنی سلا دیا)۔

أَصَفْتُ لِاسْتِزْوَاقِهِ صَمَانِخِ الْأَسْمَاعِ اس کو چوری سے سننے کے لیے کانوں نے اپنے سوراخ جھکائے۔

كُلُّ أُذُنٍ وَتَوَدُّ وَتَكُلُّ صِمَاخِ بِيُوْضٍ - جس جانور کے کان بڑے بڑے ہیں وہ بچہ جتنا ہے اور جس کے کاننا چھوٹے ہیں وہ انداز دیتا ہے۔

صَمَدٌ - قصد کرنا برابر مقابل میں ہونا مارنا کھڑا کرنا ڈاٹ لگانا بندھن لگانا۔

صَمَدٌ - سردار ٹھوس۔

صَمَدٌ - اللہ کا بھی ایک نام ہے بہ معنی سردار اور دائم اور باقی۔ یا جس میں جوف نہ ہو یا جس کی طرف لوگ اپنی حاجات لے کر جائیں۔

صَمَدُ الْبَيْتِ - گھر کو آراستہ کیا۔

صَمَدَاتُ الْعُرُوسِ - دولہن کو اونچی جگہ پر (بلند مقام پر) بٹھایا

تَصْمِيْدٌ - جمع کرنا۔

مُصَامَدَةٌ - جھگڑا کرنا۔ مارپیٹ کرنا۔

صِمَادٌ - ڈانٹ بندھن۔

لَوْ قُلْتُ لَا يَخْرُجُ مِنْ هَذَا الْبَابِ إِلَّا صَمَدٌ مَا خَرَجَ إِلَّا أَقْلَكُمْ - حضرت عمرؓ نے کہا نسب اور خاندانوں کا علم مت سیکھو اور لوگوں کے نسب پر طعن نہ مارو قسم خدا کی اگر میں کہوں اس دروازے سے وہی نکلے جو شریف ہو (جس کے خاندان میں کوئی عیب نہ ہو) تو تم میں سے بہت کم لوگ نکلیں گے۔

فَصَمَدْتُ لَهُ حَتَّى أَمَكَّنْتَنِي مِنْهُ عَوْرَةً - میں نے ابو جہل کے مارنے کا قصد کیا یہاں تک کہ اس کی ایک غفلت نے

اصمخ بہادر۔

صَمَّخٌ - مارنا گادا دینا سختی کرنا۔

اصمخ بہادر۔

کی ایک عورت نے خاموش رہ کر کج کیا (تمام حجاج میں سے کسی سے بات نہ کی)۔

أَصَمَّتْ أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ - امامہ بنت ابی العاص (جو آنحضرتؐ کی نواسی تھیں ان کی زبان بند ہو گئی تھی)۔

إِنَّهَا صُمَّتْ لِلصَّغِيرِ - کھجور بچہ کو چپ کرانے والی ہے (جہاں رویا تو ایک کھجور منہ میں دے دی وہ پھر چپ ہو جاتا ہے)۔

إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّوَابِ الْمَصْمَتِ مِنْ خَيْرٍ - آنحضرتؐ نے اس کپڑے سے منع فرمایا جس میں زراشیم ہو (سوت نہ ہو)۔

عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ - اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہو گا۔

وَقَدْ أَصِمَّتْ يَا أَصَمَّتْ - وہ خاموش ہو گئی تھیں۔

لَا صَمَّتْ يَوْمَ الْيَلْبِطِ - خاموشی کا روزہ ہمارے دین میں نہیں ہے کہ آدمی صبح سے شام تک چپ رہے (اگلے

دینوں میں یہ روزہ شروع تھا)۔

مَنْ صَمَّتْ نَجَا - جو کوئی خاموش رہے گا وہ نجات پائے گا (بہت سی آفتوں سے محفوظ رہے گا جو زبان ہلانے سے پیدا ہوتی ہیں اور بے فائدہ باتیں کرنے سے)۔

الزُّمُّ الصَّمْتُ تَسْلَمٌ - خاموشی کو لازم کر لے تو سلامت رہے گا۔

مَالَهُ صَامِتٌ وَلَا نَاطِقٌ - وہ بالکل نادار ہے نہ خاموش مال اس کے پاس ہے نہ بولتا مال (یعنی نہ سونا چاندی ہے نہ گائے

بیل اور اونٹ وغیرہ)۔

صَمَّتُ الصَّوْمَ حَرَامٌ - چپ کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

مُصَمَّتٌ - ٹھوس (اس کی ضد جوف کھوکھلا۔

صَمِيَّتٌ - بہت خاموش رہنے والا (جیسے سِجِيَّتٌ ہے)۔

مُصَمَّتٌ - فریاد سننے والا۔

## عَمَامَاتُ الْحَرَمِ

مجھ کو موقع دیا (میں نے مار مار کر اس کو گرا دیا) یہ معاذ بن عمرو بن  
جموح نے کہا۔

فَصَمَدًا صَمَدًا حَتَّى يَنْجَلِي لَكُمْ عَمُودَ الْحَقِّ تَوَجُّهَ  
کرتے رہو توجہ یہاں تک کہ ان کا ستون تم پر کھل جائے۔  
لَا يَصْمَدُ إِلَيْهِ صَمَدًا (آنحضرت نے جب کسی ستون  
یا لکڑی کی طرف نماز پڑھی تو اس کو اپنی دفنی یا پائیں ابرو کے برابر  
رکھتے اور سیدھا اس کے مقابل نہیں کھڑے ہوتے۔) بلکہ ایک  
طرف ڈراڑھے رہتے اس میں یہ اشارہ تھا کہ اس لکڑی یا ستون  
کی عبادت نہیں کرتے۔

الصَّمَدُ الْمَصْمُودُ إِلَيْهِ فِي الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ - صمد وہ  
ہے جس کی طرف لوگ توجہ کریں تھوڑا کام ہو یا بڑا کام۔  
وَقَدْ صَمَدُوا لَهَا - لوگوں نے حجرہ وسطیٰ کا قصد کیا اس  
کے سر پر چھوٹی کنکریاں مارنے لگے۔

مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ بَيْتًا ظَاهِرَ اللَّهِ فِي أَكْثَافِ  
مَكَّةَ يُصْمَدُ - میں نہیں سمجھتا تھا کہ ایک کھلا گھر مکہ کے اطراف  
میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا جس کی طرف لوگ قصد کریں گے۔  
وَلَا رَهْبَةَ إِلَّا سَيِّدَ صَمَدٍ - رہبہ سردار ہے لوگ اپنی  
حاجات کے لیے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں (مرجع خلاق  
ہے)۔

خُذْهَا حَذِيفَ فَإِنَّ السَّيِّدَ الصَّمَدَ - یہ تلوار کی  
خرب لے اے حذیفہ تو سردار اور سب لوگوں کا مرجع تھا۔  
اللَّهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدٌ مِنْ بَلَدِي - اے اللہ تعالیٰ! میں  
اپنے شہر سے تیرا قصد کر کے نکلا۔

فَصَمَدٌ إِلَيَّ جَدِي - اس نے میرے دادا کا قصد کیا۔  
بِيرِ عَبْدِ الصَّمَدِ - ایک کنواں ہے مکہ معظمہ کے راستے  
میں۔

صَمَدٌ حَمْدٌ - بہت زیادہ گرم۔ سخت۔

صَمَادِيحٌ - سخت خالص شیر کھلا راستہ۔

صَمِيدٌ ح - گرم دن سخت۔

صَمْرٌ - بخیل کرنا روکنا، تقم جانا۔

صَمْرٌ - وہی بن جانا۔

صَامُورَةٌ - وہی۔

صَمَارِي - گانڈ۔ سرین۔

صَرْمَرٌ - ایک درخت ہے۔

إِذْفَعُ هَذَا إِلَى أَسْمَاءَ لَتَذَهْنَ بِهِ بِنِي أَخِيهِ مِنْ  
صَمْرِ الْبَحْرِ - یہ سچی کا کہہ اسما کو دے دو وہ اپنی ہتھیوں کا بدن  
اس سے چکنا کر کے سمندر کی بدبو کو رفع کرے۔

صِمْرِدٌ - دو میل اونٹنی یا کم دو دوہنے والی۔

صَمَارِيدٌ - سخت زمیں یا مونی یا دہلی بکریاں۔

صَمِصَمَةٌ - رواں ہونا۔

صَمَاصِمٌ - شیر۔

صَمِصَمٌ - بخیل۔

صَمِصَمَةٌ - جماعت کا بیجاغ۔

لَوْ وَضَعْتُمْ الصَّمِصَمَةَ عَلَى رَقَبَتِي - اگر تم کانٹے  
والی تلوار میری گردن پر رکھو۔

صَمِصَامٌ - کی جمع ہے صَمَاصِمٌ۔

تَوَدُّوْا بِالصَّمِصَامِ - انھوں نے تلواروں کو اپنی چادر  
بنایا (یعنی تلواریں لے کر چلے ان کے حائل کندھوں پر رکھا)۔

مَجْعُ الْبَحْرَيْنِ مِثْلُ صَمِصَامِ اس تلوار کو کہیں گے جو  
خوب روانی کے ساتھ کانٹے اور مڑے نہیں۔

صَمَعٌ - باتوں میں روک لینا، مانا۔

صَمَعٌ - کلام میں غلطی کرنا۔

تَصْمِيعٌ - مضبوط ارادہ کرنا جیسے تَصْمِيمٌ ہے۔

أَصْمَعٌ - چھوٹے کان والا۔ کانٹے والی تلوار۔

إِصْمِيعِي - ابوسعید عبد الملک جو عرب کا بڑا ادیب اور فصیح  
شخص گزرا ہے۔

كَأَنِّي بَرَجَلِي أَصْعَلُ أَصْعَلُ يَهْدِمُ الْكُفَّةَ - گویا میں  
ایک شخص کو دیکھ رہا ہوں جو چھوٹے، چھوٹے کان والا کعبہ کو گرا رہا  
ہے۔

كَأَنَّ لَا يَبْرَأُ بَأْسًا أَنْ يُصَيِّحَ بِالصَّمْعَاءِ - عبد اللہ  
ابن عباس چھوٹے کان والی بکری قربانی کرنے میں کوئی قباحت  
نہیں سمجھتے تھے (یعنی جس بکری کے کان پیدا اُٹھی طور پر چھوٹے

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

خُبْرٌ مُصَمَّعٌ - گوند کی روٹی -	ہوں نہ یہ کہ کان کئے ہوں -
صَمْعَةٌ - سخت -	گاہل اُكَلَّتْ صَمْعَاءُ - ان اذنیوں کی طرح جنھوں نے
مُصَمِّدٌ - چربی یا بیماری سے پھولا ہوا -	صمعاء کھایا ہو -
صَمَقَةٌ - بدمزہ دودھ -	صَمْعَاءُ - ایک بھابی ہے اس کو بھمی بھی کہتے ہیں -
اِصْمَاقٌ - بند کرنا -	صَوْمَعَةٌ - نصاریٰ کا معبد یعنی گرجا - اور مینار کو بھی کہتے
صَامِقٌ - بھوکا پیاسا -	ہیں (اس کی جمع صَوَامِعُ ہے) -
مَصْمُوقٌ - حیران پریشان جو کھائے نہ پئے -	اِصْمِعْ اَذُنَّ - جلدی چلنا -
صَمَقْرَةٌ - کھٹا ہونا روشن ہونا -	مُصَمِّدٌ - شیر کو بھی کہتے ہیں -
يَوْمٌ مُصَمِّقٌ - گرم دن -	اَصْبَحَ وَقَدْ اَصْمَعَدَتْ قَدَمَاهُ - صبح کو اس کے پاؤں
صَمَكَةٌ - قوی زور آور	سوج گئے تھے -
اِصْمِگَاكٌ - غصہ ہونا پھٹ جانا -	صَمْعَرٌ - سخت اور سخت زمین -
صَمَكُوْكٌ - جاہل برائی کے لیے جلدی کرنے والا -	صَمْعَرِيٌّ - سخت جس پر جادو متراثر نہ کرے -
صَمَكِيْكٌ - یہ صَمَكُوْكٌ کا مترادف ہے یعنی احق	صَمْعَرِيَّةٌ - خبیث سانپ -
جلد باز -	صَمْعُوْدٌ - پست قد بہادر -
مُصَمِّغَةٌ - تراموطب -	صَمْعٌ - یا صَمَغٌ - گوند -
صَمَكَمَكٌ - بد بودار بجز ذقوی زور آور -	صَمْعَةٌ - زخم یا گوند کا ٹکڑا -
صَمَلٌ - سخت ہونا شدید ہونا باز رہنا مارنا -	نَظَفُوا الصَّمَاغِيْنَ فَاَنْهَمَا مَقْعَدَ الْمَلَكِيْنَ - ہونٹوں
اِصْمِنَالٌ - سخت ہونا گنجبان ہونا -	کے دونوں کناروں کو جہاں تھوک جمع ہوتا ہے صاف پاک رکھو
صَامِلٌ - خشک -	وہاں دوفرشتوں کی بیٹھک ہے -
صَمَلٌ - بد خلق -	صَمَاعِيَانٌ اور صَامِعَانٌ اور صَامِعَانِ اور صَوَارَانِ -
اَنْتَ رَجُلٌ صَمَلٌ - تو بد خلق آدمی ہے -	ہونٹوں کے دونوں کنارے دونوں چیزوں کے جوڑے -
هُوَ عَمَلٌ صَمَلٌ - وہ سخت گیر بد خلق ہے -	حَتَّى عَرَفْتِ وَرَبَّتْ صَمَاعِيَكٌ - یہاں تک کہ تو پسینے
صَمَلُ الشَّجَرِ - درخت یا سا ہو کر سخت ہو گیا -	پسینے ہو گئی اور تیرے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر پھین آ گیا -
اِنَّهَا صَمِيْلَةٌ - اس کی پنڈلیاں سخت اور خشک ہیں -	اِذْ كَانَ مَجْدُوْرًا كَاَنَّهٗ صَمْعَةٌ - تیمم کو جب چمک نکل
صَمٌ - بند کرنا، قطعی عزم کرنا مارنا -	آئے اور وہ گوند کی طرح سفید ہو جائے -
صَمَمٌ - بہرا پن اونچا سننا -	لَا فَلَغَ لَكَ فَلَغَ الصَّمْعَةُ - میں تجھ کو اس طرح اکھاڑ
صَمَّتِ الْاُذُنُ - کان بہرا ہو گیا -	ڈالوں گا جیسے گوند اکھاڑتے ہیں (کہ اس کا کوئی اثر شاخ پر نہیں
صَمَّ صَدِيٌّ فُلَانٌ - فلاں شخص مر گیا -	رہتا بلکہ شاخ کی چھال بھی اس کے ساتھ نکل آتی ہے - یہ حجاج
صَمَّتْ حَصَاةٌ بَدَمٌ - اتنا زیادہ خون ہے کہ اس میں	بن یوسف کا کلام ہے - مطلب یہ ہے کہ بنیادی طور پر تجھ کو تباہ اور
کنکری ڈالو تو آواز نہیں دیتی -	بے نشان کر دوں گا) -
صَمَمَ السَّيْفُ - ہڈی تک کتوار نے کاٹ دیا -	شَاةٌ مُصَمِّغَةٌ بِلَيْسِيهَا - بکری تازہ دودھ دینے والی -

## لَعَائِنُ الْخَنَازِئِجِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

طرح لپیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلانہ رہے ہاتھ اور پاؤں سب بند ہو جائیں کوئی حصہ کپڑے سے باہر نہ رہے۔ گویا اس کو اس چہرے سے مشابہت دی جس کو صخرۃ صماء کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جس میں کوئی سوراخ یا شگاف نہ ہو سب طرف سے سخت اور یکساں ہو۔

بعض نے کہا اِشْتِمَالِ صَمَاءِ یہ ہے کہ آدی ایک ہی کپڑے سے اپنا تمام جسم ڈھاپ کر کسی ایک جانب سے کپڑے کو اٹھا دے تو اس کا ستر کھل جائے۔ غرض دونوں باتیں مکروہ ہیں۔

الْفَاجِرُ كَالْأَرْزُوقِ صَمَاءٍ۔ فاسق شمشاد کے درخت کی طرح ہے جو مڑتا ہی نہیں نہ اس میں سوراخ ہوتا ہے (کیونکہ یہ درخت ٹھوس اور سخت ہوتا ہے جہاں مڑا بس گیا اور سیدھا نہیں ہوتا)۔

فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ۔ دخول ایک ہی سوراخ میں ہوتا چاہیے (یعنی فرج میں نہ کہہ درمیں)۔  
وَكُوَيْبُنَتْ لَا صُمَّتِي۔ اگر تو چاہتا تو مجھ کو بہرا کر دیتا۔

صُمَّ إِذَا سَمِعُوا خَيْرًا ذُكِرَتْ بِهِ۔ جب کوئی میری تعریف کرتا ہے تو بہرے بن جاتے ہیں اور جب کوئی برائی کرتا ہے تو کان لگا کر سنتے ہیں۔

امام جعفر صادق نے فرمایا اِشْتِمَالِ صَمَاءِ یہ ہے کہ آدی چادر کو دونوں بغلوں کے نیچے سے لے جا کر اس کے دونوں کنارے ایک کندھے پر کر لے۔ (جب امام نے یہ تفسیر کی ہے تو یہی معنی لینا اولیٰ ہے)۔

خَلْعَالِ اصَمِّ۔ وہ پازیب جس میں آواز نہ نکلے۔  
لَا تَأْخِذًا لِّلْجَمَارِ الصَّمِّ۔ سخت اور ٹھوس کنکریاں مت لے بلکہ نرم کئی رنگ کی کنکریاں لے۔

صَمِيمٌ الْقَلْبِ۔ خلوص دل سے اور دل کا درمیانی حصہ صِمْمَةٌ۔ شجاع بہادر شیر زب سانپ۔

صَمِيٌّ۔ شکار کے جانور کا سامنے سر جانا کسی کام کا واقع ہونا۔  
اصْمَاءٌ۔ جلدی کرنا، شکار کے جانور کو دیکھتے دیکھتے ماز

وَأَنَّ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الصَّمَّ الْبُكْمَ رُؤْسَ النَّاسِ۔ (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) تو برہنہ پاؤں پھرنے والوں، برہنہ جسم والوں، بہروں، گونگوں کو لوگوں کا سردار دیکھے گا (یعنی جو قوم میں یکسر جاہل اور گنوار ہیں حکمت دانائی، تدبیر اور عدل و تقویٰ سے عاری ہیں ان کو قوموں کا بندوبست اور اقتدار مل جائے گا۔ بہروں سے یہ مراد ہے کہ قوم کے متفقہ فیصلوں اور مطالبوں اور مظلوموں کی دادری کے لیے وہ بے حس اور بہرے بن جائیں گے)۔

الْفِتْنَةُ الصَّمَاءُ الْعَمِيَاءُ۔ ایسا فتنہ جو بہرا اور اندھا ہوگا (یعنی سخت فتنہ جو مٹائے نہ مٹے گا۔ جس طرح بہرا شخص نہ کسی مصلحت کی بات سن سکتا ہے نہ اندھے کو روشنی دکھانے سے راہ کے خطرات نظر آتے ہیں)۔

بعض نے کہا کہ صماء سے مراد وہ سانپ ہے کہ جس کے کانے کا ستر نہیں۔

فِتْنَةٌ صَمَاءٌ بِكَمَاءٍ عَمِيَاءُ۔ ایک فتنہ بہرا گونگا اندھا ہوگا (لوگ اس میں بہرے ہو جائیں گے، حق بات نہیں سنیں گے، گونگے ہوں گے، حق بات نہیں کہیں گے، اندھے ہوں گے ہدایت کا سیدھا راستہ نہیں دیکھیں گے)۔

ثُمَّ نَكَلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اصَمَّتْ بِهَا النَّاسُ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی، جس کے سننے سے لوگوں نے مجھ کو بہرا کر دیا (یعنی لوگوں کے شور و غل کی وجہ سے میں سن نہ سکا)۔

ایک روایت میں صَمَّتْ بِهَا النَّاسُ۔ یعنی لوگوں نے مجھ کو وہ بات آنحضرت سے پوچھنے نہ دی اور خاموش کر دیا۔

شَهْرُ اللَّهِ الْأَصَمِّ رَجَبٌ۔ اللہ کا بہرا مہینہ رجب کا مہینہ ہے (چونکہ رجب کو عرب کے لوگ حرام مہینہ سمجھتے تھے اس میں جنگ و جدال اور لوث مار نہیں کرتے تھے اس لیے اس کو بہرا فرمایا یعنی لوگ اس مہینہ میں بہرے رہتے ہیں ان کے کانوں میں ہتھیاروں کی آواز نہیں آتی)۔

نَهَى عَنِ اِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ۔ آپ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ آدی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس

والنا-

صَمَيَانُ - الثنا 'کودنا' جلدی کرنا۔

انصماء - اوٹنا۔

كُلُّ مَا أَصْمَيْتَ وَذَغُ مَا أَنْمَيْتَ - وہ جانور کھالے جو شکار کے بعد تیرے دیکھتے دیکھتے مر جائے (کیونکہ وہاں یقین ہوتا ہے کہ شکار کے زخم سے وہ مرا) جو جانور شکار کے دوران زخمی ہو کر غائب ہو جائے پھر مرنا ہوا اسے اس کو چھوڑ دے (کیونکہ شاید وہ شکار کے زخم سے نہیں کسی اور وجہ سے مرے)۔

## باب الصاد مع النون

صَنَابٌ - وہ سالن جو رانی اور تیل سے بنایا جاتا ہے۔

آتَاهُ أَعْرَابِيٌّ بَارْتَبٌ قَدْ شَوَّاهَا وَجَاءَ مَعَهَا بِصَنَابِيهَا - ایک گنوار آنحضرت کے پاس خرگوش لے کر آیا جس کو بھون لیا تھا اس کے ساتھ اس کا جوڑ یعنی "صناب" بھی لے کر آیا۔

لَوْ شِئْتُ لَدَغَوْتُ بِصَلَاءٍ وَصَنَابٍ - اگر میں چاہوں تو بریاں گوشت اور صناب منگواؤں۔

صَنَابٌ - اچار۔

صَنْبِرَةٌ - درخت کزور اور پتلے تنے اور بے شرم کا۔

يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا أُصْنَبُورٌ - کفار ان قریش کہتے تھے محمد ٹاٹھے (بے اولاد) ہیں (لہذا ان کے انتقال کے بعد کوئی یادگار بھی نہ رہے گی)۔

مترجم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چھوٹا کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دین اسلام کی وجہ اس دم تک قائم ہے انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔ آپ کی آل میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں لاکھوں سید موجود ہیں۔ پھر ابو جہل اور ابولہب کی اولاد کا پتہ نہیں اگر کوئی ہو بھی تو وہ شرم کی وجہ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے "بے اولاد" کی پھبتی چست کرنے والوں کو ہی صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔

إِنَّ رَجُلًا وَقَفَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ صَلَبَ فَقَالَ

قَدْ كُنْتُ تَجْمَعُ بَيْنَ فُطْرَيِ اللَّيْلَةِ الصَّبْرَةِ قَانِمًا - (حجاج نے) عبد اللہ بن زبیر کو سولی پر چڑھایا تو ایک شخص ان کی نیش کے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا تم سردرات کے دونوں کناروں کو کھڑے رہ کر ملاتے تھے۔ یعنی رات بھر نماز میں کھڑے رہتے تھے۔

صَنَابُورُ الشَّيْءِ - جائزے کی سخت سردیاں۔

صَنْبِرٌ - سرد ہوا کو بھی کہتے ہیں۔

صَنْوَبُورٌ - ایک مشہور درخت ہے جس کے پھل چھوٹے

چھوٹے اور لمبے ہوتے ہیں ان کے اندر سفید چکنامغز ہوتا ہے۔

صَنْجٌ - جھانجھ کی ایک تھالی جو دوسری تھالی پر ماری جاتی ہے اس

کو بجاتے ہیں۔ اور چنگ (یعنی ستار کو بھی کہتے ہیں)۔

أَيْ صَنْجٌ هُوَ - وہ کس قسم کا آدی ہے۔

صَنْجَةُ الْمِيزَانِ - ترازو کا باٹ

صَنْجَةٌ - روشن۔ اس کے علاوہ ایک قسم کا بڑا جانور جو

تبت میں ہوتا ہے۔

إِيَّاكَ وَالصُّرُوبَ بِالصَّوَانِجِ - تھالیاں ملا کر مت بجاد

شیطان تمہارے ساتھ ہو جائے گا۔ فرشتے تم سے نفرت کریں

گے۔

صَنْخَمَةٌ - میل پگیل۔

نِعْمَ النِّبْتُ النِّحْمَامُ يَذْهَبُ الصَّنِخَةَ وَيَذْكَرُ

النَّارَ - حمام بھی کیا اچھا گھر ہے میل پگیل دور دور کرتا ہے اور

دورخ کی یاد دلاتا ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَنْخٌ بَدَنَةٌ - اس کے جسم پر میل ہے) (جیسے سنخ اور

وَسِنْخٌ سَبُّ كَيْفٍ مَعْنَى هِيَ)۔

صِنْدُودٌ - سردار 'شجان'، حلیم، حنی شریف، بہادر۔

صِنْدَائِدٌ - یہ صِنْدُودِی جمع ہے۔ اس کے علاوہ آفات کو

بھی کہتے ہیں اور لشکر کی ایک جماعت کو بھی۔

صِنْدَائِدٌ قُرَيْشٌ - قریش کے سردار اور شریف لوگ۔

كَمَا يَتَعَوَّذُ مِنْ صِنْدَائِدِ الْقَدْرِ - تقدیر کی آفتوں سے

بناہ مانگتے تھے۔

صَنْعٌ يَأْصَعُ - کوئی کام کرنا۔



جائے۔

صِنْعٌ۔ وہ مقام جہاں پانی اکٹھا اور جمع کیا جاتا ہے صِنْعٌ کی جمع اَصْنَاعٌ ہے اور مَصْنَعٌ بھی اس کا ہم معنی و مترادف ہے مگر اس کی جمع مَصَانِعٌ ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صِنْعٌ سے مراد قلعہ ہے اور مَصَانِعٌ محلوں اور عالی شان عمارت کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ أَنَّ لَاحِدَكُمْ وَادِي مَالٍ نَّمَّ مَرًّا عَلَيَّ مَسْعَةً  
أَسْهُمُ صِنْعٍ لَكَلَفْتَهُ نَفْسُهُ أَنْ يُنَزَّلَ فَيَأْخُذَهَا۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک میدان بھر کر مال و اسباب ہو پھر وہ راستہ میں سات (عدد) تیر تراشے ہوئے تیار کئے ہوئے دیکھے سو اس کا نفس یہی کہے گا کہ اگر تر ان کو لے لے۔ (کیونکہ آدمی طبعاً حریص ہے کتنا ہی مال اس کے پاس ہو مگر پھر بھی اس میں مزید اضافہ کا خواہشمند رہتا ہے کسی طرح اس کی نیت نہیں بھرتی)۔

(حرفی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ صَنِيعَةٌ ہے یعنی یکساں ایک شخص کے بنائے ہوئے)۔

وَيَكْفُفُ عَلَيْهِ صَنِيعَتُهُ۔ اس کا پیشہ اس کو پھر دیدے پھیردے۔

إِذَا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اگر میں کہ میں جانے سے روکا گیا تو جیسا کہ آنحضرتؐ نے حدیبیہ میں) کیا تھا میں بھی ویسا ہی کروں گا (احرام کھول ڈالوں گا)۔

وَأَصْنَعُ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ۔ جیسا حج کے احرام میں کرتا ہے (جن چیزوں سے بچتا ہے) ویسا ہی عمرے کے احرام میں بھی کر (عمرے میں صرف دو چیزیں نہیں ہیں) (ایک تو وقف عرفہ اور دوسرے رمی جمار)۔

فَتَصْنَعُ بِمَا لَهَا عَنِ ابْنَيْهَا الْحَطِيئَةِ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَيْهَا الصَّلِيفَةِ كَأَنَّ أَحَقَّ۔ تم میں سے کوئی جا کر اپنا پیسہ خرچ کر کے اپنی بیٹی کو آراستہ کرتی جو خاندان پر بوجھ ہے تو وہ زیادہ اس کی حقدار تھی۔

مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ۔ تم نے ایسا کیوں کیا۔ (کہ تین بارازن مانگنے اور جواب نہ ملنے کے بعد چل دیئے)۔

صَنَعَ قَوْمًا۔ اپنے گھوڑے کی اچھی طرح خبر گیری کی۔  
صُنِعَتِ الْجَارِيَةُ۔ چھو کر کی اچھی طرح خدمت کی وہ موٹی ہوئی۔

صِنْعٌ۔ اس کا بھی یہی معنی ہے۔  
إِذَا لَمْ تَسْتَجِبْ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جی چاہے وہ کر (بے حیاباش ہر خوچہ خواہی کن)۔

أَنْظُرُ مَنْ قَتَلَنِي فَقَالَ عَلَامُ الْمِغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَقَالَ الصَّنْعُ قَالَ نَعَمْ۔ (حضرت عمر فاروقؓ جب زخمی ہوئے تو ابن عباسؓ سے فرمایا) دیکھو تو مجھ کو کس نے قتل کیا؟ انھوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے۔ فرمایا اس غلام نے جو کاری گر ہے؟ (بہت سے ہنر جانتا ہے اس کا نام ابولولو فیروز تھا جو قوم کا پارسی تھا۔ اللہ اس پر لعنت کرے)۔

رَجُلٌ صِنْعٌ۔ کاریگر مرد۔  
امْرَأَةٌ صِنَاعٌ۔ کاریگر عورت۔  
الْأَمَةُ غَيْرُ الصَّنَاعِ۔ بے کار لونڈی۔ (جس سے کوئی کام نہ آتا ہو یعنی بے ہنر)۔

إِصْطَنَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی آنکھٹی بنوائی (جیسے آنکھت لکھوایا)

لَا تَرُقُذُ وَ إِبْلِيلُ نَارًا نَّمَّ قَالَ أَوْ قِدْوًا  
أَوْ اِصْطَنَعُوا۔ رات کو آگ نہ لگاؤ! پھر فرمایا سلگاؤ اور کھانا پکاؤ (اللہ کے واسطے غریبوں کو کھلانے کے لئے)۔

أَنْتَ كَلِمَةُ اللَّهِ الَّتِي إِصْطَنَعَكَ لِنَفْسِهِ۔ تم وہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کلام کیا اور تم کو اپنی عنایت سے سرفراز کیا (اپنے کام کے لئے تم کو تیار کیا)۔

كَأَنَّ يُصَانِعُ قَائِدَةٌ۔ وہ اپنے لے چلنے والے کی خاطر داری کی۔

مُصَانَعَةٌ۔ دراصل یہ ہے کہ آپ ایک ایک چیز دوسرے کے لیے تیار کریں اس لیے کہ وہ بھی اس کے بدلہ میں تمہارے لیے تیار کرے۔

مَنْ بَلَغَ الصَّنْعَ بِسَهْمٍ۔ جس کا تیر صنغ تک پہنچ

میرے ہی ساتھ وعدہ خلافی اور دعا بازی کی۔ بہر حال موجودہ زمانہ ایک ایسا خراب زمانہ ہے کہ کسی کے ساتھ احسان کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ عقل و دانش کا تقاضہ ہے کہ آدمی کے مزاج اور اس کے معاملات کو قریب سے دیکھ کر اور سمجھ کر معاملہ کرنا چاہیے۔

صِنَاعَةٌ - حرف پیشہ۔

تَصْنَعٌ - تکلف بناوٹ۔

الْحَدِيثُ مُتَّصِعٌ بِالْإِسْلَامِ - زبانی بات ظاہری اسلام ہے۔

صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ تَقِيَّةُ السُّوءِ - لوگوں سے نیکی کرنا بری موت سے بچاتا ہے۔  
إِضْطَنَعْتُ عِنْدَهُ صَنِيعَةً - میں نے اس کے ساتھ احسان کیا۔

مجمع البحرين میں ہے کہ صِنَاعٌ پہلا شہر ہے جو طوفان نوح کے بعد بنایا گیا ہے۔  
صِنَاعٌ کی نسبت صِنَاعِيٌّ ہے۔

صِنْفٌ - صفت، قسم۔

أَصْنَافٌ اور صُنُوفٌ - صنف کی جمع ہیں۔

تَصْنِيفٌ - قسم قسم کرنا، جمع کرنا، تالیف کرنا۔

صِنْفَ الشَّجَرِ - درخت کے پتے نکل آئے۔

تَصْنِيفٌ - چہل کرنا۔

فَلْيَنْفِضْهُ بِصِنْفَةٍ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَذْرَى مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ - اس کو اپنے تہ بند کے پلو سے جھٹک لے (یعنی ہستر کو جب اس پر سونے لگے) کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آگئی ہے (یعنی کوئی کیز اور غیرہ شاید آگرا ہو)۔

صِنْفٌ تَمْرٌ - اپنی ہجور کی الگ الگ قسمیں کر (ہر ایک قسم کا الگ ڈھیر لگا)۔

صِنْفَانٌ مِنَ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ نَجِيَةٌ - الْمَرْجِنَةُ وَالْقَدْرِيَّةُ - دو گروہوں کو میری امت کے اسلام میں سے کچھ حصہ نہیں ایک تو مرجمتہ (جو کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد پھر کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا) اور (دوسرے) قدریہ (جو تقدیر الہی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندے کو اپنے کاموں میں

أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ - یا اللہ! میں اس سے بیزار ہوں جو خالد نے کیا (وہ لوگ صباناً صباناً کہہ رہے تھے لیکن حضرت خالد نے ان کو نکل کر دیا)۔

تُعِينُ صَانِعًا - تو کسی کاری گری کی مدد کرے (ایک روایت میں صَانِعًا ہے گروہ صحیح نہیں ہے)۔

كَأَلْبَابِ الْمَخْشُوشِ بَصَانِعٍ فَائِدَةٌ - جیسے نیل پڑا ہوا اونٹ وہ اپنے چلانے والے کی اطاعت کرتا ہے (جس طرف چاہے اس کو لے جاسکتا ہے)۔

(بندے کو بھی اپنے مالک کی ایسی ہی اطاعت کرنی چاہیے اور اس کی مرضی پر شاکر اور خوش رہنا چاہیے۔

رشتہ در گرد نم افگندہ دوست

می بروہر جا کر خاطر خواہ دوست

صِنَاعٌ یمن کا پایہ تخت اور مشہور شہر ہے۔

صَنِيعَةٌ وَصَنِيعَةٌ - وہ اس کا کام ہے اسی کی تربیت ہے۔

أَرْبَعَةٌ يَذْهَبْنَ صِنَاعًا مِنْهَا الصَنِيعَةُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهَا - چار چیزیں بیکار جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تالائق کے ساتھ احسان کرنا (جو الٹا احسان کے بدلے برائی کرے)۔

مترجم کہتا ہے جتنا میں اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں شاید اس قدر دوسرا کم ہوا ہوگا اور یہ خود میری غلطی تھی کہ میں بہت جلد ہر ایک کا دوست بن جاتا اور اس کے ساتھ حقیقی بھائی کی طرح سلوک کرتا۔ پھر وہ میرا ہی دشمن بن جاتا حتیٰ کہ میری ہلاکت کے درپے ہوتا۔ ایک شخص کو میں نے پڑھایا لکھایا۔ اتفاق سے وہ جشن یعنی بچ ہو گیا۔ بعد ازاں اس نے مجھ پر ہی ہاتھ صاف کیا۔ ایک دوسرے شخص کو میں نے اپنا معادن بنا کر سارا کام اس کو سونپ دیا، اس کی توقیر بڑھائی، مگر اس نے میرے ہی ٹکالنے کی فکر کی۔ اس کے علاوہ کئی شخصوں کو میں نے ان کی منت درازی پر روپیہ قرض دلایا بالآخر کھا کر بیٹھ گئے اور مجھ کو پھنسا دیا۔ ایک شخص کو میں نے اپنی تالیفات مفت بلا معاوضہ چھاپنے کے لیے دیں، اس نے ہزاروں روپے تالیفات کے ذریعہ سے کمائے پھر

## لَعَالِي لَحَائِبِي

اَلْعَبَّاسُ صِنُوَابِي - عباس میرے والد کے جوڑ ہیں۔  
(یعنی میرے باپ کی طرح ہیں، دونوں میرے دادا کے نطفہ سے ہیں)۔

فَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوَابِيَه - آدی کا چچا اس کے باپ کا جوڑ ہے۔

اذا طال صناء الميت نقى بالاشنان - جب میت پر میل پکھیل بہت ہو تو اشنان سے صاف کیا جائے (وہ میل کو صاف کرتی ہے اسی طرح صابون بھی)۔

### باب الصاد مع الواد

صَوَّبٌ يَمْصَابٌ - گرنا، اترنا، قصد کرنا، بہانا۔

تَصَوَّبٌ - کسی بات کو یا کسی رائے کو ٹھیک بتلانا، جھکا نا۔  
يُصَعِدُو وَيُصَوَّبُ بَصْرَهُ - اپنی نگاہ اوپر کرتا تھا اور نیچے کرتا تھا۔

إِصَابَةٌ - ٹھیک کہنا، پہنچانا، نشانہ پر لگنا، ارادہ کرنا۔

تَصَوَّبٌ - اترنا۔

انصَابٌ - نیچے اترنا۔

رَأَى صَائِبٌ - ٹھیک تجویز۔

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ - جو شخص

بیری کا درخت کاٹ ڈالے (جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے)

اللَّهُ اس کو سر کے بل دوزخ میں اوندھا کرے گا۔ (ابوداؤد نے کہا

کہ اس سے مراد وہ بیری کا درخت ہے جو چھیل میدان میں ہو اور

مسافر اس کے سائے میں آرام پاتے ہوں)۔

وَصَوَّبَ يَدَهُ - اپنا ہاتھ جھکایا۔

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِيبْ مِنْهُ - اللہ جس کی بھلائی

چاہتا ہے اس کو دنیا میں مصیبت اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ (یہ بندہ

کی آزمائش کے لیے ہوتا ہے اور جس قدر بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب

ہوتا ہے اسی قدر اس پر دنیا کی تکالیف زیادہ آتی ہیں۔ اے غفور

الرحیم! ہم ضعیف و ناتواں اور کمزور دل کے لوگ ہیں ہم کو اپنی

آزمائش سے محفوظ رکھ، رحم فرما اور ہر آفت سے بچائے رکھ اس

لیے کہ ہم کو ایسا دل نصیب نہیں ہوا ہے جو تیرے مقرب اور صالح

پورا اختیار ہے) ان کے مقابل ہیں۔

جَبْرِيَّةٌ - جو لوگ بندہ کو باطل مجبور جانتے ہیں جمادات کی

طرح ان کو جبریہ کہتے ہیں (جبریہ اور قدریہ یہ دونوں مذہب

باطل ہیں۔ حقیقت میں انسان بالکلیہ مجبور ہے نہ بالکل قادر اور

اپنے افعال کا خالق، بلکہ اس کی حالت ان دونوں کے بین بین

ہے۔ جیسا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا:

لَا جَبْرٌ وَلَا قَدْرٌ وَلَكِنْ بَيْنَ بَيْنٍ - ترجمہ وہی ہے جو اوپر

بیان کیا گیا)۔

صَنَمٌ - پلید ہونا، قوی ہونا اور وہ بت یا مورتی جس کی کافر پرستش

کرتے ہیں۔

صَنَمَ الرَّجُلُ - آدمی نے آواز دی (صوفیہ کے

زردیگ دنیا کی جس چیز میں آدمی مشغول ہو اور اس طرح مشغول

ہو کہ اللہ کو بھلا دے وہی اس کا صنم ہے)۔

أَصْنَامٌ - یہ صنم کی جمع ہے۔

بعضوں نے صَنَمٌ اور وَثَنٌ میں فرق کیا ہے ان کا

کہنا ہے کہ صَنَمٌ اس کو کہیں گے جو مجسم اور صورت دار ہو اور

وَثَنٌ وہ جو اللہ کے سوا پوجا جائے۔ اَوْثَانٌ اس کی جمع ہے۔

صَنَانٌ - بغل یا جوڑوں کی بدبو۔

أَصَنَ اللَّحْمُ - گوشت بدبودار ہو گیا۔

أَصَنَ الرَّجُلُ - آدمی بدبودار ہو گیا۔

صِنٌّ - دبر کا پیشاب یا اونٹ کے پیشاب کی بدبو۔

صَنَانٌ - بہادر۔

أَصْنٌ - غافل۔

نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَامُ يَذُوبُ الْمِصْنَةَ - حمام بھی کیا اچھا

گھر ہے بدن کی بدبو (میل پکھیل) دور کر دیتا ہے۔

صَنٌّ - بڑی زمیں جس میں روٹی رکھی جاتی ہے (محیط میں

اس کو بہ کسرہ صا دکھا ہے)۔

صِنُوٌ - برابر والا، بھائی، بیٹا، چچا (اس کی جمع اصناء ہے)۔

صَنُوٌ - چھوٹا درخت، دو پہاڑوں میں تھوڑا پانی۔

صِنُوَانٌ جمع ہے صنو کی، یعنی دو درخت جو ایک جڑ سے

نکلے ہوں ان میں سے ہر ایک دوسرے کا "صنو" ہے۔

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيِّ

خ ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے

کہ تو نے ہی توجھ کو مارا اور پھر عیادت بھی کرتا ہے، خیر اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہی فیصلہ کافی ہے۔

مجمع البحار میں ہے کہ حجاج بن بوسف، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اس بات پر ناراض ہوا تھا کہ انھوں نے کعبہ پر منجیق لگانے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے قتل سے باز رہنے کے لیے ہدایت فرمائی تھی۔ مگر اس ظالم نے نشہ حکومت اور اپنی ظالمانہ طبیعت کی وجہ سے آپؓ کی ہدایت پر عمل نہیں کیا اور یہ دونوں کام کر ڈالے۔

إِلَىٰ دُنْيَا بُصِيهَآ - (جو شخص دنیا کمانے کے لیے) ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اللہ کے واسطے نہ ہوگی، بلکہ انہی کاموں کے لیے ہوگی۔

فَلَمْ أَصِبِ الْمَاءَ - مجھ کو پانی نہ ملا۔

فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ تَمَّ ان کے مقام میں نہ جاؤ (وہاں قیام نہ کرو) ایسا نہ ہو تم کو بھی وہی عذاب ہو جو ان کو ہوا تھا۔

إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ صَيِّبْنَا فَعًا - جب آپؓ بارش (کے آثار) کو دیکھتے تو دعا فرماتے کہ اللہ! اس کو برسنے والا فائدہ دینے والا کر دے (جس سے زراعت اور پیداوار میں ترقی ہو)۔

إِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَحْنَا - جب ہم نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَكَمْ يُصَوَّبُهُ - آپؓ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے نہ جھکاتے (یعنی پیٹھ اور سر سب برابر رکھتے)۔

فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ - کبھی وہ سوداگری میں ایک پورا اونٹ منافع میں کما لیتے۔  
أَصِيبَتْ ذَعْوَتُهُ - اس کی دعا قبول ہوگی (یعنی کھانا کھلانے والے کے حق میں)۔

أَصِيبَتْ اللَّهُ أُمَّتَكَ عَلَيَّ الْفِطْرَةَ - تم نے ٹھیک کیا (جو دودھ کا پیالہ لیا شراب کا نہیں لیا) اللہ تعالیٰ تمہاری

بندوں کو ملتا ہے۔

ایک روایت میں يُصَبُّ مِنْهُ بِصِنْدٍ مَجْهُولٍ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مصیبت پہنچائی جاتی ہے۔

مُصِيبَةٌ اور مَصُوبَةٌ اور مُصَابَةٌ - تکلیف در زدہ۔

مُصَابِبٌ اور مَصَابِيبٌ - یہ مذکورہ بالا الفاظ کی جمع ہیں۔

يَصِيبُونَ مَا أَصَابَ النَّاسَ - جو لوگوں نے حاصل کیا وہ بھی حاصل کریں گے۔

كَانَ يُصِيبُ مِنْ رَأْسِ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ - آنحضرت ﷺ بحالت روزہ اپنی کسی بیوی کا سر چومتے (بوسہ لیتے)۔

كَانَ يُسْأَلُ عَنِ التَّفْسِيرِ فَيَقُولُ أَصَابَ اللَّهُ الَّذِي أَرَادَ - ان سے قرآن کی تفسیر پوچھتے تو کہتے جو اللہ کی مراد ہے وہ ٹھیک ہے (اگرچہ ہم اس کو نہ سمجھیں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَصَابَ فِي قَوْلِهِ وَفَعَلِهِ - اپنے قول و فعل میں اس نے صواب کیا (یعنی درست کہا اور ٹھیک کیا)۔

أَصَابَ السَّهْمُ الْقِرْقَاسَ - تیر برابر کاغذ پر لگا (نشانی صحیح ہوا)۔

أَنْتَ أَصْبَتِي - تو نے ہی مجھ کو مارا (اور پھر پوچھتا ہے کہ کس نے مارا۔ یہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے حجاج سے فرمایا)۔

واقعہ یہ ہے کہ عبد الملک بن مروان نے جو بادشاہ وقت تھا حجاج کو لکھا کہ سب کاموں میں عبد اللہ بن عمرؓ کی پیروی کرنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا۔ حجاج کو یہ ناگوار گزرا اور اس نے ازراہ نخوت و خود سری ایک شخص کو اشارہ کر دیا لہذا اس نے حجاج کے فشاکی تکمیل کے لیے زہر آلود برچھ آپ کے پاؤں پر مار دیا۔ کئی دن تک زخم کی تکلیف سے حضرت عبد اللہ بیمار رہے اور پھر انتقال فرما گئے۔ ایام علالت میں حجاج عیادت کو بھی آیا اور کہنے لگا کہ کس نے آپ کے مارے اول تو عبد اللہ بن عمرؓ نے کیا یہ اور اشارہ کے طور پر فرمایا کہ اس شخص نے مارا جس نے زمانہ حج میں لوگوں کو ہتھیار باندھنے کی اجازت دی۔ یہ اجازت حجاج نے ہی دی تھی۔

پھر جب دوبارہ حجاج نے دریافت کیا تو انھوں نے صاف کہہ دیا



ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعْنَاتُ الشَّيْطَانِ عَلَيْهِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---------------------------------

نگئی ہو) کب درست ہے۔ انھوں نے کہا جب اس کا حال کھل جائے (یعنی معلوم ہو جائے کہ اس قدر میوہ نکلے)۔

اللَّهُمَّ انصَحْتُمْ جِبَالَنَا - اے اللہ! ہمارے پہاڑ سوکھ کر پھٹ گئے بارش نہ ہونے کی وجہ سے)۔

فَبَادِرُ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ تَصْوِیحِ نَبِيِّهِ - علم اس سے پہلے حاصل کر لو کہ اس کھائیں سوکھ جائے پڑ مرده ہو جائے یعنی علماء تعلیم و تدریس کے لیے باقی نہ رہیں)۔

فَهُوَ يَنْصَاحُ لَكُمْ بِوَابِلِ الْبَلَايَا - وہ تم پر بلاؤں کی بارش کرے (بعض نے یہ صحاح روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَاحَةٌ - پھیلی ہوئی پہاڑیاں جو مدینہ کے قریب ہیں۔

فَلَمَّا دَفَنُوهُ لَقَطْنَهُ الْاَرْضُ فَالْقَوَةُ بَيْنَ صَوْحَيْنِ - جب اس کو دفن کیا تو زمین نے اس کو نکال کر پھینک دیا آخر لوگوں نے اس کو پہاڑ کے دو درامنوں میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ میں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے)۔

زَيْدُ بْنُ صَوْحَانَ - امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے رفیقوں میں سے تھا۔

بَنِي صَوْحَانَ - ایک شاخ ہے عبدالقیس قبیلہ کی۔

صَوْحٌ - دھنس جانا (یعنی سوخا ہے)۔

اصَاخَةٌ - ستا کا ن لگانا۔

صَوْرٌ - آواز دینا جھکانا منہ سامنے کرنا۔

صِيْرٌ بھی صور کا مترادف ہے (قرآن شریف میں فَصْرُهُنَّ اور فَصْرُهُنَّ دونوں قراتیں ہیں۔ یعنی ان کا منہ اپنی طرف کر دیاں کو کاٹ کر نکلنے نکلنے کرے کرو۔ بعض نے کہا یہ ضمہ مصداق کے معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنے ساتھ ملا لو مانوس کر لو۔ اور یہ کسرہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو کاٹ ڈالو)۔

صَارَ الشَّيْءُ - اس کو کاٹا جدا کر دیا۔

صَارَ الْحَاكِمُ الْحَكْمَ - حاکم نے قطعی فیصلہ کر دیا۔

صَوْرٌ - جھکانا۔

تَصْوِيرٌ - صورت بنانا۔

صَوْرِيٌّ - اس کی صورت میرے خیال میں آئی۔

تَصَوَّرٌ - کسی صورت کا خیال کرنا گڑ پڑنا۔

اور شادی بیاہ میں بھی گانا بجانا جائز نہیں رکھا اس کا قول صحیح نہیں ہے اور احادیث صحیحہ اس کا رد کرتی ہیں)۔

كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ - جنگ کے وقت آواز کرنے کو ناپسند کرتے تھے (یعنی بے فائدہ یا فخر کی راہ سے چلانے کو جیسے کافروں کا دستور تھا۔ صحابہ اس کو برا جانتے تھے

البتہ اللہ کی یاد میں اپنی آواز بلند کرتے)۔

يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصَّوْتِ فَرَشْتوں کی آواز سننے ان کا نور دیکھے۔

نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجْرَيْنِ - مجھ کو دو آوازیں حماقت اور فسق و فجور کی منع ہوئیں (ایک تو بے موقع گانے بجانے کی دوسرے مصیبت کے وقت چلانے کی)۔

فَلْيَصْوِتْ ثَلَاثًا - تین بار آواز دے (ارے جانوروں کے مالک)۔

فَيُنَادِي بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَنْ قُرْبٍ - پھر پروردگار (حشر کے دن) ایک آواز سے پکارے گا جس کو دور والا بھی اسی طرح سنے گا جیسے نزدیک والا (اس حدیث سے اور

دوسری چند حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اللہ کے کلام میں آواز اور حرف ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ اپنی ناص عقل پر

چلتا ہے)۔

اِذَا سَمِعَ صَوْتَهُ اَهْلُ السَّمَاءِ - جب آسمان والے فرشتے اللہ تعالیٰ کی آواز سنتے ہیں۔

مُوَدِّنٌ صَيِّتٌ - بڑی آواز موزوں

صَوْحٌ - چیر دینا۔

تَصْوِیحٌ - سکھا دینا شنگ کر دینا سوکھ جانا۔

تَصْوُحٌ - پھٹ جانا اوپر کا حصہ سوکھ جانا۔

صَوَاحٌ - بچ نرزم زمین کھجور کا خوشہ۔

صَوْحٌ اور صَوْحٌ - وادی کا شہ پہاڑ کا درامن۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يُصَوِّحَ - اس سے پہلے کھجور کے بیچنے سے کہ اس کی خوبی اور برائی معلوم ہو۔

مَنْ يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ فَقَالَ حِينَ يُصَوِّحُ - (ابن عباسؓ سے پوچھا کہ) کھجور کا خریدنا (جو ہنوز درخت سے توڑی

## عَلَمَاتُ الْخَيْرِ فِي

ح ج خ د ذ ر ز س ش ص

تاول کی ہے جس پر نسی آتی ہے اور یہ تاول کیا ہے بلکہ تحریف ہے انھوں نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں اس وقت اچھی صورت میں تھا یعنی آں حضرت اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں اچھی صورت میں تھا۔ غضب خدا کا ان تاول کرنے والوں کو اس کا بھی خیال نہیں رہا کہ دوسری حدیث میں یوں صاف موجود ہے کہ میں نے اپنے مالک کو ایک جوان خوب رو بے ریش و برت کی صورت میں دیکھا۔ اس کے سر پر کانوں تک بال تھے کیا یہاں بھی آں حضرت خود ہی کو مراد لیتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ان حدیثوں کا انکار کرنے والا زخری صاحب کشف ہے۔ وہ تو اپنی تفسیر میں نفس باتیں ذکر کر کے اہل حدیث پر طعن کرتا ہے۔ ان بے وقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو پھر آخرت میں اس کا دیدار کیونکر ہوگا اور آں حضرت نے اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھا۔ معاذ اللہ یہ بیوقوف صریح گمراہ ہیں اور الٹا جو لوگ ہدایت کے راستہ پر ہیں اور قرآن و حدیث کو مانتے ہیں ان کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ ربنا افصح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

آتَانِي رَبِّي فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَيَّ طَهْرِي فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - پروردگار میرے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ میری پیٹھ پر رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک پائی پھر میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کو جان لیا (اللہ تعالیٰ نے اس خاص وقت میں آپ کے لیے سب کچھ ظاہر کر دیا جیسے حضرت ابراہیم کو آسمانوں کی ملکوت بتلائی تھی۔

طیبی نے کہا علمت مافی السموات والارض کا مطلب یہ ہے کہ جتنا آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلایا وہ میں نے جان لیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان اور زمین کی سب چیزیں رتی رتی مجھ کو معلوم ہو گئیں کیونکہ آپ کو فرشتوں کی تعداد اور ریت اور مٹی کے ذروں کا علم نہ تھا۔ ایسا علم محیط تو بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے اور بہت بیوقوف ہے وہ شخص جو آں حضرت کو بھی عالم الغیب جانتا ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے۔ اور بے شمار آیتیں اور حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ علم

إِصَارَةٌ - جھکا تا۔

إِنْصِيَارٌ - جھک جانا۔

مُصَوَّرٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ بمعنی صورت گری کرنے والا شکل بنانے والا۔

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی قدرت اور عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک ارب سے زیادہ آدمی موجود ہیں پھر اس کے باوجود وہ آدمی ایسے نہ ملیں گے جن کی شکل بالکل ایک ہی ہو۔ کچھ نہ کچھ فرق ہوگا۔ یہی حال دوسرے جانوروں کا ہے اور باعتبار عالمان علم جیا لوجی کے قول کے زمین دو کروڑ یا تین کروڑ سال سے موجود ہے اور ابھی معلوم نہیں مزید کتنے کروڑ رہتی ہے ان کروڑوں سال میں بے شمار آدمی اور جانور پیدا ہو چکے ہیں اور ہوں گے مگر ہر ایک کی شکل اور صورت علیحدہ ہے۔ یہ جو بعض جانور مثلاً چوئیاں کھیاں مچھلیاں وغیرہ تم کو ایک شکل کی نظر آتی ہیں جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے بلکہ ہر ایک کی شکل جدا ہے اور ہم ان کے اندر جو فرق و امتیاز ہے اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ شہد کی کھیاں اور چوئیاں آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور غیر کھیاں یا چوئیاں کو اپنے چھتے یا بل میں نہیں آنے دیتیں۔ ذرا غور کیجئے کہ پاک پروردگار کے علم میں کس قدر صورتیں اور شکلیں موجود ہیں جو ہرگز خزانہ ہم میں بھی نہیں ساسکتیں جل شانہ و عز برہنہ۔

آتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ - رات کو میرا مالک ایک اچھی صورت میں میرے پاس آیا (یہ قصہ خواب کا ہے آں حضرت نے خواب میں پروردگار کو ایک جوان خوب رو بے ریش و بردت کی صورت میں دیکھا۔ اہل حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے جو اپنے حسن و جمال میں بے نظیر ہے مثال اور ناقابل بیان ہے اور اس کو قدرت و اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو۔)

ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن وہ ایک صورت میں جلوہ افروز ہوگا پھر دوسری صورت میں۔ اور جہیم اور مغزولہ نے صورت کا انکار کیا ہے اور حدیث کی یوں تاول کی ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے۔ بعض نے ایسی



(یعنی ان کی خاص شکل ورنہ ان کا ڈھانچہ تو زمین پر تیار ہوا تھا۔ پہلے کچھ تھا پھر ٹھکنائی خشک مٹی ہو گیا اس کے بعد مکہ اور طائف کے درمیان بڑا رہا۔ مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں منگا کر اور تکمیل صورت کر کے اس میں جان ڈالی۔

فَإِذَا رَأَى الرَّجُلَ صُورَةَ دَخَلَ فِيهَا (بہشت میں صورتوں کا ایک بازار ہوگا) جو شخص جس صورت کو پسند کرے گا وہ اس میں سما جائے گا (جیسے جن اور فرشتے دنیا میں جس صورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں)۔

فَبَيَّنَّا لَهُمُ اللَّهُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهَا مِنْ قَبْلُ۔ پھر پروردگار ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جو پہلی صورت سے جس میں اس کو پہلے دیکھ چکے تھے الگ ہوگی اور فرمانے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تجھ سے (یہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوگا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ پہلے صورت ایک مخلوق ہوگی اللہ کی مخلوقات میں سے اس نے صریح غلطی کی ہے۔ کیونکہ دوسری روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بار خود اللہ تعالیٰ ہی ظاہر ہوگا)۔

لَعَنَ اللَّهُ الْمُصَوِّرَ۔ اللہ تعالیٰ صورت بنانے والے پر لعنت کرے (یعنی جو جاندار کی صورت بنائے نہ کہ درخت یا مکان یا مسجد یا روضہ یا پہاڑ کی اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کو حیوان کی صورت پر بنایا کرتے تھے تو آنحضرت نے مطلقاً ہر جاندار کی صورت بنانے سے منع فرمایا یا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ لوگ پھر بت پرستی کرنے لگیں۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ (محبت اور رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو (باقی محکوم فرشتے تو ہر جگہ جاتے ہیں جہاں ان کو حکم ہوتا ہے) مجمع البحار میں ہے کہ اگر صورت ایسی جگہ پر ہو جس کی امانت کی جاتی ہے جیسے فرش یا تکیہ پر تو وہ حرام نہ ہوگی۔ مگر رحمت کے فرشتے وہاں پر بھی نہ جائیں گے (یعنی وہ فرشتے جو اپنی خوشی سے الفت موٹین کی وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں)۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ حیوانات کی ہر

غیب خاصہ الہی ہے اور آں حضرت کو غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ غیب کی جو باتیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ انبیاء کرام کو بتلا دیتا ہے اسی طرح پر آں حضرت کو بھی غیب پر مطلع کیا تھا۔

خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر بنایا (گویا آدم کو اپنا مظہر بنایا جب ہی تو ان کو ساری مخلوقات کی سرداری عنایت فرمائی۔ بعضوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ صُورَتِهِ کی ضمیر آدم کی طرف پھرتی ہے یعنی آدم کو انہی کی صورت پر بنایا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ابتدائی آفرینش سے ایک ہی شکل پر تھے یہ نہیں کہ پہلے نطفہ تھے پھر مضغ ہوئے اور انسانوں کی طرح۔ اس سے دہریوں اور نچریوں کا نظریہ باطل ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں ہر انسان دوسرے انسان کے نطفہ سے بنا ہے اور ہر ایک انسان سے پہلے دوسرا انسان تھا اسی طرح قدم انواع اور قدم عالم کے قائل ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین اور آسمان ہمیشہ سے ہیں۔ یہ قول بالکل غلط ہے بنیاد اور بے دلیل ہے خود علم جیالوجی سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ زمین حادث ہے) اہل حدیث اس حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور اس سے ظاہری معنی ہی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے اور انسان اسی کا مظہر ہے۔ اور تاویل کرنے والوں کا قول دوسری روایت سے باطل ہو جاتا ہے جس میں صاف علی صورتہ الرحمن موجود ہے۔) مجمع البحرین میں ہے کہ صُورَتِهِ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی ہے جیسی بیت اللہ و روح اللہ کی۔

امام محمد باقر نے فرمایا علی صُورَتِهِ۔ یعنی ایک اپنی بنائی ہوئی حادث صورت پر۔ اور امام رضا سے منقول ہے۔ ان سے کسی نے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ لوگوں نے اس حدیث کا ابتدائی حصہ الگ کر دیا ہے دراصل ہوا یہ تھا کہ آنحضرت دو شخصوں کی طرف سے گزرے جو باہم گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں ایک شخص بول اٹھا کہ اللہ تیرا منہ قہقہ کرے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا ارے خدا کے بندے ایسا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسی کی صورت پر بنایا تھا۔

صُورَ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ۔ آدم کی صورت بہشت میں بنائی

## حَدِيثُ الْخَلِيفَةِ

توڑ ڈالنا اور میٹ دینا لوازم اسلام میں سے ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

كُوْرَةٌ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ - انسان کے منہ پر نشان کرنے کو آپ نے برا جانا (جیسے ہندوستان میں بعض لوگ غلام اور لونڈیوں کے منہ پر کوئی نشان کر دیتے ہیں گودنا گود کر یا داغ دے کر یہ سب منع اور حرام ہے۔

نَهَى عَنْ ضَرْبِ الصُّوْرَةِ وَالْوَسْمِ - داغ دینے سے اور صورت بنانے سے آپ نے منع فرمایا (انسان کو مطلقاً داغ دینا حرام ہے خواہ منہ میں ہو یا اور کہیں اور جانوروں کو داغ دینا شاخت کے لیے درست ہے بشرطیکہ منہ پر نہ ہو) کیونکہ آنحضرت نے زکوٰۃ کے جانوروں پر داغ دیا۔

يَطْلَعُ مِنْ تَحْتِ هَذَا الصُّوْرِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ - ان کھجور کے درختوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو بہشتی ہے۔ پھر ابو بکر صدیق وہاں سے نکلے (تو معلوم ہوا آپ بہشتی ہیں) نہایہ میں ہے کہ:

صَوْرٌ - کھجور کے درختوں کا جھنڈا اور اس کا مفرد اس کے لفظ کا نہیں ہے۔ اس کی جمع صِيْرَانٌ آتی ہے۔

اِنَّهُ خَرَجَ اِلَى صَوْرِ بِالْمَدِيْنَةِ - آل حضرت مدینہ میں چند کھجور کے درختوں کی طرف نکلے۔

اِنَّهُ اَتَى امْرَاةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَرَشَتْ لَهٗ صَوْرًا وَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً - آنحضرت انصار کی ایک عورت کے پاس آئے اس نے کھجور کے درختوں میں آپ کے لیے بستر بچھایا اور ایک بکری آپ کے لیے کاٹی۔

اِنَّ اَبَاسُفِيَانَ بَعَثَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاخْرَقَا صَوْرًا مِنْ صِيْرَانِ الْعُرَيْضِ - ابوسفیان نے اپنے لوگوں میں سے دو آدمی بھیجے انہوں نے عریض کے باغوں میں سے ایک باغ (کھجور کے درختوں کا) جلادیا۔

وَتَوْرَأُهَا الصُّوَارُ - بہشت کی مٹی مشک ہے۔  
صَوَارٌ يَا صَوَارُ - مشک یا ناناہ مشک (اس کی جمع اَصُوْرَةٌ آتی ہے)

تَعَهَّدُوا الصُّوَارِيْنَ فَاِنَّهَمَا مَقْعَدُ الْمَلِكِ هَوْنِ كِ

طرح یک تصویر منع ہے خواہ مجسمہ کی شکل میں ہو خواہ عکسی ہو یہ قسم فوٹو وغیرہ۔ بعض کا کہنا ہے صرف مجسمہ منع ہے عکسی اور نقشی منع نہیں۔ اور مجسمہ میں سے بھی اکثر نے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے جن سے بچے کھیلتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہؓ اوائل میں گڑیوں سے کھیلتیں آل حضرت نے بھی ان کو کھیلتے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَتْلَبٌ وَلَا تَصَاوِيْرٌ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مور تیں ہوں (مراد وہی فرشتے ہیں جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے ہیں اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بلا ضرورت پالا جائے۔ لیکن جو کتا کھیت یا روڑ کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے رکھا جائے وہ منع نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مورت جو ذلیل کی جائے جیسے فرش پر یا تکیہ پر ہو۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ مطلقاً جاندار کی تصویر سخت حرام ہے کپڑے پر ہو یا فرش پر یا روپے پڑ اور گڑیوں کی مورت جو کپڑوں سے بنائی جاتی ہے بچوں کے لیے اس میں رخصت ہے اور بعض نے کہا گڑیوں کی حدیث منسوخ ہے۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت وجہ سے تصویر کا بہت رواج ہو گیا ہے اور روپیہ اشرافی اور پیسوں کو یا ہر ایک مسک پر یہاں تک کہ ڈاک کے ٹکٹ اور لفافوں پر اور تجارتی اشیاء کے ڈبوں پر فرنگی بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے۔ مگر یہ مورت سایہ دار نہیں ٹائیا سارے جسم کی نہیں ہوتی اس میں صرف چہرہ اور سر اور سینہ بنا ہوتا ہے اس سے مفر کی کوئی صورت نہیں اس وجہ سے اکثر علماء کے نزدیک معاشی اور تمدنی ناگزیر ضروریات کے لیے کوئی قباح نہیں اور اگر بحالت نماز تصویر کی مسک جیب وغیرہ میں موجود ہو تو نماز میں ایسے روپے پیسے اپنے ساتھ نہ رکھے۔ لیکن جو مورتیں حیوانوں کی بصورت مجسمہ ہوں بت کی طرح تو وہ بالاقفاق حرام اور منع ہے البتہ عکسی و نقشی منع نہیں۔ افسوس ہے کہ بعض جاہل مسلمان مجسمہ حیوانی مورتوں کی زینت کے لیے اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں حالانکہ جہاں ایسی مورتیں رکھی ہوں وہاں جایا نماز پڑھنا منع ہے اگر بغیر مجبوری کے ایسی جگہ پر نماز پڑھے گا تو نماز درست نہ ہوگی البتہ عکسی اور نقشی تصاویر میں اختلاف ہونے کی وجہ سے زیادہ سختی نہیں ہے لیکن مجسمہ جاندار کی مورت کا

ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	سے	لِحَاثِ الْخَلْدِيَّةِ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	------------------------

جھکانا (اس طرح کہ درخت کو نقصان پہنچے) برا جانا۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ میوہ دار درخت کا کاٹنا پسند کیا)  
 حَمَلَةُ الْعَرَضِ كُلُّهُمْ صَوْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا تخت اٹھانے والے فرشتے سب گردن کج ہیں (وزن کی وجہ سے)۔

صَوْرٌ۔ یہ جمع ہے اَصْوَرِ کی۔ یعنی جس کی گردن ایک طرف مڑی ہوئی ہو)۔

صَوْرٌ۔ نرسنگا، قرنا۔ (جس کو حضرت اسرافیل پھونکیں گے قیامت کے قریب اور دوسری بار حشر کے لیے)۔

بعض نے کہا صَوْرٌ جمع ہے صَوْرَةٌ کی یعنی مردوں کی صورتوں میں پھونک ماریں گے وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

يَتَصَوَّرُ الْمَلِكُ عَلَى الرَّحِمِ۔ فرشتہ ماں کی بچہ دانی پر گرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

ضَرْبَتُهُ ضَرْبَةٌ تَصَوَّرُ مِنْهَا فِي اس کو ایسی مار لگائی کہ وہ گر گیا) (ایک روایت میں یستود ہے یعنی بچہ دان پر اترتا ہے۔

أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الصَّوْرَةَ مَحْرَمَةٌ۔ تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ منہ پر مارنا حرام ہے (منہ کی حرمت کرنا چاہیے اگر کسی چھوٹے کو بطور تنبیہ مارنا ضروری ہو جائے تو چہرے پر نہ مارے بلکہ گردن پیٹھے اور پاؤں پر مار سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے بعض مدارس کے ملا جو بچوں کے منہ پر طمانچہ مارتے ہیں وہ جاہل اور بیوقوف ہیں انہیں تربیت کرنے کی ضرورت ہے

گر ہمیں کتب است و ایس ملا  
 کار نظاں تمام خواہ شد

ایسے ہی ملاؤں کی شان میں ہے

يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صَوْرَةٍ صَوْرًا نَفْسًا۔ اللہ تعالیٰ ہر صورت کو جو اس نے (دنیا میں) بنائی تھی ایک جان دے گا (اور وہ اپنے بنانے والے کو عذاب کرتی رہے گی)۔ (مجمع البحار میں ہے اگر کوئی صورت پوجا کرنے کے لئے بنائے تو وہ کافر ہے اس کو دو گنا عذاب ہوگا ایک تو کفر پر دوسرے صورت بنانے پر)۔

دونوں کناروں کو جہاں دونوں جڑے ملتے ہیں) صاف پاک رکھو ان کی صفائی کا خیال رکھو دونوں پر فرشتوں کی بیٹھک ہے (یعنی لکھنے والے فرشتے وہیں بیٹھ کر تمام اقوال اور اعمال لکھتے ہیں)۔

تَكَانَ فِيهِ نَسِيٌّ مِّنْ صَوْرٍ۔ آپ کی چال میں ذرا ایک طرف جھکاؤ تھا (یعنی جب زور سے جلدی چلتے تو ایک طرف ذرا جھکے ہوتے ہیں نہیں کہ پیدائشی آپ میں جھکاؤ تھا)۔

تَنْعَطُ عَلَيْهِمْ بِالْعِلْمِ قَلْبُ لَا تَصَوَّرُهَا الْأَرْحَامُ (حضرت عمرؓ یا حسن بصریؒ کا قول ہے کہ) علم کی وجہ سے عالموں پر دل ایسے مائل ہو جاتے ہیں کہ رشتہ داری اور قربت بھی ان کو ایسا مائل نہیں کرتی۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حضرت عمرؓ یا امام حسن بصریؒ کے زمانہ کا حال ہوگا۔ جب لوگ دین کے عالموں کی قدر کرتے ان سے محبت رکھتے ہوں گے۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں تو جہل کی ایسی گرم بازاری ہے کہ لوگ عالموں سے بجائے محبت اور الفت کے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں اور اکثر لوگ جو کچھ بھی علم رکھتے ہیں وہ ایسے بے وقوف اور احمق ہو گئے ہیں کہ ایک مسئلہ کی مخالفت سے ایک بڑے عالم کے دشمن بن جاتے ہیں اس کے علم و فضل کا کچھ خیال نہیں رکھتے سب سے زیادہ آفت دکن میں ہے یہاں تو یہ مصرع صادق آتا ہے:

”الْبَجَاهِلُونَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَعْدَاءُ“

جاہل ہمیشہ علم والوں کے دشمن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم لوگ جاہل امیروں نوابوں اور حاکموں پر مخلصانہ تنقید کرتے ہیں جاہلوں کی طرح ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملائے اور ان کی غلطیوں میں ساتھ نہیں دیتے یہ اور اس قسم کی دوسری وجوہ ہوتی ہیں جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اور ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

إِنِّي لِأَذْنِي الْحَائِضِ مِنِّي وَمَا بِي إِلَيْهَا صَوْرَةٌ۔ میں حائضہ عورت کو اپنے نزدیک کر لیتا ہوں لیکن مجھ کو شہوت نہیں ہوتی (یہ خواہش نہیں ہوتی کہ حیض کی حالت میں اس سے جماع کروں)۔

كِبْرَةٌ أَنْ يَصَوَّرَ شَجْرَةً مُتَمِيمَةً۔ میوہ دار درخت کو

## لَعْنَةُ الْكَاذِبِ - ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

بعض نے کہا جب صورت بنانے والا اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت کرے تو وہ بھی کافر ہے البتہ اگر عبادت کی نیت ہو نہ اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت تو وہ فاسق ہے۔

فَأَحْسَنَ صُورَةَ - پھر مونہہ کی شکلیں اچھی بنائیں۔

فَأَصْطَفَعْنَا فِيهِ صُورًا مِّنَ النَّخْلِ - ہم کھجور کے ورختوں کے ایک قطعہ میں لیٹ رہے۔

إِنَّ قَوْمًا مِّنَ الْعِرَاقِ يَصْفُونَ اللَّهَ بِالصُّورَةِ وَالتَّحْطِيطِ يَعْنِي الْجَسْمَ وَهُوَ لَاءِ الْمُجَسِّمَةِ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ - عراق کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صورت اور خط

دخال (یعنی مخلوقات کی طرح اس کو جسم) گوشت پوست خون سے مرکب قرار دیتے ہیں یہی لوگ مجسمہ ہیں ان پر لعنت ہے۔ مترجم کہتا ہے مجسمہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی طرح

گوشت پوست اور خون سے مرکب ایک جسم قرار دیتے ہیں جیسے محمد بن کرام کا خیال تھا۔ لیکن اہل حدیث نہ مجسمہ ہیں نہ معطلہ بلکہ بین بین ہیں جو اہل حق کا طریق ہے یعنی جو صفات اور الفاظ

اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان کو بے چون و چرا تسلیم کرتے ہیں اور اس کو مخلوقات کی مشابہت سے پاک جانتے ہیں۔ اب رہا جسم کا لفظ تو قرآن یا حدیث میں یہ لفظ اللہ

کے لئے وارد نہیں ہے اس لئے جیسے اللہ تعالیٰ کو جسم کہنا بے اصل ہے ویسے ہی یہ کہنا بھی باطل ہے کہ وہ جسم نہیں ہے۔ ہمارے متکلمین ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے گڑھے میں گر پڑے یعنی

تشبیہ سے بھاگے تو تعطلیل میں پڑ گئے اور اللہ تعالیٰ کو معدوم کی صفات سے موصوف کیا۔ یعنی یوں کہنے لگے کہ نہ وہ کسی جہت میں ہے نہ مکان میں نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم اور جیز رکھتا ہے نہ اوپر

ہے نہ نیچے نہ داہنے ہے نہ بائیں نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ معدوم کی بھی یہی صفت ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً - شرح موافق میں ہے کہ جو کوئی اس طرح کہے اللہ ایک جسم ہے پر نہ دوسرے اجسام کی طرح اس کے ساتھ نزاع لفظی ہو جائے گا۔ یعنی ایسا کہنے سے وہ کافر نہ ہو

گا کیونکہ جسم سے مراد اس کی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا موجود ہونا بالاتفاق مسلم ہے۔ میں کہتا ہوں اہل حدیث کے نزدیک اللہ کی

تزییہ اتنی ہی شرعی ہے جو قرآن و حدیث میں وارد ہے۔ مثلاً نہ وہ جتا گیا ہے نہ اس نے کسی کو جتا ہے اس کے مثل کوئی دوسرا نہیں وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اذگھتا ہے لیکن اس کا مکان

عرش معلیٰ پر ہے اور اس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے وہ جہت فوق میں ہے جہاں چاہے وہاں جا سکتا ہے اوپر چڑھتا ہے اور نیچے اترتا ہے کلام کرتا ہے ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہے یہ سب صفات

اس کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور جن لوگوں نے ان صفات سے بھی اس کی تزییہ کی ہے وہ نادان اور کم علم ہیں۔

مَا بَيْنَ الصُّورَيْنِ إِلَى الشَّيْءِ - دونوں پہاڑوں کے درمیان گھاٹی تک (مراد مدینہ کے دو پہاڑ ہیں عازر اور غیر)۔ صُورٌ - بخیل جو تنہائی کی جگہ پر اترے اور چھپ کر اکیلا ہی کھا

لے۔ تاکہ کسی مہمان کی نظر اس پر نہ پڑے۔ اَصُورٌ - موٹی اور توانا اونٹنی۔ صُورٌ - مرغی کے چوزوں کو بھی کہتے ہیں۔ صُورَةٌ - خراب تیل۔

صُورٌ - ایک کے پیچھے ایک جانا۔ صَاعُ الشَّيْءِ - صاع سے ماپا جدا کیا ڈرایا گھبرا یا۔ تَصْوِيعٌ - داہنے بائیں پھرانا پرکار کا گھمانا۔

صَاعٌ - مشہور پیمانہ ہے (جیسے ہندوستان میں پالی۔ آں حضرت کا صاع چار مد کا تھا یعنی کچھ کم اڑھائی سیر وزن میں ہندوستان کے وزن سے اور اہل کوفہ اور عراق کا صاع آٹھ مد کا ہوتا ہے یعنی چار سیر ساڑھے چار سیر کا)۔

إِنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمِدِّ - آنحضرت ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر پر بہت بال تھے) اور ایک مد پانی سے وضو کر لیتے۔ مد ایک رطل عراقی اور تہائی رطل کا ہوتا ہے (یعنی آدھا سیر سے کچھ زیادہ)۔

أَصْعٌ اور أَصُوعٌ - صاع کی جمع ہے۔ أَعْطَى عَطِيَّةً بَنَ مَا لَكَ صَاعًا مِّنْ حَرَّةِ الْوَادِي - میدان کی زمین میں سے آں حضرت نے عطیہ بن مالک کو ایک صاع غلہ بونے کے موافق زمین دی (یعنی جتنی زمین میں ایک صاع غلہ کا بیج ہو سکتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ

ص ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لغات العربیہ

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّوْغُونَ - سارے بڑے جھوٹے ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے۔ بعض نے کہا ہے صواغون سے باتیں بنانے والے لہجہ زبان مراد ہیں۔ ایک روایت میں صواغون ہے معنی وہی ہیں)۔

قِيلَ لَهْ خَرَجَ الدَّجَالُ فَقَالَ كَذِبَةٌ كَذَبَهَا الصَّوْغُونَ - لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا، وہاں نکل آیا انھوں نے کہا جھوٹ ہے بٹنے والوں نے بٹ لیا ہے۔

لَا تَسْلِمُهُ حَجَامًا وَلَا صَانِعًا وَلَا قَصَابًا - بچہ کو حجام اور سار اور قصاب کے سپرد مت کر (یہ بیٹے مت سکھا) کیونکہ سار جھوٹ بولا کرتے ہیں اور حجام اور قصاب خون کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے، دوسرے حجام بچھے لگانے والا اسی طرح قصاب دونوں کے دل تخت ہو جاتے ہیں)۔

يَدْخُلُ صَوْغًا وَيَخْرُجُ سَوْحًا - کھانے طرح طرح کی صنعت سے (بہت سے طریقوں سے تیار کئے ہوئے) پیٹ میں جاتے ہیں اور جلدی پاخانہ کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔ (ایک صاحب پاخانہ کے قریب سے گزرے تے کہراہت دنا گواری کے سبب ناک بند کرنے لگے۔ پاخانے نے بزبان حال کہا ابھی چند ساعت پیشتر تم نے مجھ کو کیسے عمدہ اور لطیف برتنوں میں نکالا اور کیسی رغبت سے مجھ کو اپنے خلق میں ڈالا۔ تھوڑی دیر جو میں تمہارے ساتھ رہا، تو تم مجھ سے نفرت کرنے لگے، یہ تمہاری صحبت کی تاثیر ہے۔ خود اپنے سے نفرت کرو۔)

صَاعَهُ اللَّهُ صِيَاغَةً حَسَنَةً - اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھی شکل میں ڈھالا۔

صَوْفٌ - بال نکلتا، نشانہ سے ہٹ جانا، مائل ہونا۔

صَوْفٌ - بہت بالوں کا ہونا۔

تَصْوِيفٌ - صوفی بنانا۔

إِصَافَةٌ - ہنادینا۔

تَصَوُّفٌ - صوفی ہو جانا۔

صُوفِيٌّ - وہ درویش جو اللہ کی یاد میں مستغرق ہو دنیا و ما فیہا کا خیال نہ رکھے (یہ صوف سے نکلا ہے کیونکہ صوفیا لوگ "صوف

صاع سے ہموار نرم زمین مراد ہے)۔

كَانَ إِذَا أَصَابَ شَاةً مِنَ الْمَغَنَمِ فِي دَارِ الْحَرْبِ عَمِدَةً إِلَى جِلْدِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جِرَابًا وَالْيَ شَعْرَهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جَعْلًا فَيَنْظُرُ رَجُلًا صَوْعًا بِهِ قَوْسُهُ فَيُعْطِيهِ - حضرت سلمان فارسی جب درار الحرب (کافروں کے ملک) میں کوئی بکری لوٹ میں پاتے تو اس کی کھال کا توشہ دان بناتے، مجاہدین کا کھانا اس میں رکھا جاتا اور اس کے بالوں کی ری بننے، پھر دیکھتے جس شخص کا گھوڑا ادھر ادھر پھرتا (شونی اور شرارت کرتا) اس کو (وہ ری) دیدیتے۔

وَأَنْصَاعٌ مُدْبِرًا - جلدی سے پیٹھ موز کر بھاگا۔

كَانَ صَاعُ النَّبِيِّ خَمْسَةَ أَمْدَادٍ - آں حضرت کا صاع پانچ مد کا تھا (یہ روایت امامیہ کی ہے اور شاذ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ آنحضرت کا صاع چار مد کا تھا۔ جیسے اسی صفحہ کی سطور بالا میں بیان کیا گیا ہے)۔

صُعْتُهُ فَأَنْصَاعٌ - میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ کیا وہ علیحدہ علیحدہ ہو گیا۔

تَصْوُوعٌ - علیحدہ علیحدہ ہونا۔

فَأَنْصَاعٌ بِهِ سَحَابَةٌ - اس کا ابر جا بجا پھیل گیا۔

صَوَاعٌ اور صَوَاعٌ - ماپنے کا بیان۔

صَوْعٌ - زمین میں جذب ہو جانا، ڈھالنا، تیار کرنا، ہضم ہونا۔

إِنْصِيَاعٌ - ڈھلنا، تیار ہونا۔

صَايِعٌ - ڈھالنے والا، گلانے والا۔ سار وغیرہ۔

صَاعَةٌ اور صِيَاغٌ - یہ صایغ کی جمع ہے۔

هُمَا صَوْعَانٌ - وہ دونوں ایک سانچے کے ڈھلے ہوئے

ہیں (یعنی ایک دوسرے کی نظیر ہیں)۔

صَوَاغٌ - جھوٹا، باتیں بنانے والا۔

صِيغَةٌ اور مُصَاغٌ - زیور۔

وَأَعَدْتُ صَوَاغًا مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعٍ - میں نے بنی

قینقاع کے ایک سار سے وعدہ کیا (ٹھیرا یا کہ میں اس کو سونا

صاف کرنے کی گھاس لاکردوں گا، سار درہم دے گا جن سے

میں حضرت فاطمہؑ کا ولیدہ کروں گا)۔

## حج و عمرہ کی احکامات

صَوُّكْ - چپک جانا۔

تَصَوُّكْ - تھڑ جانا۔

مَابِهْ صَوُّكْ وَلَا بَوُّكْ - وہ حرکت ہی نہیں کرتا۔

صَوُّكْ - نظفہ کو بھی کہتے ہیں۔

صَوُّلٌ - حملہ کرنا، غلبہ کرنا (جیسے صَيَّالٌ اور صَوُّوْلٌ اور

صَيَّالٌ اور صَالٌ اور مَصَالَةٌ ہے۔

تَصْوِيْلٌ - پانی سے نکالنا، جھاڑنا۔

صَوُّوْلٌ - زجر مادہ پر حملہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ اَصْوَلُ - یا اللہ تیری ہی مدد اور

توفیق سے میں بچتا ہوں اور تری ہی مدد سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں۔

اِنَّ هٰذَيْنِ الْحَيَيْنِ مِنَ الْاَوْسِ وَالْعَزْرَجِ كَمَا نَا  
يَتَّصَا وَلَا ن مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَصَاوُلُ الْفَحْلَيْنِ - یہ دونوں انصار کے قبیلے اوس اور خزرج  
آں حضرت کے ساتھ ایسے حملے کیا کرتے تھے جیسے دونراونٹ  
حملہ کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ ان دونوں قبیلوں میں رقابت  
تھی اگر ان میں سے ایک کوئی بڑا کام کرتا تو دوسرا بھی ویسا ہی  
ایک کام بجالاتا)۔

فَصَامَتْ صَمْتُهُ اَنْفَذُ مِنْ صَوُّلٍ غَيْرِهِ - ایک شخص کی

خاموشی دوسرے کے حملہ سے زیادہ بھج پر اثر کرت ہے۔

صَوْمٌ - کھانے پینے بات کرنے اور جماع کرنے سے باز رہنا

خواہ عبادت کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے۔ اور شرع میں

روزہ رکھنا جو مشہور ہے۔

تَصْوِيْمٌ - روزہ رکھنا۔

صَوَامٌ - خشک زمین۔

صَوْمُ الْاَوْصَالِ - طے کے روزے رکھنا (یعنی دو دو تین

تین دن برابر نہ کچھ کھانا نہ پینا)۔

صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصَوْمُوْنَ - تمہارا روزہ اس دن صبح ہوگا

(تم کو روزے کا ثواب مل جائے گا) جس دن تم روزہ رکھو (گو تم

سے خطا ہو جائے۔ مثلاً تیسواں روزہ رکھا۔ پھر معلوم ہوا کہ اس

دن عید تھی یا تیسوں شعبان کو روزہ رکھا پھر معلوم ہوا کہ وہ رمضان

یعنی کبریٰ وغیرہ کے دن کا لباس پہنتے تھے۔ بعض نے کہا سونوس  
سے جو ایک یونانی لفظ ہے بمعنی حکمت۔ بعض نے کہا صوفی اصل  
میں صفی تھا یعنی اصحاب صفہ میں سے جو مسجد نبوی میں سائبان کے  
اندر متوکلانہ زندگی گزار رہے تھے اس لفظ میں ایک فاکو داؤ سے  
بدل دیا۔) تصوف کے معنی صوفیہ نے مختلف بیان کئے ہیں۔ اور  
صحیح یہ ہے کہ تصوف کے معنی مخلوقات سے قطع تعلق کرنا اور اللہ  
تعالیٰ کی یاد میں غرق ہو جانا۔ یہ طریقہ مسلمانوں نے نصاریٰ کے  
راہبوں اور درویشوں سے سیکھا ہے ورنہ اسلام میں اس قسم کا  
تصوف آں حضرت اور صحابہ کرامؓ سے ثابت نہ تھا وہ دنیا اور دین  
دونوں کے لئے مسلمانوں کا تیار کرتے تھے۔ البتہ اگر تصوف کے  
معنی یہ لئے جائیں کہ ہر کام پر اللہ پر بھروسہ رکھنا اور شریعت کی  
پیروی کرنا تو اس معنی میں خود آں حضرت اور تمام صحابہ کرام صوفی  
تھے اور یہی صحیح تصوف ہے۔ اور جو کوئی خود کو صوفی کہہ کر شریعت  
کے خلاف کرتا ہے وہ ہندو جوگیوں اور سنیا سیوں کی طرح یا  
نصاریٰ کے مانک اورن کی طرح ایک فقیر ہے اس کو ولی ہرگز نہیں  
کہیں گے ولایت بغیر از اتباع شریعت ممکن نہیں)۔

مُتَّصِفٌ - جو صوفیوں کی مشابہت کرے لیکن صوفی نہ  
ہو (جیسے ہمارے زمانے میں خصوصاً دکن کے فقراء اور مشائخین  
ہیں دعوے تو بڑے بڑے اندر بالکل خالی۔ ان کو درویش کی ہوا  
بھی نہیں لگی۔ جاگیر اور منصب اور تنخواہ اور یومیہ حاصل کرنے  
کے لئے دنیا داروں کے گھروں پر مارے پھرتے ہیں خوشامد اور  
ضمیر فروش ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔ معاذ اللہ ایسے درویشوں اور  
مشائخوں سے عام دنیا دار کہیں اچھے ہیں)۔

قَالُوْا فَالصُّوْفُ - انھوں نے کہا پھر بالوں کا کیا حکم ہے

فرمایا ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔

لَا تَسْجُدْ عَلٰی الصُّوْفِ - بالوں پر سجدہ مت کر (یہ

امامیہ کی روایت ہے)۔

صَوْفٌ - ہانکنا۔

تَصَوُّفٌ - تھڑ جانا۔

صَافٌ - بمعنی ساق۔

صَوْفَعَةٌ - مارنا یا سر پر مارنا، چندیا۔

## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی ے لَحَائِمُ الْحَدِيدِ

میزبان کو اس کے نہ کھانے کی وجہ سے رنج نہ ہو۔ اگر نفل روزہ ہو اور میزبان اصرار کرے تو روزہ توڑ دینا بھی درست ہے۔

كَانَ يُجِيبُ اللّٰعُوَّةَ وَهُوَ صَائِمٌ - آنحضرت روزہ دار ہوتے تب بھی دعوت میں جاتے (یہ آپ کا حسن خلق تھا۔ سبحان اللہ تعالیٰ)۔

مَنْ مَاتَ وَهُوَ صَائِمٌ صَامَ عَنْهُ وَرَثَتُهُ - جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ فرض روزے ہوں تو اس کا وارث یا رشتہ دار اس کے بدل اس کی طرف سے روزے رکھے۔ (اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح حج بھی اس کی طرف سے اس کا وارث یا رشتہ دار ادا کر سکتا ہے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے قول کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ جسمانی عبادات کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ اہل حدیث کا مذہب صحیح ہے کہ ہر قسم کی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو اس کا ثواب پہنچنے کا عقیدہ رکھتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ قرأت قرآن یا دعایا صدقہ سب کا ثواب میت کو پہنچا سکتے ہیں۔ البتہ قرآن خوانی کے لئے سوم یا چہلم یا دہم میں لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی اصلیت احادیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی یہ رسم عہد رسالت یا عہد صحابہ میں تھی۔

كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ - آنحضرت پورے شعبان میں روزے رکھتے (یعنی شعبان کے اکثر دنوں میں)۔ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے پورے مہینے کے روزے بجز رمضان کے نہیں رکھے۔

وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ - دو دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں روزہ جائز نہیں ہے۔

الصَّوْمُ لِي - روزہ ایسی عبادت ہے جو خاص میرے لئے کی جاتی ہے (کیونکہ اس میں ریا کو دخل نہیں ہے۔ آدمی تنہائی میں جو کھانے پینے اور جماع سے باز رہتا ہے وہ خالص خداوند کریم کی رضامندی کے لئے کرتا ہے اور نہ عین ممکن ہے کہ خفیہ طور پر کھانی لے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ میں روزہ دار ہوں۔ دوسری عبادات میں یہ صورت نہیں ان میں ریا اور دکھاوت ہو سکتی ہے)۔

كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ - ہر نیک کام میں

کا غرہ تھا تو ندان پر قضا لازم آئے گی نہ گناہ ہوگا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ عید الفطر اسی دن ہے جس دن تم افطار کرو اور بقرعید اسی دن ہے جس دن تم قربانی کرو اور عرفہ اسی دن ہے جس دن تم عرفات میں وقوف کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ان تاریخوں میں غلطی سے تقدیم یا تاخیر ہو جائے تو کچھ ضرر نہ ہوگا)۔

لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ - (جس نے مسلسل روزے رکھے اس نے) نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ (یعنی اس کو روزے کا ثواب نہ ملے گا کیونکہ اس نے طریقہ سنت کے خلاف کیا۔ سنت طریقہ تو یہ تھا کہ کبھی روزہ رکھتا کبھی افطار کرتا، جس طرح آنحضرت کیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا یہ بددعا ہے کہ اس کے لئے کیونکہ ایسا کرنے والا ایام ممانعت میں روزہ رکھے گا۔ حالانکہ بعض معینہ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ بعض نے کہا، اگر ایام ممانعت کو چھوڑ کر اگر باقی پورے سال روزے رکھے تو منع نہیں ہے کیونکہ آلحضرت نے حزمہ بن عمرو کو اس کی اجازت دی۔ اور کئی صحابہ اور تابعین سے ایسا منقول ہے۔ بہر حال افضل یہی ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، تاکہ نفس کو روزے کی عادت نہ ہو جائے ورنہ اس کو روزے میں کوئی مشقت اور تکلیف نہ رہے گی اور ثواب تو مشقت اور تکلیف اٹھانے سے ملتا ہے)۔

فَإِنْ أَمْرًا قَاتِلَةً أَوْ شَاتِمَةً فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ - اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے اور وہ روزہ دار ہو تو کہہ دے (بھائی) میں روزہ دار ہوں (یہ کہہ کر اس سے پیچھا چھڑائے یہ نہیں کہ روزے کی حالت میں لڑنے لگے یا سب و شتم پر آئے ایسے روزہ دار کو جو روزے کے تقاضوں کو پورا نہ کرے روزہ کا ثواب کیسے مل سکتا ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خود اپنے دل میں خیال کرے کہ میں روزہ دار ہوں اور ظلم و زیادتی کرنے والے کو کچھ نہ کہے۔

إِذَا دَعِيَ أَحَدَكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ - جب کوئی تم میں سے کھانے کے لئے بلایا جائے (اور کھانا سامنے آئے) تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں (تاکہ



## بَابُ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي الصَّوْمِ

جمعہ کا روزہ اس لئے منع ہوا کہ جمع کے دن غسل کرنا، کپڑے بدلنا، نماز کے لئے جانا یہ سب کام انجام دینے میں شاید روزے کی وجہ سے ان میں خلل پڑ جائے۔ اور جب جمعرات کو بھی روزہ رکھا تو ذرا عادت ہو جائے گی اور جمعہ کا روزہ شاق نہ گزرے گا بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ جمعرات کا روزہ اس خلل کا کفارہ ہو جائے گا جو روزہ کی وجہ سے جمعہ کی عبادات میں ولقح ہو جائے اور بات یہ بھی ہے کہ آں حضرت کے عہد میں لوگ دو دو تین تین کوں دور مدینہ کے اطراف سے اور دیہات سے نماز جمعہ کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے، ان حالات میں آپ نے جمعہ کے اکیلے روزہ کو منع فرمادیا تاکہ ایسے لوگوں کو دور تک چلنے کی اور نماز اور خطبہ میں شریک ہونے کی بخوبی طاقت رہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو جمعہ کی عبادات اور وظائف میں خلل پڑنے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ جمعہ کو روزہ رکھ سکتا ہے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ - ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، اگر کسی شخص نے یوم النحر کو روزہ رکھے کی نذر کی۔ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو نذر پورا کرنے کا حکم دیا ہے (فرمایا ویونوا نذروا دم) اور آں حضرت نے یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (بس اسی قدر جواب دیا اور صاف حکم نہیں دیا کہ نذر پوری کرنے کے لائق نہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی احتیاط تھی۔ فتویٰ دینے میں صحابہ کا یہی طرز تھا کیونکہ فتویٰ دینے میں وہ نہایت ڈرتے تھے خیال کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو غلطی ہو جائے۔ اور مواخذہ دار ہوں۔ ہمارے زمانہ میں اکثر نیم ملاؤں نے فتویٰ دینا بڑے فخر کی بات سمجھ رکھا ہے اور وہ عموماً بلا تامل اور بے غور و فکر ہر مسئلہ میں فتویٰ دیدیتے ہیں۔ یہ سخت گناہ اور موجب مواخذہ اخروی ہے۔ ہمارے اماموں نے کہ جن کے کمال علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں، جیسے امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور دوسرے ائمہ ہیں۔ ان حضرات نے بہت سے مسائل میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ بعض کل کے چھو کرے نادان سلونی ماشم کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس حدیث پر نظر کرنا چاہئے..... اجرو اکم علی الفتیا اجرو اکم علی

نفس کو بھی خطا مل سکتا ہے (نیک کام کی وجہ سے لوگوں میں اس کی تعریف ہو سکتی ہے) مگر روزے میں (کہ وہ خالص خدا کے لئے ہوتا ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ جس قدر اعمال صالحہ ہیں وہ بندوں کے اوصاف اور ان کی صفات ہیں۔ مگر روزہ رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کیونکہ نعوذ باللہ من اللہ تعالیٰ کھاتا ہے نہ پیتا اور جماع کرتا ہے۔

سَأَلْتُ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ - میں نے ان سے پوچھا کہ رجب میں روزے رکھنا کیسا ہے (انھوں نے کہا سنت نہیں) (بلکہ رجب اور دوسرے مہینوں کی طرح ہے۔ البتہ حرام مہینوں میں روزہ رکھنے کی ترغیب دوسری حدیث میں وارد ہے اور رجب بھی ان میں شامل ہے)۔

أَمَرَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ - ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم دیا (اس لئے کہ اگر خدا قبول کرے تو عام حالات میں ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے تو گویا ہر مہینے میں تیسرا روزوں کا ثواب ملا۔ ان روزوں کے لئے کوئی تاریخ معین نہیں ہے، بعض نے کہا یہ روزے ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے۔ جیسے کہ دوسری روایت میں ہے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخوں میں۔ بعض نے کہا مہینے کے شروع میں رکھنا مستحب ہے اور صحیح تو یہ ہے کہ جس عشرہ اور تاریخوں میں رکھے گا اس کو ثواب مل جائے گا)۔

مَا رَأَيْتُهُ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ - میں نے آں حضرت کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ دار نہیں دیکھا (حالانکہ عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا مستحب ہے۔ راوی نے دیکھا نہ ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ذی الحجہ کے نو دنوں میں (یعنی غرہ سے نویں تک) اور ماشورہ کے دن اور ہر مہینے کے تین دنوں میں روزے رکھتے)۔

لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ - کوئی تم میں سے اکیلا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے گمراہی طرح کر سکتا ہے کہ جمعہ سے ایک دن پہلے (یعنی پنجشنبہ) کو بھی روزہ رکھے (تو جمعرات اور جمعہ کو دو روزے ملا کر رکھ سکتا ہے) (اکیلا

ص ط ظ غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَعَلَّ الْخَيْرِيَّةَ

(النار)۔

(محرم کے مہینہ میں عاشورہ کا روز ہے۔ مگر حیرت ہے کہ حضرات شیعہ اس افضل روزہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور چونکہ امام حسین اسی دن شہید ہوئے اس لئے اس روز فاقہ کرتے ہیں جس فاقہ کا کچھ ثواب نہیں)۔

كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ اٰدَمَ يَنْعَفُ اِلَّا الصَّوْمُ۔ ہر نیک کام میں دو گناہ، تین گناہ (حتیٰ کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ) ثواب ملتا ہے، مگر روزے کا کوئی حساب نہیں (اس کا جس قدر اجر اور ثواب مل سکے گا وہ اس اللہ عطا کرنے والے ہی کو معلوم ہے۔ سبحان اللہ تعالیٰ)۔

لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُونَ۔ بہشت کا ایک دروازہ ریاں ہے اس میں صرف روزہ دار ہی جائیں گے۔

الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَنْشَعَانِ لِلْعَبْدِ۔ روزہ اور قرآن دونوں (قیامت کے دن) بندے کی سفارش کریں گے (روزہ کہے گا خداوند! میں نے اس کو کھانے اور خواہشوں سے دن کو روکا میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا میں نے اس کو رات میں سو رہنے سے روکا، میری سفارش قبول کر۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان دونوں کی سفارش قبول فرمائے گا)۔

مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا۔ جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے (اگرچہ دودھ پانی کے ایک گھونٹ پر اس کے گناہ اعمال نامہ سے ساقط کر دیئے جائیں گے اور وہ روزہ دار آزاد کیا جائے گا۔ اور جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اس کو اللہ تعالیٰ (رسول اللہ نے فرمایا) میرے حوض سے ایسا پلائے گا کہ پھر پیاسا ہی نہ ہوگا اور پھر بہشت میں اللہ کی طرف سے اس کی مہمانی ہوگی)۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ عَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ اُجْرِهِ۔ جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے یا نازی کا سامان کر دے (اس کو راہ خرچ، اسلحہ اور سواری وغیرہ دے کر) تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار یا نازی کو ملے گا)۔

مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَمِيَ اَبَا الْقَاسِمِ۔ جس نے شک کے دن روزہ رکھا (مثلاً تیس شعبان کو) اس نے حضرت ابوالقاسم صلعم کی نافرمانی کی (یعنی جب اس

صَامَةٌ۔ آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا (یہ روزہ آپ پہلے سے یعنی مدینہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ میں بھی رکھا کرتے تھے۔ پھر مدینہ میں شروع شروع میں رکھا کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ فرض نہیں رہا جس کا جی چاہیے رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے)۔

لَا قَوْقُ صَوْمِ دَاوُدَ۔ حضرت داؤد کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں (ایک روز آپ روز رکھتے اور ایک روز ناندہ کرتے۔ یہ نفس پر بہت شاق ہے نہ روزہ کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی)۔

كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ۔ آنحضرت ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے (اور کبھی دوسرے ایام پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو بھی)۔

مَنْ صَامَ لِحِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے یا خالص اللہ کی رضامندی کے لئے روزہ رکھے۔  
اصْوَمُ ثَلَاثَةً مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ لَهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔ مجھ کو حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں اور شروع پیر یا جمعرات سے کروں۔

اِذَا اَنْتَصَفَ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا۔ جب ماہ شعبان آدھا گزر جائے تو پھر رمضان تک روزے نہ رکھو (یہ اس شخص کے لئے حکم ہے جو پے در پے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ ایسا شخص اگر پندرہ شعبان کے بعد روزے رکھے گا تو احتمال ہے کہ رمضان کے روزے خاص نقاہت یا علیل ہو جانے کی وجہ سے نہ رکھ سکے جو فرض ہیں) (اسی نوعیت کی ایک دوسری حدیث ہے نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ یعنی عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے آپ نے منع فرمایا)

(اس کے بعد والی حدیث کا حکم صرف حجاج کے لئے ہے تا کہ ان کے اندر ارکان حج بجالانے کی طاقت بحال رہے)۔

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ۔ (اور) رمضان شریف کے بعد پھر افضل روزہ اللہ کے مہینہ میں

روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

سُبُلَ عَنْ صَوْمِ الْإِنْسَانِ فَقَالَ فِيهِ وَوَلَدَتْ آفَ سَ  
پوچھا گیا، پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے۔ فرمایا میں تو اسی دن کی  
پید ہوا اسی دن قرآن اترا (تو پآ کی پیدائش تو خوشی میں اس دن  
روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اس حدیث سے ایک جماعت علماء نے  
آپ کی ولادت کی خوشی یعنی مجلس میلاد کرنے کا جواز ثابت کیا  
ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اگر اس مجلس میں آپ کی ولادت کے  
مقاصد اور دنیا کی رہنمائی کے لئے آپ کی ضرورت اور امور  
رسالت کی حقیقت کو بالکل صحیح طریقہ پر اس لئے بیان کیا جائے  
کہ لوگوں میں اس حقیقت کا چرچا ہو اور سننے والے یہ ارادہ کر  
کے سیں کہ ہم کو اپنی زندگیاں اسوۂ رسول کے مطابق میں ایسی  
مجلسین اور حق کے طالب ہیں ان میں حصہ لینے والے۔ بہر حال  
یہ ضرور ہے کہ یہ مجلسیں عہد صحابہ میں نہ تھیں۔

صَوْمٌ يَوْمٌ فِيهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامٌ لَيْلَةٌ يَعْدِلُ  
قِيَامَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - ذی الحجہ کے دس دنوں میں کسی دن روزہ رکھنا  
'ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان راتوں میں ایک  
رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔

قَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - آپ جمعہ کے دن اکثر  
روزہ رکھتے (یعنی اکیلا جمعہ کا روزہ نہ رکھتے بلکہ ایک روزہ اور ملا  
کر رکھتے)۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص رسالت ماب کے  
لئے تھا کہ وہ جمعہ کا اکیلا روزہ بھی رکھ سکتے تھے۔  
أَنَا صَائِمٌ (معاویہؓ نے خطبہ سنایا عاشورہ کا دن تھا تو کہا  
اے ساکنان مدینہ! تمہارے علماء کرام کہاں ہیں؟..... آں  
حضرت نے عاشورہ کے روزہ کو فرض نہیں کہا۔ لیکن) میں روزہ  
دار ہوں۔

شاید معاویہ نے یہ سنا ہوگا کہ بعض لوگ عاشورہ کے  
روزے کو فرض سمجھتے ہیں یا پھر یہ سنا ہوگا کہ اس کو مکروہ کہتے  
ہیں۔ غالباً اسی غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے یہ خطبہ دیا ہوگا۔

لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ - ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو  
(مگر فرض روزہ رکھو تا کہ یہود کی مشابہت نہ ہو) مراد یہ ہے کہ

دن رمضان کا چاند ثابت نہ ہوگا صرف گمان پر احتیاط روزہ رکھ  
(لے)۔

أَذِنَ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا عَدَاً - (ایک گنوار آں  
حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے چاند دیکھا  
(یعنی رمضان کا چاند) آپ نے فرمایا تو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول  
اللہ کی گواہی دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں تب آپ نے بلال کو حکم  
دیا کہ (لوگوں کو خبر کر دین کل روزہ رکھیں) معلوم ہوا کہ رمضان  
کے چاند کے لئے ایک مسلمان کی گواہی بھی کافی ہے بشرطیکہ اس  
کا فسق کھلا ہوا نہ ہو۔ مگر کافر کی گواہی یا فاسق مسلمان کی ہرگز قابل  
قبول نہیں)۔

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ - یا الہ میں نے خاص تیرے لئے  
روزہ رکھا۔

الصَّوْمُ جُنَّةٌ - روزہ گناہوں کی سپر ہے (گناہوں سے  
روکتا ہے)۔

كَانَ يُقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ - آں حضرت روزے میں اپنی  
بیویوں کا بوسہ لیتے۔

صُومًا - ایک خاکی رنگ کا پرندہ ہے جو اکثر کھجور کے  
درخت پر بسیرا کرتا ہے۔

صَوْمٌ زَمَضانَ فِي السَّفَرِ كَفِطْرِهِ فِي  
الْحَضَرِ - سفر میں رمضان کے روزے رکھنا ایسا ہے جیسے گھر میں  
رہ کر رمضان کے روزے نہ رکھنا (جو سخت گناہ ہے) یہ حکم اس شخص  
کے لئے ہے جو سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا جہاد یا حج  
کا سفر ہو اور روزہ کی وجہ سے ناطا تہی کا ڈر ہو)۔

إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ - سفر میں تیرا جی  
چاہے تو روزے رکھ چاہے نہ رکھ۔

مَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ صَوْمًا - میں نے آنحضرت کو  
نہیں دیکھا کہ آپ نے (رمضان کے سوا) کسی مہینے میں اکثر  
روزے رکھے ہوں۔ نہ یہ دیکھا کہ کسی مہینے میں تمام ماہ افطار کیا  
ہو۔ (یعنی یہ دیکھا کہ آپ ہر مہینے میں کچھ نہ کچھ روزے ضرور  
رکھتے)۔

صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ - چاند دیکھکر

صَوِيٌّ - سوکھ جانا، پست آواز نکالنا۔

صَوِيٌّ - قوی ہونا، آواز دینا، سوکھ جانا۔

اِصْوَاءٌ - آواز دینا۔

تَصْوِيَةٌ - بکری کا دودھ سکھا دینا، اس کو موٹا کرنے کے لئے۔

صَاوِيٌّ - خشک، سوکھا۔

اَبُو صَوِيٍّ - ایک پرندہ ہے، اس کی آواز سے سانپ ڈرتے ہیں۔ اور اس تہہ بہ تہہ غبار کو بھی کہتے ہیں جو ساحل سمندر پر ہوا کے ساتھ اٹھتا ہے۔

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ صَوِيٌّ وَمَعَنَا رَا حَمْنَا وَالطَّرِيقِ اِسْلَامِ  
میں نشان کے پتھر اور مینار ہیں رستوں کے مینار کی طرح (یعنی  
دین اسلام میں حق کی شناخت کے لئے نشان مقرر ہیں، وہ  
نشانات کیا ہیں، قرآن وحدیث، اقوال صحابہ اور تابعین)۔

فَيَحْمُرُ جَوْنٌ مِنَ الْاَصْوَاءِ فَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ قَبْرُونَ  
نکل کر اس کو دیکھیں گے۔

اَلتَّصْوِيَةُ خِلَابَةٌ - جانور کا دودھ اس کے تھن میں روک  
رکھنا (یعنی تصریہ) ایک فریب ہے (چونکہ اس سے خریدار کو دھوکا  
ہوتا ہے اور وہ جانور کو زیادہ دودھ والا سمجھ کر گراں قدر قیمت کو  
خرید لیتا ہے)۔

### باب الصاد مع الهاء

صَدَةٌ - ایک زبر کا کلمہ ہے جس کے معنی خاموش رہ، چپ رہ، مفرد  
اور تشبیہ اور جمع سب کے لئے یکساں مشتمل ہوتا ہے اور کبھی صَدِ  
بہ تئوین ہاء بھی کہتے ہیں۔

صَهَبٌ يَأْصُهَبُهُ صُهُوبَةٌ سُرْحَى اَوْ رِيَا هِيَ مَلِيٌّ هَوْنِيٌّ هَوْنًا -  
صَهَبٌ - سخت گرمی، لسا آدمی سخت پتھر۔

اَصْهَبٌ يَأْصِهَبُهُ سُرْحٌ اَوْ رِيَا هِيَ مَلِيٌّ هَوْنِيٌّ هَوْنًا  
میں وہ اونٹ جو سفید سُرْحَى مائل ہو۔ مثلاً پشت سرخ ہو اور پیٹ  
سفید ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَصْهَبٌ يَأْصِهَبُهُ - اگر اس عورت کا  
بچہ اَصْهَبٌ پیدا ہوا۔

اکیلا ہفتہ کا روزہ نہ رکھا جائے، لیکن اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر  
رکھے، تو کوئی قباحت نہیں)۔

كَأَنَّ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ - آپ ہر مہینے  
میں تین روزے رکھتے (کسی تاریخ میں بھی یہ روزے رکھنے  
قباحت نہیں، لیکن اگر ابتدا پیر یا جمعرات سے ہو تو بہتر ہے یعنی  
ایک ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو رکھے، پھر دوسرے ہفتے میں پیر کو یا  
جمعرات کو۔ یا ایک ہفتہ میں جمعرات کو، دوسرے ہفتہ میں پیر کو  
'تیسرے ہفتہ میں پھر جمعرات کو۔ اور بعض نے کہا ۱۳، ۱۴ اور  
۱۵ تاریخوں میں رکھے تو افضل ہے۔ بعضوں نے کہا غرہ اور  
دسویں اور بیسویں کو)۔

صَوْمَعَةٌ - حج کرنا۔ نصاریٰ کا عبادت خانہ، گرجا، معبد۔

صَوْمَلَةٌ - کھال خشک ہو جانا، سبب بھوک اور بیماری۔

صَوْنٌ - بچانا، محفوظ رکھنا۔

صَانَ الْفَرَسُ - گھوڑا اپنے سم کے کنارے پر کھڑا ہوا۔

اِصْطِيَانٌ - بچانا۔

صَوَانُ الْغُرَبِ يَأْصِيَانُ الْكِتَابَ - جس میں کپڑے یا  
کتاب محفوظ ہو، یعنی خلاف۔

اَصْوَانَةٌ - یہ صَوَانٌ جمع ہے۔

قَلْبٌ صَوَانٌ - سخت دل۔

اَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَتَوَلَّوْا بِالصِّمِينِ - علم حاصل کرو اگرچہ چین  
کے ملک میں ہو (یعنی اگر چین تک جانا پڑے۔ جو عرب سے  
بہت دور مشرق میں واقع ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ صِمين کو فم میں ایک موضع ہے اس کا نام  
ہے یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَلْحَدِيدُ الصِّبِيُّ مَا حَبَّبَ التَّخْتَمَ بِهِ - چین کے  
لوہے کی اگلی پہننا، جھ کو پسند نہیں ہے۔

اِسْتَوْصُوا بِالصَّيِّبَاتِ خَيْرًا - چھوٹی چھوٹی چڑیوں  
سے جو گھر میں پالی جاتی ہیں بھلائی کرو۔ (ان کے دانہ اور پانی  
کی خبر رکھو)۔

فَاذْخُلْتُ نِيَابَ صَوِيْفِي الْعَيْبَةِ - میں نے اپنے غلاف  
کے کپڑے گھڑی میں ڈالے۔

## اَب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

تھے (معاذ اللہ یہ بھی قطعاً جھوٹ اور افتراء ہے امام جعفر صادق پر۔ حضرت صہیبؓ کے بارے میں تو اس طرح پر سوچا بھی نہیں جا سکتا)۔ اصل میں حضرات شیعہ حضرت صہیبؓ سے اس لئے ناراض ہیں کہ وہ خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ سے محبت کرتے تھے۔ یہ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت صہیبؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے موذن مقرر ہو گئے اور حضرت بلالؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اذان دینا چھوڑ دیا۔

صَهْدٌ - جلادینا۔ صَهْدَانٌ - گرمی کی شدت۔  
صَهْوَةٌ - مونا، نسیم۔

صَهْرٌ - جلادینا، لگ جانا، گلا دینا۔

مُصَاهَرَةٌ - شادی کا رشتہ کرنا، دامادی۔

كَانَ يُوْتِسُّ مَسْجِدَ قَبَاءٍ فَيُصْهِرُ الْحَجَرَ الْعَظِيمَ إِلَى بَطْنِهِ - آپ مسجد قبا کا پایہ بھرتے تھے تو بڑے پتھر کو اپنے پیٹ سے لگالیتے تھے۔

نَلْتُ صَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَعَمَ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ (ربیعہ بن حارث نے حضرت علیؓ سے کہا) تم آں حضرت کے داماد بن گئے، ہم نے تم سے کوئی حسد نہیں کیا۔

ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا مِنْ عَبْدِ شَمْسٍ - پھر عبد شمس کی اولاد میں سے آپ نے ایک داماد (یعنی ابو العاص) کا ذکر کیا (جو حضرت زینبؓ کے شوہر تھے ان کے سلوک کی تعریف کی) اصل میں صہرہ بیوی اور شوہر کے رشتہ داروں کو کہتے ہیں اس میں خسر، خوش دامن وغیرہ زوجین کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ صرف دیور اور داماد کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

إِنَّ الْأَسْوَدَ كَانَ يَصْهَرُ رَجُلَيْنِ بِالسَّخْمِ وَهُوَ مُحْرَمٌ - اسود (جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے شاگرد تھے) احرام کی حالت میں اپنے پاؤں کو چربی سے چکنا کرتے۔

صَهْوَةٌ - چربی لگانے والا، گوشت بھوننے والا۔

كَانَ صَهْرَ النَّبِيِّ صَلَعَمَ وَبَيْتَهُ بَيْتَهُ - حضرت

علیؓ کا حال کیا پوچھتے ہو وہ تو آں حضرت کے داماد ہی تھے اور ان کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا (جو کوئی ان کی فضیلت میں شک کرے یا ان کو برا سمجھے وہ مردود اور احمق ہے)۔

كَانَ يَرْمِي الْجَمَازَ عَلَيَّ نَاقَةَ صَهْبَاءَ - آنحضرتؐ ایک سرخ سفید اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے تھے۔

صَهْبَاءٌ - یہ ایک مقام کا نام ہے خبیر کے پاس۔

نِعْمَ الْعَبْدُ صَهْبٌ لَوْ لَمْ يَخْفِ اللَّهُ لَمْ يَعْصِهِ -

(صہیبؓ رومی جو مشہور صحابہ میں سے تھے۔ آں حضرت نے ان کی تعریف میں فرمایا) صہیبؓ کیسا اچھا بندہ ہے اگر اللہ کا اس کو ڈر بھی نہ ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتا (پاک نفس اور نیک فطرت بندے ایسے ہی ہوتے ہیں ان کو بالطبع گناہ سے نفرت ہوتی ہے اور نیکی اور بھلائی سے رغبت۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ صہیبؓ میں اگر خوف خدا نہ ہوتا تب بھی وہ برے اور گناہ کے کام نہ کرتا۔ مگر اب جب کہ وہ اسلام قبول کر کے اپنے اندر خوف خدا اور آخرت کی باز پرس کا احساس پیدا کر چکا ہے اس سے گناہ کیوں کر سرزد ہو سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ایک حکیم سے پوچھا کہ تم کو حکمت سے کیا فائدہ ہوا۔ انھوں نے جواب دیا۔ فائدہ یہ ہوا کہ تم جس کام کو عذاب کے ڈر سے نہیں کرتے، میں اس کو خوشی کے ساتھ نہیں کرتا یعنی میری طبیعت گناہ کی کدورت کے باعث اس سے نفرت کرنے لگی ہے اور گناہ کی کدورت کو میں نے اسی حکمت کی وجہ سے جانا ہے۔

بَنَسَ الْعَبْدُ صَهْبٌ كَانَ يَبْكِي عَلَيَّ عُمَوً -

صہیبؓ اچھے آدمی نہیں تھے، حضرت عمرؓ (کی وفات) پر روتے تھے۔ (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ واعمرہ واعرہ کو رونے لگے۔ اہل سنت کی کتابوں میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ حضرت صہیبؓ رومی ایک جلیل القدر صحابی اور تحریک اسلامی کے ایک جاننازکن تھے۔ ان کی انہی خوبیوں کی وجہ سے سرکارِ دو عالم نے تعریف فرمائی ہے پھر کس کی مجال ہو سکتی ہے کہ ان کے خلاف زبان کھولے۔ دراصل یہ بھی ایک افتراء ہے ائمہ اہل بیت پر)۔

رَجِمَ اللَّهُ بِلَا لَا كَانَ يُحِبُّ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَّ اللَّهُ صَهْبًا كَانَ يُعَادِينَا - اللہ بلالؓ پر رحم کرے وہ اہل بیت سے محبت رکھتے تھے اور صہیبؓ پر لعنت کرے وہ ہم سے دشمنی رکھتے

کرنا تھا)۔

مَا مِنْ عُنْدِ إِلَّا وَلَهُ صِيَتْ فِي السَّمَاءِ - ہر بندہ کا تذکرہ آسمان میں رہتا ہے (اگر اچھا ہے تو تعریف کے ساتھ برا ہے تو برائی کے ساتھ)۔

كَانَ الْعَبَّاسُ صَيِّتًا - حضرت عباسؓ بڑی آواز کے آدمی تھے۔

صَيِّحٌ يَأْتِيهِ صَبَاحٌ يَأْتِيهِ صَبَاحٌ - چخنا، چلانا، آواز دینا۔

تَصَيِّحٌ - خوب چخنا۔

تَصَيِّحٌ - ایک دوسرے پر چلانا۔

فَسَمِعْتُ صَائِحًا - ایک پکارنے والے کی پکار سنی۔

كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِهِ - حضرت ابو ہریرہؓ لوگوں میں پکار پکار کر اس کو سناتے تھے۔

لَا يُصَلِّي عَلَى الْمَوْلُودِ الَّذِي لَمْ يَضْحَ - جو بچہ آواز نہ دے (پیدا ہوتے وقت) اس پر نماز نہ پڑھیں۔

إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاخَ الذِّيْبِكَةِ - جب تم مرغ کی بانگ سنو۔

صَيِّحَانِي - ایک قسم کی کجھور ہے۔

صَيِّحٌ - خاموش رہ کر سننا۔

مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصَيِّخَةٌ - (جمع میں ایک ساعت ایسی ہے) اس میں ہر جانور خاموش ہو کر کان لگاتا ہے۔ (ایک روایت میں مسیحہ ہے معین سے۔ جس کو اوپر بیان کیا جا چکا)۔

فَأَنْصَاخَتِ الصَّخْرَةَ - پتھر پھٹ گیا۔

صَيِّخُدُ - آفتاب کا گردہ۔ چشمہ آفتاب۔

يَوْمَ صَيِّخُودٍ - شدید گرمی کا دن۔

صَخْرَةٌ صَيِّخُودٌ يَأْتِيهَا صَيِّخَادٌ - سخت پتھر۔

صَيِّخُدُونَ - سختی۔

صَيِّدٌ - شکار کرنا، پھانس لینا۔

أَصِيدٌ - جس کی گردن کی مائل ہو۔

إِصَادَةٌ - شکار کرنا، شکار پر مدد کرنا، اس کی رغبت دلانا۔

صَهْرِيحٌ يَأْتِيهِ صَهْرَارٌ - وہ حوض جس میں پانی جمع ہوتا ہے یا بڑا کنہ۔ (تالاب)

صَهْفُصَةٌ - زور سے ہنسا۔

صَهْفُصَةٌ - خاموش کرنا۔

صَهْ صَهْ - کسی کو خاموش کرتے وقت کہتے ہیں۔

صَهْطَلَةٌ - نرمی، ملائمت۔

صَهْبِيلٌ - گھوڑے کی آواز۔

تَصَاهَلٌ - گھوڑوں کا ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسانا۔

صَاهِلٌ - گھوڑا۔ اس کی جمع صَوَاهِلُ ہے۔

فِي صَوْتِهِ صَهْلٌ - اس کی آواز میں سختی اور قوت ہے (ایک روایت میں محمدؐ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

فَجَعَلْنِي فِي أَهْلِ صَهْبِيلٍ وَأَطْبِيطُ - مجھ کو گھوڑے اور اونٹ والا کر دیا (مطلب یہ کہ پہلے میں مفلس اور نادار تھی جب اس سے شادی ہوئی تو مال دار ہو گئی)۔

فَصَهَلْتُ بِهِمْ وَصَهَلُوا بِيهَا - دوزخ ان کو آواز دے گی وہ دوزخ کو آواز دیں گے۔

## باب الصاد مع الياء

صَيَاةٌ - وہ کچرا جوڑگی کے بعد نکلتا ہے۔

تَصَيَّبِيٌّ - تھوڑا تر کرنا یا کم دھونا۔

صَاءَةٌ - وہ پانی جو بچہ دان میں ہوتا ہے یا بچہ کے سر پر۔

أَنْتِ مِثْلُ الْعُقُوبِ تَلْدُغُ وَتَصَيَّبِيٌّ - تو بچھو کی طرح ہے جوڑ تک مارنے ہے اور چلاتی ہے۔

صَيَّبٌ - ٹھیک کرنا۔

سَهْمٌ صَيَّبٌ - جو تیر ٹھیک نشانہ پر لگے۔

صَيَّبٌ - خالص، بہتر اور عمدہ۔

أَسْقِنَا عَيْنًا صَيَّبًا - ہم پر خوب برستا ہوا ایندھن اتارا (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا۔ چونکہ اصل میں صوب تھا)۔

وَلَدْتُ فِي صَيَابَةِ قَوْمِهِ - آں حضرت اپنی قوم کے عمدہ لوگوں میں پیدا ہوئے (یعنی شریف اور معزز خاندان میں)۔

صَيِّتٌ - شہرت، چرچا، ذکر۔ (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر

## لَعَلَّهَا تَحْتِ يَدَيْهَا | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

کھاتے تھے کہ ابن صیاد (جو مدینہ میں ایک یہودی کا لڑکا تھا) وہی دجال ہے اس کا نام صاف تھا آں حضرت کو بھی اس پر دجال ہونے کا شبہ تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ واقعہ حرہ میں غائب ہو گیا اور پتہ ہی نہ لگا کہ کدھر گیا۔ وہ کاہن بھی تھا اور کوئی کوئی بات صحیح بھی ہو جاتی۔ اس نے آنحضرت کو جب آپ نے اپنے دل میں اس آیت کریمہ کا تصور کیا یوم یاتنی السماء بدخان مبین یہ بتا دیا ہوا الدرخ۔ بعضوں نے کہا حضرت جاہلؓ کا مطلب یہ تھا کہ جن دجالوں کے پیدا ہونے کی آپ نے خبر دی ہے ان میں سے ایک ابن صیاد بھی تھا اور یہ غرض نہیں کہ وہ بڑا دجال تھا جس کو حضرت عیسیٰ جبل دخان پر نزل کریں گے۔ ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، وہ بھی ان ہی دجالوں میں سے ایک دجال تھا جن کے ظہور کی خبر آں حضرت صلعم نے دی ہے)۔

مَا لَكُمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يَصَادُكُمْ؟۔ جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار کیا جائے۔ اگر تم خود شکار کرو احرام کی حالت میں یا احرام والوں کے لئے کوئی اور شکار کرے تو اس کا کھانا درست نہیں

إِنِّي إِصْدَتْ وَمَعِيَ مِنْهُ۔ میں نے شکار کیا میرے پاس اس کا کچھ گوشت موجود ہے۔

إِلَّا كَلَبَ صَيْدٍ۔ مگر شکار کا کتا (اس کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

فَاغْتَسِلُ مِنْ صَادٍ۔ (میرے نزدیک آ) اور صاد کے پانی سے غسل کر (صاد ایک چشمہ ہے جو عرش کے واسطے بازو سے بہتا ہے)۔

فِي الْيَوْمِ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ نَلْبٍ۔ جو شخص شکار کا جانور تین دن بعد مرا ہو پائے اور (یہ یقین ہو کہ وہ دوسرے کسی صدمہ سے نہیں مرے) تو اس کو کھا سکتا ہے اگر سزا نہ گیا ہو۔

مَا صَدَتْ بِكَلْبِكَ الْمَعْلَمُ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صَدَتْ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مَعْلَمٍ فَأَذْرَكْتَ ذِكْرَهُ فَكُلْ اگر سکھایا ہوا کتا تو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دے (اور وہ جانور کو مار ڈالے) تب بھی اس کو کھا۔ اگر سکھایا ہوا کتا نہ ہو اور وہ

إِصْطِيَادٌ۔ شکار کرنا۔  
صَيَادٌ۔ شکار کے جانور کو بھی کہتے ہیں۔  
صَيَادٌ۔ شکاری شیر جال۔  
صَيُودٌ۔ شکاری۔  
مِصِيدٌ يَامِصِيدَةٌ۔ جس سے شکار کریں یعنی جال۔  
هَلْ أَشْرْتُمْ أَوْ اصْدْتُمْ۔ تم نے شکار بتایا یا شکار کرایا۔  
أَنَا اصْدْنَا حِمَارًا وَحُشًّا۔ ہم نے ایک گور خر شکار کیا۔  
إِنَّكَ كَتُونَ لَفُوتٌ صَيُودٌ۔ تو تو میلی جھلی خاوند کے علاوہ دوسروں کی طرف التفات کرنے والی شکار کرنے والی ہے (شوہر کا مال اڑا لینے والی۔ یہ بات حجاج نے ایک عورت سے کہی)۔

أَنْتَ الذَّائِدُ عَنْ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَذُوذُ عَنْهُ الرِّجَالُ كَمَا يَذُوذُ إِذَا الْبُعِيرُ الصَّادُ۔ (آں حضرت نے حضرت علیؓ سے فرمایا) قیامت کے دن تو میرے حوض پر سے لوگوں کو اس طرح دھکیلے گا (ہٹا دے گا) جیسے بیمار اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث میں لفظ صاد صید سے نکلا ہے۔ جو اونٹ کی ایک بیماری کا نام ہے جو اس کے سر میں ہو جاتی ہے اور جس کے سبب اونٹ کی ناک بہتی رہتی ہے اور وہ گردن نہیں موڑ سکتا۔ بعض نے کہا ہے صاد مخفف ہے صدای کا، یعنی جیسے پیاسا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے)۔

هَلْ تَعَجِبُونَ أَوْ تَصِيدُونَ۔ تم دوڑنا چاہتے ہو یا شکار کرن؟

إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَنَا أَصْلَبِي فِي الْقَيْمِصِ الْوَأَجِدُ قَالَ نَعَمْ وَأَزْرَهُ عَلَيْكَ وَلَوْ بَشَوْحَةً (سلمہ بن اکوع نے آں حضرت سے عرض کیا میری گردن نہیں مڑتی (بیمار ہوں یا شکاری آدمی ہوں) کیا میں ایک کرتے میں نماز میں پڑھ سکتا ہوں (یعنی بغیر ازار کے) آپ نے فرمایا ہاں، مگر سامنے سے اس کو ناک لے اگر چہ ایک کانٹے سے ہی (تا کہ ستر نہ کھلے) (مذکورہ حدیث میں مشہور روایت اصید ہے یعنی میں شکار کرتا ہوں اور شکار میں پا جامہ باندھ کر تیز نہیں دوڑا جاتا)۔

كَانَ يَخْلِفُ أَنَّ ابْنَ صَيَادِ الدَّجَالِ۔ حضرت جاہلؓ



ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ك	ل	م	ن	و	ع	ی	ے	لَعَالِيكَ يَا نَبِيَّ
---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	---	------------------------

صَبْرٌ - یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ایک روایت میں بجائے صَبْرٌ کے صَبِيرٌ ہے جس کے معنی اوپر بیان کئے جا چکے۔

لَوْ كُنَّا عَلَيْنِكَ مِثْلُ صَبْرٍ دِينًا لَا دَاهُ اللَّهُ عَنكَ - حضرت علیؑ نے ابو دائل سے کہا اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو بھی اللہ اس کو ادا کر دے (اس دعا کی برکت کی وجہ سے)۔

إِنَّهُ مَرَّيْهِ رَجُلٌ مَعَهُ صَبِيرٌ فَلَذَّاقٌ مِنْهُ - ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرؓ پر گزرا اس کے پاس صبر تھا انھوں نے اس کو چکھا۔

صَبْرٌ کہتے ہیں صَحْنَةٌ کو یعنی اس سان کو جو چھوٹی چھوٹی مچھلیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

لَعَلَّ الصَّبْرَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ هَذَا - شاید صبر تجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے (صبر وہی مچھلیوں کا سان۔ بعض نے کہا کہ یہ لفظ سریانی ہے)۔

عَلَيْنِكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ - تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیرے ہی طرف لوٹنا ہے۔

فَسَيَصِيرُ أَلِيَّ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - آخر میں اہل بہشت کے اعمال کرے گا (یعنی جس کے مقدر میں بہشت لکھ دی گئی ہے تو اگرچہ تمام عمر معصیت میں گزری ہو مگر بالآخر خدا سے ڈر کر سچی توبہ کر لے گا اور پھر اس کا انجام بخیر ہوگا)۔

مَرَّ بِصَبْرَةٍ فِيهَا نَحْوُ أَمْنِ ثَلَاثِينَ شَاةً - ایک گلہ پر سے گزرے اس میں تیس بکریوں کے قریب تھیں۔

صَارَ الْعَصِيرُ حَمْرًا - شیرہ شراب ہو گیا۔

صَيِّصٌ - کھجور کا خراب ہونا۔ (شیشہ ہو جانا یعنی جھٹھل سخت نہ ہونا۔ یہ بہت خراب قسم کی کھجور ہے)۔

صَيِّصِيَّةٌ - قلعہ (اس کی جمع صیاصی ہے) اور گائے کے سینگ کو بھی کہتے ہیں)۔

كَانَتْهَا صَيَّاصِيٌّ بَقْرٌ - (ایک قندہ کا ذکر کیا تو فرمایا 'وہ گائے کے سینگوں کی طرح ہوگا (یعنی سخت اور مضبوط، بعضوں نے کہا اس قندہ میں بریچھے چلیں گے) ان کو گائے کے سینگوں سے

کپڑے تو اس کو مت کھا۔ مگر ہاں جب تو جانور کو زندہ پائے اور اس کو ذبح کر لے تو کھا سکتا ہے (قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے کہ کھائے ہوئے کتے کا شکار درست ہے اگر اللہ کا نام لے کر اس کو جانور پر چھوڑے خواہ شکار کردہ جانور شکاری کے پہنچنے سے پہلے مر جائے اور یہ حکم نہیں دیا کہ اس گوشت کو دھو کر کھاؤ۔ یہ بات ان لوگوں کے حق میں دلیل بن سکتی ہے جن کا کہنا ہے کہ کتے کا جھونا اور اس کا لعاب نجس نہیں، بہر حال جمہور علمائے کرام کے نزدیک ناپاک اور نجس ہے)۔

صَبْدَنٌ - بچو، موٹا کمل بادشاہ، لومڑی۔

صَبِيرٌ یا مَصْبِيرٌ یا صَبِيرٌ وَرْدَةٌ - کوٹنا بدل جانا، جگہ بدلنا، ختم ہونا، حالت بدل جانا (یعنی مفلس سے مالدار اور جاہل سے عالم ہو جانا)۔

مَصْبِيْرٌ - مرجع اور معاد۔

مَنْ أَطْلَعُ مِنْ صَبْرٍ بَابٍ فَقَدْ ذَمَّ - جس شخص نے دروازہ کی درج سے جھانکا وہ گویا اندر آ گیا۔

أَنْظُرُ مِنْ صَابِرٍ الْبَابِ - میں دروازہ کی دراڑ میں سے دیکھ رہا تھا۔

إِنَّا تَوَلَّيْنَا بَيْنَ صَبْرَيْنِ - ہم دونوں پانیوں کے درمیان اترے (یمامہ اور سامہ کے درمیان)۔

أَزَّيْتُ لَوْ دَخَلْتُ صَبْرَةً فِيهَا خَيْلٌ دُهُمٌ وَفِيهَا فَرَسٌ أَعْرٌ مَحْجَلٌ أَمَا كُنْتُ تَعْرِفُهُ مِنْهَا - (آنحضرت نے فرمایا) میں اپنی امت کے ہر شخص کو قیامت کے دن پہچان لوں گا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ کیسے پہچان لیں گے کیونکہ وہاں بے شمار مخلوق ہوگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، بھلا اگر تو ایسی باڑ میں جائے جس میں سب سیاہ مٹھی گھوڑے ہوں اور ان میں ایک گھوڑا سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کا ہو تو کیا تو اس کو نہیں پہچان لے گا (اسی طرح میں بھی اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لوں گا ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں دھو کے نور سے چمکتے ہوں گے)۔

وَعَلَيْنِكَ مِثْلُ صَبْرٍ عُفْرٍ لَكَ - (آں حضرت نے حضرت علیؑ سے فرمایا) میں تجھ کو چند گلے ایسے بتاؤں کہ اگر صبر برابر بھی تجھ پر گناہ ہوں جب بھی وہ معاف ہو جائیں۔

## لَعَائِنَةُ الْحَارِثِيَّةِ

صدر سے نکالا جاتا ہے مثلاً - يَنْصُرُ نَصْرًا سے نکلا ہے۔  
صَيْفٌ - گرمی، گرمی کے موسم میں اقامت کرنا، تیر کا نشانہ سے  
الگ لگنا۔

فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَصَافَ عَنْهُ (آنحضرت نے بدر کے  
قیدیوں کے بارے میں حضرت ابو بکرؓ سے مشورہ لیا، انہوں نے  
کچھ عرض کیا، پھر آپ نے ان کو چھوڑ کر دوسرے سے رائے  
لی)۔

صَافٌ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ - حضرت ابو بکرؓ  
سے الگ ہو گئے۔

صَلَّى فِي جَبَّةٍ صَيْفِيَّةٍ - ایک بالوں کے چند میں نماز  
پڑھی۔

تَكْفِيكَ آيَةَ الصَّيْفِ - تجھ کو (کلالہ کے باب میں) وہ  
آیت کافی ہے جو گرمی کے موسم میں اتری (یعنی سورہ نساء کی آخر  
کی آیت اس سے پہلے کی آیات جاڑے میں اتری تھیں)۔

إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ صَيْبَةٍ صَيْفِيَّةٍ أَفْلَحَ مَنْ تَحَانَ لَهُ  
رَبِيعِيٌّ - (سليمان بن عبد الملك نے اپنے انتقال کے وقت  
کہا) میرے بچے تو بڑھاپے کی پیدائش ہیں (یعنی جب میں  
بوڑھا ہو گیا اس وقت پیدا ہوئے۔ اس لئے وہ کم سنی کی وجہ سے  
نظام حکومت کو چلانے کے لائق نہیں ہیں۔ بڑا کامیاب ہے وہ  
شخص کہ جس کے عہد جوانی میں اولاد پیدا ہو۔ اس لئے کہ وہ اپنے  
والد کے عمر طبعی کے پہنچنے تک کاروبار کو سنبھالنے کے قابل ہو  
جائے)۔

خَرَجَ فِي صَائِفَةٍ - دن کے گرم وقت میں نکلے (یعنی  
دھوپ اور سورج کی تمازت میں)۔ ایک روایت میں طاقت ہے  
یعنی دن کے ایک حصہ میں)۔

فِي يَوْمٍ صَائِفٍ - گرم دن میں۔  
فِي الصَّيْفِ صَيَّعَتِ اللَّيْلَ - تو نے گرمی کے زمانہ میں  
دودھ کو ضائع کر ڈالا یہ مثل ہے، یہ اس وقت کہی جاتی ہے کہ جب  
کوئی بے موقع و بے محل اپنے اوقات یا سرمایہ صلاحیتوں کو صرف  
کردے)

مشابہت دی)۔  
شَوَّارٌ بِهِمْ كَالصَّيَاصِي - دجال کے ساتھیوں کی  
موچھیں گائے کے سینگوں کی طرح ہونگی (یعنی خم دار، سخت اور  
لبی)۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں پر کیا  
آفت آئی ہے کہ اکثر جو جوانوں نے نصاریٰ اور ہنود کی وضع  
اختیار کر لی ہے داڑھی منڈاتے اور موچھیں بڑھاتے ہیں۔ اور  
ترکوں نے تو عموماً یہی طریقہ اختیار کی ہے جو دجال کے ساتھیوں  
کا ہوگا۔ اسلام کی وضع تو یہ ہے کہ داڑھی چھوڑی جائے اور  
موچھیں کتر والی جائیں۔

وَصَيْبِيَّتَهَا الَّتِي كَانَتْ تَنْسُجُ بِهَا - (ایک عورت  
مجاہدین کے ساتھ) لشکر میں نکلی اور اپنی بارہ بکریاں اور  
جھاڑ جس سے کپڑا بنی تھی چھوڑ گئی۔

أَصْبَحُ كَتَبْتُمْ هِيَ صِنَارَةٌ كُو - (یعنی جلا ہے کا کوچ)۔  
وہ سینگوں کا ایک مٹھا ہوتا ہے جھاڑ کی طرح اس کو  
باندھتے ہیں اس سے کپڑا بننے وقت سوت کو تر کرتے جاتے  
ہیں۔

صَبَّحٌ هَبْدًا جَدًا كَرْنَا -  
تَصْبِيحٌ - راستہ بھول جانا۔

تَصْبِيحٌ - اضطراب، بے قراری، کام نکلنے کی کوئی کوشش نہ  
پانا۔

إِنْصِيَاعٌ - جلدی نے مڑ کر لوٹ آنا۔  
صَيْغَةٌ - ایک ہیئت، ایک شکل، ایک سانچہ۔

رَمَيْتُ بَكْدًا وَكَذَا صَيْغَةٌ مِنْ كَتَبْتُ فِي عَدْوِكَ  
میں نے ایک کاریگر کے بنے ہوئے اتنے اتنے تیر نزدیک سے  
تیرے دشمن کو مارے۔

سِبْهَامٌ صَيْغَةٌ - ایک ہی کاریگر کے یکساں اور برابر بنائے  
ہوئے تیر۔

هَذَا صَوْغٌ هَذَا - یہ اس کے برابر ہے۔  
هُمَا صَوْغَانٌ - وہ دونوں برابر کے جوڑ ہیں۔  
(مرغیوں کی اصطلاح میں صَيْغَةٌ اس مشتق کو کہتے ہیں جو

ض

# كتاب الضاد

ض

قرآن (زبان سے) پڑھیں گے مگر وہ ان کے ہنسیوں کے نیچے نہ اترے گا (دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں خون گوشت وغیرہ کچھ لگائیں رہتا۔ یہ حدیث آپ نے خارجیوں کے باب میں فرمائی دوسری حدیث سے لگتا ہے کہ وہ ظاہر میں بڑے نماز اور پرہیزگار ہوں گے بلکہ ہمیشہ روزہ دار اور تہجد گزار مگر ایمان کا نور ان کے دلوں میں نہ ہوگا)۔

أَعْطَيْتُ نَاقَةَ هَيْ سَبِيلِ اللَّهِ فَأَزِدْتُ أَنْ أَسْتَعْرِي مِنْ نَسْلِهَا أَوْ قَالَ مِنْ ضَنْضِيهَا فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَهَا حَتَّى تَجِيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْلَادُهَا هِيَ مِيزَانُكَ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی دی پھر میں نے یہ قصد کیا کہ اس کی نسل میں سے ایک جانور خریدوں میں نے آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا (مت خرید) رہنے دے قیامت کے دن وہ اپنی آل اولاد سمیت تیرے اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی (ایسا ہی ایک گھوڑے کے خریدنے سے بھی آپ نے منع فرمایا جس کو حضرت عمرؓ خیرات کر چکے تھے)۔

ضَوَاكُ - زکام۔

ضِكُّ الرَّجُلِ - اس کو زکام ہو گیا۔

ضَالٌ - چھوٹا سمجھنا۔ چھوٹا کرنا۔

ضَالَةٌ - چھوٹا ہونا۔

تَضَاوُلٌ - چھوٹا بننا۔

ضَوْلَةٌ - ضعیف نحیف جیسے ضعیف ہے۔

ض حرف تہجی میں سے یہ پندرہواں حرف ہے اور صفات میں یہ حرف ظائے مجملہ سے مشابہ ہے گو خرج اس کا اور ہے اور اسی لئے عوام کو ضاد اور ضاء میں تیز کرنے کی تکلیف نہیں ہے اس کا عدد حساب جمل میں آٹھ سو ہے۔

## بَابُ الضَّادِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ضَوءٌ - روشنی۔

(صاحب مجمع البحار نے اس باب میں غلطی سے ضوء کو ذکر

کیا ہے حالانکہ یہ اس کا باب نہیں ہے)۔

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى الضَّوءَ سَبْعَ مِائِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا - آنحضرت نبوت سے پہلے (مراقبہ میں) صرف روشنی دیکھتے تھے اور کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے (پھر اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ آپ کو فرشتے دکھائے اس سے یہ مقصد تھا کہ آپ ڈرنے جائیں)۔

ضَيْبٌ - دریا کا ایک جانور ہے یا موتی کا دانہ۔

ضُوبَانٌ - موٹا۔ قوی مراد یا اونٹ۔

ضَاةٌ - جھگڑنا۔ عورت کی شرمگاہ۔

ضُنُوذٌ - زکام۔

ضَاةٌ - ظلم کرنا۔ گھانا۔ کم کرنا۔

ضَيْبِيٌّ - ناقص۔ گھٹیا۔ بھونڈی۔

يَخْرُجُ مِنْ ضَنْضِي هَذَا قَوْمٌ يَقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَائِبَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ - اس شخص کی اصل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو

## لَعْنَةُ الْحَارِثِيِّ

بَصَبَتْ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مُّصَبَّةٍ - ایک گنوار آنحضرت کے پاس گھوڑ پھوڑ (گوہ) لیکر آیا کہنے لگا میں ایسی زمین میں رہتا ہوں جہاں گھوڑ پھوڑ (گوہ) بہت ہیں (مشہور یوں ہے مَصْبِيَّةٌ یعنی وہ زمین جہاں گھوڑ پھوڑ (گوہ) ہوں۔  
أَصْبَتُ أَرْضُ فُلَانٍ - اس کی زمین میں گوہ بہت ہو گئے (مَصْبِيَّةٌ کی جمع مضاب ہے)۔

لَمْ أَزَلْ مُّصَبًّا بَعْدُ - میرے دل میں اس کے بعد سے برابر کینہ رہا۔

كُلُّ مِثْنَهَا حَامِلٌ صَبَّ لِصَاحِبِهِ - ان میں ہر ایک اپنے ساتھی سے کینہ رکھتا ہو۔

فَقَعَصَبَ الْقَاسِمُ وَأَصَبَّ عَلَيْهَا - قاسم بن محمد غصے ہوئے اور ان کے دشمن بن گئے۔

فَلَمَّا أَصْبُوْا عَلَيْهِ - جب انھوں نے پے در پے بولنا شروع کیا اور سب مستعد ہو گئے۔

كَانَ يُفْضِي بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ إِذَا سَجَدَ وَهُمَا تَصْبِيَانٍ دَمًا - وہ اپنے ہاتھ زمین پر جھکاتے سجدے میں اور ہاتھوں سے خون پکٹتا رہتا (معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

صَبَّتْ لِقَائِهِ دَمًا - اس کے مسوڑھے سے خون بہنے لگا۔  
مَا زَالَ مُّصَبًّا مِثْلَ يَوْمِ - آج کے دن سے برابر آپ کے مسوڑھے سے خون پکٹتا رہا (بات کرتے وقت خون نکلتا)۔

إِنَّ الصَّبَّ لِكَيْمُوتٍ هَزَالًا بَدَنِبِ ابْنِ آدَمَ سَوَسَارَ (گھوڑ پھوڑ) دہلا ہو کر اپنی سوراخ میں آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مر جاتا ہے (ان کے گناہوں کے وجہ سے پانی نہیں برستا گھوڑ پھوڑ (گوہ) تک ہلاک ہو جاتے ہیں حالانکہ (گوہ) گھوڑ پھوڑ بھوک کو بہت برداشت کرنے والا جانور ہے کئی دن تک اگر اس کو کھانا نہ ملے تو زندہ رہتا ہے) ایک روایت میں صَبَّ کے بدلے حَبَارِيٌّ ہے وہ ایک پرندہ ہے جو دانہ کی تلاش میں بہت دور تک نکلنے لڑ جاتا ہے۔

لَوْ سَلَكْتُمْ جُحُوْا صَبَّ لَسَلَكْتُمُوهُ (تم بھی اگلی امتوں کے چال پر چلو گے اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں ہیں تو تم بھی

وَأَنَّهُ لِيَتَصَاءَ لُ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ - وہ اللہ کے ڈر سے اپنے آپ کو چھوٹا اور حقیر کرتا ہے۔

قَتَاءَ لَ الشُّيْءِ - وہ سمٹ کر چھوٹی ہو گئی۔  
إِنِّي أَرَاكَ ضَيْبِيًّا شَحِيحًا - میں تجھ کو دبلا ضعیف دیکھتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے جن سے کہا)۔

إِنَّكَ لَصَيْبٌ - تو تو دبلا حقیر ناتواں ہے۔ لاغر و نحیف ہے۔  
صَانٌ - بھیڑ۔

أَصَانُ الرَّجُلُ - اس کی بھیڑیں بہت ہو گئیں۔

صَانٌ - ضعیف پیٹ لٹکا ہوا۔

صَانٌ كِ جَمْعُ أَصْوُنٌ ہے۔

مَثَلُ قُرَاءٍ هَذَا الزَّمَانِ كَمَثَلِ غَنَمِ ضَوَائِنَ ذَاتِ صَوْفٍ عِجَافٍ - اس زمانہ کے قاریوں کی مثال ایسی ہے جیسے بھیڑیں بال بڑے بڑے لیکن اندر سے دہلی (گوشت ندارد)۔

### بَابُ الصَّادِ مَعَ الْبَاءِ

صَبًّا - زمین سے الگ جانا یا لگا دینا چھپ جانا۔

أَصْبَاءٌ - چھپانا - خاموش ہو جانا۔

صَبِيٌّ - زمین سے لگا ہوا۔

فَصَبًّا إِلَى نَاقِيهِ - اپنی اونٹنی کی آڑ میں زمین سے لگ گیا (چھپ گیا)۔

فَإِذَا هُوَ مُصْبِيٌّ - ناگاہ وہ زمین سے چپکا ہوا تھا۔

صَبًّا إِلَيْهِ يَا أَصْبَاءُ - اس کی پناہ لی اس کی آڑ میں چھپ گیا۔

وَأَصْبَاءُ إِلَى أَصْبَاءِ الشُّعْبِ لِنَظَرِ يَدَيْهِ - میرے پیچھے لگے گیا جیسے درندہ اپنے شکار کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

صَبٌّ - بہنا یا خون اور تھوک بہنا - خاموش ہونا۔

صَبٌّ - گوہ - سوساز گور پھوڑ اور ایک بیماری کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کی کہنی اور سینہ میں درم سے ہو جاتی ہے اور غیظ اور کینہ کو بھی اور ہونٹ کی بیماری جس سے خون بہتا رہتا ہے۔

إِنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ط ظ ع غ ف ن ك ل م ن و ع ی سے

(ضب ایک پہاڑ کا نام ہے مسجد خیف کے پاس ایک روایت میں  
مِنْ طَرِيقِ ضَبِّ ہے یعنی ٹہنی راستہ سے۔

ضَبَّةٌ - دروازہ کا پانزہ - دروازہ کا لوہے یا لکڑی کا  
موسلا - ضَبَابٌ جمع ہے۔

ضَبَّةُ بِنِ اُدْ - عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے، یمامہ اور  
وادی العقیل (نجد) میں ان کی چراگاہیں تھیں، جنگ جمل میں  
حضرت عائشہ کا دفاع کرتے ہوئے ان کے ستر آدمی مارے گئے  
تھے۔

ضَبْتُ - زور سے پکڑنا یا مٹھی سے پکڑنا - دبلا پن اور موٹاپا  
دریافت کرنے کے لئے ٹٹولنا - مارنا۔

ضَبَابٌ - شیر کے بچے۔

لَا يَدْعُونِي وَالْخَطَايَا بَيْنَ اَصْبَابِهِمْ (اللہ تعالیٰ نے  
حضرت داؤد کو دوجی بھیجی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دو مجھ کو اس حال  
میں) نہ پکاریں جب گناہ ان کی مٹھیوں میں ہوں (یعنی گناہوں  
میں مبتلا ہوں تو بہ نہ کی ہو کیونکہ ایسی حالت میں دعا قبول نہیں  
ہوتی)۔

ضَبْتُ عَلَى الشَّيْءِ - میں نے اس کو مٹھی سے تھامایا  
خوب مضبوط تھاما۔

فُضِّلُ ضَبَاتٌ - میلے کپیلے کپڑے پہننے والیاں ہر چیز کو  
تھام لینے والیاں، مکار فریبی، جو مال مل جائے اس کو مار لینے  
والیاں، ایک روایت میں مثلاً ہے (یعنی لڑکیاں جننے والیاں)

ضَبَّحٌ - زمین پر پڑ جانا تھکنے سے یا مار سے۔  
ضَبَّحٌ - گھوڑے کا آواز بلند کرنا، دوڑنا یا گھوڑے کے ہانپنے کی  
آواز۔

ضَبَّاحٌ - لومڑی کی آواز۔

لَا يَخْرُجَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَى ضَبْحَةِ بَلَيْلٍ - رات کے  
وقت کوئی آواز سنائی دے تو اس کی طرف مت جاؤ (ایسا نہ ہو کہ  
کوئی نقصان پہنچے)۔

فَاتَلَ اللَّهُ فُلَانًا ضَبَّحَ ضَبَّحَ الضَّلْبِ - اللہ اس کو تباہ  
کرے لومڑی کی طرح اس نے آواز نکالی۔

إِنْ أُعْطِيَ مَدْحٌ وَضَبَّحٌ - اگر اس کو دیا جائے تب تو

گھسے۔

لَوْ دَخَلُوا جُحُورَ ضَبِّ لَتَبِعْتُمُوهُمْ - اگر وہ گوہ کے  
سوراخ میں جائیں تو تم بھی جاؤ گے (ان کی پیروی کرو گے)۔

مترجم کہتا ہے اگلی امتوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔  
لَا أَكَلُهُ وَلَا أَنَهَى عَنْهُ - نہ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اس  
کے کھانے سے منع کرتا ہوں (کیونکہ گوہ حلال ہے مگر آنحضرت  
نے ذاتی نفرت کی وجہ سے اس کو نہیں کھایا یہ اور بات ہے)۔

أَكَلِ الضَّبَّ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - گہوڑ پھوڑ (گوہ) آنحضرت کے دسترخوان پر  
کھایا گیا (خالد بن ولید نے کہا یا)۔

نَهَى عَنْ أَكَلِ الضَّبِّ - گوہ کھانے سے منع فرمایا (یہ  
حدیث ضعیف ہے اور بخاری و مسلم کی صحیح روایتوں کے مقابل نہیں  
ہو سکتی جن سے گوہ کی حلت ثابت ہوتی ہے اور شاید یہ ممانعت تنزیہی  
ہو)۔

أَقِطًا وَاصْبًا - پیر اور گہوڑ پھوڑ (گوہ) (اضب جمع ہے  
ضب کی)

ثُمَّ وَضَعَ ضَبَّيْبَ السَّيْفِ - پھر تلوار کی دھارا اس پر رکھی  
(مجمع البحار میں ہے کہ صحیح طَبَّةُ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی دھارا کا  
کنارہ کیونکہ ضَبَّيْبٌ کہتے ہیں منہ سے خون بہنے کو اور وہ معنی  
یہاں نہیں بنتے ایک روایت میں ضَبَّيْبُ السَّيْفِ ہے صاد مہملہ سے  
یعنی تلوار کا کنارہ)۔

فَإِذَا ضَبَابَةٌ وَسَحَابَةٌ - یکا یک کہرا اور آبر آیا۔  
لَيْسَ فِيهَا ضَبُّوبٌ وَلَا تَعُولٌ - ان میں کوئی بکری ایسی  
نہ ہو جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو یا کوئی تھن زائد ہو (جو عیب  
ہے)۔

فَأَصَابَنَا ضَبَابَةٌ فَرَقَّتْ بَيْنَ النَّاسِ - میں مکہ کے  
راستہ میں آنحضرت کے ساتھ تھا اتنے میں ایک کہر ہم پر چھا گیا  
جس نے لوگوں کو جدا جدا کر دیا۔ (اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک  
دوسرے سے علیحدہ ہو گئے)۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَا مِنْ مِّنِي مِنْ طَرِيقِ  
ضَبِّ - آنحضرت صبح کو منام سے روانہ ہوئے ضب کے راستہ سے

## لَعَابُ النَّارِ

بناتے ہیں۔ اس میں بیٹھ کر کچھ لوگ تقیم کے قلعہ کی طرف جاتے ہیں اور قلعہ کی دیوار میں نقب لگاتے ہیں قلعہ والوں کی ماران پر اثر نہیں کرتی)۔

ضَبَسٌ - الحاح کرنا - اصرار کرنا۔

ضَبَسٌ - خبیث ہونا۔

ضَبَسٌ - بدکار شریہ۔

ضَبَسٌ - احق، سخت گیر، کھل کھرا، بدخلق - مکار (جیسے ضَبَسٌ ہے یعنی ثقیل گراں جان نامراد احق)۔

هُوَ ضَبَسٌ شَرٌّ - وہ برا آدمی ہے۔

الْفُلُؤُ الضَّبِيسِ - گھوڑے کا پیچھرا سرکش اور سخت ضدی۔

ضَبَسٌ ضَبَسٌ - زبیر بن عوام سخت گیر اور بدخلق ہیں (ان کے مزاج میں نرمی اور خوش اخلاقی نہیں ہے)۔

ضَبَطٌ یا ضَبَاطَةٌ - مضبوطی سے حفاظت کرنا غالب ہونا۔ مضبوط کرنا درست کرنا زور سے تھامنا۔

هُوَ اضْبَطٌ مِنْ دَرَّةٍ - (عربی کا محاورہ ہے کہ) وہ تو

چیونٹی سے بھی زیادہ زور سے تھامنے والا ہے (چیونٹی کا زور ضرب المثل ہے اپنے سے دوگنی تکٹے چار چند بلکہ صد چند چیز کو گھسیٹ کر

بیجاتی ہے اور ایسے زور سے اس کو تھامتی ہے کہ کبھی بلندی سے دونوں گرتے ہیں مگر وہ چیز اس کے منہ سے نہیں چھوٹی چیونٹی

سے زخم کے دونوں کنارے پکڑواتے ہیں پھر اس کا دھڑکاٹ دیتے ہیں لیکن وہ زخم نہیں چھوڑتا)۔

ضَبَطُ الْبِلَادِ - شہروں کا عمدہ انتظام کیا۔

رَجُلٌ ضَبِيطٌ - ہوشیار منتظم آدمی ہے۔

ضَابِطَةٌ - قاعدہ - دستور العمل۔

ضَابِطِيَّةٌ اور ضَبِيطِيَّةٌ - پولس کے لوگ۔

إِنَّهُ سَيْلٌ عَنِ الْأَضْبِطِ - کسی نے پوچھا اَضْبَطُ کس کو کہتے ہیں فرمایا جو شخص دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرے یعنی

بائیں ہاتھ سے بھی داہنے ہاتھ کی طرح کام کرے)۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ وَإِنَّ الْبِعِيرَ الضَّابِطَ وَالْمَرَادَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ الرَّجُلِ مِمَّا يَمْلِكُ - ایک زمانہ

تعارف کرے اور چلائے دینے والے سے بگھڑا کرے۔

قَائِمِي وَالضُّوْبِحِ كُلِّ يَوْمٍ - میں تم پکار کر پڑھنے والوں کی ہردن۔

ضَبْرٌ - گھٹانا۔ پاؤں جوڑ کر کودنا۔

تَضْبِيرٌ - جمع کرنا، ٹھوس ہونا۔

يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ - دوزخ سے ٹولیاں ٹولیاں ہو کر نکلیں گے (یعنی جماعتیں جماعتیں ہو کر)۔

ضَبَاوَةٌ - گھٹا۔ کتابوں کا بڈل۔

أَتَتْهُ الْمَلَانِجِيَّةُ بِحَيْرِيَّةٍ فِيهَا مِسْكٌ مِنْ ضَبَائِرِ الرَّيْحَانِ - فرشتے اس کے پاس ایک ریشمی ٹکڑا لاتے ہیں جس میں مسک ہوتا ہے اور ریحان کے گٹھے۔

الضُّبْرُ ضَبْرٌ الْبُلْقَاءِ وَالطُّغْنُ طَعْنٌ أَبِي مُجَحِنٍ كودنا تو بلقاء کا کودنا ہے (جو سعد بن ابی وقاص کا گھوڑا تھا) اور

برجھانا ابو محسن کا برجھانا ہے۔ (ہوایہ تھا کہ یہ سعد بن ابی وقاص نے جنگ ایران میں ابو محسن کو شراب خواری کے جرم میں

قید کیا تھا جب قادیسیہ مقام میں جنگ ہونے لگی اور انھوں نے دیکھا کہ سواران ایران غلبہ کر رہے ہیں تو سعد کی بیوی سے ابو

محسن نے کہا آپ ذرا مجھ کو چھوڑ دیجئے اور میں اللہ کو درمیان دیتا ہوں اگر میں بچکر آیا تو پھر اپنے آپ کو قید میں ڈالوں گا سعد کی

بیوی نے ان کی رسیاں کھول دیں وہ سعد کے ایک گھوڑے پر جس کو بلقاء کہتے تھے سوار ہوئے اور ایرانی سواروں پر حملہ کیا جد ہر حملہ

کرتے ادھر سے دشمن کو بھاگادیتے پھر جنگ سے فارغ ہو کر لوٹ کر آئے اور اپنے پاؤں بدستور قید میں ڈال دیے اور جو اقرار سعد

کی بیوی سے کیا تھا اس کو پورا کیا۔ انھوں نے یہ حال سعد سے بیان کیا سعد نے ان کو چھوڑ دیا)۔

جَعَلَ اللَّهُ جَوْزَ الْبُرِّ دِيًّا (یعنی بنی اسرائیل کو اخروٹ کے بدلے وہ دیا۔ ضبر جنگی اخروٹ کو کہتے ہیں)۔

إِنَّا لَا نَأْمَنُ أَنْ يَأْتُوا بِضُبُورٍ - ہم کو ڈر ہے کہیں وہ ضبور لیکر آئیں (ضبور جمع ہے ضبورة کی یعنی دبا بدوہ یہ ہے کہ

آندر لکڑیاں اس کے اوپر کھالیں وغیرہ ڈالکر ایک حجرے کی طرح

ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ع ی ے لَعَلَّ الْخَلْقَ يَتَّقِي

ان کو نہ کھا جائے۔

فَأَخَذَتْ بِصَبُعِهِ وَقَالَتْ اِهْلَذَا أَحْسَجُ فَقَالَ نَعَمْ  
وَلَيْكَ أَجْرُ (آنحضرت نے اپنے حج کے سفر میں ایک عورت پر  
سے گزرے اس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا) اس نے بچہ کے دونوں  
بازو تھامے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہوگا آپ نے  
فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا (تو بڑے ہو کر اس کو حج فرض  
دوبارہ ادا کرنا ہوگا)۔

يُبْدِي صَبُعِهِ - اپنے دونوں بازو (سجدے میں) جدا  
رکھتے (یعنی پہلو سے علیحدہ) ایک روایت میں ہے کہ دونوں  
بازو اتنے الگ رکھتے کہ ان کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل  
جائے۔

طَعَنَ بِالسُّرُورَةِ فِي صَبُعِهَا - تیرے اس کے پٹھے میں  
کو نچا دیا۔

إِنَّهُ طَافَ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَخْضَرُ - آنحضرت  
نے اضطباع کر کے طواف کیا آپ سبز چادر اوڑھے ہوئے  
تھے۔ (طواف میں اضطباع یہ ہے کہ چادر کا درمیانی حصہ دائیں  
بغل کے نیچے کرے اور اس کے دونوں کنارے سینے اور پیٹے کی  
طرف سے بائیں موڑھے پر ڈال لے یعنی دونوں بغلیں کھلی  
رکھے بغل کو بھی صُجِج کہہ دیتے ہیں کیونکہ بغل اور بازو دونوں ملے  
ہوئے ہیں)۔

فَيَمْسُخُهُ اللَّهُ صَبُعًا نَأْمَدَرًا - اللہ تعالیٰ حضرت  
ابراہیم کے باپ کو زبجو کی صورت میں مسخ کر دے گا جو کچھڑ میں  
اور نجاست میں تھرا ہوا دکھائی دے گا (فرشتے اس کو پکڑ کر دوزخ  
میں لے جائیں گے یہ مسخ اس واسطے ہوگا کہ حضرت ابراہیم کی  
ذلت اور خواری نہ ہو اور دوسرے لوگوں میں وہ شرمندہ نہ ہوں کہ  
ان کا باپ دوزخ میں جا رہا ہے حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے ظیل  
ہیں اور آنحضرت کے بعد تمام پیغمبروں سے ان کا مرتبہ زیادہ ہے  
انہوں نے دعا بھی کی پروردگار میرے باپ کو بخش دے وہ گمراہ  
ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ مشرک کو دوزخ سے  
نجات نہیں ملے گی اس لئے ان کی دعا کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ان  
کے باپ مشرک ہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے صرف

لوگوں پر ایسا آنے والا ہے اس وقت ایک زبردست اونٹ اور دو  
پکھلیاں (پانی لانے کے لئے) اس کو اپنے سارے مال سے  
زیادہ پسند ہوں گے (کیونکہ فتنہ و فساد کی وجہ سے آدمی جنگل میں  
رہنا پسند کرے گا وہاں پانی لانے کے لئے یہ اونٹ اور دو پکھلیاں  
ضروری ہیں)۔

فَتَضَبُّوهُمْ وَأَصَابُوا مِنْهُمْ (انصار کے کچھ لوگ سفر  
میں گئے ان کا توشہ ختم ہو گیا کچھ کھانے کو نہ رہا آخر عرب کے  
ایک قبیلہ پر ان کا گزرا ہوا ان سے کہا ہماری مہمانی کرو اور ہم کو  
کھانا کھلاؤ) لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی تب ان سے یہ کہا ہم کو  
قیمت کھانا دو ہمارے ہاتھ اسے بیچو انہوں نے یہ بھی نہیں کیا  
(بیچنے پر بھی رضامند نہ ہوئے) تو انصاری لوگوں نے زبردستی ان  
سے کھانا لیا (آخر کرتے کیا شرع کا مسئلہ بھی یہی ہے اگر کوئی  
آدمی بھوک سے مر رہا ہے اور دوسرے کے پاس کھانا ہو تو اس  
سے مانگے اگر مفت نہ دے تو دام دیکر لے اگر دام سے بھی نہ  
دے تو اس پر حملہ کرنا اور زبردستی اپنی ضرورت کے موافق اس  
سے لے لینا درست ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی  
مسافر کسی قوم کے پاس جا کر اترے ار وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو  
اس کو اپنی مہمانی کے موافق اسکے مال میں سے لے لینا درست  
ہے)۔

صَبْرٌ اور صَبِيْرٌ - شیر اور موٹا ٹھوس۔

صَبْعٌ - بازو بڑھا نا (مارنے کے لئے) بازو حصہ کرنا ظلم کرنا بددعا  
کے لئے بازو پھیلا نا جلدی چلانا (موٹھے سے ہلاتے ہوئے) مائل  
ہونا۔

صَبْعٌ - (مادہ کا) نرکی خواہش کرنا۔

اضْطَبَاعٌ - ایک بازو کھول دینا۔

اسْتَبْطَاعٌ - نطفہ لینا۔

فَرَسٌ صَابِعٌ - بڑا دوڑنیوالا گھوڑا۔

اَكَلْنَا الصَّبْعَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - ہم کو بچو کھا گیا۔ (بجو)  
مشہور جانور ہے جو مردے گھسیٹ لے جاتا ہے یہاں مراد قحط اور  
گرائی ہے)۔

عَشِيْمَةٌ اَنْ تَاْكُلَهُمُ الصَّبْعُ - مجھ کو ڈر ہے کہیں کال



## لَعَلَّ الْخَيْرِيَّةِ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

(۱۱۱)۔

يَا بْنَ آدَمَ قَدْ حُدِّرْتُ ضَيْقِي وَتَنَبَّيْتُ وَضَيْبِي  
(جب آدمی قبر میں گاڑا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے) اے  
آدم کے بیٹے تجھ کو میری تنگی اور بدبو اور میرے پہلو میں آنے  
سے ڈرایا گیا تھا پر تو نے کچھ خیال نہ کیا اور بے فکری سے گناہوں  
میں مشغول رہا۔

اضْبِنُ۔ بمعنی جب پہلو اور ناحیہ کو نہ اس کی جمع اَضْبَانُ  
(ہے)۔

لَا يَدْعُونِي وَالْخَطَا يَا بَيْنَ اَضْبَانِهِمْ۔ مجھ سے اس  
حالت میں دعا نہ کریں جب گناہ ان کے پہلوؤں پر ہوں (ورنہ  
دعا قبول نہ ہوگی دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے جب گناہوں سے  
توبہ کریں)۔

### بَابُ الضَّادِ مَعَ الْجِيمِ

ضَجَّجَ۔ شور مچانا۔

ضَجَّجَةٌ۔ حجّ پکار۔

ضَجَّجِيحٌ۔ چیخنا، پکارنا، رونا، پیننا۔

تَضَجَّجِيحٌ۔ چل دینا، مائل ہونا۔

مُضَاجَّجَةٌ اور ضِجَّاجٌ۔ شور و شغب کرنا۔

اَضْجَاجٌ۔ چلانا، شور مچانا۔

لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَضْحَكُونَ مِنْهُ إِلَّا  
أَرَادَهُمُ اللَّهُ أَمْرًا يَسْغَلُهُمْ عَنْهُ۔ جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں  
پر آئے گا کہ وہ اس سے چھین چلائیں گے (جزع اور فزع کریں  
گے) تو اللہ اس کے ساتھ ہے ان کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ  
وہ اس کو بھول جائیں گے (اس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ  
زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔

غَبَّرُ اَضْجَجِيحِينَ۔ گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبیک بلند  
آواز سے پکارنے والے)۔

فَضَّجَ نَاسٌ۔ کچھ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَضَّجَ الْمُسْلِمُونَ۔ مسلمان پکار کر رو دیئے۔

وَضَّجَتْ عَرَصًا نَهًا۔ اس کے میدانوں میں آوازیں

ان کی عزت بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کے باپ کو انسانی  
صورت سے نکال کر بچوں کی صورت میں کر دے گا)۔

لَا تَعْطُهُ اَضْبِيحٌ۔ آپ اس چھوٹے بچو کو یہ سامان نہ  
دیجئے (بلکہ بوقادہ کو دیجئے جو شریک طرح بہادر اور شجاع ہے ایک  
روایت میں اصْبِحُ ہے اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے)۔

ضَبَّطُورِي بِسَخْتٍ لِمَا أَحَقَّ آدَى۔ کھیت میں پرندوں کو ڈرانے  
کے لئے جو ایک مورت بنا کر کھڑی کرتے ہیں اور بچوں کو ڈرانے  
کا ایک کلمہ ہے۔

ضَبْنٌ۔ روک رکھنا، منع کرنا، تنگ ہونا۔

اَضْبَانٌ۔ تنگ کرنا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ يَا اللَّهُ  
میں سفر میں عیال و اطفال کی کثرت سے پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ  
سفر میں اکثر آدمی کو احتیاج لاحق ہوتی ہے اور احتیاج کے وقت  
عیال و اطفال کی کثرت ایک سخت مصیبت ہے)۔

ضُبْنَةٌ یا ضُبْنَةٌ۔ جو لوگ آدمی کے ماتحت ہوں یعنی  
متعلقین جن کا کھانا پینا اس کے سر پر ہو یہ ماخوذ ہے ضبن سے وہ  
مقام جو پہلو اور بغل کے درمیان ہے بعض نے کہا حدیث کا  
مطلب یہ ہے کہ سفر میں خدا ایسے رفیقوں سے بچائے رکھے جو  
عیال و اطفال کی طرح سر کا بوجھ ہو جائیں نہ کام کریں نہ کاج  
کھانے کو حاضر)۔

قَدَعًا بِمِضَاةٍ فَجَعَلَهَا فِي ضَبْنِهِ۔ ایک وضو کا لوٹا  
منگو ایسا اس کو اپنی گود میں رکھ لیا۔

اَضْبَانٌ۔ گود میں لے لینا۔

إِنَّ الْكُعْبَةَ تَقِي عَلَى دَارِ فَلَانَ بِالْقَدَاةِ وَتَقِي هِيَ  
عَلَى الْكُعْبَةِ بِالْعَيْشِيِّ وَكَأَنَّ يُقَالُ لَهَا رَضِيعَةُ الْكُعْبَةِ  
فَقَالَ إِنَّ دَارَ كُمْ قَدْ ضَبْنَتْ الْكُعْبَةَ وَلَا يَدْلِي مِنْ  
هَذِهِمَهَا (حضرت عمرؓ نے کہا) فلاں کا گھر کعبہ سے ایسا ملا ہوا  
ہے کہ صبح کو کعبہ کا سایہ اس کے گھر پر پڑتا ہے اور شام کو اس کا سایہ  
کعبہ پر چھا جاتا ہے اسی لئے اس کو کعبہ کا شیر خوار کہتے تھے تو  
حضرت عمرؓ نے کہا اس گھرنے تو کعبہ کو گود میں اٹھالیا ہے میرے  
لئے اس کا گرانا ضروری ہے (گود میں اٹھالیا یعنی اس پر سایہ

بلند ہوئیں۔

أَرْبَعُ بَقَاعٍ صَحَّتْ إِلَى اللَّهِ - چار زمین کی ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (رو کر عرض کیا)۔

مَا أَكْثَرَ الضَّحِيجُ وَأَقْلَّ الْحَجِيجُ - چیخ پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

صَجْرٌ - تنگ دل ہونا، پریشان ہونا، بدخلق ہونا (جیسے ت صجر ہے)۔

إِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالصَّجَرَ إِنَّهُ مَنْ كَسَلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ صَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى حَقٍّ - سستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سستی آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگ دلی میں حق پر صبر نہیں ہو سکتا۔

ضَجَعٌ يَأْضُجُونَ - زمین پر پہلو لگانا - ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضَجِعٌ - تصور کرنا - سستی کرنا۔

مُضَاجَعَةٌ - ایک ساتھ لیٹنا جماع کرنا۔

اضْجَاعٌ - پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ - کروٹ پر لیٹنا۔

كَانَتْ ضِجْعَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَمًا حَشَوْهَا لَيْفٌ - آنحضرت جس تو شک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

جَمَعَ كَوْمَةً مِّنْ رَّمْلٍ وَأَنْضَجَ عَلَيْهَا - حضرت عمرؓ نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اس پر لینے (ریت کو اکٹھا کر کے ایک ٹیلہ سا کر لیا اس پر لیت گئے)۔

إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ - جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سوتے کا قصد کرے)۔

### باب الضاد مع الجيم

صَحٌّ - شور مچانا۔

صَحَّةٌ - چیخ پکار۔

ضَجِيجٌ - چیخنا، پکارنا، رونا، پینا۔

تَضَجِيجٌ - چل دینا، مال ہونا۔

مُضَاجَعَةٌ اور ضِجَاجٌ - شور و شغب کرنا۔

اضْجَاجٌ - چلانا، شور مچانا۔

لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَضْجُونَ مِنْهُ إِلَّا أَرَدَقَهُمُ اللَّهُ أَمْرًا يَشْعَلُهُمْ عَنْهُ - جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اس سے چیخیں چلائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اس کے ساتھ ہے ان کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اس میں بھول جائیں گے (اس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔

غَيْرًا ضَاجِحِينَ - گرد آلود پکارنے والے (یعنی لیبیک بلند آواز سے پکارنے والے)۔

فَضَّحَ نَاسٌ - کچھ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَضَّحَ الْمُسْلِمُونَ - مسلمان پکار کر رو دیئے۔

وَصَحَّتْ عَوْرَاتُهَا - اس کے میدانوں میں آوازیں بلند ہوئیں۔

أَرْبَعُ بَقَاعٍ صَحَّتْ إِلَى اللَّهِ - چار زمین کے ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (رو کر عرض کیا)۔

مَا أَكْثَرَ الضَّحِيجُ وَأَقْلَّ الْحَجِيجُ - چیخ و پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

صَجْرٌ - تنگ دل ہونا، پریشان ہونا، بدخلق ہونا (جیسے تَضَجْرُ ہے)۔

إِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالصَّجَرَ إِنَّهُ مَنْ كَسَلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ صَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى حَقٍّ - سستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سستی آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگ دلی میں حق پر صبر نہیں ہو سکتا۔

ضَجَعٌ يَأْضُجُونَ - زمین پر پہلو لگانا - ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضَجِعٌ - تصور کرنا - سستی کرنا۔

مُضَاجَعَةٌ - ایک ساتھ لیٹنا، جماع کرنا۔

اضْجَاعٌ - پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ - کروٹ پر لیٹنا۔

كَانَتْ ضِجْعَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَمًا حَشَوْهَا لَيْفٌ - آنحضرت جس تو شک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اس

کے اندر گھور کی چھال بھری تھی۔

جَمَعَ كَوْمَةٌ مِنْ رَمَلٍ وَأَنْصَجَعَ عَلَيْهَا - حضرت  
عمرؓ نے ریت کا ایک چوہرہ بنایا اور اس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کر  
کے ایک ٹیلر سا کر لیا اس پر لیٹ گئے)۔

إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ - جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے  
لگے (سونے کا قصد کرے)۔

إِضْطَجَعَ عَلَيَّ شِقِيهِ الْأَيْمَنِ (فجر کی سنتیں پڑھ  
کر) آپ دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے (الْجَمْدِيثُ کے نزدیک یہ  
سنت ہے اور امام بن حزم نے اس کو واجب کہا ہے کیونکہ دوسری  
حدیث میں یہ سینہ امر وارد ہے)۔

فَلْيُضْطَجِعْ عَلَيَّ شِقِيهِ الْأَيْمَنِ - یعنی فجر کی دوست  
پڑھ کر دائیں کروٹ پر لیٹ رہے (امام مالک اور بعض علماء نے  
اس کو بدعت سمجھا ہے اور ابن مسعودؓ نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور  
نخعی نے کہا یہ شیطانی لیٹنا ہے)۔

بَابُ الضُّجْعَةِ - کس طرح لیٹے اس باب میں یہ بیان  
ہے۔ فَإِنَّهُ بَنَسَ الضُّجْعِجَ - بھوک بڑی ساتھ لیٹنے والی ہے  
(کیونکہ بھوک کی وجہ سے آدمی بیقرار ہو جاتا ہے نہ عبادت میں  
جی لگتا ہے نہ دنیا کا کوئی کام ہوتا ہے)۔

بَنَسَ مَضْجِعَ الْمُؤْمِنِ - مومن کی خوابگاہ بری ہے۔  
فُرُوعٌ مِنْ مَضْجِعِهِ وَأَثَرُهُ - اس کی سکون اور حرکت  
سب سے فراغت ہو گئی ہے (سب اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا  
ہے)۔

عَجَلُوا مَوْتَنَا كُمْ إِلَى مَضْجِعِهِمْ - اپنے مردوں کو ان  
کی خوابگاہوں (یعنی قبروں) کی طرف لے جانے میں جلدی  
کردو (وَمَنْ دِيرِنْدَلْ كَاذِبٌ)۔

إِخْتَارُوا النَّطْفِجُكُمْ فَإِنَّ الْخَالَ أَحَدُ الضُّجْعِجِينَ  
اپنے نطفے ڈالنے کے لئے اچھی شریف عورتیں چننا اس لئے کہ  
ماموں بھی دونوں ساتھ لیٹنے والوں میں ایک ہے (مطلب یہ ہے  
کہ جب بچے کا ماموں شریف ہوگا تو اس کا بھانجا بھی شریف ہوگا  
اگر وہ ذریل ہوگا تو اس کی بہن کا بیٹا بھی ذریل ہوگا گو باپ  
شریف ہو غرض نھیال کا اثر بچوں پر بہت پڑتا ہے اسی لئے شریف

خاندانی عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے)۔

لَيْسَ فِي الْمَضْجِعَةِ وَضُوءٌ - عورت کے ساتھ لیٹنے  
سے وضو نہیں جاتا۔

ضَجْمٌ - ٹیڑھا ہونا کج ہونا۔

تَضَاجُمٌ - اختلاف۔

أَضْجَمٌ - جس کا منہ کج ہو (ٹیڑھے منہ والا)۔

ضَجْنَانٌ - ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے  
درمیان ہے۔

حَتَّى إِذَا كَانَ بِضَجْنَانَ - جب فوجتان میں پہنچے۔

لَيْلَةَ بَارِدَةَ بِضَجْنَانَ - سردرات میں فوجتان کے مقام  
پر۔

### باب الضاد مع الحاء

ضَجٌّ - سورج یا اس کی روشنی، کھلی ہوئی زمین جس پر دھوپ  
پڑے۔

جَاءَ بِالضَّيْحِ وَالرَّيْحِ - (یہ عربوں کی ایک مثل ہے) وہ  
چیز لے کر آیا جس پر سورج لگتا ہے اور جس کو ہوا لگتی ہے (یعنی  
بہت مال و اسباب لیکر آیا)۔

يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الضَّيْحِ وَالرَّيْحِ وَأَنَا  
فِي الظِّلِّ - آنحضرتؐ تو دھوپ اور ہوا میں رہتے اور میں سایہ  
میں رہتا (بعض نے کہا ضح اور رح سے مراد یہ ہے کہ آپ  
گھوڑوں اور لشکر کے درمیان رہتے)۔

لَا يَقْعُدَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ الضَّيْحِ وَالظِّلِّ فَإِنَّهُ مَقْعَدُ  
الشَّيْطَانِ - تم میں سے کوئی اس طرح نہ بیٹھے کہ اس کے بدن کا  
کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھک  
ہے (طبا بھی مضر ہے کہ آدھا بدن دھوپ میں ہو آدھا سایہ میں یا  
تو سب دھوپ میں رہے یا سب سایہ میں)۔

لَمَّا هَاجَرَ أَقْسَمَتْ أُمَّهُ بِاللَّهِ لَا يُظْلِمُهَا ظِلٌّ وَلَا  
تَرَالُ فِي الضَّيْحِ وَالرَّيْحِ يَرْجِعُ إِلَيْهَا - جب عیاش بن ابی  
رہیحہ نے ہجرت کی تو ان کی ماں نے خدا کی قسم کھائی کہ وہ سایہ  
میں نہ بیٹھے گی بلکہ برابر دھوپ اور ہوا میں رہے گی یہاں تک کہ

نے ٹویہ کو آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعض مردے مرنے کے ساتھ ہی دوزخ یا بہشت میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔

جَانِبَ عَمْرَتِهَا وَمَشَى ضَخْصَاحَهَا وَمَا بَنَتْكَ قَدَمَاةٌ۔ حضرت عمر دنیا کے ڈباؤں سے الگ رہے اور اس کے اٹھلے مقام میں چلے کہ ان کے پاؤں بھی تر نہیں ہوئے (یعنی دنیا سے بالکل الگ تھلک رہے)۔

ضَحْلٌ۔ پتلا ہونا۔ رقیق ہونا۔

ضَحْلُ الْعَدِيدِ۔ تالاب کا پانی کم ہو گیا۔

بَلَدُكُمْ مَحْلٌ وَمَاؤُكُمْ ضَحْلٌ۔ تمہارا شہر قحط زدہ ہے اور تمہارا پانی اٹھلا ہے۔

وَلَنَا الصَّاحِبَةُ مِنَ الصَّحْلِ۔ کہلا اٹھلا پانی ہمارا ہے (ایک روایت میں من البعل ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔

ضَحْكٌ يَاضِحُكُ يَاضِحُكُ يَاضِحُكُ بُسْنَا۔

ضَحْكٌ۔ تعجب کرنا۔ گھبرانا، چمکانا، کھل جانا۔ کلی پھوٹنا، آواز بلند کرنا، جیض آنا، گوند بہنا، نمود ہونا۔

مُضَاحِكَةٌ۔ ایک دوسرے سے ہنسی کرنا ہنسی میں غالب آنا۔

إِضْحَاكٌ۔ ہنسانا۔

تَضَاحُكٌ اور اِسْتِضْحَاكٌ۔ ہنسانا۔

إِمْرَأَةٌ ضَاحِكٌ۔ جیض والی عورت۔

يَبْعَثُ اللَّهُ السَّحَابَ فَيُضْحِكُ أَحْسَنَ

الضَّحِكِ۔ اللہ تعالیٰ ابر بھیجتا ہے۔ وہ اچھی طرح ہنستا ہے (یعنی چمکتا ہے جیسے ہنسنے میں آدمی کے دانت چمکتے ہیں ایسے ہی ابر میں بجلی چمکتی ہے تو گویا وہ ہنستا ہے)۔

ضَحِجَتِ الْأَرْضُ۔ یعنی زمین ہنسی لہلہائی یعنی اس نے پیداوار نکالی پھل پھول گھاس وغیرہ۔

مَا أَوْ ضَحُوا بِضَاحِكَةٍ۔ انھوں نے ہنسنے کے لئے دانت نہیں کھولا (یعنی ذرا کبھی نہیں ہنستے)۔

فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصْدِيقًا لَهُ۔ آنحضرت اس یہودی کی بات (کہ قیمت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو

عمیاش اس کے پاس لوٹ کر آئیں) مگر انہوں نے اپنے ماں کی قسم کی کچھ پرواہ نہ کی اور آنحضرت کے پاس ہجرت کر کے چلے آئے)۔

لَوْ مَاتَ كَعْبٌ عَنِ الصَّيْحِ وَالرَّيْحِ لَوَرِدَتْهُ الزُّبَيْرُ۔ اگر کعب بن مالک مال اسباب چھوڑ کر مرتے تو زبیر ان کے وارث ہوتے (کیونکہ آنحضرت نے زبیر کو کعب بن مالک کا بھائی بنا دیا تھا)۔

ضَحْصَحَةٌ۔ پتلا ہونا۔ اٹھلا ہونا، ماں باپ ہونا۔

ضَحْصَاحٌ۔ وہ پانی جو ہونٹوں تک ہو یا پنڈلیوں تک یا جس میں ڈباؤ نہ ہو۔

عَنَمٌ ضَحْصَاحٌ۔ بہت بکریاں۔

وَجَدْتُهُ فِي عَمْرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْصَاحٍ مِنْ نَارٍ يُغْلِي مِنْهُ دِمَاعُهُ۔ ابوطالب کو میں نے دوزخ کے ڈباؤ میں (گہری تہوں میں) پایا پھر میں نے ان کو وہاں سے نکال کر اونچی آگ میں رکھا (جو صرف ان کے ٹخنوں تک پہنچتی تھی) مگر وہ اتنی سخت تھی کہ ان کا بھیجا اس کی گرمی کی وجہ سے اہل رہا تھا۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے روہوت ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ ابوطالب ایمان پر مرے تھے۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ ابوطالب کو مرتے وقت آنحضرت نے بہت سمجھایا کہ ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ لیں مگر انہوں نے نہ کہا اور آخری بات یہ کہی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں۔ تیسری حدیث میں ہے کہ جب ابوطالب مر گئے تو حضرت علی نے آنحضرت سے عرض کیا آپ کا گمراہ بوڑھا چچا مر گیا آپ نے فرمایا جا ایک گھڑا کھود کر اس کو اس میں ڈال دے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافروں کے حق میں جو شفاعت قبول نہ ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے نکلتا اور بہشت میں جانا ان کو نصیب نہ ہوگا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ شفاعت کی وجہ سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جیسے ابوطالب کے لئے ہوا۔ ایک شخص نے ابولہب کو بھی خواب میں دیکھا اس نے بیان کیا کہ سوموار کے دن کچھ پانی پینے کے لئے مجھ کو مل جاتا ہے یہ اس کا اجر ہے جو میں

## لَعْنَةُ الْكَلْبِ

ح خ ذ ر ز س ش ص

ہے وہی رلاتا ہے)۔

يَضْحَكُونَ قَالَتْ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ - وہ ہنستے ہیں فرمایا ہاں لیکن ایمان انکے دلوں میں رہتا ہے (یعنی بہت نہیں ہنستے کیونکہ بہت ہنسنے سے دل مر جاتا ہے)۔

مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - پروردگار کے ہنسنے سے بضحك الله، اللہ تعالیٰ ہنستا ہے (ہنستا بھی اس کی ایک صفت ہے اسی طرح تعجب کرنا جیسے سننا دیکھنا کلام کرنا پچھلے متکلمین اور معتزلہ نے اس صفت کی بھی تاویل کی ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے فرشتے ہنستے ہیں۔ بعض نے کہا ہنسنے سے رضا اور خیر کا مادہ مراد ہے۔ بعض نے کہا توجہ ہونا اور ہمارا جو مذہب ہے وہ اوپر بیان ہو چکا)۔

ضَحُوكَ - آنحضرت کا ایک نام ہے کیونکہ آپ ہنس کھ اور خوش مزاج تھے جب بات کرتے تو تبسم کے ساتھ اگر کوئی سختی بھی کرتا تو آپ اس سے نرمی کرتے۔

فَضَحِكْتُ - حضرت فاطمہ ہنس دیں۔ (ہوا یہ کہ مرض موت میں آپ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور چپکے سے ان کے کان میں فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں وہ رو دیں پھر ان کے کان میں فرمایا تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر وہ ہنس دیں)۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكَ - (آپ نے مرض موت میں حجرے کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے) آپ یہ دیکھ کر ہنس دیئے (آپ کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ لوگ عبادت الہی میں اتفاق اور یکجائی کے ساتھ مصروف ہیں)۔

وَنِيلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ - خزالی نے اس شخص کی جو باتیں بنا کر لوگوں کو ہنسنائے (جیسے بھانڈا اور مسخرے کیا کرتے ہیں) امام غزالی نے کہا آنحضرت بھی مزاح کیا کرتے تھے یعنی اگر کسی گمراہ سے وہی بات نکالتے جو حق ہوتی اور کسی کو اس سے ایذا نہ پہنچتی اگر کوئی شخص کبھی ایسا کرے تو مضائقہ نہیں لیکن یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان ظرافت اور دل گلی کو اپنا پیشہ کر لے یا حد سے زیادہ اس میں مشغول رہے اور اوپر سے یہ کہے کہ میں آنحضرت کی پیروی کرتا

ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا)۔ سن کر ہنس دیئے اس کی بات کو بچ مان کر۔

مترجم کہتا ہے پچھلے متکلمین نے اس حدیث کی جو احادیث صفات میں سے ہے تاویل کی ہے اور انگلی سے قدرت مراد لی ہے بعض نے کہا آنحضرت اس لئے ہنسے کہ اس یہودی کے خیال کو غلط سمجھا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے انگلیاں ثابت کیں حالانکہ تاویل کی ضرورت نہیں جیسے اللہ تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں ویسے ہی اس کی انگلیاں بھی ہیں اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تشبیہ کے کیا معنی ہوں گے؟

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ - اسی طرح اگر انگلی سے بھی قدرت مراد ہو تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔ "القلوب بين اصبعين من اصابع الرحمن" یعنی دل اللہ تعالیٰ کے انگلیوں میں سے اس کے دو انگلیوں کے درمیان ہیں ان متکلمین کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ بنے یا نہ بنے وہ اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق اللہ اور رسول کے کلام کی تاویل کرنے میں کچھ باک نہیں کرتے حالانکہ ان کو لازم تھا کہ اللہ اور رسول کے کلام سے اپنے اعتقاد اور خیال کی تصحیح کرتے اور جو اعتقاد اللہ اور رسول کے کلام کے خلاف ہوتا اس کو رد کرتے اور باطل قرار دیتے۔ اب جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت اس یہودی کے کلام کو رد کرنے کے لئے ہنسے ان کا قول محض غلط ہے۔ حدیث کی ایک روایت میں صاف تصدیقاً موجود ہے یعنی یہودی کے کلام کی آپ نے تصدیق کی اور اگر آپ کے نزدیک یہودی کا یہ اعتقاد غلط ہوتا کہ اللہ کی انگلیاں ہیں تو آپ خود دوسری حدیث میں کیوں ارشاد فرماتے کہ بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور پروردگار کیلئے انگلیاں کیسے ثابت کرتے یہ ہے کہ ہاتھ اور انگلیاں چہرہ اور کمر یہ سب اللہ کے لئے ثابت ہیں جیسے اس نے اور اس کے رسول نے ارشاد فرمایا مگر یہ ہاتھ اور انگلیاں اور چہرہ قدم اور کمر اسی طرح بلا کیف ہیں جیسے اس کی ذات مقدس بلا کیف ہے اور وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے تعالیٰ شانہ و تقدس۔

إِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكَ - اللہ ہی نے ہنسایا (وہی ہنساتا

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَحَائِمُ الْحَرَامِ

إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتِ أَضْحَاءَ كُلِّ عَامٍ - ہر گھر والوں پر ہر سال میں ایک قربانی ہے (یعنی ایک بکری یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ہر ایک گھر کی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے۔ سنت یہی ہے کہ سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کی جائے)۔

أَضْحَاءُ اور أُضْحِيَّةٌ اور أَضْحِيَّةٌ اور ضَحِيَّةٌ قربانی کا جانور (ضَحَايَا جمع ہے ضَحِيَّةٌ کی اور أَضْحَايَا ضَحِيَّةٌ کی)۔

ضَحِيٌّ بِكَبَشَيْنِ أَفْرَنَيْنِ مَوْجُوبَيْنِ - آنحضرت نے دو سیٹک دار مینڈھے ضحیٰ قربانی کئے۔

بَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ایک بار آنحضرت کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے (یعنی چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے)۔

ضَحَاءٌ - وہ وقت جب سورج چوتھائی آسمان تک اونچا ہو جاتا ہے۔

الْأَضْحَى رُؤْيَاً - (یہ عرب کا محاورہ ہے)۔

اونٹوں پر آسانی کر دینی ان کو یہاں چر لینے دو۔

فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ يَتَرَوَّحُونَ فِي الضَّحَاءِ - میں نے ان کو دیکھا وہ دوپہر کے قریب آرام لیتے تھے یا بیچھے کی ہوا لیتے تھے۔

ضَحْوَةٌ - دن کا شروع حصہ سورج نکلنے پر۔

ضَحِيٌّ - وہ وقت کا جب سورج کا ایک نیزہ یا دو نیزے بلند ہو جائے (اسی سے ہے صلوٰۃ الضحیٰ جو کئی حدیثوں میں وارد ہے)۔

إِضْحُوا بِصَلَاةِ الضُّحَى (حضرت عمرؓ نے کہا) چاشت کی نماز اپنے وقت پر پڑھو (یعنی سورج بلند ہوتے ہی پڑھ لو اس میں دیر نہ کرو)۔

الْأَضْحَى رُؤْيَاً فَذُ بَلَّغَتِ الْمَدَى - ذرا صبر کرو اب تم اپنی منزل تک پہنچ گئے ہو۔

فَإِذَا نَضَبَ عُمْرُهُ وَضَحَاظِلُّهُ - جب اس کی عمر تمام ہو

ہوں اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی چشمیوں کے ساتھ دن بھر رات بھر ان کا ناچ گانا دیکھتا ہوا پھرتا رہے اور کہے کہ آنحضرت نے بھی حضرت عائشہ کو ان کا ناچ دکھلایا تھا (تجلی)

مترجم کہتا ہے مطلب امام غزالی کا یہ ہے کہ آنحضرت نے کبھی کبھی مزاح کیا ہے وہ بھی حق گوئی کے ساتھ اسی طرح ایک بار حضرت عائشہ کو چشمیوں کا کھیل دکھلایا تو اگر ایسا ہی کوئی یہ کام کبھی کبھی کرے تو اس میں قباحت نہیں پر رات دن اس میں مشغول رہنا یا اس کو پیشہ قرار دینا یہ شریعت کے خلاف ہے۔

میں کہتا ہوں امام کی یہ تقریر مسلم نہیں ہے جس کام کا جواز شارع سے ثابت ہے گو وہ کبھی کبھی ہو اس کو ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ غایۃ مافی الیاب یہ ہے کہ اگر اس کی وجہ سے عبادات اور فرائض میں خلل واقع ہو تب وہ اس حیثیت سے منع ہو گا نہ کہ فی ذاتہ وہ ممنوع ہو گا اور بھانڈا اور سخرگی کے پیشہ کی ممانعت دوسری حدیث سے ثابت ہے جو ابھی اوپر گزری۔

إِنَّ كَثْرَةَ الضُّحْكِ تَمِيتُ الْقَلْبَ - بہت ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے (خت کر دیتا ہے اس میں خوف الہی اور تضرع اور زاری کا مادہ نہیں رہتا)۔

ضَحَّاكٌ - ملک شام کے ایک ظالم بادشاہ کا نام ہے جس کو فریدون بادشاہ نے زیر کیا تھا۔ اس نے جسد شاہ ایران پر حملہ کر کے اسے سیستان اور چین کی طرف دھکیل دیا تھا اور پھر قید کر کے طرح طرح کی سزائیں دیں اور قتل کر دیا۔

ضَحْلٌ - (اس کا بیان ضحک سے پہلے دیکھو)۔  
ضَحُوٌّ یا ضَحُوٌّ یا ضَحِيٌّ - دھوپ میں آنا دھوپ لگنا ظاہر ہونا۔

ضَحَاظِلُّهُ - وہ مر گیا۔

ضَحِيٌّ - دھوپ لگنا۔

ضَحِيٌّ ضَحَاءٌ - عرق آلود ہوا، کھل گیا۔

تَضَحِيَّةٌ - دھوپ میں کھانا چاشت تک سونا دھوپ میں آنا۔

ضَاحِيَّةٌ - بمعنی ناحیہ یعنی اطراف کے شہر اور بستیاں۔

ضَوَّاحِيٌّ - آسمان۔

## لَعَالِيكَ يَا رَبِّ

قُرَيْشُ الصَّوَّاحِي - قریش کے لوگ مکہ میں اطراف میں آباد ہیں۔

فِي لَيْلَةِ اضْحِيَّانَ - چاندنی رات میں۔

اضْحِيَّانَةَ اور ضَحِيَّاءُ - روشن۔

مَا أُخْبِرَ أَنَّهُ صَلَّى الضُّحَى - ان کو اس کی خبر نہیں دی گئی

کہ آنحضرت نے چاشت کی نماز پڑھی (مگر دوسری روایتوں

میں اس کا پڑھنا آنحضرت سے ثابت ہے۔ البتہ یہ نماز آپ نے

کبھی کبھی شاذاً پڑھی ہے، ہمیشہ نہیں پڑھی لیکن تہجد کی نماز ہمیشہ

پڑھی ہے)۔

لَا يَصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيْبِهِ -

آنحضرت چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر جب غائب ہو کر

آتے (یعنی سفر سے لوٹ کر آتے تو چار رکعتیں چاشت کی

پڑھتے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے اس کو بدعت کہا ہے ان کا مطلب یہ

ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر پڑھنا یا ہمیشہ پڑھنا۔ کرمانی نے کہا ان کا

مطلب یہ ہے کہ یہ نماز بدعت حسنہ ہے)۔

أَمِرْتُ بِصَلْوَةِ الضُّحَى - مجھ کو چاشت کی نماز پڑھنے کا

حکم ہوا ہے (یہ روایت شاذ ہے کسی دوسری روایت میں ایسا

منقول نہیں ہے کہ اس نماز کا حکم ہوا یا یہ نماز واجب ہے)۔

وَذَلِكَ ضُحَى - یہ چاشت کی نماز تھی یا چاشت کا وقت

تھا۔

ثُمَّ ضُحَى بِهِ - پھر اس کا ناشتہ کرایا۔ (یہ ضُحَى قَوْمَهُ

ہے ماخوذ ہے یعنی اپنی قوم کو دن کا کھانا کھلایا)۔

فَأَضْحَيْتُ - چاشت کا وقت ہو گیا۔

شَهِدْتُ الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ - میں دسویں تاریخ یوم

النحر کو موجود تھا۔

وَمَا يَضْحَى فِيهِمَا اللَّهُ وَحْدَهُ - رات اور دن میں جو

چیزیں دکھائی دیتی ہیں نمود ہوتی ہیں وہ سب اس اکیلے اللہ تعالیٰ

کی ملک ہیں۔

ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَذَلِكَ ضُحَى - پھر آٹھ

رکعتیں چاشت کے نماز کی پڑھیں (اس کو صلوٰۃ الاوائین بھی کہتے

ہیں۔ اس حدیث سے چاشت کی آٹھ رکعتیں ثابت ہوئی

گئی اس کا سایہ دھوپ ہو گیا یعنی سایہ مٹ گیا یعنی وہ مر گیا۔

اللَّهُمَّ صَاحَتْ بِلَادُنَا وَاعْبَرَتْ أَرْضُنَا - یا اللہ ہمارا

ملک دھوپ پڑنے والا ہو گیا (ابراہیم نام نہیں ہر طرف دھوپ ہی

دھوپ ہے) اور ہماری زمین گرد آلود ہو گئی (بارش نہ ہونے سے

رات دن گرد اڑتی رہتی ہے)۔

رَأَى مُحْرِمًا قَدِ اسْتَظَلَ فَقَالَ أَضِحُّ لِمَنْ أَحْرَمْتُ

كَه (عبد اللہ بن عمرؓ نے) ایک شخص کو دیکھا جو احرام کی حالت میں

سایہ لے رہا تھا انہوں نے کہا تو نے جس کے لئے احرام

باندھا (یعنی پروردگار کے لئے) اسی کے لئے دھوپ میں رہ (یہ

تکلیف بھی گوارا کر محمد شین نے یوں ہی روایت کیا ہے۔ أَضِحُّ

اور صِحُّ اَضِحُّ ہے)۔

فَلَمْ يَرْغَبْ إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَحَا - میں

اس وقت ڈر گیا جب آنحضرت سامنے آ گئے (میرے پاس چلے

آئے۔ کیونکہ آپ کا عقدہ حضرت عائشہ کے ساتھ ہو گیا تھا)۔

إِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ مِنَ الْبُعْلِ وَلَكُمْ الضَّامِنَةَ مِنَ

النَّخْلِ - جو کھجور کے درخت بہتی کے باہر جنگل میں نمایاں ہوں

وہ ہمارے ہیں اور جو بہتی میں اور بہتی کے اطراف میں ہیں وہ

تمہارے ہیں۔

ضَّاحِيَةُ الظَّلِي - جس کا سایہ نہ ہو۔ فَعَلَهُ ضَّاحِيَةٌ -

دن دھاڑے روز روشن میں اور علانیہ یہ کام کیا۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْ هَذِهِ الضَّاحِيَةِ - میں تجھ پر

اس کونے سے ڈرتا ہوں (یعنی اس جانب سے جو کھلا اور نمایاں

ہے)۔

أَمَّا إِنَّهَا ضَّاحِيَةٌ قَوْمِكَ - وہ تو تیری قوم کا مالک ہے

(یعنی شام کا ملک)۔

وَضَّاحِيَةٌ مُضْرَمٌ مَخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ -

مضر کے ملک والے تو آنحضرت کے مخالف ہیں۔

الْبَصْرَةَ إِحْدَى الْمُؤْتَفِكَاتِ فَانزِلْ فِي

ضَوْاحِيْهَا - بصرہ تو ان بستیوں میں سے ایک بستی ہے جو اہل

دی گئی تھی تو تو خاص بصرے میں نہ اتر اس کے اطراف میں اتر۔

عَلَيْكَ بِضَوْاحِيْهَا - تو اس کے اطراف میں رہ۔



(چلنے) میں خلل ڈالے۔

بَمَشُونِ الْحَقَاءِ وَيَدْبُونِ الصَّرَاءَ - پوشیدہ چال چلتے ہیں اور کمر فریب کرتے ہیں۔

صَرَبٌ - مارنا - چل دینا روک دینا - اقامت کرنا - جماع کرنا - ملا دینا - فساد ڈالنا - بیان کرنا - تیزنا - ڈنک مارنا - جوش مارنا - حرکت کرنا - لہا ہونا - اعراض کرنا - قائم کرنا - نصب کرنا - کھڑا کرنا - مقرر کرنا - ٹھہرانا۔

صَرَبٌ - سردی لگانا۔

تَضْرِبٌ - مارنا - ملا دینا۔

مُضَارِبَةٌ - آپس میں مار پیش کرنا کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کو سوداگری کے لئے روپیہ دینا۔

إِضْرَابٌ - اقامت کرنا - اعراض کرنا۔

تَضْرِبٌ - حرکت کرنا - جوش مارنا۔

إِضْطْرَابٌ - بیقرار ہونا - کمانا ایک دوسرے کو مارنا۔

تَضَارِبٌ - ایک دوسرے کو مارنا۔

صَرَبُ الْأَمْثَالِ - مثالیں بیان کرنا۔

صَرَبٌ - مثال اور قسم اور نوع کو بھی کہتے ہیں۔

إِنَّهُ صَرَبٌ مِنَ الرِّجَالِ - حضرت موسیٰ دبلے پتلے کم گوشت چھریرے بدن کے آدمی تھے یا میانہ تھے نہ بالکل دبلے نہ بہت موٹے۔

فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّاسِ - ناگاہ ایک شخص نمودار ہوا جو چھریرہ لہا تھا اس کے سر کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگڑیا لے۔

صَرَبُ اللَّحْمِ - آنحضرت کم گوشت چھریرے تھے (دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ پر گوشت تھے اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اخیر عمر کا بیان ہے اور یہ اوائل عمر کا)۔

لَا تَضْرِبُ الْأَكْبَادُ يَا أَكْبَادُ الْإِبِلِ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ - اونٹ کے کلیجے نہ مارے جائیں (یعنی ان پر سوار ہو کر سفر نہ کیا جائے یہ قصد ثواب) مگر تین مسجدوں کی طرف (ایک مسجد حرام دوسرے مسجد نبوی تیسرے مسجد بیت المقدس)۔

طَوَالَ صَرَبٌ مِنَ الرِّجَالِ - دجال لہا ترنگا چھریرے

ہیں - دوسری حدیث میں چار کعتیں مذکور ہیں)۔

## باب الضاد مع الخاء

صَحْمٌ - یا ضخامۃ دلدار ہونا - موٹا ہونا۔

تَصْحِيمٌ - دلدار کرنا - موٹا کرنا۔

صُخَامٌ - موٹا - فریب - دلدار (جیسے صَحْمٌ اور صَحْمٌ ہے)۔

مِصْحَمٌ - سخت مار لگانے والا سردار - عالی مرتبت۔

شریف۔

بِهِ يَهْ إِنَّكَ لَصَحْمٌ - واہ واہ تو تو موٹا ہے۔

صَاحِبَةٌ - آفت مصیبت جیسے ذاہبۃ ہے۔

## باب الضاد مع الدال

صَدٌّ - غالب آنا - پھیر دینا - نرمی سے روکنا پھیر دینا۔

مُضَادَّةٌ - مخالفت کرنا۔

إِضْدَادٌ - غصہ ہونا۔

تَضَادٌ - اختلاف۔

صَدٌّ - مثل مخالف دشمن (اس کی جمع اَضْدَادٌ ہے)۔

لَا صِدْلَهُ وَلَا يَنْدُ كَوْنِي اس کا جوڑ اور برابر والا نہیں۔

## باب الضاد مع الراء

صَرَّءٌ - پوشیدہ ہونا۔

مَشْوَأِي الصَّرَاءِ - درختوں کے جھنڈ میں چلے (یعنی

ان کی آڑ میں چھپ کر)۔

فَلَانٌ يَمْشِي الصَّرَاءَ (یہ عرب کا محاورہ ہے) فلاں

شخص درختوں کے آڑ میں چھپ کر چلتا ہے۔

هُوَ يَدْبُ لَهُ الصَّرَاءُ - وہ رہینگنا ہوا چپکے چپکے اس کے

پاس جاتا ہے (یعنی اس سے کمر اور فریب کرتا ہے)۔

وَالشُّوقُ إِلَى لِقَاءِ لَكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ مُضْرِبَةٍ - اور

میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تیری ملاقات کا شوق مجھ کو عطا فرمائے۔ بغیر کسی ضرور نقصان کے جو میرے سیر اور سلوک

## اَبَاتُ حَجِّ دَارِ زَسْ شِص

بدن کا آدمی ہوگا۔

غوطہ تیرے ہاتھ اتارنے کو بیچتا ہوں اس میں جو نلکے وہ تیری قسمت اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکہ ہے شاید کچھ نہ نلکے یا ایسا بے حقیقت مال نلکے جو مقررہ قیمت سے کچھ نسبت نہ رکھتا ہو۔

ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالشَّجَرَةِ الْخَضِرَاءِ  
وَسَطُ شَجَرٍ تَحَاتُّ مِنَ الصَّرِيْبِ - غائل لوگوں میں اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہرا بھرا درخت ان درختوں میں ہو جس کے پتے سردی کی وجہ سے مرجھا کر گر گئے ہوں۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لِيَدِ رِيْكَ دَرَجَةِ الصِّيَامِ  
بِعُسْنِ صِرِّيْبِهِ - جو مسلمان درستی کے ساتھ عقیدہ اور عمل رکھتا ہو وہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے روزہ کا ثواب پاتا ہے۔ (ضریْبہ طبیعت اور خصلت بمعنی سخیبہ ہے)۔

اِنَّهُ اضْطَرَبَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ - آنحضرت نے حکم دیا کہ ایک سونے کی انگوٹھی آپ کے لئے ڈھالی جائے (تیار کی جائے)۔

يَضْطَرِبُ بِنَاءً فِي الْمَسْجِدِ - مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کرتے۔

حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطَنَ - یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان کی نشستگاہ میں لے گئے۔

ضَرِبَ عَلٰى اَصْمِغِيْهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ  
اَحَدٌ - وہ سو گئے بیت اللہ کا طواف کرنے والا کوئی نہیں رہا۔

يَضْرِبُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاسِ اَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عَقَدٍ - تم میں سے ایک کے سر کی آخری حصہ پر یعنی گدی پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے (ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ابھی سوتارہ بہت رات پڑی ہے)۔

فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدِهِ - میں نے قصد کیا کہ اس کے ساتھ معاملہ کر ڈالوں (یعنی بیع کر لوں عرب لوگوں کی عادت تھی کہ بیع کو پورا کرنے کے لئے ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا اسی کو صَفَقَةٌ بھی کہتے ہیں پھر خود بیع کو کہتے گئے)۔

اَلصَّدَاغُ ضَرَبَانٌ فِي الصَّدْعَيْنِ - دوسرے میں کنٹھی کی

اِذَا كَانَ كَذَا ضَرَبَ يَعْسُوبُ الدِّيْنَ ذَنْبَهُ - جب دنیا میں ایسے ایسے فتنے ہوں گے تو دین کا سردار اپنی دم ہلائے گا (یعنی فتنوں سے بھاگ کر جنگل بیابان میں جلدے گا)۔

لَا تَصْلُحُ مُضَارَبَةٌ مِنْ طُعْمَتِهِ حَرَامٌ - جو شخص حرام خور ہو اس سے مضاربت کرنا درست نہیں ہے (یعنی روپیہ لیکر اس میں تجارت کرنا)۔

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَنْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَيْنِيْ فَضَرَبَ الْخَلَاءَ ثُمَّ جَاءَ - آنحضرت چلے یہاں تک کہ نظر سے چھپ گئے وہاں پاخانہ کیا پھر تشریف لائے۔

لَا يَذْهَبُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطِ يَتَحَدَّثَانِ دُو  
مرد پاخانہ کرنے کیلئے باتیں کرتے ہوئے نہ جائیں (یعنی اس طرح کہ پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے ستر نہ کریں یا باتیں کریں) (پاخانہ کے وقت باتیں کرنا بالاتفاق مکروہ ہے)۔

نَهَى عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ - اونٹ کو اونٹنی پر کدانے (جنتی کرانے) سے یعنی اس کی اجرت لینے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن عسب الفعل)۔

ضِرَابُ الْفُحْلِ مِنَ الشُّحْتِ - نر کدانے کی اجرت حرام ہے۔

كَمْ ضَرِيْبُكَ - تیرا روز کا معمول کیا ہے (یعنی جو تو اپنے مالک کو روزانہ دیا کرتا ہے محنت مزدوری کر کے اس کی روزانہ اوسط کیا ہے۔ اس کی جمع ضَرَابُ ہے)۔

كَانَ عَلَيْهِنَّ ضَرَائِبٌ لِمَوَالِيْهِنَّ - لونڈیوں پر ایک محصول مقرر تھا جو وہ اپنے مالکوں کو دیا کرتیں (یعنی محنت مزدوری کر کے روزانہ یا ماہانہ اتنی رقم اپنے مالکوں کو دیا کرتیں)۔

وَتَعَاهُدُ ضَرَائِبَ الْاِمَامِءِ - لونڈیوں کے محصولات کی نگرانی رکھنا (ایسا نہ ہو وہ بدکاری اور فسق و فجور کر کے روپیہ کمائیں)۔

نَهَى عَنْ ضَرِيْبَةِ الْغَائِصِ - غوطہ خور کا غوطہ بیچنا یا خریدنا منع ہے (وہ اس طرح ہے کہ غوطہ خور سوداگر سے کہے میں ایک

رگیں زور زور سے پہلے لگتی ہیں۔

فَضْرَبَ اللَّهُرُّ مِنْ ضَرْبَانِهِ - زمانہ اپنی گذر میں سے کچھ گذر گیا (یعنی کچھ زمانہ گذرا)۔

عَتَبُوا عَلَى عُمَانَ ضَرْبَهُ بِالسُّوْطِ وَالْعَصَا - حضرت عثمانؓ سے لوگ اس وجہ سے ناراض ہوئے کہ انہوں نے مجرموں کو کوڑے اور لکڑی سے مارنا شروع کیا (ان سے پہلے درے اور جوتی سے مارا کرتے تھے)۔

إِذَا ذَهَبَ هَذَا وَضَرْبًا وَهَذَا - جب یہ اور اس کے برابر والے گذر جائیں گے۔

لَا جُزْرَ لَكَ جُزْرُ الضَّرْبِ (ججاج نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے سفید جے ہوئے شہد کو نکال لیتے ہیں (یعنی تیرا کام تمام کر دوں گا تجھ کو ہلاک کر ڈالوں گا۔ ایک روایت میں ضرب ہے صادمہملہ سے یعنی سرخ شہد کی طرح)۔

يَضْرِبُونَ نَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ - ہمارے بزرگ لوگ ہم کو بات چیت میں شہادت اور عہد کا لفظ کہنے پر مارتے تھے (کیونکہ یہ لفظ حلف کی طرح ہیں تو بچوں کو ان سے منع کرتے تھے ایسا نہ ہو کہ تم کھانے کی بری عادت پڑ جائے)۔

فَضْرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ - انہوں نے حضرت زبیرؓ کو تلوار کی دو ضربیں ان کے کندھے پر لگائیں (ایک ضرب تو آپ کو جنگ یرموک میں نصاریٰ کے ہاتھ سے لگی تھی دوسری ضرب بدر کی لڑائی میں مشرکوں کے ہاتھ سے)۔

وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ لِضُرُوبٍ - انہوں نے ہانسون اور تیروں پر فال کھولنا کئی کاموں کے لئے مقرر کیا تھا (کبھی تقسیم بھی انہی سے کیا کرتے جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ وان تستقسموا بالازلام)۔

أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ - یا تو تیر سے مارا جائے یا تلوار سے۔ دَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ - مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن ماروں۔

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے (آپس میں لڑنے لگو)۔

وَهُوَ يَضْرِبُ فِخْذَهُ - آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے (تعب اور انوس سے کہ حضرت علیؓ سے ایسی ناگہمی کی بات کہی)۔ يَضْرِبُ الْمَلَائِكَةُ بَأْجُنُحَيْهَا - فرشتے اپنے چکر مارنے لگتے ہیں (عاجزی اور فرشتی ظاہر کرنے کے لئے) تم يضرب الصراط - پھر دوزخ پر پل باندھا جائے گا (جس کو پل صراط اور فارسیوں کی اصطلاح میں چینیو پل کہتے ہیں)۔

قَدْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنْبِهِ - اب اس شیر کے پاس جو اپنی دم مار رہا ہے (یا بلا رہا ہے) بھیجئے کا وقت آن پہنچا (دم سے مراد زبان ہے)۔

يَضْرِبُ بِذَنْبِهِ حَنْبِيهِ - اپنی دم دونوں پٹھوں پر مار رہا ہے (جیسے حسان اپنی زبان کو دونوں طرف پھراتے تھے)۔ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ - پھر پانی سے استنجا کر کے اپنا ہاتھ زمین پر مارا (یعنی یا یاں ہاتھ اس کو مٹی سے رگڑ کر دھویا)۔ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ - زمین کے شرقی حصوں کی سیر کرو۔

فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ الْأَيْدِي - انہوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا (اس شخص کو خاموش کرنے کے لئے جس نے نماز میں بات کی تھی)۔ یہ اس وقت کا قصد ہے جب کسی حادثہ کے وقت مقتدیوں کو تسبیح کہنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کوئی شخص جاہل نوسلم ہو اور وہ نماز میں مسئلہ نہ جان کر بات کر لے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی کیونکہ آنحضرت نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا)۔

فَضْرَبَ فِخْذِي - میری ران پر مارا۔ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقْتُمْ وَتَنَزَّكُوهُ إِذَا كَذَبْتُمْ - تم اس لڑکے کو جب وہ سچ بولتا ہے تو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔

فَأَضْرِبُوا عُنُقَ الْأَخِي - (جب ایک امام سے حسب وصیت ایک امام کے یا بہ صلاح و مشورہ اور با اتفاق اکثر ارباب حل و عقد بیعت ہو جائے اب دوسرا کوئی شخص امام بننا چاہے) تو اس کی گردن مارو (کوئی بھی ہو کیونکہ وہ مسلمانوں میں نا اتفاقی اور لڑائی کرانا چاہتا ہے اور امام وقت کی مخالفت اور بغاوت کرتا

## لِکھائیِ حَیْثُ

(ہے۔)

يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلَى صَلَوةٍ بَعْدَ الْغَضْرِ - عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے (لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے)۔

كَانَ مَا حُبَّ جِلْدَهُ بِشَوْكٍ طَلَحَ - جیسے طلح (بول) کے کانٹے سے کھال پر مارا (یعنی روئیں کھڑے ہو جاتے تھے یا لرزہ ہو جاتا تھا ڈر اور خوف سے)۔

فَلَا ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِيْلَکَ - نہ تو آنحضرت کے عہد میں لوگوں کو مار کر ہٹا دیا جاتا تھا نہ ہٹکا کر نہ ہٹو بچو کہہ کر (کیونکہ یہ سب باتیں دنیا دار شکر بادشاہوں کی سواری میں کیجاتی ہیں)۔

فَضْرِبَةُ عَمْرٍ بِالْبِرَّةِ - حضرت عمرؓ نے اس یہودی کو درہ سے مارا (یہ مارنا ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اس نے جو بیان کیا وہ سچ تھا)۔

فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا - لگا دہنے بائیں اپنے اونٹ کو مارنے یا (دہنی بائیں طرف دیکھنے لگا) (کہ کون اس کی حاجت پوری کرتا ہے)۔

فَضْرَبَ بِيَدِهِ فَاَكَلَ - اپنا ہاتھ بڑھایا اور کھایا۔  
فَضْرَبَ كَعْبًا - کعب کو مارا (حالانکہ ان کا کہنا صحیح تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دیجائے وہ کمز (دوینہ) میں داخل نہیں ہے جس کو قرآن میں عذاب کا موجب قرار دیا ہے ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان کو مال جوڑنا ہی ضروری نہیں گو اس کی زکوٰۃ دیتا رہے کیونکہ کم سے کم اس کا اثر یہ ہوگا کہ قیامت کے دن فقیروں کے بہت زمانہ کے بعد بہشت میں جائے گا)۔

نَهَى عَنْ ضَرْبِ الْجَمَلِ - زراونٹ کو مادہ پر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا۔

يُوشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ - وہ زمانہ قریب ہے

کہ لوگ اونٹوں کے کلیجے ماریں گے (دور دور سے جلدی جلدی ان کو چلاتے ہوئے آئیں گے) پھر کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں پائیں گے (اکثر لوگوں نے کہا مراد اس سے امام مالک ہیں سب سے پہلے انہی کی کتاب حدیث کی مؤطا شریف شائع ہوئی اور صد ہا آدمیوں نے دور دراز ملکوں سے آ کر مؤطا کی سند ان سے لی۔ درحقیقت اسلام کے دین میں قرآن شریف کے بعد مؤطا سے زیادہ کوئی کتاب صحیح اور اعتماد کے لائق نہیں ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بھی جزا اور اصل ہے)۔

لَوْ لَا اَنَّ الرَّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَضْرِبْتُ اَعْنَاقَكُمْ - اگر ایلیچوں کو نہ مارنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا (یہ آپ نے مسلمہ کذاب کے ایلیچوں سے فرمایا انہوں نے آنحضرت کے سامنے مسلمہ کو اللہ کا رسول کہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کے بعد اگر کوئی کسی شخص کو اللہ کا رسول سمجھے تو وہ واجب القتل ہے)۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَأَشْفِيْنِ عَنْ عَوْرَتَيْهِمَا يَتَحَدَّثَانِ - دو مرد یا بچانہ کو اس طرح نہ جائیں کہ اپنا ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے رہیں۔

تَضْرِبُ النَّاسِ - لوگوں کو بھڑکانا - ابھارنا۔  
ضَرَبُوا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ (اپنی نادانی سے) اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے مخالف کرنے لگے (محکم اور متشابہ اور متنوع اور ناسخ کو نہ سمجھ کر)۔

مَنْ قَتَلَ وَزَعَةً بِالصُّرْبَةِ - جو شخص گرگٹ کو ایک بار میں مار ڈالے (حالانکہ گرگٹ موزی نہیں ہے مگر آنحضرت نے اس کے مارنے میں ثواب فرمایا اس لئے کہ اول تو وہ غلیظ ہے دوسرے اس میں سے کمی ہوا نکلتی ہے تیسرے وہ ایسا جانور ہے جس نے حضرت ابراہیم پر آگ کو روشن کرنا چاہا تھا کما قیل بعض نے کہا وہ موزی ہے درختوں کے پھل زہر آلود کر دیتا ہے۔

اِضْرِبُوْا اَعْلِيْهَا ابْنُ عَشْرِ - (جب تمہارے سچے سات

۱ اس میں شک نہیں کہ مؤطا بخاری و مسلم سے پہلے تصنیف ہوئی لیکن اس میں کئی روایات ضعیف مرسل اور موقوف ہیں البتہ بخاری و مسلم کی احادیث کو امت میں صحت کی بنا پر تلقی یا بقول حاصل ہوا وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔ (م)

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ي ے لَحَاءُ الْحَائِيَةِ

صَرَائِبِ - شکیں۔

صُرْبَاءُ - امثال اور نضائر (یہ جمع ہے صُرْبِ کی یعنی مثل اور نظیر)۔

إِصْرَابٌ - عدول کرنا منحرف ہونا۔ ایک بات چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگانا۔

مَضْرِبٌ - مارنا تلوار کی دھار۔

دَارُ الصَّرْبِ - سکہ بنانے کا مکان نکسال۔ یعنی روپیہ اشرافی وغیرہ تیار کرنے کا گھر۔

مَضْرِبُ السَّيْفِ - اصل قوم شرافت۔

مَضْرِبُ السَّيْفِ - تلوار کی دھار۔

مُضْرِبٌ - وہ سانپ جو حرکت نہ کرے۔

إِضْرِبْ رَأْسًا طَالًا مَا عَصَى اللَّهَ - اس سر کو خوب مار جس نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے۔ (یہ حضرت ابراہیم

بن ادہم نے اس سوار سے کہا جس نے غصہ میں آ کر اور آپ کو نہ پہچان کر آپ کے سر پر ایک مار لگائی آپ نے اپنا سر جھکا دیا اور

فرمایا خوب مار ایک مار سے کیا ہوتا ہے اس سر نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے)۔

صَرْجٌ - چیرنا۔ تھیزنا گرا دینا۔

تَضْرِيحٌ - لڑکانا۔ زینت دینا۔ آراستہ کرنا۔ سرخ رنگنا۔ خون آلود کرنا۔

تَضْرُجٌ - تھڑ جانا۔ سرخ ہونا۔

إِنْضْرَاجٌ - پھٹ جانا۔ چر جانا۔

مَرْبِيٌّ جَعْفَرٌ فِي نَفْرِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُضْرَجٌ الْجَنَّا حِينَ بِالْذَّمِّ - جعفر بن ابی طالب (جو غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے) ان کو میں نے چند فرشتوں کے ساتھ دیکھا ان کے

دونوں بازو خون آلود تھے (وہ اسی طرح فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں)۔

وَعَلَى رِيْطَةٍ مُضْرَبَةٌ - میں ایک نرم چادر ہلکے رنگ کی پہنے تھا (یعنی اس کا سرخ رنگ بہت تیز نہ تھا)۔

وَصَرَّجُوهُ بِالْأَضْمِيمِ - اس کو گھٹوں سے مار کر خون آلود کیا۔

برس کے ہوں تو ان کو نماز سکھلاؤ) جب دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو (حالانکہ نماز بلوغ سے پہلے فرض نہیں ہے مگر اس عمر پر مارنے کے لئے اس لئے فرمایا کہ بچوں کو پہلے ہی سے نماز کی عادت ہو جائے ورنہ جوان ہونے پر ایک بارگی ان سے نماز کی مواظبت نہ ہو سکے گی۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ دس برس کی عمر میں بھی بعض بچے جوان ہو جاتے ہیں)۔

يَضْرِبَانِ وَيُدْفِقَانِ - ناچ رہے تھے اور دف بجا رہے تھے۔

نَهَى أَنْ يَضْرِبَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلَاءٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ - درخت کے تلے پاٹکانہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ درخت کے سایہ میں لوگ آ کر بیٹھے ہیں آرام پاتے ہیں)۔

صُرْبْتُ عَلَيْهِ حَوَاجًا - میں نے اس پر محصول مقرر کیا (یعنی ٹیکس)۔

الدَّعَاءُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَبْلَغُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الصَّرْبِ فِي الْأَرْضِ - سورج نکلنے تک (فجر کی نماز کے بعد) دعا کرتے رہنا رزق کی کشائش چلنے پھرنے سے زیادہ کرتا ہے (یعنی چل پھر کر محنت مشقت کر کے جتنی روزی

آدمی کماتا ہے اس سے زیادہ روزی اس کو ملتی ہے جو صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک دعا اور ذکر الہی میں مصروف رہے)۔

فِي صَيْبِ جَسَدِهِ وَرَأْسِهِ الصَّرْبُ - اس کے بدن اور سر پر سفید شہد لگ جائے۔

مَا أَقَلَّ صُرْبُكَ فِي دَهْرِنَا - تمہاری نظیر ہمارے زمانہ میں بہت کم ہے۔

لَا حَكْمَ لِلَّهِ فِي الْمُؤْمِنِينَ صُرْبُكَ - اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں تیری طرح بہت پیدا نہ کرے۔

صُرْبًا النَّاسَ - لوگوں میں مل گئے۔

صُرْبٌ - حساب کا ایک مشہور عمل ہے۔

مُضْطَرِبٌ - وہ حدیث جس کی سند یا متن میں راویوں کا

اختلاف ہو۔

## لَعْنَةُ الْخَنَازِئِ

## ح خ د ذ ر ز س ش ص

اَضْرَارٌ - سوکن کرنا - نقصان پہنچنا - جلدی کرنا - زبردستی کرنا - بہت نزدیک ہونا -

اِضْطِرَّارٌ - محتاج ہونا لاچار کرنا بے قرار ہونا -

صَارُوْرَاءَ - قحط سختی حاجت -

صَرَآةٌ - بینائی جاتی رہنا -

صَرِيْرٌ - اندھا -

صَرُوْرَةٌ - سوکن - (صَرِيْرٌ جمع ہے) -

صَرُوْرَةٌ - حاجت -

اَلصَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ اَلْمَحْذُوْرَاتِ - حاجت اور

ضرورت ممنوع کام کو بھی درست کر دیتی ہے۔ (مثلاً کوئی بھوک

سے مر رہا ہے تو اس کے لئے مردار بھی حلال ہے گلے میں نوالہ

انگ گیا اس کو اتارنے کے لئے پانی نہیں ملا تو شراب سے بھی

اتار سکتا ہے) -

صَاْرٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی نقصان پہنچنا بھی اسی کا

کام ہے جیسے نفع پہنچنا -

لَا صَرُوْرًا وَلَا ضَرَارًا فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں اپنے

بھائی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے نہ نقصان کے بدلے نقصان دینا

(یعنی نہ ابتدا کسی کو نقصان پہنچانے نہ نقصان کے بدلے اس کو

ضرر پہنچانے بلکہ معاف کر دے اور درگزر کرے بعض نے کہا ضرر

سے وہ کام مراد ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن اس کو

فائدہ ہو اور ضرر یہ ہے کہ دوسرے کو نقصان ہو اور اپنے میں بھی

کوئی فائدہ ہو بعض نسخوں میں لَا اَضْرَارَ ہے) -

فِيْضَارِ اِرَانَ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لِهَمَّا النَّارُ - ایک

مرد و عورت ساٹھ برس تک اللہ کی عبادت کرتے ہیں (نیک

کاموں میں مصروف رہتے ہیں) مرتے وقت وصیت میں ایک

وارث کو ضرر پہنچاتے ہیں (کسی کو اس کے حصہ شرعی سے زیادہ

دلاتے ہیں کسی کو کم یا ٹلٹ سے زائد..... وصیت کرتے ہیں

وارثوں کو نقصان پہنچانے کی نیت سے یا جو وصیت کے لائق نہیں

اس کو وصی بناتے ہیں) پھر ان کے لئے دوزخ میں جانا لازم ہو

جاتا ہے -

لَا تُصَارُوْنَ فِيْ رُوَيْتِهٖ - تم قیامت کے دن اپنے

تکاؤد تَتَصَّرَجُ مِنَ الْمَلَاِءِ - اس کی پکھال پانی سے اتنی

بھری تھی کہ پھٹنے سے قریب تھی -

اِنَّ نَبِيَّ صَرَءُوْنِيْ بِالَّذِمِّ شَنِئْتُهُ اَعْرَفْتُهَا مِنْ

اَخْزَمٍ - میرے بیٹوں نے مجھ کو مار کر خون آلود کر دیا یہ خصلت

میں اخزم کی پہچانتا ہوں (یعنی موروثی ہے) -

كِرَّةُ الصَّلُوَّةِ فِي الْمَشِيْحِ بِالْعَصْفَرِ الْمَضْرَجِ

بِالْوُغْفَرَانِ - بھڑکیلا اور تیز کسم کے رنگے ہوئے کپڑے میں جو

زعفران سے تھڑا ہونا زکروہ رکھی ہے -

عَدُوٌّ صَرِيْحٌ - سخت دشمن -

اِضْرِيْحٌ - زرد رنگی - سرخ رنگی کپڑا -

مَضْرَجٌ - ختمیاں - پرانے کپڑے -

مُضْرُوْحٌ - شیر -

صُرُوْحٌ - دھلیلا، ہٹانا، قبر کھودنا، لات مارنا (جیسے ضراح ہے) -

ضَرُوْحٌ - مندا ہونا، یعنی کساد بازاری -

مُضَارِخَةٌ - گالی گلوچ کرنا -

اِضْرَاْحٌ - بگاڑنا - خراب کرنا - دور کرنا -

ضُرَاْحٌ - بیت المعمور جو آسمان میں ہے کعبہ کے مقابل

(ایک روایت میں صَرِيْحٌ ہے معنی وہی ہیں اور جس نے صاد

مہملہ سے روایت کی اس نے غلطی کی) -

صَرِيْحٌ - صندوق قبر جیسے لہ بنگلی قبر -

مُضْرُوْحِيٌّ - سردار کریم النفس سفید -

مُضْطَرُوْحٌ - ایک کونے میں پڑا ہوا -

نُرِيْسُلٌ اِلَى اللّٰحِيْدِ وَالصّٰرِحِ فَاِيْهُمَا سَبَقَ

تَرَكُّنَاهُ - (جب آنحضرت کے لئے قبر تیار کرنا چاہی تو صحابہ نے

کہا) ہم ایسا کرتے ہیں کہ بنگلی قبر بنانے والے اور صندوق قبر

بنانے والے دونوں کو بلا بھیجتے ہیں جو پہلے آئے اسی کو کام پر لگا

دیں گے -

اَوْفِيْ عَلِيٍّ الصَّرِيْحِ - قبر کو جھانکا یا قبر پر پہنچنا -

صَرٌ - یا صَرِيًّا صَرُوْرٌ - نقصان (یہ صند ہے نفع کی) -

تَصْرِيْرٌ - نقصان پہنچنا مخالفت کرنا - ایک دوسرے سے

جھانا - ٹھہر جانا -

دونوں کی قسمت میں اولاد لکھی ہوگی تو اس بچے کو شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا (یعنی اس کو مرگی کا عارضہ نہ ہوگا یا پیدا ہوتے وقت اس کو کو نچا نہ مار سکے گا۔ مگر یہ دوسری حدیث کے خلاف ہے کہ ہر ایک بچے کو پیدا ہوتے وقت شیطان کو نچا مارتا ہے مگر مریم اور عیسیٰ اس سے محفوظ رہے تو مراد دوسری طرح کے ضرر اور نقصان ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام ضرروں اور نقصانوں سے محفوظ ہو۔)

لَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْ طَيْبٍ إِنْ كَانَ لَهُ - اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کچھ نقصان نہیں (بلکہ بہتر ہے کہ لگائے گیا اس کی ترغیب ہے)۔

كَأَنْ يُصَلِّيَ فَأَصْرَبَهُ غَضْنٌ فَسَكَّرَهُ - معاذ نماز پڑھ رہے تھے درخت کی ایک ڈالی نے ان کو تکلیف پہنچائی انہوں نے اس کو توڑ ڈالا۔

فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يَشْكُو صَرَارَةً - عبد اللہ ابن ام مکتوم آئے اپنی نابینائی کا شکوہ لیکر۔

أَبْتُلِينَا بِالضَّرَاءِ فَصَبْرْنَا وَأَبْتُلِينَا بِالسَّرَاءِ فَلَمْ نَضْبِرْ - جب ہم کو تکلیف پہنچی (فقروفاقد) تو ہم نے صبر کیا اور جب ہم کو دنیا کی فراغت ہوئی تو ہم صبر نہ کر سکے (بلکہ عیش و عشرت میں پڑ کر مست ہو گئے اللہ کے حملوں کو بھلا دیا)۔

يَجْرِي مِنَ الضَّارِ وَرَّةَ صَبُوحٍ أَوْ عَوُوقٍ - جب کوئی بھوک سے بیقرار ہو (صبر نہ ہو سکے) تو کچھ ناشتہ کرے یا شام کو کچھ کھالے (یعنی ایک وقت کھا لینا کافی ہے اگر وہ مردار وغیرہ ہو لیکن حرام چیز کا بہ فراغت دونوں وقت کھانا درست نہیں)۔

مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضْرَّةٍ - اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا باب الراء مع الهزہ میں حالانکہ اس کے ذکر کرنے کا باب یہ تھا)۔

عِنْدَ احْتِجَارِ الضَّرَائِرِ - اختلافی باتوں کے حل جانے پر (اصل میں ضرائر جمع ہے ضررہ کی بمعنی سوکن چونکہ ایک سوکن دوسری سوکن سے ہمیشہ اختلاف کرتی ہے کبھی متفق نہیں ہوتی اس لئے اختلافی باتوں کو ضرائر کہنے لگے)۔

لَهُ بَصْرِيحٌ صَرَّةٌ الشَّاةِ مُزْبِدٌ - تھرا دودھ پھین اٹھانے والا اس کے تھن سے نکل رہا تھا۔ (تو یہ آنحضرت کا مجزہ تھا کہ

پروردگار کو اس طرح بے تکلیف دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو تم کو اس کے دیکھنے میں دوسرے سے مخالفت یا جھگڑا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یا دوسرے کو دھکیلے اور ہٹانے اور تکلیف پہنچانے کی یا تم اس کے دیدار میں ایک دوسرے سے طے اور جڑے نہ ہو گے جیسے نجوم میں ہوتا ہے۔ بلکہ الگ الگ رہ کر اپنی اپنی جگہ میں بفرغت اس کا دیدار حاصل کرو گے۔

مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَايٍ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضُرُورَةٍ - سب دروازوں میں سے کسی کو بلانے کی ضرورت نہ ہوگی (کیونکہ ایک ہی دروازہ بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے اس پر بھی کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جو بہشت کے سب دروازوں سے بلا یا جائے۔ آنحضرت نے فرمایا ہاں ہوگا مجھ کو امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے یہ آپ نے ابو بکر صدیق سے فرمایا)۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ - زبردستی کی بیع سے آپ نے منع فرمایا (اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے بالجبر اپنا مال بیچ دے یہ بیع تو جائز ہی نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ قرضدار ہے یا ضرورت یا خسارے یا زبردستی کی وجہ سے کوئی اپنا مال سستا بیچنے لگے تو ایسے شخص کا مال سستا لینے سے منع فرمایا بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے بھائی کی مدد کرے اس کو قرض دلائے یا جب تک اس کی تنگی دور نہ ہو اس وقت تک اس سے تقاضہ نہ کرے اس کو مہلت دے تاکہ وہ فراغت سے مناسب قیمت پر اپنا مال بیچ کر قرض ادا کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کا مال بازار کے نرخ سے خرید لے اس کو نقصان نہ پہنچائے اس پر بھی اگر کسی شخص نے ایسی حالت میں کم قیمت سے کوئی چیز خرید لی تو بیع صحیح ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور خریدنے والا اخلاق اسلامی کے خلاف چلنے والا ہوگا)۔

لَا يَتَّبِعُ مِنْ مُضْطَرِّ شَيْئًا - جس شخص پر جبر ہو رہا ہو (اپنا مال بیچنے کے لئے یا وہ سخت ضرورت کی وجہ سے اپنا مال نقصان کے ساتھ بیچ رہا ہو) اس سے کچھ مت خرید (یہ دوسرا حکم اخلاقی ہے البتہ جس شخص پر بیع کے لئے جبر ہو رہا ہے اس سے تو خریدنا ناجائز ہی نہیں نہ ایسی خریدی صحیح ہوگی)

فَقَضَى بَيْنَهُمَا وَلَكِنْ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ - اگر ان





ض ط ظ ع غ ف ن ک ل م ن و ع ی ع لَحَاتُ الْحَدِيثِ

چاند کو دیکھتا ہے اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔  
لَا تُضَارُّ بِالصَّبِيِّ وَلَا يُضَارُّ بِأُمِّهِ فِي رَضَاعِهِ - نہ تو  
ماں کو نقصان پہنچایا جائے گا (اس کا بچا اس سے چھین کر) اور نہ  
باپ کو نقصان پہنچایا جائے گا (اس طرح کہ ماں دودھ پلانے سے  
انکار کرے)۔

أَيُّ مَضَارَّةٍ لِلْمُؤْمِنِينَ - جن لوگوں نے مسلمانوں کو  
نقصان پہنچانے کے لئے دوسری مسجد بنائی۔ (یہ لوگ منافق تھے  
انہوں نے مسجد قبا کو جس میں سب مسلمان مل کر نماز پڑھتے تھے  
ویران کرنے کے لئے اسی کے قریب ایک دوسری مسجد بنائی اور  
آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ آپ مسجد قبا کی طرح اس میں بھی  
آن کر نماز پڑھ دیجئے اور ہمارے لئے برکت کی دعا کیجئے آپ  
اس وقت تبوک کو جا رہے تھے فرمایا جب سفر سے میں لوٹ کر  
آؤں گا تو پڑھ لوں گا پھر جب تبوک سے لوٹ کر آئے تو آپ  
نے عمار بن یاسر اور وحشی دونوں کو بھیج کر اس مسجد کو گرا دیا اور جلا کر  
خاک کرادی اور اس جگہ کو کوڑہ خانہ مقرر کر دیا کہ وہاں نجاست اور  
کوڑا کچرا ڈالا کریں)۔

ضَرَسَ ضَرَسًا - برابر نہ ہونا۔  
تَضَرَّسَ - داڑھ یا دانت۔ بعض نے کہا اضراس وہ دانت  
جو ثنا یا (سانس کے دو دانت) اور رباعیات اور انبیا  
(کچلیوں) کے بعد ہر طرف پانچ پانچ ہوتے ہیں۔ ”ضرس“۔  
سخت ٹیلہ کو بھی کہتے ہیں۔  
ضَرَسَ شَرَسًا - بدخلق بد خوخت مزاج اکھڑ۔  
اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ قَرَسًا تَمَّانَ اسْمُهُ الصَّرَسُ  
فَسَمَّاهُ السُّكْبَ - آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک گھوڑا  
خریدا جس کا نام ضرس تھا (آپ نے اس نام کو برا جانا) اور اس کا  
نام سبک رکھ دیا (یعنی خوب چلنے والا رواں گھوڑا اسی گھوڑے پر  
پہلے پہل آپ نے جنگ احد کی)۔

هُوَ ضَبْسٌ ضَرَسٌ - زبیر بڑے سخت درشت مزاج  
آدی ہیں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔  
تَمَّانٌ تَلْعَابَةٌ فَإِذَا فُزِعَ فُزِعَ إِلَى ضَرَسٍ حَدِيدِيٍّ يَا  
إِلٰهِي ضَرَسٌ حَدِيدِيٍّ - حضرت علیؓ بڑے ظریق اور زندہ دل آدی  
تھے (ہر ایک سے نرمی اور ملامت اور ظرافت اور خوش طبعی کے  
ساتھ پیش آتے جیسے جوان مردوں اور بہادروں کا شیوہ ہے) مگر  
جب کوئی ان کی پناہ لیتا (دُخْنٌ سے ڈر کر آپ کی پناہ میں آتا) تو  
گویا اس نے ایک لوہے کی طرح سخت شخص سے پناہ لی یا ایک  
سخت ٹیلے کی آڑ لی (مطلب یہ ہے کہ آپ خوش خلق ہنس کھنرم  
مزاج سردار تھے لیکن جنگ میں ایسے سخت اور قوی تھے کہ خدا کی  
پناہ)۔

تَمَّانٌ مَّا نَشَاءُ مِنْ ضَرَسٍ قَاطِعٍ - جیسے ہم چاہتے تھے  
حضرت علیؓ ویسے ہی تھے اپنے ارادوں کو پورا کرنے والے (یعنی  
صاحب عزم اور ہمت قوت فیصلہ رکھنے والے)۔  
لَا يَعْصُ فِي الْعِلْمِ بِضَرَسٍ قَاطِعٍ - علم میں کائے والا

قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ  
بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْأَرْضَيْنِ وَالْمَسَاكِينِ وَقَالَ لَا  
ضُرْرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْإِسْلَامِ - آنحضرتؐ نے شریکوں کے  
درمیان اور گھروں میں شفیعہ کا حق مقرر کیا اور فرمایا اسلام میں نہ  
ضرر ہے (دوسرے کو نقصان دے کر اپنا فائدہ کرنا) اور نہ  
ضرار (دوسرے کو نقصان دینا اور اپنے آپ کو بھی کچھ فائدہ نہ ہو)  
بعض نسخوں میں ولا اضرار ہے یہ غلط ہے۔  
فَإِذَا قَدِمْتَ عَلَى ضَرَائِكَ فَأَقْرِأْنِي عَنَّا السَّلَامَ -  
جب تو اپنی سوکوں کے پاس پہنچے تو ان کو ہماری طرف سے سلام  
کہنا۔ ضروری بدیہی کو بھی کہتے ہیں یعنی جس کے سمجھنے میں غور اور  
فکر کی ضرورت نہ ہو۔

ضِرَارِ بْنِ مَالِكِ الْأَزْوَريِّ الْأَسَدِيِّ - صحابی ہیں  
مرتد بنی اسد سے جنگ کی۔ فتوحات شام میں حضرت خالد بن  
ولید کے ساتھ رہے۔  
ضَرَسٌ - زور سے کاٹنا۔ سخت ہونا۔ رات تک چپ رہنا۔

## لَعَلَّ الْحَائِيَةَ

دانت سے نہیں کاٹنا (مطلب یہ ہے کہ علمی مسائل میں اچھی طرح غور اور فکر کر کے صحیح رائے قائم نہیں کرتا۔)

مَنْسَطُ اللَّحْيَةِ يَسْتَدُ الْأَضْرَاسَ - داڑھی میں کنگھی کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔

إِنَّهُ كَمِرَّةِ الضُّرُوسِ - انہوں نے دن بھر چپ رہنا صَوْمُ الصَّمْتِ یعنی چپ کا روزہ) مکروہ جانا۔

كَمَا لَتَابِ الضُّرُوسِ تَزِينُ بَرَجِلَهَا - کانٹے والے دانت کی طرح پاؤں سے دفع کرتی ہے (یعنی دودھ دوہتے وقت لات مارتی ہے کبھی کاٹ کھاتی ہے)۔

يَأْكُلُ أَبُو أَيِّ الْحَمَضِ وَأَضْرَسُ آتَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص ولد الزنا تھا (حرامی بچہ) اس نے قربانی کی وہ قبول

نہیں ہوئی تب اس نے دعا کی پر دروگر (میرے ماں باپ تو ترشی کھائیں اور دانت میرے کند ہوں) (تیرے کم اور رم سے

یہ امر دور ہے کہ ماں باپ کے گناہ کا مواخذہ مجھ سے ہو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانی قبول فرمائی)۔

حَمَضٌ - ایک ترش بوئی ہے اونٹ جب اس کو چرتا ہے تو اس کے دانت کند ہو جاتے ہیں)۔

ذَاتُ ظَلْفٍ وَلَا ضُرُوسٍ - کھر والے جانور اور دانت والے درندے۔

غَلَامٌ أَضْرَسُ لَا يَنَامُ قَلْبُهُ - بڑے دانت والا لڑکا اس کا دل نہیں سوتا (سوتے میں بھی اپنے فاسد خیالات نہیں چھوڑتا بڑ

بڑا یا کرتا ہے)۔

فَعَطَفَ عَلَيْهَا عَطْفَ الضُّرُوسِ - اس پر اس طرح مڑا جیسے شیر اور سرکش اونٹنی مڑتی ہے (دوہنے والے کو مارتی اور

کاٹی ہے)۔

ضُرُوطٌ - آواز کے ساتھ پادنا گوز کرتا۔

ضُرَاطٌ - پاؤ گوز۔

إِضْرَاطٌ - پدانا یا منہ سے پاؤ کی طرح آواز نکالنا۔

ضِرَاطٌ - ایک جانور ہے جو ڈر کر پادنا رہتا ہے۔ بوڑھا۔

ضُرُوطٌ اور ضُرَاطٌ - پدو بہت پادنے والا۔

أَضْرَطُ پدوڑا (مؤنث ضُرَطَاءُ ہے)

إِذَا نَادَى الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانَ وَكَلَّمَ ضُرَاطًا - جب مؤن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادنا ہوا چلا جاتا ہے (اللہ کے نام سے ڈر کر اس کا گوز نکل جاتا ہے)۔

دَخَلَ بَيْتَ الْمَالِ فَأَضْرَطَ - حضرت علیؓ خزانہ میں تشریف لے گئے پھر حمارت سے آواز نکالی (دنیا کے مال اور اسباب کو بے حقیقت سمجھا)۔

إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَأَضْرَطَ بِالسَّائِلِ - حضرت علیؓ سے ایک بات پوچھ گئی۔ انہوں نے ٹھٹھے سے پوچھنے والے پر آواز نکالی (دونوں ہونٹ ملا کر ان میں سے گوز کی طرح آواز نکالنا

اس کو اضراط کہتے ہیں عرب لوگ کسی کی تحقیر کے لئے ایسا کیا کرتے ہیں)۔

يَضْرُطُ - گوز لگاتا ہے۔

ضِرْطِمٌ - بڑے پیٹ والا۔ توندل۔

ضُرُوعٌ - تابعدار کرنا۔ سدھانا۔

ضُرُوعٌ - نزدیک ہونا۔ ڈوبنے لگنا۔

ضُرَاعَةٌ - عاجزی تو اضرع، انکسار فروتنی۔

مُضَارَعَةٌ - مشابہت۔

إِضْرَاعٌ - زچگی سے پہلے دودھ اتر آنا، خرچ کرنا، ذلیل کرنا۔

تَضْرَعُ - عاجزی گڑ گڑانا۔

ضُرُوعٌ - تھن۔

مِثْلُ رِيٍّ كِ لُثْ -

ضَارِعٌ - کمزور لاغر چھوٹا۔

ضُرُوعٌ - کمزور۔ بزدل۔

ضُرُوعٌ - بڑے تھن والی۔ عاجز ذلیل۔

إِضْرَاعٌ - لاغر، کمزور، چھوٹا۔

ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَعَلَّ سَأَلْتَهُنَّ

أَحَافٌ أَنْ يُضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں جو گیہوں کے مشابہ نہ ہو (تو اس میں بھی رہا (سود) ہوگا یعنی جو گیہوں کے بدلے زیادہ کم لینا ناجائز ہوگا صحیح یہ ہے کہ جو اور گیہوں دو مختلف جنسیں ہیں اس لئے ان کے جادلہ میں کمی بیشی جائز ہے اور خود حدیث میں اس کی صراحت ہے)۔

لَسْتُ بِنِكَاحِ طَلْقَةٍ وَلَا بِسُبِّيَةِ ضَرَعَةٍ - میں بہت نکاح کرنے والا اور بہت طلاق دینے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ گالی گلوچ کینے والا دوسرے لوگوں کی طرح (یہ معادیہ کا قول ہے)۔

خَرَجَ مُتَبَدِّلاً مُضَرَّعًا - آنحضرتؐ نکلے استقاء کے لئے یوں یہ پریشان حال (بن بناؤ)۔

عَاجِزِي كَرْتِي هُوَيْ نَكَلِي كَرُزَاتِي هُوَيْ - (مالک سے انکسار کے ساتھ سوال کرتے ہوئے)

فَقَدَّ ضَرَعُ الْكَبِيرِ وَرَقِي الصَّغِيرِ - بڑا بوڑھا گڑ گڑانے لگا اور چھوٹے گڑانے لگا۔

أَضْرَعُ اللَّهُ خُدُودَكُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے رخساروں کو ذلیل کرے۔

قَدْ ضَرَعَ بِهِ - اس پر غالب ہو گیا۔

فِيمَا نَوْنٌ بَطْعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ (جب دوزخی بھوک کے مارے بہت نالہ و فریاد چھاپیں گے) تو ان کی داریں ضریع کی کی جائے گی (دہ کھاتے کو ملے گی ضریع ایک بوٹی ہے ملک حجاز کی اس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔ بعض نے کہ شہرق (جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے) طیبی نے کہا ضریع آخرت کی ایلو سے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی)۔

مَا لَهُمْ زُرْعٌ وَلَا ضَرَعٌ - نہ تو ان کے پاس بھتی باڑی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں۔

أَهْلُ ضَرَعٍ - یعنی گاؤں کے رہنے والے (کیونکہ ان کی غذا اکثر دودھ ہوتی ہے)۔

لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا ضَرَعًا - نہ تو کھیتی کے کام آئے نہ دودھ کے۔

ضَرَعَاءُ يَا ضَرِيْعَةُ - بڑے تھن والی (گائے یا بکری)۔

تَضَارَعٌ - ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔

ضَرِيْعٌ - ایک زہریلی کڑوی گھاس جو جنہم میں ہوگی "خار دار جھاڑ"۔

مَا لِي أَرَاهُمَا ضَارِعَيْنِ فَقَالُوا إِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمَا - آنحضرتؐ نے فرمایا کیا سبب ہے میں جعفر بن ابی طالبؓ کے دونوں بچوں کو دبلانا تو اس پاتا ہوں لوگوں نے عرض کیا ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔

إِنِّي لَا فِقْرَ الْبُكَوِّ الضَّرْعِ وَالنَّابِ الْمُدْبِرِ مِثْلِي - نا تو اس اونٹ اور بوڑھی اونٹنی کے مانگے پر دیا کرتا ہوں۔

وَإِذَا فِيهَا فَرَسٌ آدَمٌ وَمَهْرٌ ضَرَعٌ - نا گہاں ایک تو اس میں سفید گھوڑی نکلی اور ایک پچھیرا نا تو اس۔

لَسْتُ بِالضَّرْعِ - (عمرو بن عاصؓ سے نے کہا) میں نا تو اس نہیں ہوں۔

مَا لِي أَرَاكَ ضَارِعَ الْجِسْمِ - کیا سبب ہے کہ میں تجھ کو نا تو اس کمزور دیکھتا ہوں۔

لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ - (یہ آنحضرتؐ نے عدی ابن حاتمؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے پوچھا کہ نصاریٰ کا (تیار کیا ہوا کھانا کیسا ہے؟) تیرے دل میں کوئی خدشہ اس بات کا نہ گذرے کہ جس چیز میں تو نصاریٰ کا مشابہ ہو گیا وہ حرام ہے یا خبیث ہے یا مکروہ (بلکہ وہ حلال اور نظیف ہے گو وہ کھانا نصاریٰ کا تیار کیا ہوا ہو یا ان کے کھانے کے مشابہ ہو معلوم ہوا کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قوم کی مشابہت ضرر نہیں کرتی۔ بشرطیکہ تشبیہ کی نیت نہ ہو اسی طرح لباس وغیرہ کا بھی حکم ہے بعض نے یوں معنی کئے ہیں کہ تو دل میں خدشہ پیدا کر کے نصاریٰ کے مشابہ مت بن یعنی جیسی سختی نصاریٰ کے پادریوں نے دین میں پیدا کر دی ہیں تو ان سختیوں کو چھوڑ۔

کیونکہ تو مسلمان ہے اور اسلام کا دین نہایت سیدھا سادہ اور آسان ہے اس میں سختی اور دشواری کا نام نہیں ہے)۔

إِنِّي أَحَافٌ أَنْ تُضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں تیرا کام سود کے مشابہ نہ ہو جائے۔

## لَحَاسُ الْحَرِيْبِيِّ

جاتا ہے وہ حنا کا خضاب کرتے تھے تو ڈاڑھی سرخ انکارے کی طرح معلوم ہوتی تھی)۔

وَاللّٰهُ لَوْ دَمَعَاوِيَةٌ اِنَّهٗ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ نَافِعٌ  
ضَرَمَةٌ - خدا کی قسم معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی  
آگ پھونکنے والا نہ رہے۔ (دوسری روایت میں یوں ہے لَا  
عَامِرُو دَارٍ وَّالَا نَافِعُ نَارٍ - یعنی کوئی گھر بسانے والا نہ رہے نہ  
آگ پھونکنے والا تمام بنی ہاشم کو فنا کر دے یہ حضرت علیؑ نے قسم  
کھا کر فرمایا)۔

فَامَرُوْا بِالْاِخْوَانِ وَاصْرَمَ فِيْهَا النَّيْرَانُ - اس نے  
خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور ان میں آگ سلگائی گئی۔  
وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ سَخَالًا لِّلضَّرَمَةِ - گھڑی اتنی چھوٹی ہوگی  
جیسے گھاس کے تنکے پر آگ کا ایک شعلہ جلدی سے سلگ جاتا  
ہے۔

وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ سَخَالًا لِّلضَّرَمَةِ - دن ایسا چھوٹا ہوگا جیسے  
آگ کا شعلہ جو ایک تنکے پر سلگ جائے (نوری جل کر بجھ جاتا  
ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عمریں کم ہو جائیں گی دنوں اور ساعتوں  
میں برکت نہیں رہے گی زمانہ جلدی گزرتا معلوم ہوگا)۔  
وَالْيَوْمُ سَخَالًا لِّلضَّرَمَةِ - دن ایسا ہوگا جیسے ایک گھاس کے  
تنکے کا سلگ جانا۔

فَاِنَّ الْفَوْسِقَةَ تُضْرَمُ عَلٰى اَهْلِ النَّبِيْتِ - (سوئے  
وقت چراغ بجھا دیا کرو) چوہا کیا کرتا ہے گھر والوں پر آگ لگا  
دیتا ہے (تیل کی بتی کو گھٹیت کر لے جاتا ہے گھر میں آگ لگ  
جاتی ہے)۔

ضَرَمِيْ يٰضَرَاءُ يٰضَرَاءُ - لازم کر لینا۔ عادت ہو جانا۔ حرص  
کرنا۔ جرات کرنا۔  
ضَرَاوَةٌ يٰضَرَمِيْ يٰضَرَاءُ - چسک لگ جانا۔ لت پڑ  
جانا۔ عادت ہو جانا۔

ضَرُوْ - خون بہانا تھمنا۔  
كَلْبٌ ضَارٌ - شکاری کتاب جس کو شکار کی عادت ہو۔  
اِنَّ قَيْسًا ضَرَاءُ اللّٰهِ - قیس قبیلے کے لوگ اللہ کے  
شکاری جانور ہیں (یعنی بڑے بہادر جنگلی لوگ ہیں)۔

الضَّرْبُ شَيْءٌ يَكُوْنُ فِي النَّارِ يُشْبِهُ الشُّوْكَ اَمْرًا  
مِنَ الصَّبْرِ وَاَنْتَنَ مِنَ الْحَيْفَةِ وَاَشَدُّ حَرًّا مِّنَ النَّارِ - ضرب  
ایک چیز ہے جو دوزخ میں ہوگی کانٹے کی طرح ایلو سے زیادہ  
کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم۔

الضَّرْعُ تَحْرِيْكُ الْاَصَابِعِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا -  
تضرع کیا ہے انگلیوں کا داہنی بائیں طرف ہلانا۔ (دوسری  
روایت میں ہے کہ سب (کلمہ کی انگلی) کا داہنی بائیں طرف  
ہلانا۔ یہ امامیہ کی روایت ہے اور امام مالک اور بعض اہلحدیث  
کے نزدیک بھی تشہد کے وقت دعائیں کلمہ کی انگلی کا ہلانا مسنون  
اور آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔  
لَا سَهْمٌ لِلضَّرْعِ - جو گھوڑا اتا تو اس سواری کے لائق نہ ہو  
اس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔

مُضَارِعٌ - وہ فعل ہے جس کے شروع میں اَتَيْنَ میں سے  
کوئی حرف ہو اور حال یا مستقبل کے زمانہ پر دلالت کرے۔  
ضِرْغَامٌ - زور آور حملہ کرنے والا شیر بہادر شجاع آدمی قوی۔  
ضَرْفَقَةٌ - رسی سے باندھنا، مضبوط کرنا، گردن پر سوار ہونا۔

ضَرَاكَةٌ - محتاج ہونا، فقیر ہونا۔  
ضَرِيْكٌ - محتاج حال۔ فقیر۔  
ضَرَاكٌ - شیر، سخت، بدخلق آدمی، موٹا، توانا۔  
عَالَةٌ ضَرَاكٌ - محتاج بال بچے یا بے لاغر بد حال۔  
ضَرَاكٌ - چھلی۔

ضَرَمٌ - سخت بھوک یا بھوک کی گرمی غصہ سے بھڑکنے یا گرم ہونا۔  
تَضْرِمُهُ اور اِضْرَامٌ - روشن کرنا۔ سلگانا۔  
تَضْرَمٌ - غصہ سے مشتعل ہونا۔  
اِسْتَضْرَامٌ - روشن کرنا۔  
ضِرَامٌ - پتلی لکڑی جو جلدی آگ سے روشن ہو جائے  
ضَرَمَةٌ - انکارہ شعلہ۔

مَا بِالذَّارِ نَافِعُ ضَرَمَةٍ - گھر میں کوئی آگ پھونکنے والا  
نہیں رہا (سب مر گئے یا جلے گئے)۔  
كَمَا لِحَيْمَةَ ضِرَامٍ عَرَفِجٍ - ابو بکرؓ کی ڈاڑھی گویا سلگی  
ہوئی عرفج کی لکڑی ہے (عرفج ایک درخت ہے جو جلدی سلگ

## ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ی سے لَحَائِمُ الْحَرَامِ

تک (ضریہ ایک عورت کا نام تھا پھر ایک مقام کا نام ہو گیا سجد میں)۔

عَرُوقُ صَرِيٍّ - وہ رگ جس کا خون بند نہ ہوتا ہو۔  
كَانُوا يَنْتَبِذُونَ فِيهَا حَتَّى صَرِيَتْ - اس میں نیبڈ بنایا کرتے یہاں تک کہ اس میں تیزی آگئی (شراب کی سی بو اس میں پیدا ہوگئی)۔

### باب الضاد مع الزای

صَزْنٌ - کسی کا مال زبردستی چھین لینا۔  
قَصَّازُنٌ - ایک دوسرے کا دینا۔  
صَيَّوْنٌ - نگہبان معتبر اولاد و عیال اطفال شریک سا جھی قائم مقام۔

كَانَ مَعِيَ صَبِيْرٌ تَانِ يَحْفَظَانِ وَيَعْلَمَانِ - (حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تحصیلدار بنا کر بھیجا پھر اس کو موٹوف کر دیا وہ اپنے گھر میں خالی ہاتھ گیا اس کی بیوی کہنے لگی نوکری کی کمائیاں کہاں ہیں اس نے کہا) میرے ساتھ دو نگہبان تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک کی بات جانتے تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک بات جانتے تھے (ان کے ہوتے ہوئے میں کیا کمائی کر سکتا تھا مراد کرام کا تبین فرشتے ہیں یعنی اگر میں رشوت لیتا تو فرشتوں سے کیونکر چھپا سکتا تھا جو ہر وقت میرے ساتھ تھے۔ مجمع البحار میں ہے کہ صبیزن اس کو بھی کہتے ہیں جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے یعنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لے)۔

### باب الضاد مع الطاء

صَوَطُرٌ - موٹا، فربہ بڑے سر میں والا، بخیل۔  
مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ هَذَا الصَّيْطَرَةِ - ان موٹے فریہ لوگوں کی طرف سے کون معذرت کرے گا (یہ جمع ہے صَيَّطَارٌ کی)۔  
اصْطِرَادٌ - بمعنی اِطْرَادٌ (اور اصل میں بھی اِطْرَادٌ تھا) یعنی دوڑنا پے در پے آنا۔

إِنَّ لِلْإِسْلَامِ صَرَآوَةً - اسلام کا چسکہ لگ جاتا ہے (جہاں آدی دل سے مسلمان ہوا پھر وہ اسلام کو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اسلام ایسا سچا سیدھا صاف دین ہے جس میں عقل سلیم اور تہذیب کے خلاف کوئی بات نہیں ہے)۔

إِنَّ لِلَّحْمِ صَرَآوَةً تَخْضَرُ آوَةَ الْخَمْرِ - گوشت کا چسکہ بھی شراب کی طرح لگ جاتا ہے (جیسے شرابی سے شراب نہیں چھوڑی جاتی اسی طرح گوشت خور سے گوشت نہیں چھوڑ سکتا۔ معلوم ہوا ہمیشہ ہر روز گوشت کھانا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے خصوصاً گرم ملکوں میں جیسے ہندوستان اور عرب میں گوشت خوری کی کثرت جگر کو خراب کر دیتی ہے البتہ کبھی کبھی گوشت کھانے میں قباحت نہیں)۔

إِنَّا كُنْمُ وَاللَّحْمِ فَإِنَّ لَهُ عَادَةً - گوشت خوری سے بچ رہو (یعنی ہمیشہ گوشت کھانے سے کیونکہ اس کی عادت ہو جاتی ہے شراب کی طرح)۔

مَنْ أَقْنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شَبَّهَ أَوْ ضَارَ - جو شخص ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے مقصد کے سوا کسی اور غرض سے کتا پالے (بے ضرورت کتا گھر میں رکھے اگر چوروں سے حفاظت کے لئے رکھے یا اور کسی ضرورت سے تو وہ بھی مستثنیٰ ہوگا)۔  
لَيْسَ بِكَلْبٍ مَا شَبَّهَ أَوْ ضَارَ يَدِي - ریوڑ کی حفاظت کرنے والا یا شکاری کتانہ ہو۔

نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْإِنَاءِ الصَّارِي - اس برتن میں منع فرمایا (کیونکہ ایسے برتن میں شربت ڈالنے سے اس میں نشہ آ جائے گا۔ بعض نے کہا ضاری سے بننے والا برتن مراد ہے)۔

أَكَلَ مَعَ رَجُلٍ يَهْ ضَرُؤُومِنُ جَذَامٍ - ایسے شخص کے ساتھ کھانا کھایا جس کا جذام بہ رہا تھا۔ (اس کے پھوڑوں سے پیپ خون جاری تھا۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کو جذام لازم ہو گیا تھا یعنی اچھا نہیں ہوا تھا)۔

يَذُبُّونَ الصَّرَاءَ - گھنے درختوں میں چھپ کر بیٹھتے ہیں (مکرو فریب کرتے ہیں)۔

كَانَ الْجِمِي جِمِي صَرِيَّةً عَلَى عَهْدِهِ سَنَةً - امثال - محفوظ چراگاہ ضریہ کی چراگاہ بھی ان کے زمانہ میں چھ میل

## لَعَالِي الْخَائِبِينَ

اِذَا كَانَ عِنْدَ اضْطِرَادِ الْخَيْلِ وَعِنْدَ سَلِّ السُّيُوفِ اجْزَاءَ الرَّجُلِ اَنْ تَكُونَ صَلَوَتُهُ تَكْبِيرًا - جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں اور تلواریں سوتی ہوئی ہوں (یعنی جنگ ہو رہی ہو) تو آدمی کو یہی کافی ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے (اور اشارے سے گھوڑے ہی پر رکان ادا کرے اگر اتنی بھی فرضت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کرنے فرصت ملے ہی ادا کر لے جیسے جنگ خندق میں آنحضرتؐ نے کیا تھا)۔

اضْطِمَامٌ - ہجوم کرنا، ازدحام کرنا۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اضْطَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ اعْتَقَ - جب حج میں لوگ آپؐ پر ہجوم کرتے تو آپ اونٹ کو میانہ چال چلاتے (دوڑاتے نہیں ایسا نہ کسی کو صدمہ پہنچے)۔

فَدَنَا النَّاسُ وَاضْطَمَّ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ - لوگ نزدیک ہوئے ایک دوسرے سے مل کر چلے۔

### باب الضاد مع العين

ضَعْرٌ - خوب روندنا۔

ضَعْفَةٌ - گرا دینا، منہدم کرنا۔

تَضَعُّعٌ - عاجزی کرنا محتاج ہونا، چھپ جانا، عقل جاتی

رہنا، ناتواں ہو جانا۔

ضَعْمَاعٌ - بھولائے عقل، ناتواں۔

مَا تَضَعُّعَ امْرُؤٍ لَا خَيْرُ يَرِيْدُ بِهِ عَرَضَ الدُّنْيَا اِلَّا

ذَهَبَ لَمَّا دِيْنَهُ - جب کوئی دوسرے کے سامنے دنیا کمانے کے لئے عاجزی کرے (منت سماجت خوشامد تواضع فروتنی جیسے دنیا

داروں کا قاعدہ ہوتا ہے) تو اس کے دین کے دو حصے تباہ ہو جائیں گے (تین حصوں میں سے صرف ایک حصہ رہ جائے گا)۔

قَدْ تَضَعُّعَ بِهِمُ الدَّهْرُ فَاَضْبَحُوْا فِي ظُلْمَاتِ الْقُبُوْرِ - زمانہ نے ان کو ذلیل اور خوار بنا دیا آخر قبروں کے

اندھیروں میں چلے گئے (مگر گئے)۔

ضَعْفٌ يَاضَعْفٌ - ناتواں ہونا، کمزور ہونا۔

ضَعْفٌ - دگنا۔

ضَعَاْفَةٌ - ناتواں۔

مُضَاعَفَةٌ - دگنا کرنا جیسے تَضْعِيفٌ ہے۔

اِضْعَافٌ - دگنا کرنا، کمزور کرنا۔

مَنْ كَانَ مُضْعِفًا فَلْيَبْرُجْ - جس شخص کا جانور کمزور ہو وہ لوٹ جائے (کیونکہ وہ منزل مقصود تک پہنچ نہ سکے گا)۔

الْمُضْعِفُ اَمِيْرٌ عَلٰى اَصْحَابِهِ - جس کا جانور کمزور ہو وہ گویا (سفر میں) اپنے ساتھیوں کا سردار ہے (لوگ اپنے جانوروں کو اس کے ساتھ ہی چلاتے ہیں تیز نہیں چلا سکتے)۔

الضَّعِيفُ اَمِيْرُ الرَّكْبِ - ناتواں اور کمزور آدمی سواروں کا سردار ہے (سب اس کے ساتھ چلتے ہیں)۔

اَهْلُ الْخَيْتَةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُنْتَضِعٍ - بہشتی وہ شخص ہے جو ناتواں ہو لوگ اس کو ذلیل اور کمزور سمجھیں (اس کی کم طاقتی اور ناداری کی وجہ سے اس پر ظلم اور بھروسہ کریں)۔

مَالِي لَا يَدُ خُلَيْبِي اِلَّا الضَّعْفَاءُ - بہشت کہتی ہے میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آ رہے ہیں جو کمزور اور ناتواں ہیں (دنیا میں مالدار اور زور آور نہ تھے اکثر بہشت میں ایسے ہی لوگ ہوں گے)

كُلُّ مُنْتَضِعٍ - بہشتی وہ شخص ہے جس کو لوگ حقیر اور ناتواں سمجھیں۔

كَانَ يَكْتُمُ التَّكْبِيْرَ فِي اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ - آپ خطبہ کے درمیان تکبیر بہت کہتے۔

بَلْ ضَعْفًا وَّهُمْ - (ہر قل نے ابوسفیان سے پوچھا اس پیغمبر کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا) ہم میں کے نادار کمزور لوگ (مالدار اور رئیس لوگ تو آپ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں)۔

وَالْمُسْتَضْعِفِيْنَ - بے کس و بے بس یعنی بوڑھے بچے عورتیں جن کو مشرکوں نے مکہ میں پکڑ رکھا تھا ان کو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الضَّعِيْفِيْنَ - اللہ سے ان دونوں کو ڈرنا کہ باب میں ڈرتے رہو (یعنی عورتوں اور غلام لونڈی کے بارے میں ان ..... دونوں کو ناجائز تکلیف مت دو ان پر ظلم اور ستم نہ کرو)۔





## لَعَائِنَاتُ الْحَدِيثِ

ص ش س ز ر ذ خ ح ج ث ت ا ب

ہوئے چلیں یا دو گھنٹے لکڑیوں کے چلتے ہوئے تو وہ مجھ کو اس سے اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ میرا غلام میرے پیچھے دوڑتا ہوا چلے (جیسے دنیا دار تکبیروں کی عادت ہے کہ ان کے غلام نوکر چاکر خدمت گار (ان کے پیچھے دوڑتے چلتے ہیں)۔

اللَّهُمَّ إِنَّ كُنْتِ عَلَيَّ إِثْمًا أَوْ ضِعْفًا فَأَمْحُ عَنِّي (حضرت عمرؓ نے یوں دعا کی) یا اللہ اگر تو نے میرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ یا ایسا کام جو خالص تیری رضا مندی کے لئے نہ کیا گیا ہو (بلکہ اس میں کوئی نفسانی غرض یا یا مخلوط ہو) لکھا ہو تو اس کو مٹا دے (معاف کر دے نامہ اعمال سے نکال دے)۔

أَضْعَافُ أَحَادِمٍ - پریشان خوابوں کے گچھے (سلسلے)۔  
كَأَنَّ تَصْعَفْتَ رَأْسَهَا - حضرت عائشہؓ غسل میں اپنا سر ہاتھ سے رگڑتی تھیں (تا کہ پانی اندر پہنچ جائے)۔

فَجَعَلَهُ ضِعْفًا - اس کا ایک گنا بنا دیا۔  
ضَعْفٌ - گناہوں کا حلق دبانا۔

ضَعْفُضَةٌ - بوڑھے شخص کا چباننا جس کے دانت نہ ہوں۔ اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے بہت باتیں کرنا۔  
ضَعْفٌ - نچوڑنا، دباننا، سمجھنا (جیسے مُضَاعَفَةٌ اور اِضْعَافٌ ہے)۔

تَضَاعَفٌ - ہجوم کرنا۔

ضِعَافٌ - ہجوم اور اڑدھام۔

ضِعْفَةٌ - دباؤ، نچوڑ۔

ضِعْفَةٌ - زحمت، تنگی۔

لَتَضَعْفَنَّ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ - بہشت کے دروازے پر دھکم دھکا ہجوم ہوگا۔

لِيَضْعَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى مَنَّا كِبُهُمْ لَتَزُولَنَّ - بہشتی لوگ بہشت کے دروازے پر دبا جائیں گے (دھکم دھکا ہوگی) اتنی کہ کندھے اتر جانے کے قریب ہوں گے۔

لَا تَضَاعِفُوا - ایک دوسرے کو مت دباؤ۔

لَا يَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَا إِحْدَانًا ضِعْفَةً - عرب لوگ یوں نہ کہیں کہ ہم کو دبا کر پکڑا گیا (یعنی زور زبردستی سے تم مکہ میں آ گئے ہم مغلوب ہو گئے)۔

ضَعْفٌ - اصل میں وَضِعٌ تھا زلت کینگی خورای۔  
وَضِيعٌ - کینہ بذات۔

## باب الضاد مع الغين

ضَعْبٌ - خرگوش کی طرح آواز نکالنا، ڈرانا، جماع کرنا۔

ضَاعِبٌ - چھپ کر وحشی جانوروں کی آواز نکال کر ڈرانا۔

ضَعَابٌ - خرگوش یا بھیڑے کی آواز۔

رَجُلٌ ضَعْبٌ - لکڑیاں کھانے کی خواہش رکھنے والا۔

أَرْضٌ مُضْعَبَةٌ - جس زمین میں لکڑیاں بہت ہوں۔

ضَعَابِيْسٌ - لکڑیاں (یہ جمع ہے ضَعْبُوْسٌ کی) بعض نے کہا شام کی بڑ میں جو گھاس اگتی ہے بلوچ کے مشابہ (اس کو سرکہ اور زیتون کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں)۔

لَا تَأْسُ بِاجْتِنَاءِ الضَّعَابِيْسِ فِي الْحَرَمِ - حرم کی

زمین میں لکڑیاں توڑنا اور لینا منع نہیں ہے۔

ضَعْفٌ - دانتوں اور داڑھیوں سے چباننا۔

ضَعْفٌ - ہلانا، خلط ملط کرنا۔

إِضْعَافٌ - پریشان، مخلوط، گڑبڑ خواب دیکھنا۔

فَمِنْهُمْ الْإِخِذُ الضَّعِيفِ - ان میں کوئی ایک مٹھا لینے

والا ہے۔

ضعف - گھاس وغیرہ کا ایک مٹھا جس میں سب طرح کی

پوٹیاں ہوں (بعض نے کہا گٹھا یعنی حُرْمَةٌ - مطلب یہ ہے کہ

جس نے دنیا کو بقدر ضرورت تھوڑا سا لیا)۔

فَأَخَذَتْ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلَتْهُ ضِعْفًا - (سکھہ ابن اکوعؒ

نے کہا) میں نے ان ڈاکوؤں کے ہتھیار لے کر ان کا ایک گٹھا کیا۔

فِيهِ ثَلَاثُ أَعْيُنٍ أَنْبَتَتْ بِالضَّعْفِ - کوفہ کی مسجد میں

تین چشمے ہیں جنہوں نے ضعف (یعنی وہ ضعف) مٹھا

جھاڑو) جس سے اللہ نے حضرت ایوبؑ کو اپنی بیوی کے مارنے

کا حکم دیا تھا)۔

لَأَنْ يَمْشِيَ ضِعْفَانٍ مِنْ نَارٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

يَسْعَى غَلَامِي خَلْفِي - اگر میرے ساتھ دو گٹھے گھاس کے چلتے



## عَلَمَاتُ الْحَرْفِ فِي

صَفَدَعُ يَضْفَعُ يَضْفَعُ يَضْفَعُ

يَكُونُ فِي ذَاتِهِ الضُّعْفُ - اس کے جانور میں سرکشی ہو  
(سوار کی اطاعت نہ کرے خندہ ہو)۔

صَفَدَعُ يَضْفَعُ يَضْفَعُ يَضْفَعُ -  
مینڈک۔

لَإِنَّ الْهَدْيَةَ يَذْهَبُ الضَّغَائِنَ - ہدیہ اور تحفہ بھیجنا دلوں  
کے کیٹوں کو دور کر دیتا ہے (دشمن اس کی وجہ سے دوست بن  
جاتے ہیں)۔

لَقَدْ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِهَا (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے مینڈک  
کے بارے میں پوچھا کہ میں اسے ایک دو میں ڈالنا چاہتا ہوں)  
آپ نے اس کے قتل سے منع فرمایا۔ صَفَدَعُ جمع ہے۔

وَكَانَ بَيْنَ الْحَيَيْنِ ضَغَائِنُ - دونوں قبیلوں میں  
دشمنیاں تھی (دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ رکھتے تھے یعنی اس  
اور خزرج)۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ سِتْوَةٍ وَعَدَّ مِنْهَا الضَّفْدَاعَ - آنحضرتؐ  
نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ان میں ایک مینڈک ہے)  
کہتے ہیں مینڈک نے حضرت ابراہیمؑ کی آگ پر پانی ڈالا تھا)۔  
نَقَتْ صَفَادُ عَطْبَهُ - اس کا پیٹ بھوک سے فرقر کرنے  
لگا (ریاح کی آوازیں نکلتے لگیں)۔

ضَفْوٌ - یا ضغاء چیخنا چلانا ذلیل بنا خیانت کرنا۔  
اضغاء - چیخانا۔  
تَضَاعَى - چلنا فریاد کرنا داؤد یلا کرنا۔

ضَفْرٌ - کودنا دوڑنا بالوں کو گوندھنا بٹنا کوئی عمارت بغیر چونے  
گارے کے صرف پتھر سے بنانا ڈالنا جوڑنا۔  
مُضْفَرَةٌ مدکرنا (جیسے تَضَافَرُ ہے)۔

إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكَ تَضَاعِيَهُمْ فِي  
النَّارِ - اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو شرکوں کی  
اولاد کا دوزخ میں چیخنا چلانا سنا دے (معلوم ہوا کہ شرکوں کی  
اولاد بھی جن کو اللہ چاہے گا انہی کے ساتھ دوزخ میں رہے گی)۔

ضَفِيرَةٌ - بالوں کی لٹ جو الگ گوند اسی گئی ہو۔  
إِنَّ كَلْحَةَ نَارَعَهُ فِي ضَفِيرَةٍ كَانَ عَلَيَّ ضَفْرَهَا فِي  
وَادٍ - طلحہ نے حضرت علیؑ سے جھگڑا کیا ایک نالی کے بارے میں  
جو حضرت علیؑ نے ایک وادی میں بنائی تھی (ضفیرہ لمبی نالی کو  
کہتے ہیں جو کبزی پتھر سے پانی روکنے کے لئے بنائی جائے)۔

رَأْسِكَ بُحْرَةً وَعَشِيًّا - میں تیری خاطر اس طرح سے کرتا  
ہوں کہ یہ بچے صبح اور شام (ہر روز) تیرے سر پر چھینیں چلائیں  
(ہائے واؤ یلا کریں)۔

فَقَامَ عَلَيَّ ضَفِيرَةَ السُّدَّةِ - وہ دروازے کے ضفیرہ  
(بچھ) پر کھڑے ہوئے (یعنی اس سائبان پر جو دروازے پر  
چھت کی طرح بناتے ہیں)۔

وَصَيْبِي يَتَضَاعُونَ حَوْلِي - میرے بچے میرے گرد  
غل پکار رہے تھے (بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے)۔

وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَرَاءَ الضَّفِيرَةِ - اپنے ہاتھ سے ضفیرہ  
کے پیچھے اشارہ کیا۔

فَأَلْوَى بِهَا حَتَّى سَمِعَ أَهْلَ السَّمَاءِ ضَغَاءَ  
كَلَابِهِمْ - حضرت جبرئیلؑ ان بستیوں کو اوپر لے کر اڑے یہاں  
تک کہ آسمان والوں نے ان کے کتوں کا پکارنا سنا (یعنی سدوم  
وغیرہ حضرت لوطؑ کی بستیوں کو)۔

إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفْرًا أَيْسَى - میں ایسی عورت ہوں کہ  
اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں۔ (اس میں چوٹیاں  
گوندھ کر بناتی ہوں یا میں اپنے سر کی چوٹیوں کو مضبوط گوندھتی  
ہوں)۔

حَتَّى سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةَ ضَوَاعِيَّ كَلَابِيهَا - یہاں  
تک کہ فرشتوں نے ان کے چلانے والے کتوں کی آواز سنی۔  
(ضَوَاعِي جمع ہے ضَاعِيَةٍ کی یعنی چلانے والی)۔

مَنْ عَقَصَ أَوْ ضَفَرَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ - جو شخص جوڑا  
باندھے ہو یا بال گوندھے ہو اس کو (حج میں احرام کھولتے وقت)  
سر منڈانا ضروری ہے (قصر کافی نہیں ہے)۔

### باب الضاد مع الفاء

صَفَدٌ - جھیلی سے مارنا۔

مَنْ صَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ - جو شخص بال گوندھے ہو وہ سر منڈائے۔  
 اَلصَّافِرُ وَالْمَلْبَدُ وَالْمَجْمِرُ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ - بال گوندھنے والا اور گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو جمانے والا اور جوڑا باندھنے والا ان سب کو سر منڈانا چاہئے۔  
 اِنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَفَّرَهُ فِي قَضَاءِ - امام حسنؑ نے اپنے بالوں کی چوٹی پیچھے باندھ لی تھی (یعنی اڑس لی تھی)۔  
 اِذَا زَلَّتِ الْاَمَةُ قَبْعَهَا وَلَوْ بِضْفِيرٍ - جب لوٹری فاحشہ ہو جائے زنا کرے تو اس کو بیچ ڈال گوا ایک بالوں کی بیٹی ہوئی رسی کے بدلے کسی (کیونکہ بیچے میں یہ لگان ہے کہ شاید دوسرے شخص کے پاس جا کر اس کے حسن سلوک سے راضی ہو جائے یا اس کے رعب و داب میں آ کر حرام کاری چھوڑ دے)۔  
 مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فِي ضْفِيرِ الْبُحْرِ فَكُلُّهُ - جس مچھلی پر سے دریا کا پانی ہٹ جائے وہ کنارے پر رہ جائے اس کو کھا۔

مَنْ صَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ - جو شخص بال گوندھے ہو وہ سر منڈائے۔  
 اَلصَّافِرُ وَالْمَلْبَدُ وَالْمَجْمِرُ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ - بال گوندھنے والا اور گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو جمانے والا اور جوڑا باندھنے والا ان سب کو سر منڈانا چاہئے۔  
 اِنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَفَّرَهُ فِي قَضَاءِ - امام حسنؑ نے اپنے بالوں کی چوٹی پیچھے باندھ لی تھی (یعنی اڑس لی تھی)۔  
 اِذَا زَلَّتِ الْاَمَةُ قَبْعَهَا وَلَوْ بِضْفِيرٍ - جب لوٹری فاحشہ ہو جائے زنا کرے تو اس کو بیچ ڈال گوا ایک بالوں کی بیٹی ہوئی رسی کے بدلے کسی (کیونکہ بیچے میں یہ لگان ہے کہ شاید دوسرے شخص کے پاس جا کر اس کے حسن سلوک سے راضی ہو جائے یا اس کے رعب و داب میں آ کر حرام کاری چھوڑ دے)۔  
 مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فِي ضْفِيرِ الْبُحْرِ فَكُلُّهُ - جس مچھلی پر سے دریا کا پانی ہٹ جائے وہ کنارے پر رہ جائے اس کو کھا۔

اَلَا اِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَ اَنَّهُمْ يُحِبُّونَكَ يُصَفِّرُونَ الْاِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفُظُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا (آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا) دیکھو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تمہاری محبت کا دعویٰ کریں گے ان کے منہ میں اسلام کا لقمہ دیا جائے گا پھر وہ اس کو نکال کر پھینک دیں گے۔ تین بار یہ فرمایا۔  
 صَفَّرَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - آنحضرتؐ صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑ کر چلے۔

لَمَّا قُبِلَ ذُو الْاَلْدِيَةِ صَفَّرَ اصْحَابُ عَلِيٍّ صَفْرًا - جب (خارجیوں کی طرف سے) ذوالدئہ یہ مارا گیا (جس کا ایک ہاتھ ندر اور چوٹی کی طرح گوشت لٹک رہا تھا اور اس کی خبر آنحضرتؐ نے پیشتر ہی سے دے دی تھی کہ یہ شخص ان لوگوں کی گردہ میں ہوگا جو اسلام سے باہر ہو جائیں گے) تو حضرت علیؑ کے ساتھی خوشی کے مارے اچھلنے کودنے لگے (پہلے پہل ان کو ذرا تردد ہوا تھا کہ خارجی لوگ جو بظاہر قاری قرآن اور عابد زاہد تہجد گزار تھے ان کو مارنے میں کہیں ہم گنہگار نہ ہوں جب آنحضرتؐ کے پیشین گوئی کے مطابق ذوالدئہ یہ کو اس گردہ میں پایا تو خوش ہو گئے اور ان کا تردد دور ہو گیا)۔

لَمَّا قُبِلَ ذُو الْاَلْدِيَةِ صَفَّرَ اصْحَابُ عَلِيٍّ صَفْرًا - جب (خارجیوں کی طرف سے) ذوالدئہ یہ مارا گیا (جس کا ایک ہاتھ ندر اور چوٹی کی طرح گوشت لٹک رہا تھا اور اس کی خبر آنحضرتؐ نے پیشتر ہی سے دے دی تھی کہ یہ شخص ان لوگوں کی گردہ میں ہوگا جو اسلام سے باہر ہو جائیں گے) تو حضرت علیؑ کے ساتھی خوشی کے مارے اچھلنے کودنے لگے (پہلے پہل ان کو ذرا تردد ہوا تھا کہ خارجی لوگ جو بظاہر قاری قرآن اور عابد زاہد تہجد گزار تھے ان کو مارنے میں کہیں ہم گنہگار نہ ہوں جب آنحضرتؐ کے پیشین گوئی کے مطابق ذوالدئہ یہ کو اس گردہ میں پایا تو خوش ہو گئے اور ان کا تردد دور ہو گیا)۔

لَا تُصَاوِرُ الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ - جو شخص مرجاتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس بہتری ملتی ہے (وہ پھر کبھی دنیا میں آنا نہیں چاہتا اور نہ دنیا کی طرف کودنا چاہتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے) وہ چاہتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوبارہ مارا جائے کیونکہ شہادت کی فضیلت وہاں دیکھتا ہے)۔

اَوْ تَرَ بَسْبَعًا اَوْ تَسْعًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعَ ضْفِيرَهُ اَوْ ضْفِيرُهُ - آنحضرتؐ نے وتر کی ساتھ رکعتیں پڑھیں یا نور رکعتیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خرانے کی آواز سنی گئی۔ (خطابی نے کہا ضغیر نے کہا ضغیر تو کوئی لفظ نہیں ہے البتہ ضغیر کہتے ہیں غطیط کو یعنی سونے والے کی جو آواز نکلتی ہے (خرانے کو) ایک روایت میں صغیر ہے صادق ہمدانی سے سیوطی نے کہا یہی ٹھیک ہے یعنی وہ آواز جو ہونٹوں سے نکلتی ہے)۔  
 صَفَّطٌ - باندھنا۔

مُصَاوَرَةُ الْقَوْمِ - قوم کی امداد اور اعانت۔  
 صَفَّرٌ - لقمہ منہ میں ڈالنا ہٹانا، جماع کرنا۔  
 مَلْعُونٌ كُلُّ صَفَّارٍ - ہر چغٹل خور ملعون ہے (اس پر خدا کی پھینکار)۔  
 قِصْفِرٌ وَوَلَّهُ فِي اَحَدِهِمْ - وہ ان میں سے کسی کے منہ میں اس کو ڈالیں گے لقمہ کرائیں گے۔  
 صَفَّرَتِ الْعَجِيرُ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے اونٹ کے منہ میں بڑے بڑے لقمے ڈالے یعنی زبردستی کھلائے۔  
 صَفَّائِرٌ - بڑے بڑے لقمے۔  
 صَفَّيْرٌ - وہ جو جو اونٹ کو کھلائے جاتے ہیں۔

## لَحَائِمُ النَّبَاتِيَّةِ

صَفَاطَةٌ - پیٹ بڑا ہونا، جہالت، کم عقلی -

تَصَافُطٌ - ٹھوس ہونا -

صَافِطَةٌ - لدوانٹ، رزبل کینے لوگ -

لَقَدِيمٌ صَافِطَةٌ مِنَ الدَّرْمَكِ - میدے کا ایک قافلہ آیا -

صَافِطٌ اور صَفَاطٌ - وہ لوگ جو غلہ اور اسباب باہر سے

لائے ہیں اور جو جانوروں کو کراہیہ پر چلاتا ہے (آنحضرتؐ کے

زمانہ میں یہ بیٹ کے قوم کے لوگ تھے جو مدینہ میں آٹا میدہ تیل

وغیرہ لایا کرتے) -

إِنَّ صَفَاطِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ - مدینہ میں بخارے (غلہ

کے بیوپاری) آئے -

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّفَاطَةِ - یا اللہ میں تیری

پناہ میں آتا ہوں کم عقلی سے (یعنی ضعف رائے اور جہالت

سے) -

أَنَا أُوْتِرُ حِينَ يَتَامُ الصَّفِطِيُّ - میں اس وقت وتر کی نماز

پڑھتا ہوں جب نادان کم عقل لوگ سوتے رہتے ہیں (یہ دونوں

حضرت عمرؓ کے قول ہیں) -

إِذَا سَرَكْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى الرَّجُلِ الصَّفِيطِ

الْمَطَاعِ فَبِي قَوْلِهِ فَإَنْظُرُوا إِلَى هَذَا - اگر تم کو ایسے شخص کو

دیکھنا بھلا لگے جو کم عقل ہو لیکن اس کے قوم والے اس کی اطاعت

کرتے ہوں تو اس کو دیکھو (یعنی عیین بن حصن کو بعض نے کہا

صفیط سچی کو بھی کہتے ہیں اور شریادنٹ کو اور جاہل کو بھی) -

إِنَّ فِي صَفَطَاتٍ وَهَيْدَةٍ إِحْدَى صَفَطَاتِي (ان

عباسؓ نے کہا) مجھ میں چند نادانی کی باتیں ہیں ان میں سے ایک

یہ ہے (یعنی میری غلطی اور غفلت ہے) -

إِنِّي لَا رَأَى صَفِيطًا (ابن سیرین کو کسی آدمی کی کوئی بات

بچی تو انہوں نے کہا) میں تو اس کو نادان کم عقل سمجھتا ہوں -

إِنَّهُ شَهَدَ بِنَاكِحًا فَقَالَ آيُنَ صَفَاطِكُمْ - ابن سیرینؓ

ایک شادی میں گئے (وہاں ڈھول ڈھرکا کچھ نہ تھا) تو کہنے لگے

اجی تمہارا کھیل تماشا کہاں ہے (یعنی باجا وغیرہ مراد دف ہے جو

عرب لوگ شادی اور خوشی کی رسموں میں بجایا کرتے دوسری

حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک انصاری کی شادی میں

فرمایا لہو کہاں ہے یعنی گانا بجانا - اہل ظاہر اور ایک طاقتور علمائے

الہمدیث نے شادی اور خوشی کی رسموں میں گانا بجانا جائز رکھا ہے

اور ہر ایک قوم کے مردہ باجے کو دف پر قیاس کیا ہے لیکن بعض

علماء نے صرف دف بجانا جائز رکھا ہے اور دوسرے تمام باجوں کو

ناجائز رکھا ہے) -

صَفٌّ - ساری ہتھیلی لگا کر دودھ دوہنا جمع کرنا، آڑھام، ہجوم

کرنا -

تَصَافٌ - ہلکا ہونا - جمع ہونا -

صَفَافَةٌ - بے عقل -

إِنَّهُ لَمْ يَشْعَبْ مِنْ حَبْنٍ وَالْحَمْدُ إِلَّا عَلَى صَفَفٍ -

آنحضرتؐ نے کبھی گوشت روٹی پیٹ بھر کر اکیلے نہیں کھایا (بلکہ

لوگوں کے ساتھ مل کر بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ گوشت

روٹی سے سیر نہیں ہوئے مگر تنگی اور قلت کے ساتھ یعنی فراغت

کے ساتھ آپ کو گوشت روٹی کھانے کا ساری عمر موقع نہیں

ملا - بعض نے کہا ضعف یہ ہے کہ کھانا کھانے والوں کے برابر

ہو) -

أَحَبُّ الطَّعَامِ مَا كَانَ عَلَى صَفَفٍ - بہت مزے دار

وہ کھانا ہوتا ہے جو بھوک کی سختی کے بعد ملے یا محنت مشقت اور

تکلیف اور شدت کے بعد یا بہتر وہ کھانا ہے جس پر کھانے والوں

کا ہجوم ہو یا کھانے کے برتن میں بہت ہاتھ پڑ رہے ہوں -

فَيَقِفُ صَفْفِي صَفْفِي جَفْوَنَه - ان کی پلکوں کے دونوں جانب

ٹھہرے (اصل میں صَفْفَةٌ نہر کے ایک کنارے کو کہتے ہیں

مجازاً پلک کے کنارے کو کہنے لگے) -

صَفْفَنٌ - بیٹھنے کے لئے آٹا سرین پر پاؤں مارنا -

صَفْفَنٌ اور صَفْفَنٌ - ہونا - اجتناب -

صَفْفَنَتْ جَارِيَةً لَهَا - اپنی لونڈی کے سرین (چوڑوں)

پر پاؤں سے مارا -

صَفْوٌ - پال بہت کرنا - بھر کر بہ نکلتا -

صَفَاً - جانب -

صَفْوَةٌ - عورت -

کی پھا تک قاش چھوٹا پہاڑ چھندا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُغْسَلِ وَصَلَعِ الدِّينِ - تیری پناہ سستی اور قرض کے بوجھ سے (اصل میں صلوع کے معنی کچی کے ہیں چونکہ قرض کا بوجھ آدمی کو کج کر دیتا ہے اس کی اسقامت کھودیتا ہے لہذا اس بوجھ کو بھی کہنے لگے)۔

وَأَرَدُّهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَا يُضْعِكُ مِنَ الْخُطُوبِ - اللہ اور اس کے رسول کی طرف ان کاموں کو پھیر دے جو تجھ پر بوجھ ہوں۔

قَرَأَى ضَلْعَ مَعَاوِيَةَ مَعَ مَرْوَانَ (عبداللہ بن زبیر نے کہا) دیکھا کہ معاویہ مروان کی طرف مائل ہیں (حالانکہ یہی مروان حضرت عثمان کے قتل کا سبب ہوا)۔

لَا تَنْقُشِ الشُّوَكَةَ بِالشُّوَكَةِ فَإِنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا - کانٹے کو کانٹے سے مت نکال وہ تو اپنے ہم جنس کی طرف جھکیگا (یہ ایک مثل ہے جیسے)۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

حُجَّتِيهِ بِضَلْعٍ - حیض کے خون کو ایک میڑھی لکڑی سے کھرچ ڈال۔

كَأَنِّي أَرَاهُمْ مُقْتَلِينَ بِهَذِهِ الضَّلْعِ الْحَمْرَاءِ - (آنحضرت نے جنگ بدر میں فرمایا) میں ان کافروں کو دیکھتا ہوں وہ اس اکیلی سرخ پہاڑی میں قتل کئے گئے ہیں۔

إِنَّ ضَلْعَ قُرَيْشٍ عِنْدَ هَذِهِ الضَّلْعِ الْحَمْرَاءِ - اس اکیلی سرخ پہاڑی پر قریش کے کافر کج ہوں گے (یعنی مارے جائیں گے)۔

كَأَنَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْقَمِ - آنحضرت کا دہن کشادہ تھا (یہ مردوں کی عمدہ صفت ہے اور عورتوں میں تنگ دہن ہونا)۔

بعض نے کہا ضلیع القم کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے دانت بڑے بڑے تھے ضلیع پورے اعضا والے سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

قَالَ لَهُ الْجَيْشِيُّ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيعٌ (حضرت عمرؓ سے جن نے کہا) میں ان میں بڑا بھاری اعضا والا ہوں (بعض نے یوں

## باب الضاد مع القاف

صَقُّ - آواز کرنا (جیسے طق ہے)۔

## باب الضاد مع الكاف

صَكْرٌ - زور سے چٹکی لینا - زور سے چھوٹنا۔

صَكَّضَةً - جلدی چلانا، دباننا۔

تَصَكَّضُكَ - شگفتہ ہونا، کھلنا۔

صَكَّضَاكَ اور صَكَّضُكَ - چھوٹا ٹھوس (مٹوٹ)

صَكَّضَاكَةً اور صَكَّضُكَةً ہے۔

صَكٌّ - دباننا، تنگ ہونا، بھینچنا - مغلوب کرنا۔

صَكْلٌ - تھوڑا پانی۔

صَيْكُلٌ - بڑا، موٹا، تنگا، فقیر، بڑے ڈول ڈیل کا

(ضیا کل اور ضیا کلة جمع ہے)۔

أَصْكَلٌ - تنگا، برہنہ۔

## باب الضاد مع اللام

ضَلْضِلٌ - یا ضَلْضِلٌ یا ضَلْضِلَةٌ - غلیظ زمین اور پتھر جس کو آدمی اٹھا سکے۔

ضَلَّضِلٌ اور ضَلْضِلٌ - ہوشیار راستہ بتانوالا۔

أَرْضٌ ضَلْضِلَةٌ - جس زمین میں آدمی راستہ بھول

جائے۔

ضَلْضِلَةٌ - گمراہی۔

ضَلَّضِلُ الْمَاءِ - جو پانی بیخ رہے۔

ضَلْعٌ - مائل ہونا، کج ہونا، ظلم کرنا، پسلی پر مارنا، کھانے یا پانی سے بہت سیر کرنا۔

تَضْلِيعٌ - کپڑے پر چوکونے نقش بنانا جھکانا - مائل کرنا، میڑھا کرنا۔

إِضْطِلَاعٌ - قوی ہونا۔

ضَلْعٌ - کچی۔

ضَلْعٌ - نرم باریک پہاڑ، میڑھی لکڑی، پسلی - خر بوزہ وغیرہ



## الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

آنحضرت نے منع فرمایا) انھوں نے کہا قسمی وہ کپڑے ہیں جن پر ریشمی چوخانے بنے ہوتے ہیں ان میں ریشم مخلوط ہوتا ہے۔

الْحِمْلُ الْمُضْلَعُ وَالشَّرُّ الَّذِي لَا يَنْقَطِعُ إِظْهَارُ الْبِدْعِ - بھاری بوجھ جو پسلیاں توڑے اور بہت برا کام جس کی برائی ختم نہ ہو کیا ہے دین میں بدعتیں نکالنا (معاذ اللہ بدعت نکالنا بڑا سخت گناہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہوں کو آدمی گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور اس پر نادم اور شرمندہ رہتا ہے برخلاف بدعتی کے وہ اپنی نکالی ہوئی بدعت کو اچھا اور ثواب کا کام سمجھ کر اس کو کرتا ہے تو اس میں دھرا گناہ ہوا بلکہ کفر کی حد تک پہنچا کیونکہ گناہ کو نیکی سمجھا۔ لاجول ولاقوة الا باللہ)۔

(ایک روایت میں الْحِمْلُ الْمُضْلَعُ ہے خائے مجھ سے یعنی لنگڑا کرنے والا بوجھ)۔

فَأَمَرَ بِضَلْعَيْنِ يَا ضَلْعَيْنِ - دو پسلیاں لانے کا حکم دیا۔ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضَّلْعِ أَغْلَاهَا - پہلی کا اوپر کا حصہ بہت کج ہوتا ہے (اس کا سیدھا ممکن نہیں اگر زور کر کے سیدھا کر دو وہ ٹوٹ جاتی ہے یہی حال عورتوں کا ہے ان کی خلقت پہلی سے ہے جس میں کئی ہوتی ہے اس لئے نرمی سے سمجھا بجا کر ان کو سیدھا کر دو تو درستی کی امید ہوتی ہے اگر یک بارگی سختی سے ان کو سیدھا کرنا چاہو تو یہ ممکن نہیں ان کو طلاق دیدد چھوڑ دو تو اور بات ہے یہی گویا ٹوٹنا ہے)۔

اضطلع به - اس پر قادر ہوا۔

ضَلَالٌ يَاضِلَالَةٌ - گمراہ ہونا بھٹک جانا سیدھی راہ سے مڑ جانا مڑ جانا ہلاک ہونا۔

اضلالٌ اور تضليلٌ - گمراہ کرنا ہلاک کرنا - تلف کرنا۔

تضالٌ - گمراہی کا دعویٰ کرنا۔

استضلالٌ - گمراہی چاہنا۔

ضلٌ اور ضلٌ - گمراہی۔

ضلٌ بنٌ ضلٌ - گمراہ یا جس کا باپ معلوم نہ ہو یا جس میں

بھلائی نہ ہو۔

لَوْ لَا أَنَّ اللَّهَ لَا يَحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَاكُمْ عِقَالًا - اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی نیک کام کو باطل کرنا پسند نہیں

ترجمہ کیا ہے میرا سینہ چوڑا اور پسلیاں کشادہ ہیں)۔

فَتَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعٍ مِنْهُمَا - میں نے یہ آرزو کی کاش میں ان دونوں سے بڑھ کر زور دار لوگوں کے بیچ میں ہوتا (یہ عبدالرحمن بن عوف کا قول ہے جنگ بدر کی صف میں جب وہ دو انصاری نوجوانوں معاذ اور معوذ کے درمیان تھے انہی دونوں نے وہ بہادری کی کہ باید و شاید ابو جہل پر چیل کی طرح چھینے اور تلواروں سے مار کر اس کو گرا دیا)۔

حَتَّى يُمُوتَ الْأَعْجَلُ - یہاں تک کہ جس کی موت پہلے لکھی ہو وہ مر جائے۔

كَمَا حَمِلَ فَأَضْلَعَهُ بِأَمْرِكَ لَطَاعَتِكَ - جو بوجھ آنحضرت پر ڈالا گیا تھا آپ نے زور سے اس کو اٹھایا اور تیری اطاعت کی (یہ حضرت علیؑ نے آنحضرت کی توصیف میں فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو باریت اور ہدایت خلق اللہ کا آپ پر رکھا آپ نے بڑے زور دار قوت کے ساتھ اس کو اٹھایا اور تمام تکالیف اور آفتوں کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ کا حکم اس کے بندوں کو پہنچایا)۔

فَأَخَذَ بَعْرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ - آپ نے زمزم کا پانی ڈول کی دونوں آڑی لٹڑیاں تمام کراتا یا کہ پسلیاں لمبی ہو گئیں (یعنی خوب چمک کر پیا)۔

إِنَّهُ كَانَ يَتَضَلَّعُ مِنْ زَمْزَمَ - ابن عباسؓ زمزم کا پانی خوب چمک کر پیتے تھے۔

آيَةُ الْمَنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ - منافقوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ زمزم کا پانی چمک کر نہیں پیتے (کیونکہ ان کو اللہ اور رسول پر ایمان نہیں ہے وہ زمزم کے پانی کو متبرک ہی نہیں سمجھتے تو سیر ہو کر کیوں چیں لگے لوگوں کو دکھانے کے لئے ذرا سا پی لیتے ہیں)۔

أَهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبٌ سَيَرَاءٌ مُضْلَعٌ بِقُرْبٍ - آنحضرت کو ایک دھاریا ریشمی کپڑا تھنہ میں بھیجا گیا جس میں ریشم کے چوخانے بنے ہوئے تھے۔

مَا الْقَيْسِيَّةُ قَالَ نِيَابٌ مُضْلَعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ - (حضرت علیؑ سے پوچھا گیا) قسی کیا کپڑا ہے؟ (جس سے

کے حال سے بے خبر یا ان پر ظلم کرتے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے جوڑ اور ظلم پر صبر کرنا چاہئے اور حتی المقدور مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف اور بھوٹ ڈالنے سے بچنا چاہئے۔

إِنْ كَانَ وَلَا بُدًّا لَمَلِكِ الضَّالِّ (حضرت علیؑ سے پوچھا گیا سب شاعروں میں بڑا شاعر کون ہے؟) فرمایا اگر کوئی بڑا شاعر ہو تو وہ گمراہ بادشاہ ہے (یعنی امرء القیس جو عرب کے قدیم شاعروں میں سب سے بڑا شاعر تھا۔ حضرت علیؑ کے عہد میں متاخرین شعرائے عرب میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جیسے منتہی ابوتامہ سحری بوعبادہ وغیرہم ورنہ ان کے اشعار کے مقابل امرء القیس کے اشعار کچھ نہیں ہیں)۔

كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ۔ تم میں ہر ایک گمراہ ہے مگر جس کو میں سیدھے راستے پر لگاؤں (اسی لئے نماز کی ہر رکعت میں اهدنا الصراط المستقیم کہنے کا حکم ہوا یعنی ہم کو سچی سیدھی راہ پر لگا دے)۔

فَضَالَّةُ الْغَنَمِ۔ قَالَ لَكَ أَوْ لَا خَيْبِكَ۔ پھر اس نے گئی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی (یا بھیڑیے کی یعنی اسکو اٹھالے کیونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بھیڑیا اس کو پکڑ سکتا ہے برخلاف اونٹ اور گائے تیل وغیرہ کے مگر جس ملک میں شیر ہوں وہاں اونٹ اور گائے تیل بھیئیں وغیرہ کا بھی اٹھا لینا درست ہے کیونکہ شیر ان جانوروں کو بھی پکڑتا اور ہلاک کرتا ہے)۔

مَنْ أَوْى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَهُ يَعْرِفُ۔ جو شخص گمشدہ چیز کو لے لے اپنے پاس رکھ چھوڑے وہ گمراہ ہے جب تک کہ لوگوں کو نہ پہنچائے (دریافت نہ کرے کہ یہ کس کی چیز ہے)۔

إِزْشَادُكَ الرَّجُلِ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ۔ جس زمین میں لوگ راستہ بھول جاتے ہوں (وہاں کوئی نشان وغیرہ راستہ پہنچانے کا نہ ہو) ایسی زمین میں کسی کو راستہ بتانا۔

ضَلَّ كُتْلٌ وَاحِدٌ صَاحِبَةً۔ ہر ایک اپنے ساتھی سے الگ ہو گیا اس کو ٹھوڈیا (یعنی کسی کو دوسرے کا پتہ معلوم نہ رہا) ضللتہ جمع ہے ضال کی۔

کرنا تو ہم ایک رسی کا بھی تمہارا نقصان نہ کرتے۔

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔ دنیا کی زندگی میں اس کی فکروں میں ان کی محنت اور کوشش اکارت گئی (زندگی بھری اصلاح اور درستی میں مصروف رہے۔ آخرت کی کچھ گزند کی)۔

صَلَاةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقَ النَّارِ۔ مؤمن کا گمشدہ جانور (جو اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے جیسے تیل بھنسا اونٹ وغیرہ) لے لینا دوزخ میں جلنا ہے۔ (البتہ بکری کا لے لینا درست ہے چونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ بھیڑیے کا ڈر ہے کہیں اس کو کھا لے اصل میں ضالہ۔ ہر گے ہوئے جانور کو کہتے ہیں جو اپنے مالک کے پاس نکل کر بھٹک گیا ہوا سی طرح ہر گئی ہوئی چیز کو)۔

كَلِمَةُ الْحَكِيمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَا الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت اور عقلمندی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے (جہاں اس کو پائے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر فوراً لے یا بیمش اس کی تلاش میں رہے)۔

(ایک روایت میں ضالہ کُلِّ حَكِيمٍ ہے یعنی حکیم حکمت کی بات کی تلاش میں اس طرح رہتا ہے جس طرح کوئی اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں رہتا ہے۔ ذُرُونِي فِي الرِّيْحِ لِعَلِّي أَصِلَّ اللَّهُ۔ میری لاش جلا کر رکھ کر ڈالو پھر اس کو آندھی میں اڑا دو شاید میں اللہ کو نہ مل سکوں (اور اس کے عذاب سے بچ جاؤں)۔

ضَلَّتْ الشَّيْءُ يَا ضَلَلْتُهُ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔ یہ اس وقت کہتے ہیں جب تو کسی چیز کا ٹھکانا بھول جائے۔ تجھ کو معلوم نہ رہے کہ وہ کہاں ہے اور اَضَلَّتُهُ۔ جب تو اس کو تلف کر دے۔

ضَلَّ النَّاسِي۔ اسکو یاد نہیں رہا۔ اَضَلَّتُهُ۔ میں نے اس کو گمراہ پایا۔ گمراہ کر دیا۔ إِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَى قَوْمَهُ فَأَضَلَّهُمْ۔ آنحضرتؐ اپنی قوم قریش میں جب آئے تو ان کو گمراہ پایا (شرک میں گرفتار چھ خدا سے غافل)۔

سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمَةٌ إِنْ عَصَيْتُمُوهُمْ ضَلَلْتُمْ۔ تم پر عنقریب ایسے حاکم ہوں گے اگر تم ان کی نافرمانی کرو تو گمراہ ہو جائے گے (مراد وہ حاکم ہیں جو فسق و فجور میں گرفتار ہوں یا رعایا

# لَعْنَةُ الْكَاذِبِينَ

مِنْ خُوصٍ وَصَمِيدٍ - بھجور کے ہرے اور سوگی پھل  
-

اتَّقِ اللَّهَ وَلَا يَصْرُكَ أَنْ تَكُونَ بِجَانِبِ صَمِيدٍ  
(ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا میں جنگل میں چلا جاؤں تو  
کیسا ہے آپ نے فرمایا) اللہ سے ڈرتا رہ اور اس کے حکم بجالاتا  
رہ اور اگر تو صَمِيد کے کنارے رہے تو بھی تیرا کچھ نقصان نہیں۔  
صَمِيد - ایک لہتی کا نام ہے یمن میں۔

إِضْمِئْهَا - اس کو لتھیر دے۔  
فَصَمَّدٌ جَبَا هَنَا - ہم اپنی پیشانیوں پر لپ  
کرتے۔ کنا نغتسل وَعَلَيْنَا الصَّمَادُ - ہم غسل کرتے اور  
ہمارے بدن یا بالوں پر لپ لگا ہوتا (محیط میں ہے کہ صماد  
اور طلا میں یہ فرق ہے کہ صماد گاڑھا ہوتا ہے اور طلا  
رتق)۔

صَمْرٌ - پچکے پیٹ والا لطف الجسم مرد دہلا لاغر چھریرے بدن  
کالا اس کی منونٹ صَمْرَةٌ ہے۔ -  
صَمْرٌ اور صُمْرٌ - لاغری دہلا پن۔  
صَمِيرٌ - دل خاطر۔

صُمُورٌ - دہلا ہونا۔ پیٹ پچک جانا لاغر ہونا۔  
تَصْمِيرٌ اور إِضْمَارٌ - گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا  
(پہلے اس کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے ہیں پھر دانہ چارہ کم کر کے  
روز دوڑا کر دہلا کرتے ہیں)۔ دل میں کسی بات کا قصد کرنا۔  
تَصْمُرٌ - دہلا ہونا بھانا (جیسے إِضْطِمَارٌ ہے)۔

صَامِرٌ - دہلا پیٹ پچکا ہوا۔  
مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ  
سَبْعِينَ خَرِيفًا لِلْمُضْمِرِ الْمَجِيدِ - جو شخص اللہ کی راہ میں  
(یعنی حج یا جہاد کے سفر میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو  
ستر برس کی راہ پر جس کو شرط کے لئے تیار کئے ہوئے عمدہ ذات  
کے گھوڑے طے کریں ووزخ سے دور کر دے گا (حدیث میں  
مضمصر ہے یہ صیغہ اسم فاعل یعنی اضاہر کرنے والا عمدہ گھوڑے  
رکھنے والا ستر برس میں جتنی مسافت طے کرے لیکن مراد یہ ہے کہ  
جتنی مسافت ایسے گھوڑے ستر برس میں طے کریں)۔

تُرْكِبُ الصَّالَةَ - گمشدہ جانور پر اس کو پانے والا سواری  
کر سکتا ہے (اس کو دانے چارے کے بدلے جیسے گرویدار گرو  
جانور پر سواری کر سکتا ہے اس کا دودھ دودھ سکتا ہے)۔  
غَيْرِ الصَّالِ وَالْمُضِلِّ - سوائے گمراہ اور گمراہ کرنے  
والے کے۔

## باب الضاد مع الميم

صَمَّحٌ - اتنی خوشبو لتھیرنا گویا وہ ٹپک رہی ہے۔  
صَمَّحٌ - جوش مارنا چپک جانا۔  
صَمَّحٌ - بمعنی صَمَّح ہے یعنی چمٹ جانا۔  
صَمَّحٌ - اتنی خوشبو لگانا گویا وہ ٹپک رہی ہے یا ٹپکنے کے قریب ہو  
گئی ہے (جیسے تم تَصْمِيحٌ ہے) اِنْصَمَّحٌ اور كُصِّمٌ - خوشبو  
لتھیر جانا۔  
اِنَّهٗ كَانَ يُصَمِّحُ رَأْسَهُ بِالطَّيْبِ - آنحضرت اپنے سر  
میں خوشبو لتھیرتے تھے۔  
اِنَّهٗ كَانَ مُتَصَمِّمًا بِالْخُلُوقِ - آنحضرت خوشبو میں  
لتھیرے (بے) ہوئے تھے۔

اَلْمَلِكُ الْمُتَصَمِّحُ بِالْخُلُوقِ - فرشتے اس بادشاہ کے  
زردیک نہیں جاتے جو خوشبو میں لتھیرا (بسا) رہے (ہر وقت  
عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں رہے عیش اور تلذذات میں اپنا  
وقت گزارے رعایا کی اس کو فکر نہ ہو)۔  
صَمَّحَلَةٌ - مٹ جانا۔

اِضْمِحْلَالٌ - ناتواں ہو جانا۔ چلدینا۔ کھل جانا جدا ہو  
جانا۔ پھٹ جانا۔ نیست و نابود ہونا۔  
صَمَّدٌ - زخم پر پٹی باندھنا لپ کرنا (جیسے صَمَادٌ ہے) سر پر  
مارنا۔ دہگور کھنا (یعنی آشنا خاوند کے ساتھ)۔  
صَمَّدٌ - سوکھ جانا۔ حد کرنا۔ سخت غصہ ہونا۔  
تَصْمِيدٌ - لپ کرنا۔ سر پر پٹی باندھنا۔  
اَنْتَ اَمْرٌ بِقَتْلِ عُمَانَ فَصَمِّدْ (حضرت علیؑ سے  
کسی نے کہا) کیا تم نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا حکم دیا یہ سکر وہ  
بہت غصے ہوئے۔

نے اپنے بندوں کے لئے رمضان کی مہینے کی شرط کا میدان بنایا ہے (دیکھتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں کون بندہ عبادت میں آگے بڑھ جاتا ہے)۔

لَوْ أَنَّكَ تَوَضَّأْتَ فَجَعَلْتَ مَسْحَ الرَّجُلِ غَسْلًا لَّمْ أَضْمَرْتُ ذَلِكَ مِنَ الْمَفْرُوضِ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بَوْضُوءًا -  
اگر تو وضو میں بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھو ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے کہ فرض یعنی مسح ادا ہو گیا تو یہ وضو صحیح نہ ہوگا (یہ روایت امامیہ کی ہے ان کے نزدیک وضو میں پاؤں دھولے گا تو وضو صحیح ہوگا مگر اکثر اہل سنت کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مسح اور دھونا دونوں کافی ہیں اور نمازی کو اختیار ہے خواہ پاؤں دھوئے یا ان پر مسح کرے اور امامیہ کی یہ روایت خود انہی کی دوسری روایات کے خلاف ہے جن میں جناب امیر سے پاؤں کا دھونا وضو میں منقول ہے اور دھونے سے مسح کا ادا ہونا یہ بھی ایک عجیب امر اور خلاف قیاس ہے)۔

صَمْرٌ - چپ رہنا، بات نہ کرنا، جم جانا، لازم ہو جانا، لالچ کرنا، نکل جانا۔

صَامِرٌ - چپ رہنے والا لوگوں کا عیب بیان کرنے والا (جیسے صَمُورٌ ہے)۔

أَفْوَاهُهُمْ صَامِرَةٌ وَقُلُوبُهُمْ فَرِيحَةٌ - ان کے منہ خاموش ہیں اور دل زخمی ہیں۔

مِنْهُ تَنْظَلُ سِبَاعُ الْجَوْ صَامِرَةٌ وَلَا تَمَشِي بِوَادِيهِ الْأَرَا جِيلُ - اس کے ڈر سے جنگل کے درندے خاموش رہتے ہیں اور اس کے میدان میں لوگ نہیں چلتے۔

إِنَّ الْإِبِلَ صَمْرٌ حُسْنٌ - اونٹ جنگالی سے باز رہنے والے پیاس پر مبر کرنے والے ہیں۔ (ایک روایت میں صَمْرٌ ہے جو جمع ہے صَامِرٌ کی)۔

فَصَمْرَتِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ - مجھ کو اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے خاموش کیا۔ صَمْرٌ کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی چپ ہوا اور چپ کیا۔ ایک روایت میں فَصَمْرَتِي ہے یعنی میرے لئے لوگوں کو خاموش کرایا)۔

صَمْسٌ - چپکے چپکے چبانا۔ آہستہ آہستہ چبانا۔

سَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْيَعْنِي أَضْمَرْتُ - آنحضرت نے ان گھوڑوں میں شرط کرائی جو شرط کے لئے تیار کئے گئے تھے (یعنی اٹھارہ کر کے)۔

وَالْيَعْنِي لَمْ تُضْمَرُوا - اور ان گھوڑوں میں شرط کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے۔

الْيَوْمَ الْيَضْمَارُ وَعَدَّ السَّبَاقُ - آج یعنی دنیا شرط کے لئے تیار کرنے کا زمانہ ہے (نیک اعمال بجالا کر) اور کل یعنی قیامت کے دن گھوڑ دوڑ ہے (جو کوئی زیادہ نیکیاں کرے گا وہی آگے نکل جائے گا شرط جیت جائے گا)۔

إِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَضْمَرُ مَا فِي نَفْسِهِ - جب کوئی تم میں سے کسی عورت کو دیکھے (اور دل میں اس کی خواہش پیدا ہو) تو اپنی بیوی سے آکر صحبت کرے ایسا کرنے سے اس کے دل کی خواہش کمزور ہو جائیگی (قاعدہ ہے کہ جب جماع کر لو تو شہوت کا زور کم ہو جاتا ہے)۔

صِمَارٌ - ایک بت کا بھی نام تھا جس کو عباس ابن مرداس اور اس کے قوم والے پوجا کرتے تھے اور اس مال کو بھی کہتے ہیں کس کے ملنے کی توقع نہ ہو جیسے ڈبہا ہو اور پیسہ یا مفلس قرضدار پر قرضہ یا مال مغضوب یا امانت جس کا غائب اور امانت دار انکار کرتا ہو اور صاحب مال کے پاس گواہ نہ ہوں۔

كَتَبَ إِلَى مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فِي مَقَالِمَ كَانَتْ فِي بَيْتِ الْمَالِ أَنْ يُرَدِّهَا إِلَى أَرْبَابِهَا وَيَأْخُذَ مِنْهَا زَكَاةَ عَامِهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ مَالًا صِمَارًا - (عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا) میمون بن مهران کو (جو بیت المال کے خزانہ دار تھے) لکھا کہ بیت المال میں جو مال ظلم سے (خلاف شرع) لوگوں سے لئے گئے ہیں وہ ان کے مالکوں کو واپس کر دو اور ایک سال کی زکوٰۃ ان سے لو (یعنی صرف اسی سال کی جس میں وہ مال واپس دیا جاتا ہے اور گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ان پر نہیں ہے کیونکہ وہ مال ضار تھا جس کے پھر ملنے کی توقع نہ تھی اور ایسے مال کی زکوٰۃ ان سالوں کی (دینے کی ضرورت نہیں جن میں وہ وصول نہیں ہوا تھا)۔

جَعَلَ اللَّهُ شَهْرَ رَمَضَانَ مِضْمَارًا لِلْخَلْقِ - اللہ تعالیٰ

## لَحَائِبُ الْحَرْبِ

ح ج ح د ذ ر ز س ش ص

ہو تو اس کو پتھروں سے مار کر گرا دو (یعنی سنگسار کر ڈالو) اِضْمَامَةٌ پتھر کو بھی کہتے ہیں۔

لَنَا اَضَامِيْمٌ مِنْ هُهْنًا وَهُهْنًا - ہماری کئی جماعتیں ہیں کچھ ایک شخص کی اولاد کچھ دوسرے کی (یعنی اصول مختلف ہیں)۔

ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ - کتابوں کا ایک بٹل۔

يَا هُنَيْيُ ضَمَّ جَنَاحَكَ مِنَ النَّاسِ - اے ہنی (ایک شخص کا نام ہے) لوگوں سے نرمی اور ملامت سے ملتا رہ (ترش روئی اور سختی بڑا عیب ہے)۔

وَ عَيْنَاهُ تَنْضَمَانٌ - میں نے حضرت عباس کو دیکھا ان کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں (بہت بوڑھے ضعیف ہو گئے تھے)۔

اَعِدْنِي عَلَي رَجُلِي مِّنْ جُنْدِكَ صَمَّ مِثْنِي مَآخِرَمَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ - میرے اوپر جو ظلم آپ کے سپاہی نے کیا ہے اس کو دور کیجئے یعنی اللہ اور اس کے رسول نے جس کو حرام کیا ہے (پر ایماں) اس نے دیا یا ہے ناحق اس پر قبضہ کر لیا ہے۔

لَوْ كَانَتِ السَّمَاءُ حَلْفَةً لَضَمْتَهَا - اگر آسمان ایک چھلا کی طرح ہوتا تو یہ کلمہ اپنے بوجھ سے اس کو ملا دیتا۔

مَنْ يَضُمُّ أَوْ يَضِيْفُ هَذَا - کون شخص اسکو اپنے ساتھ کھلاتا ہے یا اسکو مہمان رکھتا ہے (اس کی ضیافت کرتا ہے)۔

لَقَدْ ضَمَّ ضَمَّةً نَمَّ فَرَجَ عَنَّهُ - پہلے زمین نے ایک بار اس کو بوجھا پھر چھوڑ دیئے گئے۔ (ایک داب ان پر بھی ہوا) یعنی

ضعفہ قبر حالانکہ وہ ایک بڑے درجہ کے صحابی تھے۔ جن کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے۔

نَمَّ ضَمُّوْا غَنَاءَ نَمَكُمْ - پھر تم اپنی لوٹی ہوئی چیزیں سب اکٹھا کرو (ایک جگہ لا کر جمع کرو تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا درست نہیں)۔

ضَمَّنٌ - لہجہ ہونا۔

ضَمَّنٌ اور ضَمَّانٌ - ضامن ہونا۔

تَضَمَّنٌ - شامل ہونا۔

تَضَمِيْنٌ - شامل کرنا۔

وَلَكُمْمُ الضَّمَامَةُ مِنَ النَّخْلِ - جو کھجور کے درخت بستیوں اور گھروں کے اندر ہیں وہ تمہارے ہیں (ان میں ہم

ضَرَسٌ ضَمِيْمٌ - بدخلق سخت آدمی ہے (ایک روایت میں ضَبَسٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

ضَمُضَمَةٌ - دل قوی کرنا، بہادر کرنا، آواز کرنا۔

ضَمُضَامٌ - غصیلا شیر بہادر جری۔

ضَمُضَامٌ ضَمُضَامٌ - کانٹے والا۔ غصیلا بہادر ہے۔

ضَمْعَجٌ - موٹے پورے بدن کی عورت۔

ضَمْعَجًا طَرُطًا - موٹی بڑی بڑی چھاتیوں والی۔

ضَمِيْلَةٌ - لہجی۔ لنگڑی۔

عَطَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ بِنَتَائِهِ عَرَجَاءَ فَقَالَ اِنَّهَا ضَمِيْلَةٌ فَقَالَ اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَتَشْرَفَ بِمَصَاهِرَتِكَ وَاَلَا اُرِيْدُهَا

لِلسَّبَاقِ فِي الْحَلِيَّةِ (ایک شخص نے معاویہ کی بیٹی کا پیغام دیا) (یعنی نکاح کا) معاویہ نے کہا وہ تو لولی لنگڑی ہے یا اسکی

پنڈیاں سوکھی ہیں وہ جلدی چل نہیں سکتی وہ شخص کہنے لگا میرا تو یہ

مطلب ہے کہ آپ کی دامادی سے عزت حاصل کروں میں اس

لئے تھوڑی نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ شرط کے میدان میں وہ آگے

بڑھ جائے (یعنی بلا سے لولی لنگڑی ہے میری غرض تو آپ کا داماد

بکر عزت اور مرتبہ حاصل کرنا ہے کچھ دوڑانا مقصود نہیں ہے)۔

ضَمٌّ - ملانا، قبضہ کرنا، جمع کرنا، پیش دینا (یعنی ضَمَّهُ جو ایک حرکت ہے)۔

مُضَامَةٌ - ملانا ایک پر ایک جڑنا۔ اڑچن ہونا (جیسے تَضَامٌ ہے)۔

اِنضَامٌ - ملنا (جیسے اِضْطَمَامٌ ہے)۔

ضِمَامٌ - آفت مصیبت (جیسے ضِمٌّ ہے)۔

اِضْمَامَةٌ - جماعت (اسکی جمع اَضَامِيْمٌ ہے)۔

لَا تَضَامُوْنَ فِیْ رُوْبِيَّةٍ - پروردگار کے دیدار میں تم ایک سے ایک ملو گے نہیں (یعنی ہجوم اور اڑدھام کی ضرورت نہ ہوگی ہر

ایک شخص بہ فراغت اپنی جگہ رہ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا۔ ایک

روایت میں لا تضامون بہ تخفیف مہم ہے یعنی اسکے دیدار میں تم

پر ظلم نہیں ہوگا کہ کوئی دیکھے کوئی محروم رہے)۔

مَنْ زَنَا مِنْ نَّيْبٍ لَفَصْرٍ جَوْهٌ بِالْاَضَامِيْمِ - جو شخص

شوہر دیدہ عورت سے زنا کرے اور اس کا خود کا بھی نکاح ہو چکا

لوگوئی دخل نہیں)۔

مَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ أَنْ  
يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے (جہاد یا ج کے  
سفر میں) اللہ کا ضامن ہے بہشت میں لے جانے کے لئے۔

ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ۔ تین آدمیوں کا اللہ  
ضامن ہے (یعنی اللہ پر انکی ذمہ داری ہے)۔  
تَضَمَّنَ اللَّهُ۔ اللہ اس کا ضامن ہوا۔

فَهُوَ عَلَى ضَامِنٍ۔ میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِينِ وَالْمَلَأَقِيحِ۔ جو بچے باپ  
کی پشت میں ہوں اور جو بچے ماں کی پیٹ میں ہوں ان کے بیچنے  
سے منع فرمایا۔<sup>۱</sup>

مَضْمُونُ الْكِتَابِ كَذَا۔ کتاب میں یہ مضمون ہے۔  
(یعنی یہ باتیں لکھی ہیں اس کے اندر یہ ہے)۔

الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُتَوَدِّعُ مُتَوَتَّمٌ۔ امام مقتدیوں کی  
نماز کا نگہبان ہے یا ان کی نماز کا ضامن ہے اور متودن امانت دار  
ہے (لوگوں کا امین ہے اس کو چاہئے کہ اپنی امانت میں خیانت نہ  
کرے) (یعنی وقت پراذان دے)۔

لَا تَشْتَرِ لَبَنَ الْبَقْرِ وَالغَنَمِ مَضْمَنًا وَلَكِنْ اشْتَرِهِ  
كَيْلًا مُسْتَمًى۔ گائے یا بکری کا دودھ جب اس کے تھنوں میں  
ہو تو مت خرید بلکہ جب دودھ وہ لیا جائے تو ماپ کے حساب  
سے خرید لے (اس لئے کہ تھن میں جب دودھ ہو تو اس کی مقدار  
معلوم نہیں کتنا نکلے یا بالکل نہ نکلے اس صورت میں دھوکا ہے اور  
دھوکے کی بیخ جائز نہیں ہے)۔

مَنْ اِكْتَسَبَ ضَمِنًا بَعَثَهُ اللَّهُ ضَمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
جو شخص مجاہدین کی فہرست میں اپنے تئیں معذور (لولا۔ لنگڑا)  
اپناج لکھوئے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اسی حال میں  
اٹھائے گا (یعنی جہاد سے بچنے کے لئے جو کوئی اپنے تئیں معذور  
بتلائے حال لکھتا وہ معذور نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی سزا میں  
معذور ہی ہو کر اٹھے گا)۔

ضَمَنٌ۔ اپناج ہونا معذور ہونا۔

ضَمَانٌ اور ضَمَانَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ (جیسے زَمَانَةٌ  
کے)۔

الْإِبِلُ ضَمْنٌ۔ اونٹ بھوک پیاس پر صبر کرنے والے  
ہیں۔

مَعْبُوطَةٌ غَيْرُ ضَمِينَةٍ۔ بے سبب ذبح کی گئی بغیر کسی  
بیماری یا علت کے۔

أَصَابَتْهُ رَمِيَةٌ يَوْمَ الطَّائِفِ فَضَمِنَ مِنْهَا۔ (عامر بن  
ربیعہ کے بیٹے کو طائف کی جنگ میں) ایک مار گئی ہو اس کی وجہ  
سے معذور ہو گیا۔

إِنَّهُمْ كَانُوا يَدْفَعُونَ الْمَفَاتِيحَ إِلَى ضَمَانِهِمْ  
وَيَقُولُونَ إِنْ اِحْتَجَمْتُمْ فُكُلُوا۔ (صحابہ جہاد کو جاتے وقت گھر  
کی کنجیاں معذور لوگوں کو) (جو جہاد میں جانے کے قابل نہ  
ہوتے) دے جاتے اور ان سے کہہ جاتے اگر تم کو احتیاج پڑے  
تو گھر میں جو غلہ وغیرہ ہے اس کو کھانا۔

اِشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَيْعُورَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ  
يُوقِفُهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ۔ ایک ساٹنی چار اونٹوں کے  
بدلے خریدی اور وہ ساٹنی بائع کے ضمان میں تھی۔ (یعنی اسی کی  
ذمہ داری میں اگر ہلاک ہوتی تو اسی کا نقصان ہوتا نہ کہ مشتری  
کا) یہ طے ہوا کہ ساٹنی کا مالک ربذہ میں اس کو مشتری کے حوالہ  
کرے۔

بَلَى عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ۔ نہیں بلکہ عاریت کے طور پر لیتا  
ہوں جس کا ضمان دیا جاتا ہے (اس حدیث سے امام شافعی نے یہ  
کہا ہے کہ عاریت کا مال اگر مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اس  
پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابوحنیفہ اور اکثر ائمہ حدیث کے نزدیک  
عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی  
بے احتیاطی سے اس کو تلف کر دے یا زیادتی سے تو اس پر ضمان  
لازم ہوگا اور امام ابوحنیفہ اور اکثر ائمہ حدیث کے نزدیک عاریت  
کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے

<sup>۱</sup> یعنی مویشیوں کے جو بچے ابھی پیدا ہوئے ہوں ماں باپ کے پیٹ میں ہوں ان کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ (م)

## عَلَمَاتُ الْحَرَامِ

کھال لٹکی ہوئی اور نہ بہت موٹی ٹھوس بدن کی (بلکہ اوسط درجہ کی لی جائے گی)۔

عَطَسَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَسَمِعْتَهُ رَجُلٌ نَمَّ عَطَسَ فَسَمِعْتَهُ نَمَّ عَطَسَ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِعَهُ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّهُ مُضْنُوكُ - ایک شخص نے آنحضرت کے سامنے چھینکا دوسرے شخص نے اس کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) پھر چھینکا پھر اس شخص نے جواب دیا پھر چھینکا تو پھر اس شخص نے جواب دینا چاہا آنحضرت نے فرمایا اب جانے بھی دے اس کو تو زکام ہے (تو کہاں) تک جواب دے گا۔ معلوم ہوا کہ دوبار تک جواب دے پھر اس کے بعد ضروری نہیں۔ بعض نے کہا تین بار تک جواب دے۔

أَضْنُكَ اللَّهُ يَا أَرْكَمَةَ اللَّهِ - اللہ اس کو زکام میں مبتلا کر دے۔

إِمْتَحِطْ فَإِنَّكَ مَرْبُودٌ - تاک سبک ڈال کیونکہ تجھ کو زکام ہے۔

فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا - اس کی زندگی تنگی کے ساتھ ہو گی۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي مِنْ كُلِّ ضَنْكٍ مَخْرُجًا - یا اللہ ہر تنگی سے مجھ کو خلاصی دے۔

سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا فَقَالَ وَاللَّهِ هُمْ النَّصَابُ - امام ابو عبد اللہ جعفر صادق سے پوچھا گیا فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا کن لوگوں کے باب میں ہے۔

فرمایا قسم خدا کی یہ ناہمی لوگوں کے باب میں ہے۔ (جو آنحضرت کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھتے) پوچھنے والے نے کہا میں آپ پر صدقے میں نے تو ناہمی لوگوں کو دیکھا عمر بھر انہوں نے راحت اور فراغت میں کائی۔ فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب دوبارہ لوٹائے جائیں گے اس وقت گواہ کھائیں گے۔ کذافی

مجمع البحرین۔

ضَنْ - بخلی کرنا۔

ضَنْائِنٌ - آدمی کی خاص چیزیں جن کو وہ کسی کو دیتے ہیں بخل کرتا ہے مثلاً خاص لباس یا خاص سواری کا گھوڑا یا خاص گھریا

باغ وغیرہ۔

احتیاطی سے اس کو تلف کر دے یا زیادتی سے تو سب کے نزدیک ضمان دینا پڑے گا۔

بِعَيْنِهِ ضَمَانَةٌ - وہ کاٹا ہے۔

ضَمِنُ الْكِتَابِ - کتاب کی ہے۔ ضَمِنَ عَاشِقٌ كَوْبَحِي كَبْتِہیں۔

مَنْ كَفَّنَ مُؤْمِنًا ضَمِنَ كِسْوَتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - جو شخص کسی مسلمان کو کفن دے وہ قیامت کے دن تک اس کو لباس پہنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

الْوَضِيعَةُ بَعْدَ الضَّمِيْنَةِ حَرَامٌ - جب بیع کا معاملہ ختم ہو جائے تو اب قیمت میں سے گھٹانا حرام ہے (بلکہ جو قیمت ٹھہری تھی وہ پوری بائع کو ادا کرنی چاہئے)۔

### باب الضاد مع النون

ضَنًا - چلے جانا۔ چھپ جانا۔ بہت اولاد ہونا (جیسے ضُنُوؤٌ ہے)۔

إِضْنَاءٌ - کا بھی معنی بہت اولاد ہونا۔

ضَنًا - اصل اور معدن۔ ضَنًا - اولاد۔

ضَنَاءَةٌ - ضرورت۔

وَلَا نَتَّ ضِنًا نَجِيْمَةً - تو تو شرافت کی جڑ ہے۔

ضِنًا صِدْقٌ - سچائی کی جڑ۔

ضَنْبٌ - مارنا قبضہ کرنا۔

ضَنْطٌ - عورت کا دو آشار کھنا۔

ضَنْطٌ - ٹھوس ہونا۔

ضِنَاطٌ - ہجوم اثر و حاکم۔

ضَنْكٌ - تنگی۔

ضَنْكَةٌ - ناتوانی (جسمانی یا عقلی)۔

ضَنْكٌ - زکام۔

ضِنَاكٌ - مضبوط، سخت بھاری سرین والی عورت بڑا

درخت۔

فِي التَّيْبَةِ شَاةٌ لَا مَقْوَرَةَ إِلَّا لِطَائِفٍ وَلَا ضَنْكًا -

چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی نہ تو بالکل دہلی



## ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ع ك ی ے لَحَاءُ الْخَبِيثَاتِ

خاء یعنی اپنی حاجت بیان کرنے میں بخیلی کرتا ہے۔ حتی المقدور اپنی حاجت دوسری مخلوق کے پاس نہیں لے جاتا جو کچھ مانگتا ہے وہ پروردگار سے مانگتا ہے۔

صَنَّ الزَّوْنَدُ بَقْدَحِهْ۔ پتھر نے آگ نکالنے میں بخیلی کی (یہ ایک مش ہے جو بخیل کے لئے کہی جاتی ہے)۔  
هَذَا عِلْقُ مَضْنَةٍ۔ یہ بہت نفس چیز ہے جس میں بخیلی کی جاتی ہے۔

ضَنْی - بیماری سے گل جانا لاغر ہو جانا۔

إِضْنَاءٌ - بیماری سے کمزور ناتواں کر دینا۔

أَنْضَاءٌ - بیماری سے بالکل ناتواں ہو جانا۔

ضَنُوٌّ اور ضِنُوٌّ - اولاد۔

ضَنْأٌ - بہت اولاد ہونا۔

إِنَّ مَرِيضًا اشْتَكَى حَتَّى أَضْنَى - ایک بیمار کو بیماری کا شکوہ رہا یہاں تک کہ وہ بلا ہو گیا اس کا جسم گل گیا۔

لَا تَضْطَنِي عَيْبِي - مجھ سے بخیلی مت کر (یعنی مجھ سے ملاپ کرنے میں اور دل کھول کر باتیں کرنے میں)۔

إِنِّي أَعْطَيْتُ بَعْضَ بَنِي نَاقَةَ حَيَاتِهِ وَأَنَّهَا أَضْنَتْ وَأَضْطَرَّتْ فَقَالَ هِيَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ (عبداللہ بن عمر سے ایک گنوار نے کہا) میں نے اپنے ایک بیٹے کو ایک اونٹنی دی تھی اس کی زندگی تک اس کے بہت سے بچے ہو گئے اور وہ بے قرار ہو رہے ہیں۔ عبداللہ نے کہا وہ اونٹنی اسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے (اب تو اس سے واپس نہیں لے سکتا بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی ہوگی)۔

صَنَّتِ الْمَرْأَةُ تَضْنِي ضَنًا وَأَضْنَتْ وَصَنَّاتٌ وَأَضْنَاتٌ - (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے عورت کے متعلق) جب اس کی اولاد بہت ہو جائے۔

الْخِضَابُ يَذْهَبُ بِالضَّضَاءِ - بالوں کا خضاب کرنا بیماری کی شدت کو دور کرتا ہے۔

الدُّنْيَا تُضْنِي ذَالِثُورَةَ الضَّعِيفِ - دنیا اس مالدار کو ناتواں اور بیمار کر دیتی ہے جو ضعیف الاعتقاد ہو (بخل اور حرص میں گرفتار ہو وہ مال جوڑنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ رنج

إِنَّ لِلَّهِ صَنَائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يُحْيِيهِمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُمِيتُهُمْ فِي عَافِيَةٍ - اللہ تعالیٰ کے چند خاص بندے ہیں ایسے جن کو وہ دنیا میں تندرستی کے ساتھ زندہ رکھتا ہے (دنیا میں بھی ان کی چین سے گزرتی ہے) اور آرام کے ساتھ ان کو مار ڈالتا ہے (موت میں بھی کوئی تکلیف نہیں اٹھاتے)۔

فَلَا تَضْنِي مِنْ بَيْنِ إِخْوَانِي يَا ضَنْيِي - (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی میرے بھائیوں میں وہ سب سے زیادہ مجھ کو عزیز ہے (ایک روایت میں یوں ہے إِنَّ لِلَّهِ ضَنًّا مِنْ خَلْقِهِ - اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی کوئی بندہ خاص اور عزیز ہوتا ہے) (جس پر اس کی خاص عنایت ہوتی ہے)۔

لَمْ نَقُلْ إِلَّا ضِنًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہم نے یہ بات اس لئے کہی آنحضرت کے ساتھ ہم کو بخلی تھا (ہم چاہتے تھے کہ آنحضرت کی خدمت گزاری کا شرف ہم ہی کو حاصل ہو دوسرے لوگ اس میں ہمارے برابر والے نہ ہوں)۔

أَخْبَرْنِي بِهَا وَلَا تَضْنَنَّ بِهَا عَلَيَّ - (جمعہ میں جو اجابت دعا کی ساعت ہے) وہ مجھ کو بتلا دو اس کے بتلانے میں بخیلی نہ کرو (یہ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ اور سَمِعَ يَسْمَعُ دونوں سے آیا ہے)۔

إِحْفَرِ الْمَضْنُونَةَ - اس کنویں کو کھودو جس کے لئے بخیلی کی جاتی ہے (کیونکہ وہ کنواں بڑے شرف اور بزرگی والا ہے مراد مزہم کا کنواں ہے)۔

ضَنْيِي - بخیل - لالچی۔  
وَلَمْ يَضْنَنَّ بِهَا عَلَيَّ أَعْدَائِي - اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو دنیا دینے میں بخیلی نہیں کی (بلکہ کافروں اور فاسقوں کو دنیا کی دولت اور راحت بہت زیادہ دی ہے اس لئے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے)۔

ضَنْيِي بَخْلِيَّةٍ - مؤمن کی صفت یہ ہے کہ وہ کسی سے دلی دوستی کرنے میں بخیل ہوتا ہے (ہر شخص کا جلدی سے دوست نہیں بن جاتا بلکہ اس کی دینداری اور پرہیزگاری کا امتحان کرنے کے بعد اس کا دوست بنتا ہے)۔ ایک روایت میں بَخْلِيَّةٍ ہے بہت

## لَعْنَةُ الْخَوَارِجِ

کے درمیان اس کے لئے نور چمکنے لگے گا یا نور اس کو چمکادے گا) یعنی اس زمانہ کو جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہے۔

فَلَمَّا أَصَاءَتْ مَا حَوْلَهُ - جب اُس کے گرد اگر روشنی ہو گئی یا جب آگ نے اس کے گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا۔

تَبْكَادُزُّنُهَا بِيضِيءُ - اس کا تیل خود بخود روشن ہو جانے کے قریب ہے (یہ آنحضرت کی مثال ہے یعنی آپ کا جمال مبارک ایسا ہے کہ اس کے دیکھنے ہی آپ کی نبوت کا یقین ہو جاتا ہے گو آپ قرآن نہ سنا میں)۔

تَبْصِيءُ غَنَاقِ الْإِبِلِ بَبْصَوِيءٍ - وہ آگ (جو قیامت کے قریب نمودار ہوگی) بصری میں اونٹوں کی گردنیں دکھادے گی۔

مِنْ أَضْوَانِهِمْ - ان سب میں جو زیادہ روشن ہوگا۔

صَوْنَجٌ - مائل ہونا کشادہ ہونا (جیسے انصیاج ہے)۔

أَضْوَا جِ الْوَادِي - گھائی کے موڑ (بعض نے کہا جب تم دو پہاڑوں کے درمیان ہو یعنی تنگ گھائی میں پھر وہ کشادہ ہو جائے تو کہتے ہیں انصاج لك یعنی گھائی کشادہ ہوگئی)۔

صَوْرٌ - بہت بھوکا ہونا ضرر پہنچانا سخت بھوک۔

تَصَوْرٌ - بھوک کی شدت یا مار کی تکلیف سے دہرا ہونا لینا بھوک سے چیخا چلانا۔

دَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ وَهِيَ تَتَصَوَّرُ مِنْ شِدَّةِ الْحُمَى - آنحضرت ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے وہ بخار کی شدت سے بل بیچ کھا رہی تھی (دوہری ہو رہی تھی یا ضرر کو ظاہر کر رہی تھی بابائے داویلا کر رہی تھی)۔

كَأَنَّ صَاحِبَكَ نَرَمِيهِ فَلَا يَتَصَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَصَوَّرُ - تمہارے ساتھی کو ہم تیر مارتے تھے وہ چلاتے نہیں تھے اور دہرے نہیں ہوتے تھے تم تو دہرے ہو جاتے ہو۔

صَوْضِي - چیخ پکارا گل جو جنگ میں ہوتا ہے۔

صَوْضِي الْقَوْمِ صَوْضَاةٌ - لوگوں نے غل چھایا۔

صَوْاضِيَّةٌ - آفت مصیبت۔

مُصَوِّضٌ - آواز بلند کرنے والا۔

فَإِذَا آتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهْبُ صَوَّصُوا - جب ان پر اس کی

اور غم میں بسر کرتا ہے کبھی اس کو چین نصیب نہیں ہوتا نہ اپنے مال اور دولت سے مزہ اٹھاتا ہے۔

### باب الضاد مع الواو

ضَوْءٌ بِأَضْوٍ يَاضِيَةٌ - روشنی چمک۔

تَضَوُّونِي - روشن کرنا۔ علیحدہ ہونا۔

إِضَاءَةٌ - روشن کرنا۔

أَضِي لِي أَفْذَحَ لَكَ - تو میری حاجت پوری کر میں تیری حاجت پوری کروں گا یا مجھ سے صاف صاف اپنا مطلب بیان کر میں تیرے لئے کوشش کروں گا۔

إِسْتِضَاءَةٌ - روشنی لینا۔ (ضیاء اور نور میں یہ فرق ہے کہ ضیاء ذاتی روشنی کو کہتے ہیں جیسے سورج کی روشنی اور نور وہ روشنی جو دوسرے سے مستفاد ہو بعض نے کہا نور عام ہے اور ضیاء خاص)۔

نُورٌ أُنَى آرَاهُ - اللہ تعالیٰ تو نور ہے میں اس کو کیونکر دیکھ سکتا (یہ حدیث اس قول کی تائید کرتی ہے اور اللہ نور السموات والارض سے بھی یہی لکھتا ہے کہ نور عام ہے ذاتی اور عرضی دونوں کو شامل ہے)۔

لَا تَسْتَضِيئُونَ ابْنَارَ الْمُشْرِكِينَ - مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو (یعنی ان سے صلاح اور مشورہ نہ کرو نہ ان کی رائے پر عمل کرو)۔

يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الضَّوْءَ - آنحضرت شروع زمانہ نبوت میں فرشتہ کی آواز سنتے تھے اور اس کی روشنی دیکھتے تھے۔

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقْتَ الْأَرْضَ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأَفْقُ (حضرت عباس نے آنحضرت کی تعریف میں کہا) آپ جب پیدا ہوئے تو زمین پر روشنی ہوگئی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمکنے لگے۔

(ضياء اور اصاءہ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی روشن ہوا چمکنے لگا)۔

أَصَاءَتْ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ - دونوں جمعہ

ہیں۔ طب کے قواعد بھی اسی کو متفق ہی ہیں۔

أَصَوَاتِ الْمَرْأَةِ - عورت نے کمزور بچہ جانا۔

لَا تَأْتُوْا بِأَوْلَادٍ ضَائِرِينَ - ناتواں اور کمزور بچے مت نکالو (یعنی رشتہ دار عورتوں سے یا کم عمر عورتوں سے نکاح کر کے جب اولاد کے جسمانی قوی اچھے اور مضبوط ہوں گے تو انہیں سے دینی اور دنیوی مقاصد پورے طرح سے ادا ہوں گے کمزور ناتواں بچے نہ علوم میں ترقی کر سکتے ہیں نہ فنون اور جنگ میں کام آسکتے ہیں)۔

لَا تَنْكِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِيْبَةَ فَإِنَّ الْوَلَدَ يُخْلَقُ ضَائِرًا - اپنے نزدیک کے رشتہ داروں سے نکاح نہ کرو ایسا کرنے سے بچو ناتواں اور کمزور پیدا ہوتا ہے (دوسرے خاندانی امراض بدستور اولاد میں قائم رہتے ہیں کم نہیں ہوتے)۔

### باب الضاد مع الهاء

مُضَاهَاةٌ - مشابہ ہونا۔ نری کرنا۔

ضَهْبٌ - بدل دینا۔

ضَهْوَبٌ - ناتوانی۔

تَضْهِيبٌ - گرم پتھر پر پھوننا۔

ضَهْتٌ - خوب روندنا۔

ضَهْدٌ - تھر کرنا، غلبہ کرنا (جیسے اَضْطَهَادٌ اور اَضْطَهَادَةٌ ہے)۔

كَانَ لَا يُجِيزُ إِلَّا جَبِيْهَا ذَوْلًا الضَّغْفَةَ - شریع قاضی

اس معاملہ کو جائز نہیں رکھتے تھے جو زور زبردستی سے ٹھک کر کے کیا گیا ہو (اس میں سب معاملات داخل ہیں مثلاً بیع شراہ نکاح طلاق یمین ہبہ وغیرہ اگر زبردستی سے مجبور کر کے کئے جائیں تو باطل اور لغو تصور ہوں گے)۔

أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضْطَهَدَ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ کوئی مجھ پر جبر و قہر کرے (مجھ کو مجبور کر کے زبردستی مجھ سے کوئی کام کرائے)۔

ضَهْرٌ - کچھوا، پہاڑ کی چوٹی۔

ضَاهِرٌ - وادی، پہاڑ کا بالائی حصہ۔

ضَهْرٌ - خوب روندنا، جماع کرنا، جانور کا منہ سے کاٹنا۔

لیٹ آتی تھی تو وہ جینٹے تھے چلاتے تھے۔

وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ ضَوْضَاءٌ - امام ابو عبد اللہ اور عبد اللہ بن حسن میں جھڑپ (گھنپ) ہوگئی (ایک دوسرے پر چلائے)۔  
ضَوْعٌ - ہلانا، گھبرا دینا، ڈرانا، تکلیف میں ڈالنا، دبا کرنا، خوشبو پھیلانا یا بدبو پھیلانا۔

ضَوَائِعٌ - دبلے اونٹ۔

ضَوَاعٌ - لومڑی۔

جَاءَ الْعَبَّاسُ فَجَلَسَ عَلَى الْبَابِ وَهُوَ يَتَضَوَّعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَائِحَةً لَمْ يَجِدْ مِثْلَهَا - حضرت عباسؓ آنحضرت کے پاس آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے وہاں دیکھا آنحضرت میں سے ایک ایسی خوشبو پھوٹ رہی تھی کہ ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونھی (آنحضرت کو خوشبو بہت پسند تھی آپ ہمیشہ معطر رہتے بلکہ جس گلی یا کوچہ سے آپ نکل جاتے وہ معطر ہو جاتی)۔

هُوَ الْيَسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ - ان کا ذکر مشک کی طرح ہے جب اس کو لگاؤ اس کی خوشبو پھیلتی جاتی ہے (یعنی ہر بار ان کے ذکر میں مزہ آتا ہے)۔

ضَوْكٌ - کود جانا۔

إِضْطَوَاكٌ - کسی چیز پر سخت جھڑا کرنا۔

ضَوَاكَةٌ - جماعت۔

ضَوْنٌ - بہت اولاد ہونا۔

ضَوِيٌّ يَأْضِيٌّ - ملتا پناہ لینا، اترات کو آنا۔

ضَوِيٌّ - ہڈی پٹی ہو جانا، ناتواں ہونا، دبا ہو جانا۔

إِضْوَاءٌ - ناتواں بچہ جانا، ناتواں کرنا، کھانا، مضبوط کرنا۔

ضَوِيٌّ إِلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ (جب آپ اراک ٹیکری سے حنین کے دن اترے) تو مسلمان آپ کی طرف جھکے۔

إِنْضَوَاءٌ - جھکنا، مائل ہونا۔

إِغْتَرِبُوا وَلَا تَضَوُّوا - غیر عورتوں میں شادی کرو۔ اپنی

اولاد کو ناتواں مت بناؤ۔ (یعنی کنبے والوں سے شادی کرنے میں اولاد ناتواں ہوتی ہے، موروثی امراض بچوں میں قائم رہتے

## لَعَالِي الْخَرِيْبِيَّةِ | ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ | د | ذ | ر | ز | س | ش | ص

صِهْرِيْم - بچل - کینہ

صَهْسُ - منہ کے آگے کے حصے سے کاٹنا۔

لَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ اِلَّا صَاهِسًا - اللہ اس کو اتنا ہی کھاتا دے کہ منہ کے آگے کے حصے سے کھائے (یعنی تھوڑی گھاس جو جانور صرف ہونٹوں سے کھاتا ہے اس کے منہ بھر نہیں ہوتی۔ یہ ایک بددعا ہے اس کا دوسرا حصہ یہ ہے وَلَا سَقَاهُ اِلَّا قَارِسًا - اس کو پینے کو کھنڈے پانی کے سوا اور کچھ نہ ملے نہ دودھ اور شراب)۔

صَهْلٌ - جمع ہونا ایک کے بعد ایک اکٹھا ہونا۔ دودھ کم ہونا۔ پتلا رقیق ہونا کم ہونا کم کرنا۔ تھوڑا تھوڑا دینا۔

اَضْهَلُ النَّحْلُ - کھجور میں پھنگی آگئی۔

عَطِيَّةٌ صَهْلَةٌ - تھوڑی بخشش۔

صَهْوُلٌ - کم دودھ والی اونٹنی یا بکری یا دھنوں جیسی پانی کم ہو۔

اَنْشَأَتْ تَطْلُهَا وَتَضَهَّلَهَا - وہ لگی اس میں نالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا دینے (یا اس کے گھروالوں کی طرف اس کو پھیر دینے یہ ضہلت الی فلان سے ماخوذ ہے یعنی اس کی طرف لوٹ گئی)۔

صَهْمِي - عورت کو حیض نہ آنا یا حمل نہ رہنا۔

صَهْبَاءٌ - وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو یا حمل نہ رہتا ہو یا جس کی چھاتیاں نہ ابھریں۔

مُضَاهَاةٌ - مشابہت۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ بَضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ - سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی مصوروں کو اب یہ حدیث عام ہے ہر طرح کی تصویر کو شال ہے جو جاندار کی ہو خواہ عکسی ہو یا نقش یا مجسم)۔

صَاهِيَتِ الْيَهُودُ - تو نے یہودیوں کی مشابہت کی۔

### باب الضاد مع الباء

صَيَّجَانٌ يٰصَيُّوْجٌ - مائل ہونا عدول کرنا۔

صَيَّحٌ - خالی ہوا دودھ میں پانی ملانا۔

صَيَّاحٌ - پانی ملا ہوا دودھ۔

لَوْ مَاتَ يَوْمَئِذٍ عَنِ الصَّيْحِ وَالرَّيْحِ لَوَدَّئِهِ الرَّبِّيْرُ - اگر وہ اس دن ہوا اور دوا سے مر جاتے تو زبیر ان کے وارث ہوتے (مشہور اس روایت میں عَنِ الصَّيْحِ ہے یعنی دھوپ سے اور سورج کی چمک سے محیط میں ہے کہ صَيَّحٌ عرب میں رِيْحٌ کا تابع ہے جیسے اردو زبان میں ہوا 'دوا' بولتے ہیں یا روٹی و دلی)۔

اِنَّ اَجْرَ شَرْبَةِ تَشْرَبُهَا صَيَّاحٌ - اخیر گھونٹ جو تو پئے گا وہ دودھ کا پانی کا ہوگا (یہ حضرت عمارؓ نے صفین کے دن روایت کی ایسا ہی ہوا کہ دودھ پانی ملا ہوا ان کے سامنے لایا گیا۔ اور اس کو پی کر کہنے لگے عَدَا نَلْفِي الْاَجْبَةَ مُحَمَّدًا وَحَزْبَهُ كُلِّهِمْ حضرت محمدؐ اور ان کے گروہ سے مل جائیں گے۔ ان کو یقین ہو گیا کہ اب میں شہید ہوتا ہوں چنانچہ وہ یہ دودھ پانی پیکر میدان جنگ میں شہید ہوئے۔ آنحضرتؐ نے جیسا فرمایا تھا ان کا آخری گھونٹ یہی ہوا)۔

فَسَقَتْهُ صَيَّحَةٌ حَامِيَةٌ - ان کو کھٹا پانی ملا ہوا دودھ پلایا۔

مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُدْرَةَ مِمَّنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضُ اِلَّا مُتَّصِيحًا - جو شخص کسی کے پاس عذر کرے اور اپنے قصور کی معافی چاہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا پھر وہ دوسرا شخص اس کا عذر قبول نہ کرے اور معافی نہ دے تو وہ میرے حوض پر اس وقت آئے گا جب سب لوگ اس کا پانی پی کر فارغ ہو جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کے اخیر میں حوض کوثر پر آنا نصیب ہوگا)۔

صَيَّحٌ - بہنا۔ برتنا۔

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَعَشَّاكُمْ سَحَابَةٌ وَهُوَ مُنْصَاخٌ عَلَيْكُمْ يَا اٰيِلَ الْبَلَايَا - موت کا ابر تم پر چھا گیا ہے اور وہ بلاؤں کا مینہ تم پر برسایگا۔ (النَّصَاخُ اور اِنْصَخَ بھا زخمری نے کہا صَخُّ مُنْصَاخٌ ہے صَيَّحٌ سے)۔ صَاخَةٌ - آفت اور مصیبت (کذافی الحیط)۔

صَبْرٌ - ضرر نقصان بہو نچانا۔

لَا صَبْرٌ - کچھ پرواہ نہیں۔

لَا تُتَضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِ - اللہ تعالیٰ کے دیدار میں تھکو کوئی نقصان نہ ہوگا (کسی طرح کا صدمہ نہیں پہونچے گا ایک روایت میں لا تضارون ہے یہ تشدیداً اس کا ذکر اوپر چکا)۔

لَا يَضِيرُكَ - تجھ کو کچھ نقصان نہیں (یعنی حیف آجانے سے یہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا)۔

تَضِيرٌ - ضرر پاتی رہے (یہ ابن حارث کے اشعار میں ہے جو اس نے بویہ کو جلانے کے باب میں کہے تھے شروع ان کا یہ ہے

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ نَبِيِّ لُؤَى

حَرِيْقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

لَا صَبْرٌ عَلَيْكُمْ - تم کو کچھ نقصان نہیں (اگر سو جانے کی وجہ سے نماز کا وقت گزر گیا)۔

مَا صَارَ ذَلِكَ - اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

صَبْرٌ - ظلم کرنا، ستم کرنا، کسی کا حق نہ ہوگا۔

صَبْرِي - ظلمی، جبری، گھمانے کی۔

قِسْمَةٌ صَبْرِي - ظلمی ہوا رہ۔ بھونڈی تقسیم۔

صَبْعٌ يَصْبَعُ يَصْبَعَةٌ يَصْبَاعٌ - گم ہونا، تلف ہونا، بیکار ہو جانا۔

تَصْبِيعٌ - ضائع کرنا، ہلاک کرنا، گم کرنا، کھودینا۔

فِي الصَّيْفِ صَبْعَتِ اللَّيْنِ - تو نے گرما کے موسم میں دودھ کھودیا (یہ ایک مثل ہے یعنی تو نے اپنے موقع پر تو اس کو کھودیا اب پھر اس کو کیوں چاہتا ہے)۔

إِصَاعَةٌ - ضائع کرنا۔

تَصْبِيعٌ - خوشبو پھوننا (جیسے تَصْبُوعٌ ہے)۔

صَبِيعَةٌ - زمین مکان پیشہ حرف تجارت۔

مَنْ تَرَكَ صَبِيْعًا قَالِيًّا - جو شخص بال بچے چھوڑ جائے

(اور کچھ مال نہ رکھتا ہو تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے) صبیاع بہ کسرہ ضاد بھی مروی ہے جو جمع ہے صبیاع کی یعنی تباہ ہونے والے بال بچے (اس حدیث کا شروع یہ ہے کہ جو کوئی مال چھوڑ

جائے وہ تو اس کے وارثوں کو ملیگا)۔

مَنْ تَرَكَ صَبِيْعًا قَالِيًّا - جو شخص قرضدار ہو کر مر جائے یا

بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ جائیداد نہ چھوڑے تو اس کا قرض ادا

کرنا اور اس کے بال بچوں کو پرورش کرنا میرے ذمہ ہے اور اہل اسلام میں جب مسلمان نادار تھے تو آنحضرت قرضدار پر جنازے کی نماز نہ پڑھتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے تو حات دیں مسلمان مالدار ہو گئے تو آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی)۔

تُعِينُ صَابِعًا - تو ایک تباہی زدہ کی مدد کرے (مثلاً مفلس بیوہ بچوں کی پرورش کرے ایک روایت میں صابعا ہے یعنی کاربگر کی جو مفلسی کی وجہ سے اپنا پیشہ نہ کر سکتا ہو اس کو سامان خرید دے)۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَى الْأَعْنَابِ الصَّبِيْعَةِ - میں انگوروں کے خراب ہو جانے کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

أَفْشَى اللَّهُ عَلَيْهِ صَعِيْتَهُ - اللہ تعالیٰ اس کے پیشہ میں برکت دے (وہ مالدار ہو جائے)۔

لَا تَتَّخِذُوا الصَّبِيْعَةَ فَرَعَبُوا فِي الدُّنْيَا - دنیا کے

پیشوں اور ساز و سامان (جیسے زمین باغ مکان زراعت) میں

ایسے مشغول نہ ہو کہ (اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جاؤ اور) شب

وروز دنیا ہی کی رغبت رہے (حالانکہ حلال پیشہ کرنے میں کوئی

قباحت نہیں اسی طرح زراعت صنعت تجارت وغیرہ دنیا کے تمام

دھندوں کی کوئی ممانعت نہیں ہے مگر اس حدیث کا مطلب یہ ہے

کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ سمجھتے بلکہ اس کو آخرت کے صلاح اور

فلاح کا ذریعہ کرے جیسے کہتے ہیں دنیا مزرعة الآخرة

مومن ہر وقت اور ہر کام میں آخرت کی بہبودی کا خیال مقدم رکھتا

ہے اور جس دنیا سے آخرت برباد ہوتی ہو اس کو ٹھکرا دیتا ہے)۔

رَجُلٌ مُصْبِعٌ - وہ شخص جو بہت جائیداد والا ہو۔

عَاقَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالصَّبِيْعَاتِ - ہم عورتوں اور

معاشوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

نَهَى عَنِ إِصَاعَةِ الْمَالِ - آنحضرت نے مال کو بیکار

تلف کرنے سے منع فرمایا (یعنی اسراف اور فضول میں خرچ سے

اور مال کو گناہ اور محصیت میں خرچ کرنے سے بعض نے کہا مال کا

## لَعَلَّكَ الْبَازِيحُ

نہیں کیا کیسا کچھ تباہ کیا (بے وقت پڑھنے لگے سنت کا خیال نہ رکھا، جلدی جلدی ارکان کو ادا کرنے لگے جاہلوں کو امام بنانے لگے، عالموں کو ان کا مقتدی بنا پڑا، شرانگہ آداب اور سنن کا خیال چھوڑ دیا) ایک روایت میں صَنَعْتُمْ فِيهَا مَا صَنَعْتُمْ ہے یعنی نماز میں جو تم نے تصرف کیا وہ کیا (نماز میں بھی آنحضرت کی پیروی چھوڑ دی نئی نئی باتیں نکالیں، کوئی فقہائے عمری پڑھتا ہے کوئی جمعہ پڑھ کر ظہر کی فرض احتیاطی بھی پڑھتا ہے، کوئی گیارہ قدم بغداد کی طرف چلتا ہے اس کا نام صلوة غوثیہ رکھتا ہے، کوئی رجب میں صلوة الرغائب پڑھتا ہے، کوئی عاشورہ محرم کی نماز ادا کرتا ہے، کوئی صلوة فی الزوال پڑھتا ہے، کوئی الصلوة سنت التراتوج یا الصلوة واجب التواتر یا الصلوة عید الفطر کی بانگ لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ)۔

مَنْ لِي بِصِيَعْتِهِمْ - ان کے بال بچوں اور ناتوانوں کی کون ذمہ داری کرتا ہے۔

بَيْعُ الْاِمَامِ اَمُوَالَهُمْ وَصِيَاغُهُمْ - امام کا ان کے مال اور مکانات باغات وغیرہ کا بیع ڈالنا۔

يَكْفُفُ عَنْهُ صِيَعَتَهُ - اس کی پیٹھ پیچھے اس کی تباہی کو روکے (اس کی بیوی بچوں کی حفاظت کرے اگر کوئی اس کی غیبت یا بدگویی کرے تو اس کا رد کرے اس کو جواب دے)

لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ - جس کے پاس امانت رکھا، تو تلف نہیں ہوتی (یعنی پروردگار جو شئی اس کے سپرد کر وہ محفوظ رہتی ہے)۔

بَيْنَ ذَلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَضِيْعُوهُ - آنحضرت نے لوگوں سے اس کا بیان کر دیا لیکن انھوں نے اس کو بھلا دیا (اس پر عمل نہیں کیا)۔

الْعَتَمَةُ اِلَى نَصْفِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ تَضْيِيعُ - عشاء کی نماز آدھی رات تک پڑھ سکتے ہیں اور یہ ضائع کرنا ہے۔

صَيَعْتِي صَيَعَكَ اللّٰهُ (جو کوئی نماز کو جلدی جلدی خلاف سنت پڑھتا ہے ارکان کو اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتا تو نماز اس سے کہتی ہے) تو نے مجھ کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔

تلف کرنا یہ ہے کہ بیوقوف کے حوالے کر دینا یا بدون محافظت کے چھوڑ دینا یا اس کو رہنے دینا یہاں تک کہ بگڑ جائے مثلاً آم یا اور کوئی میوہ آئے اس کو رہنے دے نہ آپ کھاتے نہ دوسروں کو کھلاتے یہاں تک کہ وہ خراب ہو جائے۔ مال کے تلف کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ جس تجارت یا معاملہ میں نقصان کا یقین ہو اس میں اپنا روپیہ لگانے یا خواہ مخواہ بدون ضرورت کوئی چیز گراں قیمت پر خریدے یا ارزاں بیچ ڈالے۔ مباح کاموں میں بھی ضرورت اور حاجت سے زیادہ روپیہ صرف کرنا اسراف میں داخل ہے مثلاً ایک گھوڑا سواری کے لئے کافی ہے لیکن چار چار پانچ پانچ گھوڑے رکھے ایک پٹنگ ایک بچھونا کافی ہے بیسیوں پٹنگ اور بچھونے تیار کرے سینکڑوں کوچ کرسیاں مکان میں رکھے بے ضرورت متعدد کونھیاں اور مکانات تیار کرے دو تین جوڑے کپڑے کے کافی ہیں لیکن سینکڑوں جوڑے تیار کرائے بیسیوں جوڑے اور بوٹ شوز وغیرہ پہننے کے لئے خریدے بے ضرورت تعمیر اور ترمیم کرائے مکان کے نقش اور زیب وزینت میں روپیہ لگائے۔ جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے مکان کو سجائے یہ سب اسراف میں داخل ہے اور مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے)۔

وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بَدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضِيْعَةٍ - اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ذلت اور رسوائی اور تباہی کی جگہ میں نہیں رکھا۔

لَا تَدْعُ الْكِبِيْرَ بِدَارِ مَضِيْعَةٍ - اپنا بہت مال ایسے گھر میں مت رکھ جہاں تلف ہونے کا ڈر ہو (اگر ضرورت کے موافق رکھے تو قباحت نہیں)۔

فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ - اس گھوڑے کو اس کے لینے والے نے تباہ کر ڈالا (اس کے دانہ چارہ کی برابر خبر نہیں لی۔ وہ دہلا اور کمزور ہو گیا)۔

لَا يَسْتَجِيْ لِعَالِمٍ اَنْ يُضَيْعَ نَفْسَهُ - کسی عالم کو یہ نہیں چاہئے کہ اپنے تئیں بیکار کر دے (چپ چاپ بیکار بیٹھا رہے نہ وعظ و نصیحت کرے نہ دین کی باتیں تعلیم کرے نہ درس و تدریس کرے نہ دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرے)۔ ایسے عالم سے قیامت میں سخت مواخذہ ہوگا۔

اَلَيْسَ صَيَعْتُمْ فِيْهَا مَا صَيَعْتُمْ - کیا تم نے نماز کو بھی تباہ

ط ظ ث غ خ ف ق ك ل م ن و ع ی ء

مُضَيِّفٌ ظَهَرَهُ إِلَى الْقَبْتِ - اپنی بیچہ گنبد سے لگائے ہوئے تھے (اس پر نکا دیئے ہوئے تھے)۔

إِنَّ الْعُدُوَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَمُنُوا فِي أَحْنَاءِ الْوَادِي وَمَضَائِفِهِ - حنین کی جنگ میں دشمن کے لوگ وادی کے موڑ اور اس کے کناروں میں چھپ گئے تھے (اور انہوں نے غفلت میں ایک بارگی مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے)۔

أَتَيْنَاكَ مُضَافِينَ مُتَقَلِّبِينَ - (ابن الکلباء اور قیس بن عباد نے حضرت علیؑ سے کہا) ہم دونوں تم سے ڈرتے ہوئے (یا تمہاری پناہ لیتے ہوئے) بھاری ہو کر تمہارے پاس آئے۔

أَصَافٌ مِنْهُ - یعنی اس سے ڈرا۔  
مَضُوفَةٌ - وہ امر جس کا ڈر ہو۔

ضَافَهَا ضَيْفٌ فَأَمَرَتْ كَلَّ بِمِلْحِحْفَةٍ صَفْرَاءَ - حضرت عائشہ کے پاس ایک مہمان اترنا انہوں نے ایک زرد چادر اس کو اوڑھنے کیلئے چھجوائی۔

ضَيْفُ الرَّجُلِ - میں اس مرد کے پاس مہمان ہوا۔  
أَضَفْتُهُ - میں نے اس کی مہمانی کی۔

تَضَيَّفْتُهُ - میں اس کے پاس مہمان اترنا۔  
تَضَيَّفَنِي - اس نے مجھ کو مہمان اتارا۔

تَضَيَّفْتُ أَبَاهُ يَوْمَ سَعَاءَ - میں نے سات دن تک مہمان رکھا۔

ضَيْفٌ - مہمان (اس کی جمع ضُيُوفٌ اور ضَيْفَانٌ ہے)۔  
خُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ قَهْرًا - ان سے مہمان کا حق

زبردستی لے لو (یہ اس صورت میں ہے جب کوئی ہستی والے خوشی سے مسافر کی مہمانی نہ کریں اور مسافر لاچار اور مضطر ہو اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو ایسی حالت میں ضیافت کا خرچ زبردستی ان سے لے لینا جائز ہے بعض نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ بعض نے کہا زبردستی ضیافت کا حق لینے سے یہ مراد ہے کہ ان کو برا بھلا کہوان کی جھو کہو کر مانی نے کہا ضیافت کی آٹھ قسمیں ہیں شادی بیاہ کی دعوت کو ویرہ کہتے ہیں اور زچگی کے کھانے کو خُورُس اور ختنہ کے کھانے کو اَعْدَار اور عمارت تیار

فَضَيَعْتُ غَسْلَهُ - میں نے اس کپڑے کے دھونے میں

کئی کی اچھی طرح نہیں دھویا۔  
أَخَافُ عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ - مجھ کو اس کے تلف ہو جانے کا ڈر ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ مَقَالٍ يَكُونُ عَلَيَّ ضَيَاعًا - تیری پناہ اس مال دولت سے جو مجھ کو تباہ کرے (میرا دین برباد کرے میری عزت و آبرو میں اس کی وجہ سے فرق آئے یا میری صحت اس کے سبب سے خراب ہو)۔

كُلُّ رَجُلٍ وَضِيْعَةٌ - ہر شخص اور اس کا پیشہ کار و بار (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر مرد دے دہر کارے)۔

ضَيْفٌ - حاضہ ہونا، مہمان ہونا، مہمانداری کرنا۔ اترنا، مائل ہونا۔

تَضَيَّفٌ - جھکانا، مائل ہونا۔

إِضَافَةٌ - دوڑنا، بھاگنا، ایک چیز کو دوسرے چیز کی طرف نسبت دینا (جیسے غلام زید تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ)۔

تَضَيَّفٌ - مہمان ہونا۔ جھکانا۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا تَضَيَّفَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ - آنحضرت نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج جھک کر ڈوبنے کو ہو (کیونکہ اس وقت شیطان اپنی ریشیں سورج پر رکھ دیتا ہے اور وہ سورج پرستوں کی عبادت کا وقت ہے)۔

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانًا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهَا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ رَأْسًا تَضَيَّفَتِ لِلْغُرُوبِ وَنَضَفُ النَّهَارِ - تین وقتوں میں آنحضرت ہم کو نماز پڑھنے سے منع فرماتے ایک تو جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جب جھک کر ڈوب رہا ہو تیسرے ٹھیک دوپہر کے وقت۔

ضَيْفٌ عَنْكَ يَوْمَ بَدْرٍ - (ابو بکر صدیق سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا) میں بدر کے دن تم سے ٹل گیا (الگ ہو گیا میں نے کہا باپ کو کیا ماروں)۔



## لَحَاثِ الْمَرْيَةِ

مَا يَجُوزُ عَلَى النَّاسِ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ - جو لوگوں کو کرنا جائز ہے اور جو نہیں جائز ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - تیری پناہ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے (ایسے تنگی ہوگی کہ لوگ دوزخ میں جانے کی آرزو کریں گے کہ کہیں اس مصیبت سے چھٹیں۔ ضَيْقٌ - غصہ ہونا۔

ضَالٌّ - جنگلی بیر کا درخت۔  
أَصَالٌ إِصَالَةٌ يَا أَصْبَلُ إِصْبَالًا - بیر کے درخت اگائے۔

أَيْنَ مَنزِلِكَ قَالَ بِأَكْنَفِ بَيْشَةَ بَيْنَ نَحْلَةٍ وَضَالَّةٍ - تمہارا مکان کہاں ہے (یہ جریر سے پوچھا) انہوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں ایک کھجور اور بیر کی درخت کے درمیان ہے۔

وَبُرَّ تَدَلَّى مِنْ رَأْسِ ضَالٍ - (ابان نے ابو ہریرہ کو کہا) یہ ایک جنگلی مٹا ہے جو ضال کی چوٹی سے اتر آیا ہے (ابو ہریرہ کی تحقیر کی ضال ایک پہاڑ ہے اس قبیلے کا جن میں سے ابو ہریرہ تھے)۔

قَدُومٌ ضَالٌ وَأَنْتَ مُتَكَلِّمٌ بِهِذَا - ضال کی ٹیکری سے اتر اور ایسی باتیں کرتا ہے (یہ ابان نے ابو ہریرہ کو کہا غصہ میں آ کر جب ابو ہریرہ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ ابان کو خیر کی لوٹ میں سے حصہ نہ ملنا چاہئے)۔

ضَيْمٌ - ظلم کرنا۔ جبر کرنا۔ کسی کا حق گھٹا دینا۔  
ضَيْمٌ - پہاڑ کا کونا، کنارہ۔  
ضَيُّونٌ - زریلاً (اس کی جمع ضَيَاوُنٌ ہے)۔

ہونے پر جو دعوت کرتے ہیں اس کو وَكَيْفَةٌ اور مسافر کے آنے پر جو کھانا کرتے ہیں اس کو نَيْفَةٌ اور غمی کے کھانے کو وَضِيمَةٌ اور بچہ کا نام رکھنے پر جو کھانا کرتے ہیں اس کو عَقِيقَةٌ اور عام دعوت جو اپنے دوستوں کی کرتے ہیں اس کو مادِبَةٌ کہتے ہیں اور یہ سب ضیافتیں مستحب اور مندوب ہیں سوائے ولیمہ کے وہ ایک طائفہ علماء کے نزدیک واجب ہے۔

تَمَّانَ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيْفَ الضَّيْفِ - حضرت ابراہیم نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی (یہ رسم ان ہی سے شروع ہوئی)۔

صَافٌ عَلِيًّا - حضرت علی کی ضیافت کی (کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیج دیا)۔

فَلْيُكْرِمِ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمَ - ہر شخص رات کو اپنے مہمان کی خاطر کرنا ضروری ہے ایک دن و رات تو کھلانا واجب ہے (دوسرے دن سنت تیسرے دن مستحب تین دن سے زیادہ پھر مہمان کو ٹھہرنا مکروہ ہے اگر میزبان پر بوجھ نہ در نہ جائز ہے۔ بعض نے کہا ہر حال میں تین دن سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے)۔

ضَيْقٌ يَضِيقُ تَنَكٌ ہونا۔

تَضْيِيقٌ - تنگ کرنا۔

إِصَاقَةٌ - تنگی مفلس۔

تَضْيِيقٌ - تنگ ہونا (جیسے تَضَايِقُ ہے)۔

ضَيْقُ النَّفْسِ - دمہ جو مشہور بیماری ہے۔

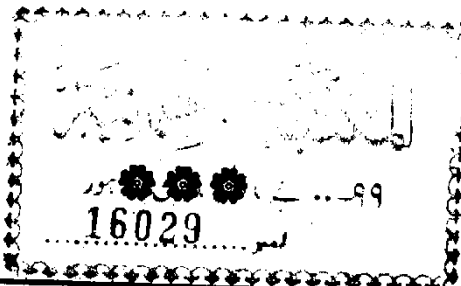
مَنْ ضَيْقٌ مَنزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا - جس نے مکان تنگ

کیا یا راستہ کاٹ دیا (اس کو روک کر یا تنگ کر کے)۔

مِنْ كَمَلٍ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ - سب کاموں میں جو

لوگوں پر دشوار اور تنگ ہوں۔

www.KitaboSunnat.com



## لغات الہدیہ

1. یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
2. یہ کتاب علامہ وحید الرحمن کا اردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
3. یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ مقلب" کے نام سے شائع کی گئی۔
4. دوسری مرتبہ علامہ وحید الرحمن نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بطور (بھارت) سے اسے "اسرار اللغۃ المقلب" کے نام سے شائع کیا۔
5. اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الہدیہ" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا نکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی سے) شائع ہوتا رہا۔
6. لغات الہدیہ کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایان شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
7. عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اس کا ترجمہ آپکا مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز غیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہڈا کی زینت ہیں۔
8. موجودہ جدید کمپیوٹرنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی صحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام قاری اشعار کا اردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
9. لغت کا ترجمہ عالمانہ اور باقاعدہ اردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو بہت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر عرب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مہندی اور تیشی دونوں افراد کے لیے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الہدیہ میں لفظ کو سمجھانے کے لیے "مؤلف" نے قدیم و جدید الفاظ اور مجازات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان بے اگر دیا ہے۔
10. عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
11. لغات الہدیہ نہ صرف عام اردو دان طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استسکا کا باعث بن گئی ہے۔
12. علم و ادب کا یہ سنا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔

نعمانی کتب خانہ  
حق سہ فریٹ  
اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@hotmail.com  
Phone: 042-7321865